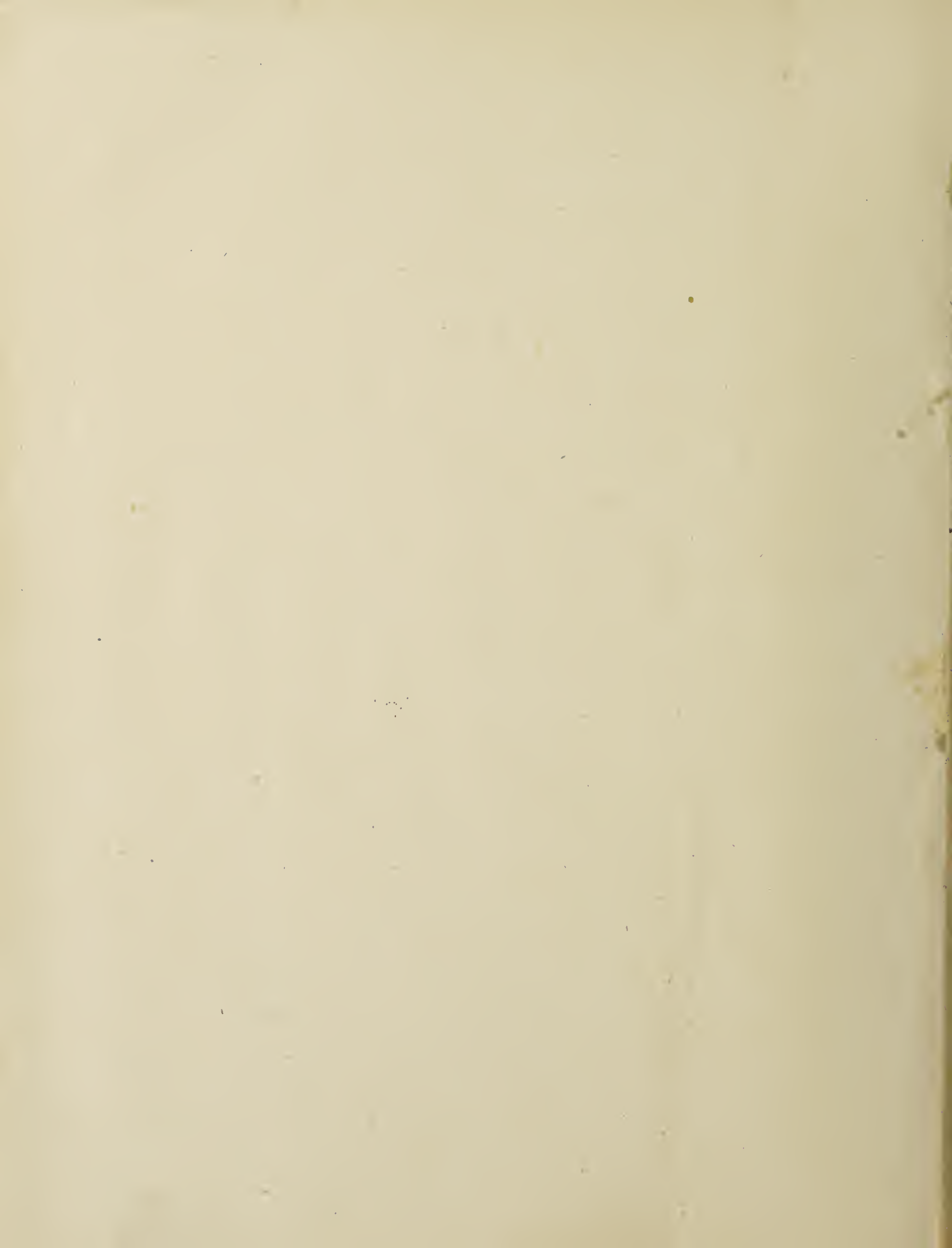






22101874959

Text





Digitized by the Internet Archive
in 2018 with funding from
Wellcome Library

<https://archive.org/details/b30096340>

بیت کتب و صنایع کوفی کا فضیلت خلاصہ روزنامہ



مطبع مشرقی کتب و صنایع کوفی کا فضیلت خلاصہ روزنامہ

اطلاع۔ اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقین اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیبل بیچ کے تین صفحے جو سادے ہیں انہیں بعض کتب طب اردو وغیرہ درج کیے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔



قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
۱۰	اکسیر القلوب - ترجمہ منہج القلوب از حکیم محمد نور کریم۔	۱۰	مفید الاجسام - مع فوائد عجیبہ۔	۸	کتب طب مختص بعلاج انسان اردو
۱۰	تحفہ الاطباء - مولفہ حکیم سید شرف حسین خیر آبادی۔	۱۰	بہر مرض کے نسخے مولفہ سید فضل علی نیوڈاکٹر۔	۱۰	تشیخ الاسباب مع نقشہ بروح
۱۰	ترجمہ قمر آبادین شفا فی - مترجمہ حکیم ہادی حسین خان مراد آبادی۔	۱۰	طب حسانی مولفہ حکیم حسنا علی۔	۱۰	فکلی مصنفہ حکیم قاضی الہی بخش۔
۱۰	قمر آبادین زکائی اردو - مترجمہ حکیم ہادی حسین خان۔	۱۰	مجمع البحرین - از حکیم حیدر خان حاوی طب یونانی و ڈاکٹری۔	۱۰	رسالہ زبدۃ المفردات مع رسالہ
۱۰	بحر محیط - طب میں بنیاد کتاب حاوی علم نظری و عملی مع جملہ اقسام کے جسکے سبب سے آدمی طبیعت حاذق ہو سکتا ہے مولفہ علامہ حکیم محمد حسین فتح آبادی کامل دو جلدوں میں بہ تفصیل ذیل۔	۱۰	علاج الغریبا - مترجمہ حکیم صفر علی اردو ترجمہ کلیات سدید می فن اول - مترجمہ مولوی حکیم سید عابد حسین لکھنوی المخاطب بعالم فاضل۔	۱۰	نظم باریق از حکیم سید علی حسین صاحب زبدۃ الحکمت - تینوں فصلوں کے خورد و نوش کا طریقہ حفظ صحت مولفہ حکیم مولوی محمد قمر علی۔
۱۰	جلد اول نظریات تابیان ماہرین	۱۰	اردو ترجمہ معالجات سدید می فن دوم - مترجمہ مولوی حکیم سید عابد حسین لکھنوی المخاطب بعالم فاضل۔	۱۰	رسالہ تعریف النبض - مولفہ حکیم مرزا بشیر احمد۔
۱۰	جلد دوم تابیان پھوڑے پھنسی قانون عترت - علاج ہر قسم تپ خصوصاً تپ و ق از حکیم عترت حسین۔	۱۰	اردو ترجمہ معالجات سدید می فن سوم و چہارم - مترجمہ مولوی صاحب موصوف۔	۱۰	شفار الامراض - از حکیم محمد عبد حکیم صاحب۔
۱۰		۱۰		۱۰	ترکیب لعلاج - مع ترمیم و اضافہ نسخہ جات مولفہ حکیم امیر الدین خان جدید الطبع۔
۱۰		۱۰		۱۰	رسالہ ذائع طاعون - مولفہ راسے ہزاری لال ہیڈ ماسٹر اودھے پور۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۲۲	۲۲ صیق یعنی ثقبہ عنبیہ کا تنگ ہو جانا	۱۲۶	۲۸ عقدہ یعنی اوپر کی پلک کے گرہ کی صورت	۱۵۶	۵۲ ٹولول یعنی پلک پر مسہ ہو جانا۔
۱۲۴	۲۳ تخیلات یعنی نظر کے سامنے زنگارنگ شکلین نظر آنا۔	۱۲۷	۲۹ شر متقلب و شرزائد یعنی پلک میں اسے بال اور زائد بال پیدا ہونا۔	۱۵۷	۵۳ شری یعنی پلک پر پتی آچھل آنا۔
۱۲۶	۲۴ نزول الماء یعنی آنکھ میں پانی اتر آنا۔	۱۲۸	۳۰ انتشار الالہاب یعنی پلک میں گرجانا۔	۱۵۸	۵۴ نملہ یعنی چھوٹی چھوٹی پھنسیاں پلک پر ہو کر زخم پڑ جانا۔
۱۳۴	۲۵ زر قہ یعنی گرہ چشم ہونا۔	۱۲۹	۳۱ بیاض الالہاب یعنی پلک میں سفید ہونا۔	۱۵۹	۵۵ سعفہ یعنی گچ پلک میں ہونا یعنی پلک کی جڑوں میں بھوسی پیدا ہونا۔
۱۳۵	۲۶ ضعف بصر یعنی بینائی میں کمی ہونا۔	۱۳۰	۳۲ بردہ یعنی پلک میں رطوبت غلیظہ جمع ہونا۔	۱۶۰	۵۶ سلعہ یعنی پلک پر رسولی پیدا ہونا۔
۱۳۸	۲۷ ذباب بصر و رمطایر و جوس مطار یعنی تنخانون اور اندھیرے قید خانوں میں بینائی کا جانا۔	۱۳۱	۳۳ صلابت الاجفان و غلظتھا یعنی پلک میں سخت و موٹی ہو جانا۔	۱۶۱	۵۷ کبودی یعنی تلامہٹ جو زخم کے سبب پلک کے اوپر پیدا ہو۔
۱۳۹	۲۸ خفس یعنی دن میں بینائی کا کم رہنا اور رات میں زائد۔	۱۳۲	۳۴ سلاق یعنی پلک موٹی ہو کر سرخ ہونا۔	۱۶۲	۵۸ کرب یعنی آنکھ کے ناک کی جانب اسے کونے میں ناسور ہو جانا۔
۱۴۰	۲۹ تمور یعنی سفید چیزوں کو دیکھنے کی کثرت سے ہر چیز پر سفیدی نظر آنا۔	۱۳۳	۳۵ قمل الاجفان یعنی پلکوں میں جو تین پڑ جانا۔	۱۶۳	۵۹ حکہ افاق و اجفان یعنی آنکھ کے کونے اور پلک میں خارش ہونا۔
۱۴۱	۳۰ سل العین یعنی آنکھ کا ڈھیلہ ہونا۔	۱۳۴	۳۶ شعیرہ یعنی شکل جو درم کنارہ پلک میں پیدا ہونا۔	۱۶۴	۶۰ غدہ یعنی آنکھ کے ناک کی جانب والے کونے کا گوشت حد سے زیادہ بڑھ جانا۔
۱۴۲	۳۱ جو ظا یعنی آنکھ کا ڈھیلہ باہر وار کو نکل آنا۔	۱۳۵	۳۷ توتہ الاجفان یعنی شکل توت ایک گوشت کا گڑھا پلک کے قریب ٹکنا ہو پیدا ہونا۔	۱۶۵	۶۱ باسب اذن یعنی کان کی چاربان۔
۱۴۳	۳۲ بغض العین یعنی دھوپ کو دیکھنا گوارا نہ ہونا۔	۱۳۶	۳۸ تجر یعنی ایک فضلہ غلیظہ پلکوں میں جمع ہو کر پتھر جانا۔	۱۶۶	۶۲ فوج الاذن یعنی کان کے دروین۔
۱۴۴	۳۳ مکنتہ میں یعنی جب آدمی جاگے تو یہ معلوم ہو کہ آنکھ میں خاک دریت ہو سا اور ایک معنی مکنتہ کے اوپر بھی گزر چکے۔	۱۳۷	۳۹ قروح الاجفان یعنی پلکوں کے زخم۔	۱۶۷	۶۳ طرش و در و صم یعنی سننے میں کمی اور بالکل نہ سننا اور سوراخ کان کا گم ہونا۔
۱۴۵	۳۴ اشرفار الجفن یعنی پلک کا ست ہو جانا۔	۱۳۸	۴۰ تہج و انتحاج افجان یعنی پلکوں کی بھر بھرا ہٹ اور پھول جانا۔	۱۶۸	۶۴ طنین و دودی یعنی چھوٹی اور بہت تیز آواز اور برمی اور بہت نرم آواز کان میں ہر وقت آیا کرنا۔
۱۴۶	۳۵ الصاق الجفن یعنی اوپر تلے کی پلکیں ہم چمٹ جانا۔	۱۳۹	۴۱ گدگد یعنی پلک میں درم سخت پیدا ہونا کہ گویا دل ہونے والا ہے۔	۱۶۹	۶۵ انفجار خون یعنی کان سے خون نکلنا۔
۱۴۷	۳۶ شترہ یعنی آنکھ کی پلک کا کوتاہ ہو جانا۔	۱۴۰	۴۲ انکسار الاذن یعنی کان ٹوٹ جانا۔	۱۷۰	۶۶ انصراع الاذن یعنی کان سے لٹک جانا۔
۱۴۸	۳۷ شزناق یعنی پلک موٹی ہو جائے جس سے آنکھ برشواری ٹھکے۔	۱۴۱	۴۳ ہونا کہ گویا دل ہونے والا ہے۔		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۴۹	ک اور ام و کان کی جڑ میں ہوتے ہیں	۱۸۳	ک زبان کے نیچے پیدا ہوجانا۔	۱۹۰	ک ثور لب یعنی اونٹھوں کی پھنسیاں
۱۵۰	ک جراحت و شقاق بیچ گوش یعنی کان کی جڑ میں زخم پڑنا یا جڑ کا پھٹ جانا۔	۱۸۴	ک شقاق اللسان یعنی زبان پھٹ جانا۔	۱۹۱	ک قروح لب یعنی اونٹھوں کے زخم۔
۱۵۱	ک حکہ اذان یعنی کان کی حارش۔	۱۸۵	ک جفاف اللسان یعنی زبان خشک ہونا۔	۱۹۲	ک سور مزاج لب یعنی بے اعتدالی جو اونٹھوں کو عارض ہو۔
۱۵۲	ک بڑی آواز سے کان کو نفرت ہوجانا۔	۱۸۶	ک حرقة اللسان یعنی سوزش زبان۔	۱۹۳	ک اگلہ لب یعنی اونٹھ کا گہرا زخم۔
۱۵۳	ک خشم یعنی ناک میں کوئی بونہ آنا۔	۱۸۷	ک حکہ اللسان یعنی حارش زبان۔	۱۹۴	ک ایک امراض اسنان و لثہ یعنی دانتوں اور مسوڑھوں کے
۱۵۴	ک فساد شحم یعنی سوگھنے میں فساد آجانا۔	۱۸۸	ک تقشر اللسان یعنی زبان سے چھلکے پھلکے سے اترنا۔	۱۹۵	ک وجع الاسنان یعنی درد دندان۔
۱۵۵	ک قروح بینی یعنی ناک کے زخم۔	۱۸۹	ک ثور الفم یعنی منہ میں پھنسیاں۔	۱۹۶	ک ضرر یعنی حرکت کے ساتھ دانتوں کا کند ہونا۔
۱۵۶	ک رعان یعنی ناک پھوٹنا۔	۱۹۰	ک قلاع یعنی منہ اور زبان کے پوست میں قرح پیدا ہونا۔	۱۹۷	ک ذباب مار الاسنان یعنی دانتوں کی آبداری جاتی رہنا۔
۱۵۷	ک بخار اللثہ یعنی ناک میں بدبو آنا۔	۱۹۱	ک اکلا الفم یعنی منہ میں گہرا زخم ہونا۔	۱۹۸	ک ماکل و قنقہ قنقہ اسنان یعنی دانت کھنے اور بھر بھرے مسوراخ دار ہوجانا۔
۱۵۸	ک رض اللثہ یعنی ناک کا کٹ جانا۔	۱۹۲	ک کثرة اللعاب و سيلانہ من الفم یعنی منہ میں رال بکثرت آنا اور رہنا۔	۱۹۹	ک خرمین یعنی پٹکری کی کسی کسی چیز کا دانتوں کی جڑوں میں پھرا کر قائم ہوجانا۔
۱۵۹	ک عطاس یعنی پھینک کا بیان۔	۱۹۳	ک بخار الفم یعنی گندہ دہنی۔	۲۰۰	ک دانتوں کا رنگ بدل جانا۔
۱۶۰	ک جفاف اللثہ یعنی ناک میں خشکی۔	۱۹۴	ک ورم الخنک یعنی نالو کا ورم۔	۲۰۱	ک تحرك و سقوط اسنان یعنی ہلنا و گنا دانتوں کا۔
۱۶۱	ک حکہ اللثہ یعنی ناک میں کھلی۔	۱۹۵	ک بيان امراض لب کا بیان	۲۰۲	ک بچون کے دانت باسانی نکلنے کی چیز
۱۶۲	ک کوئی شوز ناک میں گھسکر رہ جانا۔	۱۹۶	ک بيان الشفة یعنی سپیدی لب۔	۲۰۳	ک تزاید السن یعنی دانت کا بڑھ جانا۔
۱۶۳	ک باب زبان و منہ کی بیماریاں	۱۹۷	ک تشقق و تقشر و جفاف لب یعنی اونٹھ پھٹنا و پھلکے سے اترنا و خشک ہونا۔	۲۰۴	ک حکہ الاسنان یعنی حارش دندان۔
۱۶۴	ک اور ام اللسان یعنی زبان کے ورم	۱۹۸	ک اختلاج الشفة یعنی اونٹھ پھرکنا۔	۲۰۵	ک صریر الاسنان فی النوم یعنی نیند میں دانت کھلنا۔
۱۶۵	ک بظان و فساد ذوق یعنی کسی شوز کا مزہ منہ میں بالکل معلوم نہ ہونا یا کچھ کچھ مزہ معلوم ہونا۔	۱۹۹	ک تقاصص تشقین یعنی اونٹھوں کا سکرنا اور کھینچنا۔	۲۰۶	ک بوا سیر لب یعنی نیچے کے اونٹھ میں ایک سیاہ گوشت پیدا ہونا۔
۱۶۶	ک نقل اللسان یعنی زبان بھاری ہوجانا۔	۲۰۷	ک ورم لب کا بیان۔	۲۰۷	
۱۶۷	ک عظم اللسان یعنی زبان بڑھی ہوجانا۔				
۱۶۸	ک اسر خار اللسان یعنی زبان سے سست جانا۔				
۱۶۹	ک صفة اللسان یعنی سخت بندہ۔				

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۰۰	۱۲۱	۲۱۶	۱۲۱	۲۰۰	۱۲۱
۲۰۱	۱۲۱	۲۱۷	۱۲۱	۲۰۱	۱۲۱
۲۰۲	۱۲۱	۲۱۸	۱۲۱	۲۰۲	۱۲۱
۲۰۳	۱۲۱	۲۱۹	۱۲۱	۲۰۳	۱۲۱
۲۰۴	۱۲۱	۲۲۰	۱۲۱	۲۰۴	۱۲۱
۲۱۲	۱۲۱	۲۲۱	۱۲۱	۲۱۲	۱۲۱
۲۱۳	۱۲۱	۲۲۲	۱۲۱	۲۱۳	۱۲۱
۲۱۴	۱۲۱	۲۲۳	۱۲۱	۲۱۴	۱۲۱
۲۱۵	۱۲۱	۲۲۴	۱۲۱	۲۱۵	۱۲۱
۲۱۶	۱۲۱	۲۲۵	۱۲۱	۲۱۶	۱۲۱
۲۱۷	۱۲۱	۲۲۶	۱۲۱	۲۱۷	۱۲۱
۲۱۸	۱۲۱	۲۲۷	۱۲۱	۲۱۸	۱۲۱
۲۱۹	۱۲۱	۲۲۸	۱۲۱	۲۱۹	۱۲۱
۲۲۰	۱۲۱	۲۲۹	۱۲۱	۲۲۰	۱۲۱
۲۲۱	۱۲۱	۲۳۰	۱۲۱	۲۲۱	۱۲۱
۲۲۲	۱۲۱	۲۳۱	۱۲۱	۲۲۲	۱۲۱
۲۲۳	۱۲۱	۲۳۲	۱۲۱	۲۲۳	۱۲۱
۲۲۴	۱۲۱	۲۳۳	۱۲۱	۲۲۴	۱۲۱
۲۲۵	۱۲۱	۲۳۴	۱۲۱	۲۲۵	۱۲۱
۲۲۶	۱۲۱	۲۳۵	۱۲۱	۲۲۶	۱۲۱
۲۲۷	۱۲۱	۲۳۶	۱۲۱	۲۲۷	۱۲۱
۲۲۸	۱۲۱	۲۳۷	۱۲۱	۲۲۸	۱۲۱
۲۲۹	۱۲۱	۲۳۸	۱۲۱	۲۲۹	۱۲۱
۲۳۰	۱۲۱	۲۳۹	۱۲۱	۲۳۰	۱۲۱
۲۳۱	۱۲۱	۲۴۰	۱۲۱	۲۳۱	۱۲۱
۲۳۲	۱۲۱	۲۴۱	۱۲۱	۲۳۲	۱۲۱
۲۳۳	۱۲۱	۲۴۲	۱۲۱	۲۳۳	۱۲۱
۲۳۴	۱۲۱	۲۴۳	۱۲۱	۲۳۴	۱۲۱
۲۳۵	۱۲۱	۲۴۴	۱۲۱	۲۳۵	۱۲۱
۲۳۶	۱۲۱	۲۴۵	۱۲۱	۲۳۶	۱۲۱
۲۳۷	۱۲۱	۲۴۶	۱۲۱	۲۳۷	۱۲۱
۲۳۸	۱۲۱	۲۴۷	۱۲۱	۲۳۸	۱۲۱
۲۳۹	۱۲۱	۲۴۸	۱۲۱	۲۳۹	۱۲۱
۲۴۰	۱۲۱	۲۴۹	۱۲۱	۲۴۰	۱۲۱
۲۴۱	۱۲۱	۲۵۰	۱۲۱	۲۴۱	۱۲۱
۲۴۲	۱۲۱	۲۵۱	۱۲۱	۲۴۲	۱۲۱
۲۴۳	۱۲۱	۲۵۲	۱۲۱	۲۴۳	۱۲۱
۲۴۴	۱۲۱	۲۵۳	۱۲۱	۲۴۴	۱۲۱
۲۴۵	۱۲۱	۲۵۴	۱۲۱	۲۴۵	۱۲۱
۲۴۶	۱۲۱	۲۵۵	۱۲۱	۲۴۶	۱۲۱
۲۴۷	۱۲۱	۲۵۶	۱۲۱	۲۴۷	۱۲۱
۲۴۸	۱۲۱	۲۵۷	۱۲۱	۲۴۸	۱۲۱
۲۴۹	۱۲۱	۲۵۸	۱۲۱	۲۴۹	۱۲۱
۲۵۰	۱۲۱	۲۵۹	۱۲۱	۲۵۰	۱۲۱

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۲۲	۳۱ ذرب و خلفہ یعنی پی در پی اسہال اور رنگ بزرگ اسہال معدہ کا۔	۳۰۹	۱۳۱ معدہ کے قروح و بشور یعنی زخم اور پھنسیان	۲۷۵	۱۱۱ ہو جانا۔ اور بہت بہنا۔
۳۳۰	۳۲ اسکی تدبیر جسکا معدہ پیدائشی چھوٹا ہو۔	۳۱۰	۱۳۲ نفخہ یعنی اچھار میں۔	۲۷۶	۱۱۲ اور ام اور تمد یعنی ورم اور دمازی
۳۳۱	خاتمہ جلد اول کا۔	۳۱۱	۱۳۳ جشائینی ڈکار کا بیان۔	۱۱۳ پستان کی۔	
۳۳۳	جلد دوم شروع ہوئی۔	۳۱۲	۱۳۴ تاؤب یعنی جاتی میں	۱۱۴ پستان سخت ورائین غدد ہو جانا۔	
۳۳۴	باب ۳۱ جگر کے امراض۔	۳۱۳	۱۳۵ اتھلی یعنی انگریزی میں۔	۱۱۵ پستان پر کوفت پہنچنا۔	
۳۳۵	۱ سومزاج جگر یعنی جگر کے مزاج کا اعتدال سے تجاوز کرنا۔	۳۱۴	۱۳۶ تراؤ وغنیاں و تہوع و قلب النفس یعنی	۱۱۶ دہلیہ یعنی پھوڑا پستان میں۔	
۳۳۶	۲ ضعف جگر میں۔	۳۱۵	۱۳۷ قز اور جی متلانا اور ابکاٹی خالی آنا اور سانس کا الٹ پلٹ ہو جانا۔	۱۱۷ پستان عورتوں کے نہ بڑھنے کی تدبیر	
۳۳۸	۳ سدہ کبد یعنی جگر کا سدہ۔	۳۱۶	۱۳۸ قز الدم یعنی خون کی قز۔	باب ۳۲ امراض معدہ میں۔	
۳۳۹	۴ سدہ ماساریقا۔ یعنی جن رگون کا نام ماساریقا ہے اس میں سدہ پڑنا۔	۳۱۷	۱۳۹ معدہ و امعا یعنی آنتوں میں خون	۱۱۸ سومزاج یعنی اعتدال سے تجاوز نہ ہونا کا	
۳۴۰	۵ نفخہ کبد یعنی جگر میں نفخہ ہو جانا۔	۳۱۸	۱۴۰ دودھ جم جانا۔	۱۱۹ وجع یعنی درد معدہ کا۔	
۳۴۱	۶ وجع کبد یعنی درد جگر میں۔	۳۱۹	۱۴۱ فواق یعنی اچھکی میں۔	۱۲۰ ضعف ہضم و سوم ہضم یعنی بے اعتدالی	
۳۴۲	۷ شرقہ میں یعنی کسی ریاضت سے بدن گرم ہونے کی حالت میں سرد پانی معدہ میں پہنچ کر جگر میں ورم پیدا کرے۔	۳۲۰	۱۴۲ معدہ کا قلق و کرب یعنی ناخوشی و بے چینی	۱۲۱ ہضم کی اور تخمہ کا بیان۔	
۳۴۳	۸ شکم کے عضلات یعنی پٹھوں کا ورم	۳۲۱	۱۴۳ اختلاج یعنی خفانی حرکت معدہ کی۔	۱۲۲ ہیضہ کا بیان۔	
۳۴۴	۹ دہلیہ کبد یعنی جگر کا پھوڑا۔	۳۲۲	۱۴۴ وجع القواد یعنی معدہ کے گھبر پخت درد ہونا۔	۱۲۳ نقصان و بطلان شہوت طعام یعنی بھوک میں کمی یا بالکل بھوک نہ ہونا۔	
۳۴۵	۱۰ کبد یعنی جگر پر پھنسیان نکل آنا۔	۳۲۳	۱۴۵ حرقت یعنی سوزش معدہ کی۔	۱۲۴ فساد شہوت یعنی اُن چیزوں کی خواہش جو کھانے کے قابل نہ ہوں۔	
۳۴۶	۱۱ خفقہ کبد یعنی جگر کا ترپنا۔	۳۲۴	۱۴۶ حاک و دغندہ یعنی معدہ کی خارش۔	۱۲۵ جوع الکلب یعنی بھوک حد سے زائد ہونا	
۳۴۷	۱۲ حصاۃ کبد یعنی جگر میں تھری ہو جانا	۳۲۵	۱۴۷ استرخا معدہ یعنی معدہ کا شست اور اسکی بناوٹ کا ڈھیلا ہو جانا۔	۱۲۶ جوع البقر یعنی تمام اعضا غذا چاہیں اور معدہ کو غذا سے نفرت ہو۔	
۳۴۸	۱۳ تصغیر کبد یعنی جگر کا چھوٹا ہونا	۳۲۶	۱۴۸ تشنج یعنی کھینچنا معدہ کا۔	۱۲۷ جوع انشی یعنی اگر غذا ملنے میں تاخیر ہو تو بیوشی طاری ہو جائے۔	
۳۴۹	۱۴ قیام کبد یعنی جگر کا اسہال۔	۳۲۷	۱۴۹ جسادت معدہ یعنی معدہ یا اسکے عضلات میں سختی پیدا ہونا۔	۱۲۸ عطش منفرط یعنی حد سے زیادہ پیاس۔	
				۱۲۹ ورم معدہ میں۔	
				۱۳۰ دہلیہ معدہ یعنی معدہ کا پھوڑا۔	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۴۹	۶۱ سور القینہ یعنی فساد مزاج جگر و ضعف جگر اور جگر کا تجاوز مزاج عمدال سے -	۳۹۱	۵۱ مقعد یعنی مبرز کے ورم -		اور ریت کا بیان -
۳۵۰	۵۱ استسقا یعنی جلند رین -	۳۹۲	۵۱ شقاق یعنی خشکی مقعد یعنی مبرز مین پیدا ہونا -	۴۰۳	باب شانہ کے مخصوص امراض مین
۳۵۶	باب ۱۲۱ یرقان یعنی کانور و طحال یعنی تلی کے امراض مین		۵۱ اشتر خا شرح یعنی ڈھیلا ہونا -		۵۱ شانہ کے ورم -
	۵۱ یرقان یعنی کانور مین -		شرح یعنی اس پٹھہ کا کہ خسیہ اور حلقہ مبرز کے درمیان مین ہے -	۴۰۴	۵۱ قروح شانہ یعنی زخم شانہ کے -
۳۶۱	۵۱ طحال یعنی تلی کے مخصوص امراض -	۳۹۳	۵۱ خروج مقعد یعنی کاچ نکل آنا		۵۱ جرب شانہ یعنی چھوٹی پھنسیان شانہ کی -
۳۶۶	باب ۱۲۱ امعا یعنی آنتوں کے امراض		۵۱ قروح مقعد یعنی مبرز کے زخم -	۴۰۷	۵۱ شانہ مین خون جم جانا -
۳۶۷	۵۱ رلق الامعا یعنی آنتوں مین پھیلا ہٹ ہو جانا -		۵۱ حکہ مقعد یعنی مبرز کی خارش -	۴۰۸	۵۱ شانہ کا ورو -
۳۶۹	۵۱ اسہال خون یعنی خون کے دست آنا	۳۹۴	باب ۱۲۱ کلیہ یعنی گردہ کا بیان		۵۱ خلع المثانہ یعنی شانہ اپنی جگہ سے ہٹ جانا -
۳۷۳	۵۱ پیپ وزر و آب خاص آنتوں سے آنا		۵۱ سور مزاج کلیہ یعنی گردہ کا مزاج صد اعتدال سے متجاوز ہو جانا -		۵۱ امتحان و ریج شانہ یعنی شانہ پھولنا اور اس مین ریج کا ہونا -
۳۷۴	۵۱ زحیر یعنی بے اختیار براز کا آنا -	۳۹۵	۵۱ ہزال الکلیہ یعنی گردہ کا دبا ہونا		۵۱ حصاة شانہ یعنی شانہ کی پتھری -
۳۷۶	۵۱ منصف یعنی مرور آنتوں مین -	۳۹۶	۵۱ ضعف یعنی کمزوری گردہ کی -	۴۱۰	۵۱ حرقة البول یعنی پیشاب مین سوزش
۳۷۷	۵۱ امعا کا نفخ و قرا یعنی آنتوں کا پھولنا اور قرا آواز آنا -	۳۹۷	۵۱ ریج الکلیہ یعنی ہواسے غلیظ نواج گردہ مین اخلاط غلیظ سے پیدا ہونا -	۴۱۱	۵۱ احتباس البول یعنی پیشاب بند ہو جانا
۳۷۸	۵۱ تویج یعنی تویج نام آنت مین مرض ہونا -		۵۱ وجع الکلیہ یعنی درد گردہ -	۴۱۲	۵۱ تقطیر البول یعنی پیشاب قطرہ قطرہ آنا
۳۸۸	۵۱ حصر یعنی پیٹ مین مدت دراز بقیض رہنا - مع درد و بغیر درد -	۳۹۸	۵۱ ورم الکلیہ یعنی گردہ کا ورم -	۴۱۵	۵۱ سلس البول یعنی پیشاب بے اختیار آنا
۳۸۹	۵۱ دیدان یعنی پیٹ کے کیرٹے -	۳۹۹	۵۱ قروح کلیہ یعنی گردہ کے زخم -		۵۱ فراش البول یعنی نیند مین پیشاب نکل جانا -
۳۸۹	باب ۱۲۱ امراض مقعد یعنی مبرز کے	۴۰۰	۵۱ جرب کلیہ یعنی چھوٹی پھنسیان گردہ مین ہو جانا -		۵۱ بول الدم یعنی خون کا پیشاب آنا
	۵۱ بوا سیر کا بیان -		۵۱ ذیابیطس یعنی جیسا پانی سپین دیا کچھ دیر بعد پیشاب کی راہ بالا راہ نکل آنا -	۴۱۶	باب ۱۲۱ مردون سے مخصوص امراض مین -
۳۹۱	۵۱ مقعد یعنی مبرز کا ناسور -	۴۰۲	۵۱ حصاة و رمل یعنی گردہ کی پتھری		۵۱ نقصان باد یعنی باد کی کمی مین -
				۴۲۱	۵۱ معطیات حضور جلالت و کیفیت

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	سے اور رحم میں پیدا ہونے والی		یعنی خضیون کا اوپر کو چڑھ جانا اور		وطیفہ زوجیت و تدارک حضرت کثرت
۴۳۶	وٹ عقرین یعنی بچہ نہونا اور حمل نہ رہنا۔		چھوٹا ہو جانا۔		جماع یعنی تدابیر کلانی آلت تناسل اور قضا
۴۴۴	وٹ علامات حمل اور نر مادہ کا فرق و تدبیر	۴۳۲	وٹ دوائی صفین و صلابت صفین یعنی		مباشرت بازو جہ اور تدبیر نقصان
	جالی یعنی نشانیاں حمل اور نر مادہ کی		خصیہ کی جلد پر کی رگون کا اور خسیہ		زیادتی مباشرت۔
	اور تدبیر زچہ کی۔		کی جلد سخت ہو جانے کا بیان۔	۴۲۳	وٹ سرعت خروج سیالہ مولدہ یعنی عرت
۴۵۰	وٹ رجائین یعنی حالت مشابہہ حمل میں آنے۔		وٹ قضیب خسیہ اور انکے حوالی کے قروح		انزال۔
۴۵۲	وٹ کثرت طث یعنی کثرت سے حیض جاری ہونا۔		یعنی آلت تناسل و فوطہ اور انکے گرداگرد		وٹ زیادتی خواہش مباشرت کی۔
۴۵۴	وٹ قروح و جراحت رحم یعنی گہرے زخم اور		کے زخم۔		وٹ کثرت درد یعنی جاری ہونے والی
	زخم رحم میں ہو جانا۔		وٹ قضیب و خستین کی خارش یعنی آلت		دہنی اور ودی کی۔
۴۵۶	وٹ شقاق رحم یعنی خشکی سے رحم کا پھٹنا		تناسل اور فوطون کی خارش۔		وٹ منی الدم یعنی خون کی منی میں۔
	جس طرح کہ آٹھ خشکی سے پھٹ جاتے ہیں		وٹ قضیب یعنی آلت تناسل کے ورم۔		وٹ کثرت احتلام یعنی بذریعہ خواب
	وٹ رحم کے حکم اور خارش یعنی رحم کی کھجلی		وٹ شقاق قضیب یعنی آلت تناسل کی خشکی		حاجت غسل ہونے میں۔
	اور چلچلاہٹ میں۔		وٹ ثلیل قضیب یعنی آلت تناسل کے مسے		وٹ فرسیوس میں یعنی آلت تناسل کا ہمیشہ
	وٹ بواسیر الرحم یعنی رحم کے منہ پر فوفون		وٹ سدہ مجری قضیب یعنی آلت تناسل کے		ایتادہ رہنا۔
	گوشت جیسے متعدد پر سے ہوتے ہیں		سوراخ میں سدہ پڑ جانا۔		وٹ غدیطہ میں یعنی انزال کے وقت
	پیدا ہونا۔		وٹ اعوجاج قضیب یعنی کجی آلت تناسل		بے ارادہ براز بھی نکل پڑنا۔
۴۵۷	وٹ بشور الرحم یعنی رحم کی پھنسیان۔		باب امراض صفاق و شرب		وٹ ابنہ یعنی علت المشاخ میں یعنی جبر
	وٹ ثلیل رحم یعنی رحم کے مسے۔		و مرق یعنی شکم کے اور حاوی		میں جماع کرنے کی آرزو۔
	وٹ ناسور رحم میں۔		اور محیط پوست اور پھون		وٹ اور ام اثمین یعنی خضیون کے ورم
	وٹ سیلان رحم یعنی رحم سے رطوبت		کے امراض۔		وٹ تعظیم الاثمین یعنی خضیون کا بڑا ہونا۔
	جاری رہنا۔		وٹ قیل اور فق میں یعنی پردوں کا		وٹ عاقونہ میں یعنی آلت تناسل مرد میں
۴۵۸	وٹ سیلان منی یعنی منی جاری رہنے میں		پھٹ جانا اور اس سے فوطہ پھٹنا		یا عورت کے رحم کے منہ میں پھٹ کر کما
	وٹ احتباس طث یعنی حیض بند ہو جانا		یا انت اترنا۔ دیکھو باب امراض منی		اور ورم اور خواہش شدید پیدا ہو۔
۴۵۹	وٹ رتق میں یعنی ایک چیز زائد فرج کے منہ		وٹ تور السہ یعنی ناف کا ادبجا ہونا۔		وٹ وج اثمین یعنی درد خضیہ میں
	یا فرج اور فم رحم کے پچ میں یا فم رحم پر		باب بیماریان مخصوص عورتوں		وٹ ارتفاع الخسیہ و ضمیر الخسیہ میں

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۲۲	مقالہ ۱ فلفونی یعنی پھولا ہوا اور م غلیظ۔	۲۷۹	باب ۲۳ حیات یعنی تپون کا بیان	۲۷۹	پیدا ہوجانا۔
۵۳۳	مقالہ ۲ سقاوس یعنی ورم خبیث عظیم۔	۲۸۰	۱ حیحی یوم یعنی ایک شب و روز میں	۲۸۰	۱۶ نتور الرحم یعنی رحم کا نکل آنا۔
۵۳۴	مقالہ ۳ حمہ یعنی سرخ بادہ میں۔		گذر جانے والی تپ۔		۱۷ میلان الرحم یعنی رحم کا ایک جانب
۵۳۵	مقالہ ۴ حمہ یعنی آتشک میں۔	۲۸۹	۲ حیحی خلیطہ یعنی خلط یا خلطون سے پیدا	۲۸۹	جھک جانا۔
۵۳۶	مقالہ ۵ نمہ یعنی چھوٹے دلتے چیونٹی کے کالے		ہونیوالی تپین اور اس میں پانچ مقالے ہیں		۱۸ رحم کے ورم۔
۵۳۷	کی طرح سوزش ڈالنے والے۔		مقالہ بسیط اور مرکبہ معلومہ تپون میں یعنی		۱۹ سرطان الرحم یعنی سرطان کے مانند
۵۳۸	مقالہ ۶ جاواریہ میں یعنی باجرے کے برابر دانے		جکے نام ہیں اور اس میں چار قسم ہیں		۲۰ ایک چیز رحم میں پیدا ہونا۔
۵۳۹	جنگا سر سفید جڑ سرخ ہو۔	۲۹۰	۱ قلم حیحی دموی میں یعنی خون کی خلط کے	۲۹۰	۲۱ دبلہ رحم یعنی رحم کا پھوٹا۔
۵۴۰	مقالہ ۷ نار فارسی میں یعنی پھنسی پانی سے		فساد سے جو تپ عارض ہو۔		۲۲ احتناق رحم یعنی رحم کا کسی ہودی
۵۴۱	بھری ہوئی شدت کی سوزش کے	۲۹۲	۲ قلم صفراویہ بسیطہ اور مرکبہ معلومہ تپون	۲۹۲	سبب سے بھاگ کر اوپر کی طرف
۵۴۲	ساتھ اور بقول بعض آتشک کا دانہ	۵۰۲	۳ قلم بلغمیہ بسیطہ تپون میں۔	۵۰۲	سمٹ کر سکر جانا۔
۵۴۳	مقالہ ۸ نفاطات میں یعنی ایسی پھنسیاں	۵۰۷	۴ قلم حیات یعنی تپون سوداویہ میں۔	۵۰۷	۲۳ رحم میں پانی جمع ہوجانا۔
۵۴۴	جیسی آگ سے جل جانے کے باعث	۵۱۱	مقالہ ۹ ان حیات یعنی تپون مرکبہ مختلفہ	۵۱۱	۲۴ نفحہ رحم یعنی رحم کا پھولنا اور
۵۴۵	ہو جاتی ہیں۔		میں جنگا کوئی نام نہیں۔		اپھر جانا۔
۵۴۶	مقالہ ۱۰ شرمی یعنی چپٹی پھنسیاں سرخی مائل	۵۱۲	۱۰ مقالہ تپ و بائی میں۔	۵۱۲	باب ۲۴ پشت اور اطراف یعنی
۵۴۷	بعض چھوٹی بعض بڑی۔	۵۱۴	مقالہ ۱۱ حیحی جدری اور حیحی حصبہ یعنی بیتلا	۵۱۴	دست و پا کے امراض
۵۴۸	مقالہ ۱۱ ماثر امین یعنی وہ ورم جو خون و صفرا		وغیرہ قسم کے دانوں کی تپیں۔		۱ حیحی حدب میں اس لفظ سے فقرات کاٹل
۵۴۹	سے کسی عضو میں پیدا ہو۔ اور خصوصاً	۵۱۹	مقالہ ۱۲ حیحی غشیہ یعنی بیہوشی اور ضعف لگنے	۵۱۹	جانا اپنے مقام سے مراد ہو۔
۵۵۰	وہ ورم جو منہ میں پیدا ہو۔		والی تپ۔		۲۵ وجع الطھر یعنی درد پشت کا۔
۵۵۱	مقالہ ۱۲ طاعون میں۔ اور اس پھنسی کا ورم	۵۲۱	۱۳ حیحی یعنی تپ دق میں۔	۵۲۱	۲۶ وجع خاصرہ یعنی درد تہنگاہ کا
۵۵۲	کبھی باقلا اور کبھی اخروٹ کے برابر	۵۲۲	باب ۲۵ اور ام و بشور یعنی ورم	۵۲۲	۲۷ وجع المفاصل یعنی جوڑوں میں درد
۵۵۳	اور اس سے بھی بڑا ہوتا ہے باسور		اور پھنسیوں میں۔		۲۸ دوالی یعنی پنڈلی کی رگین بڑی اور
۵۵۴	مقالہ ۱۳ ورم جو بغل اور کان کے پیچھے اور چھوٹے		۱۴ اور ام و بشور واکلہ و جذام وغیرہ		سوٹی اور انہیں گرہ ہو جانا۔
۵۵۵	پر پیدا ہو اور طاعون کی قسم سے ہو۔		یعنی ورم و پھنسیاں و بدبو زخم و جذام		۲۹ دار الفیل یعنی فیلپا۔
۵۵۶	اور اسکو اور ام المغابن کہتے ہیں۔		وغیرہ میں اور اس میں اتنا لکھا گیا ہے		۳۰ وجع العقب یعنی اٹری کا درد۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	
۵۸۵	مقالہ جراحی یعنی زخم مرکب میں	۶۰۲	یا کسی ٹہنی کے اوپر کے گوشت یا پٹھے	۶۰۲	تدبیر و اصلاح کا بیان ہے اور اس میں دو باب ہیں۔
۵۸۶	مقالہ جراحی الراس یعنی سر کے زخم میں	۶۰۲	یا جلد میں کوفت و درد عارض ہونا۔	۶۰۲	باب ادویہ مرکبہ کے بیان میں اور اسی کی متعلقہ فصلوں سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کونسی دوا مرکب اس کتاب میں کہاں مذکور ہے۔
۵۸۷	مقالہ جراحی البطن یعنی پیٹ کے زخم میں	۶۰۲	۱۹ مسموم یعنی زہر خوردہ کی تدبیر کلی اور زہر سے بچنے کی تدبیر۔	۶۰۲	باب اس میں لغات مصطلحی اور امراض مشتبہ کا فرق اور بعض ادویہ کی تدبیر اور اصلاح اور رعاف یعنی تلمس گھونے کا طریق اور نزلہ کار و کتھا اور دوسرے فوائد ضروری ہیں۔
۵۸۸	مقالہ جراحی العصب و جراحی عظام میں	۶۰۲	۲۰ ادویہ سمیمہ و سموم یعنی زہری ادویہ و زہرون میں۔	۶۰۲	باب اس میں لغات مصطلحی اور امراض مشتبہ کا فرق اور بعض ادویہ کی تدبیر اور اصلاح اور رعاف یعنی تلمس گھونے کا طریق اور نزلہ کار و کتھا اور دوسرے فوائد ضروری ہیں۔
۵۸۹	مقالہ جراحی العرق میں یعنی رگ کے زخم میں	۶۱۰	۲۱ اسٹنپ وغیرہ زہریلے جانوروں کے کاٹنے کا علاج۔	۶۱۰	باب اس میں لغات مصطلحی اور امراض مشتبہ کا فرق اور بعض ادویہ کی تدبیر اور اصلاح اور رعاف یعنی تلمس گھونے کا طریق اور نزلہ کار و کتھا اور دوسرے فوائد ضروری ہیں۔
۵۸۸	مقالہ جراحی جسمین شیخوان کے شندطایا یعنی ٹہنی کی گرہن ہون۔	۶۱۱	۲۲ حیوانات زہر دار کے کاٹنے کا بیان تفصیل	۶۱۱	باب اس میں لغات مصطلحی اور امراض مشتبہ کا فرق اور بعض ادویہ کی تدبیر اور اصلاح اور رعاف یعنی تلمس گھونے کا طریق اور نزلہ کار و کتھا اور دوسرے فوائد ضروری ہیں۔
۵۸۹	مقالہ نشوب النصل و الشوک وغیرہ	۶۱۸	۲۳ طرد الہوام یعنی حشرات ارض کو بھگانا۔	۶۱۸	باب اس میں لغات مصطلحی اور امراض مشتبہ کا فرق اور بعض ادویہ کی تدبیر اور اصلاح اور رعاف یعنی تلمس گھونے کا طریق اور نزلہ کار و کتھا اور دوسرے فوائد ضروری ہیں۔
۵۸۹	مقالہ یعنی بھالان کاٹنا وغیرہ چیمہ کر رہجانا۔	۶۱۹	۲۴ منافع کی یعنی داغنے کے۔	۶۱۹	باب اس میں لغات مصطلحی اور امراض مشتبہ کا فرق اور بعض ادویہ کی تدبیر اور اصلاح اور رعاف یعنی تلمس گھونے کا طریق اور نزلہ کار و کتھا اور دوسرے فوائد ضروری ہیں۔
۵۹۰	مقالہ تروح یعنی پیپ والے زخموں میں	۶۲۱	۲۵ خاتمہ اس باب میں کہ ہر مرکب دوا اور ہر لفظ و لغت اصطلاحی اطبا کا جو اس کتاب میں مذکور ہے کونسی فصل میں واقع ہوا ہے اور نیز امراض مشتبہ کا فرق اور بعض ادویہ کی	۶۲۱	باب اس میں لغات مصطلحی اور امراض مشتبہ کا فرق اور بعض ادویہ کی تدبیر اور اصلاح اور رعاف یعنی تلمس گھونے کا طریق اور نزلہ کار و کتھا اور دوسرے فوائد ضروری ہیں۔
۵۹۲	مقالہ سقوط و ضربہ میں۔	۶۲۵	۲۶ خاتمہ از جانب مترجم	۶۲۵	باب اس میں لغات مصطلحی اور امراض مشتبہ کا فرق اور بعض ادویہ کی تدبیر اور اصلاح اور رعاف یعنی تلمس گھونے کا طریق اور نزلہ کار و کتھا اور دوسرے فوائد ضروری ہیں۔
۵۹۵	مقالہ مفروب بہ سیاط یعنی تازیانہ زدہ کے علاج میں۔	۶۲۶	۲۷ تقریب مطبوعہ سابقہ تاریخ خاتمہ الطبع	۶۲۶	باب اس میں لغات مصطلحی اور امراض مشتبہ کا فرق اور بعض ادویہ کی تدبیر اور اصلاح اور رعاف یعنی تلمس گھونے کا طریق اور نزلہ کار و کتھا اور دوسرے فوائد ضروری ہیں۔
۵۹۵	مقالہ کسر و خلع و دثی و دہن و وہی میں	۶۲۸	۲۸ خاتمہ الطبع از کار پردازان مطبع	۶۲۸	باب اس میں لغات مصطلحی اور امراض مشتبہ کا فرق اور بعض ادویہ کی تدبیر اور اصلاح اور رعاف یعنی تلمس گھونے کا طریق اور نزلہ کار و کتھا اور دوسرے فوائد ضروری ہیں۔
۵۹۵	مقالہ یعنی ٹہنی ٹوٹنا یا کسی عضو کا اکھڑنا	۶۲۸	۲۹ اعلان اس امر کا کہ حق تالیف ترجمہ اردو طب اکبر فارسی کا بحق مطبع اودھ اخبار محفوظ ہے	۶۲۸	باب اس میں لغات مصطلحی اور امراض مشتبہ کا فرق اور بعض ادویہ کی تدبیر اور اصلاح اور رعاف یعنی تلمس گھونے کا طریق اور نزلہ کار و کتھا اور دوسرے فوائد ضروری ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جلد اول

طالع الفوائد

بسمت تمام

مطبع مشرقی کتب و کتب مطبوعہ
مطبع مشرقی کتب و کتب مطبوعہ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وہ کلام صحیح کہ دماغ ناطقہ دانش آئین کو کہ آئینہ محسوسات و عقولات ہو اسکی خوشبو سے اواسے قوت عام کامل ہو اور ایسا مقصد کامل کہ مغز خرد
باریک بین کو کہ مرکز دائرہ دید بیہیات و نظریات ہو اسکی نسیم حصول سے فرحت و ام حاصل ہو اس حکیم مطلق کی حمد و ثنا ہو کہ نبض حرکات افلاک اسی کے
شوق دیدار میں تیز و چالاک ہو اور اس مدبر برحق کا شکر و سپاس ہو کہ اجراء اجرام علوی و اجسام سفلی کا معجون مرکب انسانی اس کے اختیارات بڑی
میں ایک مشت خاک اسکی حکمت نہایت بلند اور اس کے کلام بغایت ارجمند جو اہر علائے صلوات اور لولے لالائے تیجات نثار بارگاہ فردوس
جناب ورسزا اور درگاہ نبوت قباب سرور انبیاء کے کہ صورت و معنی کے لیے قانون شفایں اسکی محبت اروسے جان و روہ منفر موجودات کہ اس کے
نام نامی کی امداد اور اسم سامی کے فیض سے ظاہر و باطن میں باعث امن و امان تہران انہر صلوات و سلام کامل اور تیجات خالق انام نازل و اہ کیا
طیب حاذق ہو کہ کلمہ طیبہ کی ترکیب میں کہ معجون حیات تابدی ہو یہ خاصیت رکھ دی کہ جو مبتلا سے مرض گرا ہی خلوص اعتقاد سے ایک بار
زبان پر لاوے دفعہ تمام مواد فاسد شرک خفی اور اخلاط ردی شرک جلی سے نجات پاوے یہ فضل و کرم خداوندی ہو جسکو چاہے غایت
فرمائے وہ بارگاہ رسالت شعاع آفتاب رحمت بے انتہاے ازل سے ابد تک روشن رہے اور نور ماہتاب برکت کبریائے رشک
سرخ گلشن خدائے کریم کے الطاف عیم سے مدام اور اسید طرح آل اطہار اور اصحاب کبار پر تمام بعد اولے مراسم عبودیت بارگاہ خدا
واحد و لا شریک جل جلالہ اور اطہار لوازم غلامی آستان سید عالم عم نوالہ کے مقاصد عجیب کا نقش نگار اور مطالب غریب کا در پر اطہار
ذرہ کتر محمد اکبر عرف محمد ارزانی بن میر حاجی محمد مقیم ^{کھٹا} کہ یہ گوشہ نشین خلوت گمنامی بعد درستی عقائد دینی اور تحصیل
علوم مروج یقینی کے علم طب سے بھی بہرہ یاب ہوا اور اس علم شریف اور نہر لطیف کا مرتبہ بلند دیکھا کیوں نہ اس سے زیادہ کس علم کا درجہ
ہو اسکا موضوع بدن انسان ہو کہ آیت لقد کرمنا بنی آدم جسکی شان کا بیان ہو شہدیر طبیعت کو اس میدان میں جولان دیا اور یہ ارادہ کیا کہ اس

دارنایا مدار میں کچھ یادگار ہے ایک نسخہ جامع فوائد ترتیب دے اور طب کی کتاب میں دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اس فن میں بہت سے معتبر رسالے موجود ہیں جن میں بیان اسباب و علامات امراض مع کلیات بخوبی مذکور ہے مگر جیسا کہ کتاب فیض انتساب شرح اسباب و علامات و معالجات میں پورا پورا بیان ہے اور کتابوں میں کب مسطور ہے اس لیے اس حقیر کے جی میں یہ آیا کہ یہ مجموعہ کثیر المنافع کہ نہایت معتد اور معتبر ہو بنظر عموم افادہ زبان عربی سے زبان فارسی میں ترجمہ ہو اور بعضے دلائل کہ اصل مطلب سے زائد ہیں انکو ترک کرنا مناسب سمجھا ہاں بعض فوائد کہ مناسب مقام اور ضروری ہوں قانون و رجحومی اور اقسائی اور سیدی اور نوجواور ذخیرہ اور کفایہ اور مجاہدہ وغیرہ اس فن کی کتابوں سے نقل کر دیے آخر توفیق ایزد مطلق سے مطلب حسب مراد ظہور میں آیا اور بے علت نہایت خوبی سے نقشہ جایا اس لیے کہ اگر اعداد و حروف شرح اسباب و علامات میں سے اعداد حروف علت کہ واو و الف یا ہر تفریق کر دیں تو عدد باقی تاریخ اس نسخہ کے تمام کے بے کم و کاست رہیں جس زمانے میں کہ بادشاہ دین پناہ یعنی امیر و ارتقاغت نبی حجازی ابوالمظفر محی الدین محمد عالمگیر بادشاہ غازی نے بعد فتح ملک دکن مراجعت کی یہ نسخہ تمام کو پہنچا اور اس نسخہ کا نام بمناسبت نام احقر کے طب اکبر تجویز ہوا اب جو صاحب اس کتاب کو ملاحظہ فرمائیں اور اپنے مطالعہ میں لائیں ان سے امید ہے کہ اگر کہیں نص معنی میں فتور یا پھرہ الفاظ میں قصور انکی عقل و درہن میں نظر آئے اگر تصیح نہ فرمائیں تو صحیح کو بھی عیب و سقم نہ لگائیں چونکہ تشریح ہر عضو کا جاننا ان امراض میں کہ اس عضو کے متعلق ہیں نہایت ضروری ہے اور از بس نافع اس لیے اپنے موقع اور مقام پر ہر عضو کی تشریح بھی کچھ مختصر لکھی اور کہیں کہیں لغات کا حل اور اصطلاحات کا بیان بھی کر دیا کہ مطلب کتاب کا پوشیدہ نہ رہے اب ہم شروع کرتے ہیں امراض سر کا بیان اور خداوند عالم سے مدد چاہتے ہیں کہ اسکو تمام کو پہنچا دے اور اپنے فضل سے ہر جگہ خطا اور خلل سے بچائے

باب پہلا امراض سر کے بیان میں

سر مرکب ہے پوست اور گوشت اور غشا اور جوہر دماغ اور شبکہ کہ جوہر دماغ پر محیط ہے اور عظم و شریان و اور وہ و اعصاب سے اور بال اجزائے ذاتیہ میں سے نہیں اب جاننا چاہیے کہ سر کی ہڈیاں سب سے ہر چاروں طرف کے طور قائم ہیں ہر چاروں طرف سے ہر ایک ایک طرف سے اور ایک بمنزلہ فرش کے کہ قاعدہ دماغ کہلاتی ہے اور دو مثل چپت کے کہ انکو قحف کہتے ہیں دماغ وال کے کسر سے مغز ہے اور وہ جوہر نرم و متخلخل سفید رنگ اور مبدار اعصاب و روح نفسانی کا ہے اور اعضاے رئیسہ میں سے مرکب ہے مخ اور اور وہ اور شریان اور اعشیہ اور اعصاب اس سے نکل کر شاخوں کی طرح پھیل گئے ہیں مگر اجزائے خاص اتیہ جوہر دماغ میں سے نہیں ہیں اور دماغ کی شکل مثلث مخروطی ہے کہ قاعدہ اسکا مقدم سر ہے اور راس اسکا مؤخر ہے مقدم دماغ نرم ہے اس لیے کہ اعصاب حس کا نسبت ہے اور مؤخر دماغ کا سخت ہے بہ نسبت مقدم کے اس سبب سے کہ نسبت حرکت کے ٹھون کا ہے اور دماغ پیشانی کی طرف سے پس سر تک عرض میں تین قسم ہے اور ہر ایک کو ایک لٹن دماغ کہتے ہیں اور سب لٹنوں سے لٹن مقدم وسیع ہے اور لٹن اوسط کے نیچے ایک تجولیف ہے کہ اسکو معصرہ کہتے ہیں دماغ کے فضلات وہاں جمع ہو کر بالوین آتے ہیں اور سب دماغ طول میں لٹن اول سے لٹن آخر تک دو حصہ ہے اور غشا اور تجولیف ہر حصہ کی جداگانہ ہے اور لٹون شریف سے وہی تینوں لٹون مراد ہیں جیسا کہ میں کہینگے نخاع ایک جسم ہے

مزاج کے تغیر سے ہو جاوے بدون مادہ کے اور یہ دو طرح پر ہر ایک حار اور اس کے اسباب خارجی ہیں اور داخلی سو خارجی جیسا کہ آفتاب و آتش کی حرارت کا لگنا اسکی علامت سبب کا پہلے ہونا اور سر کا لمس گرم ہونا اور بول و براز معتدل ہونا اور منہ اور تھنوں میں خشکی اور پیاس اور کانوں میں شور اور بوجھ نہ ہونا اور کھنچاوت سر میں اور ٹھنڈی چیزوں سے فائدہ معلوم ہونا اسکا علاج یہ ہے کہ ہوا کی تعدیل و تبرید کریں جن مکانوں میں سردی اور طاوت ہوا میں رہیں اور سرد خوشبو میں مثل صندل و بنفشہ و گلاب کا نور وہاں رکھیں اور بنفشہ کا فور سیب لگیں اگر اس سے دور نہ ہو تو اس قسم کی دو اینٹیں سرد پانی میں ملا کر اور روغن بنفشہ و نیلوفر و کدو برف سے ٹھنڈا کر کے سر پر لگائیں جو بہتی ہوئی چیزیں اعضا پر برابر لگائیں اسکو نطول بوتے ہیں اور اس گرانے کو تھیل کہتے ہیں اور اگر برابر متصل نہ لگائیں بلکہ تھوڑا تھوڑا ڈالیں یہ سکوب کہلاتا ہے اور جہاں کہیں سبب قوی ہو سر کہ گلاب و روغن گل تارک سر پر استعمال کریں جس طرح بیان ہوا اور بہت سرد و واؤن کے استعمال کی اس وقت جائز ہے کہ بخارات کتر ہوں اگر بہت ہوں تو نطول میں روغن بابونہ قریب ایک تھائی کے ملانا لازم ہے تاکہ اشیا بارودہ کے جس کی مضرت سے کہ باختر کے کو بند کرتی ہے اور مانع تحلیل سے خوف نہ رہے ایسا ہی عورتوں اور لڑکوں کے علاج میں بہت سی تبریدیں ہیں ان امور کی رعایت کریں اور جب تلک حاجت قوی نہ ہو سر کہ استعمال نہ کریں خصوص سر کے مؤخر پر کہ بیان ہوا صبر کر کے استعمال سے بچنا چاہیے جالیئوس نے کہا ہے مؤخر سر کی تبرید چاہیے یہ ضرور ٹھون کی خردوں میں نقصان پہنچاتا ہے اور یا فوخ پر سر کہ کے استعمال کرنیکا یوں طریق ہے کہ وہاں کے بال مندا کے سر کے اونچان سے پیچھے تلک اور بھوؤن تلک آٹے کے خمیر سے احاطہ کریں اسکو دو اسے بھر دین اور کچھ دیر رہنے دین اور اسے تعریق کہتے ہیں اسکی ترکیب کا انداز جیسی ضرورت پر رکھیں مثلاً اگر تبرید معتدل چاہیں روغن کی چوتھائی سر کہ لین یا ضرورت کے موافق برابر روغن گل کے لین یا زیادہ کریں یہ کام طیب حاذق جانے جو اسے میں آوے سو کرے اور سر کہ بہت پرانا ہو اور روغن گل دھوپ میں طیار کیا ہو آگ پر نہ بنا ہو سال گذشتہ بھی نہ ہو اور گلاب کا یا انداز ہے کہ اگر بہت خوشبودار ہو تو سر کہ اور روغن گل سے کچھ زیادہ ہو اور دو اس کے استعمال کی خصوصیت یا فوخ پر اسیلے ہے کہ بیان کی استخوان سیک اور نرم ہے اور یہاں درزا کھیل بھی ہے ان دو سبب سے دو کا اثر چلے پھوچکا اور روغن گل کے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ گلاب کے پھول شیشہ میں ڈال کر ایک دن دھوب میں رکھیں دوسرے دن ٹیٹھا تیل میں ڈالیں جب تک کہ پھولوں کی بوتل میں آوے دھوپ میں لٹکا رکھیں اور پھیلی اور زنگس اور سداب اور بابونہ اور اور چیزوں سے تیل اسی طرح بناتے ہیں اور کبھی جوش بھی دے لیتے ہیں غنائین اس مرض میں مناسب ہیں انکا بیان ہے جو چیزیں سرد و تر ہیں یہاں نافع ہیں اور موگ کدو یا لک و کشنیز تازہ و شیرہ مغز بادام مزورہ بنا کر دین اور عدس مقشر اور کدو و شکر و شیرہ بادام سے بھی بنالین اور مزورہ شور بے بے گوشت سے مراد ہے اور جو کہ اسباب داخلی سے ہو جیسا گرم چیزوں کے کھانے سے مثل فلفل اور مٹی کے اور دماغ کی ضرر دینے والی مثل شراب و زخما اور لمس اور پیاز کے ہوا اسکی علامت سبب کا مقدم ہونا اور جو اس میں تغیر اور بری بری فکر نیند کا کم آنا اور قلق اور خیشوم کی خشکی یعنی ناک میں جڑ کی طرف خشک ہو اور قلق سے مراد یہ ہے کہ بیمار گھڑی گھڑی میں ہو کر جب بے علاج نیلوفر صندل رسوت یا ایشا اور تھوڑا کافور خیار اور کدو اور کشنیز کے پانی اور روغن گل اور گلاب میں ملا کر سر پر لگائیں اور عرض

انزروت کا لگانا داغ کی تیرید کے لیے خوب ہو شربت نیلوفر و بنفشہ و عناب و تمر ہندی اور وہ قرص کہ مغز تخم کدو و کشنیہ خشک و منسلو حن و تخم کاہو و
ترنجبین و زعفران سے بنا لین پنا چاہیے اور عصارے بارڈشل شیرہ کا ہو و بید و زعفران سر پڑالین اور روغن سرد کہ قابض نہون ملنا چاہیے روغن کو عربی مین
کتے مین اور اسکے ملنے کو تیرین بولتے مین اور بے ضرورت مخدرات کے استعمال سے مثل بیروج و بیج تفاح و افیون کے بچنا چاہیے اس واسطے کہ شیا
مخدر و کا سر بہ استعمال کرنا ظلمت بصیرت آکر تاہو اور اور افسین لاناہو اور کبھی ہلاک بھی کر تاہو جیسا طبری نے کہا ہے مین نے ایک طبیب کو دیکھا کہ
عورت حاملہ کے صداع مین سر کہ و کا فور و افیون تیرید کے لیے استعمال کیا اسکا حمل گر گیا اور سکتے پڑا بہتر ساعت کے بعد ہلاک ہو گئی قرص
انزروت کی ترکیب انزروت آقا قیاسوت گل سُرخ نیلوفر یا مینا اسپنول کے لعاب مین قرص بنا مین سبز دھنیے کے پانی سے لگانا مین
موافق اسن پٹاری مین آتش اور زورہ مونگ اور کدو پالک سبز دھنیے کا اور اس زورہ کو انبلی یا انار ترش سے ترش کر دین نہایت مفید ہے بشرطیکہ کوئی
امراض نہ ہو جانا چاہیے کہ گرم بیماریوں مین آتش جو بہت موافق آتاہو کیونکہ سردی اور اخلاط کو تھج کر دیتاہو اخلاط سوختہ کو نکالتاہو معدے کو صاف
کر تاہو مین آسان ہو چتاہو اور مزہ دار ہو اور غذائے معتدل اس سے حاصل ہوتی ہو پائس کو کم کر تاہو باوجود ان خصائل کے اخلاط فاسدہ کو
نہیں ابھارتاہو اور معدے مین نفخ نہیں کر تا اسکے بنانے کی ترکیب یہ ہو کہ اچھے قسم کے جولین اور اچھے ہونیکا نشان یہ ہو کہ کپنے مین پھول جائیں اور
ہو نہون انہن سے لال پانی نکلے اور اگر موٹے بھی ہوں تو خوب ہو انکو لیکر چھلکے دور کر کے ٹٹھے پانی مین دھیمی آنچ پر پکائیں اور کف آتا رہیں
جب تک جائے صاف کر کے اسکا پانی کام مین لائیں اور پانی کے وزن مین اختلاف ہو بعضون کے نزدیک اس گنا اور بعضون کے چوبیس گنا
تیخ نے کہاہو اچھا وہ آتش جو ہو کہ جو ایک سکر چہ اور پانی مین سکر چہ ہو اور جمہور کا اتفاق چودہ گنے پر ہو دوسری طرح یہ کہ بارد ہو اسکا سبب بھی
خارجی اور داخلی ہوتاہو جو خارجی سرد ہوتا مین گنے سے اور برف کی نزدیک اور سرد پانی مین غوطہ لگانا اور کبھی حیات کے پانی مین نہانا موجب اس
صداع کاہو حیات حتمہ کی جمع حمزہ و تشدید سے گرم چشمون کوکتے مین جیسے گدھک کا چشمہ اور نظرون اور بورہ اور مک وغیرہ کا ایسے پانی کے
نہانے سے درد سردی اسلئے پیدا ہوتاہو کہ پانی بواسطہ حرارت ذاتی کے بدن کے مسام کھولتے مین اور مناسبت کی بہت سے حرارت باطنی
کو کھینچتے مین بسبب کشادگی مسام کے کشادگی اور کشش کے سبب سے حرارت تحلیل ہو کر بدن مین سردی آجاتی ہو سو داغ کہ اسکا مزاج سرد ہو
اور مقابلہ معدہ کے کہ وہ اغصنا سے تریکت رکھتاہو واقع ہو ایذا پاتاہو ایسی ہی ایذا کا نام صداع ہے اس صداع کی علامت بہت کالی ہونا
اور در پچھلی طرف کو مائل ہونا اور گرم ہوا اچھی معلوم ہو اور سورج اور آگ کا دیکھنا خوش آئے اور ضبط ہو یعنی ایک حالت مثل حیرت کے اور حواس
کا کند ہونا اس مرض کے نشانوں مین سے ہو اسلئے اس صداع کو ضبط کہتے مین علاج سردی تسخین کے لیے تمکیدات اور الکباب اور
حمام کرین اور دغمنہانے گرم مثل روغن چھیلی رسوسن و مزنگوش نیگرم ملین اسفنج باصوف ان و غنوں مین تر کر کے تارک سر پر رکھ دین
بنفشہ پستان تخم خطمی و تخم السی انجیر کا جو خاندہ ترنجبین ملا کر دین کہ طبیعت نرم ہو غذا کی کمی کرین اور خود آب کبک و تیر کے گوشت
سے بنا کر زیرہ و دار چینی ملا کر کھائیں تکید سے مراد گرمی کا ہو پناہا ہو عضو چرس طرح مشہور ہو اور تکید رطب اس طرح پر ہو کہ شاذہ جوتانا

سکر چہ اور پانی کا
نام سکر چہ اور پانی
تو اسے کچھ زیادہ
بقدر ماہر کے
صوبے حسن
کرنے والی

کا گرم پانی یا دوا کے پانی سے بھر کر اس شانے کے تین عضو بیمار پر جب تک گرم رہے رکھتے رہیں یا کپڑا یا اسفنج خالص پانی میں یا دوا کے پانی میں تر کر کے عضو پر رکھیں یہ پہلے کی نسبت زیادہ قوی ہوگی یا بس وہ ہو کہ بڑا کپڑا یا اور چیز مثل تھپڑ وغیرہ کے ہاتھ میں لیکر آگ پر گرم کر کے عضو پر رکھتے رہیں یا خشک دوا میں گرم کر کے کپڑے میں لپیٹ کر عضو کو سینکین تکمید کی دوا میں اس مرض میں اور ہر سرد بیماری میں نمک و نحالہ یعنی سبوس و باجرا اور ریت انکباب سے یہ مراد ہے کہ تنہا پانی یا گرم دوا میں لگا کر اسکے بخار پر سر کو جھکائیں اور داخلی کا سبب ٹھنڈا پانی پینا یا دوا چیریں اسکے مانند کہ بالفعل سرد ہوں یا بالقوہ اسکی علامت سبب کلی نزدیک پایا جانا ملس کا سرد ہونا گرمی کے پہونچنے اور سر کے ڈھانپنے سے فائدہ پانا علاج باونہ و اکیلل الملک و نام و مفرز خوش و صقر و پودینہ و درمنہ کو بکا کر انکا پانی گرم بقدر برداشت کے سر پر ڈالیں اور اسکے چوشاندے پر سر جھکائیں اور سیوتی و سوسن و مشک و عنبر و عود و گزسن جنجلی اور نارنج کے شگوفہ ایسے ہی اور گرم خوشبو میں سوکھنی چاہیں اور جنید سرد و حب لغار و شیط کیاب چنی سداب کے پانی اور گلاب میں سیکر لپ کریں اور گارٹھارہ مال سر پر لپیٹے رہیں خصوص انکباب کے وقت باقی رہا سورفراج رطب سافج اور ایس سافج سویہ بالذات الم کا باعث نہیں ہوتا صحیح مذہب یہی ہے و دوسری قسم صمد عاوی یعنی غلطی و بچی خلط ایک جسم تربتے ہوئے کو کہتے ہیں کہ غذا کے پہلے استعمال سے بنے اور غذا سے بولتے ہیں کہ جزو بدن ہو سکے اب جانا چاہیے کہ جو غذا بدن میں آتی ہے اور وقتیکہ پورا جزو بدن ہو جائے اسکو چار قسم کے پیش آتے ہیں ایک استعمال سے نفع کھاتا ہے اور ہر ایک میں خلاصہ و فضلہ ایک دوسرے سے الگ ہو جاتا ہے خلاصہ غذا کے لیے ٹھہرتا ہے اور فضلہ سہاں یا اور بول یا پسینہ یا میل کی راہ نکلتا ہے چھوڑنے کے نزدیک پہلا ہضم اس وقت سے ہو کہ غذا چمانے کے بعد وہ بدن میں ٹھہر کر خشک غلطی کی صورت ہو جاوے یہ کیلوس کہلاتا ہے اس استعمال سے میں غذا صورت نوعیت سے نہیں نکلتی کیونکہ غذا کا مزہ باقی ہو جو کڑا ہوتا جاتا ہے جو دوسرا ہضم جگر میں ہوتا ہے اس سے یہ مراد ہے کہ کیلوس کے اخلاط بن جائیں تیسرا ہضم رگون میں ہے یہ ہر کہ اخلاط اعضا کے مزاج کے موافق مستحیل ہو جائیں چوتھا ہضم اعضا میں اس سے یہ مطلب ہے کہ رطوبت اور مادہ اعضا کی صورت پر چاہے یہ نیون ہضم کیلوس کہلاتے ہیں اس مختصر میں اتنا ہی بیان ہو سکا اور خا طین چار ہیں خون و صفرا و بقم و سودا خون کا مزاج گرم تر ہے صفرا کا گرم خشک بقم سرد تر سودا سرد و خشک ہے اور صفرا و سودا کی خشکی سے یہ مراد ہے کہ بالقوہ خشک ہیں افضل نہیں علامت و سرد و سوی کی گھین اور ٹھنڈی سرخ ہونا اور چہرہ اور پلکوں پر ہیج ہو جس عظیم ہوا اور شیب گارٹھا اور بڑا بوجہ معلوم ہو سر کی رگون کا دھڑکننا اور لنگھانا علاج رگ سرد و کھولیں پڈلیوں پر پچھنے لگا کر شاخیں کھنچو انہیں غائب آلو انسوں سپستان اہلی بنفشہ اترہ کے چوشاندے میں ترنجبین ملا کر لپائیں کہ طبیعت نرم ہو جو شربت کہ جوش خون کم کرتے ہیں پلا تین ترقیہ کے بعد اردو جو طحالب میں بید کا پانی پھونک کر ملا کر ٹھونسا سر کہ بھی ڈال کر لپ کر دیں اور کا ہو و خرفہ و کدو کا پانی روغن گل اور عورت کا دودھ ملا کر ناک میں کھینچیں اسے عربی میں آتشاق بولتے ہیں اور ناک میں چمکائیں اسکو تسعیت کہتے ہیں یہ تاثیر میں زیادہ ہے اور خیار و کا ہو و کشینر کا پانی روغن گل اور کچھ سر کہ بڑے منہ کے شیشہ میں ڈال کر لپائیں اور سو گتھتے ہیں اسے نکلنے بولتے ہیں غذاؤں کا بیان مزورہ ترش آلو و زرد آلو سے بنالین یا تر ہندی کچھ شکر ملا کر یا حدس مقشر و آب انار ترش و آب انور ترش یا مونگ کی دال اور پالک اور کدو آب نارنج سے طیار کریں یہ سب مفید ہیں اور جو کھانسی بھی ہو تو صرف آتش جو دیون ترشی کے نزدیک تاجن

ملاحظہ طلب ملازم
 اسے صحت سے ایک نسخہ
 دیکھنا پانی پونوں جو
 خردی میں کان اور
 سوال آتے ہیں
 علاج ہر وقت
 کو پانی ہو کھانسی
 اسکو دوسرے میں لپکا
 کہ جادو شیشہ
 اسے کھینچا ہے

در و سر صفاوی کی علامت بدن کا لمس بہت گرم ہونا تھنوں میں خشکی منہ کا مزہ کڑوا نیند کا نہ آنا اور پیاس اور نبض کا تیز چلنا پیشاب کا
 صاف ہونا اور زردی علاج صفا کے تنقیہ کے لیے ہلیہ زرد کا بی اوعناب سویر منقی اصل السوس تمہندی سپستان پکا کر تجھیں ٹھکان
 اس میں ملکر چھانکر پلائیں اگر بجائے تجھیں شیر خشک ڈالیں اچھا ہے اور تنقیہ کے بعد تبدیل مزاج کے لیے طلا اور سوط اور نخلیہ وغیرہ سرد تیرین جیسا
 کہ صداع دموی میں گذر چکا کام میں لاوین اور سوس گندم و ظمی و نبشہ پانی میں پکا کر پاشو یہ کر دین جو غذا میں صداع دموی میں گذر چکے کھلایں
 جانا چاہیے کہ صفاوی میں بہت سی تیرید کریں اور دموی میں تحلیل کا زیادہ خیال رکھیں در و سر منقی کی علامت سر بھاری ہونا جو اس میں کہہ دیتا
 ہونیند بہت آوے و بدن کا لمس سرد تھنے تریں طراوت ہو مرض کا بہت سا ٹھہرنا نبض کا ست چلنا اور پیشاب سفید اور گاڑھا ہونا اور
 گاڑھے ہونیکے دو سبب ہیں ایک یہ کہ مادہ بہت ہو اور آپ ہی نکل جائے دوسرے یہ کہ طبیعت نکال دے جو بہت ہونے سے آپ نکل جائے
 اسکا نشان یہ کہ صورت منی اور شیشے کے ہوگا اور جو طبیعت کے دفع کرنے سے نکلے بھران کے دنوں میں ہوگا اور اس کے بعد سکی و آرام معلوم
 ہوگا علاج مادے کے نفع کے لیے مار الاصول اور بلغم کے منفع مثل سونف طٹی گلقد اور اس کے مانند پلاوین جو وقت نفع کے آثار ظاہر ہوں ایلج
 فقرا یا سفر جلی مسهل سقمونیا اور شحم خنظل سے قوی کر کے دین تاکہ بدن کا تنقیہ ہو جائے اسکے بعد ایارجات و شہیارات کہ سر کے تنقیہ کے لیے
 مخصوص ہیں کام میں لاوین ترکیب بیون کی جو کہ سر کے تنقیہ میں مخصوص ہیں ایوانسوت انیسون مصطکی سقمونیا تک سنگ ہر ایک بقدر ضرورت
 لیکر کوٹ لیں اور چھانکر شہد میں ملا کے بیان بنالین ترکیب جب شہیاری کی ایوانسوت انیسون مصطکی نسوت غارلقون تک سنگ انیسون
 صرف پانی میں یا شہد میں یا ترخ کی بیون کے پانی میں ملا کے بیان بنالین سوتے وقت دینی چاہیں اسی واسطے انکا نام شہیاری اور تنقیہ
 سر کی واسطے ایارج و سکنجبین یا زرد و عاقرقوراد مرزنگوش و صقر سے کہ شہد دموی میں ملا لیں اور غرغره کریں اور بعد تنقیہ سر کے مزاج کی تبدیل
 ضاوا اور نطول و کما و شہوات سے کرنی چاہیے انکابیان صداع بار دین ہو چکا با بونہ شہت اکلیل الملک پکا کے اس پانی سے سر کو دھو دین اور
 سداب با بونہ مرزنگوش کے جو شانڈے کا پانی اور روغن گرم ناک میں اور کان میں ڈالنا چاہیے اسکوعربی میں نقطیہ بولتے ہیں اور تقطیر کی دواؤں کو قطو
 کہتے ہیں اور چھینک آنے کی تیرید کو عطلوس یہ و طرح پر ہو ایک تو جدید سرد و فہون کو چند یا مرزنگوش کے پانی میں گھسکر ناک میں ڈالیں دوسرے
 کچھ کھنی نسوت جدید سرد خربار یک کر کے پٹلی باندھو کے جب چاہیں کہ چھینک آوے سونگھیں اور جو غذا کہ بارد سافج میں مذکور ہے یہاں بھی وہی مناسب
 ہے جو آب شہرہ قلم کہ فارسی میں خشکدانہ کہلاتا ہے بہت مفید ہے علامت در و سر سوداوی کی یہ ہے کہ بوجھ معلوم ہو اور خشکی ہوزنگ میں کچھ سیاہی نیند
 نانا اور نبض ست چلے اور باریک ہو پیشاب رقیق و سفید ہو جب تک مادے میں خامی ہے کیونکہ نفع کامل کے بعد پیشاب سیاہ گاڑھا ہو جاتا ہے
 اور تمام بدن میں خشکی کا ہونا بھی اس قسم کی علامات سے ہے اگر سودا سب بدن میں پھیل جاوے اور یہ بھی جان لیں کہ سر کا بوجھ معلوم ہونا صداع سوداوی
 میں نسبت بلغمی کے کم ہوتا ہے علاج مادے کے نفع کے واسطے بسفاج و سوط خود و سوز منقی گا وزبان باد بخوبیہ آواقیون کا جو شانڈہ تجھیں ملا کے
 دیوں اور یہ بات کچھ پوشیدہ نہیں کہ سودا سب غلطوں سے زیادہ دنوں میں نفع پانا ہے بعض اطباء نے صفا کا نفع تین دن اور بلغم کا دس دن سودا کا نیندہ دن تک

ٹھہرا دیا ہو لیکن ظاہر میں سب تقون میں اور ہر حال میں یون بن نہیں پڑتا بہر حال جس وقت مادہ پک جائے اور سیاہی پیشاب کی اور گارٹھاپن سے
 اسکا نشان معلوم ہو ایارج اور مطبوخ اقیتمون سے تنقیہ کریں یا یہ بیان کہ لکھی ہیں دین ص اقیتمون بسفایج غار تقون اسطوخودوس و ایارج اور
 نسوت سونف کے پانی میں بیان بنالین بقدر ضرورت دین اور تنقیہ کے بعد تبدیل مزاج کی واسطے بابونہ اکلیل الملک مزنگوش روغن حبیبی ملا کر لپیٹ
 کریں اور بابونہ اکلیل صمغ درمنہ گاوزبان برگ چندر سوس گندم پکا کر اسکا پانی سر پڑالین نرگس و عنبر مشک اور انکے مانند سونگھیں گرم تر روغن مثل
 روغن بابونہ و سوسن نرگس و مزنگوش یا سرد روغن جیسے روغن بنفشہ و نیلو فر ترکیب دیکر لیں اور اگر سودا طبعی ہو تبدیل کے لیے جو چیزیں کہ تھوری گرم مل
 بسر دی ہوں کام میں لائیں اور اگر سوداے سوختہ ہو تنجین سے ہاتھ کھینچ لیں اور وہ بار در طب کی طرف توجہ فرمائیں غذاؤں کا بیان بیضہ نیم پان
 اور نایکان و تہو اور تیر کا گوشت نخود کے ساتھ پکا ہوا موافق آتا ہے اور غذا کھانے سے ایک ساعت کے بعد جو ارشیں معتدل و مفرح کھائیں اور کھانا کھا کر
 بائیں کروٹ پر ضرور لیٹ رہا کریں اس سے خوب ہضم ہوتا ہے کیونکہ جگر مدہ پر آتا ہے اس سے ہضم میں مدد پہنچتی ہے اور ریاضت کے کام بالکل چھوڑ دین
 اور جہاں سودا سوختہ ہو غذا اسی کے موافق چاہیے علامت درد سر ریگی کی یہ ہے کہ درد جگہ بدلتا رہے سر میں کھنچاؤٹ معلوم ہو جو بوجھ ہو کانون میں شور
 پیدا ہو علاج ریاح کہ سر میں بندہیں انکے تحلیل کر نیکی واسطے سویا برنج اسف صمغ مزنگوش سونف کو پکا کر اسکا پانی نیگرم سر پڑالین سداب تراور سونف
 سونگھیں اور مرچ سیاہ و جذبید ستر چھنیک آئی کے لیے سونگھائیں بقراط نے کہا جو درد کرایج غلیظ سے ہوا سکو چھنیک اچھا کر دیتی ہے اور المیو اچھکنی زعفران مرچ
 سفید و مشک مزنگوش کے پانی میں گھس کے ناک میں ڈالیں اور بلغم کی مسہل چیزیں دیکر طبیعت کو نرم کریں تاکہ وہ مادہ کہ جس سے رخ پیدا ہوتی ہے نکل جاوے اور
 گوشت مرغیوں کا نخود و زیرہ و دار چینی مغز تخم عصفور کے ساتھ پکا کر کھلاویں اور بادی خیزوں سے پرہیز کریں تیسری قسم صداع شرکی کے بیان میں یہ قسم ان
 سکو جو معدے کی شرکت سے ہو یا رحم یا گردہ یا ساق یا قدم یا عضلہ یا دونوں ساعدوں کو یا جگر یا طحال یا حجاب حاجز یا راق یا پشت کے شامل ہے
 پہلی نوع اس درد کے بیان میں کہ سبب شرکت معدہ کے ہو جانا چاہیے کہ جس وقت معدے کو سور مزاج لاحق ہو یا بری خلطیں انہیں اکٹھی ہوں اس وقت
 سے کہ معدہ اور سر کے درمیان میں شرکت ہے درد ہوتا ہے پس جو درد بسبب سور مزاج سازج کے پیدا ہوا اسکی علامت شکم سیری میں صداع کا غلبہ ہونا
 اور خلو کے وقت خفیف ہونا لیکن سور مزاج سازج حار میں صداع بھوک کی وقت بھی بسبب غلبہ حرارت کے شدت سے ہوتا ہے اور علامتیں سور مزاج کی
 امراض معدہ میں مفصل بیان کی ہیں بان کھلین علاج معدے کے حال کی اصلاح اور مزاج کی تبدیل برعایت گرمی اور سردی کے ان چیزوں سے
 جو معدے کے باب میں لکھیں ہیں کریں اور اگر معدے میں مادے کے اکٹھے ہونے سے پیدا ہوا اسکی علامت بھی اس مادے کے نشان سے ظاہر ہوگی مثلاً اگر سرد
 میں صفر جمع ہو جائے اسکا نشان تلی انا اور آنکھوں میں ردی ٹھہر میں کر واپن معدے میں مڑا اور پیاس اور قویں پت ڈالنے کے بعد تھم جانا علامت
 سکنجین اور گرم پانی پکیر کر ڈالیں اور پھر معدہ اور سر کی گرمی کو تسکین کریں و نون جنس کی تقویت کے لیے مقویات دین مقویات سر کا صداع صفرو میں
 اوپر ذکر ہو چکا اور معدے کے مقوی ربوب قابض مثل رب بہ وغورہ و انار و زعفران و اور جو بہت سا قبض مطلوب ہو تو ہنلوچن گل سرخ گل ارمنی خوب پیسکر
 ربوب میں ملائیں اور رب اسے کہتے ہیں کہ کسی چیز کا پانی نکال کر کھالیں اور کچھ نہ ملائیں جب چوتھائی باقی رہے اٹھار کھین کبھی ایسا بھی کرتے ہیں جب آدھا

کے بہت پچھلے اجزا میں ہو گا اتنا ہی فرق ہے صلبی اور کلیتی یعنی جو پشت سے اور گردن سے ہو اور جو پنڈلیوں اور پاؤں اور ہاتھوں کی شرکت سے ہو اسکی یہ علامت ہے کہ بیاریوں جانے کہ اس جگہ سے چوٹیاں سی چکر سر کھٹک جاتی ہیں وہ علامتیں کہ شرکی کے سبب اسام میں ہونگی یہ ہیں کہ پہلے ان اعضا سے کسی عضو میں آفت ظاہر ہو پھر سر میں درد اٹھے علاج جو پاؤں اور پنڈلیوں کی شرکت سے ہو صافن کی فصد کرن پنڈلیوں پر شاخیں کھچوائیں جب صطخچقون سے بدن کا تنقیہ کر دین صداع کی وقت پاؤں کو رانوں کی جڑ سے تلوون تلک باندھ دین روغن خیری تلوون پر لین وہ پاشویہ جبکا صداع صفوی میں بیان آچکا کرنا چاہیے اور جو ہاتھوں کی شرکت سے ہو تنقیہ بدن کی واسطے جب صطخچقون دین اور خاص عضو کے تنقیہ کی واسطے جہاں سے بخارا اٹھتے ہوں وہاں شاخیں لگائیں درد اٹھنے کی وقت بازوون کو باندھ دین اور جو اور اعضا سے ہو تو سب کا علاج اس عضو کی تقویت تنقیہ کرنا ہے جیسا اپنی اپنی جگہ لکھا ہوا ہے اور صرع شرکی میں بھی کچھ فائدوں کے ساتھ سکا ذکر آیا ہے جو تھکی قسم درد سر جو ضعف دماغ سے ہو اسکی علامت اس میں کہ درت افعال دماغی اور حرکات ارادی میں آفت و اس قسم میں دنی سبب جیسا غذا کے ہضم کی وقت اجڑے کا جانا اور اوزون کا سننا اور تھوڑی سی خوشبو کا سونگھنا موجب درد سر کا ہوتا ہے افعال دماغی فکر و تخیل تذکر یعنی یاد رکھنا علاج دماغ کی تقویت کے لیے گوشت مرغ اور تیر کا نخود کے ساتھ پکا کر عفران گلاب دارچینی سے خوشبو کر کے کھالیں اور لونگ گلاب میں مسکرا لگائیں روغن گل ملین سیب و عنبر و گلاب سونگھیں اور جو سوہ مزاج سا ذج بھی ضعف کے ساتھ ہو مزاج کی تبدیل کرین ان چیزوں سے کہ اوپر گدیزین اور جو سوہ مزاج مادی ضعف کے ساتھ مرکب ہو تقویت سے تنقیہ کو مقدم رکھیں پانچویں قسم درد سر کہ قوت حس دماغ سے ہو اسکی علامت باوجود حس کی تیزی اور افعال کی سلامتی کے ادنی سبب کہ محسوس ہوا سکا اثر ماننا اس قسم میں دماغ کے فضول سے پاک ہونے کی بہت سے سیل اور چیڑ اور ریٹ کچھ ہو گا علاج جو اس کند کر نیکے لیے تدبیر کریں سہ طرح پر کہ کلہ پایہ جوئے کے ساتھ پکا کر کھاویں اور ہر لسیہ خاص کر گاؤ کے گوشت کا بہت فائدہ دیتا ہے پھر اگر باضمہ ضعیف نہو ٹھنڈے ساگ جیسے کا ہونزد کشنیر ہی کھایا کریں اور کبھی خون بھی ہوتا ہے کہ یہ تدبیریں کچھ کام نہیں مخدرات کے استعمال کی حاجت پڑے یعنی حس کی تخذیر کی واسطے اور اس کام کے لیے بھی شربت خشتخاش اور ویسی ہی اور مخدر چیزیں کہ طبیعت کی مالوف ہوں اور کھانے میں آتی ہوں نافع ہیں شاید فلونیا کی احتیاج پڑے اور تخم کا ہوا اور پوست خشتخاش ایون اجوائن خراسانی برگ قناب نفاع کا لگانا نفع دیتا ہے اور کبھی مخدر دواؤں کا استعمال کرنا کسی بڑی بلا میں ڈالتا ہے جیسا طبری کی حکایت میں اوپر گذر چکا بہر صورت جو بڑی ضرورت پیش آوے شہین سے تھوڑا سا استعمال کریں بہت زہلین جہاں کہیں مخدر دوا کے استعمال کے بعد حال بدل جائے اور جو اس میں نقصان آئے اسکی یہ تدبیر ہے کہ اسی وقت بہت سا نیگرم پانی سر پر ڈالیں اور مخدرات سے ہاتھ تھام لین چھٹی قسم درد سر سببی یعنی خلو کے سبب سے اسکو صداع خفت کہتے ہیں اس کے عرض کے نام پر نام رکھا ہے اسکی علامت یہ ہے کہ بہت سے استفراغ کے پیچھے یا بہت سا جاگنے یا غم کے بعد ہو جائے اور استفراغ فقط سر سے ہو جیسا نزلہ اور نکسیلہ اور غرغرون سے ہوا دیکھنا اور ایسے ہی عوارض خواہ تمام بدن سے جیسے قرا و رجاع اور اسہال و قصد اور اور اسے ایسا ہی اور جگہ سے خون نکلنا اور کبھی بہت سی بھوک اور غذا کے مادے کا منقطع ہونا بدن کے رطوبات کو تحلیل کرنے سے اس صداع کا موجب ہوتا ہے اگرچہ استفراغ نہ کیا جائے اور رازی نے کہا ہے کہ یہ صداع کبھی عورتوں کو ہوتا ہے کہتے ہیں کہ اسکی یہ وجہ ہے کہ حیض یا نفاس میں خون بہت

لہذا اسکی سبب
غذا اور اسکی سبب
قرا و رجاع میں کھچا
جو اسکی سبب
قرا و رجاع میں کھچا

نخل جائے علاج غذائیں جید الکیموس جیسے کشک اور موٹی مرغیوں کا گوشت اور حیرہ کہ نشاستہ اور روغن بادام سے بنا ہوا اور مار اللحم کہ دودھ پتی بکری کے بچے کی گردن کے گوشت سے بنایا ہو کھائیں اور روغن مرطب جیسے روغن بادام و کجد سر اور بدن میں ملین روغن بنفشہ و کدو و نیلو فرناک میں ڈالیں اور گاؤ کی نلی کا گودہ اور تہوا اور مرغیوں کی چربی استعمال کریں ساتویں قسم صداع عرضی کہ حیات یعنی بتوں کے تابع ہو اسکی عیلا ہو کہ جسوقت تپ آوے سر میں درد ہو جاوے اور جب تپ اتر جاوے وہ بھی جاتا رہے اسکا علاج تپ کا علاج کریں اور درد کی شدت کے وقت جیسا سبب ہو جن چیزوں سے کہ گذر اسکیں کریں آٹھویں قسم صداع ورمی کے بیان میں جان لے جو کہ دماغ اور اسکے اندر کے غشاؤں کے ورم سے ہو اسکو سر سام کہتے ہیں جدی فصل میں اسکا بیان ہوگا اور جو حنف کے ڈھانپنے والے غشا اور سر کی جلد کے ورم سے ہو اسکا علاج سبک دور کرنا جیسا بارہا آگیا ہو اور آٹھویں قسم صداع جماعی یعنی درد سر کہ جماع کے بعد ہو جاوے یہ تین قسم ہیں ایک کہ منی کے بہت نکل جانے سے ہو اور دوسری کا استفراغ سبب استفراغون سے ہوا ہو اور سب رطوبتوں کے استفراغ سے ہوا ہو یہ قسم ایک قسم مہیسی کی ہو کہ جسکا نام خفت ہو اسکی علامت بہت سے جماع کا پہلے ہونا خصوصاً گردن ڈوبلا اور ناتوان ہو کیونکہ جماع کا ضرر عجم کے بدن میں کم معلوم ہوتا ہے اس قسم کا علاج انہیں چیزوں سے ہو کہ مہیسی میں کہ چکے اور نیگرم ٹھٹھے پانی سے نہانا روغن بنفشہ ناک میں کھینچنا گائے کا دودھ پینا مفید ہے دوسرے یہ کہ انجر سے کے اٹھنے سے بد ہو کیونکہ جماع کی حرکتیں انجرے کو پہچان میں لاتی ہیں اسکی علامت بدن کا اعتلا اور سب علامتیں اخلاط کے غلبے کی علاج خلط کے موافق بدن کا تنقیہ کریں اسکے بعد سر کی تقویت تاکہ بخارات قبول نہ کرے تیسرے یہ کہ ٹھٹھے جماع کی حرکتوں سے ایذا پائیں اس سبب دماغ کو الم ہو پونچے سر میں درد پیدا ہو اسکا سبب ٹھٹھوں کا ضعف ہے اور جن جانوں کے ٹھٹھوں قوت ہے اس قسم کا درد انکو نہیں ہوتا علامت اسکی یہ ہے کہ جماع کے بعد بدن کا پنے لگے حرکتوں میں ضعف آ جاوے اور بیماریوں جانے کہ اسکا دماغ بھجھتا ہے اور کھنچا جاتا ہے سوا کہ ضعف مقدم دماغ میں ہو کھچلی طرف کھنچتا معلوم ہوگا اور جو ضعف کھچلی میں ہو اگلی طرف کھنچے گا اور ہو سکتا ہے کہ دماغ کے ایذا پانے اور کھنچنے سے سکتا اور موت تاکہ نوبت پہنچے علاج سر کی تقویت کے لیے کہ عصاب کا مبداء ہے جنہیں سرد روغن قسط میں ملا کر لین اور بکری کے بچے کا گوشت مصالح سے خوشبو کر کے اور اسکے مانند غذائیں خوشبودار کھائیں اور خوشبوئیں سونگھیں دسویں قسم صداع شرابی جان کہ خالص شراب کا بہت پینا خاص کر جبکہ پرانی اور گاڑھی ہو اور صاف نہو خار کے سبب سے درد سر لانا ہو فائدہ شراب پینے کے بعد مدہ میں ہضم نہوا اور اسکا فضلہ معدے میں رہ جائے اس سے انجرہ دماغ کی طرف چڑھ جاوین اور سر میں درد ہو جائے یہ خار ہے اسکی علامت یہ ہے کہ شراب پینے کے بعد ظہور پکڑے بھرا کر رطوبت فضلہ کے ساتھ طبعے تو عارض ہوگا صداع اور نہایت سرگرائی خصوصاً جبکہ مزاج سرد تر ہو اور جو صفرا طے تو تو اور متلی لاحق ہوگی ایک شخص خمار آو دہ دیکھا گیا اسپر تلی کا زور تھا پھر ایک خلط ڈالی اور اسی رنگ کا پیشاب کیا پھر اسکے منہ میں در زبان پر پھنسیاں نکل آئیں اور اسی دن مر گیا اور جتنی دیر جیسا متلا تا رہا یہاں تک کہ زبان باہر نکل آئی اور سوچ گئی پھر نکیسر نکلی اور مر گیا علاج جب تک شراب کا بقیہ معدے سے نہ نکلے شبت کا جو شانہ اور سکنجین پیکر بار بار کرتے رہیں اور اسہال کے لیے جو چیز کہ صفا و طبعم کے استفراغ کو جامع ہو کھائیں مثلاً گرم مزاج والا آب نارین تھوڑی سی قمو نیلا کے کام میں لاتے اور سرد مزاج ایاج فیقر اسقمو نیلا سے قوی کر کے استعمال کریں اور جہاں تو اور سہال سے فائدہ حاصل نہو سبب فضلہ کے جوش میں آنے اور سب نکل جانے سے متلی شدت پکڑے تھوڑا سا کھانا ملا م کھائیں اور ایک ساعت کے

بعد قی کر ڈالیں تاکہ ناقص مادہ کھانیکے ساتھ ملکر نکل آئے اور معدے کو اول شرتون سے کہ حرارت کو دبا دین اور مقوی معدہ اور قاطع بخارات ہون تقویت
 دین جیسا شربت نار و سیب بھی وغورہ سرد پانی میں ملا کے پین اور اس کام کے لیے ایک فقاع کہ کشک اور تھوڑی سی بالچھڑ سے بنالین اور پھیرون سے بہتر
 ہو خاص کر جو تھوڑا سا انگوترش یا لیمو کا پانی اور کچھ نمک اس فقاع میں ملا دین اور ابتدا میں تقویت سر کے لیے سرکہ روغن گل کلاب گلاب وین اور انتہا میں روغن بابونہ و سون
 نیگم طلا کرین اور بخارات کے جذب کرنے کو بابونہ بنفشہ تھوڑا سا نمک لگا کر پاشویہ کر دین اور دونوں پائون کو ملین ازی نے کہا ہے کہ ایک شخص کے سر میں دوتا
 اسکے دونوں پائون برابر ایک ن ات ملا کیے پھر اچھا ہو گیا گیا رھوین قسم صداع ضربی اور سقطی کے بیان میں اور ضربہ اور سقطہ سے الم کا سبب
 یا تو صرف نیا اور تکلیف ہے کہ قحف کے اوپر کے حجاب میں لاحق ہو یا ورم کہ جو ہر دماغ یا اسکے غشاؤں میں یا دماغ اور اسکے اندر کے پردوں میں یا اس غشا
 میں کہ باہر کی طرف گرد ہوا شقاق پیدا ہو یا سر کی کوئی ہڈیوں میں سے ٹوٹ جائے اس سبب پر دے کھنچ جاوین یا دماغ اپنی جگہ سے ہل جائے اور سقط اور
 ضربہ کہ موجب دماغ کے ہل جانے کا ہوتا ہے اکثر ہلاک کر دیتا ہے اس کا علاج جب سر پر ضربہ و سقطہ پہنچے اور ٹوٹنے اور پھٹنے کی نوبت پہنچے اور درد کی شدت
 سے ورم کا خوف ہو جلد رگ سر رو یا ہفت نام کھول دین اگر کوئی امر مانع نہ ہو اور درد کی تسکین اور سر کی تبرید و تقویت کے لیے آس کی شاخیں اور جو کا آنا گل منی
 مائینا مسور کا آنا سوتا قاقیا صندل بارتک پانی اور روغن گل ملا کر لپ کرین اور اس باب میں روغن گل بہت ہی مفید ہے طے میں بھی اور لپ میں ملانا
 کیونکہ درد کو تسکین کرتا ہے سرکہ تقویت دیتا ہے اور اگر کچھ سرکہ بھی روغن گل میں ملا لیں تو خوب ہے کیونکہ لطیف ہے قحف کے اندر تک سرایت کر جائیگا لیکن سرکہ کے استعمال
 کی سوقت جائز ہے کہ درد شدت سے نہ ہو اور غناب و اطماس کے جو شانہ سے طبیعت نرم کرین تاکہ دماغ سے مادہ باز رہے اور اس باب میں حقہ نرم نہایت مفید
 ہے اور جو وقت تپ معلوم ہو اور عقل میں اختلاط ظاہر ہو دماغ کے ورم کا نشان ہے ایسے وقت میں لازم ہے کہ بہت قابض خیرین لپ کرین جیسے جھاؤ پوسٹا نارجوز
 سرود قاق کندر گل سرخ تاکہ ورم کو بڑھنے نہ دے اور سر سام کے علاج پر متوجہ ہوں اور جو وقت ضربہ اور سقطہ سے پھٹ جانے کی نوبت پہنچے اگر شقاق
 قحف کے اوپر کے غشا میں ہے اس کا علاج سور مزاج کی تبدیل کے بعد زخم کا علاج مہون سے کرین اور جو شقاق اندر کے غشاؤں میں پڑے اس کا
 علاج مشکل ہے خصوص اگر اس حجاب میں ہو کہ جس کا نام ماخس ہے اور اگر جو ہر دماغ میں شقاق پڑے اس کا علاج بہت ہی مشکل اور بڑی سخت بیماری
 اور نہایت خوف کی بات ہے غرض علاج اسی طور پر ہے کہ بیان ہو چکا اور علاج ہڈی کے ٹوٹ جانے کا کتاب کے آخر میں کہیں گے بارہ ہویں
 قسم صداع بعضی کے بیان میں یہ در شکل سے جاتا ہے بہت تکلیف دیتا ہے کس لیے کہ جینہ یعنی خود سلاح کی طرح سر کے تمام اجزا گھیر لیتا ہے اسی واسطے بعضہ اور خود
 بولتے ہیں اکثر صداع کی حقیقت و تعریف میں حکمانے اختلاف کیا ہے شیخ بو علی سینانے یوں ٹھہرایا ہے وہ صداع جو بہت دنوں ٹھہرتا ہے اور پرانا پڑتا ہے گھڑی گھڑی
 میں فراسی بات سے بڑھ جاتا ہے بیان تلک کہ درد والے کو زور سے بولنا اور لوگوں میں ملنا برا معلوم ہوا اور اندھیرے میں اکیلا آرام سے لیٹے رہنا خوش آئے اور
 ہر گھڑی معلوم ہو کہ سر میں چوٹ لگتی ہے اور کھینچتا ہے اور پھٹا پڑتا ہے اس صداع کے چھ سبب ہیں ایک انجڑہ غلیظہ کہ اخلاط سے اٹھکر دماغ میں آئیں اور اس غشا کے
 نیچے کہ قحف کے اوپر ہے یا ان غشا کے نیچے کہ قحف کے اندر ہیں اور دماغ پر محیط ہیں بند ہو جائیں اور جن خلطوں سے بخارات اٹھتے ہیں وہ صرف سر میں ہوں یا دوسرے اعضا
 میں دوسرے یہ بڑی غلیظہ اٹھیں جہوں میں بند ہوں تیسرے ورم خونی دماغ میں ہو جائے چوتھے حمزہ دماغ یا پانچویں ورم سرد کہ سر کے اندر و فی اجزا میں ہو جائے چھٹے

۱۳ - ورم خونی
 صداع کی سبب ہونا ہے

یخ غلیظ کہ عشاے مذکورہ میں بند ہو اور اس صداع کی عام و خاص پانچ علامت ہیں ایک یہ کہ ادنی سبب سے جیسے تھوڑی سی حرکت کرنی اور شراب پینی اور بخار انگیز چیزیں کھانی اور گرمی کے پہنچنے اور آوازوں کے سننے سے زیادتی پکڑ جائے دوسرے یہ کہ بیمار کو روشنی خوش نہ آئے اور اندھیرا اور الگ رہنا اور آرام اور حرکت نہ کرنا اچھا جانے اور درد کی شدت میں آنکھ نہ کھول سکے تیسرے یہ کہ آنکھ کی جڑوں میں درد اور کھنچاؤ معلوم ہو یہ اس وقت سے کہ سبب اندر کے پردے میں ہو چوتھے ٹنڈھ پر کھنچاؤ ہو اور رنگ بدل جائے اور سر پر ہاتھ لگانے سے تکلیف پہنچے یہ جب کہ مادہ قحف کے اوپر والے پردے میں پکڑے اور ٹنڈھ کی رنگت بدلنے سے مادے کی قسم کی پہچان ہو سکتی ہو پانچویں یہ کہ رگون کا دھڑکنا معلوم نہ ہو اس صورت میں ہو کہ اجنبی عشا کے پیچے بند ہو کہ صداع پیدا کریں علاج سبب تحقیق کر کے اور خلط کا غلبہ پہچان کر خلط غالب کا استفراغ کریں اور تنقیہ کے بعد سر کی تقویت کریں جیسا چاہیے اور خلط کے غلبے کا نشان مکرر بیان ہو چکا اور یہ صداع آنکھوں میں پانی اتر آنے کا مقدمہ ہوتا ہے تیسرے قسم صداع بحرانی کے بیان میں کہ بحران کے دن ہو جائے یہ صداع گرم و عفنی بیماریوں میں اکثر ہوتا ہے علامت اسکی یہ ہے کہ بحران کا دن ہو اور کبھی پیشاب سفید اور رقیق ہوتا ہے علاج طبیعت کی مدد کرنی چاہیے مادے کے دفعے پر مادہ کا میلان جانکر اور طبیعت کا رخ پہچان کر مثلاً اگر دوسرا و متلی اور دوران سر ہو سکنجین اور گرم پانی سے گرم کرین یا ملٹی و بیخ خیار و چغندر کے جوشاندے سے اور جوشک میں قرقر اور نفع معلوم ہو اور شکم کے پوست میں جلن اور سچینی ہو طبیعت کو نرم کریں البخار اغباب پستان مویز مرقی مرنندی کے جوشاندے سے یا شیر شربت یا شربت آلو اور مرنندی یا شربت رد مکر سرد پانی میں ملا کر اور اگر تلیں کے لیے غناب پستان آلو برگ چغندر کشک جو نیلو فر بنفشہ زرد آلو پکائیں رنجبین اور روغن گل ملا کر حقنہ کر دین خوب ہو اور اگر بیمار کی آنکھوں کے آگے شعاع اور سرخی اور خیال سرخ یا زرد نظر آئیں کیسے نکالنی چاہیے اسکی یہ تدبیر ہے کہ ناک میں اندر کھری سخت کھڑکی چیز سے کھجلائیں اور پھر باغیٹ گرم کر کے اسپر کر کے ڈالیں بخار اس سے اٹھے اسے ناک میں کھینچ لیں اور سرخ چیزوں کو دیکھتے رہیں اگر مقصد حاصل ہو فہا نہیں تو جھگالی پودینہ و گل و خرو و کھچنی باریک پسکریل کے پتے میں ملا لیں اور تہی بنا کر اسپر بھر کر ناک میں رکھ دین اور اگر بیمار کو گردے میں درد شست کی پسلیوں کے پیچے بوجھ معلوم ہو پیشاب کا اور کرین اس طرح پر کہ شیرہ تخم خیار اور زہرے کا سکنجین یا شربت میں ملا کر پی لیں چودھویں قسم صداع شمی یعنی سنڈاس کی بدبو سے اور چمڑا دھونکی جگہ کی بدبو سے یا گرم چیزوں کے سونگھنے سے ہو جائے خواہ وہ چیزیں خوشبودار ہوں جیسے مشک اور اسکے مانند خواہ بدبو جیسے بول اور ہینگ اور انکے مانند علاج جو گرم خوشبو سے ہو جائے اور صرف حرارت سے ضرر پہنچا ہو فقط کا فوراً سرد خوشبو میں جیسے بنفشہ نیلو فر سونگھیں اور اگر حرارت کے ساتھ خشکی بھی ہو روغن بنفشہ اور نیلو فر اور اسکے مانند ناک میں لینا چاہیے اور جو گرم بدبو سے پیدا ہو وہ خوشبو میں کہ اسکے مزاج کی ضد ہوں استعمال میں لائیں مثلاً اگر بدبو خشک ہو نیلو فر سونگھیں اور جو تر ہو کا فوراً صندل اور ایسا ہی دوسرے روغن کہ سبب کی ضد ہو وین اور نطول جیسی ضرورت ہو کام میں لائیں اور سر کو موافق چیزوں سے تقویت دین انکا ذکر کئی دفعہ آیا ہے اور اگر بوسے سنڈاس اور بھیکے چڑوں کی بدبو سے ہو جائے علاج یہ ہے کہ حمام کریں اور نیکر م پانی سپر ڈالیں اور سر کو سونگھیں اور ایک تہی سر کر میں تر کر کے ناک میں رکھیں اور خوشبو میں گرم و سرد جو حال کے مناسب ہوں سونگھیں خصوصاً اگر بیمار بوڑھا ہو گرم چیزوں کا سونگھنا نافع ہو اور اسکے برعکس جو ان فائدہ گرم دوا خوشبو یا بدبو سونگھنے کا ضرر صرف کیفیت سے ہوتا ہے اور پلید مکان جیسے سنڈاس اور بھیکے چڑے اور سڑے ہوئے حیوانات کی بدبو کا ضرر بدبوئی اور گاڑھے پن اور بوجھ اور فراحت یعنی دباؤ کے سبب سے اسوائے اسے کہ جو اجنبی ان چیزوں سے نکلے ہیں بہت بوجھ اور گاڑھے

ہوتے ہیں جبے ماغ میں آجاتے ہیں اپنے بوجھ سے دماغ کو بھاری کر دیتے ہیں اور کبھی دباؤ کی شدت سے دماغ میں تشنج اور اس کے اوپر کے پردے میں کھنچاؤٹ بھی پڑ جاتی ہے سپندرھون قسم صداع سدی کے بیان میں جاننا چاہیے کبھی جو ہر دماغ کے اور وہ یا شرا تین میں یا وہ حجاب کہ دماغ کے اندر ہیں انکی رگوں میں خلطین غلیظ بند ہوں اور دوسرے کا باعث ہو جائیں اسکی علامت اتلا اور بوجھ اور منہ اور سر میں کھنچاؤٹ اور اس سے پہلے آرام اور سکون ہونا اور بہت کھانا اور سخت کے کام چھوڑ دینا حام نہ کرنا سب پر دلالت کرتا ہے علاج زوفا حاشا بسفناج افیمون کا جو شانہ گلقدہ ملا کر پین تاکہ کارٹھے خلط رقیق اور کڑے کڑے ہو جائیں بعدہ ایارجات اور شبیار کھائیں کہ خلط مذکور کھلیا سے سوٹھوین قسم صداع دودی یعنی کیرون سے اور دماغ میں کرم بہت کم پیدا ہوتے ہیں انکے پیدا ہونے کی جگہ دماغ کا مقدم ہے اور بعض مہندی طیب کہتے ہیں کہ سر کے گرد دماغ کے پردوں کے نزدیک بھی پیدا ہوتے ہیں اس قول کو شیخ نے جائز رکھا ہے اور اس جگہ کرم پیدا ہونے کا سبب یہ ہے کہ بہت سا مواد غلیظ بدبو اس جگہ اکٹھا ہو جائے علامت اسکی یہ ہے کہ دماغ میں بڑی خارش پیدا ہو اور ناک سے بدبو آئے اور جب وقت مریض پہلے یا سر ہلائے در زیادہ ہو کیونکہ یہ ہلنا کیرون کو ہلانا ہے اور کرم کا ہلانا درد کی شدت کا موجب ہوتا ہے علاج بیان تنقیہ دماغ کی کھائیں تاکہ بدبو کا مادہ کہ اس سے کیرٹے پیرا ہوتے ہیں نکلیا سے اسکے بعد یارح فقیر اور دوسری دوائیں کہ کیرون کے مارنے میں مخصوص ہیں جیسے برگ ششالو کا پانی اور توت کی جڑ کا پانی اور افسنتین اور ورنہ کا پکا ہوا پانی ناک میں ڈالیں اور پھر دماغ کا تنقیہ کریں اسکے بعد اگر ناک میں بدبو باقی رہے اسکی اصلاح کریں ان چیزوں سے کہ متن الفت یعنی ناک کی بدبو میں بیان کریں گے تھوین قسم صداع ترعری میں یعنی جو ترعزع سے پیدا ہو ترعزع دونوں زائے نقطہ دار سے عربی میں حرکت کو کہتے ہیں اسکے دو سبب ہیں ایک سخت ہلنا اور بہت لذت کہ ملاعت سے حاصل ہو کیونکہ لذت شدید دماغ کو ہلا دیتی ہے دوسرے کوئی چیز سر پر گر پڑے جیسے چوٹ اور صدمہ اور دماغ کا ہلجانا اور ہر کہ اسکے اجزاء کے اتصال میں قی آجائے اور بعض اجزاء کی وضع بدل جائے اور دماغ ایک طرف سے کھینچ جائے اور دوسری طرف ڈھیلا ہو جائے اور یا کبھی ہلنے کی شدت سے بعض پردے ٹوٹ جائیں اور دماغ کے بعض اجزاء پھٹ جائیں اس صورت میں امید نہیں کہ بیمار اچھا ہو علامت ترعزع دماغ کے سبب کا پہلے پایا جانا جیسے ملاعت اور چوٹ اور ان پھون میں اور رگون میں کہ دماغ کے متصل ہیں کھنچاؤٹ آجائے اور آنکھوں میں اندھیرا اچھا جائے اور بیمار حیران رہ جائے اور ممکن ہے کہ سکتے پڑے اور کبھی ہوتا ہے کہ سب طرح کی بوسونگنے میں ایک طرح کی معلوم ہو علاج مادے کے امالہ کے لیے باقی یا سر روکھول دینا اور طبیعت کو نرم کریں تب کی وقت تو تھنہ نرم یا الماس اور شیرہ کا سنی سے اور جب وقت تب نہوتیر تھنے سے اور جب توقایا دین اسکے بعد تعدیل اور تقویت کرنی چاہیے اگر تپا و ورم ہو صندل اور چھالیانگل ارینی ریونڈ اور کائی آرد جو آرد باقلا ایپ کریں اور اگر تپا نہوا ورم میں ورم نوگنار پوست انار گل سرخ آس چراتیہ پھٹگری لیپ کر دین اور خوشبو میں سونگھین اور روغن گل اور روغن بنفشہ عورتوں کے دودھ میں ملا کر اور تھوڑی سی رسوت اشمن گھسکر ناک اور کان میں ڈالیں بہت فائدہ دیکھا اٹھارھوین قسم وہ صداع کہ سونے کے بعد ہو جائے اسکا علاج خلط غالب کا تنقیہ کرنا اور خاکستر سر کے میں ملا کے ماتھے اور کپٹیوں پر لگانا فائدہ مند ہے اور انجیر کی لکڑی کی راکھ سر کے کے ساتھ اور بغیر سر کہ بھی لگانا مفید ہے انیسویں قسم صداع شقیہ کے بیان میں اسکا نام اسکی جگہ کے نام پر رکھا ہے یہ درد سر کے ایک طرف

لعل العیون اور
کما آسینا لعل العیون
نخل جبین کما آسینا
نخل العیون
کرنے کے لیے چھوڑنا
دوسری طرف

طول میں ہوتا ہو اسکے دو سبب ہیں ایک یہ کہ بخار سب بدن سے یا کسی عضو سے پڑھیں اور دوسری شق میں یعنی ایک طرف میں اس طرف کے ضعیف ہونے سے اکٹھے ہوں دوسرے یہ کہ اس جانب میں خلطین یا رخ آجائے اور خلطین خواہ گرم ہوں یا سرد اور اکثر مادہ اسکا شریان میں ہوتا ہے اسکی علامت ہمیشہ ایک جانب میں رہنا اور شریان کا ضربان یعنی دھڑکنا اسکی خاص علامت ہے اور جو شریان کو ہاتھ سے اسطرح داب لین کہ دھڑکنے نہ پائے اور دھڑکنا جائے علاج جو صداع صرف میں تنقیہ و تعدیل خلط کے موافق بیان ہو چکا استعمال کرنا چاہیے اور جہاں مادہ گرم ہو نیلو فرہفتہ برگ خطمی کا ہو گل سرخ لگائیں اور درود کی جگہ پر گرائیں اور تخم کا ہونج تفاح ایون اور اسکے مانند لپ کرین اور جس جگہ مادہ سرد ہو باونہ شبت شیخ صغریٰ پانی میں پکا کر سر پڑالین اور مندی پانی اور نمک کے ساتھ ملا کر اور ٹافیا یعنی جنگلی سداب کا گوند اور پوست بچ کبر اور کاڈرا اور فریون ریجان کی شراب میں ملا کر لپ کر دین اور ضرورت کی شدت میں لائق ایونی شریان پر لگائیں تاکہ اسکو دھڑکنے سے روک دے اسکی ترکیب م الاخون زعفران صمغ عربی ایون انڈے کی سفیدی میں ملا لیں اور کاغذ پر رکھ کے کپٹی کی دھڑکنے والی شریان پر لگائیں دوسرا نسخہ تخم کا ہوا جو این خراسانی ایون کتیرا سرکہ میں ملا کر جس طرح کہ دیا لگائیں اور ایک اور نسخہ شقیقہ عین میں کہینگے اور مخدر و داؤن کے استعمال میں تا بمقدور دلیری نکرین جب روکے تھامنے میں کوئی تدبیر فائدہ نہ دے دیکھیں کہ وہ دور گین کہ کپٹی پر اور کانوں کے پیچھے ہیں جو انہیں سے بہت کو دے اور دھڑکے اور پھولی ہوا اسکو کاٹٹالین کہ راستہ ابخرے جائز کا یہی ہے اور کاٹنے کے بعد داغ دین کہ خون تھم جائے کیونکہ شریان کا زخم مشکل سے ٹھاہر جانا چاہیے کہ کان کے پیچھے کی رگون کے کاٹ ڈالنے سے آگے کو نسل نہیں چلتی چنانچہ باہ کے باہین منی کی پیدائش کے حال میں اسکا ذکر آئیگا دوسری فصل سرسام کے بیانیہ اور اس سے یہ مراد ہے کہ دماغ میں یا تحف کے اندر کے دو پردوں میں ورم ہو جائے اور ان پردوں کا نام صلب اور لین ہے خواہ ورم ایک پردے میں ہو یا دونوں میں کسی جگہ یا ایک میں کسی جگہ لیکن اکثر ان پردوں میں اس جگہ ورم ہوتا ہے کہ جہاں دماغ کے مقدم سے متصل ہیں یا بیچ کی طرف مائل اور عام ہے کہ ورم گرم ہو یا سرد مگر بعضوں نے سرسام کو پردوں کے ورم گرم کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے اور ایک قوم کے نزدیک یون ہے کہ دماغ کا جرم ورم کو قبول نہیں کرتا اس قوم کی دلیل مع ایک جواب کے کہ شیخ نے روایتوں میں لکھا ہے بڑی کتابوں میں مذکور ہے اور سرسام ایک مرکب نام ہے فارسی کے لفظ سے کہ سر ہے اور یونانی کلمہ سے کہ سام ہے ورم کے معنی میں آب جان لے سرسام خونی کو قرانیطس کہتے ہیں فقط اگرچہ یونان کے لغت میں یہ لفظ سرسام سے علاوہ بھی بولتے ہیں اور صفاوی کو قرانیطس خالص اور بلغی کو لیشرخس اور سوداوی کا کوئی نام نہیں اور خالص دماغ کے ورم کو اگر صرف خون کے سبب ہو فلغونی کہتے ہیں اور یہ اکثر خون بدبو سے ہو جاتا ہے اور جو اسکا سبب خون صفاوی یا خالص صفا ہو حمرہ کہتے ہیں اور جو ورم کہ خاص دماغ کے شریان کے اندر خون غلیظ سے پڑے غائرا یا اور شقاقلوس کہلاتا ہے اور طہا ہے کہ جب تک مادہ لطیف ہو غشاؤن میں نہیں گھس سکتا کیونکہ مادہ غلیظ جرم سخت میں نہیں جاسکتا پس معلوم ہوا کہ دماغ کے غشاؤن میں ورم نہیں ہوتا مگر صفاوی سے بخلاف ہر دماغ کے کہ ہر مادہ سے اس میں ورم ہوتا ہے چنانچہ اگر اسکے مزاج کے مخالف ہو تو فوراً اور جو اسکے مزاج کے ہم شکل ہو اس سے آہستگی کے ساتھ ورم ہوتا ہے کیونکہ مادہ نرم اور گاڑھا جسم نرم اور چپ دار میں فی الفور نہیں گھستا علامت نفس دماغ کے ورم کی نبض کا عظیم اور موجی ہونا حرارت کی کثرت اگر مادہ گرم ہو انکھونیں اندر کی طرف بوجھ معلوم ہونا اور کبھی ہوتا ہے

لہ لائق ایونی
یہ دو اس نشانی
میں کاغذی
شعور ہوا

کہ ورم دماغ کے سبب جزا میں ہو جائے ایسی حالت میں اُسکے سبب افعال بگڑ جائیں گے اور بیمار بہت کم بچکا اگرچہ ورم بعض اجزا کے بھی خرابی سے خالی نہیں ہوتے اور یہ چار دن میں ہلاک کر دالتا ہے اگر چار دن خیر سے گزرے نجات کی امید ہو اور اس غشا صلب کے ورم کی کھف کے اندر کی طرف لگ رہا ہے یہ علامت ہے کہ نبض صلب اور نشاری ہو اور خاص پڑے میں درد معلوم ہو اور غشا رین کے دماغ کو لگ رہا ہو اُسکے ورم کی علامت یہ ہے کہ نبض صلب اور موجی ہو اور درد غشا کے اور ام میں بہت سخت ہوتا ہے خصوصاً غشا رین کے ورم میں اور جب غشا و ن اور دماغ کو ورم شامل ہو بیمار نہیں جاکر تا اور مقدم دماغ کے ورم کی یہ علامت ہے کہ بیمار آنکھیں کھلی رکھے آنکھوں کے آگے ہاتھ ہلانے کو یا کھینا ہٹاتا ہے یا کپڑا ہوا اور کپڑے اور دیوا پر ہاتھ ملے اور اگر دماغ کے اوسط میں ورم ہو سکی یہ علامت ہے کہ بیمار بیہوشی کی باتیں بہت کرے اور کبھی بے ارادہ تھوڑا تھوڑا پیشاب نکل جائے اور تیز تر ہے اور سر کی پچھلی طرف میں ورم ہو سکی یہ علامت ہے کہ جو کچھ سوچا جائے چنانچہ کبھی حاجتی یعنی پیشاب کا برتن مانگے اسلئے کہ پیشاب کرے جب سامنے آئے بھول جائے اور ہر گاہ دماغ کے سبب جزا میں ورم ہو یہ سب نشان اکٹھے معلوم ہوں اور اس سبب سے کہ سرسام موافق مادہ اور خصوصیت موضع کے ایک نام کے ساتھ خاص ہو ہر ایک سرسام ایک جدی قسم میں بیان کیا جاتا ہے پہلی قسم قرانیطس میں ہ قاف سے ہے اور اُسکے معنی لغت یونانی میں ہذیان یعنی بھکننا جو ہذیان اس مرض کے لوازم سے ہو اسکے عرض کے نام پر نام رکھا گیا سرسام دموی کی علامت تپ اٹمی سر میں بوجھ اور درد کی شدت اور آنکھوں میں اور منہ پر سُرخی ہلکی باتیں ہنسکر کرنا زبان میں کھدر اپن اور نبض عظیم ہو اور آنسوؤں کا بہنا بری علامت ہے خصوصاً ایک آنکھ سے علاج شروع میں تین دن تک سرور کی اور دوسری رگون کی بمقتضای حاجت فصد کریں اور خون بیمار کی قوت کے موافق نکالیں اور پٹیڈیون پر پھینے لگائیں اور طبیعت کو فواکہ کے جو شانڈے سے اور شربت آلو اور شربت ترمندی سے نرم کریں اگر اس جو شانڈے میں یا شربتو نہیں ترنجبین ملائیں بہتر ہے اور اس کام کے لیے نرم تھنہ کہ امتاس کے فلوں میں حل کر لیں مفید ہے اور دماغ کی تبرید کی واسطے سرکہ روغن گل گلاب سرپر لگا رکھیں جیسا ہم نے اسکا بیان کیا اور بنفشہ اور نیلو فرسوخین کدو اور خیار اور کشنیر ترکا پانی اور سرکہ اور روغن گل ملا کر نخل بنالین اور پاشویہ کرنا چاہیے اور جہاں بخوابی ہو تھوڑا سا شربت خشکاش سے پئے ہو اور شربت جبنات اور گلاب و روغن بید سے بنا ہو مناسب ہے اور فصد و لیسین میں دیر نہ کرنی چاہیے اور خون کے نکلنے میں افراط نہ کریں خصوصاً حال میں بیمار غذا نہ کھاسکے تاکہ طبیعت سبب قوت خون کے باوجود غذا نہ ملنے کے اس مرض کے دفع کرنے پر قادر رہے غذا کا بیان آس جو کفایت کرتا ہے بشرطیکہ قوت زیادہ ہو اور بیماری کی انتہا نزدیک ہو اور جہاں کہیں قوت ضعیف ہو اور انتہا دور ہو مزورہ جو اور مونگ کی دال اور کدو اور پالک سے روغن بادام کے ساتھ بنا کر کھائیں دوسری قسم قرانیطس خالص کے بیان میں یہ وہ ہے کہ اسکا سبب صغیرا خالص ہوتا ہے سکی علامت تپ بہت گرم سر کا ہلکا پن اور جاگنا اور تھنوں اور آنکھوں میں خشکی منہ اور زبان پر زردی نبض میں سرعت ہلکی باتیں بہت کرنا غصہ اور بد اخلاقی عقل میں فساد آنا اور گھبراہٹ اور عذاب آواز اور آواز کو سپستان ترنجبین شربت کے خیسانڈے سے طبیعت نرم کریں اور تھنہ نرم مفید ہے اور تبرید اور تربط کے لیے آب انارین یا انار میوٹس کا پانی اور گلاب آب کدو اور آب تر بزمین اور سرکہ روغن گل پوست کدو اور خیار اور کوکے دانے اور بید سرپر رکھیں اور روغن بنفشہ اور کدو اور نیلو فرسوخین میں ٹھنڈا کر کے ان سے سر کو چکنا رکھیں اور بنفشہ کدو نیلو فرسوخین کا کدو اسکا پانی پر گرگرتیں اور اگر بیداری ہو

یونانی میں ہذیان
یعنی بھکننا جو ہذیان
اس مرض کے لوازم سے
ہو اسکے عرض کے نام
پر نام رکھا گیا
سرسام دموی کی
علامت تپ اٹمی
سر میں بوجھ
اور درد کی شدت
اور آنکھوں میں
اور منہ پر سُرخی
ہلکی باتیں
ہنسکر کرنا
زبان میں
کھدر اپن
اور نبض
عظیم ہو
اور آنسوؤں
کا بہنا
بری علامت
ہے خصوصاً
ایک آنکھ
سے علاج
شروع میں
تین دن تک
سرور کی
اور دوسری
رگون کی
بمقتضای
حاجت فصد
کریں اور
خون بیمار
کی قوت کے
موافق
نکالیں

تخم کا ہو پوست خشکاش اور تھوڑا سا بابونہ نطول کی دواؤں میں ملائیں اور شربت خشکاش میں اور تبرید اور تربیب کا بہت خیال رکھیں ان چیزوں سے کہ بارہا کہ چکے ہیں اور آئینہ کہینگے اور کھانے پینے میں کھانسی کے ہونے ہونے کی اور پیاس کی شدت کی رعایت رکھیں اور اس قسم میں تبرید و تربیب کی افراط سے خوف نہ کریں بخلاف موی کے کہ اس میں اتنی دلیری نہ چاہیے قائدہ نطول میں بابونہ خشکاش کی اصلاح کے لیے ہونا اور قائدے کی واسطے اسی سبب سے کم ڈالتے ہیں کہ ضرر نہ کرے اور خشکاش کا مصلح ہو طریق میوون کے پانی نکالنے کا انار کے دانے ملگر پانی نکالیں اور خیار کوٹ کے پھول لیں اور تریوز کو چھری سے تراش کے اور چھری کی نوک سے اُسکے اندر کوچہ دیکر پھریں اور کدو کے پانی نکالنے کی یہ ترکیب ہو کہ کدوے شیرین نرم لیکر جو کے آٹے میں لپیٹ کر تنور میں رکھ دین جب پک جائے نکال لیں صاف کر کے پانی پھول لیں بعضے لوگ صرف آٹے کے خمیر پرشی بھی لپیٹ کرتے ہیں مگر جو کا آٹا بہتر ہو نقوع یعنی خیساندہ یہ ہے کہ دواؤں کو پانی میں بھگو میں اُس پانی کو بغیر جوش آتے پی لیو میں میسری قسم سرسام سوداوی اسکی علامت بہکنا اور ڈرنا اور رونا اور جاگنا اور دماغ اور زبان اور بالو خشک ہونا اور عقل زائل ہونی اور بہت دم کرنا گویا گلا گھٹ گیا ہو آنکھیں کھلی رہیں پلکٹ جھپکے اور چوتھیلے کے دورے کی طرح پر شدت سے حالت بدل جائے اور سر میں خفیف درد اور ہلکی سی تپ برابر ہے اور نبض صغیر اور صابا و مختلف ہو علاج گاوزبان بسفاج برگ بادرنجبویہ پیستان پکا کر ترنجبین ملا کر میں تاکہ مادہ پک جائے خوب پک جائیکے بعد بیٹون اور حقن سے بدن کا نقیہ کریں اور تبرید اور تربیب کی واسطے آس جو دین اور خلط کو رقیق اور قطع کرنے کے لیے سکجن میں کہ بہت ترش ہو کام میں لائیں بشرطیکہ کھانسی نہ ہو اور نقیہ کامل کے بعد معرجم کدو معرجم خربوزہ نیلو فر بنفشہ عورت کے دودھ میں ملا کر سر لپیٹ کریں اور بابونہ نام گل سرخ اکیلل الملک برگ خشکاش برگ چندر کو پکا کر انکا پانی سر پڈالیں اور روغن کدو اور بنفشہ نیلو فر بابونہ ارکار و روغن ملین اور دودھ ان سب کو ملا کر کیوں کو پلاتی ہیں سر پر دوہیں ترکیب بیٹون کی جو بدن سے سودا کو پاک کرتی ہیں افیتیمون بسفاج غار یقون شحم حنظل سقمونیا سنگ لا جو رد معلول جب بلسان ہر ایک سے بحسب مقتضای وقت لیں اور کاسنی کے پانی میں بیٹان بناوین اور دوسری بیٹون کا بیان صداع شرکی میں آیا ہے اور لا جو کے دھوئیکا یہ طریق ہے کہ پانی میں میں لین جب باریک ہو جائے چھوڑ دین تاکہ بیٹھ جائے پھر پانی نکال دین اور کام میں لائیں اور ہو سکتا ہے کہ دوا یا تین بار پانی بدل کر دھوئیں اور سب پتھر ملی سخت واؤن کو جیسے اقلیمیا اور جبتا لحدی اسی طرح دھوتے ہیں ترکیب حقنہ کی افیتیمون ہلیہ سیاہ ہلیہ کابلی سنا شاہترہ بادرنجبویہ گاوزبان مویر منقی بسفاج جو مقشر سب کے تین پکا تین اور چھانکر لال شکر اور الماس کا پانی اور روغن بادام شیرین ملا کر حقنہ کریں چوتھی قسم سرسام بلغمی میں اسکو لیشہ غمس کہتے ہیں اسکا نام اسکے لازم کے نام پر ہے کیونکہ اسکا ترجمہ نسیان ہے اور نسیان اس سرسام کو لازم ہے اور اس علت کا مادہ بسا اوقات دماغ کے مجاری یعنی راستوں میں ہوتا ہے اور کبھی جوہر دماغ میں اس طور پر کہ جوہر دماغ رطوبت کو پی لے آفت آجائے اور غشاؤں میں ہرگز نہیں گھستا جیسا اوپر کہ چکے ہیں اسکی علامت تپ اٹھی ہلکی اور جو اس میں نقل اور زبان پر سفید مٹی جتان بہت آنی عقل میں اختلاط اور شکل سے حرکت کرنا خصوص زبان اور پلکوں کی حرکت اور باتیں کرنے سے تکان ہونا اور بدقت جواب دینا اور سبات ارقی میں مبتلا ہو یعنی کبھی سوئے کبھی جاگے مگر سونا جاگنے سے زیادہ ہو علاج فضع کی واسطے بیج بادیاں تخم کر فس انیسون مویر منقی بیج اوخرا سطو خودوس پکا کر کلقتد

لے یعنی پتھر
دن چوری
شدت پکے

عسلی اور سکجین عسلی ملا کر دین اور نضج کے بعد بدن کا تفتیہ کریں ٹیوں سے اور حقنہ مناسب اور شیاف سے اور سرکہ اور گلاب اور روغن گل ابتدا میں دو دن تک سر پر طلا کریں اور دو دن کے بعد تھوڑا سا جذبہ سردی سے ملا کر تھوڑا سا سرکہ عسلی اور روغن نم تینوں ڈال کر استعمال کریں اور جس وقت مرض اخطاط کو پہنچے یعنی گھٹنے لگے حرکت تبدیل تسخین دماغ اور تحلیل بقایاے مادہ کے لیے چھکنی جذبہ سردی سے سوکھائیں تاکہ چھسکیں آجائیں ترکیب بیابان بنائیں جو بلغم نکالتی ہیں الیوترہ شحم حنظل سقمونیا غارلقون مصطکی سونف کے پانی میں بیابان بنائیں ترکیب حقنہ کی جو بلغم نکالتا ہے سچ کر فس سچ گرنج بادیان پودینہ قطوریون سچ اذخران سب کو جوش دین اور چھان لین اور شیرہ مغز تخم عصفرا کا اور آجکامہ اور لال شکر شحم حنظل سقمونیا تک سنگ بورہ ارمنی بڑھا کر حقنہ کریں اور ایک قسم کا سرسام ہو کہ اسکو سقاقلوس کہتے ہیں سین ہلہ اور دو قاف کے ساتھ اور بیان اس سے ورم گرم مراد ہے کہ اسکا مادہ خون غلیظ ہو اور دماغ کے شریان کے جوف میں پیدا ہو جائے یہ سرسام کے سبب قسام سے سخت ہے تین دن میں کام تمام کرتا ہے اگر اتفاق تقدیر سے تین دن سے تجاوز کرے گا صحت کی امید ہو سقاقلوس کے حقیقی معنی یونان کے لغت میں یہ ہیں کہ عضو مردہ ہو جائے اور حسن باطل ہو جیسا کتاب کے آخر میں آویگا لیکن بیان بر سبیل مجاز ہوتے ہیں اور سقاقلوس کے مقدمے کو یعنی شروع میں غائرا یا کہتے ہیں اور جس وقت تکلیف بڑھ جائے اور بالکل حسن باطل ہو جائے سقاقلوس کہتے ہیں جالینوس نے کہا یہ دونوں ہم معنی ہیں یعنی ایک ایک معنی ہیں اور علامت علاج سرسام دموی کی علامت اور علاج کے مانند ہیں مگر اتنا کہ عوارض سقاقلوس کے نہایت سخت ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ جب تک تین دن نگذریں علاج پر ہاتھ نہ ڈالیں اور سقاقلوس کہ دوسرے اعضا میں پڑے اسکی علامت علاج کا بیان اور ام کی فصل میں کہا جائیگا اور سرسام کی ایک قسم کو جبرہ کہتے ہیں اسکی یہ علامت ہے کہ بیاریون سمجھے کہ سر میں آگ جلتی ہے اور بقیار ہو اور منہ کی جلد سرد اور زنگ زدہ ہو اور وجہ منہ کے جلد ٹھنڈے ہونے کی یہ ہے کہ طبیعت موذی کے دفع کرنے کے واسطے باطن کو رجوع کرے اور اسکی پیچھے خون بھی باہر سے اندر کی طرف ساتھ ہونے اور گرمی چھپ جاتی ہے پھر ہاتھ رکھنے کی جگہ سرد معلوم ہوتی ہے اور ممکن ہے کہ قوبا دماغ میں ہو جائے اسکی علامت جبرہ کے قریب ہے اور دماغ میں خارش اور کھلانا علاج رگ سرورورگ پشانی اور رگ ارنہ یعنی ناک کے سر کی رگ اور رگ زبان کہ دو رگین زبان کے اوپر اور دینچے ہیں کھولین قوت اور حاجت کے موافق ایک ایک یا دو دو یا ایک کے پیچھے دوسری ٹھہرا کے یا بے توقف اور قصد کے بعد طبیعت کو ان چیزوں سے کہ سرسام دموی اور صفراوی میں بیان ہو چکیں نرم رکھیں اور طلا اور نطول و رشوم سب جیسے سرسام صفراوی میں گزرے استعمال کریں اور غذاؤں میں سے فقط آتش جو پر قناعت کریں فائدہ یہ بیماری اکثر لڑکوں کو پڑا کرتی ہے اسکی علامت یہ ہے کہ تارک سر پینچے کو بیٹھ جائے آنکھیں گڑ جائیں اور چھوٹی ہو جائیں اور ظاہر میں خشک نظر آئیں ایسے وقت میں یہ علاج ہے کہ سفید بیضہ مرغ کی بنفشہ کے روغن گل میں خوب ملا کر سرد کر کے تارک سر پر رکھیں ہر گھڑی گرم ہونے پر بدلتے رہیں اور برگ خرفا اور کشنیر تراور کہ دو اور سبز کا ہوا پانی چوڑ کر روغن گل میں ملا کر رکھتے رہیں اور سرسام کی ایک قسم ہے کہ اسے فلغمونی کہتے ہیں یہ ورم اکثر بڑے ہونے سے ہو جاتا ہے اور بہت ہتہا کہ کہ اس کی شدت سے سر کی درزین کھل کر ایک دوسرے سے جدا ہوں اور دماغ کا شبکہ اندر کی طرف کھینچ جائے اسکی یہ علامت ہے کہ آنکھ اور منہ نہایت سرخ ہو

اور رو بہت سخت کہ گویا چیرے ڈالتا ہو اور عجب نہیں کہ کراڑ پیدا ہو اور متلی معلوم ہو علاج وہی ہو کہ جبرہ میں کہ چکے اور ہر ایک فلغمونی اور جبرہ اور سقلاوس کو اور ام کے باب میں جبے مقالے میں بیان کرینگے اور سرسام حقیقی وہ ہو کہ آئینہ داغ یا پردون میں روم پیدا ہو جائے اور غیر حقیقی وہ کہ داغ میں روم نہ ہو لیکن بعض جیسے روم کے اعراض جو کرتے ہیں ظاہر ہون جیسا کہ سرسام اور تو نہیں اور اس کے سوا ایسے ہننے سرسام کو امراض جنب یعنی پسلی کے امراض میں لکھ دیا ہو

تیسری فصل باشر کے بیان میں یہ لفظ سریانی ہو اور حقیقت میں فلغمونی کی ایک قسم ہو کہ جس وقت سر کے اجزلے خارجی میں اور پشانی اور ناک اور آنکھوں کے گرد پیدا ہو اس نام سے کہتے ہیں اور کبھی ورم بڑھ کر سر کے اجزلے داخلی میں جیسے داغ اور قحف کے اندر کے پردون میں جا پہنچے اور کبھی ہوتا ہے کہ سینہ اور بازو تک نیچے اتر آئے اور سر کے عضلے داخلی میں روم پھیلنے کے موافق اعراض میں بھی شدت ہوگی اور بہت کھینچنے سے یہ نوبت ہو کہ سر پھٹ جا سکے اور علاج سرسام دوسوی کے علاج کے مانند ہو اور باطن سے ظاہر کی طرف خون جذب ہونے کے لیے سُرخ چیزوں کو دیکھنا مفید ہو اور باقی علالت اور علاج مع اور فائدوں کے اور ام کے باب میں کہا جائیگا اور باشر کا مادہ خون تر ہو کہ صفر کے ساتھ مل جائے ایسے کہتے ہیں کہ جبرہ غیر خالص کے قریب ہو

چوتھی فصل سرد اور دو وار کے بیان میں سرد میں مہلہ کے فتحے اور دال مہلہ کے سکون کے ساتھ اندھیری جو بنیاتی میں کھڑے ہونے کے وقت آجاتا اور شاید کہ بیمار گرنے لگے اور گر پڑے اور سر میں اور کانوں میں بوجھ معلوم ہونا اسکے نشان میں سے ہو اور کبھی ہووے کہ عقل نائل ہونے کی نوبت پہنچے اور سرد کے معنی تھیر میں ایسے لازم کے نام پر نام رکھا گیا ہو اس میں حیران رہ جانا لازم ہو اور یہ دو وار کا مقدمہ ہو واد رہے کہ بیمار اپنے تئیں اور داغ اور سب چیزوں کو گریہ پھرتے ہوئے اور چکر میں سمجھے بیٹھا اور کھڑا نہ رہ سکے بلکہ گر پڑے اور کم و زیادہ ٹھہرنا اور جلدی موقوف ہونا اس حالت کا سبب کی کمی اور مہشی پر ہونا ہو اسی واسطے مادہ کی کمی میں وار بھی خفیف ہوتا ہے جب تک قوی حرکت واقع نہ ہونے لگتا جیسا ان لوگوں کے حال سے ظاہر ہو اب جان نیا چٹا کہ جالینوس نے دو وار اور سرد میں فرق نہیں کیا ہے اور رازی کہتا ہے کہ جب وقت وار شدت کو پہنچے ایسا کہ گرنے لگے اور سرد کہتے ہیں اور جاننا چاہیے کہ سرد اور دو وار جبے لاپڑ جائے خصوصاً بڈھوں میں اندیشہ ہو کہ صرع یا سکے میں جلنے کبھی ہوتا ہے کہ جو در دس جا رہے دو وار پڑ جائے یا اسکے برعکس اور اس جہت سے کہ صحیح قول پر سرد دو وار کا مقدمہ ہو اسکا ذکر کرنا دو وار سے پہلے اس فقیر کو اچھا معلوم ہوا اور اس فصل کو دو قسم پر تقسیم کیا پہلی قسم سرد کے بیان میں سرد کا سبب کلی یہ ہو کہ روح نفسانی دماغ کے بطن اور اسکی رگون میں مجری طبیعی پر نفوذ نہ کر سکے اس ضرورت سے دماغ سرد اور جس ہو جائے کہ وہ سبب کہ روح نفسانی کو دماغ میں مجری طبیعی پر چلنے سے مانع ہو اس طور پر کہ سرد ہو جائے ایک یہ ہو کہ خلط سرد کا رھی روح کے بعض منافذ میں بند ہو جائے جسوقت اسبا سخنے سے جیسے آفتاب اور آگ کی گرمی اور کپڑوں سے سرد ہانپنے اور اسکے مانند سے سر گرم ہووے خلط مذکور میں بھی گرمی آئے اور بعضے اجزا مستعدہ بخار بنجائیں اور اس مرض کا باعث ہوں اس قسم کا نام سرد قدری ہو کیونکہ اس میں ایک طرح کا خدر یعنی بھیس ہو جانا ہوتا ہے اور دماغ میں خلط بارد کے جمع ہو جانے کی علالت صداع وغیرہ میں بعض نذکور ہو اور اخلاط غلیظہ اور رقیقہ میں علامتوں کی جہت سے کچھ فرق نہیں مگر اتنا کہ بوجھ کا زیادہ ہونا غلیظہ کے لوازم سے ہو

علاج پہلے آہستگی کے ساتھ تمام بدن کا تنقیہ کریں حنہ قوی اور بلغم کے نکلانے واسطے جوشاندون سے اور آہستگی کا حکم اس واسطے ہو کہ غشی نہ پڑے اور قوت نہ جائے اور تنقیہ عام کے بعد تنقیہ عضو خاص یعنی دماغ کے لیے ایارجات اور غرغہ اور عطوس اور شمووم اور سوط اور نطول کہ لیشر غس میں

لکھے ہیں استعمال کریں دوسرے یہ کہ سقط یا ضربہ سر پر پونچے اور سقط یا ضربہ کہ روح کو مانع ہو اس سے سرد کا پیدا ہونا دو طرح پر ہے ایک یہ کہ دماغ کے حجابوں
الم پونچے اس سبب دماغ کی قوتیں منقبض ہوں اور تصرف سے باز رہیں پھر آدمی حیران رہ جائے اور اس کیفیت کے باقی رہنے تک اسکی حس و حرکت باقی رہے
دوسرے یہ کہ اس جگہ بھی سدہ پڑے اور سدہ کا ہو جانا ضربہ اور سقط سے اس طرح کہ سرد پیدا کرے یہ بھی دو طرح سے ہے ایک یہ کہ دماغ ایذا الم کے خون سے
قرار کر کے اپنے آپ سے جاگے دوسرے یہ کہ طبیعت الم کے دفع کرنے کے لیے اس جانب متوجہ ہو اور اخلاط اسکے ساتھ میں اس طرف جھک آئیں خواہ ورم ہو یا نہ ورم
جس طرح پر کہ ہو روح نفسانی کے بعض راستوں کے بند ہونے سے سرد پڑ جائے اس قسم کا نام سرد مولم یعنی درد پونچانے والا کہلاتا ہے اور ہر سبب کی
علاستوں کا بار ہا ذکر کیا ہے اور دوار میں بھی تفصیل بیان کیا جائیگا علاج دماغ سے جانب مخالف مادے کو جذب کریں اور فصد کرنے اور پچھنے اور چونک
لگانے اور اسہال بقدر ضرورت کرنے سے اور عضو اور روح کی تقویت اور مادے کی تحلیل کے لیے روغن گل گرم کر کے سر پر رکھیں جس طرح صداع میں بیان کیا ہے اور
جو موم کے تین روغن گل میں گھلا لیں اور سر پر رکھیں جائیں اور چاہیے کہ سر کو آفتاب اور بخار اور اسکے مانند سے بچائیں تاکہ چھینک نہ آئے کیونکہ چھینک
دماغ کو حرکت دیتی ہے اور دماغ کی حرکت اس عالم میں الم کی شدت سے غشی کا موجب ہوتی ہے فائدہ جو سرد کہ حار یا بارد کے سبب ہو خاص اسکے
سبب بھی دماغ کے پردوں کو الم پونچتا ہے اور یہ سرد نہیں ہو کر یا ہو مگر ضعیف دماغ والوں کو اسکا علاج وہی ہے جو اس قسم کے صداع کے مناسب
ہو اور جاننا چاہیے کہ سرد دماغ کے افعال ارادی موقوف ہونے اور ٹھہر جانا مہر ع کے مشابہ ہوتا ہے اور یہ فرق ہے کہ سرد میں تشنج نہیں ہوتا ہے اور
نیز سرد میں حرکتیں مضطربانہ جیسے صرع میں ہوتی ہیں نہیں ہوا کرتیں دوسری قسم دوار کے بیان میں اور دوار کا سبب کلی یہ ہے کہ روح دماغ کی تجاویف
اور راستوں و ررگون اور شریانوں میں کسی سبب سے مل جائے اور چکر اگر موج میں آئے جسوقت روح باصرہ اپنے معدن کے اندر گردش میں آئے ایسا
معلوم ہو کہ عالم اسکے گرد پھرتا ہے اور سبب جزئیہ بہت ہیں ایک یہ کہ اخلاط رقیقہ بارہ یا حارہ دماغ کے بطون میں یا رگون میں آجائیں اور قرار پکڑیں جسوقت
کسی سبب سے خلط مذکور غیر طبیعی حرکت کرے روح نفسانی بھی اسکے مقابل مقادمت کی واسطے حرکت کرے حرکت طبیعی کے ساتھ کہ خلط کی حرکت کی ضد ہوسے
سبب سے کہ وہ حرکت متضادہ ہیں کہ ایک دوسرے کو مانع ہو مدافعت واقع ہوتی ہے حرکت دوریہ روح میں ہو جاتی ہے کیونکہ روح اپنی لطافت کے سبب
اونچی ہو جاتی چکراتی ہوتی گویا اپنے اوپر لپٹی ہے اور کبھی ہوتا ہے کہ خلط اگر چہ اپنی جگہ قائم ہو مگر کسی بہت سے اوپر سے بخارجا ہو وین جیسا دوار میں رچی
کے بیان میں کہا جائیگا دوسرے یہ کہ ریلح غلیظہ ہوں یا بہت سے دماغ کے بطون میں یا رگون میں جمع ہو جائیں مضبوطی کے ساتھ اور اسکی حرکت
کیوقت جیسا اوپر کہ چکے روح اور ریح میں مدافعت پڑے پھر دونوں حرکت کریں یعنی حرکت دوری کیونکہ ریح بھی بسبب لطافت کے روح کی طرح اونچی
ہو دیگی اپنے اوپر لپٹی ہوتی بخلاف خلط کے تیسرے یہ کہ اخلاط غریزہ عروق مستدیرہ میں کہ دماغ کے گردا گرد ہیں اگر ٹھہر جائیں اس سبب سے روح راہ طبیعی
پر نفوذ نہ کر سکے وہاں پونچ کر پلٹے اور چکر کھائے اسکی مثال یہ ہے کہ جیسے ہوا کے آگے پہاڑ یا دیوار یا کوئی روکنے والی چیز پیش آجائے اور اس میں حرکت
دور پڑ جائے اور شاید کہ کسی سبب سے ان اخلاط سے بخارجائیں اور دوار پیدا کریں اور یہ ظاہر ہے کہ جسوقت کوئی چیز دماغ میں دور کرے صرف روح ہو یا ریح
کے ساتھ ہو تو روح کے دور کے سبب نسبت کہ باصرہ اور مریات میں ہو بل جائے بالضرور سب چیزیں پھرتی ہوتی معلوم ہوگی اور آنکھ میں تاریکی

اینگی چوتھے یہ کہ اخلاط پاریح و داغ میں جگہ نہ پکڑیں بلکہ انکے ٹھہرنکی جگہ دوسرے عضو میں ہو جیسے معدہ اور رحم اور کلیہ وغیرہ پر بھی کسی سبب سے ان
 اخلاط سے بخارات پاریح یا خود یہ اخلاط و داغ کی طرف چڑھیں اور دوار پیدا کریں اور اس جہت سے کہ دوار کا مادہ خاص داغ میں ٹھہرا ہوا ہوتا ہے
 یا دوسرے عضو میں دوار کو ہم دو قسم میں بیان کرتے ہیں پہلی قسم اس بیان میں کہ دوار کا مادہ داغ میں ہو یہ چھ طرح ہے ایک یہ کہ اس کا مادہ لمغنی
 ہوا ہو اسکی یہ علامت ہو کہ جو سر کو گرمی پہونچے دوار ٹھہر جائے اور باقی علامتیں صداع لمغنی میں دیکھ لیں دوسرے یہ کہ سودا ہوا ہو اسکی علامت فکر کی کثرت
 اور چہرہ ہنا اور نبض میں صلابت اور ضعف اور باقی علامتیں صداع سوداوی سے معلوم ہو سکتی ہیں جاننا چاہیے کہ فکر کی کثرت اور بہت چُپ ہنا وقت
 ہوتا ہے کہ سودا صفاوی نہ ہو اور ضعف نبض کے دو سبب ہیں یا ضعف قوت یا شراہین کی صلابت لیکن اس مرض میں ضعف نبض کا سبب صلابت ہی
 تیسرے یہ کہ خون ہوا ہو اسکی یہ علامت ہے کہ دوار جلد موقوف ہو جائے بہ نسبت دوار لمغنی اور سوداوی کے اور دوسری علامتیں صداع دموی کی ظاہر
 ہون چوتھے یہ کہ صفا ہوا ہو اسکی علامت سردی و چہرہ زردی سے آرام ہونا اور دوار کا جلد موقوف ہو جانا اور جو کچھ صداع صفاوی میں بیان کیا وہ ظاہر ہونا یا چونکہ
 ریاح بارہ ہوں اور یہ بات نہیں پوشیدہ کہ اخلاط بارہ سے ریاح بارہ اٹھتے ہیں اور اخلاط حار سے ریاح حارہ پھیلتے ہیں اور علامتیں حار کی جس خط سے کہ ہو وہی
 ہے کہ اس خط میں بیان ہو چکا سوائے نقل کے کہ ریحی میں نہیں ہوتا چھٹی ریح حار اسکی وہی علامت ہے کہ اخلاط حارہ میں گذر چکی اور چھینک بہت آنا اور ناک کی خشکی
 اور دوار کے وقت تھوڑا سا پسینا سر پر آنا اور صرع والوں کی طرح زمین پر گر پڑنا اسکے نشان میں سے ہے اس قسم کا دوار اکثر لطافت کے سبب بہت دیر نہیں
 اور سبب اسام سے جلد موقوف ہو جاتا ہے لیکن بہت شدت سے ہوتا ہے اور اس سے زیادہ کون شدت ہوگی کہ گراوے علاج لمغنی اور سوداوی اور ریحی
 بارہ میں اول مادے کو سبب کے موافق پکائیں پھر بدن و داغ کے تنقیہ کی واسطے حقنہ اور حبوب اور غرغره جس طرح پر کہ صداع لمغنی اور سوداوی میں مذکور
 ہیں استعمال کریں اور ریاح کی تحلیل کے لیے مشک اور عالیہ اور نام اور چنبیلی سونگھیں اور کچھ کنی خندبید تر چھینک کے واسطے دین اور مرچ سفید ایلو از عفران
 خندبید تر فرنگوش کے پانی اور روغن بنفشہ میں ملا کر ناک میں ڈالیں اور عاقر قرقر خاوردل قرنفل اور نام کا پانی اور سرکہ غصیل ملا کر لپ کریں اور با بونہ
 برنجاسف برگ غار اکلیل الملک مثبت کے جو شانڈے کے بخار پر سر جھکا میں اور دموی میں رگ سر و کھولیں اور پندلیوں پر چھنے دین اور حرارت کے تطفیہ کے
 لیے لعاب سپغول شربت بنفشہ اور عناب و آتش جو اور طیفلیہ و مزورہ ترش اور اسکے مانند جو صداع دموی میں مذکور ہے کھائیں اور صفاوی میں ہلیہ شاہترہ
 جو کچھ مذکور ہے اس اقسام اور شربین یا شہر شست ملا کر طبیعت کو نرم کریں اور جو کچھ صداع صفاوی میں کہ دیا استعمال کریں اور ریحی حار میں اس ریح کے مادہ کے
 موافق تنقیہ میں کوشش کریں مثلاً اگر خون کے آثار ظاہر ہوں رگ سر و کھولیں پھر لطیفہ اور تمین کی طرف متوجہ ہوں اور جو صفا کا نشان ہو جو شانڈہ مذکور ہے
 طبیعت نرم کریں اور شوموم اور نطول وغیرہ جو صداع حار میں مذکور ہیں استعمال کریں دوسری قسم اس دوار کے بیان میں جب کا مادہ معدہ یا رحم یا مثلاً یا
 کلیتین یا رجلین یا نخدین یا ساقین یا مرق یا شراہین یا دوا جن میں ہوا اور جو بخار کہ دل یا جگر سے اُٹھے اسکا راستہ رگون اور شراہون میں کہ کان کے
 اور گردن کے پیچھے ہیں ہوا کرتا ہے اور اس قسم کے چار اصناف ہیں پہلی صنف اس بیان میں کہ مادہ کی جگہ معدہ ہو یہ صنف اختلاف مواد سے چار طرح
 ہے پہلی ایک یہ کہ اخلاط بارہ معدے میں جمع ہو جائیں علامت اسکی یہ ہے کہ دوار کی وقت صداع سر کے مقدم سے شروع ہوا اور لہجہ تنگ ہوئے اور اگر مادہ بہت

لہ طیفلیہ ایک قسم کی غذا ہے اور اس سے بنا ہے ہین ۱۱

ہو تو ہو سکتا ہے کہ سر کے موخر تک تجاوز کرے اور اسکی باقی علامت ہر قسم کے سو مزاج معدہ میں بیان ہوگی اور کچھ اور بھی بیان ہو چکا علاج ہلیدہ کا بنی اس میں
 بیخ بادیان بیخ کر فس نسوت قطوریون سنا غافث یہ آٹھ دوائیں لیں جو کوٹنے کے لائق ہوتے کوٹ لیں اور سبکو جوش دین اور چھان لیں اور شیرہ منخرم عصفور اور کمر
 سرخ روغن بیدانجیر صبر ستو طری اس ح شاندے میں ٹن ہائیں اور حقنہ کریں اور ایسا ہی سبب احتیاج فر کرنے اور جو شانڈہ مسهل کے پینے میں اور بارح کھانے میں
 کوشش کریں اور تھیکہ کے بعد معدے کی تقویت اور درستی ہضم کی واسطے اطرافیات اور جوارشات دار کام میں لائیں دوسرے یہ کہ معدے میں ریح سرد و خلات بارہ سے
 پیدا ہوں اسکی علامت ان خلطون کی علامت سے ظاہر ہو اور کبھی متلی بھی آجائے لیکن فضول کچھ نہ تھکے کیونکہ وہ معدہ میں قرار پکڑنے کے سبب قریب نہیں نکلتا
 اور کبھی یہ ہو کہ درد کچھاوٹ کے ساتھ ہو مگر یہ اس وقت ہوگا کہ ریح کی مقدار بہ نسبت فضاے جوف معدے کے زیادہ ہو اسکا علاج بعینہ اخلاط بارہ کا ساہوین
 اس سبب سے کہ اخلاط ریچی ہیں اسکے تھیکہ کر نیوالی اور تقویت دینے والی چیزوں میں اجب ہو کہ بادشکن چیزیں بھی ملائیں سب چیزوں سے زیادہ نافع ریح کے توڑنے
 میں شراب ہو کہ آمین سیاہ زیرہ اور صغریا لیں تیسرے یہ کہ خلطین گرم صغریا لیں کٹھی ہو جائیں اسکی علامت خالی شکم میں دار اٹھنا اور شکم پر ہونے پر تھم جانا اور
 سب علامتیں صغریا لیں جو معدے میں بیانی ہیں ظاہر ہونی علاج سکنجین اور گرم پانی پینے اور ڈکڑا لیں اور ہلیدہ کے جو شانڈے یا مارا جین یا تقوچ آلو اور آب مارین سے کبھی گودے
 کے پھولین طبیعت نرم کریں ترکیب ہلیدہ کے جو شانڈے کی ہلیدہ زرد زرد آلو پستان تمر ہندی تخم کاسنی سبکو پکا کر چھان لیں اور نیمین ملا کر دین اگر سقمونیہ جو شانڈہ کی تقویت
 کیواسطے سرد اور کریں خوب عمل کرے سرد اور اسے کتنے میں کہ ایک چیز جو شانڈہ یا خیسانڈہ یا جلاب کے اوپر ملا کے پی لیں ترکیب طرا الجین کی بقول ازنی سطر ح پر ہو کہ
 لال رنگ کی بکری جوان تندرست لیون کہ اسکے بیانے پر چالیس دن گذر چکے ہوں اور بیانے پر بہت مدت بھی نہ گزری ہو سکو کئی دن تک لکڑی اور ہر ادھینا اور کھوکی
 پتی اور سہنول کی پتی چرائیں شام کی وقت اسکا دودھ دوہ لیں اور دیگ سنگین یا مٹی کی دیگ میں جو جوش میں پھر آگ کے اوپر سے اتار لیں اور دو چل تازہ دودھ کے حساب سے ایک
 تہائی رطل کی سکنجین خوب ترش یا آب غورہ ڈالیں اور پختہ کر کے لکڑی سے کہ اسکا پوست اور کر کے اسکا سر کوٹ لیا ہو ملائیں تاکہ بستہ ہو جائے پھر گاڑھے کپڑے میں ڈال کے
 لٹکا دین تاکہ صاف پانی ٹپک جائے پھر صبح کی وقت اس پانی کو جوش دین جس وقت کف آئیں انکو اتار ڈالیں پھر جبکہ کف آنے موقوف ہو جائیں چھان لیں اور
 سکنجین ملا کے پی لیں اور بقول میں لدولہ ابن تلمیذ کے اسکی یون ترکیب ہو کہ ہر روز پانچ رطل تازہ دودھ جیسی بکری کا ڈکڑا آیا ہے لیون اور گرم کریں اور ایک رطل نم پتہ
 یعنی چستہ آسین ملاوین اور چھوڑ دین تاکہ جم جائے پھر چھری سے لکیریں لبتاؤ اور چوراؤ میں کھینچیں اور دودھ نمک اندرائی میں کر اسپر چھڑک دین پھر جب بننے
 لگے کپڑے میں لٹکا دین تاکہ پانی نکلنے لگے پھر باریک کپڑے میں بارگ خرمالی زنبیل میں چھان لیں اور ڈیڑھ رطل آسین سے لیکر ایک وقتہ سکنجین آسین میں اور
 دوسری آنچ پر لگائیں کف نکالنے میں تاکہ صرف پانی بے چہیت یعنی بے پیر بجائے پھر چھان لیں اور طریق پینے کا اس طرح ہو کہ تین دفعہ پین ہر مرتبہ ایک
 ساعت کا فاصلہ دین ہر دفعہ پینے کے بعد سو قدم ٹہلین بعضوں نے کہا کہ ڈیڑھ ساعت میں تین دفعہ پین اور بعضوں کے نزدیک انجیر کی لکڑی سے حرکت
 دینا ضرور نہیں جانا چاہیے کہ اگر بکری کا دودھ نہ ہم پونچے گاے گا دودھ نہکا بدل ہو گاے کے دودھ کا مارا جین بنا سکتے ہیں اور دوسرے دودھ سے
 بھی لیکن بکری کا دودھ بہتر ہے کیونکہ بکری کے دودھ میں باتیت اور رطوبت اور دہنیت زیادہ ہے اور یہی مقصود ہے اور انجیر کی لکڑی سے حرکت دینا تلمیذ کی
 مدد کرتا ہے چوتھے یہ کہ ریح معدے میں اخلاط حارہ سے پیدا ہوں اسکی علامت اخلاط حارہ کی علامت کا ہونا اور معدے میں خلش یعنی چھین معلوم ہونا

اور ناف میں درد اور بچ کے نکلنے سے خواہ نیچے سے خواہ دکار میں آرام پانا علاج معدے کا تنقیہ کرین ہلید کے جو شانڈے کے ساتھ جبکا ذکر آ گیا ہے اور سببوں
 ملائین و دوسری صنف اس بنان میں کہ فضلہ کنپٹی کے اوپر شراٹین یا ان شراٹین میں کہ کان کے چھپے میں یا ان شراٹین میں کہ انکا نام سباتیہ ہے جمع ہو اور اس جگہ
 سے چڑھ کر دوار پیدا کرے اسکی علامت کھینچی رہنا اور بھر جانا اور پھولنا اور پھٹنا ان رگون کا ہے اور جوان رگون کو ہاتھ سے دبائیں یا دوائے قابض اسپر
 لگائیں دوار ٹھہر جائے اگر فضلہ دل یا جگر یا تلی سے نکل کر آتا ہے باوجود ان علامتوں کے ان اعضا سے کسی عضو میں بھی آفت پائی جائے اور ہر ایک کا ذکر
 اپنے مقام پر مذکور ہے وہاں دیکھیں علاج پہلے سے پچھ لیں کہ بخار کا مادہ کون سی خلط ہے پھر اسی استفراغ کی فکر کریں اور اگر جگر میں مادہ ہو تو اسکے افعال
 میں نقصان ہونا اور جالی میں الم اور آفت اور جو اسکے باب میں کہینگے یہاں گواہی دے سوا اگر مادہ مقرر کی جانب ہو استفراغ کریں اور اگر مادہ محدب کی طرف ہو
 اور ار میں توجہ کریں اور مادہ کے سپان کی علامت کہ ان دو طرف سے کس طرف میل رکھتا ہے باب جگر میں مفصل مذکور ہے اور جس جگہ مادہ دل میں ہو استفراغ
 سے پچھے شربت سبب اور مفرحات میں اور جس جگہ مادہ تلی میں ہو رگ سلیم بائیں ہاتھ سے کھولیں اور ضماد محلل تلی پر لگائیں اور ہر ایک عضو آفت رسیدہ
 کے علاج میں توجہ کریں اور تنقیہ کے بعد خواہ مادہ ان اعضا میں ہو خواہ رگون میں اگر دوار زائل ہو جائے نہما اور جو باقی ہو جستجو کریں کہ فضلہ کا راستہ کون سی
 رگ سے ہو سکو پھولنے اور بہت دھڑکنے سے پہچان سکتے ہیں پھر اگر فضلہ کے جائیگی راہ عروق صدغین یا عروق خلف الاذنین یعنی جو رگیں کنپٹیوں یا دونوں
 کانوں کے پیچھے ہیں ثابت ہوں انہیں سے جسکو بہت پھولی ہوئی دیکھیں گاٹے میں اور کاٹنے کے بعد داغ دین جیسا کہ صداع میں مع علت داغ کے اور
 اسکے کہ قطع عروق خلف الاذنین قطع نسل کا سبب ہے مگر ذکر ہو چکا اور جو فضلہ کی عروق سباتیہ متحقق ہوں کاٹنے سے اور داغ سے ہاتھ کھینچ لیں اور عروق
 سباتیہ دوشراٹین میں گہرے کہ ورید و واجین کے مانند ایک حلق کے داہنی طرف اور بائیں طرف سے اوپر کو گئی ہیں اور سباتیہ اسلے کہتے ہیں کہ جسوقت طوبت
 غریبہ ان رگون کے وسیلہ سے داغ کی طرف چڑھتی ہے اس وقت نیند آتی ہے تیسری صنف آہن کہ فضلہ و واجین میں آگیا ہو اور دوار کا موجب ہو جائے اسکی
 یہ علامت ہے کہ دو واجین پہلے پھول جائیں اور پچھ میں پھر دوار ہو جائے اور دو واجین ہر دور گین میں ریدی کہ حلق کے دونوں طرف گرنے متصل میں علاج
 رگ مذکور کی فصد کریں اسکے بعد اگر زائل نہوا اور اسکا مادہ جگر میں ہو جگر کا تنقیہ کریں جس طرح اوپر ذکر آیا چوتھی صنف ہے کہ مادہ رحم یا شانہ یا کلیتین یا رگیں یا
 ساقین یا فخذین یا مرق میں قرار پڑے اسکی یہ علامت ہے کہ پہلے ایک عضو میں ان اعضا سے مذکورہ سے آفت ظاہر ہو اسکے بعد دوار ہو جائے اور بیماریہ جانے کہ
 ان جگہ میں سے کوئی چیز حرکت کرے اور چڑھتی ہے پھر دوار پڑ جائے اور علامتیں ہر عضو کی آفت کی بجائے خود مذکور ہیں اور حیض کا بند ہونا اور احتناق رحم اکثر باعث
 دوار کا ہوا کرتا ہے اور جاننا چاہیے کہ مادہ رحم اور شانہ اور کلیتین اور مرق کا اکثر گرم ہوتا ہے اور مادہ رگیں کا سرد ہوتا ہے اس سبب کہ وہ چشمہ حرارت سے یعنی قلب سے دور
 ہیں علاج عضو آفت رسیدہ کے علاج پر توجہ کریں اور عضو مذکور سے بطن مخالف اور جذب کریں فصد و اسہال اور حقنہ اور دلک یعنی مالش وغیرہ کے ساتھ جیسی
 ضرورت ہو اور سرد و داغ کو تقویت دین تاکہ فضلہ کو قبول کرے اور کبھی ہوتا ہے کہ سقطہ اور ضربہ سر پر ہو نیچے اس سبب کہ روح نفسانی حرکت کرے اور دوار پڑ جائے
 اور روح نفسانی کا حرکت کرنا ضربہ اور سقطہ کے سبب پانی کی حرکت کے مشابہ ہے کہ جسوقت کوئی بھاری چیز پانی میں پڑے یا کوئی چیز پانی پر زور سے مارے پانی
 حرکت کرے گا اور چکر میں آئے گا اور موج ماریگا ایسا ہی روح حرکت دوری سے موج میں آتی ہے اور علامت اسکی ظاہر ہے علاج سقطہ اور ضربہ کا علاج کریں اور

جیکہ الم موقوف ہو نیکی بعد بھی دو اور باقی پہچان سکتے ہیں کہ سور مزاج دماغ میں آگیا ہو پھر اس سور مزاج کے موافق کہ اسکے آثار سے معلوم ہوگا علاج کریں اور کبھی ہوتا ہے کہ سور مزاج مختلف سافج دفعہ دماغ میں عارض ہوا اور اس سبب سے موذی یا طبیعی سے روح خوف کرے اور مضطرب ہو جائے اور حرکت دوری میں آئے حالانکہ کوئی جسمانی چیز مثل انخرہ اور یخ کے اسکی حرکت کا باعث نہ ہو اور سور مزاج مختلف معنی عنقریب آتے ہیں اسکی علامت دماغ کا سبک ہونا اور گرمی یا سردی پہنچنے کے بعد دفعہ دو اور پیدا ہونا اور عام ہے کہ حرارت یا برودت خارجی ہو یا داخلی جیسا صداع میں کہا گیا علاج سبب تحقیق کرنے کے بعد ان چیزوں سے کہ ضد ہوں معالجہ کریں اور وہ بہر سبب صداع سافج میں مذکور ہیں اور کبھی ہوتا ہے کہ آدمی سر کو پھرائے پھر ٹھہرائے اسکی روح حرکت میں آتی ہے یہ اسکے مشابہ ہے کہ پانی کے بھرے ہوئے پیالے کو حرکت دین اگرچہ ٹھوٹھہرائیں مگر اس میں پانی دیر تک حرکت کرتا رہے گا اور کبھی ہوتا ہے کہ جو آدمی تیر پھر نیوالی چیز پر بہت دیر دیکھے جائے روح باصرہ اسکے دیکھنے سے چکر کھانے لگے اور دو الٹے اور وہ ہیئت یعنی چکر کی ہیئت آئیں دیر تک باقی رہے اور جتنا کہ محسوس زیادہ قوی اور بدن کی قوتیں ضعیف ہوں محسوس کا اثر حس کے آگے میں آتا ہے زیادہ قوی اور بہت ہوگا علاج اگر دو اور باقی رہے سور مزاج کا ازالہ کریں جیسا ہم ذکر کر چکے اور کبھی ضعف قلب کے سبب سرد اور دو اور ہوتا ہے جیسا نقاہت والوں کو ہوتا ہے علاج دل کی تقویت کے لیے شربت حاض اور لیمو اور صندل اور سیب کا شربت اور مفرحات مزاج کے مناسب اور لطیف اور موافق غذائیں کھائیں فائدہ دو اور کے اسباب میں سور مزاج مختلف کا ذکر آیا ہے اب اسکا بیان کرنا لازم پڑا جانا چاہیے کہ اطباء نے سور مزاج کو مختلف اور مستوی پر تقسیم کیا ہے اور اسکی تفسیر میں اختلاف کیا ہے جالینوس کہتا ہے مستوی وہ ہے کہ سب بدن میں عام ہوا اور مختلف وہ کہ ایک کے ساتھ مخصوص ہوا اور شیخ نے کہا ہے جو مزاج کہ عضو کے جوہر میں قرار پکڑ جائے اور مزاج اصلی کے حکم میں ہو جائے مستوی ہوگا اور مختلف وہ ہے کہ جو ایسا نہ ہو اسی جہت سے مستوی ہو لم نہیں ہوتا کیونکہ طبیعت کے اور اسکے درمیان مقاومت نہیں ہوتی بخلاف مختلف کے کہ لم نہیں آلا اور دو پہنچانے والا ہے مقاومت کے سبب سے اور اس کلام کی تحقیق یہ ہے کہ جو مزاج عرضی کہ عضو میں عارض ہو اور اس عضو میں ایسی استعداد نہ ہو کہ مزاج طبیعی کی طرف آسانی سے پلٹ آئے اسکو مستوی اور متفق کہتے ہیں اسکی مثال برص اور مزاج عرضی کہ اسکے ساتھ اعضا میں ایسی استعداد ہو کہ مزاج اصلی کی طرف آسانی سے پلٹ آئے اسکو مختلف کہتے ہیں اسکی مثال جیسے تپ عفتی ہے۔

پانچویں فصل سبات کے بیان میں وہ ایک بڑی نیند ہے گرمی افراط کے ساتھ کہ بیمار دشواری سے جاگے اور اس مرض کے دس سبب ہیں ایک یہ کہ سور مزاج بارد سافج بافراط دماغ میں عارض ہوا اسکی علامت یہ کہ نبض صلب اور تفاوت ہو اور بدن اور منہ کے رنگ میں سبزی آئے اور پہلے سر کو سردی پہنچنا یا سرد چیرین اس سے پہلے کھانا یا ادویہ مندرہ کا استعمال کرنا اور منہ پر تہج یعنی بھر بھر اہٹ نہو علاج تبدیل مزاج کے لیے ریاحین چارہ سونہین اور سداب کے جو شانہ سے کا پانی سر پر ڈالیں اور روغن بان اور قسط جنبیدہ تر ملا کر طبع رجبیدہ تر اور عر فصل اور موزج اور عاقر قورح اسر کہ میں ملا کر ضما کر لیں اور دو اور المسک مشرود لیطوس کھائیں اور مرغ کا چوزہ کہ نخود آب اور روغن جوز اور زخول میں پکاتیں متداول فرمائیں اور جس جگہ ادویہ مندرہ اسکا سبب ہوں اسکا تدارک فادز ہر مناسب کے ساتھ کریں جیسا آخر کتاب میں بیان آئیگا دوسرے یہ کہ مقدم دماغ میں رطوبت خام جمع ہو جائے اسکی یہ علامت ہے کہ بیمار کو سر کے مقدم میں اور پلو نین بوجھ اور آنکھوں کی حرکت میں گرانی معلوم ہو اور گاڑھ پانی ٹھنوں سے اکثر اوقات بچے اور زبان چپ اور رطوبت سے بھری رہے

علاج اول دماغ کا تفتیہ کرین جو پیاور تھنے کے ساتھ جسکا کہ لیشر غس میں بیان آچکا ہے اور تفتیہ کے بعد مزاج کی اصلاح کرین ان چیزوں سے جو پہلی قسم میں کہ بارہ سا فوج ہو بیان ہو چکین تیسرے یہ کہ بخارات رطیبہ رویہ اٹھکر دماغ کی طرف جاتین اور یہ نہیں ہونا اگر تون میں خصوصاً تپ لمبی میں اسکی علامت تپ کا پہلے ہونا ہے علاج تپ کے معالجہ میں کوشش کرین اور تقویت دماغ کے لیے روغن گل و گلاب سرکہ تارک پر رکھین اور جذب مواد کے لیے پاشویہ کام میں لاوین اور پانوں کے تلوے کھوری چیز سے طین اور اطراف یعنی ہاتھ اور پانوں بازو جھین اور چھینک کو حرکت دینا مفید ہے جو تھکے یہ کہ صدغین پر چوٹ لگے اور اسکے سبب سے عصب حس یعنی وہ ٹھہا جس سے حس پہنچتا ہے کٹ جائے پانچون یہ کہ قحف سقطہ یا ضربہ کے سبب سے ٹوٹ جائے اور اسکے سبب سے دماغ دب جائے اور بچ جائے ہر ایک کی علامت کا سبب پہلے ہونا یا موجود ہونا اور اسکے علاج ضربہ اور کسر کا علاج کرنا جیسا صدغ ضربی اور سقطی میں بیان کیا ہے اور آخر میں بھی بیان کرینگے چھینکے بخارات معدے سے دماغ کی طرف چڑھین اور سبات پیدا کرین اسکی مثال نیستی کی نیند اور بدہضمی کی نیند ہے اور اسکی علامت سرد اور در اور کانوں میں شور اور پہلے آنکھوں کے آگے خیالات نظر آئین اور خلو معدہ کی حالت میں سبات میں تخفیف پانی ساتویں یہ کہ یہ یا صدر سے ابخرے اٹھین اسکی علامت اتالریہ اور ذات الصدر کی علامت کا موجود ہونا جیسے دم کی تنگی اور تپ اور کھانسی اور نبض فشاری آٹھویں یہ کہ امعا میں گرم پیدا ہون یا منی خون حیض یا نفاس رحم میں بند ہو جائے پھر آٹھون سے یارحم سے ابخرے چڑھین اور سبات پیدا کرین اسکی علامت سبب کا ہونا اور اس عضو میں آفت پایا جانا اور جاننا چاہیے کہ کبھی سبات صرف ایذا کے سبب کہ دماغ کو عضا آفت رسیدہ کی شرکت سے ہونے ہو کرتی ہے بدون اسکے کہ ان اعضا سے ابخرے چڑھین علاج عضا آفت رسیدہ کے علاج میں کوشش کرین جیسے ہر ایک اپنی جگہ مذکور ہے اور سبب ایل ہونیکے بعد سر کو تقویت دین جن چیزوں سے کہ بارہا ذکر آیا ہے نوین یہ کہ بدن میں خون بہت ہو جائے اور سبات کی نوبت ہونے اور علامات امتلا سے خونی کا بارہا ذکر ہو چکا علاج رگ سرد اور ہفت اندام کھولین اور صدر کے بعد پینڈلیون پر پھینکے لگائین تاکہ دماغ سے مادہ پیچے کی طرف اتر آئے اور صافن کی ضد بھی فائدہ مند ہے اور جو تدریرین کہ سرسام دموئی میں مذکور ہیں سب اس جگہ بھی کام آتی ہیں لیکن طبیب پر واجب ہے کہ جیسا دیکھے کمی اور زیادتی میں تصرف کرے دسویں یہ کہ کسی رنج اور ریاضت اور حرکت سخت کے سبب ایہت استفراغ کے سبب ہر روح تحلیل ہو جائے اور بہت تحلیل ہونیکے سبب ن میں پھیلنے سے ناچار ہو جائے اور بالضرورت طبیعت آرام چاہے اور روح نفسانی آلات حس اور حرکت کی کار فرمائی سے ٹھہر جائے جب کہ روح حیوانی سے مدد پائے اور جو اس میں سے تحلیل ہو گیا پھر اتنا ہی آجائے اسکی علامت سبب محلہ کا پہلے ہو جانا اور آہستہ آہستہ سبات واقع ہونا علاج گرم مزاج والے کو مار اللہم گلاب و راب سیب میں ملا کر دین اور شر و دیطوس میں طباشیر برابر ملا کر شربت سیب یا تارک کے ساتھ مفید ہے اور صندل و گلاب سو گھنا مفید ہے حاصل کلام غشی کے علاج کی طرف رجوع کرین اور بارہا در طب مزاج والے کو شر و دیطوس مارا غسل یا شیا یا شراب انگوری کے ساتھ دین اور مار اللہم شراب میں تپتے ہیں فائدہ سبات اور غشی میں یہ فرق ہے کہ نبض سبات والے کی اکثر اوقات میں قوی اور تندرستون کی نبض کے مشابہ ہوگی اور غشی والے کی نبض ضعیف ہوتی ہے اور نسبت نبض صاحب سبات کے صلب اور غشی میں رنگ زردی مائل اور صاحب سبات کا رنگ اپنے حال پر ہوتا ہے اور کبھی سبزی مائل بھی ہوتا ہے جیسا اول قسم میں کہ چکے ہیں اور سکتے اور سبات میں فرق ہے کہ صاحب سبات کو بدشواری جگا سکتے ہیں اور اسکی حرکت سونیوالون کی حرکت کے طور پر ہوتی ہے اور اسکے

حواس اگر چہ کند ہوں لیکن کچھ کچھ درست بھی ہوتے ہیں بخلاف مسکوت کے کہ اسکے حسن حرکت تمام جگہ رہتے ہیں فائدہ جلیلہ جہاں کہیں دماغ میں آفت ہو ٹھنڈ

پانی پینا اور اس سے کلی کرنا نقصان رکھتا ہے

پچھلی فصل سہر میں سہر بیداری مفطر یعنی بہت جاگنے کو کہتے ہیں اس مرض کا نام اسکے لازم کے نام پر رکھا گیا ہے اور اسکے سبب آٹھ ہیں ایک سو فرج یا سب
سازج کہ دماغ میں عارض ہو اور اسکو خشک کر دے اسکی یہ علامت ہے کہ سر اور حواس سبک ہو دین اور آنکھیں اور زبان اور ناک خشک جائیں اور سر کا لمس گرم معلوم ہو اور دماغ میں خشکی جس قدر زیادہ ہوگی بیداری اسی قدر قوی اور دیر پا ہوگی علاج دماغ کی تربطیکے لیے ہر طرح کوشش کریں مثلاً بنفشہ اور نیلو فر اور برگ کا ہوشنیر نیراجواں خراسانی پوست خشکاش جو جوش دیکر سر پر ڈالیں اور کلہ پاپیہ اور بکری کی اور جھڑی کا پانی پکا ہوا یہی تاثیر رکھتا ہے اور نطول یعنی پانی گرانے میں آٹھ پانی کی ٹونٹی ایک بالشت کے فاصلے پر رکھیں اور بنفشہ اور نیلو فر سوکھیں اور آب برگ کا ہوا اور کشنیر ترشیرہ خشکاش روغن نیلو فر سے نخلہ بنائیں اور روغن تخم کدو اور لکڑی کے پنیے کا دودھ سر پر ملیں اور ناک اور کانوں میں بھی ڈالیں اور گوشت پچھ مرغ یا بچہ کو تریا بزغالہ کا جیسے ہم پہنچے کہ وہ اور پالک کا ہوشیرہ تخم کا ہو کے ساتھ پکا کر کھائیں اور غذا ہضم ہونیکے بعد نیکرم مٹھے پانی سے نہاویں اور آرام و سکون اور طراوت کی جگہ بیٹھے رہنا لازم سمجھیں اور جو چیزیں خشکی بڑھائیں ان سے پرہیز واجب سمجھیں دوسرے سو فرج حار یا بس سازج کہ دماغ میں عارض ہو قسم نہایت سخت ہوتی ہے اسکی علامت سبکی اور خشکی دماغ میں ہونا اور سر میں موزش اور پیاس کی شدت علاج تدبیر مطبہ یعنی جو تدبیریں کہ رطوبت پہنچاتی ہیں اور یا بس سازج میں مذکور ہیں مبروات کے ساتھ ملا کر استعمال کریں تیسرے سو فرج یا بس حار وادی دماغ میں عارض ہو چوتھے سو فرج حار یا بس صفر وادی دماغ میں لائق ہو اور علامت اور علاج ہر ایک کا بار بار مذکور ہوا اور سو اور صفر کے نتیجے کے بعد تربط میں کوشش کریں جس طرح گذر چکا پانچویں رطوبت شور دماغ میں آجائے اور یہ وہ رطوبت ہوتی ہے کہ آٹھن حرارت نے اثر ناچھینی کیا ہونہ بطور نفع کے سو اس رطوبت میں ایک طرح کا اتراق اور رادیت اور عنونت پیدا ہو علامت یہ ہے کہ تھنوں میں تری اور رطوبت اور آنکھوں میں چہر اور میل آئے اور سر میں کچھ بوجھ معلوم ہو اور یہاں غنڈ سے جلد جاگے اور ہر بڑا کر ٹھے علاج ہر روز صبح کی وقتیں با دیان مٹھی گا وزبان کے جو شانڈے میں گلقد ملا کر سپین جب تک کہ نفع ظاہر ہو اور نفع کامل کے بعد خلط کا استفرغ ایاج اور جب شید سے کریں اور ترقیہ کے بعد روغن بابونہ اور اقحوان سر پر ملیں اور سبک رضراضی اور مرغ فرہ اور بزغالہ کا گوشت بطریق شور پکا کر مالک اور کدو ملا کر کھائیں اور تلخ و تیز و شور چیزوں سے پرہیز واجب جانیں چٹھے تب یا بدن میں خلط سے متلا ہو یا بد مضمی یا غم اور الم اور فکر و تشویش میں آئے ان اسباب سے جو سہر کی نوبت پہنچے ہر ایک کی علامت اسکے سبب کا موجود ہونا علاج سبب کا ازالہ کریں اور باقی رہے اسکا تدارک مناسب و اون سے کرنا چاہیے ساتویں یا بس سوداوی جیسے سرطان اور اسکے مانند کہ دماغ کے حوالی میں ظاہر ہو آنکھوں میں کھانے کی باوا لگنے چیزیں کہ ان سے سر کی طرف اوجڑے انھیں اس سبب پریشان خواب دیکھے اور خواب میں ڈر کر چنک اٹھے اور اس جہت سے کہ طبیعت میں خوف آچکا ہو سو نیکی طرف متوجہ نہو ہر ایک کی علامت اور علاج سبب کے موافق ہوتی ہے مثلاً سبب سبب نفلخ کھانے ہون غذا کی تبدیلی کریں اور ایاج فیترا اور جب شیدار کام میں لائیں اور جب سبب سرطان ہو وہ مشکل کام ہے سرطان اور سبب آرام کی تدبیر جس جگہ مذکور ہو وہاں سے تلاش کر لیں اور کبھی بڑھا پاپیہ بیداری کا سبب ہے تاہو اسکی دو وجہ ہیں ایک یہ کہ بڑھونکی رطوبات شور ہوتی ہیں دوسرے یہ کہ بڑھون کا جوہر دماغ نسبت جانون کے دماغ کے خشک ہوا کرتا ہے اسکی علامت یہ ہے کہ اور علامتیں ہوں اور اسکا علاج دشوار ہونی اور ہر روز رات کی وقت باونہ کا جو شانڈہ اور

کشتک جو سر پڑالین اور روغن بابونہ روغن اقحوان ناک میں کھینچیں اور منکی غذاؤں میں تھوڑا سا کا ہو یا اسکا تخم داخل کر دین فائدہ اُن جیلون کے بیان میں کہ سہر والون کو مفید ہیں رات کی وقت بیمار کے ہاتھ اور پاؤں باندھیں اور بے تکیہ بٹھلائیں اور بڑا چراغ اُسکے سامنے رکھیں اور بہت آدمی اکتھے ہوں اور حکایتیں اور کہانیاں بیان کریں اور بیمار کو اٹکھنے نہ دین جب کہ تھک جائے ایک مارگی چراغ کو ٹھنڈا کریں اور لوگ الگ ہو جائیں اور ہاتھ پاؤں کی متیلی اور تلون پر روغن مناسب ملین اور جو چیزیں خواب کی مانع ہوں جیسے آواز اور حرکت الگ رکھیں اور جو کسی اور مکان میں سے چلی کی آواز آئے مفید ہوگی

ساتویں فصل سبات سہری اور سہر سباتی کے بیان میں اور اس مرض میں جو عرض لازم ہیں اُنکے نام پراسکا نام رکھا کیونکہ سبات کے معنی خواب یا سونا اور سہر کے معنی بیداری یعنی جاگنا اور بیداری کو عربی میں ارق بھی کہتے ہیں اور مرض کو رصفرا اور بلغم کی ترکیب سے پیدا ہوتا ہے جس جگہ بلغم غالب ہو سبات سہری کہتے ہیں اور جہاں کہیں صفر غالب ہے سہر سباتی کہتے ہیں قرشی نے کہا وہ دماغی مرم کا نام ہے جو صفر اور بلغم سے ہو بہر تقدیر سبات سہری کی یہ علامت ہے کہ کبھی نیند زیادہ اور کبھی جاگنا بہت تیر تک مگر نیند کا زمانہ جاگنے کے زمانے سے زیادہ ہو اور بوجھ اور تکان اور سب آثار لیشرخس کے ہونے اُسکے نشان ہیں اور سہر سباتی کی یہ علامت ہے کہ کبھی بیداری زیادہ ہو اور کبھی خواب طویل مگر بیداری کا زمانہ خواب کے زمانے سے زیادہ ہو اور زبان اور سب اعضاء منطیس کے اس مرض کے نشان ہیں اور یہی جان لے بعض لوگ ہوتے ہیں کہ اُنکے بدن کوئی بڑی خلط ہوتی ہے جب تک جاگے جائیں اور بیٹھے رہیں خلط ٹھہری رہے جس وقت اٹکھنے لگیں اور سونیکارادہ کریں رت غریزی بدن کے اندر سے ہضم اور اخلاط کے پکانیکے واسطے متوجہ ہو مگر حرارت کی قوت اُس کام میں فائدہ کرے سو اُسکے کہ اخلاط کو جنبش دے اور بخیرہ اٹھائے اور بخیرہ مذکور دماغ پر آمین اور آدمی جلد جاگ اٹھے ہر چند سونیکا قصد کرے نیند نہ آئے اور اٹکھنے سے آرام نہ پائے یہ بھی سہر سباتی کی ایک قسم ہے کیفیت خشک مزاجوں کو اکثر پیش آتی ہے علامت ردیہ کا بیان ان دو مرض میں چت پڑا رہنا اور کھانا پینا بھول جانا اور پانی پینے کے وقت سانس کا الٹ جانا اس طرح پر کہ تھوڑا سا پانی قبضہ رہے میں آجائے اور کھانسی اٹھے اور باقی جو فضائے حلق میں ہا ہونا کہ راستے نکل جائے یہ علامت سخت ہوتی ہے جاننا چاہیے کہ کبھی ہوتا ہے کہ بول براز بند ہو جائے اور سانس تنگی سے آئے اور سہر کا احوال خنقاں الرحم کے احوال سے مشابہ ہوتا ہے اور دونوں میں یہ فرق ہے کہ اس بیماری سے بہت چوٹ کھانیکے بعد بات کرنا اور جواب دینا ہو سکتا ہے اور خنقاں الرحم کی حالت میں بیمار یہ تکلیف نہیں کر سکتا اور خنقاں میں بیمار کا چہرہ اپنے حال پر رہتا ہے بخلاف اس مرض کے کہ منہ کا رنگ خلط کے موافق بدل جاتا ہے اور مرض کو رعلانات صفر کے موجود ہونیکے سبب لیشرخس سے فرق رکھتا ہے اور رعلانات بلغم کے ہونے سے قرانیطس سے فائدہ اور کبھی ہوتا ہے کہ شاذ و نادر بلغم اور صفر برابر ہوں اس صورت میں خواب طبیعی کا زمانہ بیداری نامطبعی کے زمانیکے ساتھ مساوی ہوگا ایسے ہی باقی اور اعراض علاج تدبیر مشترک وہ ہے کہ اگر ممکن ہو اول فصد کریں اور پندلیوں پر شاخیں کھینچیں تاکہ دماغ سے مادہ اتر آئے کیونکہ خون کا نکالنا استفراغ کلی ہے پھر دیکھیں اگر بلغم غالب ہو یا رجات اور غاریقوں اور تیر پداور اُنکے ماند سے نکالیں اور جو صفر کا غلبہ ہو مطبخ ملیہ معجون خیار شنبہ اور سمونیا کے ساتھ استفراغ کریں حاصل کلام لیشرخس اور قرانیطس کا معالجہ مرکب کر کے اور خلط کی برابری اور کسی اور زیادتی کے موافق گھٹا اور بڑھا کر کام میں لائیں اور مہینے کے بعد مزاج کی تبدیلی اور شمولیات و رنطولات وغیرہ کے ساتھ کریں جیسی ضرورت ہو اور لیشرخس میں آئے اور جس جگہ بہت کھانا بیماری کا سبب ہو اور معلوم ہو جائے کہ غذائیں غلیظ بہت کھائی ہیں پہلے تو کریں اور سہر کو پاک کریں اور جہاں کہیں اس مرض کا سبب اپنے کی کثرت اور مستی پور پڑی ہو جب تک مستی دور نہ ہو کچھ علاج نہ کریں پھر خیر کا علاج کریں اور یہ مضمون سبات میں بھی یاد رکھیں

آٹھویں فصل جمود کے بیان میں اسکا شخص اور آخذہ اور مدد کہ اور فاطوس بھی نام ہوا جاننا چاہیے کہ جمود وہ ہے کہ آدمی کے حس اور حرکتیں دفعہ ہو جاتی ہیں چنانچہ اگر کھڑا ہو یا بیٹھا ہو یا سوتا یا کسی کام میں اور یہ بیماری پڑے آدمی اسی حال میں رہ جاتے اور آنکھیں اگر کھلی ہیں تو کھلی رہیں اور بند ہوں تو بند رہ جاتیں اور شخص اس طرح کا جمود ہے کہ اس میں آنکھیں کھلی رہیں اور یہی شخص کے معنی ہیں اور جمود کہ دفعہ ہو جاتا ہے اس سبب سے اسکو آخذہ اور مدد کہ کہتے ہیں اور جمود کا نام یونانیوں نے فاطوس رکھا ہے اس کے معنی رُکے رہ جانا اور اس مرض کا مادہ خلط سوداوی ہے کہ دماغ کے بطن موخر میں بند ہونے جو ہر دماغ میں مگر مشارکت کے سبب سے دماغ کے تمام اجزا میں آفت پہنچتی ہے اس سبب سے تمام حس اور حرکتیں باطل ہو جاتی ہیں اور اس علت کی یہ علامت ہے کہ دفعہ ہو جائے اور بیمار سانس نہ لینے اور حرکت نہ کرنے سے مردہ سا معلوم ہو اور جمود اور سبات میں یہ فرق ہے کہ سبات ہرگز اس مرتبے کو نہیں پہنچتی کہ اس میں سانس بند ہو جائے اور سبات والے کی آنکھیں بند رہتی ہیں بخلاف جمود کے کہ اس میں اکثر کھلیں رہتی ہیں اور گہری نیند بھی کہ آہستہ آہستہ بہت بڑھ جائے سبات کی نشانیوں میں سے ہے بخلاف جمود کے کہ اچانک پڑتا ہے اور نبض سبات میں نرم ہوتی ہے اور جمود میں سخت اور صاب سبات و شواری سے کلام کر سکتا ہے اور شاذ و نادر جواب بھی دے سکتا ہے جیسا کہ میں بیان کرینگے بخلاف صاحب جمود کے کہ یہ کام ہرگز نہیں کر سکتا اور جمود اور سکتہ میں یہ فرق ہے کہ جمود والے کے حلق میں کچھ نہیں جا سکتا بخلاف سکتہ والے کے اور صاحب سکتہ چت لیٹا رہتا ہے بخلاف صاحب جمود کے کہ وہ ایک وضع خاص پر نہیں رہتا جیسا اوپر لکھا گیا اور جمود سکتہ سے نہایت مشابہ ہے اور جمود اور سرسام بار وین میں یہ فرق ہے کہ جمود میں تپ نہیں ہوتی اور سرسام میں تپ لازم ہے اور ان میں فرق ظاہر ہے کیونکہ سرسام کبھی اس حد کو نہیں پہنچتا کہ بیمار مردے کی صورت ہو جائے اور حرکات باطل ہوں علاج تنقیہ دماغ کے لیے سودا کی نکالنے والی دواؤں سے حقنہ کریں اور حقنہ میں بیمار کے مزاج کی رعایت رکھیں مثلاً اگر قوی مزاج ہو اقیتمون بسفناج ہلیدہ کابلی غار یقون اور انکے مانند سے حقنہ کریں اور نہیں تو سبوس گندم برگ چھند پکا کر یا خیر پکا لے اسکا پانی لین اور روغن کجدا اور کھوڑا سا بورہ ارمنی اور شحم غطل ملا کر استعمال کریں اور ہوش آئیے بعد جو قوت ماہ کو تینوں سے اور ایار جون اور سودا کے نکالنے والے جو شانڈون سے استفراغ کریں اور اگر بیمار ناطقت ہو تو ہوش میں آئیے بعد بھی نرم حقنوں پر کفایت کریں اور اس مرض میں بابونہ زوفالے خشک اکلیل الملک مثبت سرکہ عنصل کے ساتھ ملا کر سرکہ موخر پر ضما کرنا مفید ہے ہوش آنے سے پہلے اور بعد میں بھی اور ایسا ہی روغن گرم مثل روغن خیرمی اور سداب اور مزہر خوش تھوڑا سا خند تہ ملا کر ملنا مفید ہے اور جو بیماری کم ہونے پر آئے گلفند علی دینا چاہیے اور پانی کی جگہ مار العسل یعنی شہد کے پانی پر اور جو چیز میں یہاں مناسب ہوں انہیں کفہ کریں اور اگر استفراغ کے سبب سے یا حقنہ کی تیزی سے بخوابی پیدا ہو جائے ہوش آنے کے بعد روغن بنفشہ نیگرم سر پلین اور بابونہ مثبت

اکلیل الملک گل سرخ تخم کا ہو پوست خشکاش سے نطول بنا کر سر پلین

نویں فصل نسیان کے بیان میں اور وہ ذکر یا فکر یا تخیل میں فساد آنے سے مراد ہے اور انکو تین قسم میں ہم بیان کرتے ہیں پہلی قسم فساد ذکر وہ اس طرح ہے کہ جو اس ظاہری سلامت ہوں دیکھنے اور سننے میں کچھ نقصان نہو مگر جو دیکھے یا سنے جلد بھول جائے اور یہ دو طرح سے ہوتا ہے ایک یہ کہ حفظ باطل اور معدوم ہو دوسرے یہ کہ حفظ میں نقصان آئے اور فساد ذکر کے دو سبب ہیں ایک یہ کہ سردی اور رطوبت

دماغ کے موخر پر کہ خطا کا مکان ہے غلبہ پائے اس لیے جو آسمن نقش ہوتا ہے ٹھہرنے نہ پائے کیونکہ تھام لینا اور ٹھہرانا بوسنت معتدل کا کام ہے اور یہ خود رطوبت کے غلبہ سے اپنے حال پر نہیں رہا اور حفظ کا کم ہونا یا بالکل جانا سبب کی قوت اور ضعف کے موافق ہوتا ہے اور اسکی علامت بہت سونا اور سر میں گرانی خصوصاً موخر میں اور دماغ سے ہمیشہ رطوبت کا بہنا علاج تنقیہ دماغ کے لیے تیز حقنہ کہ انہیں قطور یون قیق گوگل جاوشیر بورہ ار سنی شیم حنظل ہوا استعمال کریں اور اگر حقنہ کافی نہ تو تنقیہ دماغ کے لیے ایارج فیکرا اور جو شانڈے دین اور زردل کلونجی عاقر قرحا جوش دیکر شہد ملا کر غرغہ کرنا اور تریب جذبہ ستر بار یک کر کے ناک میں پھونکنا تاکہ چھینک آجائے تنقیہ دماغ کے لیے نہایت فائدہ مند ہے مگر یہ حقنہ اور سہل کے بعد استعمال کریں اور تنقیہ کامل کے بعد تبدیل مزاج کے لیے بورہ جذبہ ستر خردل سداب جنگلی سرکہ عضل اور روغن سوسن ملا کر سر کے موخر پر لپ کرین اور جذبہ ستر مس کر روغن سوسن ملا کر ملین اور جن گرم معجون میں بھلا وان اور پچ ہو وہ کھائیں اور یہ معجون اس بیماری میں بہت مفید ہے اسکی ترکیب بلادریک و قیہ ایلو اسٹھ مشتاق غاریقون چوبیس شقال تیج اور پچ زراوند حرج زعفران دارچینی مصطکی ہر یک چھہ شقال قیہمون ایک و قیہ شہد بقدر احتیاج جیسا معمول ہے معجون بنالین فائدہ سرکہ عضل اور سکنجین عضل کے سرکہ کی بنا تے ہیں اس بیماری میں بہت فائدہ مند ہے دوسرے یہ کہ بہت سی سردی اور خشکی دماغ کے موخر پر غلبہ کرے اس طرح پر کہ اس کو مثل موم کے سخت کر دے اس سبب سے کسی چیز کا اس میں نقش نہ ہو سکے یہ قسم بہ نسبت پہلی قسم کے کم پائی جاتی ہے اس کی علامت ہمیشہ نیند نہ آنا اور دماغ کے موخر میں خشکی معلوم ہونی اور مرض مشکل سے کلام ٹھہر ٹھہر کرے اور کبھی گلا بھی گھٹتا ہوا معلوم ہو یا پھر پھلی طرف کو کھینچتا ہوا سمجھے علاج رطوبت اور گرمی پہنچانے کے لیے سفید جگ گوشت مرغ اور پرند جانورون کے چوزون سے اور بکری کے گوشت سے بنایا ہو کھائیں اور گائے کی نلی کا گودہ اور روغن بادام اور روغن بابونہ سر کے موخر پر ملین اور سردی کے پکے پانی اور بابونہ اور السی اور بنفشہ کے جو شانڈے سے نطول کریں اور کبھی برد سافج فساد ذکر کا سبب ہے اور اسکی علامت دونوں قسم کی علامتوں کے بیچ بیچ میں ہوگی اور ایسا ہی علاج دوسری قسم فساد فکر کے بیان میں وہ اس طرح پر ہے کہ جو فکر میں آئے فاسد ہو جائے یا اشیاء کے فکر کرنے پر قدرت نہ ہو یعنی مقدمات جزئیہ کہ معلومات سے حافظہ یعنی ذکر میں اور مقدمات کلیہ کہ عقل فعال میں حاصل ہون قوت مفکرہ ان معلومات جزئیہ سے ان مقدمات کو ترتیب نہ کر سکے اور فساد فکر کے چار سبب ہیں ایک یہ کہ سردی اور رطوبت اوسط دماغ پر کہ فکر کا مکان ہے غالب ہو اور جو کہ روح آسمن ہے سرد اور کشیف اور غلیظ ہو جائے اور فکر فاسد ہو جائے کیونکہ وہ روح کہ اوسط دماغ سے موخر کی طرف آئی ہے اور پھر موخر سے اوسط کی طرف پٹی ہے اور اسی حرکت کا نام فکر ہے اور یہ ظاہر ہے کہ حرکت طبیعی بدون حرارت طبیعی کے نہیں ہوتی اس لیے اس بطن کا مزاج بہ نسبت مقدم اور موخر کے مائل بجمارت ہے جو وقت بہ سبب عوارض کے اس بطن میں سے حرارت جاتی رہیگی بالضرور فکر میں آفت آئیگی اور فکر کم ہونا یا بالکل جانا سبب کی کمی اور زیادتی کے موافق ہوتا ہے دوسرے یہ کہ سردی خشکی کے ساتھ بطن اوسط پر غلبہ کرے تیسرے یہ کہ سردی سافج سے بطن اوسط مذکور پر غالب آئے چوتھے یہ کہ دماغ میں حرارت کا غلبہ ہو اور فساد فکر کا موجب ہو کیونکہ اس صورت میں روح نفسانی کی حرکت میں پریشانی آئیگی اور ہر ایک کی علامت اور علاج اسکے سبب کے موافق خواہ فساد ذکر میں یا دوسرے امراض دماغی میں تفصیل مذکور ہو چکا ہے اسکے موافق عمل کریں اور پوشیدہ نہیں کہ فساد فکر کی اس قسم میں لپ اور ملنے کی دوائیں مرض کی جگہ پر نیچے وسط

دماغ پر لگائی جائیں اور اس جگہ سے بعض آثار معلوم کر سکتے ہیں مثلاً اگر علت کا سبب سردی اور رطوبت ہو سر کے بیچ میں بوجھ معلوم ہو ایسا ہی خشکی اور گرمی جیسا سبب ہون اپنی علامات سے معلوم ہو سکتے ہیں اور سوز مزاج کی رعایت کا مادی اور سازج ہونے میں بارہا ذکر آیا ہے اسکے آثار کے موافق جیسی ضرورت پڑے کام میں لائیں فائدہ اگرچہ فساد فکر حقیقت میں نسیان نہیں ہو کیونکہ نسیان کہ اسکو بھولنا کہتے ہیں یہاں نہیں پایا جاتا مگر جو کہ تقدیرات باریک سے نتیجہ نکالنا اور مسائل علمی کو آپس میں تمیز کرنا فکر فاسد سے نہیں ہو سکتا اسلئے بطریق مجاز نسیان کی قسم میں شمار کیا اور جمہور ہی فساد فکر کو کہ امور خانہ داری کے بندوبست و اخلاق میں ہو محقق بولتے ہیں اور جو علوم اور مسائل باریک کے سمجھنے میں ہو اسکو بلا دت کہتے ہیں تیسری قسم فساد تخیل کے بیان میں یہ دو طرح پر ہے ایک یہ کہ امور تخیل میں ضعف اور نقصان آجائے دوسرے یہ کہ خیال بالکل باطل ہو اور امور تخیل یعنی خیال کے کام یہ ہیں کہ ان صورتوں کو محسوسہ کہ جس مشترک ادراک کرتی ہو اور ان صورتوں کو کہ جس کو زمین جمع ہو گئی ہوں اور ان محسوسات کو بھی جو اس سے غائب ہو جائیں ان صورتوں کو اسی کیفیت پر حاضر کر سکے اور خیال کے نقصان کے فعل کی یہ علامت ہے کہ آدمی خواب بہت کم دیکھے اور اگر دیکھے تو جاننے کے بعد بھول جائے ایسا ہی محسوسات کی صورتوں کو ضبط کر سکے اور اسکے باطل ہونے کی یہ علامت ہے کہ ہرگز خواب نہ دیکھے اور اگر کبھی دیکھے تو ہرگز یاد نہ رہے اور محسوسات کی صورت کہ فوراً غائب ہوتی ہے بھول جائے مثلاً بات کرنا ہو اور منہ سے نکلتے ہی بھول جائے کہ کیا کہتا تھا اور ایسا ہی چیزوں کو دیکھتا ہے اور غائب ہوتے ہی فوراً بھول جائے کہ کیا دیکھتا تھا فائدہ پہلے نظریں حافظہ اور خیال میں فرق کم معلوم ہوتا ہے اسلئے اسکی تصریح کی جاتی ہے کہ حافظہ کا یہ کام کہ محسوسات کے معانی جزئیہ کو کہ وہم یا تخیل سے اسکی طرف پہنچتے ہیں حفاظت کرے نہ ان محسوسات کی صورتوں کو اور نہ انکے معانی کلیہ کو کیونکہ معانی کلیہ کا خزانہ عقل فعال ہے اور مدد رکھنا نفس ناطقہ اور محسوسات کی صورتوں کی حفاظت کرنا خیال کا کام ہے جیسا گند چکا اور اسباب اور علامت اور علاج اس قسم کا وہ ہے کہ نقصان ذکر میں بیان ہو مگر یہ فساد تخیل اکثر بیہوشی سے ہوتا ہے اور فساد رطوبت سے پڑتا ہے اور طلا اور مروحات اور نطولات کا استعمال سر کے مقدم پر کرنا چاہیے کہ یہ مرض کی جگہ ہے اور فساد تخیل کی ایک قسم ہے کہ انسان میں چیز کو خیال کرے کہ موجود نہ ہو یا وہ چیز دیکھے کہ کھٹکا وجود خارج میں نہ ہو مثلاً ایسی صورت کہ آدھا انسان ہو اور باقی آدھا گھوڑا یا آدمی بغیر سر کا یا دوسرے تصور کرے اور علی ہذا القیاس میں فساد نقصان اور باطل ہونے کے سببے نہیں بلکہ تشویش یعنی پریشانی کے قبیل سے ہے اسکا سبب یہ ہے کہ سوز مزاج حار سازج یا صفر آدمی مقدم دماغ پر غلبہ کرے اس وقت دماغ کا مقدم گرم رہتا ہے اور تھننے خشک ہوتے ہیں اور طرح طرح کے رنگ اور مشغلے خیال میں آتے ہیں اور سازج اور مادی کا فرق بارہا مذکور ہوا علاج سازج میں ہر صبح تبدیل مزاج کے لیے شربت بنفشہ شربت نیلو فر گلاب اور عرق بیدر پانی میں ملا کر پین اور طلا اور رخن اور نطول کہ سر سام صفر آدمی میں بیان کیے ہیں کہ مقدم پر استعمال کریں اور مادی میں پہلے حقہ نرم اور طبوخ ہلیہ کے ساتھ تفتہ کریں اور تفتہ کے بعد مزاج کی تبدیل کریں فائدہ قوت نفسانی دماغ سے اٹھنے سے اور ٹھون کے وسیلے سے سب بدن میں پھیل جاتی ہے اور حس اور حرکت پہنچاتی ہے اور تعالیٰ کے حکم سے اور اس قوت کی دو قسم ہیں مدد کہ اور محرکہ پہلی قسم مدد کہ کے بیان میں اسکی بھی دو قسم ہیں ایک یہ کہ ظاہری امور کا ادراک کرے اسکو جو اس ظاہری کہتے ہیں وہ پانچ ہیں باصرہ شامہ ذائقہ سامعہ لامسہ دوسرے وہ کہ امور باطنی کا ادراک اسکا کام ہے اسکو جو اس باطنی بولتے ہیں

وہ بھی پانچ ہیں اور اس جگہ جو اس باطنی کا بیان مقصود ہے اس لیے جو اس ظاہری کی تفصیل کی کہ چندان پوشیدہ نہیں درپڑنہو جان کہ باطنی جو اس سے پہلی قوت حس مشترک ہے اور وہ ایسی قوت ہے کہ جو کچھ جو اس خمسہ ظاہری سے دریافت ہوا سمین پہنچتا ہے اس سبب سے اسکو مشترک کہتے ہیں اسکی جگہ دماغ کے بطن اول کا مقدم ہے اور دوسری قوت خیال ہے اور وہ حس مشترک کا خزانہ ہے کہ جو کچھ پاتی ہے اسکو سونپتی ہے اور اسکا مکان بطن اول کا موخر ہے اور حاصل یہ دونوں قوتیں بطن مقدم میں ہیں اور خیال کے فعل کا بیان سورتخیلہ میں مذکور ہو چکا اور تیسری قوت تخیلہ اسکو متصرفہ بھی کہتے ہیں اس اعتبار سے کہ صورت محسوسہ کہ خیال میں موجود ہیں انہیں تصرف کرتی ہے اور یہ تصرف یا ترکیب کے ساتھ جیسا دوسرا آدمی کو تصور کرنا یا تفصیل کے ساتھ جیسا انسان بے صورت کرنا جیسا فساد تخیل کی ایک قسم میں بیان ہو چکا اور یہ تصرفات اس قوت کے اس صورت میں ہیں کہ وہم صورت تخیلہ اور معانی جزئیہ میں اس سے خدمت لیتا ہے اس لیے کہ جب قوت عقل کی اطاعت و نفس ناطقہ کی خدمت کرتی ہے تب اسکا نام متفکرہ ہوتا ہے اور اس قوت کا نفس ناطقہ کی خدمت کرنا سو انسان کے اور کسی جاندار میں نہیں ہوتا اس لیے متفکرہ نہیں پاتی جاتی ہے مگر انسان میں اور فساد فکر کے معنی بیان کیے گئے اور اس قوت کی جگہ وہم اور خیال کے درمیان میں ہے چوتھی قوت وہم ہے وہ ایسی قوت ہے کہ معانی جزئیہ کو کہ محسوسات سے تعلق رکھتے ہیں ادراک کرے جیسا دوست کی دوستی اور دشمن کی دشمنی اسی واسطے بکری بھیرے کو دیکھتے ہی بھاگتی ہے اور جنسے مانوس ہو انکی طرف آتی ہے اور اس قوت کی جگہ بطن اول وسط کے آخر میں ہے اور پانچویں قوت حافظہ ہے وہ ایسی قوت ہے کہ ان معانی کو جو متفکرہ یا متوہمہ نے دریافت کیا ہو نگاہ رکھے اور اسکو متذکرہ بھی کہتے ہیں اس لیے کہ وہ بھولی چیزوں کو یاد دلاتی ہے اور وہ متوہمہ اور تخیلہ کا خزانہ ہے اور اسکی جگہ دماغ کا بطن موخر ہے اور دماغ کے بطنوں کا بیان اس باب کی ابتدا میں تشریح میں بیان ہو چکا دوسری قسم محرکہ کے بیان میں اسکی بھی دو قسم ہیں باعثہ اور فاعلہ اور باعثہ دو طرح ہے شہوانی اور غضبی شہوانی وہ ہے کہ نافع کی طرف حرکت کرنے کی باعث ہو اور غضبی وہ ہے کہ ضرر دفع کرنے پر حرکت کرنے کی باعث ہو اور یہ نفع و ضرر عام ہے کہ فی الواقع ہوا لگان کے موافق ہو اور فاعلہ وہ قوت ہے کہ پھون میں جاتی ہے تاکہ اس کے واسطے سے عضلہ کھینچے ہیں اور پھیلے ہو جائیں اور انکے بند ہونے اور کھلنے سے اعضا حرکت کریں اور فاعلہ باعثہ کی مطیع اور تابعہ ہوتی ہے۔

فصل دسویں مایخولیا کے بیان میں وہ اس طرح ہے کہ ظن اور فکر جس طرح پر طبیعت کا اندازہ نہ رہیں اور یہ بیماری سوا سوداوی مزاج کے نہیں ہوتی اور جاننا چاہیے کہ بعض طبیب اس مرض کا نام مایخولیا کہتے ہیں پہلے لام کے بعد نون ثابت کرتے ہیں مگر یہ کے ساتھ بہت مشہور ہے اور یونانی اس بیماری والے کو مایخولی کہتے ہیں اور جان لے کہ اس مرض کا سبب کلی وہ ہے کہ کوئی آفت دماغ میں آجائے اس سبب سے افعال دماغی بگڑ جائیں یا انہیں کمی آجائے یا پریشان ہو جائیں جیسے سبب کی قوت اور ضعف ہو اور اس کے اسباب سوداوی یا مرہ سودا اور مرہ سودا سولے نا طبعی ہے کہ ہر خلط کے احتراق سے پیدا ہوا کرتا ہے اب جاننا چاہیے کہ مایخولیا اپنے سببوں کے مختلف جگہ ہونے سے قسمت کلی کے طور پر تین قسم میں تقسیم ہوتا ہے پہلی قسم وہ ہے کہ مرہ سودا یا سوداے طبعی سے تمام بدن سولے سر کے بھرا ہو پھر بخارات سیاہ بدن سے دماغ کی طرف چڑھیں اور مرض کے باعث ہوں اور طبعی سے یہ مراد ہے کہ سودا سوختہ نہو والا نہ اس اعتبار سے کہ جتنا چاہے

لے با صرہ دیکھنے
کی قوت کا کھولنا میں
جو اور شام سو گھنٹے کی
قوت اور آفت کھینچنے
کی قوت اور اسکی
کی اور اسکی چھوٹنے
کی قوت

اُس سے زیادہ ہی نا طبعی کہہ سکتے ہیں اور ظاہر ہے کہ جب تک کوئی خلط مقدار طبعی سے زیادہ نہ ہو جائے مرض پیدا نہیں کرتی اور اس قسم کی علامت کلی بدن کا دہلا ہونا اور نا طاقتی اور ایام گذشتہ میں غذائیں جو سودا پیدا کرتی ہیں کثرت سے کھانا جیسے نمک شور اور نمکین مچھلی اور نمکین اور اسکے مانند اور نبض کی صلابت اور اختلاف بھی اور بہت سی کوشش اور مشقت کا پہلے ہو چکنا اس کا نشان ہے اور کبھی بدن کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے اور قارورہ صاف آتا ہے اور قارورے کی صفائی نضج سے پہلے ہوتی ہے اور نضج کے بعد سیاہی سے خالی نہیں ہوتا اور یہ قسم سب قسموں میں سالم تر ہے کیونکہ آدہ کسی ایک عضو میں مخصوص نہیں اور علامات جزئیہ جیسا سبب ہے ویسا ہی ہوتی ہیں مثلاً بہکنا اور ہنسا اور خوشی اور آنکھوں میں سرخی اور گون کا مسئلہ اور نبض میں عظم اور سرعت اور رنگ سیاہ مائل بسرخی ہونا سوداے دموی کے نشان ہیں اور باوجود ان امور کے اگر بیمار جو انکے بدن سے خون ^{بھرا} کا کھانا موقوف ہو جائے اور سابق میں تدبیریں گرمی اور رطوبت پیدا کرنے والی عمل میں آئی ہوں یہ سب خن کے احتراق پر تائید کرتی ہیں اور سوچ میں رہنا اور فکر کرنا اور ڈرنا اور خوف کرنا اور رونا اور بُرے بُرے خیال اور اکیلے رہنا نشان اُس سودا کا ہے کہ سوداے طبعی کے احتراق سے پیدا ہوا ہے سوداے طبعی کے احتراق کی قید اسلئے لگائی کہ سوداے غیر طبعی کے احتراق سے خون ہو جاتا ہے اور بہت تیزی اور بد خلقی اور بہکنا اور چلانا اور بیکاری کرنا اور جاگنا اور کم ٹھہرنا اور غصہ بہت کرنا اور ٹمس بن میں گرمی اور رنگ میں زردی اور زردیوں کی طرح دیکھنا اور خون ہو جانا نشان اُس سودا کا ہے کہ صرفا کے احتراق سے بنا ہوا ہے اور تدبیریں گرم و خشک پہلے عمل میں آئی ہوں فائدہ خون جس کا ذکر بیان آیا ہے اخلاط ^{برقی} سے جو توشب کے ساتھ ہوں مراد ہے اور توشب کو دہنے کو اور پہلو بہ پہلو چکنے کو کہتے ہیں اور تھکان اور ٹھہرے رہنا اور ٹمس میں حرارت کا کم ہونا اُس سودا کا نشان ہے کہ بلفم کے جلنے سے حاصل ہوا اور اخلاط کے احتراق سے یہ مراد ہے کہ اُس خلط کی ذات میں گرمی آجائے اور جو لطیف ہے تحلیل ہو جائے اور کیفیت باقی ہے اور سوداے غیر طبعی ہی ہے اگرچہ ہر خلط سوختہ سوداوی ہوتی ہے جیسا حکما نے کہا ہے جو خلط جلتی ہے سوداے غیر طبعی ہو جاتی ہے علاج دموی میں مہلت اندام اور باسلیق کی فصد کھولیں اور اگر تھما س طبع مایخولیاے دموی کا سبب ہے رگ صاف نہیں کھولیں اور ہمیشہ بنفشہ نیلو فر کا ذرا ہر ایک تین درم غناسات دانہ سپستان میں انہ نبات دس نرم جو سن دیکر شربت بنا کر پی لیں اور خلط پکنے اور نرم ہونیکے بعد مادے کو مطبوخ قیموں کے ساتھ استقراغ کریں اور تنقیہ کامل کے بعد غذائیں اور شربت اور ترمیوہ خوب فراغت سے کھلائیں اور حمام مرتب ہمیشہ کریں اور بکری کا دودھ پر ^{بھرا} دھنا اور بنفشہ نیلو فر برگ کا ہو جو نیم کوفتہ پوست خشخاش گل سرخ با بونہ پکا کر آبن کرنا اور روغن بنفشہ اور نیلو فر وغیرہ ناک میں لینا اور بدن پر لٹنا فائدہ سند ہے جان کہ غذاؤں میں سے گوشت چوزہ اور مرغیوں کا اور بکری کے بچے کا اور پالک اور روغن بادام اور مغز بادام اور انکے مانند سب مفید ہیں احتیاج کے موافق کام میں لائیں غرض چکنی اور ٹھہری غذائیں اور پھلی مرہ دار کھانے پر رغبت رکھیں اور میدے کی روٹی کہ عربی میں اسکو خبز سمید کہتے ہیں مفید ہے اور شربوں میں سے پتلے فالودے روغن بادام اور شکر ملا کر موافق آتے ہیں ایسا ہی گاسے کے دودھ کا وہی اور میووں میں سے تربوز اور گٹری اور ٹھا انگور اور ٹھیا سبب اور خر بوزہ مناسب ہیں اور سبب سے بہتر ریاضت کا چھوڑ دینا اور آرام اور سکون اختیار کرنا کہ سبب مطبوخ قیموں کی بلینہ کا بلی اسطو خود دس مویرتھی ہر ایک دس درم شاہترہ بسفانج سنا ہر ایک پنج درم

کوٹنے کی دو اکوٹ لین پھر تین رطل پانی میں پکائیں جب ایک رطل باقی رہے نیچے آتا رہیں اور اسی وقت دس درم اقیمون ڈاکر چھوڑ دیں کہ سرد ہو جائے پھر چھان لین اور ایک درم غارقیون دو درم ایلو اباریک پیکر شہین ملائیں اور شکر سے میٹھا کر کے پین اور صفراوی میں پہلے تربیب کے لیے لعاب و شربت مرطبہ دین اور تربیب حاصل ہونیکے بعد مرض کے مادہ کو مارا الجہن اور اس حشاندے سے کہ مذکور ہوتا ہے استفراغ کریں تنقیے کے بعد سرد اور ترخیروں سے مزاج کی تبدیل کریں اور ریاضت کو ترک کریں اور آرام اور ٹھہرنا اور راگ سننا لازم چھین کیب مطبوخ کی پوست لہیزہ زرد قمر ہندی شاہترہ ہر ایک دس دم آلو پس نہ پستان پچاس دانہ گل مسخ تخم کاسنی ہر ایک پانچ درم کوٹنے کی چیز کو کوٹ ڈالیں اور تین رطل پانی میں پکائیں جس وقت کہ ایک رطل رہ جائے نیچے آتا رہیں اور فوراً دس درم اقیمون اسی میں ملا دیں اور چھوڑ دیں کہ سرد ہو جائے پھر چھان کر ایک انگ سقمونیا اور ایلو ادھویا ہوا ایک درم نسوت ایک درم ملا کر بیس درم ترنجبین اور شہرشت یا نبات سے میٹھا کر کے پین اور ترکیب ایلوے کے دھونکی یہ ہے کہ صبر سقو طری حنی ایلو ایک رطل لیکر کوٹ کر چھلنی سے چھائیں پھر سنبتین و می بالچھر چرائتہ دار چینی تاج عود بلسان جب بلسان مرچیا کندکر مسطکی ہر ایک تین درم لیون اور دو رطل پانی میں پکائیں جب ایک رطل سہ چھان لین اور ایلوے کو پھر کی کھل میں جو شانڈہ مذکور کے ساتھ پس لین جب باریک ہو جائے ایک برتن میں بکھدیں کہ صاف ہو جائے اور سخت ٹکڑے جو رہیں جدا کریں اور پھر جو شانڈہ مذکور میں پس لین جتنا باریک ہو بہتر ہے پھر برتن میں بکھیں کہ ٹھیکہ جائے اور اسکا پانی آہستہ آہستہ نکال دین تاکہ ایلو باقی رہ جائے پھر ایلوے کو سکھاویں اور تین درم زعفران پیکر شہین ملائیں اور اٹھارکھین اور ضرورت کی وقت بقدر احتیاج دو این ملائیں اور دھویا ہوا بغیر دھونے ہونے کی نسبت زیادہ نافع ہو نہیں تو بے دھونے اگر کام میں لائیں بہت اہمال کرنا ہے اور سوداوی میں ہر روز بار الاصول دین باگا و زبان نیلو فر بنفشہ ہر ایک تین درم بالنگو دس درم کلقد دس شقال افسے جلاب نائین جب تک کہ نضج ظاہر ہو اور جو خون زیادہ ہو پہلے فصد کھولیں اور نضج کے بعد مادہ کو مطبوخ اقیمون اور ایارجات سے اور ان بیٹوں سے کہ سودا کے استفراغ میں مخصوص اور صداع شرکی میں کور ہو میں استفراغ کریں اس مرض کے علاج میں جب کور کے اجزائیں ایارج فیکر اور سطون ووس بھی ملاویں اور مناسب ہو کہ آسانی سے اور بدفعات استفراغ کریں تاکہ مادہ بھی سب نکلیں اور قوت بھی قائم رہے کیونکہ سودا کا مادہ آسانی سے نہیں نکلتا جیسا اسکی ارضیت کے ظاہر ہے اور ایارجات کے استعمال میں جسکا عمل ضعیف ہو اس سے شروع کریں مثلاً پہلے ایارج فیکر استعمال کریں اسکے بعد احتیاج کے موافق ایارج جالینوس اور ایارج روفس اور ایارج لو غا ذیا کرہ پہ اس ماہ الاصول کی کہ اس جگہ کام آتا ہے بیج با دیان بیج کاسنی ملہٹی بسفاج گا و زبان بادرنجبویہ ملیہ کابلی ہر ایک سے بقدر احتیاج لیکر پکائیں اور جس طرح مذکور ہوا اقیمون ملا کر اور ترنجبین سے میٹھا کر کے پین اور تنقیے کے بعد تربیب میں کوشش کریں یعنی مرطبہ غذائیں کھانے اور حمام کرنے اور رطل کرنے سے اور شربت مزاج کے موافق استعمال کریں اور مارا الجہن نہایت مفید ہے اور تنقیے کے بعد دماغ اور دل کو مضرات موافق سے تقویت دینا چاہیے اور دماغ کی تقویت اس واسطے چاہیے کہ اگر باقی مادے سے سیاہ اجڑے پڑھیں انکو قبول نہ کرے اور دل کی تقویت اس لیے ہے کہ بالینویا بدون دل کی شرکت کے نہیں ہوتا ہے شیخ نے کہا ہے کچھ اسکا عجب نہیں کہ بالینویا کا بیدار دل سے ہو اگرچہ اسکا استحکام دماغ میں ہو کیونکہ یہ ممکن ہے کہ پہلے دل کا مزاج فاسد ہو جائے پھر دماغ اسکا تابع ہو یا پہلے دماغ کا مزاج فاسد ہو اسکے بعد قلب کا اور اسکی

روح کا مزاج فاسد ہو اور اس روح میں سے جو دماغ کی طرف جاتی ہے فاسد ہو اور اسکو بھی فاسد کرے کیونکہ روح دماغی روح قلبی کے ساتھ مل رہی ہے اور اسی کے جوہر سے ہر سوزا زم ہو کہ سب اقسام میں خصوصاً اس قسم میں دماغ اور دل کی تقویت میں کوشش کریں جب تک خوف اور ڈر اور غم نائل نہ ہو پھر اگر مزاج گرم ہو تو تقویت کے لیے جو کچھ عققان گرم میں بیان ہو کام میں لائیں اور جو مزاج سرد ہو نو شدار و اور دوار المسک کھلائیں ترکیب اس نو شدار و کی کہ رازی نے تالیف کی اور مفرح اسکا نام ہو گل سرخ چھ درم سعد کو فی پانچ درم قرفل مصطکی با پچھتر اسارون ہر ایک تین درم قرفہ زرنب عفران ہر ایک دو درم دانہ الائچی بسبب جو زبوا ہر ایک ایک درم آملہ ایک رطل آملہ کو سات رطل پانی میں پکائیں جب تین رطل رہے لگو چھان لیں اور آدھا رطل شہد اسیں ملائیں اور پھر جوش دین جب گاڑھا ہو جائے پیچھے اتار کر دوائیں باریک پیکر اسیں ڈالیں اور بید کی لکڑی سے کہ سر اسکا چمچے کی طرح چوڑا ہو ہلاتے رہیں تاکہ مل جائے اور وہ مینے کے بعد استعمال کریں اور یہ دوا فرحت بخشی ہے اور رنگ کو صاف اور ہضم کو اچھا کرتی ہے اور بوڑھا پادیر تک روکتی ہے اور جاننا چاہیے کہ اس ترکیب میں شہد صرف آدھا رطل ہے مگر بعض طبیب قند اور شہد آدھوں آدھیا صرف قند ہی یا زرا شہد ضرورت کے موافق دو رطل ڈالتے ہیں مزہ دار ہونیکے لیے لیکن سمرقندی نے اپنی قزبادین میں بھی آدھا رطل لکھا ہے ترکیب و اور المسک گرم کی زرباد دروچ عفری مروارید ناسفتہ کہر بلسد ہر ایک س درم ابرشیم خام ہمین سفید ہمین سرخ سنبل اناہ الاچی خرد ہر ایک پانچ درم اشہ دار فلفل زنجبیل ہر ایک چار درم مشک دو درم کوٹ چھان کے شہد میں معجون بنالیں ترکیب بار الجبن کی بکری کا دو درم ایک رطل پکائیں اور پکتے وقت جوش کی حالت میں پیچھے اتار کر ایک اوقیہ سلجمن بادویا فقیونی اسپر ڈالیں اور ملائیں پھر صاف کر کے پین اور دوائیں بار الجبن کا طریقہ تفصیل مذکور ہو چکا اور بلغمی میں منضج پینے اور فصیح ظاہر ہونیکے بعد مادہ کو اس مطبوخ سے نکالیں ہلیلیہ کا بلی شاہترہ ہر ایک دس درم سناسات درم بسفاج بالنکو ہر ایک تین درم سب کو پکائیں اور بطریق مقرر دس درم فقیون اسیں ملائیں اور سرد ہونیکے بعد صاف کریں اور ایک درم نسوتا اور ایک درم غارقون باریک کر کے اسیں ڈالیں اور شکر سے میٹھا کریں اور بقدر ضرورت حسب احتیاق اول کھا کر اسکے اوپر یہ جو شانہ پین اور ہمیشہ خام کرتے رہیں اور روغن نار دین روغن زنبق بدن پرین اور گوشت مرغ کے چوزہ اور تہوا اور پچھٹیش یک سالہ کا اور خود آب شیرہ مغز قرطم کے ساتھ تناول فرمائیں اور ترقیہ کامل کے بعد یہ مفرح نافع ہے ترکیب بالنکو پوست ترنج قرفل مصطکی قرفہ دار چینی جو زبوا دانہ الائچی نارمشک ہمین سرخ ہمین سفید زرباد دروچ زعفران تخم بادوچ تخم قرمبہ مشک ہر ایک دو درم مشک خالص ایک انگ سب سے پس لیں اور چالیس عدد ہلیلیہ اور بیس عدد آملہ نیکوب کر کے تین رطل پانی میں جوش دین جب ایک رطل رہے چھان لیں اور ایک رطل شہد خالص یا کچھ زیادہ کے ساتھ قوام کریں اور آگ کے اوپر سے اتار کر دوائیں پسپی ہوئی ملائیں اور کبھی کبھی ایک مثقال کے برابر تناول کیا کریں اور بعضوں نے پوست ہلیلیہ پچاس درم اور آملہ مقشر پچھتر درم لکھا ہے اور بجائے شہد ترنجبیمین - دوسری قسم وہ ہے کہ مرہ سودا سر میں جگہ پکڑے اور تمام بدن میں نہ پھیلا ہو مگر ہو سکتا ہے کہ باوجود دماغ میں ٹھہرنے کے کچھ اسیں سے بعض بدن میں سے بھی علاقہ رکھے اور مایخولیا کی یہ قسم سب قسموں سے بڑی ہے اکثر باریک فکر والوں کو کہ رات دن مسائل باریک کے حل کرنے میں مصروف رہتے ہیں عارض ہوتی ہے اور دوس نے کہا یہ مرض بہت سے فلسفیوں کو جیسے افلاطون

اور اسکے ہمسرون کو اور طبری نے کہا میں نے بہت سے فاضلون کو دیکھا کہ اکیلے رہنے لگے اور علوم کے سوا اور شغل چھوڑ دیے اور
 اومیون سے تنہائی اختیار کی پھر انکے اخلاط جل گئے اور انکو مایو لیا ہو گیا چنانچہ ایک انھین میں سے فارابی ہو اور اسکے سوا اور بہت سے
 آدمی وراس قسم کی علامت یہ ہو کہ بڑا فکر والا ہو اور وسواس میں ہمیشہ رہے اور ہمیشہ زمین پر ایک چیز کی طرف دیکھے جائے اور سر اور منہ دہلا ہو باقی بدن
 گوشت معتدل ہو اور انھیں گڑ گئی ہوں ورنہ سست و رصغیر اور مختلف اور صلب ہو اور قارورہ رقیق اور صاف ہو اور مرض ہو نیسے پہلے جانے
 کا اور فکر کی کثرت اور دھوپ میں خصوصاً ننگے سر پھر نیکا اور وہ غذائیں جو دماغ کو ضرر رکھتی ہیں جیسے لہسن اور پیاز اور گندنا بہت کھانیکا اتفاق
 پڑا ہو گا علاج اگر خون میں امتلا پائے پہلے رگ سر و کھولیں پھر غور کریں کہ خون نر سیاہ ہو یا مائل بسرخ یا صرف سرخ جہاں کہ سیاہ ہو بندہ کریں
 جب تک کہ خون کا رنگ پلٹ جائے یا ضعف کا خوف کریں اور خون مذکورہ دلالت کرتا ہے کہ مواد سوختہ باوجود دماغ میں جگہ پر نیکے بدن میں بھی پھیل گیا
 ہو اور جس جگہ سیاہ مائل بسرخ ہو بقدر معتدل نکالیں اور زیادتی نہ کریں اور جہاں کہیں سرخ اور صاف نکلے جان سکتے ہیں کہ مادہ دماغ کی رگوں میں
 رک رہا ہو اسی میں سے کچھ بدن میں پھیلا اب قیفال کے عوض رگ پیشانی کھولیں تاکہ مادہ نفس عضو سے آسان طریق سے نکل جائے اور صاف کی ضد
 سرور کی ضد سے بہتر ہو خاص کر جس جگہ استفراغ امانہ کے ساتھ منظور ہو خصوصاً عورتوں میں بشرطیکہ جہاں قباس طث سبب ہو اور چاہیے کہ ضد کے
 بعد خلط غالب کے مطبوخ اور خوب کے ساتھ جو لائق اس خلط کے ہوں استفراغ کریں اور انکے باقی فصل میں تفصیل سے بیان ہو چکا مگر جب تک دماغ
 اور خلط کو رطوبت نہ پہنچائیں مسهل نہ دین کیونکہ مادہ آسانی سے نہ نکلے گا اور رطوبت پہنچانے کی تدبیر یہ ہے کہ ہفید باجات کھلائیں جو موٹی مرغیوں اور
 بزغالیہ اور برہ کے گوشت سے اور سمک رضراض سے بنے ہوں اور فالودہ کہ نشاستہ اور شکر اور خشخاش اور روغن بادام سے بنا لیں تناول کریں
 اور مرطب و غنوں میں نیگم کر کے سر ڈوبار کھیں اور تفریق سر کا بیان صداع میں گند چکا اور اور طریق کے اثر کی انتہا یہ ہو کہ ناک کے سوراخ میں تری ظاہر ہو
 اور جو مقشر اور بنفشہ اور نیلوفر اور برگ کا ہو چکا کر اسکا پانی بھی سر پر ڈالیں اور مغز تخم کہ و تخم کا ہو مغز تخم تری گل نیلوفر بنفشہ عورتوں کا دودھ ملا کر سر پر لپکے ہیں
 اور شربت مرطب کہ بار بار چکا کر آیا ہو پین اور شٹھے پانی سے حمام معتدل میں غسل کریں اور سرد تر مکانوں میں ٹھہریں اور سرد تر خوشبو کے پھول اور گلاب
 کثرت سے سوکھیں اور بہت سونا جس کسی خوب جلد سے ممکن ہو مفید ہو اور جو چیز ضرر رکھتی ہو جیسے ریاضت اور فکر اور جماع وغیرہ انکے مانند اس کو
 چھوڑ دین اور تھپے کے بعد پھر ترطب میں کوشش کریں یہاں تک کہ دماغ سے وہ خشکی جو کہ اشتراق اور استفراغ کے سبب آگئی ہو زائل ہو تیسری قسم مایو لیا
 عراقی کے بیان میں اس طرح ہے کہ خلط جاو سوادی معدے یا اسار یا قیاطحال یا مرق میں جمع ہو جائیں پھر انہر سیاہ جس عضو میں سے کہ مادہ کا محل ہو
 صعد کر کے دماغ میں پہنچیں اور یہ مرض پیدا کریں اور مادہ مذکور جس عضو میں ان اعضا سے مکان پکڑتا ہو مرق میں نفع ضرور پیدا کرتا ہو اسلئے مرق
 کے لفظ کے ساتھ منسوب کیا ہوا نفع کے لازم ہونے کی جہت سے مایو لیا نافذ اور نفع مرقیہ بھی کہتے ہیں فائدہ مرق قاف کی تشدید سے اس غشا
 مستبطن کو کہتے ہیں کہ باہر سے اشتاکے اور کھنچ رہا ہو اور کھنچ مرق کا لفظ شکم کے پوست پر بولتے ہیں جیسا امراض صفاق میں بیان کریں گے اور اشتا
 شکم کے اندر کے اعضا کو کہتے ہیں جیسے معدہ اور جگر اور اسار یا قیاطحال اور اسما وراس قسم میں جو تعلق مادے کا ان جارون اعضا کے ساتھ ہوا اسلئے

معدہ اور جگر اور اسار یا قیاطحال اور اسما وراس قسم میں جو تعلق مادے کا ان جارون اعضا کے ساتھ ہوا اسلئے

کے ساتھ واجب ہوتا ہے اور قز کی سب اقسام میں ممانعت ہو اور نقصان اُسکے نفع سے زیادہ ہے یہ بات پوشیدہ نہیں ہے مگر جسکو کہ آسان فرماتے اور مادہ فضاے معدہ میں ہو فائدہ اگر مادہ بلا ورم مرق میں ہو روغن گل اور سنبل اور مصطکی نگیرم معدے کی جگہ خصوصاً نم معدہ پر ملنا اور سوس گرم سے تکیہ کرنا اور بابونہ اکیلل الملک برگ اترج کے پانی سے نطول کرنا ریح کی تجاہل کیواسطے فائدہ مند ہے اور تکیہ رطب نسبت تکیہ پاپ کے زیادہ مفید ہے کیونکہ رطیب و تحلیل و نون حاصل ہوتی ہے ایسا ہی جس عضو میں کہ مادہ ہو اس عضو کے تکیہ اور تقویت میں جس طرح کہ اپنی اپنی جگہ بیان آیا ہے تو جہ کرین اور جاننا چاہیے کہ بالیخو لیا کے احوال جیسے مادے کا محل مختلف ہو یا جیسے کوئی دوسری خلط اُسمین مل جائے اسی کے موافق مختلف ہو کرتے ہیں مثلاً اگر مادہ دماغ کے اوسط میں کہ تیز اور تفکر کا محل ہے آجانے عقل اور تیز باطل ہو جاتی ہے اور اُسکے سب کام بگڑ جاتے ہیں اور جو مادہ دماغ کے اگلے اجزائے خیال کا مکان ہے وہاں سب خیال باطل ہونگے اور جو مادہ دماغ کے سبب اجزائے خیال و رائد لیشہ اور قول اور فعل سب میں خرابی آجائے اور اختلاف دوسرے خلط کے ملنے سے اس طرح ہوتا ہے اگر سودا صفر کے ساتھ اکٹھا ہو بیمار کے مزاج میں خصہ اور تیز ہوگی اور اگر بلغم ملے یا سودا میں بیمار کو تکان ہے اور آرام خوش آئے اور بار بار بیان کیا ہے کہ سودا جس خلط کے احتراق سے ہوتا ہے اس خلط کی کیفیت سہین ہوتی ہے اور اُسکے نشان اُسپر گواہ ہوتے ہیں۔

فصل دیوانگی کے اقسام میں اور یہ سب بالیخو لیا کے قبیل سے ہیں دیوانگی کی جو چار قسم ہیں اسلیے اس فصل کو ہم چار قسم میں بیان کرتے ہیں پہلی قسم قطب کے بیان میں اسکی یہ علامت یہ ہے کہ بیمار نہایت ترش رو ہے ایک جگہ نہ ٹھہرے ہمیشہ بیودہ سرگردان پھرتا رہے اور آدمیوں کی طرف سے گمان کرے کہ میرے مار ڈالنے کی فکر میں لگ رہے ہیں اسلیے تمام دن قبرستان اور مکانات ویران میں چھپا رہے اور رات کی وقت باہر نکلے اور بعض اس بیماری والے خوف نہیں کیا کرتے مگر نہایت ترش و تاسف دہ زرد رنگ بان خشک و گرم ہوتے ہیں اور شاید آدمیوں پر بھی حملہ کرین اور جنگل میں جو پاپیوں کی طرح چاروں ہاتھ پانوں پر پھرتے رہیں اور کبھی اس بیماری والے کی پندلیان بہت پھرنکی بہت سے زخمی ہو جاتی ہیں اور زخم بہنیں بھرتا اور رات کے پھرنے اور کاٹنے پھرنے سے تمام پانوں چھل جاتے ہیں اب جاننا چاہیے کہ اسکی وجہ تسمیمہ میں اطباء نے خلاف کیا ہے شیخ نے کہا کہ قطب ایک جانور ہے کہ پانی پر جلد جلد پھرتا ہے وہاں آگے پیچھے غیر مقرر نگی حرکتیں کرتا ہے ہر گھڑمی غوطہ لگاتا ہے اور نکل آتا ہے اس بیماری کا مبتلا جو اسی طرح کی حرکتیں کرتا ہے مرض مذکور کا قطب نام رکھا ہے اور کہتے ہیں کہ قطب تبامعط یعنی بھیرے بال گرے ہوئے کو بولتے ہیں اس بیماری والا جو آدمیوں پر حملہ کرتا ہے اور بصورت چار پاپیوں کے پھرتا ہے اور بھیر لویں کی طرح آوازین کرتا ہے اسلیے اس نام سے مشہور ہوا اس سبب سے اسکو ذنبامعط اور علط الذنب بھی کہتے ہیں اور اُسکے نام رکھنے کی وجہ میں کچھ اور بھی وجہ کہتے ہیں مگر اس مقام میں اتنا ہی مناسب سمجھنا علاج اگر ضرورت ہو خون نکالیں اور نضج کامل کے بعد مادے کا استفراغ قیمیوں کے جو شانڈے اور اُسکے مانند سے کرین اور تکیہ کے بعد مزاج کی تعدیل نطولات و روغن سرد تر سے کرنی چاہیے اور اور تدرین سردی اور رطوبت بڑھانیوالی جبک بیان گذرچکا استعمال کرین اور رطیب میں مبالغہ کرنا چاہیے اور غذاؤں میں سے جو لطیف اور مناسب ہو کھلائیں اور فکر و زور ہونیکے لیے جس طرح سے بن پڑے سلانا اور بہانے فکر دفع ہونیکے کام میں لانا واجب ہے اور شیخ رحمہ اللہ نے کہا ہے جسوقت کہ تکیہ

مفید نہ پڑے چاہیے کہ سر پر اور ہڈی پر بارین اور تارک سر پر داغ دین کہ یہ کام قوت نفسانی کو چوکاتا ہے اور بیمار کو ہوش میں لاتا ہے دوسری قسم مایا کے بیان میں اور مایا یونانی زبان میں خون سمعی کو کہتے ہیں یعنی درندہ کی طرح رازی کہتا ہے کہ بعض متاخرین نے مایا کا ترجمہ جنون بلکہ کیا ہے یعنی بھڑکا ہوا اسکی یہ علامت ہے کہ درندوں کی طرح پھرے اور جو چیز دیکھے توڑ دے اور پھاڑ ڈالے اور ہمیشہ ارادہ کرے کہ آدمیوں پر آپڑے اور اسکی نظر آدمیوں کی سی نہ ہو بلکہ درندوں کی طرح دیکھے تیسری قسم دارالکلب کے بیان میں یہ بھی مایا کی ایک قسم ہے کہ جو صاحب مایا کبھی غصہ اور گرمی اور کبھی خوشامد اور خرمی کتوں کی طرح کرتا ہے اس نام سے بولتے ہیں اور اسکا دارالکلب اس وجہ سے نام رکھا ہے کہ اگر بیمار مذکور جس کسی کو کاٹے تو وہ مر جائے جیسے باؤلا کتا اور جاننا چاہے کہ علت مایا کا مادہ صفراء سوختہ کا بخار ہے کہ دماغ میں اکٹھا ہو جائے یا سوداے سوختہ کا بخار اور جو سودا کے ہی احتراق سے پیدا ہوا اسکا نشان یہ ہے کہ اسکا بیمار متفکر اور خاموش ہے اور اگر کبھی کلام کرنے لگے تو اتنا بولے کہ سننے والے کو سچا چھڑانا مشکل پڑے اور جو غصہ آئے بڑی دیر میں ٹھنڈا ہوا اور بلا بدن رنگ سیاہی مائل ہو اور جو صفراء کے احتراق سے ہوا اسکا یہ نشان ہے کہ نہایت بیقرار ہو اور جلد شرارت کرنے لگے اور شرارت جلدی سے موافق ہو جائے اور خلق اور غم اور سوچ میں ہنا اس قسم کا نشان ہے اور اس مرض میں اور دماغ کے ورم میں یہ فرق ہے کہ دماغ کے ورم میں حمی کا لازم ہونا شرط ہے جو خلاف اسکے کہ یہ بے تپ ہوتا ہے علاج نضج اور تربیب کے بعد سبب کے موافق تفتیح کریں اور تفتیح کے بعد بھی مرطبات سے دست کش نہیوں دوا میں بھی اور غذا میں بھی اور تفتیح کے بعد لازم ہے کہ قلب کی تقویت سفوحات اور موافق غذاؤں سے کریں چوتھی قسم صبارا کے بیان میں یہ لفظ سریانی ہے جو جنون کے معنوں میں اور ایسا معلوم ہوا کرتا ہے کہ گویا مایا اور قرینطس اکٹھے ہو گئے اسکی علامتیں یہ ہیں کہ شروع میں بہت جاگنا اور بیمار بیقرار اور پریشانی حال رہے اور نیند میں ڈر کر جاگ اٹھے اور سانس چڑھے اور ہونکنے لگے اور سوال کے موافق جواب نہ دے اور بھولنے کی عادت ہو آنکھوں میں سُرخی اور گرانی معلوم کرے اور یوں جانے کہ کوئی خیر آنکھ میں گر پڑی ہے اور خود بخود آنسو نکلیں اور قارورہ سفید اور رقیق ہو اور کبھی ہوتا ہے کہ پیشاب نہ آئے اسلئے پیرو پر ہاتھ مارے اور ملے اور بیعتلی سے کہ نہ سکے کہ کیا ہے اور کبھی بدن بھی کاٹنے لگتا ہے علاج سر سے مادہ جذب کر نیکے لیے اور ابخرے کو منع کر نیکے واسطے جو سر سام صفراء میں مذکور ہے استعمال کریں مگر تربیب میں بہت کوشش کریں اور ہاتھ پاؤں کا باندھنا واجب سمجھیں اور باندھنے کے بہت فائدے ہیں ایک یہ کہ ہاتھ پاؤں مارنے سے باز رہے کہ اس سے بیماری کا سبب ترقی پکرتا ہے دوسرے یہ کہ دماغ سے مادہ چھ آئے تیسرے یہ کہ آپ کو یا اور کو ہلاک نہ کرے طبری نے کہا میں نے دو شخصوں کو دیکھا کہ اپنے آپ کو بچ کر ڈالا اور بہت مرد عورتوں کو طبرستان اور دیلم میں دیکھا کہ اپنے آپ کو درخون میں لٹکاتے تھے۔

فصل اختلاط عقل و ہڈیان کے بیان میں یہ مایا کی ایک قسم ہے اور وہ ایسی آفت ہے کہ فکر کے فعال میں پیدا ہوا اس طرح سے کہ فعال بدل جائیں اور پریشان ہوں نہ اس طرح سے کہ باطل ہوں اور نقصان آئے اور یہ بدون حرارت کے نہیں ہوا کرتا اور اس فصل کی سبب علت کے موافق تین قسم ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ بیماری کا مبداء دماغ ہو یہ چھ طرح پر ہوتا ہے ایک یہ کہ دماغ کے اجزاء خصوصاً بطن اوسطہ فکر کا مکان ہے مرہ سوز سے بھرنے اسکی یہ علامت ہے کہ بیمار نکلیں اور بطن ہے جیسا کہ مایا کی مایا میں بیان کیا دوسرے یہ کہ سوز صفراء سے ہے چھٹھمین مایا اسکی علامت مندوں کی سی عادت

ولاوری تیسرے یہ کہ سو داغ و موی سے بھر جائے اسکی علامت خوشی اور ہنسنا اور گین بھولنی چوتھے یہ کہ داغ میں مرہ صفر سے استلا ہوا اسکی علامت گرمی کا بھڑکنا اور بقیاری اور سر میں اور حلق میں گرمی کا معلوم ہونا اور بدن کی رنگت میں زردی یا چوین یہ کہ بلغم عفون تیز سے استلا ہو جائے اسکی علامت بہکنا متانت کے ساتھ اور بیمار اپنی بھوون کو ہاتھ سے اور چڑھائے اور سر میں گرانی ہو چھٹے یہ کہ حرارت اور یوست سافج داغ میں آکر خٹلاط اور ہڈیان کی باعث ہو اسکی علامت ہلکان اور خشکی داغ میں اور ہمیشہ جاگنا اور سواد کی علامتیں ہونی دوسری قسم وہ ہے کہ علت کا سبب ار داغ نہو بلکہ معدہ یا مرق یا رحم یا اوعیہ منی یا اور کوئی عضو خاص ہو پھر ان اعضا میں سے کسی ایک عضو سے داغ میں ضرر پہنچے اور خٹلاط کا باعث ہو اور ضرر کا پہنچنا یا تو صرف اس بڑی کیفیت کے سبب جو عضو آفت رسیدہ سے داغ کو پہنچتی ہے ہوتا ہے یا گرم انخرے کے چڑھنے سے اور اس قسم کی علامتیں اس عضو میں آفت پہنچنا پھر خٹلاط اور ہڈیان پیدا ہونا علاج اسکا یہ ہے کہ اس عضو کا علاج کریں تیسری قسم یہ کہ بخارات تیز تمام بدن سے اٹھکر داغ میں آئیں اور اختلاط پیدا کریں جیسا تپ لازمی میں ہوتا ہے اسکی علامت پہلے تپ ہونا اور اسکا علاج یہ ہے کہ تپ کا علاج کریں تیرہویں فصل رعونت اور حمق کے بیان میں کہ مایخو لیا کی ایک قسم ہے اور وہ اس طرح ہے کہ فکر کے افعال عملی کاموں میں جیسے کاروبار گھر کے اور لوگوں سے معاملہ کرنے میں بگڑ جائیں یا کم ہو جائیں اسی جہت سے اس علت والا کام بے حاصل لڑکون کی طرح کرتا ہے اور اسکا نخل مشہور اور آسان چیزوں میں ثابت اور سلامت ہوتا ہے مگر انجام امور میں بہودہ اور اس مرض کے دو سبب ہیں ایک یہ کہ صرف سردی یا خشکی کے ساتھ داغ کے بطن اوسط میں کہ فکر کا مکان ہے آجائے دوسرے یہ کہ بطن مذکور کے اوعیہ کے تجا و لیف میں بلغمی مادہ حاصل ہو سو اگر سردی اور خشکی یا صرف سردی کے سبب ہو اسکی علامت ناک میں خشکی اور نیند نہ آنی اور حمام کرنے اور سر پر گرم پانی ڈالنے سے نفع پانا اور سردی اور خشکی کے اسباب کا پہلے ہونا علاج تسخین اور تربیب کی واسطے موٹی مرغیوں کا گوشت اور اسفید پاجات دار چینی اور خولجان کے ساتھ خوشبو کر کے کھائیں اور میٹھی چیزیں معتدل اور میٹھے فالودے روغن بادام میں ملا کے بہت مفید ہیں اور روغن خیری اور بابونہ سر کے اوسط پر لٹا اور حسائش گرم و نرم یعنی نباتات خشک پکا کر اسکا پانی سر پر ڈالنا فائدہ مند ہے اور اگر بلغم کے سبب سے ہو اسکی علامت اور علاج اس نسیان کی علامت اور علاج کے مانند ہوا کرتا ہے کہ جب کا سبب فساد فکر ہو اور فساد کا موجب سردی اور بلغم ہوے ہوں۔

چودھویں فصل عشق کے بیانیہ اور وہ عشق سے مشتق ہے اور عشقہ لبلا ب کی ایک قسم ہے کہ جب کسی درخت پر لپٹتا ہے سکو سکھلا دیتا ہے اس جہت سے کہ یہ مرض بھی بیمار کو خشک کر دیتا ہے سکا یہ نام رکھا اور یہ ایسا مرض ہے کہ لوگ اسے اپنے آپ لگا لیتے ہیں اور مستحکم ہونیکے بعد ہر وقت تکلیف رہنے اور تنہا اور چپ رہنے اور کام نہ کرنے میں بعینہ مایخو لیا کی صورت ہو جاتا ہے اور اپنے آپ بیماری لگا لینے کے یہ معنی ہیں کہ آدمی بعضی صورتوں کے اچھے ہونے میں بہت فکر کرے اور انکے دیکھنے کا خیال رکھے وہ مشتوق واقع میں خوبصورت ہو یا نہو اور کبھی شہوت کی زیادتی اور جماع کی فکر کا موجب اور خوبصورت کے دیکھنے کا باعث ہو کرتی ہے غرض حسب طرح کہ ہو ہمیشہ فکر میں رہنے سے خون جلکر سودا ہو جاتا ہے اور سبب اسکا کام پانا ہے اور عشق کی علامت یہ ہے کہ آدمی خاموش اور سر جھکائے رہے اور جو سے یاد رکھے بھول جائے آنکھیں گڑ جائیں اور حرکت

کرتی رہیں اور خشک ہوں مگر روٹیکے وقت اور ایسا معلوم ہو کہ گویا ہر وقت کسی اچھی چیز کی طرف دیکھتا ہے نہایت محبت سے اور آدمیوں میں پھینکا
 بر اجلے اکیلے رہنا خوش آئے اور نبض میں اختلاف ہونا اور لبنی لبنی سانس لینا اسکا نشان ہے خصوصاً اگر معشوق کو دیکھے یا اسکا نام سنے اور
 آثار کی کمی اور زیادتی سبب کی قوت اور ضعف کے موافق ہوتی ہے علاج مزاج اور بدن کی ترتیب ان تدبیروں سے کہ بالینجو لیا میں مذکور ہیں اور غذا
 کرنی چاہیے اور اسکا زیادہ خیال رکھیں کہ اسکا اندیشہ موقوف ہو جائے اور یہ اس طور بن پڑتا ہے کہ راگ اور مزاج اور قصے اور کہانیاں زاہدون کی باتیں اور
 ایسے ہی جو امور طبیعت کے مناسب ہوں اور شغل کا موجب سمجھیں انہیں مشغول رکھیں اور جھگڑے کے کاموں میں ڈال دین اور معشوق کی بری بری باتیں
 اسکے آگے بیان کریں اس طرح کہ وہ یہ غرض نہ سمجھے اور اگر مجرد ہو قبیلہ داری میں پابند کریں کیونکہ جماع خصوص معشوق کے ساتھ عشق کے زائل
 کرنے میں اثر رکھتا ہے اور جہانگ ہو سکے وصال کی تدبیر میں کوشش کریں اگر بر طریق شرعی میسر آوے دینے نکرین کہ اس سے بڑھکر کوئی علاج نہیں اور
 یہ کہ عشاق کو بیکار نہ رہنے دین کیونکہ بیکاری فکر بڑھاتی ہے اور اگر قوت قوی ہو خلط سوداوی کو موافق چیزوں سے استفراغ کریں اور یہ بیماری ہر چند
 کہ نفسانی عوارض میں سے ہے مگر بدن کو اس سے نقصان اور ضرر پہنچتا ہے واجب ہے کہ معالجہ نفسانی کے ساتھ ترتیب بدن اور دماغ کی بھی رعایت
 رکھیں فائدہ یہ جو کچھ کہا ہے عشق باطل کے باب میں ہے کہ انجام سے روکتا ہے اور نہیں تو عشق تحقیقی کو کہ دافع الامراض اور باعث حصول مراد ہے
 کون ہے کہ اسکو نہ چاہے یا اللہ ہو نصیب کر چنانچہ مولوی روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں نظم شاد باش امی عشق خوش سوداے ماہ امی طبیب جملہ
 علتہ ماہ امی دوائے نجات و ناموس ماہ امی تو افلاطون و جالینوس ماہ عاشق صنع خدا با فر بود + عاشق مصنوع او کا فر بود +
پندرہویں فصل کا بوس کے بیان میں اسکو نیدلان اور جاٹوم بھی کہتے ہیں اور وہ اس طرح ہے کہ آدمی خواب میں یہ خیال کرے کہ کوئی
 بوجھل چیز سینے پر آگئی اور دباتی ہے اور دم رکنے لگے اور ہانے کی طاقت نہ رہے اور آواز نہ نکل سکے مگر اس طرح سے کہ گویا اسکا گلاب لیتا ہے اور کبھی
 سانس بھی بند ہو جائے اور جس وقت یہ خیال موقوف ہو فوراً جاگ اٹھے اور بیماری کا سبب اکثر ہوتا ہے یہ ہے کہ جو اخلاط غلیظ کے اجڑے جانے کی
 حالت میں تحلیل ہوتے تھے بند کی حالت میں اسباب محلہ کے نہونے سے ایک دفعہ ہی چڑھیں اور دماغ کے مقدم میں کٹھے ہو جائیں اور دماغ کو
 داب لین اسے سبب کا بوس کو مضاعف اور خالق بھی کہتے ہیں یعنی داب لینے والا اور گلا گھوٹنے والا اور کبھی ہوتا ہے کہ شدت کی سردی سوئیں سر کو پہنچے
 اس سبب دماغ منقبض ہو جائے اور روح کے راستے بند ہو جائیں اور اخلاط رک جائیں اور روح میں کثافت پیدا ہو پھر وہ خیالات جو کا بوس کے موجب
 ہیں انکا خیال آ بند ہے اب جانا چاہیے کہ اس فصل کی اس مرض کے سبب کے موافق دو قسم میں پہلی قسم وہ ہے کہ اجڑے کے چڑھنے کے سبب پیدا
 ہو یہ قسم مادے کے موافق تین طرح پر ہے ایک یہ کہ بخار کا مادہ خون ہو اسکی علامت بدن میں اور آنکھوں میں سرخی اور نیند کا غلبہ مگر گرمی نہ ہو اور سونے میں
 خیال سرخ نظر آئیں علاج فصد کھولیں اور نیند لیون پڑھنے لگائیں اور غذا کم کریں درجو چیزیں خون کو رقیق کرتی ہیں استعمال کریں دوسرے یہ کہ بخار
 کا مادہ بلغم ہو اسکی علامت اس کند ہونا اور منہ اور ناک سے پانی بہنا اور تکان اور بدن ڈھیلا ہونا اور سونکی حالت میں سفید اور سبز خیال نظر آئے
 علاج پہلے فر کریں اور بلغم کا مسهل کھائیں پھر دماغ کے تنقیہ اور تعدیل کے لیے عطوس اور سعوط اور غرغہ اور طلا استعمال کریں اور پانوں کا ملنا

مادے کے سب اقسام میں مفید ہو کر ترکیب عقلی بلغم کی مثبت اور مولیٰ کے بیچ پکا کر اور شہد ملا کر پین اور توڑ کر والین اور بلغم کے مسهل کا بارہا ذکر آیا ہے اور ایاریج فقیر اور جب تو قایا سرا اور بدن کے تقیہ کی واسطے بہت خوب ہے تیسرے یہ کہ انخرے کا مادہ سودا ہوا ہونگی علامت فکری کثرت و رنجوانی اور یہ کہ انگھین گڑ جائیں اور سونگی حالت میں اندھیرا اور سیاہی خیال میں گندے پوشیدہ نہ رہے کہ بخار کا رنگ اسکے مادے کے موافق ہوتا ہے اس واسطے جس خلط کا غلبہ ہوتا ہے اسی کا رنگ خیال میں آتا ہے علاج نضح کے بعد مادے کو مطبوخ قیمیوں اور الجبن سے استفرغ کرین اور جاننا چاہیے کہ صفرا کے بخارات قلیل اور رقیق ہونگی بہت سے کا بوس کا سبب نہیں ہوتے دوسری قسم وہ کہ سر کو سردی پہنچنے کے سبب کا بوس ہو جائے اور یہ قسم سوا ان لوگوں کے کہ جبکہ دماغ ضعیف نہیں ہو کر تھی اور ایسا ہی پہلی قسم بھی بدون ضعف دماغ کے نہیں ہو سکتی اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ سر کو سوتے وقت بہت سردی پہنچے اور پہلی قسم کے اعراض نہوں علاج روغن سداب روغن مصطکی روغن اذخر نیگیم سر پٹین اور جو چیزیں عضو کو سرخ کرتی ہیں جیسے خردل اور جنید ستر اور نظرون یعنی بورہ ارنی سرکہ عنصل کے ساتھ ملا کے ضماد کرین فائدہ بعض کہتے ہیں کہ کا بوس فی نفسہ مرض نہیں مگر اس جہت سے کہ سکتے یا صرع یا مایا سے ڈرانا ہے اسکو بھی امراض میں شمار کیا

فصل صرع کے بیان میں۔ وہ ایسی بیماری ہے کہ حس اور حرکات کے جوالات ہیں انکے کام بے انتظام اور ناتمام ہو جائیں اور اس حالت میں ہیئت طبیعی بدل جائے اور آدمی گر پڑے اسلئے اسکا نام صرع رکھا کیونکہ صرع عربی زبان میں گرنیکو کہتے ہیں اور اسکا سبب کلی سده غیر تامہ کہ دماغ کے بطون اور اعصاب کے مجاری میں پیدا ہو جس سے روح نفسانی مجری طبعی پر یعنی اصلی راہ پر عصاب میں نفوذ نہ کر سکے اور پٹھے کھنچ جائیں اور پوشیدہ نہیں کہ اگر سده نہ تو آلات حس و حرکت کے افعال میں آفت نہ آتی اور تشنج نہ پڑتا اور اگر سده کامل ہوتا حس اور حرکت بالکل باطل ہو جاتی جیسا سکتے میں مشاہدہ ہوتا ہے اور تشنج بھی نہ پڑتا اب جاننا چاہیے اگرچہ صرع کی آفت دماغ کے مقدم کو مخصوص ہے مگر نزدیک ہونیکے سبب سے دوسرے اجزا بھی نہیں سلامت رہتے اور بظاہر ہے کہ اگر دوسرے اجزا میں آفت نہ پہنچتی تیز اور حفظ کی قوت فعال باطل نہوتے اور صرع کی زیادتی اور کمی سبب کے موافق ہو اس واسطے صاحب خیرہ لکھتا ہے کہ اکثر ہوا کرتا ہے کہ کسی شخص کو صرع پڑے اور رفع ہو جائے لیکن تشنج معلوم ہو سکا یہ سبب ہے کہ مادہ قلیل ہو اور بہتے انہو اور جاننا چاہیے کہ تشنج کے سبب مطلقاً تین ہیں ایک املا دوسرے خشکی تیسرے انقباض مگر صرع کا تشنج خشکی سے نہیں ہوا کرتا کیونکہ تشنج خشک فتنہ نہیں پڑا کرتا آہستہ آہستہ ہو جایا کرتا ہے اور جس جگہ خشکی اس مرتبہ کو پہنچے کہ دماغ میں تشنج پیدا کرے ایسے تشنج سے پہلے ہی آتی ہے اب تحقیق ہو گیا کہ صرع کے تشنج کا سبب املا ہے یا دماغ کا انقباض کہ جسکی تیزی سے ہوا یا انخرے سے یا کیفیت سمی سے نفرت کھا کر بھاگتا ہے اور اس سبب سے کہ کثیر مادہ نفس دماغ میں جگہ پکڑتا ہے اور کسی سبب سے تھوڑا سا اس میں حرکت کرتا ہے اور پھیلتا ہے یا اسکے بخارات پھیلتے ہیں اور مجاری میں املا پیدا کرتے ہیں تب تمام سده کے پیدا ہونے سے صرع آتی ہے اور کبھی مادہ دوسرے عضو میں جگہ پکڑتا ہے اور بخارات دماغ کی طرف چڑھتے ہیں اور کیفیت ردیہ کے سبب یا انقباض ہو کر یا انخرے کی کثرت سے املا ہو کر سده پیدا ہوتا ہے اور کبھی ہوتا ہے کہ مادہ بالکل نہ ہو مگر کوئی جانور زہر ہلا جیسے بچھو اور زہر نور وغیرہ عضو میں نیش مارے اس طرح سے کہ اسکا زہر اس عضو کے ٹھٹھے میں اثر کرے اور زہر کی تاثیر

مشارکت کی بہت سے دماغ میں پہنچے اور دماغ کو بُری معلوم ہوا اپنے آپ سبکڑ جائے تاکہ زہر کا اثر نہ پہنچے بالضرور دماغ کے سکرٹنے سے
 تشخ اور صرع پیدا ہو جائے یا اس طرح پر کہ مادہ تھوڑا ہو مگر دماغ میں جس زیادہ ہو بُری کیفیتوں کا جلد اثر مانے اور سبکڑ جائے اس سے
 لازم ہوا کہ اس فصل کو تین قسم میں ہم بیان کریں پہلی قسم اس میں کہ علت کا سبب اور صرف دماغ ہو اور یہ چار طرح پر ہے ایک وہ ہے کہ خاطر فاعل
 بلغم ہو اور اسکی علامت جو اس میں کہ ورت ہو اور کندھوں اور سر میں بوجھ اور صرع کے وقت مُنہ میں کف بہت آتین اور تھوک اور رینٹ
 بہت آتے اور بدن ڈھیلا رہے مزاج میں سردی اور دشواری سے بلنا بھی بلغم کا نشان ہے علاج نضح کے بعد بدن کا تنقیہ ان سہل
 قویہ سے کہ بلغم کے نکالنے میں مخصوص ہیں کریں جیسے حب ایاج اور غاریقون اور صطیحقون اور صبر اور معجون سیسالیوس اور یہ بیان بنائیں دماغ
 کی واسطے بہت سفید ہیں ص ایلو اور بد غاریقون حب النیل شحم حنظل سقمونیا جتنی احتیاج ہو لین اور شہد میں بیان بنائیں اور سہل اور حقنہ کے
 بعد چرخ سیاہ اور جنبد ستر بار یک پسکر ناک میں پھونکھیں تاکہ جو کچھ مادہ باقی رہا ہے اسکی جڑ اکٹڑ جائے اور ہر روز صبح کی وقت ریاضت معتدل کیا کریں
 اور بدن کو ملا کریں اس طرح سے کہ ملنے میں ہاتھ اوپر سے نیچے کی طرف لائیں اور اطراف یعنی ہاتھ اور پانوں سے شروع کریں پھر سر کو بھی اسی طرح
 ملیں اور امتلا اور بد ہضمی اور دودھ کے قسام اور خاکینون اور ان چیزوں سے کہ بخارات پیدا کرتی ہیں اور دیر ہضم سیون سے جیسے سبب اور
 ان چیزوں سے کہ دیر ہضم ہوں جیسے شلغم اور مولی اور انکے مانند پرہیز کریں اور جاڑ اور گرمی اور جماع اور بہتے پانی میں دیکھنا اور چاندنی میں اور اونچی
 جگہ بیٹھنا اور حمام میں بہت ٹھہرنا اور زیادہ چلنا اور سوار ہونا خصوصاً گھوڑا دوڑانا اور چھٹی چیزوں میں اور ہٹ کو دیکھنا سب صرع والوں کو ضرر رکھتا
 ہے اور صرع بلغمی میں سبب اچھی غذا نخود آب ہے جو کہ تیز اور تھوڑا اور مرغ اور ہرن کے گوشت سے پکا ہوا اور صرع کی وقت ہنیک اور شہد کا پانی حلق میں ڈالنا
 فائدہ مند ہے ترکیب معجون سیسالیوس کی عاقر قرحا سٹون خود و س سیسالیوس سہرا یک و س دم غاریقون پانچ دم قرمانا طہیت یعنی ہنیک زر او ند
 مد حرج عود بلسان حب بلسان ہر ایک اڑھائی دم سب کوٹ لیں اور سلکبجین عنصلی میں ملائیں خوراک ایک مثقال اور چاہیے کہ قرمانا مازہ تر ہو اور رت
 خوشبودار ہو اور صرع بلغمی پرانی کے لیے ایاج ہرسی اور بلاوری صغیر بہت نافع ہے دوسرے یہ کہ سودا ہوا اسکی علامت خفقان اور دل کا اختلاج یعنی
 پھڑکننا اور وہ کف کہ مُنہ سے آتے ہیں انکا مزہ ترش ہو اور شاید کہ جو کف زمین پر گر پڑے اسکی تیزی اور ترشی کی شدت سے زمین اُٹلنے لگے جیسا کہ
 سر کہ سے اُلتی ہے اور پہلے سے جھوٹھے گمان اور بُرے بُرے خیالات اور فکر اور سواس کی کثرت اور دُبلاپن اور خشکی بدن میں اور بھوک کی زیادتی ہوا کہ
 مادہ دماغ سے اور بدن میں بھی پھیل گیا ہو اور یہ قسم بلغمی کی نسبت بہت بُری ہے کیونکہ بلغم دماغ کے مزاج کے مناسب ہے اور جو چیز مناسب ہو وہ کم
 ضرر پہنچاتی ہے علاج نضح کے بعد مادے کو مطبوخ فیتون اور جوب مخرج سودا سے یعنی جو سودا کو نکالتی ہیں استفراغ کریں اور تنقیہ کے بعد تقویت
 سر کے لیے عنبر اور گلاب سونگھیں اور غذا چکنی چکنی سفید اجات کہ چوزہ کے اور موٹی مرغیوں اور بکری کے گوشت سے بنائیں تناول کریں اور سفید ایاج
 ایک شوربا کی قسم ہے کہ گوشت اور پیاز اس میں صل ہے اور وہ کئی طرح سے بنتا ہے تیسرے یہ کہ خون ہو مگر جاننا چاہیے کہ خون صرف سے صرع
 بہت کم ہوا کرتی ہے جیسے صفرا سے لیکن خون سوداوی اور بلغمی سودا اور بلغم کے مانند اکثر صرع پیدا کرتا ہے اور خون کا غالب جو سر میں ہوا

کہا ہے اسکی علامت کا بارہا ذکر آیا ہے مثلاً دو اجین بھری رہیں اور منہ سرخ ہو اور بھر بھر جائے خصوصاً صرع کے وقت اور کبھی اُس وقت میں ناک سے خون بہنے لگتا ہے اور پہلے سے قسام اقسام کے درد سر میں ہونے اور ہمیشہ سر بھاری رہنا اور سرداورد وار ہر وقت رہنا اگرچہ معدہ خالی اور ہلکا ہو اور عادت کی وقت طبع کی اجابت بھی ہو یہ سب صرع دماغی کی علامتوں میں سے ہے اور ایسا ہی اس قسم کا یہ نشان بھی ہے کہ صرع اگرچہ موقوف ہو جائے مگر ہر وقت سر میں آفت رہے اور عقل میں نقصان آوے اور جیسا مادہ ہو اسکے موافق اعراض ظاہر ہوں علاج صافن کی فصد کھولیں اور پنڈلیوں پر پچھنے لگائیں اور غذا کم کریں اور اگر مادہ باوجود دماغ میں ٹھہرنیکے تمام بدن میں بھی ہو بدن کے امتلا کی جو علامات ہیں ان علامتوں سے پہچان سکتے ہیں ایسے وقت میں اگر دیکھنے سے ضرورت معلوم ہو پہلے دونوں ہاتھ سے قینقال ایک دفعہ میں کھولیں یا ایک ہاتھ سے کھولیں جیسا بیمار کا حال مقتضی ہو اور قوت کے اندازہ پر خون نکالیں اور اگر مضر و ع کی فصد کا بہار کے موسم میں اتفاق پڑے اور خوب ہے جس جگہ دماغ میں ضعف ہو اور دماغ میں سردی آجائے کا خوف نہ ہو کئی دن کے بعد احتیاج کی وقت رگ ریز زبان کھولیں اور گدی پر پچھنے لگائیں اور جہان کہیں فصد کی ضرورت پڑے اور فصد لیجاوے ایک ہفتہ آرام دین پھر سہال کی تدبیر کریں اسکے بعد اگر حاجت پڑے رگ صافن کھولیں یا دونوں پنڈلیوں پر پچھنے لگائیں پھر غور کریں اگر علامتیں خون کے امتلا کی بدن میں ہنوز باقی ہیں ہر ایک استفراغ کے بعد ایک ہفتہ آرام دین اور دل و دماغ کی قوت کی رعایت رکھیں اور پھر استفراغ کریں کہ مادہ جس سے بخارات پیدا ہوتے ہیں جڑ سے اٹھ جائے چوتھے یہ کہ صفر ہو اور صرع دماغی صفر کے سبب بہت کم ہوا کرتی ہے اسکی علامت یہ ہے کہ بہلنا اور بچپنی اور بقراری اور گرمی اس وقت شدت سے ہو اور تپ آئے اور منہ اور آنکھیں زرد ہو جائیں اور صرع جلد موقوف ہو جائے اور تشنج کم پڑے اور ہو سکتا ہے کہ تشنج محسوس نہ ہو کیونکہ مادہ بہت لطیف ہے جیسے اوپر کہا گیا علاج صفر کے استفراغ کی واسطے شربت آلو اور شربت تمہندی سرد پانی میں ملا کر پین اور مزاج کی اصلاح کے لیے شمو مات اور سعوطات اور اطلیہ سرد و استعمال کریں اور لگائیوں کے پینے کا دودھ سر پر ملیں اور جہان کہیں اعضا میں تشنج آجائے روغن اور نیگرم پانی نوبت کی وقت اور نوبت کے بعد بھی بدن پر ملیں اور یہ کام تشنج موقوف ہونیکے لیے سب قسموں میں کام آتا ہے فائدہ روغن کہتا ہے جو وقت صرع دماغی میں سر اور پیشانی پر برس ہو جائے یہ اس بات کا نشان ہے کہ صرع کا مادہ تحلیل ہو گیا دوسری قسم اس بیان میں کہ مادہ دوسرے عضویں ہو جیسے معدہ میں یا طحال اور مرق اور جگر اور رحم اور امعاء میں اور ہاتھوں اور پاؤں میں اور اسکے مانند جیسا کہ صداع شرکی میں بیان ہوا پھر اس مادہ سے بخارات یا رخ اٹھ کر دماغ میں آئے اور صرع پیدا کرے اور یہ قسم کئی طرح پر ہے پہلی نوع صرع معدی کے بیان میں یعنی بیماری کا سبب معدہ ہو جانا چاہیے کہ جب وقت معدہ خلط فاسد لغمی اور سوداوی یا صفراوی سے بھرنا ہو ان خلط سے دماغ کی طرف ابخرے چڑھتے ہیں پھر کبھی یون ہوا کرتا ہے کہ خبرے کی صرف بری کیفیت سے دماغ ایذا پاتا ہے اور سکر جاتا ہے اس سبب سے روح کے راستے بند ہو جاتے ہیں اور پوشیدہ رہے کہ جب تک ردارت قوی نہ ہوئی بہت پرانی نہ ہو دماغ میں تشنج کی نوبت نہیں پہنچتی مگر جہان کہیں دماغ کا حس تیز اور زیادہ ہو جائے وہاں تھوڑی سی ردارت بھی کافی ہوا کرتی ہے اور یہ بات پوشیدہ نہیں کہ بخار جیسے ہی بڑے ہونگے جیسا انکا مادہ برائی میں ہوگا ابخرہ غلیظہ کے مقدار میں زیادہ ہونے سے

دماغ ایذا پاتا ہو اور کھنچ جاتا ہو غرض جس طرح سے کہ ہو صرع پڑ جاتی ہو اور جانا چاہیے کہ ابخرہ غلیظ کی قید اسلئے ہو کہ لطیف ابخرے سدہ کا موجب نہیں ہو سکتے خاص کر حرکات ارادیہ کے مبدارین کہ جب تک سبب قومی نہ ہو ہرگز روح کو طبعی طریق پر چلنے سے مانع نہیں ہو سکتا اور یہ عام ہے کہ جو ابخرے اٹھتے ہیں وہ فی نفسہ غلیظ ہوں یا چڑھنے کے بعد دماغ کی سردی سے انہیں غلظت آئے اور جس جگہ کہ صفرا کے ابخرے مقدار کی جہت سے سدہ پیدا کریں وہ اسی قبیل سے ہوگا کیونکہ انہیں ذاتی غلظت کا دخل نہیں جیسا کہ ننگے مادہ کی لطافت سے ظاہر ہو اسی سبب سے صرع صفراوی کتر ہو کرتی ہو اب جانا چاہیے وہ علامتیں کہ صرع کے سبب اقسام کو لازم ہوں نوہن ایک یہ کہ مصروع کی زبان زرد ہو اور زبان کے نیچے کی رنگین سبز ہوں دوسرے یہ کہ جس وقت دل تنگ ہو یا تھوڑا سا غصہ آوے سر بھاری ہو جائے تیسرے یہ کہ نوبت آنکے پہلے زبان بہت بھاری ہو جائے چوتھے یہ کہ خواہاں پریشان بہت دیکھے یا بچوں یہ کہ بھولنے کی عادت ہو جائے اور بدولی اور حیرت سے ڈرنا عارض ہو چھٹے یہ کہ منہ میں جھاگ آئیں ساتویں یہ کہ بڑے بڑے اندیشے مانجھو لیا واسے کی طرح آئے لگین اٹھویں یہ کہ دل تنگ اور مصیبت ہو جائے نوہن یہ کہ ادنی کام میں غصہ آنا اور ناسخ غصہ کرنا جو علامتیں کہ صرع دماغی کے لیے مخصوص تھیں انکے بیان ہو چکا اور جو ادہ دوسرے اعضا میں تعلق رکھتا ہے اسکی بھی خاص خاص علامتیں لکھی جاتی ہیں سو وہ علامات کہ صرع معدی کے لیے مخصوص ہیں چھ علامت میں ایک معدے کا ہلنا خفان کے طور پر دوسرے جھلا ہٹا اور سوزش اور عیشہ معدہ میں خاص کر بھوک کے وقت تیسرے یہ کہ نوبت کی وقت دو جاہن کھینچیں اور تھن پھول جائیں اور ایسا معلوم ہو کہ شکا کلا گھٹا جاتا ہو اور شاید چیخ مائے اور شاید کہ برازی ایشاب یا منی نکل جائے چوتھے یہ کہ بڑے بڑے صرع ہلکی بڑھانے پون یہ کہ امتلا اور بد ہضمی سے صرع بڑھ جائے یعنی شدت سے آئے یا نوبت کے پہلے ہی آجائے اور دیر تک رہے اور یہ علامتیں اس وقت ثابت ہونگی کہ وہ خلط جو معدے میں ہوا کے بڑے ہونیکے سبب نہیں بلکہ مقدار کی زیادتی سے صرع پڑے کیونکہ جہاں کہیں خلط کی برائی سے صرع ہوا کرتی ہو کتر سوتے ہیں اور بھوک میں صرع زیادہ ہوا کرتی ہو اور ظاہر ہو کہ خلط معدہ کی حالت میں کیفیت دید بطریق آسان دماغ میں پہنچتی ہو کیونکہ کوئی خیر مانع نہیں یہ اسی قسم کی بات ہو کہ اگر معدے کے امتلا پر زہر کھانیکا اتفاق پڑے بہت کم ضرر پہنچتا ہے چھٹے یہ کہ اکثر بڑے بڑے صرع ہوں کہ صرف موافق غذاؤں کے استعمال سے صرع موقوف ہو جائے دوسری دواؤں کی حاجت نہ پڑے اور یہ خاصیتیں اور علامتیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ خلط برائی کے سبب سے صرع پیدا کرتی ہو نہ مقدار کے سبب اور دوسری علامتیں کہ نئے مرض پیدا کرنے والی خلط کی قسم معلوم ہو بارہا مذکور ہوئے ہیں علاج اگر مشاہد کے بعد ضرورت جائیں پہلے سردی یا اسلیق کی فصد کھولیں کیونکہ فصد استفراغ کلی ہو اور مادہ جس قسم کا ہو سکا تفتیقہ اور ہمال کریں اور قوی صرع معدی میں نہایت موثر ہو اب جانا چاہیے جو جو باور مطبوخ مسہلہ کہ کر مذکور ہو چکا اسی طرح انہیں سے جو انسا خلط جس قسم کے مناسب کام میں لائیں سو اگر خلط بلغمی ہو تو کے لیے مولی اور سونے کے پانی میں سکنجبین عسلی ملا کے پین اور فورڈالین اور اگر خلط سوواوی ہو مولی کو چیر کر انہیں خرق سیاہ بھرون پھر اس مولی کو سکنجبین میں بھگوئیں پھر اس مولی کو کھائیں اور سکنجبین عسلی لوبیا کے پانی میں ملا کر اسکے بعد پین اور مادہ کریں کہ تو ہو جائے اور جو صفراوی ہو سونے کے اور خربوزے کے بیج اور خبازہ می لین اور اس میں تھوڑا سا ناک ملا کر سکنجبین کے ساتھ پین اور ڈالیں

اور اگر گرم پانی ملا لیں خوب ہوا اور تھپتے کے بعد معدے کی تقویت کریں کہ پھر مادہ کو قبول نہ کرے اور تقویت بھی ہر خلط کے موافق ہوتی ہے مثلاً تلخی میں گل سرخ
مصطکی قشاکندری یعنی کنڈر کے چھوٹے ٹکڑے اور خود ہندی سنبل لطیبان پانچون و اذن کو باریک کر کے اور گلاب میں ملا کر معدے پر لپ کرین
اور تریاق اربعہ اور گرم جوشین اور گلفند کھائیں اور بھنے گوشت اور پرند جانورون کے گوشت دار چینی سے خوشبو کر کے کھائیں اور سو داوی میں صنبل
اور گلاب ضاد کریں اور جو کچھ بلغمی میں بیان کیا یہاں بھی مفید ہے اور شیر خوار بکری کا گوشت اور مرغ کے چوبے بونگ اور مغز بادام اور پالک کے ساتھ پکا کر کھائیں
اور صفا داوی میں خرفہ اور کاہو کی تہی اور بید کی شاخیں سر کے میں پکا کر لپ کرین اور رب باور طباشیر اور خشک ہینا ملا کر سپین اور انار کے پانی میں روٹی
بھگو کر اور بکری کا گوشت املی سے ترش کر کے اور دھینے سے خوشبو کر کے تناول کریں اور صرع معدی جو خلط کی بری کیفیت کے سبب پیدا ہوا اسکے
لیے کہ چکے ہیں کہ شکم خالی ہونے پر شدت پکرتی ہے اور اسکا علاج وہ ہے جو صراع عیبی میں مذکور ہوا دوسری نوع صرع طحالی اسکی علامت طحال
کا نفع اور سختی اور درمیسری نوع صراع مرائی اسکی علامت کھٹی ڈکلرین اور پیٹ پھرنا اور مرق میں حلن اور بچینی اور توڑ میں کھانا بے ہضم ہونا کھانا چو کھی
نوع وہ صرع ہے کہ اسکا مادہ منی کے اوعیہ میں یا رحم میں ہو اسکا سبب حیض بند ہونا اور منی کا رک جانا کیونکہ حیض وقت حیض کے یا منی کے فضلے رحم میں
یا منی کے اوعیہ میں اکٹھے ہون اور انہیں ایک ہی کیفیت آ جاتے اسے اجڑے دماغ کی طرف چڑھیں اور صرع پیدا کریں اسکی علامت حیض بند ہونا اور ایک مدت
تک جماع اور منی نکلنے کا اتفاق نہ ہونا اور زیر ناف کے بالون میں اور رانوں کے گوشہ میں یعنی چڑھوں میں اور گردہ اور پٹھ میں درد اور بوجھ معلوم ہونا اور
صرع رحمی اکثر حاملہ عورتوں کو ہوا کرتی ہے اور بعد پیدائش کے موقوف ہو جاتی ہے علاج جو کچھ کہ امراض طحالی کی فصل میں اور بالیو لیاے مرائی میں اور
اختناق الرحم اور اجناس لطیف میں مذکور ہیں ان میںون قسم کا ہر ایک سبب کے موافق ویسا ہی علاج ہے اسی طرح پر تھقیہ اور عضو کی تقویت میں کوشش کریں
اور جو صرع کہ منی کے رکنے سے پیدا ہوا اسکا علاج جماع ہو مرد ہو خواہ عورت پانچون نوع صرع کبدی کے بیان میں اسکی علامت جگر کے حالات میں
تلاش کریں پھر اگر جگر کی حرارت کے آثار معلوم ہوں اسکا علاج یہ ہے کہ حرارت کو تسکین کریں اور سدہ کھولیں اور اسکے سوا جو اس باب میں لکھا ہے استعمال کریں اور
ایسا ہی اگر بلغم کے علامات اور جگر کی سردی کے نشان ظاہر ہوں مابرا الاصول سے سدہ کھولیں اور مزاج کی اصلاح کے لیے جو بجائے خود بیان ہوا استعمال
کرنا چاہیے چھٹی نوع صرع معانی جانا چاہیے کہ کبھی آتوں میں گرم پیدا ہو جاتے ہیں اور خبیث اجڑے اس جگہ سے اٹھکر دماغ میں آتے ہیں اور صرع لاتے
ہیں علامت اور علاج اسکا وہی ہے کہ دیدان کی فصل میں بیان کرینگے ساتون نوع صراع اطرائی یعنی وہ صرع کہ اسکا مادہ پانوں یا ہاتھ میں ہو پھر جراث
ریجی اس جگہ سے اٹھکر دماغ کی طرف چڑھیں دماغ کے سکر جانے اور کھینچنے سے صرع پیدا ہوا اور ان اعضا میں ریج پیدا ہونیکا سبب یہ ہے کہ ان اعضا کی
بعض رگوں میں صاف مادہ چھٹ جاتے پھر روح حیوانی اس جگہ نہ جاسکے تب روح حیوانی کے نہ پہنچنے سے اس مادے میں اور جو خون کہ اس جگہ ہوا نہیں
سردی آجاتے اس سے ریج سرد پیدا ہوا اور شاید کہ بہت دنوں کے بعد مادے کی سردی اس حد کو پہنچے کہ بالفعل بھی سردی ہو جاتے جیسے مردوں کے
بدان پھر عضو آفت رسید سے سردی نخل کر چھون کے وسیلے سے دماغ میں پہنچے اور دماغ کے بطون کی رطوبت کو غلیظ کر دے اس سبب
سے ریج نفسانی کے راستے تنگ ہو جاتیں اور صرع پڑ جائے اور ہو سکتا ہے کہ سدے کا سبب صرف مادے کی سردی نہ ہو بلکہ دماغ کو

مادے کی کیفیت سمیہ بُری معلوم ہو اور نفرت آنے کی سیلے سکڑ جائے اس سبب سے روح کے مجاری بند ہو جائیں اور صرع پیدا ہو پھر جب تک کہ بدن کی حرکت اور طبیعت کی توجہ سے برودت اور غلظت اُتل نہ ہو اور کیفیت سمیہ کا اثر تمام نہ ہو چکے آدمی صرع میں مبتلا رہے اور جانا چاہے کہ صرع کے زمانے میں کمی بیشی سبب کے موافق ہوتی ہے مثلاً جس وقت کہ مادہ بہت ہو اور سبب قوی ہو کبھی ہوتا ہے کہ تھوڑی سی مدت میں صرع پڑ جائے اور اس حالت میں سے ایک ساعت یا آدھی ساعت سے زیادہ فرصت نہ ملے جو نہ ہی موقوف ہو پھر آجائے اور جو صرع اس افراط سے ہو اس سے نجات پانا امر محال ہے اور جبکہ مادہ خفیف اور سبب ضعیف ہو ممکن ہے کہ بیمار مہینوں اچھا رہے اور صرع اطرائی کی یہ علامت ہے کہ بیمار کو معلوم ہو کہ ایک چیز جیسے سر ہو یا کنگ جگہ سے چل کر آہستہ آہستہ ایک دوسرے عضو میں ہو کر دماغ کی طرف آتی ہے اور نوبت کی وقت آنکھیں کھلی رہ جائیں اور آنسو بھر آئیں اور منہ کا رنگ سیاہ ہو جائے اور ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں اینٹھ جائیں اور دوسرے اعضا میں کھنچاؤٹ پیدا ہو اور نوبت کے پہلے جانیان اور انگریزیان بھی بہت آئیں اور پیشاب جلد آئے جالیئوس نے کہا ہے ایک لڑکا میں نے دیکھا کہ یہ بیماری اسکو بندلی کے درد سے ہو جاتی تھی پھر یہ خبر دی کہ اسکو معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ٹھنڈی چیز سی دماغ کی طرف چڑھتی ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ صرع والوں میں سے ایک شخص کو میں نے دیکھا کہ اسکو معلوم ہوا کہ ہاتھ کا ایک ٹھنڈی چیز پاؤں کے انگوٹھے سے اوپر کو چڑھتی ہے اور دوسرے نے حکایت کی کہ ایک مرد کو یہ بیماری ہاتھ کی پشت سے اٹھتی تھی اور وہ کہتا تھا کہ میرا ہاتھ گویا برف میں دب رہا ہے غرض کہ ایسا ہی اس زمانے میں بھی دیکھنے کا اکثر اتفاق پڑا ہے علاج نوبت کی وقت اس جگہ سے اوپر کی طرف ٹیوں سے خوب مضبوط باندھیں تاکہ ریح سرد اور بُری کیفیت کو چڑھنے نہ دے جیسا بچھو کے کاٹنے پر عضو کو باندھ دیتے ہیں اور عضو کی سردی بالفضل کو زائل کرنے کے واسطے عضو آفت رسیدہ پر گرمی پہنچائیں آگ سے یا اُن دواؤں سے کہ بالقوہ سخن میں جیسے عاقرق حا اور چیشہ اور ہینگ اور فرنیوں اور روغن بلسان اس جگہ پر ضما د کریں اگر گرم کر کے ضما د کریں بہتر ہے کیونکہ حرارت بالفضل کا اثر زیادہ قوی ہے اور چاہے کہ گرم پانی میں روغن باونہ ملان اور عضو کو اس میں ڈوبارکھیں اور اسکو ٹھنڈا نہونے دین اس طرح پر کہ اس کے نیچے آگ رکھیں یا گرم پانی یا ملائیں اور جب نوبت کا وقت نہ ہو تو اس وقت تدبیر ہے کہ بلغم کا تنقیہ کئی دفعہ میں کریں اور دماغ کی تقویت اور تسخیر کے لیے سلجنین عضلی اور شربت سٹو خودوس میں اور سداب مشک جنسہ سوکھیں اور روغن پودینہ اور جو چیزیں اسکے مانند ہیں سر پر تین اور جب بدن کے تنقیہ اور دماغ کی تقویت سے فراغت ہو چکے عضو مذکور میں گرمی پہنچانے کے لیے رائی اور جنڈا اور سیاہ مرچ شہد میں ملا کر اسپرٹلا کریں اور روغن بیدانچیر روغن سداب و روغن خیری روغن قسط ملین پھر اگر مقصود حاصل ہو تو امر ادا اور نہیں تو اس عضو پر داغ دین اس طرح پر کہ بھلا نوہ کا شہد اور کبوتر کی پخیاں اور انجیر کا دودھ اور کبیکج کا ضما د کریں تاکہ زخم پڑ جائے اور زخم کو ایک مدت اچھا ہونے دین تاکہ مادہ فاسد ٹھوڑا ٹھوڑا بہا کر عضو سے نکل جائے اور داغ دینے اور مقرر دو الگ گانے سے عضو مذکور پر سنگین پھپھون سے یا دون پھپھون کے لگانی بہت مفید ہیں خصوصاً نوبت کی وقت اور یہ تدبیر کہ زخم یا داغ نہ بھرے اس طرح سے ہے کہ اسرب یعنی سیسے کا لگا کر اسپرٹ بندھا رکھیں اور اور جیلے بھی بہت ہیں اور وہ صرع کہ جسکا مادہ کسی دوسرے عضو میں ہو جیسے پاؤں میں اور پھپھون اور اسکے مانند اسکے علاج کا طریق اس علاج سے کہ مذکور ہو گا ہر تیسری قسم اس صرع کے بیان میں کہ جو بچھو اور زنبور کے کاٹنے سے یا دماغ کے حرق سے پیدا ہوا اس قسم کی

دو نوع ہیں پہلی نوع صرع السعی یعنی جو صرع زہر دار جانوروں کے کاٹنے سے پیدا ہوا اسکے بیان میں اسکی علامت یہ ہے کہ ان جانوروں کے کاٹنے کے بعد صرع پیدا ہوا اور اسکا علاج جو چیزیں کاٹنے والے جانوروں کی مضرت کو دفع کرتی ہیں اور انکا بیان آگے آئیگا کام میں لائیں اور اگر دودرم بادیان اور دوسرے دم گلفند پکائیں اور چھانکر ایک شمال تریاق اربعہ اشمین ملا کر ملائین مفید ہے جس تریاق اربعہ کی خطبیا نارومی حب لغار مکی زائڈ طویل چارون واکوبرا برلین اور کوٹ کر اور چھانکر شہد میں ملائیں دوسری نوع صرع قوت حسن دماغی یعنی جو صرع دماغ کے حسن قوی ہو جانے سے پیدا ہو جانا چاہیے اکثر ہوا کرتا ہے کہ ایک شخص کے دماغ کی حسن قوی اور تیز ہوا اور اس سبب سے بڑی کیفیتوں کو جلد دریافت کرے اور نہایت تکلیف پائے اور اپنے تین سکور لیوے تب تشنج اور صرع ظاہر ہوا اور اسکی علامت صداع قوت حسن دماغی میں ملگی علاج شربت خستخاش اور لہج غذا میں یعنی چپے ار جیسے کلہ با پیا اور گو سالہ کا گوشت ورتازہ مچھلی کھائیں اور اسکے کھانوں میں تخم خستخاش تخم کا ہو ڈالیں اب جانا چاہیے کہ صرع کی ایک قسم ہے کہ اسکو یونانی ابلیمیا کہتے ہیں اور اسکا ترجمہ تشنج مانع حسن حرکت ہوا اور یہ سب اقسام سے بدتر اور قاتل ہے اور اسکی علامت یہ ہے کہ اسکے شروع میں ہی بدن کے جمیع اعضا میں تشنج ہوا کرتا ہے بخلاف باقی اقسام کے کہ اشمین تشنج صرع کے تابع ہے علاج جو حلط اس مرض کو پیدا کرتی ہے وہ بلغم ہی یا سودا غرض جو کچھ کہ ہوا اسکے موافق ازالہ میں کوشش کریں اور تشنج زائل ہونیکے لیے حسب طرح اسکے باب میں آئیگا استعمال کریں اور صرع کی ایک قسم ہے کہ اسکو صبیانی اور ام لصبیان اور ریج لصبیان اور ام ایشیا طین اور فرغ لصبیان کہتے ہیں اور جان لے کہ لفظ ام لصبیان کی تحقیق اور تعریف میں اطباء نے اختلاف کیا ہے رازی نے کہا ایک صرع ہے کہ تپ گرم محرق یا بسہ تشقیہ کے ساتھ عارض ہوا کرتی ہے اور اشمین پیشاب سفید ہوتا ہے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ صرع کی ایک قسم ہے جو صوقت کہ لڑکوں کو لاحق ہوا ان ناموں سے بولتے ہیں اور حکیم ابوالفتح منقح میں لکھا ہے کہ ام لصبیان مطلقاً صرع کو کہتے ہیں اور یہ بیماری جو لڑکوں کو اکثر ہوجاتی ہے اس نام کے ساتھ موسوم ہوتی اور نابالغ لڑکوں کو کثرت سے صرع ہو جاوے گا یہ سبب ہے کہ انکے دماغ کے اندر اصل پیدائش میں رطوبات ہوا کرتے ہیں سو کبھی رحم میں ہی پاک ہو جاتے ہیں اور کبھی پیدائش کے بعد سر میں قروح اور ورم ہو کر اس طریق سے نکل جاتے ہیں پھر اگر ان رطوبات فضلیہ خلیقہ کا نتیجہ نہ رحم میں اتفاق پڑے اور نہ پیدائش کے بعد سر کے اور ام اور قروح کے ساتھ تنقیہ ہو ضروری بات ہے کہ صرع پیدا ہوا اور اس قسم کی صرع اکثر بے علاج ہو بالغ ہونیکے وقت تک خود بخود زائل ہوجاتی ہے بشرطیکہ کوئی سو مرتبیری نہ واقع ہو اس سبب سے بعضوں نے کہا ہے کہ شیر خوارہ کے صرع کا علاج نگرین ہاں اگر طبیب طاق مناسب جانے اس رطوبت کے تنقیہ میں جن چیزوں سے کہ اسکے لاحق ہوں کوشش کرے اور ظاہر ہو کہ بچہ کو با انتظار وقت بلوغ بیمار کھنا دانائی کے خلاف ہو مگر کچھ توقف کرنا چاہیے کیونکہ اکثر ہوا کرتا ہے کہ وہ رطوبت واجب التنیقہ رحم میں یا پیدائش کے بعد قروح اور اور ام کے سبب سے کم ہو کر تھوڑی سی باقی رہے اور صرع پیدا کرے اور تھوڑی سی مدت میں رطوبات کے موافق خود بخود تحلیل ہو جاتے اور جانا چاہیے کہ صاحب اسباب نے علامات نے لکھا ہے کہ ام لصبیان لڑکوں کو بدون تپ اور مزاج کی حرارت کے نہیں ہوا کرتی اور مبروات کے استعمال سے زائل ہوجاتی ہے اسلیے اسکو صراع صفاومی میں شمار کر کے دونوں کا ایک ہی علاج بیان کیا اب جانا چاہیے کہ جو صرع کہ لڑکوں کو ہوا کرتی ہے اس نام سے بولتے ہیں اور لازم نہیں کہ بچوں کو صرع صفاومی کے سوا دوسری نہو اس لیے بعضے جاہل

لہ جو قوت تپ ہو کر صرع سے ہوا اور اسکا نام قوی ہوا اور ابلیمیا جو تشنج کے ساتھ ہوا اور تشقیہ وہ تپ ہے کہ جس میں سلالات بند ہو جائیں اور پیدائش کے وقت تنقیہ نہ ہو

اس گمان سے کہ چون کی صرع کا نام ام لصبیان ہے اور علاج اسکا اور صفاوی کا یکسان ہے تیرید کے سوا دوسری چیز نہیں استعمال کرتے ہیں اور ہلاک کرتے ہیں یہ بات محض خطا ہے بلکہ چاہیے کہ جیسے اعراض دیکھیں ویسی بیماری سمجھیں اور اسکے موافق معالجے میں کوشش کریں مثلاً اگر صفا کے آثار معلوم ہوں تو جو کچھ صرع صفاوی میں مذکور ہے استعمال میں لائیں اور سرد و تر چیزیں ناک میں ڈالیں اور دودھ سر پر لگائیں اور دودھ اسکی مان کا نہایت خوب ہے اور سرد مکان میں رکھیں اور اگر بلغم کی علامتیں ظاہر ہوں اور یہ اکثر ہوتا ہے جو کچھ کہ صرع بلغمی میں مذکور ہے استعمال کریں اور حسب طرح ہو دایہ کو یعنی جو دودھ پلاتی ہے علاج میں شریک کریں یعنی دودھ کی اصلاح کریں اور شوہر کی مباشرت سے باز رکھیں اور جو چیز مضر ہو جیسے بادل کے گرنے کی آواز اور بندوق کی آواز اور اسکے مانند بچے کو اسکے سننے سے بچائے رکھیں اور ایسا ہی اور چیزوں سے جو صرع کو جوش میں لاتی ہوں فائدہ نسیا اور ابر قلسا اور مرض کا ہنی بھی صرع کے نام ہیں اور صرع صبیانی کو قاذون بھی کہتے ہیں اور نسیا کے معنی حسن حرکت کا بال ہونا اور ابر قلسا برقلس کے نام سے مشتق ہے اور اسکے معنی ام لصبیان اور صرع کو کاہنی نام رکھنے کی وجہ میں اطباء نے اختلاف کیا ہے طبری اور ابوالفتح نے کہا اسلیے کہ بعضے مصروعی کہانت کرتے ہیں اور ہونیوالی چیزوں کی کاہنون کی طرح خبر دیا کرتے ہیں اور فضل علامہ نے کہا یہ نام یقیناً اسکا اسلیے رکھا ہے کہ کاہن لوگ اسکا علاج کنایا کے ساتھ کیا کرتے تھے اور کنایا عود صلیب کو کہتے ہیں اور قاذون کے معنی صبیانی ہیں یہاں ایسی تدبیر جامع نفع کا بیان ہے کہ سب اقسام میں نوبت کی وقت استعمال کریں جاننا چاہیے کہ مصروع زبان چبایا کرتا ہے اسلیے چاہیے کہ نرم کپڑے میں بونی بھر کر اسکی صورت گیند سی بنا لیں اور حسب وقت کہ صرع ظاہر ہونے لگے وہ گیند اسکے منہ میں رکھیں تاکہ زبان نہ چب جائے اور منہ کھلا رہے اور انگوزہ اور چند بیدستر باریک پسکر سنجین غسلی میں ملا کر حلق میں ٹپکائیں اور کنڈش اور زہری سفید اور شحم حنظل اور عصارہ قنار الحجار اور فلفل اور شوہنیز اور زنجبیل اور مر اور فرنیون اور چند بیدستر جوان و واؤن میں سے ہم پونچے پسکر ناک میں ملین اور عود فادانیا کہ عود صلیب ہر ناک کے سامنے اسکی دھونی کریں اور اگر پسکر ناک میں پھونکیں تو بھی مضائقہ نہیں ہے یہ سب تدبیر اسلیے ہے کہ جلد ہوش آجائے اور عود صلیب کو بازو پر باندھنا صرع والوں کو مفید ہے خصوصاً اگر نہ ہاتھ آئے اور سداب کو صرع کی حالت اور ہوش میں بھی سوکھنا مفید ہے اور ایسا ہی مسخن چیزوں سے تکبید کرنا ہوش میں لانا ہے جیسے کہ صداع بار دین کر آیا فائدہ بعضے طبیوں نے کہا ہے کہ اگر عاقرقرا کو ٹکر مصروع کی ناک میں پھونکیں جو چھینکا آجائے تو اچھے ہونگی امید رکھتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے جو صرع بچپن میں س کی عمر پونچنے کے بعد ہو جائے دشواری سے جاتی ہے خاصکر اگر دماغ کا مزاج تر ہو حاصل کلام یہ ایک بڑا مرض دیر پا ہے حق سبحانہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو جمیع آفات سے اپنی حفظ و امان میں رکھے بیان ان چیزوں کا جو صرع کے سب اقسام میں مضر ہیں جو چیزیں تیز چلنے والی ہیں اور چمکنے والی چیزیں اور چکر کھانی والی چیزیں انکو دیکھنا اور اونچی جگہ چڑھنا اور حمام میں اور ہوادار مکان میں قیام کرنا اور جاڑے کی سردی اور گرمیوں کی گرمی اور جماع کی کثرت اور بہت پڑھنا اور دوڑنا اور گھوڑا دوڑانا اور تیز چلنا اور بہت چکنا کھانا کھانا اور پرانی اور نئی شرب پینا اور پیادہ پا چلنا اور بجلی اور عدکی آواز سننا اور غلیظ غذا میں اور بڑے جانوروں کا گوشت اور تلخ اور کربٹ اور گندنا اور مولی اور لہسن اور پیاز اور باقلا اور مسور اور سب اقسام کے ساگ نقصان رکھتے ہیں اور مادہ کو حرکت دیتے ہیں سو اپوونہ کے

اور کرفس کی یہ خاصیت ہو کہ صرع کو حرکت میں لاتی ہے اور گرم پانی سے نہانا دماغ کو مست کرتا ہے اور سرد پانی اخلاط کو دابتا ہے یعنی پھوڑتا ہے اور تپ ہو کر اور سب جانوروں کا دودھ اور جو چیز دودھ سے بنائیں ناموافق ہے اور جن چیزوں سے ابخرے اٹھیں جیسے پیل اور رائی نقصان کرتے ہیں اور اخلاط کو دماغ میں ابھارتے ہیں مگر دارچینی انیسون زیرہ مفید ہیں اخلاط کو دماغ سے اتارتے ہیں اور گون میں سے یخ کو نکالتے ہیں اور گندک کی بواور قیر اور قطران کی اور جلے بالو کی ناموافق ہے اور دن میں سونا بڑا ہے خصوصاً اگر بہت سا سونے اور پیٹ بھرے پر سونا اور بہت جاگنا بھی مضر ہے اور اگر مصرع کے گے بہ روزے کی دھونی کریں صرع حرکت میں آجاتی ہے اور اگر کبری کا گوشت بہت کھائیں تو بھی صرع پیدا ہونیکا خوف ہے اور اگر کبری کی کھال اور ٹھکرا پانی میں جائیں صرع حرکت کرتی ہے اور غصہ لانیوالی اور غم لانیوالی چیزیں خاصکر اگر چانک آجائیں نہایت ضرر رکھتی ہیں اور بعضے طبیبوں نے کہا ہواور کشنیز کی اجازت دی ہے مگر شیخ فرماتا ہے کہ ہم ان دونوں کو اچھا نہیں کہتے واللہ اعلم بالصواب

سترھویں فصل سکتے کے بیان میں وہ ایسی بیماری ہے کہ چانک آڑتی ہے جس کی قوت کہ دماغ سے بدن میں آتی ہے پیکاریگی اسکی راہ بند ہو جائے اور تمام بدن پیکار ہو جائے سب اس باطل ہو جائیں اور تمام حرکتوں میں سے سانس کی حرکت کے سوا دوسری باقی نہ رہے اور یہاں سیدھا چت پڑا رہے اور شاید کہ سانس لینے کی حرکت بھی تمیز نہ ہو سکے اور سکوت یعنی سکوت والا مردے کی صورت ہو جائے اور سکوت اور مردے میں جو فرق ہے وہ اس فصل کے آخر میں مفصل کہا جائیگا اور سکوت یعنی چپ رہنا جو اس مرض کو لازم ہے اسلیے سکتے اسکا نام رکھا اور جاننا چاہیے کہ اس بیماری کا سبب کلی وہ ہے کہ دماغ کے بطون شریفہ میں پیکاریگی سدھ کامل پڑ جائے اور بطون شریفہ سے وہ فضا مراد ہے کہ مخ یعنی بھجے کے اندر ہے اور پوشیدہ ہے کہ جو فضا کہ قحف کے اندر ہے اور وہ فضا کہ ام حانی کے اندر ہے ان فضاؤں سے ہر ایک پر لفظ بطون کا اطلاق کرتے ہیں یعنی ہر ایک فضا کو لطن بولتے ہیں سو وہ فضا کہ مخ کے اندر دماغ کی تینوں قسموں میں ہے شریفہ کی لفظ کے ساتھ مخصوص ہے اور سدے کے دو سبب ہیں ایک یہ کہ دماغ اور اسکے تجاویف اور منافذ یعنی راستے مادہ بلغم یا خون یا سودا سے بھر جائیں مگر صفر سے ایسا امتلا دماغ جس سے سکتے پڑے ہرگز نہیں ہو سکتا ہے اگر دم ہو تو کیا مضائقہ ہو سکتا ہے دوسرے یہ کہ شدت کی سردی سر پہونچنے سے یا ضربہ اور سقطہ کے باعث درد غیر مورم سے یعنی جو دم پیدا نہ کرے یا فاسد ابخرے یا کیفیت ردی سہی سے جیسا صرع میں بیان ہوا سر کو ایذا پہونچے اور دماغ ان اسباب کی ایذاؤں سے سکر جائے اور دماغ کا انقباض یعنی سکر جانا جس سے سکتے ہو جائے انقباض کامل ہوتا ہے کہ دماغ کے بہت اکٹھے ہونے اور سکر جانے سے روح کے مجاری سبکے سب بند ہو جائیں اور ایسا ہی امتلا کیونکہ اگر سدہ ناقص یعنی ناتمام ہوتا سکتے نہ پڑتا اور بیماری کی دشواری اور آسانی سبب کی قوت اور ضعف کے موافق ہوا کرتی ہے بقراط نے کہا ہے کہ جسوقت سکتے قوی ہوتا ہے اچھا نہیں ہوا کرتا اور جسوقت ضعیف ہوا سکا اچھا ہونا بھی آسان نہیں اسکے سخت اور آسان ہونکی علامت سانس آنکی دشواری اور آسانی سے معلوم ہو جاتی ہے اور منہ میں کف آجانا قوت کے عاجز ہونکی علامت ہے اور جس شخص کو بیماری بہت سخت ہو کہ نہ کف آئے اور نہ خرخرہ سانس میں معلوم ہوا ورنہ سانس لیوے اور پیٹنے کی جو چیز اسکے حلق میں ڈالیں ناک کے راستے سے باہر نکل جائے ایسا بجا جلد ہلاک ہوا اور جالینوس نے کہا ہے یہ بات نہیں کہ جو شخص بیوش پڑے اور اسکو جس اور حرکت نہ ہے وہ سکتے میں ہو بلکہ ممکن ہے کہ سبات میں ہو اور سبات

اور سکتے ہیں جو فرق ہو وہ سبات میں اور سکتے اور جمود کے بیچ میں جو فرق ہو وہ جمود میں لکھا ہے اور سکتے کے آثار پہلے ظاہر ہونے جیسے دوار اور طنین وغیرہ سکتہ ہونیکے گواہ ہیں اور جس شخص کے تمام بدن میں ختلاج پڑے خوف ہو کہ وہ سکتے ہیں جلد ہلاک ہو جائے اب جاننا چاہیے کہ جیسے سکتے کے سبب جنسیہ یعنی عام دوہین اُسکو بھی دو قسم میں ہم بیان کرتے ہیں پہلی قسم سکتہ استلانی میں یہ تین طرح پر ہے پہلی یہ کہ دماغ کے ورم سے سکتے کی نوبت پہنچے خواہ ورم بارو ہو یا حار اسکی علامت اور علاج سرسام کی فصل سے تلاش کریں اور جاننا چاہیے کہ سکتہ ورمی ناگاہ نہیں ہو جاتا پہلے سرسام کے اعراض ظاہر ہوتے ہیں اُسکے بعد سکتہ پڑتا ہے مثلاً قرینطس اور لیشرغس آخرین سکتے کو پہنچے اور شاید کہ سکتہ ورمی کا سبب سقطہ یا ضربہ ہو الحاصل سکتہ ورمی بغیر تپ کے نہیں ہوا کرتا اور پہلے سرسام کا ہونا یا ضربہ اور سقطہ کا جو ورم پیدا کرے واقع ہونا اُسکے گواہ ہیں دوسرے یہ کہ مادہ بہت ور غلیظ دماغ کے تجویف اور منافذ میں آجائے اور اگرچہ ورم نہ پیدا ہو مگر حسن و حرکت کے قوت کی راہ بند کر دے اور یہ اکثر بلغم سے ہوا کرتا ہے اور سو داسے کتر اتفاق پڑتا ہے تیسرے یہ کہ بدن میں خون غالب ہو اور تمام بدن کی رگیں اور شریانیں بھر جائیں اور دماغ کے تجویف اور شریانیں بھر جائیں اس طرح سے کہ روح حیوانی کی قوت کا راستہ دل سے دماغ کی طرف اور قوت نفسانی کا دماغ سے تمام بدن کی طرف بند ہو جائے اور شریانوں کی حرکت تھم جائے اور دم لینا موقوف ہو جائے اور تمام بدن ٹھنڈا ہو کر سکتہ پڑے اور بعضے اِسکو خناق قلبی کہتے ہیں اور جان لو کہ اگرچہ علامت اور علاج سب کے موافق بارہا مذکور ہوئے مگر اس جگہ بھی کہا جاتا ہے مثلاً اگر مادہ بلغم ہو اسکی علامت بن کا ڈھیلا ہونا رنگ میں سفیدی اور سخم سے لعاب کی کثرت مگر غلیظ یعنی خزرہ کا ہونا مرض کی سختی کا نشان ہے اور اسکا علاج دو طرح سے ہو ایک یہ کہ بیماری کی وقت کرتے ہیں دوسرے یہ کہ ہوش آنے پر کریں سو وہ علاج کہ اسوقت کریں اس طرح پہلے مادے کو شیاف اور حقنون سے جذب کریں پھر دماغ کو گرمی پہنچائیں اور کبھی حقن سے پہلے خلط کی تلطیف کے لیے سر کو گرمی پہنچانا منظور ہوا کرتا ہے اور تسخین دماغ یعنی دماغ کو گرمی پہنچانے کی یہ تدبیر ہے کہ مشک و سداب و قرفل سونگھائیں اور کھلکی سیاہ مرچ جنبدید ستر باریک کر کے ناک میں پھونکیں اور جیسے نطول مناسب ہوں استعمال کریں اور تکیہ خشک یا تر کام میں لائیں اور سر کے بال موٹنگر جنبدید ستر خردل پسیکر سر کے ساتھ گرم کر کے لپ کرین اس سے دماغ کو گرمی پہنچتی ہے اور بہتر یہ تدبیر ہے کہ مدے کا گڑا گرم کر کے یا گرم اینٹ سر پر رکھیں یا مدے کی ٹوپی سر پر پہنائیں اور لوہے کا تو ا خوب گرم کر کے ٹوپی کے اوپر رکھ دیں اور سر کے موخر پر گرمی پہنچانے کا زیادہ خیال کریں اور قزانیوالی چیزیں استعمال کریں یعنی مرغ کا پر روغن سے چکنا کر کے ایارج فیقر امین بھر کر خلق میں ڈالیں تاکہ قزاجائے اگرچہ قزاجائے مگر تاہم فائدہ سے خالی نہوگا اور جب تک روغن سرس میسر آئے مرغ کا پر روغن سے چکنا نہ کریں کہ وہ نہایت مفید ہے اور سکتہ بلغمی میں قزاج چیزوں سے زیادہ فائدہ مند ہے خاص کر اگر نم معدہ میں امتلا ہووے اور گرم روغن جیسے روغن سداب و رسوسن اور انکے مانند کہ موم کے ساتھ مرکب ہوں گرم گرم گردن اور کمر کے منکون پر ملین اور تریاق کبیر اور مشرودیطوس مار لعل کے ساتھ ملا کر جس جیلے سے کہ بن پڑے حلق میں پکائیں اور اگر تریاق اور مشرودیطوس موجود نہو سولف انیسون زیرے کے جو شانڈے میں گلقد ملا کر حلق میں ڈالیں حقن کی ترکیب عا شاشبت برنجاسف قنطوریون دقیق سداب خشک بیدانجیر نیکو فتنہ تخم کرفس سب کو پکا کر چھان لیں پھر شکر سرخ اور آب جامہ اور روغن تیون ملائیں اور گوگل نسوت

بورہ ارنی خطل سقمونیا سردارو کر کے حنہ کرین اور افاقت کے بعد یہ تدبیر ہو کہ جب تک چوتھا یا ساتواں یا چودھواں دن مادہ کے ضعف قوت کے موافق گذرنے جائے ہر گرتقیے میں توجہ نہ کریں مگر نفع کے لیے ہر روز انیسون باویان کا وزبان ہر ایک تین درم گلفندس درم سے جلاب بنا کر دے سکتے ہیں اور غذا خود آب کبک اور تہو سے بنا کر زیرہ اور وارچینی وغیرہ ملا کر دے سکتے ہیں محرز کر یا کتاہو کہ میں نے انگوزہ کو سکتہ اور فالج اور لقوہ میں بہت فائدہ مند پایا صبح اور شام باقلا کے دانہ کے برابر شراب میں گھسکر دین اور جب چوتھا دن یا ساتواں یا چودھواں دن گذر جائے مادے کا تقیہ یا رجات یا جوب ملائم سے جنکا بارہا ذکر آیا ہو کر یا چاہیے اور چاہیے کہ ہر تقیے میں ایک باریا دو باریا کی قوت اور مزاج کے موافق تقیہ کریں اور ہوش آئیکے بعد چوبیس دن تک یہی تدبیر ہمیشہ کیا کریں اسکے بعد ہر روز صبح کو روغن میدا نجیر مار الاصول کے ساتھ دین اور فالج کا سا علاج کریں اور پوشیدہ نہیں ہو کہ سکتہ بلغمی اگر موقوف ہو جاتا ہو تو اکثر لقوہ اور فالج کی طرف بدل جاتا ہو اور اکثر ایسا بھی ہوا کرتا ہو کہ فالج کا مادہ انجا میں سکتہ کو پہنچے اور جس شخص کو خون کی خرابی سے اکثر فصد کی حاجت پڑے اور فصد سے آرام پائے تو یہ خوف ہو کہ اگر فصد میں کچھ تاخیر پڑے تو فالج یا سکتہ پیدا ہو جائے اسی سببے حکما کہتے ہیں کہ اگر سکتہ بلغمی میں خون کے غلبے کا نشان بھی ظاہر ہو تو فصد کو سب تدبیرون پر مقدم رکھیں اور اگر مادہ خونی بدن میں غالب آگیا ہو جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا اسکی علامت یہ ہو کہ منہ کا رنگ سرخ مائل بسیا ہی ہو جیسا کہ کسی کا گلا گھٹ جائے اور اسکے رنگ میں سرخی اور سیاہی ہوتی ہو اور ماتھے پر پسینا اور رگ دو اجین بھری نظر آئیں اور سانس میں خرخرہ نہو اور جاننا چاہیے کہ خونی سکتہ اگر کھلتا ہو فالج کی طرف نہیں بدلتا کیونکہ باریا دون خون نکالے اس سے خلاصی نہیں پاتا یعنی خون نکالنے کے بعد مادہ باقی نہیں رہتا علاج اگر نجات کی امید ہو دونوں ہاتھ سے سر روکولیں اور خون بہت نکالیں اور اگر طبیب کی نظر میں ضرورت معلوم ہو گردن کی رگیں کہ جنکو دو اجین بولتے ہیں کھولیں پھر نیڈلیوں پر پھینکے لگا کر شاخین کھینچیں فصد اور حجامت یعنی شاخ لگانیکے بعد ہاتھ اور پاؤں کو ملنا اور بانڈھنا مفید ہو اور سکنجبین و رگرم پانی سے غرغہ کرنا فائدہ مند ہو اور حقنہ معتدل استعمال کرنا مفید اور ان تدبیرون کے بعد سر کی تقویت کے لیے روغن گل اور روغن بابونہ اور سرکہ سر پر رکھنا چاہیے پھر اگر حقنہ معتدل استعمال کریں بہتر ہو تاکہ مادہ جنبا باقی رہا ہو نکل جائے اور جسوقت سکتے سے ہوش آئے غذائیں کمی کرنی چاہیے اور جلاب اور کسکاب پر فضا کرین اور رفتہ رفتہ تہو اور تینتر اور مرغ کے گوشت پر طبیعت کو متوجہ کریں اور اگر مادہ سودا ہو اسکی علامت اور علاج صرع وغیرہ سے تلاش کریں اور ایسا ہی ہر ایک خلط کے مرکب ہونیکا نشان ہر ایک خلط کے جدے جدے نشان سے ظاہر ہو اور ایسا ہی اسکا علاج دوسری قسم سکتہ نقباضی کے بیان میں اسکی علامت اور علاج سبب کے موافق ہوتے ہیں اور اس فصل کے اول میں اسباب کے تعداد کا بیان ہو چکا اور صرع اور کابوس کی فصل میں ان اسباب کا بیان کہ جنسے دماغ میں نقباض آتا ہو مفصل مذکور ہو چکا فائدہ کبھی مسکوت یعنی سکتے والا مردے کے مشابہ ہوا کرتا ہو اسلیے جالینوس کہتا ہو کہ سکتے والے کو بہتر ساعت تک دفن نہ کریں اب ان علامتوں کا ہم بیان کرتے ہیں کہ جنسے سکتے والے کی موت اور حیات میں فرق معلوم ہو جائے وہ کئی قسم ہیں ایک یہ کہ دھنی ہوئی اون جو نہایت نرم ہو یا کبوتر کا باریک پران دونوں میں سے جو میسر آئے لیکر ناک کے سوراخ کے مقابل رکھیں اگر ان دونوں میں سے کوئی ہلنے لگے زندگی کی علامت ہو کیونکہ سکتے والے کا سانس آنا معلوم ہوتا ہو

مگر یہ کام اس طرح کرنا چاہیے کہ انکے ہلنے میں اور لوگوں کی سانس یا ہوا کا شہہ نہ پڑے دوسرے یہ کہ ایک برتن جو نہایت ہلکا ہو اسی میں پانی ڈال کر اُسکو چھاتی پر رکھ دیں اور غور سے دیکھیں اگر دم باقی ہو پانی میں حرکت محسوس ہوگی تیسرے یہ کہ خضیوں پر اور چڑھوں میں اور پیشاب گاہ کے سوراخ میں اور پانے کے مقام کے اندر پھلی طرف کو مائل ایک شریان آئی ہوئی ہو کہ جب تک زندگی باقی ہو وہ حرکت کرتی ہو سو نباض کامل ان شریانیں پر انگلی رکھ کر دریافت کرے کہ حرکت کرتی ہو یا نہیں چوتھے یہ کہ اگر آنکھ کی پتلی میں روشنی اور رونق ہو زندگی کا نشان ہے یا نہیں یہ کہ روشن مکان میں اُسکی آنکھ کھول کر دیکھیں اگر آنکھ کی سیاہی میں دیکھنے والے کی صورت کا عکس پڑے تو زندہ ہے اور ایسا ہی اندھیرے مکان میں چراغ روشن کریں اور آنکھ کے سامنے لائین اگر اُسکا عکس آنکھ میں معلوم ہو زندہ ہے اور جس وقت بدن سڑنے لگے ان استدلال کی حاجت نہیں کیونکہ وہ بیشک مرچکا۔

اٹھارھویں فصل استرخا اور فالج کے بیان میں استرخا وہ ہے کہ عضلے اور وترست ہو جائیں اور جو عضو کہ اُسکی حرکت ان عضلے کے سبب سے ہونیکا ہو جائے یعنی اُس عضو کی حرکت اور جنبش جاتی رہے اور جس میں ہو جائے اور سبب جیسا جیسا کم یا زیادہ ہو اگر تاہی اُسکے موافق حس اور حرکت یعنی بالکل باطل ہو اگر تہی ہین یا کم ہو جاتی ہین اور ممکن ہے کہ حس باقی رہے اور حرکت جاتی رہے اس سبب کہ حرکت کے آلہ میں آفت پڑی ہو نہ حس کے آلہ میں اور جاننا چاہیے کہ کبھی عصاب کے شعبوں سے کسی شعبے میں آفت آئے اور جو عضو اس شعبے سے تعلق رکھتا ہو مسترخی یعنی ڈھیلا ہو جائے اور باقی بدن سلامت رہے مثلاً حنجرہ یا مری یا زبان یا شانہ یا معار مستقیم یا کوئی انگلی یا کوئی جزو اعضا کے اجزا میں سے ڈھیلا ہو جائے اور باقی سب بدن صحیح و سالم رہے اور کبھی بدن کے ایک طرف عصاب نخاعی اور دماغی میں سبب ہو کر تاہی تو اس حالت میں آدھا بدن سر سے پائون تک مسترخی ہو جاتا ہے اور اس قسم کے استرخا کو اکثر متاخرین معتمد فالج کہتے ہین اور فالج لفظ عربی ہے کیونکہ فلج کے معنی تنصیف یعنی آدھوں آدھ کرنا جیسا عرب کے محاورے میں آتا ہے فلجت ایشی یعنی تقسیم کیا میں نے اُسکو دو نصف پر اور کبھی بدن کے ایک طرف کے عصاب نخاعی میں یعنی ان ٹھون میں جو نخاع سے نکلتے ہین سبب ہو کر تاہی تو اس حالت میں بھی آدھا بدن لبتاؤ میں ڈھیلا پڑ جاتا ہے مگر سر کے اعضا سلامت رہتے ہین اور شاید کہ منہ کی جلد جس میں ہو جائے کیونکہ وہ عصب کہ جس سے منہ کے اعضا کو حس پہنچتی ہے نخاع سے نکل کر گردن کے مہرے سے باہر آیا ہے جیسا صاحب خیرہ نے بیان کیا ہے اور بعضوں کے نزدیک فالج وہ ہے کہ نصف بدن طول میں مست ہو جائے اور اعضاے وجہ یعنی منہ کے اعضا سلامت رہیں جیسا ہم اُسکو کہ چکے ہین اور جہاں کہ آدھا سر بھی شریک ہو فالج مع اللقوہ ہو کر تاہی اور اُسکو خلع بولتے ہین صاحب کامل نے ایسا ہی کہا ہے اور کبھی دونوں طرف کے عصاب نخاعی میں ہو کر تاہی تو اس صورت میں سر کے اعضا کے سوا تمام بدن مفلوج ہوگا اور اس قسم کے استرخا کو یونانی ابو بلقیہ کہتے ہین اور اس استرخا میں ہو سکتا ہے کہ منہ کا پوست سجین جاکے جیسا ہم نے ذکر کیا ہے اور پوشیدہ نہیں کہ جس وقت استرخا عام ہو یعنی استرخا کا سبب تمام عصاب دماغی اور عصاب نخاعی کی چڑوں میں سکتا ہوگا اور جاننا چاہیے کہ قدم نے فالج اور استرخا میں کچھ فرق نہیں کیا اور سبیل ترادف یعنی ایک معنی میں استعمال کیا ہے اور سبب کلی اس مرض میں

دوہین ایک یہ کہ روح حساسہ اور محرکہ کی قوت کا اعصاب اور عضلات میں جو انکے آگے ہیں انہیں سدہ پڑ جانے سے یا عصب کے کٹ جانے سے گذر نہوسکے دوسرے یہ کہ اگرچہ سدہ نفوذ کو مانع نہویا مطلق سدہ ہی نہو اور قوتیں مذکورہ پھون میں گذرتی ہوں لیکن بعضے اعضا کو انکے مزاج میں فساد آگیا ہوا سبب سے ان قوتوں کا اثر نہ قبول کریں اور اعضا کے مزاج میں فساد آینکا سبب گرمی ہو یا سردی یا تری یا خشکی مگر حرارت حسن و حرکت میں بہت کم خلل ڈالتی ہے ایسا ہی میوست جیسا مقوق کا حال گواہی دیتا ہے کہ باوجودیکہ حرارت اور میوست اعضا پر غالب ہے مگر حسن و حرکت اپنے حال پر ہے آہی حرارت اور میوست کا افراط کس درجے پر ہو کہ حسن و حرکت کو مانع ہو سکے مگر سردی روح کے مزاج کی ضد ہے روح کے جوہر کو جلد کشف کر ڈالے اور وہ استرخا کہ جسکا سبب سردی سا فوج ہوا اکثر ایک عضو سے تجاوز نہیں کرتا اور اسکا علاج آسان ہوتا ہے گرم صنماد اور گرم روغنوں سے زائل ہوتا ہے اور رطوبت آلات کو بھرتی ہے اور لیف اور عصب کو ایک دوسرے پر بٹھلا دیتی ہے اور روح کے جوہر کو غلیظ اور تیرہ کرتی ہے اور قوتوں کو پھون میں اور عضلون میں آنے سے باز رکھتی ہے اور مزاج کو سردی قبول کرنے پر مستعد کرتی ہے اور سردی روح کے مزاج کی ضد ہے اب معلوم ہوا کہ استرخا کا سبب بدن کے ایک سو یعنی ایک طرف میں یا بہت سے بدن میں پڑے سدہ ہوتا ہے یا پٹھے کا ٹوٹ جانا اور کٹ جانا اور سدے کے سبب علی العموم سات ہین ایک یہ کہ کسی عضو کو سطح پر باندھیں کہ اعصاب کے مجاری یعنی جس راہ سے قوت حساسہ اور محرکہ نیچے آتی ہے بند ہو جائے اور وہ عضو اس سبب سے بحسب و حرکت ہو جائے اور یہ سدہ عارضی ہے جو سوقت بند کھول دین جاتا ہے دوسرے یہ کہ ایک رطوبت غلیظ لزوج پھون میں آجائے اور قوتوں کے منافذ بند ہو جائیں اور جانا چاہیے کہ اس رطوبت میں گاڑھا پن اتنا نہیں ہوتا کہ پٹھے کے اندر نہ گھس سکے کیونکہ اگر ایسا ہوتا استرخا نہ پڑتا جیسا تشیح کی فصل میں اسکا بیان مفصل آئیگا لیکن یہ ہو سکتا ہے کہ جہاں کہیں مادہ مختلف القوام یعنی گاڑھا اور تپلا ہو بعضون میں استرخا آجائے اور بعضون میں تشیح پڑ جائے کیونکہ جو رقیق ہو گا عصب کے جرم میں نفوذ کریگا اور جو غلیظ ہو طول میں گھٹائیکا اور عرض میں بڑھائیکا اور یہی تشیح ہے تیسرے یہ کہ نخاع میں یا اور اعضا میں گرم یا سرد ورم ہو جائے پھر آماس کا مادہ داب لینے کی بہت سے قوتوں کی راہ بند کر دے چوتھے یہ کہ کسی پٹھے کی جڑ کے اوپر سقہ یا ضربہ پونچے اور اس سبب سے پٹھا دب کر بچ جائے اور قوت کی راہ بند ہو جائے پانچویں کوئی گردن کا منکا یا پٹھ کا منکا اپنی جگہ سے پھسل جائے اور اس سبب سے قوت کی راہ بند ہو جائے لیکن جانتا چاہیے کہ اگر ٹہرے یعنی منکے دائیں بائیں ہو جائیں پٹھا دب جائیکے سبب راہ بند ہو جائیگی کیونکہ وہ سورخ جو پٹھے کی راہ ہو ٹہرے کے پہلو پر ہے اور ٹہرہ جسوقت اسکی طرف جھک جائے جو پٹھا کہ نخاع سے نکلا ہو دب جاتا ہے اور بالضرور راستہ بند ہو جاتا ہے اور اگر ٹہرے آگے پیچھے جھکیں اس صورت میں پھون کے کھنچ جائیسے راہ بند ہوگی نہ دب جائیسے چھٹے یہ کہ عصب منقبض ہو یعنی سکر جائے سردی کی شدت سے یا جوہر عصب کے بہت غلیظ ہو جائیسے ساتویں یہ کہ کسی سبب خارجی یا داخلی کی بہت سے کوئی عضو جوڑ میں سے نکل جائے جیسے رطوبت لزج کہ ان رباطات کو جن سے ہڈیوں کا مفصل یعنی جوڑ دونوں طرف سے بند رہا ہے بھگو دے اس سبب مفصل ضرور جدا ہو جائیگا غرض جس طرح پر کہ ہو عصب کے دب جائیسے روح کے راستے بند ہو جاتے ہیں بیان علامتوں کا جان لینا چاہیے کہ استرخا کے قسام میں سے جو قسم عصب کے ٹوٹ جائیسے ہوتی ہے بہت چھپی ہو کرتی ہے خصوصاً اگر پٹھا بہت اندر کو یعنی گہرا ہو اور جو عصب ٹوٹ جائے

اسکا یہ نشان ہے کہ سقظہ اور ضربہ پہنچتی ہی عضو سست ہو جائے اور اگر ضربہ اور سقظہ پہنچنے سے بہت دیر بعد استرخا پیدا ہو عصب میں نرم ہونیکا نشان ہے اور پٹھا ٹوٹ جائیکی یہ علامت ہے کہ کسی دواسے فائدہ نہ ہو اور اسکا علاج بھی نہیں ہو سکتا اور استرخا سردی کو پٹھون کی کھنچاؤٹا اور درد اور ہر وقت تپ رہنے سے پہچان سکتے ہیں اب اگر ورم گرم ہوگا درد بہت ہوگا اور تپ بہت تیز ہوگی اور جو ورم سرد ہے درد کم ہوگا اور تپ نرم ہوگی اور ایسا ہی اگر آس سخت ہوگا چھو نیسے معلوم کر سکیں گے اور اس سے پہلے کچھ درد بھی ہوا ہوگا اور اگر ورم نرم ہو تپ کی نرمی اور درد کی کمی سے معلوم ہو جاتا ہے اور ایک جیسی اسکے ساتھ ہوا کرتی ہے اور حرکت کی وقت در زیادہ ہو جاتا ہے اور جو استرخا کہ گرم ورم کے سبب سے واقع ہو زیادہ علاج پذیر ہے اور استرخا سقظلی اور ضربی اور زوال فقراتی اور خلعی یعنی جو منکے ٹل جائیسے اور جوڑا کھڑ جائیسے ہوا اور قطع عصبی یعنی جو پٹھا کٹ جانے سے عارض ہو انکی علامت سبب پایا جانا اور مفصل یعنی جوڑے کے گڑھے میں ایک زائد خیر نکلے ہوئی معلوم ہونا مفصل کے اکھڑ جانیکا نشان ہے اور زوال فقرات یعنی منکے جگہ سے ٹل جائیں اسکا نشان یہ ہے کہ اگر اندر کی طرف کو جائینگے تو پٹھا اور گردن اندر کو دب جائیگی اور چھاتی باہر کو نکل آئیگی اور جو ٹہرہ باہر کی طرف نکل جائے تو کمر اور گردن باہر کی طرف اگر کٹری ہو جائیگی اور اگر پٹھے کے غلیظ ہو جائیسے اور خشکی کے غلبہ سے استرخا ہو جائے اسکی یہ علامت ہے کہ انبساط اور انقباض کی دونوں حرکت دشواری سے کر سکے اور جو پٹھے کے کشیف ہو جائیسے ہو یعنی سردی کے پہنچنے سے اسکی علامت سبب کا پہلے ہونا جسکا سبب سرد سادہ یا تر سادہ ہو اسکی علامت یہ ہے کہ بیماری آہستہ آہستہ پیدا ہو اور حس لمس بیکار ہو جائے اور جو دو این کہ پٹھون کو گرم کرتی ہیں آہستہ آرام پانا اور ایسا ہی جو دو سبب کی ترکیب سے پڑے اسکا حال بھی نہیں چھپا رہتا مثلاً بہت سرد پانی پینا اور برف میں پھرنا اور پانی میں کھڑا ہونا سو فرماج بار در طب سافج کا نشان ہے جالینوس نے کہا کہ ایک شخص مچھلی کا شکار کرتا تھا اس سبب اسکے پاخانکی جگہ اور شانہ کی جگہ میں سردی آگئی اور آنت اور شانہ ڈھیلے ہو گئے پیشاب اور پاخانہ بے اختیار نکل جاتا تھا اور جو استرخا رطوبی کہ اسکا سبب بلغم ہو اسکی علامت یہ ہے کہ حس و حرکت دونوں باطل ہوں اور ایک بارگی واقع ہو جائے بدون اسباب کے کہ سقظہ یا ضربہ یا قطع پہنچے اور قارورہ مائل بکدورت اور غلیظ القوام یعنی گاڑھا ہو اور استرخا اکثر رطوبی پڑا کرتا ہے اور فالج کی طرف مائل ہو جاتا ہے یعنی استرخا عام کہ بدن کے ایک طرف طول میں پڑے اور استرخا عام دومی کی یہ علامت ہے کہ رگین بھری ہوتی معلوم ہوں اور نبض اور آنکھ کا اور منہ کا رنگ اسپرگواہی دے اور وہ استرخا کہ قوی لہج اور صرع اور سکتہ اور اختناق الرحم کے بعد عارض ہوا ہو اسکی علامت یہ ہے کہ ان امراض کے بعد پڑے اور اسکو استرخا بھرائی کہتے ہیں اور اکثر ہوا کرتا ہے کہ قوی لہج کی بیماری استرخا کی نوبت پہنچنے اور دونوں موندھے اور کولے اتر جائیں صاحب الکامل نے کہا ہے میں نے بہت لوگوں کو دیکھا ان کو قوی لہج کا درد بہت شدت سے تھا انہیں سے بعضوں کے موندھے اتر گئے اور بعضوں کے دونوں موندھے اور دونوں کولے اتر گئے اور انہیں سے بعضوں کے شانہ حرکت سے بیکار ہو گئے اور یونس نے کہا ہے کہ میرے زمانہ میں بہت لوگوں کو قوی لہج کی بیماری پڑی اور جو اس سے بچا اسکے ہاتھ اور پانوں میں استرخا پڑا یعنی تنگے ہو گئے اور ہر عضو کے استرخا کی علامت کچھ چھپی نہیں ہے اور زبان اور حنجرہ اور مری اور شانہ اور اسکا مستقیم کے استرخا کا بیان جدا جدا اپنی جگہ کیا جائے گا اور شانہ اور معار مستقیم کے استرخا کا یہ نشان ہے کہ بول و براز یعنی پیشاب

اور پاخانہ بے ارادہ خود بخود نکل آئے اور کبھی قوت دافعہ بھی باطل ہو جاتی ہے اور کچھ دفع نہیں کر سکتی اور جاننا چاہیے کہ جس وقت عضو سترخی یعنی جس عضو میں ستر خا آیا ہو اپنے رنگ پر ہو اور پہلے کے نسبت بڑبلا اور چھوٹا نہ معلوم ہو اچھے ہونیکا نشان ہے جیسا کہ رازی نے کہا ہے جس وقت کہ عضو فالج زدہ بہت بڑبلا اور چھوٹا ہو جائے اسکا کچھ علاج نہیں اور اگر موٹا اور بدن کے ہر رنگ ہو تو اسکا علاج ہو سکتا ہے علاج اگر فالج بلغمی ہو شروع میں سبب کی قوت اور ضعف کو دیکھ کر جب تک چوتھا دن یا ساتواں دن یا چودھواں نہ گذر چکے کوئی قوی علاج پلانیکلی قسم سے نکرین جیسا کہ ساہر نے کہا ہے کہ مفلوج کو قوی دواؤں سے چوتھے دن یا ساتویں یا چودھویں دن تک کوئی چیز ندرینی چاہیے کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ شروع میں مسهل دواؤں سے اکثر بیماری زیادہ ہو جاتی ہے مگر اجازت ہے کہ ابتدا میں نرم حقنہ استعمال کریں اور لازم ہے کہ جو چیز مادے کو لطیف کرتی ہے جیسے انیسون تخم شبت اجوائن فردمانا تخم کرفس بیج بادیان بیج کرفس بیج اوخر اصل السوس بیج گریانی میں جوش دیکر صاف کریں اور گلقد ملا کر ہر روز صبح کی وقت سپین اور فضیح اور تلمطیف کے بعد اور جب چوتھا یا ساتواں دن یا چودھواں دن گذر چکے مسهل کی دواؤں میں سپین اور جو دواؤں اس کام میں آتی ہیں وہ حسب منتقن اور حسب شیطرج اور انکے مانند ہیں اور قری کرنا بھی مفید ہے اور تنقیہ کے بعد فقرہ یعنی منکے اور ٹھپون کو گرم روغنوں سے کہ محلل اور تقوی اعصاب ہوں یعنی ٹھپون کا مادہ تحلیل کریں اور انکو قوت دین جیسے روغن بید انجیر اور نار دین اور شبت اور انکے مانند ملین اور کبھی کبھی جنبید ستر اور عاقر و تھا بھی ان روغنوں میں ملا لیا کریں اور ایسا ہی تنقیہ کے بعد مزاج کی اصلاح کے لیے تریاق کبیر اور مشرد ویطوس اور کلکلاج اور انکے مانند دینا بہتر ہے اور اگر تریاق اور دوسری معجون موجود نہوں سکینینج یا جاوشیر جو ہم پونچے باقلا کے دانے کے برابر شہد کے پانی میں گھسکر سپین اور ہینگ کا کھانا او لیپ کرنا بہت مفید ہے خصوصاً اگر سردی کا غلبہ ہو صبح اور شام شہد کے پانی میں دین تاکہ جلد فائدہ بخشے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ہمیشہ ایک مثقال ایاج فیکر اور ادھی مثقال مچ سیاہ شہد میں ملا کر دین اور پانی مذین تاکہ معدے میں دیر تک ٹھہری رہے اور زیادہ اثر کرے اور ہرات ادھی مثقال فلفل اور جنبید ستر سوتے وقت دین اور محمد زکریا نے کہا ہے کہ فالج کا علاج جگر اس طرح کرنا چاہیے کہ تنقیہ کے لیے جب قویا استفراغ کریں تاکہ مادہ کم ہو جائے اور ہر روز جوارش بلا دیر یا ایاج ترمس کے ساتھ دین تاکہ مزاج کو بدل ڈالے اور روغن قسط ملین تاکہ ٹھپون میں گرمی پہنچائے یہ سب جو کچھ بیان کیا گیا اس وقت ہے کہ فالج کے ساتھ مزاج میں حرارت نہ ہو کیونکہ اگر فصل اور سال اور عمر اور قوت معاون ہوں خاص کر جہان کہ بیمار کے بدن میں گرمی اور رنگ میں سُرخی اور جوان ہو چاہیے کہ علاج فصد سے شروع کریں اس لیے کہ خون سبب خلاط کی سواری ہو اسی وقت مادہ کم ہو جائیگا اور بیماری میں تخفیف آئیگی لیکن جس جگہ مادہ صرف بلغم ہو اور رنگ میں سُرخی اور بدن میں گرمی نہ ہو اور رطوبت کم کر نیکی لیے فصد کرنی منظور ہو تو بہتر ہے کہ فصد سے ایک ساعت پہلے تریاق کی ایک خوراک یا مشرد ویطوس یا سنجر نیلیا یا القردیا کی پانی شراب میں یا شہد کے پانی میں گھسکر دین پھر فصد کریں اور جہان کہیں مزاج میں گرمی ہو چاہیں فصد کریں یا نکرین مگر ضرور ہے کہ پہلے حرارت کی تسکین کریں مثلاً سکینین سپین اور زیر بارج کھائیں اور روغن گل سرکہ میں چکا کر سر پر رکھیں اور جب کہ حرارت جاتی رہے تریاق کا علاج کریں جیسا شیخ نے کہا جس وقت کہ فالج اور تپ دونوں جمع ہوں تو فالج کو تاخیر کریں اور ایسے وقت میں سکینین گلقد کے ساتھ خوب دہا

جالینوس نے کہا جس وقت کہ دماغ سے رطوبت پٹھون کی طرف فالج اور لقوے میں بہ کر جائے اسکے پچھے مختلف جگہ میں حرارت آجایا کرتی ہے اور کبھی اچھی طرف کا مزاج گرم ہو جاتا ہے فقط اور شیخ نے کہا کبھی بدن کی اچھی طرف بہت گرم ہو جاتی ہے گویا وہ آگ میں ہو اور دوسری آدھی طرف جو فالج زدہ ہو گویا وہ برف میں پڑی ہے فقط اور یہ جو آدھا بدن فالج زدہ سرد ہوا کرتا ہے اور آدھا اچھا گرم ہو جاتا ہے اسکی دو وجہیں ہیں ایک یہ کہ روح نفسانی جو اس طرف مفلوج میں نفوذ کرتی تھی اسکے بند ہو جانے سے وہ بھی اس طرف میں جو سلامت ہے جا بیگی اور اس سبب سے شق سلیم یعنی اچھی طرف گرم ہوگی دوسرے یہ کہ شق مفلوج اور ضعف کے سبب جو اس میں آگیا ہو خون کو جذب کر سکے اس ضرورت سے اسکا حصہ بھی شق سلیم کی طرف تقسیم ہو جائیگا اور روح بھی اسکے ساتھ چلی جائیگی کیونکہ خون اسکو اٹھانے ہوتے ہے اور یہ بھی بعید نہیں ہے دو اذن کا استعمال جسے علاج کرتے ہیں اس بات میں مدد کرے یعنی گرمی بڑھانے اور پوشیدہ نہیں کہ دو اکا اثر صحیح طرف میں ضرور زیادہ ہوا کرتا ہے فائدہ ہ جب تک کہ اشتہاے صادق نہو غذا نکھائیں اور جب تک پیاس شدت معلوم نہو پانی نہ پین اور اگر بجائے پانی کے مارعسل پر کفایت کریں بہتر ہے اور غذاؤں سے جو لطیف اور مناسب ہو کھائیں اور مثلاً تھوڑی سی روٹی شہد کے پانی سے لگا کر کھائیں اور جس جگہ قوت ضعیف ہو بھنی ہوئی چربیان اور تیرہ اور تیر اور لوے اور مرغ کے چوزے اور اسکے مانند دے سکتے ہیں اور شراب نہایت مضر ہے کیونکہ مادے کو پٹھون میں اتار لاتی ہے اور پیار کے معدے میں ترش ہو کر سرکہ بن جاتی ہے اور سرکہ پٹھون کے لیے سب چیزوں سے بُرا ہے اور ابتدا میں جہاں تک ہو سکے غذا میں کمی کریں اور تھوڑے سے آب گوشت پر دار چینی اور زیرہ کے ساتھ قناعت کریں اور جس جگہ بدن میں حرارت ہو زیراج سے بہتر ہے نہیں کیونکہ حرارت کو بھی دباتا ہے اور بلغم کو قطع کرتا ہے ترکیب ایسے زیراج کی کہ اس جگہ اور جہاں حرارت ہو استعمال کریں پیاز سفید ایک عدد اور گرم مصالحہ مناسب لین پھر تراش کر کوٹ لین اور روغن بادام میں بھونیں جب تک کہ کچا بنے پھر تھوڑا سا پانی جتنا کہ جذب کر سکے اسپر ڈالیں اور دو جوش میں اسکے بعد سرکہ اور شکر سفید اور تھوڑا سا آبکامہ بڑھائیں اور تھوڑے سے زیرہ اور دھنیہ سے خوشبو کر کے کھائیں اور خرگوش کا مغز بھنا ہوا ریشہ اور فالج والے کو مفید ہے اور چلغوزہ شہد میں ملا ہوا بانجا صہ مفید ہے ترکیب ان ٹیوں کی کہ پٹھون کے پاک کرنے میں کوئی دوا اسکے برابر نہیں ایلو اشحم حنظل ہر ایک دس درم فریون پانچ درم گوگل دس درم حب سطر معمول ہے ٹیان بنائیں اور پہلی دفعہ بارہ قیراط دین اور ایک ہفتہ موقوف رکھیں اور دوسرے ہفتہ میں اٹھارہ قیراط دین اور اگلے ہفتے میں مہلت دین اور تیسرے ہفتے میں چوبیس قیراط دین اور ایسا ہی ایک ہفتہ چھوڑ دین اسی نذر سے چھتیس قیراط تک پہنچ جائے ترکیب ٹیوں کی عمد کر یا کہتا ہے کہ انکا نفع بڑا ہے اور جلد اثر کرتی ہیں انگوزہ یعنی ہینگ جنید تتر شحم حنظل قنطوریون ہر ایک آدھے درم گوگل اتالیں کہ اس میں ٹیان بنائیں اور یہ سب ایک خوراک ہے اور استفراغ کے بعد مجربہ آتش یعنی بارے عضلون پر لگانے اور حمام خشک میں اور گرم ریت میں اور گندک کے چشمے کے پانی میں اور دریائے شور کے پانی میں مٹھینا اور ریاضت کرنی اور بھوکا رہنا اور چینی اور بلند آواز سے قرآن پڑھنا اور آبکامہ اور خردل سے غرغہ کرنا یہ سب مفید ہیں ترکیب ایسے حقنہ کی جو استفراغ کے پہلے اور پیچھے استعمال کر سکتے ہیں زنجوش شبت اکلیل حلبہ یعنی مٹی اور سیدانجیر اور ملٹی اور قنطوریون ہر ایک ان سبکو پانی میں جوش دین اور چھان لین پھر شہد اور آبکامہ اور

روغن زیتون پرانا اور شحم خنظل بڑھا کر حقنہ کریں اور جاننا چاہیے کہ سوتے دریا کے پانی اور گندک کی کھان کے پانی کے عضو فالج زدہ پر کوئی گرم پانی نہ ڈالیں کیونکہ مٹھا پانی جب گرم ہوتا ہے مادے کو زیادہ پھیلاتا ہے اور پھپھون کو نرم کرتا ہے اور اکثر ہوا کرتا ہے کہ سرد پانی ڈھیلے عضو کو قوت دے اس بہت سے کہ مادہ رقیق ہو جسوقت کہ پانی کی سردی اٹھیں پہونچے کٹھا ہو جائے اور ابن ماسویہ نے کہا ہے کہ مین نے بہت دیکھا ہے کہ مفلوح کو دست آگے اور فالج جاتی رہی اور اگر استرخا خون کے سبب سے ہو فصد کریں اور احتیاج کے موافق دوسری تدبیریں کام میں لائیں شراح اسباب نے کہا ہے یہ بحث کا مقام ہے یعنی خون سے استرخا ہونا اور اگر استرخا ٹھکا کٹ جائیسے ہو جائے اسکے لیے علاج نہیں اور گرم ورم کے سبب سے تو فصد کریں بشرطیکہ کوئی امر مانع نہ ہو اور ابتدا میں چھالیا اور صندل اقا قیامیثا اور اسکے مانند جو چیز راجع ہو یعنی مادہ ہٹا دے کہ پانی میں ملا کر ضما کریں اور تریا میں یعنی بڑھنے کے وقت جو چیزیں کہ راجع اور رجات یعنی ہٹانا اور نرمی اٹھیں دونوں ہوں جیسے جو کا آٹا اور سبز دھنیہ کا پانی اور روغن گل انکو ملا کر کام میں لائیں اور انتہا میں انحطاط یعنی کھٹنے تک مرخیات محللہ یعنی نرم اور تحلیل کر نیوالی چیزیں جیسے بابونہ اور برگ چشندر و روغن آس اور موم صاف کے ساتھ ملا کر استعمال کریں اور یہ ضما ورم کی جگہ پر کرنا چاہیے نہ کہ عضو مسترخا پر اور اگر سرد ورم استرخا کا موجب ہے چاہیے کہ عضو موم پر یعنی جس میں ورم ہے حب الغار میعہ یا بسہ مر جوزا السرفذ عرفان جنبدید ستر پھٹکری روغن قسط میں موم پکا کر اٹھیں دو این ملائیں اور استعمال کریں اور اگر استرخا ضربہ اور سقطہ کے سبب سے عارض ہو اور پٹھے میں فسح اور قطع کی نوبت نہ پہونچے یعنی کٹ جائیسے کچھ جدا نہ ہو اور نہ کٹ گیا ہو چاہیے کہ تھپے بدن کے لیے فصد کریں اور مسهل دین اور محلل اور مقوی دوائیں جیسے مر اور جاوشیر اور جنبدید ستر فرقیون موم اور روغن کے ساتھ ملا کر جس جگہ پر سقطہ اور ضربہ پہونچا ہو لگائیں اور محلل دواؤں کے استعمال کا اسلئے حکم ہے کہ ورم انتہا میں معلوم ہو اگر تاہو جالینوس نقل کرتا ہے کہ ایک شخص سواری کے اوپر سے گر پڑا اور اسکی پیٹھ زمین پر لگی یعنی کمر کے بل گر ا اور اسکے دونوں پاؤں ڈھیلے رہ گئے طبیبیون نے چاہا کہ دوا اسکے پاؤں پر لگائیں مین روکا اور چوٹ کی جگہ پر دوا لگانیکو حکم کیا ورم اچھا ہو گیا اور اس شخص نے بیماری سے نجات پائی اور اگر استرخا زوال فقرات یعنی ننکا اتر جائیسے سبب سے ہوا ہو اسکا علاج فقرات کو اپنی جگہ پر ہٹانا اور ایسا ہی جس جگہ خلع مفصل یعنی جو اتر جائیسے استرخا واقع ہو خلع کا علاج کرنا چاہیے اور اگر سو فرج سانج کے باعث یہ مرض عارض ہو اسکا علاج یہ ہے کہ جس طرح مناسب ہو فرج کی اصلاح کریں تھمڑ کر لینے کہا کہ مین نے ایک شخص کو دیکھا اسکوروزہ رکھنے سے فالج ہو گیا اور گرمی شدت سے تھمی اور طبیبیون نے ایارح فقیر اٹھلائی اسکو بہت تکلیف پہونچی پھر اسکو حمام میں لے گئے اور وہ تدبیریں کیں جسے رطوبت بڑھی تب وہ اچھا ہوا اور زبان اور خجرہ اور مری وغیرہ کے استرخا کا علاج جدا جدا کی فصل میں بیان ہو گا اور استرخا بحرانی کا یہ علاج ہے کہ روغن معتدل الحرات جیسے روغن زکس اور سوسن اور پیدانجیر اور نار دین طین اور ایسا ہی جو چیزیں عضو کو قوت دین اور مادے کو گرمیے روکین جیسے بابونہ اکلیل الملک فرنجوش کاسنی کے پانی میں ملا کر اور ایسے ہی وہ دوائیں کہ انہیں تھوڑی سی سردی بھی ہو ملا کر ملنا مفید ہے اور روغن نارچیل کھانے میں اور پٹنے میں مجرب ہے ترکیب حسب منتن کبیر کی کہ فالج اور لقوہ اور نقرس اور درد مفاصل سرد بلغمی کو مفید ہے ایارح دس ورم شحم خنظل شرم قنطوریون دقیق ماہی زہرہ ہر ایک پانچ ورم فرقیون اڑھائی ورم جنبدید ستر زنجبیل انگوزہ سکببج

جاؤ شیطرح خردل فلفل ہر ایک ایک درم پانی یا جس چیز میں مناسب سمجھیں مٹیان بنائیں اور بقدر احتیاج دین ترکیب جب منتن صغیر ہر
کی کہ گرمی میں درم مزاج والیکو دیکھتے ہیں شحم حنظل ایک درم کی چوتھائی کثیر درم کی ایک تہائی سورنجان بوزیدان ماہی زہرہ ہلیہ ہر ایک آدھے درم
یہ سب ایک ہی خوراک ہو ترکیب جب شیطرح کی نسوت دس درم ایلوامیس درم سوٹھ خردل سفید نمک سنگ پچ چنتہ ہر ایک دو درم پیل عاقرقوس ایک
ایک درم شکر سفید چار درم کوٹ اور چھان کر کرنب کے پانی میں یا اور مناسب چیز میں مٹیان بنالین خوراک تین درم روزانہ۔

انیسویں فصل تشنج کے مٹیان اور اسکا نام لازم کے نام پر رکھا ہوا اور وہ اس طرح پر ہے کہ ٹھہرے میں کوئی آفت پہنچے اور اس سبب سے عضلے
اپنے مبادی کی طرف حرکت کریں تب عضو ایک طرف کو کھینچ جائے اور جلدی سے نہ پھیل سکے بشرطیکہ سبب قوی ہو اور نہیں تو جس جگہ سبب ضعیف
ہوتا ہو بدون علاج کے جلدی سے عضو اپنی ہیئت پر پلٹ آتا ہو جیسا ثاوب یعنی جاہی میں دیکھا جاتا ہے اور ایسا ہی صرح میں اور اس سبب سے کہ کبھی
ابخرہ ریاحیہ سے تشنج پیدا ہوتا ہے اور کبھی ٹھون میں خلط اگر استلا ہوتا ہے اور اس سے تشنج پڑتا ہے اور کبھی عصب و عضلون میں رطوبت کے نکلنے سے خشکی آتی
ہو اور تشنج کا باعث ہوتی ہے اور کبھی عصب حساسہ اور دماغ میں ریج کے پہنچنے سے تشنج ہوتا ہے اور استلا اور خشکی کا اس میں دخل نہیں ہوا اگر اس لیے لازم
ہو کہ تشنج کو ہم چار قسم میں بیان کریں پہلی قسم ریج کے بیان میں جس کا نام عقال ہے اور عقال اونٹ کے پائوں باندھنے کی رسی ہوتی ہے اور اسکی
علامت یہ ہے کہ جیسا کبیا رگی ہو جائے پھر ویسا ہی جلد موقوف ہو اور جاہی اس قسم میں داخل ہے جیسا حکمانے کہا ہے جاہی ایک تشنج ہے جو دونوں
جڑوں کے عضلون میں ریاحی ابخرے سے کہ جلد تحلیل ہو جاتے ہیں پیدا ہوا کرتا ہے۔ علاج اگر ابخرے کی غلطی کے سبب تشنج جلد نہ جائے ابخرہ ریاحی
کی تحلیل کے لیے روغن مرطب محلل ملین دوسری قسم تشنج استلانی کو تشنج رطب بھی کہتے ہیں اور یہ اکثر بلغم سے ہوا کرتا ہے اور یہ بلغم یا سودا سے اس طرح
پر پیدا ہوا کرتا ہے کہ مواد مذکورہ عصاب کے سوراخوں میں آجائے اور عصب بھر کر عرض میں کھینچ جائے سو اس صورت میں عصب بالضرور طول میں
کم ہوگا اور عرض میں بڑھ جائیگا اور تقلص سے یہی مراد ہے یعنی سکر جانا اور ظاہر ہے کہ جس وقت ٹھاسکر جائے تو وہ عضو کہ جسکی حرکت اس ٹھہرے کے سبب
سے ہو پھیل نہ سکیگا فائدہ جو مادہ بلغمی کہ عصب میں نفوذ کرے اور تشنج پیدا کرے یہ لازم نہیں کہ اس سے استرخا بھی ہو جائے کیونکہ مادہ جب تک عصب
کے جرم میں اور ان لیفون کے جوہر میں جو عضلے میں ہیں نفوذ کرے حصو میں استرخا نہیں آتا بخلاف تشنج کے کہ اسکے پیدا ہونے میں عصب کے مسام
میں مادے کا انکفایت کرتا ہے لیکن اگر مادہ مختلف القوام ہو یعنی رقیق اور غلیظ دونوں طرح پر ممکن ہے کہ تشنج بھی ہو اور استرخا بھی ہو
اور خون سے تشنج اس طرح پیدا ہوا کرتا ہے کہ عضلہ ورم کرے اور مادہ لیفون میں اور ٹھون میں آجائے اور جگہ گھیرے اس سبب سے ٹھہرے چوران میں
زیادہ ہو جائیں اور لنبانہ میں کم اور ہو سکتا ہے کہ شاذ و نادر صرفا بھی خون کی طرح تشنج استلانی پیدا کرے اور جو تشنج کہ تپ گرم کے بعد اس سبب سے
ہو جائے کہ جو مادہ تپ کی گرمی سے گھلا ہو ٹھون میں اور عضلون میں آتے یہ بھی استلانی کے اقسام میں داخل ہے بخلاف اس تشنج
کے جو تپ گرم کے بعد رطوبت اصلی فنا ہونے سے پڑے کہ وہ تشنج یا بس کے اقسام سے ہو علامتوں کا بیان جو تشنج بلغم کے سبب
سے ہوا اسکا یہ نشان کہ تشنج کبیا رگی ہو جائے اور بوجھ اور نکان معلوم ہو خاص کر حرکت کے وقت اور جلد میں کچھاوٹ ہو اور نبض

عریض ہو اور پیشاب غلیظ بدن کے رنگ میں سفیدی اور گوشت میں ڈھیلا پن اور اس جگہ ہاتھ لگانے سے نرمی اور سردی معلوم ہو اور پیاس نہ ہو اور نیند بہت آئے اور ٹھون میں سُستی ہو اور اس سے پہلے بلغم پیدا کرنے والی چیزوں کا استعمال کیا ہو اور جو تشیح سودا سے پیدا ہو سودا کی جو علامتیں کہ بارہا گذر چکیں اُن سے معلوم ہو گا اور جو تشیح ورم دموی سے پڑے یا اچاناً ورم صفراوی سے تو اور ام مذکورہ کے نشان یہ ہیں جو بھور اور درد معلوم ہونا دموی میں اور ضربان یعنی تپک اور جلن صفراوی میں اور اُنکے سوا جو ہر قسم کے درد کے لوازم ہیں پوشیدہ نہیں اور اگر تپ گرم کے بعد اس سبب سے کہ تپ کا مادہ ٹھون میں بہ کر گیا ہو تشیح ہو جائے اسکی یہ علامت ہو کہ پہلے تپ گرم عارض ہو دے اور دوسرے سبب کا نشان بالکل نہ ہو اور اس میں کہ تپ کے بعد رطوبت کے فنا ہونے سے عارض ہو جائے یہ فرق ہو کہ تشیح خشک آہستہ آہستہ ہو کر یا ہو خاص کر جو تشیح کہ رطوبت کے فنا ہونے سے عارض ہو اور بشرہ یعنی بدن کی صورت سے کہ دن بدن ڈبلا ہونے لگے یہ مرض معلوم ہو جاتا ہے علاج بلغمی میں پہلے بلغم کے نفع کے لیے ہر روز صبح کی وقت مارا اصول گلفد میں ملا کر دین اور نفع کے بعد یابج فیکرا وغیرہ جو فالج میں مذکور ہیں اُن سے بلغم کا تنقیہ کرن لیکن چاہیے کہ استفراغ آہستہ آہستہ کئی دفعہ میں کریں اُن دواؤں سے کہ بہت قوی نہوں اور آہستگی کا حکم سب امراض عصبانی کے تنقیہ میں اس لیے ہو کہ اعصاب کی واسطے رگین نہیں کہ جس وقت دوا جذب کرے مادہ دفعہ نکل آئے بلکہ عصب کا مادہ بر سبیل تشیح یعنی تپک کر نکلتا ہو اس لیے واجب ہو کہ استفراغ بھی آہستہ آہستہ کریں تاکہ مادہ بھی بر سبیل تشیح تھوڑا تھوڑا نکل آئے اور قوت بھی اپنے حال پر رہے اور تنقیہ کے بعد روغن گرم جیسے روغن قسط اور سداب اور یاسمین ملین اور کبھی کبھی جدید ستر فزیون عاقر و حاکر ان روغنوں میں ملا لیں تو خوب اثر کریں اور غذا تقاضاے وقت کے موافق حسب طرح کہ اوپر ذکر آیا ہو وہی چاہیے اور سوداوی میں بھی نفع کے بعد تنقیہ کریں اور تنقیہ کے بعد روغن ملین اور سودا کے منضج اور مسهل کا بارہا ذکر آیا ہو اور جو تشیح پٹھے کے ورم کے سبب سے عارض ہو جو کچھ تر خاے ورمی میں بیان کیا ہو اور جو کچھ عصب کے اور ام میں کہا جائیگا استعمال کریں اور ہر خلط کی رعایت استفراغ اور طلاء میں رکھیں اور جو تشیح تپ گرم کے بعد اس سبب سے کہ بیان کیا ہو پیدا ہو جائے اس میں تو اور اسہال کفایت کرتے ہیں اور یہ قسم بہت آسان ہو میسر می قسم تشیح یا اس استفراغی کہ اُسکو استفراغی بھی کہتے ہیں اس قسم کی علامت یہ ہو کہ وہ جھپون تشیح ہو ڈبلا اور باریک ہو جائے اور اسباب مجففہ کا یعنی جو خشکی پیدا کرتے ہیں جیسے استفراغ سخت اور شدت اور جاگنا اور بہت بھوکا رہنا اور تپ تیز محرق پہلے اتفاق پڑی ہو اور یہ بھی اس قسم کی علامت ہو کہ آہستہ آہستہ پیدا ہو اور جب عضو آفت رسیدہ پر روغن ملین جلد خشک ہو جائے بخلاف استلابی کے کہ یکبارگی پیدا ہو جائے اور روغن کو جلدی سے جذب کرے اور جب تک رطوبت اصلی کا مادہ فنا نہ ہو اور دماغ اور عصاب جلد خشک نہ ہو جائیں تشیح یا اس نہیں پڑتا اسی سبب سے حکمانے کہا کہ تشیح اچھا نہیں ہو اگر تا مگر لاکون میں اور جوانوں میں اور وہ بھی کہیں کہیں اور بہت دنوں میں علاج کوشش کر کے بدن میں رطوبت پہنچائیں اور عضو آفت زدہ پر بہت توجہ رکھیں اس طرح پر کہ گدھی کا دودھ اور بکری کا دودھ تازہ آتش جو اور بہیدانہ کے لعاب کے ساتھ شربت بنفشہ اور شراب نیلو فر ملا کر اور روغن کدوا اور روغن بادام بڑھا کر سپین یا جو کچھ نہیں سے میسر آئے اور بکری کے بچے اور بھیر کے بچے کے پائے پالک اور روغن بادام کے ساتھ پکا کر کھائیں اور سمک رضراضی یعنی گنگرلی

صاف پانی کی مچھلی اور حریرہ کہ نشاستہ گندم اور شکر سفید اور روغن بادام سے بنائیں یہ سب مفید ہیں اور آبن میں ٹھینا اور قیر و طی مرطب یعنی موم روغن طراوت بڑھائیو لالہ بدن پر خصوص عضو تشنج زدہ پر ملنا اکثر فائدہ مند ہے ایسے ہی نطول اور ضما د اور جن دواؤں سے نطول بنائیں یہ ہیں بنفشہ برگ کاہو جو مقشر برگ خطمی برگ بید اور کدو نیلو فراور ضما د کی دوائیں یہ ہیں بنفشہ خطمی آرد جو لعاب اسپغول و روغن کدو ملا کر قیر و طی کی ترکیب مغز ساق گاؤ اور مرغیوں کی چربی موم سفید روغن بنفشہ میں پکائیں پھر لڑکی والی عورت کا دودھ ملا کر لیں اور جہاں تپ ہو دودھ کا پینا اور پانچہ کا کھانا نہیں چاہیے اور لگانکی دواؤں میں بھی احتیاط کرنی چاہیے حاصل کلام جو کچھ کہ دق میں بیان کریں گے اس قسم کے مناسب ہے اور ترطیب جس طور سے میسر آئے کرنی چاہیے اور اگر بیمار چھوٹا بچہ ہو پینے کی چیزیں دایہ کو پلائیں اور روغن اور ضما د لڑکے کے بدن پر لگائیں خواہ تشنج امتلائی ہو یا استفراغی چوتھی قسم اس تشنج کے بیان میں جو ٹھٹھے میں یا دماغ میں ایذا پہنچنے سے عارض ہو جائے اور امتلا اور خشکی اور یخ کو اُس میں دخل نہو اور اس طرح پر ہوا کرتا ہے کہ ٹھٹھے کی جرم پر اندر سے یا باہر سے کوئی الم پہنچے اور اس سبب سے ٹھٹھا اُسکو بڑا جانکر اپنے مبدار کی طرف بھاگے اور اپنے میں آپ اکٹھا ہو جائے تاکہ ایذا کو دفع کرے اس سے تشنج پڑے یعنی عضو کھج جائے اور یہ عام ہے کہ ٹھٹھے میں بے واسطہ اور بے شرکت دوسرے عضو کے ایذا پہنچے جیسے موذی جانور کائیش ٹھٹھے پر لگے یا پٹھا کٹ جائے یا خلط کی تیزی سے تکلیف پائے اور اُسکے مانند یا دوسرے عضو کی شرکت سے اور دماغ کے ایذا پانے سے یہ امر واقع ہو اور ان سب کی تفصیل بیان کریں گے اب جاننا چاہیے کہ یہ قسم دس طرح پر ہے ایک یہ کہ عضلہ یا پٹھا کٹ جائے اس طرح پر کہ علاقہ باقی رہے یعنی بالکل جدا نہو کیونکہ بالکل کٹ جانے سے استرخا ہو گا تشنج دوسرے خلط حاد لافع یا اکال یعنی جس خلط کی تیزی سے عضو میں سوزش ہو یا عضو کو کھا جائے ایسی خلط ٹھٹھے میں آپڑے اُسکے سبب سے ٹھٹھا اپنے مبدار کی طرف بھاگے میسر ہے یہ کہ ٹھٹھے پر بچھو اور تیل اور زنبور وغیرہ کے نیش سے صدمہ پہنچے اور اُسکی کیفیت سمیہ سے دماغ کہ مبدار اعصاب ہو ضرر پائے ٹھٹھا بھی بالضرورتا بعداری کرے اور مبدار کی طرف ہٹ جائے اور تشنج ہو جائے چوتھے یہ کہ دوائیں سمی جیسے افیون اور شوکران اور اُسکے مانند کھانیکا اتفاق پڑے اور ان دواؤں سے تشنج رطوبت کے جم جانے اور کثیف ہو جانے سے پڑ جائے یا اس سبب سے کہ انکی کیفیت سمیہ دماغ کو اور اعصاب کو ضرر پہنچائے شارح نے کہا ہے پڑو یعنی افیون اور شوکران باوجود اس بات کے کہ رطوبت کو جمانے اور کثیف کرنے سے تشنج پیدا کرتی ہیں انہیں ایک ایسی کیفیت ہے جو بدن کی ضد ہے اس سے ٹھٹھے سخت ایذا پاتے ہیں اور اپنے آپ میں سکر جاتے ہیں اور اپنے مبدار کی طرف بھاگتے ہیں پانچویں یہ کہ شدت کی سردی باہر سے یا اندر سے ٹھٹھے میں پہنچے اور اُسکے سبب سے ٹھٹھا اکٹھا ہو جائے اور تشنج پڑے چھٹے یہ کہ اتفاق سے قزنگاری خلط کی آنے اور مادے کی بہت سوزش اور سمیت سے فم معدہ ایذا پا کر تشنج کے طور پر اکٹھا ہو جائے پھر جو نسا عضو کہ اُسکے عصب سے ملا ہوا یا نزدیک ہے شرکت کے سبب سے اُس میں تشنج آئیگا ساتویں یہ کہ خلط مائی یعنی صفراوی فم معدہ کی طرف کہ حس قوی ہے منافع ہو پھر اُسکی تیزی سے اُس عضو میں کہ فم معدہ سے شرکت رکھتا ہے تشنج ہو جائے جیسا کہ زنگاری خلط کو فم میں بیان کیا ہے اٹھویں یہ کہ معدے کی علت سے اُن اعضا میں کہ معدے میں اور اُن میں مناسبت اور مشارکت ہے تشنج کی نوبت پہنچے اسی سبب سے کبھی ہضمیہ میں پنڈلیوں اور پونچوں کے عضلوں میں تشنج ہو کرتا ہے کیونکہ معدہ اور اطراف

کے درمیان مشارکت اور مناسبت ہو جیسا جالینوس نے اغلو قن میں صریح بیان کیا ہے اس لیے ہاتھ اور پاؤں معدے کی سردی سے سرد ہو جاتے ہیں اور معدے کے گرم ہونے سے انہیں بھی گرمی آتی ہے نوین یہ کہ کوئی بیماری رحم میں یا شانے میں یا اوعیہ منی میں عارض ہو اور شرکت سبب دماغ کو ضرر پہنچے اور تشنج پیدا ہو اور ان اعضا کی علت سے دماغ کو ضرر پہنچنے کی وجہ بارہا بیان کر چکے ہیں دسویں یہ کہ شکم میں جو گرم پیدا ہو جاتے ہیں تشنج کا سبب ہوں اور اس تشنج کی یا تو یہ وجہ ہو کہ انکے کاٹنے اور ایذا دینے سے آنتیں اکٹھی ہوں اور کھنچ جائیں پھر جو ٹھپا کہ انہیں شرکت رکھنا ہو وہ بھی کھج جائے اور جس عضو میں کہ وہ ٹھپا جا ملا ہو اس میں بھی ضرر آئے یا یہ بات کہ اجزہ خیمت متعفن ان کیٹرون سے اٹھ کر معدہ اور دماغ کی طرف پہنچیں اور یہ دونوں ایذا پا کر سکر جائیں اور اپنے آپ کو کھینچ لیں سوکٹ جائیں علامت یہ ہو کہ پہلے یہ ہو چکا ہو اور خلط لذاع اکال یعنی جس خلط سے میں پیدا ہو اور جس عضو پر پڑے اسکو کھا کر فاسد کرے اس خلط کا نشان یہ ہو کہ درد لاذاع اور حاک معلوم ہو یعنی وہ درد ڈیس اور خارش کے ساتھ اس جگہ میں ہو اور زہر دار جانور کے کاٹنے کی علامت ورافیون و شوکران پینے کی اور شدت کی سردی پہنچنے کی اور تزنگاری کی یہ علامت ہو کہ پہلے ہو چکی ہوں اسکے بعد تشنج ہو اور معدے پر صفر کرنے کی یہ علامت ہو کہ زمین صفر اٹکلے اور تلی اور معدے میں جلن ہو اور امراض معدہ اور رحم اور اعضاے عصبیہ یعنی جو ٹھپے سے بنے ہیں انکی علامت یہ ہو کہ ان اعضا میں آفت موجود ہو اور دیدان یعنی کیٹرون کی علامت یہ ہو کہ کبھی کبھی آنتوں سے نکل آتیں اور ہر ایک کی اور علامتیں اپنی اپنی جگہ مذکور ہیں علاج جو سبب کہ ایذا دیتا ہو اسکو دفع کرین مثلاً اس تشنج میں کہ ٹھپا کٹ جانے سے ہو جو کچھ عصب کے اور ام اور تفرق اتصال میں بیان کرینگے اسکو استعمال کرین اور تشنج خلط حاد اور لاذاع کے سبب سے ہو خلط کو نکالیں اور عضو کو ضما دا اور نطول اور روغن سے سردی پہنچائیں اور تشنج سخی جانورون کے کاٹنے سے اور سخی دواؤن کے پینے سے ہو اور جو کچھ فصل دافع لہموم میں بیان کیا جائیگا عمل میں لائیں اور تھوڑا سا صرع کی فصل میں بھی بیان کیا ہے اور جو تشنج شدت کی سردی سے عارض ہو روغن اور نطول اور ضما دا گرم استعمال کرین اور جو تشنج تزنگاری اور معدے پر صفر کرنے سے پیدا ہو پہلے مادے کو پاک کرنا چاہیے اگر باقی ہو اور مطیفات اور مسکنات دین یعنی جو دوائیں گرمی کو بجھاتی ہیں اور اسکو دباتی ہیں اور نم معدے کی تقویت کی واسطے جو کچھ کہ تز کے باب میں کہا جائیگا کام میں لائیں اور تزنگاری اکیلی ہی مہلک ہو چہ جائے کہ تشنج کی بھی نوبت پہنچائے اور جس جگہ معدے کی بیماری سے تشنج پڑے اس میں سعی کرین کہ معدے سے غذا نکل جائے اور اکثر یون ہو کر تاہو کہ جب معدے سے غذا اتر جائے اور ایذا موقوف ہو جانے سے تشنج بھی جاتا ہے اسلئے کہتے ہیں کہ اس قسم کا تشنج سہل العلاج اور جلد اچھا ہو جاتا ہے اور ایسا ہی جو عضو کہ شرکت کے سبب سے تشنج کا باعث ہو اس عضو کی تدبیر کرین جس طرح اپنے مقامون میں لکھے گئے اور تشنج والے عضو پر اسکے مناسب روغن ملین اور جو تشنج کیٹرون کے سبب سے پیدا ہو انکو مار ڈالنا اور نکال دینا کفایت کرتا ہے فاتدہ صرع میں اس طرح بیان کیا ہے کہ صرع کا تشنج یا امتلا سے ہو کر تاہو یا انقباض کے سبب سے مگر اس میں خشکی کا دخل نہیں لیکن یہ سمجھنے کی بات ہے کہ تشنج صرعی میں مادہ خاص ٹھپے میں نہیں ہوتا کہ اسکے سبب ٹھپا میں بڑھ جائے اور اس سبب سے تشنج پڑے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو تشنج جلد موقوف نہوتا بلکہ دماغ کہ نبت عصاب ہو اسکے امتلا اور

انقباض سے تشنج ہوا کرتا ہے اور تشنج کہ بڑے خوف یا بہت بڑے غم کے سبب سے واقع ہوا کرتا ہے اسکی یہ وجہ ہے کہ خوف اور غم کی وقت روح اندر کی طرف رجوع کرتی ہے اور اسکی تابعداری سے عضلے کھچ جاتے ہیں اور تشنج پڑتا ہے اور اس تشنج کا کم اتفاق ہوا کرتا ہے۔

بیسویں فصل تمدد اور کزاز کے بیان میں جاننا چاہیے کہ تمدد سے عضو کا دونوں طرف کھنچا مراد ہے اسی سبب سے تمدد والا عضو سیدھا رہتا ہے اور کسی طرف نہیں پھرتا سو گویا تمدد تشنج سے مرکب ہے جیسا بقراط نے کہا ہے تمدد مرکب ہے اگلی طرف اور کھلی طرف کے تشنج سے اسی واسطے تمدد کیلئے تشنج سے بہت بُرا ہے کیونکہ طبیعت اتنی سختی کا تحمل نہ کر سکے گی اور چونکہ دن اسکا بحران ہے اور بحران ہونے تک بھی اندیشہ ہے جیسا بقراط نے کہا جس شخص کو تمدد ہو جائے بیشک وہ چار دن میں ہلاک ہو جائیگا پھر اگر ان چار دن سے نکل گیا تو اچھا ہو گیا اور جاننا چاہیے کہ تمدد اس صورت سے کہ انقباض سے منع کرتا ہے تشنج کا ضد ہے اور اس بہت سے کہ جیسے تشنج استسما اور استفراغ اور اذیت یعنی ایذا پانے سے پیدا ہوتا ہے یہ بھی مُغنی میں اسباب سے واقع ہوتا ہے اسکا شریک ہے اگرچہ بعض اسباب کی بہت سے اُس سے جدا ہے اور فرق رکھتا ہے اور تمدد اور کزاز کے اسباب بہت ہیں ایک یہ کہ سرد رطوبت عصب کے لیفون میں آئے اور جھجائے اس سبب سے عضو کا سکڑنا اور مُرناد شوار ہوا اور حال یہ ہے کہ طول میں کچھ کمی نہو اور یہ عام ہے کہ رطوبت عصب کے لیف میں آپ جم جاتے یا کوئی سبب سرد کر نیوالا داخلی یا خارجی اُس میں پہنچے داخلی جیسے افیون اور سرد پانی پینا اور اُسکے سوا اور خارجی جیسے برف کی نزدیکی اور سرد ہوا اور سرد پانی اور مخدرات کا لگانا اور کبھی ہوا کرتا ہے کہ پٹھے اور عضلے کے لیفون میں رطوبت آجائے چنانچہ لیفون کی شکل پر لنبناؤ میں پھیل جائے اور چوڑائی میں تھوڑی جگہ لے جیسے استرخا کا مادہ آتا ہے سو اس سبب سے عضلے کی درازی میں کمی نہ آئے اور فرق اس تمدد میں اور استرخا سے رطوبی میں یہ ہے کہ استرخا میں مادہ تراور رقیق ہوا کرتا ہے اور مچھون کو بھردیتا ہے یعنی تر کرتا ہے اور ہر وقت رقیق رہتا ہے اور تمدد کا مادہ لیفون میں نفوذ کرنے کے بعد پر ضرور ہے کہ کسی سبب سے سخت ہوا اور ٹھٹھا جائے اور سخت اور افسردہ ہونیکے سبب سے عضو کی حرکت باطل ہو جائے اور کبھی ہوا کرتا ہے کہ تمدد کا مادہ اب تک عضلون میں نہ آیا ہو مگر عضلے کے نزدیک پہنچا اسی جگہ سخت ہو جائے اور ٹھٹھا کے رہ جائے اور انقباض کی حرکت کو باطل کر دے دوسرے یہ کہ مادہ عصب کے اصل اور مبدار یعنی جڑ میں آپڑے پھر عصب اُس مادے کو اپنے پیچھے خلاف مبدار کی طرف کہ طول کا انتہا ہے دفع کرے اور اس سبب سے اسی حال پر رہے اور منقبض نہو سکے تیسرے یہ کہ عصب میں کوئی ایذا اور الم پہنچے اور عصب اُسے بُرا جانکر اُس جگہ سے طول میں فرار کرے نہ اس طرح کہ اکٹھا ہوا اور سکڑ جائے اور اس قسم کا تمدد نہیں ہوا کرتا مگر قز کی شدت سے یا سمی جانوروں کے کاٹنے سے یا پٹھے پر زخم آنے سے سو قز کے سبب سے اس لیے کہ مادہ لذاع یعنی جس سے سوزش پیدا ہوتی ہے حرکت سے معدے میں گرتا ہے اور فم معدہ اس سے ایذا پاتا ہے اور وہ پٹھا کہ اُس میں شریک ہے اس طرف کے خلاف کو بھاگ جائے اور ایسا ہی جو سبب کہ پٹھے کو الم پہنچائے اور پٹھا اس جگہ سے اگلی طرف قرار کرے چونکہ یہ کہ خشکی غلبہ کرے پھر رطوبت اصلی جو مچھون کے اور عضلون کے لیفون میں ہے تحلیل ہو جائے اور ناچار عضلہ اور عصب کا چوڑاؤ اکٹھا ہو جائے اور لنبناؤ میں بڑھ جائے اور اس سبب سے قوت محرکہ کے اتر آنے کی راہ بند

ہو جائے اور تشنج یا بس اور تمدد یا بس میں یہ فرق ہے کہ تشنج یا بس میں درازی اور چڑان عضلے کی دونوں کم ہو جائیں اور تمدد یا بس میں چڑائی کم ہوگی نہ لبنان اس سبب تشنج یا بس میں تمدد یا بس سے زیادہ خوف ہو اور جان لے کہ تمدد کے اقسام سے بعضا ایسا ہوا کرتا ہے کہ اسکا سبب بہت بڑا اور مادہ قوی ہو اور یہ مشکل ہوا کرتا ہے اور اسکی بعضی قسم اسباب ضعیفہ سے پیدا ہوتی ہے مثلاً اکثر ہوا کرتا ہے کہ کوئی شخص بھاری چیز اٹھانے یا سخت زمین پر سوتے اور اس سبب اسکے عضلے کھچ جائیں یا انہیں کوئی آفت آجائے اور ایک ساعت یا زیادہ اسی شکل پر رہے اور جو اس قسم سے ہوا کرتا ہے تمدد میں شمار کرتے ہیں مگر آسان ہوا کرتا ہے یا بچپن یہ کہ باد غلیظ اس مرض کا موجب ہو اور تمدد درجی سخت ہوا کرتا ہے اور علاج اسکا بہت مشکل بخلاف تشنج درجی کے پٹھے یہ کہ عضو جل جائے یا زخمی ہو اور عضلے اس ایذا کے خوف سے جو کھلنے اور سکڑنے سے پہنچتی ہے حرکت نہ کر سکے اور اسی شکل پر رہے فائدہ اکثر حال میں تمدد اور کزاز اور تشنج درد سے خالی نہیں ہوا کرتے اور اُس میں درد ہونیکا سبب یہ ہے کہ مادہ لیفون میں آہرتا ہے اور انقباض کی حرکت اسکو دباتی ہے اس سبب درد پیدا ہوتا ہے اور جاننا چاہیے کہ لفظ کزاز کو ایسے تشنج پر بھی بولتے ہیں کہ ترقوہ کے عضلات میں شروع ہو یعنی چنبر گردن جسکو ہانس بولتے ہیں پھر اسکو طول میں کھینچنے اگلی طرف یا پچھلی طرف یا دونوں طرف فون میں اور کبھی ہر قسم کے تمدد پر بولتے ہیں خواہ کسی عضو میں ہو اس صورت میں کزاز تمدد کے ہم معنی ہے اور کبھی اس تمدد پر بولتے ہیں کہ پٹھے میں رطوبت جمانے کے سبب ہو اس صورت میں تمدد عام ہے اور کزاز خاص اور علامتیں تمدد اور کزاز کی ہر سبب کے موافق خواہ رطوبت سے ہو یا پوست سے یا ورم یا ایذا سے اسکے سبب مع علاج مذکور ہیں مگر اتنا ہے کہ اس مرض کے علاج میں تشنج کے علاج کی نسبت جلدی کریں جیسا تشنج نے کہا ہے بہتر ہے کہ اسکے علاج میں تشنج کی نسبت جلدی کی جائے کیونکہ یہ ایذا دیتا ہے اور گلاروک کر چانک مار ڈالتا ہے مگر یہ اس وقت ہے کہ سبب قوی ہو اب ہم وہ علامتیں جو اس مرض سے پہلے ہوا کرتی ہیں اور تمدد کے ساتھ مخصوص ہیں بیان کرتے ہیں وہ بہت سی ہیں ایک یہ ہے کہ پیٹھ اور گدی کے سبب اعضا سخت ہو جائیں دوسرے یہ کہ سب بدن میں اختلاج ہو یعنی پھٹنے لگے اور زبان میں بوجھ معلوم ہو تیسرے یہ کہ منہ کا لعاب ورپنے کی چیز دشواری سے نکل سکے اور تمام بدن میں حارش پیدا ہو جائے اور جتنا کھجلائیں کھجلائے سے لذت پائیں اور یہ سب کزاز کا مقدمہ ہوا کرتا ہے اور وہ نشان کہ بیماری پڑنے کے بعد ظاہر ہوں یہ ہیں کہ منہ اور آنکھ کزاز والے کی خناق والے کی صورت ہو جائے لال منہ اور چڑھی ہوئی آنکھیں اور شاید کہ آنکھیں جلد جلد جھپکین اور یہ سب اس وقت ہیں کہ کزاز اگلی طرف واقع ہو اور شاید کہ منہ کارنگ سیاہ یا سبز ہو جائے اور یہ اس وقت ہے کہ دماغ اور سر کی رگوں میں مواد اکٹھا ہو کر امتلا اس حد کو پہنچے کہ منافذ یعنی ہول کے راستوں کو بند کر دے کیونکہ اس صورت میں حرارت غریزی ہوانہ پہنچنے سے بچھے گی اور رطوبات میں سردی غلبہ کرے گی اور جلد میں کثافت اور انقباض آئے گا پھر اگر اجزائے شفاف کہ جو سفیدی اور سرخی کا باعث ہیں جلد کے مساموں میں سے سب کے سب نکل جائیں میلان اور سیاہی رنگ میں ہو جائیگی اور اگر وہ اجزا بہت سے نکل گئے اور تھوڑے سے باقی رہے سبزی آئے گی اور کبھی ہوا کرتا ہے کہ منہ کے عضلوں میں تمدد پڑے اور بیمار ہنستا نظر آئے اور کبھی تمدد شانے کے عضلوں میں پڑے اور پیشاب بند ہو جائے اور کبھی شانے کے عضلے اس طرح کھنچ جاتے ہیں

کہ قوت ماسکہ باطل ہو جائے اور پیشاب نہ رک سکے اور کبھی مٹانے کے عضلے ایسے کھینچیں کہ بعضی رگین ٹوٹ جائیں یا کسی رگ کا ٹنڈھ ٹھل جائے اور پیشاب خون ہو جائے اور کبھی ہوا کرتا ہے کہ معار مستقیم اور مقعد کے عضلے اس طرح کھینچیں کہ نفل یعنی فضلہ نہ ٹھم سکے اور کبھی ہوتا ہے کہ بعضوں کو سردی اور افسردگی کے سببے قولنج ہو جائے اور اس مرض میں اکثر حال میں پیشاب پانی سا اور کف دار ہوا کرتا ہے اور کبھی ہوا کرتا ہے کہ بیمار کے ٹھٹھے اور عضلے کھچاؤٹ کے ساتھ ایسے بل کھائیں کہ بستر پر نہ ٹھم سکے اور اوپر گزر چکا ہو کہ تمد امتلائی کی علامتیں بعینہ تشنج امتلائی اور سردی کی علامتوں کے مانند ہیں اور کسی قسم کا کرازیخوابی اور درد سے خاص کر دونوں شانوں کے بیچ میں درد ہونے سے خالی نہوگا اور سب اعراض کے اٹکا بیان کیا ہے انہیں سے ہر ایک کا ظہور جیسا تمد واقع ہوگا ویسا ہی ہوگا چنانچہ یہ کچھ پوشیدہ نہیں تبیہ اس سبب سے کہ تمد اکثر امین سردی اور افسردگی سے واقع ہوا کرتا ہے ضما اور روغن کہ اس قسم میں استعمال کریں چاہیے کہ گرمی اور تری کی طرف مائل ہوں اور اگر پسینا آئے پونچھتے رہیں اور اس کے بدن میں ٹھنڈا ہونے دین اور باقی تدبیر تشنج کے باب میں دیکھ لیں کہ وہاں پورا پورا ذکر کیا گیا ہے۔

اکیسویں فصل رعشہ کے بیان میں اور وہ لغت میں بمعنی لرزہ اور کانپنے کے ہوا ہے یہ بیماری لازم کے نام سے مشہور ہے اور سوائے اعضاے مرکب کے کہ حرکت کے آئے ہیں اور عضویں یہ بیماری واقع نہیں ہوا کرتی اور رعشہ ہاتھ میں یا سر میں اکثر پڑتا ہے اور دوسرے یعنی مرکب جیسے ہاتھ پانوں اعضاے آلیہ میں بہت کم پڑتا ہے اور وجہ رعشہ کی اکثر ہاتھوں میں واقع ہونے کی مطولات یعنی بڑی بڑی تھابوں میں لکھی ہے اور رعشہ اور اختلاج میں یہ فرق ہے کہ اختلاج میں حرکت ہر حالت میں ظاہر ہوتی ہے یعنی خواہ عضو ٹھہرا رہے خواہ حرکت کرے بخلاف رعشہ کے کہ ٹھہرنے کی حالت میں ظاہر نہیں ہوتی اور ٹھہرنے سے یہ مراد ہے کہ عضو کسی ٹھہرنے کی جگہ پر ٹھہرے نہ کہ بے اعتماد اور بے سہارے کہ اس میں رعشہ بھی ہوا کرتا ہے اب جاننا چاہیے کہ سبب کلی اس مرض میں تین طرح پر ہے ایک یہ کہ قوت محرکہ ضعیف ہو دوسرے یہ کہ حرکت کا آلہ ضعیف ہو تیسرے یہ کہ دونوں لکھے ایک جگہ ضعیف ہوں اور اس بیماری کو سبب کے موافق تین قسم میں ہم بیان کرتے ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ قوت محرکہ کے ضعف سے پڑے اور یہ دو طرح پر ہے ایک یہ کہ بیاریوں کو بیاریوں کے بعد ہو جائے اور ان لوگوں کو کہ جو بہت جماع کرتے ہیں خاص کر پٹ بھرے پر دوسرے یہ کہ اعراض نفسیہ کے سبب پیدا ہو جیسے بادشاہ کی ہیبت اور بہت ڈرنے سے جیسے اونچی جگہ سے نیچے دیکھنا یا دیوار پر چلنا اور اسکے سوا اور بڑی خوشی اور سخت غصے اور بہت خجالت سے ہو جائے یہ سب سبب قوت محرکہ کے عاجز ہونے یا پریشان ہونے سے رعشہ پیدا کرتے ہیں اور جاننا چاہیے کہ خوف قوت کو ضعیف کرتا ہے اور خجالت اور غصہ اور خوشی قوت حیوانی کی حرکت کے انتظام میں پریشانی ڈالتی ہے اور ظاہر ہے کہ قوت نفسانی قوت حیوانی کی تابع ہے مگر غصہ اس وقت قوت کی حرکت میں تشویش پیدا کرتا ہے کہ خوف کے ساتھ ملا جلا ہوا اور نہیں تو اکیلا غصہ رعشہ نہیں لاتا ہے کیونکہ غصہ میں ضعف کا دخل نہیں ہوتا بلکہ قلب میں قوت ہونے کی علامت ہے اسی سبب سے جو غصہ کہ ڈر کے ساتھ نہوا سہمیں منہم کارنگ مرخ ہوتا ہے اور جو ڈر کے ساتھ ملا ہوا سہمیں زرد ہوا کرتا ہے فائدہ کبھی اکیلا غصہ اور خوف بدون اسکے کہ کوئی دوسرا عارض انکے ساتھ ہو رعشہ پیدا کرتے ہیں یہ اس وقت ہوتا ہے کہ روح میں اضطراب قوی آئے اور اس سے اسکی حرکات میں

اختلاف پڑے اور قوت کی حرکتوں کا انتظام پریشان ہو جائے اور کبھی ہوتا ہے کہ غصہ اور خوشی اور قہر پانا اگرچہ مراد کے موافق بھی نہوا اور روح میں
 اضطراب نہ آئے اور کسی دوسرے عارض کے ساتھ مرکب بھی نہ ہو مگر رعشہ پیدا کرے اور یہ اس وقت ہو کہ جلد کے نیچے رطوبت فضلی موجود ہو کیونکہ قوت
 غصے اور خوشی کی حرارت سے وہ رطوبت پھلکے وہاں سے نکل آتی ہے اور عضلون پر گرتی ہے رعشہ پیدا ہوتا ہے اور جو رعشہ کہ بعض جوانوں کو جماع کی وقت
 پڑتا ہے وہ بھی اسی قبیل سے ہے علاج جو رعشہ کہ بیماریوں کے بعد پڑے سبب و درکنے بعد دل اور دماغ کی تقویت کریں اور جماع کے بعد ہو جانے
 اسکی تدبیر یہ ہے کہ جماع کو ترک کریں خصوصاً استلا پر یعنی جس وقت معدے میں غذا ہو اسکے بعد تقویت کے لیے جو قوت باہ کے باب میں ضعف کے
 مدارک کے لیے کہا جائیگا استعمال میں لائیں اور جو رعشہ اغراض نفسیہ کے سبب پڑے اسکی یہ تدبیر ہے کہ جس چیز سے تسکین حاصل ہو جیسے دلاسا
 اور امید واری اور حقارت اور اسکے مانند جیسا اس سبب کے لائق ہو عمل میں لائیں اور جو رعشہ قریب وقت جماع کے ہو جائے اسکی تدبیر خلط زائد کا
 تفتیح کرنا ہے دوسری وہ ہے کہ آلہ کی حرکت میں ضعف ہو اسکے سبب رعشہ پڑے اور یہ تین طرح پر ہے ایک یہ ہے کہ سو فرج سرد پٹھے میں آجائے
 اور پٹھا اسکے سبب روح کا اثر جیسا چاہیے نہ مانے اور آئین یعنی پٹھے میں استرخا غیر تام یعنی تھوڑا سا آجائے کیونکہ اس صورت میں قوت محرکہ
 اعضا کو اوپر کی طرف جذب کر سکتی ہے مگر ضعف کے سبب نہیں ٹھہرا سکتی اس لیے وہ عضو اپنے بوجھ کی بہت سے نیچے کی طرف جھکتا ہے اور ناچار
 قوت محرکہ کی حرکت جاذبہ میں اور عضو کی حرکت تسفلہ یعنی نیچے آئیوالی میں حرکت متضادہ متعشہ پڑگی یعنی وہ حرکت جو ایک کی دوسری ضد ہے
 اور رعشہ پیدا کرے بخلاف فالج کے کہ استرخا تمام یعنی کامل ہے اور آئین قوت محرکہ اعضا کی جذب کرنے پر قدرت ہی نہیں رکھتی اور جب تک کہ قوت
 اعضا کی جذب کرنے پر قدرت نہ رکھے اور پھر ضعف کے سبب انکو ٹھہرا نہ سکے رعشہ پیدا نہیں ہو سکتا اور جو رعشہ کہ بوڑھے آدمیوں کو ہو جاتا
 ہے وہ رعشہ کہ نہایت ٹھنڈا پانی پینے یا بہت سا پینے سے یا بوقت پانی پینے سے پیدا ہوتا ہے اسی قبیل سے ہے اور پانی پینا بے وقت یہ ہے
 کہ ناشا کی حالت میں یعنی نہار منہ یا ریاضت محنت پر یا حمام کے بعد خاص کر اگر پیٹ خالی ہو اتفاق پڑے اور وہ رعشہ بھی کہ بہت شراب
 پینے سے ہو جائے شارح اسباب و علامات نے کہا ہے زیادہ استعمال اسکا یعنی شراب کا بلکہ سب غذاؤں کی زیادتی گرم ہون خواہ سو فرج کو
 سرد کرتی ہیں اس سبب کہ حرارت غریزی کو بجھاتی ہیں اور جاویتی ہیں اور داب لیتی ہیں جیسے تھوڑی سی آگ پر بہت سا ایندھن بھرا اس سبب پٹھا اور
 روح اور قوت ضعیف ہو کر اعضا کو طریقی طبیعی پر حرکت نہ سکے اور رعشہ اور استرخا اور ایسی ہی اور سرد بیماریاں پیدا ہوں اور ان امراض کا پیدا
 ہونا بہت شراب پینے سے ہوتا ہے اور اسکے اور سبب بھی بیان کیے ہیں درازی کے خوف سے ہمنے انکو نہیں لکھا دوسرے یہ کہ استلا کے سبب کھانا
 ہضم نہ ہو نیسے یا ریاضت نہ کر نیسے عصب میں سدہ غیر تام اغلاط غلیظہ لزج سے پڑ جائے اور اس سبب قوت محرکہ سب کی سب نفوذ نہ کر سکے اور
 جتنی کہ نفوذ کرے عضو کو اوپر کی طرف کھینچے اور اس سبب کہ مقدار میں تھوڑی سی ہو نہ ٹھہرا سکے اور بالضرور عضو اپنے اصلی بوجھ سے اور جو خلط کہ
 اسکے اندر جگہ پکڑ گئی اسکے بوجھ سے نیچے کی طرف جانا چاہے اور ان دو حرکت متضادہ سے رعشہ پیدا ہوا اور سو فرج اور سدے کی علامتیں فالج
 میں بیان ہوئیں علاج جو رعشہ خلط کے سبب سے ہو مادے کو نرمی سے آہستہ آہستہ کنی دفعہ میں نکالیں مثلاً پہلے باوالاصول میں

اُسکے بعد جب شیخ اُسکے بعد ایاریجات اور استفراغ کی نرمی کی تذبذب امراض سابق میں صاف صاف مذکور ہو بہر تقدیر قوی دواؤں اور قوی سترغون سے بچنا ضروری ہے جیسا کہ حکمانے کہا ہے عیشہ میں قوی دواؤں اور قوی استفراغ سے بچنا واجب ہے کیونکہ یہ سب قوت کو تحلیل اور ضعیف کرتے ہیں اور عیشہ کو بڑھاتے ہیں فقط اور ٹھون کے سب امراض میں یہی حکم ہے جیسا کہ اوپر بارہا ذکر آیا اور روغن قسط اور روغن خنبیلی ملنا اور طبع صباغ یعنی کفتار کو جس پانی میں بچائیں اور طبع ارنب یعنی جس پانی میں خرگوش کو بچائیں انہیں بٹھینا اور اسپت کا ضاد کرنا اور گرم چشموں کے پانی میں نہانا اور عضو کو دبانا اور ملنا یہ سب مفید ہیں یہ سب کے سب بالفرض اس جگہ کی طرف بہت سا خون کھینچ لائینگے اور اُسکو گرم کر دینگے پھر اُسکی حرکت درست ہو جائیگی اور جو عیشہ سورمزاج بارد کے سبب پیدا ہو مزاج کی اصلاح کے لیے جو کچھ کہ سورمزاج مادی میں مذکور ہے استعمال کریں مگر تفسیر کہ اس قسم میں اُسکی احتیاج نہیں کیونکہ یہ مادے سے خالی ہے اور جو عیشہ کہ شراب پینے سے عارض ہو اُسکی تذبذب ہے کہ ایک بارگی شراب پینے سے اٹھ گھنٹہ چھین اور روغن گل یا روغن آس میں تھوڑا سا سرکہ ملا کر سر لگائیں اور غذاؤں میں سے وہ غذا کھائیں جو خون کو گاڑھا کر دے جیسے کرنب و مسولہ اور اُسکے مانند اور خرگوش کا مغز بھونا ہو اس بیماری میں نہایت مفید ہے تیسرے یہ کہ پٹھے پر خشکی غلبہ کرے اور اس سبب سے حرکت میں جیسا چاہے تا بعد اری نکرے اور اُسکی علامت یہ ہے کہ اسباب مجفف پہلے ہو چکیں اور عضو دبا ہو اور اُسکے عضلے بھی دبے ہوں اور یہ بھی اس قسم کا نشان ہے کہ جب عضو آفت زدہ پر روغن ملین جلد خشک ہو جائے اور باوجود اُسکے اُس عضو میں گرمی نکرے اور یاد رہے کہ جب تک خشکی نہایت کے درجے میں نہور عیشہ کا موجب نہیں ہوا کرتی اس دلیل سے کہ دق والے کو باوجودیکہ اُس پر خشکی غالب ہوا کرتی ہے عیشہ نہیں ہوا کرتا مگر انتہا میں علاج رطوبت پہنچانے میں ان چیزوں سے کہ تشنج یا بس میں مذکور ہیں کوشش کریں تیسری قسم وہ ہے کہ قوت کے اور آئے کے ضعف سے پڑے اور یہ اس طرح سے ملکہ ہوتا ہے کہ پٹھا اسباب داخلی یا خارجی سے ایذا پانے خارجی جیسے بہت سردی یا زخم لگنا یا زہر دار جانور کا کاٹنا اور عضو کا جل جانا اور داخلہ جیسے کوئی خلط نہایت سرد یا نہایت گرم کسی جگہ میں اکٹھی ہو جائے اور پٹھے کو ایذا پہنچائے اور ایسے اسباب سے قوت میں بھی اور آئے میں بھی ضعف پیدا ہوا کرتا ہے اور اُسکی علامت یہ ہے کہ آفت موجود ہو اور جن اسباب سے کہ ایذا پہنچتی ہے اُسکے اعراض ظاہر ہوں علاج سبب دور کرنے کے بعد جو اثر باقی رہا اُسکا مناسب چیزوں سے تدارک کریں مثلاً جبکہ سبب سردی کا ہو پٹھا روغن زیتون میں عاقرقرا اور انگوزہ اور جند بیدستر ملا کر عضو پر ملین اور جو عضو کے جلنے کے سبب سے ہو جائے ہسغول کا لعاب اور پیسے کی سفیدی اور روغن سرولس جگہ پر ملین اور باقی تذبذب احتراق کی فصل میں بیان کرینگے اور جہاں کہیں زہریلے جانورن کے کلٹے سے واقع ہوا اُسکی تذبذب کے آخر میں لگھینگے اور جو خلط کے آجانے سے عارض ہو اُس خلط سے بدن کو پاک کریں اور ایسا ہی سبب کے لحاظ جو کچھ کہ مناسب ہو عمل میں لائیں اور جان لے کہ عیشہ بائیں طرف میں پڑتا ہے زیادہ مشکل ہوتا ہے اور ایسا ہی بڑھوں کا عیشہ کہ بڑھاپے کے سبب پیدا ہو فائدہ جو کچھ کہ سرکانے کے واسطے طبیبوں نے آزمایا ہے یہ ہے کہ ایک درم سٹو خود دوس کو ایک درم ایارج فیقرا کے ساتھ گولی بنا کر دین اور اگر دو درم فقط اسٹو خود دوس ہی شہد کے پانی میں دین تو بہت موافق آتا ہے اور اٹھارہ دن کے بعد ایک درم یا

ڈیڑھ درم قوت کے موافق جب تو قویا دینا مفید ہو اور پرنے رعشے کے لیے جنید ستر شہد کے پانی میں مفید ہو فائدہ رعشہ میں سب قسم کے پانی سے بیچھ کا پانی کم مضر ہو اور بہت فصد کرنا اس مرض کے موجبات سے ہو اور دوسرے موجبات کا اوپر ذکر آیا ہے اور محمد کریمانے کہا ہے کہ جس وقت

صرع والے کا سر ہلنے لگے جاننا چاہیے کہ اسکے سر میں ورم ہو واداعلم

بائیسویں فصل خدر یعنی سن کے بیان میں یہ لفظ عربی ہو قنور اور سستی کے معنوں میں اور اس سبب سے کہ قنور اس مرض کو لازم ہو لازم کے نام سے نام رکھا گیا اور جمہور اطباء متاخرین نے اس طرح تعریف کی ہے کہ ایسی علت آتی ہے کہ جس میں پیدا ہوتی ہے پھر اگر سبب قوی ہو جس بالکل جاتی رہیگی اور نہیں تو کم ہو جائیگی جتنا سبب کم ہوگا اور اکثر اس بیماری میں جس عضو میں کہ خدر ہو اسکی حرکت حالت طبعی پر نہیں رہتی ہے مگر جہاں کہیں سبب ضعیف ہو حرکت اپنے حال سے نہیں بدلتی کیونکہ جو ٹھکے کہ جس کے آگے ہیں وہ اور ہیں اور جن پٹھوں سے حرکت ہے وہ دوسرے ہیں اور ایسا ہی جس جگہ سبب قوی ہوتا ہے اور قوت جس کا راستہ بند ہوتا ہے حرکت کی قوت کا بھی راستہ بند ہو جاتا ہے جب تک مستحکم نہیں ہوتا خدر رعشے کے ساتھ ہوا کرتی ہے اور مستحکم ہونیکے بعد اسر خل کے ساتھ ہوتی ہے اور بہت سے متقدمین نے خدر کو جس کے نقصان کے ساتھ خاص کر دیا ہے یعنی جس میں کمی آئے اور کبھی خدر سے رعشہ مراد رکھتے ہیں اور دونوں کو ہم معنی سمجھتے ہیں ایسواصلے شیخ نے کہا خدر کا لفظ کتابوں میں مختلف معنی میں استعمال کیا جاتا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ جب خدر کسی عضو میں رہ جائے اور استفراغ سے نہ جائے اور اسکے بعد دوبار بھی ہو جائے تو سکتے کے آئین کا خوف ہے اور خدر والے عضو میں چوٹیاں سی چلتی اور سویان سی چھتی ہوتی معلوم ہوا کرتی ہیں جہاں بیماری کا سبب سور مزاج باز مکشف ہو یا عصب میں خون سے املا ہو جیسا کہ اسکی علامتوں کے بیان میں آئینکا عمل میں لائین اب جاننا چاہیے کہ خدر کا سبب کلی وہ ہے کہ قوت حساسہ کلا یا بعضاً اعضا میں نفوذ کر سکے اور اسکے اسباب جزئیہ آٹھ ہیں ایک یہ کہ کوئی ٹھکا دیکر بچ جانے یا بل کھا جائے جیسا کہ کوئی شخص بہت دیر تک پانوں پر بیٹھا رہے اور جب اٹھے اسکا پانوں سو گیا ہو اور جو کسر اور خلع یعنی ٹوٹ جانے سے اور اتر جانے سے اور عضو کو باندھنے سے ہوتا ہے وہ بھی اسی قبیل سے ہے علاج سبب کو دور کرین مثلاً اگر ایک طرح بیٹھنے سے ہو ہیات کو بدلنا چاہیے اور عضو کو آہستہ آہستہ درست کرین اور کسر اور خلع میں وہ تدبیر کرین جو اسکے باب میں کہا جائیگا اور اگر عضو کو باندھ دینے سے ہو اسکی بندش کھول ڈالین پھر آہستہ آہستہ ملین دوسرے یہ کہ پٹھے میں خلط خام سرد سے سدہ پڑ جائے یا پٹھا فضلہ رطوبی مائی یعنی رقیق پیکر بھیگ جائے اور ڈھیلا ہو کر اجزا مل جائیں ان دونوں صورتوں میں قوت جیسے اپنی اصلی حال سے رہ جائے اور اسکی علامت اور علاج وہی ہیں جو فالج بلغمی میں بیان ہو چکے ہیں تیسرے یہ کہ کسی سبب سے بہت سا خون عضو پر گرے اور اس سبب سے سدہ پڑ کر خدر پیدا ہو اور اسکی یہ علامت ہے کہ عضو کا رنگ سرخ مائل بسیا ہی ہو علاج فصد کرین اور غذا کم کھا میں اور جہاں کہیں عضو کو بہت دیر تک ایک طرح پر رکھنے سے خون اکٹھا ہو جائے ایسی حالت میں اکثر ہیات کا بدلنا کفایت کرتا ہے اور جاننا چاہیے کہ وہ سدہ جو خدر پیدا کرتا ہے سودا سے بہت کم پڑتا ہے اور صرف اسے شاذ و نادر ہوتا ہے جو پٹھے یہ کہ باہر سے عضو میں بہت سردی پہنچے اور اسکے مزاج کو خراب اور جرم کو غلیظ کر دے اس سبب سے روح جیسا چاہیے نفوذ کر سکے

اور یہ بات پوشیدہ نہیں کہ سور مزاج کثیف مجھنے جو عضو کو کثیف کرے اور خلط کو جاوے وہ داخلی ہو یا خارجی عصب کے جوہر کو سخت کرنا ہے کیونکہ اسکے اجزا کو اکٹھا کرنا ہی اسی سبب پائون کالمس ہاتھ کی نسبت در ایٹمی کی جلد ساق کی جلد کی نسبت پیدائش سے بحسب ہے اور سور مزاج بارو کی علامت کے سبب پہلے بیان ہو چکے اور ٹھچے میں غلظت اور کثافت اور سختی ظاہر ہو اور گرمی سے فائدہ معلوم ہونا اور عضو میں چوٹیاں سی چلتی معلوم ہون علاج ٹھچا نرم کرنے کے واسطے گرم روغن ملین اور نیگرم پانی ڈالین اور ٹھچے کے مزاج کی اصلاح کیواسطے ضما و اور نطول گرمی ہو چنانچہ نولے استعمال کریں اور عضو کو اس طرح سے ملین کہ سرخ ہو جائے پانچویں یہ کہ خشکی غلبہ کرے اور اس سبب عصب کے اجزا اکٹھے ہو جائیں اور لیف آپس میں مل جائیں کیونکہ جس وقت وہ رطوبتیں کہ لیفون میں بھر رہی ہیں خشکی کے سبب فنا ہو جائیں خلا کی ضرورت سے لیف ایک سرے سے بجا نیگی اس صورت میں ضرورت سے بند ہو جائینگے اور روح کے نفوذ کو مانع ہونگے اور علامت اور علاج وہی ہو جیسے تشنج یا بس کی علامت اور علاج ہے اور جاننا چاہیے کہ جالیئوس کتا ہو کبھی ہوتا ہے کہ خشک مزاج والے کو گرم دوا کھانے سے خشکی بڑھ جائے اس سبب سے اسکی انگلیوں کے سروں سے خدر شروع ہو جاتی ہے اور اوپر چڑھتی جاوے اور دوسرے اعضا میں پہنچتی ہے اور اسی قبیل سے وہ خدر ہے کہ محرقہ اور حادہ پون میں رطوبت اصلی تحلیل ہونے سے اور خشکی آجانے سے ہاتھ اور پائون میں پیدا ہو جائے چھٹے یہ کہ سرد ہر مثل افیون یا گرم جیسے بیش کھانے کا اتفاق پڑے اسکے سبب سے خدر پیدا ہو اور ظاہر ہے کہ روح کا مزاج زہر سے بدل جاتا ہے اور اس سبب سے جو مناسبت کہ اعضا اور روح کے درمیان ہو کم ہو جاتی ہے پھر اعضا اسکا اثر نہیں قبول کرتے ہیں اور باوجود اس بات کے سرد زہر اپنی سردی کے سبب روح کو غلیظ کرنا ہے جیسے اور مغلطات ساتویں یہ کہ کسی زہر دار جانور کے نیش کا زخم ٹھچے پر لگے خواہ سرد ہو جیسے بچھو ڈنگ مارے خواہ گرم ہو جیسا سانپ کاٹے اور جو خدر زہریلے جانوروں کے کاٹنے سے پیدا ہوتی ہے اسکا وہی سبب ہے کہ زہر کے کھانے میں بیان کیا گیا علاج تریاق فاروق دینا چاہیے کہ سب زہر کے اقسام میں فائدہ مند ہے اور کتاب کے آخر میں ہرزہر کے موافق تدبیر مذکور ہے وہاں دیکھ لین فائدہ ایک قسم کی مچھلی ہے کہ اسکو عادیہ کہتے ہیں اسکا یہ خواص ہے کہ جو کوئی اسکو ہاتھ میں پکڑے اسکے ہاتھ کی حس جاتی رہے بلکہ یہ کہتے ہیں کہ اگر جال میں اچھسے اسی وقت صیاد کا ہاتھ بحسب ہو جائے اور جال کی ڈوری نہ تھام سکے آٹھویں یہ کہ قوت حیوانی ضعیف ہو جائے اور اس سبب ہاتھ اور پائون کی حس کم ہو جائے اور یہ غشی اور مرینگی حالت میں اتفاق ہوتا ہے فائدہ جس وقت خدر امتلا کے سبب سے عارض ہو اور مادہ دماغ میں ہو اور تمام بدن کی حس و حرکت جاتی رہے اسیدن بیمار کو ہلاک کر ڈالتی ہے اور کبھی آفت نخاع میں ہوتی ہے پھر سبب کے اندازے پر تمام بدن میں یا ایک نصف میں حس و حرکت کم ہو جاتی ہے اور ٹھچے کے اعضا کی حس سلامت رہتی ہے اور کبھی ہوا کرتا ہے کہ جو ٹھچا کہ گردن کے مہرون سے ہائیت کے ایک مہرے میں سے نکلتا ہے اسکی ایک شاخ میں سبب ہوا اور ایک ہی عضو میں کہ یہ اس سے جا ملا ہے آفت ظاہر ہو اور جاننا چاہیے کہ خدر یعنی جس وقت کہ مستحکم ہو جاتا ہے انجام میں فالج ہو جاتا ہے جیسا اوپر ذکر آگیا ہے اور کبھی ذات الجنب اور ذات الریہ اور سرسام سردے اسر خا اور خدر ہو جاتے ہیں اور خدر کا بہت ہو جانا فالج یا صرع یا سکتہ یا تشنج کا مقدمہ ہوتا ہے اللہم حفظنا و سائر المؤمنین من جمیع آفاتک و بلائک

تیسویں فصل لقوہ کے بیان میں وہ ایسی بیماری ہو کہ منہ کے عضلون میں پڑتی ہو اور آنکھ اور بھون اور پیشانی کی جلد اور ہونٹ ٹیڑھے ہو جاتے ہیں اور اصلی صورت بدل جاتی ہو اور ہونٹ اچھی طرح آپس میں نہ مل سکیں اور آدمی چوسنے سے اور کسی چیز کو منہ سے کھینچنے سے ناچار ہو جائے اور ایسا ہی اگر کھونکے پھونک ایک طرف سے نکلے اور سیدھی نہ نکلے چنانچہ چراغ کو نہ گل کر سکے اور آنکھ کی پلکین اچھی طرح بند نہ ہوں اور یہ سب جو کچھ کہا گیا ہے اس وقت ہوتا ہے کہ بیماری منہ کے ایک طرف میں ہو اور اکثر یہی اتفاق ہوا کرتا ہے مگر کبھی منہ کے دونوں طرف میں علت ہوتی ہے اس طرح پر کہ دو طرف کے مقام اطراف کو گھیر لیوے اس وقت منہ میں کچھ شے تو ظاہر نہ ہوگی لیکن پلکوں کے ملنے میں فتور آئیگا اور دوسرے اعراض جو گذر چکے یا موجود ہیں اس سے زیادہ ہونگے جو ایک جانب کی علت میں ہوا کرتے ہیں رانی حکایت کرتا ہے کہ ایک شخص نے حجامت کی یعنی پچھنے لگوائے اور بہت عرصے تک بھوکا رہا پھر اسکو لقوہ اس طرح سے پیدا ہوا کہ اسکا منہ ٹیڑھا ہوا مگر اسکو ایک آنکھ کا بند کرنا مشکل ہو گیا اور دوسری مطلق بند نہ ہوتی تھی اور جان لے کہ لقوہ کی دو قسم ہیں تشنجی اور استرخانی اور اس فصل کو ہم دو قسم میں بیان کرتے ہیں پہلی قسم لقوہ تشنجی کے بیان میں یہ تین طرح پر ہے ایک تو یہ ہے کہ جن عضلون سے ان اعضا کی حرکت ہوتی ہے انہیں بطور غلیظ دماغ سے اگر امتلا پیدا کرے اور عرض میں بڑھ جائیں اور طول میں کم ہو جائیں اس سبب سے اعضا کھنچ جائیں اور اپنی اصل سے پھر جائیں دوسرے یہ کہ گردن کا عضلہ آماس کرے اور خناق پیدا کرے اور اس سبب سے اوتار اور منہ کے عضلے کھنچ جائیں اور لقوہ پیدا ہو جائے اسلئے کہ منہ کے بعضے اوتار اور عضلے گردن کے حلقے سے نکلے ہیں اور اس قسم کا لقوہ ہونٹوں میں ظاہر ہوا کرتا ہے اور صرف ہونٹوں میں ظاہر ہونیکا سبب تشریح سے معلوم ہوگا اور کبھی گردن کے عضلے کے آماس سے انجام میں فالج ہو جاتا ہے اس واسطے کہ اعصاب کے منافذ جو حس و حرکت کی قوت کی راہ ہیں دب جاتے ہیں اور اس سبب سے گردن کے عضلون کے آماس سے انجام میں کبھی فالج ہو جاتا ہے اور کبھی لقوہ اس کو اسباب مشترکہ سے شمار کرتے ہیں تیسرے یہ کہ خشکی غلبہ کرے اور اس سبب سے رطوبتیں باقی نہ رہیں اور دماغ اور نخاع اور اعصاب جل ٹھن جائیں اور لقوہ پیدا ہو اور یہ قسم گرم بیاریوں کے آخر میں اور تپ محرقہ میں موت کے نزدیک پیدا ہوتی ہے اور ممکن ہے کہ بہت بڑے ہتفرغ سے بھی لقوہ تشنجی پیدا ہو کیونکہ وہ خشکی پیدا کرتی ہے اور رطوبت کو فنا کرتی ہے اور لقوہ تشنجی کی یہ علامت ہے کہ جو طرف بیمار ہے اس طرف کی پیشانی کا پوست سخت ہو جائے اور اوپر کی طرف اس طرح سے کھنچ جائے کہ ماتھے کی شکن اس طرف بالکل باقی نہ رہیں اور سر کی جلد میں یا گردن کی طرف شکنج اور شکن پڑ جائیں اور منہ سے لعاب بہت کم نکلے اور اچھی طرف کی آنکھ کو بند کرنا دشوار ہو اور اس قسم میں درد بہت ہوا کرتا ہے اور باوجود اسکے حس کی قوتیں اپنے حال پر بدستور ہوتی ہیں اور جو اس کند نہیں ہوا کرتے اور جو لقوہ کے عضلے کے آماس سے پیدا ہوا آماس کا اول ہونا اسکے حال کا گواہ ہے فائدہ تشنج یا بس میں منہ کے لعاب ورتھوک کے کم آنیکی وجہ ظاہر ہو مگر متلائی میں اس سبب سے کہ مادہ کارٹھا اور کچا ہونے کچھ رطوبت آتی ہے نہ تھوک آتا ہے اور مادہ استرخانی اسکے خلاف ہے کیونکہ رقیق ہے اس سبب سے تھوک میں آسان نکل آتا ہے علاج جو کچھ تشنج یا بس یا متلائی میں مذکور ہے اس قسم کے لقوہ کے بھی سبب سے موافق بعینہ ویسی ہی تدبیر کرنی چاہیے اور لقوہ تشنجی میں بھی خواہ اسکا سبب خشکی ہو خواہ امتلا کمادات مرخہ یعنی نرم کر نیوالے

جیسے کپڑا گرم پانی میں بھگو کر اور روغن مشانوں میں بھکر کر تلمیذ کرین اور روغن نیگرم ملنا مفید ہے اور باقی علاج لقوہ تشنجی کا کہ امتلا کے سبب سے ہو بعینہ وہی ہے کہ لقوہ استرخانی میں کہا جائیگا اور اسی سبب سے کہتے ہیں کچھ خوف کی بات نہیں کہ ان دونوں میں تمیز نہ کریں کیونکہ علاج ایک ہی ہے تنبیہ احتیاط کی بات یہ ہے کہ جب تک چار دن یا سات دن نگذریں بیمار کا علاج قوی نہ کریں لیکن اگر طبیعت خشک ہو یعنی قبض ہو دوسرے دن نرم حنفے سے طبیعت کو کھول سکتے ہیں اور اگر لقوے کے ساتھ وہ علامتیں کہ سکتے کے مقدمے میں ہیں نظر آئیں تو اس وقت جلدی کرنی چاہیے اور بالامثل تیز خفہ یا قوی مسهل سے استفراغ کرنا چاہیے یعنی اگر چہ پہلا ہی دن ہو اور یہ ضابطہ استرخانی میں بھی یاد رکھنا چاہیے اور دوسرے فائدہ جو استرخانی کی قسم میں بیان کرینگے لقوہ تشنجی امتلائی میں بھی انکو لحاظ رکھیں اور لقوے کے علاج میں چار دن تک توقف کر نیکی لیے اس جگہ حکم ہے کہ علت ضعیف ہو اور جہاں کہیں علت قوی ہو اور لقوے کے ساتھ سرین اور بدن میں بوجھ اور جو اس میں کدورت ہو وہاں سات دن تک توقف کریں اور استفراغ کے توقف کا حکم اس واسطے ہے کہ لقوہ مادی تشنجی ہو یا استرخانی اسکا مادہ فی نفسہ میجان و رجوش میں ہوتا ہے اس واسطے کیبارگی آپرٹا ہے اور باوجود اس بات کے ابتدا میں کہ نضح نہیں پایا اور نکلنے کی استعداد نہیں ہوتی اور اسکی تاثیر اگر مادے کو حرکت دے تو ہو سکتا ہے کہ مادہ نہ نکلے اور دل کی طرف گرنے لگے اور اچانک ہلاک کر ڈالے یا نخاع کی کسی طرف میں جا پڑے اور فالج میں جائے یا دماغ کے بطون شریفیہ کی طرف رخ کرے اور سکتے لائے یا موت کا باعث ہو اس واسطے صاحب اسباب و علامات نے کہا ہے لقوہ اکثر ان امراض سے ڈرتا ہے یعنی سکتے اور فالج کی خبر سناتا ہے مناسب ہے کہ اسکے علاج کے شروع میں خلط کو لطیف کریں اور استفراغ کے لیے طیارا اور آمادہ کر رکھیں جیسا کہ بیان کرینگے اور جس جگہ گردن کے عضلہ کا آماس لقوے کا سبب ہو جو کچھ کہ آماس کے حال کے مناسب ہو کام میں لائیں دوسری قسم لقوہ استرخانی کے بیان میں یہ طرح پر ہوا کرتا ہے کہ دماغ سے رطوبت رقیق ایک طرف کے عضلون میں اور چھون میں اتر آئے اور عضلے اور پٹھے تراود غشائیں مست ہو جائیں اور روح کے راستے بند ہو جائیں اس سبب سے وہ اعضا مست ہو کر ڈھیلے ہو جائیں لیکن لقوہ تشنجی اکثر ہوا کرتا ہے اور استرخانی کمتر اور اسکی علامت یہ ہے کہ منہ کا گردہ ڈھیلا ہو اور اسکی حرکت میں ضعف آجائے اور اس طرف پیشانی اور منہ کا پوست اور عضلہ بہت نہ کھینچیں بلکہ نرم ہوں اور اس طرف کی آنکھ کے نیچے کی پلک اسقدر نیچے آجائے کہ اوپر کی پلک اس تک نہ پہنچے اور اس آنکھ سے آنسو بہتے رہیں اور جو اس خصوصاً ذائقہ کندا وید کند ہوں اور اگر تشنجی اور استرخانی میں فرق اطہر من الشمس ہو مگر زیادتی تحقیق کے لیے دوسرا فرق لکھا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ جالینوس کہتا ہے کہ ایک وزہر جو تالو کے بچوں پچ گذرتی ہے اور تمام منہ کی ٹہیان اسکے سبب جدی ہو رہی ہیں اور منہ کے اندر سے ایک ملکی غشالی ہوتی ہے اور یہ وزہر اس غشائے سے ایک دوسرے سے ملگنی ہے پھر جس وقت لقوہ استرخانی پیدا ہو جس شق میں کہ استرخا ہو گا تالو کا غشا اسی طرف سے ڈھیلا ہو کر لٹک جائیگا اور رنگ بدل جائیگا اور رطوبت دار ہو گا اور دوسرا اپنے حال پر ہو گا اور اسکے دیکھنے کا یہ طریق ہے کہ بیمار کی زبان پر طبیب انگلی رکھ کر دبائے تاکہ زبان نیچی ہو جائے اور اسکے تالو کو دیکھے اگر غشائیں کسی طرف استرخا اور جو کچھ کہا ہے ظاہر ہو حکم کرے کہ لقوہ استرخانی ہے اور اگر غشائیں اپنے حال پر ہو اور تشنج کے اعراض جیسے پیشانی کی جلد میں کھنچاؤٹ اور اسکے سوا جیسے بیان کیا ہے ظاہر ہوں تو یقیناً لقوہ تشنجی ہے اور استرخانی میں پلک قطعاً حرکت نہیں کرتی اور تشنجی میں حرکت کرتی ہے اگر بیمار

ہمت کرے لیکن دوسری پلک بند نہوسکیگی علاج جب تک چوتھا دن یا ساتواں گزر جائے دواؤں سے مارا اصول کے سوا کہ اسکو سلجھین نوری یا عضلی یا گلقد کے ساتھ ملائیں اور کوئی خیر زین اور لطیف غذائیں تری اور خشکی میں معتدل جیسے خود آب روغن زیتون کے ساتھ اور اسکے مانند اختیار کریں اور کھانے اور پینے سے جتنا بچیں بہتر ہو اور جو خیر رطوبات میں گرمی پیدا کرے جیسے شہد اور کبوتر کا بچہ وغیرہ ان سے پرہیز کریں خصوصاً تشبیحی قسم میں مگر مارا عمل کا دنیا کچھ ڈرنہیں پہلے ہی دن دے سکتے ہیں کیونکہ اسکی گرمی پانی کے سبب کم ہو جاتی ہے مگر جو مارا عمل کہ چار دن تک دیتے ہیں چاہیے کہ سادہ ہو یعنی گرم دوائیں آئین نہ ملائیں اور ان دنوں کے گزر جانے تک اور تھپتھپ سے پہلے غرغہ اور چھینک کی دوا سے پرہیز کریں کیونکہ غرغہ اور چھینک بیماری کی جگہ دوسرا مادہ کھینچ لاتی ہیں اور جو مادہ اس جگہ موجود ہو اور کچا ہو اسکو دفع نہیں کر سکتی ہیں اور ایسا ہی سبب تیز دوائیں ابتدا میں بہت نقصان پہنچاتی ہیں اسلئے کہ مادے میں سے جو لطیف ہو اسکو تحلیل کرتی ہیں اور غلیظ باقی رہ جاتا ہے اور دشواری سے تحلیل ہوتا ہے سبب یہ ہے کہ جب تک وہ مادہ کہ بیماری کی جگہ پر جھک رہا ہو خوب نہ ٹھہر جائے صبر کریں اور اس اثنا میں یہ تدبیر کرنی چاہیے کہ مادے کو مدد نہ ملے اور قوت قائم رہے اور اسکے بعد کہ دن مقررہ گزر جائیں اور مادہ پک جائے بدن کے تھپتھپ کے لیے جو ب اور ایاج جکا بیان فالج میں ہو چکا استعمال کریں اور یہ بھی آہستہ آہستہ کرنا چاہیے جیسا پچھلے باب میں مگر ذکر آیا ہے اور جو وقت بدن کے تھپتھپ سے خاطر جمع ہو جائے خاص سر کے تھپتھپ کے لیے غرغہ اور سعوط اور نطول اور کماد اور شوموم کام میں لائیں کہ نہایت جلد اثر کرتے ہیں اور احتیاط آئیں ہے کہ جب تک چالیس دن نگذریں سعوط استعمال نہ کریں ترکیب غرغہ کی مرزنگوش صغیر عاقر قرقا خردل پوست بچ کبر انار دانہ ترش زنجبیل ان سب دواؤں کو کٹ کر پکائیں اور سلجھین عضلی میں ملا کر غرغہ کریں اور اگر ایاج فقیرا شہد کے پانی میں ملا کر غرغہ کریں یہی تاثیر رکھتی ہے سعوط کی ترکیب کلنگ کا پتہ اور باز کا پتہ اصل السوس تر کے پانی میں ملا کر ناک میں پکائیں اور کلنگ کا پتہ عورتوں کے دودھ کے ساتھ ہی تاثیر رکھتا ہے اور ایسا ہی باشہ کا پتہ اور بھیرے کا پتہ اور شبوط کا پتہ اور مرزنگوش اور چندر کا پانی اور کتے ہیں اگر ایک دانگ سلجھیں دس درم مرزنگوش کے پانی میں گھسکر آدھا درم روغن زیتون ملا کر ناک میں ڈالیں پانچ دن کے عرصے میں لقوہ اچھا ہو جاتا ہے نطول اور کماد کی ترکیب اس طرح ہے کہ صغیر اور سداب اور عاقر قرقا اور درمنہ اور برگ غار اور اسپند اور بابونہ اکلیل الملک مرزنجوش وغیرہ پکا کر نطول کے طور پر بھی اور کماد کی طرح سے استعمال کریں اور جن چیزوں کا سونگھا فائدہ مند ہے وہ جنہیں سونگھیں اور جاؤ شیر اور گوگل ہیں اور ان چیزوں کے سونگھنے میں یہ فائدہ ہے کہ بلغم کو لطیف کرتی ہیں اور دماغ سے اتارتی ہیں اور ایسا ہی صطگی اور عکاک البطم اور بچ کو چانا نافع ہے خاص کر اگر نہار منہ چائیں اور صاحب فخر لکھتا ہے کہ علاج میں یہ ترتیب بہتر ہے کہ جب چار دن گزر جائیں ایک مثقال ایاج فقیرا شیار کے طریق پر کھائیں اور ایک ہفتہ کے بعد حقے کا بھی استعمال کریں اور بیمار کو ایسے گھر میں بٹھلائیں کہ آئین بہت روشنی نہ ہو بلکہ اندھیرا ہو اور آئینہ چینی میں منہ دیکھتے رہیں اور آئینہ یہ فائدہ ہے کہ آئینہ چینی بہت روشن نہیں ہوتا اور اندھیرے گھر میں ایک مشقت سے اُس میں صورت نظر آئیگی اور مشقت کے ساتھ دیکھنا منہ کے اعضا کو سیدھا کرنا ہے اور ہر وقت جو بوا منہ میں رکھنا بہت مفید ہے اور وہ علاج کہ ہندی طبیوں نے امتحان کیے

ہیں اور ان سے بہت فائدہ ہوا یہ ہیں کہ حیوانوں کا گوشت جیسے رو باہ کا اور گور خرا اور کفتار اور نیلگاؤ کا پکائیں اور پڑیوں سے جدا کر کے کوٹ لیں اور روغن زیتون میں ملا کر بیمار کے سر اور گردن اور گلہ پر لگائیں اور ہر گاہ گوشت اس باب میں مفید نہیں اور ہمیشہ ٹنڈھ کو خاص کر بھوون اور پیشانی کو سر کے سے دھو کر ملا کرین اور اگر سر کے میں ملطف دوائیں جیسے حاشاز و فاصعہ پودینہ جنگلی پکائیں خوب ہو اور ایسا ہی کر کہ ناک میں لینا بھی مفید ہو کیونکہ ناک کے راستے سے رطوبت نکالے گا اور رانی سر کے میں ہسپیکر لیب کرنا بھی مفید ہو ایسا ہی اگر فرنگوش اسپند قیصوم سداب کو سر کے میں تیز آج پر پکائیں اور اسکے بخار پر سر جھکائیں مفید ہو اور جانا چاہیے کہ لقمہ تشنجی میں پہلے عضلے کو نرم کرنا چاہیے پھر مادے کو تحلیل کرنا چاہیے اور محمد زکریا کہتا ہے کہ پرانی قدیم فریادین میں مذکور ہے کہ لقمے والے کو اندھیرے مکان میں جہان مطلق روشنی نہ دیکھائیں اور کسی وقت وہاں سے نکلنے ندین اور احتیاط کریں کہ ہوانہ ہونچے اور کسی حیوان کا گوشتا در تر سیوہ نہ کھلائیں اور ہر روز صبح کی وقت نہاٹھ کر غزہ کر اتین پھر کھانا کھلائیں اور سات دن میں ایک دن صبح کی وقت کھانیسے پہلے جس طرف کی آنکھ بند کر کے روغن جوزیا روغن جتہ انخضر سے نیگرم اکیس قطرے جدے ڈالیں اور دوسری طرف میں چھ قطرے پھر باونہ صقر پودینہ جنگلی آفتابے میں ٹنڈھ بند کر کے پکائیں اور اسکا پانی ایک طاس میں ڈالیں بیمار اسکے بخار پر سر جھکائے رکھے اور ایک کمل سر پڑال دین تاکہ پسینا آئے اور صبر کریں تاکہ خوب پسینا آئے پھر اسکا پسینا پونچھ ڈالیں اور سر اور ٹنڈھ کھڑے کھڑے سے اتنا کھلائیں کہ لال ہو جائے پھر روغن جوزیا روغن جتہ انخضر اگر کم کر کے سر اور ٹنڈھ میں اور کینٹھیوں میں اور گردن کے پنے میں اور ایک ساعت آرام کرنے دین اور پھر آفتابے کو گرم کریں اور بیمار کا سر اسکے بخار پر رکھیں جیسا کہ چھکے اور پسینا پونچھ لیں اور تیل ملین اور پھر ایک ساعت چھوڑ دین اور پھر عمل میں لائیں چنانچہ یہ عمل ایک دن میں دس بار کیا جائے پھر سات دن میں ایک دن اسی طرح کریں اور جو کوئی اس علاج سے ایک مہینے کے بعد اچھا نہ ہو جانا چاہیے کہ علاج سے اچھا نہ ہوگا اور محمد زکریا کہتا ہے کہ اسکو کھانا ندین تاکہ بدن میں گرمی آئے اور رگین خالی ہو جائیں اور سر اور ٹنڈھ آفتابے کے بخار پر رکھیں جسکا ذکر آچکا ہے اور روغن قسطیا روغن سداب یا روغن جتہ انخضر اگر کم کر کے سر اور گردن میں ملین اور اگر تپ آجائے کچھ خوف نہیں اور جالینوس کہتا ہے کہ اگر سیاہ مرچ خوب باریک بخار کے مانند ہسپیکر روغن میں ملا کر ملا کرین اسباب میں کوئی دوا اسکے برابر نہیں اور اس بیماری کے علاج میں زیادہ تر اعتماد غرغے اور سعوط پر ہوتا ہے اور جس جگہ سعوط کی دواؤں سے دماغ میں الم پونچھے روغن بنفشہ اور تازہ دودھ اور عورتوں کا دودھ تھوڑی سی شکر ملا کر ناک میں ڈالیں اور سر کے مقدم پر لگائیں اور اس بیماری میں گردن کے فقروں کو اور فک یعنی جیڑے کے عضلوں کو گرمی ہونچانا مفید ہے اور گرمی پر سنگیان لگانی مادے کو دماغ سے نکالتی ہیں اور بیمار کو اگر پانی کی جگہ شہد کا پانی دین بہتر ہے اور لونگ چباننا فائدہ مند ہے فائدہ اس باب میں طبیوں نے اختلاف کیا ہے کہ خون سے طرف جھک گئی اسی میں بیماری کا سبب ہو یا اس طرف میں کہ نہیں جھکی اور ہر ایک اپنی رائے پر دلیل لاتا ہے مگر حق یہ ہے کہ لقمہ تشنجی میں جو طرف کہ نہیں جھکی اُس میں مادہ اُتر آتا ہے اور خون سے طرف جھک گئی وہ صحیح و سالم ہے لیکن استرخانی میں کبھی جھکی ہوئی طرف صحیح ہو کرتی ہے اور جو نہیں جھکی اُس میں مادہ ہوا کرتا ہے اور کبھی اُسکے برعکس ہوتا ہے اسی طرح اسباب و علامات کے شارح نے کہا ہے اور

جن علامتوں سے معلوم ہو جاتا ہے کہ کون سی طرف میں آفت ہو ایک یہ ہے کہ اُس طرف کی حسن باطل یا ناقص ہو جائے اور اُس طرف اختلاج پیدا ہو دوسرے یہ کہ اگر بیماری والی طرف کو ہاتھ سے سیدھا کریں اور اصلی شکل پر لائنیں دوسری بے تکلف سیدھی ہو جائے اور اُسکی شکل سیات اصلی پر آجائے اور جاننا چاہیے جو لقوہ کہ بائیں طرف میں پڑے بہت مشکل ہو کر رہتا ہے اور لقوہ شروع ہونیکا یہ نشان ہے کہ پہلے منہ کی ہڈیوں میں درد معلوم ہو اور منہ کی جلد کی حس کم ہو جائے اور منہ کے آدھی طرف میں اختلاج بہت ہو جائے رازی نے حاوی کبیر میں لکھا ہے کہ جب لقوہ چھ مہینے تک ٹھہرے اُسکے اچھے ہونیکا امید نہیں اور جاننا چاہیے کہ کبھی لقوے کا مادہ مختلف القوام ہوتا ہے پھر جو مادہ کہ رقیق ہے اسٹر خا پیدا کرتا ہے اور جو نسا غلیظ ہے وہ تشنج لاتا ہے اس صورت میں منہ کی ایک طرف ڈھیلی ہو جائیگی اور دوسری طرف کھینچ جائیگی سو ایک طرف میں اسٹر خا کی علامتیں ظاہر ہونگی اور دوسری طرف میں تشنج کے نشان معلوم ہونگے فائدہ محرز کیا کرتا ہے جس کسی کو لقوہ ہونیکو ہو تو پچھنے لگا نیسے اُسکو ضرور لقوہ ہوگا اور کہتا ہے کہ میں نے دو شخصوں کو دیکھا ایک ہی دن انہوں نے پچھنے لگوائے اور دونوں نے حجامت سے پہلے مرغ کے انڈے کھائے تھے دونوں کو اُسیدن لقوہ ہو گیا اور وہی کہتا ہے ایک شخص نے حجامت کی اُسکے بعد بھوکا رہا اُسکو لقوہ کی بیماری ہو گئی اور اُسکا منہ ٹیڑھا نہوا کر یہ کہ ایک آنکھ بند کر سکتا تھا اور دوسری آنکھ مشکل سے بند ہوتی تھی اور جس وقت پانی پیتا تھا اُسکے منہ سے گر جاتا تھا اور اُسکا منہ جو ٹیڑھا نہوا اُسکا یہ سبب تھا کہ بیماری دونوں طرف میں تھی اور اُسی نے کہا میں نے بہت دیکھا ہے کہ پہلے لقوہ ظاہر ہوا پھر سکتے نے آدیا اور یہ بھی کہتا ہے کہ اکثر ہوتا ہے کہ لقوے والا چار دن میں ہلاک ہو جائے اور اگر چوتھا دن گزر جائے پھر کچھ سکتے کا خوف نہیں اور جو لقوہ دو مہینے میں موقوف نہو طول کرے گا اور چھ مہینے تک جو رہیگا اُسکا جانا مشکل ہے۔

فصل اختلاج میں یعنی عضو کا پھر کنا وہ ایک حرکت خیر اختیار ہے کہ بدن میں کسی جگہ پیدا ہو جاتی ہے جیسے قلب میں اور معدے میں اور عضلوں میں اور کبدا اور طحال اور ٹھپوں میں اور رحم کی رگوں میں اور اُسکے مانند جو عضو منبسط اور منقبض ہو سکے یعنی پھیل سکے اور سکڑ سکے اور ریشہ اُسکے خلاف ہے کہ تشنج کی طرح اعضاے آلیہ ہی میں ہوتا ہے کہ ارادے سے حرکت کیا کرتے ہیں یعنی ہاتھ اور پاؤں اور سر میں ہوا کرتا ہے اور حرکت اختلاجی کا خاصہ یہ ہے کہ سر تع اور متواتر ہوا کرتی ہے اور جلد ٹھہر جاتی ہے لیکن اگر سبب قوی ہو ممکن ہے کہ ٹھہر جائے اور اختلاج ہو جائے یا بہت دیر تک اختلاج رہے اور نہ ٹھہرے اور جب طرح ہوا اختلاج والے عضو کی حرکت کسی طرف کے ساتھ مخصوص نہیں ہر طرف حرکت کرتا ہے اور میلان اوپر کی طرف ہوا کرتا ہے بخلاف ریشہ کے کہ اُس میں ہمیشہ عضو نیچے کی طرف مائل ہوتا ہے اور جلدی کو اور ٹھہرنے کو اُس میں دخل نہیں ہوتا اور اس بیماری کا سبب ریح غلیظ ہے کہ خلط غلیظ کے بخار سے پیدا ہوتی ہے اور اس سببے کہ ریح غلیظ ہے مسام کی راہ نہیں نکل سکتی اور جو گوشت کہ اُسکے اوپر ہے نکلنے کو مانع آتا ہے خاص کر اگر بدن کے ظاہر میں سردی کا غلبہ ہو اور قوت دافعا اُسکو دفع کرتی ہے اور دونوں میں مدافعت اور اضطراب پڑتا ہے اور اُسکے اضطراب سے عضو میں اختلاج ہوتا ہے جب تک حرکت کی حرارت سے ریح غلیظ لطیف اور تحلیل نہو جائے اور اُسکے لطیف ہوجہ ہونگی یہ دلیل ہے کہ جلد تحلیل ہو جاتا ہے اور غلیظ ہونگی یہ دلیل ہے کہ سرد مزاجوں میں اور سرد قوتوں میں اور سرد بدن میں اور سردی کے اسباب سے جیسے

سرد پانی پینا اور اس میں نہانا اکثر پیدا ہوتا ہے اور جاننا چاہیے کہ جو عضو بہت نرم ہے جیسے دماغ اور جو نہایت سخت ہے جیسے ہڈی ان میں اختلاج نہیں پڑتا کیونکہ ہوا ایسے عضو میں اس طرح نہیں بند ہو سکتی کہ اس میں توج آئے اور اختلاج آئے اور اکثر اعراض نفسیہ کے سبب جیسے غصہ اور خوشی اور غم میں اختلاج ہو جاتا ہے اس سبب کہ روح حرکت کرتی ہے اور اس کی حرکت سے مادہ تحلیل ہو کر ہوا غلیظہ القوام پیدا ہوتی ہے اور ہوا غلیظہ وہ ہوا ہوتی ہے کہ بدن کے تجارلیف میں رہ جائے اور کثیف ہو کر ایسی ہو جائے جیسے ہوا کسی جگہ میں بند ہو کر پلنے لگے اب جاننا چاہیے کہ ہر وقت اور ہمیشہ کا اختلاج اگر منہ اور چہرے کے اندر ہو تو لقمے کا مقدمہ ہوتا ہے اور تمام بدن میں سکتے کا مقدمہ یا تمدیہ تشنج کا اور شکم کے عضلوں میں بالخیولیا اور صرع کا مقدمہ اور پسیلیوں کے سروں کے نیچے ورم حجاب کا اور سینے کے نواح میں ورم ہونیکا مقدمہ ہے اور ہونٹ کا اختلاج کبھی ڈو کے پہلے ہوتا ہے اور لقمہ اور صرع کی ابتدا میں ضرور پڑتا ہے علاج پہلے ان چیزوں سے جو مادہ اور سبب بڑھاتی ہیں پرہیز کرنا چاہیے جیسے برف کا پانی اور سرد کھانے اور بادانگیہ اور املا پر کھانا اور رات کی وقت کھانا اور شراب میں کثرت سے پینا اور اس کے مانند پھر اس جگہ کو کھڑکے کپڑے سے ملین یا گرم نمک سے تکیہ کریں اور اس کے بعد روغن گرم جیسے روغن بابونہ اور خیرمی اور روغن قسط اور فرقیون کے روغن ترتیب کے ساتھ ملین یعنی شروع میں ضعیف کو استعمال کریں جبکہ اس سے فائدہ حاصل نہو اس سے زیادہ قوی استعمال کریں حاصل یہ ہے کہ جب تک روغن بابونہ سے کام نکلے روغن قسط کام میں نہ لائیں اور جب تک قسط سے مطلب حاصل ہو فرقیون کی طرف نہ جائیں اور ہر روز صبح کی وقت گلقدہ علی سولف کے ساتھ دینا چاہیے اور تلطیف کی تدبیر کرنی چاہیے اور غذاؤں میں سے خود آب و چربیا اور کبوتر کے بچے کا شوربا اور اس کے مانند کہ صغر اور واری پی اور زیرے کے ساتھ پکائیں ان کے سوانہ کھائیں اور دریا کا پانی گرم کر کے اور مٹانے میں ڈال کر تکیہ کرنا مفید ہے اور اگر دریا کا پانی میسر نہو اس کی جگہ نمک کا پانی کام دیتا ہے اور جب کہ ان تدبیروں سے نہ جائے خفیف مسهلون سے جو فالج میں مذکور ہیں علاج کریں اور مجر کرمانے کہا ہے کہ اس جگہ کو سخت کپڑے سے ملکر روغن جوز طلا کریں اختلاج زائل ہو جائیگا اور جاننا چاہیے اگر اختلاج کا سبب ضعیف ہوتا ہے بے علاج دور ہو جاتا ہے اور ممکن ہے کہ تھوڑی سی گرمی پہنچانی ہی کافی ہو۔

پچیسویں فصل فیجوج میں کہ عربی میں لومی کو کہتے ہیں یہ ایسی حالت ہوا کرتی ہے کہ آدمی اپنے آپ کو لپیٹے اور کھولے اور انگریزوں اور جانیان تینے لگے اور منہ اور آنکھ کا رنگ سرخ ہو جائے اس کا سبب یہ ہے کہ ایک شخص کتنے دنوں کھانا اور شراب زیادہ کھائے پیے اور ریاضت کم کرے اس سبب اس کے بدن میں املا ہو جائے اور اس کے عضلوں میں اور رگون میں ریاہ اور کٹھے ہو جائیں پھر اس کے بدن میں تکان معلوم ہو اور فیجوج معرب لفظ ہے یعنی ہوا چکر کھانیوالی علاج خونی اور صفراوی مادے کا جلد استفرغ کریں اور گرم مزاج والے کو اکثر ٹھنڈا پانی اس املا سے آرام دیتا ہے پینے میں ہویا نہانے میں اس لیے کہ ٹھنڈا پانی اخلاط کا جوش بھاتا ہے اور خشک دھینہ کوٹ کر شکر کے ساتھ سفوف کر کے ایسا ہی اثر کرتا ہے اور جس جگہ کہ ہوا اور بخارے کا مادہ بہت اور غلیظہ ہوا اور مزاج میں سردی ہو وچ مرئی اور غیر مرئی کھانا مفید ہے اور ریاہ کو تحلیل کرتی ہے اور سباتی رگون کی پکڑ لیتی ہے اور اب لیتی ہے اس طور پر کہ سبات اور غشی لائے یہ مرض زائل ہو جاتا ہے کیونکہ یہ رگون

کے جانیکا راستہ ہیں جس وقت کہ انکو پکڑ لین روح کٹھی ہو جاتی ہے اور جب کھول دین روح کی بارگی حملہ کر کے ریاہ اور باخڑے جو دماغ میں آگے ہیں تحلیل کر ڈالے اور ان رگوں کے پکڑنے کا طریق حامی و حجام جانتے ہیں مگر یہ عمل خطرے سے خالی نہیں اس لیے حکمانے کہا ہے کہ اگر پکڑین رگ کے اوپر ہاتھ بہت دیر تک نہ رکھیں اور آدمی جتنا دم بند کرے شکی طاقت رکھتا ہو اس سے جلد چھوڑ دین اور نہیں تو بہت بڑا اندیشہ ہے۔

چھبیسویں فصل زکام اور نزلے کے بیان میں۔ جاننا چاہیے جو مادہ کہ دماغ کے دونوں اگلے بطن سے ناک کی طرف اُترتا ہے جمہور کے نزدیک اسکا نام زکام ہے اور جو حلق کی طرف گرتا ہے اسکا نام نزلہ ہے اور بعض طبیبیوں نے نزلے کو اس مادے کے ساتھ مخصوص کیا ہے کہ صدر اور ریہ کی طرف گرتا ہے اور بعض اُس مادے کو جو ناک کی طرف اُترتا ہے اور رفیق ہوتا ہے اور ناک کا راستہ بند کرتا ہے زکام کہتے ہیں اور باقی سب کو نزلہ کہتے ہیں اور اس جہت سے کہ علت کا مبداء ایک ہے مگر نیکی جگہ اگرچہ مختلف ہیں دونوں آپس میں مشترک ہیں اور اس بیماری کی دماغ کے ساتھ ایسی نسبت ہے جیسے ذرب کی نسبت معدے کے ساتھ کیونکہ ذرب میں ضعف معدے کے سبب سے غذا خوب ہضم نہیں ہوتی اس لیے معدے میں رطوبات جمع ہو جاتے ہیں پھر معدے کی قوت دافعہ اُسکو دفع کرتی ہے اور اس طرح پر جب وقت کہ بہت رطوبت دماغ کی طرف آتی ہے اور دماغ اُسکو ہضم نہیں کر سکتا دماغ کی قوت دافعہ اُسکو بغیر ہضم کیے دفع کرتی ہے اور اس مرض کے اسباب جزئیہ پانچ ہیں ایک یہ کہ خاج سے دماغ کو بہت سی حرارت پہنچے اور جو رطوبات کہ اُس میں ہیں اُن کو گلا کر حرکت دے اور ناک اور حلق کی طرف ڈالے اور یہ اس طرح پر ہوتا ہے کہ آفتاب میں یا حمام میں یا آگ کے نزدیک ٹھہرنے کا اتفاق پڑے یا گرمی کی فصل میں ایسے گرم مکان میں کہ باہر کی ہوا اُس میں خجاسکے ٹھہرنے کا اتفاق ہو یا کوئی چیز گرم جیسے مشک اور جنبدیدستر اور زعفران اور ان کے مانند سوگھیں یا گرم روغن سر پر ملین ان اسباب سے رطوبات حرکت کریں اور ناک یا حلق کی طرف اُتر آئیں اور یہ ظاہر ہے کہ جس وقت سر میں گرمی آنے لگی اور جو رطوبات کہ اُس میں تحلیل ہو جائیں اور نکل جائیں خلا کی ضرورت سے اُس کے بدلے میں دوسرے فصلے بدن سے اُسکی طرف کھنچ آئینگے جیسا آگ کی طرف تیل کھنچ آتا ہے اور اس قسم کی علامت سبب کا پہلے ہونا اور دونوں آنکھوں میں سرخی اور ناک میں خارش اور جلن کا پیدا ہونا اور جو زکام کہ گرمی کے سبب ہوتا ہے تب آنے سے بڑھ جاتا ہے علاج اگر بدن میں امتلا ہو مسهل دین اور فصد کریں تاکہ بدن سے سر کی طرف مادے کا چڑھنا موقوف ہو اور نیگرم پانی سے حمام کریں کیونکہ نیگرم پانی خارش کو تسکین اور رطوبات کو تحلیل کرتا ہے اور جلد کو کثیف اور مسام کو بند نہیں کرتا کہ اُس سے زکام بڑھ جائے اور ایسا ہی خارش کے تھامنے کے لیے اور دماغ کو سردی پہنچانے کے واسطے سرور و عنجیسا بنفشہ اور نیلو فراور کہ دکار و عنجی ناک میں لین اور ہمان کہ میں بیماری طول پکڑے اور مادہ ہتار ہے اسکے روکنے کے لیے کافور کا بخور کریں یا سبوس سر کے میں بھگو کر تیخیر کریں طریق کافور کی تیخیر کا اس طرح ہے کہ ایک کا پتھر چنگار یون پر رکھ کر کافور اُسپر چھڑک دین اور اُسکا بخار ناک میں کھینچیں اور اس سبب سے کہ کافور میں تیز زیادہ ہے اُسکی تیخیر گرم رطوبات کو خشک کرتی ہے اور بستہ کر دیتی ہے اس سبب سے اسکا ہننا موقوف ہو جاتا ہے اور ایسا ہی گھیون کی کھوسی

سر کے مین بھگو کر آگ پر رکھیں اور اُسکا بخار ناک میں کھینچ لیں فائدہ جلیلہ کہ زکام کے سبب قسام میں یاد رکھنا چاہیے جانتا چاہیے کہ زکام کے علاج میں گرم ہو یا سرد وصل یہ ہے کہ مادے کو پکائیں اور مادے کا پکانا اس طرح ہے کہ اُسکا قوام معتدل ہو جائے یعنی جو گرم اور رقیق ہو بہت غلیظ ہو جائے تاکہ اعتدال کی حد کو پہنچے اور جو سرد اور غلیظ ہو وہ رقیق ہو کر اعتدال پر آئے مثلاً گرم اور رقیق زکام میں آتش جو مین عناب اور سیستان بنفشہ تخم خشخاش پکا کر دین اور شربت خشخاش بہت مفید ہے اور پہلے دن سے تین دن تک آتش جو کے سوا کہ مذکور ہو کوئی ساکھانا اور پینے کی چیز نہیں اور جب تک کہ زکام بخائے گوشت سے پرہیز کرنا چاہیے اور مزورہ کہ مونگ کی دال اور پالک سے بنا مین اور حریرہ کہ سبوس گندم کے پانی سے اور باقلا کے آٹے سے اور نشاستہ اور کثیر اکہ روغن بادام اور شکر سے بنا مین انھیں پر اکتفا کریں اور مغز تخم خیار مین اور مغز بادام اور روغن بادام اور مسکہ خاص کر گائے کا گرم زکام کے مناسب ہے اور اگر مادہ تیز اور گرم ہو جلد فصد کھولنی چاہیے اور اگر مادے کی ایسی کثرت اور گرمی کی شدت نہ تو تین دن کے بعد فصد کریں تاکہ مادے مین نضج آجائے اور زکام مین خواہ گرم ہو یا سرد پشت پر نسو مین تاکہ مادہ چھاتی پر نگرے اور بہتر یہ ہے کہ سرھانا نیچا رکھیں اور تکیہ پر ٹنڈھ رکھ کر سو مین تاکہ مادہ ناک کی طرف جھک آئے اور سینہ پر نگرے اور زکام کی ابتدا مین چھینک نقصان رکھتی ہے اگر چھینک آنے لگے بند کرنا چاہیے جیسا اُسکی فصل مین کہا جائیگا اور زکام اگر چہ گرم ہو وہ سر کو ڈھانپنے رکھیں اور ٹھنڈی ہوا سے اور پہاڑ والی ہوا سے بچنا چاہیے اور اگر چہ بہت پیاس ہو برف اور یخ کا ٹھنڈا پانی نہ پینا چاہیے اور سونا کم کریں اور دن مین سو نیکے لیے کسی طرح اجازت نہیں خاص کر کھانیکے بعد اور حمام زکام کے شروع مین مضر ہو مگر جہاں کہ مین مادہ رقیق اور ٹھوڑا ہو فائدہ مند ہے اس لیے کہ جو رقیق ہو تحلیل ہو جائیگا اور باقی غلیظ رہ جائیگا اور شکل سے تحلیل ہو گا مگر زکام کے آخر مین بہت مفید ہے کیونکہ پکے ہوئے مادے کو جلد گلا کر نکال دیتا ہے اور جس شخص کو زکام بہت ہوتا ہو تندرستی کی حالت مین حمام کرنا اور پسینا لانا مفید ہے کیونکہ رطوبتیں اور اجڑے کہ جنسے زکام اور نزلہ پیدا ہوتا ہے پسینے مین نکل جائینگے اور اسی سبب سے حمام تندرستی کی حالت مین اُن اسباب مین سے ایک سبب ہے جو زکام کو مانع ہیں لیکن اس شرط سے کہ بغیر کھانا کھائے حمام مین جائے اور آہستہ آہستہ اور بدن ڈھانپ کر باہر نکلے اور جلد جلد سر کے بال منڈائے اور سر کھجلائے کنگھی کرنا مسام کو کھولتا ہے اور نزلے کے مادے کو ہٹاتا ہے اور گرم زکام مین اگر مسہل کی احتیاج پڑے بنفشہ عناب سیستان بیج خطمی تخم خطمی خیار شنبہ شیر خشک سے جلاب بنا کر پلائیں اور جس جگہ زکام کا مادہ حلق پر گرتا ہو اور اُسکو روکنا چاہیں انار کے پانی اور مسور کے پانی سے غوغہ کریں اور اگر زیادہ قوی خیزوں کی حاجت پڑے تخم خشخاش اور پوست خشخاش مسور کے پانی مین پکا کر اس سے غوغہ کریں ترکیب شربت خشخاش کی تخم خشخاش آدھ سیر چار سیر پانی مین ایک رات دن بھگی رکھیں پھر کچل کر اسی پانی مین پکائیں جب آدھا رجبائے ہاتھ سے مل کر چھان لیں اور ایک سیر شکر ڈال کر قوام کریں اور اگر مادہ بہت تیز اور گرم ہو تو تھوڑے سے پوست خشخاش بھی ملا دیں اور اگر خشخاش ہاتھ لگین سو عدد گن کر لیوں اور مع پوست کچل کر سات سیر پیچھے کے پانی مین بھگو کر پکائیں یہاں تک کہ آدھا رہ جائے اور ہاتھ سے ملیں اور چھان لیں اور ایک سیر شکر اور ایک سیر سفینج ڈال کر قوام کر لیں خوراک سات درم کشکاب کے ساتھ اور اس شربت کو دیا تو زہ اور سفینج کو فارسی مین خوش

اور دو شتاب کتے ہیں دوسرے یہ کہ خاص دماغ کے مزاج کی گرمی بغیر اسکے کہ خارج سے مدد پائے نزلہ اور زکام کی موجب ہو اور یہ دو سبب سے ہوتا ہے ایک یہ کہ جس وقت دماغ گرم ہو جائے اتنی رطوبات کو اپنی طرف کھینچے کہ ہضم نہ کر سکے اور چھوڑ دے دوسرے یہ کہ جس بدن میں کہ سور مزاج آتا ہے اس میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے اور اس سبب سے عادت کے موافق ہضم اور تحلیل نہیں کر سکتا غرض جس طرح سے کہ ہو جس وقت بہت سی رطوبتیں دماغ میں جمع ہو جائیں قوت دافعتہ اپنی کوشش سے اس راہ سے اسکو دفع کرتی ہے اور ممکن ہے کہ تمام بدن میں حرارت ہو اور ابخرے اٹھیں اور دماغ کے مزاج کی گرمی میں مدد کریں اور اسکی وہی علامت ہے جو پہلی قسم میں بیان کی گئی اور نبض میں عظم اور سرعت اور تواتر اور قارور سے میں نرمی کا ہونا گواہ ہو علاج جیسا پہلی قسم میں تنقیہ اور مزاج کی تبدیل کا بیان آیا ہے وہی بھی اسی طرح کرنا چاہیے تیسرا سبب یہ ہے کہ خارج سے سردی پہنچے اور وہ ایسا ہوتا ہے کہ بہت عرصے تک ٹھنڈی ہوا یا ٹھنڈے پانی میں سرنگار کھین بارضت اور حمام کے بعد یا یہ کام کے بعد کہ جس سے بدن میں گرمی آگئی ہو اور مسام کھل گئے ہوں سر کو ننگا کریں یا حمام سے سر کھلے ہوے سرد ہو این باہر نکل آئیں یہاں تک کہ ان اسباب سے مسام بند ہو جائیں اور یہ ظاہر ہے کہ جس وقت سر کا پوست سخت ہو جائے اور مسام بند ہو جائیں جو ابخرے کہ تحلیل ہوا کرتے تھے وہ ابخرے راہ نکلنے سے اور تحلیل نہ ہوئیے کٹھے ہو جائیں اور رطوبت بن کر حلق کی طرف یا ناک کی طرف کرنے لگیں جیسا کہ فری سے ابخرے انفق کی طرف چڑھ کر اور رطوبت بن کر گرتے ہیں اور سور مزاج بارو کے سبب سے دماغ سرد ہو جاتا ہے اور اس میں ضعف آتا ہے اپنی مقررہ اور معمولی غذا کو بھی ہضم نہیں کر سکتا اس ضرورت سے اسکی قوت دافعتہ اس ناک کو فضلے کے طریق پر دفع کرتی ہے اور اسکی علامت یہ ہے کہ اسباب مذکورہ پہلے ہو چکے ہوں اور جانا چاہیے کہ سرد زکام اسباب خارجی سے ہوا داخلی سے آئیں انکے ٹھنڈا پنڈنگ پر رہتے ہیں مگر گرانی بہت ہوتی ہے اور جو کچھ ناک میں یا حلق میں آتا ہے وہ دلدارا اور سفید یا نیلہ پچ سے ہوتا ہے اور اگر تپ آجائے زکام کی تکلیف سے بیمار جلد چھوٹ جائے اور رنگ میں تغیر نہونا اور بہت بوجھ معلوم ہوتا جیسا سبب ہو یعنی سافج یا مادی اسی کے موافق کم اور زیادہ ہوا کرتا ہے جیسا بہت دفعہ ذکر ہو چکا علاج تمکید کرنا چاہیے یعنی گاورس گرم کر کے اور گرم کپڑوں سے اور حمام میں آئیں تاکہ مسام کھل جائیں اور فضلات نضج پائیں اور ان چیزوں سے جو مسام کو کھولتی ہیں اور مادے کو پکاتی ہیں سر کو دھونا چاہیے اور سیلان قطع کر نیکی لیے جو چیزیں کہ دماغ کو گرم کرتی ہیں اور سردہ کو کھولتی ہیں جیسے لادن اور عود اور قسط اور کلونجی سر کے میں بھگو کر آگ پر جلائیں اور اسکا بخار ناک میں کھینچ لیں چوتھے یہ کہ خاص دماغ کے مزاج کی سردی اس مرض کا سبب ہو جائے اور اسباب خارجی کا اس میں کچھ دخل نہوا اور سردی سے زکام ہو نیکی وجہ کا تیسری قسم میں بیان آچکا ہے اور اسکی علامت حواس کا کند ہونا اور سر میں بوجھ اور بدن میں تکان اور گرم چیزوں سے نفع پانا اور جو علامتیں سردی کے لیے مخصوص ہیں ظاہر ہونا علاج کما د اور نطوال و رشوم مناسب سے سردی کو گرمی پہنچائیں اور باقی وہی تدبیر ہو جسکا تیسری قسم میں بیان آگیا ہے اور جانا چاہیے کہ اکثر امور میں اسباب خارجی اور داخلی سے دو سبب جمع ہو کر نزلہ اور زکام پیدا کرتے ہیں اور جو زکام کہ دو سبب سے جمع ہوئیے پیدا ہوتا ہے بہت زور دار ہوا کرتا ہے اور سرد زکام والے کو غذاؤں میں سے سبوس کا پانی شہد کے ساتھ اور تخم السی بھونکر اور کوٹ کر شہد میں ملا کر اور تھوڑی سی مرچ سیاہ بھی آئیں ملا کر اور گیہوں کا حریرہ اور اسکے مانند دینا چاہیے اور

کبوتر کا بچہ اور بھنی ہوئی چریوں کی بھی اجازت ہے پانچویں یہ کہ تمام بدن میں اور سر میں امتلا ہو اور باوجود اسکے بدن سے بخارات چڑھ کر دماغ میں امتلا کو زیادہ کرین پھر زکام اور نزلہ پیدا ہو جائے اور اگرچہ سافج کی چاروں قسم کے ضمن میں تقریباً ہادی کا ذکر بھی آگیا ہے اور اس پانچویں قسم کو پھر کر بیان کرنا طویل محض ہے لیکن صاحب اسباب علامات کے اتباع کے سبب اس سے عدول کرنا مناسب نہ جانا اور بعضے فائدوں سے خالی بھی نہیں جیسا ظاہر ہوتا ہے اور اس قسم کو مادے کے اقسام کے موافق چار طرح پر بیان کیا پہلی نوع صفراوی اور اسکی یہ علامت ہے کہ سر میں درد اور جلن اور آنکھوں میں جلن اور آنسو بہنا اور نالوں میں کڑوا پن اور پیاس اور جو رطوبت کہ ناک سے نکلے رقیق اور زرد رنگ اور جلن کے ساتھ نکلے گویا آگ ہو کہ ناک کو جلانے دیتی ہے علاج مادہ کے ہتھ فرغ کے لیے مارا انفوا کہ میں امتلا اور ترنجبین ملا کر پین اور نضج کی واسطے بنفشہ بابونہ خلمی برگ کا ہو پوست خشخاش کے جوشاندے پر انکباب کرین اور جہان کہین مادہ رقیق ہو شربت خشخاش اسکا منضج ہو اور غلیظ کر نیکی سبب اسکو گریسے روکتا ہے لیکن کبھی سیلان یعنی بہنے کی ضرورت باقی ہوتی ہے اور شربت خشخاش دیا جاتا ہے اور اس سبب سے مصفاۃ میں سدہ پڑ جائے اور جس خلط کا دفع ہونا ضرور ہے وہ بند ہو جاتی ہے اور ضرر ہو پونچتا ہے اس صورت میں ایسی تدبیر کرنا چاہیے کہ سدے کو کھول دے اور دماغ کو قوت دے اور بخارات کو دفع کرے اور باوجود اسکے دماغ میں بہت گرمی نہ کرے اور وہ یہ ہے کہ شکر طبرزد اور کاغذ اور جلیان اور عنبر تجیر کرین اور جانا چاہیے کہ اس مرض میں آتش جو سب غذاؤں سے زیادہ موافق ہے اور جو کچھ پہلی قسم میں کہا گیا ہے سب مفید ہے دوسری نوع دموی اور اسکی علامت آنکھوں میں سُرخی اور سر میں گرانی اور حواس میں کدورت اور گرمی نیند نہ آنی اور لہات اور مسوڑوں میں اور کانوں میں اور منہ میں دغذغہ اور خارش ہو جانا اور منہ کا مزہ میٹھا کچھ بدبو کے ساتھ اور چوناک سے گرتا ہے اسکا گلانی رنگ ہوتا ہے علاج فصد سر و کھولین اور مناسب چیزوں سے طبیعت نرم کرین اور آتش جو پین اور جس وقت مادے کو غلیظ کرنا منظور ہو شربت عناب اور شربت خشخاش دے سکتے ہیں اور حسب وقت مغلطات کے استعمال یا بے استعمال انکے کسی اور سبب سے مادہ بہنے سے ٹھہر جائے اور بہنے کی ضرورت باقی ہو ایسی حالت میں ان چیزوں سے جنکو صفراوی میں بیان کیا ہے تجیر کرنا چاہیے اور اس بہت سے کہ خون کا مادہ صفرا کی نسبت بہت غلیظ ہوتا ہے زیادہ تفتیح کے لیے سنبل سندروس عود تجیر میں بڑھانا چاہیے اور بابونا اکیلے مرزنگوش کے جوشاندے پر انکباب کرنا نضج اور تفتیح کرتا ہے یعنی مادے کو پکاتا ہے اور سدہ کھولتا ہے دوسری نوع بلغمی اور یہ سب اقسام سے سالم ہے کیونکہ خلط کا مزاج دماغ کے مناسب ہے اور جو نسا مرض کہ عضو آفت زدہ کے مزاج کے مناسب ہے تاہو اسکا خوف کم ہوا کرتا ہے کیونکہ سبب کے ضعیف ہونے کی دلیل ہے اور اسکی علامت سر میں گرانی اور حواس میں کدورت اور منہ میں رطوبت اور جو کچھ کھائے اور پیے اسکا مزہ پائے اور کھانے کے وقت میں اور سونے میں زبان کاٹے اور اس قسم میں کلام کے اندر بہت تغیر ہو جاتا ہے کیونکہ خیشوم سے یعنی ناک کی جڑ سے آواز میں صفائی اور خوبی ہوتی ہے بشرطیکہ صاف ہو اور حسب وقت اس میں بلغم غلیظ لزوج بند ہو جائیگا صفائی سے کلام کرنا مشکل ہوگا علاج طبیعت نرم کر نیکی لیے زوفا اصل السوس انجیر چوش ویکر ترنجبین ملا کر پین اور غذاؤں میں سے حریرہ پر جو سوس گندم اور مغز بادام اور شہد سے بنا لین الکفار میں اور پانی کے عوض جلاب پینا چاہیے کیونکہ صرف پانی مادے کو کچا رکھتا ہے

اور کپنے میں دیر لگتا ہوا اور بلغم بڑھاتا ہوا اور اگر نضح کی احتیاج پڑے مثبت بابونہ قیصوم صغیر کلیل جوش دیکر اسکے پانی پر انکباب کرین اور جو بار د سافج کی قسم میں مفصل ذکر کیا ہوا اسکے موافق عمل میں لائین اور اگر سدا بڑھ جائے اور مادہ نگرے شکر سرخ اور کاغذ اور سنبل اور اسپند اور سندروس اور خرق تخیج کرین اور خرق کے معنی کپڑے کے ٹکڑے یا صوف کے ٹکڑے یا ایک کپڑا سرخ جو خراسان اور عراق میں ہوتا ہوا چوتھی نوع سوادی اور یہ کم ہوا کرتا ہوا اور اگر مو بھی جاتا ہوا تو سب اقسام سے بڑا ہوتا ہوا اور اسکی علامت دونوں آنکھوں میں خشکی معلوم ہونی اور سر میں درد اور گرانی اور منہ میں جلی چیز کا مزہ پانا اور جس چیز کو سونگھے دھوئیں کی بو اور عفونت سونگھنے میں آنے علاج جنفشفہ خطمی برگ کا ہو برگ کدو جوش دیکر انکباب کرین اور اسی جو شانڈے کا پانی سر کے مقدم پر گرائین اور مارا الشیر کہ اس میں خشکاش پکا ہوا اور حریرہ کہ نشاستہ اور شکر اور روغن بادام سے بنایا ہوا نوش کرین اور اگر سدا بڑ جائے شکر اور سیعہ اور سندروس تخیج کرین اور باقی تدبیر جیسا مناسب ہو ان چیزوں سے جنکا بار ہا ذکر آیا ہوا عمل میں لائین تنبیہ جاننا چاہیے کہ زکام اور نزلے کا مادہ گرم اور رقیق ہوتا ہوا اور بعضا سرد اور غلیظ لیکن رقیق بعضا تو تیز اور جلتا ہوا اور تلخ ہوتا ہوا اور بعضا ترش اور غلیظ بعضا تو شور ہوتا ہوا اور بعضا بزمزہ اور بعضا بزمزہ پھیکا جاننا چاہیے کہ اس مرض کے کام میں خفالت اور ہمت نفرمائین کیونکہ اگر مادہ جلد نضح نہ پائے گا اور بیماری نجا تیگی دوسری بیماریوں کا سبب ہو جائیگا جیسے آنکھ کی اور کانوں کی اور ناک کی بیماریاں اور خناق اور معدے کا درد اور جوع الکلب اور زرب اور سچ اور ذات الجنب اور شوصہ اور اسہال و ماغی اور قولنج اور آنکھ کے اندر اسلیے کہ جس بدن میں گر گیا اس جگہ جو بیماری کہ وہاں پر مخصوص ہوا اور نزلے کے مادے کے مناسب ہو پیدا ہو جائیگی اور ممکن ہو کہ دماغ کی قوت دافہ ضعیف ہو یا مادے کے نکلنے کے راستے بند ہوں اور خلط غلیظ رک جائے پھر بخارا اور رطوبت کہ دماغ میں بند ہو جائیں اگر دماغ کی تجویف ورنفدین ہو وین اور بہت سے ہون ممکن ہو کہ سکتہ لائین اور اگر کم ہوں صرع پیدا کرین اور اگر دماغ کی رگون میں ہوں اور مقدار میں کم ہوں صداع اور شقیقہ اور اگر بہت سے ہوں اور جلیجائین بالیخولیا پیدا کرین اور اگر دماغ کے جوہر میں یا دماغ کے غشائین ہوں سرسام اور سبات اور مائیا لائین اور جو سرد دماغ کی رگون میں ہوں دوار اور سرد پیدا کرین اسی واسطے کہتے ہیں کہ جب تک دماغ میں مادہ ہونزلے کو بند نہ کرنا چاہیے اور اگر بند ہو جائے تو کھول دینا چاہیے جیسا ہم بیان کر چکے ہیں۔

ستائیسویں فصل عصابہ کے بیان میں وہ ایسا درد ہوا کرتا ہوا کہ بھوون کی جگہ میں پیشانی کے عضلے اور آنکھ کے کونے کی طرف مائل ہوتا ہوا اور مقرر نہیں کہ دونوں بھوون میں ہو یا ایک میں اور اس سبب سے کہ یہ جگہ عصابہ یعنی ٹی بانڈ ہونے کی ہوا اس درد کا نام اس جگہ ہونے کے سبب عصابہ رکھا ہوا اور اس بیماری کی دو قسم ہیں ایک یہ کہ اخلاط بخاری گرم بدن سے اوپر کی طرف چڑھیں اور جلد کی کثافت و رسام بند ہونے کے سبب اس جگہ گھٹ جائیں اسی واسطے ہوا شمالی ہو چننے کے بعد اور سرد پانی سے نہایت بعد اکثر ہو جاتا ہوا اور اسکی علامت اسجگہ درد ہونا اور بیمار پلٹ اٹھانے اور ہمیشہ منہ پر لٹا پڑا رہے اور آنکھ نہ پھیر سکے اور درد کی شدت سے سمجھے کہ اب پیشانی پھٹ جائیگی علاج سخت کھر کھری چیزوں سے ناک کے اندر کھلائین تاکہ نکسیر نکل آئے اور مادہ نزدیک جگہ سے نکلے اور اگر نکسیر نکلے رگ سر رو کھولیں اور سر کے اور کا نور

سوں گھین اور پٹلیان اور تلوے ملین اور غذاؤں میں سے وہ مزورہ کہ شکر اور سر کے سے بنائیں اکثر کھایا کریں اور ایسا ہی آتش جو اور باقی تدریب طبیب کی رے پر موقوف ہو جو مناسب سمجھے وہ کام کرے دوسرے یہ کہ سو مزاج سا فوج صدغ یعنی کنپٹی میں اور آنکھ میں آجائے اور اس جگہ درد ہووے اور یہ ایسا ہو اگر تاہو کہ ایک شخص تیز دھوپ میں پھرے اور بغیر ٹھنڈے ہوئے سرد ہو امین سر کھول ڈالے یا سر پر پانی ڈالے اور اس سبب سے مسام بند ہو جائیں اور گرمی رک جائے چنانچہ صداع اور زکام کے باب میں بھی ذکر آیا ہے اور اس قسم کے عصابہ کی یہ علامت ہے کہ آفتاب کے نکلنے ہی درد شروع ہو اور جتنا آفتاب گرمی پر آئے درد بڑھتا جائے اور جب آفتاب زوال پر آئے یہ بھی گھٹنے لگے یہاں تک کہ رات ہو جائے پھر تمام رات اُسکا نشان رہے علاج تدریب اور تفتیح میں کوشش کریں اور کافور و عن گل اور کاسٹورک میں ڈالیں۔

اٹھائیسویں فصل ایک مرض دماغی کے بیان میں جو اکثر ہو جاتا ہے اور اُسکا نام حس کہلاتا ہے اور وہ اس طرح پر ہوتا ہے کہ آدمی دماغ میں ایک خارش بے صداع اور بے الم پائے اور اگر اُسکا سرداب لین یا کوئی بھاری چیز اُسکے سر پر آہستہ ماریں یا گرم پانی ڈالیں لذت پائے اور اُسکا سبب یہ ہے کہ تھوڑے سے بخار لطیف رقیق تیز اور لذاع دماغ کی طرف چڑھ جائیں اور اس سبب سے کھین صداع پیدا کر سکیں مگر دماغ کے بطون میں جمع ہو کر لذاع پیدا کریں جیسے جرب یعنی خارش کے بخارات کہ مسام میں لذاع پیدا کرتے ہیں یعنی تیز لگتے ہیں اور ایسے ابخرے جو پلٹ کر عرق ہو کر دفع ہوتے ہیں اگر رقیق ہیں تو خارش پیدا کرتے ہیں اور اگر غلیظ ہیں جرب یا بس علاج اس سبب سے کہ ایسے ابخرے کا مادہ خلط خاد لذاع حریف یعنی تیز ہوتا ہے مناسب یہ ہے کہ پہلے اخلاط کے مزاج کی تبدیل کریں اور سردی اور رطوبت پہنچانے میں کوشش مثلاً مارا الجبن اور آب دوغ اور لعاب اسفول اور لعاب تخم مرو شربت خشخاش اور شربت بنفشہ کے ساتھ سپین اور تربوز اور کدو کا پانی مفید ہے اور بکری کا دودھ شکر ملا کر اور وہ آتش جو کہ ہو اور پالک اُس میں پکائیں یہ سب فائدہ مند ہیں اور اگر اتنے علاج سے مقصود نہ حاصل ہو ہلیدہ ترمندی فسنین یعنی فسنون کے جوشاندے سے یا شاہ ترہ کے پانی سے کہ اُسکا شکر سے پیٹھا کریں طبیعت کو ملائم کریں اور جو چیز مادے کو اور ار سے دفع کرے اور قوی ہو سکتے ہیں تاکہ خلط اور ار کی راہ سے دفع ہو جائے اور اگر فصد کی احتیاج ہو اور بیمار کا حال اور طبیب کی تشخیص مقتضی ہو تو کر دینی چاہیے اور استفاع کے بعد پھر مزاج کی تدریب کے لیے ظلا اور نطول اور روغن سرد استعمال کریں۔

دوسرا باب آنکھ کے امراض میں

جاننا چاہیے کہ آنکھ کے اعضاے شریفہ میں سے ہے اور اُس میں عصاب اور اور وہ اور شراین پھیلتے ہیں اور وہ سات طبقوں اور تین رطوبتوں کا مرکب ہے چنانچہ ہر ایک کا حال ترتیب کے موافق مع تشریح علیحدہ فصل میں بیان کیا جاتا ہے فائدہ آنکھ کا خاص مزاج گرم و تر ہے اور جو ایسا نہ ہو مزاج خاصہ نہیں ہوتا اور آنکھ کے مزاج کی گرمی کا یہ نشان ہے کہ جلد حرکت کرے اور رگین ظاہر ہوں اور اُسکے رنگ میں سرخی ہو اور لمس گرم معلوم ہو اور سردی کے نشان سب کے برخلاف ہونگے اور تری کے یہ نشان ہیں کہ میل اور آنسو بہت آئیں اور آنکھ بڑھی اور خشکی کا یہ نشان ہے کہ آنکھ چھوٹی ہو اور میل اور آنسو نہ ہو اور

اندگر گرمی ہوتی ہو اور نمس سخت معلوم ہو اور جاننا چاہیے کہ ازرق آنکھ کی گرمی اور تری دوسرے رنگ کی گرمی اور تری سے کم ہوتی ہو اور سیاہ آنکھ کی گرمی اور تری سب رنگ سے زیادہ ہو اسلئے اکثر سیاہ آنکھ میں نزول المار ہو جاتا ہے اور ایسا ہی اور بیماریاں کہ انجری کی کثرت سے پیدا ہون اور شہلا آنکھ یعنی جسکی سیاہی میں سرخی معتدل ہوتی ہو اب جاننا چاہیے اگرچہ اسباب جزئیہ کے اعتبار سے آنکھ کے سب مرض کے اقسام ایک جدی علاج کے ساتھ مخصوص ہیں یعنی ہر ایک کا علاج علیحدہ ہے مگر اصول کے اعتبار سے چلہ جنس میں منحصر ہیں چنانچہ پہلے اجال کے طور پر بیان کیا ہو اور اسکے بعد ہر طبقہ اور ہر رطوبت کی بیماری کو جدی فصل میں بیان کرنا ہو ایک تو سور مزاج سانح ہو اور دوسرے سور مزاج مادی ہو تیسرے تفرق اتصال جیسا زخم اور ورم چوتھے وہ بیماریاں کہ آنکھ کے اجزا کی ترکیب میں پڑیں جیسا احوال ہونا اور آنکھ باہر کی طرف نکل آنا اور اسکے مانند اور علاج کی بھی چار جنس ہیں ایک سادہ مزاج کی اصلاح دوسرے مادے کا تنقیہ تیسرے تفرق اتصال کی تدبیر چوتھے آنکھ کی ہدیت کی اصلاح اور جو آفت کہ آنکھ کے اجزا کی ترکیب میں آتی ہو اسکو دور کرنا اب مزاج سانح کی تبدیل ان دواؤں سے کرنی چاہیے کہ وہ اوپری مزاج کی ضد ہوں مثلاً اگر گرم ہو مکوے اور کاسنی اور کا ہو کا پانی اور گلاب و مرغ کے اندھے کی سفیدی اور ایسی ہی اور چرخین استعمال کریں اور اگر سرد ہو مشک امیران پچ مرچ سیاہ اور ان جیسی اور چرخین کام میں لائیں اور اگر تر ہو اسکا علاج توتیا اور قلمبیا اور اسکے مانند سے کریں در اگر خشک ہو اسکی تدبیر میں دودھا اور مغز بادام اور بیضی کی سفیدی اور سنبول کا لعاب اور اسکے مانند استعمال کریں اور کھانے اور پینے میں بھی ہر سبکے موافق الہی رعایت رکھیں فائدہ جاننا چاہیے کہ آنکھ کے مادیکہ استفراغ سات طرح پر کر سکتے ہیں ایک تو یہ کہ کھانے پینے کی چیزیں بہت کم اور ہلکی ملکی اور اچھی چاہیں دین اور بد بھنی کی چیزوں سے اور بخار اٹھانی والی چیزوں سے پرہیز کریں دوسرے یہ کہ اگر بدن میں املا ہو پہلے بدنگو پڑی خلط سے پاک کریں تیسرے یہ کہ دماغ کو تنقیہ دماغ کی دواؤں سے پاک کریں اور حجامت کرنے یعنی چھنے لگانے اور رگ سرو کھولنا اور جو رگین سر میں ہیں انکو کھولنا اسبابین مفید ہو چوتھے یہ کہ مادہ کو چھینک کے لائیسے ناک کی راہ سے نکالیں تاکہ آنکھ کی طرف سے پھر جانے اسلئے کہ یہ راہ سب سے نزدیک ہے اور جان لے کہ اگرچہ عطوسات یعنی چھینک لائی والی دواؤں کا استعمال آنکھ کے تنقیہ میں کامل اثر رکھتا ہے مگر جب تک بدن کو پاک نہ کریں اور جب تک مادہ نہ ٹھہر جائے اس علاج میں مشغول نہ ہوں کیونکہ ضرر کرتا ہے یا پانچون آنکھ کے کونے کی رگ کھولیں چھٹے آنسو نکالنے والی چیزوں سے آنکھ میں سے مادہ صاف کر دیں اور آنسو نکالنے کی چیزوں کے استعمال میں اور آنکھ کی رگ کے فصد کرنے میں بھی پہلے تنقیہ کا ہونا شرط ہے تاکہ ضرر کا خوف نہ رہے اور جہاں بدن پاک ہو کچھ ضرر نہیں کرتا ساتویں یہ کہ اگر مادہ کسی عضو سے آنکھ میں آتا ہے اس عضو کو اس مادے سے پاک کریں اور اس عضو کی تدبیر میں مشغول ہوں اور تفرق اتصال کا علاج ان دواؤں سے کریں جو تری کو کم کریں اور بہت خشکی نہ بڑھائیں اور جلائی والی نہ ہوں جیسا سرسہ اور زعفران اور توتیا اور سفیدہ اور شاخ عذی اور ایلو وغیرہ اسلئے کہ جو دوا کہ اسکا مزاج آنکھ کے مزاج کے بہت مشابہ ہو آنکھ کو نقصان رکھتی ہے اور جو تھوڑی سی اسکے مخالف ہو مفید ہے اور جو بیان ہو تین وہ اس قسم سے ہیں کیونکہ آنکھ کا مزاج گرم اور تر ہے اس سبب سے اکثر احوال میں تری بڑھانی والی دوا آنکھ کو نقصان رکھتی ہے اور جو دوا کہ تھوڑی سی تری کم کرتی ہے اور جلائی والی نہ ہو آنکھ کو قوت دیتی ہے اور جو عضو کو قوت پاتا ہے بیماری کے مادے کو قبول نہیں کرتا اور سلامت

رہتا ہے اور یہ ایک بڑا قاعدہ ہے اکثر آنکھ کے علاج میں یا دیکھنا چاہیے اور آنکھ کی ہیئت کو صلاح پر لانا اور جو آفت اُسکے اجزا کی ترکیب میں پڑے اُسکو زائل کرنا اُسکی تدبیر بعضی تو فصد اور استفراغ سے ہوتی ہے اور بعضی طرح طرح کے حیلون کے ساتھ کہ ہر ایک اپنی جگہ یاد کیا جائے گا فائدہ آنکھ کے علاج کا یہ قانون ہے پہلے غور کریں کہ آنکھ کے درد کے ساتھ کچھ درم بھی ہے یا نہیں اگر ورم صداع کے ساتھ ہو دیکھیں کہ اُسکا مادہ کونسی خلط ہے اور کونسی خلط کی علامتیں خوب ظاہر ہیں اور یہ بھی دیکھیں کہ مادہ تمام بدن میں ہے یا فقط سر میں ہے پھر اگر تمام بدن میں ہو پہلے خلط کے موافق استفراغ عام کریں پھر استفراغ خاص پر کہ دماغ کا تنقیہ ہے متوجہ ہوں اُسکے بعد عضو خاص الخاص کہ آنکھ ہے اُسکے تنقیہ میں مشغول ہوں اور کسی وجہ سے استفراغ کلی سے پہلے آنکھ کو ہاتھ نہ لگائیں اور محلل دو آنکھ پر استعمال نہ کریں جہاں کہیں کہ ورم کے ساتھ صداع سخت بھی ہو یا آنکھ میں درد ہو اگر ایسا کریں تکلیف بڑھ جائیگی اور بڑی خطا سرزد ہوگی اور تدبیر سب کے موافق اگرچہ مفصل بیان کی جائیگی مگر یہاں بھی اجمال کے طور پر کہی جاتی ہے مثلاً جس جگہ آنکھ کے درد کا مادہ رطوبت غلیظ یا مادہ ریخی ہو پہلے مناسب مسهلون سے تنقیہ عام کریں اُسکے بعد صبر اور حب یارہ اور قویا سے دماغ کو پاک کریں پھر باقی کو اوپر سے کھینچیں اور آنکھ کو میٹھی کے پانی سے اور تازہ دودھ سے دھوئیں اور جب دیکھیں کہ بدن پاک ہو گیا ہے اور مادہ پکنے لگا موافق دوائیں آنکھ میں لگائیں اور حمام کریں اور جہاں کہیں مادہ رطوبت رقیق یا خون صفر میں ملا ہوا ہو پہلے فصد کریں جو نسی رگ تشخیص میں آئے اُسکے بعد مسهل دین اُسکے بعد مادے کو سر سے کھینچیں اور جس جگہ مادہ ریخی ہو حمام اور محلل چیزیں فائدہ رکھتی ہیں اور جس جگہ مادہ خونی ہو فصد کفایت کرتی ہے اور ممکن ہے کہ خون بہت غلیظ ہو اور آنکھ کی رگیں اُس سے بھر رہی ہوں اور اگرچہ فصد کی جائے رگیں ویسی ہی بھری رہیں ایسی حالت میں حمام کرنا اور اُسکے بعد غذائے لطیف کھانا مفید ہے اور ایاج فقرا اور حب قویا لکھانی مفید ہیں اور شیاف حمر آنکھوں میں لگانا اور ضماد محلل کرنا غلیظ خون کو رقیق کرتا ہے اور جو کوئی شراب کے پینے کی رغبت رکھتا ہو جان لے کہ اگر تھوڑی سی صرف شراب خاص کر حمام کے بعد پین دماغ کو گرم کرتی ہے اور سردوں کو کھولتی ہے اور خون کو لطیف کرتی ہے مگر روح کو غلیظ کرتی ہے اور اُسکی نورانیت کو ظلمائیت سے بدلتی ہے اور جاننا چاہیے کہ کبھی آنکھ میں ورم ظاہر نہیں ہوتا ہے لیکن مادہ ہمیشہ آنکھ میں آتا ہے اور علاج کا فائدہ ظاہر نہیں ہوتا ہے اس صورت میں واجب ہے کہ غور کریں کہ مادہ قحف کے باہر سے آتا ہے یا قحف کے اندر سے پھر اُسکے موافق تدبیر کریں مثلاً جو قحف کے باہر سے آتا ہے اُسکی علامت آنکھ اور منہ سرخ ہونا اور سر اور پیشانی میں گرمی اور سر کی رگون کا بھرا ہونا علاج سر کی رگیں کھولیں اور کپٹی کے شرابین کاٹ ڈالیں اور دماغ دین اور مقوی ضماد بھی مفید ہیں اور جو قحف کے اندر سے آتا ہے اُسکی علامت ناک میں دغغہ یعنی گدگدانا اور آنکھ ناک میں گھلانا اور چھینک بہت آنا علاج فصد اور مسال سے دماغ کو پاک کریں اور دوسری تدبیریں تنقیہ دماغ کی استعمال کریں اور جو کچھ سہل کی فصل میں کہا جائیگا یہاں بھی مفید ہے فائدہ جلیلیہ جہاں کہیں رد میں اچھے اچھے علاج کیے جائیں اور مرد اپنے حال پر رہے سیدھی راہ کو چھوڑنا چاہیے اسلئے کہ ممکن ہے کہ مادہ بہت غلیظ اور دیر طلب ہو اور بہت مدت چاہیے کہ وہ مادہ لطیف اور تحلیل ہو فائدہ آنکھ کی حفاظت کرتے رہیں تاکہ اچھی رہے اور بیمار نہ ہو وہ سطح پر ہے کہ جو چیز مضر ہو اُس سے پرہیز کریں اور جو چیز فائدہ مند ہے اُسکو کام میں لائیں سو جو چیزیں آنکھ کو ضرر رکھتی ہیں یہ ہیں دھماں لگنا اور گرد لہو ہوا اور گرم ہوا اور بہت سرد

ہوا اور بہت رونا اور بہت روشن اور چمکتی چیزوں میں دیکھنا اور چت لیٹ کر سونا اور بہت مستی اور کھانے پینے کی غلیظ چیزیں جو اچھی طرح ہضم نہ ہوں اور جو چیز کہ دماغ کی طرف بخار اٹھائے اور تیز ہو جیسا گندنا اور لسن اور پیاز اور ان ایسی چیزیں اور قبض ہونا اور حمام بہت کرنا اور فصد کھولنا اور بہت محبت کرنا اور بہت سونا یا جاگنا اور ہمیشہ ایک طرف پر نگاہ کرنا اس طرح پر کہ پلک نہ بچپکے اور نہ کہ بہت کھانا اور امتلا پر سونا اور رات کی وقت کھانا کھانا اور بہت جلع کرنا اور شراب تیرہ اور غلیظ اور جو چیز کہ فم معدہ کو تکلیف دے آنکھ کو اور بنیائی کی تیزی کو سخت نقصان رکھتی ہے اور ایسا ہی باد روج اور سویاؤ پکا ہوا زیتون ناموافق ہیں اور چھوٹے چھوٹے نقشوں کا دیکھنا اور باریک خطوں کا پڑھنا بھی مضر ہے مگر کبھی کبھی ریاضت کے طور پر مفید ہے اور جو چیزیں کہ آنکھ کو مفید ہیں یہ ہیں کہ ٹٹھے اور سرد پانی میں غوطہ لگا کر آنکھیں کھول دیں اور سرد اور توتیا بادیاں اور مرزنگوش کے پانی میں مدبر کر کے لگانا بنیائی کو تیز کرتا ہے اور آنکھ کو قوت دیتا ہے اور برد و زمان اور آب بادیاں کہ سادہ ہو لگانا مفید ہے۔

فصل طبقہ صلیبیہ کے امراض میں یہ طبقہ دماغ کے غشا صلیبی سے کہ عصبہ مجوفہ سے متصل ہے ٹکڑا آیا ہے اور بعضے طبیب اسکو طبقون میں نہیں شمار کرتے اور غشا ہی جانتے ہیں اس صورت میں طبقے گنتی میں چھ آتے ہیں اور اس وجہ سے کہ اس طبقہ مذکور میں ورم اور یوسٹ اور التوا اور استرخا آجاتے ہیں ہم اس فصل کو چار قسم میں بیان کرتے ہیں پہلی قسم ورم کے بیان میں معین نہیں کہ ورم حاصل اسی طبقے میں ہو جائے یا اور طبقون کی شرکت سے عارض ہو اور اس طبقے کے ورم کی سبب علامتوں میں یہ ہوتا ہے کہ آنکھ باہر نکلی ہوئی نظر آئے اور آنکھ کے گہراؤ میں درد معلوم ہو پھر اگر ورم کا مادہ خون ہو گا تو اسکا نشان کھنچاؤٹا و زخارش ہوتا ہے اور معلوم بھی نہیں ہوا کہ تاکہ خارش آنکھ میں کس جگہ ہے اور اگر ورم کا مادہ صفرا ہو جلن اور سوزش اسکی علامت ہے اور اگر مادہ بلغم ہو گرانی اور پلک کا استرخا اسکا گواہ ہے اور ورم کا مادہ کوئی خلط ہو آنکھ کا باہر آنا اور درد کرنا طبقہ صلیبیہ کے ورم کو لازم ہے علاج دسوی میں رگ قیصال کھولیں اور طبیعت نرم کر نیکی لیے خفیف چیزوں سے جیسے نیلو فر بنفشہ خلمی عناب سپستان جو نیلو فتنہ پکا کر اور روغن کنجد میں شکر سرخ ملا کر تھنہ کریں اور عناب سپستان آلو نیلو فر خلمی کشنیز خشک جوش دیکر چھانکر ترنجبین ملا کر سین اور جبکہ مادہ گریسے ٹھہر جائے اور مرفصلوں سے پاک ہو جائے شیاف ایض کو کشنیز خشک اور عناب الثلب کے پکے ہوئے پانی میں گھسکر آنکھ میں ڈالیں ترکیب شیاف مذکور کی کہ اس جگہ کام آتا ہے نشاستہ گوند تیل ہر ایک دو ورم سفیدہ چھ درم افیون درم کی ایک تھائی کوٹ چھا کر انڈے کی سفیدی میں شیاف بنا لیں فائدہ جب تک کہ مادہ گریسا موقوف نہ ہو شیاف مذکور کو استعمال نہ کریں کیونکہ ہر وقت میں مغریات یعنی چپے اریخرو نکا استعمال بہت سی فتن لانا ہے اور صفراوی میں پہلے طبیعت کو اس جو شانہ سے جو دسوی میں بیان کیا گیا ملائم کریں اسکے بعد جو نقشہ اور بہیدانہ تیز تر غیر نقشہ اور چاکسو نیکو فتنہ اور تھوڑا سا انزروت جس طرح بیان کرینگے پکا کر اسکا صاف پانی آنکھ میں لگائیں اور ادویہ مذکور کے پکانیز کا یہ طریق ہے کہ ایک چھوٹے برتن میں واؤن کو رکھکر مٹیھا پانی میں ڈالیں پھر ایک بڑی دیگ یعنی ہانڈی لائیں اور اس دیگ کو پانی سے بھر دیں اور اس چھوٹے برتن کو اس دیگ میں پانی کے اندر جس طرح مناسب ہے رکھ دیں پھر دیگ کے پنجے آگ جلا میں یہاں تک کہ خوب پک جائے اور واؤن کی قوت اور لعاب نخل آئے اور انزروت بہت کم ڈالنا چاہیے کیونکہ بہت انزروت کبھی آنکھ میں سوراخ ڈالتا ہے اور صلیبیہ کے ورم میں بہت چیزوں سے زیادہ مفید ہے کہ انار کا گودہ اور کاسنی کی شاخیں کو روغن گل ملا کر آنکھ

اوپر لپ کرین اور مغنی میں مادے کے نضح اور تنقیہ کے بعد روغن مصطکی اور مشک اور زونا کا پانی ناک میں ڈالیں اور تول اور کلوبجی بریان اور زعفران
 باریک کر کے سوکھیں تاکہ چھینک آجائے اور یہ سب تدبیریں اسلئے ہیں کہ رطوبات دور ہو جائیں اور دماغ پاک ہو جائے اور کبھی صداع بیضیہ کا مادہ
 دماغ کے حجاب اعلیٰ میں جسکا نام مایخس ہے اکٹھا ہو جاتا ہے اور اس سبب کہ صلبیہ اور مایخس ایک دوسرے سے متصل ہیں صلبیہ میں بھی آفت جاتی
 ہے اور اسکا نشان یہ ہے کہ باوجودیکہ درد آنکھ کے اندر گہراؤ میں معلوم ہوا اور آنکھ ابھرائے مگر سرخی آنکھ میں ظاہر نہ ہو اور سرخی اسلئے نہیں ہوتی کہ مادہ آنکھ
 کے اندر نہیں اور اسکی تدبیر صداع بیضیہ میں تلاش کر لین دوسری قسم بیوست جو صلبیہ میں عارض ہو جاتی ہے اسکی یہ علامت ہے کہ آنکھ کی جڑ میں
 درد معلوم ہوا اور بیمار ایسا جانے کہ آنکھ پیچھے کی طرف کھنی جاتی ہے علاج بدن اور دماغ اور آنکھ کے مزاج میں رطوبت پہنچانے کے واسطے ترغذائیں اور
 شربت رطوبت پہنچانے والے اختیار کرین اور بکری کا دودھ سرد و ہین اور ناک میں پکان میں اور روغن نقشہ ناک میں ڈالنا نہایت مفید ہے اور
 آنکھ کو باندھے رکھنا چاہیے تاکہ خشکی زیادہ نہ ہو جائے کیونکہ حرکت اور ہوا لگنے سے گرمی آتی ہے اور رطوبت تحلیل ہوتی ہے تیسری قسم صلبیہ کے التواء
 میں یعنی لپٹ جانے میں اس طبقے کا لپٹنا دوسبب ہوتا ہے ایک یہ کہ آنکھ میں گرم ہوا میں لگنے سے رطوبت زجاجیہ جو رطوبت جلید یا و طبعہ شبکیہ کے
 درمیان میں ہونشک ہو جائے اور خلا کی ضرورت سے جلید یہ مع شبکیہ اور شبکیہ پر سہارا پکڑے اور تکیہ کرے اور اس سبب کہ صلبیہ کے نیچے
 کوئی ایسا فضلہ نہیں کہ اس طرف رجوع کرے اور خود نہ سکڑے اور نہ لپٹے بلکہ ہڈی سے لگ رہا ہے ناچار اپنے آپ میں ہی جھک جاتا ہے دوسرے یہ کہ
 آنکھ کو سخت باندھ لیا ہوا اور باندھنے کی شدت سے سب طبقے اور رطوبات بچھ جائیں اور ایک کے بعد دوسرا جو اسکے نیچے ہوا سہ تکیہ کرے اور صلبیہ
 نوبت پہنچے پھر صلبیہ اس سبب کہ بیان ہوا اپنے آپ میں لپٹ جائے اور طبقہ مذکور میں التواء نیکی یہ علامت ہے کہ انسان اپنی آنکھوں میں ایک
 حالت التواء کے مشابہ کسی ایک طرف میں پلنے اور اسکے ساتھ حسب طرف سے کہ آنکھ جھک گئی اس طرف درد تہدد کے ساتھ تیز کرے علاج التواء کا سبب
 گرم ہوا میں ہون یا سخت باندھنا مزاج کی تطیب میں کوشش کرین کھانے میں اور پینے میں اور نطول اور حمام اور میخ اور طلا اور سحوط اور قطور میں
 فائدہ پہلی صورت میں تطیب کی وجہ ظاہر ہے کہ جو گرم ہواؤں سے بیوست لگتی ہے اسکے دفع کرنے کے لیے استعمال کرنے میں اور جس جگہ سخت
 باندھنے سے عارض ہو جائے وہاں تطیب اسلئے ہے کہ طبقات اور رطوبات نرم اور ڈھیلے ہو کر اصلی حالت پر آسانی سے آجائیں جو کبھی
 قسم استرخا جو صلبیہ میں رطوبت آنے سے عارض ہو جاتا ہے اور سور مزاج رطب جو آسمان آتا ہے عام ہے کہ سافج ہو یا مادی سگی یہ علامت ہے کہ بیمار
 گمان کرے کہ اسکی آنکھیں نیچے کو نکلی آتی ہیں اور شاید کہ جو اعصاب آنکھ کو حرکت دیتے ہیں انکے ضعف اور استرخا سے چھت کی طرف دیکھنا و شواہ
 ہو جائے پھر اگر سور مزاج سافج ہو گا الم اور درد ہونا اسکا نشان ہے اور اگر مادی ہو گا تو الم اور درد اسکو لازم ہے اور مادے کا جتنا کم و بیش تہدد ہو گا
 اسکے موافق درد میں تیزی اور ہلکا پن ہو گا علاج نضح کے بعد بدن اور دماغ کا تنقیہ جو بیا وریا رجات مناسبہ سے کرنا چاہیے پھر خاص عضو کے
 تنقیہ کے لیے غوغہ موافق استعمال کرین اور مصطکی اور رائیج اور درج اکیلی یا میوز منقی کے ساتھ اکٹھا کر کے چاب میں اور غذاؤں سے کلیہ اور
 پرند جانوروں کے بھنے ہوئے گوشت اور انکے مانند جو چیز رطوبات کو خشک کرتی ہے کھانا اختیار کرین اور مادے میں خواہ استرخا کا سبب غن ہو خواہ طہر

پہلے فصد کھولین اسکے بعد منضجات اور مسہلات کا مہینہ لائین فائدہ فصد کا نفع و موسمی میں تو ظاہر ہو مگر زخمی میں اگر مزاج اور قوت و رسن اور وصل اور سال موافق اور معاون ہوں فصد میں بڑا نفع ہو کیونکہ خون اخلاط کا مرکب ہو فصد میں بلغم بھی نکلے گا اسی واسطے فصد کو استفراغ کلی کہتے ہیں اور حال یہ ہو کہ بدن میں خشکی ہو پوچھنی منظور ہو اسلئے شارح اسباب لکھتا ہے کہ عالم طبیب فالج کی ابتدا میں فصد کا حکم کرتے ہیں اور پہلے فصد کر نیلے لیے ایسے امراض میں اسلئے حکم ہو کہ خون نکلنے کے سبب رگون میں وسعت آجائے اور اسکے بعد کہ دوا سے تنقیح کریں رگون کی کشادگی سے مواد کا حرکت دینا اور نکالنا آسان ہو جائے

فصل طبقہ مشیمہ کی بیماریوں کے بیان میں جاننا چاہیے اس طبقے کی بناوٹ غشائر رقیق دماغ کے اطراف اور اورہ اور شراین سے ہوتی ہے اور مشیمہ اسلئے کہتے ہیں کہ وہ شبکیہ کے اوپر اس طرح آ رہا ہے جیسا مشیمہ یعنی بچہ دان بچے کے اوپر لگا رہتا ہے اور کہتے ہیں کہ اس کا نام مشاہد کے سبب ہے کہ مشیمہ کے ساتھ رگون اور شراین کی کثرت سے مشابہ ہے اور جو کہ اس طبقے میں رگین بہت ہیں اور دوسرے طبقوں کی غذا اور رطوبات انکا راستہ ہو خونی بیماریاں آئیں اکثر تڑپتی ہیں اور ممکن ہے کہ آئین کوئی فساد آ پڑے اور اسکے سبب جلد یہ کامزاج فاسد ہو جائے کیونکہ شبکیہ مشیمہ سے غذا لیتا ہے اور اپنا حصہ لیکر باقی کو صاف کر کے زجاجیہ کو پوچھتا ہے اور زجاجیہ اپنی غذا لیکر اور باقی کو صاف بنا کر جلد یہ کو دیتی ہے سو اگر مشیمہ میں کوئی فساد آجاتا ہے جو غذا رہان سے آتی ہے وہ بھی فاسد ہوتی ہے اور اکثر ہوا کرتا ہے کہ مشیمہ ورم کر جائے اور اس سبب سے عصبہ مجوف دب جائے اور بنیائی میں ضعف آجائے اور اس طبقے میں بیماری ہونکی یہ علامت ہے کہ آنکھ کی کچھلی طرف میں یعنی اسکے طول اور عرض میں سرخی ظاہر ہو اور آنکھ کے گہراؤ میں مشیمہ کی جگہ درد معلوم ہو علاج فصد کھولین اور جہان مناسب ہو چھنے دیکر شاخیں لگائیں اور ملائم چیزوں سے طبیعت نرم کریں اور سفول اور بارنگ اور کو کے پتون کا پانی لیکر اور آپس میں ملا کر خوب پکائیں اور رسوت اور تھوڑا سا شیاف بیض اس جگہ میں گھسکر آنکھ میں لائیں اور طلح یعنی کھجور کا پھول کو مکر سفول کے لعاب اور کچھ سرکہ اور روغن گل میں ملا کر آنکھ کے اوپر ضماد کریں فائدہ شیاف بیض خون کی تیزی کے کم کرنے میں بے مثل ہے لیکن بہت تھوڑا استعمال کرنا چاہیے تاکہ ضرر نہ بڑھائے کیونکہ اسکو زیادہ استعمال کرنا خون کو پکارکتا ہے اور مسام میں چپٹ جاتا ہے اسی سبب سے تنقیح کے پہلے اسکے استعمال کی ممانعت ہے جیسا اوپر بیان کیا گیا۔

فصل شبکیہ کی بیماریوں میں یہ طبقہ عصبہ مجوف کے اطراف میں سے نکلا ہے اور زجاجیہ اور جلد یہ پر آنکھ کے پیچھے سے شامل اور گرد لگا ہوا ہے حد تک کہ جلد یہ اور بیضیہ درمیان میں واقع ہے اور اس سبب کہ یہ طبقہ ان دونوں رطوبتوں کو گھیرے ہوئے ہے جیسا جال شکار کو گھیر لیتا ہے شبکیہ کے نام سے بولا جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ اس سبب شبکیہ کہتے ہیں کہ غشائر رقیق سے بہت رگین اس طبقے میں آتی ہیں اور جال کی بناوٹ کی صورت میں ہے اور بعضے طبیب اسکو طبقوں میں شمار نہیں کرتے کیونکہ انکے نزدیک طبقہ وہ ہے جس چیز پر ڈھانپا ہوا ہے اسکو پناہ میں رکھے اور شبکیہ ایسا نہیں سو انکے نزدیک بھی چھہ طبقے ہوتے ہیں اور آنکھ کی بیماریوں میں کوئی بیماری اس طبقہ کی بیماریوں سے زیادہ سخت نہیں ہے و سبب ایک یہ کہ دوا کی قوت کو بہت تک پوچھنا دشوار ہے خواہ داخل سے استعمال کریں خواہ خارج سے دوسرے یہ کہ یہ طبقہ ذکی احمس ہے اور آئین رگین اور شراین بہت ہیں اس سبب سے

بہت مواد آئینہ گرتا ہے اور آئینہ رُکار رہتا ہے اور حال یہ ہے کہ جلدیہ سے نزدیک ہے اور عصبہ مجوفہ سے کہ روح اور نور کا راستہ ہی مل رہا ہے اس بات سے بے اندیشہ نہیں ہو سکتے کہ اس طبقے کی آفت کا ضرر جلدیہ اور عصبہ مجوفہ میں پہنچ جائے اور جو مرض کہ اس طبقے کے مخصوص ہیں پانچ ہیں ایک تو قرقان کہ آنکھ میں ظاہر ہوا اور اسکے ساتھ آنسوؤں کا بہنا اور آنسو بہنے کی قید اس واسطے لگائی ہے کہ جس وقت قان میں آنسو نہ بہیں اس کا سبب ہے کہ فقط طبقہ ملتحہ رنگین ہو گیا ہے جو خلاف آس ہے قانکے کہ آئینہ آنسو کا بہنا پایا جائے کیونکہ اس کا مادہ شبکیہ میں ہوتا ہے اور آنسو بہنے کی یہ وجہ ہے کہ تھوڑا سا صفر طبقہ شبکیہ پر گرتا ہے اور جو کہ اس طبقے کی حس بہت تیز ہے نہایت ایذا پاتا ہے اور اس صفر کو جلدیہ کی طرف بھیتا ہے جیسا غذا کو کھیتا ہے اور اس جگہ سے صفر اسب طبقات میں پھیل جاتا ہے اور سبکو رنگین کر دیتا ہے اور آنسوؤں میں باہر نکلتا ہے علاج اگر ضرورت ہو تو قان کی فصہ کھولیں پھر مطبوخ ہلیدہ سے طبیعت نرم کریں اور تنقیح کے بعد شیاف ابین عورت کے دودھ میں جو لڑکی کو پلاتی ہو ملا کر آنکھ میں ڈالیں اور سفول اور کاسنی کا پانی اور انڈے کی سفیدی اور روغن گل آنکھ پر لیں کہ یہ اور جب مادے کی تیزی میں کمی آئے اور اسی تھمنے لگے باقی کی تحلیل کے لیے بنفشہ اور خطمی بابونہ اکلین کے جو شانڈے پر انکباب کریں دوسرا سدہ ہے کہ اس طبقے کے اور وہ میں پڑ جائے اور اسکے سببے جاجیہ اور جلدیہ سے غذا منقطع ہو جائے کیونکہ پہلے غذا مشیمہ سے شبکیہ کو پہنچتی ہے اور شبکیہ زجاجیہ اور جلدیہ کو جو جس وقت شبکیہ میں سدہ پڑے ضرور رطوبات مذکورہ سے غذا بند ہو جائے اور اس طبقے میں سدہ پڑنے کی یہ علامت ہے کہ آنکھ میں اندر گر جائیں اور خشک ہو جائیں اور آنکھ میں رطوبت ظاہر نہ ہو اور بیمار کو آنکھ میں کچھ درد بھی معلوم ہو علاج فصہ کھولیں اور طبیعت نرم کر نیکی لیے اور سدہ کھولنے کی واسطے سکنجین زبوری اور ویسی چیزیں سپین اور جس وقت سدہ کھل جائے اور آنکھ درستی پڑے باقی بیوت کے دور کر نیکی لیے رطوبت پہنچانیوالی چیزیں آنکھ میں ڈالیں اور تمام بدنکے رطوبت پہنچانے میں کوشش کریں جب تک کہ آنکھ حالت اصلی پڑے مگر سدہ کھلنے سے پہلے نرمی ترطیب کچھ فائدہ نہیں کرتی بلکہ کبھی رگون میں امتلا بڑھاتی اور انہیں تمدد پیدا کر نیکی سبب بہت بڑا ضرر پہنچاتی ہے تیسرے یہ کہ جو رنگین کہ شبکیہ سے مل رہی ہیں انہیں سے کسی رگ کا ٹنڈ کھل جائے اور اس رگ میں سے بہت سا خون نکلا کر ملتحہ پر گرے اور عنبیہ اور قرنیہ اسکے نیچے ویسی ہی سلامت رہیں اور اس سببے فقط ملتحہ میں گرم ہو جائے یہاں تک کہ سفیدی اور سیاہی کو ڈھانپ لے اور یہ ظاہر ہے کہ اگر مادہ قرنیہ اور عنبیہ میں بھی ہوتا سفیدی سیاہی کو نہ ڈھانپتی اور کبھی خون مذکور فقط پلکوں میں ہی گرتا ہے اور ایک پلک یا دونوں کے گرنیکے موافق ورم کر جاتی ہیں پھر آنکھ کھولنا دشوار ہو جاتا ہے اور کبھی مادہ ملتحہ پر بھی گرتا ہے اور پلکوں پر بھی اور ورم ملتحہ میں بھی ہو جاتا ہے اور پلکوں میں بھی پیدا ہوتا ہے اور جو کہ اس مرض کا سبب شبکیہ میں ہوتا ہے اس سببے اس طبقے کی بیماریوں میں گنتے ہیں اور نہیں تو ظاہر ہو نیکی اعتبار سے بعض ملتحہ کے امراض سے اور بعض پلکوں کے امراض میں شمار کرتے ہیں لیکن اگر یہ ورم اس رگ باریک کھلنے سے جو ملتحہ یا پلک میں مل رہی ہے پیدا ہو اس صورت میں شبکیہ سے کچھ خصوصیت نہیں رکھتا اور جانا چاہیے کہ یہی ورم اگر لڑکوں کو ہو جاتا ہے درینج کہلاتا ہے اور اگر بڑوں کو اسکی تکلیف پیش آئے بیخ بولا جاتا ہے اور یہ لڑکوں میں بھی بہت ہوتا ہے فائدہ آنکھ کی سفیدی کا ورم کرنا اس بات کا نشانہ ہے کہ مادہ ملتحہ میں ہے اور پلکوں کا پھول جانا اور باہر کی طرف الٹ جانا اس بات کی علامت ہے کہ مادہ پلکوں میں آ گیا ہے اور کبھی پلک میں آئی پھول جاتی ہیں کہ جھپک نہ سکیں اور آنکھ نہ نظر آئے اور کبھی پلک اندر سے پھنک رہتے خون نکلتا ہے اور کبھی پلک میں پھنسیان نکل آتی ہیں جس وقت کہ مادہ

گرم ہو علاج اگر ضرورت ہو قیصال کی فصد کریں اور سر کے پیچھے یا دونوں شانوں پر جمات کریں اور خون نکالنے کے بعد اگر کوئی امر مانع نہ ہو ہلیہ کے سطح اوپر
 ترمندی اور ترنجبین سے طبیعت گرم کریں اور کئی دفعہ میں ستفرغ کرنا چاہیے تاکہ قوت قائم رہے اور غذا میں بہت کمی کریں اور پہلے دن سے تیسرے دن تک بلکہ چوتھے
 دن تک فقط عورتوں کا دودھ جو لگھوون کو پلاتی ہیں آنکھ میں ڈالیں اور پستے کا بیرونی پستہ اور مسورا اور رسوت اور انار کا گودا یا انار کا پوست اور کاسنی کی
 پتی یا اسکی بیج یہ دوائیں اکیلی اکیلی یا اکٹھی کوٹ کر اور روغن گل میں ملا کر آنکھ پر لگائیں اور تیسرے یا چوتھے دن کے بعد ایک شیاف ضرور ملکا یا سے
 بنا کر تازہ دودھ میں یا اسبغول کے لعاب میں یا بیدانہ کے لعاب میں گھسکر پلک کی پشت پر لگائیں اور ایک ہفتے کے بعد ضرور اصغر صغیر اور شیاف
 لین اور ضرور نیانیم کام میں لائیں اور جس وقت گھٹنے لگے اصغر کبیر استعمال کریں اور جس کی پلک زخمی ہو جائے اور آنکھ کھولنا دشوار ہو اور
 ان تدبیروں سے کچھ فائدہ نہ ہو ضرور اخیر استعمال کریں اور ضرور پلک کے سوا اوپر نہ ڈالیں یعنی آنکھ کے اندر نہ جانے دیں اور جہاں کہیں بیماری
 کے آخر میں پلک کھولانے پلک کو پھرائیں اور شیاف سے آہستہ آہستہ کھلائیں ضرور ملکا یا کی ترکیب انزوت گدھی کے دودھ میں مدبر کی ہوتی
 نشاستہ صمغ عربی نبات چارون برابر کوٹ چھان کر کام میں لائیں دوسرا پہلے سے زیادہ قوی انزوت مدبر دس درم نبات تین درم نشاستہ ایک
 درم کف دریا آدھا درم اور ضرور نیانیم وہ ہوتا ہے کہ ضرور ملکا یا اور اصغر صغیر کو آپس میں برابر ملائیں اور ایک قسم کا دریخ ہے کہ بہت کم ہوا کرتا ہے وہ سطح
 پر ہوتا ہے کہ آدمی آنکھ میں خشکی پائے اور ضربان یعنی اولین بہت سخت کہ تیاب کر ڈالیں اور باوجود اسکے سرخی اور ورم کچھ نہ ہو لیکن اسکے سر کا پوست
 ایسا قطر آئے گویا جل گیا ہے علاج بدن اور آنکھ کے مزاج میں کوشش کر کے رطوبت پہنچائیں اور دماغ کی طرف جانے سے اجزے کو روک دیں
 اور چوتھی بیماری کا نام صداع حدقہ اور شقیقہ عین ہے یعنی آنکھ کا درد اور یہاں ایسا مرض ہے کہ آنکھ کے گہراؤ میں ضربان یعنی جوٹھی لگے اور درد
 چھین کے ساتھ یا دلبنے والا ہو اور ضربان کبھی لازم ہوتی ہے اور کبھی نہیں جیسے سر کے شقیقہ میں اور اس درد کے تین سبب ہیں ایک جو کہ
 کہ شبکیہ سے ملی ہیں انہیں سدہ پڑ جائے اور وہاں خون بند ہو جائے اور اس سے گرم پڑے بڑے بخار نکلیں اور طبیعت ان بخار کو دفع کرنے کے واسطے
 اور روح کو صاف کرنے کے لیے شرائین کو زور کے ساتھ حرکت میں لائے اور یہی ضربان ہوتی ہے علاج متقیقہ کے واسطے ایارج دین اور کنپٹیوں
 پر جو نکلیں لگائیں تاکہ خون کو چوس لیں اور دوسرا سبب یہ کہ خون گرم ہو جائے اور گرم گرم بخار اس سے اٹھیں اور ضربان پیدا کریں جس سبب سے
 کہ ہم نے بیان کیا ہے علاج حرارت کی تسکین کے لیے سرد چیزیں استعمال کریں اور اگر ممکن ہو خون بھی نکالیں تیسرا سبب یہ کہ شرائین میں فضلہ جمع
 ہو جائے پھر ان فضلہ میں سے تھوڑے سے شرائین کے اطراف آئیں یہاں تک کہ شبکیہ میں پہنچیں اور صداع حدقہ پیدا کریں اور بعض کہتے ہیں
 کہ یہ فضلہ جس وقت شبکیہ میں پہنچے میں سر میں شقیقہ اور کنپٹیوں میں ضربان پیدا کرتے ہیں اور ظاہر ہے کہ مادہ مذکور اگر بہت سا ہو سر کا شقیقہ
 آنکھ کے شقیقہ کے ساتھ لازم ہوتا ہے فائدہ جو فضلہ کہ شرائین میں اکٹھا ہو جاتا ہے وہ دو حال سے خالی نہیں ایک یہ کہ دل کی
 غذا کا فضلہ ہو کہ شرائین میں جمع ہو جائے دوسرے یہ کہ فضلہ کا مادہ اور دوسرے ان شعبوں کی راہ سے کہ اور وہ اور شرائین کے درمیان
 ہیں شرائین میں آئے علاج جو کچھ سر کے شقیقہ میں بیان کیا ہے وہی بعینہ اسکا علاج ہو یعنی اگر ضرورت ہو فصد کھولیں اور سہل

دین اور شریان کو کاٹ ڈالیں اور شریان کے کاٹنے کا بیان سر کے شقیقے میں مذکور ہے اور اس مرض کے علاج میں دیر لگنا چاہیے اور گ کے کاٹنے میں جلدی کریں تاکہ بڑی بڑی آفتون میں نہ ڈالے جیسا شایح نے کہا ہے یہ بیماری بہت دفعہ نزول المار میں اور انتشار میں پہنچاتی ہے یا بیضیہ کو مکر کرتی ہے سو واجب ہو کہ اسکے کاٹنے میں جلدی کریں اور علاج میں نیز کریں ترکیب ایسے قطور کی جو درد کو تھامتا ہے اور حرارت دور کرتا ہے اور مادے کو ہٹاتا ہے عسی الراعی کا پانی لیکر اور شیاف مینا اور رسوت وراثے کی سفیدی اور لکڑیوں کے پتوں کا دودھ آپس میں ملا کر جوش دین اور روغن گل ملا کر آنکھ میں ڈالیں اور جہاں کہیں ضربان بہت تکلیف پہنچائے لراق الصدقین کپٹیوں پر لگائیں اسکی ترکیب تخم کاسنی تخم کاہو ہر ایک دو درم بول ایک درم رسوت تین درم افیون آدھا درم سبکو سپیکر سبغول کے لعاب میں ملائیں اور کپڑے کے دو ٹکڑوں پر کہ ہر ایک درم کے برابر ہو ملا کریں اور کپٹیوں پر لگا کر چھوڑیں تاکہ خشک ہو جائے پانچویں بیماری یہ ہے کہ اس طبقے میں تفرق اتصال پڑے پھر وہ نور کہ اس میں گھر رہا ہو آنکھ کے سبب جزا میں بھر جائے اور رطوبات میں مل جائے اور بنیائی ایک دفعہ ہی جاتی رہے اور اس مرض کا نام انتشار النور فی تہیج اجزا الراعیین بولتے ہیں یعنی آنکھ کے سبب اجزا میں نور بھرتا اسکے لیے کوئی علاج نہیں

فصل رطوبت زجاجیہ کے بیان میں اور زجاجیہ ایک رطوبت جو صاف قوام میں گاڑھی سفید رنگ کچھ سرخی مائل جیسا گلا ہوا شیشہ یعنی کانچ اسید واسطے زجاجیہ اس کا نام ہے اور یہ رطوبت جلدیہ کی پھلی آدھی پر جہاں تک جلدیہ کا بڑا دائرہ ہو شامل اور گردانی ہو تاکہ اسکے وسیلے سے جلدیہ کو غذا پہنچے اور اس رطوبت کی بیماریاں سب آنکھ کی بیماریوں سے علاج کرنے میں بہت سخت ہوتی ہیں کیونکہ دوا خارج سے خواہ داخل سے احتمال کریں اسکا اثر بہت دور سے پہنچے گا اور ایسیلے اس رطوبت کے مرض پر دشواری سے اطلاع ہوتی ہے اور جانتا چاہیے کہ یہ رطوبت ورنہ کے ساتھ مخصوص ہے ایک یہ کہ اس رطوبت کو غذا نہ پہنچے اور غذا نہ پہنچنے کے دو سبب ہیں ایک یہ کہ رگون میں جو غذا کی راہیں ہیں ان میں سدہ پڑ جائے دوسرے یہ کہ استفراغ کی کثرت سے یا روزے کی کثرت سے یا کھانا چھوڑ دینے سے اور ایسی ہی چیزوں سے جو رطوبت کو فنا کرتی ہیں ان رگون میں خشکی آجائے اور اس مرض کی یہ علامت ہے کہ مرض آنکھ کو حرکت نہ دے سکے اور گمان کرے کہ حدتے میں کانٹا یا کنکر گر پڑا ہے اور آفتاب کی طرف آنکھ نہ کھول سکے اور دونوں آنکھیں اندر گر جائیں اور آنکھ میں آنسو نظر نہ آئیں مگر جہاں کہیں سدے کے سبب ہو کہ اس جگہ کبھی رگون کے امتلا سے آنکھ میں آنسو آجاتا ہے بے ترتیب اور کبھی بیماری کے کانون میں ایک چیز پپ کی صورت پھوٹ نکلتی ہے اور منہ کا فرا پھیکا ہو جاتا ہے اور آنسو پکنا اور پپ کی صورت کان سے بننا اور منہ کا ذائقہ بدلنا اس جگہ ہوتا ہے کہ سدے کے سبب سے غذا نہ پہنچے اور جہاں اسکا سبب خشکی ہو آنکھوں میں خشکی ہوتی ہے اور گر جاتی ہیں اور سدے کے آثار کچھ بھی نہیں ہوتے علاج اگر غذا نہ پہنچنے کا سبب سدہ ہو تو سدے کا جیسا مادہ ہو اسکے موافق اسہال کرتے ہیں اور سدہ کھولنے میں کوشش کریں مثلاً جہاں کہیں مادہ سرد ہو یا دیاں او خرافستین تخم کشوف پکا کر شربت وینار کے ساتھ دین اور جس جگہ مادہ گرم ہو تخم کاسنی اصل السوس عنب الثعلب موز منقی شاہترہ جوش دیکر سلجھیں مادہ کے ساتھ دین اور گرم مادے سے سدہ پڑنا بہت نادر ہے اور رطوبت پہنچانے کے لیے خبازی اور خطمی کی پتی انڈے کی سفیدی اور روغن بنفشہ کے ساتھ ملا کر آنکھ پر

لیپ کرین اور شیاف ابھرنے کیوں کے پینے کے دودھ میں گھسکر آنکھ میں لگائیں اور روغن بنفشہ ناک میں ڈالیں اور اگر خشکی کے سبب درگین خالی ہونے سے غذا نہ پونچے رطوبت پونچانے میں بہت مصروف رکھیں مثلاً عورتوں کا دودھ سر پر دوہیں اور لطیف غذائیں بہت فرغت کے ساتھ کھلائیں اور روغن رطوبت پونچانے ناک میں ڈالنے اور سر پر ملنے فائدہ مند ہیں دوسرا یہ مرض ہے کہ آنکھ میں ورم بھی نہوا اور بڑی ہو جائے اور مریض کو آنکھ کے پھیرنے میں دیر معلوم ہو اور ایسا لگان کرے کہ آنکھ باہر نکلی جاتی ہے اور اسوجہ سے جو آنکھ بڑی ہو جاتی ہے اسکا نام جحوظ العین ہے یعنی آنکھ ابھرنا اور آنکھ ابھرانے کے دو سبب ہیں ایک یہ کہ جن دگون میں کہ اس رطوبت کی غذا آتی ہے کشادہ ہو جائیں اور اس سبب سے غذا اندازے سے زیادہ پونچے اور رطوبت مذکور اس سے تر ہو کر اور بھیگ کر ضرور اپنی جگہ سے باہر نکلنے لگے اور وہ جحوظ العین آنکھ کا نکلنا جو کلا گھٹنے کی وقت اور جحوظ کی وقت اور دروزہ کی وقت اور اسکے سوا جو دم رکھنے سے ہو و جحوظ اتساعی کی قبیل سے ہوتا ہے یعنی کشادہ ہو نیسے اور اسکی علامت یہ ہے کہ آنسو گاڑھے چپ دار نکلیں دوسرا یہ کہ چون سے طبقے اس رطوبت کے گرد ہیں غذا کی کثرت سے موٹے ہو جائیں جیسا عورتوں میں حصین بند ہونے کی وقت ہو جاتا ہے حمل کے سبب یا اسکے سوا اور یہ پچھلی قسم سخت بیماریوں میں سے نہیں اور اس قسم کو زجاجیہ کی بیماریوں سے گفنے میں بحث ہے کیونکہ یہ آنکھ کے سب طباقوں کو شامل ہے علاج سر کے تنقیہ کیواسطے فصد اور حجامت کرین اور پینے کی دواؤں سے اور حقہ تمہل سے طبیعت کھولیں اور تنقیہ عام کے بعد آنکھ کے تنقیہ کے لیے جو چیز مادے کو چوسنے والی اور جلائی والی اور آنسو نکلانے والی ہو جیسے ہلیہ دار فلفل آب پیاز آب بادیان آب کر فس شیاف سماق آنکھ میں لگائیں اور غذا کم کرنا سب علاجوں سے زیادہ فائدہ مند ہے کیونکہ مادے کی مدد کو قطع کرنا ہے اور جحوظ کو آنکھوں کے امراض کے آخر میں بھی بہت فائدوں کے ساتھ جدا فصل میں ذکر کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ

فصل رطوبت جلیدیہ کی بیماریوں میں یہ رطوبت آنکھ کے سبب سے شریف ہے کیونکہ حقیقت میں بنیائی اسی سے تعلق رکھتی ہے اور باقی سب اجزا اسکے خادم ہیں اسیواسطے سچ میں آتی ہے تاکہ پلہ میں رہے اور اس سبب کہ برف کی صورت جمی ہوئی اور صاف ہو اسکا نام جلیدیہ رکھتے ہیں اور اسوجہ سے کہ گول صورت ہے بردیہ بولتے ہیں اور عربی میں جلید برف کو اور برداؤ لیکو کہتے ہیں اور جانا چاہیے کہ جلیدیہ کا مقدم یعنی اگلی طرف چڑا اور چھٹا ہے اور موخر دراز اور اسکے آگے سے چھٹا ہونے میں یہ فائدہ ہے کہ اشباہ یعنی صورتوں کے عکس پڑنے کی بڑی جگہ ہووے اور چھوٹا مری بھی زیادہ حصہ پائے اور موخر کے دراز ہونے میں یہ فائدہ ہے کہ عصبہ مجوفہ میں اشباہ اچھی طرح اتر جائیں اور پوشیدہ رہے کہ جو امراض اس رطوبت میں مشارکت سے عارض ہوتے ہیں بہت ہیں مگر جو انکو مخصوص ہے وہ ایک ہی مرض ہے سوا اس فصل کو بھی ہم دو قسم میں لکھتے ہیں پہلی قسم جو بیماریاں شرکت کے سبب پیدا ہوں اور یہ چار طرح پر ہیں پہلی نوع یہ کہ اس رطوبت کی وضع میں تغیر آجائے اور چھ طرفوں میں کسی طرف نائل ہو جائے اسلیے وہ تغیر چھ طرح پر ہوتا ہے پہلی صنف یہ کہ رطوبت پچھلی طرف جھک جائے یعنی اندر اتر جائے اور یہ رطوبت زجاجیہ کے کم ہونیسے ہوتا ہے اور اس سبب کہ شبکیہ میں سدہ پڑ کر جلیدیہ کو غذا نہ پونچے اور انہیں سے ہر ایک اپنی اپنی جگہ مذکور ہوا دوسری صنف یہ کہ رطوبت اگلی طرف جھک جائے اور باہر کو آجائے اور یہ باہر کی طرف آنا دو حال سے خالی نہیں یا تو یہ کہ زجاجیہ بھیگ کر تر ہو جائے اور باہر کی طرف جھکے جیسا زجاجیہ کی بیماریوں میں ذکر ہے چکا ہے یا یہ کہ جو عصبہ کے اسکے

علائق یعنی لگاؤ کو تھامتے ہیں ڈھیلے ہو جاتیں اور ضرور آنکھ ابھرتے اور اسکا یہ خاصہ ہے کہ آنکھ کچھ بھی بڑی نہو بخلاف اس جو حظ کے جوڑا جیہ کے تر ہو جائیے پیدا ہو کہ اس میں ضرور آنکھ بڑی ہو جائیگی علاج جو حظ اسرخانی کو اس سے جو مطلق اسرخان میں مذکور ہر تدارک کر سکتے ہیں اور باقی چار صنفیں کہ ان میں پہلی میں جلیدیہ دین کو اور دوسری میں بائیں طرف و تیسری میں اوپر کو اور چوتھی میں نیچے کو چلا جاتا ہے دو طرح پر ہر جہان کہیں داہنے بائیں ہو گیا ہے اس میں ہر ایک چیز جتنی کہ ہو اس سے عریض اور چوڑی نظر آتی ہے اور جو اوپر اور نیچے کو ہو جائے یعنی ایک آنکھ کی رطوبت اونچی ہو جائے اور دوسری کی نیچی یا ایک اپنے حال پر رہے اور دوسری اونچی یا نیچی ہو جائے اس صورت میں جس چیز کو دونوں آنکھ سے دیکھے وہ چیز دو نظر آئے اور اسکو حول کہتے ہیں اور بیماری والے کو احوال اور اسکا جدا بیان آئیگا دوسری نوع یہ ہے کہ اس رطوبت کی کیفیت بدل جائے اور یہ تین طرح پر ہو گی یہ کہ رطوبت جلیدیہ کا رنگ بدل جائے اور خلط غالب کے رنگ پر رنگ پکڑے سرخی یا زردی یا سفیدی یا سیاہی اور اس بیماری میں ہر چیز اس رنگ سے نظر آئے کہ رطوبت نے جو سا رنگ پکڑا ہے دوسرے یہ کہ اس رطوبت پر رطوبت یا پوست زجاجیہ کی شرکت سے غلبہ کرے اور اسکا ذکر آچکا ہے تیسرے یہ کہ جلیدیہ میں خشونت یعنی کھرا پن اور سختی آجائے اور جاننا چاہیے کہ یہ رطوبت کھری نہیں ہوتی جب تک کہ پہلے عصبہ مجوفہ میں کھرا پن نہ آجائے کیونکہ عصبہ مجوفہ ادھی جلیدیہ کو گھیر رہا ہے اور عصبہ میں خشونت آئیگا یہ سبب ہے کہ کوئی خلط لذاع قباض تیز اور خشک دماغ کے بطون سے عصبہ کی طرف ٹپک آئے اور سوزش اور جلن سے پہلے آنسو نکالے پھر رطوبت میں کمی آئیگی سبب عصبہ میں کھرا پن پیدا ہو جائے اور عصبہ کی خشونت سے جلیدیہ میں بھی کھرا پن ہوئے اور جاننا چاہیے کہ یہ عصبہ اصل پیدائش میں نرم اور صاف پیدا ہوا ہے دو سبب سے ایک یہ کہ شکلیں اور رنگ اور روشنیان آسانی سے منقش ہوں دوسرا یہ کہ جو فوراً اس عصبہ سے جلیدیہ کی طرف آتا ہے بے تغیر اور آسان برابر اور سیدھا داخل آئے اور جلیدیہ میں خشونت آنے کی یہ علامت ہے کہ بنیائی میں ضعف آئے اور جسوقت بیمار آنکھ کو پھرنے حدتے میں کھرا پن اور سختی پائے کیونکہ وہ عنکبوتیہ سے طہسی ہوا دکتے ہیں کہ کبھی عنکبوتیہ مادے کی تیزی سے پھٹ جاتا ہے اور اسکا تدارک نہیں ہو سکتا علاج سر کا تبقیہ ان چیزوں سے کریں کہ جن میں متوسط گرمی ہو جیسے فہنتین اور گل سرخ اور مصطکی اور ایلو اور مزاج کی اصلاح کے لیے اور خشونت دور کرنے کے واسطے غذائیں موافق اختیار کریں اور روغن بنفشہ اور لکڑیوں کے پینے کا دو دھا اور بیضے کی سفیدی ناک میں ٹچ الین اور گدیان روغن گل اور گلاب میں بھگو کر آنکھ پر رکھیں اور تبقیہ کے لیے وہ دوائیں کہ جن میں اوسط درجہ کی گرمی ہو اسلئے خیار کی ہیں کہ بہت گرم دوائیں مادے کی تیزی بڑھاتی ہیں اور ٹھنڈی چیزیں آنکھ کے اجزا کو منقبض کرتی ہیں اور روح باصرہ کو کثیف و غلیظ کرتی ہیں اور جو اوسط درجے میں گرم ہیں اس مرض میں مفید ہیں اور ضرر نہیں کرتیں قائمہ اس مرض میں ضعف بنیائی کی یہ وجہ ہے کہ جلیدیہ برابر چلنی اور صاف پیدا ہوتی ہوتا کہ دیکھی ہوئی چیزوں کی صورتیں جیسا چاہیے منقش ہو جاتیں اور جسوقت اس رطوبت میں یہ اوصاف نہ ہوں اور خشونت کے سبب اسکے بعض اجزا نیچے اور بعض اونچے ہو جاتیں صورتوں کے منقش ہونے میں ضرور آفت آئیگی اور بنیائی ضعیف ہو جائیگی تیسری نوع یہ ہے کہ اس رطوبت کی ہیئت و شکل میں پاس والے اعضا کے سبب تغیرات مثلاً ایک کے اندر کی طرف یا آنکھ کے طبقوں میں ورم پیدا ہوا اور ورم کے سبب جگہ تنگ ہو جائے اور جلیدیہ سبکی سب یا تھوری سی جتنا ورم نزدیک ہو دیکھا جائے

اور اسکے بعض اجزا بعضوں سے مل جائیں اس طرح پر کہ بیمار اس دہنے سے خبر رکھے اور جانے اس واسطے اس مرض کو ضعف کہتے ہیں اور اسکی یہ علامت ہے کہ بیمار کو جلدیہ میں درد شدید دہنے والا معلوم ہو اور آنکھ کو نہ ہاسکے اور آنکھ میل اور آنسوؤں سے بھری رہے اور اسکا علاج ایسا ہے جیسا آنکھ کے ورم کا علاج ہوتا ہے چنانچہ رد میں بیان کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ اور کبھی زجاجیہ میں تیز مادہ گرنی سے تفرق اتصال پڑتا ہے اور اسکی سبب جلدیہ پھٹ جاتی ہے جو کھلی نوع اس رطوبت کی مقدار میں تغیر آجائے اور یہ دو طرح پر ہے ایک یہ کہ جلدیہ اپنے مقدار سے بڑھ جائے اور اسکا سبب جاجیہ کا امتلا ہوتا ہے اور اسکی علامت یہ ہے کہ سب نظر آنیوالی چیزیں جتنی ہوں اُس سے چھوٹی نظر آئیں اور اسکی وجہ یہ ہے کہ جبوقت جلدیہ بڑی ہو جائے روح باصرہ اس میں کچھ جائے اور اسکی اجزا میں جو بڑھ گئے ہیں چھپ جائے سو اس صورت میں ضرور نظر آنیوالی چیزیں چھوٹی نظر آئیں گی کیونکہ روح اپنی اصلی راہ پر نہیں نکل سکتی اور اسکا علاج یہ ہے کہ غذا کم کریں اور بدن کا تنقیہ کریں دوسرے یہ کہ جلدیہ اپنے مقدار سے چھوٹی ہو جائے اسکی علامت یہ ہے کہ نظر آنیوالی چیزیں اپنے مقدار سے بڑی نظر آئیں اور اسکی وجہ یہ ہے کہ جبوقت یہ رطوبت چھوٹی ہو جائیگی تو اسوقت روح اکٹھی ہو کر قوت کے ساتھ نکلے گی اور اس سبب ہر چیز اپنے مقدار سے بڑی نظر آئیگی لیکن جبوقت یہ رطوبت بہت چھوٹی ہو جائیگی تو وقت بیانی میں ضعف آجائے گا دوسری قسم اُس مرض کے بیان میں کہ جلدیہ کو مخصوص ہوا اور وہ یہ ہے کہ اس رطوبت میں فقط خشکی آجائے اور اس سبب کہ خشکی کدورت پیدا کرتی ہے صورت میں منقش ہوں جیسا کہ چلبیہ اور چائنا چاہیے کہ یہ خشکی اُس درجے کی نہیں کہ خشونت پیدا کرے اس واسطے اس مرض میں خشونت کے آثار بالکل نہیں ہوا کرتے مگر اتنا ہی ہوتا ہے کہ صورتوں کے منقش ہونے میں فقور پڑتا ہے اور اس مرض کے دو سبب ہیں ایک یہ کہ روزہ یا استفراغ کی کثرت سے تمام بدن میں خشکی آجائے اسکا علاج یہ ہے کہ بدن میں اور مزاج میں رطوبت پہنچائیں اس طرح کہ غذا میں وسعت اور فراغت سے دین اور شربت اور روغن اور حمام ہتھمال کریں اور ریاضت اور بھوکے رہنا اور جماع اور جو کچھ محلل ہوں ترک کریں دوسرے یہ کہ گرمی میں سفر کرنے اور ہمیشہ غبار پڑنے سے صرف آنکھ میں ہی خشکی آجائے اسکا علاج دماغ اور آنکھ کو رطوبت پہنچائیں مثلاً لعاب و رد و دھ آنکھ اور ناک میں ڈالیں اور نمبہ ٹیلوز سولکھیں اور سر و پیشانی پر تر تر روغن ملین اور دوسری تدبیریں رطوبت بڑھانے والی کام میں لائیں۔

فصل طبقہ عنکبوتیہ کی بیماریوں میں یہ طبقہ شبکیہ کے کنارے سے نکلا ہوا اور باریک باریک شاخیں طبقہ شیمیہ سے اس طبقے میں مل رہی ہیں اور یہ طبقہ رطوبت جلدیہ اور بنیہ کے درمیان میں آ رہا ہے اور عنکبوتیہ اسلیے کہتے ہیں کہ بہت رقیق ہوئیے کڑی کے جالے کی صورت ہے اور اسکی رقیق ہونیکا یہ فائدہ ہے کہ بنیاتی کا مانع نہ ہو کیونکہ عنکبوتیہ آہے جلدیہ کو باہر کی طرف سے ڈھانپ رہا ہے اگر اسکا جرم کثیف ہوتا بنیاتی کو روک لیتا اور جانا چاہتا کہ بعض طبیبوں نے اس طبقے کو شبکیہ کے اجزا سے شمار کیا ہے اور جدا طبقہ نہیں گنتے اور شبکیہ کو بھی ایسا ہی جانتے ہیں اس صورت میں پانچ طبقے ہونگے اور اس طبقے کی بیماریاں دو قسم ہیں ایک یہ کہ دوسرے طبقوں کی شرکت سے ہوں دوسرے یہ کہ خاص اسی طبقے میں ہوں پہلی قسم اُس مرض کے بیان میں کہ اس طبقے میں اور سب طبقوں میں اسکی شرکت سے ہو جائے اور وہ ورم ہوتا ہے کہ اس طبقے میں پیدا ہوا اور دوسرے طبقوں میں ورم پیدا کرے اور اس طبقے میں ورم پیدا ہونے کی یہ علامت ہے کہ بنیاتی بہت رقیق اور ضعیف ہو جائے اور اس بات کی علامت کہ

دوسرے طبقے بھی ورم میں شریک ہیں یہ ہو کہ بنیاتی دب جائے اور بیمار دامن اور بائیں منہ کے آگے کی نسبت زیادہ دیکھے اور ایسا گمان کرے کہ آنکھ کی لپکین بیچے کی طرف کھینچی جاتی ہیں علاج مادے کا استفراغ اور ورم کو تحلیل کرین جن چیزوں سے کہ رمد کی فصل میں بیان کرینگے دوسری قسم ان بیماریوں میں کہ خاص اسی طبقے میں پڑیں اور دوسرے طبقوں میں شریک نہوں سو وہ تشنج اور تقلص ہو یعنی کھنچ جانا کہ اس طبقے میں عارض ہو اور اسکی علامت یہ ہے کہ بنیاتی ضعیف ہو جائے اور آنکھ پھڑکنے لگے اور بیمار جانے کہ آنکھ میں گویا کاٹھا چھتا ہو یا کوئی چیز آنکھ کو کھینچتی ہو اور بھوک کی حالت میں اور آفتاب کی روشنی میں اور دوپہر کی وقت بنیاتی کم ہو جائے اور غذا کھانیکے پیچھے اور سائے کی جگہ اور رات کی وقت قوی ہو جائے علاج اگر تشنج خشکی کے سبب ہو مزاج میں رطوبت ہو نچانیکے لیے لڑکیوں کے پینے کا دودھ اور روغن بنفشہ اور روغن کدونا کہ میں ڈالیں اور جو چیزیں تر ہوں اور اعضا کو نرم کرتی ہیں جیسا بنفشہ اور خطمی اور کدو کے اور کنج کے پتے پانی میں پکا کر اسپر انکباب کرین اور سب مرطب تدبیریں جن کا ذکر بارہا آچکا ہو عمل میں لائیں اور اگر تشنج امتلا سے عارض ہو یا رجات کھائیں اور خشکی لانیوالے غرغے استعمال کرین اور تھیکے کے بعد کھل مدد یعنی سرہ آنسو نکالنے والا آنکھ میں لگانے فصل رطوبت بیضیہ کی بیماریوں میں یہ رطوبت بیضیہ کی سفیدی کی صورت ہو رنگ اور صفائی اور قوام میں اس واسطے بیضیہ اسکا نام رکھا اور اس رطوبت کا جلید یہ کے آگے پیدا ہونے میں یہ نفع ہے کہ قوی روشنیان جلید یہ پر آہستہ آہستہ پڑیں اور اس کے سبب جلید یہ ایذا سے اور قوی روشنیوں کی خشکی اور گرم ہوا کی ایذا اور خشکی سے بچی رہے اور اس رطوبت میں تین بیماریاں پڑتی ہیں ایک یہ کہ حجم میں بڑھ جائے دوسرے یہ کہ حجم میں کم ہو جائے تیسرے یہ کہ آسین کدورت اور گاڑھا پن آجائے اور ان تینوں کو تین قسم میں ہم بیان کرتے ہیں پہلی قسم حجم زیادہ ہونیکے بیان میں اسکے بڑھ جانیکے نقصان ظاہر ہو کہ اگر چہ تھوڑی سی زیادتی ہو مگر اس سبب کہ اجزا بڑھ جائیسے شفافیت اور صفائی نہیں رہتی جلید یہ پر صورتوں کے نقش پکڑنے میں قصور پڑتا ہو اور شعل نکلنے میں طبعی راہ سے فور آتا ہو چہ جائے کہ حجم بہت بڑھ جائے اس صورت میں بنیاتی رہتی ہو اور اندھیرا آجاتا ہو اور صورتوں اور جلید یہ کے درمیان میں اس رطوبت کے حامل ہونیکے ایسی مثال ہو جیسا گہرا پانی بنیاتی کو مانع ہوتا ہو اور اس رطوبت کے بڑھ جانیکے یہ علامت ہو کہ بیمار جس وقت پنا سر ہلانے اپنے منہ کے سامنے خیال کرے کہ پانی کا دریا کھڑا ہو اور معدے کے متلا میں اور سونیکے بعد بنیاتی میں ضعف زیادہ ہو اور بھوک کی وقت اور دوپہر کی وقت انا ضعف نہو اور اس بیماری والانزدیک چیزوں کی نسبت دور کی چیزوں کو اچھی طرح دیکھتا ہو اسکی یہ وجہ ہے کہ اس رطوبت کی کثرت سے روح کثیف ہو جاتی ہے اور اس سبب جب تک کہ دور تک حرکت نہ کرے اس کی غلطت میں لطافت اور قوام میں اعتدال نہیں آتا اسی سبب سے بہت نزدیک کی چیزیں خوب پوری پوری نظر نہیں آتی ہیں کیونکہ نزدیک کی چیزوں کے دیکھنے میں روح کو کچھ زیادہ حرکت نہیں ہوتی کہ اسکی غلطت میں لطافت آجائے علاج پہلے سادے جو شاندرے سے بدن کا تھیکہ کرین اسکے سر کے تھیکے کے لیے جب ایاج دین اور آجماہ پکا کر آسین شہد ملا کر غرغہ کر آئیں اور دوسرے غرغے بھی جو کہ حال کے مناسب ہوں استعمال کرین اور کھانے پینے کی چیزوں سے جو نسی ملطف ہوں یعنی خلط کو لطیف کرین کام میں لائیں دوسری قسم رطوبت بیضیہ کے کم ہو جانے میں اسکے نقصان کا ضرر جبکہ نقصان آجائے بنیاتی جاتی رہے اور جب نقصان تھوڑا ہو بنیاتی ضعیف

ہو جانے فائدہ جو نور کہ دماغ سے آنکھ کی طرف آتا ہے اس رطوبت میں جمع ہوتا ہے جب تک کہ جلیدیہ پر صورتوں کا نقش اور قوت باصرہ کا کام پورا ہو جائے اور جب وقت اس رطوبت میں نقصان پڑے جو نور کہ اسکی طرف آتا ہے جمع نہیں رہ سکتا اور ثقبہ سے یعنی غیبیہ کے سوراخ سے جلد نکل جاتا ہے اور بکھر جاتا ہے سو اگر نقصان بدرجہ کمال ہو تو نور کے جلد نکل جانے سے بنیاتی کا کام بالکل بگڑ جاتا ہے اور اگر نقصان بہت کم ہے باصرہ کے کام میں ضعف آتا ہے اور اس رطوبت میں نقصان آئینگی یہ علامت ہے کہ جب وقت اس مرض والا اپنا سر ہلانے خیال کرے کہ گویا آنکھوں کے آگے کونان اور گرٹھا آگیا ہے اسکی یہ وجہ ہے کہ جب وقت رطوبت میں نقصان آجائے غلبہ تیرہ کے اور اس کے درمیان ایک فضا ہو جاتی ہے اور وہ فضا بنیاتی میں کٹوے اور گرٹھے کی شکل نظر آتی ہے اور اس دلیل میں کئی وجہ سے بحث ہو چنانچہ شرح اسباب میں اسکا بیان مذکور ہے اور شرح اسباب لکھتا ہے کہ سچ تو یہ ہے کہ جب وقت بیضیہ کم ہو جاتی ہے تو خشکی کے سبب اکٹھی ہو جاتی ہے اور یہ دو حال سے باہر نہیں ایک یہ کہ رطوبت مذکور کے سبب جزا اکٹھے ہو جاتی ہیں اس صورت میں بنیاتی بالکل جاتی رہتی ہے اور کچھ نہیں نظر آتا دوسرے یہ کہ سب اکٹھے نہ ہوں بلکہ بعضے جزا اکٹھے ہوں اور یہ بھی دو طرح ہے پہلے ایک یہ کہ خشکی ایک جگہ میں ہو دوسرے یہ کہ کئی جگہ میں ہو اگر رطوبت کے جزا ایک ہی جگہ اکٹھے ہو گئے تو بیمار ہر چیز میں گرٹھا اور اندھیرا دیکھتا ہے اور اگر رطوبت کے جزا کئی جگہ میں سکر گئے ہوں تو جس طور پر جزا اکٹھے ہوتے ہیں اسی کے موافق ہر چیز میں گرٹھے نظر آتے ہیں اور یہ کیفیتیں اس رطوبت کی کدورت میں بھی پیش آتی ہیں چنانچہ ہم نزول الما میں بیان کریں گے مگر جزا کا اجتماع اور چیز اور کدورت کا آنا اور چیز اس سبب سے کہ بے خشکی جزا اکٹھے نہیں ہوتے آنکھ کا چھوٹا ہو جانا اور عادت کی غیند میں آفت آنا اس رطوبت کے جزا اکٹھے ہونیکو لازم ہے اس سبب سے بھی ان دونوں میں فرق کر سکتے ہیں اگرچہ دوسرے فرق بھی بہت ہیں علاج بدن کے فرہ کرنے میں کوشش کریں اور جو چیز خشکی زائل کرے اور رطوبت پیدا کرے کام میں لائین اس طرح پر کہ اچھی غذائیں کھلائیں اور ریاضت اور شقت چھوڑ دیں اور حمام مرطب ہمیشہ کیا کریں اور لڑکیوں کے پینے کا دودھ اور انڈے کی سفیدی ناک میں ڈالیں اور نمشہ اور نیلوز سو گھینیں اور سر کو مرطب روغنوں سے تر رکھیں اور جو چیز کہ دماغ میں رطوبت بڑھانے کا کام میں لائین تیسری قسم رطوبت بیضیہ کی کدورت اور غلط اسکا یہ ضرر ہے کہ بنیاتی کے کام میں آفت آجاتی ہے سو اگر تھوڑی سی کدورت ہوگی دور کی چیزیں ہرگز نظر نہیں آئیں گی اور نزدیک کی چیزیں بھی خوب اچھی طرح تمیز نہ ہو سکیں گی اور اگر کدورت اور غلط بہت شدت سے ہو اور یہ دو وجہ سے خالی نہیں ایک یہ کہ رطوبت کے سبب جزا میں کدورت عام ہو اس حالت میں بنیاتی بالکل جاتی رہیگی دوسرے یہ کہ اس رطوبت کے بعضے جزا میں کدورت آئے اور یہ چار طرح پر ہے ایک یہ کہ رطوبت کے وسط میں جو مقابل اور سامنے ہے کدورت آئے اور یہ کدورت ثقبہ کے انداز سے زیادہ ہو اور اس صورت میں بھی میانی بالکل باطل ہو جائیگی اور بعضے طبیب اسی کو نزول الما کہتے ہیں دوسرے یہ کہ رطوبت کا بیج کہ ثقبہ کے سامنے ہے ثقبہ کی مقدار سے بہت کم غلیظ ہو جائے چنانچہ ثقبہ کے گرد دائرے کی صورت اپنے حال پر رہے یعنی آئین کدورت نہ ہو اس حالت میں سب چیزوں کی بیج میں اندھیر نظر آئے تیسرے یہ کہ رطوبت کے جو جزا کہ ثقبہ کے سامنے ہیں اس طرح پر آئین کدورت آئے کہ وسط حقیقی یعنی بیچوں بیچ اپنے حال پر رہے اور آئین کدورت اس صورت میں بہت اجسام ایک فضا میں نظر آئیں مگر جدا جدا ایک کے بعد دوسرے نظر آئے جو تھے یہ کہ

کہ ورت رطوبت کے اجزائیں جدی جدی پھیل جائے اس صورت میں مریض اپنے منہ کے سامنے خیال کرے کہ مجھ اور بال اور کھیمان اور اس کے سوا پھرتی ہیں جیسا نزول المار میں خیال میں آتا ہے اور اس کہ ورت بیضیہ میں اور نزول المار میں یہ فرق ہے کہ پانی کے رنگ ہمیشہ طرح طرح کے ہوتے ہیں اور ہمیشہ آہستہ آہستہ بینائی میں کہ ورت بڑھاتا ہے یہاں تک کہ سب اتر آتا ہے بخلاف کہ ورت کے کہ ہمیشہ سفید رنگ ہوتی ہے اور اگرچہ بہت مدت گذر جائے زیادہ آفت نہیں لاتی اور کہ ورت اسی ایک حال پر ثابت رہتی ہے اور یہ مرض نزول المار کی خبر سے ڈلتا ہے اور اُس میں بحث ہے اور کہ ورت کی علامت ظاہر ہے علاج تطیف کی تدبیر کریں اور جو نزول کی ابتدا میں سفید ہو حاجت کے موافق یہاں بھی استعمال کریں اور اس رطوبت کی کہ ورت کا بیان ضعف بصر میں کہا جائے گا۔

فصل طبقہ غنیمہ کی بیماریوں میں اس طبقہ کا جرم غلیظ ہے اور نور کے نکلنے کے لیے اس طبقہ کے بیچ میں جلیدیہ کے مقابل ثقبہ یعنی ایک سو راخ ہو رہا ہے جیسا ثقبہ انکور میں ہوتا ہے جس وقت کہ انکو خوشہ سے جدا کریں اور اس وجہ سے کہ غنیمہ یعنی انکور سے مشابہت رکھتا ہے اس کا نام غنیمہ کہتے ہیں اور اس کا اصلی رنگ جالینوس کے نزدیک آسمانی ہے اور اس طوس کے نزدیک سیاہ اور بعض طبیب اس طبقہ کو مشیمہ کے اجزائیں شمار کرتے ہیں اور جدا طبقہ حساب میں نہیں لاتے اور شبکیہ اور عنکبوتیہ اور ملتحمہ کو بھی ایسا ہی جانتے ہیں اس صورت میں سب سے پہلے گنتے ہیں اور جاننا چاہیے کہ غنیمہ کا ظاہر یعنی باہر کی طرف سے سخت ہے کیونکہ اس طرف قرینہ آسمانی لگتا ہے اور اس کو چھو تا ہے اور اس کا باطن یعنی اندر کی طرف سے ملائم اور نرم ہے اور اُس میں چنتین اور شکن اسفنج کی طرح پڑی ہوئی ہیں اور اس طرف سے بیضیہ سے ملا ہوا ہے اور اس کی شکن اور چنت میں تین فاصدے ہیں ایک یہ کہ جب پانی اتر آئے قح کر نیوالا اس پانی کو دستکاری سے چنتوں کے نیچے دبا دے اور چنتین اس پانی کو ٹھہرائیں اور ثقبہ کے سامنے نہ آئے دین اس شرط پر کہ کوئی مانع نہ ہو دوسرے یہ جو فضلے کہ آنکھ پر گرتے ہیں چنتوں میں ٹھہر جائیں اور ثقبہ میں نہ پہنچیں تیسرے یہ کہ رطوبت بیضیہ کہ اس طرف میں چھوٹی ہو ان شکنوں کے سبب اپنی جگہ ٹھہری رہے اور بہ جائے اور یہ طبقہ پانچ مرض کے ساتھ مخصوص ہے ایک قرصہ دوسرا متلا تیسرا زوال چوتھا اتساع پانچواں ضیق اور ہر ایک علیحدہ قسم میں بیان کیا جاتا ہے پہلی قسم قرصہ یعنی زخم کہ اس رطوبت میں پیدا ہوا اس کی یہ علامت ہے کہ پہلے آنکھ کے اندر سیاہی کے مقابلے میں پھنسی سرخ رنگ نظر آئے اور اس طبقہ کی پھنسی میں اور طبقہ قرینہ کی پھنسی میں یہ فرق ہے کہ قرینہ کی پھنسی سفید ہوتی ہے کیونکہ قرینہ اہل میں سفید ہے اور غنیمہ جو اسکے نیچے ہوا اسکے سبب رنگین نظر آتا ہے سو جس وقت قرینہ میں پھنسی ہوگی اس سبب کہ پھنسی کثافت پیدا کرتی ہے قرینہ کا رنگ چھپ جاتا ہے اور قرینہ اپنے رنگ پر کہ وہ سفید ہے نظر آتا ہے اور اس سبب کہ غنیمہ کی حد آنکھ کی سیاہی سے نہیں بڑھی ملتحمہ کے قرصے سے بھی فرق رکھتا ہے اور جاننا چاہیے کہ جو پھنسی غنیمہ میں ہو جاتی ہے وہی ویسی ہی تحلیل ہو جاتی ہے اور قرصہ نہیں پڑتا اور کبھی بڑھ جاتی ہے اور مدت تک رہتی ہے یہاں تک کہ قرینہ پھٹ جائے اور غنیمہ باہر آجائے اور قرصے کا بیان علاحدہ کیا جائیگا اور کبھی ہوتا ہے کہ وہ پھنسی پھوٹ جائے اور غنیمہ پھٹ جائے ناچار بیضیہ بہ جائے اور اس رطوبت کا بہنا تین بیماریاں لاتا ہے ایک یہ کہ نور ٹھیلے میں اکٹھا نہ ہو اور حل نہ ہو جائے دوسرے یہ کہ روح متفرق ہو جائے تیسرے یہ کہ جلیدیہ میں خشکی آجائے بیضیہ کے نقصان میں کہا گیا دوسری قسم غنیمہ کے امتلا میں چاہیے کہ بھی یہ

رطوبت کے غلبے سے بھر جاتا ہے یا تنگ کہ حد قریب ہو کر فراخ ہو جائے جیسا شیخ نے اسکی تصریح کی ہے اور کبھی حجم میں بڑھ جانے سے ورم کیا ہوا معلوم ہوا اور اس بیماری میں اور ورم میں یہ فرق ہے کہ اس مرض میں درد اور کھجلی نہیں ہوتی کیونکہ امتلا موٹے ہو جانے کی قبیل سے ہوتا ہے اور جاننا چاہیے کہ یہ مرض نزول المار سے علیحدہ ہے کیونکہ حقیقت میں اتساع نہیں یعنی فراخ نہیں ہوا جیسا جمہور اسی طرف گئے ہیں اور بالفرض اگر اتساع مسلم رکھیں جیسا کہ بعضوں نے اُسکو جائز رکھا تو اس صورت میں ہم کہتے ہیں کہ یہ اتساع ثقبہ میں ہے عصبہ میں نہیں ہے اور جو اتساع نزول المار کے ساتھ مخصوص ہے وہ عصبہ مجوفہ کا اتساع ہے جیسا کہ بیان کیا جائیگا اور اس طبقے میں امتلا کی یہ علامت ہے کہ بیانی ضعیف ہو جاتی ہے اور ایک آنکھ دوسری سے بڑی نظر آتی ہے اور ایک حالت تمدد کے طور پر آنکھ میں پانی جاتی ہے اور ایک دوسری آنکھ سے اُسوقت زیادہ ہوگی کہ صرف ایک ہی آنکھ میں امتلا ہو یا دونوں میں مگر ایک میں دوسری سے زیادہ ہو علاج خوب وریا رجات اور غرغرون سے مادہ نکالیں اور غلیظ اور تر غذاؤں سے جیسی موٹی گالے اور بھیر کا گوشت اور اُسکے مانند سے پرہیز کریں اور تنقیح کے بعد اور امتلا میں کمی آنکھ کے بعد جو چیزیں آنکھ کی رطوبت کو خشک کریں اور تحلیل کریں ان میں لگاتین تاکہ باقی مادہ خاص عضو سے پاک ہو جائے اور جو اس کام میں آتا ہے وہ سونف کا پانی ہے اور شہد اور ہینگ اور سیاہ مرچ اور سکیبج اور آش اور اور اُنکے مانند ہر قسمی قسم عنبیہ کے زوال میں یعنی اپنی جگہ لجانے اسکے دو سبب ہیں ایک اس طبقے میں یا اُسکے نزدیک کے طبقوں میں ورم ہو جانے اور اُسکے سبب یہ طبقہ اپنی جگہ سے ٹل جائے اور اُسکی یہ علامت ہے کہ آنکھ بھاری ہو اور اُس میں درد ہو اور آنسو نکلیں اور اس سبب سے کہ ثقبہ جلید یہ کے مقابل سے ٹل گیا ہے ہر چیز تر چھی نظر آئے اور ڈھیلا باہر آئیے اور آنکھ کی مقدار بڑھ جانے سے کہ ورم کے سبب سے یہ امور ضروری ہو چکے آپس میں نہ ملیں اور آنکھ میں ایسا معلوم ہو کہ قرینہ کے دھبے ہو گئے ہوں ایک ایسا ہی صاف اور شفاف اپنے حال پر ہے اور دوسرے میں کہ ورت آگئی پھر اگر زوال داہنی طرف ہو گا تو بائیں طرف کے آدھے قرینہ میں کہ ورت ظاہر ہوگی اور جو اسکے برعکس ہو تو برعکس ظاہر ہو علاج مسہل مناسب دین اور اگر ضرورت سمجھیں فصرد کریں اور بدن کے تنقیح کے بعد خاص عضو سے مادہ نکالنے کے لیے جو چیز چیر چیر اور آنسو نکالنے والی ہو آنکھ میں لگائیں اور ان چیزوں کا بیان اس طبقے کے امتلا میں کیا گیا اور باہر کی طرف سے بھی ایسی تدبیریں استعمال کریں کہ زوال اور جو کون نافع ہوں اور اسکی تدبیر یہ ہے کہ ایک ٹکڑا سرب یعنی سیسے کا لیکر آنکھ کے گھر کے برابر اُسکو ٹوپی کی صورت بنالیں اور اُسکے بیچ میں سوراخ کر دیں پھر اُس ٹوپی کو گدیوں میں اس طرح پیشیں کہ اُسکا سوراخ ویسا ہی کھلا رہے اور گدیوں کے بیچے بند ہو جائے پھر اس سوراخ دار ٹوپی آنکھ پر باندھیں اور اُسکے باندھنے میں یہ نفع ہے کہ آنکھ اصلی شکل پر رہے اور آنکھ کا زوال اور زیادتی اصلاح پکڑے اور آنکھ جا بجا دیکھنے سے اور حرکتوں سے کہ اس سبب مادہ کھنچ آتا ہے محفوظ رہے اور سوراخ کرنے میں یہ حکمت ہے کہ بیمار اُس سوراخ سے دیکھنا چاہے اور یہ تکلف سے خالی نہیں جو ایک مدت تک تکلف سے دیکھنے کی عادت کرے آنکھ کی ضرورت اصلاح ہو جائے گی اور اپنی اصلی صورت پر آئیگی اور دوسرا سبب اس طبقے کے زوال کا یہ ہے کہ قرینہ ابھر جائے اس سبب سے عنبیہ لجانے اور توڑا قرینہ یعنی قرینہ کا اونچا ہونا اگلی فصل میں کہا جاتا ہے جو پتھی اور پانچویں قسم کہ وہ اتساع اور ضیق ہے یعنی فراخ ہونا اور تنگ ہو جانا زیادہ فوائد کے لیے جدی جدی فصلوں میں

طبقوں کی بیماریوں کے بعد انکا ذکر آئے گا۔

فصل طبقہ قرینہ کی بیماریوں کے بیان میں یہ طبقہ سخت اور شفاف ہے جیسے شاخ سفید یعنی سینگ کہ بہت باریک کیا ہوا سیوا سٹے اسکو قرینہ کہتے ہیں اور یہ طبقہ صلیبہ کے کناروں میں سے نکلا ہوا اور جو طبقہ اور رطوبت میں کہ اُسکے نیچے میں اُنکی اوٹ بن گیا ہے تاکہ اُنکی محافظت کرے یہی وجہ ہے کہ خالق جل شانہ نے اسکو چارتہ والا پیدا کیا ہے جیسا سینگ تہ بہ ہوتا ہے اسلئے کہ اگر ایک میں آفت پہنچے دوسری جو اُسکے نیچے ہو اُسکے سلامت رہنے سے آنکھ کے اجزا جو اُسکے نیچے ہیں محفوظ رہیں اور ممکن ہے کہ اسکا قرینہ اس تشبیہ سے نام رکھا ہو کہ جیسا سینگ تہ بہ ہوتا ہے اس میں بھی ویسے ہی طبقے ہوتے ہیں اور قرینہ کے جو اجزا پتلی کے سائے میں اُسکے سب اجزا سے سخت ہیں تاکہ خوب کامل محافظت کریں کیونکہ اس جگہ قرینہ تلخ سے ملتا ہے اور اُسکے اوپر اور کوئی ایسی چیز نہیں کہ باہر کی آفتوں سے اُنکی پناہ میں ہے اور اس طبقے کی رطوبت جلید یہ کے ساتھ ایسی مثال ہے کہ جیسا قندیل کا شیشہ چراغ کی روشنی سے نسبت رکھتا ہے یعنی باوجودیکہ باہر کی آفتوں سے بچاتا ہے اور نور کے ظاہر ہونیکو مانع نہیں ہوتا اسلئے کہ خود شفاف ہے اور بعضے اس طبقے کو بھی جدا طبقہ نہیں شمار کرتے ہیں جیسا عنیبہ اور شبکیہ اور عنکبوتیہ اور تمحہ کو صلیبہ کے اجزا میں گنتے ہیں اور آنکھوں کے سبب طبقے حساب میں لاتے ہیں اور جو امراض اس طبقے کے ساتھ مخصوص ہیں اُنکی نو قسم میں خشونت تو شقاق قرصہ بیاض سرطان تیرہ کون مدہ اور شقاق کی دو قسم ہیں اور ان آٹھوں قسموں کو جدی جدی قسم میں ہم بیان کرتے ہیں پہلی قسم خشونت یعنی سختی اور گھر گھر اپن کہ قرینہ میں پیدا ہو جائے اُسکے تین سبب ہیں ایک یہ کہ اُس میں خشکی آجائے اس سبب سے جو رطوبت کہ عضو کے چھیدوں میں بھری رہتی ہے اور اُسکے سطح کو صاف رکھتی ہے معدوم ہو جائے اور سطح کے اجزا کے اونچے اور نیچے ہونیسے برابر رہے اور اسکا نقصان اور ضرر ظاہر ہے کہ صفائی اور صیقل کے جانیسے روشنی اور صورتوں کے قبول کرنے میں متور پڑتا ہے دوسرے یہ کہ تیز خلط یا مواد شور اس طبقے پر گرے اور اپنی تیزی اور کھاری پن سے طبقے کی سطح کو چھیلے جیسے حرب یعنی خار شرمین جلد چھل جاتی ہے تیسرے یہ کہ مادہ اور اکال دواؤں کے استعمال سے اس طبقے کا مزاج بدل جائے اور اس طبقے میں خشونت آئیگی یہ علامت ہے کہ آدمی آنکھ کھولنے اور بند کرنے کے وقت گمان کرے کہ اُسکے اوپر کی پلک کسی گھر گھری چیز پر لگ کر جاتی ہے اور پلک کے لگنے سے ایذا پہنچتا ہے آنسو نکل آتین اور خشکی جو خشونت کا سبب اصل ہے اور وہ کو بھی دکھلا سکے اور دیکھنے سے نظر آئے اور جس سبب سے کہ ہو پہلے تدبیریں خشکی گواہ ہوتی ہیں علاج خواہ کسی سبب سے ہو تبدیل مزاج کے لیے مرطبات استعمال کریں تاکہ خشونت دور ہو جائے اور میں درجہ لانا تم جائے پھر اگر اسکا سبب خلط نکلیں یا تیرہ ہو وہ ہنفسہ چاکر میں الماس کے فلوس اور رنجبین حل کر کے پلائیں تاکہ مادہ نکل جائے اور سیسے کا میل آنکھ میں لگائیں کہ وہ قرینہ کے گڑھوں کے بھرنے میں عجب خاصیت رکھتا ہے خصوصاً اگر روغن ہنفسہ میں طائین اور سیسے کا میل اس ترکیب سے نکلتا ہے کہ سیسے کا ایک ٹکڑا ہتیلی پر یا بانس کے اوپر گرین جب سیاہی نکل آئے اُسکو تھوڑے سے روغن ہنفسہ میں ملا کر آنکھ میں لگائیں اور سیسے کا میل اس سے مراد ہے اور قرینہ کا زخم بھرنیکے لیے لعاب ہیدمانہ کثیر کے ساتھ یا روغن ہنفسہ میں ملا کر آنکھ میں لگانا مفید ہے اور کبوتر کے بچے کا خون ٹپکانا بھی مفید ہے اور کبوتر کے بچے کا خون اس طریق سے لیتے ہیں کہ اُسکے بازو کا پر اٹھا کر جو خون کہ اُس میں سے نکلے آنکھ میں ٹپکائیں یا کوئی رگ اُسکے بازو کی رگوں میں سے کھو لکر خون لیکر کام میں لائیں دوسری قسم تو قرینہ یعنی

قرینہ کا اونچا ہونا اور ابھرتا جانا چاہیے کہ کبھی قرینہ تلخ سے اونچا ہو جاتا ہے اس طرح پر کہ اُسکا ابھرتا نظر آتا ہے جیسا تلخہ درد میں قرینہ سے اونچا ہو جاتا ہے اور جو فرق اس طبقے کے تو اور شور میں ہوتا ہے شور میں کہا جائیگا اور اس مرض کا یہ سبب ہے کہ غلط رنگی اس طبقے کے پنے آجائے اور اُسکے دبائے اور ابھارنے سے اس طبقے میں اونچان آجائے علاج پہلے خلط غلیظ چپ دار کے نکالنے کیوں کہ بدن کا منفیہ کریں اور تھقے کے بعد محلل چیزیں جیسا ذرور صفر اور شیاف احمر خاص عضو کے تھقے کے واسطے آنکھ میں لگائیں اور گرم پانیوں سے منھ دھوئیں اور اُنکے بخار پر سر جھکا میں میسری قسم شقاق یعنی پھینکا کہ قرینہ میں عارض ہو اس طرح پر کہ چاروں تہ پھٹ جائیں اور اُسکے پنے سے عنبیہ باہر نکل آئے اس علت کا مورسرج نام ہے اور اسکا بیان جدی فصل میں آئیگا چوتھی قسم قرینہ میں شقاق ایسی طرح پر پڑے کہ اوپر کی تہ جو باہر ہو پھٹ کر باقی تہیں اُسکے پنے سے باہر نکل آئیں اور عنبیہ اپنے حال پر ویسا ہی رہے اور اُسکی علامت ظاہر ہو اور اُسکی وہی تدبیر جو مورسرج میں آئیگی پانچویں اور چھٹی قسم قرصہ اور یاض کہ اس طبقے میں پیدا ہو اور جدی میں فصل میں انکے بیان آئیگا ساتویں قسم سرطان قرینہ یعنی درم سخت کہ سو مائے صفر اوی کے سبب سے اس طبقے میں ہو جائے اور اُسکی علامت یہ ہے کہ درد بہت شدت کے ساتھ ہو اور آنکھوں کی رگوں میں کھنچاؤ معلوم ہو اور درم کے رنگ میں سرخی سیاہی مائل اور تیرگی ظاہر ہو اور درد چھین کے ساتھ کنٹیون تک پہنچے خاص کر بہت سخت حرکت کر نیسے اور سر میں درد تکلیف ہو پنے اور کھانے کی خواہش نہ ہو اور اگرچہ یہ مرض علاج سے نہیں جاتا مگر جن تدبیروں سے درد اور مرض ٹھہر جائے اُنسے ہاتھ زور کریں تاکہ بری بری آفتیں پیدا نہ ہوں اور تدبیر یہ ہے کہ فصد کریں اور قوت کے موافق خون نکالیں اور طبیعت کو مارا لیں اور سلجھیں اقیمنونی سے بھی نرم کریں اور حسب وقت مادے میں سوزش اور جلن آئے اور درد بڑھ جائے شیاف ابض انڈے کی سفیدی میں ملا کر آنکھ میں ڈالیں اور خطمی اور جازمی اور مکوی تپی کو لکر و عن بنفشہ میں ملا کر لپ کریں اور تیز دوائیں کبھی نہ استعمال کریں جیسا کہ شراح نے اس بحث میں کہا ہے کہ جھکو تیز دوائوں کے استعمال سے پرہیز کرنا لازم اور ضرور ہے کیونکہ اُنسے ایسا درد اٹھیکہ طاقت سے باہر ہوگا اٹھویں قسم شور قرینہ یعنی قرینہ کی پھنسیاں جانا چاہیے کہ کبھی اس طبقے کی چاروں تہوں میں شور کا مادہ جمع ہو جاتا ہے پھر باہر کے سطح میں شور ہو جاتا ہے اور اُسکے احوال یعنی رنگ اور درد وغیرہ مختلف ہونگے جیسا مادہ کم یا زیادہ بھلا یا بُرا اور جس جس جگہ اور جیسا قوام میں ہوگا مثلاً اگر مادہ تھوڑا سا اور میٹھا ہوگا درد بہت کم ہوگا اور اگر مادہ بہت اور رقیق اور تیز ہوگا درد شدت سے ہوگا اور اسکا بہت خوف ہوگا اور مادے کی جگہ کا مختلف ہونا اس طور پر ہوتا ہے کہ جو پھنسی باہر کی تہ میں ہوتی ہے صاف اور سیاہ نظر آتی ہے بخلاف اُن پھنسیوں کے جو دوسری اور تیسری تہ کے پنے میں کہ وہ اس سبب سے کہ عنبیہ کے ادراک کو مانع آتی ہیں جو تیسری تہ کے پنے ہو سفید نظر آئیگی اور جو دوسری تہ کے پنے ہو سیاہی اور سفیدی میں بین میں ہوگی اور صاحب تذکرہ نے کہا پہلی تہ میں پھنسی اس سبب سے سیاہ ہوتی ہے کہ جو نور نکلتا ہے اُس سے دور ہے اور تیسری میں اس لیے سفید ہوتی ہے کہ نور جو اُس میں نکلتا ہے اُس سے نزدیک ہے اور دوسری میں بین میں ہوتی ہے کیونکہ اُس میں نور توسط ہے اور جانا چاہیے کہ جو پھنسی قرینہ کے باہر کی طرف ہو اور ثقبہ کے مقابل نہ ہو بہت سالم ہوتی ہے کیونکہ اگر مادے کی کثرت اور حدت سے قرینہ کے پھنسنے کی نوبت پہنچے تو اُس میں سے تھوڑا سا پھٹے اس سبب سے کہ قرینہ کے باہر کی تہ اُس کی دوسری تہوں کی نسبت بہت سخت ہے تو اُس میں سے تھوڑا سا

پھٹیکا اور لپھے ہونیکے بعد اگر اسکا نشان ثقبہ کے مقابل نہوگا مینائی کو مانع نہ آئیگا بخلاف اسکے کہ دوسری تھون میں پھٹنے کی نوبت پہونچے کیونکہ وہ تھون میں نسبت چنداں سخت نہیں انکے اجزا زیادہ پھٹ جاتے ہیں اور پھنسی جس تھون میں کہ ثقبہ کے مقابل ہو بہت بُری ہو کہ اچھا ہونیکے بعد اسکا نشان مینائی کو مانع ہوگا اور جو پھنسی کہ باہر کی تھون کے سوا اور تھون میں پھٹنے کی نوبت پہونچائے تو رعینہ پیدا کرتی ہے یعنی رعینہ اونچا ہو جاتا ہے علاج اس مرض کی تدبیر حال کے موافق اور ام اور قروح کے باب سے تلاش کریں یعنی فصد اور اسہال سے مادہ نیچے کی طرف جذب اور کم کریں اور ابتدا میں روادعات یعنی مادہ ہٹانے والی دوائیں استعمال کریں اور انتہا میں وہ شیاف ایضاً کہ اس میں کندر داخل ہو آنکھ میں لگائیں اور خطاط کی وقت شیاف حمرین استعمال کریں اور تھون قرینہ میں اور اسکی پھنسیوں میں یہ فرق ہو کہ تھون سخت اور مضبوط ہوتا ہے اور سلانی کے نیچے نہیں دبتا اور پھنسیاں سلانی سے دب جاتی ہیں اور آنسو اور درد سے خالی نہیں ہوتیں نوین قسم یہ ہے کہ قرینہ کے نیچے پیپا جاتے اور اسکو عربی میں کون المدہ تحت القرینہ کہتے ہیں اور اس بیماری کے تین سبب ہیں ایک یہ کہ اس طبقہ میں زخم پڑ جائے اور پھٹنے کی نوبت نہ پہونچے کہ پیپ باہر نکلا جائے اور وہ پیپا سی جگہ بند رہ جائے دوسرے یہ کہ شدت سے ہو جائے اور اسکے فضلے تحلیل نہوں اور پیپ نکریاں ٹھہر جائیں تیسرے یہ کہ صداع شدید اٹھے اور طبیعت فضلے کو اس طرف دفع کرے اور وہ اس جگہ میں ٹھہر کر پیپ بن جائے اس پیپ کی شکل نامنے کی شکل ہوتی ہے اور اسکا حال مختلف ہوتا ہے یعنی بعض قرینہ میں تھوڑی سی جگہ میں ہوتی ہے اور بعضی اُس میں سے بہت جگہ گھیر لیتی ہے یہاں تک کہ آنکھ کی تمام سیاہی کو شامل ہو جاتی ہے اور یہ بات بُری ہوتی ہے علاج جو چیزیں نفع اور تحلیل اعتدال کے ساتھ کرتی ہیں کام میں لائیں مثلاً ذرورہ صفر و قون کے دودھ میں یا مٹھی کے پانی میں یا اسی کے لعاب میں ملا کر آنکھ میں لگائیں اور مٹھی اور اکلیل کے نیگرم پانی سے گھری گھری آنکھ کو تگید کریں اور پیپ کو تحلیل اور خشک کرنے کے واسطے مارقیشا رضہ یعنی روپا کھی کہ سوہن کھی ایک قسم ہے اور اقلیمیا رضہ یعنی چاندی کا میل باریک کر کے آنکھوں میں ڈالیں یہ دونوں چیزیں اس باب میں اپنا نظیر نہیں رکھتی ہیں اور جاننا چاہیے کہ جیساں تدبیروں سے پیپ تحلیل نہو اس وقت دستکاری کی طرف توجہ ہون اور اسکا یہ طریق ہے کہ قرینہ کو اکلیل یعنی سیاہی کے گردے کی طرف سے اُس نشتر سے کہ وہ اس کام میں مخصوص ہے چیر ڈالیں اور گہرا شگاف ندین تاکہ آفت نہ پہونچے پھر اس شگاف میں سلانی کہ اسکو مت کہتے ہیں ڈال کر پیپ کو نکالیں اور اسکے بعد آنکھ کے زخم کا علاج کریں مگر جب تک کہ قوی حاجت نہ پڑے اور وہ پیپ مینائی کو مانع نہو دستکاری سے ہاتھ کھینچے رہیں ترکیب ذرورہ صفر کی ازروت مربی دسل درم ایلو از عرفان رسوت ہر ایک دو درم ہوا ایک درم کوٹ کر اور باریک کپڑے میں چھانکر دودھ میں یا اسکے سوا جو بیان کیا ہے ملا کر استعمال کریں۔

فصل طبقہ ملحمہ کی بیماریوں میں یہ طبقہ ایک پردہ ہے غضروفی سخت اور شفاف اور اسکا جرم غلیظ ہے اور ان عضلوں میں جو آنکھ کے ڈھیلے کو حرکت دیتے ہیں مل رہا ہے اور یہ طبقہ سفید اور چکنے گوشت سے بھر رہا ہے اور عشار صلب کہ تحف کے اوپر اور سر کی جلد کے نیچے ہوا اسکی شاخوں سے پیدا ہوا ہے اور آنکھ میں آکر موٹا ہو گیا ہے اور آنکھ کے سب اجزا ڈھانپ لیے ہیں سواے قرینہ کے کہ اسکے گردا گرد مضبوط لگ رہا ہے اور اتحام پایا ہے یعنی ملگیا ہے اس واسطے ملحمہ کہلاتا ہے فائدہ جو کچھ اور بیان کیا ہے کہ یہ طبقہ عشار صلب سے جو تحف

کے اوپر ہو اس میں سے نکلتا ہو وہ بقراط کے قول کے موافق ہے اور رازی نے کہا اس واسطے طمہ کا ورم جیکہ شدت سے ہوتا ہے آنکھ کے گردا گرد سے بڑھ کر رخسار سے تک پہنچتا ہے مگر ارجحانس اور زوفس یہ کہتے ہیں کہ جو عشا صلب کہ قحف کے اندر ہے یہ طبقہ اس میں سے نکلا ہے اور یہ دلیل لاتے ہیں کہ رد شدید میں ذہن میں تغیر آنیکی نوبت پہنچتی ہے اور یہ کچھ بات نہیں کیونکہ عشا خارجی کا الم بھی ذہن اور سب حواس میں تغیر لاتا ہے اس سبب سے کہ دماغ کے نزدیک ہے جیسا اس صداع میں کہ چوٹ کے سبب پیدا ہو دیکھا جاتا ہے اور بعضے اس طبقے کو مع شکلیہ اور عنکبوتیہ کے طبقوں میں شمار نہیں کرتے اور اُنکے نزدیک طبقے چار ہوتے ہیں اور اس طبقے میں جو بیماریاں پڑتی ہیں وہ چودہ ہیں بعضی اس میں خاص ہیں اور بعضی خاص نہیں اور نو قسم اسی فصل میں بیان کی جاتی ہیں جیسے رد اور طرفہ اور طرفہ اور سبل اور انتفاخ اور جسا اور حکہ اور دو قہ اور تو ثہ اور باقی اپنی اپنی جگہ جدی جدی فصلوں میں مذکور ہوتی ہیں کیونکہ اس بحث میں اس واسطے کہ مطلب آسان حاصل ہو مصنف کی تابعداری پسند نہ آئی باوجودیکہ مقصود سر مو بھی نہیں چھوٹا پہلی قسم رد کے بیان میں یعنی آنکھ دکھنا اور وہ طمہ کے ورم کرنے سے مراد ہے اور رد حقیقی اس کو کہتے ہیں کیونکہ کبھی رد کا لفظ مجازاً اس سرخی پر کہ آنکھ میں خبار اور دھوئیں اور آفتاب کی گرمی کے سبب ہو جائے اور ورم کے ساتھ نہ بولتے ہیں اور جاننا چاہیے کہ شیخ رحمہ اللہ اور جو اسکے تابع ہیں یہ کہتے ہیں کہ طمہ کا ورم گرم ہو خواہ سرد اس کو رد بولتے ہیں اور قدمانی یہ لفظ اس طبقے کے گرم ورم کے ساتھ مخصوص رکھا ہے اور طبقے کے ورم سرد کے اوپر تکرد کا لفظ بولا ہے اور یہ اطباء کی اصطلاح ہے مگر لغت کے اعتبار سے جو نسا رد آنکھ میں ہو جائے رد کہلاتا ہے اور اس مرض کا نام لازم کے نام پر رکھا ہے جیسا عرب کے محاورے میں بولا جاتا ہے رد المرجل جبکہ آنکھ جوش کر آتی ہے اور رد کو اسکے سبب کے موافق کہ خون سے ہو یا صفر یا بلغم یا سودا یا رخ سے ہو ہم پانچ نوع میں بیان کرتے ہیں پہلی نوع رد مومی اسکی علامت یہ ہے کہ آنکھ بہت ورم کی ہوتی اور سرخ اور پھولی ہوتی اور کھنچی ہوتی ہوگی اور سیل بہت سا آئیگا اور گین مواد سے بھر رہی ہوگی اور کنپٹیوں میں درد اور ضربان ہونگے اور خون کی سبب علامتیں ظاہر ہونگی علاج اگر کوئی امر مانع نہ ہو پہلے جس طرف کہ رد ہو اسی طرف فصد کھولیں اور اگر فصد کا کوئی مانع ہو گدی پر حجامت کریں اور خون نکلانے کے بعد ہلیہ آلو شاہترہ انبلی کے جو شانڈے سے طبیعت نرم کریں اور تنقیہ کے بعد شیاف امیض انڈے کی سفیدی میں یا میٹھی کے لعاب میں یا عورتوں کے دودھ میں گھسکر آنکھ میں لگائیں مگر شیاف کو پانی میں استعمال نہ کریں کیونکہ جیسا شیاف مذکور اور سب لعابی چپ دار چیزوں کا استعمال بدن اور سر کے تنقیہ سے پہلے منع ہے اسلیے کہ کبھی بہت کھنچنے سے نٹو اور الشقاق اور تامل کی نوبت پہنچتی ہے جیسا صاحب ذخیرہ نے کہا جو طبیب کہ رد میں استفراغ کے پہلے لگانے کی دو امین استعمال کرتا ہے بہت بڑی خطا کرتا ہے ویسا ہی رد کی ابتدا میں پانی آنکھ میں پہنچانا بھی منع ہے کیونکہ مادے کو پچا رکھتا ہے اور آنکھ کے پردوں کو کثیف کرتا ہے اور پٹھے کو ضرر پہنچاتا ہے اور اور بھی بہت سے ضرر کرتا ہے اور تنقیہ کے بعد آنکھ کی تقویت اور روع مواد یعنی مادہ ہٹانیکے لیے صندل و رسوت اور آقا یا اور مایشا سبز و ہنیے کے پانی میں لیپ کریں اور غذا میں ترش اور شیرین اختیار کریں جیسا انار اور زرشک اور انبلی شکر کے ساتھ ملا کر اور اُنکے مانند کیونکہ یہ غذا خون کی تیزی کو اکھاڑتی ہے اور اُسکے جوش کو بجھاتی ہے لیکن صرف ترشی ندینی چاہیے کیونکہ طبقہ طمہ عصبانی ہے اور عصب کے واسطے کوئی چیز ترشی سے

کو اکھاڑتی ہو اور اس کے جوش کو بجھاتی ہو لیکن صرف ترشی نہیں چاہیے کیونکہ طبقہ ملتئمہ عصبانی ہو اور عصب کی واسطے کوئی خیر ترشی سے زیادہ ضرر نہیں رکھتی
ہو دوسری نوع رمد صفر اومی کے بیان میں اور اسکی یہ علامت ہو کہ ورم اور پھولنا اور کھینچنا اور سرخی اور میل آنا اور آنسو بہنا خون کی نسبت اُس میں بہت
کم ہو مگر درد اور جلن اور چھین زیادہ ہوتی ہو اور جاننا چاہیے کہ آنسو صحت کی حالت میں گرم ہوتے ہیں لیسے کہ اُن میں ہضم ہو چکا ہو اور مدین سرد ہوتے ہیں کیونکہ
بدون ہضم کے آتے ہیں علاج مطبوخ ہلیلہ سے جس کا رمد موسیٰ میں ذکر آیا ہو طبیعت کو نرم کریں اور سرد چیزوں کے پانی جیسا شیرہ کاسنی اور تخم پالک
اور کدوے سبز اور سبز دھنیے کی تپتی آنکھ پر لگائیں اور بہیدانہ اور اسبغول کا لعاب اور لکڑیوں کے پینے کا دودھ اور انڈے کی سفیدی آنکھ میں ڈالیں اور
جس وقت درد کی شدت ہو شیاف کا فوری ایونی آنکھ میں لگائیں فائدہ جو بیماری کہ بہت سخت درد کے ساتھ ہو پہلے درد کے تھامنے کی فکر کریں کیونکہ
درد عضو کی قوت کو ضعیف کرتا ہو اور طبیعت کو مرض کے دفع کرنے سے پھیر دیتا ہو اور مواد کو کھینچتا ہو اور ان سب صورتوں سے مرض بڑھتا ہو مگر
مخدرات کے ہمیشہ استعمال کرنیکی اجازت نہیں کیونکہ ہمیشہ سچیں کرنا بہت آفتیں برپا کرتا ہو جیسا حیلہ البرمین جالینوس نے کہا ہے کہ میں نے ایک قوم
کو دیکھا جبکہ طبیبوں نے مخدرات کا استعمال آپر ہمیشہ کیا اس کے بعد انکی بنیاتی اصلی حالت پر نہ آئی لیکن اسی وقت سے انکی بنیاتی میں اندھیرا شروع
ہو کر ایک عرصے تک باقی رہا پھر بہت دنوں کے بعد ان میں سے بعضوں کی آنکھوں میں پانی اتر آیا اور بعضوں کی بنیاتی کم ہو گئی اور بعضوں کو سب ان
کی بیماری پیدا ہوئی تیسری نوع رمد بلغمی کے بیان میں اسکی یہ علامت ہو کہ بہت پھولنا اور بوجھ شدت سے ہونا اور میل اور آنسو بہت آنا اور
سونکی حالت میں دنوں بلکین اسپین چپٹ جانا اور سرخی کا کم ہونا علاج نضح کے بعد تھقہ داغ کے لیے جو با وریا رجات دین اور مادے کی روع
اور تحلیل کی واسطے ایلو اور سوت بول اقا قیاز عرفان گلاب میں ملا کر پیشانی اور پلک کی پشت پر لپ کرین جالینوس کہتا ہو ایلو آنکھ کے اور ام کو نفع رکھتا
ہو کیونکہ جو اسکی طرف کھینچا کرتا ہو اُسکو ہٹاتا ہو اور جو آچکا ہو اُسکو تحلیل کرتا ہو اور نضح اور تحلیل کی واسطے مٹھی دھونی کا لعاب اور اسی کا لعاب آنکھ میں
ڈالیں اور اس کے بعد جب دوسرا تیسرا دن گزر جائے اور مرض انتہا کو پہنچے تو ذرور ابض آنکھ میں بھرن اور ذرور کے استعمال میں توقف کرینکا
حکم اس واسطے کیا ہو کہ یہ ذرور تحلیل بہت کرتا ہو اور محلات کا خصوصاً اگر قومی ہو استعمال اور ام میں انتہا سے پہلے جائز نہیں اور مٹھی کے دھونیکا
یہ طریق ہو کہ مٹھی کو مٹھے پانی میں ڈال کر دوپہر رکھ دین پھر اُس پانی کو خال ڈالیں اور دوسرا پانی جو مٹھی سے مِس گنا ہوا اُس میں ملا کر چائیں کہ آدھا
رہ جائے پھر اُس لعاب کو لیکر کام میں لائیں ترکیب ذرور ابض کی انزروت لیکر پس لین اور گدھی کے دودھ میں یا لکڑیوں کے پینے کے
دودھ میں گوندھ کر جھاڈکی لکڑیوں پر رکھ کر ایسے نور میں جو ٹھنڈا ہو نیکیے قریب ہو رکھ دین تاکہ انزروت ان لکڑیوں پر سوکھ جائے پھر نکال کر ایک
حصہ اس انزروت میں سے اور ایک حصہ کی چوتھائی نشاستہ لیکر اُس میں ملا کر باریک پس لین اور ممکن ہو کہ ملکوں کے چپٹ جانے سے
اور میل کی رعایت سے تھوڑی سی مصری بڑھالین اور بعضے انزروت کو اس طرح پر دبر کرتے ہیں کہ دودھ میں پسکر دھوپ میں سکھالیتے
ہیں اسی طرح تین بار کرتے ہیں پھر ترکیب میں داخل کرتے ہیں اور سکھلانے کے وقت جس چیز کو کہ اُس میں انزروت ہو احتیاطاً
ڈھانپ کر رکھیں کہ گرد و غبار نہ پڑے چوتھی نوع رمد سوداومی کے بیان میں کمال اس نوع کو رمدیاس کہتے ہیں اور اسکی

یہ علامت ہے کہ آنکھ خشک اور بھاری اور رنگ میں سیاہی مائل ہو اور چھین معلوم ہو اور بیماری طول کپڑے اور لپکون میں سُرخ آجائے اور ممکن ہو کہ شاذ و نادر ملتحمہ میں بھی سُرخ آئے اور یہ مادہ اکثر صداع کے ساتھ ہوا کرتی ہے خاص کر اگر بیمار کا مزاج سوداوی ہو اور دماغ میں خشکی ہو علاج دماغ میں رطوبت پہنچانے کے لیے غذائیں رطوبت پیدا کرنے والی جن سے اچھے اخلاط پیدا ہوں اور ان کا ذکر بالیخولیا میں آیا ہے کھائیں اور آتش جو سپین اور بنفشہ نیلو فر برگ خطمی برگ کدو کشک جو کا جو شانہ سر کے مقدم پر گرائیں اور اسی جو شانہ پر انکباب کریں اور حمام کرنا ضروری سمجھیں اور روغن بنفشہ اور دودھ تازہ ناک میں کھینچیں اور بیدارنے کا لعاب آنکھ میں ڈالیں اور بابونہ بنفشہ السی روغن نیلو فر کے ساتھ ملا کر آنکھ پر لپ کرین اور شیاف دینارگون آنکھ میں لگائیں اور خلط کے رطوبت پہنچانے سے پہلے استفراغات اور محملات سے پرہیز واجب سمجھیں کیونکہ رطوبت پہنچنے سے پہلے تفتہ خشکی بڑھانے کا اور مادہ میں غلط زیادہ کر گیا ترکیب شیاف دینارگون کی سفیدہ اقلیمیا ہر ایک دس درم انیون ایک درم کیترا ڈیڑھ درم نشاستہ ایک درم سکو کوٹ کر شیاف بنالین پانچون نوع رمدیجی کے بیان میں اور اسکی علامت یہ ہے کہ آنکھ کھینچی رہے اور گرانی اور آنسو بالکل نہوں اور کبھی درد کے سبب سُرخ بھی ہو جاتی ہے علاج بابونہ اکیلل فرنگوش کو پکا کر اسکا پانی آنکھ کے اوپر گرائیں اور سبوس اور جاو رس سے تکید کریں اور حمام محل استعمال کریں اور جاننا چاہیے کہ کبھی ملتحمہ میں اسباب خارجی سے جیسے آفتاب کی گرمی کا لگنا اور بہت تیز روشن چیزوں کی طرف دیکھنا اور آنکھ کی مانند حرارت آجائے اور رمد پیدا ہو اور یہ بیماری ایک قسم رمد مجازی کی ہوتی ہے اور اسکو تکرر بھی کہتے ہیں اور اسکی عادت ایسی ہوتی ہے کہ اکثر تین یا چار دن میں یعنی جس وقت سبب دور ہو جائے بدون علاج کے خود بخود دور ہو جاتی ہے اور اسکو واسطے کہتے ہیں کہ اسکے علاج میں جلدی نہ کریں جب تک کہ خود بخود دور نہ ہو جائے اور دوانہ کریں کیونکہ اسکا علاج سبب کا دور ہونا ہوتا ہے اور بس اور جس وقت سبب کا دور کرنا کافی نہ ہو علاج کی طرف توجہ کریں اور اس مرض کی یہ علامت ہے کہ سبب گزر چکا ہو یا موجود ہو اور تھوڑی سی سُرخ اور طبع آنکھ میں معلوم ہونا اور آنسو آنے کا علاج اگر تین چار دن میں زائل نہ ہو یا جو دیکہ سبب موقوف ہو چکا ہو تو اس وقت فصد کرنا چاہیے اور اسہال کی واسطے ہللیہ آلو پکا کر اطماس ترنجبین اس میں ملا کر پلانا چاہیے اور شیاف ابیض آنکھ میں لگانا فائدہ جو رمد برف کے ہمیشہ دیکھنے سے ہو جائے اسکو مع علامتوں اور علاج کے قیور کی فصل میں ہم بیان کرینگے جاننا چاہیے کہ جس رمد میں پلک کے چمٹ جائیں خوف ہو تفتہ اور تبدیل کے بعد شیاف ابیض اور شیاف آبار اور ذرور ابیض کہ جو انزروت اس میں داخل ہو وہ انزروت لڑکیوں کے پینے کے دودھ میں مدبر ہو آنکھ میں لگائیں اور جبکہ آنکھ میں سے دوا اثر کرینگے بعد نکل جائے اور آنکھ اس سے پاک ہو جائے تو اس وقت میں ایک سلانی روغن گل میں بھر کر آنکھ میں لگائیں اور آنکھ کے اوپر ایک گدی پر چھ بانڈھیں تاکہ لمبانی سے محفوظ رہے اور رمد کے اقسام سے کوئی ایسی نہیں کہ اس میں روغن استعمال کیا جائے مگر یہی قسم اور النفاق میں بھی بیان کرینگے کہ جس وقت آنکھ میں نہایت سُرخ ہو اور پلک پھٹ جائے اور چھل جائے اس بات کا خوف ہو کہ پلک چمٹ جائے اور جبکہ ایسا حال ہو جلد تدارک کریں دوسری قسم طرفہ وہ ایک سرخ نقطہ ہوتا ہے یا سیاہ یا نیلا کہ ملتحمہ میں ہو جاتا ہے اور اسکے چار سبب ہوتے ہیں ایک یہ کہ پلایا پچھوٹ آنکھ کے اوپر لگے اور اسکے سبب بعضی بار ایک رگین پھٹ جائیں اور ان سے خون نکل کر ملتحمہ کے پتے ٹھہر جائے اور کبھی اسکے ساتھ ملتحمہ بھی پھٹ جاتا ہے

دوسرے یہ کہ امتلا اور کھینچنے کی شدت سے رگیں پھٹ جائیں تیسرے یہ کہ خون جوش میں آنے اور تیزی اور زیادتی کے سبب آنکھ کی طرف مائل ہو کر ملتحمہ کے اجزا میں آجائے چوتھے یہ کہ بہت زور سے چیننے کا اور سخت حرکت اور تسلی کی شدت اور دم روکنے کا اتفاق پڑے اور دلغ کے امتلا اور خون جوش میں آنے کے سبب طرفہ پیدا ہو جائے اور جس طرفہ کا سبب ضعیف ہوتا ہو تھوڑی مدت میں بدون علاج کے خود بخود دور ہو جاتا ہے اور جس کا سبب قوی پیدا کرتا ہے وہ علاج کی احتیاج رکھتا ہے علاج امانہ اور تنقیہ کے لیے رگ قیفال کھولیں اور مطبوخ ہلیلہ کے ساتھ طبیعت کو نرم کریں اگر سقمونیا کو اس مطبوخ کے اوپر سردار و کرین مناسب ہو مگر ایاریجات کو ہرگز استعمال نہ کریں اور حقنہ نہایت مفید اور درد کے تھامنے اور مادے کو چکانے کے لیے دودھ اور جو احباب مناسب ہیں نیگرم کر کے آنکھ میں ڈالیں اور ایک روئی کا پھل اندھے کی سفیدی اور زردی میں بھر کر آنکھ کے اوپر رکھ کر بائندھ دین اور چت لٹائیں اور جب تک درد نہ تھکے یہی تدبیریں کیے جائیں اور درد ٹھننے کے بعد ابتدا میں کبوتر کے بازو کا خون گرم آنکھ میں ڈالیں اور اگر مادہ ہٹانے کی واسطے گلارمنی طین اور طین قیو لیا گرم پانی میں گھس کر خون مذکور میں ملائیں بہتر ہے پھر جس وقت مرض گھٹنے لگے کنڈر بول اشق زعفران تحلیل کے لیے خون مذکور میں ملائیں بلکہ اگر تحلیل کی نہایت ضرورت ہو ہر تال زرد اور سرخ کبوتر کے بازو کے خون میں ملا کر آنکھ میں لگائیں اور موزیدانہ نکال کر اور لکڑی پتی اور نیپیر تازہ اور تھوڑا سا نمک سنگ آپس میں ملا کر آنکھ کے اوپر ضماد کریں اور صغیر اور زوفافے خشک پکا کر تلمید کریں اور جہاں علاج کی احتیاج ہو وہاں علاج کرنے میں دیر نہ کریں کہ شاید وہ خون پتھر اور سخت ہو کر ہرگز ہرگز تحلیل نہ ہو اور صورت میں بگاڑ باقی رہے اور کبھی اسکے پاس کے اجزا متعفن ہو کر قرعہ ہو جاتا ہے اور آنکھ کے سبب اجزا میں پہنچ جاتا ہے تیسری قسم ظفرہ طاے معجمہ اور فاکے فتحے سے اور طا کے ضمہ اور فاکے سکون سے بھی آتا ہے اور اطباء میں یہی مشہور ہے کیونکہ اسکو سفیدی اور سختی میں ظفرہ سے تشبیہ کرتے ہیں اور اسی سبب سے فارسی میں ناخنہ کہتے ہیں اور ظفرہ ایک زیادتی عصبانی ہے جو ملتحمہ کے اوپر پیدا ہو جائے اور اکثر بڑے کونے میں جہاں کی طرف ہو شروع ہوتا ہے اور ممکن ہے کہ چھوٹے کونے سے یا دونوں طرف سے شروع ہو اور اسکے احوال طرح طرح پر ہوتے ہیں کبھی تھوڑا سا بڑھ کر ٹھہر جائے اور کبھی ملتحمہ کے اوپر ہمیشہ بڑھتا ہے یہاں تک کہ قرنیہ پر جا پہنچتا ہے اور پتلی کو ڈھانپ لیتا ہے اور جاننا چاہیے کہ ناخنہ چار قسم کا ہوتا ہے ایک تو رقیق جیسے جھلی ہوا کرتی ہے اور ملتحمہ کے دائیں یا بائیں یا اوپر یا نیچے سے پیدا ہوتا ہے اور کونے کے ساتھ خصوصیت نہیں رکھتا اور اس سبب سے کہ اس قسم کا ظفرہ کسی طرف معین سے خصوصیت نہیں رکھتا اور اسی سبب سبل سے مشابہ ہوتا ہے اور دونوں کا فرق بیان کرنا ضروری ہوا اور وہ اس طرح ہے کہ سبل آنکھ کے سبب طرفوں سے پیدا ہوتی ہے اور گولائی کے ساتھ قرنیہ کے گرد پھیل جاتی ہے اور ظفرہ ایک طرف سے ہرگز تجاوز نہیں کرتا اور ہرگز اس میں گولائی نہیں آتی اور ظفرہ جس جگہ سے پیدا ہوتا ہے جڑ کے مانند ہوتا ہے اور دوسری طرف سے شاخوں کی طرح پھیلا ہوا ہوتا ہے اور سبل میں جڑ اور شاخ کا امتیاز نہیں ہوا کرتا علاج قیفال کی فصد کریں اور اسہال کے لیے ایاریج دین اور تنقیہ کے بعد اسکو تحلیل کر کے لیے شیاف ویزج اور دینار گون اور باسلیقون اکبر آنکھ میں لگائیں اور ان دواؤں کو جب آنکھ میں لگائیں کہ پہلے جام کر لیا ہوا اور ظفرے کو نرم کر چکے ہوں تاکہ نرمی کے سبب دوا کا اثر خوب مانے ترکیب شیاف ویزج کی اسکو شیاف اسود بھی کہتے ہیں یہ ہر سر نہ زنگار شادخ ہر ایک ڈیڑھ درم اقلیمیا دہ درم اشق بیکینیج

دار فلفل ہر ایک ڈیڑھ درم اشق اور سببینج کو پرانی شراب میں گھس لین اور باقی اجزا کو کوٹ چھان کر اُس میں ملا کر شیاف بنائیں ترکیب شیاف
دینارگون کی جو بیان کام آتا ہو شکر زرد اشق ہر ایک ایک جز و مرز عرفان زرد چوب ہر ایک جز و کی ایک چوتھائی
سبکو کوٹ کر اور چھان کر پانی میں گوندھ لین اور اس سبب سے کہ یہ شیاف دینار کے رنگ پر ہوتا ہے اس نام سے بولا جاتا ہے دوسری قسم کا طفرہ وہ ہے
کہ بڑے کوٹے کے گوشت سے جسکو وہ دبوتے ہیں شروع ہوا اور قرینہ کے کنارے پر کہ سیاہی کی حد وہاں تک ہوتی ہے پونچر غلیظ ہو جائے اور
ٹھہر جائے اور اس قسم کا طفرہ اکثر ہمیں ٹھہر جاتا ہے اور سیاہی تک نہیں تجاوز کرتا ہے اس واسطے کہتے ہیں کہ جب تک یقیناً معلوم نہ ہو کہ سیاہی پر پونچ
جائے گا اسکے علاج پر ہاتھ نہ ڈالیں اور اسکی تھوڑی سی ایذا پر صبر کریں کیونکہ قومی دواؤں کے استعمال سے قوت بنیاتی ضعیف ہو جاتی ہے اور بڑی
محلل دوا اس قدر جرم غلیظ کو تحلیل کر سکتی ہے حالانکہ اسکا ہونا بنیاتی کو منع نہیں کرتا لیکن اگر یہ جانیں کہ سیاہی کے اوپر پونچا چاہتا ہے اس وقت میں
جو دوا پہلی قسم میں بیان ہے اجازت ہے کہ اسکو آنکھ میں لگائیں تاکہ حد قہ یعنی سیاہی پر پونچ کر بنیاتی کو مانع نہ ہو تیسری قسم وہ ہے کہ سیاہی کو ڈھانپنے
اور بنیاتی کو ضرر پہنچانے البتہ اسکا علاج کشط ہے یعنی تراش کر اٹھا لینا اور کشط کا طریق اس طرح ہے ہوتا ہے کہ طفرہ کو صنارت سے یعنی دوا کہ خمدار
جو اس کام میں مخصوص ہیں ملتحمہ کے اوپر سے اٹھا لین پھر اسکے نیچے سلاتی جو اس کام میں مخصوص ہے یا مرغ کا پرچر کٹیف سے ڈال کر چٹ سے اٹھا
لین تاکہ سب اٹھ آئے اور کچھ اُس میں سے ملتحمہ پر لگا ہوا باقی نہ رہے پھر اسکو کاٹ کر اٹھا لین اور کٹے وقت بہت احتیاط کرنی چاہیے تاکہ کوٹے کا گوشت
نہ کٹ جائے کیونکہ اگر اس گوشت کا ٹکڑا کٹ جاتا ہے تو ہمیشہ آنسو بہا کرتے ہیں اور ممکن ہے کہ رطوبت بیضیہ بہا کر آنکھ اندھی ہو جائے اسلیے کمال پر واجب ہے
کہ طفرہ کو لچھ سے یعنی کوٹے کے گوشت سے پہچان لے تاکہ اسکو نہ کاٹے اور فرق یہ ہے کہ طفرہ سفید اور عصبانی اور سخت ہوا کرتا ہے اور لچھ سرخ او
نرم ہوتا ہے اور ممکن ہے کہ ناخنہ بھی سرخ ہو مگر اسکی سرخی ملتحمہ کی سرخی سے مشابہ نہیں ہوتی اور یہ حکم کہ طفرہ کو چٹ سے اٹھا کر کاٹیں اور باقی پھوڑا
اسلیے ہے کہ اگر تھوڑا باقی رہ گیا خوف ہے کہ پھر عود کر آئے اور جاننا چاہیے کہ اس قسم کا طفرہ دو طرح پر ہوتا ہے ایک یہ کہ ملتحمہ کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو بلکہ
جدا ہو اور تیز من اسکے دوسرے یہ کہ اُس میں لگا ہوا اور چٹا ہوا حاصل یہ ہے کہ جو تیز ہو سکتا ہے آسانی کے ساتھ صنارتوں سے اٹھا آتا ہے اور اگر
چٹا ہوا ہوتا ہے اسکے جدا کرنے کی یہ تدبیر ہے کہ پہلے طفرہ کو ایک جگہ سے کاٹیں تاکہ اس کام کا آلہ اُس میں جاسکے اور ناخنہ کو ملتحمہ سے جدا کر دے پھر سلا
ڈالکر اور لوہے کے آلہ سے جبہ تیز نہو کاٹ ڈالیں اور یہ قاعدہ یعنی ناخنہ کو آہستہ اٹھانا اور جدا کرنا کمال تجربہ کار خوب جانتے ہیں فائدہ تراشنے کے
بعد نمک و زریہ چبا کر اسکا پانی آنکھ میں ٹپکائیں تاکہ دلغ ہو جائے پھر مرغ کے بیضے کی زردی روغن گل میں ملا کر آنکھ کی پشت پر لگائیں تاکہ آنسو
کو تسکین کرے اور حکم کریں تاکہ ہر وقت تیلی کو ہلاتا رہے اسلیے کہ پلک ملتحمہ پر نہ چھٹ جائے دوسرے دن کھول کر نمک و زریہ چبا کر اسکا پانی آنکھ میں ٹپکائیں
اور تین دن کے بعد روشنائی اور باسلیقون اور انکے سوا جو چیز مناسب ہو آنکھ میں لگائیں اور جب ناخنہ ملتحمہ سے تمام و کمال نہ تراش سکیں اس صورت میں بہتر ہے
کہ جتنے کو تراش سکیں تراش ڈالیں اور جتنا باقی رہے اسکو باسلیقون وغیرہ سے تدارک کریں اور جو آنکھ میں لگائیں جام کے بعد لگانا چاہیے اور جب وقت ترا
کا ارادہ کریں پہلے استفراغ کے ساتھ بدن اور دماغ کو پاک کر لیں تاکہ مضرت نہ پہنچے چوتھی قسم نادر وقوع طفرہ ہے کہ دوتہ والا ہوتا ہے

ایک باہر کی طرف اور ایک اندر باہر کی تہ اسکی طبقہ ملتحمہ کے کنارے نکلتی ہے اس طرح پر کہ ملتحمہ کو پکڑے رہتی ہے اور اندر کی تہ اس حجاب میں کہ آنکھ کو محیط ہے یعنی طبقہ صلبیہ سے لگی رہتی ہے کیونکہ طبقہ صلبیہ کے کنارے اندر کی طرف سے اُلٹکر باہر نکلے ہیں اور اس جگہ میں کہ اس ناخنہ کا مبداء ہے ظاہر ہوے ہیں اس واسطے کہتے ہیں کہ اس طبقہ ظفرہ کو لوہا نہ لگائیں کیونکہ صلبیہ کٹ جائیگا اور صلبیہ کا کٹ جانا کہ از پیدا کرتا ہے اور یہ بات پوشیدہ نہیں کہ اگر از ان امراض حادثہ میں سے ہے کہ چار دن میں تمام ہوتے ہیں خواہ اچھے ہوں یا ہلاک کر دین چوتھی قسم سبب یہ ایسی بیماری ہے کہ آنکھ میں رگین سرخ ہو جائیں اور خون غلیظ اور بخارات کثیف سے بھر جائیں اور آنکھ میں خارش پیدا ہو اور یہ مرض اس اعتبار سے کہ کس کس جگہ سے پیدا ہوتا ہے دو طرح پر ہو ایک یہ کہ مادہ ملتحمہ کے اندر کی رگون میں جمع ہوتے اور اسکے سبب رگین پھول جائیں ابھر کر سرخ ہو جائیں اور قرینہ کے اوپر باہر کی طرف ایک پردہ جیسے ابر ہو سرخ رنگ پیدا ہو جاتا ہے اور اس سبب کہ یہ رگین مذکورہ قحف کے اندر سے نکل کر آتی ہیں اس قسم میں دماغ کے اندر جلن اور در و ضربان کے ساتھ ہوا کرتا ہے اور چھینک تکلیف دیتی ہے اور آنکھ کے اندر گہراؤ میں درد ہوتا ہے دوسرے یہ کہ مادہ ملتحمہ کے باہر کی رگوں میں جو قحف کے خارج سے نکل کر آتی ہیں آجائے اور اسکے سبب یہ رگین سرخ اور بھری ہوئی اور ابھری ہوئی نظر آئیں اور ممکن ہے کہ قرینہ کے اوپر بھی ایک پردہ جیسا دھواں ہو پیدا ہو جائے اور اس قسم میں اس سبب کہ جن رگون میں مادہ ہے وہ قحف کے خارج سے نکلے ہیں دونوں رخسارے سرخ ہو جاتے ہیں اور دونوں بھونہیں گرمی اور درد ہمیشہ رہا کرتے ہیں اور کپٹیوں میں ضربان شدت ہوتے ہیں اور جس وقت بیچے کی پلک کو اپنی طرف کو کھینچے ایسا معلوم ہو کہ سبل کی رگین ملتحمہ کے اوپر سے اٹھتی ہیں اور دونوں طرح میں سیار آفتاب و چراغ کی طرف نہیں دیکھ سکتا اور جانا چاہیے کہ سبل سبب اور علامتوں کے اختلاف سے تین طرح پر ہوتا ہے اس واسطے دوسری تقسیم میں تین نوع میں ہم بیان کرتے ہیں پہلی نوع سبل طب اسکایہ نشان ہے کہ آنسو ٹپکتے رہیں اور پلوں میں نہایت رطوبت ہو اور جو کہ اس نوع کا مادہ اکثر اندر کی رگوں میں ہوا کرتا ہے جیسا ہم پہلی قسم میں بیان کر آئے ہیں اس سبب آنکھ کے قعر میں در و ضربان کے ساتھ اور پھینکین پانی آنا اسکے لوازم میں ہوتا ہے اور اس نوع کا علاج اٹھانے اور ترشے کے ساتھ نہیں کر سکتے کیونکہ یہ رگین ملتحمہ کے اندر میں صنارہ سے اسکا اٹھنا غیر ممکن ہے دوسری نوع سبل یا بس اسکی یہ علامت ہے کہ غشاء سبل کے سوا اور کوئی چیز جیسے آنسو ہنا اور پلوں میں تر ہونا ظاہر ہو اور اس نوع میں خشکی کی یہ وجہ ہے کہ مادہ غلیظ ہے نہ یہ کہ رطوبت آ جاتی علاج دماغ جو اس بیماری کا چشمہ ہے اسکے تنقیہ کی واسطے رگ قیفاں کھولیں اور ایارج وغیرہ سے طبیعت کو نرم کریں اور تنقیہ کے بعد تلطیف مادہ کے لیے شکم خالی ہونے پر حمام کرتے رہیں اور کحل تیز اور جلا دینوالے جیسا باسلیقون اور اسکے مانند آنکھ میں لگائیں بشرطیکہ کوئی امر مانع نہ ہو اور کحل کے استعمال میں سبل کی رقت اور غلظت کا لحاظ رکھیں مثلاً اگر سبل رقیق ہو شفاف دینارگون اسکو دور کر دیتا ہے اس سے زیادہ قوی استعمال نہ کریں اور اسی پر قیاس کرنا چاہیے اور اگر سبل یا بس ہو دو الگائیے پہلے اور اسکے بعد بھی حمام میں جائیں اور دوسری تمیزین جوظفرہ نرم کرنے کے لیے بیان کی ہیں کام میں لائیں تاکہ مادہ غلیظ نرم ہو جائے اور دو کا اثر جلد قبول کرے اور جہاں کہیں سبل کے ساتھ درد گرم بھی پیدا ہو جائے آنکھ کے اوپر کوئی دوا سرد نہ لگائیں اور مادے کے سفراغ اور کھینچ لینے میں مشغول رہیں اور زردہ بھینسرخ آنکھ کی پشت پر لگائیں اور زردہ بھینسرخ استعمال کریں اور مد اگرچہ نہایت گرم ہو شفاف ابض اور ملکا یا

ہرگز نہ لگائیں اور شادینج عدسی مغسول پر کتفا کریں اور جب تک کہ رد دور نہ تیز دو آئین بھی دور رکھیں اور جو چیز کہ سبل اور رد گرم دونوں کو مفید ہو جیسے شیاف سماق استعمال کرنا چاہیے فائدہ بخار انگیز کھانے جیسے باقلا اور پیاز اور لہسن اور مسورا اور گندنا اور غلیظ اور سرد غذا آئین جیسے مچھلی اور گائے کا گوشت سبل کے سبب قسم میں منع ہیں اور ایسا ہی شراب و رو دھوا اور جو چیز آئین سے بائین اور ٹھانی نقصان پہنچاتی ہے اور گرد اور دھواں اور بہت کلام کرنا اور چلانا اور آگ کی روشنی کو دیکھنا خوب نہیں اور بہتر یہ ہے کہ اس بیماری والے کا سر ہانا اور پجار رکھیں اور چت لیٹنے سے اور سر جھکانے سے منع کریں تیسری نوع جو سبل کہ مستح اور غلیظ ہو کر پانا پڑ جائے اور سیاہی کو دبلے اور باصرہ کو اسکے طبعی کام سے مانع آئے اور یہ دو حال سے باہر نہیں ایک یہ کہ بہت گاڑھی اور مضبوط ہو اور بیانی کو بہت روکے اور آنکھوں کی رگیں شدت سے پھول جائیں دوسرے یہ کہ اس رجبے کو پہنچا ہو اسکی وہی تیسری کہ بیان ہو چکی مگر سبل جو کہ شدت کے تہ میں پہنچے اور جن تیسروں کا ذکر آیا ہے ان سے منقطع نہ ہو دستکاری سے اسکو کاٹ ڈالیں اور سبل کے کاٹنے کو عربی میں نقطہ کہتے ہیں ترکیب باسلیقون یہ ہے کف دریا اقلیمیا رنقرہ ہر ایک دس درم مایران زرد جو ہر ایک تین درم سس سوختہ نمک سنگ پترج سفیدہ رصاص فضل دار فضل سنبل تو تیا ہر ایک دو درم پوست ہلیہ نمک طعام شام یا شہا ہر ایک پانچ درم مشک آدھا درم بدلیت کی اور حریر میں چھانکر آنکھوں میں لگانے لائق بنالین اور باسلیقون کے معنی ملو کی یعنی دو بادشاہوں کے لائق ترکیب شیاف دینار گون کی جو سبل رقیق کو دور کرتا ہے اور جو بہ شادینج مغسول ایوا شیاف یا شہا ان چاروں کو وزن میں برابر لیکر شیاف بنالین ترکیب شیاف سماق کی کہ سبل اور رد کو مفید ہو سماق جتنا چاہیں لیکر صاف پانی میں بھگو دیں اور اسکا ترش پانی چھان لیں اور دھوپ میں مہرچ پر رکھیں کہ گرد و خبار اس میں نہ پڑے اور جب گاڑھا ہو جائے شیاف بنالین اور کام میں لائیں اور نقطہ کا یہ طریق ہے کہ کمال دانہ تجربہ کار سبل کی رگون کو آنکھ کے سطح سے اونچی اٹھا کر مقررہ سے کاٹ ڈالے اور رگون کے اٹھانے اور جدا کرنے کے دو طور ہیں ایک یہ کہ بہت سے مضبوط دھاگے باریک سوئی سے ان رگون میں ڈالیں پھر دھاگوں کے دونوں سرے پکڑ کر اوپر کی طرف کھینچیں تاکہ رگیں سب کی سب اٹھ آئیں دوسرے یہ کہ صنار و نیپر رگیں اٹھالیں غرض حسب طرح کہ حال کے مناسب ہو کرنا چاہیے اور جس وقت فراغت پائے غور کر کے دیکھ لے کہ کوئی رگ باقی بھی رہی ہو اگر باقی رہی ہو اسکو بھی اٹھائے تاکہ اسکی کوئی شاخ باقی نہ رہے اور نقطہ کے بعد نمک اور زیرہ چاکر اسکا پانی آنکھ میں پکائیں اور بسیار کو کم دیں کہ ہر وقت آنکھ کو پلک کے اندر پھرتا ہے تاکہ پلک نہ چمپ جائے اور مرغ کے بیضے کی زردی اور زعفران میں صاف سے وئی بھر کر آنکھ کی پشت پر رکھیں اور گدیوں سے اور پٹیوں سے باندھ دیں اور دوسرے دن گل شرح خشک پانی میں چاکر اور اسکی آنکھ کھول کر اس پانی سے دھو ڈالیں اور سلائی زعفران گل میں چسکنی کر کے آنکھ کے اندر بھیجیں آئین اور اگر یہ جانیں کہ پلک لقمہ سے چمٹ گئی ہے تو جدا کریں اور دوسری دفعہ زیرہ اور نمک چاکر اسکا پانی پکائیں اور مناسب ہو کہ تین دن تک زیرہ اور نمک چاکر اسکا پانی ڈالتے رہیں خواہ لقمہ پر پلک چمٹ جائے یا نہ چمٹے اور تین دن کے بعد باسلیقون اور اسکے مانند استعمال کریں تاکہ سبل کی جڑ بالکل نرہے اور اگر رد یا ورم پیدا ہو جائے اسکا علاج کر کے پھر سبل کے علاج میں پلٹ آئیں فائدہ صنار و صنارہ کی جمع ہے اور صنارہ ضمہ اور تشدید کے ساتھ ایک لم ہو ہے سے بتا ہوا ہے کی شکل اور سر اسکا ٹیڑھا ہوتا ہے اس لئے کی صورت کہ مچھلی کو اس سے شکار کرتے ہیں اور سبل کی ایک قسم ہوتی ہے کہ اکثر رد گرم کے بعد اس سبب سے

پیدا ہو جاتی ہے کہ رمد کے معلقے میں سرد چیزیں ان فرط سے استعمال کریں اسوجہ سے خون غلیظ اور جلد کثیف اور مسام بند ہو جائیں اور مادہ تحلیل ہو نیسے رہ جائے اس ضرورت سے اسکا حجم تخلی آئیے یعنی پھول لکر بڑھ جائے اور رگین پھول جائیں اور اسکی علامت یہ ہے کہ ٹٹمہ بدون درم کے سرخ ہو اور اسکے اوپر سرخ رگین بھری ہوتی نظر آتیں اور ہمیشہ در رہے اور انسویبے جاتیں علاج فصد کھولین اور طبیعت کو نرم کریں اسکے بعد اگر تیزی غلطت سے زیادہ ہو شیاف امیض استعمال کریں اور نہیں تو امر ضروری ہے کہ ایسی چیزیں کہ غلیظ کو لطیف کرتی ہیں اور مادے کو نکالتی ہیں استعمال کریں جیسے مین اور روشنائی اور زرد درمادی ترکیب زور دادی گی یہ ہے کہ نامیران چینی ایک درم تو تیسارے کرمانی پروردہ شیخ سوختہ پروردہ تو بال مس شستہ سرستہ صفحہ فانی پروردہ ہر ایک دو درم سکو کوٹ اور چھانکر کام میں لائیں سیل اور جربا و ردمہ کو نفع بخشا ہے اور جس کسی کو کہ باد سیل ایذا پہنچا اسکے لیے شیاف سرد کہ اسکو شیاف ویزج بھی کہتے ہیں فائدہ مند ہے اور رگ پیشانی اور آنکھ کے گوشے کی رگ کھولنی بہت مفید ہے ترکیب شیاف اسو کی کہ باد سیل کو نفع دیتا ہے اتفاقاً منسول صمغ عربی ہر ایک آٹھ درم مس سوختہ پانچ درم بول فیون ہر ایک ڈیڑھ درم کو ٹکڑے چھانکرمانی میں گوند ہکر شیاف بنالین پانچون قسم انتقال طعمہ انتقال عربی کا لفظ ہو اسکے معنی ابھرا نا اور پھولنا اور اسباب علامت کا ماتن اسی بحث میں لکھا ہے کہ انتقال ایک درم بارہ ہو جو آنکھ میں اکثر خارش کے ساتھ ہو جاتا ہے فقط اور تحقیق اس طرح ہے کہ ورم کا لفظ انتقال پر بسبب بجاز بولا جاتا ہے والا ورم انتقال میں فرق معین کرتے ہیں کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو متاخرین کے نزدیک کسی وجہ سے انتقال طعمہ اور درم میں امتیاز نہ ہوتا اور یہ بیماری سبب کے موافق چار نوع میں بیان کی جاتی ہے جو ایک یہ کہ اسکا سبب ریح ہو اور اسکی علامت یہ ہے کہ اچانک پیدا ہو جائے اور کچھ بھی گرانی معلوم نہ ہو اور پہلے آنکھ کے اُس کنارے میں جو ناک کی طرف ہے ایک جلن جیسے چھڑیا بھی کے کاٹنے سے ہوتی ہے ظاہر ہو اور تھوڑی سی جلن اور خارش سے خالی نہ ہو اور اسکا رنگ مثل آس ملغی کے ہو اور اکثر گرمی کے موسم میں اور جوانوں کو عارض ہو علاج جب تک دوسرا تیسرا دن نگذھے بہتر یہ ہے کہ علاج پر ہاتھ ڈالیں اسلئے کہ ریح کا مادہ خود بخود تحلیل ہو جائے اور اگر اس عرصے میں تحلیل نہ ہو غذا میں کمی کریں اور لطیف غذائیں کھائیں کو دین اور گرم پانی سے آنکھ کو دھوئیں اور جہان کہیں جھلہٹ اور خارش کا تھا مناسطور ہو اور بیماری کی ہنوز ابتدا ہو وہ شیاف بعض کہ اسیمن فیون نہو اور زور اصفر استعمال کریں اور مادہ ہٹانیکے واسطے ایوا اور شیاف مینا اور اکلیل الملک اور صندل اور چھالیا اور انکے مانند آنکھ کی پشت پر طلا کریں اور آخر الامر زور اصفر صغیر احمر لین کے ساتھ مرکب کر کے آنکھ میں لگائیں اور ایوا رسوت زعفران کو کے پانی میں حل کر کے طلا کریں اور غذائیں محفیف یعنی خشک کر نیوالی کھلائیں اور سفحات یعنی جو چیزیں نفع پیدا کرتی ہیں چھوڑ دینا اور اگر احتیاج ہو ہر رات اطرافیل استعمال کریں دوسرے یہ کہ اسکا سبب بلغم ہو اور اسکی یہ علامت ہے کہ بوجہ معلوم ہو اور ریح کی نسبت سرد اور تر ہو اور جسوقت اسکو دبا تین بڑی دیر تک اسیمن دبا نیکا نشان رہے اور جلدی پٹیکر برابر نہو علاج تھیقہ بلغم کے لیے ایارج وین اور سکجین اور گرم پانی سے یا سفیج اور فوسل ملتان یا باویان کے جو شانہ سے سے غرغہ کریں اور تھیقہ کے بعد احمر لین آنکھ میں لگائیں اور اسکے بعد زور اصفر شیاف احمر دو نون لکھٹا کر کے استعمال کریں ترکیب شیاف احمر حاوی یہ ہو شایخ چھکری بریان ہر ایک ایک درم رسوت زعفران مرچ سیاہ ہر ایک آدھا درم کوٹ کر اور چھانکر سداب کے پانی میں شیاف بنالین تیسرے یہ کہ اسکا سبب طوبت مانی ہو اور اسکی علامت یہ ہے کہ داد اور ضربان اور خارش کچھ نہو اور انتقال

کارنگ بدن کے ہر رنگ ہو اور جب اسکو دبا تین دہائی کے بعد فوراً اپنی وضع پر آجائے اور دانے کا اثر بہت دیر تک نہ رہے علاج استفراغ کے لیے ایسے مطبوخ کا پانی جو ایارج سے تقویت دیا گیا ہو پلا تین اور تینتھے کے بعد احوال مذکورہ جس تیس کے اوپر ذکر آیا ہے آنکھ میں لگائیں اور شیاف دینا رگون اس جگہ بہت فائدہ بخشتا ہے اور مناسب ہے کہ باہر نہ اکیلے صغیر زنگوش کے جو شانہ کے پانی سے نطول کریں اور مٹر کا آنا اور جو کا آنا اور المیو اور باؤن اکیلے سونف کے پانی میں گوند مکر خدا کریں چوتھے یہ کہ اسکا سبب سودا ہو اور اسکی یہ علامت ہے کہ اتفاح اتنا سخت ہو کہ وہ نہ سکے اور کھنچاؤت بشدت ہو اور درد اس سے زیادہ ہو کہ جتنا تھوڑے ہوتا ہے یعنی تھوڑے اندازے پر ہو کیونکہ مادہ باروسے الم شدید نہیں ہوا کرتا خاص کر جہاں کھانی ہو کیونکہ وہ حسکو باطل کر دیتا ہے اور اس اتفاح کارنگ سیاہی مائل ہو گا جیسے سودا کارنگ ہو گا اور اکثر یہ علت ملتمہ میں بھی اور پلک میں ہو کرتی ہے اور کبھی اتفاح دونوں رخسارے تک پہنچ جاتا ہے اور یہ مرض اکثر مدفن اور چھپک کے بعد پڑا کرتا ہے علاج مادے کے نفع اور ترتیب کے بعد جو چیزیں سودا کا تفتیح کرتی ہیں دین اور تینتھے کے بعد حمر لین اور اصفر آنکھ میں لگائیں اور وہ طلا اور ضما د کہ جو سرطان اور ورم سوداوی میں مخصوص ہیں استعمال کریں اور خلط سوداوی کو نرم اور تحلیل کرنے کے لیے حام کرنا نافع ہے تینتھے سے پہلے ہو خواہ اس کے بعد چھٹی قسم ملتمہ کے امراض میں سے یہ ہے کہ ملتمہ بدون ورم اور اتفاح کے سخت ہو جائے اور آنکھ سختی کے سبب اپنے حلقے میں پھرنے سکے اور تمام حرکتیں دشوار ہو جائیں بلکہ نہوسکیں اور یہ طبقہ کھجائے اور سرخ ہو جائے اور اس میں خشکی اور درد ہو جو وقت نیند سے اٹھے آنکھ دشواری سے کھول سکے اور کبھی آنکھ کے کونے میں چیرے خشک اٹھا ہو جائیں اور اس بیماری کو عربی میں حصار الملتمہ بولتے ہیں علاج پہلے طبیعت کو نرم کریں اور ہمیشہ حمام میں جائیں اور بخار گرم کے اوپر سر جھکائیں اور گرم پانی میں اسفنج بھگو کر آنکھ کے اوپر رکھیں اور آنکھ میں گرم پانی ڈالیں اور ہر رات میں بیضے کی زردی اور سفیدی روغن گل یا بڑی کی چربی میں ملا کر آنکھ کی پشت پر رکھیں اور سرد کھانوں سے پرہیز کریں اور اس روغن سے کہ تازہ دودھ میں پکایا ہو سر کو چکنا رکھیں اور تینتھے اور نرم ہونیکے بعد آنسو نکالنے والی دوائیں برد و حصرم اور باسلیقون اور شیاف حمر لین اور حمر حاد اور کل روشتانی آنکھ میں لگائیں ساتویں قسم حکہ الملتمہ یعنی ملتمہ میں کھجائی آنا خارش کا سبب وہ فضلہ شور ہوتا ہے کہ بورہ کی طبیعت پر ہوا کے سبب آنسو کھاری آتے ہیں اور طبقے کے رنگ میں سرخی آتی ہے اور ممکن ہے کہ پلک بھی سرخ ہو جائے بلکہ خارش کی شدت سے پلک زخمی ہو جائے علاج طبیعت کو نرم کریں اور ہر صبح کو حمام میں جائیں اور نرم کھانے کھائیں اور تیز اور شور چیزوں سے پرہیز کریں اور جو دوائیں کہ آنسو نکالتی ہیں آنکھ میں لگائیں آٹھویں قسم دوقہ وہ ورم اور پھنسیان سخت ہوتی ہیں کہ ملتمہ کے اوپر ظاہر ہوں بڑے کونے کی طرف سے یا چھوٹے کی جانب سے اور کبھی اکیلے یعنی سیاہی کے گرداگرد چھوٹے چھوٹے دانے بہت سے جیسے موتی کے دانے نکل آتے ہیں اور کبھی یہ بیماری پلک کے نیچے پیدا ہو جاتی ہے اور اس ورم کارنگ جیسا جیسا اسکا مادہ ہوا سکے موافق طرح طرح کا ہوتا ہے مثلاً اگر مادہ خونی ہو دوقہ سرخ رنگ ہو کرتا ہے اور اگر بلغمی ہو سپید رنگ ہوتا ہے اور یہ بیماری رمد کی انتہا میں بڑھ جاتی ہے اور دوقہ اور مورسرج میں یہ فرق ہے کہ مورسرج قرنیہ میں ہوتی ہے اور دوقہ ملتمہ میں پڑتا ہے اور ملتمہ میں پھٹ جانے کی نوبت نہیں پہنچتی مگر شادو ناور علاج خونی میں رگ قیقال کھولیں اور بلغمی میں بلغم نکالنے کے لیے مطبوخ افیتمون اور جب ایارج دین اور تینتھے کے بعد

اگر مرض باقی رہے غور سے دیکھیں کہ سرخ ہو یا سفید اگر سرخ ہو تو شیاف ابیض آنکھ میں لگائیں اور اگر سفید ہو شیاف احمر لین کام میں لائیں اور جب بہت دن گذر جائیں تیز دوائیں جیسے باسلیقون اور شیاف احمر داد اور انکے مانند استعمال کریں اور جب وقت مادہ جمع ہونے لگے تو پہلے نضج اور جمع ہوئی امداد کے لیے شیاف ابیض کام میں لائیں اور انکے بعد جبکہ پھوٹ جائے شیاف بار اور شیاف کنڈر استعمال کریں ترکیب شیاف احمر کی یہ ہے شیاف پنجہ درم صمغ عربی کتیرا ہر ایک پانچ درم مس سوختہ تین درم بسدر و اید کبر با سفیدہ رصاص سنگرف ہر ایک ایک درم دم الاخون زعفران ہر ایک ادھا درم یہ سب گیارہ دوائیں ہوتی ہیں کوٹ اور چھان کر پانی میں شیاف بنالین ترکیب شیاف کنڈر کی یہ ہے اشق ازروت ہر ایک پانچ درم کنڈر ندرم زعفران دو درم مٹھی کے لعاب میں شیاف بنالین اور جانا چاہیے کہ اکثر وقتہ کا مادہ سبک ہو کر تباہ جو وقت گدی گلاب میں بھگو کر آنکھ پر رکھ کر بائدہ دین زائل ہو جاتا ہے بدون اسبات کے کہ اور محنت و مشقت اٹھانی پڑے نوین قسم تو تہ کہ ملتحمہ پر ظاہر ہو تو تہ ایک نرم گوشت ہو کر تباہ کہ بہت شرح نہ ہو اور اکثر آنکھ کے گوشے کی طرف جو ناک کے نزدیک ہے پیدا ہوتا ہے اور آنکھ کے گوشے کی سرخ رنگین اشمن ناخنہ کے طور پر پٹی ہوتی ہیں علاج پہلے فصد قیصال سے اور اسہال سے بد نکو پاک کریں اور مسہل کئی دفعہ دینا چاہیے تاکہ مادہ پاک ہو جائے کیونکہ یہ بیماری اکثر پٹ آتی ہے پھر تو تہ کو صنارہ سے آہستگی اور تیز دستی کے ساتھ پکڑ لیں کیونکہ وہ ڈھیلا ہوتا ہے صنارہ سے نخل جاتا ہے پھر ہمت یعنی سلانی ان رگون کے اندر جو گوشے سے آکر اشمن ملگتی ہیں ڈالیں اور ناخنہ کی طرح تراش ڈالیں اور ناخن سے اٹھالیں اور زیرہ اور نمک چبا کر اسکا پانی آنکھ میں کئی بار ڈالیں اور بیضی کی زردی بدون روغن آنکھ کی پشت پر لگائیں پھر باسلیقون اور ویسی ہی چیزیں کام میں لائیں۔

فصل دومہ کے بیان میں یہ ایسی بیماری ہے کہ ہمیشہ بے ارادہ آنسوؤں سے آنکھ تر رہے حالانکہ کوئی آفت جیسے پھنسی یا جرب یا لک میں کھڑا ہوا یا بال المناظا ہر میں نہوا اور کبھی دمہ اس حد کو پہنچتی ہے کہ ہمیشہ آنسو جاری رہیں اور کبھی یہ بیماری بڑھ کر پٹی میں بیاض پیدا کرتی ہے اور دوسرے امراض بھی سلاق اور اسکے مانند اور کبھی پلکوں کو کھا کر گرا دیتی ہے اور یہ مرض دو قسم کا ہوتا ہے ایک یہ کہ مادر زاد ہو دوسرے یہ کہ عارضی ہو اور مادر زاد کے لیے علاج نہیں مگر عارضی علاج پذیر ہوتا ہے لیکن اگر عارضی بھی اس گوشت کے زیادہ کٹنے سے کہ جو آنکھ کے گوشے میں ہو جو جائے تو یہ بھی لا دوا ہے اور دمہ کے جیسے سبب ہیں اسی کے موافق کئی اقسام میں ہم بیان کرتے ہیں پہلی قسم اُس دمہ کے بیان میں کہ کسی کام میں حد سے گذرینکے سبب پیدا ہو جائے جیسا ظفرہ کے تراشنے میں حد سے بڑھ کر آنکھ کے کوئی کچھ گوشت بھی ظفرہ کے ساتھ کٹ گیا ہو اسکا علاج اسوقت ہو سکتا ہے کہ آنکھ کے گوشے کا گوشت تھوڑا سا کٹ گیا ہو اور بہت سا باقی رہ گیا ہو اور اگر گوشت سبک یا بہت سا کٹ جائے ہرگز دوا کارگر نہیں ہوتی علاج ذرور صفراور شیاف زعفران آنکھ میں لگائیں اور ایلو اور کنڈر اور شیاف نائینا اور انکے سوا جو چیزیں گوشت پیدا کرتی ہیں اور عضو میں قبض کرتی ہیں اور رطوبت کو خشک کرتی ہیں استعمال کریں ترکیب شیاف زعفران کی زعفران سنبل ہر ایک دو درم دار فلفل ایک درم چ سفید ڈیڑھ دانگ نو سادہ ادھا درم مارو تین درم کافور ادھا دانگ یہ سب بات دوائیں ہیں آنکو کوٹ اور چھان کر گلاب میں شیاف بنالین دوسری قسم وہ دمہ کہ اسکا سبب ہے اور آنکھ کا متلا ہو یعنی انہیں مادہ ہو اور قوت اسکا اور باضرا اور منضجہ ضعیف ہو علاج تنفیہ و ملغ کے لیے مسہل دین اور اگر تشخیص میں آئے فصد قیصال

اور تفتیہ کے بعد توتیاے ہندی مغسول در دوسرے محل کہ جو اس کام کے لائق ہوں آنکھ میں لگائیں ترکیب اس محل کی کہ دمعة استلانی کو نفع کرتا ہے اور
 آنکھ کی صحت کی حفاظت کرتا ہے توتیاے ہندی اور ہلیہ کا پوست گھسا ہوا دونوں کو برابر لیکر ترش انگور کے پانی میں یا سماق کے پانی میں مسکے خشک کر لین
 تیسری قسم وہ دمعه کہ اسکا سبب آنکھ اور دماغ کی گرمی ہووے اور اسکی یہ علامت ہو کہ آنکھ کی حرکتیں سبکساور جلد جلد ہوں اور آنسو گرم اور رقیق ہوں پھر
 اگر یادے کے سبب استلا کے آثار کہ وہ رگون کی غلطت اور سرخی اور بھرا رہنا ہوتا ہے ظاہر ہونگے چوتھی قسم وہ دمعه کہ آنکھ اور دماغ کے مزاج کی سردی
 سے ہووے اور یہ دو طرح پر ہے ایک یہ کہ مادے کے سبب ہو یہ استلانی کے قبیل سے ہے دوسرے یہ کہ سافح ہو یعنی بدون مادہ اور دمعه سردی بدون
 مادہ اس طرح پر پیدا ہوتا ہے کہ باہر سے سردی پہنچے اور اس کے سبب آنکھ کے طبقے بھیج جائیں اور رطوبات سکرٹا میں اور آنسو نکل آئیں جیسا جارے
 کے دنوں میں خاص کر صبح کی وقت دیکھا جاتا ہے اور طبری ابو ماہر سے نقل کرتا ہے کہ اسنے کہا کہ سردی ہوا میں آنسو بہنا وہ آنکھ کے مزاج کی گرمی سے ہوا کرتا ہے
 کیونکہ سردی ہوا غلیظ جو وقت گرم آنکھوں میں پہنچتی ہے آنسو بن جاتی ہے سو اس وقت میں یہ مناسب ہے کہ اسکا علاج تسکین حرارت کرین اور اس میں
 اعتراض ہے اور جو دمعه کہ بہت ہنسنے سے پیدا ہووے بھی دمعه انصاری کے قبیل سے ہوتا ہے یعنی پھینکے کے سبب کیونکہ بہت ہنسنے کی وقت سردی اور سینہ
 کے فضا کشادہ ہو جاتے ہیں اور اس کے پٹھے کھینچتے جاتے ہیں سو اس ضرورت سے آنکھ کے طبقے دب جاتے ہیں اور رطوبات بھیج کر زیادہ میں آنسو کی راہ
 سے باہر نکل آتے ہیں علاج جو دمعه کہ استلانی کی قبیل سے ہوتا ہے حار ہوا یا ر د تفتیہ کرنا چاہیے اور جو باقی ہیں ان میں سبب کا دور ہونا کفایت کرتا ہے
 ترکیب ایسے سرمہ کی جو گرم دمعه کے لیے نافع ہوتا ہے شادخ توتیاے مغسول یا رشیدشاہر ایک ایک درم مروارید سبہر ایک ادھا درم شیاف مایثا ایوا
 ہر ایک ڈیڑھ دانگ یہ سببات دو آئین ہیں انکو کوٹکر اور حریر میں چھانکر استعمال کرین ترکیب ایسے سرمہ کی کہ دمعه سرد کو جو تری کے ساتھ ہونا فائدہ بخشے
 مرچ سیاہ ایک درم نمک سنگ ایک درم دار فلفل دو درم کف دریا ادھا درم سرمہ سب و اون سے چند یہ سب پانچ دو آئین ہوتی ہیں کوٹ کر اور حریر
 میں چھانکر استعمال کرین اور جبکا مزاج سرد تر ہو اس کے لیے باسلیقون اور روشنائی مفید ہے ترکیب اس دوا کی جو آنکھ کے عضلہ میں ضعف آنکو
 مفید ہے استخوان ہلیہ زرد سوختہ نمک سنگ سوختہ بازوان تینوں کو برابر لیکر کوٹ اور چھانکر استعمال میں لائیں

فصل بوالیتین کے بیان میں یہ ایسی بیماری ہوتی ہے کہ ہر گھڑی تھوڑی تھوڑی دیر آنسو ٹپکنے لگیں اور تھم جائیں طبری نے کہا ہے اسی سبب سے
 اسکا نام بوالیتین ہے اور اسکا سبب یہ ہوا کرتا ہے کہ اوپر کی پلک تھوڑی سی موٹی ہو جائے اور اس پلک کے اندر زیادہ چیز اُبھر آئے پھر جو وقت
 وہ زیادہ چیز اُبھری ہوئی ملتحہ پر پانچنے کی پلک پر لگتی ہے اس سبب سے کہ وہ زیادتی آنسو رگرتی ہے آنسو نکلنے میں اور اس مرض کا حال جیسے جیسے بدن
 کے تغیرات ہوتے ہیں اسی طور کئی طرح پر ہوتا ہے مثلاً جو وقت بدن میں مواد کا امتلا ہو اور معدہ غذا اور شراب سے بھر رہا ہو یا بہت جاگنے کا اتفاق
 پڑا ہو اس صورت میں پلک کی غلطت بڑھ جاتی ہے اور اسکی تکلیف زیادہ ہوا کرتی ہے اور جو وقت کہ شکم خالی ہو اور اعتدال کے ساتھ نیند
 آئی ہو اس میں تخیف آجاتی ہے اور جس وقت پلک میں غلطت بہت خفیف ہو اور اندر بہت کم اُبھری ہوئی ہووے اتنا کہ ملتحہ اور پینچے
 کی پلک پر زور سے نہ گھس سکے اس حالت میں آنسو نہیں نکلنے اور یہ مرض سبب کے اعتبار سے ہر چند کہ پلک کے امراض میں

داخل ہو کر اسکا ذکر و معہ کے بعد اس مناسبت کے سبب سے جو دوسرے کو بوالیتین کے ساتھ آنسو نکلنے میں ہوتی ہے مناسب معلوم ہوا علاج بدن کا تفتیحہ کرین اور غذاے غلیظہ بخارا نگیر سے پرہیز کرین اور غذا کم کرنے میں اور ہضم کی درستی میں کوشش کرین اور محلل دوائیں جیسے مایشا اور بول اور زعفران پلک کے اوپر صفا کرین اور تکینہ بھی کرین اور تفتیحہ کے بعد ایسی دوائیں جو آنسو نکالتی ہیں اور رطوبات کو تحلیل کرتی ہیں جیسے باسلیقون اور شیاف احمد آنکھ میں لگانے فصل کمنہ کے بیان میں جاننا چاہیے کہ یہ لفظ تین جگہ میں جنکے معنی مختلف ہیں اشترک لفظی کے ساتھ بولا جاتا ہے ایک یہ کہ پلک میں یخ غلیظہ کے سبب گرانی پیدا ہوا اور بسیار حسب وقت نیند سے جاگے گمان کرے کہ آنکھ میں ریت یا مٹی گر گئی ہے اور یہ پلک کے امراض میں داخل ہے اور اسی جگہ بیان کیا جاتا ہے کہ دوسرے یہ کہ طبقہ قرینہ کے پیچھے پلک اکٹھی ہو جائے اور یہ قرینہ کے امراض میں بیان ہو چکا اور تیسرے یہ معنی جو اس جگہ مراد ہیں اور ملتحمہ کے امراض میں شمار کرتے ہیں وہ یہ ہیں کہ ایک حالت رمد خشک کے مشابہ آنکھ میں پیدا ہو جائے اور بخارات سوداویہ کے اٹھنے کے سبب بنائی ضعیف ہو جائے اور مبصرات یعنی جن چیزوں کو دیکھتا ہے ایسی نظر آئیں کہ گویا ابرو اور دھوئیں کے اندر آگئی ہیں اور اس مرض کو یہ امر لازم ہوتا ہے کہ طبقات کے رنگ میں تغیر آجائے یعنی سرخی اور کدورت ہو اور آنکھ کی حرکت میں گرانی اور سستی ظاہر ہو اور مریض ایسا ہو جائے کہ گویا اسکی آنکھیں وضع اصلی سے بڑھ گئی ہیں اور جبہ میں زیادہ ہو گئیں اور آنکھ میں خارش ہر وقت رہا کرے اور حسب وقت گرم پانی میں دھوئیں خارش تخم جائے اور گرانی کم ہو جائے اور اس بیماری کا سبب یہ ہے کہ بخارات سوداویہ جس میں بری کیفیت اور حرارت شدت ہو گھرا آئیں اور آنکھ کے طبقوں میں اکٹھی ہو جائیں اور رک رہیں علاج مادے کے استفراغ کی واسطے ایاریجات اور طبعی اقیتمون دینا چاہیے اور غرغہ کرین اور ضرور کمنہ آنکھ میں ڈالین اور مٹھی اکلیل یا بونہ اور انکے مانند جو چیز مطہف ہو یعنی مادے کو رقیق کرے پانی میں پکا کر آنکھ کو تکمید کرین ترکیب ذرور کمنہ دار فلفل یا میران ہر ایک دو دانگ الیوا ڈیڑھ دانگ ہلیا زرد کف دریا بول رسوت ہر ایک ایک درم یہ سب سات دوا ہوتی ہیں انکو کوٹ کر اور حریر میں چھان کر استعمال کرین اور کبھی سونف کے پانی میں گوندھ کر گولیاں بنا لیتے ہیں اور احتیاج کے وقت کام میں لاتے ہیں۔ فصل قذی کے بیان میں یعنی کوئی چیز جیسے خاک اور تنکا وغیرہ آنکھ میں گرنا اور جانور کا آنکھ میں گرنے کا بیان اور یہ فصل دو قسم میں بیان کیجاتی ہے پہلی قسم قذی میں اور اسکے پچانے کا یہ طریقہ ہے کہ حسب وقت غبار اور ہوا پونچنے کے بعد آنکھ میں خراش معلوم ہو اور آنسو نکلنے لگیں جالانکہ اس سے پہلے کسی طرح کا آشوب آنکھ میں نہ ہو جان سکتے ہیں کہ کوئی اوپری چیز آنکھ میں گر پڑی ہے علاج آنکھ کو گرم پانی سے دھوئیں اور آنکھ کو ہرگز نہ لیں اور عورتوں کا دودھ ڈالین پھر اگر دھوان اور غبار ہے اسی تدبیر سے دور ہو جائیگا اور نہیں تو پلک کو الٹ کر آنکھ کے اندر اور دونوں پلک کی جڑ میں غور سے دیکھیں اگر نظر آتے سلائی کے سرے سے اٹھالیں یا ایک روئی کا پھل رکھیں اور کچھ دیر تک اسکے اوپر رہنے دین تاکہ قذی اس روئی میں لگ جائے پھر ایک بارگی اسکو باہر نکالیں اور اگر بہت اوپر اور ملتحمہ میں یا پلک کے اندر چپٹ گیا ہو تھان کے ٹکڑے سے یا جو کپڑا موجود ہو آسان نخل آتا ہے اور اگر بہت اندر گہرا چلا گیا ہو اور ان تدبیروں سے نہ نکلے مناسب ہے کہ نشاستہ کو باریک پسکا کر آنکھ میں ڈالین اور کچھ دیر تک ٹھہرائے رکھیں تاکہ قذی اپنی جگہ سے جدا ہو کر نشاستہ میں لگ آئے پھر روئی سے نکال لیں اور اگر قذی معلوم نہیں

ہوا کرتا اور جب باریک کپڑا انگلی پر لپیٹ کر پلک کے اندر پھرائیں تو نخل آتا ہے اور جہاں کہیں کوئی گھر گھری چیز جیسے گھون یا جوگی بالی کے اوپر کا
 ترکا یا شیشے کا ریزہ اور دیسی چیزیں گر پڑیں اور چمٹ جائیں تو اس حالت میں انکو اس آلے سے کہ جو اس کام میں مخصوص ہے ہلکا کر نکال لیں یا اور
 جس جیلے سے نکلنا ممکن ہو نکالنا چاہیے اور اس کے بعد عورتوں کا دودھ یا انڈے کی سفیدی آنکھ میں ڈالیں تاکہ ضرر سے بچے رہیں دوسری قسم آنکھ
 میں جانور گرنے کے بیان میں جاننا چاہیے کہ ایک مچھر کی صورت جانور ہو بلکہ اس سے بہت چھوٹا کہ دو بار باریک رکھتا ہے اور جس وقت آنکھ میں گرتا ہے
 پتلی پر چمٹ جاتا ہے اور حد قہ کو چوستا ہے اور اس سبب الم شدید ہونے لگتا ہے اور جلاہٹ ہوتی ہے اور آنکھ سُرخ ہو جاتی ہے اور اس کے نکلنے کے دو طریق
 ہیں ایک یہ کہ طین فارسی باریک پسکر آنکھ میں بھر دیں اور ایک ساعت پلک بند رکھیں تاکہ یہ جانور اُس میں لگ آئے پھر اُسکو کپڑے سے یا روئی سے
 نکال لیں دوسرے یہ کہ پہلے آنکھ میں زور سے تمکید کریں تاکہ نرم ہو جائے پھر ایک سلاخی سوراخ دار جس میں لگا اور پہلو بنے ہو وہ اس کے وسیلے سے
 آنکھ میں زور سے پھونکیں تاکہ وہ جانور اس جگہ سے نکل جائے پھر آنکھ کی سیاحی کے اوپر سلاخی کی لگڑ سے کھلائیں تاکہ جانور یا ہر نخل آئے فائدہ طین
 فارسی ایک قسم کی مٹی ہوتی ہے کہ اس سے سرد ہویا کرتے ہیں اور فارسی میں گل سر شوے کہتے ہیں اور یہ تین قسم کی ہوتی ہے سفید اور سبزی مائل
 اور سُرخ مائل وہ سب قسموں سے بہتر ہوتی ہے

فصل ضربہ یعنی چوٹ کے بیان میں جو آنکھ پر لگے اور اس کے سبب سے سُرخی یا ورم پیدا ہو جائے علاج فصد کھولیں اور ہلکے ہلکے خیسانوں
 سے اور آب نوا کہ سے طبیعت کو نرم کریں اور اگر احتیاج ہو جانت بھی کرنی چاہیے اور ترقی کے بعد تسکین الم کے لیے انڈے کی سفیدی مع زردی
 روغن گل میں ملا کر آنکھ پر لگائیں اور جبکہ مادہ بھر جائے اور درد کو تسکین ہو اور سُرخی دور ہو جائے مگر آنکھ میں نیلا پن باقی رہے مناسب ہے کہ دھینا
 اور پودینہ اور سنگ فلفل اور ہرنال طلا کریں تاکہ نیلا پن دور ہو جائے اور سنگ فلفل اس سے مراد ہے کہ فلفل میں ملا کر تاہو اور جاننا چاہیے کہ
 جو تفرق اتصال ملتحمہ میں واقع ہو خواہ تلوار سے خواہ پتھر سے یا انکے سوا اُسکی بھی تدبیر فصد اور اسہال ہوتی ہے تاکہ اس میں مادہ نہ جاملے اور
 جہاں کہیں خون نخل آیا ہو خون کو اُسکے اوپر سے پاک کریں اور شادخ معضول تھوڑے سے کافور کے ساتھ اُسپر لگا کر سخت بانڈھ دیں اور جس میں
 خون نہ نکلا ہو تو تیار پروردہ اُس میں بھر دیں اور انڈے کی زردی آنکھ کی پشت پر لگائیں اور تھوڑی تھوڑی مدت میں فصد اور سہل استعمال
 کرتے رہیں تاکہ مدد موقوف ہو جائے اور خیال رکھیں کہ آنکھ کے رطوبات اس میں سے چھین نہ جائیں اور آنکھ کے قرعہ اور ڈھیلے کے علاج

میں رجوع کریں

فصل قروح العین میں یعنی آنکھ کے زخم میں جاننا چاہیے کہ قرعے کا پیدا ہونا آنکھ کے سب طباقوں میں ممکن ہے مگر جو قرعہ کہ ملتحمہ اور قرینہ
 اور غنہ میں پڑتا ہے نظر آتا ہے اور اُسکی جدی جدی علامتیں ہوتی ہیں بخلاف اُس قرعے کے جو درہے طبقات میں پڑے کہ وہ نظر
 نہیں آیا کرتا مگر جس وقت کہ پیپ جوش کرے اور اوپر کے طباقوں کو پھاڑ کر اور رطوبات میں گھسکر باہر کی طرف آئے لیکن ابتدا میں اس
 سے پہلے کہ پیپ جوش کرے اور طاہر کی طرف آئے کچھ آثار نہیں پائے جاتے مگر اتنا کہ بہت درد اور بُری طرح کا فساد تکلیف دیتا ہے

اور طبیب سمجھتا ہے کہ یہ درد ہے اور اس سبب سے کہ قرح کا موجب وہ تیز اخلاط جلے ہوئے ہوتے ہیں جیسے سوزش اور عین اور طباقون میں تفرق اتصال پیدا ہوا سیلے درد کی شدت اور چھین اور ضربان اور آنسو بہنا سب طباقون کے قروح کو لازم ہے اب وہ علامات جو ملتحمہ اور عنیبہ اور قرنیہ کے قروح کو مخصوص ہیں بیان کیے جاتے ہیں سو ملتحمہ کے قرح کی یہ علامت ہے کہ آنکھ کی سفیدی میں ایک سُرخ نقطہ ظاہر ہو اور اگر سُرخی تمام سفیدی میں پھیل گئی ہو کوئی خاص جگہ دوسرے اجزا سے زیادہ سُرخ نظر آئے اور باوجود اسکے دوسرے آثار جو قروح کو لازم ہیں اور بیان ہو چکے ہیں اسکے گواہ ہوئے اور ملتحمہ میں جو قرح کہ گہرا ہوتا ہے اُس کا نام دبلیہ کہلاتا ہے اور عنیبہ کے قرح کی یہ علامت ہے کہ آنکھ کی سیاہی کے مقابل ایک نقطہ سُرخ جو سُرخ رگون سے بنا ہوا ہو نظر آئے پھر اگر مادہ مقدار میں زیادہ اور کیفیت میں بُرا ہو قرنیہ کو پھاڑ داتا ہے اور اگر زیادتی اور بُرائی سے خالی ہوتا ہے تو تحلیل ہو جاتا ہے اور پھٹنے کی نوبت نہیں پہنچتی اور قرنیہ کے قرح کی یہ علامت ہے کہ آنکھ کی سیاہی میں ایک سفید نقطہ ظاہر ہو اور قرنیہ کا قرح جو سفید ہوتا ہے اسکی یہ وجہ ہے کہ عنیبہ جو اسکے نیچے ہو بنیائی کو اُسکے دیکھنے سے مانع آتا ہے اور قرنیہ کا رنگ اُسکے رنگ پر نظر آتا ہے اور اس طبقے کے زخموں کی سات قسم ہیں اور ان سات میں سے چار ایسی ہوتی ہیں کہ قرنیہ کے سطح ظاہری پر پیدا ہوں اور تین اُسکے باطن میں ہوتی ہیں یعنی اُسکے گہراؤ میں اور اُسکو ہم دو قسم میں بیان کرتے ہیں پہلی قسم قرنیہ کا وہ قرح کہ سطح ظاہر کے اوپر پیدا ہو جو زخم کہ سطح ظاہری پر ہوں اُنکو قرح بولنا جالینوس اور اُسکے تابعین کی رائے کے موافق ہے اور نہیں تو بعض متقدمین جیسے ابن سرفیون نے سطح قرنیہ کے زخم پر لفظ خشونت اور جرب کو بولا ہے نہ قرح اور خین ابن اسحق کہتا ہے کہ ان دونوں کے معنی میں اختلاف نہیں بلکہ نام میں اختلاف ہے کیونکہ خشونت اور جرب انخلال فرد کی جنس میں سے ہیں اور انخلال فرد سے مراد وہ تفرق اتصال ہے کہ جو اعضاے مشابہہ میں پڑے اور اُسکے معنی وہ چیز کہ جلد کو شق کرے تو جس کسی نے اُسپر قرح کا اطلاق جائز رکھا خاص کر جبکہ وہ آنکھ میں پیدا ہوا اُسکو خطا وار نہیں کہہ سکتے اور جاننا چاہیے کہ یہ قسم چار صنف پر شامل ہے پہلی یہ کہ سیاہی کے ظاہر پر ایک نقطہ وسیع و ہوئیں کے مانند پیدا ہو جائے اور اُسکو عربی میں قمام کہتے ہیں اور یونانی میں اخیلوس اور قمام کے معنی غبار ہیں اور اخیلوس کے معنی تاریکی اور اندھیرا دوسری یہ کہ پہلی صنف کی نسبت زیادہ گہرا اور بہت سفید ہو مگر وسعت میں بہت کم ہو یعنی بہت جگہ نہ رو کے اور اُسکو عربی میں سحاب اور غمام اور یونانی میں قالیون کہتے ہیں اور ان دونوں کا ترجمہ ابر ہوتا ہے تیسری یہ کہ سیاہی کے کنارے پر ظاہر ہو اور ملتحمہ سے کبھی تھوڑا سا داب لے اور اُسکو عربی میں اکللی اور یونانی میں ارخمون کہتے ہیں یعنی دو رنگ والا کیونکہ یہ قرح بہت سا تو سیاہی پر ہوتا ہے اور تھوڑا سا سفیدی پر اور جو سیاہی پر ہے سفید نظر آتا ہے سیلے کہ وہ عنیبہ کے دیکھنے سے مانع ہوتا ہے اور جو سفیدی پر ہے سُرخ ہوتا ہے اور جان لے کہ آنکھ کی سیاہی کے طوق یعنی گردے کو عربی میں اکللی السواد کہتے ہیں اور یونانی میں ارخامون چوتھی یہ کہ آنکھ کی سیاہی پر مثل بال اور صوف سفید کے ظاہر ہو گویا ایک صوف کا چھوٹا سا ٹکڑا ہے اور اُسکو عربی میں صوفی کہتے ہیں اور اخراقی بھی بولتے ہیں اور یونانی میں ایبقوما اور ہیفقا کہتے ہیں اور ایبقوما کا ترجمہ شعبہ ہے اور ترجمہ ہیفقا کا اخراقی ہے دوسری قسم وہ قرح کہ قرنیہ کے باطن میں پڑ جائے یہ تین طرح پر ہوتا ہے ایک یہ کہ گہرا اور صاف رنگ اور چھوٹائی میں گاورس یعنی باجرے کے مشابہ ہو اور دیکھنا اُسپر بہت کم آئے اور اُسکو یونانی

یوزون کہتے ہیں اور اسکا ترجمہ جب ہر جیم کے ضمہ کے ساتھ گہرے گڑھے کے معنوں میں دوسری یہ کہ یوزون کی نسبت زیادہ فراخ ہوا اور گہرا زمین کم ہوا اور اسکو حافرہ کہتے ہیں اور یونانی میں قولو یعنی گہرا اور ذخیرہ میں لکھا ہے کہ اسکو فطعمو صا کہتے ہیں یعنی الم پونچا نیوالا اور درناک تیسری یہ کہ اس میں بہت میل آئے اور کھڑکھڑاہٹ لائے اور اگر بہت مدت گزر جائے آنکھ کی رطوبات اس سے چھنکار نکل جائیں اور بعضوں کے نزدیک یہی دلیل ہے اور یہ قرحہ بھی انھیں ناموں سے نام کیا جاتا ہے جو پہلی قسم کی چوتھی صنف میں مذکور ہوئے ہیں یعنی اخزاتی اور ابقوما اور ہفقا واما اور ایک قسم کا قرحہ ہے جو ان اقسام سے خارج ہے اور شاؤ ونا در ہوتا ہے اور اسکو ذات العروق کہتے ہیں یعنی رگون والا اور اسکی یہ پہچان ہے کہ اس میں بہت رنگین بوہن اور آنکھ کی جس جگہ میں کہ ظاہر ہو شعبہ در رنگین بنی ہوئی ظاہر ہوں جیسے جال در یہ قرحہ بہت سے طباقوں کو داب لیتا ہے اور دلیل ہو جاتا ہے اور اس سے آنکھ اچھی نہیں ہو کرتی اور اس بیماری کا مبداء شبکیہ ہر فائدہ ان قروح میں سے بہت سالم وہ ہے کہ ملتحمہ میں ہو اور اس میں درد اور قلعی اور آنسو بہت کم ہوں اور بیمار آنکھ کو بند کر سکے اور جو ایسا نہ ہو بہت بُرا ہوتا ہے خصوصاً اگر سیاہی میں تپلی کے مقابل ہو علاج جسوقت یہ علامتیں کہ جگا ذکر آیا ہے پکا اثر ظاہر ہو جلد فصد کریں اور قوت کے اندازے پر خون نکالیں اور ہر ہفتے میں یا اس سے بھی نزدیک قیصال سے تھوڑا تھوڑا خون نکالے رہیں اور ہلیہ اور مہندی اور امتاس کے جو شانڈے سے اور ویسی ہی چیزوں سے طبیعت کو نرم کریں اور اگر ہلیہ کے جو شانڈے کو تھوڑے ایارح کے ساتھ تقویت دین بہتر ہے اور اسہال بھی دفعات میں کرنا چاہیے اور جہاں کہیں کہ قرحہ اس گوشے کی طرف کہ جو ناک کی طرف میں واقع ہے بہت نزدیک ہو سونیکے وقت ایسی طرح پر سونے کہ وہ طرف اونچی رہے تاکہ پیپ آنکھ کے گوشے میں جمع نہ ہو اور اسکو نہ بگاڑے اگر اس گوشے میں جو کان کی طرف ہے بہت نزدیک ہو ایسی طرح پر سونیں کہ یہ گوشہ تکیہ کے اوپر ہو تاکہ پیپ چھنک نہ کھلتی رہے اور آواز بلند اور قرا اور چھینک اور سرھانا نیچا رکھنا اور غذائیں خلیط کھانی ضرر رکھتی ہیں ان سے پرہیز کرتے رہیں اور اگر قرحہ قوی اور مادہ گرم اور جلا نیوالا اور درد کے ساتھ ہو شیا ف امیض بھینے کی سفیدی میں یا عورتوں کے دو وہ میں گھسکر آنکھ میں لگاتے رہیں اور اکیلا دودھ ڈالنا بھی مفید ہے اور اگر قرحہ جلد نہ پکے دھوئی ہوئی مٹیھی کا لعاب اور السی کا لعاب یا اکلیل الماک کا پانی آنکھ میں ڈالیں تاکہ پیپ ہو جائے اور اسکے بعد کہ پیپ ظاہر ہو قرحہ کے پاک کرنے اور صفائی کے لیے شیا ف آبار اور ذرور انزروت استعمال کریں اور اگر پیپ غلیظ ہو اور اس سببے استفراغ نہ پائے مناسب ہے کہ مٹیھی کا لعاب اور شہد استعمال کریں تاکہ پیپ رقیق اور سبک ہو جائے اور آسانی سے نکل سکے اور جب قرحہ پاک ہو جائے شیا ف کنڈرا اور اسکے مانند جو چیزیں کہ قرحہ کو بھرا دین اور گوشت پیدا کریں استعمال کریں اور جبکہ قرحہ بھر جائے تو شیا ف احمر لین لگانا چاہیے اور اسکے بعد شیا ف کل اعبر اور اگر احتیاج پڑے سب شیا فون اور سرمون کے بعد شیا ف اخضر لگانا مفید ہے اور اگر اچھے ہو نیکے بعد قرحہ کا نشان رہ جائے تو جو چیزیں آثار قروح اور جدی کے مٹانے کے واسطے مخصوص ہیں عمل میں لائیں اور اگر قرحہ بڑھکر مورسرج ہو جائے تو ان دو اؤن سے علاج کریں کہ قابض اور قوت دینے والی ہوں اور کھڑکھڑاپن زیادہ نہ کریں ترکیب ذرور انزروت نشاستہ چھو درم انزروت مرئی سفیدہ قلعی ہر ایک دو درم ان تینوں کو بائیک کر کے اور حریر میں چھانکر استعمال کریں

ان تینوں کو بائیک کر کے اور حریر میں چھانکر استعمال کریں

فصل بیاض کے بیان میں بیاض وہ سفیدی کہ آنکھ کی سیاہی کے اوپر پیدا ہو یہ دو طرح پر ہوتی ہے ایک وہ ہے کہ قرینہ کے ظاہر پر ہو اور باریک ہو اور اس قسم کو ابر اور غمام کہتے ہیں اور سحاب بھی بولتے ہیں دوسرے یہ کہ قرینہ کے گہراؤ میں پیدا ہو اور اس قسم کا بیاض کے سوا کوئی نام نہیں اور جاننا چاہیے کہ اس مرض کے تین سبب ہیں ایک وہ ہے کہ پہلے قرحہ پڑے اور اس سبب سے کہ عرصہ دراز تک بند رہے اور بڑے بڑے فضول اُسکے اوپر گرتے رہیں اور ضعف کی بہت سے تحلیل نہوں اگر قرحہ اچھا ہو جائے مگر سفیدی باقی رہے اور یہ قسم علاج سے تمام و کمال زائل نہیں ہوا کرتی اور قرحہ کے نشان کے اندازے پر سفیدی رہ جاتی ہے کیونکہ جس وقت قرینہ میں تفرق اتصال پڑتا ہے تو حقیقت میں نہیں ملتا جیسے کہ ملنا چاہیے بلکہ ملنے کا نشان اُس میں باقی رہتا ہے جیسا جلد میں رہ جاتا ہے اور اس نشان کے جانکی امید نہیں دوسرے یہ کہ مد کے سبب بیاض ہو جائے اور وہ اس طرح پر ہوا کرتا ہے کہ علاج میں خطا واقع ہو اور مادے کے غلیظ ہونے اور تحلیل نہونے سے طبقات میں الم پہنچے اور بہت بند رہے پس اس سبب بہت سے فضول آجاتے اور بیاض کی نوبت پہنچے تیسرے یہ کہ شقیقہ اور صداع الم پہنچانے والے کے بعد بیاض پیدا ہو جائے اس سبب کہ آنکھ بند رہے اور فضول آجاتے کیونکہ جو صداع بہت الم پہنچا ہے اُس میں آنکھ کا بند رکھنا خوش آتا ہے اور جس وقت کہ ایسا امر ہوتا ہے تو سبب اُن فضول کے حرکت انطباعی اور انقباضی تحلیل ہوا کرتی ہے پس جبکہ وہ فضول تحلیل ہوئیے رہ جاتے اور اکٹھے ہو جاتے ہیں علاج اگر سبب باقی ہو پہلے اُن چیزوں سے کہ اُسکے حال کے مناسب ہوں اُسکے دور کرنے میں کوشش کریں ورنہ تو یہ مرض فی حد ذاتہ نہ فصد کی احتیاج رکھتا ہے نہ اسہال کی مگر جہاں کہیں یہ خوف ہو کہ تیز دوائیں جو تراشنے والی ہیں اُنکے استعمال سے گرمی پیدا ہو اور مادے کو جذب کرے ایسے حال میں برسبیل پیش بندی فصد اور اسہال کرنا بہتر ہوا کرتا ہے اور سبب سے رہونیکے بعد اگر بیاض خفیف ہے شقائق النعمان یعنی لالے کا پانی تنہا اور قطریوں کا پونچھا ہوا پانی شہد کے ساتھ لگانا اُسکو تراش ڈالتا ہے اور اکثر بیاض رقیق زبان پر لانیسے موقوف ہو جاتا ہے اور یہ اس طرح پر ہوتا ہے کہ شکر اور نمک زبان پر رکھیں جب زبان کھ کھری ہو جائے آنکھ کو زبان پر ملے اور صبح عمل میں لائیں اور مناسب ہو کہ یہ شخص پر ہیز کرے اور بیاض اگر غلیظ ہو قوی دوائیں استعمال کریں جیسا جلا ہوا تانا اور بورہ اور نوشادر اور نمک اندرانی اور کف دریا اور زرد مسک اور حرم صغیر اور کبیر اور حرم معسل اور زرد کے استعمال سے پہلے فضول کو لطیف اور نرم کرنے کے لیے حمام میں جائیں اور گرم پانی کے بخار پر انکباب کریں اور آنکھ کھولے رکھیں یہاں تک کہ ٹنڈھ سُرخ ہو جائے اور پسینا آجائے اُسکے بعد دوا استعمال کریں تاکہ بہت فائدہ کرے مگر جہاں کہیں یہ خوف ہو کہ مواد کھینچ آئے گا تنقیہ سے پہلے ہرگز علاج پر ماتھ نہ لائیں زرد مسک یعنی حبس دوائیں مشک پڑتا ہے اور اُسکو فارسی میں زرد و مشکین بھی کہتے ہیں اُسکی یہ ترکیب ہے سرطان دریائی یعنی لیکٹرا اور دست برنج اہل ہند یعنی کانچ کی چوڑی اور کف دریا اور سرگین سو سار اور سنگدان جزر کہ اُسکو عربی میں حساری کہتے ہیں اور توتیلے بصری پوست بھینہ شتر مرغ سفیدہ از زیتون اس آبلینہ شامی مرادیدنا سفقہ عقیق سوختہ سنگ سبز کہ جسکے اوپر چھری تیز کرتے ہیں دار فلفل سفال رنگین اقلیمیا زرد توتیلے ہندی سیخ مرجان طین قیولیا مس سوختہ توتیلے کرمانی اور محمودی ہر ایک دو درم اور ایک نسخہ میں ایک درم لکھا ہے اور نمک سنگ بورہ ارمنی ہر ایک چار دانگ مرثیشا سیرق یعنی پس افگندہ شہرہ ہر ایک

آدھا درم کف آگینہ دو درم مشک دو دانگ ان سب کو غبار کے مانند پسیر کام میں لائیں اور یہ دوائیں گنتی میں اٹھائیں ہوتی ہیں دوسرا نسخہ سرگین سو سا
تین درم قطور یون پانچ درم مروارید تین درم زنگار ایک درم بسد تین درم نظرون دو درم آشنہ آدھا درم پوست بیضہ شتر مرغ سوختہ تین درم توتیا سے
ہندی ڈھائی درم مشک و جبہ کے برابر یہ دوائیں گنتی میں دس ہوتی ہیں اور مجرب دوائیں سے یہ ہے کہ چمکا ڈھکی پچال شہد میں ملا کر آنکھ میں لگائیں
اور پوست بیضہ مرغ مکاس یعنی جلا کر سفید کر لیں اور نبات دونوں برابر پسیر ذرور بنا لیں یہ مجرب ہے ترکیب ختم صغیر پوست بیضہ مرغ جتنا چاہیں اسکو
لیکر بٹھے پانی میں بھگو دیں اور اس برتن کو دھوپ میں رکھ دیں یہاں تک کہ اس پانی میں بدبو آنے لگے پھر اسکو آہستہ آہستہ دھو کر پانی نکال ڈالیں اور
تازہ پانی ڈالیں اور اس طرح دھوپ میں رکھیں جبکہ پھر بدبو آنے لگے پھر اسکو دھو کر نکال ڈالیں اور دوسرا پانی ملائیں اس طرح کرتے رہیں جب تک پانی
میں بدبو نہ آئے پھر ان قشور کو نکال کر سکھلا لیں اور باریک پسیر اور شکر میں ملا کر استعمال کریں ترکیب ختم کبیر پوست بیضہ مدبر جسطرح پر کہ اسکا ذکر
آچکا ہے اور پرنے بانس کی گرہ صدف سوختہ مروارید ناسفتہ شیخ کف دریا و ہنج سرگین سو سا اقلیمیا سے نقرہ اقلیمیا سے زرد شاد نہ خاکستر بازو سے
گرگس بسد ہر ایک ایک جزو سنگ بنجر چسپہ چھیری تیز کرتے ہیں جزو کی ایک چوتھائی بس اقلندہ شہرہ یعنی چمکا ڈھکی پچال آدھے جزو یہ سب پندرہ دوہین
ہوتی ہیں انکو کوٹ کر اور حیر میں چھانکر استعمال کریں ترکیب ختم محسل کی یہ ہے کہ سرگین سو سا پوست بیضہ شتر مرغ صدف سوختہ شیخ بسد سرگین خلاف
بورہ ازنی یہ سب سات دوائیں ہوتی انکو برابر لیکر گرگس اور کلنگ کے پتے میں بھگو کر خشک کریں اور باریک پسیر اٹھا رکھیں اور ضرورت کی وقت شہد
رقیق میں ملا کر استعمال کریں اور ان دواؤں کو بیاض غلیظ اور قوی ابدان میں استعمال کریں۔

فصل مورسج کے بیان میں جاننا چاہیے کہ جب قرنیہ قرص یا شہرہ یا زخم کے سبب پھٹ جائے اور غنبدہ اسکے نیچے سے باہر نکل آئے اور اونچا
ہو جائے اس اونچے ہونیکا نام عام مورسج ہوتا ہے یعنی مورسہ ہندی میں اسکا ترجمہ چوٹی کا سر مگر اہل صنعت کے نزدیک اس اونچے ہونیکا نام جیسی
اسکی مقدار ہو ویسا ہی مختلف ہوا کرتا ہے مثلاً اگر غنبدہ چوٹی کے سر کے برابر اٹھرتے آئے اس اٹھرتے کو اس النملی یعنی چوٹی کا سر کہتے ہیں اور اگر اس
مقدار سے کچھ زیادہ جیسے کھی کا سر اسکو اس لذبابی بولتے ہیں اور اگر اونچا ہونا پڑائی میں انکو سر کے مشابہ ہوا اسکو غنبدہ کہتے ہیں اور اگر اس مقدار سے
زیادہ ہو یہاں تک کہ پلک تک پہنچ جائے اور آنکھ کے بند ہونیکو مانع آئے تو تفاحی کہلاتا ہے اس سبب سے کہ وہ پڑائی میں سبب کے مشابہ ہوتا ہے اور
جسوقت تفاحی پڑانا ہو جائے اور اسکے اوپر قرنیہ کے پھٹے ہوئے اجزا طجائیں مسامری بولا جاتا ہے کیونکہ وہ فلس مسامری یعنی اس بیج کے سر کے
مشابہ ہے کہ جسکو سوہن سے برابر کیا ہوا اور مسامری کو بعضے کمال ٹولولی اور بعضے فلکی کہتے ہیں اس سبب سے کہ وہ فلک مغزل سے مشابہ ہے اور مغزل
لوہے کا آلہ ہوتا ہے کہ چرنے میں لگاتے ہیں اور اس سے سوت کاتتے ہیں اسکو ہندی میں تکلہ بولتے ہیں اور فلک ایک گول ٹپڑا ہے کہ تکلے میں ڈالتے
ہیں تاکہ وہ چرنے کی لکڑی اور سوت کے درمیان حائل رہے اور اسکو ہندی میں پھر کی کہتے ہیں اور جاننا چاہیے کہ اس النملی مورسج قرنیہ کے مشابہ ہوا کرتا ہے
اور انہیں فرق یہ ہے کہ مورسج غنبدہ کے ہرنگ ہوا اور اچان کے گرد ایک سفید چیز طوق کی صورت نظر آتی ہے کیونکہ جسوقت قرنیہ پھٹ جاتا ہے اور غنبدہ باہر
نکل آتا ہے قرنیہ کے اجزا غنبدہ کے گرد اگر دانے سفید رنگ پر نظر آتے ہیں اور یہ بھی مورسج کا نشان ہے کہ سیاہی چھوٹی اور ٹیڑھی ہو جاتی ہے اور

اُس گولائی پر جیسا کہ ابھر آنے سے پہلے ہو گئی ہو نہیں رہا کرتی اور نوران سب علامتوں سے خالی ہوتے ہیں اور جاننا چاہیے کہ کبھی قرنیہ کے چاروں
 قشور یعنی بھو و نمین سے سچ کے بعضے قشور پھٹ جاتے ہیں اور جو قشور کہ اُسکے نیچے ہوتے ہیں اوپر کے قشر سے ابھرتے ہیں اور اس سبب کہ غنبدیہ کے
 اور اک سے مانع آتے ہیں ان قشور کارنگ جو کہ سفید و اپنی سفیدی پر نظر آتے ہیں اور اسی سببے شور کے ساتھ مشابہ ہو جاتے ہیں اور ان دونوں
 میں یہ فرق ہے کہ خاص قرنیہ کے تو میں آنکھ کی سفیدی میں سرخی اور ضربان نہیں ہوا کرتی اور تو مذکور قرنیہ کی صلابت کے سبب سلامتی کے
 نیچے نہیں دبتا اور نیچا نہیں ہوتا اور شور اسکے برخلاف ہوا کرتے ہیں کیونکہ ان میں آنکھ کی سفیدی میں سرخی اور ضربان لازم ہے علاج مورسج میں اس سے
 پہلے کہ قرنیہ کے پھٹنے ہوئے کنارے موٹے ہو جائیں اور علاج پذیر ہون جلدی کریں اور تو کے ہٹا دینے میں کوشش کریں اور جو چیز کہ قابض ہو اور
 اس میں گھر گھر اپن ہو آنکھ میں لگائیں تاکہ آنکھ کے اجزا کو قبض اور کثیف کرنے اور اکٹھے اور سخت کرنے کے سبب زیادہ نہ پھٹنے دے اور غنبدیہ کو نہ نکلنے
 دین جیسے شادخ مغسول اور اقلیمیا سے نقرہ اور شیخ سوختہ اور معدف سوختہ اور جو چیزیں ایسی ہوں اور اس بات میں سب سے زیادہ فائدہ مند کل اکیسین
 ہو اور اکیسین کے معنی شافی ہیں اور کہتے ہیں کہ اسکے معنی نافع ہیں ترکیب سرمہ شادخ وزن میں برابر دونوں کو باریک پس لین اور تو کے ہٹانے
 کا یہ طریق کہ ایک گدی موٹی آنکھ کے اوپر رکھ کر باندھ دین اور گدی گول آنکھ کے حلقے کے برابر بنائیں اور اگر ضرورت ہو اس سبب سے سیسے کا ٹکڑا
 جو وزن میں پانچ درم یا دس درم ہو گدی کے اوپر رکھ کر باندھ دین اور اگر اسکے عوض ایک تھیلی باریک سرمہ سے بھر کر رکھ دین بہتر ہے کیونکہ ملا
 ہو اور سرمے کے اندر آنکھ کی قوت دینے کی ایک معین خاصیت بھی ہے اور جس وقت کہ شگاف کے کنارے موٹے اور سخت ہو جائیں اسکا اچھا
 ہونا ممکن نہیں اور فلاح کی امید نہیں لیکن جبکہ مسامری اور غنبدی پرانے ہو جائیں اور قونی کو یعنی زیادتی کو کاٹ ڈالتے ہیں تاکہ آنکھ برسی نہ معلوم ہو اور یہ کام

خوف سے خالی نہیں

فصل اول کے بیان میں یہ ایسا مرض ہے کہ آدمی ہر ایکلی چیز کو دونوں آنکھوں سے دیکھے گمان کرے کہ دو چیز ہیں اور یہ بیماری جلیدیہ کے ساتھ مخصوص
 ہے چنانچہ اُس جگہ ہم بیان کرتے کہ جس وقت کہ دونوں آنکھوں کی جلیدیہ میں مخالفت تام پڑے ہر ایک چیز کو نظر آتی ہے اور مخالفت تام وہ ہوتی ہے کہ ایک
 شیے کی طرف جھک جائے اور دوسری ادنیٰ ہو جائے یا ایک ادنیٰ یا نیچے ہو جائے اور دوسری اپنی حالت پر رہے لیکن اگر جلیدیہ دائیں اور بائیں اپنی جگہ
 سے تلجائے خوف نہیں پیدا کرتی کیونکہ دونوں آنکھ کے عصبہ مجوفہ کو جمع النور سے خلاف نہیں پڑتا اور ہم اس مقدمے کو ایسی طرح سے واضح بیان کرتے
 ہیں کہ خوف پیدا ہونے کی علت پوری پوری سمجھ میں آجائے جاننا چاہیے کہ دماغ کی اگلی طرف سے دو ٹپھ نکلے ہیں اور دماغ کے آگے سے دو قزونی یعنی زیادہ
 چیز باہر نکلی ہیں جیسے پستان کے دوسرے سیوا سے ان دو قزونی کو عربی میں حکمتی الشدی کہتے ہیں اور سو گھنے کا حل نہیں دو قزونی سے ہوتا ہے اور ہر ایک
 کے پاس سے ایک ٹپھا نکلا ہے کہ انکا اندر خالی ہے اسبوج سے اس ٹپھے کو خوف کہتے ہیں اور اس ٹپھے کا جو ہر ہوتا ہے باریک سوئی اس میں جاسکے اور
 یہ ٹپھا کہ دائیں طرف سے نکلا ہے بائیں طرف نیچے آیا ہے اور بائیں ٹپھا دہنی طرف در دونوں ایک دوسری کی طرف پہنچ کر آپس میں مل گئے ہیں چنانچہ دونوں کا
 خوف ایک دوسرے کے اندر ہی کھل گیا ہے اور ایک ہو گیا ہے اور اس میں فراخی آگئی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جب ہر ایک ایک ہو جاتی ہے ایک خوف بہت فراخ

پیدا ہو جاتی ہے اور اس تجویف کو مجمع النور کہتے ہیں اور وہ ٹھٹھے پھر اُس جگہ سے آپس سے جدا ہو کر دو شاخ ہو گئے ہیں اس طور پر کہ جو دائیں طرف سے آیا تھا
 واہنی ہی طرف ہٹ گیا ہے اور دائیں آنکھ میں اتر کر آیا ہے اور جو بائیں طرف سے آیا تھا وہ بائیں طرف پلٹ کر بائیں آنکھ میں آیا ہے اور دونوں کے کنارے
 اس جگہ میں زیادہ فراخ ہو گئے ہیں اور رطوبت جلیدیہ میں کہ باصرہ کی جگہ سے آئے ہیں اور جو کچھ کہ داہنے ٹھٹھے کا داہنی طرف اور بائیں کا بائیں طرف پلٹ جانا
 بیان کیا ہے یہ جالینوس کا قول ہے اور یہی درست ہے اور جو کچھ دوسروں نے کہا ہے کہ داہنا ٹھٹھا بائیں آنکھ میں اور بائیں ٹھٹھا دائیں آنکھ میں آیا ہے جمہور علمائے
 نزدیک اُسکا اعتماد نہیں اور جان لے کہ مجمع النور کے سبب منافع میں سے ایک یہ ہے کہ دو آنکھ کے واسطے ایک جگہ ہو کہ جس چیز کو دیکھیں اس جگہ پہنچائیں
 تاکہ ایک صورت دونوں نظر آئے اور یہ جگہ کہ پھر اس جگہ دونوں آنکھ سے پہنچتی ہے مجمع النور ہے کیا نہیں دیکھتا ہے تو کہ جس وقت ایک آنکھ کی تپلی اور پرتی ہے اور
 دوسری نیچے جاتی ہے یا ایک اور پر یا نیچے ہو اور دوسری اپنے حال پر رہے ایک چیز دو نظر آتی ہے اور یہ اس سبب سے ہو کر آیا ہے کہ وہ دونوں ٹھٹھے مجمع النور میں
 گذرتے ہیں ایک دوسرے کی سیدھ پر نہ گذریں اور اس جہت سے تجویف کی شکل میں یعنی مجمع النور میں اُن ٹھٹھوں کے جھک جانے سے کہ وہ آپس میں
 سے ملنے میں تو پڑ جائے اور ایسی صورت ہو جائے کہ گویا ایک چیز مجمع النور میں دو جگہ سے پہنچتی ہے یعنی ایک ٹھٹھا اونچی جگہ سے چیز کو لاتا ہے اور دوسرا
 ٹھٹھا نیچی جگہ سے اس سبب سے ایک چیز دو نظر آتی ہے جو حل ہونیکا یہ سبب ہے اس سبب سے کہ طلب کی طرف رجوع کرتے ہیں جانا چاہیے کہ حل دو قسم کی ہوتی ہے
 ایک یہ کہ پیدائشی ہو اور اُسکا علاج نہیں دوسرے یہ کہ پیدا ہو جائے اور جو حل کہ نئی پیدا ہو جاتی ہے اس اعتبار سے کہ اکثر لڑکوں میں پیدا ہوتی ہے اور کبھی لڑکوں
 میں بھی ہو جاتی ہے دو طرح پر پہلی قسم وہ ہے کہ چونکہ میں پیدا ہوا اور اُسکے تین سبب ہیں ایک یہ کہ صرع پڑ کر اُسکے سبب سے دماغ کی غشا کھنچ کر سکر جائے
 اور آنکھ کے طبقات اور عصبہ مجوفہ بھی کھنچ جائیں اور آنکھ اور کیرف یا نیچے کیرف مائل ہو جائے اور ہر چند کہ صرع زائل ہو جائے مگر یہ ہیئت آنکھ میں باقی
 رہے دوسرے یہ کہ دایہ ٹٹانے میں اور دو دھڑ پلانے میں نامناسب تدبیر عمل میں آئے مثلاً ہمیشہ ایک جانب پر لٹانے اور ایسٹور پر دو دھڑ پلانے
 اور اس سبب سے کہ لڑکا دایہ کیرف ایک جانب سے بہت عرصے تک دیکھتا ہے وہی ہیئت اُسکی آنکھ میں ٹھہر کر حجائے تیسرے یہ کہ کوئی آواز بلند یا سیکے
 مانند کہ ایک بارگی نپٹے کو ہلا دے انفاق ہو اور اس سبب سے اُس طرف دیکھنے لگے اور بہت دیر تک دیکھنے سے آنکھ اُسی طرف پھر جائے جب تک اُس
 طرف دیکھتا رہے راحت پائے اور جب اس طرف کے برخلاف دیکھنا چاہے دشوار معلوم ہو کیونکہ ٹھٹھے اور غشاؤں کے کھنچنے سے الم پہنچتا ہے اس
 ضرورت سے اُسی شکل پر رہے علاج جو تدبیر کہ آنکھ کی اصلاح کرے کام میں لائیں اور علاج میں مہلت نہ کریں کیونکہ اطفال کے اعضا نرمی کے سبب
 علاج جلد قبول کرتے ہیں اور تدبیر یہ ہے کہ اس بات میں کوشش کریں کہ جس طرف آنکھ پھر گئی ہے بچہ اُس طرف کے خلاف دیکھے مثلاً جس طرف آنکھ کو پھیرنا
 چاہیے ایک چیز سرخ رنگ اس طرف باندھ دیں کیونکہ سرخ چیز چونکہ خوش آتی ہے سو اگر چھوٹے کو لے کیرف جو کان کی طرف ہے آنکھ پھر گئی ہو تو
 اس صورت میں ناک کے اوپر بڑے کو لے کے نزدیک سرخ کپڑا لگا دیں تاکہ بچہ ہمیشہ بڑی خواہش سے اُس طرف دیکھنے کی عادت پکڑے اور اس
 قیاس پر جس طرف مائل ہو جائے اُسکی دوسری طرف کوئی سرخ چیز لٹکانی چاہیے اور دوسرا طریق یہ ہے کہ منہ کے اوپر برقع ڈھانپ دیں اور تپلی
 کے مقابل برقع میں سوراخ کر دیں پھر اُس بچے کے سامنے چراغ جلا کر رکھیں تاکہ تکلف سے دیکھنے کے سبب سے آنکھ کی اصلاح ہو جائے

جیسا قوہ والے کا ٹنہ آئینہ میں دیکھنے سے اصلی حالت پر پٹ آتا ہے اور مناسب ہے کہ دایہ کو لطیف غذائیں کھلائیں تاکہ حرارت غریزی اور طبیعت قوت اور عضو کو سیدھا کر دے اور جہان کہین صرع کے سبب سے حول پیدا ہو جائے دایہ کو بخار انگیز غذاؤں سے پرہیز کر آئین اور جماع سے روکنا ضروری سمجھیں دوسری وہ عمل ہے کہ برون میں پیدا ہو اور اُس کے بھی تین سبب ہیں ایک وہ ہے کہ کوئی عضلہ ان عضلات میں سے جو آنکھ کے ڈھیلا کو حرکت دیا کرتے ہیں کھنچ جائے اور ڈھیلا اُلکڑا اس طرف پھر جائے اور اس تشنج کا سبب اگر بیوست ہو اسکی یہ علامت ہے کہ بہت تیز بیاریوں کے اور قرانیٹس کے بعد پڑتا ہے اور اسکا علاج ترطیب ہو ان نطول اور روغنون کے ساتھ خشکا تشنج یا بس میں ذکر آیا ہے اور لڑکیوں کے پینے کا دودھ اور گدھی کا دودھ آنکھ میں ڈالنا فائدہ مند ہوتا ہے اور اگر اس تشنج کا سبب رطوبت ہو کہ عضلات کو بھر کر عرص میں کھینچے اسکی علامت تشنج استلائی کی علامت کے مانند ہوتی ہے اور یہ اکثر صرع کے بعد پڑتا ہے علاج جو کچھ کہ تشنج استلائی میں بیان ہو چکا جیسے ایارج کے ہتفراغ اور غرغہ اور لطیف تدبیر یعنی لطیف غذائیں کھانا کام میں لائیں دوسرے یہ کہ انھیں عضلوں میں خشکا ذکر آچکا ہے کوئی عضلہ ڈھیلا ہو جائے یعنی اُس میں استرخا پیدا ہو اور آنکھ کا ڈھیلا اس عضلے کی دوسری طرف جھک جائے اور استرخا کی علامت اور علاج کا ذکر کر کے امراض میں آچکا ہے تیسرے یہ کہ طبقات اور رطوبات اپنی جگہ سے اُن ریح غلیظہ کے سبب لجا تیں کہ انکا تحلیل ہونا دشوار ہو اور مختلف حرکات کی کثرت سے طبقات اور رطوبات کو ہلائیں اور انکی جگہ سے مال دین اور کسی طرف جھکائیں اسکی یہ علامت ہے کہ آنکھ حرکت احتلا جی کیا کرے اور شاید کہ آنسو بھی بہنے لگیں علاج پہلے ایارجات اور جوب دینا چاہیے تاکہ اُن رطوبات کو جو ریح پیدا کرتے ہیں دماغ سے پاک کرے اور ریح کو تحلیل کر نیکی لیے گرم پانی سے تمکید کریں اور مایران سونف کے پانی میں ضماد کریں اور اگر مادہ معدے میں ہو اور اس جگہ سے دماغ میں جا کر مرض پیدا کرے تو معدے کا تنقیہ تو اور اسہال سے کرنا چاہیے اور گرم جوارشون کے استعمال سے ریح کو توڑنا چاہیے اور کبھی طبقات اور رطوبات کا اپنی جگہ سے ٹلجانا اس سبب سے ہوتا ہے کہ فضول غلیظہ بخاری رگون میں اکٹھے ہو کر شبکیہ میں پھونچیں اور شبکیہ اپنی جگہ سے اونچا ہو کر زجاجیہ جلیدیہ سے مزاحمت کر کے اسکو اسکی جگہ سے مال دے

فصل عشا کے بیان میں عشا کے معنی شبکوری یعنی رتوندھاپن وہ اس طرح پر ہوا کرتا ہے کہ رات کی وقت بنائی بیکار ہو جائے یہاں تک کہ ستاروں کو نہ دیکھ سکے اور دن میں اپنے حال پر آئے اور جب آفتاب غروب ہونے لگے بنائی میں ضعف ظاہر ہونے لگے اور بعضے یہ کہتے ہیں کہ جسوقت شبکورہ اس حد کو پہنچے کہ دن کو ابر کیوقت بھی نہ دیکھ سکے اُسوقت اُسکا نام عشا ہوا کرتا ہے اور اس مرض کے تین سبب ہیں ایک یہ کہ روح باصرہ بخارات غلیظہ کے سبب غلیظہ ہو جائے اور بخارات خواہ دماغ میں پیدا ہوں خواہ معدے سے دماغ کی طرف چڑھ کر جائیں اور ان دونوں میں یہ فرق ہو کہ اگر بخارات دماغ سے ہوں ایک حال پر قائم رہے اور اگر معدے سے ہوں معدے کی سبکی میں خفیف ہو جائے اور استلا میں بڑھ جائے دوسرے یہ کہ کسی سبب آنکھ کے اجزا میں رطوبت زائد آجائے اور رطوبت بیضیہ غلیظہ ہو جائے اور ان دونوں میں یہ وجہ ہے کہ ذکی ہوا رنگی ہوا کے نسبت آفتاب کے نور کی جہت سے گرم اور لطیف ہوا کرتی ہے اس سبب دن میں روح اور بیضیہ کی غلطت

اور آنکھ کی رطوبت میں لطافت آجاتی ہے اور بنیاتی اپنے حال پر رہتی ہے اور اس سبب کہ رات کی ہوا سرد اور تر اور غلیظ ہوتی ہے سبب کی مدد کرتی ہے باصرہ اپنے کام سے رہ جاتی ہے تیسرے یہ کہ ہمیشہ آفتاب میں ٹھہرنیکا اتفاق پڑے اور آفتاب کا نور باصرہ کی لطافت کو تحلیل کر دے اور بہت غلیظ رہ جائے اور جب رات آئے تو رات کی ہوا روح کی غلظت بڑھائے اور کوئی چیز نظر نہ آئے اور سبب پہلے ہو چکا اور جو آثار کہ موجود ہیں سبب کے اوپر دلالت کیا کرتے ہیں اور جاننا چاہیے کہ اگر شبکووری بڑی بڑی آنکھ اور سیاہ آنکھ والوں کو پڑا کرتی ہے علاج جہاں کہیں مانے کا تئیسہ کرنا ضرور ہوا یا رجات اور غوغوں سے استعمال کریں اور بخارات اور رطوبات کو لطیف کرنے کے لیے مرچ سیاہ اور ٹھکنی اور چند بیدستر اور ایلو اچھینک انکے واسطے استعمال کریں اور بادیاں اور شبت بونہ قیصوم مزہ خوش نام سداب جوش دیکر انکے پانی پر انکباب کریں اور اگر بکری کی کلہی تھوڑی سی سونف اور دار فلفل کے ساتھ ملا کر دیگ میں پانی کے ساتھ پکا کر اسکے بخار پر سر جھکائیں نہایت فائدہ کرتا ہے اور کلہی کو آگ کے اوپر بھونیں اور اسکے بخار پر انکباب کریں ایسی ہی تاثیر کرتا ہے اور مریض کے کھانے میں مہنگا درپودینہ اور دانی اور صمغ اور انجیران بہت سی ملائیں اور جنگلی بکری کی کلہی کہ اسکو عربی میں تیس کہتے ہیں یا گاسے کی کلہی اور بکری کی آگ کے اوپر رکھ کر اور سیاہ مرچ اور بادیاں کو انکے اوپر ڈالیں تاکہ جو رطوبت کلہی میں سے نکلتی ہے وہ ان میں اسکو جذب کر لیں پھر ان دواؤں کو کلہی کے اوپر سے اتار لیں اور باریک کر کے رکھ چھوڑیں اور سرسہ کے مانند آنکھ میں لگائیں شارج اسباب نے کہا ہے پیل اور پچ جنگلی بکری کی کلہی میں گڑو کر بھون لیں اور جو پانی کہ اس سے نکلتا ہے اسکو آنکھ میں لگائیں شبکووری کو اچھا کرتی ہے اور یہ ایسا عجیب علاج ہے کہ اسکی تعریف نہیں ہو سکتی ہے اور جہاں کہیں خون کا غلبہ ہو رگ قیصال اور رگ گوشہ چشم کا کھولنا نفع دیتا ہے اور جس کسی کو روح باصرہ کا غلیظ ہونا آفتاب میں ٹھہرنیکے سبب سے مرض کا موجب ہوا ہو اسکی تدبیر رطوبت اور گرمی کا پہنچانا اور غلظت غذاؤں سے یعنی جو مواد غلیظ پیدا کرتی

ہیں پرہیز کرنا اور جو چیزیں نافع ہیں انکو اختیار کرنا

فصل چہرہ کے بیانیہ اسکو فارسی میں روز کوری کہتے ہیں یہ شبکووری کا ضد ہوتا ہے یعنی روز روشن میں کچھ نظر نہ آئے اور رات میں اور برزوالے دن دیکھ سکے اور چہرہ کا یہ سبب ہے کہ روح باصرہ قلیل اور رقیق ہو جائے اور اس سبب کہ آفتاب کی گرمی اسکو تحلیل کرتی ہے دن میں بنیاتی کا کام باطل ہوا اور جبکہ رات آئے اور ابر ہو جائے سردی کے سبب روح اکٹھی ہو کر باصرہ اپنی حالت پر آئے اور بعضے حکما کہتے ہیں کہ چہرہ کا سبب وہ تیز خلط ہے کہ دماغ میں آجائے اور اپنی تیزی سے روح نفسانی کو فاسد کر دے پھر دن کی گرمی اسکی گرمی کو بڑھا دے اور باصرہ کا فعل باطل کرے علاج دماغ کی ترتیب میں خارج اور باطن سے مدد کریں مثلاً لکون کے پینے کا دوا اور روغن بنفشہ اور روغن کدناک میں ڈالیں اور ریاس کا پانی اور شربت نیلوفر اور شربت بنفشہ اور انکے مانند پلائیں اور سرد پانی میں غوطہ لگا کر پانی کے اندر آنکھ کھولیں اور روح کو غلیظ کرنے کے لیے غذائیں مغلطہ کہ جسے

خون غلیظ پیدا ہو کھلائیں جیسے ہر سیہ اور کلہ پاپی اور گاسے کا گوشٹا ورتوے کی کمی ہوتی روٹی اور ویسی ہی چیزیں

فصل اتساع اور انتشار کے بیانیہ حکما ان دونوں لفظ کے بولنے میں اختلاف کرتے ہیں بعضوں نے اتساع کو عصبہ مجوزہ کے کشادہ ہونے کے ساتھ مخصوص کیا ہے اور انتشار کو ثقبہ عنبیہ کے کشادہ ہونے کے ساتھ خاص رکھا ہے اور بعضے برعکس اسکے اطلاق کرتے ہیں اور قدامت کے کلام سے علوم

ہوتا ہے کہ یہ دونوں لفظ مترادف یعنی ہم معنی ہیں مگر جو کچھ کہ جمہور متاخرین کے نزدیک ٹھہر گیا ہے اور لغت کے مطابق ہے اس طرح پر ہے کہ السماع مرض ہے اور انتشار عرض اور بعید نہیں کہ قدمائے نزدیک یہ دونوں لفظ اس بہت سے مترادف ہونے کے السماع کو انتشار لازم ہوتا ہے کیونکہ جس وقت عصبہ مجوفہ کا ٹمخہ اپنی اصلی ذات سے کہ اسکا جو ف اتنا ہوتا ہے کہ باریک سوتی دشواری سے اُس میں جاسکے زیادہ کشادہ ہو جائے یا ثقبہ عنیبہ اپنی مقدار میں سے زیادہ فراخ ہو جائے اس صورت میں ضرور ہے کہ جو نور کا ہوا ہے اُس میں پریشانی آجائے اور پوشیدہ نہیں کہ کشادہ ہونے کو السماع کہتے ہیں اور پر گندہ ہونے کو انتشار بولتے ہیں اور جاننا چاہیے کہ اگر عصبہ السماع کی آفت سے محفوظ رہے اور فقط ثقبہ کشادہ ہو جائے مگر ثقبہ کا فراخ ہونا اکیلے تک جو طعمہ اور قرنیہ کے درمیان میں کہ حواصل ہے نہ پہنچا ہو اس صورت میں بیانی بالکل باطل نہیں ہو کرتی لیکن جس وقت السماع عصبہ میں ہوا اور ثقبہ عنیبہ کی فراخی اکیلے تک پہنچے بیانی سب کی سب باطل ہوتی ہے اور عصبہ کے کشادہ ہو جانے میں اور ثقبہ کے فراخ ہونے میں کہ اکیلے تک پہنچ جائے یہ فرق ہے کہ عصبہ کے السماع میں آنکھ کے اجزا کے اندر نور کا پھیل جانا ظاہر ہوا کرتا ہے اور ثقبہ کے فراخ ہونے میں نور کا پھیلنا آنکھ کے اجزا میں ظاہر نہیں ہوا کرتا یہاں تک کہ اگر کوئی ایسا شخص کہ اسکو اس بات کی سمجھ نہ ہو ایسی آنکھ کی طرف نظر کرے تو سیگان کرے کہ تمام آنکھ سیاہ ہو گئی ہے اور ثقبہ فراخ ہونے کے وقت جو آنکھ کے اجزا میں نور نہیں آیا کرتا اسکی یہ وجہ ہے کہ نور سب کا سب سیدھا ثقبہ سے باہر چلا آتا ہے اور اُس کے بعد بکھر جاتا ہے اور ظاہر ہے کہ جب نور ثقبہ سے نکل آتا ہے آنکھ کے اجزا میں پھیلنا ظاہر نہیں ہوتا بخلاف عصبہ کے کہ اُس کے السماع میں نور آنکھ کے اجزا میں پھیلتا ہے اور ثقبہ سے سیدھا باہر نہیں نکلتا ایسے آنکھ کے اجزا میں نور کا انتشار ظاہر نظر آتا عصبہ کے السماع کی علامت میں سے ہوتا ہے اور جو انتشار کہ شبکیہ کے تفرق اتصال سے پڑتا ہے اُس میں بھی بیانی بالکل جاتی رہتی ہے اور جیسا شبکیہ کے امراض میں گذر چکا ہے اور شبکیہ کے انتشار اور عصبہ کے انتشار میں یہ فرق ہے کہ شبکیہ کا انتشار دفعہ پڑتا ہے اور عصبہ آہستہ آہستہ اور اس فصل کو ہم تین قسم میں بیان کرتے ہیں پہلی قسم السماع عصبہ کے بیانی اُسکی علامات کا بیان ہو چکا اور اکثر احوال میں انتشار عصبہ اس صداع امتلائی کے بعد جو بہت سخت ہوتا ہے یا سر سام کے پیچھے یا اشارے کے بعد پیدا ہوا کرتا ہے اور اُسکا یہ سبب ہے کہ خلط غلیظ یا بخارات تیز اور غلیظ عصبہ میں آجائیں اور اُسکو عرض میں پھینچیں اور فراخ گردین اور بہت کم یون بھی ہوتا ہے کہ عصبہ کے السماع کے ساتھ ثقبہ میں السماع نہ پڑے اور اس سبب سے کہ دو اکاثر عصبہ تک پہنچنا بہت دشوار ہے اور ہاتھ سے بھی اصلاح غیر ممکن ہے شرح نے اُس کے باب میں لاجلہ تنی برہ کہا ہے یعنی کسی حیلے سے سچا نہیں ہوتا اور حاصل کلام جو کچھ کہ فرول کی ابتدا میں نافع ہے اُس میں بھی مفید ہے دوسری قسم ثقبہ کے السماع میں اس کے پانچ سبب ہیں ایک یہ کہ خارج سے ہو جیسے چوٹ یا طپا پنچ آنکھ پر لگے اور اس کے سبب طبقہ عنیبہ اطراف میں کھنچ جائے اور ثقبہ فراخ ہو جائے اور اس قسم کا علاج آسانی سے ہو سکتا ہے علاج رگ قیفال کھولین اور پنڈ لیون پر حجامت کریں اور نرم حنون سے طبیعت کھولین اور قوی سے پرہیز کرنا لازم سمجھیں اور غلیظ کھانوں سے اور جماع سے اور چت لیٹنے سے اور روشنی میں دیکھنے سے پرہیز کریں اور عورت کا دودھ جسکو لڑکا پیا کرتا ہے اُنکھ میں ڈالیں اور باقلا کا اٹا اور بنفشہ اور خلی بیضہ مرغ کی زردی میں ملا کر ضماد کریں اور اُس کے بعد جبکہ درد تھم جائے اور مرض میں کمی پڑے ضماد کی دواؤں میں با بونہ اور قیر و طی بڑھاویں تاکہ زیادہ تحلیل کرے اور جب کہ دم دور

اور نہیں تو ظاہر ہے کہ ضیق فی نفسہ برائے نہیں اگر اس درجہ کو نہ پہنچا ہو کہ لمجائے اور اس مرض کے چار سبب ہیں ایک یہ کہ رطوبت کے غلبہ سے طبقہ عنیبہ ڈھیلا ہو جائے اور اس سبب سے ثقبہ تنگ ہو جائے اور یہ ایسا ہوتا ہے جیسے خشک چھلنی کو بھگو لیں اور اس کے قسمے ڈھیلے ہو کر اس کے سوراخ ملکر تنگ ہو جائیں اور پہلی تدبیر اور رطوبت کے آثار اس کے گواہ ہیں علاج جب ایاز فیکر اور جب قویا سے استفراغ کریں اور افادہ یعنی شہو کی چیزیں جیسے الائچی اور لونگ اور سیاہ مرچ پانی میں چکا کر سر پر گرائیں اور شیاف زعفران آنکھ میں لگائیں اسکی ترکیب یہ ہے اشق زعفران زنگار ہر ایک ایک درم اخلاط زعفران چار درم ان چاروں اجزا کو آپس میں ملا کر شیاف بنالیں اور دوسرے نسخے میں جاوشیر بھی بڑھائی ہے ترکیب اخلاط زعفران کی یہ ہے زعفران شیاف مینا گل سُرخ ایلوام نشاستہ صمغ عربی ہر ایک ایک جزو ان ساتوں دوا کو کوٹا اور چھانکر آپس میں ملائیں اور کام میں لائیں دوسرے یہ کہ خشکی کے غلبہ سے طبقہ عنیبہ کھنچ کر کھلا جائے اور اس سبب سے ثقبہ تنگ ہو جاوے اور ممکن ہے کہ ثقبہ سب کا سب بند ہو جائے اور پہلی تدبیر میں اور خشکی کی علامتیں اسکی گواہ ہیں علاج تطہیر کے لیے عورتوں کا دودھ سر کے اوپر دوہیں اور روغن مرطبناک میں اور کان میں پڑھائیں اور زعفران کا پانی اور بید کا پانی اور کاہو کا پانی اور اسبغول کا لعاب سر پر رکھیں اور غذا نرم اور چکنی کھائیں اور مادہ جذب کرنے کے لیے پیار کا سر تھوڑی دیر لٹا اور کبھی کبھی کوئی چیز گرم کھانی اور طلا کرنی اور حمام جانا اور صاف پانی نیگرم میں بٹھنا اور اچھے صاف پانی میں آنکھ کھولنا بہت موافق آتا ہے تیسرے یہ کہ رطوبت بیضیہ کم ہو جائے اور عنیبہ کی مدد اس سے موقوف ہو جائے اس سبب سے کھلا کر چھوٹا ہو جائے اور یہ قسم بڑھون میں اور گرم سر سام کے بعد بہت پیدا ہوتی ہے اور اسکی یہ علامت ہے کہ آنکھ چھوٹی ہو جائے اور خشکی کے نشان ظاہر ہوں اور پہلی تدبیر میں اسپر گواہی دین اور اس بیماری والے کو اشخاص کے اشباح نظر آئیں یعنی ہر چیز کے جسم میں سے شکل اور رنگ نہ دیکھ سکے بلکہ سایہ کے مانند تصور کرے اور اسکا علاج وہی ہے کہ جو عنیبہ کے ضیق میں کہ خشکی سے پیدا ہو ہم بیان کرتے ہیں یعنی مرطبات کا استعمال چوتھے یہ کہ کمیوس یعنی خلط سخت اور غلیظ ثقبہ کے اندر جمع ہو جائے اور اس جگہ ٹھہر جائے اور اسکی یہ علامت ہے کہ طبیب کو ثقبہ نہ نظر آئے اسکا علاج دماغ کا تھقہ اور استفراغ سے اور تطہیر کی رعایت تاکہ کمیوس سخت نکلنے کے قابل ہو جائے فائدہ جانا چاہیے کہ اطبا کو اس باب میں اختلاف ہے کہ رطوبت اور بیوست عنیبہ کی ضیق کا سبب ہو بعض اس طرف ہیں کہ اس صورت میں صنف بنیائی کا سبب کہ ضیق نا طبعی کے لوازم میں سے ہے تحقیق نہیں ہوتا جیسا شارح اسباب اس بحث میں اختلافات اور مناظرات کے بیان کے بعد لکھتا ہے کہ شیخ نے اسکو چھوڑ کر کہا اور اسباب اس کے یا تو قرنیہ کا ہیں ہے کہ اسکو اکٹھا کرے اور ثقبہ کو سکڑے اور ضیق پیدا کرے یا سدہ سے جو قرنیہ کو اطراف سے وسط کی طرف کھینچے اور ثقبہ تنگ ہو جائے یا بیضیہ میں میں شدید ہو اور وہ کم ہو جائے اور اس کے ساتھ طبقہ ڈبلا اور جمع ہو جائے اس طرح سے جو ظاکی حالت کے مخالف ہو فقط اور ظاہر ہے کہ جس وقت قرنیہ رطوبت یا بیوست کے ساتھ اکٹھا ہو کر سکڑ جائے اسطور پر کہ عنیبہ کو اکٹھا کرے اور اس میں تمدد پیدا کرے تو اسکا ثقبہ بھی اکٹھا ہو جاتا ہے اور جب قرنیہ کے اجزا اس مرتبہ کو جن میں جو حاکم کہ طبقہ عنیبہ کو جو اسکے نیچے ہوا اپنے ساتھ جمع اور اکٹھا کر لے اس صورت میں لازم ہے کہ قرنیہ میں کثافت اور غصون یعنی کھنچ پیدا ہو جائے جیسا بڑھون کو آخر عمر میں عارض ہوتا ہے اور پوشیدہ نہیں کہ قرنیہ کا شفاف نہ ہونا اور کے نفوذ کو مانع آتا ہے اور اشباح کو جلیبہ بخوبی

انفس پکڑنے سے باز رکھتا ہو اور اس حالت میں مریض جس چیز کو دیکھتا ہو گمان کرتا ہو کہ ابر میں اور دھوئیں میں آرہی ہو اور یہی ضعف ہے اور یہی
 اور بیضیہ کی کمی بالاتفاق ضیق کا اور ضعف کا سبب ہے جیسا کہ پیشہ نہیں اور اس اثر کے نزدیک اجتماع قرینہ کا پانچواں سبب ہے اس لیے اس
 مقام میں صاحب ذخیرہ خوارزم شاہی کے قول کو مقدم رکھ کر غیبیہ کی رطوبت اور بیوست کو بھی ضیق کے اسباب میں شمار کیا اور روح کے
 قوام میں تغیر آنکو کا اوپری رطوبت یا بیوست سے عارض ہوتا ہو ضعف بیانی کا سبب جانتا ہو پانچویں بعض طبیب بھی اس طرف گئے ہیں اور
 جو کوئی اس قول پر اعتراض رکھتا ہو مجھ کو اسکے اعتراض پر اعتراض ہو اور بہان کہیں ضیق کا سبب اجتماع قرینہ ہوا ہوتا ہے کہ ہونا اور اسکے
 اجزا میں اجتماع آنا اسکا گواہ ہوگا اور اسکو ان چیزوں سے کہ طبقات کی بیماریوں کے باب میں انکابیان آتا ہو اور ہر سبب کے موافق کہ وہ بھی اس
 مفصل لکھا ہوا ہوتا ہے کہ ہر سبب کے اسباب و علامات کے ماتن نے ضیق کے اسباب کا بیان کیا ہو وہ تمام گفتگو کی جگہ ہو اسکا بیان کرنا
 سمجھ میں مناسب نہ آیا چسپاٹا کا اتفاق تھا اسکو لکھا

فصل تخيلات کے بيان میں چونکہ بعض خیالات نزول المار کا خوف دلاتے ہیں اس لیے انکا ذکر نزول المار کے پہلے زیادہ مناسب معلوم ہوا
 اور خیالات وہ ہیں کہ ہوا کے اندر رنگارنگ شکلین نظر آئیں اور جیسا جیسا اسباب کا رنگ ہوتا ہو اسی رنگ کی شکلین نظر آتی ہیں چنانچہ اسکا بیان
 آتا ہے اب جانتا چاہیے کہ اس بیماری کے سبب کلی چار ہیں ایک یہ کہ باصرہ نہایت قوی ہو جائے اور چھوٹے چھوٹے ذرے اور ہلکا ہلکا غبار جو
 ہوا میں موجود ہو اور اورون کو نظر نہیں آتا وہ اسکو دیکھیں اور ایسی ہی غذا کے بخارات جسے بدن خالی نہیں ہوا کرتا جسکی قوت کے سبب
 دیکھ سکے اور اسکی علامت یہ ہے کہ جسکے فعل میں کسی وجہ سے تصور نہوا اور باصرہ اور سب حواس قوی ہوں اور جب غلیظ غذائیں جسے کدورت پیدا
 ہوتی ہو کھانے کا اتفاق پڑے خیالات کم ہو جائیں اور یہ قسم تحقیق میں مرض نہیں اور سوا اسکے نہیں کہ جسکی پریشانی کے سبب اسکو دفع کر کے
 دوسرے یہ کہ طبقات میں کوئی آفت پڑے مثلاً قرینہ میں چمپک کے نشان یا رند کے یا سردی کے سبب جو کثافت پیدا کرتی ہے پیدا ہو جائیں اور اگرچہ
 وہ آثار بہت چھوٹے ہونے سے آنکھ میں نظر نہ آئیں مگر اس سبب کے شفافیت اور صفائی طبقہ مذکور کی باطن سے باطل کرتی ہیں جتنی اسکی
 مقدار ہوتی ہو اسی قدر نظر کو ڈھانپ لیتے ہیں اس ضرورت سے جتنی جتنی مقدار اور جیسی جیسی شکل ہو مثلاً مثلث ہو یا مربع یا مسدس
 آدمی ویسا ہی خیال کرے اور اسکی علامت یہ ہے کہ یہ اسباب جبکا ذکر آیا ہے پہلے ہو چکے اور خیالات بہت عرصہ تک ثابت رہیں اور کوئی دوری
 آفت نہ پیش آوے اور غذاؤں کے سبب انہیں کمی اور زیادتی نہ پڑے تیسرے یہ کہ رطوبت میں کسی طرح کا عارضہ پیدا ہو اور یہ چار طرح سے ہوتا ہے
 ایک یہ کہ جو یہ رطوبت بیضیہ ہو بذات خود تخيلات کا سبب ہو دوسرے یہ کہ سور مزاج بار درطب آنکھ کے اجزا میں عارض ہو کر اسکی رطوبت اور صفائی
 اور صفائی کو بدل ڈالے تیسرے یہ کہ قوی حرارت رطوبت میں اس طرح پرا جائے کہ رطوبت جوش کرنے لگے اور جوش کر نیسے ہوائیت پیدا ہو کر رطوبت
 طجائے اور اسکا قوام جھاگ کی صورت ہو کر شفافیت نہ رہے چوتھے یہ کہ سردی اور خشکی اور جماع رطوبت کو کثیف کر دے اور اسکی شفافیت
 زائل ہو جائے اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ اسباب کا پہلے ہو جانا گواہی دے مثلاً پہلے گرم رہا کوئی ایسے سبب کا جو سردی یا رطوبت یا گرمی یا خشکی

پہونچا نیوالا ہوا اتفاق پڑے جیسا رطوبات کے امراض میں ہننے مفصل بیان کیا ہے اور یہ قسم اٹکل سے دریافت ہو سکتی ہے خصوصاً اگر قرنیہ صاف اور شفاف ہو اور خشونت
یعنی کھڑکھڑاپن کا کوئی نشان اُسے ظاہر نہ ہو اور باوجود اسکے خیال ثابت رہیں اور انہیں زیادتی اور نقصان نہ آئے اور کسی بڑے ضرر میں نہ پہونچائے یہ بھی اس نوع
کی علامتوں سے ہے اور چونکہ سبب یہ ہے کہ کوئی امر خارجی تخیلات کا باعث ہوا اور یہ دو طرح پر ہوتا ہے ایک یہ کہ قائم نہ رہتا اور جب لائے تحلیل ہو جائے خاص کر
اگر وہ سبب لطیف و راجد نائل ہو نیوالا ہوا اور یہ اُس بخارات کی جنس سے ہوتا ہے کہ تمام بدن سے یا معدے سے دماغ پر چڑھتے ہیں اور انہیں چڑھنے کا باعث
یا سخر غذا و نکلنا یعنی جو غذائیں بخارات پیدا کرتی ہیں یا بحران یا قوی یا عصبہ اور جو چیزیں ایسی ہوں کہ انہیں کی مدد کریں اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ جو اسباب
اسکے موجب ہیں وہ گواہی دین اور خیال ایک آنکھ کے ساتھ مخصوص نہوں اور ایک حال پر ثابت نہ رہیں بلکہ سبب کے بدلنے سے کبھی زیادہ اور کبھی کم ہو جائیں دوسرے
وہ کہ قائم ہو جائیں اور یہ نزول المار کا مقدمہ ہوتا ہے اور اسکی یہ علامت ہے کہ کوئی دوسرا سبب ظاہر نہ ہو اور کہ ورت اور ضعف بصارت آہستہ آہستہ بڑھتا جائے
یہاں تک کہ اگر تدارک نہ کریں پانی اتر آئے اور دوسری علامات اور فرق کہ جن سے ان خیالات کو جو نزول المار سے ڈراتے ہیں فرق کر سکیں نزول المار کی فصل میں مفصل
بیان کرینگے نئے فائدوں کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ پوشیدہ نہ رہے کہ اگر چہ اس مرض کا علاج سبب کے موافق طبقات اور رطوبات کی بیماریوں میں کہ چکے ہیں
نزول سے ڈرنا ہے اسکی تدبیر نزول میں کہینگے مگر آسانی کی واسطے اس فصل میں بھی اسکے اسباب شاذہ جزئیہ یعنی جو بہت کم ہوتے ہیں جزئیہ کو بیان
کرنا مستحسن اور خوب سمجھا اور اسباب جزئیہ بہت ہیں ایک یہ کہ خلط سوداوی شرائین میں آجائے اور دماغ کی طرف بخارا ٹھکروچ میں بلجائیں اور اوپر
چڑھکر پھیلی جائیں اور اسکی علامت یہ ہے کہ آدمی خیال کرے کہ دھوین کے ستون ٹنڈے کے سامنے سے نکلے ہیں اور بلند ہو کر پھیل جاتے ہیں علاج
پہلے بدن کو خلط مذکور سے اُن چیزوں سے کہ اُسکے مناسب ہوں پاک کریں اُس ترتیب اور قانون کے موافق کہ امراض سوداوی میں لکھا ہے پھر اگر
فائدہ حاصل نہ ہو کپٹیوں کے شریان یا کان کے پیچھے کے شریان کاٹ ڈالیں اُسکے بعد دماغ کریں اور بدون کاٹنے کے دماغ کر نیے بھی مقصود
حاصل ہوتا ہے جیسا نزول المار کے مقدمے میں بیان کرینگے اور قطع اور دماغ کر نیے بعد سودا کے تنقیہ سے غفلت نہ کریں کیونکہ شرائین ایسے چھپے
ہوتے ہیں کہ انکا قطع کرنا اور دماغ کرنا ممکن نہیں سو اگر اچاناً مادہ رہ گیا ہو ممکن ہے کہ ان چھپے ہوئے شرائین سے چڑھ جائے اور قطع شرائین اور دماغ شرائین کا
طریق مع نفع اور نقصان کے شقیقہ کے بیان میں مذکور ہے دوسرے یہ کہ شرائین گرم خون سے بھر جائیں پھر اسپین پھج جائیں اور سخر بخارات اُسے اٹھکروچ
میں بلجائیں اور اسکی علامت یہ ہے کہ سر نا طاقت ہو جائے اور کبھی کبھی آگ کے شعلے خیال میں آتیں علاج پہلے فصد کریں اور خون مقدار میں زیادہ کاٹیں
اور فصد کے بعد طبیعت کو اُن چیزوں سے کہ خون کا جوش بجھاتی ہیں نرم کریں اور جو چیزیں خون بڑھاتی ہیں جیسے گوشت اور شیرینی اور بہت کھانا کھائیں
پرہیز کریں اور اس قسم کے علاج میں مہلت نہ کریں کیونکہ کبھی خون قلب کے دونوں تجولیف میں جا پڑتا ہے اور غشی لانا ہے پھر خناق اور موت اور کبھی خون
مذکور دماغ کے تجولیف میں گرتا ہے اور سکتہ پیدا کرتا ہے سو واجب ہے کہ علاج میں جلدی کریں اور فصد کے پہلے مسهل بھی نہ دیں اور خون تھوڑا نہ کھالیں
تا مادے کو حرکت دینے اور اُسکے خوب نہ نکلنے سے ان آفتوں میں نہ پڑیں تیسرے یہ کہ رطوبت لطیفی جو شیرین اور صاف ہو معدے میں آجائے پھر دماغ
کے مقدم میں یا آنکھ کے گردے میں جمع ہو جاوے اور جبوقت کہ آدمی چھینکے یا آنکھ کو لے اُس مادہ بار د کو حرکت پہونچے اور مادے کے رنگ کے

موافق بخار اُس سے نکلیں اور خیال میں آئے کہ سفید چیزیں پچھا رہے آتی ہیں اور اوپر جاتی ہیں اور جب تک چھینک کی حرکت کا اور آنکھ کے ملنے کا اثر اُس میں رہے گا یہ خیال نظر آئے گی علاج ڈکریں اور معدہ اور دماغ ایاریجات وغیرہ سے پاک کریں اور غذا کی اصلاح کے لیے مرغیوں کا گوشت نخود کے ساتھ پکا کر اور دار چینی سے خوشبو کر کے کھائیں چوتھے یہ کہ ان اسباب میں سے کسی سبب جو خیالات کے اسباب کیلئے میں اسی فصل میں لکھے ہیں رطوبت بیضیہ کے بعض اجزا میں کدورت آئے مگر پہلو کی جانب یعنی برابر میں نہ کہ درمیان میں اُسکی علامت یہ ہے کہ دائیں طرف یا بائیں طرف جو نسبی طرف رطوبت کے اجزا میں کدورت ہو آدمی خیال کرے کہ کوئی شخص کھڑا ہے اور شاید اس گمان سے کہ نفس الامر ہو یعنی حقیقت میں ایسا ہی ہو اُس طرف التفات کرے اور پوشیدہ نہیں کہ جب تک رطوبت کی کدورت زائل نہ ہو یہ خیال ہمیشہ رہا کرتا ہے علاج مادے کو نکال ڈالیں غذا کی اصلاح کریں اور جو چیزیں کہ رطوبت کو جلا کرتی ہیں جیسے وہ کھل کہ جنکا ذکر آیا ہے اور شیاف مرارات آنکھ میں لگائیں اور جو مادے کے سبب سے استفراغ کرنیکی حاجت نہیں تعدیل اور اصلاح کفایت کرتی ہے پانچویں یہ کہ اخلاط میں سے کوئی خلط دماغ میں آجائے اور کسی سبب سے کوئی چیز اُسکے جرم سے یا اُسکا بخار طبقات کے اوپر کبھی کبھی گرنے لگے اور اس خلط یا بخار کے گرنے کے وقت آدمی اُسکو خیال کرے کہ کوئی چیز خارج میں اونچی جگہ سے اُسکے منہ کے آگے گرتی ہے اور شاید کہ اس خیال ناگمانی سے ڈرنے لگے اور جو خلط اُسکی موجب ہو خیال کے رنگ سے اُسپر دلیل کر سکتے ہیں علاج پہلے جیسا مادہ ہو فصد اور اسہال اور قے کے ساتھ اُسکا تنقیہ کریں جیسا کچھ مریض کے حال کے مناسب ہو اور تنقیہ کے بعد شربت خستاش دین تاکہ مادے کو غلیظ کر دے اور آنکھ پر گرنے سے روک رکھے اور جہاں کہیں یہ خوف ہو کہ مادے کو غلیظ اور قبض کر نیسے کوئی دوسری آفت پیش آئے تو مناسب ہے کہ مناسب تدبیروں سے مادے کو ناک کی راہ سے بچنے اُتار لیں اور ایک مدت تک مادے کو اس طرح ناک کی راہ سے نکلنے دین تاکہ مادہ آنکھ کی راہ سے ہٹ جائے اور کوئی ضرر نہ ہو نچائے اور خیالات کی ایک قسم ہے کہ ایک ہی چیز بہت دور سے کئی چیزیں نظر آئیں اور اُسکی یہ وجہ ہے کہ رطوبت کے ریشہ بنیاتی کے اور جن چیزوں کو دیکھتے ہیں اُنکے درمیان میں حامل ہوں اور ہر ریشہ اپنی مقدار کے موافق اس چیز کے جرم کو ڈھانپ لے اور جو سوراخ اور خلوتین کہ ان ریشوں کے درمیان میں ہیں اُنکے سبب ایک چیز کی بہت چیزیں نظر آئیں اور اس جگہ میں گفتگو کیونکہ جیسا رطوبت کے ریشے نظر کے سامنے کی چیزوں کو جب کہ وہ دور ہوں ڈھانپ لیتے ہیں ویسا ہی نزدیک ہونکی صورت میں بھی ڈھانپ لیں علاج معدے اور سر کا تنقیہ کریں اور اریزہ جو چانول کی غذائتی ہے اُس سے اور سب خلط چیزوں سے پرہیز کریں اور جماع اور رات کا کھانا چھوڑیں فائدہ خیالات کے دوسرے اقسام جو بنیاتی کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں جیسا بڑی چیز کا چھوٹا نظر آنا اور اُسکے برعکس اور نزدیک سے دور کی نسبت خوب نظر آنا اور اُسکے برعکس جو کہ یہ ضعف بنیاتی کے اقسام سے ہیں ہم ضعف بصارت کی فصل میں بیان کرینگے۔

فصل نزول المار کے بیان میں یعنی پانی اُترانا جانا چاہیے کہ اس مرض میں اطبا کے بہت قول ہیں مگر جسکو شیخ نے اور اُسکے تابعین نے اختیار کیا ہے وہ ہے کہ وہ ایک اوپری رطوبت ہے جو سر سے اُتر کر طبقہ عنیبیہ کے ثقبہ میں طبقہ قرینہ اور رطوبت بیضیہ کے درمیان میں ٹھہر جاتی ہے اور اس سبب سے کہ یہ ثقبہ ایسا راستہ ہے کہ شعاع کا نکلنا اور اشباح کا آنا اسی میں سے ہوا کرتا ہے جبکہ رطوبت مذکور

اس راہ کو بند کرتی ہے جس قدر راہ کے اجزا بند ہونگے اسی قدر بصارت باطل ہوتی جائیگی مثلاً اگر تمام ثقبہ کو پھیر لے تمام بنیائی زائل ہو جائیگی اور اگر پانی بعضے اجزا میں ہوگا اور بعض اُس سے خالی ہونگے کھلی ہوتی طرف سے دیکھ سکتا ہے اور اسکے احوال مختلف ہوا کرتے ہیں کبھی ہالے کی طرح ثقبہ کا گروہ روک لیتا ہے اور اس کا درمیان خالی رہتا ہے سو جس چیز کو غور کے ساتھ سامنے سے دیکھے اسکا بیچ نظر آتا ہے اور خارے نہیں دیکھ سکتا اور کبھی وسط کو یعنی بیچ کو دبا لیتا ہے اور گروہ کھلا رہتا ہے اس حالت میں سامنے سے جن چیزوں کو دیکھتا ہے اسکا بیچ نہیں نظر آتا لیکن حدقہ کے پھیرنے سے دیکھ سکتا ہے اس سبب سے کہ ثقبہ کی کھلی ہوتی طرف مرتبات کے سامنے ہو جاتی ہے اور کبھی یہ رطوبات رقیق ہوا کرتے ہیں اس صورت میں اگرچہ تمام ثقبہ کو ڈھانپ لیتی ہے مگر رقیق ہونیکے سبب آفتاب و چراغ کی روشنی کے دیکھنے سے اور روشن چیزیں نظر آنے سے مانع نہیں ہو سکتی لیکن وہ بھی صنعت کے ساتھ یعنی کم نظر آتی ہیں اور اس قسم کو رقیق منتشر کہتے ہیں یعنی رقیق پھیلا ہوا اور جو جالینوس نے کہا کہ پانی کا سبب یہ ہے کہ رطوبت بھینہ غلیظ ہو جائے اسکی مراد یہ ہے کہ بھینہ اوپری اور غلیظ رطوبت سے مدیا ہے اور وہ رطوبت ٹپکنے کے طور پر تھوڑی تھوڑی ثقبہ عنیبہ سے باہر نکلے عنیبہ کے اوپر قرنیہ کے پتھے ٹھہر جائے نہ یہ کہ جوہر بھینہ تمام غلیظ ہو جائے اور سردی اس میں بھج کر ٹھہر جائے جیسا کہ بعضے اطباء نے گمان کیا ہے تنبیہ احمد فرح نے کہا ہے کہ نزول میں طرح کا ہوتا ہے ایک یہ کہ پانی اتر کر عنیبہ اور عنکبوتیہ کے درمیان میں ٹھہر جائے اور بنیائی کو باطل کرے اور آنکھ کی پتلی میں کدورت آجائے اور اسکا رنگ سیاہ خاکی جیسے ابر معلوم ہوا اور اس کے لیے علاج نہیں دوسرے یہ کہ قرنیہ اور عنیبہ کے درمیان میں ٹھہر جائے اور اسی سے ہمارا مطلب ہے تیسرے یہ کہ عصبہ مجوفہ میں اتر آئے اور اس قسم میں آنکھ کی پتلی کے اندر کسی طرح کی کدورت نظر نہیں آتی اور اگر نظر بھی آئے نہایت کم ہوگی اور اسکا نشان وہی ہے عصبہ کے سدے میں بیان کریں گے اور اسکا نام مار اسود ہے یعنی سیاہ پانی بولا جاتا ہے اور اسکا علاج نہیں اور جاننا چاہیے کہ پانی کے آنے کے چھ سبب ہیں ایک یہ کہ سقطہ یا ضربہ سر میں پونچے اور دماغ ایسی طرح پر لپکے کہ کچھ رنگ رطوبت ان رطوبات میں سے کہ دماغ کے بطون میں بند ہیں جاری ہوا اور اس میں سے تھوڑا سا عصبہ مجوفہ میں چلا جائے اور آنکھ کی طرف اتر آئے پھر کبھی عصبہ میں ہی رہ جاتا ہے اور یہ عصبہ کا سدہ ہے نہ وہ نزول جو ہماری اصطلاح ہے اور کبھی عصبہ سے نکل کر عنیبہ کے ثقبہ میں جس طریق پر کہ بیان کیا ہے ٹھہر جاتا ہے اور یہی پانی ہے اور کبھی عصبہ میں بھی رہ جاتا ہے اور ثقبہ میں بھی آتا ہے اس صورت میں عصبہ کا سدہ نزول کے ساتھ مرکب ہوتا ہے اور جو فرق عصبہ کے سدہ اور نزول کے درمیان میں ہے بیان کریں گے اور سدہ اور نزول سقطہ یا ضربہ کے سبب سے ہوتا ہے کیا بارگی ہو جاتا ہے دوسرے یہ کہ بدن میں کمیوسات غلیظ سے امتلا ہوا اور ان رطوبات کمیوسہ سے بخار نکل کر آہستہ آہستہ ثقبہ میں آجائیں اور جب اس بخار سے اجزائے نار یہ جدا ہو جائیں اور سردی غالب آئے بخار کی صورت رطوبت غلیظ کی صورت بن جائے اور بنیائی کو مانع آئے تیسرے یہ کہ صداع سخت اور دیر پا عارض ہو جائے اور الم کی شدت اخلاط کو جوش میں لائے اور اعضا کو ناطاقت کر دے پھر تھوڑی سی رطوبت فاسد شراہین اور عصبہ مجوفہ کے وسیلہ سے آنکھ کی طرف اتر آئے چوتھے یہ کہ بہت قرآنے کا اتفاق پڑے اور اس سبب سے کہ مجاری فراخ ہو جاتے ہیں اور اخلاط میں اضطراب کے حرکات آنے میں تھوڑی سی رطوبت آنکھ کی طرف اتر آئے اور یہ بھی اچانک ہو جاتا ہے پانچویں یہ کہ سخت جاڑا اور مزاج کی سردی اس مرض کا

باعث ہو جیسا کوئی شخص برف اور جاڑے میں گرفتار ہوا اسکو عارض ہو جائے چٹھے یہ کہ روح باصرہ ضعیف ہو جائے اور یہ قسم بڑھون کو اور جو لوگ بہت بیماری اٹھائیں ہو جاتی ہو اور جانا چاہتے ہیں کہ ہر سبب کو اس کے پہلے حال سے تحقیق کر سکتے ہیں اور جہاں کہیں دفعہ پڑ جائے فرق کر نیوالی علامتوں کی وہاں کچھ احتیاج نہیں مگر جو آہستہ آہستہ پیدا ہوا اسکے شروع ہونیکے آثار کا بیان ضروری ہو تاکہ استحکام ہونے سے پہلے تدارک کیا جائے نزول المار کی ابتدا کی یہ علامت ہے کہ خیالات جیسے چھڑ اور کھیاں اور بال اور شعاع اور آنکے مانند جیسے جیسے مختلف سبب ان کے موافق نظر آئیں اور اس سبب سے کہ کبھی یہ خیالات نزول کا مقدمہ ہو کر آتے ہیں اور نہیں تو دوسرے اسباب سے جنکا خیالات کی فصل میں ذکر آیا ہے اکثر ہو جاتے ہیں لازم ہوا کہ اس بحث میں بھی خوب واضح ہونیکے لیے ان خیالات میں کہ نزول المار سے ڈراتے ہیں اور ان کے سوا میں فرق کا بیان کیا جائیگا اور ان میں پانچ وجہ سے فرق ہوتا ہے ایک یہ کہ خیالات منذرہ یعنی ڈرائیو اسے اکثر ایک آنکھ میں ہو جاتے ہیں اور اس علامت کی تصدیق اس وقت ہو سکتی ہے کہ باوجود اسکے طبقات اور رطوبات میں دوسری آفت کا نشان نہ ہو جیسا ہم خیالات میں بیان کر چکے ہیں دوسرے یہ کہ خیالات منذرہ کی یہ علامت ہے کہ اگر دونوں آنکھوں میں واقع ہوں تو اس صورت میں لازم ہے کہ شروع ہونے میں کمی زیادتی میں فرق رکھتے ہوں دونوں آنکھوں میں ایک دفعہ ہی شروع ہوں بلکہ جب ایک آنکھ میں عارض ہوں ایک عرصے کے بعد دوسری آنکھ میں واقع ہوں اور ایک آنکھ میں خیال زیادہ ہوں اور دوسری میں کم تیسرے یہ کہ خیال کو معدے کے خالی ہونے اور بھرنے میں کچھ فرق ہے پڑے اور ہمیشہ آنکھ میں کدورت آہستہ آہستہ ترقی پکرتی رہے اور بخار کی دبا نیوالی چیزیں اور کچھ نفع نہ کریں جب تک کہ وہ مادہ جو ان خیالات کا موجب ہے جوڑے نہ اکٹھا جائے ایاریجات اور خوب مسہلہ کے استعمال سے کچھ نفع پانے چوتھے یہ کہ حد تک کارنگ کسی قسم کے تغیر سے خالی نہ ہو اور تین چار مہینے کے بعد تغیر فاش ظاہر ہو جائے سو طبیب کو واجب ہے کہ خیال نزولی کو دوسرے خیالات سے جیسے وہ خیال جو حس کی تیزی سے اور بدن کے بخارات سے اور قرنیہ کے قروح کے نشان سے ہوتے ہیں پہچان لے اور اسکی کدورت کو کمنہ کی کدورت سے اور سب کدورت سے جو طبقات اور رطوبات میں آفت آنے سے ہوتی ہیں اور ہر ایک طبقات اور رطوبات کی بیماریوں میں ضبط ہو چکے ہیں فرق اور امتیاز کرے تاکہ اچھی طرح آئینہ مقصود کو صاف کر کے صورت مراد مشاہدہ کرے اور پوشیدہ نہیں کہ جو خیالات قروح قرنیہ کے آثار سے ہوا کرتے ہیں بدون کمی اور زیادتی کے ایک شکل پر ہمیشہ رہا کرتے ہیں پانچویں یہ کہ نزول کے خیالات چھ مہینے سے زیادہ نہیں گذرتے کہ بنیائی کو باطل کر دیتے ہیں لیکن اگر چھ مہینے گذر جائیں نزول المار کی آفت سے محفوظ رہے صاحب اقسرانی نے کہا ہے چھ مہینے تک وقت مقرر کرنا اس پہچان کے واسطے کہ خیالات نزول سے نہیں ڈراتے یہ امر اکثری ہے بہت سے تجربہ سے معلوم ہوا علاج جب تک کہ ابتدا میں ہو جلدی کریں اور ایاریجات اور خوب سے سر کا تنقیہ کریں شہیاد کے طور پر اور اس نشان میں نفع کی رعایت بھی لازم سمجھیں یعنی بدون نفع کے تنقیہ نہ کریں اور منسجات اور مسہلات کے استعمال میں بیمار کے مزاج اور قوت کی رعایت کرنا واجب ہے تاکہ گرم دواؤں کی افراط سے کوئی دوسری آفت نہ برپا ہو اور جہاں کہیں قوت قوی ہو اسہال اس وقت پڑو پڑ کرنا چاہیے اور نہیں تو ایک دفعہ کے ہفتہ میں ایاریج فقیر مطبوخ قنطوریوں کے ساتھ دین اور غذاؤں میں سے خشک کھانے جیسے کبک اور تدر و کاکوشت

اور خشک قلب اور زان خشک اور اس کے مانند اختیار کرین اور غذاؤں کے اندر در چینی اور صقر اور ہینگ اور سداب اور بہری سولف اور ابکامہ استعمال
 کرین اور تنقیہ کامل کے بعد جو چیز کہ پانی کو جلا کر نیوالی اور لطیف کر نیوالی ہو جیسے شیاف مررات اور باسلیقوان اور اس کے مانند آنکھ میں لگان
 اور کہتے ہیں اگر بزرا لکتہ سرہ کے مانند آنکھ میں لگان پانی سے محفوظ رکھتا ہو اور اسکو اچھا کر دیتا ہو اور بزرا لکتہ فارسی میں تخم و سمرغی نیل کا بیج اور جو گولیاں
 کہ استعمال میں آتی ہیں مناسب ہو کہ انکو بڑی بڑی بنائیں تاکہ بڑی ہونیکے سبب معدے میں ٹھہرین اور معدے میں بہت ٹھہرنیکے سبب مادہ دماغ
 سے اچھی طرح نیچے اُتار سکیں اور جہاں کہیں زیادہ گرمی پہنچنے کا خوف ہو اطر فیض الایح کے ساتھ تقویت دیا ہو انہایت فائدہ دیتا ہو اور جاننا
 چاہیے کہ عطوسات یعنی چھینک لانیوالی دوائیں اگر چہ اس مرض میں مفید ہیں لیکن خطر سے خالی بھی نہیں ہیں کیونکہ انکی حرکت بہت سخت ہو اور
 بعد نہیں کہ اس سبب سے پانی آنکھ میں اُترنے کی مدد کرین مگر جہاں کہیں اخلاط میں جوش نہ ہو اور تنفیہ خواہش کے موافق وقوع میں آیا ہو کچھ مضامین
 نہیں اور شیخ قانون میں لکھتا ہے کہ کان کے پیچھے کی رگ کھولنی مفید ہو اب جان لے کہ جو کچھ لکھا گیا یہ وہ تدبیر ہو کہ ابتدا میں کام آتی ہو اور اللہ کے
 فضل سے بہت سے آدمی نزول کے درطہ سے نکل آتے ہیں مگر اس جہت سے کہ مسہلات کا استعمال اور مضرات کا پرہیز حرج سے خالی نہیں
 بلکہ کبھی یہ سخت نفع نہیں کرتی اور باوجودیکہ تدبیریں کیجاتی ہیں مگر پانی اُتر آتا ہو اس میں مصلحت یہ ہے کہ بلا تامل کنپٹی کے شریان کو گرم لوبہ سے جو اس کام
 کے لیے مخصوص ہے داغ دین بدون اس بات کے کہ قطع کرین کوئی دوسری تدبیر نہیں ہے اور یہ کام خاص ہندوستانی جڑاؤں کا ہے ان شہروں
 میں مشہور ہے اور بہت لوگ جانتے ہیں اور تجربے میں بھی آیا ہو مگر لازم ہے کہ پرہیز میں کوتاہی نہ کرین اور ہمیشہ طبیعت کو نرم رکھیں تاکہ مادے کا سلسلہ
 ٹوٹ جائے اور دوسری شریانیں کہ بہت چھپی ہوئی واقع ہیں اور انہیں داغ آنا دشوار ہے انکو اپنا راستہ بنا کر آنکھ کی طرف متوجہ نہو لازم ہے کہ لہسن
 مذکور فضا اور جاست اور جماع سے اور جو چیز کہ دماغ کو ضعیف کرتی ہیں اور بخار اُٹھاتی ہیں پرہیز کرے لیکن اگر جوان اور گرم مزاج اور بہت
 خون والا ہو اور فصد کی احتیاج لازم سمجھیں ہو سکتا ہے کہ فصد کے لیے اجازت دین شیخ نے قانون میں بھی ایسا ہی لکھا ہے اور جسوقت کہ نزول آج
 اور کامل ہو جائے اور مینائی سب کی سب باطل کر دے قح اسکا علاج ہو مگر پہلے غور سے دیکھیں کہ قح کی اُس میں قابلیت ہو یا نہیں اور
 باوجود قابلیت کے عصبہ مجوفہ سدہ کے ساتھ مرکب ہو یا نہیں اگر قابلیت رکھتا ہو اور سدے کے ساتھ مرکب نہیں تو اس کے قح کرنے میں اجازت
 ہو اور اگر اُس میں قابلیت ہو مگر سدے کے ساتھ مرکب ہو تو پہلے سدے کو کھول دین اور سدہ کھلنے کے بعد قح کرین اور عصبہ کے سدے کا
 بیان مع علامات اور علاج کے اور فرق ان دو قسم کے نزول المار میں کہ سدے کے ساتھ اور بدون سدے کے ہوتا ہے ہم اس فصل کے آخر
 میں بیان کریں گے اور جو نزول کہ قح کے قابل نہوا چھی تدبیروں سے قح کے قابل کر لین پھر قح کرین اور صاحب اسباب و علامات نے
 کہا ممکن ہے کہ اسکی سبب تسمین اچھی تدبیر سے اُس قسم کی ہو جائیں جسکو قح کرتے ہیں اور جس قسم میں کہ قح کی قابلیت ہو وہ یہ ہے کہ سفید اور
 صاف اور رقت میں معتدل ہو اور جب بیمار کو چھینک آئے تو معلوم ہو کہ ایک روشنائی مستطیل شعاع کے مانند اسکی آنکھ سے باہر نکلتی ہے اور
 جسوقت اس آنکھ کو جسمیں آفت ہو ملین پانی کے اجزا بکھرے ہوے اور پریشان نظر آئیں اور جو ایسا نوقح کے قابل نہیں ہوتا اور جو قح

۱۲۹ نان خشک لانیوالی دوائیں کے اثرات

۱۲۹ قح کا علاج میں اس پانی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لانا

کے قابل نہیں اُسکے بہت اقسام ہیں اور ہر ایک کا جیسا جیسا رنگ اور قوام ہو اسی کے موافق اُسکا نام ہے چنانچہ ایک غما می ہے اور وہ ایک طوطا
 ہے اور سیاہ کی صورت کہ حرکت نہیں کرتی اور دوسری زبقی وہ ایک گول رطوبت سیما کی صورت اور یہ قسم حرکت بھی کرتی ہے تیسری جستی وہ
 اسطرح پر ہے کہ گچ یعنی چونہ کے ٹکڑے کی صورت نظر آئے اور قبضہ میں تمد پیدا کرے اور حرکت نہ کرے اور جب کہ دوسری آنکھ بند کر لیں اور کھول دیں
 اس پانی میں کسی طرح کا تغیر ظاہر نہ ہو چوتھی آسمان گونی وہ اسطرح ہوتا ہے کہ اسکا رنگ آسمانی رنگ کے مشابہ ہو اور یہ پانی اکثر حرکت نہیں کیا کرتا اور
 اس سبب کہ اپنی تیزی اور گرمی سے بیضیہ کو فاسد کرتا ہے اُسکی اصلاح دشوار ہے اسیواسطے شرح نے کہا ہے اس میں قح سے فلاح نہیں ہوتی پانچویں
 منتشر رقیق کہ پورا اور کامل نہ ہو اور استحکام نہ پائے اور اُس میں غلظت معتدل نہ آئے اس قسم میں بیمار تھوڑا سا دیکھ سکتا ہے یعنی کم کم نظر آتا ہے اور کبھی
 قوت باصرہ کا ضعف کم ہو جاتا ہے اور کبھی ضعف بڑھ جاتا ہے اور اس قسم میں جب تک کہ اعتدال نہیں آتا اسکا قح نہیں بن پڑتا چوتھی زجاجی یعنی شیشے
 کی صورت ساتویں امیض بردی یعنی سفید اوستے کی صورت اٹھویں اخضر یعنی سبز نویں اصفر یعنی زرد دسویں احمر ذہبی یعنی سرخ سنہرا گیارھویں ارزق
 یعنی ملی کی آنکھ کے رنگ بارھویں اسود یعنی سیاہ اور وہ تدبیر کہ غیر قابل کرتی ہے اسطرح پر ہے کہ لطیف غذائیں اور بہت کم کھائیں اور غلیظ کھانوں سے
 جیسے گائے کا گوشت اور پیڑ اور مسور یا اور ایسی چیزیں اُسے پر ہیز کریں اور رات کی وقت کھانے اور جماع اور شراب اور حمام کرے اور پیاز اور گندنا اور
 باورج یعنی تلخی اور مچھلی سے بھی پرہیز کرنا چاہیے خصوصاً مچھلی کی ایسی خاصیت ہے کہ پانی آجانیکو اور اُسکے غلیظ کر نیکو د کرتی ہے اسیواسطے طبیب
 جب چاہتے ہیں کہ پانی جلد اکٹھا ہو جائے بیمار کو مچھلی کھلاتے ہیں اور مناسب ہے کہ کحل مططفہ جیسے شیاف مرارت اور اُسکے مانند آنکھ میں لگاتے ہیں
 اور یہ تدبیر حسبکام بیان آیا ہے سب جناس کیواسطے مناسب ہو مگر رقیق منتشر کہ اُسکی اصلاح اس تدبیر کے برخلاف ہو کرتی ہے مثلاً رقیق منتشر میں لازم
 ہے کہ مغلطات دین اور مچھلی کھائیں تاکہ پانی کا قوام اعتدال پڑے اور پوشیدہ نہیں کہ اقسام مذکورہ میں سے بعضے جلد اصلاح قبول کرتے ہیں اور
 بعضے دیر کہ قابل ہوا کرتے ہیں یہاں تک کہ نظر میں نہیں آتا کہ اتنے بڑے پرہیز پر بیمار کو صبر کرنا آسان ہو اور ممکن ہے کہ بعضے قسم ہرگز اصلاح پذیر نہ ہو جیسا
 کہ تجربہ والوں کو معلوم ہے اور قح کا طریق اس طرح ہے کہ غور سے دیکھیں کہ کوئی امر ایسا مانع تو نہیں ہے کہ قح کرنے سے روک رکھے جیسے صداع اور زکام اور
 کھانسی اور اُنکے سوا اگر ایسے امور میں سے کوئی مانع ہو تو پہلے اسکا علاج کرنا چاہیے اور بدن اور دماغ کا فصد اور اسہال سے تنقیہ کرنا چاہیے اور جس دن
 کہ قح کریں چاہیے کہ اُس دن ابر اور ہوا نہ ہو اور ہوا معتدل اور شمالی ہو پھر مرین کو روشن مکان میں کہ سایہ دار ہو نرم نرم تکیوں پر بٹھلائیں اور حکم کریں کہ
 دونوں گھٹنوں کو سینے سے لگے اور دونوں ہاتھ پنڈلیوں پر ملا کر رکھے اور اپنے آپ کو اکٹھا کرے اور کمال یعنی آنکھ بنانے والا اُسکے مقابل کر سٹی
 بیٹھے تاکہ بیمار سے اونچا رہے اور اگر دوسری آنکھ صحیح اور سالم ہو اُسکے اوپر ایک گدلی و پٹی اچھی طرح باندھ دیں اور اُس میں دو فائدے ہیں ایک
 بیمار کے لیے اور ایک طبیب کیواسطے سو بیمار کا یہ فائدہ کہ اگر آنکھ بندھی ہوئی نہ ہوگی تو حرکت کرتی رہیگی اور دوسری آنکھ کو بھی حرکت میں لائیگی اور
 اُس حرکت سے قح کرنا دشوار ہوگا اور طبیب کا یہ فائدہ ہے کہ جب پانی کھل جائے تو بیمار سے جو چیزیں کہ موجود ہیں اُنکا نشان پوچھنا چاہیے اور
 وہ بتلائے یہ تمہ نہ لگائیں کہ دوسری آنکھ سے دیکھتا ہے جان لے کہ جو وقت طریق مذکور پر بیمار بیٹھ گیا ایک شخص کو اُسکے پیچھے بٹھلائیں اور

کہدین کہ بیمار کا سر ہاتھ میں پکڑ کر تھامے رکھے اور کمال اپنے ہاتھ سے اوپر کی پلک اٹھا کر ساری آنکھ کو کھول دے اور بیمار سے کہے کہ طبیب کی طرف دیکھنے کا ارادہ کرے اس طرح پر کہ آنکھ کا میلان اُس کو نئے کی طرف ہو جو ناک کی طرف واقع ہو اور اسکو ماق اکبر کہتے ہیں پھر طبیب مہمت یعنی سلائی کی پھلی طرف اُس جگہ پر کہ جسکو قرح کہنا منظور ہو رکھ کر نشان کرے اور اُس میں تین غرض ہیں ایک یہ کہ بیمار کی آزمائش ہو جائے کہ اس تکلیف پر صبر بھی کر سکیگا دوسرے یہ کہ دیکھے کہ یہ نشان ثقبہ عنیبہ کے برابر ہو یا نہیں کیونکہ سلائی کا سر آنکھ کے اس گوشے پر جو گال کی طرف ہو ثقبہ کے برابر آنا چاہیے چنانچہ ثقبہ سے تھوڑا سا اونچا ہوا اور نیچا ہوا تیسرے یہ کہ اگر سلائی کی پھلی طرف سے نشان نکریں ہو سکتا ہے کہ جب اسکو تیز طرف سے ملتمہ کے اوپر رکھ کر شگاف کرنا چاہیں اُس نشان کے نونے سے جو کہ تیز طرف کو ٹھہرا سکتا ہے سلائی کا تیز سر ملتمہ کے اوپر سے پھسل جائے پھر جب جگہ کہ مقصود ہو نشان ہو جائے اگر داہنی آنکھ ہو سلائی بائیں ہاتھ میں اور اگر بائیں آنکھ ہو سلائی داہنے ہاتھ میں لے اور سلائی کی تیز طرف نشان کی جگہ پر رکھے اور بہت قوت سے اسکو دبائے تاکہ ملتمہ پھٹ جائے اور اُس وقت میں دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے آنکھ کو اوپر لٹکوانا تمام رکھے تاکہ بیمار آنکھ کو نہ پھیر سکے اور جہاں کہیں ملتمہ نہایت نرم ہو اور نرمی کے سبب سلائی سے پھٹ نہ سکے مناسب ہے کہ گول سر کے نشتر سے پہلے اُس جگہ کو سوراخ کریں پھر سلائی ڈالیں غرض جس طرح پر ہو سلائی ڈالنے کے بعد نگاہ کرے تاکہ سلائی کا سر قرینہ کے پیچھے سے نظر آئے اور سلائی کو ثقبہ کے برابر اُس میں ڈالے سوا اگر آدھے جو کے برابر اندر چلی جائے روا ہو اور اگر زیادہ چلی جائیگی تو اچھا نہیں کہ قرح کی جگہ زخمی ہو جاتی ہو پھر جب کہ سلائی کا سر ثقبہ کے برابر آجائے سلائی کی پھلی طرف انگوٹھے پر ڈال کے جیسے کوئی شخص کام کرنے سے آرام لیتا ہو اور بیمار کی خوشخبری سے تسلی کریں تاکہ دل کو قوی رکھے اور اکثر اسوقت میں بیمار کو ڈرایا کرتی ہے اس سبب سے مناسب ہے کہ اُس دن کچھ نہ کھائے اور اگر طبیعت اُلٹ پلٹ ہونے لگے تو تھوڑا سا شربت خورہ یا شربت ریاس یا شربت انار دین تاکہ تسلی ٹھہر جائے اور آنکھ کا درد تھانے کے لیے پاکیزہ روئی یعنی گائے کا گڑا آنکھ پر رکھ کر منہ سے پھونکین ایسا کہ اُس میں گرمی آئے اور اگر منہ آنکھ کے نزدیک ہے جہاں جس طرح پر کہ کسی چیز کو پیا کرتے ہیں اُس پر منہ رکھ کر دم کھینچیں تو بہتر ہو اور مطلب اس سے یہ ہے کہ آنکھ کو آرام پہنچے پھر جبکہ آنکھ کا درد ہلکا پڑ جائے اور تسلی اگر اٹھی ہو بیٹھ جائے سلائی کو آہستہ آہستہ پھر اٹھائیں تاکہ قرینہ کے پیچھے سے نظر آئے کہ سلائی کا سر پانی کے اوپر ہو پھر سلائی کی پھلی طرف آہستہ پھر اٹھوڑا اونچا کرے اور پانی کو سلائی کے سر سے دبا کر آہستہ آہستہ بٹھلا دے تاکہ پانی بیٹھ جائے اور عنیبہ کی خچتیں اسکو اندر کھینچ لیں پھر سلائی کو دیر تک اسی طرح پر رہنے دین اور اسکے بعد کہ اسکی جگہ پکڑنے سے خاطر جمع ہو جائے سلائی کا سر ثقبہ میں سے الگ کریں اور جلدی سے نہ نکالیں تاکہ اگر دوبارہ پانی عود کر آئے پھر دبا کر بٹھلا دیں کیونکہ اگر سلائی کو نکال لیا ہو گا اور پانی پھر عود کر آئے گا تو دوبارہ سلائی کے ڈالنے سے آنکھ کا درد بڑھ جائیگا سوا لازم ہے کہ جب تک خوب جگہ پکڑنے سے دلجمعی نہ ہو سلائی کے نکالنے میں جلدی نہ کریں اور اکثر عنیبہ کی خمل یعنی شکن چپ دار ہو کرتی ہے اس سبب سے پانی کو بہت دشواری سے کھینچتی ہے اور ممکن ہے کہ پانی بہت غلیظ یا رقیق ہو اور اس وجہ سے اسکا دینا اور بیٹھ جانا دشوار ہو اور اکثر ہوا کرتا ہے کہ ایک دفعہ ہی ایسا بیٹھ جائے کہ اُس میں ہٹ آئینکا خوف نہ ہو اور اکثر بہت دشواری سے دبا ہوا اور پھر آجاتا ہے اور جہاں اسکو لے جانا چاہتے ہیں سب کا سب نہیں جانا اسکو لے جانا چاہتے ہیں کہ اگر ایسا ہو اور بہت نیچ

اور تکلیف دے سلائی کو اسی طرح رہنے دین اور سلائی کی تیزی سے آنکھ کے گوشے میں قوت کرین تاکہ تھوڑا سا خون نکل آئے اور پانی کو اُس خون کے ساتھ دبا کر ٹھلا سکین اور شاید کہ بدون قصد طبیب کے تھوڑا سا خون نکل آئے خوف نکرنا چاہیے اور جو پانی دشواری سے دبا ہو اُسکو اتنے خون کے ساتھ ٹھلا سکین تاکہ خون کی قوت پانی کو نکل کے اندر جلا کر نابود کر دے اور پانی کو خون کے ساتھ ٹھلانے میں دوسرا نفع یہ ہے کہ اگر خون کو نہ دبا میں اور اسی جگہ ٹھہر کر رہ جائے اور اُس سے طرفہ کی بیماری پیدا ہو جائے اور وہ مشکل سے تحلیل ہو اور مناسب ہے کہ پانی کو ٹھلانے کے وقت بیمار طاق کی راہ سے کھنکھارے نہ ناک کی راہ سے اور ٹھنڈے کا لعاب طاق میں لیجاوے یعنی نکل جائے تاکہ اس حرکت کے سبب پانی اندر کی طرف میلان کرے اور تابعدار ہو اور پانی ٹھلا دینے کے بعد سلائی کو آہستہ آہستہ پھر کر باہر نکالیں اور اندھے کی زردی روغن گل کے ساتھ پکا کر آنکھ کی پشت پر تین اور تک اور زیرہ چبا کر اُسکا خالص پانی آنکھ میں ڈالیں اور دونوں آنکھوں کو سخت بانڈھ دین اگر باہر کی طرف آنکھ کے گوشے پر خون نظر آئے تک پیکر اُسپر ڈال کر گدھی سخت بانڈھ دین اور بیمار کو اندھیرے گھر میں لائیں اور کہدین کہ سیدھا لیٹا رہے اور سونے والوں کی طرح پڑا رہے کچھ بھی حرکت نہ کرے اور بات بھی نہ کرے ضرورت کے لیے اشاروں پر اکتفا کرے اور چھینک اور کھانسی سے اپنے تئیں بچائے اور کپٹیوں پر جو چیز کہ سرد اور مخدر ہو لیپ کرنا چاہیے تاکہ صداع نہ ہو جائے اور اگر چھینک آنے لگے تو ناک کو ہاتھ سے مل دے تاکہ چھینک ٹھہر جائے اور جو کھانسی آنے لگے تو جلاب روغن بادام میں ملا کر تھوڑا تھوڑا گھونٹ کر کے پین اور کھانا بہت کم دینا چاہیے اور جو چیز کہ پینے کے لائق ہو اُسکو کھائیں اور جو چیز کہ پینے کے لائق ہونے کھانی چاہیے کہ چبانامانی کو حرکت دیتا ہے اور دوسرے دن اگر آنکھ کھولنا چاہیں مضائقہ نہیں اور گدیوں میں آہستہ آہستہ اٹھائیں اور رونی گلاب میں بھگو کر آنکھ اُس سے دھو ڈالیں اس طرح پر کہ آنکھ کو اُس سے کسی طرح کا صدمہ نہ پہنچے اور ہاتھ کا زور کسی طرح سے آنکھ پر نہ ڈالیں اور آنکھ بھی نہ کھولیں اور پھر اندھے کی سفیدی میں رونی بھگو کر آنکھ کی پشت پر رکھیں اور گدیوں سے اور پٹیوں سے بانڈھ دین لیکن اگر تیسرے دن تک نہ کھولیں بہتر ہے اور تیسرے دن کے آخر میں کھولیں اور فرماتے رہیں تاکہ گل سرخ پانی میں جوش دیکر اُس پانی سے آنکھ کو دھوئیں اور بیمار کی پشت کے پیچھے تکیہ لگا کر سیدھا ٹھلا تین اور اگر دیکھے رکھیں اس طرح پر کہ اُسکے ہر طرف تکیے رہیں کہ اپنی سہارا کرے اور آرام سے رہے اور کوئی حرکت نہ کرے اور ایک سیاہ کپڑا اُسکے منہ پر لٹکائے رکھیں اور اگر شایخ منسول یا سرمہ سیاہ آنکھ کے اندر لگانا چاہیں مضائقہ نہیں اور اگر دو میں دن کے بعد پانی عود کر آئے غور کریں کہ کوئی گرم آماں پیدا ہوا ہے یا نہیں اگر نو پھر سلائی کے ساتھ اُسکو اُسکی جگہ پر کر دین کیونکہ اس نزدیک وقت میں ملتہ بند نہیں ہوا ہوگا اور اسکا شگاف اب تک نہیں بھرا ہوگا اور جہاں کہیں قدح کی جگہ کے اوپر گوشت زائد نکل آئے اُسکو تیز ماخ سے یا تمراض سے اٹھالیں اور خوف نکرین اور ہمت یعنی سلائی ایسا آہ ہے کہ سرخ مابنے سے بناتے ہیں اُسکی ایک طرف تیز ہو اور تین پہلو رکھتا ہے اب جان لے کہ ثقبہ میں پانی کے ٹھلا دیکے حقیقت ظاہر ہو کہ جب عنیبہ کو ہمت یعنی سلائی سے دبا میں اُسکا ثقبہ اندر کی طرف جاتا ہے اور اس سبب کہ اُسکے اندر شکن اور چستین واقع ہیں پانی انہیں لٹک جاتا ہے اور جسوقت سلائی کو اٹھا لیتے ہیں عنیبہ اصلی حالت پر آ جاتا ہے اور ثقبہ سلامت رہتا ہے لیکن کبھی بعضے طبیب اس پانی کو آنکھ سے باہر نکالتے ہیں اور اُسکا طریق یہ ہے کہ قرنیہ کے نیچے کی طرف شگاف دیتے ہیں اور اُس سلائی سے کہ اس کام کے لیے مخصوص ہے باہر کھینچ لیتے ہیں مگر اس طریق

میں بہت بڑا خوف ہو اور وہ یہ ہو کہ اگر پانی غلیظ ہوتا ہو تو رطوبت بیضیہ کو اپنے ساتھ باہر کھینچ لانا ہوا سیوا سطلے ہننے اس طریق کے بیان سے تعرض نہ کیا ترکیب حب الذہب کی المیوادس درم تریبہ موصوف سات درم مصطلگی گل سرخ ہر ایک اڑھائی درم زعفران اڑھائی درم ہلیہ زرد پانچ درم ستموینیا ساڑھے تین درم خوراک دو مثقال یہ سب سات دو تین میں اور طبیب لوگ حال کے موافق اوزان کی کمی اور بیشی میں اور داؤن کے دخل کرنے اور نکالنے میں مختار ہیں اور جو بمنتقیہ کئی نسخوں میں اور پر لکھے ہیں چنانچہ کتاب کے خاتمے میں ہر نسخہ کی جگہ کا اور ہر فائدے کا اشارہ کیا جائیگا جو شخص چاہے اسکی جگہ خاتمے سے تلاش کر کے نکال لے اور ترکیب مطبوخ قطوریون کی یہ ہر قطوریون باریک تریبہ سفید نیمکوفتہ ہر ایک تین درم بسفانچ نیمکوفتہ سات درم مویر بنتی میں درم یہ سب چار دو این انکو لیکر ڈیڑھ سو درم پانی میں پکائیں جب پچاس درم باقی رہے صاف کریں اور اس ایارج کے پیچھے پلائیں اور اگر ایارج اس مطبوخ میں ملا کر دین بہتر ہو ترکیب ایسی سجون کی کہ ابتدا میں نفع کرتی ہو اور مجرب ہو چ اور ہینگ اور سوٹھ اور سوٹھ چارون کو برابر لیکر کوٹ اور چھانکر صاف کیے ہوئے شہد میں گوندھ لیں خوراک ہر روز صبح کیوقت ایک مثقال اور جانا چاہیے کہ مزاج اور یاسین اور کلونجی سوگھنا نافع ہو اور ایسا ہی روغن مزنگوش ہر پلٹنا اور یہ جتنا کچھ داؤن کا بیان ہوا یہ ابتدا کے ساتھ مخصوص ہو اور بیمار کے مزاج کی گرمی اور سردی کی رعایت کرنا واجب ہو اور تھقے کے پہلے آنکھ میں دوا کا استعمال کرنا منع ہو اور پیاز کا پانی اکیلا اور شہد کے ساتھ لگانا آنکھ کو جلا کر یا ہو اور آب سرد اور ہینگ کھانا اور شہد کے ساتھ آنکھ میں لگانا نفع رکھتا ہو اور شیخ نے کہا جو پانی کی ابتدا میں تجربہ کیا گیا ہو یہ ہو کہ خطاف کا سر حلا یا شہد میں ملا کر آنکھ میں لگائیں اور خطاف کو ابیل اور کنہیا کہتے ہیں بیان عصبہ مجذہ کے سد سے کا یہ دو قسم ہے ایک وہ کہ اسکے ساتھ میں نزول المار نہو دوسری وہ کہ نزول المار کے ساتھ ہو اور جو سدہ کہ تنہا ہو گا اسکی یہ علامت ہو کہ پانی کے نشان سے پاک ہو اور آنکھ سالم نظر آئے اور باوجود اسکے پانی بالکل بیکار ہو جائے کیونکہ بیانی کا بیکار ہو جانا سد سے کو لازم ہو اور عصبہ کے سد سے میں اور اسکے درم میں یہ فرق ہو کہ درم بوجھ اور دروسے جو آنکھ کے قعر میں ہو خالی نہیں ہو کرتا اور سد سے میں یہ نہیں پایا جاتا اور اس بیانی کو بالکل باطل نہیں کرتا بخلاف سدہ اور ضعف کے کہ یہ بالکل باطل کرتا ہو اور عصبہ کا درم اور ضعف طبقات و رطوبات کی بیماریوں کے ضمن میں شرح کے ساتھ مذکور ہو اور سد سے کی تدبیر کا یہاں بیان کیا جاتا ہو اور جو سدہ کہ نزول کے ساتھ ہو لازم ہو کہ اسکا ذکر مفصل کیا جائیگا تاکہ اس نزول کو جو سد سے کے ساتھ ہوتا ہو اس نزول سے جو بے سدہ ہوا تیار کر سکیں چنانچہ ہم پر کہ آئے ہیں کہ عصبہ کے سد سے کو نزول المار کے ساتھ کچھ اشتباہ نہیں یہ مقصود ہو کہ نزول سد سے اور غیر سد سے میں فرق کر سکتے ہیں تاکہ اگر نزول مع سدہ ہو پہلے سد سے کو کھول دین پھر اس پانی کو قح کریں اور فرق اس طرح پر کرتے ہیں کہ بیمار دونوں آنکھیں بہ کھتا ہو خواہ نزول ایک آنکھ میں ہو خواہ دونوں میں اس سے کہیں کہ ایک آنکھ کو بند کر لے اور دوسری آنکھ میں دیکھے کہ ثقبہ عصبیہ زیادہ فراخ ہوتا ہو یا نہیں اگر زیادہ فراخ ہوتا ہو جان لین کہ عصبہ سلامت ہو اس میں سد سے نہیں بلاتا قح کریں اور اگر بہت فراخ ہو عصبہ کے سد سے کا نشان ہو مگر یہ فرق کلی نہیں کیونکہ کبھی ہو سکتا ہو کہ سدہ نہو لیکن اس سبب کہ پانی بہت غلیظ ہو حدتے کی فراخی کو نظر آئیسیہ مانع ہو اور شاید کہ اتنا غلیظ ہو کہ روح کو اس طرف میں آئیگی گنجائش نہ رہے اور ظاہر ہو کہ دوسری آنکھ بند کر نیلے وقت جو ثقبہ فراخ ہوتا ہو اسکا سبب یہ ہو کہ بند آنکھ کی روح کھلی آنکھ کی طرف جاتی ہو اور ثقبہ میں فراخی آتی ہو اور جب پانی غلیظ

روح کے نکلنے کو جس سبب ثقبہ میں فراخی آتی ہو مانع آئے تو اس صورت میں ثقبہ کے فراخ ہونے سے عصبہ میں قطعاً حکم نہیں کر سکتے کہ عصبہ میں سدہ ہو اسید واسطے اس میں مصلحت ہو کہ جب قح کرنا چاہیں پہلے دماغ کو پاک کریں اور سدے کی کھولنے والی چیزیں استعمال کریں تاکہ اگر بالفرض سدہ بھی ہو تو کھلی جائے اور قح فائدہ دے اور اچاناً اگر کسی جاہل کمال نے اس نزول المار کو جو سدے کے ساتھ ہو قح کیا اور سدہ نہ کھولا اور پانی کو ثقبہ سے دور کر دیا اور پھر بھی بیانی نہ کھلے جان سکتے ہیں کہ عصبہ میں سدہ پڑا ہو اور خاطر جمع رکھیں اور ایک مدت کے بعد کہ بیمار کا تفتیح کر سکیں جو کچھ کہ ہم عصبہ کے سدے کے باب میں کہتے ہیں سدہ کھولنے کے لیے اس میں رجوع کریں کہ بیانی کھل جائے علاج پہلے جب تو قلیا اور ایارج فیرا اور ان کے مانند دیگر استفراغ کریں اور آنکھ کے گوشے کی رگ کھولیں اور کنپٹیوں پر جو نکسین لگائیں اور مادے کو پائون کی طرف کھینچ لیں

فصل زرقہ کے بیان میں زرقہ کے معنی گرہ چشم ہونا اور وہ دو طرح ہوتا ہے ایک اصلی اور دوسرا حادث یعنی جو نیا پیدا ہوا اور پہلے سے نہوا اور اصلی زرقے کے ساتھ سبب ہوا کرتے ہیں ایک تو روح باصرہ کی کثرت دوسرے صفائی اور نورانیت یعنی روشنی تیسرے جلیدیہ کا بڑا ہونا چوتھے جلیدیہ کا اونچا ہونا پانچویں رطوبت بیضیہ کی کمی چھٹے رطوبت بیضیہ کی صفائی ساتویں عنیبہ کی سیاہی میں کمی اور زرقہ حادثہ کے تین سبب ہیں ایک تو رطوبت جلیدیہ کا اونچا ہونا خواہ جلیدیہ کے اونچے ہونے کا سبب زجاجیہ کا بڑھ جانا ہو یا طبقہ صلیبیہ اور شیمیہ اور شکیہ کا ورم اور ظاہر ہو کہ جب زجاجیہ بڑھ جائے یا طبقات مذکورہ میں ورم پیدا ہو جلیدیہ دب جاتی ہے اور باہر کی طرف جھک آتی ہے اور اس سبب حدقہ کارنگ ازرق نظر آتا ہے اور پوشیدہ نہیں کہ جلیدیہ کا باہر کی طرف نزدیک آنا وہ کام کرتا ہے جو اس کا زیادہ ہونا کرتا ہے اور اس کے بڑھ جانے کا یہ کام ہے کہ عنیبہ کے رنگ کو چھپائے اور اسکی علامت اور علاج اور اسباب طبقات اور رطوبات کی بیماریوں میں ہم بیان کر آئے ہیں احتیاج کے موافق اس جگہ سے تلاش کر لیں اور جو زرقہ تو جلیدیہ کے سبب ہے اور تور کا سبب زجاجیہ کی زیادتی ہوا سکے لیے سب سے بہتر تدبیر یہ ہے کہ اگر مزاج سرد ہو روغن بادام تلخ اور روغن میدا بخیر اور روغن غارناک میں ڈالیں اور مناسب چیزیں جیسے شادخ اور دار فضل اور زنجبیل اور کف دیا اور ہلیہ زرد آنکھ میں لگائیں اور اگر مزاج گرم ہو سرد چیزیں جیسے صمغ عربی اور زمام سرد روغن ناک میں ڈالیں اور سرد سیاہ اور توتیا اور طباشیر بھی آنکھ میں لگائیں کیونکہ یہ چیزیں رطوبات کو خشک کرتی ہیں اور انکو چن لیتی ہیں اور جان لے کہ روغن گل ناک میں ڈالنا خواہ مرض کا سبب سردی ہو خواہ گرمی مفید ہو دوسرے یہ کہ طبقہ عنیبہ کے مزاج میں رطوبت غلیظہ سے تغیر آوے اور اس سبب اسکی سیاہی جتنی کہ ہو نہ رہے اور اس بات پر بچوں کا حال دلالت کرتا ہے اس لیے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر لڑکے جو ان ہونے اور بالغ ہونے سے پہلے رطوبات کے غلبہ اور اس کے خام ہونے سے گرہ چشم ہوا کرتے ہیں اور جس وقت بالغ ہو جاتے ہیں اور حرارت میں قوت آتی ہے رطوبات مذکورہ میں سے کچھ تو تحلیل ہو جاتی ہیں اور باقی میں خشکی آجاتی ہے اور غذا کی اصلاح ہونے سے حدقہ کارنگ سیاہ ہو جاتا ہے اور یہ قسم اسکے موافق جو سکندر نے اپنے کتاب میں بیان کیا ہے برص العین کہلاتی ہے اور اس زرقہ میں اور جو زرقہ کہ ما ازرق کے سبب ہوا اس میں یہ فرق ہے کہ بیانی کا جانا اور اس کا قح سے زائل ہونا اور ابتدا میں خیالات کا نظر آنا اس زرقہ پر جو نزول المار کے سبب ہو گواہ ہوتا ہے اب جان لے کہ زرقہ مذکورہ کی یہ علامت ہے کہ پہلی قسم کے اسباب میں سے کوئی چیز ظاہر نہ ہو علاج ایارجات قویہ کے ساتھ جیسے ایارج جالبینوس اور ایارج لوغانڈیا استفراغ کریں اور ایسے غرغے جو دماغ کو پاک کرتے ہیں استعمال کریں

اور چھینک آئینکے واسطے گرم چیزیں دینی چاہئیں اور مزاج کی اصلاح کیواسطے گرم معجون دین اور زعفران باریک پیسلہ آنکھ میں لگائیں اور جاننا چاہیے کہ روغن زعفران حدقہ کے سیاہ کرنے میں مخصوص ہے اگرچہ اسکا زرقہ کسی سبب سے ہو اور ایسا ہی اگر سلائی اندرائن کے پھل میں بھگو کر آنکھ میں لگائیں اور اسکی تعریف میں کہتے ہیں کہ تلی کی آنکھ کو بھی سیاہ کر دیتا ہے تیسرے یہ کہ جو رطوبات پختہ اور نضج یافتہ جو رنگ کر نیک باعث ہو تحلیل ہو جائیں اور اس سبب سے زرقہ نظر آئے اور اسکے اوپر نباتات کا حال دلالت کرتا ہے کہ جب اسکے رطوبات تحلیل ہو جائیں اور خشکی آنے لگے اس میں سفیدی غلبہ کرتی ہے اسوجہ سے بڑھون کی آنکھیں اور ان بیماریوں کی جو خشکی کے عارضے میں مبتلا ہوں رطوبت اصلیہ کے تحلیل ہو جانے سے ازرق ہو جاتی ہیں اور اس سبب سے کہ یہ قسم قرینہ کا رنگ بدل دیتی ہے اور بنیائی کو باطل کرتی ہے اسکو بھی نزول المار کے اقسام میں گنتے ہیں اگرچہ حقیقت میں خشکی سے ہے جیسا کہ پیٹ کے پھولنے کو استسقا رطوبلی میں استسقا شمار کرتے ہیں ہر چند کہ پیٹ پھولنے میں پانی کا کچھ لگاؤ نہیں اور اس زرقہ میں اور وہ زرقہ جو نزول المار کے سبب سے ہوتی ہے یہ فرق ہے کہ اس قسم میں خیالات نہیں ہوا کرتے اور قح کرنا فائدہ نہیں دیتا اور آنکھ کا ڈبلا ہونا بھی خشکی کے لوازم سے ہوتا ہے

علاج جس طرح سے کہ بن پڑے رطوبت ہو پچانے میں کوشش کریں

فصل ضعف بصر کے بیان میں اس سے مراد ہے کہ بصارت کے فعل میں خلل آجائے مثلاً ہر چیز کو جیسی وہ ہو اچھی طرح پورا پورا نہ دیکھ سکے یا ایسی دور جگہ سے کہ نظر اچھی طرح وہاں تک کام کر سکتی ہے دریافت نہ کر سکے اگرچہ نزدیک سے ہر ایک چیز کو خوب دیکھے یا دیکھنے میں خطا کرے جیسے چھوٹی چیز کو بڑی دیکھے اور بڑی چیز چھوٹی نظر آئے اور سبز کو سیاہ اور سیاہ کو سبز اور دراز کو کوتاہ اور کوتاہ کو دراز اور سیدھے کو ٹیڑھے اور ٹیڑھے کو سیدھا اور اسی قیاس پر دیکھے اور ان سبکو ضعف باصرہ کہتے ہیں اور ضعف باصرہ کی بارہ قسم ہیں ایک کہ سورمزاج سرد و تر مادی روح باصرہ کو غلیظ اور خلط کو کثیف کر دے پھر روح کے مزاج میں فساد آئیے اور بصر کے آلات میں تغیر پیدا ہوئیے ضعف پیش آئے اسکی علامت یہ ہے کہ کارٹھے اور چھوٹے چھوٹے آنسو آنکھ سے ٹپکیں اور آنکھ کے کونے میں تھوڑا سا میل نکل آئے اور صحت کی حالت کی نسبت آنکھ بڑی نظر آوے لیکن درد اور سُرخی بالکل نہ ہو اور کھانے اور سونیکے بعد خاص کر بے ہضمی کی حالت میں اور غذا فاسد ہونیکے وقت میں ضعف بڑھ جائے اور اس سبب سے کہ اس قسم میں ضعف کا سبب روح کی کدورت اور بصر کے آلات کا تغیر ضعف کا سبب ہوا کرتا ہے بصر یعنی جسکو دیکھتے ہیں اسکی حقیقت کامل دریافت نہیں ہو سکتی اور باہر سے بھی قرینہ میں اور میضیہ میں کدورت ظاہر معلوم ہوا کرتی ہے بلکہ کدورت کے سبب سے آنکھ کی تیلی نظر نہیں آیا کرتی پھر اگر کدورت فقط ثقبہ کے ہی مقابل میں ہو جاننا چاہیے کہ بیضیہ میں ہے اور اگر قرینہ کے سبب اجزا میں نظر آئے جان لیں کہ قرینہ میں ہے یا قرینہ میں بھی اور بیضیہ میں بھی علاج تنقیہ دماغ کے لیے جو بے سہلہ دین اور موافق چیزوں سے غوغہ کریں اور مصلگی چپائیں اور تنقیہ کے بعد باسلیقون بمسک اور روشنائی کبیر آنکھ میں لگائیں دوسرے یہ کہ سورمزاج بارد سا فوج ضعف کا سبب ہو اور اسکی یہ علامت ہے کہ آنکھ کے جم میں نقصان آئے یعنی حالت صحت کی نسبت چھوٹی ہو جائے اس سبب سے کہ سردی رطوبات جمادیتی ہے اور اجزا کو سکڑتی ہے اور دیر کو حرکت کرنا اور بنیائی میں خرابی آنا اس قسم کا نشان ہے علاج دماغ کے مزاج کی اصلاح کیواسطے تھوڑا اور مرغین کا گوشت کھا لیں بھون کر یا نخود اور دار چینی کے ساتھ

پکا کر اور روغن بنان اور روغن یاسمین ناک میں ڈالیں اور گرم دوائیں جو گھاس کی قسم سے ہیں لٹکے پکے ہوئے پانی پر انکباب کریں اور شیاف صغیر اور شیاف اخضر آنکھ میں لگائیں شیاف اصفر کی ترکیب ہلیہ زرد تو تیاک ہندی ہر ایک پانچ درم پرچ سفید صمغ عربی ہر ایک تین درم زعفران ایک درم یہ سب پانچ دوائیں کوٹ اور چھانکر بادیاں کے پانی میں شیاف بنالین ترکیب شیاف اخضر کی رنگارنگ تین درم قلع طرز سوختہ چھ درم پورہ کف دریا زرنج سرخ ہر ایک ایک درم نوشادرا و ہا درم اشق ایک مثقال یہ سب سات دواہن اشق کو سداب کے پانی میں حل کر لیں اور باقی اجزا کو کوٹ اور چھانکر آسین گوند ہلین اور شیاف بنالین تیسرے یہ کہ سور مزاج گرم مادی ضعف کا سبب ہو جائے اور پوشیدہ نہیں کہ حرارت رطوبات کو ابال دیتی ہے اور انکا حجم بڑھاتی ہے اس ضرورت سے بصر کے آلات کھنچ کر بڑھ جاتے ہیں اور بنیائی میں خلل پڑتا ہے اور اسکی علامت یہ ہے کہ آنکھ پھولی ہوئی اور سرخ اور گرم معلوم ہو علاج اگر خون کا غلبہ پائین فصمہ کریں اور مطبوخ ہلیہ سے طبیعت کو نرم کریں اور شور اور تیر خیزوں سے اور ہیا زنگندنا اور بادروج اور سب بخار انگیز خیزوں سے پرہیز کریں اور تنقیہ عام کے بعد تنقیہ نفس عضو کے لیے جو چیز کہ آنسو نکالنے والی ہو آنکھ میں لگائیں جیسے برود صبری اور اسکے مانند ترکیب برود صبری کی یہ ہے تو تیا کو لیکر بار ایک پسیکر انگور ترش کے پانی میں رچالین اور سایہ میں سکھلا کر دوسری دفعہ پسیکر اور حریر میں چھانکر استعمال کریں دوسری چیزیں بھی تو تیا کے ساتھ پرورش کریں جس طرح پر قرابا دینوں میں لکھا ہے چوتھے یہ کہ سور مزاج گرم سازج جو شدت سے گرم ہو بصر کے اعضا کو گرم کرے اور رطوبات کو خشک کر دے پھر روج میں بہت کمی آئے اور آدمی دور سے نہ دیکھ سکے اور اسکی علامت یہ ہے کہ آنکھ ذہلی ہو کر گرجائے اور آنکھ اور ناک سے رطوبت بہت کم نکلے اور بھوک کی حالت میں اور گرمی کی وقت اور اسہال کے بعد ضعف بنیائی غلبہ کرے اور کھانسیکے بعد اور سونیکے پیچھے بنیائی کا ضعف ہلکا پڑے علاج سردی اور رطوبت پہنچانکی تدبیر میں جن چیزوں سے کہ بارہا انکا ذکر آیا ہے توجہ کریں اور روغن برود صبری روغن بنفشہ روغن نیلو فر سر پلین اور ناک میں ڈالیں اور میٹھے بادام کاروغن آنکھ میں ڈالیں اور لکیون کے پنے کا دودھ آنکھ میں دوہیں اور اگر شراب میں بہت سا پانی ملا کر پنی مضایقہ نہیں اور بہت پانی ملانے میں یہ فائدہ ہے کہ رطوبت زیادہ پہنچائے اور گرمی کم پیدا کرے پانچویں یہ کہ آنکھ میں کوئی علت نہ ہو بلکہ علت معدے میں ہو اور غلیظ اجزائے اٹھکر چڑھیں اور ضعف کے باعث ہوں اور اسکی علامت یہ ہے کہ ضعف ہر وقت نہ ہو بلکہ بدہضمی کی حالت میں پیدا ہو جائے اور بھوک کی وقت البتہ جاتا ہے علاج اگر معدے میں امٹلا ہو اسکا تنقیہ کریں اور موافق موافق جوارشون سے تقویت دین چھٹے یہ کہ حرارت غیر میانی ہو جائے اور اس سببے رطوبات فضلیہ کے نضج اور اصلاح میں نقصان پڑے اور فساد پیش آئے اور برے برے بخارات بڑھ جائیں اور دماغ کے مزاج میں اور قوت حساسہ میں ضعف واقع ہو اور یہ قسم بڑھوں کو مخصوص ہے اور اس سببے کہ اعادہ معدوم محال ہے یعنی جو چیز نا بود ہو گئی اسکا وجود کرنا ممکن نہیں اس نوع کو علاج کہتے ہیں لیکن اسلئے کہ بڑھ جائے علاج سے ہاتھ نہ روکیں اور اسکا علاج یہ ہے کہ دماغ کا تنقیہ کریں اور تنقیہ کے بعد کبھی شادنج اور کف دریا اور ہلیہ زرد آنکھ میں لگائیں تاکہ آنکھ میں صفائی آوے اور مادہ اس میں سے پاک ہو جائے اور کبھی سرمہ اور تو تیا اور انکے مانند آنکھ میں استعمال کریں تاکہ آنکھ کو قوت دے فائدہ ضعف بنیائی جو بڑھوں کو ہوا کرتا ہے اسکو سب کا سب لا علاج نہ سمجھیں کیونکہ یہی ایک قسم لا دوا ہے اور اسکا پیدا ہونا بڑھوں میں مخصوص ہے ساتویں رطوبت بیضیہ میں کدورت آئے اور شفافیت کا کم ہونا نور کو

جلید یہ سے باہر کی طرف نکلنے کو اور اور صورتوں کو اسپر خوب نقش بکڑنے سے مانع آئے اور رطوبت بیضیہ کی کدورت کے تین سبب ہیں ایک یہ کہ اخلاط سوداویہ بدن میں غلبہ کریں پھر اس مادے سے سوداویہ اجڑے جو غلیظ اور سیاہ ہو دین دماغ کی طرف جائیں اور اس جگہ سے نیچے اتر کر بیضیہ میں جمع ہو جائیں اور اپنی غلظت سے اس میں کدورت پیدا کریں دوسرے یہ کہ جماع کثرت اور افراط سے کیا جائے اور اس وجہ سے کہ غذائے اخیر کا جو ہر تمام بدن سے اور خصوصاً دماغ سے استفراغ ہوتا ہے یعنی نکل جاتا ہے دماغ میں بہت خشکی پیدا ہوتی ہے اور اس سبب سے کہ آنکھ کے رطوبات اور انکی غذا دماغ کے رطوبات اور غذا سے ہیں جسوقت کہ دماغ خشک ہو جائے اسکی تبعیت میں آنکھ بھی خشک ہو جائیگی اور اس ضرورت سے بیضیہ بھی سکر کر کثیف ہو جائیگی اور اسکی روشنی اور چمکا ہٹ زائل ہو جائیگی پھر اگر خشکی نہایت ہو کوئی چیز نظر نہیں آئیگی اور اگر کم ہو اس طرح پر دیکھ سکتا کہ گویا ایک سیاہ پردہ آنکھ پر پڑا ہو اور تیسرے یہ کہ کھانے پینے میں سویرتدیری واقع ہو اور ہمیشہ رات کو کھانے کا اتفاق پڑے اور اس سبب ہضم بکڑنے سے اور فصح میں تصورات سے بدن میں رطوبات پیدا ہو جائیں اور بیضیہ کو گندلا کر دین اور اس قسم کے ضعف کی یہ علامت ہے کہ بیمار اپنی آنکھ کے آگے ایک سیاہ پردہ دیکھے اور اسکی نظر آسمان کی طرف دیکھنے میں کھینچنے کی نسبت صاف اور روشن ہو کیونکہ اکثر امر میں اسکی کدورت اجزائے غلیظہ ارضیہ کے ملنے سے ہوا کرتی ہے اور ان اجزا کا میلان بالطبع نیچے کی طرف ہوا کرتا ہے اس صورت میں آنکھ کے نیچا کرنے میں بہت کدورت آئیگی اسکے اونچا کرنے سے اور جسکا سبب مجامعت کا افراط ہوا اسکا پہلے ہولینا اسپر گواہ ہوگا علاج جہاں کین امتنا سبب ہو مطبوخ اقیقون اور غار لقیون سے استفراغ کریں اور جو چیزیں مضر ہیں ان سے پرہیز کریں اور جہاں جماع اسکا سبب ہو رطوبت پہنچانے میں کوشش کریں اور جماع کو ترک کریں اور سب استفراغ کی چیزوں سے پرہیز کریں حال یہ ہے کہ علاج سبب کے موافق کرنا چاہیے رطوبت پہنچانا ہو یا خشک کرنا اٹھویں یہ ہے کہ جلید یہ کا مکر ہونا ضعف کا باعث ہو اور اس رطوبت میں کدورت آئیکا سبب سے رطوبتیں متعفن سوداویہ ہوا کرتی ہیں کہ دماغ میں بننے لگیں اور انہیں سے تھوڑی سی جلید یہ پر گے اور اسکی یہ علامت ہے کہ جلید یہ میں کدورت آتی رہے یہاں تک کہ ایک بارگی آنکھ میں ایسی سیاہی آجائے کہ محسوسات کی صورتوں کا اس میں نقشہ نہ جے مگر باوجود اس کیفیت کے نزول الما اور امتار کا کچھ اثر اور نشان نہ ہو اور جب سودا کا نفعیہ کیا جائے رطوبتوں میں روشنی آئے اور اندھیرا کم ہو جائے علاج سودا کا استفراغ کریں اور غذائیں لطیف کھلائیں اور جلید یہ اور بیضیہ کی کدورت کا بیان اسکی جگہ مفصل کہ آئے ہیں نوین یہ کہ ہر چیز اپنی ہتیت کی نسبت آنکھ میں چھوٹی معلوم ہو حالانکہ نزدیک ہو اور نزدیک ہو نیکی قید اس واسطے لگائی کہ بہت دور سے بڑی چیز کا چھوٹا معلوم ہونا امر طبیعی ہوا کرتا ہے اور اسکا سبب ہے کہ عصبہ مجوفہ وہ جہتے اور تنگ ہو جانے اور جب جائیکے تین سبب ہیں ایک تو درم دوسرا سدہ تیسرا اجفاف یعنی خشک ہو جانا اور ظاہر ہے کہ جب عصبہ تنگ جانا ہو تو نور اصلی مقدار پر نہیں نکلتا بلکہ جتنا راستہ تنگ ہوتا ہے اتنا باریک ہو جاتا ہے اس ضرورت سے ہر ایک چیز اپنی مقدار سے چھوٹی نظر آتی ہے اور یہ فرق کہ بیانی کا دقیق ہو جانا ثقبہ عنیبہ کے تنگ ہو جانے سے ہے یا عصبہ کے تنگ ہونے سے اس طرح ہے کہ وہ باریک ہو جانا ثقبہ کے تنگ ہونے کے سبب ہوا کرتا ہے اس میں ہر ایک چیز اپنی مقدار پر نظر آتی ہے کیونکہ روح باصرہ ثقبہ میں مکان تنگ ہونے کے سبب ہر چند کہ کثیف اور حجم میں کم ہو لیکن جبکہ جگہ بدل کر اس جگہ جاتی ہے کہ جہاں دونوں ٹپھے ملتے ہیں اور اسکو

جمع النور کہتے ہیں تو پھر اپنی اصلی مقدار پر آجاتی ہے اس سبب کہ پٹھا سلامت ہو اور ہر ایک چیز اپنی مقدار پر نظر آتی ہے علاج اگر پٹھے کے
 دبانے کا سبب خشکی ہو کہ کٹھن کر پٹھے کو زیادہ اور اسکی تجویف کو سدا تمام سے بند کر دے ایسی طرح پر کہ بالکل بند نہ ہو رطوبت ہو چنانچہ میں کوشش
 کریں اور اگر وہ چیز کا سبب طوبت ہو اس کے خشک کرنے اور چن لینے میں اور تنقیہ کرنے میں توجہ کریں اور یہ عام ہے کہ رطوبت مذکور ورم پیدا کرے
 یا کرے اور حسب طرح کہ ہو اگر رطوبت کا مادہ بدن ورم کے ہو گا عصب میں اسے تر خواہ جب کر گیا اور اس سبب اس کے بعضے اجزا بعضوں پر لمبا بیگ
 ایسے طور پر کہ عصب کی راہ بالکل بند نہ ہو کیونکہ اگر سبب بند ہو جائے تو اس صورت میں ضرر و زہا کہ دیتا ہے جیسا نزول المار کے آخر میں بیان کیا
 ہے اور اگر رطوبت مورہ ہے یعنی ورم پیدا کرے تو الی عصب کے اجزا کا ورم کرنا مع ان اعضا کے جو نزدیک میں عصب کی راہ میں تنگی پیدا کرتا ہے و سو میں کہ
 چھوٹی چیز بڑی نظر آئے حالانکہ بہت نزدیک نہ ہو اور نہ بہت دور کیونکہ اگر وہ چیز نہایت قریب ہوگی سبب کسی کو بڑی نظر آئے گی جیسا کہ انگشتری کو آنکھ
 کے بہت نزدیک لائین تو کنگن کے برابر معلوم ہوا کرتی ہے اور چھوٹی چیز جو متوسط مسافت سے بڑی نظر آئے اسکا سبب یہ ہے کہ جسم غلیظ اور شفاف جیسے
 پانی اور بلور اور صاف شیشہ بنیائی کے اور نظر آنیوالی چیز کے درمیان حائل ہو جاتا ہے تب اس جسم کے سبب آنکھ کا نور ٹیڑھا ہوتا ہے اور جب نور
 ٹیڑھا ہوا اور اسکی شعاعوں نے ہر طرف ٹیڑھے ہو کر قوت پائی ہر شے بڑی نظر آئے لگتی ہے اور اسی سبب جاڑے کے موسم میں ستارے ہوا کے
 غلیظ ہوئیے بڑے بڑے نظر آتے ہیں اور درہم پانی کے گہراؤ میں اور خط صاف بلور کے نیچے بڑے معلوم ہوتے ہیں اسلئے ضعف بنیائی میں عینک کا
 وسیلہ پرٹنے میں علاج معده اور سر کے تنقیہ کیواسلئے ایارجات دین تاکہ رطوبات جو مرض کا باعث ہیں زائل ہوں اس کے بعد آنکھ کے طبقات کو
 پاک کر نیکی لے اکیال مدد یعنی جو سرے آنسو گالتے ہیں جیسے باسلیقون اور اس کے مانند آنکھ میں لگائیں تاکہ وہ جسم بخاری جو بیچ میں آگیا ہے سب تحلیل ہو جائے
 گیا رہوین یہ ہے کہ ایام صحت میں جتنی دور سے باصرہ اچھی طرح دکھتی تھی اب اچھی طرح احساس نہ کر سکے اور ضعف آجائے مگر نزدیک سے کسی طرح
 کا فقور ظاہر نہ ہو اسکا یہ سبب ہے کہ روح باصرہ قلیل اور رقیق ہو جاتی ہے اس سبب رقت کے سبب درجہ تک استقلال و رشکال کے ساتھ حرکت
 نہیں کر سکتی اور بکھرتی ہے پھر اس کے فعل میں ضعف و نقصان پڑتا ہے اور اس مرض کا اچھا ہونا دشوار ہے علاج بدن کی تربیت کے لیے بکری اور بھڑ
 کے پتے کا اور موٹی مرغیوں کا گوشت اور بیضہ نیم برشت کھلائیں اور نیگرم ٹھٹھے پانی سے بدن کو دھوئیں اور حمام کریں اور زر روغن جیسے روغن نیلوفر اور
 روغن کدو سر ملین اور غرض یہ ہے کہ تغایظ میں کوشش کریں حسب طرح کہ مزاج کے مناسب بارھوین ہے کہ دور جگہ سے نزدیک جگہ کی نسبت بہتر
 معلوم ہوا اور اسکا یہ سبب ہے کہ روح باصرہ میں بخارات ملے رہتے ہیں سو جتنا کہ دور تک حرکت کرتی ہے وہ بخارات جو اُس میں مل رہے ہیں تحلیل
 ہوتے ہیں اور اس سبب سے باصرہ اچھی طرح پورا پورا دیکھ سکتی ہے علاج استفراغ کے لیے ایارج دین اور جو چیزیں رطوبت بڑھاتی ہیں انکو ترک کرنا
 اور کھل روشنائی آنکھ میں لگائیں اور باتن نے ان بچھلی چارون قسم کو خیالات میں لکھا ہے اور اس فقیر فقیر نے ضعف کی فصل میں شمار کیا اس
 اس سبب سے کہ ضعف باصرہ سے آنکو ناسبت تھی چنانچہ خیالات میں بھی اسکی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

فصل ذباب بصر و وسطا میر و جو س منظر یعنی تخانون میں و زہا میرے قید خانہ میں بنیائی کا جانا اور اس بیماری کی دو قسم ہیں ایک وہ ہے

کہ بہت دنوں تک اندھیری جگہ میں آدمی بیٹھا رہے اور روشنی کو نہ دیکھے اور اس سبب سے وہ رطوبات اور بخار غلیظہ جو روشنی میں پریشان ہو کر تحلیل ہوا کرتے تھے تحلیل نہون بالضرورت اس بہت سے لطفت اور محلل نرم یعنی جو سبب کہ لطیف اور تحلیل کرنا والا تھا نرم یا تو بنیائی کیفیت ہو جائیگی اور نور غلیظہ ہوگا اور رطوبات غلیظہ کے جمع ہو جائیں اور رطوبات اصلہ کے غلیظہ ہونیسے اور طبقات کے کیفیت ہونیسے بھی نور کے راستے بند ہو جاتے ہیں اور کبھی فضلات کے جمع ہونیسے رطوبت بیضیہ گاڑھی اور گندی اور سیاہ ہو جاتی ہے اور بنیائی کو روکتی ہے اور دوسرے یہ کہ کوئی بہت عرصے تک اندھیری جگہ میں بیٹھے اور اس جگہ سے ایک بارگی روشنی میں نکل آئے اور اس سبب سے آنکھ کا نور کہ روشنی کو تلاش کرتا ہے قوت کے ساتھ نکلے تاکہ باہر کے نور میں جائے پھر اس واسطے کہ نور قوت سے نکلتا ہے تھبہ فراخ ہو جائے اور جب تھبہ کشادہ اور فراخ ہوگا نور بکھر جائیگا اور آفتاب کی روشنی بھی اس بنیائی کے نور کو جو ضعیف ہوا کرتا ہے سلب کرتی ہے جیسا کہ چراغ کے نور کو اسکی کمی اور ضعف کے سبب سلب کرتی ہے علاج جہاں کہیں نور کا گندلا ہونا یا راستوں میں سدہ پڑنا یا بیضیہ کا سیاہ ہو جانا سبب ہوا کہ کمال لطفت جیسے باسلیقون اور شیاف مرارات اور انکے مانند آنکھ میں لگائیں اور غذائیں اور معجون جو مادے کو لطیف کرنا والی ہوں استعمال کریں اور جہاں کہیں کہ اندھیرے سے دفعہ نکل آتا اس بیماری کا سبب ہوا اسکی تدبیر یہ ہے کہ آفتاب کی روشنی کی طرف نہ دیکھیں اور ایک برقع آسمانی رنگ اپنے منہ پر ڈالے رکھیں اور اسرے یعنی سیسے کو سون سے ریت کر اسکے برادے پر نظر کرتے رہیں اور اچھی اچھی غذائیں کھائیں اور رات کے وقت کھانا نہ کھائیں اور روزہ اور جماع سے پرہیز کریں۔

فصل خش کے بیان میں اس لفظ کے بولنے میں اطبا کا اختلاف ہے بعضوں کا یہ مذہب ہے کہ جب طبقہ قرینہ اور غیبیہ اصل پیدائش میں قوت ہو یا رطوبت بیضیہ اصل پیدائش میں بہت کم ہو اور اس سبب سے آفتاب کی شعاع اور روشنی اس میں نفوذ کر جائے اس مرض کو خش کہتے ہیں اس واسطے کہتے ہیں کہ یہ مرض آدمی کے ساتھ ہی پیدا ہوا کرتا ہے اور اسکی یہ علامت ہے کہ روز روشن میں بنیائی ضعیف ہو اور آفتاب غروب ہونیکے وقت اور جب دن ابڑ ہو کسی طرح کا قور نہ ہو اور بنیائی قوی ہو اور کبھی سبب ضعیف ہوا کرتا ہے پھر اگرچہ دن روشن ہو مگر سائے میں دیکھ سکتا ہے لیکن شعاع میں آنکھ کے تنگ ہو جانے اور اکٹھے ہو جائیسے ضعیف ہو جاتے اسی سبب سے اس نام سے نام رکھا اور اسبوج سے شہرہ کو خفاش کہتے ہیں اور لغت میں خش کے معنی آنکھ کا چھوٹا ہونا ہے اور اس خش کے لیے علاج نہیں مگر اس واسطے کہ لگائیں اور رطوبات سیاہ ہو جائیں تاکہ آنکھ کو روشنی پر دیکھنے کی قوت آئے اگر دخان روغن بنفشہ یعنی روغن بنفشہ کا کاجل آنکھ میں لگائیں مناسب ہے اور یہ خصوصیت کہ روغن بنفشہ ہی کا کاجل بنائیں اس لیے ہے کہ لطیف ہے اور اس میں ناریت کم ہے اور اکثر طبیب کہتے ہیں کہ خش وہ ہوتا ہے کہ ضعیف بنیائی کے ساتھ طراوت اور نرمی ملے کون میں ظاہر ہو اور اسکا تدارک موافق علاج کے ساتھ کر سکتے ہیں اور اسکا علاج یہ ہے کہ پہلے بدن کا تھقہ کریں اسکے بعد سر کا تھقہ کرنا چاہیے اور تھقے کے بعد تویاے ہندی اور سر سے اصفہانی اور برگ آس کی اور گلنار کی خاکستر آنکھ میں لگائیں تاکہ آنکھ کو قوت ملے اور رطوبت خشک ہو جائے اور طبقات پاک ہوں اور نرمی جاتی رہے فصل قور کے بیان میں اس سے یہ مراد ہے کہ بنیائی برف کی طرف اور روشن چیزوں کی طرف بہت دیکھنے سے کند اور ضعیف ہو جائے اور اس مرض میں کبھی بنیائی بالکل اٹل ہو جاتی ہے اور کوئی چیز نظر نہیں آیا کرتی اور کبھی اس حد تک نہیں پہنچتی لیکن دور کی چیزوں کو دریافت نہیں کر سکتی اس لیے کہ نور

ضعیف ہو مگر نزدیک سے دیکھ سکتی ہو اور جس رنگ کو دیکھے اُسکے اوپر سفیدی خیال کرے اور اُسکی یہ وجہ ہے کہ ہمیشہ سفیدی پر نظر پڑے اُسکی
تخیلہ میں سفیدی خوب ٹھہر گئی اور جم گئی ہو سو جس چیز کو دیکھتا ہو خیال کرتا ہے کہ اُسپر سفیدی ہو اور قور کے پیدا ہونے کی وجہ میں جو کچھ شیخ نے کہا ہے
وہی کچھ ٹھیک معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ سفید چیزیں اور تیز روشنیان اپنی لطافت کی شدت سے روح باصرہ کو متفرق اور پریشان کرتی ہیں جیسا آفتاب
کا نور چراغ کے نور کو بیکار کرتا ہے اور اسی طرح سے بہت دن گذرنے سے یہ کیفیت روح میں جم جاتی ہے اور خیال میں بھی جگہ پکڑ جاتی ہے اگرچہ اُن چیزوں کے
دیکھنے سے رک رہے مگر اُسکا ضرر بنیاتی میں باقی رہے جب تک کہ اُسکا تدارک نہ کریں علاج ایک سیاہ کپڑا اٹھنے کے اوپر لٹکائیں اور سیاہ کپڑے پہن لیں
اور سیاہ ٹیآنکھ کے پتھے باندھ دین اسی طرح پر کہ ہمیشہ نظر اُپر پڑتی رہے اور سب سے بہتر یہ ہے کہ ایک خیر سیاہ جسکو سیاہ بالون سے بنتے ہیں اور ترک
لوگ سفر میں استعمال کرتے ہیں اُنکھ کے اوپر باندھ دین تاکہ سیاہی کے سبب نور کو جمع رکھے اور اُن سوراخوں کے سبب جمع اُس میں ہو کر تے ہیں اسیا کے
دیکھنے سے مانع نہ آئے اور دودھ اُنکھ میں دوہیں تاکہ روح میں غلطی پیدا کرے اور طبقات کو نرم کرے اور بروقت کی شناخت کو زائل کرے اگر مرض برف
کے دیکھنے سے پیدا ہوا ہو اور بنیاتی کی قوت اور روح کی غلطی اور شناخت زائل ہونے کے لیے باوام خاص کر اگر تلخ ہو لیکر اور کوکھ اُنکھ کے اوپر ضما د کرنا
اور اُنکھ کی اور روح کی تطیب کے لیے اور طبقات کی نرمی اور شناخت زائل ہونے اور مسامات کھولنے کے لیے گرم پانی سے تمکید کرنا فائدہ کبھی برف
پر نظر کرے یہ پیدا ہوتی ہے اُسکا سبب یہ ہے کہ طبقات میں شناخت آنے اور مسام بند ہونے کے سبب اُنکھ میں بخارات گھٹ جاتے ہیں اور اس جگہ رک کر اُنکا مواد
ردی اور نورم بن جاتا ہے اور اُسکی علامت یہ ہے کہ سبب پہلے ہو چکے اور دوسرے آثار کہ رمد کی فصل میں ہر سبب کے موافق شرح کے ساتھ بیان کیے ہیں موجود ہوں
علاج تدبیر محلل استعمال کریں جس سے مسام کھلی جائیں اور بخارے اور مواد جو موجود ہیں اُنکی لطیف ہو جائے مثلاً شلغم اور لسن کچھ پتے یا اُسکے سوکھے ہوئے چھلکے اور
زوقاے خشک اور اکلیل اور باونہ پانی میں چکا کر اُسکے بخار پر اُنکھ میں گرم کرین اور چکی کا پتھر گرم کرین اور شراب مقطر اُسپر الین اور اُسکے بخار پر سر جھکانے رکھیں اور اگر تباہ
گرم کرین اور شراب اُسپر اکر اُسکا بخار اُنکھ میں پہونچائیں بہتر ہوگا اور مسام کے کھولنے اور مواد کے تحلیل کرنے اور اُنکھ کو قوت دینے میں جلد تاثیر کرے گا۔
فصل سبب العین کے بیان میں سبب سے اور طوبات کی صفائی اور شفافیت جاتی رہنے سے بنیاتی بالکل بیکار ہو جایا کرتی ہے اور جاننا چاہیے کہ ضعف بصر اس
بیماری کو لازم ہے اور کبھی تخلف نہیں کرتا اور اس سبب سے کہ یہ مرض اگر بڑھوں کو عارض ہو اُسکے اسباب اور علاج دوسرے ہو کرتے ہیں اور جب کہ
جوانوں میں واقع ہوتا اور ہوتے ہیں ہم اسکو دو قسم میں بیان کرتے ہیں پہلی قسم وہ سبب العین کہ جو بڑھوں کو اکثر عارض ہوا کرتی ہے اور اُسکا سبب یہ ہے
کہ رطوبات اصلی کا بدل جو اُنکے اعضا کے جوہر میں ٹھہر رہے ہیں کم ہو جائے علاج اگرچہ اس قسم کے تدارک کے لیے اس سبب سے کہ رطوبات اصلیہ کا
بدل پہونچانا دشوار ہے تو قہر بہت کم ہو مگر اسلیے کہ زیادہ ہو جائے ہر حال میں تطیب میں توجہ اور کوشش کرنا واجب سمجھیں اور جو چیزیں خشکی پیدا کرتی ہیں
اُنسے پرہیز کرنا لازم جانیں دوسری قسم وہ سبب العین کہ جوانوں میں واقع ہوا اور وہ بہت کم ہوا کرتی ہے اور جاننا چاہیے کہ جب یہ علت جوانوں
میں واقع ہوتی ہے اکثر ایک ایک اُنکھ میں ہوا کرتی ہے اور دونوں اُنکھوں میں واقع ہونا شاذ و نادر ہے کیونکہ اسکا سبب رطوبات اصلیہ کا نقصان

نہیں بلکہ مرض ہو اور یہ بات پوشیدہ نہیں کہ طبیعت اپنے خالق کے اذن سے جیسا کہ شریف کی خمیں سے حمایت کرتی ہو ویسا ہی دو برابر دون میں سے ایک کی دوسرے سے حمایت کیا کرتی ہو جہاں تک اس سے بن پڑتا ہو اور یہی سبب ہے کہ نزول الماما اکثر ایک آنکھ میں واقع ہوتا ہے اور بہت کم ہوا کرتا ہے کہ دونوں آنکھوں میں اکٹھا ایک دفع ہی پیدا ہو جیسا کہ اسکی جگہ میں ہونے اسکی تصریح کی ہو اب جان لے کہ اس قسم کا سبب ہے کہ زجاجیہ میں یا جلیدیہ میں یا بیضیہ میں خشکی واقع ہو اور خشکی پیدا ہونے کے سبب بہت بہت ہیں ایک تو یہ ہے کہ بہت سا استفراغ واقع ہو اور دوسرے یہ کہ ایک عرصہ دراز تک غذا نہ پائے جیسا بعض نقاہت والوں میں دیکھنے کا اتفاق ہوا کرتا ہے دوسرے یہ کہ شیمیہ کے عروق میں یا شکیہ کی رگوں میں سدہ پڑے اور اسکی سبب رطوبات تک غذا نہ پہنچ سکے چوتھے یہ کہ آنکھ کی قوتیں غذا کے لینے سے ضعیف اور عاجز ہو جائیں جیسا مخدرات کے استعمال سے عاثر ہوا کرتا ہے کیونکہ مخدر خیر برد مخدر یعنی سردی جانوالی کے سبب قوت غازیہ کو مردہ کرتی ہے جیسا کہ جالینوس نے حیلۃ البرہن کہا ہے کہ بہت سے آدمی ہیں کہ اطباء نے انکا علاج آنکھ کے درد میں انیون اور دوسری مخدر چیزوں کے ساتھ کیا جب انہر ایک زمانہ گذرا بعضوں کی بنیادی ضعیف اور بیکار اور بعضوں کی آنکھ دہلی اور چھوٹی ہو گئی اور یہ قول اگرچہ پہلے بھی ہنسنے بیان کیا ہے مگر فوائد کی کثرت کے لیے اسکو پھر کر بیان کیا علاج جہاں کہیں مرض کا سبب سدہ ہو استفراغ میں اور سدہ کھولنے میں کوشش کریں اور اسکی بعد تمام بدن اور سر کے مزاج کی ترتیب کریں اور جہاں کہیں سدہ نہ ہو صرف ترتیب میں مبالغہ کریں اور استفراغ اور تفتیح یعنی سدہ کھولنے والی چیزوں سے پرہیز کریں

فصل چھوٹے کے بیان میں اگرچہ اس بیماری کا تھوڑا سا بیان زجاجیہ اور جلیدیہ کی بیماریوں میں ہم بیان کر آئے ہیں اب اس جگہ اس جہت سے کفایت بڑھ جائیں مگر جدا بیان کرتے ہیں جان لے کہ اس مرض کے تین سبب ہیں ایک یہ کہ مادہ ریکی یا خلطی آنکھ کے اجزائیں آجائے اور اسکی سبب آنکھ کا ڈھیلہ بڑھ کر اور پھول کر باہر کی طرف جھک آئے اور اسکی علامت یہ ہے کہ اونچی ہونے اور ابھرنے کے ساتھ آنکھ بڑی معلوم ہو اور اگر خلط کے سبب ہو تو بھی محسوس ہو علاج جیسا مادہ اسکا موجب ہونے کے موافق حقہ اور مسہلات اور فصد اور حجامت کے ساتھ تنقیہ کریں اور تنقیہ کے بعد جو چیز کہ آنسو نکالے اور قابض اور مضبوط کرنا چاہی ہو آنکھ میں لگائیں اگر آنکھ کو قوت دے اور ابھرنے اور مادے کو قبول کرنے سے روک رکھے اور جو کچھ کہ اس کام میں آتا ہے وہ شیاف سماق ہے اس نسخہ سے اسکی ترکیب یہ ہے سماق کو پانی میں پکا کر چھان لیں اور چھنے ہوئے فقط پانی کو پکالیں جب ام آجائے اسوقت سفیدہ قلبی ایک جزو کا فور جزو کی ایک چوتھائی کثیر ایک جزو کا چھٹا حصہ اس توام کیے ہوئے میں لگا کر شیاف بنالین دوسرے یہ کہ جو اسباب داب لینے والے ہیں انہیں سے کسی سبب سے ڈھیلہ باہر کی طرف دیکر نکل آئے اور اسباب مذکور سے خالق ہو اور صدرع شدید اور قراور چھینا اور بہت زور سے آواز کرنا اور لنگھنا اور روزہ شدت سے ہونا اور ترخیزی کو ٹھنڈا اور جو کچھ کہ سانس روکنے کا موجب اسکی علامت یہ ہے کہ سبب موجود ہو یا پہلے ہو چکے اور ایسی کھجاوٹ کہ آنکھ کو پیچھے سے باہر کی طرف نکالے محسوس ہونے اور اگر مادہ بھی نکلے پستہ ہو آنکھ بڑھی ہوئی نظر آتی ہے علاج اگر سبب کا دور کرنا کفایت کرے اور ہر چند کہ سبب اکل ہوا آنکھ میں جو باقی رہے چاہیے کہ سیسے کا ایک ٹکڑا یا ایک تھیلی باہر سے بھر کر گدی کے اوپر رکھیں اور آنکھ کے اوپر مضبوط پانڈھ دین اور سیرا کو حکم کریں کہ پشت پر لیٹے اور طلا سے قابض جیسے پوست اندا قایما علیق عصارہ لحیۃ التیس آنکھ پر لگائیں اور

خوب ٹھنڈے پانی سے منہ دھوئیں تاکہ آنکھ کو قوت دے اور اس کے اجزا کو اکٹھا کرے اور سکوردے اور اگر قابض چیزیں جیسے گلنار اور برگ زیتون اور برگ خشکاش پانی میں پکالیں اور اس پانی کو ٹھنڈا کر کے اس سے منہ دھوئیں زیادہ قبض کرتا ہو اور جلد نفع دیتا ہو تیسرے یہ کہ ڈھیلے کے علاوہ اور جو عضلات کہ ان علاقوں کے نگہبان ہیں ڈھیلے ہو جائیں اور اسکی علامت یہ ہے کہ آنکھ بڑھی ہوتی نہ معلوم ہو کیونکہ اس میں امتلائن ہیں اور نہ باطن میں بہت تمدد اور کھنچاؤ اس لیے کہ اس میں کوئی چیز نہیں کہ اندر سے دبا کر باہر کی طرف دفع کرے لیکن ضرور ہے کہ حدقہ میں اضطراب ہو اور بے اختیاراً حرکت کرنے لگے کیونکہ وہ رباطین اور بندشیں کہ متعلقہ کو اضطراب اور بے اختیاری حرکتوں سے بچائے رکھتی تھیں اور روکتی تھیں اب ڈھیلے ہو گئی ہیں علاج وہ رطوبات جو ست کر نیوالی ہیں انکے استفراغ کے لیے ایارجات کبار دین اور غرغہ اور شوموم اور بخور جنکا بیان سر کے امراض میں کیا ہو کام میں لائیں اور تھیکے کے بعد انہی کا بیج جلا ہو اور گل سرخ اور گلنار اور کنہ اور با پچھ آنکھ کے اوپر لگائیں تاکہ قبض کے سبب سے ڈھیلے اجزا کو کھینچ کر مضبوط کر دیں۔

فصل بعض لعین للشعاع کے بیان میں یعنی شعاع کو دیکھنا اچھا نہ معلوم ہو اس بیماری کے دو سبب ہیں ایک یہ کہ روح گرم ہو کر بھڑک اٹھے پھر شعاع کی گرمی اور روشنی سے اسکی گرمی اور رقت بڑھ جائے اور اس سبب باصرہ کو اسکا دیکھنا برا معلوم ہو اور یہ قرانیٹس کا مندرجہ ہے یعنی اسکی خبر سے ڈلتا ہو اور اسکی علامت یہ ہے کہ دوسری قسم کے آثار بالکل نہوں علاج رطوبت اور سردی پہنچانے میں کوشش کریں اور مہلت نکرین تاکہ کسی بڑی آفت میں نہ ڈالے دوسرے یہ کہ آنکھ میں کوئی عارضہ جیسے رمد اور بسل غلیظ پیدا ہو جائے یا لپک میں کوئی آفت جیسے جرب واقع ہو پھر اس عارضہ کے سبب شعاع کا دیکھنا خوش نہ آئے اور سبب کا موجود ہونا اسکی علامت ہو اور سبب کا دور کرنا اسکا علاج ہے

فصل کنہ کے بیان میں جو لکون سے علاوہ رکھتا ہو یہ لفظ کہ تین معنوں میں مشہور ہے اسکی تحقیق اور بیان کی گئی اور اس جگہ یہ مراد ہے کہ جب آدمی نیند سے جاگے گمان کرے کہ اسکی دونوں آنکھوں میں ریت اور خاک ہے اور اسکا سبب یہ ہے کہ ریح غلیظہ کے سبب ایک قسم کا بوجھ پلک میں پیدا ہو اور غلیظہ ابھرے آنکھ کے طبقات میں بند ہو جائیں اور یہ کیفیت اسواسطے ہمیشہ ہر وقت نہیں رہا کرتی کیونکہ جاگنے کی حالت میں پلک کے بند کرنے اور کھولنے سے اوہر طرف دیکھنے اور دن کی روشنی کے سبب ابخرے تحلیل ہو جایا کرتے ہیں اور جب سونے کی حالت میں اسباب مظلہ کے موجود ہونے سے ابخرے جمع ہو جاتے ہیں بالضرور جاگنے کے بعد محسوس ہوا کرتا ہے گویا ریت گر پڑا ہے اور کچھ دیر کے بعد جاگنے کی حرارت کے سبب غلیظہ جمع ہو گئے ہیں تحلیل ہو جاتے ہیں علاج جو چیزیں کہ مرہض کے موافق ہیں انہیں بخار پیدا کرنے والے مواد کو استفراغ کرین اور تھیکہ عام کے بعد لکون اور طباقون کے تھیکے کے لیے دومات یعنی آنسو نکالنے والی چیزیں آنکھ میں لگائیں جیسے احمر لین اور احمر حاد اور باسلیقون اور شیاف طر خا طباقون اور پلک کے اوپر شیاف حلوتی یا شیاف مسود طین اور ہر ضیح حمام میں جائیں اور بارہا کہ چلے ہن کہ جب تک ان چیزوں سے جو قوی نہوں کام نکلے قوی خیر و نکو ہاتھ نہ لگائیں یعنی جب تک احمر لین سے کام چلے احمر حاد اور باسلیقون موقوف رکھیں خاص کر اگر مزاج اصل میں گرم ہو۔

فصل اسر خا الجفن کے بیان میں یعنی پلک ست ہو جائے جانا چاہیے کہ کبھی ہوا کرتا ہے کہ جب رمد پیدا ہوا ہے پر کی پلک میں اسر خا ظاہر

ہو اور شاید کہ استرخا اس حد کو پہنچے کہ پلک نہ اٹھا سکے اور یہ مرض پلک کے عضلات میں استرخا واقع ہونے کے سبب پیدا ہوا کرتا ہے علاج اگر
 احتیاج و کھین پہلے بدن کا متیقہ کریں اور مدکا جیسا مادہ ہوائی کے موافق اسکا علاج کریں اور جب مدنا مل ہو جائے اور استرخا باقی رہے لازم ہے کہ
 ناک کے اندر کی رگین کھولیں اور پلک اور بھون اور پیشانی پر المیوا اور افاقیا اور ایٹنا اور زعفران اور بول آس کے پانی میں ملا کر ضماد کریں تاکہ مادہ کو خشک کر دے
 اور عضو کو قوت دے اور پلک کے متیقہ کے لیے جو کھل یعنی سرہ انسونا کا تیار ہے پلک میں لگائیں اور اگر اس علاج کے بعد بھی پلک نیبائی کی جگہ کو دھاپنے
 رہے تشریح کریں مینی پلک کو کاٹ دیں اور تشریح کا طریق اس طرح ہے کہ اوپر کی پلک کو چھوٹے کوٹے سے ہٹے کوٹے تک کاٹ ڈالیں اور استرخا کی کمی اور
 زیادتی کے موافق حسب قدر منظور ہو پلک کا ٹکڑا اعتراض سے کٹر لیں یعنی جس جگہ استرخا بہت ہو وہاں سے پلک کو زیادہ قطع کریں اور جہاں کم ہو وہاں
 کم تراشیں اور کاٹنے کے بعد تین چار دن لگائیں اور سین اور اسکے اوپر ذرہ صفر چھڑک دیں اور نمک اور زیرہ چاکر اسکا پانی آنکھ میں چکائیں اور تیسرے
 دن یا چوتھے دن دھاگون کو مراض سے کتر کر نکالیں اور مرہم استعمال کریں اس تدبیر سے پلک اٹھاتی ہے اور تیلی کھل جاتی ہے فائدہ ناک کے دونوں
 سوراخوں کے اندر دو رگین باریک ہیں کہ انکو عرق المنخرین یعنی مخنوں کی رگین کہتے ہیں اور ان رگوں کی فصد کا یہ طریق ہے کہ سیار سانس روک کر اٹھ
 میں کھڑا ہوا و ناک کے سوراخ آفتاب کے سامنے رکھے تاکہ روشنی کے سبب رگین ظاہر ہوں اور فضا کو نظر آئیں پھر آنکھ نشتر کی پشت سے پائیں
 آتے سے جو اس کام کے لیے مخصوص ہے اور وہ مبط کے مانند ہوا کرتا ہے یعنی جیر نیکا کہ کھول دین اور ان رگوں کی فصد کا یہ فائدہ ہے کہ رطوبت کو خون کے ساتھ
 آنکھ سے نکال دے اور کبھی پلک کا استرخا فالج اور لقوی کے طریق پر ہوا کرتا ہے اور اسکا بیان ہو چکا اور کبھی ہوتا ہے کہ وہ وتر جو پلک کو تھام رکھتی ہے ہر گ
 پیشانی کی فصد کی وقت فضا کی خطا کے سبب کسی طرف سے کٹ جائے اور اس سبب سے پلک ڈھیل ہو جائے جیسا اندر ماض کو اتفاق پڑا کہ قبو
 بادشاہ کے بیٹے کی فصد کرتا تھا اور وتر کی ایک طرف کٹ گئی اور اسکی دونوں آنکھیں بند رہ گئیں پھر بادشاہ نے اسکا ہاتھ کاٹ ڈالنے کے لیے حکم کیا اور
 ان بادشاہوں کا طبیب کے لیے ایسا ہی حکم تھا جب علاج میں خطا کرے۔

فصل التصاق الجفن کے بیان میں یعنی دونوں پلک آپس میں مل جانا چاہیے کہ کبھی التصاق ایک گوشے میں ہوا کرتا ہے اور کبھی دونوں گوشے میں
 اور کبھی دونوں پلکوں کے کنارے سے لیکر دوسرے کنارے تک مل جاتی ہیں اور کبھی پلک طبقہ ملتیمہ پر یا قرنیہ پر یا دونوں پر چمٹ جاتی ہے اور اس مرض کے
 تین سبب ہیں ایک یہ کہ رمد ہو کر آنکھ بہت سرخ ہو جائے اور پلک ایسی نظر آئے کہ گویا پھٹ گئی اور پھل گئی پھر جب زخم بھر جائے اس سبب سے کہ بہت
 مدت تک ایک دوسری برابر لگی رہے مل جائے دوسرے یہ کہ آنکھ میں یا پلک میں قرح پڑ جائے اور مدت تک آنکھ بند رہے اور اسکے سبب زخم کی جگہ چمٹ جائے
 تیسرے یہ کہ سبل یا ناخن تراش دیا ہو اور اس جگہ کو جیسا کہ چاہیے تھانیرا اور نمک سے داغ نر یا ہوا اور جو رعایتیں کہ تراشنے کے بعد لازم ہیں آنکھ کی
 ہو یہاں تک کہ ان اسباب سے التصاق پیدا ہو گیا ہو علاج اس بیماری کی تدبیر دستکاری ہے جہاں کبھی پلک کھلی ہوئی ہو سلائی ڈال کر پلک کو اٹھا
 اور جس جگہ کہ جھک گئی ہو اسکو لگوار سلائی سے یا صنارہ سے اٹھا دیں اور آپس سے جدا کر دیں اور اگر طمہ یا حدوق کے اوپر پلک جم گئی ہو ہاتھ
 کو لگا اور پست رکھیں تاکہ پلک زیادہ نہ کھنچ آئے کیونکہ اس بات کا خوف ہے کہ قرنیہ پلک کے ساتھ نہ اٹھ آئے اور آنکھ اپنی جگہ سے اٹھ جائے

اور جہاں کہیں دونوں پلکین سب برابر ملتی ہوں اور سلائی اندر نہ جاسکے پلک کو آہستہ آہستہ دو حصاروں سے تھوڑا سا جدا کر کے اس آہستہ آہستہ سے نکلنا صورت کہتے ہیں کھول دین یا پلک کو چھوٹے کوٹے کی طرف جس جگہ سے دوسری پلک سے چپک گئی ہو اتنا چیر دین کہ آہستہ آہستہ سلائی جاسکے پھر سلائی ڈاکٹر پلک اوپر اٹھا لیں اور مقراض سے جدا کریں اور جسطرح کہ ہو سکے کھولنے کے بعد زیرہ اور نمک چبا کر اسکا پانی آنکھ میں چکائیں تاکہ دلغ ہو جائے اور روئی روغن گل میں چکنی کر کے دونوں پلکوں کے بیچ میں رکھ دین تاکہ پھر آپس میں چپٹ نہ جائیں اور آنکھ کی پشت پر بیضہ کی زردی روغن گل میں ملا کر لگائیں تاکہ نرم رکھے اور رو کو تھام دے اور عضو کو قوت دے اور آنکھ کو ڈھیلی ٹی سے بائزہ دین اور دوسرے دن کھولیں اور پھر زیرہ اور نمک چبا کر اسکا پانی ڈالیں اور بیضے کی زردی اور روغن گل آنکھ کی پشت پر استعمال کریں اور تیسرے دن اگر ممکن ہو وہ شیاف جو زخم کو بھرتا ہے ہین اندر لگائیں اور حفاظت کریں کہ دوسری دفعہ التصاق نہ ہو جائے اور اگر ابھی شیاف لگانا مناسب سمجھیں روغن گل اور بیضے کی زردی ہی کے ساتھ علاج کریں جب تک کہ شیاف کا وقت آ پونچے فائدہ جس مدین کہ التصاق کا خوف ہو اس سے پہلے کہ التصاق کی نوبت پونچے اسکا مدارک کریں اور اس سبب سے کہ رمد کا ذکر اسکی بحث میں لائق تھا اس جگہ بیان ہوا اور صاحب سبب اتباع نکلیا فصل شترہ کے بیان میں اسکا نام اسکی حقیقت کے نام پر رکھا گیا کیونکہ شترہ آنکھ کی پلک کی کوتاہی کو کہتے ہیں اور اکثر زمین اوپر کی پلک سکر جاتی ہو اور پونچنے کی پلک باہر کی طرف الٹ جا یا کرتی ہو اس طرح پر کہ اوپر کی پلک نیچے کی پلک تک نہ پونچے اور جتنی سکر جائیگی اسی کے موافق تمام سفیدی کو یا آہستہ آہستہ سے بعض کو نہ ڈھانپ سکیگی اور اس آنکھ کو زرخوش کی سی آنکھ کہتے ہیں اور اس آنکھ واسلے کی نیند کو خواب زرخوش بولتے ہیں اور اس حالت کا ضرر ظاہر ہو کہ آنکھ میں بہت غبار جمع ہونے سے اور پلکین بننے سے بینائی میں ضرور ضعف آتا ہو اور اس مرض کی دو قسم ہیں ایک یہ کہ اصل پیدائش میں ہاوا کہ جس سے پلک بنتی ہو کم ہو اور اس سبب سے پلک ناقص پیدا ہو اور یہ اچھا نہیں ہو سکتا دوسرے یہ کہ عارض ہو کسی نئے سبب سے اور اس کے حادث کر نوالے اسباب چھ ہیں ایک یہ کہ پلک کٹ جانے جیسا شعر زائد یعنی پر بال کی بیماری میں دوسرے یہ کہ پلک میں غدد گل آنے یا زائد گوشت جم آنے خواہ وہ زائد گوشت اس قرص کے نشان سے ہو کہ آہستہ آہستہ ہو گیا تھا خواہ خود بخود دون قرص کے جم آنے تیسرے یہ کہ کسی سبب سے اوپر کی پلک قطع کریں اور اس کے سینے میں جیسا کہ چلہ میں اتفاق نہ پڑے اور زبری طرح سینے سے شترہ ظاہر ہو یعنی پلک چھوٹی ہو جائے چوتھے یہ کہ سبل ہو جائے اور اس کے تراشنے کے وقت پلک کو باہر کی طرف الٹ دیا ہو آہستہ آہستہ سے تھوڑا سا کٹ جائے اور اسی صورت پر چھوڑ دین پھر تشنج کے سبب سے جو زخم کے بھرنے سے ہو جایا کر باہر یا زائد گوشت پیدا ہونے سے پلک اس طرح باہر کی طرف الٹی رہے اسکا سبب کہتے ہیں کہ سبل تراشنے کے بعد پلکوں کو کہ الٹ رکھا ہو اندر کی طرف پھر مٹانا چاہیے تاکہ اس آفت سے محفوظ رہے حاصل کلام جب تک کہ کمال تجربہ کار اور دانہوا اور اس فن کے سبب جزئیات سے آگاہ نہوا اسکو چاہیے کہ مریض کو ہاتھ نہ لگائے علاج ان سب اقسام میں دستکاری سے دستکاری ہوتی ہو سو جہاں کہیں کہ پلک کٹ جانے سے یا زبری طرح سینے سے اور پلک کو ضرورت سے زیادہ اٹھا لینے سے یعنی تراشنے سے یہ بیماری پیدا ہو تو چاہیے کہ پلک کو جس جگہ سے کہ زخم مل گیا ہو چیر ڈالیں اور چھوڑ دین کہ ڈھیلی ٹی رہے اور آنکھ کو

دھانپ لے اور شگاف کے بیچ میں وہ مرہم کہ گوشت جادیتا جوتی پر لگا کر رکھیں تاکہ دونوں شگاف کے کنارے نہ ملیں اور انکے بیچ میں گوشت جم آئے اور جہاں کہیں کہ غدہ یا زائد گوشت ہو تو چاہیے کہ اسکو دو یا تین صنارون سے پکڑ کر اٹھالیں پھر مقراضن سے کتر ڈالیں اور اسکے بعد تیز دو اکٹی ہوتی جگہ پر لگائیں تاکہ پھر زائد گوشت نہ جم آئے غرض جس طرح کہ ہو یہ تدبیریں دشوار ہیں اور جس جگہ سبب تراشنے کے بعد پلک باہر کی طرف اٹھی ہوئی رہ جانے سے یہ بیماری پیدا ہو وہاں غور سے دیکھنا چاہیے اگر ملتحمہ پلک کے ساتھ اٹھ آئے اور اچھے ہونے میں جھک گیا ہو اور اس سبب سے پلک کھچ کر اٹھ رہی ہو اس علاج کے ساتھ کہ بکا ذکر التصاق میں آیا ہے تدارک کرنا چاہیے اور پلک کو ملتحمہ کے اوپر جدا کریں جس طرح کہ بیان کیا ہے اور اگر کوئی چیز عقدے کی صورت پیدا ہو گئی ہو اسکے تحلیل کیواسطے مٹیھی کا لعاب وراسی کا لعاب اور داخلیوں استعمال کریں اگر تحلیل ہو گئی بہتر اور نہیں تو لوہے کے آگے کاٹ ڈالیں یا پونچھیں یہ کہ وہ غشا کہ قحف کے گرد لگا ہوا ہے کسی باطنی علت سے یا ضرب یا سقطہ یا قرعے کے سبب کہ سر پر یا پیشانی پر واقع ہو یا زاید پکھنچ جائے اور اتصال کے سبب اوپر کی پلک میں قشچ پیدا ہو یعنی وہ بھی کھنچ جائے چھٹے یہ کہ پلک کا اٹھنا یا لاعضلہ کھنچ جائے اور شترہ کا موجب ہو اور جاننا چاہیے کہ غشا کا قشچ جو ضرب یا سقطہ یا قرعے کے سبب پیدا ہو اسکی علامت یہ ہے کہ اشہیں آفت موجود ہو اور اسکا علاج یہ ہے کہ جیسا دیکھیں اسکے اسباب تدارک کریں اور جو قشچ کہ امور باطنی کے سبب پڑے خواہ اس غشا میں جو قحف پر لگ رہا ہو خواہ پلک کے عضلے میں ان آثار سے جو قشچ بیسی یا امتلائی کے ہر ایک سبب سے مخصوص ہیں دریافت کر سکتے ہیں اور اسکے مطابق اسکا معالجہ ہو سکتا ہے مثلاً اگر شترہ دفعہ واقع ہو اور پلک میں بوجھ اور تمد معلوم ہو اور امتلائی سبب علامتیں ظاہر ہوں تو جان لین کہ قشچ مادی ہے اور اگر شترہ تھوڑا تھوڑا پیدا ہو اور پلک دہلی اور باریک ہو اور وہ اسباب جو خشکی پیدا کرتے ہیں پہلے ہو چکے ہیں سمجھ لیں کہ قشچ بیسی ہے علاج مادی میں استفراغ کریں اور محلل روغن ملیں اور مٹیھی کے لعاب سے نطول کریں اور رطوبت کا پہنچانا غذا کے ساتھ اور شرتوں کے ساتھ اور روغن ملنے اور نطول مرطبہ کے ساتھ دونوں قسم میں یعنی بیسی اور مادی میں فائدہ مند ہے کیونکہ امتلا بھی مادے غلظت کی جہت سے مرطبہ و نرم کرنا محتاج ہے اور ایسا ہی بنفشہ اور خطمی اگر کیوں کے پینے کا دودھ ملا کر ضمہا کرنا اور روغن بنفشہ اور روغن کدو سے سر کو چکنا رکھنا دونوں قسم میں مفید ہے

فصل شریاق کے بیان میں وہ ایک زائد جسم ہوا کرتا ہے چربی کے مانند کہ عصب بنا ہوا ہوتا ہے اور ایک غشا اشہیں کھنچا ہوا اوپر کی پلک میں باہر کی طرف پیدا ہوا کرتا ہے اور اسکی علامت یہ ہے کہ پلک موٹی ہو جائے اور اسکے سبب شوری سے کھلے اور ہمیشہ آنکھ میں رطوبت رہے اور جھوت شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی کو کھول کر آنکھ کے اوپر رکھ کر زور ڈالیں دونوں انگلیوں کے بیچ میں ایک ایک زائد چیز ظاہر ہو اور اس سبب کہ مرض عضو کے جوہر میں لپٹ کر گزارتا ہے اور جدا نہیں ہوتا حرکت نہیں کرتا بخلاف سلعہ کے کہ وہ حرکت کیا کرتی ہے اور شریاق اور سلعہ کے بیچ میں فرق ہے اور اس بیماری والا آفتاب کی روشنی بہت کم دیکھ سکتا ہے اور جلد آنسو نکلنے لگتے ہیں اور چھینک جاتی ہے اور یہ مرض کام اور نرسے والے کو اور مرطوب مہراج کو اکثر پیدا ہوا کرتا ہے علاج جیسی ضرورت ہو پس بدن کے تنقیہ کے لیے فصد کھولیں اور قرص بنفشہ دین اور تلطیف کیواسطے ضرورہ پیرا در پزند جانوروں کے گوشت پر

اکتفا کرین اور غلط چیزوں سے پرہیز کرین اور مزاج کی اصلاح کے لیے کوشش کرین اور حمام کرنے کو نافع سمجھین اور محلل دوائیں جو گھانس کی قسم
 میں پانی میں پکا کر اُس پانی سے تمسید کرین اور تنقیہ کے بعد باسلیقون کبر لگائیں تاکہ مادہ رطوبی تحلیل ہو جائے اور اگر ان تدبیروں سے مطالب حاصل
 نہ ہو دستکاری سے علاج کرین اور ظاہر ہو کہ جب تک بن پڑے کہ دوائے تدبیر ہو سکے ہاتھ سے کاٹنا بہتر نہیں کیونکہ دستکاری رنج اور خوف سے خالی
 نہیں اس واسطے شارح اسباب نے دوائے علاج کی رغبت دینے کے لیے لکھا ہے کہ کونسی سختی ہو کہ خوب پرہیز کر نیسے تحلیل نہ ہو کیونکہ خازیر اور سرطانات پرہیز کے
 سببے تحلیل ہو جاتے ہیں اور علی بن عیسیٰ نے کہا کہ ایک شخص کو شرتناق عارض ہوا اور اطباء نے اُسکا علاج لوہے کے ساتھ اسکی ایذا اور سختی کے سبب
 براجانا پھر اُسکا علاج طلائے محلل اور ذرورہ وغیرہ کے ساتھ کیا سو بالکل اچھا ہو گیا اور جہاں کہیں ان تدبیروں سے نفع نہ ہو اور دستکاری کی حاجت پڑے
 تو مناسب ہو کہ رطوبت کی جگہ کوچ سے عرض میں شگاف میں اور یہ شگاف اس قدر گہرا لگانا چاہیے کہ شحمہ یعنی چربی تک پہنچے اور احتیاط کرین کہ مباد
 شگاف شحمہ سے بڑھ جائے اور بڑی بڑی آفتون میں ڈالے پھر جب شگاف جس قدر کہ ضروری آجائے اور شحمہ نکل آئے اُسکو کمان کے ٹکڑے سے
 پکڑ لیں تاکہ ہاتھ نہ پھسل جائے پھر آہستہ آہستہ دائیں بائیں اور اوپر کی طرف ہلائیں تاکہ سب باہر آجائے اور کاٹ ڈالنے کے بعد کمان کا ٹکڑا سر کر اور
 گلاب میں بھگو کر شگاف کی جگہ پر رکھیں اور جہاں کہیں شحمہ یعنی چربی کا ٹکڑا جڑے نہ اُکھڑے اور تھوڑا سا باقی رہ جائے تو چاہیے کہ نمک باریک پسکرا کر
 ڈالیں تاکہ باقی کو کھا جائے مگر جب کہ چربی کے ٹکڑے میں سے کچھ باقی رہے اور نہ نکلنے شرتناق سے زیادہ ایک ضرر ہو کر رہا ہو اسلئے کہ درد شدید اور درم
 مار پیدا کر رہا ہو اور وہ بقیہ سخت ہو جائے اور آنکھ کھولنے سے مانع آتا ہو اور جانا چاہیے کہ اگرچہ دستکاری جیسی چاہیے ویسی ہی بن پڑے لیکن اس سبب
 سے کہ شحمہ جو پلک کا ایک جزو ہو نکالا جاتا ہو پلک میں خشکی آجاتی ہو اور جیسا کہ چاہیے بند نہیں ہوا کرتی فائدہ جس کسی مرض میں کوئی ایسا علاج
 کہ اُس مرض کے علاج سے مانع ہو پیدا ہو جائے پہلے اُس عارضے کو دفع کرین اور یہ قانون سب جگہ کام آتا ہو

فصل عقدہ کے بیان یعنی گرہ کی صورت جو اوپر کی پلک پر پیدا ہوا کرتا ہے اور اُسکا سبب وہ رطوبت غلیظ سوداوی ہوتی ہے کہ سر میں سے
 پلک کے اوپر گرے اور لطیف جزا تحلیل ہو کر باقی پھیر جائے اس واسطے اُسکا عقدہ نام رکھا اور عقدے کی تین قسم ہیں ایک وہ ہے کہ سلعہ کی طرح حرکت
 کرے اور اپنی جگہ سے دائیں بائیں اوپر نیچے مل جائے علاج اگر عقدہ گہرا نذر گرا ہوا ہو تو عقدے کے اوپر کا پوست عرض میں شگاف کرین اور
 شگاف کے کنارے صنارون سے پکڑ کر عقدے کے اوپر سے پکھیل لیں اور جلد پھیل ڈالیں تاکہ اُسکے اوپر کا غشا جو اسپر چھارہا ہو نظر آنے لگے پھر اُس غشا
 کو آہستہ کھینچیں تاکہ مع عقدہ باہر نکل آئے اور نکالنے کی وقت احتیاط کرین تاکہ وہ غشا نہ پھٹے کیونکہ اگر وہ غشا جو عقدے پر چھارہا ہو پھٹ جائے
 تراش دینا اور پھیلنا اچھی طرح نہ بن پڑے اس واسطے بعضوں نے کہا ہے کہ عقدے کے اوپر والے پوست کو کبھی عرض میں اور طول میں بھی چیر دین
 تاکہ عقدے کا نکال لینا آسان ہو اور اگر عقدہ بہت نذر گرا ہو پلک کو باہر کی طرف الٹ دین اور پلک کے اندر سے جس جگہ عقدہ ہو شگاف کرین اور
 احتیاط کے ساتھ جس طرح کہ بیان کیا ہو نکال لیں پھر زیرہ چبا کر اُسکا پانی آنکھ میں ڈالیں اور کچھ دیر تک تھام رکھیں تاکہ ٹھک نہ جائے دوسرے
 یہ کہ کنکری اور پتھری کے مانند سخت ہو اور اپنی جگہ سے نہ بے اسلئے کہ عضو سے جدا نہیں ہو بلکہ اُس میں چپٹ رہا ہو اس لیے شارح اسباب نے

کہا ہے کہ یہ دماغ کے قریب ہی علاج عقدے کے نرم کرنے کے واسطے گرم پانی اور قیر و طی اسپر استعمال کریں اور جب نرم ہو جائے تو داخل ہون اور مٹیھی
السی کا لعاب لگائیں تاکہ تحلیل کر دے پھر اگر تحلیل نہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ اسکو چھوڑ دین اور لوہے کے آلات سے اور تیز دواؤں سے نہ چھیڑیں کیونکہ اسکا کٹنے
میں تسائیکے اور دکھ دینے کے سوا کوئی اور فائدہ نہیں اور خوف بہت ہی اسلیئے کہ اسکے لیے کوئی جدی تھیلی نہیں ہو کرتی تاکہ اسکے سبب سب کاسب
نکل آئے اور اس سبب کہ تھوڑا سا باقی رہا کرتا ہے اسکے خیر سے دوسری دفعہ عود کرتا ہے اور شاید کہ کوئی بڑا اور مہیا پیدا کرے اور بعض طبیعوں نے
تجویز کیا ہے کہ کامل تنقیح کے بعد اور جب کہ بیماری کا مادہ مدعا کے موافق قطع ہو جائے عقدہ مقراض سے کتر کر اٹھا لیں اور دیر تک خون کو بند نہ کریں
تاکہ کسی دوسرے عضو پر نہ جا پڑے اور پلک میں بھی ورم ہو نہ کا خوف نہ رہے تیسرے یہ کہ جلد کی سطح میں پھیل رہا ہو اور اسکی رنگین عضویں گر رہی ہوں
اور اسکا رنگ سرخ توت کے رنگ کے مانند ہو یا بیگن کے رنگ کے مانند علاج تھوڑی تھوڑی مدت میں استفراغ کرتے رہیں تاکہ مادہ نہ بڑھے
اور غلیظ غذاؤں سے ضرور پرہیز کریں اور کسی وجہ سے اسکے علاج میں لوہے کے آلات سے تعرض نہ کریں کیونکہ اسکا جڑ سے اٹھنا دشوار ہے اس
سبب کہ اسکا مادہ بہت بڑا اور خبیث ہوا کرتا ہے زخم بھی بھرا کرتا جیسا سرطان کا زخم نہیں ملتا سو واجب ہے کہ دستکاری سے ہاتھ روکے رہیں
تاکہ کوئی آفت عقدے سے زیادہ قوی نہ آجائے

فصل شعر منقلب و شعر زائد کے بیان میں اسکو پر بال کہتے ہیں بعضوں کے نزدیک یہ ہے کہ شعر منقلب شعر زائد ہے مگر حق اسطرح ہے کہ
شعر منقلب اسکو کہتے ہیں کہ پلک کی جگہ میں ایسا بال جم آئے کہ اسکا سر آنکھ کے اندر ٹرا ہوا ہو پھر جب آنکھ حرکت کرے اور مڑے تو بال ڈھیلے
میں چھین اور آنسو نکل آئیں اور اس سبب آنکھ ضعیف ہو جائے اور مواد کو قبول کرنے کی اسہان استعداد آجائے اور سبل اور آنسو آنا اور خارش
اور سخی ظاہر ہو اور شعر زائد وہ ہوا کرتا ہے کہ ایک زائد اور نکما بال پلک کے اندر جہاں لگیں نکلتی ہیں اس سے پیچھے نکل آئے اور یہ بال دو طرح کا
ہوا کرتا ہے ایک تو یہ کہ سیدھا ہو اور ڈھیلے میں چھپے اور جو شعر منقلب کے بیان کیے ہیں ان میں ظاہر ہوں دوسرے یہ کہ باہر کی طرف مڑ رہا ہو اور
جب ایسا ہوتا ہے ڈھیلے میں نہیں چھپتا اور آنکھ کو کوئی برا ضرر نہیں پہنچاتا کہ تیز ہو سکے لیکن اس سبب سے کہ آنکھ کے حد پر پڑا رہتا ہے اس مرض والے
کو دیکھنے کی چیزوں پر سیاہ خاطر آیا کرتے ہیں اور ایسا ہی وہ شخص دیکھا کرتا ہے کہ جسکی پلکوں کے بال جتنے ہو کرتے ہیں اس سے زیادہ ہوں اور
بے جگہ طبیعت کے خلاف نکل آئے ہوں اور جاننا چاہیے اس مرض کا سبب رطوبت بدبوچ پلک میں اور پلک کے بالوں کے نزدیک جمع ہو جائے
ہوا کرتی ہے اور اس رطوبت میں شورش اور کھاری پن نہیں ہوا کرتا کیونکہ اگر ایسی ہوتی ہوں اور تباہ کرتی اور ممکن نہ تھا کہ اس سے بال
جم آتے علاج پہلے استفراغ کرنا چاہیے اور زائد مادے کو مناسب دواؤں سے دماغ اور بدن میں سے نکالنا چاہیے اور ایارج اور اسید طرح کی
چیزوں سے غرغہ کرنا مناسب ہے اور جس شخص کے مزاج میں گرمی ہو صبح ہلکے زرد مری یا اطریفیل صغیر دینا چاہیے اور ہمیشہ ہلکے زرد یا کالی مٹھ
میں رکھنا اور چوسنا اور جس کسی کا مزاج سرد ہو اسکو صطگی اور قنفل چاہنا اور جو بوا مٹھ میں کھرا اسکا پانی آہستہ آہستہ کھینچنا اور غنبر سوکھنا چاہیے
اور ان تدبیروں کے بعد دستکاری علاج ہے اور اس بیماری میں دستکاری پانچ طرح پر ہوا کرتی ہے ایک تو دوا لگانا دوسرے اس نکلے بال کو اچھے بالوں

کے ساتھ لگانا اور چکانا تیسرے داغ دینا چوتھے سینا پانچون تشریح کرنا سودا لگانا ایسی چیزیں لگانا کہ تیز ہون اور پلک کے پاک کرنا والی ہون جیسے
 باسلیقون اور روشنائی اور شیاف اخضر اور احمر جاوڑے بال کو اچھے بالوں سے چکانا اور لگانا دینا اس طرح ہوتا ہے کہ نکلے بال کو اور اچھے بال کو کوئی
 چپے اچھے لگا کر انگلی سے دونوں کو آپس میں ملا کر جاوڑے اور اتنی دیر حفاظت کریں کہ وہ سخت ہو جائیں اور وہ چپے دار چیز سوکھ جائے اور یہ کام
 اس وقت کر سکتے ہیں کہ زائد بال گنتی میں پانچ سے زیادہ ہوں بلکہ پانچ سے کم ہوں اور جس چیز سے چپکاتے ہیں وہ صمغ عربی ہو اور کتیرا حل کیا اور
 اور دہن کا شہد بھی ایسی ہی تاثیر رکھتا ہے بلکہ سب سے زیادہ قوی ہے اور مصطکی کو گچلا کر اس سے اور راتینج سے چپکا سکتے ہیں اور دہن ایک دانہ جو
 جیسے حبالاں اور اسکے اندر شہد بہت چپے دار اور بال کی جڑ کو داغ دینا اس طرح پرہو کہ پلک کو باہر کی طرف اٹ کر بال کو اکھاڑ ڈالیں اور ایک آلہ
 سوئی کے مانند جو اس کام کے لیے مخصوص ہے اسکو آگ میں سرخ کریں اور بال کی جڑ کو داغ دین اور ہر نوبت میں دو بالوں سے زیادہ اکھاڑیں بلکہ
 اگر ایک ہی بال اکھاڑیں اور داغ دین اور چھوڑ دین کہ اچھا ہو جائے پھر دوسرا بال اکھاڑیں اور اسی طرح داغ دیتے رہیں تو بہتر ہوگا اور پلک کو
 اٹ لینے کے لیے اس واسطے حکم کیا کہ داغ کے آلہ کی گرمی سے آنکھ چھپی رہے اس واسطے بعضوں کے نزدیک اس طرح پرہو کہ جو وقت ان بالوں کو
 داغ دین آنکھ میں ٹھنڈا خیر پھر دین تاکہ داغ کا ضرر آنکھ کو نہ پہنچے اور داغ کے بعد انٹے کی سفیدی اور روغن گل داغ کی جگہ پر لگائیں اور
 جب تک داغ کا نشان اور اسکی تکلیف نکل نہ ہو دوسرا داغ نہ دین اور سب تدبیروں سے بہت عمدہ تدبیر کہ بال اکھاڑنے کے بعد کام میں آئے اور
 داغ کی احتیاج سے بے پروا کر دے یہ ہو کہ زائد بالوں کو اکھاڑ دین اور اس جگہ کو نوٹا در سے کھلائیں یا سبز مینڈک دریائی کا خون اور جرادا کلاب
 یعنی گتے کی چڑیوں کا خون اور ہڈ کا پتا اور چوٹیوں کے انٹے اور انجیر کا دودھ انہیں سے کوئی جس جگہ سے بال اکھاڑا ہے اسکی جگہ پر طین بالونکو
 نہیں نکلنے دیتا اور جنے سے روکتا ہے اور کف دریا اسبغول کے لعاب میں ملا کر لگانا بالوں کی جگہ کو سردا اور جس کر دیتا ہے اور دو این اور بھی بہت
 ہیں یعنی اس مقام میں اسی قدر پرس کیا اور سی دینا اس طرح پرہو کہ ایک بار ایک سوئی لیکر اور سر کا ایک بار ایک بال دہرا کر کے اسکے دونوں
 سرے ملا کر سوئی میں پروتیں اس طرح کہ باقی بال حلقہ کی صورت باہر رہے اور سر کا ایک بال اور بھی اس حلقے میں ڈال دین کیونکہ کام آئیگا اور اس دوسرے
 بال کو بھی اس طرح پر دہرا کر لیں کہ اسکا حلقہ اس دوسرے بال کے حلقے میں جو سوئی میں پرو دیا ہے پڑ جائے پھر سوئی کا سر پلک کے اندر ہر بال کے
 نزدیک سے باہر نکال لیں جتنا منظور ہو اور سلامتی کے سر سے پر بال کو اس بال کے حلقے میں جو سوئی میں پرو دیا ہے کھینچ کر اندر کر دین اور سوئی کو
 آہستہ آہستہ کھینچتے جائیں جب حلقہ چھوڑا ہے تب ایک دفعہ ہی کھینچ لیں تاکہ پر بال باہر نکل آئے اور اگر پر بال حلقے کے اندر سے نکل جائے اور اپنی
 جگہ آجائے اس دوسرے بال سے جو پہلے بال کے حلقے میں ڈال لیا تھا پہلے بال کے حلقے کو پھر اندر کی طرف کھینچ لیں اور اگر اتفاقاً دوسری دفعہ
 سوئی لگائیں ضرورت پڑے پہلی جگہ پر نہ لگائیں اس لیے کہ سوراخ کشادہ ہو جائیگا اور پر بال ان میں نہ ٹھم سکیگا اس لیے مناسب ہے کہ دوسری دفعہ پہلی
 جگہ کے برابر میں سوئی لگائیں اور جو وقت کہ پر بال کو نکال لائیں تب اسکو اصلی بالوں کے ساتھ جیسا جان چکے ہیں چکا دین مگر پہلے سوئی سے نکلنے
 کا سوراخ سلامتی سے کئی دفعہ مل دین تاکہ لمبائے اور پر بال ان میں ٹھم رہا اور اس سینے کو عربی میں نظم کہتے ہیں فائدہ اور اگر بال کی جگہ ایشیم کا

باریک دھاگہ کام میں لاتین مضائقہ نہیں اور ان بالوں کے سینے کے باب میں صاحب سباب نے کہا کہ اگر ممکن ہو سوئی کے ناکے میں پرو کر پلک کے باہر نکال لیں اور یہاں ممکن ہو نیسے یہ مراد ہے کہ پر بال بہت چھوٹا نہ ہو اور تشمیر یعنی پلک کا تراش دینا اُس جگہ کرنا چاہیے کہ پر بال بہت ہوں اور اُس کا اچھا طریق یہ ہے کہ ہیرا لیت جائے اور طبیب اپنے بائیں ہاتھ کے انگٹھے سے اور شہادت کی انگلی سے اوپر کی پلک پر کراؤسکو تھوڑا سا اٹھالے اور سلائی کا چوڑا سر پلک کی پشت پر رکھ کر دبائے تاکہ الٹ آئے اور تین دھاگے تین باریک باریک سوئیوں پر تین اور ان سوئیوں کو پلک کے اندر سے پلک کی پشت کی طرف سے باہر نکال لیں جس جگہ پلک کا بیج سمجھ میں آئے اور اگر دھاگوں کے عوض پلک کو صنارون سے اٹھالیں بہتر ہے اور جب پلک کو خواہ دھاگوں سے خواہ صنارون سے اٹھالیں تو اندازہ کر لیں کہ کتنی کاٹنی مناسب ہے اور جتنا اندازے میں آئے اس جگہ سوئی اور دھاگے سے تین جگہ نشان کر دین پھر مقرر ارض سے تراش دین اور احتیاط رکھیں کہ پلک کے پوست کے سوا اور کچھ نہ کٹ جائے اور جب کاٹنے سے فراغت پائیں تین جگہ سوئی سے ٹانکے لگا کر گرہ لگا دین اور اول بیج کی جگہ کو سین پھر فوراً صفر مہم ابیض میں ملا کر زخم لگائیں اور طبیب کاٹنے کی وقت اس بات کو کان میں رکھے تاکہ پلک کے وہ عضلے جو پلک کو جھکا رہے ہیں نہ کٹ جائیں اسی سببے بارہا کہا گیا ہے کہ اس کام میں بڑا ہوشیار اور دانا طبیب دستکار درکار ہے اور تشمیر کا دوسرا طریق یہ ہے کہ آنکھ کی پلک کو دو انگلیوں سے یا صنارون سے تھوڑا سا اٹھالیں اور تختیان خوب برابر اور صاف سبک پلک کے اندازے پر تراش کر نبالیں اور پلک کو جتنا کاٹنا اندازے میں آئے دونوں تختیوں کے بیچ میں ڈبا کر تختیوں کے دونوں سرے اسی طرح پر سخت باندھ دین کہ پلک کا پوست شکنجہ میں آجائے تاکہ غذا کی مدد نہیں نہ پہونچے اور دس دن میں یا کم و بیش میں مُردار ہو کر گر پڑے اور زخم کا نشان پیدائے اور جو شخص دستکاری کی تاب نہ لاسکے اور لوہے کو دیکھنے سے اور دستکاری کی بات سننے سے ڈرے اُسکو تیز دارو سے تشمیر کرنا چاہیے اور اُسکی ترکیب ہے کہ تیز دارو کو سلائی کے سر پر اٹھا کر پلک کے پوست پر جس جگہ تشمیر کرنا چاہیں طلا کرین مورد کی پتی کی صورت اسی گھڑی پوست چھو لکر ابھرا لینگا اور زخم کا نشان ظاہر ہو گا پھر دو کو وہاں سے دور کرین اور ایک ساعت آرام دین اور پھر طلا کرین اور تھوڑی دیر لگی رہنے دین اور اسی طرح کیے جائیں یہاں تک کہ زخم ہو جائے اور چھوڑ دین جب تک کہ سیاہ ہو کر کھڑنڈ بندھ جائے پھر دو کو دھو کر سوم روغن لگائیں تاکہ کھڑنڈ بندھ جائے اور اگر ضرورت پڑے تو مرہم سفیداج لگائیں تاکہ سخت ہو کر اچھا ہو جائے اور اکثر طبیب اس علاج کی اجازت نہیں دیتے ترکیب تیز دارو کی یہ ہے کہ بن جھیا چونہ دو جزو شخار یعنی سحی ایک جزو شاکو ایک جزو بورہ دو جزو صابون کا پانی دو جزو چارون دو کو کوٹ اور چھان کر صابون کے پانی میں گوندھ لیں اور اٹھا رکھیں اور اگر نابالغ لڑکوں کے پیشاب میں یاراکھ کے پانی میں گوندھ لیں کچھ مضائقہ نہیں اور جاننا چاہیے کہ جہاں کمین انڈیاں نہ ہو اور اپنی جگہ جہاں کہ ملکین حمی ہیں وہاں جا ہوا ہو گا اُسکا سر اندر کی طرف مڑ رہا ہو اُسکا علاج نظم ہے یعنی سی دنیا اور مڑے ہوے بال کو سیدھے بالوں کے ساتھ جما دینا جیسا کہ بیان ہو چکا اور اُس میں دلغ اور تشمیر کی کوئی راہ نہیں بن پڑتی کیونکہ یہ دونوں زائد بال کے لیے مخصوص ہیں جیسا کہ ہم نے تحقیق میں اُسکا بیان کیا ہے اور جالیوس نے کہا اگر چھوٹی چھوٹی ضد جلا کر قطران میں ملا لیں اور مڑے بال کو یا ہر بال کو اٹھا کر اس جگہ اس دو کو طلا کرین دوبارہ نہیں نکلتا۔

فصل انتشار الابداب یعنی پلکوں کے بال گر جانے میں اس مرض کے چار سبب ہیں ایک یہ کہ جو غذا اس جگہ میں پہونچے اُس میں صفر یا سودک

ملنے سے تیزی آگتی ہو اور جب ایسا ہو جو مادہ کہ اس سے پلک پیدا ہو کرتی تھی معدوم ہو جائے اور پلکوں کو بھی گرا دے اور یہ فساد خاص اسی جگہ میں
ہوا کرتا ہے کیونکہ اگر تمام بدن میں عام ہوتا تو سب بدن کے بالوں کو گرا دیتا اور اس فقیر کے نزدیک ممکن ہے کہ مادہ عام ہو مگر اسکا اثر پلک کی جرم کے سوا کہ نرم
اور ہلکی ہونے کے سبب جلد اثر قبول کرتا ہے اور وہ میں ثابت نہو اور اسکی علامت دونوں خلطوں میں سے ایک کے غلبہ کی علامت ظاہر ہو اور جلن اور جراثیم
علاج جیسی خلط ہو اسی کے موافق استفراغ اور مزاج کی اصلاح کرین پھر جو چیزیں کہ پلک کے بال جمادیتی ہیں وہ سب مہ کی طرح لگائیں جیسے لاجورد
سنگ ارنی چھوڑے کی گٹھلی حلی ہوتی اور دو خان کندرا اور قشور صنوبر اور بالچھر دوسرے یہ کہ پلک کی قوت جاذبہ ضعیف ہو جائے اور اس سبب سے اس میں
غذائے پونچھے اور پلکوں کے بال جھڑ جائیں اور جب تک سبب کا تدارک نہ ہو پھر نہ جبین جیسا کسی درخت میں پانی نہ پہنچے اور اسکی یہ علامت ہے کہ گرم ہوا
اور تیرتوں کے بعد اسکا اتفاق پڑے علاج ایسی تدبیر کریں کہ جو قوت جاذبہ کو ابھارے اور بدن میں رطوبت بڑھائے لے وہ غذائیں جیسے
اچھے اخلاط پیدا ہوتے ہیں کھائیں اور حمام کرنا اور استفراغ کی چیزوں سے بالکل ہاتھ کھینچ لیں اور رطوبت بڑھانیوالی چیزوں سے رغبت رکھیں پھر
ایسی چیز جو آنسو نہ کھائے مگر پلکوں کی جرمیں گرمی پہنچانے اور غذا کے جذب کرنے پر قوت دے لگائیں جیسے باسلیقون اور روشنائی ترکیب کحل
روشنائی کی یہ ہے مس سوختہ شادخ ہر ایک پانچ درم فلفل دار فلفل زعفران شحم حنظل ہر ایک آدھا درم زنگار صبر پورہ ارنی ہر ایک ایک درم اقلیمیا دو درم
یہ سب درم دو تین کوٹ لیں اور عصارے کے مانند کر لیں تیسرے یہ کہ اس جگہ میں رطوبت بڑھ جائے اور پلکوں کی جڑ کو ڈھیلا دست کر دے اور سناؤ
کو فراخ کر دے اس ضرورت سے بال انہیں نہ تھم سکیں اور باہر نکلیں اور بلغم کے موجود ہونے کی علامت اسکی گواہ ہے علاج بلغم کے استفراغ کے لیے ایا جاتا
اور خوب دین اور ریاضت سخت اور جاگنا اور غذا کم کرنا اور جو چیزیں خشکی پیدا کرتی ہیں ان میں لایین اور جو چیزیں آنسو نکالنے والی ہیں جیسے احمر حاد اور
اخضر آنکھ میں لگائیں تاکہ نفس عضو سے رطوبت پاک ہو جائے چوتھے یہ کہ کوئی امر غذا کو پلک کی طرف آئیے مانع آئے اور روک دے اور یہ مانع دو حال سے
خالی نہیں ایک یہ کہ خلط غلیظ مسام میں چپک جائے اور بال کی جڑ کو فاسد کر دے اور جو ابخرے کہ بال کے مادے ہیں انکو نفوذ کرنے سے باز رکھے اور یہ
دوا الثعلب کی جنس میں سے ہے علاج غور کریں کہ وہ خلط غلیظ بلغم ہی یا سودا یا خون فاسد یا مہرہ مجھے یعنی صفرا یا طبعی کہ اس میں رطوبت رقیق مل رہی ہو
اور ہر ایک سبب کی حقیقت پلک کے رنگ سے دریافت ہو سکتی ہے خاص کر اسکو ملنے کے بعد اور ہر ایک کے آثار اس کے گواہ ہیں جیسا بارہا بیان ہو چکا
پھر جیسی خلط ہو ویسا ہی استفراغ کر سکتے ہیں اور تھیکے کے بعد جو اطلیہ کہ دار الثعلب کے جدی جدی اقسام میں لکھے ہوئے ہیں طلا کرنا چاہیے اور جب
سبب اٹل اور تعدیل حاصل ہو تو ایسی چیز جو پلک کے بال جمالائے آنکھ میں لگانی چاہیے دوسرے یہ کہ غذائے پونچھے کا یہ سبب ہے کہ مسام چپک
سے باز خم کے بھر نیسے یا آگ سے جل کر اچھا ہونیسے بند ہو جائیں اور بالکل باقی نہ رہیں اور اس میں کوئی جلد نہیں چل سکتا فائدہ اس سبب کہ بھوون کے
بال آنکھ کی بنیائی کی مدد کرتے ہیں اس جگہ میں بھوون کے جھڑ جانیکا علاج بیان کرنا لائق اور مناسب سمجھا اور بھوون کے بالوں کے جھڑ جانیکا یہ علاج ہے
کہ آنکھ کی جڑ کی جڑ میں یاروغن زیتون یا کسی اور روغن سے چکنا کر کے اریز پر یعنی ٹانگ پر زور سے طین اور بھوون پر لگائیں اس سے بال جم آتے ہیں۔
فصل بیاض لالہ اب کے بیان میں یعنی پلکین سفید ہو جائیں اور رطوبت چپے اور اس مرض کا سبب ہو کرتی ہے علاج پہلے بدن کو رطوبت

سے پاک کرین پھر جنگلی لالہ کہ اُسکو فارسی میں شقائق کہتے ہیں روغن زیتون میں یا کبری کی چربی میں یا ریچھ کی چربی میں میسکر لکچون پر طلا کرین اور حلزون یعنی سیپ جلا کر کبری کی چربی میں یا ریچھ کی چربی میں میسکر طلا کرین پلکوں کو سیاہ کرنا ہے اور سردی و روشنائی سلانی سے پلکوں پر لگا لینا مانع ہے اور رطوبت کو تحلیل کرنا ہے و اسد اعلم بالصواب الیہ المرجع والمآب

فصل جرب الاجفان کے بیان میں یعنی پلک کی خارش اُسکی چار قسمیں ہیں ایک کہ پلک کے اندر شور مادے کے سبب سے تھوڑا سا کھر کھر پنا اور سختی سُرخی اور خارش کے ساتھ ظاہر ہوا اور اُسکے سبب سے آنکھ میں آنسو آئے جائیں اور یہ قسم جرب منبسط مشہور ہے یعنی خارش پھیلی ہوئی اور اکثر گرم رد کے بعد کہ اُسکے علاج میں تبرید کی افراط کرین پیدا ہوا کرتی ہے علاج رگ قیصال کھولین اور ہلید نزد کے نقوع سے اور شکر سے طبیعت کو نرم کرین اور بدن کے تنیقے کے بعد نفس عضو کے تنیقے کے لیے کحل روشنائی اور شیاف احمر لین اور اخضر لین آنکھ میں لگائیں اور اگر جرب غلیظ اور سخت ہو اور اس مذہب سے زائل نہ ہو تو اسکا یہ علاج ہے کہ تنیقے کے بعد پلک کے اندر بیماری کی جگہ پر نشتر سے پچھنے لگائیں اور اس سبب سے کہ اُسکا مادہ بہت عمیق نہیں ہے اگر پلک پچھنے گھرے نہ لگائیں اور ہلکے ہلکے پچھنوں پر اکتفا کرین اور پچھنے لگانے کے بعد اُس جگہ کو سلانی سے کھجانا چاہیے تاکہ بہت سا خون نکل جائے اور کھر کھر پنا زائل ہو اور پلک کا جرم جیسا کہ اصل میں تھا رقیق ہو جائے اس کے بعد گلاب اور کچھ سرکہ اُس جگہ لگائیں تاکہ درد کو تھام دے اور پچھنے نہ دے اور ایسے جرب میں ہمیشہ حام کرنا بہت مفید ہے کیونکہ خلط کو تحلیل کرنے میں مدد کرتا ہے اور عضو کو طیارا اور آمادہ کرنا ہے کہ اُسکا تنیقہ کامل ہو جائے اور درد و اکا اثر جلد قبول کرے اور جب تک تلین اور تنیقے سے اور خیف اور نرم حملات سے ماسے کی جڑ اُکھر سکے پچھنے لگانے اور کھجانی سے ضرور ہا تھام رکھیں اور ضرورت کی وقت تا چاری ہو اور کھجانی کا حکم جو کیا ہے یہ اُس قسم کو مخصوص ہے جسکا مادہ عشا کی سطح پر زک رہا ہو بلکہ گہرا ہونہ اُس قسم میں جسکا مادہ گہرا ہو بلکہ عشا میں ہو جیسا دوسری قسم میں کہا جاتا ہے دوسرے یہ کہ پلک کے اندر تیز اخلاط اور بد بو کے بخارات سے چھوٹے چھوٹے دانہ سفید سر کے پیدا ہو جائیں اور شاید کہ اُن بخارات میں بند ہو جائیں سبب کیفیت لہ بوریقہ یعنی کھاری پن آجائے اور اس بہت سے کہ اس قسم کے جرب کے دانے صاف کی صورت ہو کرتے ہیں انکا نام صافی ہوا اور انکی خاصیت ہے کہ ہلکا اور رقیق پوست دانوں کے اوپر سے پھلکے کی صورت اُترے اور جب پُرانا پڑ جائے اور علاج میں ہمت کرین تو دماغ پیدا ہوا اور مقلہ میں یعنی ٹھیلے میں فساد جا پونچے اور سبل عارض ہو اور ایسوج سے ابن التلین نے کہا بیشک جرب اور سبل اکثر ساتھ لگے رہتے ہیں علاج رگ سرد کھولین اور مطبوخ فنیون سے استفراغ کرین اور لطیف غذاؤں پر اکتفا کرین اور اس سبب سے کہ یہ قسم عشا کے سطح میں ہوا کرتی ہے اور پلک کے گہراؤں میں کچھ گہری نہیں ہونی چاہیے کہ اس قسم میں کھجانا اور خارش کرنا البتہ روانہ رکھیں اس لیے صاحب اسباب نے کہا اگر کھجانی کے صفحہ چھٹ جائیگا اور پلک بگڑ جائیگی اور ایسا ہی اس قسم میں تنیقے سے پہلے شیاف جو نہایت تیز ہون اُنکو استعمال کرنا منع ہے اور تنیقے کے بعد بھی ضرور سے خالی نہیں جیسا کہ شرح نے اس قسم میں کہا کہ شیافات اپنی تیزی سے درد کو بڑھاتے ہیں اور اُسکی طرف بہت سا مواد کھینچ لاتے ہیں سو اس سبب سے کہ شدید پیدا ہو جاتا ہے یا تیز اور علاج مشکل ہو جاتا ہے اس لیے بہتر ہے کہ جب تیز شیافات استعمال کرین اُنکو پچھے برود نفسی بھی استعمال کرین تاکہ گرم دوا سے جتنی حرارت آگئی ہو وہ دسبب سے اور آنکھ کا مزاج درست ہو جائے اور یہ فائدہ اکثر جگہ یاد رکھیں فائدہ اس قسم کا مادہ پلک کے اندر اس لیے عمیق نہیں ہوا کرتا کہ وہ گرم بخرون سے پیدا ہوا کرتا

یہ ایک قسم کی عینسان جلد کے اور پلک کی آگنی ہے

ہو اور یہ انخرے عضو کے گہراؤں میں باطن نہیں ٹھہر سکتے یعنی انکی طبیعت کا یہ تقضی نہیں بخلاف اخلاط غلیظہ کے اور یہی وجہ ہے کہ اس قسم میں پلک موٹی اور پھولی ہوئی نہیں ہوا کرتی اور یقیناً یہ سبب کی لطافت سے ہوتا ہے ترکیب بردہ نفسی کی گل بنفشہ کشمیری کشنیز بریان صنم عربی کثیر ہر ایک ایک دم نشاستہ تین درم یہ سبب پانچ دو این میں کوٹ لین اور چھانکر پانچ دفعہ سر کے میں پروردہ کر لین یعنی سر کے میں گوندھ کر سایہ میں سکھلا لین اس طرح پانچ مرتبہ کرنا چاہیے اور پھر پس لین اور حریر میں چھان کر اٹھا رکھیں اور بردہ اسکو کہتے ہیں کہ آنکھ کی دواؤں کو کسی بہتی چیز میں پروردہ کر لین یعنی رچالین تیسری وہ ہے کہ اسکی صورت انخرے کے دانوں کی صورت ہو اور بعضے بعضوں سے چمٹ رہے ہوں اور جڑ کی طرف سے گول اور سر کی طرف سے نوک دار ہوں اس واسطے تینوں کے نام سے مشہور ہیں یعنی انخر کی صورت اور یونانی اسکو سوفوسیس کہتے ہیں اور سوفوسیس انکے لغت میں تین ہی یعنی انخر اور ابن سرفیون کہتا ہے تہی اسلیے اسکا نام ہوا کہ جیسا انخر کا پیٹ اندر سے پاش پاش اور ٹکڑے ٹکڑے ہوا کرتا ہے ایسا ہی جب یہ جرب پلک میں عارض ہوا کرتی ہے پلک بھی انخر کے جو فی طرح پھٹی ہوئی نظر آتی ہے اور بعضوں نے اسکے نام رکھنے کی وجہ میں اسکے پھٹنے کو انخر کے پوست کے پھٹنے سے مشابہ کیا ہے حاصل کلام یہ قسم پہلی سبب قسموں سے بدتر ہے اور خون فاسد کے احتراق سے عارض ہوا کرتی ہے اور شایح نے اسکے بڑے ہونیکے باب میں کہا ہے اسلیے کہ وہ بہت کھر کھری اور سخت اور غلیظ ہے اور دیر پا ہوتی ہے اور اسکا مادہ بدن میں بہت ہوا کرتا ہے علاج فصد کھولین اور استفراغ کے لیے مطبوخ افتیمون پلائین اور اس لیے کہ مادہ بہت اور غلیظ ہے استفراغ کئی دفعہ میں ہر دو پر کرنا چاہیے اور کامل تنقیہ کے بعد شیاف احمر حاد ہمیشہ آنکھ میں لگایا کریں اور شکر طبرزد یعنی مصری سے اور لوہے کے آلہ سے کہ اسکو وردہ کہتے ہیں آہستہ آہستہ اسکو خراش کریں تاکہ پلک اپنی اصلی صورت پر آجائے اور پھیلنے کے بعد شیاف ابھن اور شبنا ایار اور دینج آنکھ میں لگائیں تاکہ گرمی کو دبائے اور پھیلنے کے سبب سے جو زخم ہو گیا ہے اسکو بھرا لے اور وردہ ایک آلہ ہوا کرتا ہے مضع یعنی نشتر کی صورت کہ اسکا سر دینار کے سر کے مانند ہوتا ہے چوتھے یہ کہ سیاہ ہوا اور اسپر کر ڈرہا ہو اور یہ قسم تینوں قسموں سے بدتر ہے اور اسکا مادہ آسانی سے نہیں اٹھتا خصوصاً جبکہ پرانی ہو جائے اور اس قسم کا سبب مادہ سوداوی ہے کہ متعفن ہو کر اس جگہ فساد پیدا کرے اور اس قسم کو یونانی طوحسیدس کہتے ہیں اور اسکا ترجمہ نبیث ہے علاج جو چیزیں سودا کو پاک کرتی ہیں ان سے بدن کا تنقیہ کریں پھر جو با وریا رجات سے دماغ کو پاک کریں اور غذائیں لطیف کھلائیں اور انخر کی پتی سے یا لوہے سے چھیلین اور خراش کے مدارک کے لیے جو قانون پہلے لکھے چکے ہیں ان کی رعایت رکھیں۔

فصل بردہ کے بیان میں وہ ایک رطوبت غلیظہ ہے کہ پلک میں جمع ہو کر غلیظہ ہو جائے اور ٹھہر جائے جیسا اولاد اور اولے کو عربی میں بردہ کہتے ہیں اور اکثر یہ بیماری پلک کے باہر کی طرف پیدا ہوا کرتی ہے اور اس سبب کہ اسکا مادہ کیفیت حریفہ لذاعہ سے یعنی جس سے سوزش اور جھلاناٹ پیدا ہو جاتی نہیں ہوا کرتا کبھی درد کرتا ہے اور کبھی کھچا تا ہے اور جب اسکو کھلائیں بیمار کو اٹھین لذت آئے علاج یہ مادہ جو تھوڑا ہو گیا ہے یعنی تھوڑا گیا ہے اسکے نضح کے لینے تھی کا لعا اور السی کا لعاب ٹپکانین اور اشق اور بہروزہ اور صنم لبطم سر کے میں اور عکر الریت یعنی روغن زیتون کی لچھٹ میں کھلا کر ضما د کریں اور اگر اس میں سے تحلیل نہ ہو دستکاری کریں اور وہ اس طرح کہ نشتر سے پلک کو چیر ڈالیں اور سلائی کے چوڑے سرے سے بردہ کو باہر نکال لین کیونکہ وہ عضو میں گرا ہوا نہیں بلکہ اس سے الگ ہے اور جب نکال چکین زخم بھرنیکے لیے ذرورہ صفر استعمال کریں اور اگر شگاف بڑا ہوا اسکو بیج میں سے سی دین اور ذرورہ صفر اسپر ڈالیں اور جہاں کہیں

برودہ پلک کے اندر ہو پلک کو اٹل کر عرض میں سے چیر کر نکال لین اور آنکھ کو گرم پانی سے دھوین۔

فصل صلابت الاجفان وغلطیاں یعنی پلکین سخت اور موٹی ہو جائیں اور صلابت الاجفان یہ ہو کہ آنکھ کے بند کرنے میں اور کھولنے میں پلک کی حرکت دشواری اور مشکل سے ہو سکے اور درد اور سرخی ظاہر ہو اور اسکو عربی میں حسا کہتے ہیں اور غلطی الاجفان وہ ہو کہ اوپر کی پلک اندر سے غلیظ اور موٹی ہو جاوے ایسی طرح پر کہ اسکو جرب گمان کریں اور جب پلک کو الٹیں کوئی چیز ظاہر میں نظر نہ آئے اور غلطی اوپر کی پلک سے مخصوص ہے بخلاف صلابت کے کہ کبھی کوئی سے ایک پلک میں ہو کرتی ہے اور کبھی دونوں میں اور ان امراض کا سبب بخارات غلیظ یا بستہ ہوتے ہیں کہ جن سے صلابت پیدا ہوتی ہے وہ بہت خشک ہوا کرتے ہیں اور جو غلطی پیدا کرتے ہیں وہ مائل برطوبت ہوتے ہیں اور ان بخارات میں لدغ یعنی سوزش نہیں ہوا کرتی اور نہیں تو ان سے سلاق پیدا ہوا کرتا اور جن چیزوں سے اس مرض کے سبب پیدا ہوا کرتے ہیں وہ چار ہیں ایک یہ کہ چلنے کی حرکت سے اور اسکے مانند سے مسام کشادہ ہو جائیں اور پسینہ آجائے اسوقت دفعہ سرد ہوا یا سرد پانی پلکوں میں لگے اور اس سبب بخارات جو رقیق اور لطیف ہو کر باہر نکلنا چاہتے ہیں پوست کے پتھے رک رہیں اور تحلیل ہو نیسے اور باہر نکلنے سے باز رہیں اور یہ پوشیدہ نہیں کہ سردی بالفعل کی مساموں کو بند کر دیتی ہے اور دوسرے یہ کہ نسید سے جاگنا اس کیفیت کا باعث ہوا اور یہ اس طور سے ہوا کرتا ہے کہ جو بخارات جاگنے کی حرکت سے تحلیل ہو کر تھے نیند کی حالت میں تحلیل نہ ہو گئے بہت ہو جائیں اور سر کی طرف چڑھ کر اس جگہ بند ہو جائیں خاص کر جاڑے کی راتوں میں کہ بخروں میں غلطی اور مساموں میں کثافت ہو کرتی ہے تیسرے یہ کہ جرب کا مادہ غلطی پیدا کر دے اور یہ اس طرح ہوا کرتا ہے کہ اسکے مادے میں سے اجزائے لطیف جن میں کھاری پن اور سوزش ہو تحلیل ہو کر اجزائے کثیف جن میں سوزش نہو باقی رہیں چوتھے یہ کہ رد کا مادہ اس مرض میں ڈالے مثلاً اسکے علاج میں جو پلک کے اوپر سرد طلا استعمال کرتے ہیں مادے کو غلیظ اور مسام کو کثیف کر دینا علاج اول منضج جو شان دون سے مادے کو نضج کریں اسکے بعد مطبوخ اقیقون اور ملیحہ کابلی سے استفراغ کریں اور باونہ اکلیل نقشہ برگ خطی چکا کر اسکے بخار پر سر جھکائیں یعنی انکباب کریں تاکہ مسام کھلی جائیں اور مادہ نرم اور رقیق ہو کر نکلے میں آسان ہو جائے اور نتیجے کے بعد آنکھ کو ہاتھ سے ملیں اور پوشیدہ نہیں کہ بیشک ملنا حرارت کی جہت سے مسام کو کھولتا ہے اور مادے کو اور ان بخارات کو جو پلکوں میں ٹھہر رہے ہیں تحلیل کرتا ہے اور اسوجہ سے جاگنے کے بعد آنکھ کو ملتے ہیں ہلکا پن آجاتا ہے اور حسار الاجفان کی ایک قسم ہے کہ اسکو پوستہ العین کہتے ہیں جیسا کہ صاحب اسباب نے اس میں کہا ہے جبکہ خارش بلامادہ ہو پوستہ العین اسکا نام رکھا جاتا ہے اور جب ایسا ہو ترطیب کفایت کرتی ہے اور نتیجے کی حاجت نہیں اور ترطیب کی واسطے گرم پانی سے تلمیذ کرنا اور ترداؤن کو پانی میں چکا کر اس گرم پانی سے نطول کرنا اور ترداؤن سے سر پر تہین کرنا یعنی روغن ملنا جیسا بارہا کہ چلے ہیں کام میں لانا چاہیے۔

فصل سلاق کے بیان میں وہ اس طرح ہوا کرتا ہے کہ پلک موٹی ہو کر سرخ ہو جائے خاص کر پلک کے کنارے بہت موٹے ہو جائیں اور خارش آنا اس میں لازم ہے کیونکہ اس بیماری کا مادہ تیز یا نکلین اور کھاری ہوا کرتا ہے اور جب ایک مدت تک اسکا تدارک نہ کریں پلک میں جھڑپیں اور پلک کے کنارے جنکو عربی میں اشفار الاجفان اور منابت الناب کہتے ہیں جگہ زخمی ہو جائیں اور اسکا فساد آنکھ میں بھی پہنچ جائے اور یہ مرض اکثر سرد چیزوں کے بہت استعمال کرنے کے بعد پیدا ہوا کرتا ہے اور ہم اسکو دو قسم میں بیان کرتے ہیں ایک تو وہ ہے کہ ابھی شروع ہوا ہے اور بہت دن نہ گزرین اور ضعیف ہوا اور اسکے سوا اور آثار ظاہر نہ ہوں کہ فقط آنکھ کے کوؤن میں اور

پلک میں کھجلی آئے اور تھوڑی سی سرخی ظاہر ہو علاج اس سبب سے کہ نوزادہ خفیف ہو استفراغ کے لیے آب فواکہ اور اسکے مانند کافی ہو اور مادہ اکھاڑ کے لیے سماق کو گلاب میں بھگو دیں اور صاف کر کے آنکھ میں لگائیں اور اس میں کپڑا بھگو کر پلک پر رکھ دیں اور رات کی وقت خرفہ اور کاسنی کی تہی کے زرخن گل میں ملا کر پلک پر لپک کریں یا انڈے کی سفیدی روغن گل میں ملا کر کپڑے پر طلا کریں اور پلک پر رکھ دیں اور صبح حمام کریں تاکہ مادے کی تحلیل میں اور دوا کے اثر میں مدد کرے دوسرے یہ کہ پیرانا ہو جائے اور غلیظ ہو اور سرخ ہو اور پھول جائے علاج رگ قیفال یا دررگ پیشانی کھولیں اور پتھلیوں پر یاد و نون شانوں کے پچ میں حجامت کریں یعنی پچھنے لگائیں اور طبوخ ہلیلہ کے ساتھ غارقیون مردار دکر کے پلائیں اور تنقیے کے بعد شیانف اور حمر لیں آنکھ میں لگائیں اور گرم پانی سے نمک کریں اور اسکے بخار پر سر جھکائیں اور چھلی ہوئی مسور اور انار کا گودا پیچ میں ملا کر ضماد کریں تاکہ عضو میں تخافت و رقیض پیدا کرے اور مادے کی تیزی کو دبا دے اور تحلیل اور جلا بھی حاصل ہو اور جہان کہیں کہ بدرجہ نہایت پیرانا ہو جائے اور آنسو بہیں اور ملکین جھڑ جائیں اور پلکوں کے کنارے زخمی ہو جائیں ہاں چاہیے کہ تنقیے کریں اور پیر پیر ہمیشہ رکھیں اور اسکے بعد شیانف مویز اور حمر لیں اور بیض جمع کر کے آنکھ میں لگائیں اور ان شیانف کو بادیان کے پانی میں پسیر استعمال کریں اور ان شیانف کو جمع کرنے کے واسطے اسلے حکم کیا کہ اعتدال آجانے سے مادے کی تیزی نہ بڑھائیں اور اس کو تحلیل بھی کریں۔

فصل قمل الاجفان کے بیان میں یعنی پلکوں میں جو تین پڑ جائیں یہ تین طرح پر ہوا کرتی ہیں ایک یہ کہ بہت چھوٹی اور سفید ہوں اور پلک کے بالوں کی جڑ میں نظر آئیں اسکو عربی میں صبیان کہتے ہیں دوسرے یہ کہ بڑی ہوں اور انکارنگا تل بگندم گون ہو یا غبار کے رنگ آلو مقام بولتے ہیں اور بعضوں کے نزدیک یوں ہو کہ جسکے پانوں بہت ہوں اسکو مقام بولتے ہیں اور نہیں تو قمل کہتے ہیں اور اس قمل کے نزدیک مقام اور قمل میں فرق ہے تیسرے یہ کہ اسکا مادہ بہت سا اور بہت غلیظ ہو اور اسکے پانوں نظر آئیں اور اسکو قردہ کہتے ہیں عرض کہ اسکا مادہ رطوبت بلغمی غلیظ ہو اگر تاہو کہ طبیعت اسکو نفع کے بعد جلد کے اطراف میں اور بالوں کی جڑوں میں پھینک دیا کرتی ہو کیونکہ طبیعت کو اسکی عفونت اور سیلے پن سے کراہت آتی ہے اور یہ بات پوشیدہ نہیں کہ بیشک بالوں کی جڑ میں ایسی جگہ کہ جن فضلوں سے بال غذا پاتے ہیں انکو قبول کرنے کے لیے آمادہ رہتے ہیں اور جانا چاہیے کہ مادہ لمبھی کے سوا دوسری غلطی میں یہ صلاحیت نہیں کہ اس سے قمل پیدا ہو کیونکہ صفا کی حرارت بہت تیز ہے اور اسکا مزہ کڑوا ہے اور یہ کیفیت قمل کے مزاج کے مخالف ہے اور یہی سبب ہے کہ کڑوی چیزیں اسکو مار ڈالتی ہیں اور سود اپنی طبیعت سے حیات کے مزاج کا مضاد ہے کیونکہ وہ سرد و خشک ہے اور خون طبیعت کے نزدیک بخل کی چیز ہے اسکو ہاتھ سے نہیں چھوڑتی فائدہ رطوبت خواہ فصلی اور فاسد ہو خواہ صالح ہو جب حرارت غریزی یا غریبی یعنی اصلی یا اوپری اس میں تصرف کرتی ہے اس رطوبت میں حیات کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے مبادا ریاض سے اس میں حیات آجاتی ہے یہ اللہ جل شانہ کی کاری گری ہے علاج بدن کو برے مادے سے پاک کریں اسکے بعد ایارج فیکر اور جب قیال سے اور جب صبر سے اور ان غرغون سے جو ایارج فیکر اور آبکام اور شہد سے بنائیں دماغ کا تنقیہ کریں اور تنقیہ اس وقت ہو سکتا ہے کہ مارا الاصول کے پینے سے مادے میں نفع اور لطافت آگئی ہو اور جب باطن کا تنقیہ کر چکیں تب اسی عضو کا تنقیہ کرنا چاہیے اور اسکا یہ طور ہے کہ اگر بن پڑے ان حیوانات کو پلک سے جدا کر دیں اور پلک کو اس پانی سے جس میں نمک اور شہد پکا ہو دھوئیں اور دھوینکے بعد ایسی چیزیں جو پلک کو جلا کریں اور قمل کو قتل کریں لگائیں مثلاً پھٹکری ایک حصہ اور مویز آدھا حصہ دونوں کو پیس لیں اور اس میں سلانی بھر کر اس جگہ پر لگائیں اور بورہ کو باریک پسیر سلانی سے لگانا بھی مفید ہے

نوع دیگر سلطانی کو پارہ میں ال دین جب اس میں پارہ کی بو اثر کر جائے آہستہ آہستہ اس سلطانی پر ہاتھ پھر کر انکھ میں لگائیں بالخاصہ قمل کو اردا لیا ہو ایسا ہی شہاج نے کہا کہ پارے کی بو اپنی خاصیت سے سب چھوٹے چھوٹے جانوروں کے لیے قاتل ہے اور اس میں اس کے برابر کوئی چیز نہیں فصل شعیرہ کے بیان میں وہ ایک درم ہے دراز شکل میں شعیر یعنی جو کے مشابہ پلک کے کنارے میں پیدا ہوتا ہے اور وہ دو طرح پر ہوتا ہے ایک تو یہ کہ پلک کے ہر نگ ہو اور اس کا مادہ خون غلیظ کا فضلہ جلا ہوا ہے دوسرے یہ کہ اس کا رنگ سرخ ہو اور نرم ہو اور اس کو عروس کہتے ہیں دراکتر اس کا مادہ خون خالص ہوا کرتا ہے علاج فصد کرین اور دماغ کا تنقیح کرین اور جھوٹا کھار رکھیں اور غذا میں کمی کرین اور رات کو کھانا ترک کرین اور ابتدائے میں ایلو اسوت ایٹھا گل ارنی کاسنی کے پانی میں ملا کر طلا کرین اور جب ابتدا کا زمانہ گزر چکے گرم موم اور داخلیوں استعمال کرین اور یہ علاج دونوں کے لیے مشترک ہے مگر پہلی قسم شاید کہ اس سے میر سے زائل نہوا اور دستکاری کی احتیاج پڑے اور دستکاری کا یہ طریق ہے کہ شعیرہ کو جڑ سے اکھاڑ لیں اور ناخن سے یا مقراض سے کتر دین اور اس کے خون کو ایک ساعت تک بند نہ کرنا چاہیے اس کے بعد ذروراً صفر اسپر ملین تاکہ بھر آئے۔

فصل توشہ الاجفان کے بیان میں وہ ایک گوشت کا ٹکڑا سرخ سیاہی مائل و نرم ہوا کرتا ہے اور توت کی شکل لٹکا رہتا ہے ایسا وسط اس کا یہ نام ہوا اور توشہ مذکور اکثر نیچے کی پلک کے اندر لٹکا رہتا ہے اور کبھی اوپر کی پلک میں ہوا کرتا ہے اور کبھی اس میں سے خون سرخ یا سیاہ چھنکر نکلتا ہے اور کبھی عیال یعنی اندھا ہوا کرتا ہے یعنی اس میں سے کچھ رطوبت نہ نکلے اور اس مرض کا سبب بگڑا ہوا خون جسمین احتراق آیا ہو ہوا کرتا ہے علاج فصد کھولیں اور مہل میں اس کے بعد عالم طریق یہ ہے کہ لوسہ سے اٹھا ڈالیں کیونکہ تیز دواؤں کی نسبت اس کا انجام بہتر ہے اور قطع کر نیکایہ طریق ہے کہ توشہ کو صنارون سے اٹھا کر مقراض سے کتر دین اور کاتنے کے وقت اس کی جڑ باقی چھوڑیں تاکہ عود نکلا آئے اور جب اس کو جڑ سے قطع کر چکیں نکلا و زریہ چا کر اس کا پانی ٹپکا میں اور اگر جڑ سے کاٹ دینا ممکن نہ ہو مناسب ہے کہ پلک کو پھینچ لیں اور انکھ میں نیمہ بھر دین پھر جو توشہ کہ باقی رہ گیا ہے اس پر تیز دوائیں ڈال کر دو ساعت رکھیں جب وہ جگ سیاہ ہو جائے دوا لیں اور کئی مرتبہ تازہ دودھ سے دھو ڈالیں تاکہ آنکھ کو آرام پہنچے اور دوا کا بیج اور ایذا موقوف ہو جائے اور تیز دوائیں جیسے زراوند طویل اور زنگار اور پھٹکری اور مردار سنگا و رکندر اور نوشادرا و رشیاف اخضر اور روشنائی اور عضون کے نزدیک یہ ہے کہ قطع کرین بلکہ تیز دوائیں استعمال کرین تاکہ اس زائچہ کو کھا جائیں اور توشہ کو لوسہ سے اور شکر سے کھلا میں اور ذروراً صفر اور شیاف احمر اسپر ڈالیں اور اسی طرح کرتے رہیں یہاں تک کہ جڑ سے اکھڑ جائے اور وہی بہتر ہے جو ہم بھی کہ چکے ہیں فصل تجر کے بیان میں وہ ایک فضلیہ غلیظ سوداوی ہوا کرتا ہے جو پلکوں میں جکڑ پھرا جائے اور اس کا مادہ پر وہ کے فضلہ سے زیادہ غلیظ ہوا کرتا ہے علاج حبلیہ سے استفراغ کرین اور گو سالہ کی تلی کا گودہ اور موم روغن جو بنفشہ کے روغن سے بنا ہو طلا کرین تاکہ جو مادہ ٹھہر گیا ہے اس کو نرم کر دے پھر مہم داخلیوں استعمال کرین تاکہ تحلیل ہو جائے اور اگر اس تہ سے تحلیل نہ ہو پلک کو الٹ کر لوسہ کے آگے سے جس کا سر گول ہو کر ہوا ہے چیر دین اور ناخن سے دبا میں تاکہ فضلہ باہر آجائے اور اگر مرض کے عود کر نیک خوف ہو زخم کے کناروں کو مقراض سے کتر دین تاکہ بہت دنوں میں ملین اور اس سبب ایک تہ تک مادہ نکلا ہے اور عضو کامل پاک ہو جائے فصل قروح الجفن کے بیان میں پلک کا قرح یا تو اسباب بادیه یعنی خارجیہ سے پیدا ہوا کرتا ہے یا گرم ورم کے سبب سے کہ اس کا مادہ جمع ہو کر اور پلک کے زخمی کر دے علاج اول عدس پوست انار پوست پستر سر کے میں پکا کر ضماد کرین اور جب کھڑکھڑا کر جائے زخم بھرا نیلے لیے انڈے کی زردی عفران

کے ساتھ یا شیا ف کند یا شیا ف اصطفطیقان کے ساتھ مرکب کر کے استعمال کریں ترکیب شیا ف اصطفطیقان کی اقلیمیا رزہب یعنی سونیکا میل
یاہ مرچ افیون زعفران ہر ایک دو درم نمک سنگ بورہ ارمنی سینسل ہر ایک ایک درم صمغ عربی شیا ف مایٹا انزروت ہر ایک چار درم یہ سب
دس دواہین انکو کوٹ اور چھانکر بادیان کے پانی میں گوندھ لیں اور شیا ف بنالین اور کام میں لائیں

فصل تہج وانتفاخ اجفان کے بیان میں یعنی پلک بھر بھرائی رہیں اور تہج اس درم ریجی کہتے ہیں کہ یہ صمغ عربی کے جوہر میں اندر آگئی ہو اور اس
بیماری کے تین سبب ہیں ایک یہ کہ احشامین ضعف ہو اور اسکی قوتیں کھانیکے ہضم سے قاصر ہوں دوسرے یہ کہ بلغمی خلط کی کثرت ہو اور حرارت غریزی
اسکے نضح اور ہضم سے عاجز ہو تیسرے گرم ورم فلغمونی کی جنس سے ہو علاج جسکو احشا کا ضعف اس بیماری کا سبب ہو احشا کی تقویت کریں اور
جسکو بلغم کی زیادتی سبب ہو لطیف غذائیں کھلائیں اور بلغم کا استفراغ کریں اور اطریفل بزرک کھلائیں اور ایلو اسر کے مین ملا کر طلا کریں اور سرکہ اور
نیگرم پانی ملا کر پلک کو دھوئیں اور اسفنج یا کپڑا گرم پانی میں بھگو کر آنکھ پر رکھیں اور جسکو فلغمونی کے سبب ہو قیفال کی فصد کریں اور شیا ف مایٹا اور
صندل کاسنی کے پانی میں گھسکر طلا کریں اس قسم کو انتفاخ میں مجازاً شمار کیا۔

فصل گدگد کے بیان میں وہ ایک سخت ورم ہے جو پلک میں پیدا ہوا کرتا ہے اور ایسی صورت ہوا کرتی ہے کہ گویا کوئی دل ہو یا ہونو لایا ہے اور عوام اسکو
گدگد کہتے ہیں اور دل بھی کہتے ہیں اور حقیقت میں تہج کی ایک قسم ہے اور تہج کا بیان ہو چکا۔

فصل ثولول کے بیان میں یعنی مسہ کہ پلک پر واقع ہو اور اسکا سبب خلط سرد و سوداوی ہوا کرتی ہے علاج بدن کو خلط سوداوی سے پاک کریں
مسہ پر و غن زیتون کا لچھٹ زور سے ملین یا مسہ پر کلونجی اور نمک سنگ پسیکر ملین جتنا کہ ہو سکے اور سرکہ کے مین ملا کر طلا کریں اور اگر اس علاج سے تحلیل نہو
اسکو منقاش یعنی موچنہ سے پکڑ کر ناخن گیر سے کاٹ دیں اگر خون نکلنے لگے تھوڑی سی دیر نکلنے دین پھر اس زخم پر پھپھکاری ڈالیں تاکہ خون بند ہو جائے۔
فصل شری کے بیان میں جو پلک کے اوپر ہو جائے یعنی پتی اچھل آئے اور اسکی علامت یہ ہے کہ پلک میں خارش اٹھے جب کھلایا مین آس پیدا
ہو اور ایسی صورت ہو جائے کہ گویا بھڑنے یا کسی دوسرے جانور نے کاٹ لیا ہے اور اس بیماری کا سبب یا تو خون کا غلبہ ہے یا صفر کا علاج
فصد کھولین اور ہلیہ اور تمر ہندی اور ایسی ہی چیزوں کے جو شانڈ سے طبیعت کو نرم کریں اور غذا کی اصلاح کریں اور آنکھ کھٹے انگور کے
پانی سے دھوئیں اور شادخ عدسی آنکھ میں لگائیں۔

فصل نملہ کے بیان میں جو پلک کے اوپر پیدا ہو وہ چھوٹی چھوٹی پھنسیاں ہوا کرتی ہیں اور ان میں جلن ہوتی ہے کہ تھوڑا سا آس ہو کر زخمی ہو جائے اور پھیلا
اور اسکا سبب صفر ہے سوختہ ہے اور جب پلک پر ظاہر ہوا کرتا ہے پلکین جھڑنے لگتی ہیں اور پلک کا کنارہ ایسا ہوتا ہے کہ گویا پھیلا گیا اور رنگ سرخ
ہوا کرتا ہے علاج استفراغ کریں اور مادے کی گرمی کو تسکین کریں پھر شیا ف مایٹا اور زعفران اور رسوت اور بول طلا کریں اور شیا ف احمر لیں
لگائیں تاکہ باقی مادہ بھی تحلیل ہو جائے۔

فصل سغفہ پلک کے بیان میں یعنی گنج کی صورت ہو اسکی علامت یہ ہے کہ پلک کے بالوں کی جڑوں میں سبوسہ یعنی بھوسہ کی صورت

پیدا ہوا اور شاید کہ زخمی ہو کر پیپ پڑ جائے پھر کھڑکھری ہو جائیں اور ممکن ہو کہ پلک کے بال جھڑ جائیں اور جہان کہیں سودا کی عفونت سے اور اس کے بخار کے سبب سلف پیدا ہوتا ہے اسکا رنگ اغبر یعنی خاکی رنگ ہوا کرتا ہے اور جس جگہ بلغم کی عفونت اور اس کے اجزے کے سبب ہوں تو اسکا رنگ سفید ہوتا ہے اور علاج اول بدن کو خلط فاسد سے پاک کرین اس کے بعد شیان امر کین یا شیان وینج آنکھ میں لگائیں اور رزن کی ساق کا پوست بلا کر دغن گل میں ملا کر طلا کرین اور اگر سلعہ پڑنا ہو گیا ہونشتر سے کوچ دین یا جرب کی طرح شکر سے کھلا کر سر روستنائی لگائیں

فصل سلعہ کے بیان میں یعنی رسوئی جو پلک کے اوپر پیدا ہو وہ ایک زائد جسم چشم کے پوست در گوشت سے جدا ہوا کرتا ہے اور اس کے لیے ایک غشا تھیلی کی صورت ہوتا ہے علاج تنقیہ بدن کے بعد دستکاری کرین اور اسکا یہ طور ہے کہ پلک کے پوست کو آہستہ عرض میں چیر دین اور احتیاط کرین کہ نشتر کا سر سلعہ کی غشا میں نہ پہنچے اور اس بات کی کوشش کرین کہ سلعہ مع اپنی غشا کے ثابت اور تمام نکل آئے اور جہان کہیں بقیہ رہ جائے تیز دوا اور دغن گاؤا سپر لگائیں تاکہ سب کا سب باہر آئے اور اگر اسکا غشا زخمی ہو کر اٹھیں سے رطوبت نکل جائے اس صورت میں علاج مشکل ہو جاتا ہے اور سلعہ عود کر آتی ہے فائدہ ٹولول اور شری اور سلعہ ایک ہی عضو سے مخصوص نہیں ہوا کرتے چنانچہ کتاب کے آخر میں ان امراض کا بیان کہ کسی ایک عضو سے مخصوص نہیں لکھا جائیگا مگر ہننے اس جگہ میں بھی اس لیے بیان کر دیا کہ جب یہ امراض اس جگہ پیدا ہوتے ہیں بعضی تدبیریں اور طرح پر ہیں اور ہمیں مخصوص ہیں جیسا کہ پوشیدہ نہیں فصل کبودی یعنی نیلا رنگ در سنبری جو زخم کے سبب پلک کے اوپر پیدا ہو جائے علاج اگر زخم باقی ہوا در کوئی امر مانع نہ ہو فصد کرین اور سہل دین اور صندل اور مرداسنگ گلاب میں پسیر طلا کرین تاکہ زخم زائل ہوا سکے بعد سنگ فلفل گھسکر طلا کرین اور سفال کو یعنی کوری ٹھیکری آپس میں گھسکر لگانا مفید ہے اور کبودی کو زائل کرتا ہے اور مولی کے بیج پانی میں رگڑ کر طلا کرنا بیل کو دور کرتا ہے اور جو چیزیں بیل در سنبری کو زائل کرتی ہیں اور اس کام میں مخصوص ہیں

کتاب کے آخر میں لکھی ہیں

فصل غرب کے بیان میں یعنی ناسور جاننا چاہیے کہ جب آنکھ کے کونے میں جونا کی طرف ہو درم پیدا ہو کر اس کے بعد ناسور پڑ جائے تو اس ناسور کو غرب کہتے ہیں اور جو مادہ کہ اس جگہ میں جمع ہوا کرتا ہے اس کے احوال مختلف ہیں کبھی ناک کی طرف پھوٹ نکلتا ہے اور اس راہ سے جو آنکھ اور ناک کے بیچ میں ہے پیپ نکلتی ہے اور کبھی پلک کے پوست کو بھاڑ کر نکلتا ہے اور پلک کے غضروف کو تباہ کر دیتا ہے اور جب وقت کہ پلک کے اوپر انگلی لگائیں پیپ باہر نکل آتی ہے اور اکثر ہوا کرتا ہے کہ اسکی تیزی سے گوشت کے نیچے ہڈی تباہ ہو کر گھن جاتی ہے اور غرب ایک ایسی قسم ہے کہ چھوٹا ہر نہ نکلے اور درد کے ساتھ ہوا اور اسکی مشارکت سے آنکھ ہمیشہ درد مند رہے اور کبھی اس سبب کہ پیپ ہمیشہ بھری رہتی ہے آنکھ میں بھی فساد پیدا ہو جاتا ہے علاج اول رگ قیصال کھولیں اور مسہل دیکر بدن اور دماغ کو پاک کرین اور غذائیں لطیف کھلائیں جیسا قرص کے علاج کا قاعدہ ہے اور جب بدن کا تنقیہ ہو چکے شیان خوب ٹپکائیں اور ضرور ہے کہ شیان کے استعمال سے پہلے ناسور کو پیپ اور مردار گوشت سے پاک کر دین مثلاً پیپ کو پرائی روتی سے اٹھالیں اور مردار گوشت کو قطع کر دین اور قطع کرنے کے طریق ہیں ایک تو لوہے سے دوسرا دوا کے ساتھ اور جہان کہیں گہرا نہوا اور پلک سے جدا ہو گوشت فاسد کو لوہے سے کاٹ دین اور جس جگہ گہرا ہوا اور پلک میں ملا ہوا ہوا اسکے کاٹنے کے لیے مہم زنگاری استعمال کرین اور یہ بات ظاہر ہے کہ اگر پیپ اور مردار گوشت الگ نہ کرین اور شیان غرب کام میں

۱۵۷
اور شیان امر کین یا شیان وینج آنکھ میں لگائیں اور رزن کی ساق کا پوست بلا کر دغن گل میں ملا کر طلا کرین اور اگر سلعہ پڑنا ہو گیا ہونشتر سے کوچ دین یا جرب کی طرح شکر سے کھلا کر سر روستنائی لگائیں
فصل سلعہ کے بیان میں یعنی رسوئی جو پلک کے اوپر پیدا ہو وہ ایک زائد جسم چشم کے پوست در گوشت سے جدا ہوا کرتا ہے اور اس کے لیے ایک غشا تھیلی کی صورت ہوتا ہے علاج تنقیہ بدن کے بعد دستکاری کرین اور اسکا یہ طور ہے کہ پلک کے پوست کو آہستہ عرض میں چیر دین اور احتیاط کرین کہ نشتر کا سر سلعہ کی غشا میں نہ پہنچے اور اس بات کی کوشش کرین کہ سلعہ مع اپنی غشا کے ثابت اور تمام نکل آئے اور جہان کہیں بقیہ رہ جائے تیز دوا اور دغن گاؤا سپر لگائیں تاکہ سب کا سب باہر آئے اور اگر اسکا غشا زخمی ہو کر اٹھیں سے رطوبت نکل جائے اس صورت میں علاج مشکل ہو جاتا ہے اور سلعہ عود کر آتی ہے فائدہ ٹولول اور شری اور سلعہ ایک ہی عضو سے مخصوص نہیں ہوا کرتے چنانچہ کتاب کے آخر میں ان امراض کا بیان کہ کسی ایک عضو سے مخصوص نہیں لکھا جائیگا مگر ہننے اس جگہ میں بھی اس لیے بیان کر دیا کہ جب یہ امراض اس جگہ پیدا ہوتے ہیں بعضی تدبیریں اور طرح پر ہیں اور ہمیں مخصوص ہیں جیسا کہ پوشیدہ نہیں فصل کبودی یعنی نیلا رنگ در سنبری جو زخم کے سبب پلک کے اوپر پیدا ہو جائے علاج اگر زخم باقی ہوا در کوئی امر مانع نہ ہو فصد کرین اور سہل دین اور صندل اور مرداسنگ گلاب میں پسیر طلا کرین تاکہ زخم زائل ہوا سکے بعد سنگ فلفل گھسکر طلا کرین اور سفال کو یعنی کوری ٹھیکری آپس میں گھسکر لگانا مفید ہے اور کبودی کو زائل کرتا ہے اور مولی کے بیج پانی میں رگڑ کر طلا کرنا بیل کو دور کرتا ہے اور جو چیزیں بیل در سنبری کو زائل کرتی ہیں اور اس کام میں مخصوص ہیں

لائین کچھ نگرنگیا اور جبکہ اس تدبیر سے نفع حاصل نہو تب داغ دینا چاہیے اور داغ کا یہ طریق ہو کہ داغ کا آگ جو چھوٹا اور گول سر کا ہو لیکر اُسکو آگ میں سرخ کریں اور کئی دفعہ مردار گوشت میں رکھیں تاکہ گوشت فاسد سب کا سب جل جائے اور پیپا وریلی رطوبت خشک ہو جائے اور جو وقت داغ دینا چاہیے ہو کہ خمیر برف میں سرد کر کے یا کپڑا ٹھنڈا کیا ہوا آنکھ میں رکھ دین کہ داغ کی گرمی آنکھ میں نہ پہنچے اور دوسرا طریق جو پہلے سے بہتر ہے اس طرح پر ہے کہ ایک نلکی تانبے سے یا اسی طرح کی چیز سے بنا لیں اور اُسکی ایک طرف جو خوب برابر اور ہموار ہو ناسور کی جگہ پر رکھیں اور سیسہ کھلا کر اُسکی ٹونٹی میں ڈال دیں اور بیمار اُسپر اتنا صبر کرے کہ اچھی طرح سے داغ پورا آجائے اس طریق کو اطباء نے پسند کیا ہے کیونکہ اُس جگہ خاص سے داغ تجاوز نہیں کرتا اور جس طور پر کہ داغ دینا اُسکے بعد سفیدہ کا مرہم استعمال کریں تاکہ زخم بھڑائے اور درد تھم جائے ترکیب شیافِ غریب کی صبر کندہ زروت دم اللہ جوین گلنار مرہم شب پانی سب ایک ایک حصہ زنگار حصے کی چوتھائی ان ساتوں دواؤں کو کوٹ چھا کر شیافِ بنا لیں اور احتیاج کی وقت پانی میں حل کر کے تین قطرے ٹپکائیں اور تھوڑی سی مدت کے بعد اسی طرح ٹپکایا کریں یہاں تک کہ غرض حاصل ہو فائدہ جب تک درم مذکور نے ٹمنہ نہ کیا ہو یا تیار زعفران مر صبر صدف سوختہ انہیں سے جو مرہم پہنچے سبکو طلحہ شفق کے پانی میں یا کاسنی کے پانی میں طلا کریں اور کہتے ہیں کہ ماش کی یہ خاصیت ہے کہ اگر اُسکو چبا کر ناسور پر رکھ دین زائل کرتا ہے اور اس علاج میں یہ نفع ہے کہ آماس کو ہٹا دے اور باطل کر دے اور اگر نہ ہٹے تیز دوائیں صفا د کریں جیسے کہ سنہ کوٹ کے اور شہد میں ملا کر اور کندہ کبوتر کی پخال میں ملا کر اور زاج پسیکر اور سلکینج سرکہ میں گھسکر استعمال کریں اور انکا نفع یہ ہے کہ پکا کر جلد توڑ دین اور فاسد ہونکی اور بڑھی کوتاہ کرنیکی مہلت ندے اور جب پک جائے بول اور مورد خشک گھسکر اور اُسکے مانند ناسور کے سورخ میں بھردین تاکہ اُسکو خشک کر دے اور اگر زنگار کو پسیکر تہی میں لگا کر اُس میں رکھ دین نفع کرتی ہے اور یہ دوا اگر چہ اول میں جلا دیتی ہیں اور سوزش پیدا کرتی ہیں مگر جب کئی دفعہ استعمال کریں اور انکی عادت پڑ جائے ضرر نہیں پہنچاتی ہیں اور خارون یعنی سیپ اور ایلو اور بول ان تینوں کو ملا کر پیس لیں اور ٹمنہ کر نیسے پہلے اور بعد میں بھی طلا کرنا مفید ہے اور برگ سداب پانی میں پسیکر تہی بنا کر اُس میں رکھ دین بہت نافع ہے اور خشک ساق کا پانی اُس میں ٹپکانا مفید ہے اور بہتر یہ ہے کہ جب دوائی پر لگا کر اُس میں رکھنا چاہیں اور اُسکو بھجورین تاکہ جو اُس میں مواد ہو نخل آئے اور شراب انگور سی قابض سے دھو کر اُس میں دوا رکھیں اور اگر اُس میں مواد کم ہو اور نہ نکلے دو تین دن مہلت دین تاکہ اکٹھا ہو جائے اُسکے بعد بھی کچھ دھو ڈالیں اور دوا رکھ دین اور جب ناسور کا ٹمنہ بند ہو جائے اور پیپ نہ نکلے تخم کنوچہ کو کوٹ کر خمیر میں ملائیں یا عورت کے دودھ میں یا گدھی کے دودھ میں پکا کر تھوڑا سا زعفران اُس میں ڈال کر ناسور پر رکھ دین تاکہ نرم ہو کر گھل جائے اور میدہ کی روٹی کا گودہ اور کندہ پسیکر کنکر کے پانی میں ملا کر لگانا بند ناسور کو کھول دیتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ سلطانی کے سر سے اُسکا گہراؤ دریافت کر لیں پھر روٹی کا گڑا دوا میں بھر کر سلطانی پر لپیٹ کر اُس میں رکھ دین اور جب خشک یا تر دوا استعمال کریں بعد استعمال کے نگہ پٹی باندھ دین اور ایک ساعت حرکت نہ کریں اور جب دوا سے کام نہ نکلے تب دستکاری اور داغ میں رجوع کریں جیسا کہ گذر چکا۔

فصل حکہ اماق واجفان یعنی آنکھ کے کوئے میں اور پلک میں خارش پیدا ہوا اور خارش کا سبب رطوبت مالحہ بورقہ ہے یعنی نمکین کھاری جو عضو پر گرے اور یہی ہے کہ آنسو شور نکلے ہیں اور عضو آفت زدہ میں سرخی اور سوزش پیدا ہو جاتی ہے یہاں تک کہ قروح ہو جائیں علاج کاسنی کو ٹکر روغن گل میں ملا کر صفا کریں اور حصری آنکھ میں لگائیں تاکہ رطوبت ردیہ کا استفراغ کر دے اور اگر اسقدر علاج سے مقصود حاصل ہو بہتر اور نہیں تو تدبیر میں اعتدال

کرین یعنی غذاؤں میں سے بکتری کے اور جانوروں کے گوشت پر اور پاکیزہ روٹی پر اکتفا کریں اور میووں کی قسم سے انجیر اور موثر کھائیں اور سب سے بہتر ترتیب میں گوش رکھیں اسی طرح پر ہمیشہ حمام کرتے رہیں اور تر روغن ملین اور نطولات اور غذائیں اور شربت رطوبت افزا استعمال کریں اور یہ اس لیے ہے کہ مادہ استفراغ کے لیے طیار ہو جائے اور اسکی تیزی اور شورش دب جائے اور جب ترتیب حاصل ہو چکے تب نظر کریں کہ اگر رطوبت شور مکین موی ہے تو قصد کریں اور اگر کوئی اور خلط ہو اسی کے موافق استفراغ کی چیزیں استعمال کریں اور جب بدن کا تنقیہ ہو چکے اسی عضو کے تنقیہ کی واسطے باسلیق اور کحل غریزی لگائیں صفت کحل غریزی کی سردہ اصفہانی سوختہ پانچ درم اقلیمیا رطلما و نقہ شادہ عدسی مغسول توتیا ہندی مس سوختہ ہر ایک دو درم پوست ہلیہ زرد پیرج فلفل دار فلفل نوشاد ریلو اسوت کی زعفران سرطان بخری یعنی دریائی کیلکرا سب ایک درم زنجبیل آدھا درم کافور آدھا دانگ مشک تین رتی قرنفل دو دانگ یہ سب اُنیس دو اُنیس ہین انکو کوٹ اور چھانکر عبار کے مانند بیس لین

فصل غدہ کے بیان میں جو آنکھ کے گوشے میں پیدا ہو جائے جب آنکھ کے اُس گوشے کا جو خاک کی طرف ہے گوشت حد سے زیادہ بڑھ جائے اسکو غدہ بولتے ہیں اور اُس سے یہ ضرر ہے کہ آنکھ کے جو فضے آنسو اور چہرہ ہو کر نکلتے ہیں انکو گوشے میں روک رکھے اور اس سبب ناسور پیدا ہوا اور کبھی بہت بڑھ جائیے بیانی کو مانع آتا ہے علاج بدن میں جو خلط غالب ہو اسکا استفراغ کریں اسکے بعد مرہم زنگار یا شیاف زنگار اُسپر استعمال کریں پھر اگر فنا ہو گیا بہتر اور نہیں تو طرفہ کی طرح اسکو کاٹ ڈالیں اور جب زائد گوشت قطع ہوا اور حالت اصلی پر آجائے یہ فکر کریں کہ بالکل جڑ سے کٹے تاکہ و معدنہ پیدا ہو جاوے اور بہتر یہ ہے کہ قطع کے بعد فوراً صفر اُسپر چھڑک دیں تاکہ جو باقی رہے اسکو کھا جائے اور کاشٹھ کے سبب جو ایذا ہوئے اُسکے دفع کے لیے انڈے کی زردی روغن گل میں ملا کر طلا کریں اور زخم ملنے کے لیے مرہم استعمال کریں صفت شیاف زنگار صمغ عربی سفیدہ قلعی زنگار ہر ایک دو درم تینون دواؤں کو پسیکر سداب کے پانی میں گوندھ لیں اور شیاف بنا لیں والد علم

باب تیسرا امراض گوش یعنی کان کی بیماریوں کے بیان میں

وہ ایک عضو غضروفی اور گوشت سے اور عصب حساس سے مرکب ہے اور اسکی منفعت یہ ہے کہ ہوا میں ہارتی ہوئی آئین جمع ہو کر عظم جڑی کے سوراخ میں نفوذ کرے اور جب اُس عصب میں کہ جو کان کے سوراخ میں پھرتا ہے اور قوت سامو آئین رہتی ہے جا کر ٹکرائے تب آوازوں کا اور اک حاصل ہوا اور اس باب میں آٹھ فصل ہیں

فصل وج الاذن کے بیان میں یعنی کان کا درد اور اسکا جیسا جیسا سبب ہوا کرتا ہے اسی کے موافق اسکی دس قسم ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ سوج گرم بخاری جسمین سے سب اجزائے ناری جدا ہوں ہوں کان میں ٹھہرائے اور کچھاوٹ کے سبب الم پیدا کرے اور اسکی علامت یہ ہے کہ درجین کے ساتھ ہوا اور کان میں اور آنکھ میں سرخی اور بیمار کو معلوم ہو کہ گویا اسکے کان میں سے آگ کے شعلے نکلتے ہیں اور لمات یعنی ملازہ میں بھی خشکی ہوتی اس قسم کی علامت ہوا اور یہ قسم چار طرح پر ہوا کرتی ہے ایک یہ کہ مادہ معدے میں ہوا اور وہاں سے ریاحی انخرے چڑھیں اور معدے میں مادہ ہونیکے یہ علامت ہے کہ فم معدہ میں جلن ہوا اور پیاس بہت شدت سے ہو جائے اور سرد پانی پینے سے تخفیف حاصل ہوا اور آنکھوں میں پانی بھرا رہے علاج اگر ضرورت معلوم ہو کر باسلیق

ع
غضروف ایک عضو ہے
جو ہڈی سے نرم ہوا اور
باقی اعضا سے سخت ہوتی ہے
میں آنکھ اور جڑی میں کان
میں اس عظم جڑی
وہ بیان میں ہونے کا
کاسورخ ہوا اور اسکی
دوسری بیویوں سے زیادہ
سخت ہیں اسکی جڑی نام
اچھا کہ جو جڑی زبان میں
پھرتا کرتے ہیں اور

کھولیں اور بقدر حاجت خون نکالیں اور مہلک ہلیہ پلا کر طبیعت کو نرم کریں اور سرد غذا میں جیسی مناسب ہوں کھلائیں اور ایک شربت خشکاش اور تخم کاہو اور کشنیز خشک سے بنا کر پلائیں تاکہ معدے کو سرد کرے اور ابخرے کو چڑھنے سے روکے اور عضو آفت رسیدہ میں سردی پہنچانیکے لیے اور ابخرے کو ہٹانیکے واسطے روغن گل سے چند سرکہ میں ملا کر پکالیں جب روغن باقی رہے کان میں ٹپکائیں اور جہاں کہیں درد کی شدت ہو اور تشنج اور غشی پڑے اور ذہن میں اختلاط یعنی ہلکا عارض ہو تو چاہیے کہ افیون دودھ میں گھسکر کان میں ڈالیں اور صندل اور مائیتا گلاب میں اور سبز دھنیے کے پانی میں اور کاہو کے پانی میں پیکر باہر کی طرف میں طلا کریں فائدہ افیون اور دودھ کو ہر روز استعمال نہ کریں کہ ہمیشہ اسکے استعمال کرنے سے کان میں گرانی آتی ہے اور افیون کو روغن گل میں گھسکر بھی استعمال نہ کریں کیونکہ بعینہ نہیں کہ روغن کی غلطی سے افیون کسی جگہ میں چپٹ جائے اور اس سبب درد زیادہ ہو جائے اور دودھ میں بیبات نہیں کیونکہ اسکی بابت جلا کرتی ہے اور دھونیوالی ہے اور روغن کی نسبت درد کو بہت تھامتا ہے کیونکہ عضو کو بہت نرم کرتا ہے دوسرے یہ کہ گرمی کے ایام میں چلنے کا اتفاق پڑے اس سبب دماغ کی رطوبات میں گرمی آگرائے ابخرے اٹھیں اور جیٹان بخرون میں سے اجزائے ناری جدا ہو جائیں ان ابخرے کی ریاح بجائے اور کان میں ٹھہر جائے اور اسکی یہ علامت ہے کہ بیمار کو دونوں کانوں میں اور دونوں آنکھوں میں اور منہ میں گرمی اور جلن معلوم ہو اور تھنہ خشک ہو جائیں اور بچھنی اور بیقراری اور پیاس پیدا ہو اور جب سرد پانی سے کلی کرے یا عارض ہلکے پڑ جائیں اور جب سبب معدے میں ہوتا ہے وہ اسکے خلاف ہو اگر تاہم کہ جب تک سرد پانی نہ پینے تخفیف حاصل نہ ہو اور اس قسم میں کلی کر نیسے اسلیے تخفیف حاصل ہو کرتی ہے کہ اس میں گرمی فقط سر کے اعضا میں ہی رک رہی ہے اور پہلے سے گرم ہوا میں لگنی اسکی گواہ ہیں علاج روغن گل سے چند سرکہ میں پکا کر کان میں ٹپکائیں اور کپڑے ٹھنڈے کر کے کان پر رکھ دیں اور دماغ کو سردی اور رطوبت پہنچانے میں کوشش کریں یعنی طلا اور نطول اور روغن کے استعمال سے اور انکے بازو چیرین ہوں جیسا صداع احتراقی میں آنکو لگھا ہے تیسرے یہ کہ گرم پانی یا گرم چشموں کا پانی کان کو لگ کر گرم ریح کے پیدا ہونیکا سبب ہو جائے اور اسکی وجہ کہ ان پانیوں کے گرنیسے یا ان پانیوں میں غوطہ لگانیسے کیونکہ ریاح پیدا ہوتے ہیں بعینہ وہی ہے جو شائم کے پہنچنے میں بیان کیا ہے خواہ کہ گرم چشموں کا پانی کہ مباحات کہتے ہیں جیسے گندک کے چشمے کا پانی یا بورہ کے چشمے کا یا تنک کے چشمے کا سر کو نہایت گرم کرتے ہیں اور حرارت فعلی ریاح پیدا کرنے میں اسکی مدد کرتی ہے اور اسکی علامت یہ ہے کہ سبب کا پہلے ہونا گو اسی دے اور سر ہلکا ہو اور کانوں میں اور سر میں شدت سے گرمی ہو اور اسکے موخر میں یا وسط میں درد معلوم ہو فائدہ سر کا ہلکا ہونا ایسی علامت ہے جو ریاحی کے سبب اقسام میں پائی جاتی ہے علاج اگر ضرورت معلوم ہو مواد کو پھیر دینے اور اتار لینے کے لیے فصد کریں اور پٹیوں کو بانڈھ دیں اور پانوں کے تلوے میں اور ابخرہ کو ہٹانیکے لیے اور حرارت کے دبانیکے واسطے سرد روغن جیسے روغن بنفشہ و روغن نیلو فزا و روغن بید و روغن تخم کہ دوکان میں اور ناک میں ٹپکائیں غرضکہ دماغ کی تطبیق کے لیے پینے میں اور طلا کرنے میں کوشش کریں چوتھے یہ کہ گرم دواؤں کے لگانیسے ریاح پیدا ہوں اسلیے کہ وہ اخلاط اور رطوبات کو جوش میں لاتے ہیں اور سبب کا پہلے ہو جانا اس کی علامت ہے علاج فصد کریں اور طبیعت کو نرم رکھیں اور جو چیزیں ان دواؤں کی ضد ہوں طلا کریں دوسری قسم وہ ہے کہ ریاح سرد غلیظ صماخ یعنی کان کے سوراخ میں ٹھہر جائیں اور نکلنے کی جگہ نہ پائیں اور درد پیدا کریں اور یہ ریاح جیسے جیسے اسکے سبب ہے

جگہ مختلف ہیں اسی کے موافق پانچ طرح پر ہوا کرتی ہے ایک یہ کہ معدے سے کان کی طرف چڑھے اور مادہ معدے میں قائم رہے اسکی علامت یہ ہے کہ مثلی پیدا ہو اور سنھ میں پانی بھرا رہے اور دوسرا اسکی نسبت جو گرم ریگی میں عارض ہو کتر ہو اور جب گرم پانی سر پر گرائیں آرام پائے علاج معدے کا تنقیہ کریں اسکے بعد گرم روغن جیسے روغن غار روغن سداب روغن بیدانچر کان میں ڈالیں اور اگر ان روغنوں کو پیاز کے پانی میں اور سداب کے پانی میں پکالیں تو زیادہ اثر کرتے ہیں اور اگر گرمی ہو چھانا اور تحلیل کرنا زیادہ منظور ہو تو چند بیدستر اور زعفران بھی ان روغنوں میں ملائیں اور استعمال کریں دوسرے سرد فضلے جو سوسن موجود ہوں اس میں ضعیف سی حرارت اثر کرے اس سبب اس میں سے سردی باج نکل کر کان کی طرف اکر ٹھہر جائے اور دور پیدا کرے اسکی یہ علامت یہ ہے کہ دوی اور طین یعنی کانوں میں شور پیدا ہوا دوسرے میں بوجھ رہا کرے اور دوسرے کی ایذا ہے علاج ایاج اور غرغرون سے وماغ کا تنقیہ کریں اور تنقیہ کے بعد جو چیزیں ہادی ہیں کان میں ڈالنے کی واسطے بیان کی ہیں اس جگہ بھی انکو کان میں استعمال کریں تیسرے یہ کہ جاڑا اور سرد ہو اوآن کے لگنے سے سر کے سامنے تنگ ہو جائیں اور جلد میں کثافت آئے اس سبب جو اجڑے بدن سے تحلیل ہوتے ہیں اس جگہ میں رک کر کٹھے ہو جائیں اور نہ نکل سکیں اور وماغ کی نزدیک سے ان میں سردی آئے اور اجڑے ناری ان میں سے تباہ جدمی ہوں پھر ان اجڑوں کے ریاہ سرد بن جائیں خاص کر اگر وہ اجڑے فی نفسہ سرد ہوں جیسے سرد مزاج والوں کے یا تر مزاج والوں کے اجڑے ہوا کرتے ہیں اور وہ ان سے کان کی طرف اکر الم پیدا کریں اور اسکی علامت یہ ہے کہ اس سے پہلے سرد ہوا ہو پونجی ہوا اور بیمار کو اپنے کان میں ہوا کی سی حرکت محسوس ہوا اور اس قسم میں درد اس تمدد کی صورت جو عضو کو سختی سے اطراف میں کھینچنے نہیں ہوا کرتا جیسا کہ ریاہ حارہ لطیفہ سے کہ انکی مقدار عضو کی تحویف سے زیادہ ہوتی ہو تمدد ہوا کرتا ہو بلکہ اس قسم میں اس طرح کا درد ہوا کرتا ہے کہ گویا کوئی چیز زور سے کان میں گھسی ہو اور اسکے آئیے کچھ درد تھمی پیدا ہوتا ہے علاج گرم روغن طین اور کان میں ڈالیں تاکہ گرمی ہو جائے اور مثبت پست با بونہ اکیلل الملک برگ غار مزنگوش نام قصوم پانی میں پکا کر نطول کریں اور حمام میں گرم تو سے کے اوپر کان جھکائے رہیں اور شلغم پکا کر اسکا بخار کان میں ہو چھائیں اور دانی کوٹ کر گرم روغنوں میں ملا کر اسکی تہی بنا کر کان میں رکھیں اور نطول کی دواؤں سے یا پرائی روئی روغن زیتون شہر میں بن بھگو کر اس سے نیگرم تکید کریں چوتھے یہ کہ سرد پانی سر پر ڈالنا یا اس میں غوطہ لگانا جیسے سرد ہوا کے لگنے میں بیان کیا گیا سردی باج کے پیدا ہونیکا باعث ہے اور اس سبب سے کان میں درد پیدا ہوا اور سبب کا پہلے معنا اسکی علامت ہے اور سر کی پھلی طرف میں اس طرح درد پیدا ہوتا کہ سر کو حرکت دینا دشوار ہو علاج گرم روغن ہر پر خاض کر اسکے موخر پر طین اور کان میں بھی ڈالیں پانچویں وہ ہے کہ کان میں سرد دواؤں کے استعمال سے ریاہ پیدا ہوں اور سبب کا پہلے ہو جانا اسکی علامت ہے علاج جو چیزیں ان دواؤں کی ضد ہوں استعمال کریں تیسری قسم وج الاذن یعنی کان کا وہ درد کہ خون کا استسکا سبب ہے اسکی یہ علامت ہے کہ منہ پر سرخی ہو اور سر اور پیشانی میں خاص کر سجے کی وقت گرانی معلوم ہو اور کان کے درد کے ساتھ ضربان شدت سے ہو علاج رگ سرد و کھولیں اور میوون کے پانی سے طبیعت کو نرم کریں اور روغن گل سرکہ میں پکا کر کان میں ٹپکائیں چوتھی قسم سور مزاج گرم سادہ یا صفا دی سے کان میں درد عارض ہوا اسکی علامت یہ ہے کہ سنھ اور سر میں گرمی ہو اور سر میں درد ہو جائے اور ٹھنڈی ہوا سے آرام پائے پھر اگر سادہ ہو کچھ گرانی نہوگی اور اگر مادی ہو تھوٹا سا بوجھ معلوم ہوگا کیونکہ صفر لطیف ہے اور اس قسم میں اس قسم کی نسبت جو دموی یعنی خون کے سبب ہو جلن زیادہ ہوگی اور گرانی کم

معلوم ہوگی علاج ایسی چیزیں جو شکم کو نرم کرتی ہیں پلائیں اور شیاف ابض اور سرد روغن کان میں ڈالیں اور مابینا آرد جو صندل کا فورہ سے دھینے کے پانی میں اور کاہو کے پانی میں صفا کرین فائدہ صفا وی میں تو پیٹ کو اسلے نرم کرتا ہے کہ مادہ اُس طرف سے پھر کر دفع ہو جائے مگر صافچ میں اسلے ہے کہ مادے کو سرکھٹ بنانے دے اسوجہ سے ورم کے پیدا ہونے سے محفوظ رہیں پانچویں قسم سو مزاج سرد سادہ یا بلغمی کے سبب کان میں درد پیدا ہو اسکی علامت یہ ہے کہ پہلے ایسی تدبیریں جو سردی پہنچاتی ہیں عمل میں آئی ہوں اور کان میں درد کے ساتھ جلن اور سرخی بھی نہ ہو اور گرم چیزوں سے خصوصاً اگر بالفعل گرم ہوں نفع حاصل ہو پھر اگر مادی ہو کان میں اور سر میں گرانی ہوگی اور نیند بہت آئیگی اور ناک کے سوراخ تر رہینگے علاج مادی میں جو ب اور ابارجات سے دماغ کا تھیکہ کریں اور تھیکے کے بعد گرم روغن جیسے روغن ترب و روغن قسط و روغن نار دین روغن زنبق کان میں ڈالیں اور محلل چیزوں سے جیسے بالونہ شبت مرنگوش عاقورہ چا پانی میں پکا کر نکید کریں اور سادہ میں تھیکے کی اور محلل دو این لگانکی حاجت نہیں جو چیزیں گرمی پہنچاتی ہیں اور مزاج کو اصلاح کرتی ہیں اس میں کفایت کرتی ہیں فائدہ روغن زنبق وہ ہے کہ ٹیٹھے تیل کو چنبیلی کے پھولوں میں رچالین چھٹی قسم وہ ہے کہ کان میں ورم پیدا ہو کر درد کا باعث ہو اور یہ دو طرح پر ہوا کرتا ہے ایک تو یہ کہ ورم گرم ہو دوسرے وہ ہے کہ ورم سرد ہو پہلی نوع اُس درد کے بیان میں جو گرم ورم سے پیدا ہو اسکی یہ علامت ہے کہ درد اور ضربان کی شدت اور سرد اور پیشانی میں بوجھ اور کھنچاؤٹ اور جلن کی ابتدا اور چہرے پر سرخی ہو اور یہ ورم دو طرح پر ہوتا ہے ایک تو وہ ہے کہ سوراخ میں اور سوراخ سے باہر کے اعضا میں پیدا ہو یہ ورم نفاذ ہوا اور اس سبب کہ دماغ سے اور ان ٹھون سے جنکی حس تیز ہو اور اس میں شدت درد نہیں ہو کرتا اور جبکہ ورم پک کر پھوٹتا ہے عصبہ سمع یعنی وہ پٹھا جس میں قوت سامعہ ہو پھٹنے سے محفوظ رہتا ہے پس انھیں دو فائدوں کے سبب اس نوع میں بہت خوف نہیں علاج رادعات یعنی جو دوائیں مادے کو ہٹاتی ہیں یعنی آئیسے روک دیتی ہیں اُنکے استعمال سے بچیں اور مادے کو ورم کی جگہ میں کھینچ لیں اگر چہ سبکی لگانے ہی کھینچے اور دونوں کے بعد کرنب کی تھی پرانے گھی میں پکا کر ورم پر صفا کریں تاکہ تحلیل کر دے اور اگر شروع سے درد بہت سخت ہو ٹیٹھے پانی نیگرم میں کپڑا بھگو کر رکھیں اور اگر درد شدت سے ہو تک گرم کر کے اسپر رکھیں دوسرے یہ کہ سوراخ کے اندر ورم پیدا ہو اور نزدیک کے سبب عصبہ سمع بھی آماں کرے اور اس قسم میں جب تک کپک کسپ نہیں پڑ جاتی سختی اور شدت رہا کرتی ہے اور خوف کا مقام ہے اور درد اتنا بڑھ جاتا ہے کہ اسکی کثرت سے غشی اور عقل میں اختلاط آ جاتا ہے بلکہ اکثر سرسام کی نسبت پہنچتی ہے اور کبھی سات دن کے اندر ہلاک کرتا ہے خاص کر اگر بیمار جوان ہو اور اس قسم کی یعنی نقبہ کے اندر ورم ہو سکی یہ علامت ہے کہ کان میں بوجھ معلوم ہو اور ستے میں قنور آجائے اور کان کے گہراؤ میں درد کی شدت ہو اور ایک ایسی آواز جو ٹھوڑی سی دیر میں ہوقوف ہو جائے اور پھرانے لگے بیمار کو معلوم ہو اور شاید کہ دماغ میں اور سب کے تمام اعضا کے ماسک میں ضعف آ جائے اسوجہ نکلن اور ناک میں سے بھی رطوبت نکلے اور جاننا چاہیے کہ اس نوع میں تپ ہر وقت رہا کرتے ہیں اور جو ورم کہ نقبہ سے باہر ہوا کرتا ہے اس میں تپ لگتا نہیں ہوا کرتی مگر یوم میں علاج فصد کھولیں اور طبیعت کو نرم کریں اور شیاف ابض کان میں ٹپکائیں اور نرد کہ خین ابن اسحق کی تراکیب میں سے مشہور ہے سرد دھینا اور کوا اور کاسنی کے پانی میں ملا کر طلا کریں اور پستان سے دودھ کان میں ڈالیں یہ سب تدبیریں درد تھامنے کی واسطے ہیں سو اگر تھم گیا تو بہتر نہیں تو لعابات منضجہ جیسے اسی کا لعاب اور اسکے مانند کان میں ٹپکائیں تاکہ پک کر پیپ نکل جائے اور درد تھم جائے صفت نرد صندلین مابینا گل رمنی رسوت سفیدہ بوش در بندہ تخم کاسنی طباسیر کا فورہ سب میں

دوائیں ہیں ہر ایک کو جتنا مناسب ہو لیکر بعض سرد عصاروں میں گوند ہلکے نزدیک صورت گویا بنالین یعنی سر کی طرف سے باریک اور بڑھ کر کھڑکی
 موٹی اور پھیلی ہوئی بلکہ مناسب ہو کہ اسکے چھ پلو رکھیں تاکہ ضرورت کی وقت پھر چلے گھسن جائے فائدہ گرم ورم خونی ہو یا صفر ذی اور ہر ایک
 کی علامتیں اسکے سبب کی گواہ ہیں دوسری نوع وہ ہو کہ کان میں ہر دور پیدا ہو کر درد کا باعث ہو اور یہ ورم یا تو باہر کے اجزا میں ہو اگر باہر
 یا صماخ یعنی کان کے سوراخ میں یا خارج میں بھی اور صماخ میں بھی غرض جس طرح ہو کہ ہو عصبہ و سمع کو اسکا صدمہ نہیں پہنچتا کیونکہ عصبہ
 مذکور بہت سخت پیدا ہوا ہو اور و عشا اور بھی جو داغ سے آتے ہیں آپس میں اور بلغمی مادہ کہ غلیظ ہو ممکن نہیں کہ اس میں نفوذ کرے حالانکہ طبیعت بھی
 یہ نہیں چاہتی بلکہ اپنے خالق کے حکم سے ہمیشہ عوارضات کے دور کرنے میں مصروف ہو اور اس ورم کی علامت یہ ہو کہ گرانی اور کھنچاؤٹ
 اور ضربان اور درد کی شدت اور درد سراور بد مزاجی اور تپ جو کچھ گرم مادے کی علامتیں ان میں سے کوئی بھی نہیں ہو اگر تپ علاج تنقیہ کے لیے
 ایسا جاتا اور جو بکھلا لیں اور غرغہ کریں اور روغن شبت اور روغن ترب کان میں ڈالیں اور محال چیزیں جیسے تھی کا آٹا یا بونہ راتیلخ موم اور تیل
 میں ملا کر ضماد کریں اور جان لے کہ سوداوی ورم کا بھی ایسی طرح تدارک کیا کرتے ہیں اور اسوجہ سے کہ یہ ورم سخت ہوا کرتا ہے جو ضادات کہ مناسب
 ہیں اسکے استعمال سے اسکو نرم کریں سا قویں قسم وہ درد جو کان میں زخم ہو نیسے عارض ہو اسکی علامت پہلے سے ورم ہونا اور پیپ کا نکلنا علاج
 اگر قرص نیا موم ہم ابیض روغن گل میں گھسکر اٹھیں ٹیکائیں مگر ادل قرص کو پیسے پاک کر لیں تاکہ زخم بھر نیوالی دوا ڈالنا اثر مفید آئے اور پاک کر نیکیا یہ
 طریق ہو کہ پرانی روئی شہد کے پانی میں بھگو کر کان میں رکھ دین تاکہ پیپ نکل آئے پھر مرہم سفید راج اور مرہم راتیلخ اور انرروت دم الاغون کدرا
 لیتا لیس سے ذرور بنا کر ایک تہی پر لگا کر استعمال کریں صفت مرہم ابیض سفیدہ قلعی ایک حصہ موم ایک حصہ روغن گل یا میٹھا تیل رو حصہ
 موم کو روغن میں پکالیں اور سفیدہ کو کھل میں ڈال کر تھوڑا تھوڑا موم روغن اُسپر ڈالیں اور دست سے ہلاتے رہیں یہاں تک کہ ٹھنڈا ہو کر سب مل جائے
 اور اگر قرص پڑانا اور میل سے بھر رہا ہو مرہم مصری اور مرہم باسلیقون کبیر اور مرہم احمر اور خل خبث الحدید استعمال کریں اور جان کہیں صرف رطوبت
 بہتی رہے اور پیپ نہ ہوا تو کو باریک پسکر پرانی شراب میں ملا کر کان میں پکائیں تخفیف حاصل ہوگی اور جس جگہ رطوبت بہنے کے ساتھ پیپ بھی موجود ہو
 تو چاہیے کہ محففات میں یعنی خشک کرنیوالی دواؤں میں ایسی دوائیں ملا دین کہ مادے کو صاف اور رقیق کریں اور زخم کو پاک کریں اور جان کہیں قرص میں
 درد ہو اور اسکو تھامنا منظور ہو تو افیون کی راکھ اس میں استعمال کریں کہ افیون سے اسکی راکھ میں تخدیر اور تخفیف زیادہ ہو مگر اس راکھ میں کچھ جذبید سر
 بھی ضرور ملائیں کہ افیون کی اصلاح ہو جائے صفت مرہم مصری زنگار شہد سرکہ کندر چارون برابر لیکر پانی میں اتنا پکائیں کہ شہد کے قوام میں
 آجائے تب موم اور روغن گل بڑھا کر کام میں لائیں صفت مرہم باسلیقون کبیر موم آدھا رطل زفت چارا و قیہ مر راتیلخ عکک لانا طہر ایک
 دوا و قیہ روغن زیتون دو رطل موم کو روغن زیتون میں پکائیں اور چارون دواؤں کو اس میں ملا کر مرہم بنالین صفت خل خبث الحدید خبث الحدید
 سرکہ میں ایک مہینے تک بھگو رکھیں تاکہ ایک مہینے سے زیادہ بھگو کر سرکہ غلیظہ کہ لیں نوع دیگر خبث الحدید کو کوٹکر سرکہ میں دھولیں اور سکھلا لیں اس طرح
 سات دفعہ دھوئیں اور سکھلا لیں پھر پرانے سرکہ کے میں اتنا پکائیں کہ شہد کے قوام میں آجائے پھر اٹھالیں اور کئی قطرے کان میں پکائیں اٹھوئیں

قسم وہ ہو کہ کان میں درد کثیروں کے پیدا ہو جائیے عارض ہو اسکے دو سبب ہیں ایک تو مادہ عفنہ دوسرے قرح جو پڑانا ہو کر عفونت کرے اور کان میں کرم ہو نیکی یہ علامت ہو کہ خارش اور کرم کی حرکت معلوم ہو اور کبھی کوئی کرم نکل آیا کرے اور یہ کرم مواد کے اختلاف سے دو طرح پر ہوا کرتے ہیں ایک تو وہ ہیں کہ سفید ہوں مگر ان کا سر سیاہ ہو اور ہر وقت حرکت اور اضطراب کرتے رہیں دوسرے خاکی رنگ جیسے کتے کی لکھی علاج کرم کو مار ڈالیں اور یہ کام اس طرح پر ہو کہ سرکہ بورہ ایوا لیکر فستقین یا شحم خنظل یا برگ شفا لو کے پکے ہوئے پانی میں جو نسا انہیں سے بہم پونچے ملا کر کان میں ڈالیں تاکہ کرم مر جائیں اور جب مر جائیں تب انکے نکلنے کی تدبیر کریں اسکا یہ طریق ہے کہ صوف کی تہی بنا کر دلق میں یا سرسین بھر کر کان میں ڈال کر کثیروں کو نکال لیں یا کچھ کنی یا ایک پسکریاں میں بھونکیں اور چھینک آنگے وقت ناک اور منہ کو بند کر لیں تاکہ چھینک کی قوت کان کی طرف پھر جائے اور کرم باہر نکل آئیں اور جہاں کہیں قرح ہو کثیروں کو قتل کریں اور قرح کو پاک کریں پھر مدلات یعنی جو دوائیں زخم بھر لائیں استعمال کریں تو یہ قسم وہ ہو کہ کان میں ہوام کے گھس جانیے درد پیدا ہو جیسے چوٹی اور کنسلائی اور انکے مانند اسکی یہ علامت ہے کہ ہوام کی حرکت اسکے جسم کے اندازے پر محسوس ہو اور جب ہوام حرکت کرے درد کا غلبہ ہو اور جب وہ ٹھہر جائے درد بھی ٹھم جائے علاج جیسا دیدان یعنی کثیروں کی تدبیر میں انکے مار ڈالنے اور نکالنے کا بیان گذر چکا عمل میں لائیں دسویں قسم کان میں پانی آجانیے درد پیدا ہو اور ظاہر ہو کہ جب پانی کان میں آئے اور جلد نہ نکلے اور کان کی بڑھ میں ایذا کے سبب ورم پیدا کرے اس صورت میں ضرور درد پیدا ہوا کرتا ہو اور شاید کہ کان کے میل میں ملجائے اور گرم ہو کر جوش کھائے اور شنوائی کو باطل یا ناقص کر دے اور اس قسم کا اثر برمی قسم کے پانی سے جس میں کیفیت دوائی ہو جلد ہوا کرتا ہو اور کان میں پانی آجانیکی اور اس سے درد اٹھنے کی یہ علامت ہے کہ دریا کے پیرنیکے بعد یا نہانیکے پیچھے دو دن بھی نہ گزرین کہ درد غلبہ کرے لیکن سماعت میں اسی وقت سے گرانی خیف سے درد کے ساتھ معلوم ہو علاج پانی کے نکلنے میں کوشش کریں اور یہ کئی طرح پر ہو ایک تو یہ ہو کہ بیمار اپنی ہتیلی اسی کان کے سوراخ پر رکھ کر اور اسی طرف کو سر جھکا کر ایک ہاتھ پر کھڑا ہو اور کوسے یہاں تک پانی نکلے کہ دوسرا آدمی پانی کو منہ یا نالی سے کھینچ لے تب سے یہ ہو کہ ایسی تدبیر کریں جس سے پانی میں خشکی آکر تحلیل ہو جائے اسکا یہ طریق ہے کہ بادیاں یا شبت یا برصے کی تلخ جو اندر سے خالی ہو ایک بالشت کے برابر لیکر اسکا ایک طرف کان میں داخل کریں اور گردوئی بھر دین کہ ہوانہ جلنے پائے پھر اس تلخ کی دوسری طرف روئی لپیٹ کر روغن چنبیلی یا روغن زیتون سے یا جو نسا روغن ہو جو دوائیں سے چکنا کر دین پھر اس طرف کو آگ سے روشن کریں اور یہ بات ظاہر ہو کہ جب دوسری طرف جلنے لگے آگ کی گرمی کا کان میں اثر ہو چھوٹا اور پانی باہر کی طرف کھینچا اور فنا ہو جائیگا جیسا چراغ کے تیل کو دیکھتے ہیں چوتھے یہ کہ اسنخ کی تہی بنا کر کان میں رکھیں اور بیمار اسی کان پر لیٹا اور بہت دیر کے بعد اسکو نکالیں اور مدجل شانہ کے اذن سے تمام پانی اُسین کھینچ آئے گا۔

فصل طرش و ورم و صم کے بیان میں طرش سننے میں نقصان آنا اور ورم بالکل نہ سننا اور صم کان کا سوراخ گم ہونا اور کبھی مجازاً ایک کو دوسرے کے مقام میں بولتے ہیں اور بعضے طبیبوں نے سماعت کی آفت کو جو بہت مدت سے ہوا اور پانی ہو جائے اسکو ورم کے ساتھ مخصوص کیا ہے اور اگر نئی آفت ہو اور بہت دن نہ گزرین اسکو طرش کہا ہے غرض کہ سماعت کے نقصان اور باطل ہو نیکی سات قسم ہیں ایک وہ ہو کہ پیدائشی

ہو اور اسکے لیے علاج نہیں اور علاج نہونکی یہ وجہ ہے کہ وہ دو حال سے خالی نہیں ایک تو یہ کہ قوت سامعہ معدوم ہو یعنی پیدا نہ ہو دوسرے یہ کہ سدہ خلقیہ قوی یعنی پیدائشی لاحق ہو اور یہ ظاہر ہے کہ سدہ خلقیہ قوی علاج سے زائل نہیں ہو کرتا اور سامعہ کا ایجاد کرنا طاقت بشری سے ناممکن اور محال ہو مگر اللہ جل شانہ کے اذن سے اور یہ معجزات سے مخصوص ہو اسطو اور بقراط کے عقول اُسکو اور اک نہیں کر سکتے اور سدہ خلقیہ کا بیان اس فصل کے آخر میں مع ایک قسم غیر قویہ کے جسکا علاج محال نہیں مفصل کیا جائیگا اور یہ بات پوشیدہ نہیں کہ بہر امان زرد گو گناہوا کرتا ہے کیونکہ آواز اور حروف کے مخارج کا اور نکلنے ادا کرنے کی کیفیت کا اُسکو اور اک نہیں اور مہول کا زبان پر لانا محال ہے دوسرے یہ کہ بہت عمر اور بوڑھا پائے کے سبب بہر اپن عارض ہو اسلیہ کہ قوتین ضعیف ہو جائیں اور سردی اور خشکی عضاں اصلیہ پر غلبہ پائیں اور یہ بھی لادوا ہے چنانچہ یہ پوشیدہ نہیں تیسرے وہ ہے کہ جو عصبہ کان کے سورخ میں مفروش ہو اور قوت سامعہ اُس میں رہتی ہے سقطہ یا ضربے کے سببے ٹوٹ جائے اور یہ بھی لا علاج ہے کیونکہ اسکا ملنا دشوار ہے چوتھے وہ ہے کہ برسبیل بحران دماغ کی طرف صفا چڑھ آئے اور بہرے ہو نیکا موجب ہو جیسا امران حادہ اور صفراوی تپون کے آخر میں عارض ہوا کرتا ہے اور اسکی علامت یہ ہے کہ صفرا کے آثار ظاہر ہوں اور جن علامات کا ذکر آیا ہے وہ پائے جانے علاج مطبوخ ہلیلہ اور اسی قسم کی چیزوں سے مادہ کا استفراغ کریں اور حسب طرح بن پڑے مادے کو نیچے کی طرف کھینچ لیں اور تھپتھپانے کے بعد مارا زمان کان میں ٹپکائیں تاکہ عضو میں سردی پہنچائے اور اُسکو جمع کرے یعنی قوت دے اور صفرا کی تیزی کو دبائے اور دوسرے مادے کو اسجگہ میں نہ گھسنے دے صفت دوام الزمان انا ترش لیکر دانہ اور گودا اُس میں سے نکال کر پوست خالی کر لیں پھر دونوں کو چھوڑ لیں انکا پانی لیکر اُس خالی پوست میں ڈالیں اور تھوڑا سا سرکہ اور روغن گل اور تھوڑا سا کندر بھی اُس میں ملائیں پھر اُس مار کو الگ کی چنگاریوں پر رکھیں جب اُسکے اندر کی دوائیں گارھی ہو جائیں انا لیں اور کئی بوڑھ ٹپکائیں پانچویں یہ کہ سورمزاج سازج گرم ہو یا سرد خواہ تر ہو خواہ خشک سمع کے آلات میں اگر طرش پیدا کرے جان لے کہ سورمزاج حار عصب کے قوام کو خشک کر لیا ہے اور بھون دیتا ہے اس سببے قوت سامعہ اچھی طرح اُس میں نفوذ نہیں کر سکتی اور بارہ قبض اور کثیف کر نیے سبب شنوائی کے آگے قوام کثیف کرتا ہے اس سببے روح طبعی طریق پر نفوذ نہیں کر سکتی اور رطب عصب کے قوام سُست کر دیتا ہے اس سببے بعضے اجزا بعضوں پر گر پڑتے ہیں اور روح کے راستے اُس میں بند ہو جاتے ہیں اور یا بس حار کی طرح خشکی لاتا ہے اور سماعت کی روح کو نفوذ سے منع کرتا ہے اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ کان کے عمق میں درد محسوس ہو اور بوجھ اور کھچاؤٹ نہو لیکن اگر سورمزاج رطب ہو در وہ بھی نہیں ہوا کرتا ہے اور ہم ان چاروں سورمزاج کے آثار تفصیل سے بیان کرتے ہیں جاننا چاہیے کہ اگر بارہ سردی ضرر پہنچاتی ہے اور سردی کی اوقات میں بہر اپن زیادہ ہو جاتا ہے اور اگر حار ہو گرمی سے ضرر پاتا ہے اور آفتاب کی گرمی کی وقت شدت پکرتا ہے اور یہ بھی اُسکے لازم میں ہے کہ کان میں اور اُسکے حوالی میں جلن اور سوزش ہے اور اگر یا بس ہو شقت اور روزہ اور جاگنا اور نکلنے سوا جو اسباب مجھ میں انکا پہلے اتفاق پڑا تو اسی دے اور انکھوں میں اور منہ پر بلا ظاہر ہوا اور تطیب نفع کرے اور پوست ضرر پہنچائے اور اگر رطب ہو مرطبات سے لینا اور مخففات سے نفع پائے فائدہ سورمزاج سازج رطب شاذ و نادر اس مرض کا سبب ہے اگر تاہو اسی واسطے شیخ نے اُسکا ذکر چھوڑ دیا اور اسباب علامت کے ماتن نے بھی شیخ کا اتباع کیا علاج جیسا سبب اسی کے موافق شر بتوں اور غذاؤں اور نظولات اور قطورات و رسوبات مناسب مزاج کی تبدیل اور اصلاح کریں چھٹے یہ کہ خلط خام غلیظ اُس عصب کی طرف جو شنوائی کا آلہ ہے گئے اس سببے اُس میں روح نفسانی نفوذ نہ کرے البتہ اُسکی حسن اہل ہو اور اُسکی علامت یہ ہے کہ گرم چیزیں نفع کریں اور پہلے تدبیر برد کا اتفاق پڑا ہو اور سردی میں گرانی معلوم ہو اور سببے کبوقت

سر میں گرانی زیادہ ہو اور گرمی اور سردی بالکل نہ ہو علاج ایاریجات اور غرغرون سے اور ایسی چیزوں سے دماغ کا تنقیہ کریں پھر روغن شبت رزق
سداب کان میں ڈالیں اور خدقوتی برگ غار مرزنگوش نام برنجاسف صحر با بونہ کے پانی سے گرمی پر اور کان کی جڑ پر تکمید کریں اور سداب صحر ہنستین سرکہ اور روغن
زیتون اور پانی میں پکائیں اور آفتابہ میں ڈالکر کٹھنہ بند کریں اور آفتابہ کی ٹوٹی کان میں رکھیں تاکہ اس جوشاندے کا بخار اندر پہنچے فائدہ کان میں گرانی
ہوتی ہو اسکا استفراغ کئی بار میں کرنا چاہیے تاکہ قوت باقی رہے اور مادے کے نضج تک وفا کرے اور جو چیز کان میں ڈالیں نیگرم ہوسر دیا گرم نہ چاہیے اور تنقیہ
سے پہلے کسی قسم کی دوا کان میں نہ ٹپکائیں اور اس فائدے کو سب جگہ یاد رکھیں ساتویں یہ کہ کان کے سوراخ میں سدہ عارض ہو اور ہوا سے حامل الصوت
کو یعنی جو ہوا آواز کو اٹھاتی ہے عصب میں پہنچنے نہ دے اور اس سدے کے تین سبب ہیں ایک تو یہ ہے کہ کان میں بہت سامیل اکٹھا ہو جائے اور اگر کان کو
آفتاب کے مقابل کریں میل نظر آئے اسکا علاج یہ ہے کہ اس آلسے جو اس کام میں مخصوص ہو میل کو نکال لیں اور اس کے نرم کرنے کے لیے سوتے وقت روغن نیگرم
کان میں ٹپکائیں اور صبح کو گرم پانی کا بخار کان میں پہنچائیں یا حمام میں جا کر گرم توے کے اوپر کان رکھے رہیں جب تک کہ میل نرم ہو جائے اور خود بخود
نکل آئے اور نہیں تو آلہ مخصوص سے نکال لیں کہ نرم ہونیکے بعد آسان نکل آتا ہے اور اگر تخم سپندان اور بورہ کو ٹکڑی کر کے میں ملا کر اور تہی بنا کر کان میں
رکھیں اور تین دن رکھ کر پھر نکال لیں بہت سامیل نکل آتا ہے دوسرے پتھری یا کوئی اور چیز جیسے ریت اور دانہ کان میں گر پڑے یا کوئی حیوان کان میں گھسکر
مر جائے اور حیوان کے نکلنے کی تدبیر و جج الاذن میں گذر چکی مگر پتھری اور ریت وغیرہ کو اس طرح پر نکالنے میں کہ کان میں تیل ٹپکائیں تاکہ ڈھبلا اور نرم ہو کر
راہ فراخ ہو جائے پھر خندبیدستر چھینک آئیکے لیے دین اور جب چھینک آئے منہ اور ناک بند کر لیں اور سر کو اسی کان کی طرف جھکائے رکھیں تاکہ چھینک کا
زور اندر کی جانب پڑے اور پتھری نکل آئے اور دوسرا طریق اس طرح ہے کہ زرقہ سے کھینچ لیں اور زرقہ ایک نلکی پر کچھ اندر سے خالی ہوتی ہے اور اس کے حلو میں
خلو کی مقدار پر ایک عمود ہوا کرتا ہے اور اس کے استعمال کا یہ طریق ہے کہ وہ نلکی جس کا نام زرقہ ہے کان کے سوراخ میں داخل کریں اور اس کے گرد روئی سے اسی
طرح پر بھردیں کہ ہوا نہ جانے پائے پھر اس عمود کو اس کے اندر سے آہستہ آہستہ باہر کی طرف کھینچیں کہ خلا کی ضرورت سے پتھری کھینچ آئیگی اور اس عمل
کی وقت چاہیے کہ علیل چار پانی یا تخت پر لیٹ کر سر لٹکائے رکھے اور طبیب نے میں بیٹھ کر اور بیمار کا سر اپنے گھٹنوں پر رکھ کر جیسے جانے عمل کرے
اور دوسرا طریق یہ ہے کہ صوف کی ایک تہی بنا کر اور دق یا سریش یا ہی میں بھر کر کان میں ڈالیں اور اس کنکرتک پہنچائیں اور آہستہ آہستہ کھینچیں اور اس
عمل کی وقت میں بھی لازم ہے کہ بیمار کو اسی شکل پر لٹائیں جس کا ذکر زرقہ کے استعمال میں آیا ہے اور چاہیے کہ علاج میں دیر نہ کریں کیونکہ بسا اوقات ہلاک
کرتا ہے تیسرے گوشت زائد کہ زخم بھرنیکے بعد اس جگہ میں جم آئے یا مسہ پیدا ہو جائے علاج اگر وہ گوشت زائد یا مسہ نظر آتا ہے تو اسکو چھری یا جھاؤ کی لکڑی
کی چھری جو خار دار ہو کاٹ ڈالیں اور اگر وہ زائد چیز اندر کی طرف ورگہراؤ میں ہو باریک آلسے جس سے بن پڑے قطع کریں اور قطع کے بعد ایک تہی کو قلعاً
اور اس کے مانند جو چیزیں زخم کو نہ ملنے دین بھر کر کان میں رکھیں تا عود نہ کرے اور جہاں کہیں کسی وجہ سے قطع ہو سکے تو چاہیے کہ ہمیشہ کان کو نظروں اور
گرم پانی سے دھویا کریں اور سنبل باریک پسکر سر کے میں ملا کر اس جگہ رکھیں تاکہ اس اندر چیز کو کھا جائے اور جب وہ فنا ہو جائے تب قرحے کا علاج کریں اور
مدلات یعنی زخم کو ملائی والی دوائیں کام میں لائیں مہلیہ سدہ خلقیہ تین طرح پر ہوا کرتا ہے ایک تو وہ ہے کہ کان کی جڑ میں جو ہڈی ہوا میں آواز انکارا ستہ یعنی سوراخ

نہ پیدا ہو دوسرے یہ کہ اگرچہ سورخ تو ہو لیکن گوشت سے بھر کر خوب مضبوط بند ہو رہا ہو یہ دونوں علاج ہیں اور اس فصل کی ابتدا میں جو یہ بیان کیا ہے کہ طنین ودوی یعنی پیدائشی جب کا سبب سدہ خلقیہ قویہ ہو اسکا علاج محال ہے سو اس سے یہی سدہ مراد تھا مگر سدہ خلقیہ کی تیسری قسم جو علاج کے قابل ہے یہ ہے کہ سبب اسے کھل رہا ہو لیکن راستے کے اوپر باہر کی طرف ایک پوست جھلی کی صورت ڈھانپا ہوا ہو اسکی علامت یہ ہے کہ آدمی اونچی آوازیں سن سکے اور اگر سورخ کے اوپر انگلی ماریں انگلی کے لگنے کو اور اسکی چوٹ کو دریافت کر سکے اسکی تدبیر یہ ہے کہ اس پوست کو سورخ کریں اور راستہ کھول دیں اور قلعہ طارین بتی بھر کر اس سورخ میں رکھ دیں تاکہ زخم کو نہ ملنے دے غرض اس بات کا خیال رکھیں کہ راستہ بند ہونے پائے فائدہ اگر چھوٹے بچے کے کان میں گرانی معلوم ہو دودھ پلانی کو چاہیے کہ

صقر اور نمک اندرانی منہ میں چا کر اس پانی کا ایک قطرہ اسکے کان میں ٹپکائے

فصل طنین ودوی کے بیان میں طنین لغت میں طاس کی آواز کو بولتے ہیں اور اصطلاح میں وہ آواز ہے جسکو آدمی فقط ہوا اور بخار باطنی کی حرکت کے سببے سننے اور باہر کی ہوا کے آئیسے نہو پھر اگر یہ چھوٹی آواز بہت تیز اور باریک ہو طنین کہلاتی ہے اور اگر بہت نرم اور بڑی ہو دوی بولی جاتی ہے اور صوت صادق یعنی سچی آواز وہ ہے کہ ہوائے خارجی کسی سببے ایسی طرح پر موج میں آئے کہ ہوائے داخلی کو حرکت میں لائے پھر اسکو سامعہ ادراک کرے ایسا سببے اطباء نے کہا ہے کہ طنین ودوی کو کان کے ساتھ ایسا قیاس کرنا چاہیے جیسا جھوٹے خیالات آنکھ میں ہوا کرتے ہیں اور اس قسم کی آفت کو تشویش کہتے ہیں اور آکشنوائی کا فعل باطل ہونا اسطور پر ہے کہ بالکل نہ سننے اور نقصان کی یہ صورت ہے کہ ہلکی اور دور کی آوازوں کو نہ سننے اور تشویش وہ ہے کہ جھوٹی آوازیں سنتا رہے اور جھوٹی آوازیں سننے کے بہت سبب ہیں ایک وہ ہے کہ حس سمع ذکی اور تیز ہو جائے حالانکہ بدن صحیح اور سالم ہو اور حس کے ذکی ہونیسے ادنی حرکت کو جو اندر کے اخلاط اور بخارے میں واقع ہو ادراک کرے اور یہ بیماری نہیں مگر رفع تشویش کے لیے علاج کیا کرتے ہیں اسکی علامت یہ ہے کہ بھوک کی حالت میں اور شکم خالی ہونے پر زیادہ موجائے اور مغلط غذاؤں سے تخفیف اور دوسرے حواس بھی ذکی ہونگے علاج جیسے کر نیکے لیے روغن گل اور سرکہ اکٹھا پکالین جب روغن باقی رہے پھر تھوڑی سی افیون ملا کر ٹپکائیں اور ہو سکتا ہے کہ افیون کے ساتھ چلوغزہ اور جنبدید شتر بھی تھوڑا سا اس روغن میں بڑھائیں دوسرے وہ ہے کہ قوت سامعہ ضعیف ہو جائے اور ذکا حس کی طرح ادنی جنبشوں سے جو بدن میں غذا کے جذب ہونے اور دفع ہونے کی حرکتوں سے ضروری ہیں یا بخارہ لطیف کی حرکت سے جو ہضم کی وقت غذا سے نکلے ہیں ان کو قبول کرے اور یہ قسم تقاہت الون کو مخصوص ہے علاج مزاج کی تعدیل میں کوشش کریں اور صلغ کی تقویت کے لیے غذائیں خوشبودار کھلائیں اور خوشبودار چیزیں جن میں تیزی نہ ہو سونگھیں اور کاکلی تقویت کیواسطے روغن گل یا روغن بادام سرکہ میں پکا کر ڈالیں تیسرے یہ کہ سر میں فضول کٹھے ہو جائیں اور ہوائے غلیظ انہیں سے نکلے اور سامعہ اسکو ادراک کرے چوتھے یہ ہے کہ خود فضلے ہی کان کی طرف گرین اور ہوا جو کان کے سورخ میں ٹھہر رہی ہو اسکی جگہ کو تنگ کر دیں اس سببے رکھی ہوئی ہوا میں تشویش پڑے اور سامعہ اسکو دریافت کرے سو وہ قسم جسمین ہر کے فضولوں سے ہوا نکل کر سببے جاتی ہے اسکی علامت یہ ہے کہ کان میں تردد اور سر میں گرانی ہوا اور جب محرکات بدنی یا نفسانی کے اتفاق سے ہوائے مذکور حرکت میں آئے تو طنین شدت پکڑے اور جسوقت سبب محرک بذاتہ ہو طنین بھی ساکن ہو اور خلط کا بگڑنا جسکا سبب اسکی علامت یہ ہے کہ سر اور کان میں گرانی اور تردد پیدا ہو اور اس سببے کہ خلط کے گرنے کی حرکت ہمیشہ رہے طنین ہر وقت رہے اور پہلے سببے

جو فضلہ بڑھاتا ہے اس پر گواہی دین علاج دماغ کا تھیکہ کرین اسکے بعد پودینہ منستین مزرنگوش صغیر کچا کر اسکے بخار پر انکباب کرین اور روغن سوسن اور روغن خیری کان میں پکائیں اور تھیکے کے بعد اسیلے کہ ریلح اور باقی فضول تحلیل ہو جائیں ہمیشہ حمام کیا کرین لیکن تھیکے سے پہلے حمام اور سخت حرکتوں سے اور آفتاب و آگ کی گرمی سے البتہ ضرور پرہیز کرین تاکہ سبب بڑھے پانچویں کہ خشکی کی شدت اور فاقہ کی کثرت اس مرض کی باعث ہوں اور یہ اس طرح ہوا کرتا ہے کہ جب آدمی کو غذائہ پونچھے ضرور طبیعت غذا پونچھانیکے لیے ان رطوبات کی طرف جو شبنم کی طرح بنیں بکھر رہے ہوں متوجہ ہوا اور تحلیل کرنے اور حرکت دینے سے رطوبات میں اضطراب پڑے اور ان رطوبات کی حرکت کے سبب اور جو بخارات ان رطوبات سے نکلنے ہیں انکی حرکت سے جو بخارات کہ دماغ میں ٹھہر رہے ہیں وہ بھی حرکت کرنے لگیں اور اسوجہ سے کہ سر مادے سے خالی اور حواس غذا کی کدورت سے پاک ہیں حواس مع حرکات مذکورہ کو دریافت کرے اور شکی علامت یہ ہو کہ بھوک کی حالت اور شکم کے خالی ہونے میں طنین بڑھ جائے اور فاقون کی کثرت اور غذائہ ملنا اسپر گواہی دے علاج غذائہ وسعت میں اور کئی مرتبہ کھایا کرین اور روغن گل اور دوسرے روغن سرد و ترکان میں ڈالیں اور کبھی کبھی حس کم کرینکے لیے روغن بیج بھی کان میں ڈالاکرین تا سامعہ طنین کی حس نہ کرے چھٹے یہ کہ اضطراب و سور مزاج گرم اخلاط کو جوش میں لائے اور بخارات کو جنبش دے اور سامعہ اسکو ادراک کرے جیسا کہ بعضے بیماروں کو تپ کی ابتدا میں عارض ہوا کرتا ہے علاج تپ کی تدبیر کرنی چلیے ساتویں کوئی ایسی دوائی کے کھانیکا اتفاق ہو جو بخار کو جنبش دیکر دماغ میں بجائے جیسے فلفل اور اسکے مانند یا بخار لگنے غذا کہ کان میں گئی ہو اور ٹھہرے ہوئے بخار کو حرکت میں لائے جیسے لہسن اور گندنا اور اسکے مانند کھانے میں آئے اور طنین پیدا کرے اور اس قسم کی طنین اکثر بہت دیر نہیں رہا کرتی مگر جان کسین بہالت کے سبب ان چیزوں کو ہمیشہ کھانیکا اتفاق ہو علیل سبب کو قطع کرین اور اخلاط کی تعدیل میں کوشش کرین آٹھویں وہ ہے کہ سبب و زرد آب جو قرحے میں سے چھن کر کان میں جمع ہو جائے اسکا جوش کرنا یا کیرٹوں کا حرکت کرنا جو وہاں پیدا ہو جائیں اس مرض کا باعث ہوا اور ہر ایک کی علامت پوشیدہ نہیں علاج اگر سبب ہو کان کے قرحے کا علاج کرین اور اگر گرم اسکے باعث ہوں انکے ماریٹکی تدبیر کرین اور شاید کہ سر اور بدن کی رگون کا امتلا طنین کا موجب ہو جیسا مستی کے بعد اور کھانیکے پیچھے سونے سے پیدا ہو کرتی ہو اور ممکن ہے کہ سخت قرحے کے سبب دماغ میں اضطراب پیدا ہو یا سقطہ اور ضربہ سر پر پونچھے اور دماغ کو مضطرب کرے اور طنین عارض ہو اور ہر ایک کے لیے مزاج کے موافق تدبیر اور علاج کرین تبیہ طنین اور دوی دو حال سے باہر نہیں ایک تو وہ ہے جو فقط دماغ اور کان سے تعلق رکھے دوسرے وہ ہے کہ معدے کی یاد دوسرے اعضا کی شرکت سے واقع ہو سو معدے کی شرکت سے اکثر اتفاق ہوتا ہے اور جب کا مادہ سر میں ہوتا ہے اکثر اس میں لازم ہوا کرتی ہے یعنی ہر وقت رہا کرتی ہے اور جو طنین اور دوی معدہ اور دوسرے اعضا کی شرکت سے ہوا کرتی ہے وہ اسکے برخلاف ہوتی ہے کہ کھانیا کرتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے فصل انفجار خون کے بیان میں یعنی کان میں سے خون نکلنا اسکی تین قسم ہیں ایک تو وہ ہے جو برسبیل بحران واقع ہو جیسے کسی اور شکی علامت یہ ہے کہ بحران کے دنوں میں واقع ہوا اور اسکے نکلنے سے مرض میں تخفیف آئے اور اس قسم بحران میں واجب ہے کہ جب تک بیمار ضعیف نہوا اور غشی کا خوف نہ پیدا ہو بند نہ کرین تاکہ کسی بڑی آفت میں نہ ڈالے دوسرے یہ کہ امتلاے شدید کے سبب کوئی قوی صدمہ اور ضرر پونچھنے سے کوئی رگ کان کے اندر پھٹ جائے یا رگ کا ٹنڈھ کھل جائے تیسرے یہ کہ جیہ و راقہ یعنی کو دنیوالا سانپ کاٹے کیونکہ اس سانپ کی خاصیت ہے کہ جب کاٹتا ہے بدن کے تمام مسام اور

مناقصہ سے خون جاری ہوتا ہے علاج جہاں کہیں امتلا سبب ہو پہلے فصد کرین اگر کوئی امر مانع نہ ہو اور جس جگہ صدر یہ یا ضربہ موجب ہو اور دیکھنے سے ضرورت معلوم ہو وہاں بھی فصد کرین اور جیسا حال کا مقتضی ہو اسی قدر خون نکالین اور جہاں کہیں سائپ کا کاٹنا سبب ہو اول کاٹنے کا ضرورتاً عمل کرین اور سبب انواع میں سبب اٹل کرینکے بعد خون بند کرینکے لیے جو چیزیں خون کو بند کرتی ہیں کان میں ڈالین اور گرمی اور سردی کی بھی رعایت رکھین مثلاً اگر تپ اور گرمی ہو مازد کو سر کے مین پکائین اور تھوڑا سا کافور اس سر کے مین ملا کر کان مین ڈالین اور بارتنگ کا پانی اور خرفہ کا پانی مایسا اور افاقیا امین ملا کر استعمال کرنا ویسی ہی تاثیر کرتا ہے اور ایک ناریس خوش یعنی کٹھا میٹھا لیکر ویسا ہی ثابت سر کے مین پکائین جب پک جائے اسکا پانی پھوڑ کر کئی بوندیں کان مین پکائین خون کو بند کر دیتا ہے اور اگر مزاج مین حرارت نہ ہو گندنا کا پانی سر کے مین پکا کر استعمال کرین اور اگر معتدل بنایا چاہین تھوڑا سا کافور اسی گندنا کے پانی مین بڑھائین اور کسی طرح یہ بات پوشیدہ نہیں کہ گندنا کا پانی خون کو بند کرتا ہے کیونکہ وہ داغ دینے والی چیزوں مین سے ہے۔

فصل انکسار الاذن کے بیان میں یعنی کان ٹوٹ جانا اور انکسار کا لفظ عضو غضروفی کے ٹوٹنے پر ایسے لائے کہ بعضوں نے اسکو استخوان کے حکم مین رکھا ہے اور ہر ایک کو پونچتا ہے کہ ایک اصطلاح ٹھہرائے اور نہیں تو جمہور کے نزدیک اس طرح پر ہے کہ غضروف کے ٹوٹنے اور کچا نیکورض کہتے ہیں اور مڑھی کے ٹوٹنے کو کسر بولتے ہیں اور اس مرض کا سبب یہ ہے کہ زور سے کان کو ملین یا چوٹ لگے یا زور سے دب جائے علاج فصد کھولین اور طبیعت کو نرم کرین اور ایسا افاقیا راتینج خا اس طرف ضما د کرین کہ جب طرف ٹوٹا ہوا عضو مجھک گیا ہے تاکہ ضما د کو روک پوسٹ سخت کر دے اور عضو کو سہیت اصلی پر مٹا دے مثلاً اگر انکسار یعنی ٹوٹنا اندر کی طرف سے باہر کی طرف ہو تو اس صورت مین باہر کی طرف ضما د کرین اور اگر اندر کی طرف ہو ضما د کو اندر کی طرف رکھین اور اگر انکسار مع الفسج ہو یعنی ٹوٹنے کے ساتھ اجزا جدا ہو جائیں اندر اور باہر دونوں طرف ضما د کرین اور جب ٹوٹنے کی جگہ سے خون نکلنے لگے جو ہمہ اعضاے غضروفی کے اندمال مین مخصوص ہے یعنی صمغ بطم اور زلف اور زنت اور موم اور بطل کی چربی سے بنا کر لگائین جب تک کہ اچھا ہو جائے اور یہ مہمہ اعضاے غضروف کے لیے مخصوص ہے کیونکہ غضروف ایک عضو صلب ہے اور ایسے عضو کے اندمال کو دوا بھی بہت خشک درکار ہے تاکہ اسکو اپنی سختی سے پہلے حال پر مٹا لائے

فصل انقطاع الاذن یعنی کان کی جڑاٹھ جائے اسکے تین سبب مین ایک تو زور سے کھینچنا دوسرے دباؤ اور تیسرے رخ دباؤ والی علاج فصد کرین اور مسہل مین اسکے بعد آہستہ کان کو اسکی جگہ پر لیجا تین اور پٹی اور گدی سے باندھ دین اور تین دن تک نہ کھولین تاکہ مضبوط ہو جائے اور اگر جگہ پر مٹانے اور مضبوط ہونیکے بعد در دباؤ رہے اسکی گرمی کو تسکین کرین اور عضو کو نرم کرین یعنی یہ قیر و طی ملین تاکہ درد تخم جائے بطل کی چربی لیکر اسکو پگھلا تین اور برگ خلی اور برگ صغول اور کرد کے پوسٹے پانی مین ملا کر ملین جیسا کہ مشہور ہے

فصل ان اورام کے بیان میں جو کان کی جڑ مین پیدا ہوا کرتے ہیں اور یہ ورم ردی یعنی بڑے ہوا کرتے ہیں کیونکہ ایسے عضو مین واقع ہوتے ہیں جو نرم اور غدومی ہے اور فساد کو جلد قبول کرتا ہے اور اسکی حس بہت تیز ہے اور دماغ سے نزدیک ہے اور اسبواسطے اکثر سر سام اور اختلاط عقل ہو جاتا ہے اور شاید کہ الم کی شدت سے ہلاکت کی نوبت پہنچے اور جو قروح اس جگہ مین پیدا ہوں انکا بھی ایسا ہی حکم ہے اور جو اورام اس جگہ واقع ہوتے ہیں ان مین سے زیادہ سالم وہ ہے کہ بطریق بجران نیک واقع ہو علامات خونی ورم کو سرخی اور گرانی اور درد کھینچاؤٹ کے ساتھ لازم ہے اور صفراوی مین سوزش کے ساتھ

درادرجلن اور ہلکان یعنی گرانی کا نہونا اور بلغمی میں نرمی اور گرانی اور سرخی کی کمی اور سوداوی میں ورم کی سختی اور درد کی کمی علاج سب قسم میں اول جیسی ضرورت ہو اسکے موافق فصد اور اسہال سے بدن کا تفتیح کرین ورتقیقہ کے بعد جو چیزیں مرغی یعنی نرم کرینوالی اور درد کو تھامنے والی کراکھانہ علاج گرم تر ہو ضما دکرین اگرچہ ابتدا میں ہو اور جو چیزیں سرد اور رازع یعنی مادے کو ہٹانے والی ہیں انہیں پرہیز کرین بخلاف ان اور ام کے جو دوسری جگہ پیدا ہون کہ کھانا علاج ابتدا میں روع ہو یعنی مادے کو ہٹانا کیونکہ کان کی جراثیمی جگہ ہو کہ دماغ کا فضلہ اسپرکرتا ہو سوا اگر ادعات استعمال کرین اس بات کا خوف ہو کہ کان کا فضلہ دماغ کی طرف جو ایک عضو نہیں ہو پلٹ جائے اور جو چیزیں یہاں ضما د میں استعمال کرتے ہیں یہ ہیں آرد شبت با بونہ السی روغن گل ورمومین ملا کر نیگرم ضما د کرین اور کرب کی تپتی گھی میں پکا کر اسی طرح کا اثر کرتی ہو اور بحرانی ورم میں مادے کے جذب کرنے میں کوشش کرین تاکہ اس جگہ بہت سا مادہ کھنچ آئے یہ بات جس حیلے سے بن پڑے خواہ مجھ رکھنے سے یعنی بارے کے لگانے سے یا منہ سے کھینچنے سے اور محمل ضما د استعمال کرینے سے اور جہاں کہیں ابتدا سے درد شدید ہو ایک کپڑا نیگرم خالص پانی میں بھگو کر اسپر رکھدین درتخم جاتا ہو اور جب معلوم ہو کہ ورم میں پکا کر پیپ ٹریگی اور تحلیل ہوگی پکانیوالی دوائیں اسپر لگائیں لیکن اگر آس سوداوی ہو ابتدا میں سرد چیزیں جیسے مرہم کافوری اور کوکاپانی استعمال کر سکتے ہیں تاکہ آس نہ بڑھے اور سرد و آون کے استعمال کی اجازت اس ورم میں اس واسطے ہو کہ مادہ سوداوی غلیظ جلد نہیں ہٹا کر تا اور سرد چیزوں کے سبب زیادہ بھی نہیں ہوا کرتا۔

پیسکر چھڑک دین

فصل بعضی چیزوں کا کان میں گرنا جو چیزیں کان میں گرتی ہیں ان کے کھانے کا وہی طریق ہو جو وجہ الاذن میں پانی کے کھانے کے لیے لکھا گیا ہے لیکن اگر سیاب کان میں گر جائے اکثر ایسا ہوا کرتا ہے کہ جب سر کو اسی طرف جھکا میں سیاب اپنے بوجھ کے سبب اسی گھڑی باہر آجائے اور شاید کہ کبھی تھوڑا سا سینا کان کے سوراخ میں جا کر رک جائے اس سبب سے بڑے بڑے اعراض جیسے تشنج اور متلاط عقل اور شدت کی گرانی اسی کان میں پیدا ہو اور ممکن ہو کہ آخر صرع ہو سکتے کی نوبت پہنچے علاج راہ کشادہ ہونیکے لیے نیگرم روغن کان میں ڈالیں اور سر کو اسی طرف جھکا کر کھینکیں اور جب بیدار ہوئے مانہ سے چھینکیں اور جب چھینک آنے لگے ناک اور منہ کو بند کر لیں تاکہ چھینک کا زور اندر کی طرف جا پڑے اور اس سبب سے جو چیز کان میں ہو باہر نکل آئے۔

فصل حکم الاذن یعنی کان میں غارش ہونا اور کھلی آنیکا سبب طوبت شور ہو کرتی ہے علاج سنستین کا پانی روغن خستہ زرد آلو اور روغن بادام تلخ اور ایسی چیزیں مل کر کان میں پکانیں اور اگر سنستین کو سر کے میں پکالیں اور پکے ہوئے سر کے کو روغنوں مذکورہ میں ملا کر کان میں ڈالیں اسی طرح کی تاثیر کرتا ہے

فصل ٹری آوازن سے کان کا نفرت کھانا اور انکے سفنے سے ایذا پانا اسکے دو سبب ہیں ایک یہ کہ فقط قوت نفسانی سب کی سب ضعیف ہو جائے دوسرے یہ کہ فقط قوت سامعہ ضعیف ہو اور یہ مرض حاسہ سمع کے ساتھ ایسی نسبت رکھتا ہے جیسے قموور کی نسبت حاسہ بصر کے ساتھ ہر علاج

دماغ کی تقویت کریں ان چیزوں سے کہ جگا بارہا ذکر آیا ہے یعنی غذائیں اور شموغات اور مروحات اور اُسکے سوا

باب چوتھا امراض بینی یعنی ناک کی بیماریوں کا بیان

یعنی ناک میں سے اوپر کی ادھی استخوان ہو اور نیچے کی ادھی غضروف اور ناک کا راستہ مصفات تک جسکو عظیم مشاشتی کہتے ہیں کھلا ہوا ہے اور مصفات کے برابر دماغ کی غشا میں ایک راہ ہے کہ بدین اسی راستے سے گذر کر دماغ میں پہنچتی ہیں اور وہ دو چیزیں زائد کہ دماغ کے مقدم میں سے سر پستان کی صورت نکلی ہیں اور طبیب اناکو حالتی التدی یعنی دوسرے پستان کہتے ہیں ہون کو احساس کرتی ہیں اور دماغ کے فضلات بھی اسی راستے سے باہر کی طرف مندرج ہوا کرتے ہیں اور ناک کے سوراخ میں سے دو اور راستے ناک کی طرف اسلیب کھل رہے ہیں تاکہ سانس آئے اور ناک کی راہ سے ہوا نکلی جائے اور آواز کو صاف کرے اسوجہ سے رکام اور زردہ میں جب ان دونوں راستوں میں رطوبات آجاتے ہیں آواز بگڑ جاتی ہے اور حق سبحانہ تعالیٰ نے جیسا کہ ناک کو منہ کے لیے زینت کیا سو نگھنے کی حس اور آواز کو صاف کرنا بھی اسی کو سپرد کیا قبارک اسد احسن الخ الفین اور اس باب میں گیسارہ فصل ہیں۔

فصل پہلی خشم کے بیان میں وہ ایسا ہوتا ہے کہ سو نگھنے کی حس باطل ہو جائے سواگر پیدائشی ہو تو علاج ہو اور اگر عارضی ہو سب کے موافق ساتھ قسم پر منقسم ہے پہلی قسم وہ ہے کہ ناک کی راہ میں گوشت زائد غدوی جم آئے اور ہوا کو جو ہون کی کیفیت پاکر آگے شہم میں پہنچتی ہے نہ جانے دے اسکو بوا سیر لافض کہتے ہیں اور یہ گوشت زائد اکثر سفید ہوتا ہے تو اُسکے ساتھ درد نہیں ہوا کرتا اور اُسکا علاج بہت آسان ہے اور اگر سرخ اور سیاہی مائل ہو بہت درد کے ساتھ ہوا کرتا ہے اور علاج اُسکا مشکل خصوصاً اگر زرد آب بدبو آئیں بہا کرے اور یہ زائد چیز کبھی اس حد کو پہنچتی ہے کہ ناک کا سوراخ اُس سے بھر جائے اور کبھی اسقدر دراز ہو جائے کہ ناک اور نالو سے باہر نکل آئے ایسے وقت میں اسکو علق بولتے ہیں علاج رگ کھولیں اور جس جگہ مناسب ہو حجامت کریں اور اسمہال کے لیے ایلیج دین اور تھپتھپے کے بعد زنگار اور اشنان قصارین اور مرنون برابر لیکر مرہم بنالین اور اسمین تی بھر کر ناک میں رکھیں لیکن تھپتھپے سے پہلے اسپرگرم دھاؤن کے لگانے سے بیماری بڑھ جاتی ہے کیونکہ مواد اُسکی طرف کھینچ آتا ہے سواگر اسی تدبیر سے گوشت زائد بالکل فنا ہو جائے فہو المقصود اور نہیں تو تیر ذوا میں استعمال کریں مثلاً تو بالی نخاس قلندس زینج احمر سر کے میں ملا کر فیتلہ اسمین بھر کر گوشت زائد پر رکھیں کہ لوہے کا کام اس سے حاصل ہوتا ہے اور اگر بہت دشوار ہو اور اس دوا سے بھی کام نہ لے سکے تو ناک میں کرین اور دستکاری دو طرح ہے ایک تو یہ کہ اس زائد چیز کو پھیل ڈالیں دوسرے یہ کہ لوہے سے کاٹ ڈالیں اور پھیلنے کا طریق بھی دو طرح ہے ایک یہ کہ اُس آگے جو نل کی صورت ہوا کرتا ہے اور اس کام میں مخصوص ہے اور جراح لوگ اُسکو جانتے ہیں اتنا چھیلین کہ زخمی ہو جائے دوسرے یہ کہ گھوٹے کے بالوں سے ایک دھاگہ گرہ دار بنالین اور اس دھاگے کا سر سیسے کے آگے سے جو اس کام کے لیے ہوا کرتا ہے ناک میں ڈال کر حلق کی طرف نکال لیں پھر اُس دھاگے کو آڑی کی صورت میں پھینک دیا کہ دھاگے کی گرہوں کے گذرنے سے گوشت زائد زخمی ہو جائے اور جب یہ گوشت زائد دور ہو جائے اُس آگے سے جو نل کی صورت ہوا کرتا ہے یا ایسے دھاگے سے جس طرح پر کہ نکلن ہو مرہم زنگاری استعمال کریں تاکہ گوشت فاسد جتنا باقی ہو بالکل فنا ہو جائے اسکے بعد مرہم سفیداج کام میں لائیں تاکہ زخم بھر جائے اور لوہے سے قطع کر نیکایہ طریق ہے کہ بیمار ایک کرسی پر آفتاب کے مقابل بیٹھے اور جراح اُسکی ناک کا سوراخ بائیں ہاتھ سے کھولے اور دایہ ہاتھ میں ایک چھری باریک اور تیز لیکر گوشت زائد کو جتنا کاٹ سکے کاٹ ڈالے اور اچھی طرح سے کاٹے کہ گوشت زائد باقی نہ رہے اور اگر ناک کے گہراؤ میں ٹھوڑا سا گوشت زائد باقی

رہ جانے بالون کا دھاگا جسکا ذکر آچکا ہے استعمال کریں تاکہ جو باقی رہ گیا ہو وہ بھی کٹ جائے اور جب بالکل اکٹھا ہو جائے جو دو امین اکال اور محض ہن بینی گوشت کو کھاتی ہیں اور خشک کرتی ہیں کام میں لائیں اور اسکا یہ طریق ہے کہ سیسے کی نلکی یا پرکی جڑ لیکر اسپر کٹر الپٹ کر اکال دو امین اسپر لگا کر اسکو ناک کے اندر لائیں جب تک کہ مقصود حاصل ہو اور نلکی کے سوراخ کے سبب درپر کے اندر سے خالی ہونے کی وجہ سے سانس آئیگی جگہ کھلی رہے گی دوسری قسم وہ ہے کہ ناک کی راہ میں نرم عارض ہو اور وہ حجم میں بڑا ہو اور اس میں بلدیک رگین بہت سی ظاہر ہوں اسی سبب اس ورم کو کثیر الارجل اور سفاج کہتے ہیں اس واسطے کہ ماہی رو بیان کے مشابہ ہے کیونکہ یہ مچھلی بھی نرم اور ملائم ہوا کرتی ہے اور باریک باریک پانوں بہت رکھتی ہے نہ اس میں کانٹے نہ ہڈی اور صاحب کمال نے کہا ہے کہ ماہی رو بیان کو جب کوئی شکار کرنا چاہے مچھلی مذکور اپنے پانوں سے اپنی ناک کا سوراخ بند کر لیتی ہے جیسے یہ ورم ناک کا سوراخ بند کرتا ہے اس تشبیہ سے یہ نام پایا اور اس ورم کی خاصیت ہے کہ جب ناک اندر پیدا ہوا کرتا ہے باریک باریک رگین سبز اور سرخ جیسے رو بیان کے پانوں ناک کے باہر ظاہر ہوا کرتے ہیں اور کبھی ورم زخمی ہو کر اس میں سے زرد آب اور رطوبت بہا کرتی ہے اور کبھی یہ ورم سرطانی ہو جاتا ہے اور ناک کی شکل بگاڑ دیتا ہے اور اس ناک کی علامت کہ ورم سرطانی ہونے کی طرف مائل ہو گیا ہے کہ ورم جیسا تھا اس سے زیادہ سخت ہو جائے اور پہلی نسبت درو میں بہت کم آئے اور وہ ان کی رگین تمام سبز ہو کر کھینچ جائیں اور آنکھوں کی پلک کے اندر تمد یعنی کھینچاؤٹ معلوم ہو علاج جو باور ایاج سے دماغ کا تنقیہ کریں اور رسوت مرزوفا سے تر عکرا الریت یعنی روغن نیون کا پلچھٹ مردار سنگ مٹھی یا السی کے لعاب میں ملا کر ورم پر ملا کر لیں اور جب تک کہ ورم خوب نرم ہو ان دواؤں کو لگاتے رہیں پھر نشتر سے کھینچ لگا کر خون نکالیں یا جو نکلے لگائیں لیکن سرطانی ورم میں چلے یہ کہ اس کے علاج میں نوہے کے آلات سے تعرض نہ کریں اور دو امین اکال بھی اس سے دور رکھیں کیونکہ اگر سرطانی ورم زخمی ہو گیا اسکا بھڑنا دشوار ہے اور شاید کہ الم کی شدت سے دماغ کے حجاب میں ورم کی نوبت پہنچے اور ہلاک کر دے اس لیے یہ بات ضروری ہے کہ ورم سرطانی پر ہمیشہ قیروطی لگائے ہن تاکہ سختی کم ہو جائے اور سودا کے تنقیہ کے لیے معجون سجاج یا مطبوخ اقیمنون دیے جائیں تیسری قسم وہ ہے کہ دماغ میں سے خلط غلیظ چپ ارناک کی راہ میں اتر آئے اور راہ کو ایسی طرح بند کر دے کہ زائد میں تلک ہو انہ پہنچ سکے پھر وہ خلط اسی جگہ ٹھہر کر بستہ ہو جائے اور نہایت غلیظ اور سخت ہو کر ایسا معلوم ہو کہ گویا گوشت زائد ہو باغده اور اسکی علامت یہ ہے کہ بیمار کو سر کے مقدم میں ناک کے سوراخوں کے نزدیک گرانی معلوم ہو اور علاج مطبوخ اصول پلان میں تاکہ خلط کی تطہیر ہو جائے اس کے بعد استفراغ کے لیے جب یارہ اور جب قوقایا استعمال کریں اور انجیر پکا کر اس کے پانی میں شہد اور آب جام ملا کر غرغہ کریں اور جب سہ کھل جائے اور خلط برنکھے چھندرا و آذان الفار اور سداب پانی ناک میں ڈالیں اور باونہ فرنگوش شیخ پکا کر انکباب کریں چوتھی قسم وہ ہے کہ ناک کا راستہ اصل پیدائش میں تنگ پیدا ہوا ہو اسوجہ سے اگر تھوڑی شہ بھی دماغ سے اُس میں اتر آئے راہ بند ہو جائے اور اسکی علامت ظاہر ہے علاج دماغ کا تنقیہ کریں اور اطریفات کا استعمال کریں تاکہ دماغ کی محافظت کرے کہ اس میں فضلہ اکٹھا نہ ہو اور خیشوم یعنی ناک کے سوراخ پر نہ پڑے پانچویں قسم وہ ہے کہ مصفات کے سوراخوں میں خلط غلیظ لزوج چٹ جائے اور ہوا کے نفوذ کو مانع آئے یعنی اندر نہ جائے دے اور مصفات ایک نرم ہڈی سوراخ دار اسفنج کے مانند ان دوزاندوں کے منہ پر رکھی ہوئی ہے جو دوسرے پستان کے مشابہ ہیں اور سوراخوں کی اینفنت ہے کہ ہوا محل احساس میں یعنی جس جگہ قوت حاسہ ہو پہنچ جائے اور فضول مخاطیہ بھی نکلنے میں فائدہ ان سوراخوں کے پیداوار اور مڑے ہونے میں جیسے اسفنج کے سوراخ ہوا کرتے ہیں یہ حکمت ہے کہ جو ہوا ناک میں جاتی ہے سوراخوں کے پیدا ہونے کے سبب

سے دفعہ حس کے آلمین نہ پہنچے بلکہ معتدل ہو کر داخل ہو اور اس سبب سے ہوا کی سردی دماغ کو ایذا نہ پہنچائے اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ ناک کے سولنج کھل رہے ہوں یعنی بند نہ ہوں اور باوجودیکہ کھل رہے ہیں ناک میں سے کچھ بھی فضلہ نہ نکلے کیونکہ سدہ فضلہ کے اتر نیکو ایسی جگہ سے منع کرتا ہے کہ وہ جگہ ناک کے سوراخوں سے بہت اونچی ہے اور اس مرض کے اندر کلام میں تغیر آتا ہے اور ایسا محسوس ہوا کرتا ہے کہ ناک میں بولتا ہے اور اسکی تحقیق اس طرح ہے کہ کلام میں تغیر نہیں آتا جتنا کہ اس آہ میں جو ناک اور ناس کے بیچ میں ہے سدہ نہ پڑے جیسا اس فصل کے شروع میں ناک کی تشریح میں مذکور ہوا اور ابن سرفیون نے اپنی کتاب میں کہا ہے جب سونگھنے کی حسن باطل ہو جائے دیکھنا چاہیے کہ بیمار اپنی ناک سے بھی بولتا ہے سو اگر یہ بات ہو تو علت مجری میں ہے دماغ میں ہونے پر اگر کام اپنے حال پر ہو تو بیماری کا سبب مصفات میں ہے یا دماغ میں علاج خلط کی لطیفنا و رد دماغ کا تنقیہ کرین اسکے بعد ایسی دوائیں جو خلط کو قطع کر دیں اور لطیف بنا دیں جیسے گلو بنجی پودینہ شحم حنظل بول شترناک میں ٹپکا میں اکیلے اکیلے یا اکٹھے کر کے اور ایسا ہی لطیف دواؤں کو پکا کر نطول کرین اور جب دوا ناک میں ڈالین بیمار کو چاہیے کہ اپنے ناس میں پانی بھر لے اور سر کو پشت کی طرف جھکائے اور زور سے دم کھینچے چھٹی قسم وہ ہے کہ کرب غلیظ ناک کی راہ میں بند ہو جائے اور مصفات سالم رہے اس قسم کی علامت یہ ہے کہ جب بیمار ناک سے اندر کی سانس نکالے سانس وقت سے باہر نکلے اور ناک کا ایک سوراخ ہمیشہ بند رہا کرے علاج پہلے دماغ کا تنقیہ کرین تاکہ وہ مادہ جس سے ریح پیدا ہوتی ہے نکل جائے پھر فلفل اور جنبد شترچہ چھینکین اور کرفس خردل کمون شیخ نام فودنج اور اسی قسم کی محلل چیزیں پانی میں پکا کر اسکے بخار پر انگباب کرین اور تلخ بادام کے روغن میں اسپندا اور تھوری سی فلفل سفید ملا کر ناک میں ٹپکا میں ساتویں قسم وہ ہے کہ دماغ کے مقدم میں سوز مزاج اور ان دونوں بطن میں جو اس میں داہنے اور بائیں واقع ہیں سوز مزاج عارض ہو یا ان دونوں زائدوں میں جو آگہ بویائی یعنی سونگھنے کے آلمین سوز مزاج واقع ہوا اور رازی نے کہا ہے خشم حقیقی یہی ہے اور جانا چاہیے کہ اس قسم میں کلام میں تغیر نہیں آتا اور چاروں سوز مزاجوں کی علامتیں ہم بیان کرتے ہیں سو اگر سوز مزاج حار ہو گرم تپرون کا پہلے ہونا اسپر گواہ ہوگا اور بیمار کو سر کے مقدم میں اور پیشانی میں حرارت معلوم ہوگی پھر اگر مادی ہوگا پکی ہوئی رطوبتیں بھی دماغ میں سے نکلیں گی اور اگر بادی ہوگی رطوبتیں مقدار میں کم ناک میں سے نکل کر اسکا نشان دہی پھر اگر سوز مزاج کے ساتھ امتلا بھی ہوگا بیمار کو دماغ کے مقدم میں گرانی معلوم ہوگی اور اسکی وجہ کہ بار دین رطوبت قلیل المقدار کیوں نکلتی ہے یہ ہے کہ دماغ ضعف کے سبب غذا کم جذب کرتا ہے اور فضلہ کو بالکل دفع کر نیکی قدرت نہیں رکھتا اور یہ قسم کم وقوع میں آیا کرتی ہے اور جو سوز مزاج یا بس ہے وہ اکثر اثرات حادہ بمغفہ سے بعد یعنی جیسے سرسام وغیرہ کے بعد واقع ہوا کرتا ہے اور جو سوز مزاج رطب ہے جو تیسرین رطوبت افزا ایام گذشتہ میں عمل میں آئی ہوگی وہ اسپر گواہ ہوگی اور رطوبت کے آثار جو اب موجود ہیں سادہ ہوں یا مادی ظاہر ہونگے لیکن سافج رطب نہایت کم وقوع میں آیا کرتا ہے علاج اگر سوز مزاج سافج ہو مزاج کی تبدیل میں کوشش کرین فقط اور اگر مادی ہے پہلے مادے کا تنقیہ کرین اسکے بعد تبدیل پر توجہ ہوں اور جن چیزوں سے تبدیل کرتے ہیں وہ شربت پلوغ غذائیں اور نطولات اور ظلیہ اور شمومات اور انکے مانند کہ سبب کے مضاد ہوں جیسا علاج کا قانون ہے اور دواؤں کے استعمال میں دماغ کے مقدم پر زیادہ عنایت مصروف رکھیں کیونکہ وہی علت کا مکان ہے اور جانا چاہیے کہ یہی قسم میں اور اس تشیح میں جو امراض حادہ کے بعد واقع ہو علاج پذیرائی کی طمع کو دور رکھیں مگر یہ کہ بیمار لڑکا ہو اور وہ بھی جملہ نادرات سے ہو فائدہ جو کچھ کہ شارح نے بر سبیل اعتراض لکھا ہے کہ سوز مزاج

حار و بابس تغیر اور تشویش کا سبب ہو سکتا ہے نہ باطل ہونے کا مامل کا مقام ہے چنانچہ داناؤں کے عقول پر پوشیدہ نہیں۔
فصل فساد شہم کے بیان میں یعنی سو گن گھنے میں فساد آجائے اور فساد سے وہ تغیر اور تشویش مراد ہے جو قوت شامہ میں واقع ہو اور اسکو طبی راہ سے
پھر اسے اور اس فساد کی تین قسم ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ حاسہ شہم یعنی قوت شامہ سبب قسم کی بو کو ایک طرح پر ادراک کرے اسکے دو سبب ہیں ایک تو وہ ہے کہ دماغ
کے مقدم میں سور مزاج عارض ہو اور جان لے کہ سور مزاج گرم اور خشک اسوجہ سے کہ قوت شامہ کے افعال کو تغیر اور پریشان کرے یا اس سببے خوشبو یاد ہو
ہمیشہ ادراک کرتی ہے اور حال یہ ہے کہ کوئی چیز موجود نہیں ہوتی اور شاید کہ تشویش کے سبب شامہ کو ایسی کیفیت لاحق ہو کہ خبیثا و ربری چیزوں کو اچھا جانے
اور اچھی خوشبو دار چیزوں سے کراہت کرے مگر سور مزاج بارد اور رطب جب تک ضعیف ہیں فساد یعنی تغیر کا سبب ہو سکتے ہیں اور شامہ ایک ہی بو کو ادراک
کر سکتی ہے خوشبو ہو یا بدبو اگرچہ وہ موجود نہ ہو لیکن اگر یہ دونوں مزاج قوی ہونگے شامہ کو بالکل باطل کرینگے اور شہم کے سبب ہونگے اور کسی قسم کی بو موجود
یا غیر موجود کا ادراک نہوگا اور چاروں سور مزاج کی علامتیں شہم میں مذکور ہو چکین علاج مزاج کی تبدیل کرین اور دوسرا سبب پہلی قسم کا وہ ہے کہ دماغ
کے مقدم میں ایک بڑی خلط آجائے اور شامہ اسکی بو کو احساس کرے پھر اگر یہ خلط مقدار میں بہت ہوگی یا کیفیت فاسدہ قویہ اس میں آگئی ہوگی ہمیشہ شامہ
اسی کو احساس کیا کرتی ہے اور اگر مقدار میں قلیل اور کیفیت میں ضعیف ہو تو اسوقت اس خلط کی بو محسوس نہوگی مگر جب کہ انسان کسی اور چیز کے سو گن گھنے کا
خارج سے قصد کرے اور ظاہر ہے کہ مشموم خارجی یعنی جس چیز کو خارج سے سو گن گھتا ہے اس میں اگرچہ کسی قسم کی بو موجود ہو لیکن شامہ ادراک نہیں کرینگی مگر اسی
خلط کی بو کیونکہ وہی نزدیک ہے اور پاس لگی ہوتی فائدہ خلط کی نوع کو اسکی بو سے پہچان سکتے ہیں مثلاً اگر فاضل اور سنبل کی بو محسوس ہو خلط حار ہے یعنی
گرم اور اگر عفونت کی بو سو گن گھنے میں آتی ہے خلط عفن ہے اور اگر نمی اور تری کی بو کا ادراک ہو خلط سرد ہے اور اگر بوے ترش پاتی جاتی ہے خلط سوداوی علاج
خلط مذکور کو جو ب اور غرغرون کے ساتھ جیسے مناسب ہوں اور جو چیزیں ایسی ہوں دماغ سے پاک کرین دوسری قسم وہ ہے کہ ایک چیز سے مختلف قسم کی
بو تین سو گن گھنے میں آئیں اسکا سبب یہ ہے کہ مواد مختلف الکلیفیت کے سبب سے یعنی جسمیں کئی طرح کی مختلف کیفیتیں ہوں مقدم دماغ کے مزاج میں
اختلاف واقع ہو علاج دماغ کا تنقیہ اور اسکے مزاج کی تعدیل کرین تیسری قسم وہ ہے کہ بعضی بوؤں کو شامہ احساس کرے اور بعضی کو نہ کرے اور اس
تیسری قسم کی دو نوع ہیں پہلی نوع وہ ہے کہ خوشبو دار چیزوں کو ادراک کرے اور بدبو کی چیزوں کو احساس نہ کرے اسکا سبب یہ ہے کہ دماغ کے مقدم میں یا ان
دو زائدوں میں جو سو گن گھنے کے آہ میں مادہ عفنہ آجائے یا ناک کی انتہا میں قرصہ بدبو پیدا ہو جائے اور ایک مدت کے بعد شامہ اس سے اُلفت پکڑ جائے
اور اسکا اثر نہ قبول کرے پھر جو عفونت کے مضاد ہو محسوس ہو اور بدبو کی چیزوں سے شامہ اثر نہ قبول کرے علاج اول دماغ کا تنقیہ کرین اور اگر قرصہ ہو
اسکا تذراک کرین اسکے بعد خوشبو دار تیز چیزیں جیسے مشک اور قرفل اور انکے مانند ہمیشہ سو گن گھ کرین اور ناک میں بھی ڈالین دوسری نوع وہ ہے کہ بدبو
چیزیں محسوس ہوں اور خوشبوؤں کا ادراک نہو اور اسکا سبب یہ ہے کہ دماغ کے مقدم میں یا ان دو زائدوں میں مادہ شیرین طبعی دموی یا بلغمی جمع ہو جائے
اور اسوجہ سے جو پہلی نوع میں بیان کی ہے شامہ اسکی بو کے ادراک سے باز رہے سو اس ضرورت سے بدبو کی چیزیں محسوس ہوں کیونکہ جبکہ ساتھ شامہ
مالوف ہو گئی ہے اس کے مضاد میں اور خوشبو کی چیزوں کا ادراک نہو اسلیہ کہ شامہ افسے خو گرفتہ ہو گئی ہے علاج دماغ کا تنقیہ کرین اور اسکے بعد بدبو کی چیزیں

کہ گرم ہون جیسے جدید سرد اور سبب بیچ اور مر اور جاوشیر اور کندش سوگھیں اور ناک میں پکائیں فائدہ شیخ اور اسکے تابعین کے نزدیک یہ ہے کہ جہاں کہیں کہ
اچھی چیزوں کی بو محسوس ہو اور بری چیزوں کی بو دریافت نہ ہو سکے جدید سرد سوط کرین اور جس جگہ بدبو کا ادراک ہونا کہ میں مشک پکائیں حاصل یہ ہے
کہ صاحب اسباب کا قول شیخ اور اسکے تابعین کے کلام کا مناقض ہے مگر شارح علیہ الرحمۃ نے ان دو قول مختلف کے مطابق کرنے میں ایسا ٹھہرایا ہے کہ
جب تک مزاج عرضی نے خوب قرار نہیں پایا شیخ کے قول پر عمل کرنا چاہیے اور اسکے بعد کہ خوب ٹھہر کر جگہ پکائی وہی تدبیر ہے جو صاحب اسباب نے لکھی چنانچہ
رازی کی بھی وہی رائے ہے

فصل ثور بینی یعنی ناک کی پھنسیاں کبھی ناک کے اندر فضلہ بلغمی یا سوداوی کے سبب پھنسی نکلی آتی ہے اور باطن کی حرارت سے لطیف مادہ تحلیل ہو جاتا ہے
اور باقی غلیظ ہو کر پھرا جاتا ہے اور دم کو مزاحمت کرتا ہے اور ایسا ہی فضول مخاطبہ کے مندرج ہونے میں علاج جیسا مادہ ہو اسی کے موافق
دماغ کا تفتیح کرین پھر پھنسیوں کو نرم کرینکے لیے موم اور روغن انپر لگائیں اور گرم پانی ناک میں ڈالیں تاکہ مادہ تحلیل ہو جائے اور اگر اس تدبیر سے
تحلیل نہ ہونے سے پچھنے لگائیں اگر ممکن ہو اور مرہم کالہ جیسے مرہم اخضر استعمال کرین جب تک کہ بالکل فنا ہو جائے پھر زخم بھرنیکے لیے مرہم
اسفیداج استعمال کرین اور اس مرض کے علاج میں سستی نہ کرنی چاہیے کیونکہ اکثر ناسور ہو جاتا ہے

فصل قروح بینی یعنی ناک کے زخم اور انکی تین قسم ہیں ایک تو وہ ہے کہ تر ہو اور اسکا سبب طوبات فاسد کالہ ہو کرتی ہیں جو دماغ سے اس جگہ اتر
آتی ہیں علاج دماغ کا تفتیح کرین تاکہ جو مادہ مرض کا موجب ہے نکلی جائے اسکے بعد سفیدہ مردار سنگ خرت الفضا سرب سوختہ روغن گل کا مرہم بنا کر
استعمال کرین دوسری وہ ہے کہ خشک ہو اور یہ قسم اکثر ہوا کرتی ہے اور اخلاط سوختہ سے پیدا ہوا کرتی ہے علاج روغن نیلو فراور مرغی اور بٹا کی چربی
ملیں اور مرہم ابیض اور زرد موم روغن بادام تلخ روغن بنفشہ مغز ساق گاؤ کی قیر و طی بنا کر بیدانہ کے لعاب میں ملا کر استعمال کرین یعنی موم کو روغن
میں پکا کر اور تھوڑا سا لعاب مذکور اس میں ڈال کر خوب ملا کر تیسری وہ ہے کہ قرح میں بہت مدت گزرنے سے یا طوبات بدبو کے سبب عفونت آ جائے
علاج خربق سفید اور خرف برابر پیکر ناک میں پھونکیں اسکے بعد سرکہ انگوری سے زخم کو دھوئیں ردو بار یک پیکر ناک میں پھونکیں یہاں تک کہ سب میل پاک
ہو جائے اسکے بعد خشک کر نیوالی دوائیں استعمال کرین فقط

فصل رعا ف کے بیان بینی یعنی ناک میں سے خون نکل آنا جسکو نکسیر بولتے ہیں اور اس مرض کے سبب کے موافق تین قسم ہیں ایک وہ ہے کہ بجانی
ہو اسکی علامت یہ ہے کہ امراض حادہ میں اور گرم تپوں میں اور بجران کے دنوں میں جنکو ایام باجوری کہتے ہیں پیدا ہو اس قسم کی رعا ف کو بند کرنا چاہیے
کیونکہ مرض کا مادہ مندفع ہوتا ہے لیکن جب کہ خون کا بہنا افراط کو پہنچے اور خوف ہو کہ قوت ساقط ہوگی ایسے وقت میں بند کرنا واجب ہے اور بند کرینی
تدبیر اگلی قسموں میں تفصیل آئیگی دوسری وہ ہے کہ خون میں تیزی آ جائے اس سببے بار یک رگیں جو ناک کے اندر واقع ہیں انکا ٹھہر کھلی جائے اسکی علامت
یہ ہے کہ صفر کا غلبہ پایا جائے اور خون تھوڑا تھوڑا نکلے اور نہایت رقیق ہو علاج قوت کے ساقط ہونیسے پہلے اس ہاتھ سے رگ قیصال کھولیں جو اس ہاتھ
کے مقابل ہے جس طرف سے خون آتا ہے اور مناسب ہے کہ فصہ بار یک کھولیں اور خون کو کئی دفعہ میں نکالیں کیونکہ اس قسم کے معالجات سے غرض یہی

ہو کہ جانب مخالف میں خون کو جذب کریں اور قوت بھی باقی رہے اور بعضوں کے نزدیک یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی فصد فاح کھولنی چاہیے اور ایک بارگی بہت سا خون نکالنا چاہیے یہاں تک کہ غشی پڑے اور خون میں سردی اور غلظت آنے کے سبب رعان منقطع ہو جائے اور یہ بات پوشیدہ نہیں کہ خون ان فراط سے نکالنا اور غشی کو ضرور لے آنا اس وقت جائز ہے کہ دوسری تدبیر نفع نہ دے اور فصد کو تنگ لینا اور خون کو دفعات میں نکالنا مفید نہ آئے اور حاصل کلام پینے کی چیزیں اور غذائیں اور ان کے سوا جو چیزیں کہ خون کی تیزی اور گرمی کو بجھائیں استعمال کریں مثلاً شربت کہ شربت عذاب شربت ریاس پلاٹین اور طوفیشیل اور بنج مسور مقشر کے ساتھ کھلائیں اور ٹھنڈا پانی سادہ سرپرگرائین اور اسین غوطہ بھی لگائیں اور ناک میں کھینچ لین اور گلاب صندل کا فوریشیانی پر طلا کریں اور جاننا چاہیے کہ با دروج کا پانی ناک میں ڈالنا رعان کو بالخاصیت بند کرتا ہے اور ایسا ہی پودینہ اور گدھے کی لید کا پانی تھوڑے سے کافور کے ساتھ اور ایسا ہی ماز اور دھنیہ اور چکی کی گرد یعنی جھاڑن کنڈرا یو ادم الاخوین پشکری باریک پس لین جب غبار سی ہو جائیں رہنے دین اور ایک بتی کا غذا کپڑے کی بنا کر اسکو گدھے کی لید کے پانی میں یا بیضے کی سفیدی میں بھر لین پھر دو اون مذکورہ میں بھر کر ناک میں رکھیں اور ممکن ہے کہ ان بیسی ہونی دو اون کو نلکی سے ناک میں پھونکیں اور اگر کڑی کا جالایا ہی میں بھلو کر اور چکی کی گرد اسپر ڈال کر ناک میں رکھیں جلد نکسیر کو بند کر دیتا ہے اور گدھے کی لید کا پانی اکیلا ہی ناک میں ٹپکانا مجرب ہے اور بازو اور ران کو باندھنا اور ملنا اور ایسا ہی دونوں کان اور دونوں خصیوں اور دونوں چھاتیوں کا باندھنا اور ملنا رعان کے بند کرنے میں کامل اثر رکھتا ہے لیکن ایسا باندھنا چاہیے کہ درد معلوم ہو اور گدی پر شاخ اور بارے کھینچنے مفید ہیں اور اگر جگر کی طرف کے نتھنے سے خون بہتا ہو جگر پر شاخیں اور بارے لگانا مفید ہے اور اگر تلی کی طرف کے نتھنے میں آفت ہو تلی پر لگانا فائدہ مند ہے فائدہ جالینوس اور ابن رافون کے نزدیک بازو اور ران کو باندھنے کی کیفیت اس طرح ہے کہ ہاتھ کو بغل سے لیکر ہتھیلی تک اور پاؤں کو چڑھوں سے لگا کر قدم تک سب کا سب باندھنا چاہیے اور بغل اور ران کی جڑ سے باندھنا شروع کریں اور رازی کہتا ہے کہ اس طرح باندھنا بڑی خطا کی بات ہے بلکہ عضو کی جڑ کو باندھ دین مثلاً بازو کو بغل کے نزدیک اور پاؤں کو چڑھے سے ملا کر باندھیں فقط اور پیچھے کی طرف سے انکو اس طرح چھوڑ دین اس لیے کہ اس طرف خون کھنچ کر پیچھے آئے اور جگہ پائے اگر عضو تمام بندھا ہوگا اما لہ میں نقصان رہیگا یعنی مادہ اچھی طرح نہ آتر گیا اور ممکن ہے کہ جب نپائے پلٹ جائے اور بڑی آفت میں ڈالے بہر تقدیر اگر بدن میں خون کا امتلا ہو یعنی خون بھر رہا ہو البتہ رازی کا قول اختیار کرنا چاہیے تیسرے وہ ہے کہ جو رگین اور شریانیں کہ دماغ کے پیچھے کی غشا میں جس کا نام شبکیہ اور مشیمہ ہے واقع ہیں خون کے امتلا کی شدت سے کھل جائیں اور رعان پیدا ہو اس قسم کی علامت یہ ہے کہ اول صداع شدید حادث ہو اور منہ اور آنکھ میں سُرخی ظاہر ہو اسکے بعد رعان عارض ہو اور جاننا چاہیے کہ جب خون کو درنکلے اور رقیق اور سرخ خالص اور گرم ہو جان سکتے ہیں کہ شریانی ہو اب جان لے کہ یہ نکسیر مرض حادث کے پیچھے یا سقط یا ضربہ کے بعد جسمیں رگین پھٹ جائیں اکثر عارض ہو کرتی ہے اور سقطی اور ضربی میں دماغ میں فساد آنے کے اعراض جیسے سرسام اور دو اور اور سکتے اور سبات بھی رعان کو لازم ہوا کرتی ہیں اور شاید کہ افعی کے کاٹنے سے خون میں جوش اور تیزی آکر اس قسم کی رعان پیدا ہو علاج اکال دوائیں یعنی جو چیزیں کہ گوشت کو کھا جاتی ہیں اور عضو کو جلا دیتی ہیں اور خشک کر کے کھڑک باندھ دیتی ہیں جیسے زاج اور زنجار اور ان کے باندھنا اس جگہ میں استعمال کریں شاید کہ بند ہو جائے شیخ نے کہا ان چیزوں کے استعمال میں احتیاط واجب ہے لہذا ایسی چیزیں کھڑک باندھ کر

ہیں جب وہ گر جاتی ہے پہلے سے بہت بری قسم کی رعاف کھینچ لاتا ہے اور رازی نے کہا کہ میرے گمان میں یہ آتا ہے کہ اس علاج سے اسی رعاف میں فلاح ہوتی ہے جو رگون کے کھل جانے سے اور شاید اسکی فلاح رگون کے کھلنے میں بھی تب ہو کہ بہت سا خون نکل جائے جس سے بیمار کو غشی آنے فائدہ کبھی دماغ کے امراض میں نکیسر نکالنے کی احتیاج پڑا کرتی ہے اسکی تدبیر یہ ہے کہ کندش موزج فریون کوٹ کر بیل کی تہی میں ملائیں اور شیاف بنا کر ناک میں رکھیں اور تقدیر میں نے اس کام کے لیے ایک آلہ بنایا ہے اگر چاہیں اس کو کام میں لائیں فصل بخار لائف کے بیان میں یعنی ناک میں سے بدبو آنا اس مرض کے تین سبب ہیں ایک یہ ہے کہ بواسیر متعفن یا پُرانا قرعہ متعفن ناک کے اندر ہو چکا علاج مفصل بیان ہو چکا دوسرے یہ کہ بخارات بدبو سینے کے نواح سے یا پھلپھڑے کے اطراف سے یا معدے سے چڑھ کر حلق اور نالو میں جمع ہو جائیں اور ان دو سو راح کی راہ سے جو ناک میں سے سُندھ کی انتہا میں پہنچے ہیں ناک کی طرف نفوذ کریں علاج اس بات کی تلاش کریں کہ غلط متعفن جسمین سے بخارات اُٹھتے ہیں کون سے عضو میں ہے پھر اس عضو کا تنقیہ کریں اور جب اس خلط کا جو بیماری کا مادہ ہے تنقیہ کر چکیں بدبو کے بدلنے کے لیے جو ناک میں ٹھہر گئی ہے شراب ریحانی ناک میں کھینچیں اور سنبل سعد و اکیلے اکیلے یا سب کٹھے باریک پسکر ناک میں پھونکیں اور ممکن ہے کہ ان دو اودن کو شراب میں ملائیں اور بتی بنا کر ناک میں رکھیں فائدہ شراب ریحانی صرف شراب خوشبودار کہتے ہیں اور اسکی ترکیب یہ ہے کہ قرفن حافل اور چینی جو تری و بارنگ اور ایک نسخہ میں بجائے بارنگ گاوزبان ہو باد رنجبویہ تھیلی میں ڈال کر شیرہ انگور کی شکل میں ڈال دین جب تک کہ خوشبودار ہو جائے تیسرے یہ کہ رطوبت بدبو تمام دماغ میں یا اس کے مقدم میں یا اس جگہ جو ناک سے متصل ہے جمع ہو جائے اور اسکی جو ناک کی طرف آئے علاج دماغ کے تنقیہ کے واسطے تنقیہ کر نیوالی گولیان اور ایارجات دین اس کے بعد سلجین بزوری اور زیرہ خردل یعنی رائی کے جھاگ سے غرغہ کریں تاکہ جلا کرے اور رطوبات بدبو کو قطع کرے اس کے بعد سنبل قرفن گل سرخ شراب میں پکا کر غرغہ کریں اور اس کے بعد خوشبو کی چیزیں جن کا فکر آیا ہے یعنی سنبل وغیرہ باریک پسکر ناک میں پھونکیں فصل رض لائف یعنی ناک کٹ جانی اور رض اور انگسار کے لفظ کے بولنے کی تحقیق انگسار الاذن میں مذکور ہے علاج اگر کوٹنگی خفیف ہو موٹی سانی ناک میں ڈال کر اونچ نیچ کو برابر کریں اور باہر کی طرف سے بھی ہاتھ سے سنوار دین یہاں تک کہ اصلی صورت پر آجائے پھر ایلو انفاث اقا قیام باریک پسکر بارنگ کے لعاب میں گوندھ کر اور کاغذ پر لگا کر ناک کے اوپر چپا دین اور اگر کوفت شدید ہو چکی ہو اور ناک کا غضروف بھی ٹوٹ گیا ہو فصد جلد کھولنی چاہیے اور مادے کو اس طرف سے پھیر دین تا دم کا خوف نہ رہے اور دماغ کے مزاج کی حفاظت کے لیے طلا اور ضماد سر پر استعمال کریں تاکہ ایسا نہ ہو کہ زبرد کے درد کی بہت سے دماغ میں حرارت آئے اور سرسام کی نوبت پہنچے اور جب دے کو اتار چکیں اور دماغ کے مزاج کی حفاظت سے فارغ ہوں ناک کے درست اور برابر کرنے کے واسطے وہ آلہ جس کا مقلح الرحم نام ہے ناک میں ڈالیں اور آہستہ آہستہ پھر آہستہ آہستہ ناک کے اجزا جو اندر کی طرف گر پڑے ہیں اپنی جگہ پر پھر آجائیں اس کے بعد ایک باریک لکڑی لیکر اس کے اوپر کپڑا لپیٹ کر بتی کی صورت بنا لیں اور اس بتی کو اتنا موٹا بنا لیں کہ ناک کے چون کے برابر رہے پھر اقا قیام اور نفاث اس پر طلا کر کے ناک میں رکھ دین اور جب ناک میں بتی رکھ چکیں تب ناک کے اجزا کو باہر سے بھی ہاتھ سے درست کر دین اور جب تک کہ اچھی ہو جائے بتی کو ناک میں رکھے رہیں اور جو نسا طلا کوفت خفیف میں بیان کیا ہے ناک کے اوپر بھی استعمال

کرین فائدہ شائد بہت مدت تک ناک میں تہی رکھنے کے سبب ناک کے بند ہونے سے سانس میں تنگی آجائے اور اس سبب بیمار گھبرائے سو بہتر یہ ہے کہ سیسے یا تانبے کی نلکی بنا کر یا پر کی بڑ لیکر اس نلکی پر یا پر کی بڑ پر کپڑا لپیٹ دین اور جبرکی دوائیں یعنی جو دوائیں ٹوٹے ہوئے کو چڑتی ہیں اسپر طلا کر کے کام میں لائیں تاکہ جو بات چاہتے ہیں وہ بھی حاصل رہے اور نلکی اور پر کی بڑ کے سوراخ کے سبب سے سانس فراغت سے آسکے۔

فصل عطاس کے بیان میں یعنی چھینک بہت آنا جان لے کہ چھینک دماغ کی واسطے ایسی ہے جیسے کھانسی پھیپھڑے کے لیے اور اسکا سبب خارجی ہو یا داخلی اور چھینک اگرچہ اسوجہ سے کہ دماغ سے ایذا کی چیز دفع ہوتی ہے اس کے حفظ کا موجب ہے لیکن اسکی زیادتی بہت سی آفتوں کا باعث ہے اس لیے واسطے شارج کتا ہے کہ بہت دفعہ رعاف شدید کو جوش میں لاتی ہے اور بسا اوقات تپوں میں اور اسید طرح کی بیماریوں میں اس حد کو پہنچتی ہے کہ قوت کو گرا دیتی ہے خصوصاً زکام کے شروع میں اور تپوں کی ابتدا میں اور اس شخص کو کہ اس کے دماغ کا گرم ہونا مناسب نہیں اور جس شخص کے سینے میں مادہ بہت ہو اور جسکی ناک سے خون بہت نکلے نقصان رکھتی ہے لیکن تین شخصوں کو چھینک فائدہ رکھتی ہے ایک تو اس شخص کو جس کے سینے میں تھوڑا بخار یا ریح یا خلط خفیف موجود ہو دوسرے اسکو جس کے دماغ میں پکا مادہ ہو اسی سبب زکام کے آخر میں خوب ہے اور اگرچہ مادہ غلیظ اور بہت

ہو جب پکا ہو اور چھینک آئے دماغ کے قوی ہونے کی دلیل ہے اس لیے اسوجہ سے موت کے نزدیک چھینک نہیں آیا کرتی کیونکہ دماغ ضعیف ہو جاتا ہے تیسرے عورتوں کے لیے جتنے کی وقت بچہ کو اور شیمہ کو باہر نکلنے پر مدد کرتی ہے علاج جسوقت کہ چھینک حد سے بڑھ جائے اور ضرورت نہو اور

رد کنا چاہیں روغن گل خوشبودار اور روغن میدناک میں کھنچیں اور نیگم ٹھیا پانی سر پر ڈالیں اور نیگم روغن کانوں میں اور کانوں کی بڑ میں طین اور گرم حریرہ پین یا ترکیہ گرم کر کے گدی کے تنچے رکھیں اور ہاتھ اور پاؤں آنکھیں اور کان اور تالو طین اور حکم کرین کہ بستر پر لیٹ کر روٹھیں بدلے اور فکر کرنا اور کاموں میں مشغول ہونا اور اسپر صبر کرنا اور سب سو گھننا چھینک کے روکنے میں مدد کرتے ہیں اور لازم ہے کہ دھوئیں اور غبار سے اور آگ سے

سوا چھینک کے انکا باعث ہیں برہیز کرین فائدہ اگر چھوٹے بچے کو چھینکیں آتی ہوں بکری کا گردہ آگ کے اوپر بھونیں اور جو پانی اس میں سے

ٹپکے اسکو لیکر بچے کی ناک کے اندر طین یا ناک میں پکائیں

فصل جفاف الانف کے بیان میں یعنی ناک میں خشکی ہونی جان لے کہ ناک کی خشکی کے تین سبب ہیں ایک تو شدت کی حرارت جیسا تپ محرقہ میں عارض ہوا کرتی ہے دوسرے شدت کی خشکی کہ رطوبت کو فنا کرے جیسا تپ دق میں ہوا کرتی ہے تیسرے چھینک اور خلط ناک کے اندر چھلکا اسی جگہ ہوا کی گرمی سے خشک ہو جائے اور راہ بند ہونے کے سبب رطوبت جو دماغ سے اترتی ہے اور ناک کو تر رکھتی ہے نہ آئے اس ضرورت سے خشکی پیدا ہو

علاج جسکا سبب حرارت ہو ترید کی سرد دوائیں پلائیں اور سرد روغن ناک میں ڈالیں اور طلا اور ضماد اور غذاؤں میں سے جو سرد تر ہوں کام میں لائیں اور جسکا سبب یوست ہو رطوبت پہنچانے کے لیے تردوائیں استعمال کرین اور تر روغن ناک میں ڈالیں اور لیسان سے دودھ پشینی پر دوہیں اور جو قسم ناک کی راہ میں خلط چٹ جانے سے عارض ہو روغن اور لعابوں کے ڈالنے سے اور جو چیزیں رطوبت پیدا کرتی ہیں انکے پینے سے اسکو نرم

کرین جب خلط مذکور میں نکلنے کی استعداد آجائے پھر اسکو غرغرون سے اور نطول اور نسوق سے نکالیں

فصل حکمہ الالف کے بیان میں یعنی ناک میں خارش کا پیدا ہونا جانتا چاہیے کہ ناک کی خارش کی دو قسم ہیں ایک تو وہ ہے کہ جب سردی ہو آدمی کی ناک میں جاتے تباہ میں اور دماغ میں تیزی اور سوزش معلوم ہو اور آنسو نکل آئیں اور آنسو نکل آئیں کا سبب یہ ہے کہ سوزش اور جلن کے الم سے دماغ گرم ہو جاتا ہے اور رطوبات گرم ہو کر آنسو میں نکلتے ہیں مگر سردی ہوا کے ناک میں جلیسے اس وقت خارش پیدا ہوا کرتی ہے کہ تیز خلطیں دماغ کے بطون میں جمع ہوں اور تیز بخارے آئیں سے نکل کر ناک کی راہ سے باہر آئیں پھر جب وقت ٹھنڈی ہوا ناک میں جائے اس وجہ سے کہ ہوا کی سردی آنکھوں کو تپتی ہو ناک میں بند ہو جاتا اور شدت کی جلن پیدا کرین اور کبھی مادہ دماغ میں نہیں ہوا کرتا بلکہ دوسری جگہ میں ہوا کرتا ہے اور وہاں سے بخارات چڑھ کر بسطرح پر کہ بیان کیا ہے خارش پیدا کرتے ہیں علاج کھانے اور پینے کی چیزوں سے دماغ اور بدن کے مزاج کی اصلاح کرین اور اس خلط کو تنقیہ کی دواؤں سے نکال دین اور تنقیہ کے بعد صندل اور گلاب و رردغن گل کا خلط بنا کر سوکھیں اور جہاں کہیں بدن سے انجری پڑھیں اور طریقل کشنیری سب چیزوں سے زیادہ فائدہ مند ہو دوسرے یہ کہ ناک کی خارش اور جلن ٹھنڈی ہوا کے ناک میں جلنے پر موقوف نہو اور اس قسم کا سبب یا تو زلہ تیز اور زکام تیز ہو یا پھنسیاں یا کسیر کا مقدمہ یا چیچک کا مقدمہ اور یہ اس وقت زائل ہو کہ سبب ازل ہو چکے اسکے موافق تدارک کرین لیکن جہاں کہیں کسیر کا مقدمہ یعنی اسکے آئینگی علامت ہو اور چہرے میں سرخی اور آنکھوں کے آگے بجلی کی سی چمک محسوس ہو رگ قبضال کو لین

فصل جو چیز کہ ناک میں گھس جائے اور وہ رہ جائے اسکے نکلنے کی تدبیر چاہیے کہ جو دوائیں چھینک لانیوالی ہیں جیسے پھلکی اور سفید کنگلی اور سیاہ مرچ اور چند پیدا و رانی کوٹ اور چھاگر مرغ کے پر سے اٹھا کر ناک میں داخل کرین یا نلکی سے پھونک دین اور دوسرے سوراخ کو جو خالی ہو بند کر لین اور منہ کی طرف سے سانس لین تاکہ جب وقت چھینک آئے چھینک کی قوت سے وہ چیز باہر جا پڑے اور جنگلی سداب اور عاقرقرا اور ایلو ابھی چھینک لے آتے ہیں اور پوشیدہ نہیں کہ بعضی جگہ چھینک لانیکی حاجت ہو کرتی ہے مگر گرم مزاج والے کو ان گرم چیزوں سے پرہیز کرنا بہتر ہے فائدہ ہر چند کہ نزلہ اور زکام کا بیان اس مقام کے مناسب تھا لیکن صاحب اسباب کے اتباع کے سبب کے امراض میں فصلوں کے آخر میں اختلاج اور فیوجج کے ذکر کے بعد بیان کیا

باب پانچواں زبان اور منہ کی بیماریوں کے بیان میں

اور ہر ایک کا بیان جدی فصل میں کیا جائیگا اور منہ کی راہ کہ غذا کے آلات میں سے پہلا عضو ہے اسکا فائدہ ظاہر ہے اور زبان سفید گوشت سے اور شریانوں و رگوں اور رگوں و رشریانوں کے خون کے سبب آئیں سرخی ہو اور زبان کی جڑ میں گوشت غدوی کا ایک ٹکڑا ہے کہ لعاب اور منہ کا پانی آئیں سے نکلتا ہے اور زبان کو تر رکھتا ہے اور کھانسی چیزوں میں طاقتور ہے اور زبان کی اگرچہ دو شاخ ہیں مگر اس سبب کہ ایک ہی غلاف میں ہیں البتہ ایک ہی نظر آتی ہے اور زبان کی منفعت ظاہر ہے کہ آدمی کا راز اسی کے سبب سے ہر شخص پر ظاہر ہوتا اور کھلتا ہے فصل ورم اللسان یعنی زبان کا تھامس زبان کے ورم کی چار قسم ہیں ایک وہ کہ خونی ہوا سکی علامت زبان کی سرخی اور نیلا پن اور درد کھنچاؤ کے ساتھ آئیں معلوم ہونا اور تھوڑا تھوڑا عابنا علاج ضد کرین اور جو شانڈے اور خیسانڈے سے جو مناسب ہوں طبیعت کو نرم کرین اور اگر ورم کے بڑے ہوئیے مری کا راستہ بند ہو جائے اور کوئی چیز نہ اتر سکے طبیعت نرم کرینکے لیے نرم حقنہ کام میں لائیں اور نرم کرینکے بعد مادے کو ہٹا

لیے کا ہو اور کاسنی اور کو کا پھوڑا ہو پانی لیکر اور اس طرح کی جو چیزیں سرد اور قابض ہوں اُن سے غرغہ کریں اور اس طرح اُنہیں چیزوں کے پانی میں کپڑا بھگو کر زبان پر رکھیں اور جب ابتدا کا نانا گذر چکے کا کینج کا پانی اور کرب کا پانی السی کے لعاب میں ملا کر استعمال کریں اور جب مرض گھٹنے لگے باونہ کللیں بنفشہ کے جو شاخے میں اٹھاس کا پانی ملا کر غرغہ کریں اور غذاؤں اور شربتوں سے خون کی رعایت کرتے رہیں دوسرے وہ ہے کہ صفراوی ہوا اسکی علامت ہے کہ زبان زرد ہو اور جلن کی شدت اور شاید کہ ساری زبان پر پھنسیاں نکل آئیں علاج جو کچھ کہ خونی میں بیان کیا ہے صفراوی میں بھی وہی استعمال کریں مگر فصد کہ اس قسم میں فائدہ مند نہیں کیونکہ خون رطوبت کے سبب سے صفرا کی تیزی کو دباتا ہے اسکی نکلنے سے تیزی اور سوزش بڑھ جائیگی تیسرے طبعی اسکی علامت زبان میں سفیدی اور لعاب کثرت سے ہونا علاج جس حلقے میں تیزی کم ہو اور جو مطبوخ کہ مناسب ہو اُن سے طبیعت کو نرم کریں اور تنقیہ کے بعد ایارح فیقرا سے غرغہ کریں اور صرف شہد ہی یا صغیر اور ایارح کے ساتھ ملا کر زبان پر طین اور عجون مشرودیطوس اور سلینٹا اور سبزیوں کا ملنا کامل نفع دیتا ہے جو تھوڑا سا اسکی علامت زبان میں سیاہی اور اسکی پوست میں خشکی اور منہ کا لعاب بہت کم ہونا علاج تنقیہ کے لیے مطبوخ اقیموم پلائین اور تنقیہ کے بعد انجیر مٹیسی پکا کر روغن بنفشہ اور شہد اٹھاس کا شیرہ ملا کر غرغہ کریں اور کاسنی اور کشنیر سبز کا پھوڑا ہو پانی اکثر منہ میں رکھنا چاہیے تاکہ گرم دواؤں کے استعمال سے مادے کی تیزی نہ بڑھے اور سرطان نہ ہو جائے فائدہ اور ممکن ہے کہ زہر دار چیزوں کا کھانا جیسے افیون اور فطر زبان میں ورم پیدا کرے اور اسکا علاج کما کے آخر میں باب تدارک سموم میں بیان کیا جائیگا اور فطر فاکے کسرہ سے ساروغ ہو اور کماۃ اور کلاہ باران بھی کہتے ہیں اور ہندی میں کنجھی بولتے ہیں اور اسکی قسمیں بہت ہیں انہیں سب سے بڑی قسم فطر ہو اور جان لے کہ جس سور مزاج سے ورم کی نوبت ہو پنے اسکا ویسا ہی تدارک کریں جیسا اسکا سبب ہو مثلاً اگر دموی ہو فصد کھولیں اور بارنگ کے پانی اور سرکہ اور گلاب سے کلیان کریں اور روغن بنفشہ اور روغن بادام روغن نیلوفا اور کافور منہ میں لیں اور اس طرح جیسا سبب ہو اسکی مطابق موافق چیزوں سے علاج کر سکتے ہیں اور جو سور مزاج کہ سادہ ہو اس میں تنقیہ کی احتیاج نہیں تعدیل کفایت کرتی ہے

فصل بطلان ذوق اور فساد ذوق یعنی ذائقہ کا بالکل بگڑنا یا اس میں تغیر آنا اور ہم ان دونوں کو جدی جدی فصل میں بیان کرتے ہیں پہلی قسم ذائقہ کے باطل ہونے میں اور باطل ہونا اس طرح ہے کہ بالکل مزہ معلوم نہ ہو اور یہ باطل ہونا کبھی اس وجہ کو پہنچتا ہے کہ سردی اور گرمی میں امتیاز نہ کر سکے یعنی زبان کی حس لمس میں فتور پڑ جائے اور یہ بات پوشیدہ نہیں کہ سردی اور گرمی کا قوت لمس کے ساتھ تعلق ہے اور اس مرض کا سبب یہ ہے کہ عصب حساسہ نرم جو زبان پر اور منہ کے سطح پر پھیرا ہوا ہے اس میں رطوبت فضلی جمع ہو جائے اور پھا اسکو پی جائے پھر قوت ذائقہ کے نفوذ کے راستے بند ہو جائیں اور پٹھے کے پینے اور نہ پینے سے ورم اور استرخار رطوبی میں ق کر سکتے ہیں علاج مار الاصول پلائین تاکہ فضولن میں لطافت اور نضج آئے اسکی بعد ایارح فیقرا اور جب قویا سے دماغ کو پاک کریں اور ایسا ہی عاقر قرحاموینج خردل پکا کر غرغہ کریں اور جانا چاہیے کہ جو کچھ گرم چیزوں کا استعمال بیان کیا ہے اس وقت ہے کہ مزاج میں گرمی نہ ہو اور اگر مزاج میں گرمی ہو سکنجبین عنصلی اور ترنجبین پلائین اور ریاس اور گل سرخ پکا کر اسکی پے ہوے پانی میں سکنجبین یا ترنجبین یا آبکار ملا کر غرغہ کریں دوسری قسم ذائقہ میں فساد آنا اس سے یہ مراد ہے کہ ذائقہ میں تغیر آجائے اور ذائقہ کا تغیر دو طرح پر ہے ایک وہ ہے کہ جتنی قسم کے مزے ہیں ان میں سے کوئی مزہ محسوس ہو اور اس بات کے کہ کسی چیز کو چکھیں دوسرے وہ ہے کہ جب کسی چیز کو چکھیں اس چیز کے مزے کے خلاف ایک اور مزہ معلوم ہو اور یہ ظاہر ہے کہ پہلی میں سبب ہی ہے اور

دوسری میں ضعیف کیونکہ اگر سبب قوی ہو تو ذائقہ ہمیشہ اسی خلط کے مزے کو ادراک کرتی ہے اور اگر ضعیف ہو تو اس کے مزے کو احساس نہیں کرتی مگر جبکہ کوئی چیز چکھنے میں آئے کیونکہ اس لیے کہ چکھنے کی وقت طبیعت کی رغبت سے ذائقہ متوجہ ہوتی ہے اور اس وجہ سے کہ وہ خلط جو اس بیماری کا سبب ہے اسکے اجزاء میں موجود ہر اسکے مزے کے سوا اور کا ادراک نہیں کرتی مثلاً اگر سبب صغیر ہو اور قوی ہو تو ہمیشہ کڑوا کرے اور اگر ضعیف ہو تلخی محسوس نہوگی مگر جب کہ کوئی چیز چکھنے میں اور کھانے میں آئے اگرچہ وہ چیز میٹھی ہو اور دوسرے انواع کو بھی اسی پر قیاس کر لیں اور جس قسم کا مزہ ہو کر آیا ہو اس سے سبب کی نوع کو پہچان سکتے ہیں چنانچہ تلخی صغیر پر دلالت کرتی ہے اور بیٹھاپن خون پر یا ٹھٹھے بلغم پر اور ترشی کٹھے بلغم پر یا سودا پر اور نیکیں ہونا کھاری بلغم پر دلالت کرتا ہے علاج جیسا مادہ غالب ہو اسکے موافق بدن کا تنقیہ کریں اسکے بعد دماغ اور منہ اور زبان کو غرغون کے استعمال سے پاک کریں جیسے مناسب ہوں۔

فصل ثقل اللسان یعنی زبان بھاری ہو جانا اور وہ اس طرح ہو کر آیا ہے کہ کلام میں تغیر پڑے اور اچھی طرح حروف ادا نہ ہو سکیں اور اس مرض کی سبب کے موافق آٹھ قسم ہیں ایک وہ ہے کہ زبان کے عضلات میں سورمزاج بہت گرم واقع ہو اور زبان کے طو بات کو خشک کر دے پھر تشنج استفراغی عارض ہو اور یہ ظاہر ہے کہ کلام کی قدرت رکھنا اور حروف کو پورا فصاحت سے ادا کرنا ہی ہو سکتا ہے کہ زبان کے طول اور عرض میں اعتدال ہو اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ زبان دُبلی ہو جائے اور کھنچ جائے اور پہلے تیر تین گز چکی ہوں علاج ہر چند کہ اس مرض کا زائل کرنا ممکن نہیں جیسا تشنج استفراغی عام میں بیان کر چکے لیکن اس لیے کہ کسی بڑی آفت میں نہ پڑے واجب ہے کہ مرطب چیزیں جیسے روغن بنفشہ روغن کدو روغن بادام شیرین اور تخم کنوچہ بہدانہ تخم خطمی کالعب اور مرغیوں کی اور بطل کی چربی استعمال کریں اور مرطبات مذکورہ کے استعمال کا یہ طریق ہے کہ منہ میں لیں اور غرغہ کریں اور زبان پر لیں اور سر پڑالیں اور گردن اور قفون پر اور کانوں کی جڑ پر لیں دوسری وہ ہے کہ فالج یعنی استرخا خاص کر زبان میں ہی عارض ہو اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ جن اعضا میں جس حرکت دماغ سے آتی ہو ان کے حواس اور حرکات درست اور سالم ہوں کیونکہ علت فقط زبان میں ہی علاج پہلے دماغ کا تنقیہ کریں اور اسکے بعد نفلل نو شادر خردل عاقرق حاصہ توبرہ نک زبان پر اچھی طرح لیں اور انھیں دُادن کے جوشاندے سے غرغہ بھی کریں اور دونوں جیڑوں پر کانکی جڑ کے نزدیک دماغ دین تیسری یہ کہ زبان میں دماغ کی شرکت سے استرخا پیدا ہو اور اسکی علامت حواس میں کدورت اور حرکات میں سُستی اور زبان میں دُھیلا پن اور لعاب کا بہنا ہے پھر اگر استرخا قوی ہوگا بیمار کلام نہ کر سکیگا اور اگر استرخا ضعیف ہو کلام میں تغیر اور لگنت پیدا ہوگی علاج جو کچھ کہ فالج عام میں بیان کیا ہے کام میں لائیں اور موافق دوا میں زبان پر لیں اور غرغہ کریں چوتھی یہ کہ رطوبت غلیظہ زبان میں جمع ہو کر تشنج استلائی یعنی تمد پیدا کرے اس قسم کی علامت یہ ہے کہ زبان بھاری ہو جائے اور ارادہ کے موافق دشواری سے حرکت کرے مگر بے ارادہ اسکی حرکت پیچھے کی طرف ضروری ہوگی اس سبب کہ اسکا میل طبعی جو مادے کے بوجھ سے ترہ گیا ہے تحریک ارادی سے مقادمت کرتا ہے اور اسکو مانع آتا ہے پھر اگر تمد مبداء کی طرف ہوگا اسکا نشان یہ ہے کہ زبان چھوٹی اور موٹی ہو جائیگی اور اگر مبداء کے خلاف کی طرف ہو اسکی یہ علامت ہے کہ زبان بڑھ کر دراز ہو جائیگی علاج پہلے دماغ کا تنقیہ جو بوا وریا جات اور تنقیہ کر نیو اسے غرغون سے کریں اسکے بعد روغن شبت روغن بابونہ سے غرغہ کریں تاکہ مادہ تحلیل ہو اور عضو میں نرمی آئے اور اس طرح سر کے پیچھے گدی پر جس جگہ سے کہ زبان کا حرکت دنیو الا پٹھا نکلا ہے گرم پانی ڈالیں تاکہ پیچھے کو نرم کر دے

اور مادے کو رطوبت پہنچی کر نکلنے کے لیے اناہہ کرے اور روعن خستہ زرد آلو زبان پر ملین اور منہ میں رکھیں تاکہ مادہ خاص اسی عضو سے تحلیل ہو جائے پانچویں وہ ہے کہ نقل اللسان اور تغیر کلام سرسام کے بعد یا اس برسام کے بعد جس سے سرسام کی نوبت پہنچے پیدا ہوا اور دماغ کے ورم کے بعد اس کے پیدا ہونیکا یہ سبب ہے کہ دماغ میں سے فضلے جو ان کے طریق پر تپون کی طرف منقطع ہوں علاج جو اس قسم میں سے پرانی ہو جاتی ہے علاج پذیر نہیں ہوا کرتی چنانچہ رازی نے فاخر میں لیسا ہی کہا ہے مگر جو مرض کہ تھوڑی مدت کا ہو اور پرانا نہ ہو اسکی تدبیر یہ ہے کہ جو چیز لعاب بخالتی ہو اور مادہ غلیظ کو دفع کرتی ہو زبان پر ملین جیسے نمک اندرانی اور نو سادر اور انکے مانند چھٹی وہ ہے کہ جو رباط زبان کے پیچھے واقع ہو اسکے چھوٹے ہونیکے سبب زبان میں گرانی ہو اور اس رباط کی کوتاہی یا تو خلتی اور پیدائشی ہو اگر فی ہوا اس جگہ قویہ پڑے اور جب بھر جائے اور زخم بجائے اسکے سبب کہ ایہی عارض ہو اور کبھی یہ رباط زبان کے کنارے پڑ لگی ہو اگر فی ہوا اور اسکا سر زبان کے سر تک ایسی طرح پڑے کہ زبان کا سر اس رباط سے کچھ بھی خالی نہ ہو لگا رہتا ہو اور کبھی زبان کا سر خالی ہو اگر تاہر کبھی طرح پھیل نہیں سکتی اور یہ بات ظاہر ہے کہ جب تک زبان منہ سے نہ نکل سکے اور الٹ کر تا تو تک نہ پہنچ سکے مراد کے موافق کلام کرنا دشوار ہے علاج رباط مذکور کو تھوڑا سا عرض میں زبان کے کنارے سے نشتر سے کاٹ دین اور کاٹنے میں احتیاط کریں کہ گہری نہ کٹ جائے کیونکہ اگر گہری کٹ گئی اور زبان کھل گئے خون کا بند ہونا دشوار پڑے گا اور جاننا چاہیے کہ رباط کے کاٹنے میں انتہائی احتیاط ہے کہ زبان منہ میں سے نکل سکے اور پھر مڑ کر حلق کے اوپر پہنچ سکے کیونکہ زبان کے روان ہونیکا اسی قدر کافی ہے اور کاٹنے کے بعد خون بند کرنے کے لیے زاج بسکرا اور ایسی ہی خشک دوائیں چھڑک دین ساتویں وہ ہے کہ ورم سخت کے سبب زبان میں گرانی پیدا ہو اور ورم خواہ اجلاسے سخت ہو خواہ انتہا میں صلب ہو جائے اور شاید کہ جب نہ خم بجائے اس جگہ میں تھوڑی گری پیدا ہو اس سبب زبان میں گرانی آجائے علاج صلابت و تھوڑی گرم کر نیکی لیے لعاب اور چربان اور روعن استعمال کریں آٹھویں وہ ہے کہ زبان کو حرکت دینے والا پٹھا ضریہ یا سقہ سبب جو سر کے پچھلی طرف واقع ہو ٹوٹ جائے اور اس سبب سے زبان میں گرانی پیدا ہو اور یہ لاعلاج ہے۔

فصل عظم اللسان کے بیان میں یعنی زبان کا بڑا ہونا جاننا چاہیے کہ کبھی زبان اتنی بڑھ جاتی کہ منہ میں نہیں سماتی اور منہ سے باہر نکل آتی ہے اسکا نام اولاع اللسان ہے یعنی زبان نکل آنا اور اس مرض کا سبب طوبات فضلیہ ہیں کہ سر سے زبان کی طرف گرتی ہیں اور زبان کے اجزاء انکو پی لیتے ہیں علاج اگر اس جگہ گرمی کی علامت ظاہر ہو اور وہ رطوبت جسکو زبان کے اجزائے بیہر خون کی نایت ہو تو پہلے قصد کریں اسکے بعد مصل اور ترنج کی ترشی اور انکے مانند جو چیزیں مادے کو قطع کرتی ہیں اور لعاب کو ہاتی ہیں جیسے کھٹا انار اور اسکے سوا زبان پر ملین اور اگر حرارت ہو اور وہ رطوبت جسکو زبان نے پی لیا ہو رطوبت رقیق بلغمی ہوا یا رجات سے استفراغ کریں پھر نمک اور سرکہ اور زنجبیل یا نوشادر کہ اسکو سر کے میں یا چین میں ملا لیا ہو زبان پر ملین فقط

فصل استرخار اللسان کے بیان میں یعنی زبان سُست ہو جانا ہر چند کہ نقل اللسان میں استرخار سے زبان کو مفصل بیان کر چکے ہیں مگر بعض فوائد زائد کی جہت سے جدا فصل میں بیان کیا جاتا ہے علاج ٹھوڑی کے پیچھے مجہ ناری یعنی بارے لگانے اور خردل اور شہد اور انکے مانند اور چیزوں سے غوغہ کرنا مفید ہے اور شاید کہ رگ زیر زبان کی قصد کھولنے کی حاجت پڑے

کبھی جھجکا ہو جو کبھی رگ میں
ٹھوڑا نمک اور روعن
اور بہت ترش ہو جائے
اسکو مصل کہتے ہیں
یعنی با نفع دودھ کا پٹھا
سبب لگا کر نیکو کریں
اور اس سے

بھول

فصل ضعف اللسان کے بیان میں وہ ایک زائد چیز سخت غدہ کے مانند ہے کہ زبان کے پیچے پیدا ہوتی ہے اور مینڈک کے رنگ کے مشابہ ہو کر تکی ہو
اسی واسطے ضعف کہتے ہیں اور بعضوں نے اسکی وجہ تسمیہ میں کہا ہے کہ اسکی شکل مینڈکیوں کے سر کے مشابہ ہو کر تکی ہو اس واسطے ضعف کہتے ہیں
اور جان لے کہ جب یہ زائد چیز بڑھ جاتی ہے کلام کر نیکو مانع آتی ہے اور اس مرض کا سبب یا تو بلغم لزج ہو یا وہ خون کہ جسم میں خون لطیف تحلیل ہو جائے
اور باقی سخت ہو کر بچائے علاج اگر خون غالب ہو رگ قیصال کھولیں اور سہل دین پھر جو دوائیں کہ مادے کو قطع اور لطیف کیا کرتی ہیں جیسے صومر
زوفانک پوست انار اور کال دوائیں جیسے نوشادر اور زاج سوختہ اور زنگار و بیخ سوسن اور سر کے سین ملا کر ضعف پر ملین اور بہان کہیں یہ تہہ پیر
کافی نہ ہو بہان دستکاری علاج ہے اور چاہیے کہ جب ضعف کو نخال چکین سرکہ اور پانی سے کلی کریں اور زخم بھرا لے نوالے مرجون سے زخم کا علاج کریں
اور دستکاری کی وقت ان دونوں شریانوں کو جو زبان کے پیچے ہیں صنارہ سے پکڑ کر الگ رکھیں تاکہ وہ نہ کٹ جائیں کیونکہ آٹکے کٹ جانے میں ہلاک ہونیکا
خوف ہے اس سبب کہ خون بند نہیں ہوا کرنا فائدہ اور کبھی زبان کے پیچے ایک زائد چیز نرم پیدا ہو جاتی ہے اور اسکے اندر رطوبت غلیظ بھری رہتی ہے اور جب
شکاف دیکر اس رطوبت کو نخال لین تھوڑی سی مدت میں پھر بھر جائے اسکا علاج دواؤں مذکورہ سے ہوتا ہے مگر سبب بہتر یہ تدبیر ہے کہ اول اسکو
نشر سے چیر ڈالیں تاکہ اس میں سے رطوبت نخل جائے پھر اسکے پوست کو جسمین طوبت رہتی تھی اسی احتیاط کے ساتھ جبکا ذکر اوپر آچکا ہے مقرر
سے اٹھالین اس میں فرق ہونے پائے

فصل شقاق اللسان کے بیان میں یعنی زبان کا پھٹ جانا اس مرض کے دو سبب ہیں ایک تو وہ ہے کہ بہت سی خشکی دماغ پر غالب کرے اور وہی
مزاج بیسی چھون کی راہ سے زبان کی طرف آجائے اور اجزا کے جمع ہونے سے تشقق پیدا ہو یعنی زبان پھٹ جائے اور اسوجہ سے کہ زبان ایک عضو نرم
اور مسام دار متخلخل ہے شقاق عمیق اور گہرا ہوا کرتا ہے یا تھک کہ کھانسیے ناچار کرتا ہے اور جس وقت کوئی چیز ترش یا نکین زبان کو لگتی ہو شدت سے درد
اور جلن پیدا ہوتی ہے اور اسکی علامت پہلے سے مینڈکانہ آندا اور دماغ کی خشکی کے آثار جبکا ذکر آچکا ہے ظاہر ہوں علاج اسبغول تھوڑی سی شکر
کے ساتھ منہ میں رکھیں اور آتش جو سپین اور پانچ یعنی پائے کھایا کریں اور زبد الخیار یعنی خیاری جھاگ اور موم روغن جسکو بنفشہ کے روغن سے بنالیا
ہو زبان پر ملین اور جو چیزیں نکین اور ترش اور تیز ہیں ان سے پرہیز کریں اور دماغ کے مزاج کی اصلاح میں کوشش کریں فائدہ زید الخیار وہ ہے کہ کھیرے
کو تراش کر دونوں ٹکڑوں کو ایک دوسرے پر ملین یا تھک کہ جھاگ پیدا ہوں اور یہ کف رطوبت اور چکاپھٹ کے سبب خشکی اور شقاق کو سب چیزوں سے
زیادہ مفید دوسرے یہ کہ جلی ہوئی خلطیں معدے میں جمع ہو جائیں اور ان میں سے بخار اٹھیں ان کے سبب زبان پھٹ جائے اسکی علامت یہ ہے
کہ ڈکار میں دھوان سا معلوم ہو اور جیسا خلط کا مزہ ہو گا منہ کے مزے کی بھی وہی کیفیت ہوگی اور کبھی کبھی وہی خلط تڑپ میں بھی نخل آیا کرتی ہے علاج
جو چیزیں کہ اس مادے کے مناسب ہیں ان سے معدے کا تفتیح کریں اور پستان منہ میں رکھیں اور باقی تدبیر پہلی قسم میں سے اختار لین فقط -
فصل جفاف اللسان کے بیان میں یعنی زبان کا خشک ہو جانا اسکی دو قسم ہیں ایک وہ ہے کہ گرمی اور خشکی سبب ہوں اور اسکی علامت یہ ہے
کہ زبان زرد اور کھر کھری ہو اور صرفہ کی سبب علامتیں ظاہر ہوں اور بیوت حقیقی کی یہی قسم ہے اور حمیات محرقہ میں عارض ہو کر تکی ہے علاج

بہدانہ کا لعاب نیلو فر کے پانی میں اور شکر میں ملا کر ملین اور منہ میں رکھیں اور اگر شیرہ مغز تخم کدو یا شیرہ خرفہ بڑھا لیں بہتر ہوگا اور تخم خرفہ کے پھوٹے ہوئے پانی اور ربوز کے پانی اور لکڑی اور کھیرے کے پانی سے کلی کرنا مفید ہے دوسرے وہ ہے کہ خلط لزج زبان کے سطح پر آجائے اور حرارت کے سبب خشک ہو جائے اور یہ حقیقت میں خشکی نہیں لیکن اس سبب سے کہ رطوبت اتر کر زبان کی سطح پر غلیظ ہو گئی ہو اس کے سبب خشکی کو زبان کے ساتھ منسوب کیا اور اسکی علامت منہ کا لعاب چسپ دار ہونا علاج بیدکی لکڑی سکجین میں یا خیزہ کے پانی میں اور شکر میں بھگو کر اس کو مسواک کے طریق پر زبان پر ملین۔ فصل حرقت اللسان کے بیان میں یعنی زبان میں سوزش اور جلن ہونا اسکے چار سبب ہیں ایک تو فم معدہ کی حرارت دوسرے دماغ کی گرمی تیسرے نیز یا کردی یا نکلین چیزوں کا کھانا چوتھے گرم خلط کا زبان پر گرنا علاج ان سببوں میں بہتر ہے کہ ٹھنڈی چیزیں جیسے شیرہ خرفہ اور سبز دھنیا اور اسبغول کا لعاب اور بہدانہ کا لعاب منہ میں رکھیں اور لچھ لچھ میں بدلتے رہیں اور مغز تخم خیارین مغز بادام مغز تخم خیزہ مغز تخم کدو زبان پر ملین اور اگر خلط گرم سبب ہو اسکو غرغرون کے استعمال اور تقویٰ ملین کے پینے سے نکال دین اور جان لے کہ زبان کی جلن اکثر فم معدہ کی حرارت سے واقع ہوا کرتی ہے اور جب ایسا ہوا اسکے بچھانے کے لیے سرد چیزوں کا پینا ضروری ہے اور ایسا ہی اس میں جو دماغ کی حرارت سے عارض ہو۔

فصل حکمت اللسان کے بیان میں یعنی خارش زبان میں پیدا ہونا اسکا سبب یہ ہے کہ زبان میں خلط گرم سوختہ جسکے سبب سوزش پیدا ہوا جائے خواہ یہ خلط دماغ سے گرے خواہ معدے سے یا بدن سے زبان کی طرف چڑھ آئے اور اسکی علامت یہ ہے کہ زبان سرخ ہو آدمی زبان کو دانتوں سے کھینچے اور جب گرم پانی سے کلی کرے تخفیف و آرام حاصل ہو علاج پہلے خلط کا تنقیہ کرین اور تنقیہ کے بعد گرم پانی سے کلیان کرین تاکہ سوزش تخم جائے زبان کی جلن نرم ہو جائے اور مادے میں رطوبت پونچے اور تحلیل ہونے پر آمادہ ہو جائے اور اسکے بعد سردی پہنچانیکے لیے دو دھ میں کچھ شکر ملا کر کلیان کرین اور پھر سرکہ اور روغن گل سے مضمضہ کرین تاکہ سوزش کو تسکین ہو اور سردی پونچے اور آمادہ نرم اور قطع ہو کر تحلیل ہو جائے اور جان لے کہ ہلیدہ زرد کا چمانا اور زبان پر ملنا گرم مواد جو زبان میں ہوا اسکے نکلانے میں کامل اثر رکھتا ہے۔

فصل نقش اللسان کے بیان میں جو زبان پر اور تالو پر یعنی جو مقام کہ حلق کے اوپر چھت کے طور پر اور شدت میں پر یعنی منہ کے گوشے جو باچھون کے اندر کی طرف ہیں اور عمور پر یعنی مسوڑھوں پر واقع ہوا اور عمور عین مہملہ کے ضمہ سے عمر کی جمع ہے اور عمر فتحہ کے ساتھ دانتوں کے بیچ کا گوشت ہے اور نقش یعنی پوست اترنے کا سبب بخارات گرم اور تیز اور چھیننے والے ہوا کرتے ہیں کہ بدن میں سے اٹھیں اور اس غشا کو جوان اعضا پر لگا ہوا ہو جلا کر خشک کر دین اور اس رطوبت کو جس سے عضو کے اجزائل رہے ہیں فنا کر دین پھر اس ضرورت سے پوست باریک جدا ہوا کرتا ہے اور اسکی علامت یہ ہے کہ آدمی جب اپنے منہ کو یا تالو کو کپڑے سے ملے پوست باریک سفید جیسے پیاز کے چھلکے جدا ہوں اور درد معلوم ہو علاج فصد کھون اور مطبوخ ہلیدہ پائین اور اس اور گلنار اور گل سرکہ میں چکا کر اس سے کلیان کرین اور بہتر ہے کہ اس مرض کے علاج میں ایسی چیزیں استعمال کرین جو نرم کرنے کے ساتھ قابض بھی ہوں

فصل ثبور الفم کے بیان میں یعنی منہ کی ٹھنسیان اور ٹھنسیوں کے نکل آنے کا سبب خون تیز ہوا کرتا ہے جس میں تھوڑا صفرا مل گیا ہوا اور اس میں

میں درد شدت سے ہوا کرتا ہے یہاں تک کہ چیز و نچا جانا دشوار ہو جاتا ہے علاج فصد کرین اور استفراغ کے لیے مطبوخ ہلیہ دین اور ابتدا میں گل سرخ عصلی راعی برگ مکوا اور کاسنی کی جڑ اور پتی اور کشنیز اور مسور سرکہ میں پکا کر کلیان کرین۔

فصل قلاع کے بیان میں وہ ایک قرعہ ہے جو کہ منہ اور زبان کے پوست میں پیدا ہوتا ہے اور اتنا پھیل جاتا ہے کہ تمام منہ کو گھیر لیا کرتا ہے اور شامہ کہ اندر کے طبقہ میں جا پونچے اور مری اور معدے میں اتر آئے اور جان لے کہ جو زخم عمق میں گہرے ہوا کرتے ہیں اور انہیں بدبو ہوتی ہے انکو جالینوس نے قلاع کہا ہے اور جمہور ایسے قلاع کو آکٹہ کہتے ہیں ہم اسکو جدی فصل میں ذکر کریں گے اور جانا چاہیے کہ قلاع کی تین قسم ہیں ایک تو وہ ہے جو جبکہ مادہ خون ہوا اسکی علامت یہ ہے کہ اس میں گرمی اور سرخی ہوا اور منہ کا غشا ابھرا ہوا نظر آئے علاج رگ سر دیو یا ٹھوڑی کے بیج کی رنگین یا چہار رگ کھولیں اور ہلیہ اور شامہ کے چوشاندے سے طبیعت کو ملائم کرین اور سماق کے پانی سے یا سرکہ سے جس میں گل سرخ کشنیز عدس عنب الملب پکالین کلیان کرین اور گل سرخ سماق طباشیر کشنیز گلنار عدس کافور باریک پسکیز خون پر چھڑک دین اور اگر قرعہ میں بدبو ہو کا وہ دواؤں سے یعنی جو دوائیں جلائو الی میں جیسے سرکہ نوسا رنگ یا پشکری اور نمک ورنکے مانند کلیان کرین تاکہ جو اجزا فاسد اور متعفن ہیں انکو دور کر دین اور رطوبت اور پپ کو خشک کرین اور جان کہیں سرکہ کی ٹیس سے خوف کرین سرکہ کی جگہ زعفران ملائیں دوسری وہ ہے کہ اسکا مادہ رطوبت نکلیں بلغمی ہو کہ نکلیں کے سبب قرعے کی نوبت پہنچائے اسکی علامت یہ ہے کہ قرعہ سفید ہو اور رطوبت کم ہوا اور غشا کے پھولنے سے نرم ورم کے مشابہ ہو علاج اسہال کے لیے جب صبر دین اور عاقر قرحا اور بونج سے غرغہ کرین اور ماہیران ہلیہ عاقر قرحا سرکہ میں پکا کر کلیان کرین کہ انہیں بیشک خوہں جمع ہیں کہ مادے کو قطع کرتے ہیں اور بلغم کو بہاتے ہیں یعنی گلاتے ہیں اور عضو کو قبض اور خشک کرتے ہیں تیسرے یہ کہ اسکا مادہ سودا تیز اور جلا ہوا سودا ہے اور یہ قسم سب قسموں سے بہت بُری ہے اور اسکی علامت یہ ہے کہ زبان سیاہ ہو جائے اور درد اور خشکی اور تیزی اور سوزش یعنی ٹیس ظاہر ہو علاج اسہال کے لیے مطبوخ اقیمون پلائیں اور شروع میں مادے کو پکانے اور نرم کرنے کے لیے مغز ساق گاؤڈ طلا کرین اور اسکے بعد حکم کرین کہ منہ کی پتی چبانے تاکہ زخم خشک ہو کر بھرا آئیں پھر مازو پوست انار گلنار سماق کشنیز سرکہ میں پکا کر کلیان کرین

فصل آکٹہ الفم کے بیان میں یعنی منہ میں آکٹہ ہو جانا اور وہ ایک گہرا قرعہ جیٹا اور بدبو ہوا کرتا ہے جو تھوڑے سے عرصے میں بہت سی جگہوں میں پھیل جاتے اور اسکا مادہ جراثیم اور بُرائی میں جتنا زیادہ ہوا کرتا ہے اتنا ہی یہ قرعہ بھی بہت جلد پھیلا کرتا ہے اور اسکا سبب خلط بدبو تیز ٹیس پیدا کر نیوالی اور اعضا کو کھانیوالی ہے کہ سر میں سے اتر آئے یا بدن میں سے اوپر چڑھ جائے اور یہ جگہ ضعف کے سبب اسکو قبول کر لے علاج فصد کھولیں اور اسہال کے لیے مطبوخ اقیمون پین اور مادے کی تیزی کو توڑنے کے لیے سرکہ اور سماق کے پانی اور انکو ترش کے پانی سے کلیان کرین اور ایسا ہی جو دوائیں کا وہ یعنی دلخ و نیوالی میں اور انہیں قبض اور خشک کرنے کی تاثیر ہوائے مضمضہ کرین تاکہ آکٹہ پھیلنے سے رک جائے اسکے بعد فلا فیون اور سور تہجان استعمال کرین تاکہ گوشت فاسد بدبو فنا ہوا اور قرعہ میل اور پپ سے پاک ہو جائے پھر اچھا گوشت جم آئے ترکیب فلا فیون کی بن بچھا چوبہ بہت اچھا ہے ایک جزو ہر تال سرخ اور زرد سبھی اقا قیا ہر ایک آدھا جزو ان پانچوں دواؤں کو میکس سرکہ انگوری میں ملا کر قرص بنائیں اور سبکھلا کرین احتیاج کے وقت کام میں لائیں ترکیب سور تہجان کی پوست انار ترش شیرین ہر ایک تیس درم مازو گلنار پشکری کا غذ مصری سوختہ

عاقراً قرصہ ہر ایک میں سماق پندرہ درم نمک ہندی نو سادہ ہر ایک پانچ درم یہ سب دس دو این میں انکو کوٹ اور چھانکر جب لاس کے سرکہ میں گوندھکر
قرص بنالین اور سکھلا کر اٹھار گھنٹہ ضرورت کے وقت کام میں لائیں

فصل کثرت اللعاب و سیلابہ من الفم یعنی لعاب بہت ہو جانا اور منہ سے بہنا خواہ سونے میں خواہ جاگنے میں اس مرض کے دو سبب ہیں ایک
تو حرارت اور رطوبت خصوصاً جبکہ معدے میں ہو اور اسکی علامت یہ ہے کہ شکم کے خالی ہونے میں اور غذا کم کرنے میں حرارت کی شدت پکڑنے سے اور
بطوبات کے پھلنے سے لعاب بڑھ جاتے پھر سونے میں بہت سا لعاب بہا کرے اور جاگنے میں بہت سا تھوک آیا کرے اور شکم سیر ہونے پر کیا جاگنے میں
کیا سونے میں منہ کا پانی کم ہو جایا کرے علاج رگ باسلیق کی فص دکھولین اور رب بہ اور رب انار اور رب خورہ پین اور قابض میوے جیسے سیب اور
بہ اور زعفران اور کھائیں اور سماق عدس گل سرخ آس کی شاخیں اور توت کی باریک شاخیں اور گلنار پکا کر مضمضہ کریں اور سبکدانی تازہ تھوڑے سے
نمک نیکو فہ کے ساتھ کھلائیں اور یہ سب تدبیریں اس لیے ہیں کہ گرمی کو دبائیں اور رطوبات کو قطع کر کے چن لین دوسرے سردی اور رطوبت بلعنی جو معدے
میں بہت سی جمع ہو جائے اسکی علامت یہ ہے کہ ہضم ضعیف ہو اور لعاب میں گارٹھاپن اور چپکا ہٹ اور منہ میں ترشی ہو علاج شبت تخم ترب اصل السوس
پکا کر اسکا پانی پی کر ڈالیں اور اطریفات اور گرم جوارشیں جیسے کمونی اور فودنجی کھائیں اور گیہون کا ستوتھوڑی سی رانی ملا کر کھائیں اور نہار منہ آبکا
گھونٹ گھونٹ پین اور کنڈرا اور مصطلگی چبائیں

فصل نخر الفم کے بیان میں یعنی منہ سے بدبو آنا نخر باے موجدہ کے فتح سے اور خائے مجر کے سکون سے بدبو کو کتے ہیں جو منہ میں سے یا ناک میں سے
آتی ہے اور منہ کی بدبو کے سبب سے موافق چھ قسم ہیں ایک وہ ہے کہ اوپری حرارت معدے میں آجائے اور ان رطوبات پر جو معدے میں اور تالو کے حوالی
میں اور دانتوں کی جڑوں میں موجود ہیں غلبہ کرے اور اوپری تصرف سے رطوبات مذکورہ کو بگاڑ کر بدبو دار بنائے اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ کھانا کھانے
پر بہت کم ہو جائے اور اس قسم میں اس سبب کہ جڑوں میں سے عفونت دانتوں میں پہنچ جاتی ہے اکثر دانت سیاہ ہو جاتے ہیں علاج نقوع زرد آلو
یعنی زرد آلو کا خیسانہ ہر روز صبح کی وقت پین کیونکہ وہ معدے کو بہت سرد کرتا ہے اور رطوبات بدبو کو بہا دیتا ہے اور جو کاستور برف کے پانی میں ملا کر اور
کچھ شکہ بڑھا کر کھانا اور خیار اور آلو اور شفا لو اور تر بوڑ کھانا اس مرض میں مفید ہے اور چاہیے کہ صبح کے اول میں کوئی چیز کھالیا کریں تاکہ معدے کی
گرمی اور بھوک شدت نہ پکڑے دوسری یہ کہ بلغم بدبو معدے میں جمع ہو جائے اور اس میں سے اجڑے بدبو اٹھیں اور اسکی علامت یہ ہے کہ کھانے سے
اور منہ دھونے سے کچھ ٹھہر جائے یعنی کم ہو کیونکہ اس بیماری کا سبب کھانے سے اور منہ کے دھونے سے زائل نہیں ہوا کرتا مگر کچھ دب جاتا ہے علاج
نکین مچھلی کھا کر اور سولی اور یوبیا اور سونے کا بوشاندہ پی کر ڈالیں اور ایاج فیر اور جب صبر سے طبیعت کو نرم کریں اور نقوع صبر شراب فسنتین کے ساتھ مفید
ہے اور تنیقے کے بعد زنجبیل مرئی کھانا چاہیے اور اطریفل صعتر اور گلقدن عسلی اور سلجین عسلی ہمیشہ استعمال کرنا چاہیے اور اس مرض میں ایسی غذا کھانی
کرین جو رطوبت کی چھنے والی ہوں جیسے کباب و رقلیہ جنہیں خوب مصالحے پڑیں اور انکے مانند تیسری وہ ہے کہ رطوبت فاسد بدبو جسکی کیفیت میں تیرنی
سر میں سے دانتوں کی جڑوں پر گرے اور انکو کھا کر اور ٹرا کر بگاڑ دے اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ جب اس مرض والا کسی کٹھی یا کھاری چیز سے کلی کرے

چھپ دار رطوبتیں بدبودانتوں کی جڑوں میں سے اور سر میں سے کھنچ کر گلون میں اور باچھون میں آمین اور تب بھی منہ کی بدبودانتوں کو کھنچ کر ایک دیر تک بچھڑا
اور یہ بات کہ بالکل منقطع نہ ہو اسکے دو سبب ہیں ایک یہ ہے کہ رطوبات فاسد جو کھلی کرنے کے سبب دانتوں کی جڑ میں سے دور ہو جاتی ہیں اسکے بدلہ میں اور رطوبتیں
سر میں سے کھنچ آتی ہیں دوسرے یہ کہ رطوبات فاسدان پھون کے حوالی میں جو دانتوں پر محیط ہیں ٹھہر رہی ہیں اور مضضہ کی دوا کا اثر وہاں تک نہ پہنچے علاج داغ
اور منہ کے تھپتھپانے کے لیے ایارجات کھائیں اور مسور ہون کی تقویت کے لیے آس اور گلنار سرکہ میں پکا کر کلیان کریں تاکہ اس مادے کو جو سر سے اُسکی طرف گرتا ہے
قبول کرے اور اگر انگور کا شیرہ اس سرکہ میں ملا لیں بہتر ہے اور منہ کی خوشبو اور مسور ہون کی تقویت کے لیے حب المسک منہ میں رکھیں ترکیب حب المسک
کی چھالیان قنفذ خولجان عاقرقرا ہر ایک ایک درم گل سرخ صندل ہلید ہر ایک دو درم طباشیر آدھا درم مشک کا فور ہر ایک ایک دانگ کوٹ اور چھانکر
بھی کے پانی اور گلاب میں گولیان بنالین چوتھے یہ کہ سور مزاج گرم بدبودانتوں کی جڑوں میں آڑے اور انکی رطوبات کو فاسد کر دے اور اس
قسم میں ہمیشہ مسور ہون میں سے خون نکلا کر تاج علاج رگ سرور کی فصد کھولیں اور ہلید کا جو شانڈہ پلائیں اور اس بنے ہوئے سرکہ سے جس کا تیسری قسم میں کہ
آچھا کلیان کریں اور اگر مسور ہون میں بدبودانتوں کے سبب سے جو اس جگہ پڑ گیا ہو یا رطوبات خیشہ کے سبب سے جو اسپرگرتی ہوں خوب جم جائے اور
مستحکم ہو گئی ہو آکلہ کے علاج میں رجوع کریں اور جیسا سبب قوی اور ضعیف ہو ویسی ہی دوائیں قوی اور غیر قوی استعمال کرنی چاہئیں مثلاً
جہاں کہیں سبب قوی اور رطوبت اور پیپ بہت ہو فلذ فیون استعمال کریں اور جب اعتدال کے درجے میں ہو تو مازو طباشیر گل سرخ اقا قیاقا کام میں لائیں
پانچویں یہ رطوبت ردی دانتوں کی جڑ میں گھسکر انکو کھا کر متغصن کر دے علاج اگر دانتوں میں فساد سراپت کر گیا ہو یعنی ان دانتوں کے بہت سے اجزا
یا سببے سبب فاسد ہو گئے ہوں ان دانتوں کو اکھاڑا انا چاہیے اور اگر بعض اجزا میں فساد آیا ہو بگڑے ہوئے اجزا کو لوہے کے آلہ سے جو اس کام میں
مخصوص ہے تراش دیں اور پاک ہو جانے اور جلا پانے اور صاف ہونے کے لیے کف دریا نمک خاکستر صدف دانتوں پر ملیں اور جب تک مرض زائل ہو بدبودانتوں
ڈھانپنے کے لیے آس اور مازو دو موٹھ مصطلگی گل سرخ رامک سے سنون بنا کر استعمال کرتے رہیں اور ایک ایک مرکب دوا ہے کہ مازو پوست انار زاک سیاہ
صمغ عربی دو شاب سے بنتی ہو چھٹی یہ ہے کہ چھلی پٹھے کی بدبودانتوں کی بدبودانتوں کا سبب ہو جائے اور یہ عارضہ سل کے آخر میں ہو جاتا ہے۔
فصل ورم الحنک کے بیان میں یعنی تالو کا ورم اسکے دو سبب ہیں ایک تو خون گرم جسکی کیفیت میں تیزی ہو دوسرے وہ رطوبت جسم میں گئی
کم ہو سوخنی کی علامت یہ ہے کہ تالو میں سرخی اور درد ہو علاج فصد کھولیں اور ہلید شاہترہ کے جو شانڈے سے طبیعت نرم کریں اور مادے کو ہٹانے کے لیے
ابتدائیں آس گل سرخ گلنار غلب کی جڑ سرکہ میں پکا کر کلیان کریں اور زور قابض کہ طباشیر گل سرخ تخم خرفہ نشاستہ کثیرا صمغ عربی مسور کے آٹے سے
اور تھوڑے سے کافور سے بنائیں تالو پر چھڑک دیں اور انتہا میں باہونہ بنفشہ تخم کنوچہ کے جو شانڈے میں الماس کے فلوس حل کریں اور کلیان کریں
تاکہ جو باقی ہو اسکو بھی تحلیل کر دے اور رطوبی کی علامت یہ ہے کہ ورم کارنگ سفید ہو اور نرم ہو اور درد نہ ہو علاج تھپتھپانے کے لیے ایارج کھائیں اور
مائیں عاقرقرا آبکامہ میں ملا کر غرغہ کریں قبض اور تقویت بھی حاصل ہو اور مادہ قطع اور تحلیل بھی ہو جائے

باب چھٹا امراض لب کے بیان میں

یعنی ہونٹھون کی بیماریاں اور ہونٹھ پٹھے اور گوشت اور عضلہ اور شریان اور ورید سے مرکب ہو اور اسکا فائدہ یہ ہے کہ ٹھنڈ کو ڈھانپنے رکھے اور چبانے کی چیزوں کو کھانے رہے اور لعاب کو روکے رہے اور بولنے پر مدد کرے اور ٹھنڈ کی زیادہ پیش ہو اور جو نسا مرض کہ مقعد میں پڑا کرتا ہے ہونٹھ میں بھی واقع ہوا کرتا ہے کیونکہ جیسا اسکا مزاج اور ترکیب ہے مقعد کا بھی ویسا ہی مزاج اور ترکیب ہے اور دونوں مری اور معدہ اور آنتوں کے دو کنارے ہیں اس طرح ہر ایک شروع اور دوسرا انتہا میں ہے اس واسطے جیسے مقعد میں شقاق پڑتا ہے اور بواسیر پیدا ہوتی ہے لب میں بھی ویسی ہی شقاق اور بواسیر عارض ہوا کرتی ہے اور ایسی ہی سب بیماریاں اور اس باب میں دس فصل ہیں۔

فصل بیاض الشفہ کے بیان میں یعنی ہونٹھ میں سفیدی کا ہونا اور اس مرض کا سبب یہ ہے کہ خون میں رطوبت بلغمی خام کے سبب سے اور سر اور ٹھنڈ کے اعضا کی حرارت میں نقصان آنے سے فساد آجائے کیونکہ اس صورت میں قوت بغیرہ ضعیف ہو جاتی ہے اور غذا کو معتدلی یعنی غذا پانوالے عضو کے مشابہ نہیں کر سکتی اور اسوجہ سے کہ ہونٹھ کا رنگ سرخ ہے اور ذی قوت سے جو بغیرہ میں پڑے سفیدی محسوس ہو جاتی ہے بخلاف دوسرے اعضاؤں کے کہ جب تک سبب قوی نہ ہو سفیدی محسوس نہیں ہوتی اور بغیرہ میں نہیں آتی علاج بلغم کی نکالنے والی چیزیں استعمال کریں اور ہری ترکاریوں اور ہریسے اور اس چیز سے کہ جسم میں نہ چپکا ہٹ ہونے چکناٹی پر ہنر کریں خصوصاً جبکہ بیاض کے ساتھ تقشر بھی عارض ہو اور حرارت غریزی کو ابھارینے کے لیے اور خلط بلغمی کو قطع کرنے کے واسطے روغن ناروین روغن خیرمی روغن خبیلی روغن زعفران ناک میں پڑکائیں فائدہ شائد کہ بیاض کے ساتھ تقشر بھی عارض ہو اور یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ پوست سافج اور حرارت غریزی کہ رطوبات کو خشک کرتی ہیں غالب آگئی ہیں باوجودیکہ بیاض کے اسباب موجود ہیں اور تقشر کا علاج جدی فصل میں بیان کیا جاتا ہے

فصل تشق و تقشر و جفاف لب کے بیان میں یعنی ہونٹھوں کا پھٹ جانا اور ٹنکے اوپر سے پوست اترنا اور خشک ہو جانا اور ہونٹھوں کے پھٹ جانے اور پوست اترنے اور خشک ہونے کا وہی سبب ہے جو زبان کے شقاق اور جفاف اور تقشر میں بیان ہو چکا ہے اور ویسا ہی اسکا علاج ہے اور جب تقشر پیدا ہو سبب تدبیروں سے بہتر یہ ہے کہ ہمیدانہ اور خطمی اور السی کا لعاب لب پر ملین اور بڑیا مرغی کی چربی سے قیر و طی بنا کر استعمال کریں اور اوپر سے بچے کی طرف مادہ جذب کرنے کے لیے ناف اور مقعد پر روغن بنفشہ ملنا سب چیزوں سے زیادہ مفید ہے اور سب داؤن سے مجرب اس مرض میں یہ ہے کہ مازدا اور سفیدہ اور نشاستہ اور کتیرا باریک پیکر مرغی کی چربی میں ملائیں اور ہونٹھ پر لگائیں اور چاہیے کہ شقاق اور تقشر کی جگہ کو ہوا سے بچائیں اور جو نسا طلاء کہ ہونٹھ پر لگائیں انڈے کے اندر کا چمکا اسپر چپکا دین اور لسن پیاز نک اور ہرن اور بکری اور گھوڑے کے گوشت سے اور جو چیزیں صفر پیدا کرتی ہیں اور اسکو ابھارتی ہیں ان سے پرہیز کریں۔

فصل ختلج الشفہ کے بیان میں ہونٹھ پھٹ کر اوروں کی چار قسم میں ایک وہ ہے کہ نم معدہ کی شرکت سے پیدا ہوا اور وہ ایسا ہوا کرتا ہے کہ مادہ موذی معدے کی طرف گئے اور اس سبب سے معدہ کبھی دفع کرنے کے لیے سکڑ جائے اور کبھی آرام کے لیے پھیل جائے اور اسوجہ سے کہ ٹھنڈ کا سطح معدے کے سطح سے مائل رہا ہے اور وہ خشنا کہ ان دونوں کے بیچ میں مل رہا ہے فی نفسہ سخت ہو اس ضرورت سے معدے کی حرکت سے ہونٹھ کے پھٹنے کی نوبت پہنچے کیونکہ سخت جسم کی جب ایک طرف

حرکت کرتی ہو دوسری طرف بھی ضرور حرکت میں آیا کرتی ہو اور اس قسم کی علامت یہ ہو کہ تسلی اور سچکی اسکے ساتھ ہو اور یہ قسم تو کا مقدمہ ہو دوسری یہ کہ اس پٹھے کی شرکت سے جو دماغ سے ہونٹھ پر پہنچا ہو عارض ہو اور یہ اس وقت ہوا کرتا ہو کہ مادہ موذی دماغ میں آجائے اور دماغ حرکت انقباضی اور انبساطی کے ساتھ اسکے دفع کرنے کے لیے حرکت کرے اور پٹھے کے وسیلے سے ہونٹھ میں اختلاج ظاہر ہو اور اس قسم کا اختلاج صرع اور لقوہ کی تباہی میں واقع ہوا کرتا ہو تیسری یہ کہ اسی جگہ میں مادہ غلیظ پیدا ہو اور اختلاج پیدا کرے اور ان تینوں قسم کا بیان اختلاج مطلق کی فصل میں کہ سر کے امراض میں لکھی ہو گزر چکا چوتھی قسم وہ ہو کہ باریک رگین جو ہونٹھ میں واقع ہیں خون سے بھر جاتیں پھر ایک قسم کی قوت سرد کر نیوالی امین عارض ہو اور ان رگوں کو جو خون نکلتے ہیں ریاح بناوے اور سامون کو بھی کشیف کر دے ناچار وہ ریاح تحلیل ہونے سے رہ جاتیں اور اختلاج پیدا کریں اور خون کی علامتیں ظاہر ہوں علاج سرور کی فصدا کریں اور غذا کم کریں اور عضو کے مسامون کے کھولنے میں کوشش کریں۔

فصل تفلص شفقتین کے بیان میں یعنی دونوں ہونٹھوں کا کھینچنا اور سکرنا اور اس مرض کی تین قسمیں ہیں ایک تو وہ ہو کہ مادے کی کمی سے اصل میں پیدائش میں بچہ کا ہونٹھ ویسا ہی پیدا ہوا اور یہ قسم رگین کے ایام میں جبکہ بچہ بڑھتا ہو اصلاح پذیر ہوا کرتی ہو کیونکہ اعضا نرم ہوتے ہیں اور ہر شکل کو قبول کرتے ہیں اور اصلاح کا یہ طریق ہو کہ کھینچے ہوے اور مرٹے ہوے ہونٹھ کو سیدھا کریں اور اچھی شکل پر لائیں پھر اسی شکل پر باندھ دیں تاکہ درست رہے دوسری یہ کہ تشنج استفراغی سے تفلص پیدا ہو اور وہ لا علاج ہو تیسری یہ کہ تشنج استوائی کا سبب ہو اور اسکا علاج استفراغ ہو اور گرم روغنوں کا ملنا جیسا تشنج استوائی میں بیان ہو چکا ہے۔

فصل بواسیر لب کے بیان میں اور یہ دو طرح پر ہو ایک وہ ہو کہ ایک قسم کی غلط سیاہی مائل چھوٹے انگور کے دانہ کے برابر بچے کے ہونٹھ میں پیدا ہو اور وہ غلط بیج میں سے پھٹ رہی ہو اور اس قسم میں ہونٹھ آفت رسیدہ باہر کی طرف لٹا ہوا ہوتا ہو دوسری یہ کہ ایک چیز شہوت کی صورت میں بچے کے ہونٹھ میں ظہور پکڑے اور اس قسم میں درد نہیں ہوا کرتا ہو کیونکہ سرطان کی طرح عضو کو مردہ کر دیتی ہو اور حس کو باطل کرتی ہو اور کبھی مادے کی کثرت اور فساد کے مستحکم ہونے سے اوپر کے ہونٹھ میں بھی جا بجا پونچتی ہو بلکہ منٹھ کے بعض اجزا کو دبا لیتی ہو اور بواسیر لب کا سبب خون سوختہ ہو جو رگوں کی شاخوں میں سے نکل کر بیان اکٹھا ہو جاتا ہو علاج رگ قیصال کھولیں اور چار رگ یعنی چار بند کھولیں اور مطبوخ انقیمون سے تنقیہ کریں اور تنقیہ کے بعد دیکھیں کہ بواسیر کا رنگ سیاہ ہو یا سرخ اگر سیاہ ہو ہونٹھ پر زنتار سے بچھنے لگائیں تاکہ اسی عضو میں سے مادہ نکلیے اور پھپھون کے بعد سرکہ ملین تاکہ خون منقطع ہو جائے کیونکہ یہ داغ کے قائم مقام ہو اور اگر سرخ ہو چھیننے لگائیں ہاتھ کو تھام رکھیں اور ہرگز لوہانہ لگائیں کیونکہ اسکا مادہ خون ہے جو شریان کے کناروں میں سے بکھر گیا ہو اور اسوجہ سے کہ ایسے وقت میں شریانیں بھری ہو اور پھولی ہو کرتی ہیں لہذا استعمال میں خوف ہو کہ شریان کٹ جائے اور خون کا بند ہونا دشوار ہو سو واجب ہو کہ اس قسم میں بدن کے تنقیہ کے بعد عدس کے ضماد اور مردار سنگ کے مرہم پر اکتفا کریں ترکیب ضماد کی سورابونہ اکلیل الملک خطمی لیکر پانی میں پکائیں پھر ان دو اذن کا پکا ہوا پانی بیضہ کی زردی اور مرغیوں کی چربی میں ملا کر استعمال کریں ترکیب مرہم کی مردار سنگ سفیدہ زعفران پشگری خبث الحدید باریک پیکر موم اور روغن بادام میں ملائیں فائدہ جب بواسیر پانی

ہو جائے اور ان علاجوں سے زائل نہو تب میرے کہ لب کو طول میں شگاف کریں و زخم کے کنارے کو کہ سینے کے بعد صورت اصلی پر آسکے مقرر اض سے تراشیں
اور پھر ایسی طرح پر سین کہ حالت اصلی پر آجائے اور خون کی بندگرنیوالی دوائیں جیسے گل سرخ زعفران دم الاخوین چھک دین اور اسکے بعد زخم بھرنے والے

مرہون سے معالجہ کریں

فصل لب کے ورم کے بیان میں اور اسکا سبب خلاط کی زیادتی ہوا کرتا ہے اور اخلاط کے غلبہ کی علامتیں بارہا مذکور ہو چکیں علاج جیسی خلط ہونے
کے موافق فصدا اور اسہال سے بدن کا تفتیہ کریں اور استفراغ کے بعد ایسی چیزوں سے ضما کریں جنہیں تحلیل کے ساتھ قبض بھی ہو جیسے رسوت باہونہ آرد جو
گلاب عصارتہ غافق غلبہ اور انتہا میں روغن بادام اور موم سے مرہم بنا کر استعمال کریں اور گرم پانی سے بہت سادھو یا کریں اور لمبھی میں محلل خیزین
جیسے سویا باہونہ اکلیل الملک طلا کرنا چاہیے اور سوداوی میں جو کچھ کہ سرطان کے باب میں مذکور ہو کام میں لانا چاہیے اور کوئی ضما گرم اور محلل استعمال نہ کرنا
چاہیے کیونکہ تحلیل نہوگا لیکن سرد چیزوں کا استعمال ضروری ہے تاکہ زیادہ نہو جائے اور اس مرض میں غذا کو کم کرنا اور رات کا کھانا ترک کرنا لازم سمجھیں۔
فصل ثبور لب کے بیان میں یعنی ہونٹھ کی پھنسیان اور ثبور کا سبب یا خون ہوا کرتا ہے یا صفرا علاج رگ قینال کھولیں اور ہلیہ کے جو شانہ سے
یا اقیمون کے جو شانہ سے طبیعت کو نرم کریں۔

فصل قروح لب کے بیان میں یعنی ہونٹھ کے زخم اسکا سبب اکثر یون ہوا کرتا ہے کہ پھنسیوں میں پیپ ہو کر قروح ہو جائیں علاج سفیدہ کا
مرہم لگائیں اور ایسا ہی مردار سنگ مازو کوٹ کر موم اور روغن زرد آلو کی قیر و طی میں استعمال کریں

فصل سور مزاجوں کے بیان میں جو ہونٹھ میں عارض ہو سو اگر سور مزاج گرم ہو ہونٹھ میں جلن ہوا کرتی ہے اور ٹھنڈے پانی سے آرام معلوم ہو
اور اگر سرد ہو ٹھنڈی ہوا میں اور صبح کی سردی میں ہونٹھ نیلے ہو جائیں اور انکی حسن باطل ہو جائے اور اگر خشک ہو تو ہمیشہ ہونٹھ بھٹ جایا کریں اور باریک
چھلکے انپر اٹھ آیا کریں اور اگر تر ہوگا تو ہونٹھ لٹکے ہوے اور ست اور نرم رہیں اور سور مزاج تر ہو ٹھنڈے جلد ضعیف کر دیتا ہے اس سبب کلام کرنے میں سستی لانا
علاج سور مزاج گرم میں تھان کا ٹکڑا کا ہوا نرفہ یا سبز دھنیا یا بارتک یا کاسنی کے یا عصی الراعی کے پانی میں یا گلاب میں بھگو کر اور برف میں لگا کر ہونٹھ
پر رکھ دین اور اسبغول گلاب میں بھگو کر اور بخ میں ٹھنڈا کر کے طلا کریں اور صندل گلاب کا نور سے ہونٹھ کو بھیکار کھیں اور سور مزاج سرد میں مشک کو
گھسکر روغن بان کے ساتھ اور عاقر قرقا پیسکر روغن چنبلی میں اور جندبیدستر روغن زگس اور روغن سوسن میں ملا کر ہونٹھ پر لگائیں اور سور مزاج خشک میں
کشکابا و روغن بادام کھائیں اور سبغول کا لعاب و رشکر پین اور لب کو روغن نقشہ اور نیلوفر و مغز تخم کدو سے ہمیشہ چکنا رکھیں اور انھیں روغنوں سے موم رو
بنا کر ملیں اور دوسری تدبیروں کا شفاق میں بیان ہو چکا اور سور مزاج تر میں لقوہ کے علاج میں رجوع کریں اور ہر چند کہ سادہ ہو مگر تفتیہ سے ہاتھ نہ کھینچیں
فصل اکلہ کے بیان میں جو لب پر واقع ہوا اور اسکے علاج کو اکلہ الفم میں تلاش کریں۔

باب ساتواں امراض اسنان و لثہ کے بیان میں

یعنی دانتوں اور مسوڑھوں کی بیماریاں جان لے کہ طبیعیوں نے اس باب میں اختلاف کیا ہے کہ دانتوں کی ذات ہڈی ہے یا پتھرا ایک مطلب کے

ثابت کرنے میں ایک دلیل لایا ہے جو لوگ کہ سختی کی وجہ سے انکو ہڈیوں میں شمار کرتے ہیں اور انکو جیس ٹھہرتے ہیں یہ کہتے ہیں کہ اگر انہیں حس ہو کر توجہ ہو کر
 تراشتے ہیں اور گھستے ہیں یعنی ریتتے ہیں تو الم پیدا ہوا کرتا مگر تھوڑا سا درد جو اٹھائے نیکے بعد ہوا کرتا ہے اسکا سبب یا تو اس عصب کا سور مزاج ہے جو دانتوں کی ہڈیوں
 میں مل رہا ہے یا دانتوں کی جڑ کا ورم اور اس وجہ سے کہ یہ اعضا دانتوں سے بہت ملے ہوئے ہیں خیال میں ایسا آیا کرتا ہے کہ خود دانتوں میں ہی درد ہے اور جو لوگ
 کہ چھون میں شمار کرتے ہیں اسلئے کہ وہ گرمی اور سردی کا اثر قبول کرتے ہیں اور ترشی سے بے حس ہو جاتے ہیں یہ کہتے ہیں کہ خدر یعنی جھبی پٹھے کے سوائے
 ہوا کرتی اور دانتوں کے جیس ہونیکو ضرر نہیں ہوتے ہیں لیکن ٹھیک بات یہ ہے کہ دانتوں کی ذات ہڈی ہے اور دماغ کے پٹھے اس کے جوہر سے مل رہے ہیں
 اور اس میں مل گئے ہیں اور یہ پٹھے اسکی جڑوں میں زیادہ ہیں سو اسکا درد اور ضربان اور جس ان پٹھوں کے سبب ہے اور سختی اور ٹوٹ جانا اور ریتنے اور تراشتے
 کے اثر سے الم نہ پانا اسکی اصل ذات کے اعتبار سے ہے کہ ہڈی ہے اور جالینوس نے کہا البتہ انہیں حس ہے اور وہ پھرتے ہیں جیسے ہونٹ پھرتا ہے اور جیس جاتے
 ہیں اور ثابت بن قرہ نے یہی قول اختیار کیا اور شیخ اور اسکے تابعین بھی اسطرح ہیں اور ایسا ہی اسباب میں بھی خلاف پڑا ہے کہ دانتوں کا جوہر ہڈی اور پٹھے وغیرہ
 کی طرح لطف سے پیدا ہوا ہے یا غذا سے یعنی خون سے گوشت اور چربی کی طرح جم آیا ہے اور خلاف کا یہ فائدہ ہے کہ جنسا عضو مان باپ کے لطف سے بنا ہے اگر انہیں
 کا ایک ٹکڑا جاتا ہے اسکا بدل پھر نہیں آتا اور کسی علاج سے اسکی اصلاح نہیں ہو سکتی بخلاف اس عضو کے جو غذا سے پیدا ہو کہ اگر اس میں کاٹکڑا جاتا رہا
 اسکا عوض پھر آ جاتا ہے

اسکا عوض پھر آ جاتا ہے

فصل وجع الاسنان کے بیان میں یعنی دانتوں کا درد اور اسکی نوعیت میں ایک وہ ہے کہ سور مزاج گرم سادہ سے عارض ہوا اسکی علامت یہ ہے کہ
 جڑوں میں گرمی ہو اور منہ میں سرد پانی لینے سے آرام پائے اور سوڑھوں میں بے ورم سرخی ظاہر ہو علاج سرکہ اور گلاب منہ میں لین اور جب رد کی
 شدت ہو تھوڑا کا فور بھی بڑھائیں اور منہ میں روغن گل لیکر ٹھہرانا مفید ہے اور جہان کہیں درد قوی ہو تھوڑی سی ایفون اسی روغن گل میں ملا لینی
 مفید ہے اور ایسا ہی سرکہ اور نمک آپس میں ملا کر منہ میں رکھنا اور اسبغول سرکہ میں ملا کر دانتوں پر رکھنا درد کو تھام لیتا ہے دوسرے یہ کہ خون کے غلبے سے
 درد پیدا ہوا اسکی علامت سرخی اور سوڑھوں میں ورم ہونا اور درد کے ساتھ گرانی پھر اگر خاص دانتوں میں ہی سبب ہو دانتوں کے طول میں درد محسوس
 ہوا اور اگر سبب پٹھے میں ہو الم گہرا و میں معلوم ہوگا علاج رگ سرد و کھولین اور ٹھوڑی کے اوپر پٹھنے یا چونکین لگائیں یا چار رگ کھول دین جیسی احتیاج ہو
 اور مناسب چیزوں سے طبیعت کو نرم کریں اور درد تھانے کے لیے جو کچھ سازج میں کہ چکے ہیں کام میں لائیں اور ابتدا میں مکو کا پانی اور دھینے کا پانی
 اور بارنگ کا پانی منہ میں رکھنا سب چیزوں سے بہتر ہے پھر آہستہ آہستہ محلل دواؤں کی طرف متوجہ ہونا تیسرے یہ کہ مادہ صفراوی درد کا باعث
 ہوا اسکی علامت یہ ہے کہ درد کے ساتھ ہلکا پن ہو اور ضربان اور سوڑھوں میں زردی اور صفرا کی دوسری علامتیں ظاہر ہوں علاج صفرا کے تھپتھپ
 کے لیے ہلیہ اور ترمہندی کا جو شانہ پلا تین اور تسکین اور تعدیل کے لیے جو کچھ حار سا فوج میں بیان کیا ہے اور فونی میں بھی ذکر آیا ہے کام میں لائیں اور
 بہتر یہ ہے کہ کلیون کی دواؤں کو نیگرم کر لیں تاکہ حرارت فعلی کے سبب سے انکا اثر زیادہ نفوذ کرے اور نفوذ کے بعد جب وہ گرمی نکل جائے انکا اثر کہ سردی اور
 قبض ہے جلد ظاہر ہو چوتھے یہ کہ سور مزاج بار د سادہ درد کا سبب ہوا اسکی علامت یہ ہے کہ سرد پانی پینے اور ٹھنڈی ہوا لگنے کے بعد پیدا ہو

اور تھم میں گرم پانی لینے سے تھم جائے علاج جو کچھ کہ بلغمی میں تھمے کے سوا تکیدا اور مضمضہ اور داغ کا بیان آئینکا کام میں لائیں اور چاہیے کہ سیاہی کھج
کو باریک پیسکر شہد میں ملا کر دانتوں کی جڑوں میں ملین اور اسکی غذاؤں میں لہسن اور گرم دوائیں اور زعفران ڈالیں فائدہ سورمزاج رطب سادہ ورد
نہیں پیدا کرتا مگر سورمزاج یا بس سا فرج کبھی عضو کے آخر کو کھٹے کر نیسے درد کی نوبت پہنچاتا ہے اسکو رطوبت پہنچانیوالی چیزوں سے تدارک کر سکتے
ہیں پانچویں وہ ہے کہ بلغم کے سبب سے درد پیدا ہوا اسکی علامت یہ ہے کہ سردی کے پہنچنے سے بڑھ جائے اور گرمی سے فائدہ معلوم ہونخواہ گرمی اور سردی بالقوہ
ہو یا بالفعل اور اس درد میں ضربان نہیں ہوا کرتی اور جرات کے آثار سے خالی ہوا کرتا ہے علاج ایارج اور حب صبر اور انکے مانند کھائیں تاکہ بلغم بھر جائے اور
پودینہ صغیر عاقرقوسہ کرمین پکا کر گلیان کرین تاکہ بلغم کو قطع کر دے اور دوا کی قوت کو عضو کے گہراؤ میں پہنچا دے اور عاقرقوسہ اور منی زنجبیل چنبہ
پیل باریک پیسکر ملین اور تریاق اربعہ اور تریاق الاسنان یا فلونیا دانتوں کی جڑوں پر رکھیں اور نمک اور باجر گرم کر کے جڑوں کو تکید کے طور پر سینکین
یا کیلا کپڑا ہی بہت گرم کر کے تکید کرین تاکہ دانتوں میں سے مادہ باہر کی طرف کھنچ آئے اور اسوجہ سے کہ باہر کی طرف مادہ کے کھنچ آئیسے درد تھم جاتا ہے یعنی
جسوقت جڑوں میں ورم ہو جائے درد تھم جائے چاہیے کہ تکیدا ایسی طرح پر کرین کہ فائدے کے علاوہ ضرر نہ پہنچائے اور یہ اس طرح پر ہے کہ کھانا
کھانیکے بعد جب تک چار ساعت نہ گزریں تکید نہ کریں اور تکید کے بعد تب تک کہ دو ساعت نگزریں کھانا نہ کھائیں کیونکہ اگر ایسا کریں اسبات کا خوف
ہو کہ کچا مادہ بے ہضم ہوے اس جگہ کھنچ آئے اور درد کو بڑھائے ترکیب تریاق الاسنان کی جنید ستر حلیت فلفل زنجبیل مسیحہ افیون ان چھ
دواؤں کو برابر لیکر کوٹ اور چھانکر شہد میں ملائیں پھر اگر ان تدریج سے درد تھم جائے فہو المراد اور نہیں تو ان دانتوں پر داغ دین یا مقتات یعنی جو
چیزیں کہ دانتوں کو توڑ کر کٹوے کرتی ہیں یعنی بھجھڑے کرتی ہیں استعمال کرین اور داغ کی یہ منفعت ہے کہ مزاج کی سردی کو زائل کرے اور اسی عضو
کو قوت دے اور بگڑے ہوے مواد کو تحلیل کر دے اور توڑنیوالی دواؤں کا یہ فائدہ ہے کہ دانتوں کو بوسیدہ کر دین اور اس سبب سے دواؤں کی قوت بہت
اچھی طرح نفوذ کرے اور جو مادہ اندر ٹھہر رہا ہے اسکو تحلیل کرے اور داغ کے طریق دو طرح پر ہیں ایک یہ ہے کہ سونکی یا لوسے کی سلائی بنا لیں اور آفت زرد
دانتوں پر ایک نلکی رکھیں پھر اس سلائی کو آگ میں سرخ کر کے اس نلکی میں لائیں یہاں تک کہ دانتوں پر پہنچے اور خوب دیر تک رہنے دیں اور پھر
اعادہ کرین جب تک کہ داغ خوب آجائے دوسرے یہ کہ دانتوں کے گرد اگر دغیر ایسی طرح پر لگا دین کہ جب ان دانتوں پر روغن ڈالیں احاطہ سے
باہر نہ نکل جائے پھر روغن زیتون اتنا گرم کرین کہ جوش کھائے پھر چھوٹے چمچے سے لیکر ان دانتوں پر اسقدر ڈالیں کہ خمیر کا احاطہ بھر جائے
اس عمل سے فوراً درد تھم جاتا ہے اور یہ مقتات میں سے بھی ہے اور تفت یعنی بوسیدہ اور بھجھڑے کر نیکا یہ طریق ہے کہ تو بال مسن باریک کرین اور
انجیر کے درخت کے دودھ میں ملائیں اور تھوڑا سا روٹی کا ٹکڑا کرین اور درد والے دانتوں پر رکھیں یا زنجبیل کو سرکہ میں چالیس ذنگ بھگو
اور کوٹ کر اسپر رکھ دین اور چاہیے کہ مقتات کے استعمال سے پہلے دوسرے دانتوں کو روغن سے چلنا کر دین تاکہ دوا سے مفتت کی قوت
انہیں اثر نہ کر سکے اور تو بال نحاس تانبے کے چھوٹے چھوٹے اجزا کو کتے ہیں جو کوٹنے اور گرٹھنے کی وقت گرا کرتے ہیں چھٹے یہ کہ معدہ کی شکرکت
سے واقع ہوا اسکی یہ صورت ہے کہ معدے میں مادہ غلیظ یا تیز یا ردی بھر جائے اور اسکی ایذا دانتوں میں پہنچے اور اسکی علامت یہ ہے

کہ شکم سیری اور بد ہضمی اور رات کے کھانے کی حالت میں درد غلبہ کرے علاج متقیے کے لیے جو با دریاہ جات کھائیں اور غذائیں کی کریں اور اس قسم میں ٹوسے پرہیز کرنا لازم سمجھیں اور کھانے میں دھنیہ ذال دین اور دودھ اور میوہ کو ترک کریں اور اگر جیانا تو کا اتفاق پڑے تھوڑی سی ایفون دانتوں پر لگائیں تاکہ بے حس ہو جائیں اور توڑے کے بعد جو بخارات اٹھیں انہیں گزرنیائیں ساتویں یہ کہ مادہ ردی دانتوں کی جڑوں میں متعین ہو جائے اور دانتوں کو فاسد کر دے اور فاسد ہو کر ٹوٹنے اور پھٹنے سے درد عارض ہو بدون اس بات کے کہ ہلنے لگیں یا کوئی چیز باہر سے دانتوں کی جڑ میں آجائے علاج عاقرقہ ایفون قشار کنڈر باریک پیسکر عورتوں کے دودھ میں باگاسے کے دودھ میں ملا کر دانتوں پر رکھیں تاکہ درد تھم جائے اور دانت زیادہ تر پھٹنے پائے اور اگر تہیر مفید نہو داغ دین بسطرح پر کہ بلغمی میں اسکا بیان ہو چکا اور قشار کنڈر سے کنڈر کے چھوٹے اجزاء اور ہنٹھون یہ کہ باد غلیظ سر میں سے تحلیل ہو کر دانتوں کی جڑ اور اس پٹھے کی طرف جو دانتوں پر محیط ہو مندرج ہو اسکی علامت یہ ہو کہ کھنچاؤٹ سے درد ہو اور جب بدلتا ہے علاج جس مادے سے کہ ریج پیدا ہوتی ہو اسکے متقیے کے لیے حب بنفشہ اور جب پارہ اور انکے مانند کھائیں اور تحلیل کے لیے بادیان ایفون زیرہ ہر ایک ایک گرم پکا کر اسکا پانی گرام کم ٹنڈھ میں رکھیں اور تقویت کے لیے صمغ البطم فلفل پوست بیج کہر شبت باریک پیسکر شہد میں ملا کر دانتوں پر ملین اور ٹنڈھ سے پانی سے اور جو چیزیں بلغم کو بڑھاتی ہیں ان سے پرہیز کریں اور بادشکن چیزیں کھائیں توین وہ ہو کہ دانتوں میں کثیر پیدا ہو جائے اور درد پیدا کرے اور دانتوں میں کثیر اس طرح پر پیدا ہو کر تباہی کہ کسی سوراخ دار کھنے ہوئے دانت میں رطوبت آجائے اور متعفن ہو کر کثیرے بجائیں علاج تخم گندنا جوین خراسانی تخم پیاز موم میں یا بکری کی چربی میں ملائیں اور اسکو آگ پر ڈالیں اور اسکے دھوین کو نمکی کے وسیلے سے کہ اس نمکی کی ایک طرف اس میں دبا رہی رہے اور دوسری طرف دانتوں پر پہنچائیں تاکہ کثیرے مگر گر ٹرن فائدہ دانتوں کی حفظ صحت کے لیے آدمی کو چاہیے کہ دس چیزوں کی رعایت کرے تاکہ اسکے دانت آفتوں سے بچے رہیں ایک تو تخم یعنی بد ہضمی سے کہ غذا فاسد ہو جائے اور بہت کھانے سے اور معدے کو بوجھل کر نیسے پرہیز کرے اور ان غذاؤں سے کہ جلد فاسد ہو جاتی ہیں جیسے دودھ یا مچھلی اور کھانے میں سوزنریبے احتراز کرے یعنی لطیف اور غلیظ کو اسکے مرتبہ پر رکھے دوسرے یہ کہ بہت تر کر نیکی عادت نہ کرے خصوصاً جب کہ کھٹی قرآنے تیسرے یہ کہ سخت چیزیں جیسے اخروٹ بادام جھالیاد دانتوں سے نہ توڑے و تھے کری سٹھائیان چبانے جیسے ناطفہ اور اسکے سوا اجنباب کرے پانچون جو چیزیں دانتوں کو کند کرتی ہیں جیسے ترش انگور اور ترخ کی ترشی ان سے الگ رہیں چھٹے یہ کہ بہت ٹنڈھی اور بہت گرم چیزوں کو خاص کر ایک کو دوسرے کے بعد نہ کھائیں ساتویں جو کچھ دانتوں کو بالخاصیت ضرر پہنچائے جیسے گندنا اندر ڈھن خراسانی طرف رغبت نہ کریں اٹھویں یہ کہ جب کھانا کھا چکیں خلال کریں اور دانتوں کے بیج کو پاک کریں لیکن خلال کریں اسقدر مبالغہ نہ کریں کہ سوزھون کو تکلیف پہنچے توین بہ کہ ہر صبح کو مسواک کریں اور مسواک کریں بھی اتنی زیادتی نہ کریں کہ دانتوں میں سے آپ اور جلا طبعی جاتی رہے اور مسواک نرم اور تلخ لکڑی کی بنا نا چاہیے جیسے پیلو اور زیتون دسویں یہ کہ سوتے وقت اور تر کر نیسے وقت دانتوں کو روغن سے چکنا کریں پھر اگر دانتوں کا مزاج گرم ہو روغن گل ملین اور اگر سرد ہو روغن بان یا روغن مصطلکی اور بہتر یہ ہو کہ پہلے دانتوں پر شہد ملین پھر روغن سے چکنا کریں اور جانا چاہیے کہ خرگوش کا سر جلا کر کوٹ کر دانتوں پر ملانا اور نمک شہد میں ملا کر ملنا خواہ نمک کو جلائیں یا ز جلائیں ہر معینے میں دو دفعہ ملنا مسوڑوں کے گوشت کو سخت

کرتا ہے اور دانتوں کی جڑوں میں سے مادے کو پاک کرتا ہے اور انکی صحت کو نگاہ رکھتا ہے اور پھٹکر ہی آگ میں بھونکر اور سر کے میں ملا کر اور تھوڑا سا ٹھکانا
 بڑھا کر ملنا ایسا ہی عمل کرتا ہے اور جان لینا چاہیے کہ اس سبب سے کہ دانتوں کا مزاج خشک ہے جو دوائیں کہ اسکی صحت کی حفاظت کریں خشک ہونی
 چاہئیں اور سردی اور گرمی میں معتدل ہاں اگر کسی کا مزاج سرد یا گرم ہو گیا ہے تو دمان جیسی ضرورت ہو دسی ہی خشک دوائیں گرم یا سرد مزاج
 کی اصلاح کے لیے اختیار کرنی چاہئیں بیان ان دواؤں کا جو باوجود خشکی کے سرد میں معتدل گل سرخ مشک کا فور کزنازہ گلنار دم الما خون بازو
 مروارید چھالیا آرد جو برگ جھاؤ پوست درخت توت ذکر ان دواؤں کا جو باوجود خشکی کے گرم ہیں تمک سوختہ شیخ سوختہ سعد دار چینی زوناسے خشک گل اذخر
 شاخ گاؤ کو ہی سوختہ پودینہ سوختہ اور ناسوختہ ہو بیزراوند گرد شمش منطل عاقر قریح حار جرج پوست بیج کبر اور کبر عود خستہ خزامے سوختہ سرخ گوش سوختہ پریاوشان
 سوختہ و ناسوختہ خاکستر خوب انکو ر خاکستر بورہ مصطلکی ابگینہ سوختہ اور جب معتدل بنانا چاہیں سرد دواؤں کو گرم کے ساتھ ضرورت کے موافق ترکیب دین
فصل ضرس کے بیان میں جاننا چاہیے کہ ضرس حرکت کے ساتھ دانتوں کے کندھوں تک کہتے ہیں اور اسکے دو سبب ہیں ایک تو خارجی جیسے کسی
 قابض یا عفن اور نہایت ترش چیز کا کھانا اور چبانا کہ دانتوں پر بہت دیر ٹھہرے پھر اس چیز میں سے ٹھوڑی رقیق اور لطیف دانتوں کے جرم میں گھس
 جائے اور سردی اور خشونت پیدا کرے اور بہت دیر ٹھہرنیکی قید اسلیے لگائی کہ اگر وہ چیز نہایت ترش ہو مگر لطافت اور رقت کے سبب سے دانتوں میں
 نہ ٹھہرے ضرس نہیں پیدا کرنی جیسے سرکہ علاج اگر مزاج گرم ہو خرفہ کی پتی اور شاخیں اور بادروج چبائیں اور جہان کہیں خرفہ کی پتی اور شاخ موجود ہوں
 اسکے بیج کٹے ہوئے اور بھیکے ہوئے اسکی جگہ کام آتے ہیں اور شیر خزا اور کچے زیتون کے روغن سے کلی کرنا اور گرم کباب دانتوں میں بنانا مفید ہے
 اور اگر مزاج میں گرمی نہ ہو مغز جو مغز فندق جو زمہندی مغز بادام تلخ گرم کر کے دانتوں پر ملین اور موم زرد اور عکلا لانا چبائیں اور صغیر بادروج شہد
 نمک ملین اور روغن زیت کا ٹھٹھ جسکو تانبے کے پیالے میں آگ پر یاد دھوپ میں رکھکر غلیظ کر لیا ہو دانتوں کو مفید ہے دوسرے سبب داخلی
 جیسے خلط ترش کہ فم معدہ میں جمع ہو اور قز میں نخل آئے اور دانتوں کو کند کر دے یا اگر قز میں نہ نخلے اس میں سے بخار اٹھیں اور دانتوں کو کند کر دین اسکی
 علامت کھٹی ڈکارا آنا اور ٹھنڈ ترش ہونا اور ترش قز اور ٹھنڈ میں پانی بھرنا علاج جیسا مادہ ہو سودا یا بلغم اسی کے موافق معدے کا تفتیہ کریں اور
 اسوجہ سے کہ مادہ فم معدہ میں ہی قز کے ساتھ تفتیہ کرنا بہت مفید ہے اور معدے کے تفتیہ کے بعد چبانے اور ملنے کے لیے جو کچھ پہلی قسم میں
 بیان کیا ہے احتیاج کے موافق کام میں لائیں اور ضرس کی ایک نوع ہے کہ گرم یا سرد چیزوں کے کھانے سے عارض ہو جائے اسکی علامت یہ ہے کہ
 سردی یا گرمی پہنچنے سے دانتوں میں درد ہو اور کوئی سخت چیز درد کے سبب سے جو چبانے کے وقت عارض ہوتا ہے نہ چبا سکے اور اس نوع

کا نام ذہاب مارالاسنان ہے اور جدی فصل میں اسکی بیان کیا جاتا ہے

فصل ذہاب مارالاسنان کے بیان میں یعنی دانتوں کی آب کا جانا اور وہ ایسی حالت ہے کہ دانتوں میں کھانے پینے کی گرم اور سرد چیزوں
 سے ایذا پہنچے اور چبانے کی چیزوں سے عاجز ہو جائیں اور اسکے دو سبب ہیں ایک تو سردی کثیف کرنے والی کہ دانتوں میں عارض
 ہو اور یہ اکثر ہوتا ہے اور کبھی دانتوں میں درد ہونے کا مقدمہ ہوا کرتا ہے علاج حب النار شب بیانی زراوند طویل باریک پیسکر دانتوں کی

جر میں طین اور گرم روٹی اور بیضہ کی زردی بھی ہوتی گرمی گرما گرم دانتوں میں دبا میں یعنی دانتوں میں پکڑ لین اور جب تک گرمی باقی رہے دانتوں میں رکھی رہنے دین اور پھر ایسا ہی کسی مرتبہ کریں تاکہ جمی ہوئی سردی سادہ ہو یا مادی زائل ہو جائے اور مادی میں تنقیہ کو مقدم رکھیں اور چاہیے کہ دانتوں کی تکمیل کی وقت روٹی اور انڈے کی زردی میں اتنی گرمی ہو کہ جب انکو دانتوں میں پکڑیں آنسو نکل آئیں اور اگر عضل کو بھون لین اور کوٹ کر سرکہ میں ملا کر گرم کریں اور دانتوں پر رکھیں ایسا ہی عمل کرتا ہوا اور جان لے کہ طحال میں ایسی خاصیت ہو کہ اگر اسکو بھون لین اور کوٹ کر گرم کر کے اس سے دانتوں کو تکمیل کریں جمی ہوئی سردی کو انہیں سے نکال دیتی ہے اور جنگلی کبری کا خون بھون کر اور گرم کر کے اس سے تکمیل کریں دانتوں کی سردی کو بالخاصیت زائل کرتا ہوا اور تکمیل کے بعد روغن گل میں گھسکر گرم کر کے منہ میں لین تاکہ مسوڑھوں کو اور دانتوں کو قوت دے اور انکے سردا و جاع کو ساکن کرے اور تریاق بزرک اور روغن بلسان طمانہایت مفید ہے اور ایسا ہی روغن خردل منہ میں رکھنا دوسرے وہ ہے کہ دانتوں میں شدت کی حرارت عارض ہو اور انکا اعتدال فاسد کر دے اور ایسی طرح خشکی پیدا کرے کہ اس میں تھوڑا سا خدر آجائے جیسے پہلی قسم میں کثیف کرنیوالی سردی دانتوں کے خدر کا باعث ہوتی ہے اس قسم میں شدت کی حرارت خدر کا سبب ہو اس سبب سے کہ خشکی کے سبب روح کے راستہ بند ہو جائیں اور یہ قسم اکثر وقوع میں آیا کرتی ہے اور دانتوں میں گرمی ہونے کی یہ علامت ہے کہ مسوڑھوں کے اور دانتوں کے لمس میں گرمی محسوس ہو اور مسوڑھے سرخ ہو جائیں اور ممکن ہے کہ دانتوں کے رنگ میں بھی کچھ سرخی آئے علاج روغن گل میں کافور اور صندل ملا کر دانتوں پر ملین اور منہ میں رکھیں اور

خرفہ کی پتی اور شاخیں یا اسکے تخم چبانیں

فصل تاکل و لقت و ثقب اسنان کے بیان میں یعنی دانت گھنے ہوئے اور بھجھڑے اور سوراخ دار ہو جانے اور اس مرض کی دو قسم ہیں ایک وہ ہے کہ رطوبت رو یہ دانتوں کے جرم میں گھسکر متعفن ہو جائے اور انکے روح کے مزاج کو فاسد کر دے اس سبب سے بوسیدہ اور بھجھڑے ہو جائیں اور اسکی علامت یہ ہے کہ دانتوں کا حجم اپنی اصلی حالت پر رہے اور رنگ میں سبزی یا زردی یا سیاہی آجائے علاج ایارجات اور جوہرے دماغ کا تنقیہ کریں اور دانتوں کی تقویت کے لیے ایسی چیز کہ قابض ہو اور تاکل کو یعنی بوسیدگی کو مانع ہو جیسے رسوت نارین سعدا زو عاقر قرطالین تاکہ مواد فاسد کو قبول نہ کرے اور اس گھنار پھنگری سرکہ میں چکا کر مضمضہ کریں اور چاہیے کہ دانتوں کی جو نشی جگہ کھائی اور بوسیدہ اور سوراخ دار یعنی کھوکھل ہو گئی ہے اس میں سک اور مصطکی اور تھوڑا سا کافور یا ایک پیکر بھردین کہ یہ دو میں زیادہ بوسیدہ ہونیکو اور ایذا کو جو چھانکے وقت ہوتی ہے روک دیتی ہیں اور درد کو تھما دیتی ہیں اور چاہیے کہ پہلے دانتوں کے اجزائے فاسد کو سوہان سے پاک کر دین یعنی ریت ڈالیں تاکہ انہیں سے فساد و سروں میں جو انکے نزدیک ہیں نہ پہنچے اور تاکل نہ بڑھے اور جان کہیں تاکل اور سوراخ تھوڑا سا سوہان سے تراش کر برابر کر دین اور جو باقی رہے اسکو کسی دفعہ داغ دین پھر روغن زیت اور مرزنگوش کا پانی طین تاکہ پھر بوسیدہ نمون دوسرے یہ کہ رطوبت اصلی جو دانتوں کے اجزائی تھامنے والی اور چکا کرنیوالی ہے فنا ہو جائے اور دانتوں میں خشکی غالب کرے اس سبب سے دانت پھٹنے لگیں اور بھجھڑے ہو جائیں اور اکثر یہ قسم بھون کو اور نقاہت والوں کو اور ان لوگوں کو جو بیابان بھوکے رہیں یا کسی وجہ سے انکے ابدان میں تحلیل قوی واقع ہو عارض ہو کر تھی ہے اسکی علامت یہ ہے کہ دانتوں میں خشکی اور دباؤ اور

سبب موجود ہونا یا پہلے ہو جانا اور اس قسم کا تدارک دشوار ہے علاج رطوبت پہنچانے کے لیے غذائیں اور شربت رطوبت افزا کھائیں ہیں اور بیسے کی سفیدی اور اسبغول کا لعاب و رگدھی کا دودھ اور روغن بنفشہ چاروں چیزیں یا جو کچھ میسر آئے آپس میں ملا کر دانتوں پر رکھیں اور انھیں سے کلیان کریں اور ہر چند علاج کا اثر اس بیماری میں بہت کم ہو کر تاہو لیکن غفلت نہ کرنی چاہیے کیونکہ بڑا فائدہ ہے کہ بڑھنے پانے اور اچھا ہونا بھی ممکن ہے محال نہیں اور شاید کہ سردی یا گرمی شاذ و نادر اس مرض کو پیدا کرے اور ہر ایک کو انہیں سے مناسب دواؤں کے استعمال سے تدارک کر سکتے ہیں جبکا ذکر مزاج کی تبدیلی کے لیے بارہا آچکا ہے خصوصاً فصل وجع الاسنان کے آخر میں گرم اور سرد دواؤں کا ذکر مفصل آچکا ہے

فصل حفر کے بیان میں وہ ایک چیز ہے کہ پٹھکری کی صورت جو بھر بھرے ہونے میں جمی ہوتی ریت کے مشابہ ہو دانتوں کی جڑوں میں چمٹ کر پتھر جاتے اور ایسی سخت ہو جاتے کہ اسکا اٹھا کرنا مشکل ہو جائے اور جیسی قسم کا اسکا مادہ ہو کر تاہو ویسا ہی اسکا رنگ سبز یا زرد یا سیاہ ہو کر تاہو اور جس خلط کے بخار چڑھ کر اس جگہ جکڑ سخت ہو جاتے ہیں اس خلط کی نوعیت کو اسی رنگ سے پہچان سکتے ہیں اس مرض کو قلع بھی کہتے ہیں یعنی دانت زرد ہونے اور اسکا سبب بخارات رطوبہ غلیظہ ہوا کرتے ہیں جو چپ دار دندان اور انہیں کچھ حرارت بھی ہو اور معدے سے اٹھ کر منہ کی سطح پر کٹھے ہو کر دانتوں کی جڑوں میں چمٹ جائیں پھر جو کچھ کہ سطح میں ہوں زبان کی حرکت کے سبب سے دور ہو جائیں اور جتنے دانتوں کی جڑوں پر اندر باہر ہوں باقی رہ جائیں کیونکہ یہ جگہ زبان کی ہر وقت کی حرکت سے محفوظ ہو بلکہ انہیں بے قصد زبان کا پہنچنا دشوار ہے اور یہ علت ان لوگوں کو ہوا کرتی ہے کہ بہت دنوں تک مسواک نہ کریں اور دانتوں کو لمبیں علاج جو خلط کہ اس بیماری کا سبب ہے پہلے اس کو بدن اور معدے میں سے پاک کریں پھر اگر حفر لینے دانتوں کا سیل بہت سخت ہو اسکو لوہے کے آلہ سے آہستہ آہستہ پھیل ڈالیں اور اگر اتنا سخت نہ ہو کیسا رنگی جدا کر دیں اور جب اسکو اٹھا کر جدا کر دیں نمک کف دریا خاکستر صدف شیشہ مسوق سوختہ شاخ گاؤ کو ہی سوختہ سے سنون بنا کر استعمال کریں تاکہ باقی دور کر دے اور پھر سخت نہونے فصل دانتوں کا رنگ بدل جانے کے بیان میں اسکا سبب یہ ہے کہ برآمدہ دانتوں کے جوہر میں نفوذ کر جائے اور انکو اپنے رنگ کی صورت رنگین کر دے اور یہ نہو کہ حفر پیدا کرے پھر اگر مادہ غلیظہ ہو تو غیر ایک مدت میں ظاہر ہو اور تخفیف ہو اور اگر مادہ رقیق ہو تو تھوڑی سی مدت میں تغیر پھیل جائے اور سب کو شامل ہو جائے علاج اول جو بول و رغزغون سے بدن کا اور دماغ کا تھقیہ کریں اور مادے کے استفراغ کے بعد اگر دانتوں کا رنگ زرد ہو ملو کے پانی اور سرکہ سے مضمضہ کریں پھر مسورا اور جوار حطمی کا آٹا سرکہ میں ملا کر دانتوں پر رکھیں اور اگر سیاہ ہو جو کبرافسنتین مصطلی اتنے کوٹ چھان کر روغن گل میں ملا کر استعمال کریں اور اگر دانتوں کا رنگ جھسی یعنی چونہ کے رنگ ہو روغن مصطلی ملین اور مرغی کی چربی اور موم روغن خیری میں گچلا کر اور تھوڑا سا زوفا اور کچھ ہینگ آسین ملا کر دانتوں پر لگائیں اور اس قسم میں اور سوداوی میں سب دواؤں سے زیادہ نافع یہ ہے کہ اندر ان کے بیچ نکال کر اسکو سرکہ میں پکائیں اور اس سے کلیان کریں اور جاننا چاہیے کہ اندر ان کے بیچ کو عربی میں ہبید کہتے ہیں اور وہ زہر قاتل ہیں اور ان میں سے ایک دانگ مار ڈالتے ہیں اسلیے کہدیا کہ چون کو آسین سے نکال دیں کیونکہ احتمال ہے کہ کلی کرتے وقت اس سرکہ میں سے کچھ حلق میں اتر جائے فائدہ زرد رنگ صفر سے ہو کر تاہو اور سیاہ اور بادنجانی سودا سے اور جھسی بلغم غلیظہ سے اور جھسی کو غلطی بھی

کہتے ہیں یعنی ابرک کے رنگ اور اس قسم کا علاج غلیظ ہونے اور چپ دار ہونیکے سبب سے مشکل ہو اور شاید کہ دانت پھٹ جائیں اور پتھرا یا ہوا مادہ
 انہیں سے نکلے اور صفراوی اور سوداوی میں ایسی آفت کی نوبت نہیں پہنچتی اس لیے کہ وہ لزوجت یعنی چپ دار ہونے سے خالی ہیں
 فصل تحرک و سقوط اسنان کے بیان میں یعنی دانتوں کا ہلنا اور گرنا اس مرض کی تین قسم ہیں پہلی قسم وہ ہے جو لکڑی میں عارض ہوا کرتی ہے اور اس کا
 سبب واری کا فراخ ہو جانا ہے اور واری داؤ کی تشدید سے اریہ کی جمع ہو اور اریہ اس سوراخ کو کہتے ہیں جس میں دانت گر رہے ہیں دوسری قسم وہ ہے
 کہ بڑھون میں پیدا ہو اس سبب سے کہ مسور ہون میں اور دانتوں میں نقصان اور خشکی اور لاغری آئے اور اس وجہ سے کہ یہ نقصان ذبول کے قبیل سے
 ہے کیونکہ رطوبت غریزی کے تحلیل ہو جانے سے اس عمر میں پڑتا ہے اسکو لا علاج کہتے ہیں تیسری قسم وہ ہے کہ اسکا سبب دانتوں کی جڑوں کا فراخ
 ہونا ہے اور نہ بڑھا پانا اور عمر رسیدہ ہونا بلکہ کوئی اور اسکا باعث ہو جیسا جو انون کو عارض ہو اور یہ کئی وجہ سے ہوا کرتا ہے ایک وہ ہے کہ غذا نہ پونچھے اس
 سبب دانتوں کی جڑ کا گوشت جو انکے گرد آ رہا ہے اور انکو پکڑ رکھا ہے ناقص اور ضعیف ہو جائے اور اسکی علامت یہ ہے کہ بدن کا ڈبلا ہونا اور آنکھوں کا گرنا
 ظاہر ہو اور مسور ہون میں درد اور تامل اور تعفن اور استرخا اور فساد کا کچھ اثر ظاہر نہ ہو اور یہ قسم نقاہت والون کو اور ان لوگوں کو کہ پڑ پڑ بھوکے ہیں
 عارض ہوا کرتی ہے علاج خشک غذاؤں سے پرہیز کریں اور بدن درد ملغ کی ترتیب کے لیے مرطب غذا میں تناول کریں اور آرام اختیار کریں اور
 شکم سیر ہونے پر سوئیں اور تراور چکنی چیزیں ملین اور ترتیب حاصل ہونیکے بعد گل سرخ طباشیر عدس رشک مابین خرد اور انکے مانند جو چیز قابض
 اور سرد ہو باریک پیسکد دانتوں کی جڑوں پر چھڑکین تاکہ انہیں قوت آئے دوسری یہ کہ رطوبت رقیق کے آنے سے مسور ہے اور وہ پٹھا کہ دانتوں کو
 تھام رہا ہے سست ہو جائے اور اسکی علامت یہ ہے کہ مسور ہے ڈھیلے اور سست رہیں اور گرم اور سرد چیزوں سے انہیں ضرر پہونچے اور دانت
 موٹے ہوں اور بولنے کی وقت منہ کا جڑا کا پنے لگے اور بیمار کو دانتوں کی جڑوں میں سردی محسوس ہو اور منہ سے لعاب بننے لگے علاج جو کچھ فالج
 میں تھیقہ وغیرہ بیان کیا ہے کام میں لائیں اور گرم اور قابض چیزوں کے جو شانڈے سے جیسے عاقرقوسہ پوسٹہ بیج کبر خاسعہ شب گل سرخ سنبل
 کلیان کریں اور ایسی قابض چیزیں مسور ہون پر اور دانتوں پر چھڑکین اور جڑوں پر لپ کرین تیسری وہ ہے کہ آماس گرم لثہ میں یعنی مسور ہون
 میں پیدا ہو اس سبب سے مسور ہے دانتوں سے جدلی ہو جائیں اسکی علامت ورم کا ہونا اور درد کی شدت اور ضربان علاج مضمضہ کھولین اور حجامت کریں
 اور احتیاج کے موافق مسهل سپین جیسا ورم لثہ میں مذکور ہے اور تھیقہ کے بعد ابتدا میں قابض اور سرد دوائیں جیسے طباشیر پوسٹہ ہلیہ نہ رو گنار سماق
 مسور ہون پر ملین اور بارنگ اور خرفہ کے پانی سے مضمضہ کریں اور انخطاط یعنی گھٹنے کی وقت محلل چیزوں سے جیسے دھنیے کا پانی اور روغن گل سے
 کلیان کریں چوتھی یہ کہ ضعف کے سبب ورنون کی کمی سے مسور ہے ڈھیلے ہو کر دانتوں سے جدلی ہو جائیں جیسا نقاہت والونکو اتفاق پڑتا ہے یہ کہ
 رطوبت کے سبب سے ڈھیلے ہو جائیں اور اسکی علامت یہ ہے کہ مسور ہے بالکل سفید ہو جائیں اور ایسا نظر آئے کہ انہیں خون نہیں ہا اور یہ بات ظاہر
 ہے کہ گوشت سفید ہے اور اس میں سرخی خون کے سبب سے ہوا کرتی ہے اور ایسا ہی جو کچھ رطوبی میں بیان کیا ہے اس قسم میں نہ پایا جائے
 علاج بزغالہ اور برہ اور مرغ کے چوزوں کا گوشت کہ فرہ ہوں اور بیضے کی زردی کھائیں تاکہ قوت حاصل ہو اور اچھا خون پیدا ہو

۱۲۱
 لثہ ذبول ہو کر صحت اور طراوت کے تحلیل ہونے سے گھٹنا اور ڈبلا ہونا

اور گرم چیزیں جیسے سعد سنبل عود سوئمہ مصطکی گل سرخ مسور ہون پر طین تاکہ انکی طرف خون کھنچ آئے پانچویں مادہ تیز کال مسور ہون پر گرے اور انکے گوشت کو کھا کر ناقص کر دے اس سببے دانتوں کی جڑوں کی مضبوطی میں فتور آجائے اور دانت ہلنے لگیں اور اسکی علامت طاہر ہے علاج فصد کھولیں اور سہل سپین اور حجامت کریں اور جو کین لگائیں اور سماقیہ اور رمانیہ کھائیں اور مٹھائی اور گوشت سے اور جو چیزیں خون بڑھاتی ہیں اُسے پرہیز کریں اور زراوند کنرینخ سوسن دم الاخرین آرد کر سنہ کوٹ اور چھان کر شہد اور سرکہ عنصل میں ملا کر مسور ہون پر لگائیں تاکہ نکلے اور بگڑے ہوئے گوشت کو فنا کر دے اور باقی کو قوت دے اور بگڑنے سے بچائے رکھے اور اگر مسور ہون میں عفونت آگئی ہو زیادہ تیز دوائیں اپنا استعمال کریں جیسے قلدنیون اور چاہیے کہ اس دوا کو گوشت فاسد ہی پر رکھیں اُسکے سوا اور جگہ احتیاط کریں اور دوا کو دور کرینکے بعد سرکہ سے مضمضہ کریں چھٹے وہ ہے کہ سقطہ یا ضربہ دانتوں کے ہلنے کا باعث ہو علاج جو چیزیں قابض اور مضبوط کر نیوالی سر دہون جنکا ذکر بار بار آچکا ہے باریک پسکے دانتوں کی جڑوں پر چھڑک دین اور اگر اس تدبیر سے اصلاح پذیر نہ ہو انکی جڑوں کو گرم لوہے سے داغ دین یا سونیکے یا چاندی کے تار سے انکو آس پاس کے دانتوں سے باندھ دین اور اُسکے اوپر دوائیں مذکورہ چھڑک دین تا مضبوط ہو جائیں فائدہ جب کوئی دانت در در کے یا ہلنے لگے اور دوا فائدہ نہ دے اور اُسکے گرانے کی احتیاج ہو اور اُسکی جڑ مضبوط ہو جائے تو دوائیں استعمال کریں تاکہ انکی جڑ مست ہو جائے اور دانت آسان گر پڑے کیونکہ اگر مضبوط جڑوں دانت کو کھینچیں بہت درد پیدا کرتا ہے اور درد دوسرا اور آنکھوں میں درد لاتا ہے اور شائد کہ جڑ سے کاخیارہ توڑ دے اور ننگا کر دے یعنی ٹھی نکل آئے لیکن سہل اکھڑنیکے یہ تدبیر ہے کہ پہلے دانتوں کی جڑ کے گوشت کو نشتر سے الگ کریں پھر دوا رکھیں تاکہ اُسکی جڑ میں دوا کی قوت جلد پہنچ جائے اور جو دوائیں کہ اس کام میں آتی ہیں یہ ہیں توت کی جڑ کا پوست اور عاقرقور حالیکہ کو ٹکر نرم کریں اور سرکہ میں ملا کر دھوپ میں رکھیں جبکہ شہد سا ہو جائے اٹھالین پھر ہر روز تین دفعہ دانتوں کی جڑ پر طلا کریں اور دوسرے دانتوں پر خمیر یا کوئی اور چیز لگا دیا کریں تاکہ اُسکا اثر اور دن میں نہ پہنچے نوع دیگر شاہ توت کے درخت کا پوست بیخ کبر ہرتال زرد عاقرقور حازر دچوبہ شہر مہنخ قنار الحمار سب برابر لیکر کوٹ کر اور چھانکر سرکہ میں ملا کر تین دن رکھ دین پھر طلا کریں نوع دیگر ہرتال سرخ سرکہ میں زچا کر اُس جگہ پر رکھیں دانتوں کی جڑ کو جلد کم زور کر دیتی ہے اور سرکہ کا تلچھٹا سیطرح کم زور کر دیتا ہے اور کچے انجیر کا دودھ بھی اسباب میں قوی ہے اور انجیر کا سبز تیا باریک پسا ہوا بھی نافع ہے

فصل بچوں کے دانتوں کی تدبیر کہ آسان نکل آئیں چاہیے کہ جڑوں پر یعنی دانت جینے کی جگہ پر روغن اور مسکہ اور چربیان اور گاسے کی ساق کا مغز اور اُسکے سر کا مغز طین اور خرگوش کا مغز چکا ہوا ملنا مفید ہے اور کتے کا دودھ بالخاصیت اسباب میں ٹھہرایا ہے اور جو وقت دانت نکلنے کے اثنا میں درد کا غلبہ ہو کوئے کا پانی اور روغن گل ملا کر نیگرم کریں اور اُس میں انکلی کو چکنا کر کے آہستہ سے جڑ سے پر طین اور جب دانت نکلنے لگیں سر اور گردن اور کانوں کی جڑ اور بیچے کے جڑ سے کو چکنا رکھیں اور اگر روغن نیگرم کا قطرہ کان میں چکائیں مذاقہ نہیں اور بیچے کو کوئی چیز نہ چبانے دین کیونکہ دانتوں کا مادہ تحلیل ہو جائیگا فصل ترائد السن کے بیان میں یعنی دانت کا بڑھنا اور اُسکی دو قسم میں پہلی قسم وہ ہے کہ دانتوں کا حجم بڑھ جائے اور غلیظ ہو جائیں اور ایک قسم کاوم انہیں پیدا ہوا اور اُسکا سبب یہ ہے کہ دانتوں کی جرم میں مادہ گرے اور جاننا چاہیے کہ دانت جیسی غذا کو قبول کرتے ہیں اور بڑھتے ہیں ویسا ہی فضولون

فصل صیرا اسنان فی النوم کے بیان میں یعنی نیند میں دانت لگٹانے اور اسکا سبب یہ ہے کہ جڑوں کے عضلون میں ضعف آجائے اور یہ حالت اکثر چھوٹے لڑکوں میں واقع ہوا کرتی ہے اور بالغ ہونے کے بعد حرارت ذاتی کے غالب ہونے سے زائل ہو جاتی ہے اور ایسا ہی یہ کیفیت سکتے اور صرع اور تشنج اور فالج کی ابتداء میں اور پیٹ میں کیڑوں کے پیدا ہونے پر اور نافض یعنی لرزے کی وقت اور جبکہ درد کی شدت ہو عارض ہوا کرتی ہے اور اس کے اسباب بڑی کتابوں میں مذکور ہیں علاج جہاں کہیں دماغ کی رطوبت اسکا سبب ہو دماغ کے تنقیہ کے لیے ایارجات کھلائیں اور غرغہ استعمال کریں اور دماغ کی تقویت اور ٹھپوں کی قوت کے لیے خوشبودار روغن جنہیں قبض بھی ہو جیسے روغن قسطور و روغن زعفران گردن پرتیں اور گردن پر روغن ملنے کی واسطے اس لیے حکم کیا کہ جڑوں کے عضلون کا وہی مبداء ہے

فصل ورم لثہ کے بیان میں یعنی مسوڑھوں میں ورم ہونا اور یہ تین طرح پر ہے ایک تو وہ ہے کہ خون کے سبب پیدا ہوا اور اسکی علامت مسوڑھوں میں سرخی اور درد اور ضربان اور آس کا زیادہ ہونا اور خون کے غلبہ کے دوسرے آثار ظاہر ہونے علاج سرد اور چہار رنگ کی فصد کریں یا سنگیان لگائیں غرض جیسی ضرورت ہو ویسا ہی کریں اور اگر اس سے کام نہ نکلے اسہال کے لیے مطبوخ فواکہ یعنی میووں کا جو شانڈہ جسمین ہلیہ زرد اور شاہترہ بھی داخل ہو پلائیں اور مادہ کو ہٹا دینے کے لیے عدس کشینر گلنار آس صندل سرخ چھالیاساق پکا کر کلیان کریں اور خرفہ اور غنبلت اور بارتنگ کا پانی ٹھنڈی رکھیں اور گلاب میں سماق ملا کر اس سے کلی کرنا نہایت مفید ہے اور اگر ورم دب جائے اور مسوڑھوں میں ورم کی شدت کا اثر باقی رہے چاہیے کہ روغن بادام یا روغن گل گرم پانی میں ملا کر اس سے کلیان کریں اور مسوڑھوں کو روغن سے چکنا رکھیں اور اگر ورم بہت بڑا ہو اور ان تدبیروں سے تحلیل نہ ہو اسکو نشتر سے چیر ڈالیں پھر زخم کا علاج کر لیں دوسرے یہ کہ صفراوی ہو اسکی علامت ورم کم ہونا اور درد کی شدت اور جلن اور ٹھنڈی چیزوں سے فائدہ معلوم ہونا اور اس ورم کی خاصیت ہے کہ جب اسپر انگلی رکھیں اس جگہ سے خون ہٹ جائے اور جب اٹھالین پھر آجائے علاج ہلیہ کے جو شانڈے سے صفرا کو نکالیں اور اگر ضرورت ہو فصد کھولیں اور جب ایسا ہو تو فصد کو اسہال پر مقدم رکھیں اور دانتوں کی جڑوں پر بچھنے لگائیں تاکہ خون نکلیے اور جب بدن کا تنقیہ ہو چکے اور عضو پاک ہو جائے اس اور مکو کے دانے سرکہ میں پکا کر کلیان کریں تاکہ مسوڑھوں کو سخت کر دے اور مادے کو گرنے سے روک دے لیکن تنقیہ کے پہلے ان چیزوں سے مضمضہ کرنا جائز نہیں اس لیے کہ عضو کو کثیف کرتے ہیں اور مادے کو تحلیل سے مانع آتے ہیں تیسرے یہ کہ بلغمی ہو اسکی علامت ورم میں سفیدی اور طمس میں سردی علاج اول مادے کو نرم اور قطع کرنے کے لیے شہد اور زیت سے مضمضہ کریں پھر تحلیل کے لیے بابونہ اکلیل الملک فرزنگوش تخم مٹیسی السی کا کر کلیان کریں اور اگر سبب قوی ہو بلغمی عضلون کا تنقیہ کریں

فصل لثہ دامیہ کے بیان میں اور وہ ایسا ہوا کرتا ہے کہ دانتوں کی جڑ کے گوشت میں سے خون بہے اور اسکا سبب یہ ہے کہ مسوڑھوں کی قوت غافیہ میں ضعف آجائے کیونکہ ضعف ہونے کے سبب سے اس خون میں جو مسوڑھوں کے حصہ میں پہنچتا ہے تصرف کرنے سے عاجز ہو جائے اور عضو میں خون پھر جائے اور اس وجہ سے کہ یہ جگہ نرم ہو پھٹ کر خون بہنے لگے علاج جو چیزیں قابض اور مقوی

ہیں جیسے آس عدس سوختہ طباشیر سماق قرطاز و باریک پیکر ملین اور ذرورشی اور ذرورطریخی مسوڑھون پر چھڑک دین ترکیب ذرورشی کی شب یانی بھونکر سر کے مین بھجائی ہوتی ایک حصہ نمک دو حصہ زاج سُرخ ڈیڑھ حصہ تینون کو باریک پیکر مسوڑھون پر چھڑک دین اور شب یانی یعنی پھٹکاری کے سر کے مین بھجائی کا یہ طریق ہے کہ اُسکو لیکر ٹھیکرے پر بھونین اور بھی گرم ہی ہوا سپر سر کہ ڈالین کہ اُس مین سے بخار اُٹھے ترکیب ذرورطریخی کی طرح کہ ایک قسم کی مچھلی ہوتی ہوا اُسکو لیکر آگ مین ڈال دین جبکہ جلکر لال ہو جائے تب اُسکی راکھ لیکر اُسکے برابر گل سُرخ خشک ملائیں اور دونوں کو باریک پیکر مسوڑھون پر چھڑک دین فائدہ طرح طاس مہلہ سے ایک مچھلی ہے باشت کے برابر اور اُسکو دیاے اور جس مین سے شکار کرتے ہیں اور نمک ملا کر سکھلا کر شہرون مین بھجائے ہیں اُسکا مزاج پہلے درجہ مین گرم اور خشک ہے اور جتنی پُرانی ہو جائے اتنی ہی فائدہ مند ہے اور یہی مچھلی آذربائجان سے بھی لاتے ہیں اور کبھی ایسا ہوا کرتا ہے کہ مسوڑھون کی قوت غاذیہ اپنے حال پر ہو اور ضعیف ہو مگر بدن مین خون بڑھ جانے سے مسوڑھے سے خون چھننے لگے اُسکی علامت خون کے غلبہ کے آثار ہونے علاج فصد کھولین اور غذا کم کریں اور سرد چیزوں سے کلیان کریں۔

لکھنؤ میں ایک نسخہ ہے

فصل قرحہ اور ناسور کے بیانین جو مسوڑھون مین پڑ جائے اور ناسور سے یہ مراد ہے کہ ایک زخم پُرانا اور بہت مدت رہا ہوا اور نلکی کے طور سوراخ ہو کر گوشت مین اتر گیا ہوا اور اُس مین سے زرد آب بہا کرے اور قرحہ تفرق اتصال کو کہتے ہیں جو گوشت مین واقع ہوا اور پیپ آجائے پھر اُس مین اگر گرم یا عفونت نہ ہو تو ساذج کہتے ہیں اور نہیں تو خبیثہ بولتے ہیں پہلا مقدمہ قرحہ کے بیانین اُسکا علاج وہی ہے جس کا قلاع مین ذکر آچکا پھر اگر قرحہ قوی اور اُس مین رطوبت بھی زیادہ ہو جن دو آون مین بہت خشکی ہو اُنکو استعمال کریں اور اگر ضعیف ہو دو ابھی اسی کے موافق کام مین لائین لیکن اگر قرحہ بدبو ہو گیا ہو اُکا لہ الفم کے علاج مین رجوع کریں یعنی پُرانا سر کہ اور فلد فیون استعمال کریں تاکہ گندہ گوشت فنا ہو جائے پھر مازوا اور مر اور اُنکے مانند قابض دو اتین اسپر رکھیں تاکہ نیا گوشت پیدا ہو اور یہ گفتگو مٹھ کے امراض مین بفضل لکھی گئی دوسرا مقدمہ ناسور کے بیانین اور اُسکا علاج بھی اگلے کے علاج سے قریب ہے اور شائد کہ داغ کی احتیاج پڑے اور داغ کا یہ طریق ہے کہ سلائی لیکر اُسکے ایک طرف پر صوف لپیٹ کر اسگور و غن مین جو بہت گرم ہو ڈبا کر بڑھے ہوئے گوشت پر رکھیں جب تک کہ سب جل جائے اور جو رطوبت کہ زخم کو نہیں بھرنے دیتی وہ خشک ہو جائے

فصل نقصان اور استرخار کے بیانین جو دانتوں کی جڑ کے گوشت مین عارض ہو اور ان دونوں کو تحرک اسنان کی فصل مین بیان کر چکے ہیں کیونکہ یہ دونوں تحرک الامنان کے اسباب مین داخل ہیں اب ایسی دار و کا بیان ہے جو مسوڑھون کو مضبوط کرتی ہے اور استرخار کو زائل کرتی ہے گل سُرخ جفت بلوط گلنا رجب الاس ہر ایک چار درم خرنوب بنطی سماق عاقرقرا ہر ایک پانچ درم لیکر ان سبکو کوٹا اور چھانکر جب غبار سی ہو جائے مین مسوڑھون پر چھڑک دین فصل گوشت زائد کے بیانین جو مسوڑھون پر پیدا ہو جائے اور یہ اکثر سب دانتوں کے آخر کی داڑھ مین عارض ہوا کرتا ہے اور اسطے پر ہوا کرتا ہے کہ آس گرم پیدا ہوا مین اجزائے لطیف تحلیل ہو جاتیں اور باقی سخت ہو کر رہ جاتیں اور بیماریوں جانے کہ کوئی کھانے کی چیزوں مین سے دارو مین چھٹ رہی ہے علاج زاج سبز اور مردونون باریک پیکر اُس بڑھے ہوئے گوشت پر لگا دین تا اُس کو کھا کر سکھلا دے

باب آٹھواں امراض حلق و لہات و مری و قبضہ ریہ کے بیان میں

بانا چاہیے کہ جمہور اطباء کے نزدیک حلق سے وہ فضا مراد ہے جو غذا کے راستہ یعنی مری میں اور ہوا کی راہ یعنی خجرے میں مشترک ہو اور لہاء ایک جسم ہے گوشت کا بنا ہوا صنوبر کی سی شکل کہ تالو کے اوپر سے لگتا ہے اور اس میں شریانیں اور عضلات نہیں اور ایسا ہی پٹھے بھی بہت نہیں اور اس کا فائدہ یہ ہے کہ ہوا کو دھوئیں اور خبار سے صاف کر دے اور آواز میں مدد کرے اور مری گوشت اور شریانیں اور پٹھوں سے مرکب ہے اور طبقہ وار ہے اور عظم خجرہ کے مقابل سے اٹھی ہے اور اس جگہ کو فم معدہ کہتے ہیں اور منہ کی انتہا تک پہنچی اور اس کا فائدہ ظاہر ہے اور جیسا کہ آنتیں معدے کے نیچے فضولوں کے دفع ہونیکے لیے پیدا ہوتی ہیں ویسا ہی مری چیزوں کے آئینکے واسطے بنائی گئی اور مری آنتوں سے زیادہ فراخ ہے اور اس کے اندر کا عشا بہت قوی ہے کہ چونکہ جو کھانا کہ مری پر گزرتا ہے کچا اور بے ہضم اور غلیظ ہوا کرتا ہے اور جو کچھ آنتوں میں جاتا ہے پکا ہوا ہوتا ہے اور قبضہ ریہ ایک عضو ہے مزار کی شکل اور بہت غضروفوں سے مرکب ہے اور یہ غضروف بعض تو دائرے کی شکل اور بعض آدھے دائرے کی صورت اور سب مزار کی طرح لکٹھے کیے ہوئے ہیں اور ہر غضروف دوسرے کے ساتھ ایک رباط سے بندھا ہوا اور دونوں کے بیچ میں تھوڑا سا فرق ہے اور ان سب غضروفوں کے اوپر عشا پھیل رہی ہے اور اندر کی طرف ایک اور عشا بہت سخت لگ رہی ہے اور قبضہ ریہ مری کے آگے رکھی ہوئی ہے اور جیسے مری معدہ سے مل رہی ہے ویسا ہی وہ پٹھے سے جا ملی ہے اور اسکی منفعت سانس لینا یعنی ہوا کو کھینچنا اور بخار کو دفع کرنا اور قبضہ کے ٹھنڈے کو عربی میں خجرہ کہتے ہیں اور لوزتین کے معنی خاقین اور حلقوم اور خجرہ کے معنی ذبحہ میں بیان کیے جائینگے۔

فصل ورم اللہاء کے بیان میں اور لہاء کو فارسی میں ملازہ اور ہندی میں کوا کہتے ہیں اور اس ورم کی چار قسم ہیں ایک تو وہ ہے کہ دھوا ہوا اور اسکی علامت لہاء میں سرخی اور پھول جانا اور جلن اور تھوڑا سا درد اور درد کم ہونیکے یہ وجہ ہے کہ لہاء میں حس کم ہے جیسا کہ بیان ہو چکا کہ اسکا جوہر گوشت غدوی سے بنا ہے اور اس میں پٹھے کم ہیں علاج فصد کھولین اور مادے کو ہٹانیکے لیے سرکہ اور گلاب سے غرغہ کرین اور گل سرخ ضد کا فور گلنا باریک پیسکر ملازہ پر ملین اور دوائے کا یہ طریق ہے کہ سلانی کے کفگیر یعنی پھیلے ہوئے سر میں یا اس آدھ میں جو جام کی صورت ہوا کرتا ہے اور اس کام میں مخصوص ہے دو این رکھنا اس پر لگائیں دوسری یہ کہ صفراوی ہو اور اسکی علامت چھین اور شدت کی جلن اور پیاس کا غلبہ اور منہ میں خشکی اور صفراوی میں خونی کی نسبت در زیادہ ہوا کرتا ہے کیونکہ صفرا میں تیزی ہے علاج طبیعت کو نرم کرنیکے لیے تمر ہندی کے نقوع میں شیر خشک حل کرین اور پلائین یا الماس کے مطبوخ میں ترنجبین ملا کر پین اور مادے کو ہٹانیکے لیے کوئے اور کاسنی کا پانی اور بوب قابضہ جیسے رجب زرب شاہ توت اور گلاب و ریاس سے غرغہ کرین اور اگر یہ خوف ہو کہ صرف قابضات کے استعمال سے مادہ سخت ہو کر ٹھٹھ جائیگا اور مادے کی کثرت کے سبب سے رادعات کا نفع ظاہر نہ ہو کوئی خیر محلل اور نرم کرنیوالی غرغہ و ن میں بڑھائیں جیسے الماس کلاب و زخمی اور کنوچہ اور بیدانہ کالعب اور سبز دھنیا اور بارتنگ کا پانی تاکہ درد تخم جائے اور نرم ہو کر تحلیل ہو جائے تیسری یہ کہ بلغمی ہو اسکی علامت یہ ہے کہ ورم میں سستی اور نرمی اور سپیدی اور بھجھرانا اور درد بہت کم ہونا اور ممکن ہے کہ ملازہ چوسنے کی صورت دراز ہو جائے علاج پہلے جب قویا اور جب صبر اور انکے مانند سے

بلغم کا تفتیہ کرین اور ہر صبح گلف شہد کا بنا ہوا کھلاتین اور بلغم کو تحلیل اور قطع کرنے کے لیے آب کاما اور سکجنین براتی ملا کر غرغہ کرین اور نوشادر باریک پیکر نملکی میں رکھ کر اسپر بھونکین تاکہ بلغم لطیف ہو کر گھل جائے اور بازو نوشادر نمک پھٹکری سے ملازہ کو اٹھائیں جیسے دایمان اٹھایا کرتی ہیں اور جو کچھ اس عضو کے استرخا کی فصل میں کہا جائیگا یہاں بھی مفید ہو چوتھی یہ کہ سوداوی ہو اور اسکی علامت ورم میں سخی اور تالوا اور زبان اور کونے کے رنگ میں سیاہی اور منہ کا مزہ ترش ہونا علاج سودا کے تفتیہ کے لیے مطبوخ افیتمون یا مارا لجنین اور سکجنین افیتمونی دین اور استفراغ کئی دفعہ میں کرنا چاہیے اور لطیف اور تحلیل کرنے کے لیے ربا السوس اماس کے شیرہ اور تازہ دودھ اور روغن بادام اور میٹھی کے لعاب میں تھوڑا سا نمک ملا کر غرغہ کرین اور اگر یہ خوف ہو کہ ورم سرطانی ہو جائیگا تو سرد چیزیں جیسے سبز دھنیے کا پانی اور کاہو کا پانی ہمیشہ منہ میں رکھیں اور اسکی غرغہ کرین اور گرم چیزیں الگ رکھیں تاکہ سرطانی ہونے سے محفوظ رہے فائدہ لہات کے ورم کے جیسے جیسے حال مختلف ہیں ویسے ہی اسکے نام بھی مختلف ہیں مثلاً اگر ورم ملازہ کے سبب جزامین پھیل گیا ہو ورم عمودی اور استوانی کہتے ہیں یعنی ستون کی صورت اور پیچھے سے برابر اور اگر گول اماس ملازہ کے فقط سر میں ہو ورم عنبی کہتے ہیں یعنی انگور کی صورت

فصل استرخار اللہاۃ کے بیان میں یعنی کو اڈھیلا ہو جانا وہ اس طرح پر ہوا کرتا ہے کہ ملازہ دراز ہو جائے اور بدون ورم پیچھے کی طرف گر پڑے اور بیمار کو یہ معلوم ہو کہ کوئی چیز خلق میں لٹک گئی ہے اور جب منہ کھولے اور زبان نکال کر اور دن کو دکھلائے تب اسکا دراز ہو جانا نظر آئے اور جہتک کہ اسکو انگلی سے نہ اٹھائیں لقمہ نہ نکل سکے اور اسکے استرخا کو سقوط اللہاۃ بھی کہتے ہیں یعنی کو اگر نا اور اس مرض کے دو سبب ہیں ایک تو سور مزاج گرم خونی اور اسکی علامت زبان اور تالوا اور ملازہ میں سرخی اور گرمی علاج قیصال کی فصد کرین اور جو کچھ کہ ورم اللہاۃ خونی میں بیان کیا ہے کام میں لائیں اور اگر طبیعت میں قبض ہو جو چیزیں مناسب ہوں ان سے کھول دین دوسرے سور مزاج سرد یعنی اسکی علامت منہ میں لعاب کی کثرت اور حرارت اور سرخی کا ہونا علاج بلغم کو قطع اور تحلیل کرنے کے واسطے مار العسل اور زوفا کے جو شانڈے سے غرغہ کرین اور پھٹکری اور آسن باریک پیکر کھٹے اور میٹھے انار کے گودے کے پانی میں ملا کر کھلیان اور غرغہ کرین تاکہ رطوبات کو خشک کر دین اور پھٹکری اور شاخ گوزن سوختہ اور نو ساد باریک پیکر نملکی سے اسپر بھونکین یا چھوٹی سی سلائی کے کچھے پر رکھ کر اس سے ملازہ کو اٹھائیں اور اسوجہ سے کہ ملازہ کے لیے کوئی حرکت خاص حرکت ارادی نہیں ہے اور اسکی جڑ اسکے گرد کے گوشت میں جسکو عربی میں تعفہ کہتے ہیں ملی ہوتی ہے اور ایسا ہی اور غشا سے جو قحف کے اوپر گرد لگ رہا ہے اور سر کے پوست سے ربط رکھتا ہے چاہیے کہ جو چیزیں قبض اور کشش کرتی ہیں سر کے تارک پر رکھیں تاکہ سر کے پوست میں قبض اور کشش کرین اسکی تابعداری سے ملازہ بھی پھٹک اٹھ جائیگا ان دواؤں کی ترکیب یہ ہے مغاٹا قایما اور دھوتین کھائی مٹی جسکو عربی میں طین متدخنہ کہتے ہیں اور سریش اور اسبنول اسبنول کے سوا سب کو کوٹ کر رہنے دین پھر سرکہ لیکر اس میں برگ آس اور کشنیز خشک چاکر اور چھانکر اور دوائن مذکورہ اس سرکہ میں ملا کر یا فونخ پر رکھ دین اس سے پہلے اس جگہ کے بال منڈاویں اور یہ دوا بچون کو بھی اور بڑوں کو بھی مفید ہے باوجودیکہ ملازہ کو کھینچتی ہے دماغ کے رطوبات کو جو ملازہ کی طرف کھینچ آتے ہیں انکو بھی خشک کرتی ہے ترکیب ایسی دوا کی جو بچون کے ملازہ کو اٹھاتی ہے بازو کو سرکہ میں پیکر یا فونخ پر ملا کرین اور گل سرشوسے سوختہ

سر کے مین ملا کر تارک پر لگانا بھی مفید ہے اور جب ڈھیلے ہونیکے بعد ملازہ کی جڑ باریک اور سر موٹا اور غلیظ ہو جائے اور دوا فائدہ نہ کرے چاہیے کہ زفت کو گرم پانی میں گھلایا کر گرم غرغہ کرین تاکہ ورم نرم ہو کر تحلیل ہو جائے اور نرم ہونیکے بعد قلیض چیزوں سے جیسے عصارہ لیمتہ التیس کے ٹک اور ماہ و اُسمین ملا لیا ہو غرغہ کرین تاکہ اور مادہ نگرے اور جہان کہیں ملازہ میں حرارت آئیے سرخی اور حرارت ظاہر ہو جائے تو سبز مکوے اور سبز دھینے کے پانی سے غرغہ کرین اور جب کوئی شبی دوا ڈھیلے ملازہ کے اٹھانے میں مفید نہ پڑے اور اُسکی جڑ نہایت باریک و نرم کی طرف سے بہت بڑا ہو جائے گولائی میں انکور کی صورت اور رنگ سفید ہو اور حلق پر یعنی حجرے پر پڑے رہنے سے دم کے گھٹنے کا خوف ہو واجب ہے کہ جتنا زیادہ ہو اُسکو کاٹ دین اور ایسا ہی اگر ملازہ دراز ہو اور جڑ باریک اور کنارے چوبے کی دم کی صورت ہوں اور ڈھیلے ہو جائے غرض حسب طرح سے کہ ہر جب کاٹنا چاہیں پہلے دونوں قسم میں بدن کا تفتیہ کرین اور سب کا سب نہ کاٹنا چاہیے بلکہ مقدار طبعی سے جتنا زیادہ ہو اتنا ہی کاٹنا چاہیے کیونکہ اگر زیادہ کٹ گیا خوف ہو کہ خون نہ تھمے اور حلق میں اشاخون آتے کہ حلق اور پیچھے ابھر جائے اور بیماری اسی گھڑی مر جائے اور شاید کہ ورم سخت اور خناق مہلک عارض ہو اور اطبانے اسی وجہ سے اُسکے کاٹنے میں جرات نہیں اختیار کی اور اگر اتفاق پڑے یہ بھی سمجھ لین کہ جیسا اُسکو جڑ سے کاٹنا منع ہے ویسا ہی مقدار میں کم کاٹنا بھی خوب نہیں کیونکہ اس صورت میں آفت اسی حال پر رہتی ہے اور قطع کرنا دو طرح میں ہے ایک لوہے سے دوسرے دواسے لوہے سے اس طرح پر کٹنا ہے کہ بیمار آفتاب کے مقابل بیٹھے اور جست قدر ممکن ہو منہ کو کھولے اور جراح اُسکی زبان کو اپنی انگلی سے نیچے کی طرف دبائے پھر ملازہ کو جس جگہ سے کہ مقدار طبعی سے زیادہ ہو اُس آسے جس کا نام ماسکتہ اللہاۃ ہے پکڑ لے اور بڑھے ہوئے کو تفرض سے یا نشتر سے کاٹ ڈالے اُسکے بعد گلاب کو کہ اُس میں سماق بھگور کھا ہو یا منہ میں لیکر غرغہ کرے تاکہ بہت خون نہ نکلے اور ایسا ہی قرص کرے افیونی اور شراب جوز اور شراب خرنوب حاضر رکھیں اسلئے کہ اگر احتیاج پڑے ان چیزوں سے غرغہ کرین تاکہ خون تھم جائے اور قابض دوائیں سلانی کے کچھ سے اٹھا کر ملازہ اُس میں رکھ دین تاکہ خون کو بند کر دے اور انگور ترش اور ریواس اور عنبل ثعلب اور بترش کا پانی اس باہین فائدہ مند ہے اور گل مختوم سر دیانی کے ساتھ مفید ہے اور انہیں سے ہر ایک خون کے بند کرنے میں مخصوص ہے اور دواسے قطع کرنا اس طرح پر ہے کہ انگوزہ اور پشکری پسکراس جگہ کہ قطع کرنا منظور ہو مطلق کرین اور ایسا ہی نوسادرا اور انگوزہ یعنی ہینگ استعمال کرنا اُسکی جڑ کو باریک کرنا ہے اور گرد تیا ہے اور زراک کو منہ میں رکھنا بھی اس کام میں مفید ہے اور اکثر تین دن کے بعد گر پڑتا ہے اور جہان کاٹنے والی دواؤں کو استعمال کرین چاہیے کہ بیمار آگے تکیہ رکھ کر بیٹھے اور منہ ایسی طرح پر کھلا رکھے کہ لعاب باہر نکلتا رہے اور دوا میں سے کچھ بھی حلق میں نہ پونے اور کٹ جائیکے بعد قابضات مذکورہ استعمال کرین فائدہ قطع کر نیمین سنیصال نگرین یعنی جڑ سے نہ کاٹیں کیونکہ اُسکا بالکل کٹ جانا آواز کو منقطع کرتا ہے اور بعضے مخارج کو باطل کرتا ہے بلکہ کبھی ہلاک کر دیتا ہے اور سنیصال بہت امراض پیدا کرتا ہے سولازم ہے کہ جب تک سانس بند ہونے سے ہلاکت کا خوف نہ ہو قطع نگرین اور جب قطع کر نیکا اتفاق پڑے جتنا زائد ہے اُس سے تجاوز نگرین اور زائد میں کچھ چھوڑ بھی نہیں کہ کم کاٹنا بھی حرج بے فائدہ ہے اسی وجہ سے لوہے سے قطع کرنے کو اچھا کہتے ہیں کیونکہ دواسے کاٹنے میں خاص ایک ہی جگہ کو مقرر کرنا دشوار ہے

فصل خناق کے بیان میں اُس سے یہ مراد ہے کہ سانس لینے میں یا کوئی چیز نکلنے میں یا دونوں میں ایسا فتور پڑ جائے کہ سبب کی قوت اور ضعف اور بیماری کے محل کے موافق یہ دونوں بالکل موقوف ہوں یا دشوار ہو جائیں چنانچہ اُس کا بیان کیا جا چکا اور جان لین کہ اکثر سبب خجرے میں ہوا کرتا ہے لیکن نزدیک ہونیکے سبب مری کے افعال میں بھی آفت پڑے یا ہر چند کہ سبب مری میں ہو مگر نزدیک کی بہت سے خجرہ اور قصبہ ریہ میں بھی فتور ظاہر ہوا اور نزدیک ہونیکے سبب تب بھی ایذا پہنچتی ہے کہ سبب بہت بڑا ہوا اور نزدیک کے اعضا کو دبا لے اور یہ بات پوشیدہ نہیں کہ جس عضو میں بیماری کا مادہ ہوا کرتا ہے اُسکی نسبت کہ جس میں نزدیک ہونیکے سبب ایذا پہنچے اُس عضو کے افعال میں زیادہ نقصان ہوا کرتا ہے مثلاً آلات تنفس یعنی سانس کے آلات میں آفت ہو اور سبب کے قوی ہونے سے مری میں بھی جو غذا کا آگے ہوا ایذا پہنچے سو اس صورت میں ہر چند کہ سانس لینے میں اور نکلنے میں دشواری ہوگی لیکن سانس رکنے کی شدت نکلنے کی دشواری سے زیادہ ہوگی اور ایسا ہی اسکے برعکس ہے مگر جب کہ سبب کی زیادتی پاس والے عضو کے فعل کو بھی باطل کر دے کیونکہ ایسی حالت میں دونوں کے فعل میں نقصان برابر ہوگا اور خناق جیسی جیسی جگہ ہوا کرتا ہے اُسی کے موافق اُسکی چار قسم میں پہلی قسم وہ ہے کہ لوزتین اور حلق کے اُن خارجی عضلوں میں جو منہ اور زبان سے متصل ہیں اور لوزتین پر محیط ہیں ورم پیدا ہوا اور اس قسم کو مطلق خناق ہی کہتے ہیں اور اُسکی علامت یہ ہے کہ جب بیمار منہ کھولے اور زبان باہر نکالے ورم فطر آئے اور یہ قسم دوسری قسم کی نسبت جس کا نام خناق کلبی ہے زیادہ سالم ہے اور لوزتین جنکو نعتان بھی کہتے ہیں گوشت عصبی کے دو ٹکڑے ہیں کہ حلقوم کے دونوں طرف سے زبان کی جڑ کے متصل جم آئے ہیں اور اُسے یہ نفع ہے کہ ہوا کو ناک میں کھینچنے کی وقت دفعہ بخانے دین بلکہ آہستہ آہستہ بھجین اور خناق مطلق کی پہلی قسم چار قسم پر منقسم ہے ایک تو وہ ہے کہ ورم کا مادہ خون ہو اور اُسکی علامت یہ ہے کہ منہ سُرخ ہوا اور جو رگیں کہ سر میں اور حلق کے نواح میں ہیں بھر جائیں اور لوزتین لگیں اور حلق میں جلن اور منہ کا مزہ میٹھا اور جیسے شراب کا مزہ پھر اگر مادہ تمام بدن میں پھیلا ہوا ہو اعضا میں کسل اور اُسکے سوا خون کے غلبہ کے آثار ظاہر ہوں علاج اگر قوت میں ضعف ہو تو دونوں ہاتھ کی رگ سر رو کھولیں اور خون تھوڑا تھوڑا کسی دفعہ میں نکالیں چنانچہ ہر ساعت میں دس دم یا پانچ دم جیسی اُس وقت ضرورت ہو اور کئی دفعہ میں تھوڑا تھوڑا نکالنے سے یہ عرض ہے کہ غشی نہ پڑے کیونکہ خناق کے ساتھ غشی بہت بری ہوتی ہے اور چاہیے کہ کئی کئی دفعہ کی فصد کے اثنائیں رگ زیر زبان اور چہار رگ کے کھولنے سے غافل نہ ہوں خصوصاً جس وقت کہ زبان کے نیچے کی رگوں میں امتلا ظاہر ہو اور جبکہ مادہ حلق کے عالی میں ہی رگ رہا ہو اور بدن میں امتلا کا شہہ نہ ہو مضافتہ نہیں کہ فصد کو موقوف رکھیں اور غذا نہ لیں کیونکہ غذا کا بند کرنا بھی فصد کا قائم مقام ہے لیکن اگر خناق تمام بدن کی شرکت سے پیدا ہو اور قوت مدد کار ہفتہ اندام یا اسلیق کی فصد سر رو کی فصد پر مقدم رکھیں اور یکبارگی اتنا خون نکالیں کہ غشی کے نزدیک پہنچے اور خناق اُسی وقت زائل ہو جائے اور حسب طرح پر کہ ہو سکے پنڈلیوں پر چھنے لگانے بہت مفید ہیں اور رگ صافن کی فصد کھولنی فائدہ مند ہے خاص کر جہاں کمین خون کے غلبہ کا اور خناق کا سبب بوا سیر کا خون بند ہونا یا حیض کا بند ہونا ہو جائے اور فصد کے بعد نرم حلقوں یا میوؤں کے پانی سے اور اسی قسم کی چیزوں سے طبیعت نرم کرنی چاہیے اور تھپتھپ کے بعد سر کہ اور گلاب سے یا سکنجبین اور شربت غناب میں عدس تخم کا ہوتخم کا سنی کشینہ خشک کا پکا ہوا پانی ملا کر یا رب توتا ورترا خروٹ کے سرکہ سے غرغہ کریں اور ترا خروٹ

کا سرکہ اس طرح بنتا ہو کہ سبز اخروٹ کے باہر کا پوست سرکہ میں ڈالیں اور اس میں حلق کے آماس و دفع کرنیکی عجیب خاصیت ہے اور جب تک تھبہ نکلیا جائے غرغہ
 نکرنا چاہیے تاکہ مادہ کسی بڑے شریف عضو کی طرف جسنے ریه اور قلب نہ ہٹ جائے اور جب تھ اند یعنی بڑھنے کا وقت گزر چکے مادہ کے پکانے اور
 تحلیل کرنے میں توجہ کریں اور اگر ایسے وقت میں طیب بیمار کے سر پر پونچے اگر مناسب سمجھے تو نصہ کر نیسے ہاتھ تھام لے کیونکہ اندیشہ ہے کہ قوت ضعیف
 ہو جائے اور غذائے کی حاجت پڑے اور جس شخص کو گلنا دشوار ہو اسکو غذا دینا عذاب دینا ہے اور جبکہ ورم باہر کی طرف ظاہر ہو اسپر نشتر سے پچھنے لگائیں
 تاکہ اسی عضو میں سے خون نکل آئے اور جو چیزیں کہ انتہا کے قریب مادہ کے پکانے اور تحلیل کرنیکے لیے اُن سے غرغہ کیا کریں یہ ہیں انجیر موز تخم مٹی تخم سی
 پانی میں پکا کر تازہ دودھ اور املناس کا شیرہ ملا کر استعمال کریں اور جو چیزیں دسے کو پکاتی ہیں اور نرم کرتی ہیں اور درد کو تھامتھی ہیں یہ ان سفید ہیں اور
 تیسرا یا چوتھا دن انتہا کا وقت ہو کر رہا ہو اور ایسا ہی اگر اس وقت میں روغن گل میں موم صافی لکھلا کر اور پانی روئی پانی میں بھگو کر اور یہ موم روغن
 لگا کر حلقوم کے گردا گرد رکھ دیں بہتر ہے اور جب آماس میں سُرخی نہ رہے اور زردی آجائے اور ڈھیلا ہو جائے جان لین کہ مادہ پک گیا ہو اور خون کی پیپ
 بن گئی پھر اگر خود بخود پھوٹ جائے بہتر ہے نہیں تو غرغے سفیر یعنی ورم کو توڑنیوالے استعمال کریں انکی ترکیب یہ ہے بورہ ارسنی حلیت پس افگندہ خطیف
 لیکر تازہ دودھ میں اور گرم روغن میں ملا کر اُس سے غرغہ کریں اور اگر بازو گلنا پھٹکری پوست نارادر اُنکے مانند جو چیزیں قابض ہیں پانی میں پکا کر غرغہ
 کریں آماس کو توڑتی ہیں کیونکہ اُسکے اجزا کو بہت شدت سے اکٹھا کرتی ہیں اور اگر ورم کے ٹوٹنے میں دیر ہو جائے اگر ممکن ہو آماس کو اُلگی سے دبا میں یا ایک
 آلہ کہ سلانی کی صورت ہو کر رہا ہو اور اسکا سرا لیا تیر ہوتا ہو جیسا نشتر کا سرا اور ایک آلہ کے جوف میں جو نگی کی صورت ہو کر رہا ہو اسکو میل لہنا
 کہتے ہیں اُس سے آماس کو حلق میں چیر دیں تاکہ پیپ نکل جائے اور قاعدہ کلی یہ ہے کہ جب تک دواسے کام نکلے تو ہے سے کام نہ لین اور جب ورم ٹوٹ جائے
 گائے گا گھی یا روغن بنفشہ گرم پانی میں ملا کر غرغہ کریں تاکہ اسکو دھو دھا کر پاک و صاف کر دے اور تازہ دودھ اور شہد سے غرغہ کرنا بھی ایسا ہی نافع
 ہو اسکے بعد جب پاک ہو جائے کرناز و ایک جزویں سوسن آسمان گون آدھا جزو پانی میں پکا کر اُس سے غرغہ کریں اور شروع میں سب غذاؤں سے
 آتش جو پر جو مسور کے ساتھ چکا ہو قناعت کریں اور ورم ٹوٹنے کے بعد سوسن گندم کے پانی اور روغن بادام اور شکر سے حریرہ بنا کر اختیار کریں اور غذا
 کے دوسرے تصرفات حال پر موقوف ہیں جیسا حال دیکھیں ویسی ہی غذا اختیار کریں ترکیب ایسی گولیوں کی کہ منہ میں زبان کے نیچے رکھیں
 جسکو خنق خونی اور صفاوی ہوا سکے لیے ابتدا میں نافع ہیں تخم گل تخم خرفہ نشاستہ طباشیر سماق کثیرا ہر ایک ایک درم کا فور ایک دانگ سب کو
 نوکر اسبغول کے لعاب میں ملا لیں اور گولیاں بنا لیں اور صاحب خیرہ کہتا ہے اگر غلصہ کے حوالی میں ورم ہو اور مادے کی حرکت اور بڑھنے کا وقت
 گزر جانے سے پہلے فصدی جلے اس بات کا خوف ہو کہ آماس کا مادہ حلق میں اُتر آئے اور خنق بہت سخت ہو جائے اور غلصہ گوشت صفاقی ہو کر
 ملارہ کے نیچے تالو میں مل رہا ہو اور حلقوم کے قصبہ پر رکھا ہوا ہو تاکہ دھوان اور گرد اور سرد ہو یا کبارگی اندر بجائے فائدہ جسوقت کہ آماس کا مادہ
 تجلس ہو جائے یا پھوٹ کر پیپ نکل جائے اور تب بھی آماس کم نہو اور آرام نہ معلوم ہو اور نبض موجی ہو اور کھانسی پیدا ہو جائے جان سکے ہیں
 کہ مادہ پھیپھڑے میں اُتر گیا اور خنق ذات الریه سے بدل گیا اور اگر نبض صغیر اور متفاوت نہو اور خفقان اور غشی عارض ہو جانا چاہیے کہ مادہ

دل کے نواح میں اتر آیا ہو اور اگر معدے میں درد اور تکی پیدا ہو معدے میں مادہ اتر آئیگی علامت ہو اور اگر نبض تسبیحی ہو جائے جانا چاہیے کہ مادہ پٹھون میں جا پڑا ہو اور تسبیح پڑیگا اور اگر چاروں کے بعد فاسم ہو جائے تسبیح کی علامت ہو اور اگر وہ سرخی جو سینہ اور گردن پر ظاہر ہو گئی ہو غائب ہو جائے دو حلق سے باہر نہیں ایک تو یہ کہ مادہ تحلیل ہو جائے اور استفراغ میں نکل جائے اور اس میں امید ہو اور دم آنا آسان ہو دوسرے یہ کہ مادہ اندر کی طرف پلٹ جائے اور یہ بڑا ہوتا ہے اور جب خناق والے کے ٹمھ میں کف آنے اکثر نجات کی امید منقطع ہو جاتی ہے اور کبھی کف آنے پر بھی امید نہیں منقطع ہو کرتی اور یہ اس وقت ہوا کرتا ہے کہ بیمار کی قوت اشتہا اپنے حال پر رہے مگر جس وقت مریض کا ٹمھ سبز ہو اور آنکھ کے حلقے سیاہ ہو جائیں اس وقت بیمار مر جاتا ہے اور یہاں اگر نبض ضعیف ہو اور ہاتھ پاؤں سرد اور زبان موٹی اور سیاہ ہو جائے موت کے نزدیک ہونیکے نشان ہیں اور اگر خناق کے ساتھ تپ ہو پڑے اندیشہ کی بات ہے اور جبکہ تپ گرم میں بجران کے دن خناق ظاہر ہوا سکا بہت خوف ہے اور جس وقت ایک دم دو دفعہ میں پورا ہوا اور ہر دفعہ کی سانس میں سینہ اور ٹمھ میں نہایت خوف ہوا کرتا ہے اور ان فائدوں کو خناق کے سبب صناف میں یاد رکھنا چاہیے دوسرے یہ کہ آماس کا مادہ صفا ہوا اور اسکی علامت پیاس کی زیادتی اور ٹمھ میں خشکی اور کڑوا پن اور زیندہ آنی اور سوزش اور وردیس کے ساتھ اور جیسا دموی میں درد کھینچاؤٹ کے ساتھ ہوا کرتا ہے ویسا ہی صفاوی میں درد بہت تیس کے ساتھ ہوتا ہے اور خناق صفاوی میں دم کی تنگی یعنی سانس کا رک جانا خناق خونی کی نسبت بہت کم ہوا کرتا ہے کیونکہ صفا کی قلب سے ورم کا حجم بہت کم ہوا کرتا ہے علاج انھیں رعایتوں کے ساتھ جنکو دموی میں بیان کیا ہے فصد کھولیں اور سیوون کے جوشاندے یا خسیاندے میں الماس اور شیر خشک ملا کر طبیعت کو نرم کریں اور تھپتھپ کے بعد ابتدا میں عدس کے جوشاندے اور رب توتا و شیرہ تخم کا ہوا و شیرہ تخم کاسنی اور کنگلے اند چیزوں سے جنکا ذکر آچکا ہے غرغہ کریں اور دوسرے یا تیسرے دن کے بعد محلل چیزوں سے جنکا ذکر دموی میں گذر چکا ہے غرغہ کریں اور تیسرے تحلیل کی حاجت بہت کم ہے اور تیرہ زیادہ مطلوب ہے اسلیئے آس جو اور لعاب اسغول اور تربز کا پانی اور خرفہ کا شیرہ پینا کامل فائدہ دیتا ہے اور جب بیماری انتہا کو پہنچے سبوس گندم پانی میں پکالیں اور چھانکرا سمیں الماس ملا کر غرغہ کریں اور اگر مادے کو اندر سے باہر کی طرف کھینچنا چاہیں زفت نظر وں خردل سدا جنگلی حلق کے باہر صفا کریں اور مادے کو کھینچنے کے لیے بہت اچھی تدبیر ہے جو کھوڑی کے پتھے شامین یا بارے لگائیں تیسرے یہ کہ ورم کا مادہ بلغم ہوا اور اسکی علامت ٹمھ اور آنکھوں کا بھر بھرنا اور ورم کا سفید ہونا اور لعاب کی کثرت اور درد کی قلت اور ٹمھ کا زہ نکلیں اور کھاری ہونا اور اس قسم میں ورم کے بڑے ہونے سے پانی اور کھانا بہت دشواری سے نکل جاتا ہے لیکن اس سبب سے کہ ورم بلغمی نرم ہوتا ہے نکلنے سے بالکل منع نہیں کرتا اور جانا چاہیے کہ اگر بلغم کا مادہ چیب و رطوبت اور سرد ہو تو ورم ملازہ اور خرفہ کے حوالی میں پیدا ہوا کرتا ہے اور جو عضلہ کہ اس سے پتھے ہیں انہیں سرد اور غلیظ ہونیکے سبب سے نہیں جاسکتا اور اگر رطوبت رقیق اور گرم ہوا تو رگ کے عضلوں میں بھی آماس پیدا ہو جاتا ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ جو اعضا سخت ہیں اور انہیں منافع یعنی راستے نہیں ہیں جس مادے میں حرارت ہو وہ انہیں نہیں نفوذ کر سکتا علاج تیز خفون سے اور ایارج اور جب تو قیاس سے استفراغ کریں اور آب کامہ اور شہد سے یارب عنبا و سکنجبین غصالی اور معلی کے پانی اور خردل اور مویز اور عاقرقوٹ سے یارب قشور الجوز سے یعنی اخروٹ کے چھلکوں کا ست اور سونف کے پانی سے جو چیز انہیں سے میسر آئے غرغہ کریں اور ابتدا میں یہ چاہیے کہ رب شاہ قوت آبکامہ میں ملائیں اور جہان کہین بیماری انتہا کو پہنچے اور مادہ اکٹھا ہونے لگے پورہارنی انجیر کے

جوشاندے میں ملائین اور غرغہ کرین تاکہ پلکے بھوٹ جائے اور بورہ ارمنی اور ہینگ ورنو سادر باریک پسکر حلق میں پھونکین کیونکہ یہ بے تامل درم کو توڑ دیتے ہیں اور اگر بیماری سخت ہو زبان کے نیچے کی رگ کھولین اور قفا پر یعنی گدی پر اور تھوڑی کے نیچے جمارت کرین اور اگر ضرورت پڑے بھلا نوہ کا شہد حلق پر ملا کرین تاکہ زبان زخم ہو کر پیپ نکل جائے اور شہد اور سرکہ سے غرغہ کرنا مادے کے قلع کرنے میں بہت نافع ہے اور جبکہ درم ٹوٹ جائے اور گرم دواؤں کے استعمال سے حلق میں گھرا گھرا ہوا ہو جائے تازہ دودھ اور روغن ملا کر غرغہ کرین اور جب بیماری انتہا کو پہنچے موم سفید روغن سوسن میں ملائین اور باہر کی طرف لگائیں اور اس جہ سے کہ قصد استفراغ کلی ہے اگر بیمار کا حال منقبض ہو رگ ہفت نام کھولین اور قیصال بھی کھول سکتے ہیں خاص کر جہان کہین کہ لمغم میں حرارت اور بیمار جوان ہو تو رگ تیز حقن کی سبوس شبت اکلیل الملک انجیر لیکر پانی میں پکا کر چھان لیں اور بورہ اور نمک و رشکر سرخ اور آبگامہ اُس میں ملا کر کام میں ملائین ترکیب رب قشور جوز کی تراخڑ کے چھلکے لیکر کوٹ کر انکا پانی چوڑ کر پکائیں جب آدھا رہ جائے تب اُس میں آدھی شکر ملا کر جوش دین اور کف تارڈالین اور کام میں ملائین اور شراج نے لکھا ہے کہ یہ رب اور ام کے لیے جو حلق اور منہ میں عارض ہوں بہت قوی اور خوب معالجہ ہے جو تھکے یہ کہ درم کا مادہ سودا ہوا سکی علامت درم میں نخعی اور کرپن اور منہ کا مزہ ترش یا کسلا اور منہ میں خشکی اور چہرے کے رنگ میں سیاہی اور درم کی جگہ میں کھنچاؤ اور کھنچاؤ ہر چند کہ درم کے سبب انواع میں لازم ہے لیکن سوداوی میں یہاں شدت سے ہوا کرتی ہے کیونکہ مادہ بہت کثیف اور غلیظ ہے اس لیے یہ درم تھوڑا تھوڑا پڑا کرتا ہے اور اس جگہ میں اُس کا پیدا ہونا ادوات سے ہے کیونکہ اکثر ام میں خون سوداوی گرم آماس کے بدلنے سے پیدا ہوا کرتا ہے اور یہ گرم آماس اس جگہ میں اتنی ہمت نہیں دیتا کہ اُس میں سے لطیف تحلیل ہو جائے اور باقی غلیظ ہو کہ سودا ہو جائے اور اسوجہ سے کہ بدن میں یہ جگہ اونچی ہے اور سودا اپنی طبیعت سے نیچے کی طرف مائل ہے اور باہر میں ہر اُس کا جرم بھی کثیف ہے خود بھی درم کا سبب نہیں ہو سکتا مگر شاذ و نادر علاج اول قصد کھولین اور رگ کا شگاف فراخ کرین یعنی نشتر فراخ لگانا تاکہ خون سوداوی جس کا قوام غلیظ ہے نکل آئے اس لیے اطباء نے اس جگہ باسلیق کی قصد اختیار کی ہے کیونکہ وہ کشادگی کے سبب جامع النفع ہے اور توسط حلقون سے یعنی جو تیز اور نرم کے درمیان ہیں یا ایچ فیقرا اور مطبوخ اقیمنون سے طبیعت نرم کرین اور انجیر کے جوشاندے میں یا رب قشورہ لجز یا آبگامہ میں مٹھی کا لعاب اور املاس کا شیرہ ملا کر غرغہ کرین یا جلاب گرم اور مارا لعل اور سفنج سے یا اکلیل الملک تخم کنان باونہ مٹھی کے جوشاندے سے غرغہ کرین اور تازہ دودھ سے بھی غرغہ کرنا خوب ہے اور چاہیے کہ مٹھی اور سویا اور باونہ اور برگ کر تب اور اسکے بیچ اور مرزنگوش کوٹ کر پکائیں اور روغن زگس اور بٹکی چربی گھلا کر ملائین اور حلق کے باہر لپ کر دین اور قسم وہ ہے کہ خناق کلبی اس کا نام ہے اور طبری کہتا ہے چونکہ یہ مرض کئے کو اکثر عارض ہوا کرتا ہے اس لیے اس نام سے بولتے ہیں لیکن متقدمین نے اس نام کو اس درم پر جو حجرے کے اندر پیدا ہو بولا ہے کیونکہ اُس درم دالے کو کئے کی طرح منہ کھولنے اور زبان نکالنے کی ضرورت پڑتی ہے پھر ایک زمانے کے بعد ہر ایک بڑے خناق کو اُس نام سے بولنے لگے اور اُس کے دو نوع ہیں ایک تو وہ ہے کہ جو عضلے حلق کے اندر میں نہیں درم پیدا ہوا اور اس نوع میں منہ کے اجزا میں اور حلق کے باہر آماس بالکل معلوم نہیں ہوا کرتا اور بعض اطباء اس کو بوجہ کہتے ہیں اور سب قسموں سے بدتر ہے جیسا القراط نے کہا ہے خناق کے سبب مناف میں بہت بڑا ہے جس میں درم یا سرخی حلق میں یا گردن یا ظاہر نہوا اور اُس کے ساتھ درد کی شدت ہو اور درم تنگی سے کھنچا کرتے وہ بیشک پہلے دن سے چوتھے دن تک ہلاک کرتا ہے فائدہ حلق کے معنی جمہور کے قول کے موافق خناق مطلق میں بیان ہو چکے کہ حلق وہ فضا ہے کہ دم آئیکا اور غذا کا راستہ اسی کے اندر ہے اب جان لے کہ طبری کہتا ہے کہ حلق سب حجروہ اور حلقوم اور مری جو عضلے

اُس پر کھٹے ہوئے ہیں اُن سے مراد ہے پھر جو نسا مرض ان جگہوں میں واقع ہوا اسکو جمع الحلق یعنی حلق کا درد کہتے ہیں اور جانا چاہیے اگر آئس خجرہ میں واقع ہو سانس میں فتور آتا ہے اور نکلنے میں خلل نہیں پڑتا اور اگر مری عارض ہو سکے برعکس ہوا کرتا ہے اور یہ جو کچھ کہا ہے اس وقت ہوا کرتا ہے کہ خجرہ کا ورم خفیف ہوا اور مری میں اوپر کی طرف بھی ورم ہو کیونکہ اگر خجرہ کا آئس بڑا ہو یا مری کے اوپر کی طرف میں بھی ورم ہو گا ورم کے بڑے ہونے سے دونوں کے افعال میں نزدیک ہونیکے سبب ضرر ہو چکا لیکن اسوجہ سے کہ مادے کی جگہ میں عارضہ ذاتی ہے اور ہمسایہ میں عرضی ضرر کے پیدا ہونے میں فرق ہوتا ہے مثلاً اگر پُرا آئس فقط خجرہ میں واقع ہو تو دم کو بالکل روک لیتا ہے اور ہر چند نزدیک ہونیکے سبب مری میں بھی تنگی آجاتی ہے مگر نکلنے سے اسقدر مانع نہیں آتی کہ بالکل موقوف ہو جائے اور اسی طرح پراسکے برعکس اور اس سبب سے کہ سانس آثار حیات کا بدرقہ یعنی ساتھی ہے خجرہ کا آئس مہلک چیزوں میں سے ہے کیونکہ سانس کی احتیاج جاندار کے لیے ہر آن میں ضروری ہے اور اُسکی علامت یہ ہے کہ اکثر منہ کھلا رہے اور زبان نکل آئے اور سانس آنا نہایت مشہور ہوا اور سبب کے موافق آثار ظاہر ہوں جیسے بیان ہو چکا اور ہم ادھر شرح کر چکے ہیں کہ جس مادے میں حرارت نہ ہو وہ اس جگہ نفوذ نہیں کر سکتا علاج جو کچھ پہلی قسم میں فصدا و رلیس وغیرہ کا بیان گذر چکا انھیں قاعدوں سے استعمال کریں اور ضماد اور محاجم یعنی سنگی اور بارے لگانے سے مادہ کو باہر کی طرف کھینچنے میں مبالغہ کریں اور جس خناق میں نکلنے کی چیزیں حلق میں نہ اتر سکیں جلد کرنا چاہیے چنانچہ ذبحہ میں اُسکا بیان آئیگا دوسرے یہ کہ گردن کے فقرات اپنی جگہ سے ٹل جائیں اور اندر کی طرف اتر جائیں اور خناق پیدا کریں انال فقار یعنی منکائل جائیکے چھ سبب ہیں ایک تو ضربہ یا سقطہ دوسرے ورم کہ فقروں کے عضلوں میں یا مری میں یا اُسکے عضلوں میں جو اندر لے رہے ہیں یا اُس عضلے میں جو خجرہ کے اندر ہے یا اُس عضلے میں جو مری اور خجرہ کے سچ میں واقع ہے عارض ہوا و فقرے کو اندر کی طرف کھینچنے کیلئے کہ ان آلات میں اور گردن کے فقروں میں رباطات اور پٹھوں کے سبب سے آپس میں شرکت ہے پھر جس وقت یہ رباطات اور پٹھے ان آلات کی طرف کھینچ جائینگے ضروری بات ہے کہ فقرات اُنکے اتصال کے سبب نذر کی طرف کھینچنے کیلئے تیش یا بس یا امتلائی کہ فقروں کے عضلوں میں رہے اور اُنکو پھسلا دے اور اندر کی طرف کھینچ جائیں چوتھے باد غلیظ کہ فقروں کے جوڑ میں آجائے اور اُنکو جگہ سے ہٹا دے یا پتھوں میں زیادہ جوڑ میں آجائے اور فقرے ٹل جائیں چھٹے رطوبت مزلقہ یعنی پھسلا نیوالی کہ فقروں کو اندر کی طرف ہٹا دے اور یہ قسم اکثر بچوں میں عارض ہوا کرتی ہے کیونکہ اُنکے پٹھے نرم ہیں اور دماغ میں رطوبت بھر رہی ہے اور مہرے کے پھسلنے کی یہ علامت ہے کہ جو نساہ یعنی منکا جگہ سے ٹل گیا ہو اُس جگہ میں گرٹھا بڑ جائے اور حلقوم کے آگے سے اُبھرائے اور ہر چیز کے چھونے سے اُس میں درد ہو اور بیمار نہ اٹھ سکے اور دامن بائیں نہ دیکھ سکے اور منہ نہ کھول سکے اور اگر پہلا یا دوسرا مہرہ مل گیا ہو گا بیمار اسی دن مر جائیگا کیونکہ جن عضلوں سے دم آپنی حرکت قائم ہے اُنکے لیف اُنھیں دونوں مہرہ میں سے پیدا ہوتے ہیں اور اگر کوئی مہرہ اور ہو اور یہ دونوں سلامت ہوں ممکن ہے کہ جب ٹلے ہوئے کو اُسکی جگہ ہٹالائیں خناق کھل جائے بشرطیکہ نخاع نہ بھیج گیا ہو علاج جہاں کہیں فقرے کے ٹل جانیکا سبب ضربہ یا سقطہ یا ورم یا تشنج امتلائی یا تیر مادہ ہو ہے مائل فصدا کریں اور طبیعت کو حقنوں یا جو شامدون سے جیسے مناسب ہے نرم کریں اور مری میں غرغرون کو بھگا دے اور اچھا ہے استعمال کریں اور ممکن ہے کہ گردن کی دونوں طرف حجامت کریں اور جہاں کہیں باد غلیظ اور رطوبت مزلقہ سبب ہو استعمال کنہایت کرتے ہیں فصدا کی حاجت نہیں بلکہ

اگر کوئی ضرورت عارض ہو اور جس جگہ تشنج یا بس سبب ہو تو طب حاصل ہونے تک کام تمام ہو جاتا ہے اور اس سے نجات پانگی امید نہیں اور سبب زائل ہونے کے بعد فقروں کو انگلی سے خواہ اس آلہ سے جو لگام کی زبان کے مشابہ ہو کر تار ہو اور اس کام میں مخصوص ہو انکی جگہ پر ہٹا لائیں اور جب پلٹ کر اپنی اصلی صورت پر آجائیں قابض چیزیں جیسے معاش مرقات یا ایلو انما کر کیا و ن سریش لغاب اسغول اس فقرے پر لپ کر دین تاکہ اسکو اسی ہیئت پر محفوظ رکھے اور اسکا طریق یہ ہے کہ سریش کو لغاب میں گھلاتیں اور دو این باریک پسکر اس میں ملائیں اور اس فقرے پر لگائیں اور ممکن ہے کہ انگلی سے یا آلہ سے نہ ہٹائیں بلکہ اس سے پہلے جس جگہ کہ فقرے کا گرٹھا ہو گیا ہے وہاں قابض دو این لگائیں تاکہ وہ فقرے کو کھینچ کر اصلی صورت پر لے آئیں اور جب تک واسے مہرہ کھینچ سکے اور اٹھ آئے انگلی ڈالنا اور آلہ استعمال کرنا اور انہیں اسلئے کہ اگر وہاں روم ہو گا انگلی اور آلہ سے اسکو ایذا پہونے اور طبری حکایت کرتا ہے کہ ایک بچہ کی گردن کا منکا ٹنگیا اور ایک دائی نے باریک چمڑے کا ٹکر کہ قیر میں بھرا ہوا تھا دھوپ میں رکھ دیا جب نرم ہو گیا اور قیر کھیل گیا تب اسکو بچہ کی گردن پر لگا دیا یہاں تک کہ خشک ہو گیا اور خشک ہوتے ہی منکا اپنی جگہ پر آ گیا اور اگر اس جگہ سینگی لگا کر اور منہ سے زور کے ساتھ کھینچیں فقرہ کھینچ آتا ہے اور یہ عمل ضغطہ کے زائل کرنے میں بھی نافع ہے جیسا دبحہ میں بیان کیا جائیگا اور مری میں اگر ممکن ہو آماس کو میل نہان سے چیر دین اور جو خناق کہ فقروں کے تلجانے سے عارض ہو جب اس میں چار دن گذر جائیں اور ہاتھ پاؤں سن ہوں اور انہیں کی حسن باطل نہونچنے کی امید ہو سوا احتیاط کی بات یہ ہے کہ چوتھے دن کے بعد فصد اور حقنہ استعمال کریں کیونکہ خناق کلبی سبب قسام میں بہت برا ہے اور اکثر چار دن سے کم میں ہلاک کرتا ہے فائدہ حسن وقت خناق میں تدبیریں اور علاج جنکا ذکر آیا ہے فائدہ کریں اور سانس نہ آینکے سبب زندگی کی امید نہ ہے اسکے بچنے کی امید اس بات میں ہے کہ حلق کو چیر دین اور یہ اس طور ہوتا ہے کہ بیمار کا سر پیچھے کی طرف ہٹائیں اور حلق کا پوست صنارہ سے اٹھالیں اور حلق سے الگ کر لیں اور چیر دین اور قصبہ کے دو حلقوں کے سچ کی ایک رباط بھی اس پوست کے شگاف کے برابر الگ کر کے چیر دین تاکہ سانس لینے لگے اور ہلاکت کا خوف نہ ہے اور جب گردن کے مہرہ اور آماس کی تدبیر سے فارغ ہوں شگاف کو ایسی طرح پر سین کہ غشا اور غضروف میں صدمہ نہ پہونچے لیکن اگر رباطوں میں بھی صدمہ ہو گیا ہو یہ علاج بھی نکرنا چاہیے تیسری قسم وہ ہے جسکا نام دبحہ ہے ذال معجمہ کے ضمہ اور باب موحده کے فتح سے اور عام لوگ باب موحده کو ساکن پڑھتے ہیں اور وہ اس طرح پر ہوا کرتا ہے کہ حلقوم کے دونوں طرف کے عضلوں میں اور اس عضلہ میں کہ مری کے منہ پر اور حلقوم پر ہے اور مری کے اندر خون گرم غلظت فاسد کے سبب سے ورم پیدا ہو جائے اور اسکی علامت یہ ہے کہ بیمار بول نہ سکے اور آنکھیں باہر نکلنے لگیں اور لغاب بہنے لگے اور کوئی چیز نہ نکل سکے اور اگر بیمار زور سے نکلنے لگے ناک کی راہ سے نکل آئے اور کبھی بڑی مشقت سے تھوری سی خیر حلق میں آتر جاتی ہے اور جانا چاہیے کہ جب اس مرض میں مادہ اندر سے باہر انتقال کرتا ہے یعنی جگہ بدلتا ہے حلق پر باہر کی طرف اس کان سے اس کان تک ایک طوق سرخ ہمالی پیدا ہو جاتا ہے اس واسطے اس قسم کو بوجہ کہتے ہیں اور اس سرخی کا ظاہر ہونا ایک علامت ہے کیونکہ مادے کا اندر سے باہر آ جانا اچھا ہے اور جان لے کہ حلقوم اطباء کے نزدیک قصبہ ریہ اور جنہ سے مراد ہے اور اس کے سر کے حلقے کو غلصہ کہتے ہیں اور جنہ قصبہ ریہ کے منہ کو کہتے ہیں اور وہ ایک عضو غضروف سے بنا ہوا ہے کہ آواز کے تمام کرنیکا اور دم ٹھہرانیکا آلہ ہے اور تین غضروفوں سے مرکب ہے ایک تو وہ ہے کہ زرخدان یعنی ٹھوری کے نیچے حلقوم کے آگے نظر آتا ہے اور انگلی سے معلوم ہوتا ہے اور

اُسکو ورتی کہتے ہیں یعنی سپر جسکو ہندی میں ڈھال کہتے ہیں اُسکی جڑ زبان کی جڑ میں مل رہی ہو اور جگر کے بند ہونیکے وقت سر مری کی طرف کھٹا ہوا اور اُسپر بیٹھ جاتا ہوتا ہے تاکہ کھانسی چیزیں اُسکی پشت پر سے گذر جائیں دوسرا غضروف وہ ہے کہ ورتی کے برابر گردن پر رکھا ہوا ہے اور گردن میں مل رہا ہے اور اُسکا کچھ نام نہیں اور جب جگر بند ہوتا ہے اُسکا سر زبان کی جڑ میں آجاتا ہے تیسرا وہ غضروف ہے کہ نکلنے کے وقت جگر پر آ پڑتا ہے تاکہ کوئی چیز قصبہ ریہ میں نہ چلی جائے اسی واسطے اُسکو کبھے یعنی سرنگون کہتے ہیں اور کھلنے پینے کی چیزیں اُسکی پشت پر گذرتی ہیں یہاں تک کہ مری میں اتر جاتی ہیں اور جس وقت کھانے اور پینے کی وقت چانک لٹھیں یا کوئی حرکت واقع ہو جگر کھل جاتا ہے اور کھانے پینے کی چیزیں سے تھوڑا سا حلقوم میں جا پڑتا ہے اور جب وہ نہیں نکلتا تو قوت دافعہ کے سبب آدمی کو کھانسی آتی ہے اور جگر کے آگے ایک ہڈی ہے جسکو اطبا عظم اللامی کہتے ہیں کیونکہ اس شکل سے لام صرف یونانی کی صورت کے مشابہ ہے اور اس ہڈی کی یہ صفت ہے کہ جگر کے عضلات اور رباط اسی سے نکلے ہیں اور جگر کے جوف میں ایک ایسا جسم ہے جسے مزار کی زبان کہ کھل جاتا ہے اور بند ہو جاتا ہے اور آواز اسی سے حاصل ہوتی ہے اور جانا چاہیے کہ جگر کے اندر ایک ایسی رطوبت چکنی اور چسپ دار ہے کہ اُسکو تر رکھتی ہے اور آواز سے رطوبت کے سبب باہر آتی ہے یہی وجہ ہے کہ جسوقت وہ رطوبت خشک ہو جاتی ہے جب تک حلق کو تر کریں آواز نہیں نکلتی جیسا بعض آدمیوں میں تپ محرقہ کی حالت اور گرم ہوا میں دیکھنے کا اتفاق ہوا کرتا ہے علاج فصد کھولین اور اٹھین رعایتوں سے جنکا بیان خاق علیہ السلام نے فرمایا ہے

دوسری میں گذر چکا خون نکالین اور ایسے حقنون سے جو حرارت کو بچھائیں طبیعت کو نرم کریں اور جس دن تک نضج حاصل ہو اسی طرح کبھی فصد کریں اور دس یا بیس دن کے موافق خون نکالین اور کبھی تلمین کریں یعنی طبیعت کو نرم کریں تاکہ قوت بھی باقی رہے اور مقصود حاصل ہو اور اگر کچھ کھانا ممکن ہو آتش جو تھوڑا تھوڑا دینے جائز ہے جستان کا تنقیہ ہو چکے تب دویہ جا ذبہ یعنی کھینچنے والی دوائیں جیسے قسط بورہ خند بیدستر گندھک حلق کے باہر ضماد کریں اسلئے کہ شائد مادہ باہر کی طرف کھینچ آئے اور دوسری تدبیر دن کا ذکر مفصل ہو چکا جیسا حال دیکھیں ویسی ہی استعمال کریں اور جہاں کہیں کسی چیز کا کھانا ممکن نہ ہو ایسا جملہ کریں کہ نکلنے میں امداد کرے اور یہ اس طرح ہوا کرتا ہے کہ گردن کے دوسرے فقرے پر سینگی لگائیں اور یہ ظاہر ہے کہ اس حیلے سے کچھ راستہ فراخ ہوتا ہے اور کبھی کبھی سینگی لگی ہوتی ہے جس چیز کا قوام رقیق ہو اُسکا کھانا ممکن ہے فائدہ رازی نے کہا ہے کہ جب دبلے بدن والوں کو خاق سخت عارض ہو دوسری تدبیر یہ آتا ہے کہ فصد کو موقوف کریں اور سرد مکان میں بٹھلائیں اور غرغره استعمال کریں جب تک کہ حلق کھل جائے اور ممکن ہے کہ اس تدبیر سے آدمی بدون کھانے بیس دن تک زندہ رہے اور خاق اگرچہ قوی ہوا لبتہ اس مدت میں کھل جاتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ بہت سرد مکان تحلیل ہو نیکی اور بھوک اور پیاس کو مانع ہے اور جو کچھ تحلیل ہوتا ہے اُسکا بدلہ کرنے میں بدن کا خون کفایت کرتا ہے بخلاف اسکے کہ اس قسم کے بیمار کی فصد کریں اور بہت سا خون نکالیں کیونکہ اس میں ہلاک صورت میں بدون غذا کھانے تین دن تک زندہ رہنا دشوار ہے لیکن اسوجہ سے کہ متقدمین میں سے ایک بھی اس تدبیر کو زبان پر نہیں لایا اور جس خاق میں فصد واجب ہو اُسکا معالجہ خون نکالنے کے سوا خواہ تھوڑا ہو یا بہت کچھ اور نہیں فرمایا رازی کی رائے ضعیف ہو گئی چنانچہ اُسکا کلام یعنی میں قدم کی بالکل مخالفت کرنے سے خاق کے علاج میں ڈرتا ہوں خود کہ رہا ہے اور یہ بات پوشیدہ نہیں کہ موزی کا کھانا بہتر ہے اگرچہ تھوڑا ہے ہوا وجودیکہ اسکے کم نکالنے میں اجازت ہے اگرچہ مادہ بہت ہو اور یہ جو رازی نے فصد کی مضرت میں بیمار موصوف کے لیے کہا ہے قوت

ثابت ہوگا کہ جب خون کے نکالنے میں مبالغہ یعنی زیادتی کریں اور کوئی شخص بھی ایسی دلیری نہیں کر سکتا اور بہتر وہی ہے جسے متقدمین متفق ہیں اور بہت متاخرین بھی اسی طرف ہیں چوتھی قسم وہ ہے کہ ان اعضا کا ورم اسکا سبب نہ ہو بلکہ دوسرے سببے اختناق پیدا ہو اور اس سببے کہ یہ قسم ترقی وقوع میں آتی ہے اکثر تماہون میں اسکا ذکر چھوٹ گیا ہے اور اس قسم کی سات نوع ہیں ایک تو وہ ہے کہ جو عضلہ خجڑے کو کھولا کرتا ہے اور اس میں استرخا آجائے پھر اس عضلے کی حرکت باطل ہو جائے حالانکہ ورم نہ ہو اور یہ ظاہر ہے کہ جب اسکی حرکت باطل ہوگی راستہ تنگ ہو جائیگا اور مراد کے موافق دم آئیگا دوسرے یہ کہ خجڑے کے اندر کی طرف کے عضلے میں بہت سی خشکی عارض ہو اور اس سببے ہوا کے کھینچنے سے جو اسکا کام ہے عاجز ہو جائے اس ضرورت سے آدمی کے دم میں تنگی آئیگی اگرچہ راستہ کھلا ہوا ہو تیسرے یہ کہ ریہ کا ورم یا پیپ کہ ریہ میں یا سینہ کی فضا میں پیدا ہو جائے اختناق کا سبب ہو چوتھے یہ کہ معدے میں یا آنتوں میں بہت کرم پیدا ہوں اور اس سببے سانس آنا دشوار ہو جائے پانچویں یہ کہ معدے میں اور باریک آنتوں میں اور انکے سوا خون ٹھٹھہر جائے اور اس سے دم آنے میں آفت آئے چھٹے یہ کہ کوئی ایسی دو اکانیکا اتفاق پڑے جو باخا صیت خاق پیدا کرتی ہے جیسے سماروغ یعنی کھینی اور زہرے دوسرے اقسام ساتویں یہ کہ پڑ پڑ جام کرنا خاق کا باعث ہو جائے اور ایک کے لیے ایک علامت ہے مثلاً اگر عضلے کی حرکت باطل ہوگی آدمی کو ہوا کے کھینچنے پر قدرت نہ ہوگی اور ایسا ہی اگر اندر کے عضلے کی خشکی سبب ہوگی اور یہاں خشکی کے اسباب بھی پہلے لکھے ہوئے اور جب ریہ کا ورم اور ریہ اور سینے میں پیپ کا جمع ہونا اور کیڑوں کا پیدا ہونا اور خون کا ٹھٹھہرنا خاق کا سبب ہو ہر ایک کے بیان سے جو اپنی اپنی جگہ لکھا ہوا ہے ظاہر ہوگا اور کھینی کا کھانا اور پڑ پڑ جام کرنا علامت کا محتاج نہیں علاج سبب کے زائل کرنے میں کوشش کریں اور جو کچھ جلد جام کرنے کے سببے واقع ہوا اسکا علاج شربت لیمون اور شربت نارنج سے کریں اور خجڑے کے استرخا کو جدی فصل میں بھی بیان کریں اور طائنا چاہیے کہ لفظ خناق اور ذبحہ کے استعمال میں اطللس نے اختلاف کیا ہے انہیں سے بعض تو ایسے ورم کو جو خجڑے کے ظاہری عضلوں میں یا قصبہ ریہ کے باطنی میں یا مری کے باطن میں یا اسکے ظاہر میں پیدا ہو خناق بولتے ہیں اور ورم گرم کو جو لوزین میں عارض ہو ذبحہ کہتے ہیں اور صاحب کامل اور تابعین کی رائے بھی اسی طرف گئی ہے اور بعض کے نزدیک یہ ہے کہ جو نسا ورم خجڑے کے باہر کے عضلات میں پیدا ہو خناق ہے اور جو ورم کہ حلق اور مری کے عضلے میں ہو ذبحہ ہے اور جو نسا ورم اندر کے عضلات میں واقع ہو وہ خناق کلبی ہے اور صاحب تقویم کی رائے اسی طرف گئی ہے اور صاحب سبب نے اسی کا اتباع کیا اور بعضوں کے نزدیک یوں ہے کہ جس وقت اعضاے باطنہ میں جنکا ذکر آیا ہے آماں مخصوص ہو اور ٹنڈھ کے اجزا میں اور باہر کی طرف آماں کا کچھ بھی اثر ظاہر نہ ہو اسکو ذبحہ کہتے ہیں اور ابن ابی صادق کا یہی مذہب ہے اور بعضے ان دونوں میں یعنی خناق اور ذبحہ میں فرق نہیں کرتے اور شیخ الرئیس اور فیلسوف اور ابوالفرح نے اسی کو اختیار کیا ہے اور ہر کوئی جیسا چاہے اپنی ایک اصطلاح ٹھہرائے لیکن یہ اختلاف مقصود کے لیے نہیں فصل ثبور عارہ محرقہ کے بیان میں یعنی گرم پھنسیاں کہ حلق اور مری اور قصبہ ریہ میں پیدا ہوں جاننا چاہیے کہ پھنسیاں اکثر مری میں نکل آتی ہیں کیونکہ اسکا جرم نرم اور گوشت کا بنا ہوا ہے اس سببے گرم مواد کو بہت جلد قبول کرتا ہے اور قصبہ ریہ اسکے خلاف ہے کہ مواد کو جلد نہیں قبول کرتا کیونکہ اسکا جرم سخت اور غضروف کا بنا ہوا ہے اسی سببے اس میں ثبور کم پیدا ہوا کرتے ہیں اور جو ثبور کہ مری کے ٹنڈھ پر نکل آتے انکی علامت یہ ہے کہ جب غنڈا

سے گزرے درد جتنا تھا اُس سے زیادہ ہو جائے خصوصاً اگر سخت یا ترش یا تیز غذا کھانے میں آئے اور اگر شور حلق اور خنجر سے پر نکل آئیں غذا کے جانے سے درد نہ ہو مگر بات کرنے سے اور دھوئیں اور عنبار سے اور چبانے اور کھانے سے الم ہو نچے اور آواز میں تغیر آجائے اور جس جگہ میں شور ہوں اسی جگہ ہر وقت درد اور جلن کا رہنا ضروری ہو علاج رگ باسلیق یا اکھل کھولیں اور شیرہ جو نشاستہ روغن بنفشہ کا حیرہ بنا کر پین تاکہ سوزش اور جلن تھم جائے اور ٹھنڈا پانی پینے سے پرہیز کریں خاص کر اگر شور سے زخم ہو جائیں اور میوون کے پانی سے طبیعت نرم کریں اور رات کی وقت اسبغول کا لعاب نیگرم دین اور جو نسی غذا پینے کے لائق ہو اُسکو اختیار کریں اور جو نسا کھانا خشک یا ترش یا تیز و اُس سے پرہیز کریں اور جو وقت ماوہ کے پکانیکی احتیاج پڑے جیسا علاج خناق کے پکانیکے لیے ہو وہی یہاں بھی استعمال کریں اور جب کچانے اور کھنکار میں پیپ نکلنے لگے وہی تدبیریں جو خناق میں پھوٹنے کے بعد کام آتی ہیں اور اُنکا ذکر آچکا ہو کام میں لائیں اور آخر میں تھوڑا سا سرکہ نیگرم پانی میں ملا کر گھونٹ گھونٹ پین اور اسی سے غرغہ کریں تاکہ اُس جگہ کو دھو کر پاک کرے اور اگر سرکہ کی تیزی سے الم ہو نچے روغن گل یا روغن بنفشہ یا السی کا لعاب پین اور اسی سے غرغہ کریں اور زخمی پھنسیوں میں درد تھانے کے لیے سوم روغن یا برہم امیض سے اس طرح پر معالجہ کریں کہ ہر ایک دوا کیلی یا بیضے کی زردی میں ملا کر نیگرم کر کے گھونٹوں پی لیں اور ٹھنڈے میں رکھیں اور جانا چاہیے کہ حلق کی پھنسیاں دشوار ہوا کرتی ہیں اسلئے کہ اُسکی خلقت غضروف اور غشائے ہونی جو جو وقت اُس جگہ درد معلوم ہو جلدی سے فضا اور اسہال اور شربت جنکا ذکر آچکا ہو استعمال کریں اور دیر نہ کریں اور اُسکا علاج اکثر غرغون سے کریں اور اُنکا ذکر خناق کے علاج میں آچکا ہے

حسب السعال کہ بنفشہ کثیرا رب السوس تخم خیار باد رنگ نشاستہ سے اسبغول کے لعاب میں ملا کر بنا میں مُنہ میں رکھیں

فصل تعلق زلوچہ بخلق کے بیان میں یعنی حلق میں چونک لگ جائے اور چونک کو عربی میں علق کہتے ہیں جانا چاہیے کہ بہت سے پانی اس قسم کے ہوا کرتے ہیں کہ انہیں چھوٹی چھوٹی چونکیں ہوتی ہیں اور جب آدمی غفلت کے سبب اُنکو پی لیتا ہے چونکیں تالو میں یا مُنہ یا حلق میں یا زبان پر یا مری میں لٹک جاتی ہیں اور کبھی شاذ و نادر قبضہ ریہ میں جا کر وہاں لگ کر چپٹ جاتی ہیں اور کبھی تالو سے ناک کی طرف آجاتی ہیں انہیں سے جو باہر کی طرف ہوتی ہے نظر آتی ہے اور جو اندر کی طرف پہنچے ہوتی ہے اُسکی علامت یہ ہے کہ سیار نگلیں اور بیقرار رہے اور شاید کہ خون رقیق تھوک میں نکل آئے حالانکہ اُسکو کوئی دوسری بیماری نہ ہو اور جو نسی چونک مری میں چپٹ جائے اور بہت دنوں میں بڑی ہو جائے تو بیمار کو اُسکی مضرت معلوم ہوگی اور چھینی اور غم بڑھ جائیگا اور اگر قبضہ ریہ میں لٹک جائے کھانسی ایک دم بھی فرصت نہ لینے دگی یہاں تک کہ اُسکو اکھاڑ ڈالے اور اگر تالو سے ناک کی طرف آجائے دماغ کے مقدم میں بوجھ معلوم ہوگا اور ناک کا راستہ بند ہو جائیگا علاج جو نظر اسکے اُسکو موچنے سے پکڑ کر اٹھا لیں یا اُس آہ سے کہ اُسکے نکلنے میں مخصوص ہو اور یہ ایسا آلہ ہے کہ زبور یعنی سنداسی کی صورت دراز گردن درد و نون طرف دو بیسون کی صورت اندر سے گہرا اور اُنکے کناروں میں دندانے جیسے آہ کے وانت ہوا کرتے ہیں اور کناروں کے دندانہ دار ہونے میں یہ فائدہ ہے کہ چونک جب اُس سے پکڑیں پھسل نہ جائے اور مضبوط پکڑے اور اُسکے نکلنے کا طریق اس طرح ہے کہ بیمار آفتاب کے مقابل مُنہ کھولے اور زبان کو نیچے کی طرف لکائے اور مُنہ کو اتنا کھولے کہ چونک کا سر باہر سے نظر آنے لگے پھر علاج کر نیوالا اسی آہ سے جسکا ذکر آیا ہے موچنے سے چونک کا سر اور گردن پکڑ کر دبا لے اور دیر تک ٹھہرائے رکھے تاکہ اُسکی قوت سُست ہو جائے اور جگہ چھوڑ دے

پھر آہستہ آہستہ باہر کی طرف کھینچ لے تاکہ نہ حلق میں خراش ہو اور نہ چونک ٹوٹ کر بجائے کیونکہ اگر چونک کٹ گئی اور اسکا سر اسی جگہ چپٹا ہوا رہ گیا پوری آفت لانا چھوڑ اور ورم پیدا کرتا ہوا اور شائد کہ معدے میں گر پڑے اور خباثت اور سمیت کے سبب خون کی تو اور سچ یعنی خراش پیدا کرے اور اگر چونک کے چھڑائے پہلے سر کہ اور چونک سے یا سر کہ اور ہینگ سے کیلیان اور غرغہ کرین تاکہ سست ہو جائے بہتر ہوگا مگر جہاں کہیں اندر کی طرف دور ہو اور نظر نہ آئے غرغہ کے سوا اور علاج نہیں ہو سکتا اور سر کہ اور سر کہ انگری اور ہینگ سبب بہن خوب ہو اور اگر ایون صوف کو جلا کر سر کے میں ملا کر غرغہ کرین فائدہ مند ہوگا اور طبری نے کہا اگر بیخ سوسن میں لین اور سر کے میں یا روغن میں ملا کر اس سے غرغہ کرین فی الفور اسکو ہلاک کرتا ہوا اور چونک کے ہلاک کرنے میں کوئی دوا اس سے بہتر نہیں اور بہت اچھی تدبیر یہ ہے کہ کالی مٹی یعنی تالاب کا سیاہ گار اٹھیلی میں ڈال کر بیمار کے منہ میں بھر دین تاکہ چونک اس مٹی کے شوق میں اپنی جگہ چھوڑ کر اس طرف آئے کیونکہ اسکو اس مٹی سے الفت ہو پھر جب اس کے نکلنے کی حرکت محسوس ہو مٹی کو منہ میں سے نکال ڈالیں اور اسکو مویج سے بکھڑکھڑ نکال لیں اور یہ ترکیب شارح اسباب و علامات کے دادا کا اختراع ہے لیکن اگر چونک معدے میں گر پڑے شیخ قیصوم فسنتین شونیز یعنی کھونجی باقلا قسطا بربک سرخس یعنی کیلدار و ایکر سر کہ میں ملا کر پکائیں اور چھانکر پلائیں اور اس کے کھانکی چیزیں لسن اور پیاز پودینہ خردل کرنب ہونی چائین یعنی جسکو آسان آجانے اس قسم کی چیزیں کھلا کر تو کر این اور تو کی دو پلائیں اور جس شخص کو تو آنا دشوار ہو سہل دین جیسے اسکا بیان ہو چکا اور اگر چونک تالو سے ناک کی طرف چڑھ گئی ہو شونیز عصارہ قشار الحما خربق سر کہ میں چکا کر ناک میں ڈالیں اور بیمار اور پھینچ لے اور جن چیزوں کو غرغہ کے لیے بیان کیا ہے اس جگہ بھی لکھو کام میں لانا چاہیے اور جن حیلوں سے چونک نکل آتی جو انہیں سے ایک یہ ہے کہ لسن سر کہ میں رچا ہوا ویسا ہی سادہ اندازے کے موافق کھا کر گرم حمام میں جائیں اور بہت دیر وہاں ٹھہریں اور گھڑی گھڑی برف کا پانی یا بیج کا ٹھنڈا کیا ہو منہ میں لیکر کچھ دیر ٹھہرا کر گرائیں اور پھر ویسا ہی کرتے رہیں تاکہ اس حیلے کے سبب سے چونک ٹھنڈے پانی کی تلاش میں اس جگہ کو چھوڑ کر اوپر آئے اور اگر حمام میں تناصبر کر سکیں کہ غشی کا خوف ہو جائے تو کزنا چاہیے تاکہ گرمی سے گھبرا کر اوپر آجائے اور اگر اسی طرح لسن کھا کر آفتاب میں بیٹھیں اور منہ کھول دین اور سرد پانی کا پیالہ ہونٹوں پر رکھیں اچھی تدبیر ہو اور ممکن ہے کہ پانی کی طلب میں اوپر آجائے اور اگر کائی منہ میں لین یا ہونٹوں پر رکھیں تاکہ اسکی بو سے نکل آئے بہتر ہے۔

فصل حلق میں کٹا چھار چھانایا کھانا کھانا علاج اگر وہ چیز نرم ہو جیسے گوشت و روٹی اور چکنی ہڈی اور آبنے کی گٹھلی اور انکے مانند گردن پر اور دونوں شانوں کے بیچ میں تھپکین یعنی اس جگہ کچھ مارتے رہیں تاکہ باہر نکل آئے یا اندر اتر جائے اور اگر اس تدبیر سے کام نہ نکلے تو کی تدبیر کرین جس طرح بن پڑے اور اگر وہ چیز سخت اور کھڑی ہو جیسے مچھلی کا کاٹنا اور کھڑی ہڈی اور انکے مانند تو اسکو غور سے دیکھیں اگر نظر آتی ہے تو کوشش کے ساتھ اسکو زنبور سے یا کسی دالے سے نکال لیں اور اگر نیچے ہو گئی ہو اور نظر نہ آئے لعاب اور حریرہ نرم اور مرزق یعنی پھسلانویالی چیزیں پلائیں تاکہ انکی نرمی کے سبب پھسل کر معدے میں گر پڑے پھر تو کر این تاکہ باہر آجائے اور بہتر یہ ہے کہ پہلے معدے کو کسی ایسی غذا سے جو پینے کے لائق ہو پھر لین اسکے بعد تو کرین اور دوسرا حیلہ یہ ہے کہ سفنج کا ٹکڑا لیکر کسی مضبوط اور بڑے دھاگے میں مضبوط باندھ دین اور دھاگے کا سر ہاتھ میں رکھیں اور یہاں کو کہیں کہ سفنج کو نکل لے اور پانی پینے سے مدد کرین تاکہ سفنج چھپی ہوئی چیز سے آگے بڑھ جائے اور نیچے اتر جائے پھر دھاگے کو ایک دفعہ ہی

کھینچ لین تاکہ وہ چھپی ہوئی چیز اپنی جگہ سے پھسل کر اسخج کے ساتھ باہر آجائے دوسری ترکیب گوشت کا ٹکڑا یا صوف کا پارچہ لیکر اسی طرح دھاگے میں بانڈھ کر اور شہد میں بھر کر نکل جائیں اور دیر تک صبر کریں تاکہ اُس پر سے شہد گھل کر اتر جائے پھر دھاگے کو کھینچ لین دوسری ترکیب سوکھا ہوا انجیر دھاگے میں بانڈھ کر کچھ ایک چاکر نکل لین پھر دھاگے کو کھینچ لین اسکو نکال لانا اور اگر وہ چھپی ہوئی چیز ایک مدت تک اُسی جگہ رہے اور نہ اتر جائے نہ باہر آئے چاہیے کہ ہر روز ایک درم تخم سپندان کہ اسکو عربی میں حرف کہتے ہیں کوٹ کر گرم پانی کے ساتھ دیا کریں اور یہ دوا مجرب ہو اُس چیز کو البتہ کھینچ لیتی ہے اور جب اُس چیز کا نکالنا ممکن ہو معہ میں نہ ڈالنا چاہیے کیونکہ معدے میں اتر جانے سے خوف ہو کہ معدہ یا آنت کو چھیل ڈالے اور اگر ان حیلوں کے استعمال کی وقت کا ناکھالتے وقت خلق چھل جائے سرد لعا بون سے غرغہ کریں اور جو نسے حریرے اور لعاب مناسب و موافق ہیں انکو گھونٹ گھونٹ کر کے پییں اور اگر درد کا غلبہ ہو اور بدن میں امتلا معلوم ہو تو فصد کریں تاکہ مادہ درد کی جگہ پر نہ جھکے اور غرغہ کرنے میں مبالغہ کریں تاکہ آماں نہ پیدا ہو اور لعابی چیزوں کے سوا جنہیں تیزی نہ ہو اور کوئی چیز نہ کھائیں تاکہ سبب کو زیادہ نہ کرے

۱۲
لے تا شش چھپے کے معنوں میں اور اس قدر اور دم کو بھی کھینچیں

فصل بلج الابره کے بیان میں یعنی سوئی نکلنا اور اُسکے نکالنے کی یہ تدبیر ہے کہ سنگ مفاطیس جسکو آہن ربا بھی کہتے ہیں ایک درم باریک پیسٹر ایک قاشق شراب انگوری میں ملائیں اور نثار پین اور جب آدھا گھنٹہ گزر چکے سنالکی پانچ مثقال گل سُرخ بنفشہ ہر ایک دو مثقال سپستان تیس دانے ان سبکو ایک پیالے پانی میں پکائیں جب آدھا باقی رہے چھان لین اور شیر خشک تازہ پندرہ مثقال اُس میں ملا کر اور چھان کر نیگرم پین اور شیاف سے مدد کریں اور جب دوا کا عمل تمام ہو چکے قند کا شربت گلاب اور تخم ریحان کے ساتھ پلائیں اور غذا نخود آب دین

فصل انطباق المری کے بیان میں یعنی مری کا دب جانا جانا چاہیے کہ مری کے اندر ایک عضلہ پھیلا ہوا لگ رہا ہے کہ مری کو بقدر معین کھلا رکھتا ہے اور اُسکے کناروں کو آپس میں نہیں ملنے دیتا پھر حسب وقت بہت سی رطوبت اُس پر گرتی ہے اور اُس عضلے کو ڈھیل کر دیتی ہے مری کا ہتھ مل جاتا ہے اور وہی عضلہ کہ ہلکی اور بہتی ہوئی چیزوں کے پیچھے اُٹارنے میں مدد کرتا تھا اپنے کام سے بٹھیر رہے اور معدے کی طرف نہ ڈال سکے ناچار جو چیز کہ لطیف اور سبک یا رقیق ہو جیسا پانی اور اُسکے مانند ہرگز نہ اُتر سکے مگر بڑا القمہ اور بھاری چیز کہ فراغت سے اُتر جائے اُسکی وجہ یہ ہے کہ جو چیز بوجھل ہو وہ اپنے بوجھ اور سختی سے بالطبع پیچھے کی طرف جاتی ہے اور انطباق کو کھول دیتی ہے اور اس بات کی محتاج نہیں کہ کوئی وہانے والی چیز اُسکی مدد کرے اور ہلکی چیز اپنی سخت ذاتی کے سبب کسی ایسی چیز کی محتاج ہو کہ اُسکو زور سے دبائے تاکہ ملے ہوئے جسم میں جس کا راستہ دب گیا ہو جاسکے اور اس بیماری کا اچھا ہونا دشوار ہے کیونکہ اسٹرخا ایسے عضو میں ہے جو جسم میں بہت سی رطوبت ہے اور ہمیشہ کھانے اور پینے کی چیزیں اُسکے اوپر گزرتی ہیں اور خجڑے کے نزدیک ہر حال یہ ہے کہ خجڑے میں چکنی رطوبتیں بھر رہی ہیں اس سبب ایسے عضو سے اسٹرخا زائل ہونا ممکن نہیں مگر یہ کہ بیمار لڑکا ہو کیونکہ اُس میں جس وقت حرارت اور قوت بڑھ جائیگی توقع ہے کہ رطوبات تحلیل ہو جائیں علاج مادے کا استفراغ کریں یعنی ایاریجات اور غرغہ رطوبت کے خشک کرنے والے استعمال کریں اور عضو کی تقویت کے لیے انیسون سنبل کنڈر دونوں بہن مصطکی کا جو شانڈہ نیگرم گھونٹ گھونٹ کر کے پییں اور ٹھوڑی کے پیچھے مجھنیاری یعنی بارے لگانے یا پچھنے دے کر چند بیدستر سکینچ اور اُسکے مانند طلا کرنا فائدہ مند ہے

فصل استرخار الحجڑہ کے بیانیہ یعنی حجرے میں استرخا آنا جانے کے جو نسا عضلہ حجرے کو ہوا کے کھینچنے کے لیے کھولا کرتا ہے وہ کبھی رطوبات رقیق کے گرنے سے ڈھیلا ہو جاتا ہے پھر حجرہ اسی طرح بند رہ جاتا ہے اور ہوا یہ کی طرف نہیں کھینچتی اور اختناق بھی پیدا ہوتا ہے یعنی دم گھٹنے لگتا ہے جیسا خناق کی کھپلی قسم میں بیان ہو چکا علاج جو کچھ انطباق المری میں گذر چکا اسی پر عمل کریں

فصل حکاک المری کے بیانیہ یعنی مری میں خارش ہونا کبھی خلط غلیظ سوختہ تیز سوزش پیدا کرنے والی معدے میں جمع ہو جاتی ہے اور آئین سے بخار اٹھ کر مری کی طرف آتے ہیں اور مری کے منہ میں ایسی طرح خارش پیدا ہوتی ہے کہ بیمار اس جگہ کو کھجلائے کے لیے کھنکھارنے اور سر اور گردن کے پھیرنے سے نیرک سکے علاج معدے کے تنقیہ کے لیے شبت اور لوبیا اور مولی کے بیج کے جو شانڈے میں سکنجبین ملا کر پین اور قری کرین اور خلط کو قطع کرنے کے لیے سکنجبین عنصلی یا پرانے سرکہ سے غرغہ کرین اور تازے دودھ میں شکر ملا کر گھونٹ گھونٹ کر کے پین تاکہ سوزش اور خارش تھم جائے اور اس مرض میں شراب کد مشیرین سب چیزوں سے زیادہ مفید ہے

فصل اختلاج اور ارتعاش قصبہ مری کے بیانیہ اختلاج عضو کا پھڑکنا اور ارتعاش کانپنا ہے اور قصبہ مری کے اختلاج کی علامت یہ ہے کہ گھٹی گھڑی کے بعد کلام میں لغزش اور جنبش پڑے یعنی بات منہ کی منہ میں ہی رہ جائے اور منہ سے نہ نکلے لیکن بغیر دوام اور ہر وقت ایسا نہ ہو اور دوام ہونے کی وجہ ہو کہ سبب بھی دوام نہیں رہتا کیونکہ اختلاج کا سبب یخ بخاری غلیظ ہے اور اسکو اسی وقت تک قیام ہے کہ جب تک قوت کے مقابلہ اور مجاہدہ میں لطیف اور تحلیل ہو جائے سو جب تک سبب باقی ہو کلام کر نیکی وقت تردد اور تکان کلام میں رہتا ہے اور جس وقت تحلیل ہو جائے کلام اصلی حال پر آ جائے یہاں تک کہ پھر سبب پلٹ آئے اور قصبہ کے ارتعاش کی یہ علامت ہے کہ کلام میں لرزہ اور کانپنا ہو اور سبب کے دائم ہونے سے یہ حالت ہر وقت رہا کرتی ہے کیونکہ اسکا سبب رطوبت مرضیہ بلغمیہ یعنی عست کر نیوالی ہوا کرتی ہے کہ حجرے کے عضلون اور خشاک کے لیفون میں عارض ہو جاتی ہے اور ارتعاش نامی پیدا کرتی ہے یعنی بالکل سست نہیں کرتی اور اس سبب سے کہ بلغم کا مادہ ایسا جلد تحلیل ہوا کرتا ہے جیسا یخ جلد تحلیل ہو جاتی ہے وہ کیفیت مانے کے باقی رہنے تک ایک دیر پر رہتی ہے اور اختلاج اور ارتعاش عامہ کا ذکر جو سر کے امراض میں لکھا گیا ہے خاص خاص اعضا کا معالجہ اسی جگہ تلاش کرنا چاہیے مگر اس جگہ غرغہ اور لعوقات مناسبہ بہت مفید ہیں

فصل غریق کے بیانیہ یعنی ڈوبے ہوئے کی تدبیر میں جو شخص کہ پانی میں ڈوب گیا ہو اور نکالنے کے بعد بیہوش ہو جائے مگر دم باقی ہو اسکو سر نیچا کر کے اسی طرح پر اٹھا کر دین کہ پیٹ میں سے سب پانی باہر آ جائے اور جس جیلے سے بن پڑے ایسی تدبیر کریں کہ پیٹ میں سے پانی نکلے اسکے بعد ہوش آئیے لیے اور معدے کے رطوبات خشک کر نیکی واسطے فلفل زنجبیل سرکہ میں پکا کر اور چھانکر حلق میں ٹپکائیں اور ہوش آئیے بعد کسی دن تک چنے کے آٹے سے اور دودھ سے حریرہ بنا کر اسکو پلایا کریں تاکہ مری کے مزاج کو درست کر دے فائدہ اگر ڈوبے ہوئے میں دم نہ رہا ہو اسکو عذاب زمین جیسا بعض جاہلون کے دیکھنے کا اتفاق پڑا ہے کہ بیچارے غریق کو بیفائدہ عذاب دیتے ہیں اور اسباب میں بہبودہ باتیں کہتے ہیں کہ چند ڈوبے ہوئے اور سانپ کے کاٹے ہوئے میں دم نہ رہے مگر کئی دن کے بعد سانس آ جاتی ہے انکی زیادہ گویوں کو دیکھو تو سب باتیں جھوٹ موٹ کی ہیں

اور نہیں تو ہم خرق عادات و رکامات کے تو مقررین گریہ بات بھی ویسی ہی ہو تو کچھ بعید نہیں مگر جس طرح عادات آہی جاری ہو اس طرح پر دیکھو تو یہ انکی باتیں صریح بہتان ہیں اور انکا ماننا بہت ہی قبیح اور مین نے یہاں جو اتنا کلام کو طول دیا یہ اس لیے کہ بہت سے لوگوں کو دیکھا کہ بعض نادانوں کے کہنے سے کہ چو پاپون کی طرح ہونے ہیں مردوں کی لاشوں کو بچنے کی امید پر جلایا اور سوائے حسرت و افسوس کچھ انکے ہاتھ نہ آیا۔

فصل مخنوق بوہق کی تدبیر میں یعنی جس شخص کا کلا کند سے یعنی پھانسی سے گھونٹے یا ہو جیسا فراقون کا کام ہو جس جگہ ایسے شخص کو پائین اور بیہوش ہو گیا ہو مگر دم باقی ہو چاہیے کہ جلد پھانسی کا ڈالین پھر دیکھیں کہ منہ میں کف آگے ہیں یا نہیں اگر کف نہ آئے ہوں تو رگ قیفال کھولیں اور متوسط حقنوں سے طبیعت کو نرم کریں اور خردل میسکہ پاپون پر ملین اور جب ہوش آجائے روغن بنفشہ اور گرم پانی سے غرغہ کر میں اور اگر منہ میں کف آگے ہوں تو علاج پر ہاتھ نہ ڈالیں اور زندگی کی امید نہ رکھیں اور جو شخص دم کے سبب گھٹ گیا ہو اور منہ میں کف آگے ہوں اسکو بھی ایسا ہی سمجھیں

فصل عسر البلع کے بیان میں یعنی نکلنے میں دشواری ہو وہ اس طرح پر ہو کہ کھانے اور پینے کی چیزیں دشواری سے نکل سکے اور اسکا سبب یا تو یہ ہو کہ مری کا راستہ تنگ ہو گیا ہو جیسا بعض خناق میں در انطباق المری میں بیان ہو چکا یا مری میں سور مزاج سافج واقع ہو چنانچہ بیان بیان کیلجا تا ہو جان لے کہ نکلنے کا کام دو قوت سے پورا ہوتا ہے ایک تو جاذبہ طبیعیہ کہ مری اور معدے میں ہو اور دوسری دافعہ ارادیہ کہ عضلون میں ہو اور یہ بات

ظاہر ہے کہ افعال سو وقت کامل ہو کر تے ہیں کہ اس عضو کے مزاج میں اعتدال ہو پھر سو وقت مری میں کوئی مزاج آٹھون مزاج میں سے جو اعتدال سے خارج ہیں عارض ہو تو قوت جاذبہ کہ غذا کو منہ سے معدہ کی طرف کھینچتی ہو ضعیف ہو جائے اور ضرور شے اترنا دشوار ہو اور غذا کے اقسام میں بہتی ہوئی چیزوں کے سوا جو کچھ کھائے بہت دیر میں مری سے گذر کر معدے میں پڑے چنانچہ آدمی کو اسکا ٹھہرنا اور جانا محسوس ہو اور اس قسم کے

عسر البلع میں درد بالکل نہیں ہوا کرتا مگر اس قسم میں جسکا سبب رم یا کوئی اور چیز دبا نیوالی جیسا اوپر گزر چکا ہو اور یہ پہچاننا کہ کونسا سور مزاج ہو ہر ایک کے لوازمات سے ہو سکتا ہے مثلاً اگر مزاج گرم ہو پیاس کا غلبہ ہوگا اور سرد پانی کے پینے سے فائدہ معلوم ہوگا اور اگر سرد ہوگا تو اسکی ضد ہوگا اور اگر رطب ہوگا منہ میں رطوبت اور منہ میں بہت پانی بھرنا اسکا گواہ ہوگا اور اگر ایس ہوگا تو اسکی ضد ہوگا اور اگر مرکب ہو تو دونوں مزاج کے آثار ظاہر ہونگے جیسا ذکر

ہو چکا علاج مزاج کی اصلاح کے لیے جیسے جیسے شربت مناسب ہیں پین اور جو دوائیں موافق ہوں ان سے غرغہ کریں اور دونوں شانوں کے سچ میں طلا اور مروحات استعمال کریں اور علاج ہر ایک مزاج کے موافق بیان کیا جاتا ہے اگر مزاج گرم ہو شربت تمر ہندی شیرہ خرفہ لعاب اسبغول انبون کو اکٹھا کر کے پلائیں اور سبز کاسنی اور سبز دھنیا اور کاہو کے پانی سے غرغہ کریں اور صندل اور کافور اور خرفہ اور سبز دھنیا کے پانی طلا کریں

اور روغن بنفشہ اور موم ملین اور اگر سور مزاج سرد ہو شربت مینار اور شربت بادرنجبویہ انیسون مصطلکی سنبل کے پکے ہوئے پانی میں ملا کر پین اور بادین دار چینی شبت پکا کر اور سفینج ملا کر غرغہ کریں اور سنبل فسنتین مصطلکی جنبد شربت طلا کریں اور روغن ترب روغن قسط ملین اور اگر رطب ہو شربت بہ شربت سیبہ اور شربت حب لاس پین اور دونوں بہمن اور گل سرخ ہلیلا بخدان پکا کر غرغہ کریں اور روغن نار دین روغن زنبق ملین اور اگر ایس ہو شربت بنفشہ شربت نیلو فر لعاب اسبغول لعاب ہدانا طلا کر پلائیں اور تازہ دودھ سے غرغہ کریں اور مغز تخم کدوے شیرین اور مغز بادام شیرین اور بنفشہ

اور برگ خطمی باریک پسیکر تخم کنوچہ کے لعاب و مرغی کی چربی میں ملا کر طلا کرین اور روغن بنفشہ اور تخم کدو ملین فائدہ مری کی جگہ قصبہ رسیہ کے پیچھے ہے اور
فقرن سے بہت نزدیک ہے اس لیے طلا اور مروحات شانوں کے درمیان استعمال کرتے ہیں تاکہ کم مسافت ہو نیسے دو کا اثر مری کی طرف جلد پہنچ جائے
فصل مری کے ورم کے بیانیہ وہ دو طرح پر ہے ایک تو وہ گرم ہو اور اسکی علامت تپ گرم اور پانس کی شدت اور شانوں کے سچ میں درد
ہونا خصوصاً کھانا نکلنے کیوقت علاج رگ ہفت ندام یا باسلیق کھولین اور ابتدا میں مادے کے روع کے لیے شربت توت اور شربت نوا کہ شیرہ
تخم خرفہ اور انار کے پانی میں ملا کر تھوڑا تھوڑا سپین اور صندل اور گلاب اور بہی کا پانی اور اس کا پانی شانوں کے سچ میں ضماد کرین اور حسبوقت کہ مادہ
وہاں سے نہ ہٹے اور انتہا کو پہنچے تحلیل کے لیے شربت بنفشہ اور شربت کاکج یا الماس کا شیرہ آتش جو میں ملا کر سپین اور جو کا آنا اور باونہ اور خطمی
عنب الثعلب کے پانی میں اور روغن گل میں ملا کر ضماد کرین دوسرے یہ کہ بارد ہو اور اسکی علامت بوجھ معلوم ہونا اور درد کم ہونا اور سرد چیزوں کے پینے
سے ضرر پانا علاج شبت باونہ اکلیل الملک تخم کتان پانی میں پکانیں اور اسکا پانی میسج میں ملا کر ٹھہر ٹھہر کر سپین اور ایسا ہی ان دواؤں سے جنکا ذکر
آیا ہے ضماد کرین اور گرم روغن جیسے روغن بان روغن باونہ روغن زیتون ملین تاکہ مادے کو نرم کرین اور پکانے میں بھی مدد کرین

فصل قروح المری کے بیانیہ یعنی مری کے زخم اور اس کے دو سبب ہیں ایک تو ثبور اور اورام کہ مری میں پیدا ہون پھوٹ جائیں دوسرے انخراط گرم
کہ مری پر گرین اور اسکو زخمی کرین اور مری کے قرح کی یہ علامت ہے کہ حسبوقت کوئی نرس چیز یا ٹیکن یا تیز یا جسمین کوئی کیفیت غالب کھانیکا اتھا
پڑے درد پیدا ہو اگرچہ یہ چیزیں مقدار میں کم ہوں مگر جو نسا کھانا چکنا اور پھیکا ہو وہ اس کے خلاف ہو کہ اُس میں سے اگرچہ بڑا القمہ کھائیں درد معلوم نہوا اور
اسی بات سے مری کے ورم اور قروح میں فرق معلوم ہو سکتا ہے کیونکہ ورم میں لم کھانیکا کمیت عارض ہوتا ہے اور قرح میں اسکی کیفیت سے غرض کسی طرح
سے ہو بڑا القمہ مری کے ورم میں درد پیدا کرتا ہے علاج روغن گل اور موم سے قروحی بنا کر اور مرہم امیض بیضہ کی زردی اور سفید قلع اور روغن طیار کر کے تھوڑا تھوڑا

فصل تفرق اتصال مری کے بیانیہ یعنی مری کے اجزا پھٹ جائیں اور یہ بحث نفث الدم سے ظاہر ہوگی یعنی نفث الدم میں بیان کرینگے اور
حاصل کلام اسکی علامت یہ ہے کہ قرین خون نکلے اور تفرق کی جگہ میں درد ہو اور رگون کا استیلا یا زخم یا ضررہ اور سقطہ کا پہلے واقع ہونا اسپر گوام و علاج
صمغ عربی نشاستہ گل ارمنی باریک پسیکر آہستہ آہستہ پلائین اور حسب طرح ہو سکے ایسا کرین کہ دوا مری پر چھٹ جائے اور باقی علاج قرح الدم میں بیان کیا جائیگا
فصل فساد الصوت کے بیانیہ یعنی جو آواز سے علاقہ رکھتی ہے جاننا چاہیے کہ خجرہ جو آواز کا فاعل ہے اور اسکا ایسا مزاج ہونا چاہیے کہ
تری اور خشکی میں معتدل ہو اس اعتدال میں فتور پڑتا ہے جس قدر اسکا مزاج اعتدال سے دور ہوتا ہے اسی کے موافق آواز میں تغیر آتا ہے یا باطل ہو جاتی
ہو لیکن آواز کا تغیر اور باطل ہونا اکثر اسوجہ سے ہوا کرتا ہے کہ مزاج تری میں اعتدال سے نکلے اور جان لے کہ خجرے کے سر کونائے کے سر سے مشابہت
کرتے ہیں اسلیے کہ جب نائے کا سر تر ہو جاتا ہے اور اس کے دونوں لب آپس میں مل جاتے ہیں آواز نہیں دیتی اور اگر خشک ہو جائے اس کے لب کھلے
رہ جاتے ہیں اور فراخ ہو جاتے ہیں اور آواز نہیں دیتی سو خجرے کے تر ہونیکا سبب یہ ہے کہ کھالے اور پینے کی چیزیں جیسے رطوبات بڑھیں کھانے
میں آئین اور رطوبت کی جگہ میں مقام کرنا اور خجرے کے تر ہونے کی علامت یہ ہے کہ بڑی جلد سے باریک آواز ایسی نکلے جیسے کتے کے چھوٹے

پلے کی آواز کانپتی ہوئی اور خشکی کا سبب یہ ہے کہ خشک غذائیں کھانے میں آئیں اور خشک ہوا میں مقام کریں یا گرد اور غبار اور دھواں حلق اور حنجرے میں چلا جائے یا بہت آواز میں کریں یا رات کو جاگیں اسکی علامت یہ ہے کہ جسوقت آواز کرے اسکی لہری اور نکلے جیسے کانگ یعنی گونج کی آواز اور جو اسباب کہ پہلے گذر چکے وہ ہر ایک کے پکے گواہ ہیں اور ایسا ہی جسوقت آواز کے دوسرے آلات میں جیسے حجاب و سینہ اور منہ کے عضلون میں اور جو چیزیں انہیں ہیں انہیں آفت آتی ہے آواز میں بھی مرتبوں کے تفاوت سے تغیر ظاہر ہوتا ہے پھر اگر سبب قوی نہ ہو آواز بدل جاتی ہے اور اگر قوی ہو باطل ہو جاتی ہے اور جاننا چاہیے کہ آواز کے باطل ہونے سے بات کرنا موقوف نہیں ہوتا اسلیے کہ جب تک سانس اچھی طرح آتی ہے بات کرنا ممکن ہے لیکن باطل ہونیکے وقت ہر چند مریض بات کرتا ہے مگر کان میں نہیں پہنچتی اور اس فصل کو ہم پانچ قسم میں بیان کرتے ہیں پہلی قسم آواز کے تغیر اور باطل ہونے میں جسوقت یہ آفت ظاہر ہو اسکا تدارک جلد کرنا چاہیے اسلیے کہ اگر یہ بیماری دیر تک رہتی علاج دشوار ہو جائیگا سو اگر خشکی کے سبب آفت آئے اسبغول کا لعاب شکر میں ملا کر نیگم پلانا اور موے مرغ کا شوربا اور پالک درخازی کے جو شانڈہ اور بیضہ کی زردی نیم بریان اور نیگم میٹھے پانی میں جام کرنا مفید ہے اور اگر کوئی امر جیسے تپ اور اسکے مانند مانع نہ تو تازہ دودھ شکر کے ساتھ باہے شکر اور مسکہ دینا چاہیے اور اچھی دوا یہ ہے کہ میٹھا انار لیکر اور سننے کیڑے میں لپیٹ کر بھو بھل میں دبا دین جب پکیجے اسکا منہ کھول کر اندر سے ہائین اور پکا ہوا جلاب اور تھوڑا سا روغن بنفشہ یا روغن بادام اسی بار میں ڈالیں اور ملا دین اور نیگم ٹھہر ٹھہر کر پین اور اگر آفت کا باعث رطوبت ہو لعوق کرب مفید ہے اور جہاں کہیں رطوبت کاشت سے غلبہ ہو تو تھوڑی سی ہینک لعوق کرب میں ملائیں اور لمس اور گندنا اور میٹھی کا پکا ہوا پانی اور کرب کی سبب شاخیں چبانا اور اسکا پانی تھوڑا تھوڑا چاٹنا یہ سب مفید ہے ترکیب لعوق کرب کی کرب کی سبب تپ لیکر پکائیں اور اسکا پانی پھولیں اور چھان کر شد میں ملا کر قوام کریں اور لعوق زنجبیل اور لعوق انگرہ اور لعوق انجیر بھی ایسی ہی تاثیر کرتے ہیں

ترکیب لعوق زنجبیل کی زنجبیل سو درم تازہ دودھ میں بھگو دین اور ہر روز دودھ کو بندتے رہیں یہاں تک کہ نرم اور پروردہ ہو جاوے پھر شکر کو ٹکا نرم کریں اور پچاس درم دار فلفل سرکہ کے مانند پسیرا اور میں درم زعفران اور ان تینوں کے برابر نشاستہ لیکر سب کو شد میں یا شکر تیز دینی مری میں ملا کر قوام کریں اور ہر صبح ایک چمچ بھر کھائیں دوسری قسم آواز کا گرفتہ ہونا یعنی آواز بیٹھ جانا اسکو عربی میں بجا الصوت کہتے ہیں اسکے چھ سبب ہیں ایک تو نزلات گرم کہ سر سے حلق اور قصبہ یہ کی طرف کریں اور انکی تیزی سے ان اعضا میں خراش ہو جائے اور رطوبت لزج ذہنی یعنی چیب دار چکنی جسکے سبب قصبہ میں رطوبت اور نرمی رہتی اور آواز کی صفائی اور ہموار کرنے پر مدد کرتی ہے وہاں سے چھلکدور ہو جاوے پھر ضرور آواز بیٹھ جائے اور اسکی علامت یہ ہے کہ بیمار کو اس جگہ کھڑا پین اور سوزش اور کھجلا نا معلوم ہو علاج زلہ کو روکنے کے لیے شربت خشخاش پین اور پوت خشخاش عناب تخم کا ہو خرفہ عدس سرخ یعنی مقشر پکا کر اور تھوڑا سا نشاستہ اور گوند ملا کر غرغہ کریں اور ایسا ہی طلا اور لٹولات مغلطہ یعنی جو مواد کو غلیظ کر دین سر پر استعمال کریں تاکہ زلہ کو نہ اترنے دین دوسرے سوزناج گرم سا فوج کہ حنجرہ میں عارض ہو اور اسکی رطوبت کو خشک کر دے اور رطوبت میں نقصان آنے سے اسکی وضع مختلف ہو جائے اور اس میں کھڑکھڑاپن پیدا ہو پھر ضرور آواز بیٹھ جائے اور یہ قسم اکثر تپ گرم میں پیدا ہوا

کرتی ہو اور اس میں کھنکھار نہیں آیا کرتا اور بیمار کو اس جگہ کھڑکھراپ معلوم ہوا کرتا ہے علاج آتش جو سپین اور مغز تخم بارتنگ مغز بادام نشاستہ کھائیں اور جو چیز سرد و تر اور چھیدلے ہو جیسا جازمی کا شوربا اور اسکے مانند اٹکا کھانا اور اٹسے غرغہ کرنا مفید ہے تیسرے سور مزاج بارد سافج کہ جبے کو منقبض کر دے اور اسکے اجزا کو اکٹھا کر دے اس ضرورت سے اسپین سختی اور کھڑکھراپ پیدا ہوا اور آواز میں تغیر آجائے اور اسکی علامت یہ ہے کہ جازون میں درد ہواے شمالی میں عارض ہو اور اس قسم میں بھی کھنکھار نہیں آتا یعنی ٹنڈے سے رطوبت نہیں نکلتی علاج فلفل حلقت خردل زعفران چارون وزن میں برابر لیکر شہد میں پکائیں تاکہ بستہ ہو جائے اور ہر صبح ایک بندقہ کے مقدار کھائیں اور جب خردل ہمیشہ ٹنڈے میں کھین اور اسکی ترکیب یہ ہے کہ خردل بریان فلفل مریمتہ ساکنہ قنہ لیکر باریک پسکر شہد میں گولیاں بنالیں چوتھے سور مزاج ترکہ حجرے اور قصبہ ریه میں عارض ہوا اور اسپین استرخا پیدا کرے اور یہ استرخا اس حد تک نہیں پہنچتا کہ رعشہ پیدا کرے اور آواز کانپنے لگے یا بالکل موقوف ہو جائے بلکہ اسی قدر ہوا کرتا ہے کہ کچھ آواز بٹھہ جائے اور بس اور جانا چاہیے کہ قصبہ ریه اور حجرے میں ہوا کرتی ہے اور انھیں سے آواز پیدا ہو جاتی ہے اسبواسطے انکا جرم سخت پیدا ہوا ہے کیونکہ کلام کی وقت اول ہوا ریه سے مندرج ہوتی ہے اور قصبہ میں آکر ٹکراتی ہے پھر اس جگہ سے دوسری دفعہ مندرج ہو کر حجرے میں ٹکراتی ہے اور اس جگہ حجرے کی حرکت اسکو آواز بناتی ہے اور تالو اور زبان اور ملازہ اور دانتوں کی قوت سے حرف پیدا ہوتے ہیں سو جب وقت حجرے میں استرخا آتا ہے جیسا قلیل کثیر استرخا ہوتا ہے ویسا ہی آواز میں نقصان آتا ہے یا باطل ہو جاتی ہے اور اسکی علامت یہ ہے کہ حجرے کی جگہ میں بیمار کو گرانی محسوس ہو اور کھڑکھراپ اور درد کچھ معلوم ہو علاج انیسون بادیاں بیج سوسن پکا کر اسکے پانی میں شہد ملا کر غرغہ کریں اور زنجبیل شہد میں مرنی بنا کر اور کلو بھی شہد میں ملا کر کھائیں اور بیج کرفس بیج بادیاں بیج سوسن آسمانی رنگ اصل السوسن کا جو شانڈہ ٹھہرا ٹھہرا کر سپین اور حلبہ حب صنوبر بزرگ رب السوسن مبعہ مران پانچون دو اون کو کوٹا اور چھانکر شہد میں ملا کر چائیں اور اگر انجیر کو پکا کر اسی کا پانی ٹھہرا ٹھہرا کر سپین مفید آتا ہے پانچویں سور مزاج خشک کہ قصبہ ریه اور حجرے میں واقع ہوا و خشکی پیدا کرے اور رطوبت و ہننیہ کو جو حجرے کو صاف رکھتی ہے اور آواز کو خوب بناتی ہے چن لے اور اسکی علامت یہ ہے باوجودیکہ آواز بٹھہ گئی ہو لیکن بہت بڑی اور بھاری نہو بلکہ راستے کے صاف ہونیسے آواز صاف ہو کر پست اور تیز ہوگی اور حجرے میں جھجھرانا اور درد محسوس ہو اور دردت فرق اتصال کے سببے ہوا کرتا ہے کیونکہ خشکی اس سببے کہ عضو کے اجزا کو اکٹھا کرنی ہو تفرق اتصال پیدا کرتی ہے اور یہ قسم اکثر عبا اور دھوین کے پونچنے سے پیدا ہوتی ہے علاج تازہ بنفشہ کار و عنبر اور سبغول کا لعاب شکر ملا کر گھونٹا اور اسفید باج موٹے مرغ کے شوربا سے بنا کر کھائیں چھٹے وہ ہے بہت زور سے چیننا اور چلانا آواز کے بٹھیر جانیکا باعث ہو کیونکہ بہت چلانے سے حجرہ اور قصبہ ریه میں کھڑکھراپ آجاتا ہے اس سببے کہ جو نسے رطوبات اسکو صاف رکھتے ہیں وہ تحلیل ہو جاتے ہیں اور شاید کہ حرکت قویہ مسخنہ کے سببے یعنی جو گرمی پیدا کرتی ہے حجرے کی طرف مادہ اتر آئے اور ورم اور درد پیدا کرے اور یہ سبکے سببے الصوت پیدا کرتے ہیں علاج نیگرم پانی سے حمام کریں اور بیضہ کی زردی اور اظہر جواری یعنی صاف میدے کی سویان اور حریرہ کہ دو دھوا و نشاستہ اور روغن بادام سے بنائیں تناول کریں اور تخم خیار مغز بادام تخم خطمی کثیر مغز ہدانه اور اسبغول کے لعاب سے چٹنی لعوق بنا کر چائیں اور صمغ عربی نشاستہ

کثیرا خشکاش سفید مغز تخم کدو بنفشہ لیکر کوٹ کر سبجول کے لعاب میں گوندھ کر بڑی بڑی گولیاں اور چٹنی بنا لیں اور ہمیشہ منہ میں رکھیں اور اس قسم میں مقصود ہو کہ عضو میں سُستی اور رطوبت درزری اور صفائی حاصل ہوتا کہ کھر کھر اپن نائل ہو اور جس مادے سے نکان اور مانگی ہو وہ نکل جائے لیکن جہاں کہیں ورم ہو قصد کھولیں اور طبیعت کو نرم کریں تاکہ اُس جگہ سے مادہ نکل جائے اور خاق کے علاج میں رجوع کریں اور اطر یہ اُسکو کہتے ہیں فطیری روٹی کو کوٹ کر پانی میں پکائیں اور اُسکو ولایتی لوگ رشتہ کہتے ہیں اور عاری ایسے آٹے کا نام ہے کہ گھوٹوں سے نشاستہ سا بنا لیں اور ترجمہ کہتا ہے کہ لغت کی کتابوں سے ایسا ہی ثابت ہوتا ہے کہ اطر یہ ایسی چیز ہے جسکو ہندوستان میں سویاں کہتے ہیں اگرچہ بعینہ وہ نہ ہو لیکن اُسی قسم میں سے ہے اسید واسطے اوپر علاج کی بحث میں اسکا ترجمہ اسی طرح پر کیا تیسری قسم آواز لرزان کے بیاہن جسکو عربی میں الصوت المرقعش کہتے ہیں یعنی کانپتی ہوئی آواز اور وہ دو طرح پر ہوا کرتی ہے ایک تو ارتعاشی یعنی رعشے کے طور پر دوسری اختلاجی یعنی اختلاج کے طور پر ارتعاشی تو ہمیشہ اسی طرح رہا کرتی ہے اور اختلاجی کبھی ہوا کرتی ہے اور کبھی نہیں علاج مادے کے استفراغ کے لیے مجون لوغاذیا اقیمون کے مطبوخ میں ملا کر پین اور حقنہ بھی استعمال کریں اور ابکامہ اور ایارج فقیر اور مویزج سے غرغہ کریں اور ملطف غذائیں جیسا قلیہ ابکامہ اور قلیہ اناردانہ اور نکین مچلی اور جن غذاؤں میں خردل اور اُسکے مانند ڈالین تناول کریں اور جنابن پڑے آواز کر نیسے اور پکارنے سے اور بات کرنے اور ہنسنے اور غصہ کرنے اور دوڑنے اور بہت چلنے سے اور ہاتھ اور پانوں ہلانے سے پرہیز کریں اور چاہیے کہ سیدھا لیٹے اور اُسکے سینے پر کوئی بوجھل چیز اُسکی برداشت و رطوبت کے موافق رکھیں اور وہ ایک تختہ ہوا کرتا ہے کہ سینے سے اور اور چیزوں سے اُسکو بناتے ہیں اور مناسب ہے کہ اسے طرح پر لٹیا ہوا کلام کرے اور دن بھر میں کئی دفعہ یہی عمل کیا کریں چوتھی قسم آواز تیرہ و تار یک کے بیاہن عربی میں الصوت اللکر المظلم کہتے ہیں یعنی اندھیری سی آواز اور یہ ایسی آواز ہوا کرتی ہے جیسا رائگے کو آپس میں گھسنے سے آواز نکلتی ہے اور اُسکا سبب یہ ہے کہ رطوبت سخت غلیظ خجہ اور قصبہ ریه میں اتر آئے علاج ریاضت کریں اور دم روکا کریں اور اکثر کشتی کرنا اور کھر کھر سے کپڑوں سے سینے پر ملنا اور حمام میں عرق لانا اور غذائیں ملطفہ اور منضجہ کھانا اور پرانی شراب پینا مفید ہے پانچویں قسم بار یک آواز کے بیاہن جسکو عربی میں الصوت الرقیق کہتے ہیں اور اُسکے اسباب بخوابی اور نکان اور استفراغ کے افسام اور جماع کی کثرت ہوا کرتے ہیں اور جاڑا بھی خجہ کو تنگ کرنا ہے اور آواز کو ایسا بار یک کر دیتا ہے جیسے لڑکوں کی اور خیموں کی اور عورتوں کی آواز علاج حمام معتدل میں جائیں اور جو چیزیں لطیف ہیں اور جلد ہضم ہوتی ہیں جیسے بیضہ کی زردی اور مارا اللحم اور تیرا و تیرہو کا گوشت اور اُنکے مانند تناول کریں اور اگر سور مزاج سرد اسکا سبب ہو جو کچھ تھجہ الصوت میں بیان کیا ہے اس مزاج کے لیے استعمال کریں فائدہ عام کبابہ کا چبانا بھر جھری اور اندھیری آواز کو صاف کرنا ہے اور جو چیزیں آواز کو روشن اور صاف رکھتی ہیں یہ ہیں بالکل مویز تخم تمان خرا چلغوزہ انجیر حلیہ مغز بادام شیریں اور تلخ نیشکر مار عسل منچتہ صمغ عربی پستان اور مویز منقی روغن بادام میں تہ کیے ہوئے اور جو نسی گرم غذائیں فساد صوت کو مفید ہیں وہ ہیں فلفل انگزہ ماروم کندر عکال بطم راتینج لبنی سرکہ عرصلی اور سرد و اونین سے تخم کدو تخم خیار باد رنگ اور اُسکے مانند

باب نوان امراض شش و سینہ

جاننا چاہیے کہ شش کو عربی میں ریه کہتے ہیں اور ہندی میں کھلیپڑا اور وہ ایسا عضو ہے کہ نرم اور متخلل ہے اور گوشت اور غضروف سے اور قصبہ اور

شریان وریدی کے شعبون سے اور ورید شریانی کے شعبون سے اور غشا سے مرکب ہے اور یہ غشا تمام ریه کے اوپر کھنچا ہوا ہے اور یہ کہ دو حصے ہو گئے ہیں ایک تو دائیں طرف سے دوسرا بائیں طرف سے دائیں طرف تین شعبون میں منقسم ہے اور بائیں طرف دو شعبون میں اور ریه کا جرم عجیب ہے لیکن اس غشا میں کچھ حس ہے اور یہ سب کا سب قلب کے گرد آ رہا ہے اور ریه کا فائدہ یہ ہے کہ ہوا کو جذب کرے اور اسکو قلب کے مزاج کے مناسبتاً کر شریان وریدی کے وسیلہ سے جو قلب وریہ کے درمیان رکھی ہوتی ہے دل میں پہنچائے اور دل اس سے تازہ ہوا ایسا ہی بخار دھانی کو سانس کے دفع کرنے سے باہر نکال دے اس واسطے اسکو مبداء الحیاء کہتے ہیں فائدہ روح کو ہوا کی امداد اس طرح پر نہیں جیسا ایک قوم نے زعم کیا ہے کہ ہوا روح بن جاتی ہے بلکہ جیسا پانی غذا کا مرکب ہے ویسا ہی روح کا مرکب ہوا ہے اور اگر ہوا کی مدد نہ ہو روح تمام بدن میں نہ پہنچ سکے کیونکہ اسکے اقوام میں ہوا سے اعتدال آتا ہے اور سینے کی مضا کے دو حصے ایسے کہ اگر ایک کو آفت پہنچے دوسرا حصہ سلامت رہے اور دم آنا کہ زندگانی کا سبب ہے موقوف نہو اور دونوں حصوں کے بیچ میں ایک غشا حامل ہے اور دونوں حصوں کے بیچ میں کوئی راستہ نہیں کیونکہ اس غشا میں بھی کوئی راہ نہیں در مری اور ریه اور دوسرے آلات کہ سینے کے فضلہ میں واقع ہیں اسی غشا سے ایک دوسرے کے ساتھ ربط رکھتے ہیں اور سینے کے جابون کو ذات الجنب میں بیان کریں گے اور یہ باب کئی فصل پر مشتمل ہے۔

فصل دم کے احوال کو کلی طریق پر پہچاننے کے بیان میں جان لے کہ سانس لینے کے آلات یہ ہیں یعنی حجرہ ہے اور قصبہ ریه اور حجاب اور سینہ اور عضلات جو ان اعضا میں واقع ہیں اور جاننا چاہیے کہ دم کی حرکت نبض کی سی حرکت ہے لیکن نبض کی حرکت محض طبعی ہے اور دم کی حرکت بھی طبعی ہے لیکن آدمی کو اُس میں اختیار بھی ہے یعنی اگر چاہے تو زیادہ دراز و زیادہ کوتاہ کر لے یا جلدی یا دیر کر کے مگر نبض اسکے خلاف ہے کہ اُس میں اس قسم کے تصرف نہیں کر سکتا اور دم اور نبض کی منفعت ایک ہی ہے اور دم میں اصلی حال سے تغیر آنا سبب یہ ہے کہ کوئی آفت ریه میں یا سینے میں آ پڑے اور ان دونوں عضو کی آفت دو حال سے باہر نہیں یا تو خاص اُن میں ہی واقع ہو یا دوسرے اعضا کی شرکت سے عارض ہو جو کچھ کہ سینہ اور ریه میں ہی عارض ہوا کرتی ہے وہ چار طرح پر ہے ایک تو سورمزاج سازج ہو یا مادی دوسرے آماں تیسرا سدہ چوتھا فرق اتصال ب سورمزاج سادہ اس طرح پر ہوا کرتا ہے کہ سینہ اور شش کا مزاج جیسا چاہیے اس سے زیادہ گرم ہو جائے یا مقصود کی مقدار سے زیادہ سرد یا خشک یا تر ہو جائے اور مادی اس طرح پر ہوتا ہے کہ خلط سرد یا گرم اُس میں جمع ہو جائے اور آماں کا مزاج بھی گرم یا سرد ہوا کرتا ہے اور سدے سے یہ مراد ہے کہ مجری منقبض ہو یعنی راستہ تنگ ہو جائے اور ریه اور سینے کے سدے کا سبب یہ ہوتا ہے کہ کوئی خلط قصبہ ریه میں اور سینے کی فضا میں اکٹھی ہو جائے اور وہ خلط یا تو بلغم ہے یا پپ یا خون اور تفرق اتصال اس طرح پر ہوتا ہے کہ سینے میں یا ریه میں زخم پیدا ہو یا کوئی رگ ٹوٹ جائے یا پھٹ جائے یا باہر سے کوئی زخم قوی پہنچے اور جو آفت خاص سینے اور ریه میں واقع ہوتی ہے وہ دونوں کھانسی کے ممکن نہیں ہوا کرتی اگرچہ بے مادہ ہو اور جو نسبی آفتیں دوسرے اعضا کی مشارکت سے سینہ اور ریه میں پڑا کرتی ہیں وہ یا تو دماغ کی شرکت سے ہوا کرتی ہیں یا نخاع کی شرکت سے یا دل کی شرکت سے یا دوسرے اعضا کی شرکت سے جیسا معدہ اور جگر اور رحم اور اُن کے سوا یا امثالہ اور تخمہ کی شرکت سے یا تمام بدن کی شرکت سے ہو جو نسبی آفت دماغ کی شرکت سے ہوتی ہے وہ صرع اور سکنتہ میں ہوا کرتی ہے اور جو نسبی نخاع کی شرکت سے واقع ہوتی ہے تشنج اور استرخا میں عارض ہوتی ہے اور جو کچھ دل کی شرکت سے عارض ہوتی ہے وہ اس طرح ہے کہ دل میں سورمزاج کی کوئی قسم یا کوئی

آفت اور پیدا ہوا اور جو کچھ دوسرے احشا کی شرکت سے پڑتی ہے وہ بھی سو مزاج کے اقسام کے سببے اور ورم کے انواع اور تفرق اتصال کی بہت سے واقع ہوا کرتی ہے اور جو نفسی تمام بدن کی شرکت سے ہوتی ہے وہ تپ کی نوبت میں واقع ہوتی ہے اور کبھی سینے کے عضلون کے سُست ہونے سے سانس میں فرق آیا کرتا ہے اور یہ ان لوگوں کو ہوا کرتی ہے کہ بیماری دراز اٹھا کر اُس مرض سے اچھے ہو گئے ہوں اور اب تک قوت نہ آئی ہو۔

فصل سانس نا طبعی کے بیان میں کہ کتنی طرح کا ہوا کرتا ہے ایک عظیم کتہ ہیں یعنی بڑا اور یہ اس طرح پر ہوا کرتا ہے کہ سینہ اور یہ بہت کشادہ ہوں تاکہ ہوا ہموار اور زیادہ کھینچے اور اُس کے تین سبب ہیں ایک تو یہ کہ قوت کامل ہو دوسرے یہ کہ آہ حکم مانے تیسرے یہ کہ حاجت زیادہ ہو اور جس وقت ہواے دخانی کے نکالنے کی احتیاج زیادہ ہوتی ہے انبساط کی حرکت ضعیف ہوتی ہے اور انقباض کی حرکت زیادہ قوی ہو جاتی ہے اور جب کبھی ہوا کے کھینچنے کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے انبساط کی حرکت قوی اور انقباض کی حرکت ضعیف ہو جاتی ہے اور جالیوس نے تشریح کبیر میں کہا ہے جب تک حیوان یعنی جاندار صحیح اور سالم ہو دم لینے میں سینے کے پیچے کی جانب کو حرکت دیتا ہے پھر جس وقت کوئی سخت حرکت کرے یا اسکو تپ آئے ان عضلون کو حرکت دیتا ہے جو پسلیوں میں ہیں اور جب اس سے زیادہ حاجت پڑے سینے کے اوپر کی جانب کو حرکت دیتا ہے دوسرے کو صغیر کتہ ہیں اور وہ عظیم کا ضد ہے اور اُس کے اسباب اس کے اسباب کے ضد ہیں اور کبھی ایسا ہوا کرتا ہے کہ کسی الم یا آفت کے سببے دم آنکے آلات پوری پوری حرکت نہ کر سکیں اس سببے صغیر ہو جاوے اور اس اثنا میں کبھی کبھی قوت کی حاجت سے یا درد کے سببے پھر کوشش کرتا ہے اور نفس عظیم لیتا ہے اور کبھی ہوا کرتا ہے کہ دم میں تنگی ہو اور باوجود تنگی کے صغیر ہو جاوے اور جس وقت سانس آنے میں تفاوت پڑے یعنی نفس متفاوت ہو جائے جان لینا چاہیے کہ حرارت غریزی باطل ہو گئی اور اگر صغیر ہو نیکیے ساتھ متواتر ہو نفس کے آلات میں کوئی درد ہوگا تیسرے کو شدید کتہ ہیں اور نفس شدید عظیم ہی ہوا کرتا ہے اور قوت حیوانی تکلیف کرتی ہے تاکہ ہواے دخانی کو زیادہ تر باہر نکال دے اور تازہ ہوا کو زیادہ تر اندر کی طرف کھینچے اس سببے بہت سختی سے دم آتا ہے اور یہ دم آنا اس بات کا نشان ہے کہ حاجت زیادہ ہے اور قوت قائم ہے اور آلات میں کوئی آفت نہیں چوتھے کو شاہق کتہ ہیں اور فارسی میں دم زدن بلند بولتے ہیں یعنی اونچا دم لینا اور وہ اس طرح پر ہے کہ سینے کے پیچے کی جانب ادھی حرکت کرے اور اُس کے ساتھ حجاب اور پیچے کی جانب کے عضلے حرکت نہ کریں اور اُس کا سبب یہ ہے کہ شدت سے حاجت ہے اور یہ قسم تپے بائی میں اکثر واقع ہوتی ہے یا پنجون کو طویل کتہ ہیں یعنی دراز اور دم کا دراز آنا اس طرح پر ہوتا ہے کہ حرکت انبساطی کی مدت زیادہ دراز ہو تاکہ باہر کی ہوا کو بہت کھینچ سکے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دم آنکے تنگی کے سبب یا کسی درد کے سبب ہوا کا کھینچنا دشوار ہو جاوے اس سببے نفس دراز ہو جائے تاکہ مدت کی درازی میں نسیم کو جتنی حاجت ہے کھینچ سکے چھٹے کو قصیر کتہ ہیں اور یہ طویل کے برخلاف ہے یعنی کوتاہ اور جس وقت نفس قصیر متواتر ہو جائے جان لینا چاہیے کہ آلات میں آفت آگئی ہے اور اگر متفاوت ہو جائے حرارت غریزی کے باطل ہونے پر دلالت کرتا ہے ساتویں کو سرع کتہ ہیں اور وہ ایسا ہوتا ہے کہ انبساط اور انقباض کی حرکتیں کوتاہ ہو جائیں مگر یہ نہ ہو کہ ہوا کے لینے میں اندر کی طرف کسی طرح کا تصور پڑے اور اُس کا سبب یہ ہے کہ حاجت زیادہ ہے کیونکہ طبیعت جلدی کرتی ہے تاکہ ہواے دخانی کو بہت جلد باہر نکال دے اور زیادہ ہوا جلد تر پھرے آئے اور کبھی ایسا ہوا کرتا ہے کہ کسی الم یا آفت کے سببے جو نفس

کے آلات میں واقع ہو یا ضعف کے سبب کہ قوت میں آگیا ہو عظیم ہونے سے سرعت کی طرف پھرتا ہے یعنی عظیم سے سریع ہو جاتا ہے اور جب قوت کہ نفس سریع میں حرکت نسا طی زیادہ قوی ہوتی ہے تازہ ہوا کے جذب کرنیکی حاجت زیادہ ہوتی ہے اور جب وقت انقباض کی حرکت زیادہ قوی ہوتی ہے اس وقت ہوا کے دخانی کے نکالنے کی حاجت زیادہ ہوتی ہے اور اٹھوین کو بطنی کہتے ہیں اور وہ سریع کا ضد ہوا کرتا ہے اور اس کے اسباب اسکے اسباب کے ضد ہیں اور کبھی درد کے سبب نفس بطی ہو جاتا ہے نوین کو متواتر کہتے ہیں اور وہ ایسا ہوتا ہے کہ سانس جواتی ہیں اسکے بیچ کی مدت کوتاہ ہو اور اسکا سبب یہ کہ حاجت بہت زیادہ ہو اور یہ اسلیے ہوا کرتا ہے کہ عظیم اور سریع ہونیسے حاجت پوری نہو اس سبب طبیعت دم بدم حرکتیں کرے اور کبھی تواتر کا سبب یہ ہوا کرتا ہے کہ کوئی ایسی آفت آت میں آپڑے کہ عظیم ہونے سے باز رکھے اس سبب طبیعت تواتر کی طرف رجوع کرے اور بقراط کہتا ہے کہ متواتر دم آئیسے یعنی پُر در پُر سانس آئیسے رہے خشک ہو جاتا ہے اور دم آئیکے آلات میں تکان آجاتا ہے دسویں کو بار دکتے ہیں یعنی ٹھنڈی سانس اور دم کا درد ہونا اس بات کا نشان ہے کہ دل میں سردی آگئی اور حرارت غریزی باطل ہو گئی خصوصاً جبکہ دم نمناک ہو یعنی ایسی سانس آئے جیسے بھیگی ہوئی ہو اور یہ حرارت غریزی کے تحلیل ہونیکا نشان ہے گیا رھوین کو مختلف کہتے ہیں اور دل کا ویسا ہی اختلاف ہے جیسا نبض کا اختلاف اور اس کے اسباب بھی ویسے ہی ہیں جیسے اسکے اسباب بارھوین کو مضاعف کہتے ہیں اور یہ دم کے سبب قسم سے مختلف ہے اور مضاعف اسلیے کہتے ہیں کہ انبساط کی حرکت دو حرکت سے تام ہوتی ہے جیسا بچوں کی سانس رونے کی وقت ہوا کرتی ہے اور اس واسطے نفس البکا کہتے ہیں اور اسکا سبب یہ ہے کہ حاجت زیادہ ہو اسلیے کہ ایک حرکت میں جب قدر ہواے تازہ اندر پہنچے کفایت نہ کرے اور اس میں مدد کی ضرورت ہو یا آلات میں کوئی آفت ہو اور جب قدر ہواگی احتیاج ہے اسقدر ایک دفعہ میں نہ کھینچ سکے اسکی ایسی صورت ہے کہ اس نشا میں آرام کیا چاہیے تاکہ جتنی ہوا کی احتیاج ہے اسقدر کھینچ سکے اور بیخ اکثر جگر اور تلی کے آماس میں اور تشنج میں اور تیز بیماریوں میں واقع ہوتی ہے اور بربری علامت ہے تیرھوین کو نفس المنخری کہتے ہیں اور منخری میں ناک کے سوراخ کو بولتے ہیں اور یہ ایسی سانس ہوتی ہے کہ ناک کے تھنوں کے کنارے کو ہلانے اور یہ اس بات کا نشان ہے کہ قوت ضعیف ہو گئی یا سانس آئیکے راستوں میں خناق کے سبب یا کسی خلط کے سبب جو راستوں میں آپڑی ہو تنگی آگئی جو دھوین کو منتن کہتے ہیں یعنی بدبو اور گندہ اور جس شخص کے منہ میں بدبو ہو ان دونوں میں یہ فرق ہے کہ سانس کی بدبو انقباض کے حال میں ظاہر ہوتی ہے اور اس بات کا نشان کہ سینے میں عفونت ہے اور جس شخص کے منہ میں بدبو ہو ہمیشہ اسکے منہ کی بو برمی معلوم ہوتی ہے پندرھوین سانس کو نفس العسبر و الضیق کہتے ہیں یعنی دشوار اور تنگ اور یہ اس پر ہوتا ہے کہ دم لینے کے آلات دشواری سے ہوا میں تصرف کر سکیں اور ایسا ہوا کرتا ہے گویا ہوا کا راستہ تنگ ہے اور جس شخص کے راستے تنگ ہوں اس سبب کہ دشواری سے سانس آتی ہے آلات میں الم پہنچتا ہے اور اکثر ایسا ہوا کرتا ہے کہ کوئی خلط غلیظ راستوں میں آپڑے اور ہوا اس میں رُکے اور کبھی ایسا ہوا کرتا ہے کہ مسهل کی دوا کھائیں یا تیز حقنہ عمل میں لائیں اور اسہال نہ آئیں اور اخلاط حرکت کریں اس سبب سانس آنا دشوار ہو جائے اور اسی طرح کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ذات الجنب میں فصد کریں اور جتنا خون نکالنا چاہیں اسقدر نہ نکالا جائے اور بدن میں حرکت کرے اور پریشان ہو جائے اور دم کا آنا دشوار ہو اور نفس نا طبعی کے اقسام میں سے ایک اور بھی قسم ہے اسکو تخلص الحجاب کہتے ہیں اور وہ اس طرح ہے ہوا کرتا ہے کہ سو مزاج گرم اور خشک با فرط عارض

چن لے دوسرے یہ کہ سر کی طرف سے اتر آئے تیسرے یہ کہ ریہ میں پیدا ہوا اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ سینہ میں خرخرہ ہو اور کھانسی آئے اور اُس میں رطوبت اور بلغم نکلتا رہے اور سانس تنگی سے آئے اور بیمار کے کی طرح زبان باہر نکالے خاص کر جب حرکت کرے کہ اُس صورت میں دم تنگی اور زبان کا نکلتا جس کو عربی میں لہت کہتے ہیں شدت پکڑتا ہو اور جس وقت اس قسم میں بلغم غلیظ کھانسی میں نہیں نکلتا اور جلد تدارک نہیں کیا جاتا بیمار دو آفتون سے بخوف نہیں ہوتا یا تو یہ کہ سونے میں دم گھٹ جائے یا استسقاء محی میں مبتلا ہو جائے علاج خلط کی لطیف کے لیے جو چیزیں ملطف اور محلل ہیں جیسا کہ شربت زوفا اور سلجبین عنصلی اور گرم لعوق استعمال کریں اور چاہیے کہ جو چیزیں وہ شدت کی گرم نہ ہو کیونکہ چون سی دو این شدت سے گرم ہیں مادہ کو غلیظ اور خشک کر دیتی ہیں اور اس سبب سے جو کچھ رقیق اور لطیف ہو اُس کو فنا کرتی ہیں اور باقی بہت غلیظ رہ جاتا ہو اور کھنکار میں نہیں نکلتا ترکیب لعوق کی انجیر حلبہ بادیان بچ سوسن و فاسے خشک لیکر پانی میں پکائیں جب ایک تہائی حصہ باقی رہے اس جو شانڈے میں شہد ملائیں اور پھر جوش دین یہاں تک کہ قوام پر آجائے پھر پانچ اعصاف بھون کر اور کچھ زعفران پسکرا اُس میں ملائیں اور چائین اور انجیر نقشہ عناب سپستان برگ گاؤ زبان کا جو شانڈہ قد سے میٹھا بنا کر پنا مفید ہو اور نہایت معتدل ہو اور جب تک مفرد و اول سے کام نکلے مرکب سے ہاتھ کوتاہ رکھیں اور مفردات کا بیان اس بحث کے آخر میں آئیگا اور جب مادے کی لطیف اور نضج ہو چکے تب اُس کو توڑا اور اسہال سے نکالیں توڑ کے لیے مولی کے جو شانڈے میں شہد ملا کر پین اور خربق سفید سے توڑ کر ناسینے کے امراض میں مفید ہے خصوصاً اگر اُس میں مولی کا پانی بھی ملا لیں اور مولی کے بچ اور بچ سوسن اور سونے کے بچوں کا جو شانڈہ سلجبین ملا کر پنا تاکہ توڑ آجائے فائدہ مند ہو اور اسہال کے لیے ایاج فیر اور جب غار لیون استعمال کریں اور جب گرم ہمیشہ منہ میں رکھیں اور کہتے ہیں کہ اگر روباہ کا پھیپھڑا خشک کر لیں اور دو درم کے اندازہ پر یوز کے جو شانڈے میں ملا کر دین کامل نفع کرتا ہو اور غذاؤں میں سے تھو کا گوشت اور مرغ کے چوزہ کا اور دوسرے پند جانوروں کا گوشت مناسب ہو اور ایسا ہی روباہ اور خرگوش اور خود آب اور مناسب ہو کہ کھانے میں خونجان دار چینی ابکا ملائیں اور جو چیز بلغم بڑھانے جیسا دودھ اور مچھلی اور میوے اور انکے مانند اس سے پرہیز کریں ترکیب جب غار لیون کی غار لیون تین درم رب لسوسن ایک درم تری پانچ درم ایاج فیر شحم حنظل انزروت ہر ایک دو درم کوٹکر اور چھانکر خالص پانی میں یا السی کے جو شانڈے میں گولیان بنالین اور ایک مثقال سے دو درم تک دیسکتے ہیں ترکیب ایسی ٹیوں کی جنکو منہ میں رکھیں اخلاط غلیظ کو کھنکار میں نکالتی ہیں رب لسوسن قلفل شکر ٹیوں برابر کوٹکر ٹیان بنالین تینہ ربو یعنی دم ان امراض میں سے ہے جو مدتوں رہا کرتا ہو اور صرع اور تشنج اور وجع مفاصل کی طرح ایک نوبت پر شدت پکڑتا ہو اس لیے صحت کے ایام میں اُسکی فکر سے غافل نہ رہنا چاہیے اور تدبیر یہ ہے کہ پرہیز چھوڑیں اور کبھی توڑا کبھی اسہال کرتے رہیں اور تعدیل کے لیے معاجین گرم جو قاطع بلغم ہوں استعمال کریں اور اپر مادہ مت کریں اور جہاں کہیں مادہ سر میں سے اتر آئے نزلے کے روکنے میں کوشش کریں کہ جس طرح پر کہ اُسکے مقام میں مذکور ہو پھر آہستہ آہستہ ریہ کے تنقیہ پر متوجہ ہوں اور اس جگہ اگر اسہال کریں بہتر ہو اور جہاں کہیں سینہ سے یا دوسرے عضو سے مادہ ریہ پر گریے اور آہستہ آہستہ ظاہر ہو اور جہاں کہیں ریہ میں پیدا ہو ریہ کے سرد اور تر ہونگی علامتیں ہوں ان دونوں اقسام میں تو نہایت مفید ہو مگر اسہال کے بعد اور چاہیے کہ تو کئی دفعہ میں کریں تاکہ سب مادہ جڑ سے اکٹھا جائے اور اس صورت میں جو چیز کہ مادے کو ٹھنڈا کر سخت کر دے جیسے افیون اور بیروج اور تخم بنگ اور اسبنول اور انکے مانند اس سے پرہیز کرنا واجب ہو مگر جو مادہ نزلے کے طریق پر سر میں سے اتر آتا ہو وہ اُسکے

برخلاف ہو کیونکہ وہ ان چیزیں دے سکتے ہیں تاکہ نزلے کو روک دین فائدہ چلیسہ ربو یعنی دمہ والے کو چاہیے کہ کھانا کھانیکے بعد جب تک دو گھنٹی نگدے سے پانی نہ پیے اور جتنا زیادہ دیر میں اور زیادہ کم پیے بہتر ہے اور پانی تھوڑا تھوڑا پیے ایک دفعہ ہی پیس بھر کر نہ پیے اور اگر پانی کے عوض مارا غسل پر قناعت کرے نہایت خوب ہو اور کھانیکے بعد سو نا خاص کردن میں نہایت نقصان پہونچاتا ہے اور اگر شراب پینے کی عادت ہو تو تھوڑی سی شراب رقیق ریحانی مفید آتی ہے اور سینہ کو اور سینہ کی پسایوں کو ہاتھوں سے ملنا اور کھر کھرے کپڑوں سے خشک یعنی بے روغن اور اعتدال کے ساتھ ملنا مفید ہے اور اگر کف دریا اور نظرون کو مسکیر ملین مفید آتا ہے اور اگر نلنے سے لکان پیدا ہو تھوڑا سا روغن یا سمین یا روغن خیری اور اس کے مانند مل سکتے ہیں اور جسوقت کہ سینہ کو ملین پہلے تو ملائم ملین اور آہستہ آہستہ زیادہ قوی کریں اور ریاضت بھی مفید ہے لیکن شروع میں آہستہ آہستہ کریں پھر آخر میں زیادہ قوی کریں اور کھانا بعد ریاضت کے کھانا چاہیے اور اکثر اوقات طبیعت کو نرم رکھنا چاہیے خصوصاً مکین مچھلی کھانے سے پہلے اور کبھی مکین چیزوں سے طبیعت کو نرم کرتے ہیں اور جو نسی دوائیں اور غذائیں درار کرتی ہوں اُن سے پرہیز کرنا چاہیے تاکہ مادہ زیادہ غلیظ نہ ہو اس سبب سے کہ در چیزیں رقیق کو نکالتی ہیں اور جس شخص کے سینے میں حرارت ہو یا اسکو تپ ہو ان بیٹوں سے اُسکی طبیعت کو نرم کریں ترکیب اُن بیٹوں کی بنفشہ ربالسوس ایک ایک درم غارلقون ڈیڑھ دانگ کثیرا اذہاد دانگ کوٹکر اور چھانکر ٹیان بنالین یہ ایک خوراک ہے اور جانا چاہیے کہ ربو کی بیماری میں غارلقون اور اقیتمون بڑی مفید ہیں اور جو نسی قومی دوائیں کہ اس علت میں سختی کیوقت اُنکی طرف حاجت پڑتی ہے انہیں زرنج اور رایتانج ہے کہ اُنکی ٹیان بنا کر مارا غسل میں بن یا بیضہ نمبرشت کی زردی میں استعمال کریں اور اگر دوا زیادہ معتدل مطلوب ہو زیرہ کرمانی کوٹکر سرکہ میں ملا کر دین اور اگر ربو والے کی سانس بند ہو جائے اور خناق کا سا حال ہو جائے بورہ چارم تخم سپندان دو درم لیکر دونوں کو کوٹکر پانچ اوقیہ مارا غسل میں دین اسی وقت کھل جائیگا ترکیب ایسے بخور کی کہ ربو بلغمی کو مفید ہے کبریت زرنج دونوں کو کوٹکر کبری کے گردے کی چربی میں ملا کر قوس بنا میں واگ پر رکھیں اور ٹنڈھ کو اُسکے بخار پر چھکار رکھیں اور اگر تبا کو کے طریق پر اسکا دھوان گھنچیں بہتر ہے اور تیشون میں سے مرکہ اس مرض میں دے سکتے ہیں اور ایسا ہی سلگنجنین خاصکر اگر بدن میں حرارت پیدا ہو ذکر فوائد عظیم النفع کہ جس سے مادے مواضع کا تعین ہو جائے کہ کمان کمان ہے جان لے کہ سینے میں بوجھ کا معلوم ہونا اس بات کی دلیل خاص ہے کہ مادہ ریہ میں ہے اور سینے میں سوزش اور خلش اس بات کی دلیل خاص ہے کہ مادہ عضلون میں اور عشاؤن میں ہے اور رطوبت کا آسان نخل آنا اس بات کی پہچان ہے کہ مادہ نزدیک ہے اور قصبیہ میں ہے اور دشوار نکھلنا اور بڑی سخت کھانسی سے نکھلنا یہ دلالت کرتا ہے کہ مادہ ریہ کے قعر میں ہے اور اُسکے گوشت کے تخلخل یعنی مسامات میں ہے اور جو اُسکے گوشت کے تخلخل میں ہو فقط کھانسی میں اُسکو دیر لگے اور دوار اس بات کی دلیل ہے کہ مادہ حجاب دیا فرغما میں ہے اور اُسکا بیان ذات الجنب میں آئیگا اور رخساروں میں سرخی کا ہونا دلالت کرتا ہے کہ مادہ ریہ میں ہے اور جس شخص کے سینے کی فضا میں مادہ اتر گیا ہے جسوقت کہ ایک کروٹ سے دوسری کروٹ لیتا ہے مادہ اس جانب سے اُس جانب میں گرتا ہے اور بیمار اس جانب سے اطلاع پاتا ہے اور کھانسی بہت کم ہوا کرتی ہے لیکن دیر میں اچھا ہوتا ہے اور ممکن ہے کہ ربو ذات الریہ سے بدل جائے اس سبب سے کہ ریہ کا گوشت بہت نازک اور مسام دار ہے مادہ کو باسانی جذب کر لیتا ہے اور جانا چاہیے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ریہ کا مزاج اصل میں جیسا اُسکے لائق ہے اُس سے زیادہ گرم یا زیادہ سرد یا بہت تر یا بہت خشک پیدا ہوا ہے اور اکثر ہوا کرتا ہے کہ مزاج

اصلی تو طبعی ہو لیکن کسی سبب سے بدل جائے اور مزاج عرضی پیدا ہو یا تو جتنا تھا اس سے زیادہ گرم ہو یا بہت سرد یا زیادہ تر یا بہت خشک ہو جائے اور اصلی اور عرضی میں فرق یہ ہے کہ مزاج اصلی کی علامت ایسی ہو کرتی ہے جیسی مزاج طبعی کی علامت یعنی ہمیشہ ظاہر ہو کرتی ہے اور عرضی اس کے برخلاف ہو کہ جب مزاج میں تغیر آئے تب ہی ظاہر ہو اور جان لے کہ سینے کا فراخ ہونا اور آواز کا قوی ہونا اور نفس عظیم ہونا اور سرد ہونا سے آرام پانا مزاج کے گرم ہونے کی دلیل ہے اور سینے کی تنگی اور آواز کی باریکی اور نفس کا صغیر ہونا اور سرد ہونا سے ضرر پانا مزاج کے سرد ہونے کی دلیل ہے اور ایسے آدمی کے سینے میں بلغم بہت ہو کرتا ہے اور کھانسی اور دمہ اسکو اکثر پڑا کرتا ہے اور مزاج والے کی آواز نرم اور ٹیٹھی ہوتی ہے اور سانس لینے میں خیر نہ ہوتا ہے اور آواز میں کر سکتا اگرچہ اسکی قوت ضعیف ہو اور اس کے سینے میں طوہین بھری رہتی ہیں اور لکھن اور آنکھیں درم کی ہوتی معلوم ہوتی ہیں اور رخساروں کا گوشت نرم اور ڈھیلارہا کرتا ہے اور خشک مزاج والے کی آواز جھجھری ہو کرتی ہے جیسے کلنگ کی آواز اور اس کے سینے میں کچھ بھی تری نہ ہو اور ممکن ہے کہ خشکی کے غلبے سے سانس میں تنگی آئے اور اسوجہ سے کہ بعض امور کا بیان ضروری تھا شہدیز قلم کی عنان کو کچھ چھوڑ دیا اور طوالت کا خوف مد نظر نہ ہوا ذکر اور مفردہ یعنی مضرہ واؤن کا ذکر کہ دمہ کے مرض میں کہ خلط بلغمی کا جمع ہونا یہ میں اور یہ کے پھون میں اور رگون میں اور شریون میں اسکا سبب ہوا استعمال کرین اور جب تک اسے کام چلے دوسرے مرکبات کا خیال نہ کریں زراوند گرد چار دانگ کو کرچا نگر ہر صبح ایک و قیہ منچتہ میں اور گرم پانی میں دین اور سکنجین چار دانگ سے ایک درم تک اور ایک مثقال تک جیسا حال ہوا اس کے مناسب سدا بتر کے پانی میں حل کریں اور بیمار کو دین اور سفیل کو بھونکر پیس لیں اور شہد میں ملا کر کھلائیں اور قنطوریوں پانی میں پسک اور پکا کر صاف کریں اور اس پانی کو پیختہ میں یا شہد میں ملا کر پلائیں اور اگر بیماری تازہ ہو قنطوریوں غلیظہ اور اگر پرانی ہو قنطوریوں باریک اور اگر دونوں کو کرچا شہد میں ملا کر لعوق بنا لیں بہتر ہے اور سکنجین عسلی اور سکنجین بزوری اور سکنجین عضلی موافق ہو مادے غلیظہ کو پکاتی ہے اور آسانی سے نکالتی ہے اور سینے کو پاک کرتی ہے اور جہاں کہیں یہ کی رگون میں یا اس کے شریون میں یا اس کے گوشت کے تخلخل میں مادہ ہوا اول رگ باسلیق یا ابلی یا ایلم کی فصد باتین ہاتھ سے کھولیں پھر دوسری تدبیر میں کام میں لائیں تیسری قسم وہ ہے کہ یہ اور سینہ قلب کے بخارات سے بھرتے ہیں اور وہ انخرے ان اعضا میں بند ہو جائیں اور ان انخروں کی کثرت سے ہوا کے راستے تنگ ہو جائیں اور سانس میں تنگی آجائے اور اسکی علامت یہ ہے کہ نبض عظیم اور ستوار ہو اور پیاس کی کثرت اور سرد پانی سے اچھی طرح تسکین حاصل نہ ہو علاج باتین ہاتھ کی رگ باسلیق کھولیں اور دل کی گرمی کو تسکین دین اس کام میں اسپنجول کا لعاب شربت نیلو فر شربت بنفشہ میں ملا کر آتش جو اور شربت سیب شربت صندل شربت فواکہ اور مفرحات سرد اور جو کچھ دل کے سور مزاج گرم میں بیان کیا جائیگا سب مفید ہیں اور ہاتھ اور پانوں کا ملنا اور گرم پانی میں رکھنا فائدہ مند ہے چوتھی قسم وہ ہے کہ یہ پر سور مزاج گرم بافراط غالب ہو کہ ربو کا موجب ہو علاج مزاج کی اصلاح کے لیے سرد وائیں پینے کے طریق پر اور طلا کے طور پر استعمال کریں یا پانچون قسم وہ ہے کہ سینے کے عضلات میں اسر خائے اور انبساط سے ناچار ہو جائیں اور ایسا ہی حرارت غریزی جو سبب سے میحرکہ کے لیے اصل ہے اس میں ضعف پیدا ہو اور اسکی علامت نفس بکا ہے اور نفس انتصاب و رنض کی نرمی اور نفس بکا جسکا نام نفس مضاعف ہے تعداد انفاس کی فصل میں اسکا بیان گذر چکا اور نفس لامنتصاب جدی فصل میں بیان کیا جائیگا علاج حلبہ کا مطبوخ شہد میں ملا کر ٹھہر ٹھہر کر سپین اور روغن سوسن روغن زرگس

روغن بان سینے پر ملین اور کلوخی بار یک پیکر شہد میں اور روغن شبت میں ملا کر ضماد کرین اور جو کچھ قہارچ میں مذکور ہے کام میں لائیں چھٹی قسم وہ ہے کہ ریہ میں خشکی پیدا ہو اس سبب ریہ اصلی رطوبات کے تحلیل ہونے سے منقبض ہوا اور یہ قسم اکثر دن کے آخر میں پیدا ہوا کرتی ہے اسکی علامت تشنگی ہے اور آواز کا بار یک ہونا اور تھوک میں کچھ نہ نکلنا اور رطوبات کے استعمال سے ربو میں کمی کا آنا علاج ریہ کی تربط کے لیے مرطب چیزیں پین جیسا آتش جو اور برکی کا تازہ دو دو گھ اور عورتوں کا دو دھ اور دوسرے لعابات اور عصارے یعنی پھوسے ہونے پانی اور لوق رطوبت فرا اور ایسا ہی طلا اور مرہم رطوبت پہنچانے والے سینے پر استعمال کرین اور بنفشہ خیار خطمی نیلو فر سے آبن بنا کر آسین بٹھین ساتویں قسم وہ ہے کہ سرد ہونا ک میں جائیسے اور سرد چیزوں کے کھانے سے اور سرد پانی پینے اور اور جو کچھ ریہ میں سردی پیدا کرے اسکے سبب ریہ پر سردی غالب آئے اور یہ قسم اکثر بڑھوں کو عارض ہوا کرتی ہے اور ابتدا میں تو کم ہوتی ہے اور آخر میں مستحکم ہو جاتی ہے علاج گرمی پہنچانے کے لیے حلبہ کا جو شانہ پین اور اگر روغن طین اور کبوتر اور کبک کا گوشت اور بیضہ نیم برشت کی زردی کھلا میں تربط طبع یعنی مطبوخ حلبہ کی حلبہ پانچ درم بنفشہ دو درم بادیان ایک درم مؤزین میں لیکر جوش دیکر صاف کرین اور قند سفید میٹھا بنا کر ہر روز چالیس شقال پیا کرین اشویں قسم وہ ہے کہ سانس آئیکے راستوں میں باد غلیظ آجائے اور ہوا کے ناک میں لینے کو مانع آئے اور جانا چاہیے عروق خشک ہوا کی جگہ ہے جسوقت آسین کچھ کھلی چیزیں ہو جاتی ہے ضرور سانس میں تنگی آتی ہے اور اس مرض کا سبب نفاخ چیزوں کا کھانا ہے اور اسکی علامت سینے میں گرانی کا ہونا اور کھانسی میں بلغم نہ آنا اور بادانگیر کھانوں سے ربو کا شدید ہونا علاج ریہ کوڑھیکے لیے اور سندھ کھولنے کی واسطے چونکہ ہیرن کہ دوسری قسم میں مذکور ہیں کام میں لائیں اور آب بادیان اور تخم بادیان اور ابارح فقیر اور حب لہ شد اس بیماری میں نہایت ہی مفید ہیں اور روغن سداب و روغن حب الفارطنا اور شبت اور بابونہ اور شترنگوش سینہ اور پلو پر ضہا و کر نامفید ہے اور معاجین میں سے مادۃ الحیوۃ اور نوشدار و اور سحر بنیا اور مروسیا نہایت خوب ہیں اور گولیان کہ سکینج اور جاوشیر سے بنائیں موافق ہیں خاصکر سکینج سداب ترکے پانی میں حل کیا ہو جب جاوشیر اور شیر آدھا درم لیکر بادیان کے پانی میں حل کرین اور آدھا درم شحم خنظل آسین ملا میں اور بار العسل کے ساتھ کھلا میں اور جانا چاہیے کہ دوسری قسم میں اور اس قسم میں جاوشیر کی بہت بڑی منفعت ہے لیکن پھون کو لفصان رکھا ہے سو واجب ہے کہ جسوقت اسکو کھائیں روغن گرم اور خوشبودن پر ملین تاکہ اسکا بخار پھون میں نجاسکے اور پھونکو اسکے ضرر کا خوف نہ رہے نویں قسم وہ ہے کہ بہت سامادہ سینے کی فضا میں گرے اور اسکی علامت دوسری قسم کے فائدوں میں مذکور ہوئی اور اسکا علاج استسقا کا سا علاج ہے دسویں قسم وہ ہے کہ تیز بیماریوں میں جبکہ حادہ کہتے ہیں بحران کے نزدیک ظاہر ہوا اور خاصہ اسکا علاج نکرنا چاہیے کیونکہ اسی مرض کا علاج کافی ہے گیا رھوین قسم وہ ہے کہ ریہ میں باد دوسرے اعضا میں جو اسکے نزدیک اور شریک ہیں درم عارض ہو جیسا حجاب حاجز میں اور حجاب مصف میں اور حجاب مستبطن ضلاع میں اور جگر میں اور طحال میں اور اسکا سبب یہ ہے کہ انبساط کی حرکت کی جگہ تنگ ہوتی ہے اور ضیق الصدر یہی ہے اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ پہلے کوئی سا عضو ان اعضا میں سے جنکا ذکر آیا ہے ورم کر آئے پھر اسکے بعد بوب پیدا ہوا اور جگر اور طحال اور ریہ اور حجابوں کی علامت اور علاج اپنی اپنی جگہ مذکور ہیں بارھویں قسم وہ ہے جسکا نام تقلص الحجاب ہے اور ہم اسکو اسی باب میں سو تنفس کی فصل میں مفصل بیان کر آئے ہیں اس قسم کو طریخی کے سوا طبیوں میں سے کسی دوسرے طبی نے ضبط نہیں کیا تیرھویں قسم وہ ہے کہ معدے کا امتلا انبساط کا مانع آئے اور اس

طیبات میں بیان ہے کہ ریہ میں خشکی پیدا ہونے سے منقبض ہوا اور یہ قسم اکثر دن کے آخر میں پیدا ہوا کرتی ہے اسکی علامت تشنگی ہے اور آواز کا بار یک ہونا اور تھوک میں کچھ نہ نکلنا اور رطوبات کے استعمال سے ربو میں کمی کا آنا علاج ریہ کی تربط کے لیے مرطب چیزیں پین جیسا آتش جو اور برکی کا تازہ دو دو گھ اور عورتوں کا دو دھ اور دوسرے لعابات اور عصارے یعنی پھوسے ہونے پانی اور لوق رطوبت فرا اور ایسا ہی طلا اور مرہم رطوبت پہنچانے والے سینے پر استعمال کرین اور بنفشہ خیار خطمی نیلو فر سے آبن بنا کر آسین بٹھین ساتویں قسم وہ ہے کہ سرد ہونا ک میں جائیسے اور سرد چیزوں کے کھانے سے اور سرد پانی پینے اور اور جو کچھ ریہ میں سردی پیدا کرے اسکے سبب ریہ پر سردی غالب آئے اور یہ قسم اکثر بڑھوں کو عارض ہوا کرتی ہے اور ابتدا میں تو کم ہوتی ہے اور آخر میں مستحکم ہو جاتی ہے علاج گرمی پہنچانے کے لیے حلبہ کا جو شانہ پین اور اگر روغن طین اور کبوتر اور کبک کا گوشت اور بیضہ نیم برشت کی زردی کھلا میں تربط طبع یعنی مطبوخ حلبہ کی حلبہ پانچ درم بنفشہ دو درم بادیان ایک درم مؤزین میں لیکر جوش دیکر صاف کرین اور قند سفید میٹھا بنا کر ہر روز چالیس شقال پیا کرین اشویں قسم وہ ہے کہ سانس آئیکے راستوں میں باد غلیظ آجائے اور ہوا کے ناک میں لینے کو مانع آئے اور جانا چاہیے عروق خشک ہوا کی جگہ ہے جسوقت آسین کچھ کھلی چیزیں ہو جاتی ہے ضرور سانس میں تنگی آتی ہے اور اس مرض کا سبب نفاخ چیزوں کا کھانا ہے اور اسکی علامت سینے میں گرانی کا ہونا اور کھانسی میں بلغم نہ آنا اور بادانگیر کھانوں سے ربو کا شدید ہونا علاج ریہ کوڑھیکے لیے اور سندھ کھولنے کی واسطے چونکہ ہیرن کہ دوسری قسم میں مذکور ہیں کام میں لائیں اور آب بادیان اور تخم بادیان اور ابارح فقیر اور حب لہ شد اس بیماری میں نہایت ہی مفید ہیں اور روغن سداب و روغن حب الفارطنا اور شبت اور بابونہ اور شترنگوش سینہ اور پلو پر ضہا و کر نامفید ہے اور معاجین میں سے مادۃ الحیوۃ اور نوشدار و اور سحر بنیا اور مروسیا نہایت خوب ہیں اور گولیان کہ سکینج اور جاوشیر سے بنائیں موافق ہیں خاصکر سکینج سداب ترکے پانی میں حل کیا ہو جب جاوشیر اور شیر آدھا درم لیکر بادیان کے پانی میں حل کرین اور آدھا درم شحم خنظل آسین ملا میں اور بار العسل کے ساتھ کھلا میں اور جانا چاہیے کہ دوسری قسم میں اور اس قسم میں جاوشیر کی بہت بڑی منفعت ہے لیکن پھون کو لفصان رکھا ہے سو واجب ہے کہ جسوقت اسکو کھائیں روغن گرم اور خوشبودن پر ملین تاکہ اسکا بخار پھون میں نجاسکے اور پھونکو اسکے ضرر کا خوف نہ رہے نویں قسم وہ ہے کہ بہت سامادہ سینے کی فضا میں گرے اور اسکی علامت دوسری قسم کے فائدوں میں مذکور ہوئی اور اسکا علاج استسقا کا سا علاج ہے دسویں قسم وہ ہے کہ تیز بیماریوں میں جبکہ حادہ کہتے ہیں بحران کے نزدیک ظاہر ہوا اور خاصہ اسکا علاج نکرنا چاہیے کیونکہ اسی مرض کا علاج کافی ہے گیا رھوین قسم وہ ہے کہ ریہ میں باد دوسرے اعضا میں جو اسکے نزدیک اور شریک ہیں درم عارض ہو جیسا حجاب حاجز میں اور حجاب مصف میں اور حجاب مستبطن ضلاع میں اور جگر میں اور طحال میں اور اسکا سبب یہ ہے کہ انبساط کی حرکت کی جگہ تنگ ہوتی ہے اور ضیق الصدر یہی ہے اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ پہلے کوئی سا عضو ان اعضا میں سے جنکا ذکر آیا ہے ورم کر آئے پھر اسکے بعد بوب پیدا ہوا اور جگر اور طحال اور ریہ اور حجابوں کی علامت اور علاج اپنی اپنی جگہ مذکور ہیں بارھویں قسم وہ ہے جسکا نام تقلص الحجاب ہے اور ہم اسکو اسی باب میں سو تنفس کی فصل میں مفصل بیان کر آئے ہیں اس قسم کو طریخی کے سوا طبیوں میں سے کسی دوسرے طبی نے ضبط نہیں کیا تیرھویں قسم وہ ہے کہ معدے کا امتلا انبساط کا مانع آئے اور اس

سببے ربو ظاہر ہو جائے اور اسکی علامت ظاہر ہو علاج حسب ایاج سے اور جو چیزیں اسکے مانند ہیں انہیں معده کا تنقیہ کریں اور امتلا سے پرہیز کریں اور ہضم کی درستی میں کوشش بلینج کریں جو دہلیوں قسم وہ ہو کہ خناق ربو کا باعث ہو جائے اور یہ ربو خناق کا عرض ہے اور خناق کا ذکر مفصل آچکا ہے قائمہ جبکہ فصل خریف میں بارش کی کثرت ہو اور ہو اگر خشک و شمالی ہو چکی ہو تو جاڑوں میں ریه کی بیماریاں اکثر پیدا ہو کرتی ہیں اور ہر حال میں سرد ہواریہ کو نقصان پہنچاتی ہے مگر اس شخص کو کہ گرم ہوا میں بہت مقام کرے اور گرمی سے ایذا پائے اور اکثر ربو کی علت ذات الریه ہو جاتی ہے اور اکثر ایسا ہو کر آیا ہے کہ ریه کی بیماریاں جگر کی بیماریوں سے بدل جاتی ہیں جیسا سور مزاج سرد یا گرم کہ جگر میں پہنچے اور استسقا کی نوبت پہنچائے اور جو چیزیں ربو میں مفید اور مضر ہیں دوسری قسم میں ہم انکو بیان کر چکے ہیں اسکو دیکھ کر علاج کریں

فصل انتصاب النفس کے بیان میں اور ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ وہ ربو اور ضیق النفس کی ایک بڑی سخت قسم ہے اور اس بیماری والارین پر پہلو نہیں رکھ سکتا اور جب تک سیدھا نہ بیٹھے اور کھڑا نہ ہو اور گردن کو سیدھا نہ رکھے اور اوپر کی جانب نہ کھینچے سانس نہیں آسکتی اور اسکا سبب یا تو مادہ غلیظ ہو یا ورم کہ سانس کی راہ میں واقع ہو یا استرخا کہ سینے کے عضلات میں حادث ہو اور اسکی علامت اور علاج سبب کے موافق ربو کی فصل سے دریافت ہو سکتے ہیں اور یہ مرض ربو کے اقسام میں سے ہے اور ہم نے اسکو علیحدہ ذکر کیا تاکہ فوائد بڑھ جائیں تمبیہ یہ اختلاف جو اطبا کی راے میں پڑا ہے کہ ربو اور ضیق النفس ہم معنی ہیں یا انکے معنی الگ الگ ہیں سوربو کی فصل کی ابتدا میں اسپر اشارہ کیا گیا ہے اب اس جگہ ہم اختلاف کے ثمرہ کو کچھ ایک بڑھا کر واضح کرتے ہیں جان لے کہ یہ لفظی جھگڑا ہے اور انجام کے اعتبار سے ایک ہی بات ہے لیکن جو لوگ ان دونوں میں فرق کرتے ہیں انکا مذہب یہ ہے کہ چون سے عسر النفس میں سانس آئیے راستے تنگ ہو جائیں ہم اسکو ضیق کہتے ہیں اور اس حالت میں جو ہوا ناک میں آجاتی ہے راستہ نہیں پاتی مگر تھوڑا سا اور دشواری سے نفوذ کرتی ہے اور ممکن ہے کہ جیسے ربو کی ہمنے اور تعریف کی ہے اسکے ساتھ ضیق نہ ہو اور ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ضیق ہو اور ربو نہ ہو جیسا بعضے خناق میں مشاہدہ ہوتا ہے لیکن جو لوگ ترادف کے قائل ہیں یعنی ہم معنی جانتے ہیں اس نظر سے کہ مرض ریه کے ساتھ مخصوص ہے اسباب کی تعمیر کو ملحوظ نہیں رکھتے اور اس وجہ سے کہ اسکا مال ایک ہی ہے ایک کو دوسرے سے جدا نہیں شمار کرتے اور ضیق الصدر وہ ہے کہ اعضائے منبسط یعنی کشادہ ہونوالے جو تنفس کے لیے مخصوص ہیں جیسا چاہیے حرکت نہ کر سکیں یعنی منبسط میں فرمانی کریں

فصل معال کے بیان میں کہ فارسی میں سرفہ کہتے ہیں اور ہندی میں کھانسی جاننا چاہیے کہ سرفہ ریه کی حرکت اور ان اعضا کی حرکت ہے جو سانس لینے میں اسکے شریک ہیں جیسا قصبہ اور حجاب حجاز اور صدر اور حجاب مستبطن اضلاع اور سینے کے اور پسلیوں کے عضلات اور یہ حرکت نا طبعی ہے کہ طبیعت اسکے وسیلے سے بچ کو ان اعضا سے دفع کرتی ہے اور معال ریه کے واسطے ایسی چیز ہے جیسے دماغ کے لیے عطسہ اور جاننا چاہیے کہ سرفہ کے اسباب کلی چار طرح پر ہیں ایک تو سور مزاج کے انواع خواہ سازج ہو خواہ مادی دوسرے آماس کے انواع اور قروح اور ثبور کہ ریه میں واقع ہوں تیسرے وہ ہے کہ کوئی چیز نا طبعی اچانک تنفس کے آلات میں پہنچے جیسے سرد ہوا اور دھواں اور غبار یا کوئی ترش چیز کھانا یا تیز یا کیلا کھانیکا اتفاق پڑے یا کوئی چیز غفلت سے سانس کی راہ میں گر پڑے چنانچہ بعضے اوقات کھانے اور پینے میں ظاہر ہوتا ہے اور سبب

کہ اُس میں سے تھوڑا سا بخیرہ میں گر پڑے چوتھے وہ ہو کہ نفس کے آلات تو سلامت ہوں مگر تمام بدن کی مشارکت سے یا کسی ایک عضو کی شرکت سے جیسا
معدہ اور مری اور جگر اور طحال اور دونوں کے معالین یعنی ان کے علاوہ اور پستانوں کی شرکت سے سرفہ پیدا ہو چنانچہ سرفہ پیدا ہونے کی کمیٹ کا بیان اسباب
جزیہ میں مفصل آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ اور ہر سبب کو ہم جدی قسم میں لگتے ہیں پہلی قسم وہ ہو کہ سور مزاج گرم سازج قبضہ ریہ میں یا ریہ کے گوشت میں
عارض ہو اس سبب سے سرفہ پیدا ہو جانا چاہیے کہ جس وقت سور مزاج سادہ کی کوئی قسم گرم یا سرد یا خشک ریہ کے قبضہ میں یا اسکے گوشت میں عارض
ہو ریہ کے اجزا کو وہ ہو کہ حرکت انبساطی کے ساتھ اندر پہنچتی ہو ناخوش آئے اور طبیعت کی قوت ایسی طرح پراس ہو اسکے پیش آئے جیسا موذی کو دفع کرتی
ہو اور اسکو سانس استون میں روک دے جیسا دھوئیں اور گرد کو روک کر دفع کرتی ہو اور اسکے دفع کرنے سے سرفہ پیدا ہو اور ریہ کی گرمی سازج کی علامت
یہ ہو کہ ہمیشہ پیاس معلوم ہو اور بخیرہ اور حلقوم خشک ہو جائے اور کھانسی خشک ہو اور سینے میں کچھ گرانی ہو اور گرمی پہنچنے سے بڑھ جائے اور
سردی سے تسکین پائے اور اسی طرح پہلے اسباب جیسا گرم ہو میں بہت مقام کرنا اور کھانے پینے کی گرم چیزیں کھانا اور گرم دواؤں کی اور گرم عطر
کی بوجہ مدت تک سوگھنا اسپر گو اہی دے اور یہ بات پوشیدہ نہیں کہ ان اسباب سے سور مزاج سادہ بدن میں خصوصاً دماغ میں اور نفس کے آلات میں
پیدا ہوتا ہو اور ریہ کے سور مزاج گرم اور خشک میں ہو اور معدے کے سور مزاج میں یہ فرق ہو کہ جس شخص کے ریہ میں گرمی ہو سرد ہو اسے زیادہ حس
پاتا ہو سرد پانی کی نسبت اور جس شخص کا معدہ گرم ہو وہ اسکے برخلاف ہو گا اور اسکو کھانسی نہوگی علاج مزاج کی حرارت کو تسکین کرنے کے لیے
جو کچھ سردی پہنچائے جیسا کہ اسنبول کا لعاب و آتش جو اور خمیرہ بنفشہ ان کے مانند کھائیں اور چون سے لعوق مناسب ہیں چائین اور صندل
کا فور تر اشہ کہ و سبز دھینے کے پانی میں اور کا ہو کے پانی میں اور گلاب میں ملا کر سینے پر طلا کریں اور قیرو طی انھر ملین ترکیب ایسے لعوق کی جو
اس جگہ کام آتا ہو عناب پستان تخم خطمی لیکر پکائیں جب آدھا رہ جائے چھانکر قند ملا کر قوام کریں اور مغز تخم خیارد ازاد مغز بادام شیرین اور بنفشہ
اور کثیرا باریک مسکرا سمن ملائیں ترکیب قیرو طی کی موم سفید لیکر روغن بنفشہ میں یا اسی طرح کے روغن میں پکائیں اور کا ہو کا پانی یا کثیرا سبز کا پانی
یا اور سبز یون کا پانی جیسا مناسب ہو اور جو کچھ ہم پہنچے اُس میں ملا کر ہاتھ سے ملیں اور سبز یون کے پانی میں دھونیکے سبب اسکا نام قیرو طی خضر رکھا
گیگا دوسری قسم وہ ہو کہ خون صفراوی ریہ میں آجائے اور ریہ اس سے بھر جائے اور اس سبب کہ اُس میں کھنچا وٹ اور سوزش پیدا کرنا طبیعت
اسکی ایزاد دفع کرنے کے واسطے کھانسی لاتی ہو اور اسکی علامت یہ ہو کہ نفس عظیم اور گرم ہو اور منہ پر سرخی ظاہر ہو اور دوسرے آثار اور اسباب اسکی گواہی
دیں اور اکثر امین یہ قسم بے نفث ہو کرتی ہو یعنی اُس میں تھوک نہیں آتا کیونکہ مادہ رقیق ہو لیکر کبھی ایسا ہو کر تا ہو کہ صرفا قوام معتدل ہو یا سرفہ قوی
ہو اور کچھ ایک تھوڑا سا کھانسی میں نخل آئے علاج رگ با سلیق کی فصد کھولیں اور جو شانہ اور خیسانہ جیسے مناسب ہوں ان سے طبیعت کو نرم
کریں اور تعدیل و تسکین کے لیے جو کچھ سازج میں گند چکا کام میں لائیں اور اگر جگر میں گرمی ہو جگر کے مزاج کی تسکین کریں تاکہ جو نسا خون ریہ کی غذا بن
جائے اور اُس میں اصلاح آجائے تیسری قسم وہ ہو کہ ایک چیز گرم اور رقیق ہمیشہ سر کی طرف سے آئے اور قبضہ میں سوزش اور جلن اور خارش پیدا کرے پھر
اس ضرورت سے سرفہ پیدا ہو اور اسکا سبب یہ ہو کہ دماغ میں حرارت عارض ہو اور ضعف کے سبب اپنی غذا کو ہضم نہ کر سکے اور وہ غذا اسکو گران

معلوم ہو اور جب زیادہ ہو جائے نزلے کے طریق پر یہ کی طرف اتر آئے اور حال یہ ہو کہ دماغ کی حرارت سے اُس میں کیفیت چادہ لذا مہ بھی آگئی ہو اور اسکی عذمت یہ ہو کہ خشک کھانسی ہمیشہ رہے اور اُس میں تھوک نہ آئے اور رات کی وقت اور سوینکے بعد کھانسی شدت کرے اور دماغ کی گرمی اور نزلے کا اثر گواہی دے اور یہ بُری کھانسی ہو اگر اسکا جلد تدارک نہ کریں اور بہت مدت ٹھہر جائے سل پیدا کرے قائمہ تھوک میں مادہ آئینکی یہ وجہ ہو کہ مادہ رقیق ہو کیونکہ جب تک سینہ اور یہ کے اخلاط کا قوام معتدل نہیں ہوا کرتا کھانسی میں نہیں نکلا کرتا اسی واسطے شارح نے کہا کہ جسوقت اخلاط کھانسی کے ساتھ نکلیں انہیں اعتدال غلیظ ہونا چاہیے کہ اُسکو ہوا دفع کر سکے سوٹی کے برابر خشک ہوں اور زہ پانی کے برابر رقیق ہوں کہ جسوقت اُنکو ہوا دفع کرے اُنکے اجزا متفرق ہو جائیں اور رات کی وقت جو کھانسی کی شدت ہوا کرتی ہو اسکی یہ وجہ ہو کہ سر کے منافذ کثیف ہو جاتے ہیں کیونکہ اس صورت میں طوبات تحلیل نہیں ہوتے اور دماغ میں بڑھ جاتے ہیں اور بہت سے یہ کی طرف گرا کرتے ہیں اور اسکا غلبہ نیند کے بعد اسیلے ہوا کرتا ہو کہ سوتے وقت حرارت باطن میں جمع ہوتی ہو اور طوبات میں تصرف کرتی ہو یعنی اُنکو رقیق اور قطع کر کے دفع کرتی ہو اور ایسا ہی جو طوبات جاگنے میں دماغ سے اُترے اُس سے پہلے ہی کہ یہ پڑے آدمی اُسکو کھنکار کر کمال ڈالتا ہو اور یہ کی طرف نہیں جاتی مگر تھوڑی سی اور نیند اُسکے خلاف ہو کہ اُس حالت میں کوئی اُسکو ایسا مانع نہیں کہ یہ کی طرف جائیسے روک دے علاج نزلے کے منع کرنے کے واسطے شربت خشخاش پلین اور پوست خشخاش تخم سبج مغز باقلا کو ذقہ برگ آس تخم کا ہو گل سرخ پکا کر غرغره کر این اور اسیلے کہ مادہ باطن سے ظاہر کی طرف میلان کرے اور اس سبب سے یہ کی طرف نہ اُترے سر موڑا کر کھڑ کرے یہ مال سے نہ کو شدت سے ملین یہاں تک کہ پوست سرخ ہو جائے اور اگر اس تدبیر سے فائدہ نہ ہو خردل انجیر کے جوشاندے میں ملا کر سر پر لگائیں اور ٹھہرائیں تاکہ سر کی جلد میں پھنسیاں پیدا ہو جائیں پھر اُن پھنسیوں کو بہت مدت تک چھانہونے دین تاکہ مادہ اس طرف نکلا رہے اور یہ پرنگرنے پائے اور اسی طرح مادے کو غلیظ کر نیکی لے حسب السعال منہ میں رکھیں تاکہ مادہ نہ اُتر سکے ترکیب حسب السعال کی نشاستہ کثیرا مغز بادام شیرین باقلاے مقشر تخم خشخاش پوست خشخاش صمغ عربی گل رامنی سب برابر لیکر کوٹ لین اور اسنبول کے لعاب میں ملا کر گولیاں بنا لیں اور ہمیشہ منہ میں رکھیں اور اسکا لعاب نکلیں اور چاہیے کہ مغز بادام کا دوسرا پوست جو باریک و درخ ہو جدا کر کے استعمال کریں اور دوسری تدبیر نزلے اور زکام کی بخت سے اختیار کریں جیسے فصد اولتین اور اُسکے سوا جو کچھ حال کے مناسب ہے اور جو چیز نزلے کی مانع ہیں انہیں سے ایک یہ ہو کہ خشخاش کو مناش کے ساتھ کھلائیں اور گلاب کوناک میں لہین در حلوار و عن بادام سے کھانا اور ناطفہ وریا پودہ مفید ہو اور روغن بید کہ اُس میں خشخاش مع پوست پکالین سر پر لٹا مفید ہے ترکیب و عن بید کی بید کے پون کا پانی دو حصہ روغن کنجد ایک حصہ جوش دین یہاں تک کہ روغن باقی رہے چوتھی قسم وہ ہو کہ سور مزاج بارد سا فوج یہ میں عارض ہوا اور سرد پیدا کرے اور اُسکے اسباب حار سا فوج کے اسباب کے ضد ہیں اور اسکی علامت رنگ کی رصاصیت یعنی سیمے کا سارنگ و پیا س کل کم ہونا اور گرم ہوا سے اور حمام کرنے سے نفع پانا فائدہ سفید رنگ جسمیں کچھ سنہری ہوا اُسکو رصاصی کہتے ہیں علاج اگر امور خاربیہ جیسے سرد ہوا اور بروت کی نزدیکی اور سرد پانی پینا سبب ہوں پہلے سبب کو زائل کریں اور اُسکے بعد جتنا ممکن ہو سانس رد کریں کیونکہ سانس و کھا اسی وقت یہ کہ گرم کرتا ہو اور جلد سردی کو زائل کرتا ہو اور اگر امور بدنیہ جیسا کہ استفادہ کا حد سے زیادہ ہونا اور اُسکے مانند سبب ہوا انجیر موز منقہ اصل السوس کو ذقہ جوش دین اور گلقد عسلی اور معجون قحقی اس جوشاندے میں ملا کر پین اور گرم

لعوق چائین اور روغن خیری اور روغن سوسن سینے پر ملین اور مرصافی اور میہ سائلہ شہد میں ملائین اور تھوڑا تھوڑا مسخہ میں رکھیں ترکیب معجون ففنی
کی موز منفی چوبیس درم زعفران سنبل الطیب سلینجہ دار چینی دار شیشیان ہر ایک ایک درم قصبہ لزیروہ نقاح اذخر عکاک البطم مقل ازرق ہر ایک اڑھائی درم
مرصافی چار درم شہد مصفی بقدر حاجت جو دو اکوٹھنے کے لائق ہو اسکو کوٹھ لیں اور جو حل کر نیکی لائق ہو جیسا عکاک اور مقل اسکو مثلت میں بھگوئیں
پھر ان سب کو شہد میں ملائیں یہ سب گیارہ دو این اور بارہو ان شہد ترکیب ایسے لعوق کی جو یہاں مفید ہو لعاب حب لرشاد لعاب تخم تھمان برابر
لیکر اور برابر کے شہد میں قوام کریں اور مثلت وہ ہو کہ انور کاشیرہ پکائیں یہاں تک کہ آدھا باقی رہے پانچویں قسم وہ ہو کہ سر میں سے مادہ اتر آئے اور یہ
میں غلیظ اور چپے اور ہو کر رک جائے اسکی علامت یہ ہو کہ زکام کے بعد واقع ہو اور چپے اور خلط بہت شدت کی کھانسی سے نکلے اور سینے میں بوجھ
معلوم ہو علاج مادے کو لطیف اور نضج کرنیکے لیے زوفا انجیر حلبہ اصل السوسن بیج سوسن لیکر جوش دین اور چھانکر شہد ملا کر پین اور اگر سینے میں
حرارت ہو بیج سوسن اور پستان اور جو پکا کر اور چھانکر ترنجبین اور روغن بادام ملا کر کھلائیں ترکیب ایسی معجون کی کہ سینے کو پاک کرتی ہو اور غلیظ مادہ
کو پکاتی ہو زوفا خشک پودینہ بیج سوسن خردل قردمانا پیل تخم انجیرہ انیسون ہر ایک کو برابر لیں اور کوٹھ چھانکر شہد میں ملائیں صفت ایسی بیون کی
کہ مادہ غلیظ کو پاک کرتی ہیں رب السوسن پانچ درم پیل قردمانا مغز بادام تلخ ہر ایک دو درم انگرہ ایک درم یہ سب چھ دو این بارہ غسل میں ملا کر بیان بنالین
نوع دیگر رب السوسن فلفل شکر سب برابر بادیان کے پانی میں بیان بنالین اور فیہ نسخہ اس کھانسی کو جو رات کی وقت کھانسی آرام نہ لینے دے مفید ہے مری
کندر ہر ایک برابر فیون ڈیڑھ دانگ بیان بنالین ہر ایک بٹی وزن میں ایک دانگ و رات کی وقت شہد میں رکھیں فائدہ کبھی ایسا ہو کہ یا ہو کہ چپے اور
رطوبت سر کی طرف سے رہے پر ہمیشہ گرتی ہو اور بیمار ہر حال میں مسلول کے مشابہ ہو اگر باہر اور جو نسافر ان دونوں میں ہوسل کی بحث میں کہا جائے گا تب
کئی ہوئی خلط اسکو کہتے ہیں کہ رقت اور غلظت معتدل ہو یعنی نہ زیادہ رقیق اور نہ بہت غلیظ لیکن نیلگون اور زرد اور زجاجی اور سیاہ اور انجیر یعنی خاکی رنگ
حفوت پر دلالت کرتی ہو نہ نضج پر چھٹی قسم وہ ہو کہ یہ اور سینے کی رطوبت سعال کی باعث ہو اور یہ قسم بوڑھوں کو اور رطوبت مزاجوں کو عارض ہو کرتی
ہو اور اسکی علامت یہ ہو کہ بلغم بہت نکلے اور حلق میں چپٹ جائے اور سینے میں خزرہ ہو خصوصاً نیند میں اور جاگنے کے بعد علاج مادے کے نضج کے لیے
بادیان تخم کرفس اصل السوسن زوفا خشک پر سیاہ و شان جو شانہ بنا کر پین اور نضج کے بعد بلغم کے تفتیہ میں کوشش کریں اور یہ اس طرح پر ہوتا ہو کہ موی کے
بیج اور اصل السوسن پکا کر اور چھانکر شہد میں ملا کر ملائین اور قردمانا لیں اور اسہال کے لیے مسلمات جیسے مناسب ہوں استعمال کریں اور اس مرض میں سب چیزوں
سے زیادہ نافع اسہال کے لیے ایاج روفس ہو اور رطوبت کو چھنے کے لیے یہ لعوق کام میں لائیں اسکی ترکیب رب السوسن زوفا خشک بیج سوسن مغز بادام ہر ایک
چار درم حلیت تخم انجیر ہر ایک ایک درم کوٹھ چھانکر شہد میں ملائیں اور ایسا ہی غذاؤں میں سے جو رطوبت کو خشک کرتی ہیں جیسا چایا اور کرذاج تناول
کریں اور ریاضت اختیار کریں اور جو چیز رطوبت بڑھاتی ہو اس سے پرہیز کریں اور باقی تدبیر پانچویں قسم میں سے اختیار کریں ساتویں قسم وہ ہو کہ یہ کسی خشکی اور حرارت
سعال کی موجب ہو اسکی علامت یہ ہو کہ بھوک اور پیاس کی حالت میں اور حرکت کے سبب بڑھ جائے کیونکہ یہ چیزیں رطوبت کو فنا کرتی ہیں اور خشکی کو بڑھاتی
ہیں اور حامی رطوبت بڑھاتی ہیں انکے کھانے سے جیسا آتش جو کہ نہری سرطانات اُس میں پکے ہوویں اور اسکے مانند کم ہو جائے اور نضج میں

یعنی سانس میں تنگی اور مادہ تھوک میں نہ نکلنا اور بدن دُبلنا ہونا اور نبض میں سرعت اور تواتر ہوگا اور یہاں سرفہ تو مرض ہے اور ضیق عرض ہے اور یہ مرض جب شدت پکڑتا ہے اور دل کی گرمی غلبہ کرتی ہے تو قی کی نوبت پہنچاتا ہے علاج آتش جو لعاب اسبغول خیار کا پانی جلاب کے ساتھ پین اور بیابان سرد اور رطوبت بڑھانیوالی کہ رب السوس مغز تخم خیار نشاستہ کثیرا بنفشہ لعاب بہدانہ سفیدی بیضہ سے بنائیں ٹمھ میں رکھیں اور قیرو طی کہ روغن بنفشہ روغن تخم کہ و موم سفید سے بنائیں سینے پر ملین اور ناف اور مقعد اور قدم کو روغن بادام سے چکنا رکھیں اور جس پانی کو پیتے ہیں اس میں بہدانہ کا لعاب ملائیں اور غذاؤں میں سے جو چیز رطوبت بڑھانیوالی ہو جیسا سبوس کا حریرہ اور روغن بادام اور بکری کا دودھ خصوصاً اگر جو کادانہ اُسکو کھلائیں اور موٹے مرغ کا گوشت اور بکری کے پاپیہ اور فالودہ قند کے ساتھ اور روغن بادام اور خنخاش اور اُسکے مانند تناول کریں اور اگر تپ ہو تو دودھ سے پرہیز کرنا لازم ہے اور نہیں تو دودھ کا پینا عمدہ تدبیر ہے اور نیگرم میٹھے پانی سے غسل کرنا اور آبن مرطب میں ٹھینا مفید ہے اور ٹھوین قسم وہ ہے کہ یہ میں غباراوردھو میں سے یا چھنے اور زور سے چلانیکے سبب خشونت عارض ہو علاج لعوق کھلائیں اور حریرے پلائیں تاکہ خشونت و سختی زائل ہو اور نرمی اور صفائی حاصل ہو اور بیابان رطوبت بڑھانیوالی ٹمھ میں رکھیں اور رطوبت پہنچانیوالے روغن گھونٹ گھونٹ پین اور گلے پر ملین اور ان میں سے ناف اور مقعد کو چکنا رکھیں ترکیب لعوق کی بنفشہ کثیرا مغز تخم کہ و مغز تخم خیار خنخاش سفید لیکر پانی میں پس لین اور شکر اور بادام کارو روغن بڑھا کر حریرہ بنائیں اور جو کچھ ساتوین قسم میں بیان کیا گیا یہاں بھی مفید ہے نوین قسم وہ ہے کہ قبضہ کا زخم یا ریه کا قرصہ یا سینہ کا یا انکا ورم یا سینے کے حجابوں کا ورم اور اس حجاب کا ورم جو دل کے اور ریه کے درمیان ہے یا جگر اور طحال کا آماس یا حلقوم کا آماس سعال کا سبب ہو اور ان سبب کے بیان نفث الدم اور سل اور ذات الصدرا و ذات الریه اور ذات الجنب اور برسام اور ذات الابدان اور ورم الطحال میں آتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اور حلقوم کے آماس کا بیان خاق میں گذر چکا فائدہ جگر اور دوسرے احتشاک کے آماس سے سرفہ اس طرح پر پیدا ہوتی ہے کہ مثلاً جگر یا حجاب کے سر میں یا اُسکے پیچھے کی جانب میں آماس پیدا ہو اور جگر کے معالین کھنچنے لگیں اور اس سبب کہ اغشیشہ ملے ہوئے ہیں ریه کے معالین بھی کھنچیں اور ایذا پائیں اور اُسکے اجزا کے کھنچنے سے سانس کے راستے تنگ ہو جائیں تب وقت طبیعت اپنے خالق کے اذن سے زحمت کے دفع کرنے کے لیے ہوا کو جنبش دے اور سرفہ پیدا کرے اور یہ سعال خشک درد اور کھنچاؤٹ کے ساتھ ہوتی ہے اور جس عضو میں آفت ہو اُسکے آفت کے آثار ظاہر ہوا کرتے ہیں دسویں قسم وہ ہے کہ ریه میں شرات یعنی پھنسیاں پیدا ہوں اور سرفہ پیدا کریں اور اُسکا سبب غن صفاوی ہے کہ شور پیدا کرتا ہے اور اس قسم کا نام شرات السعال ہے اور اُسکی علامت یہ ہے کہ نبض سریع اور بول گرم ہو اور سردی سے فائدہ اور گرمی سے اپنا پونچے علاج فصد کھولیں اور حجامت کریں اور صفا کا اسہال کریں اور جو کچھ دوسری قسم میں اور جیسا کچھ شور الحاق میں مذکور ہے وہی اسکا علاج ہو گیا رھوین قسم وہ ہے کہ معدے کی مشارکت سے عارض ہو اُسکی علامت یہ ہے کہ جس وقت معدہ بھرا ہوا ہو سرفہ زیادہ ہو اور خلوی حالت میں کم علاج قہر اور اسہال سے معدے کا تنقیہ کریں اور شربت بنفشہ اور شربت زفا سے کھانسی کا تدارک کریں تبلیہ جو سرفہ کہ تیر غذاؤں کے کھانے سے اور قبضہ میں کسی چیز کی گرانی سے عارض ہوتی ہے وہ پانڈا نہیں خود بخود زائل ہو جاتی ہے اور سبب کے زائل ہونے سے موقوف ہو جاتی ہے اور کبھی ایسا ہوا کرتا ہے کہ سودا ریه میں آئے اور سعال لائے اُسکی علامت یہ ہے کہ ایک چیز سیاہ اور نیلگون اور

بڑے رنگ لی سرفہ میں نکلے اور سودا کی اور علامتیں پانی جاہن علاج سبوس گندم کا حریرہ قند یا شہد کے ساتھ دین اور سودا کا اسہال کرین اور غلغلا
 کہ مرغ کے گوشت سے یا جوان بکری کے گوشت سے بناہن کھلائن

فصل نفث الدم یعنی مٹھ سے خون آنا اور اسکی سات قسم ہن پہلی قسم وہ ہو کہ مٹھ کے اجزائین سے جیسا مسور ٹھون میں اور دانون کی جڑون
 میں سے خون نکلے اور اسکی علامت یہ ہو کہ تیزق اور نقل میں خون نکلے اور ان دونوں لفظ کے ایک معنی ہن یعنی تھوکنے سے خون نکلے اور بعض کہتے ہن
 کہ یہ تیزق سے بھی کم ہو علاج قابض چیزون سے جیسا اس گلنا رماڑو پھلکری کے جو شانڈے سے کلیان کرین وراگران مواضع میں قرحتازہ ہو کندر
 دم الاخون باریک پیکر اسپر لگائین تاکہ خشک ہو اور خون کا بنا موقوف ہو دوسری قسم وہ ہو کہ حلق میں چونک چٹ جائے اسکے سبب تھوک میں خون
 آئے اور تعلق لعلق کی تدبیر کا ذکر آچکا ہو تیسری قسم وہ ہو کہ سر میں سے خون اتر کر باوا اور ملازہ سے نکلے اسکی علامت یہ ہو کہ تنخ کے ساتھ خون نکلے یعنی اوپر
 کی جانب کے کھنکار سے اور رعاف کی دوسری علامتیں جیسا مٹھ شرح ہونا اور آنکھون کے آگے تباریق یعنی چمک معلوم ہونا اور تھوکنے کے بعد سر میں سخت
 کا آنا اور اس سے پہلے سر میں بوجھ ہونا ظاہر ہون اور تنخ اس مشہور حرکت کو کہتے ہن کہ جو خیرتالو میں ہو اور سر میں سے اتر آتی ہو اسکے نکلنے کے لیے مخصوص
 ہو اور خالے مجھ کے مخرج سے نکلتی ہو اور تباریق وہ ہو کہ بجلی کا سا خیال آنکھون کے سامنے آئے علاج رگ قیفال ٹھولین اور فقرے پر حجامت کرین اور
 کرماز و عصارہ لحتہ لتیس برگ اس کے جو شانڈے سے اور ربوب قابضہ سے جیسا رب با اور غورہ اور زعور اور ورد اور انکے مانند غرہ کرین اور جو چیزین
 سرد قابض کہ رعاف میں مذکور ہن سر کے میں ملا کر پیشانی پر طلا کرین اور خون نکلنے کی اسوقت اجازت ہو کہ خون میں زیادتی ہو اور امٹلا کے آثار ظاہر
 ہون اور زمین تو اور تدبیرین کفایت کرتی ہن چوتھی قسم وہ ہو کہ خجرہ اور قصبہ ریہ میں زخم واقع ہو اور اسکے سبب خون آئے اور خجرہ اور قصبہ ریہ میں زخم
 کا باعث یا تو ضربہ اور سقط ہو کہ سینے پر اور گردن کے مقدم پر واقع ہو اور اس سبب بعضی رگین پھٹ جائین یا بہت سخت کھانسی یا بہت زور سے چلانا
 اور چیخ مارنا اسکے سوا جو کچھ خجرہ اور قصبہ ریہ کی رگون کو پھاڑ ڈالے اور توڑ ڈالے جیسے قو کی شدت در تر خرسخت یعنی کو تھسا اور بہت سا غصہ آنا اور اسکی علامت
 یہ ہو کہ خون تنخ سے نکلے یعنی پیچے کی جانب کے کھنکار سے اور تھوڑا سا نکلے لیکن جو نسا خجرے میں سے نکلے خون خالص در بدن سرفہ ہو اور جو نسا قصبہ سے
 آئے سرفہ اور تنخ سے تھوڑا سا نکلے اور کف دار ہو اور درد کے ساتھ نکلے اور تنخ ایک دانہ ہو کہ حلق کے مخرج سے نکلتی ہو اور یہ حرکت اس چیز کے نکلنے
 کے لیے جو حلق کی انتہا میں ہو مخصوص ہو علاج قابضات مذکورہ سے غرہ کرین اور قرص نفث الدم مٹھ میں رکھین اسکی ترکیب گل رینی کربا صمغ
 عربی دم الاخون طباشیر نشاستہ کثیرا قاقیا گلنا عصارہ لحتہ لتیس لیکر باریک کر لین اور بارنگ در خرفہ کے پانی میں ملا کر قرص بنا لین اور یہ سب دواہن
 اور مکن ہو کہ فصد کرین اور جانا چاہیے کہ قصبہ کے زخم کا علاج دشوار ہو مگر یہ کہ صرف اسکے اندر کے خستائین ہو پانچون قسم وہ ہو کہ ریہ میں سے خون آئے
 اور اسکے آٹھ سبب ہن ایک تو ضربہ اور سقط دوسرے صیغہ قویہ یعنی زور سے چینا جسکے سبب ریہ کی رگین پھٹ جائین تیسرے وہ ہو کہ خلط صفراوی تیز یا نکلیں اور
 شور ریہ پر کرے اور اسکی رگون کو کھا جائے چوتھے وہ ہو کہ ریہ کے جوف میں امٹلا ہو کہ اسکی شدت سے رگون کا مٹھ کھلیاے یا امٹلا کی شدت سے رگین پھٹ
 جائین پانچون وہ ہو کہ سورنراج بار دکشف ریہ میں عارض ہو اور اسکے اجزا کو سکوردے اس سبب اسکی بعضی رگین پھٹ جائین ترجمہ کہتا ہو کہ اس

پانچویں قسم کے اجمال میں مصنف علیہ الرحمۃ یعنی حکیم ارزانی صاحب نے آٹھ سبب بیان کیے ہیں اور تفصیل میں پانچ سبب بیان کیے جو بعض تو اسکو مصنف کا ذہول سمجھتے ہیں اور بعض سوکاتب جانتے ہیں اور بعض اس طرح تاویل کرتے ہیں کہ اس سبب کے بعض اسباب کو بعض سے اتحاد اور مناسبت ہو جیسا ضربہ کو سقطہ سے اور خط صفر اوی حاد کو خط ماحہ پورقی یعنی نکلیں شور سے ایک وجہ کی مناسبت ہو اور انفلح اور انصداع یعنی رگون کا گھٹنا اور پھٹ جانا انکا ایک ہی سبب ہو مصنف علیہ الرحمۃ نے انکو جدا جدا بیان کرنا مناسب سمجھا اور اتنے ہی ذکر پر اکتفا فرمایا فقط اور اس حقیر مترجم کے خیال میں یہ آتا ہے کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے گاہ باشد کے لفظ سے تین سبب آگے بیان کیے ہیں اور تعداد کا لفظ انپر نہیں لکھا بیشک آٹھ سبب میں سے باقی ماندہ وہ تینوں سبب ہیں اتنے اور یہ میں سے خون آئینگی یہ علامت ہو کہ بدون سرفہ کے نہ نکلے اور سرفہ خالص اور کف دار ہو اور درد نہ ہو کیونکہ ریبہ کی جرم میں جس نہین اور جو نسا خون ریبہ کے گوشت میں سے آتا ہے کم رنگ اور رقیق ہوا کرتا ہے اور اگر سرفہ بہت سخت ہو کہ درد معلوم نہ ہو اور جو نسا رگون کے مائل سے آئے اس میں بھی سرخی کم ہو اور ابتدا میں تھوڑا تھوڑا آئے اور روز بروز جننا زخم اور تا کل بڑھے اور جس قدر منفذ زیادہ فراخ ہو بڑھا جائے اور جو نسا رگون کے پھٹ جانے سے آئے شدت سے سرفہ ہو اور اس میں کف بہت کم ہو اور دفعہ زیادہ نکلے اور جو حلت اور تیزی کے سبب ہو تو پہلے اسباب جنسہ خونین تیزی آتی ہو گواہی دین اور اگر خون کی تیزی سے ریبہ زخمی ہو گیا ہو زرد آب و ریبہ و قشور اور پوست خون کے ساتھ نکلیں یعنی چھلکے سے خون میں آئیں اور جسکا سبب املا ہو یعنی ریبہ کی فضا میں خون بھر جائے تو مقدار میں زیادہ ملے اور اسکے نکلنے سے آرام اور تخفیف معلوم ہو اور وجہ کے املا کے آثار ظاہر ہوں اور جو نسا ورم خونی کے سبب آئے کچھ ایک سخت ہوگا اور ذات الریبہ کی علامتیں ظاہر ہونگی علاج مادہ کم کر نیلے لیے اور خون کو اس طرف سے پھیر دینے کے لیے رگ باسلیق کھولیں اور اگر صافن کی فصد مقدم رکھیں بہتر ہوگا اور قرص نفث الدم کھلائیں اور بازو اور ران کا باندھنا اور پنڈلی پر شاخون کا لگانا سفید ہو اور جو خط غالب ہو جتنے سے اور پینے کی دواؤں سے اسکو نکالنا فائدہ مند اور مزاج کی اصلاح واجب ہے اور ایسا ہی جہاں کہیں اسباب گرم موجب ہوں اور خون کا بند کرنا مطلوب ہو اتفاقاً کنڈر یا زوگنڈار صمغ عربی گل ارمنی افیون سب برابر لیکر سینے پر طلا کریں اور ان دواؤں سے قرص بنا کر پیار رکھیں تاکہ حاجت کی وقت کام آئیں اور دوسری تدبیریں کھائیں اور پینے کی چیزوں میں وہی ہیں کہ سل میں بیان کی جائیں گی اور جہاں کہیں سو مزاج بار و کشف سبب گرم اور تر چیزوں کے استعمال سے تعدیل اور اصلاح میں کوشش کریں تاکہ مزاج کا فساد زائل ہو پھر اشیاء مذکورہ سے خون کے بند کرنے پر توجہ کریں اور گرم اور تر تدبیریں سماں میں مفصل مذکور ہیں اور کبھی ایسا ہوا کرتا ہے کہ رگون میں باد غلیظ کے ہونے سے کوئی رگ پھٹ جائے اس سبب سے خون آئے اور اسکی تدبیر یہ ہے کہ اول اطراف کے ملنے اور باندھنے سے مادے کو اوپر سے نیچے کی طرف لائیں اور فصد کریں پھر ایسی دوائیں کہ ریاہ کو توڑ دین اور شقاق کو چھاکریں جیسے فلونیا اور سنجہ نیا و حمرنا اور تریاق بزرگ تازہ اور نارسیدہ استعمال کریں اور ریاہ کے توڑنے کے بعد قابضات استعمال کریں اور کبھی خون انیکا سبب یہ ہوا کرتا ہے کہ رگون کے منہ کھل جائیں اس طرح کہ رطوبات رقیق کے سبب کہ ترلے میں آتے آئیں یا دوسری جگہ سے سینے اور ریبہ پر کریں کریں پھر گرم ہو جائیں یہاں تک کہ جو انہیں دنی قوت پہنچے اسکے سبب رگون کے منہ کھل جائیں اور اسکی تدبیر یہ ہے کہ پہلے اطراف کے ملنے سے اور دوسری تدبیروں سے مادے کا الہ کریں پھر قابض دوائیں کہ رطوبت کو کم کریں اور عضو کے مزاج کو گرم کریں استعمال میں لائیں جیسا بیخ اذخر مصطلکی زیرہ بریان

ملہ اسی لفظ کا ہا باشد کا ترجمہ ہے جسکی طرف اس عاجز نے میں اشارہ کیا ہے

پودینہ کو ہی چند بیدتر قلعہ لیس و زعفران تاکہ دو کی قوت جلد اس جگہ پہنچائے اور تریاق اور شرودیطوس اور سنجینیا اور فلو نیا سے فارسی اور رومی
تھوڑا تھوڑا دینا رہ اور سینے کی رطوبت کو خشک کرتا ہے اور مزاج کو بدل دیتا ہے اور خون کو بند کرتا ہے اور اس نوع کے اضمحہ میں اذخر علیک البطم زیرہ بریا
اقاقیا عصارہ کحیمہ تیس چند بیدتر قلعہ لیس استعمال کرنا چاہیے اور کبک اور تدرود دراج کنجشک کا گوشت اور اسکے مانند غذا بنانا چاہیے اور کبھی ایسا
ہو اگر تباہی کہ یہ میں ورم ہو جائے اور اس میں سے خون ٹپک کر نکل آئے اور ذات الریہ کا ورم عنقریب آئیو الا ہے لیکن اس جگہ اتنا خیال رکھیں کہ قابض و اول
سے پرہیز کریں کیونکہ آس کو ٹھہراتی ہیں اور آفتیں لاتی ہیں اور ہر طرح سے مادے کے نضج میں اور عضو کے تنقیہ میں کوشش کریں جیسا اسکا ذکر آئینکا اور
بات پوشیدہ نہیں کہ قابضات کا استعمال کرنا قبض کرتا ہے اور مادے کو روکتا ہے اور قبض ورم کے لیے مضر ہے سو اس مقام میں اُسے پرہیز کرنا واجب ہے
چھٹی قسم وہ ہے کہ خون سینے میں سے آئے اور اسکا سبب بھی وہی ہے کہ اُسکی رگیں امور خارجیہ یا داخلیہ کے سبب پھٹ جائیں اور سینے سے خون نکلی
علامت یہ ہے کہ خون نسبت بہت شدت کی کھانسی سے نکلے اور تھوڑا سا نکلے اور زخم کی جگہ درد کرے اور چت لیٹنے کی وقت کھانسی اور درد بڑھ جائے علاج
رگ باسلیق کھولیں اور قرص نفتا دم کھلائیں اور سینے پر بھی طلا کریں اور سینے کے زخم میں ریہ کے زخم کی نسبت خطر کم ہے اور جلد اچھا ہو جاتا ہے فائدہ
جالینوس کہتا ہے کہ ایک جوان کے سینے کی رگیں جاڑے کی شدت سے پھٹ گئیں میں نے پہلے دن اُسکی فصد کھولی اور اُسکے ہاتھ اور پاؤں ملنے کے لیے
جس طرح کہ مقرر ہے حکم کیا اور غذا میں حریرہ کھلایا اور اُسکے سینے پر ضما و تفسیر کھا اور تین ساعت تک اسپر رہنے دیا تاکہ زیادہ گرم نہو اور دوسرے دن کشکاب
اور بٹ کے گوشت کا سفید باج دیا جب مزاج اعتدال پر آیا اور ریہ کے آس کا خوف نہ رہا آہستہ آہستہ پرانا تریاق شیر خمر کے ساتھ دیا اور جو دو میں معتدل مانل گری
ہیں اور سخت قابض نہیں یہ ہیں دار چینی سنبل سلیخہ سعد قسط کنڈر زعفران مصطکی مرزرا وندا اور چلبے کہ ان دواؤں میں سرد اور قابض چیزیں جیسے گل مختوم
گل ارسی صمغ عربی کثیر انشاستہ کہر باسد شب یمانی بریان گل سرخ گلنا رطبا شیر شاخ گوزن سوختہ ایک چوتھائی داخل کریں اور اگر گرم دواؤں کو پکائیں اور
دو درم سرد دواؤں میں سے کوٹ کر اور چھانکر اس میں ملائیں اور سپین خوب عمل کرے ساتویں قسم وہ ہے کہ مری اور معدے یا جگر یا طحال سے خون آئے اور
اس قسم کی علامت یہ ہے کہ تریہ میں بھی خون نکلے اور کھانسی نہو اور مکن ہے کہ اعضا میں سے کسی عضو میں آفت ظاہر اور اس بحث کا حال معدے کے
امراض میں تریہ دم سے روشن ہوگا اور اسی کے ساتھ یہ بھی ظاہر ہوگا کہ کس طرح ان اعضا سے مری کی طرف خون آتا ہے اور تریہ میں نکلتا ہے حالانکہ یہ بات
نہیں کہ جگر سے ریہ کی طرف جلتے اور کھانسی میں قبضہ کی راہ سے نکل آئے اس سبب کہ ان دونوں کے بیچ میں حجاب حائل ہیں فائدہ ان چیزوں
کے ذکر میں کہ اکثر نفتا دم وائے کو اُسے بچنا لازم ہے کہ تین اور ریاضتیں اور بہت بولنا اور آواز کو اونچا کرنا اور غصہ اور غم اور غضب اور بہت شراب پینا
اور سرخ چیزوں میں نگاہ کرنا اور جماع کرنا اور تیز اور کھولنے والی چیزیں جیسے صبر الیو اگر فس کنجد اور پیرا پیر اور خرم اور شہد اور سب ٹھکانوں کا کھانا یہ
اکثر اوقات میں مضر ہیں اور ایسا ہی کچا دودھ پوش دینے ہوئے نقصان پہنچاتا ہے فائدہ بعض چیزوں کے بیان میں کہ مفید ہیں جس شخص کے لیے حرارت
کم کرنیکی زیادہ حاجت ہو اُسکی غذا کے لیے سماق اور غورہ اور زرشک ورنار دانہ اور تیج کی ترشی اور برگ حماض بکری کے پاؤں میں پکا کر دینا چاہیے اگر تریہ
اور اگر تریہ تو مغز بادام اور سسک میں دینا اور جہان کہیں حرارت بہت قوی نہو تازہ بئیر نکلیں اور تازہ دودھ پکا ہو اور وہی یا گائے کے دہی پاؤں میں

پکا کر اور حریرہ کہ گورس کا پوست دور کر کے اُسکے آٹے سے بنائیں اور بیضہ نیم شرت کی زردی اور تیرہ اور درج اور کبک کا گوشت اور تازہ مچھلی اور اُنکے مانند موافق ہیں تہیہ جو قابض دوائیں کہ نفت الدم کے سبب انواع میں مفید ہیں سب سے زیادہ نافع شادخ مغسول ہو ایک مثقال عصی الراعی کے پانی میں یا برگ خرفہ کے پانی میں یا بادروج کے پھوڑے ہوئے پانی میں یا بارنگ کے پانی میں ملا کر بنایا اور خرفہ کی پتی چباننا اور کھانا مجرب ہو اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ خون کو فی الفور بند کر دے اور خیار کا پانی ان عصا روں میں جکا ذکر آیا ہے کسی ایک عصا رے کے ساتھ خصوصاً اگر قابض دوائیں ملا کر دین نہایت مفید ہے اور شاخ گوزن خستہ قابض دواؤں میں ملا کر بڑا نافع ہے اور پودینہ کا پانی کچھ ایک نافع ہے اور کشینز کا شگوفہ تین درم ٹھنڈے پانی کے ساتھ صبح و شام دینا نفع کامل دیتا ہے اور بیخ مرجان اور طین شاموس مفید ہے فائدہ اگر یہ خوف ہو کہ خون ریزہ میں بستہ ہو کر ٹھہر جائیگا تو اول ہی سرکہ پانی میں ملا کر سپین گمر جس شخص کو کھانسی شدت سے ہو اور اگر خون بستہ ہو جائے اور کھانسی کی شدت نہ ہو سرکہ اور گلاب سے غرغہ کرین اور شاید کہ تھوٹا سا پین اور اگر بخیر کی لکڑی جلا کر اسکی خاکستر پانی میں ملائیں اور اس پانی کو حاشاکے ساتھ دین خون بستہ کو پاک کرے اور صقر شہد کے ساتھ اس باب میں مفید ہے اور دوسری تدبیر معدے کے امراض میں بیخ الدن

واللبن کی فصل میں آئے گی

فصل نفت المذہ کے بیان میں یعنی تھوک میں پیپ کا آنا اور اسکی پانچ قسم ہیں ایک تو وہ ہے کہ ذات الریہ یا ذات الجنب پک کر پھوٹ جائے اور تھوک میں پیپ آئے اور ان دونوں مرض کا ذکر جدی جدی فصلوں میں کیا جائیگا دوسری وہ ہے کہ ریزہ میں قرعہ پڑے اور اسکی پیپ کھانسی میں نکلے اسکو سل کہتے ہیں اور اسکا ذکر بھی آئیگا تیسری وہ ہے کہ معدے میں دبیلہ پیدا ہو اور پھوٹ جائے اور جیسا اسہال میں نکلتی ہے ویسا ہی ممکن ہے کہ آئے اور پیپ قوی میں دفع ہو جائے اور یہ بھی کہا جائیگا چوتھی وہ ہے کہ جگر میں یا حلق میں یا منہ کے دوسرے اجزائیں روم ہو جائے اور پیپ پڑ کر پھوٹ جائے اور تھوکنے سے یا تنخ سے جیسی جیسی جگہ ورم ہو پیپ نکلے اور اس بحث کا حال خاق کی فصل سے اور ان اور ام سے جو منہ کے اندر ہو کرتے ہیں اور انکا ذکر آچکا ہے اور روشن گاہ پانچویں وہ ہے کہ سینے میں ورم ہو کر پھوٹ جائے اور اُسکے ساتھ مزاج میں حرارت قوی نہو اور اسکی علامات یہ ہے کہ گارھی پیپ شدت کی کھانسی سے نکلے اور پہلے سینے میں خراج کا ہولینا اور سینے میں درد ہونا اسکی گواہی دے علاج زوفا بخیر حاشا اصل السوس بیخ سوسن حلبہ پکائیں اور اسکا صاف پانی سپین تاکہ پیپ رقیق ہو کر ریزہ کی طرف آسانی سے ٹپک جائے اور اس جگہ سے سہولت کے ساتھ باہر آئے اور زوفا سے تراور بہروزہ اور آرد کر سنہ اور حلبہ اور تخم انجور اور پرسیاوشان کو ٹکر روغن با بونہ اور روغن غاذا و مرغیوں کی چربی اور شہد ملا کر سینے پر طلا کرین اور مرزا وند میو کندر زرنج جلا کر اسکا دھواں کھینچ جائیں اور یہ سب اسلیم ہو کر رقیق ہو جائے اور رقیق ہونیکے بعد خوب سینے کو پاک کر نیوالی منہ میں رکھیں اسکی ترکیب تخم السی مغز حلیہ و مغز بنولہ تخم نیچی رب السوس بیخ سوسن کو ٹکر چھانکر شہد میں ملا کر بیابان بنالین فائدہ جو ورم کہ سینے میں یا ریزہ میں یا سینے کے حجابوں میں واقع ہو اور پیپ ہو کر پھوٹ جائے اُسکے پاک کر نیکی تدبیر بھی ایسی ہی ہوا کرتی ہے اور جیسے ہر ایک کی جگہ میں بیان کی جائیگی اور اس کام میں مہلت سمجھیں اسلیم کہ اگر پیپ ریزہ کی طرف نہ ٹپکے اور سینے کی فضا میں جمع ہو جائے سینے کے حجاب کو متعفن کرتی ہے اور اس میں ورم شدید پیدا کرتی ہے اور بیمار کو ہلاک کرتی ہے اور اگر ورم ریزہ میں ہو اور پیپ پڑ جائے یا سینے کی نواح سے ریزہ پر پیپ گرے اور اسی جگہ رہ جائے اور باہر نہ نکلے ریزہ کے اجزا کو کھالیتی ہے اور سل پیدا کرتی ہے اور اس لیے

بہتر ہے کہ جب ان جگہوں میں ورم پھوٹے قابضات سے پرہیز واجب سمجھیں اور اعضا کے نرم کرنے پر اور پیپ کے رقیق اور پاک کرنے پر سب طرح سے عنایت بصرف رکھیں تاکہ عضو بالکل پاک ہو جائے پھر اندمال اور زخم کے بھرنے پر توجہ فرمائیں اور اگر پیپ سینے کی فضا میں گرتی ہے اور وہاں جمع ہوتی

ہو اسکی تدبیر احقان المدۃ فی الصدر کی فصل میں بیان کی جائیگی انشاء اللہ تعالیٰ

فصل ریب کے ورم کے بیان میں اسکوفات الریب بھی کہتے ہیں اسکے پیدا ہونیکا یہ طریق ہے کہ گرم یا سرد نزلہ دماغ سے ریب پر اتر آئے یا خناق کھل جائے اور اسکا مادہ وہاں سے بدل کر ریب پر گرے اور اسی جگہ ٹھہر جائے اور ورم پیدا کرے یا ذات الجنب یا ذات الریب سے بدل جائے اور ممکن ہے کہ بدون نزلہ کے اور بغیر بدلنے کے اور اسی جگہ مادہ جمع ہو اور ورم پیدا کرے لیکن نزلہ سے اکثر ہوا کرتا ہے اور جاننا چاہیے کہ مادے کا انتقال یعنی بدلتا ریب کی طرف سب انتقال سے بہت بُرا ہے اسلئے کہ ریب عضو شریف ہے اور دل سے بہت نزدیک ہے اور جو مادہ اُس میں گرتا ہے جتنک کہ پک کر دفع ہوا اُس میں فائدہ ظاہر نہو اور اسکی بیماری دشوار ہے اور بہت سی بیماریاں لاتی ہے جیسا کہ بیان کیا جائیگا اور کبھی اسکا مادہ حجاب و رغیشہ میں گرتا ہے اور ذات الجنب پیدا کرتا ہے اور کبھی اس بیماری والے کے بازو اور ساعد میں اندر کی طرف یعنی بدن کی طرف انگلیوں کے سرور تک خدہ ہو جاتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دل کی جانب میلان کرے اور خفقان اور غشی پیدا کرے اور شاید کہ دماغ کی طرف آئے اور سر سام لائے اور کبھی ذات الریب والے کے ریب میں پانی سی ٹوٹن جمع ہو جاتی ہیں اور اسکا حال مستقیم کا سا حال ہو جاتا ہے اور پوشیدہ نہ رہے کہ ریب کا ورم اکثر بلغمی مادہ سے یا خون سے ہوا کرتا ہے اور صفرا سے بہت کم پیدا ہوتا ہے اسلئے کہ اسکا گوشت نازک اور متخلخل ہے اور صفراوی مادہ اُس میں نہیں رہتا اسلئے شیخ نے کہا ذات الریب ہر خلط سے ہوا کرتا ہے لیکن اکثر بلغم سے اور خون سے ہی ہوا کرتا ہے اور ایسا ہی رازی نے فاخر میں کہا ہے اور جان لے کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ذات الریب کا مادہ تحلیل ہو کر دفع ہو جیسے دوسرے اعضا کے اور کم تحلیل ہو جاتے ہیں اور یہ اللہ کا فضل ہے اور کبھی ایسا ہوا کرتا ہے کہ تحلیل نہ ہو خندا دے کا استفراغ لجا جائے اور جمع ہو کر پیپ ہو جائے اور پھوٹ جائے اور ریب پیپ یا تو قوام میں برابر اور سفید ہو یا تیرہ جیسا شراب کی تلچٹ اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جو سا مادہ لطیف ہے تحلیل ہو جائے اور باقی سخت ہو جائے جیسا سوداوی میں کہا جائیگا اور کبھی خراج ہو جاتا ہے اور کبھی یون ہوا کرتا ہے کہ ریب کا ورم حمزہ کی جنس سے واقع ہوا اور علاج کی بہت کم مہلت دے اسلئے کہ مادہ بہت گرم اور دل سے نزدیک ہوا اور سرد و وا کا اثر خواہ پینے کے طور پر ہو یا طلاء کے طریق پر اس جگہ میں بہت کم پہنچتا ہے اسلئے کہ درد کی مسافت ہے اور بہت سے اعضا بیچ میں حامل ہیں کیونکہ پینے کی چیزوں میں سے ہر عضو کچھ ایک قوت لیتا ہے اور ایک حصہ اٹھا لیتا ہے اور شربت بھی ہر عضو سے ایک حرارت حاصل کرتا ہے اور جہادہ اعضا میں ہے اُس میں سے کچھ ایک سمین لجاتا ہے پھر جب ریب میں پہنچتا ہے سردی کی قوت اُس میں اتنی نہیں رہتی کہ حمزہ کی حرارت سے برابری کرے اور ضما و کی خشکی بھی اُس سے برابری نہیں کر سکتی اس سبب کہ ضما و کی قوت بہت نفوذ کنیوالی نہیں ہوتی اور حال یہ ہے کہ سینے کی ہڈیاں اور غشائیں اور عضلے حامل ہیں اور اسوج سے کہ ہر مرض ہر خلط سے پیدا ہوتا ہے صحیح مذہب یہی ہے ہم اس فصل کو تین قسم میں بیان کرتے ہیں پہلی قسم اُس ذات الریب کے بیان میں کہ جب اسبب مادہ گرم ہو خواہ وہ مادہ فی نفسہ گرم ہو جیسا خون اور صفرا خواہ بذاتہ سرد ہو مگر عفونت کے سبب گرم ہو جائے جیسا بلغم شور و تعفن اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ تپ بہت سخت ہو وقت برابر رہے اور سانس میں شدت کی تنگی ہو اور سینہ کے مقدم میں گرانی اور درد محسوس ہو اور آنکھ اور سنبھ

سرخ ہو خاص کر رخسار سے ایسے سرخ نظر آئیں کہ گویا کسی چیز سے رنگین کر دیے ہیں خصوصاً جس وقت کہ تپ کا غلبہ ہو اور آنکھیں اور منہ بھر بھرا جائیں اور زبان خشک و پیاس حد سے زیادہ ہو اور شاید کہ زبان پر رطوبت غلیظ چپے ارجٹ رہے اور نبض موجی ہو اور کھانسی بہت ایذا دے اور سرد ہونا کہ میں لینے پر دل راغب ہو اور اعراض کی شدت اور کمی جیسا سبب ہو اسی کے موافق ہو جیسا خون اور صفرا اور بلغم متعفن کی خاصیتوں میں بار بار ذکر آچکا ہے مثلاً پیاس کی شدت اور ضربان اور حد سے زیادہ گرمی اور گرانی کا کم ہونا اور ان کے مانند صفا کے لیے مخصوص ہو اور ایسا ہی خون کے خواص ظاہر ہیں اور اس سبب کہ بلغم حرارت کے آنے سے اپنے مزاج پر نہیں رہتا ہر گرم مواد کے آثار اس میں پائے جاتے ہیں لیکن جب طرح پر ہوا اسکی حرارت صفا اور خون کی حرارت سے بہت کم ہو اور گرانی زیادہ اور چپ دار رطوبت زبان پر بہت لگی ہوتی اور سرد ہوا کی ناک میں لینے کی آرزو تینوں میں ہوا کرتی ہو مگر جیسے صفا وی میں ہوتی ہو اور کسی میں نہیں اور جو ذات الریہ حمرہ کے جنس سے ہو گا سانس کی تنگی اس میں زیادہ ہوگی اور گرانی بہت کم مگر سینے میں بڑی سخت حرارت ہوگی فائدہ جس شخص کے قبضہ میں ورم اور زخم ہو گا پشت میں ضربان اور خفیف سادرد معلوم ہوگا اور تپ ضعیف عارض ہوگی اور بدن کھلایگا اور آواز تیز ہوگی اور اگر ورم زخمی ہو جائیگا منہ کی بو بدل جائیگی اور مچھلی کی سی بو آئیگی اور کھانسی میں تھوڑی سی رطوبت نکلیگی اور کبھی ریه میں پھنسیاں نکل آتی ہیں اور اسکا نشان یہ ہے کہ دم تنگ اور سرخ یا متواتر ہو اور سینے میں گرانی معلوم ہو اور سینے کے اندر جلن اور بڑی گرمی معلوم ہو اور یہ نشان کہ ذات الریہ کا مادہ تحلیل ہو کر دفع ہو جائیگا اس طرح پر ہے کہ کئی ہوئی رطوبت تھوڑی سی کھانسی میں بلا تصدیح نکل آئے اور بیمار کا حال روز بروز اچھا ہونے لگے اور اعراض کم ہو جائیں یہاں تک کہ آہستہ آہستہ پاک ہو جائے اور یہ نشان کہ پیپ ہو جائیگا اس طور پر ہے کہ کئی رطوبت نکلے اور اعراض کی شدت ہونے لگے یہاں تک کہ پیپ ہو جائے اور ریه کے معالین میں درد اور کھپاؤ معلوم ہو اور پیپ ہو جائیگا یہ نشان ہے کہ اعراض کی شدت میں تخفیف آجائے اور منہ کا لعاب مٹھا ہو جائے پھر اگر قوت قوی ہوگی مادے کو جلد پکا نیگی اور پیپ تھوڑے میں یا پیشاب کی راہ سے دفع کر دیگی اور پیپ قوام میں برابر ہوگی اور اگر قوت ضعیف ہو کہنے میں توقف ہوگا اور جلد نہ پکے گا اور تخفیف ہو جائیگا اور اس سے مخلصی کی امید نہ ہوگی اور اگر یہ بیماری سل کی طرف ہٹ جائیگی رنگ میں اور منہ پر تانگی نہ ہوگی اور ہمیشہ انگلیوں کے سرے گرم رہینگے اور سل کی سبب علامتیں ظاہر ہونگی اور اگر ذات الریہ کا مادہ پیپ کی طرف انتقال کر جائے سانس کی تنگی کم ہو جائیگی اور پسیلیوں میں خلش معلوم ہوگی اور تقریباً کتنا ہوا اگر ذات الریہ والے کی پستان کے نزدیک ورا سکے گرد پھوڑے نکل آئیں اور زنا سور ہو جائیں ذات الریہ سے خلاصی پائیگی اور ایسا ہی پنڈلی پر پھوڑے کا نکل آنا سلامتی کی علامت ہے علاج رگ باسلیق کی فصد کھولین خصوصاً اگر ریه کے معالین میں ورم ہو اور عناب پستان نیلو فر خطمی نقشہ بابونہ کے جو شانہ میں اٹھاس ترنجبین ملا کر طبیعت کو نرم کریں اور اگر نرم حقے سے شکم کو نرم کریں مناسب ہو اور ابتدا میں مادہ کو ہٹا دینے کے لیے صندل جو کا اثر فرہ کے پانی میں اور تھوڑے سے روغن بنفشہ میں سینے پر ضا د کریں اور جب ابتدا کا زمانہ گزر چکے ضا د کے لیے محمل چیزیں استعمال کریں جیسا کہ بابونہ کلیل اللک خطمی جو کا آثار روغن بابونہ میں ملا کر اور اگر آس خونی ہو اور دیکھنے کے بعد ضرورت پڑے ورم کے مقابل سے رگ صافن کھولین یعنی اگر ورم ریه داہنے طرف ہو رگ بھی داہنے پائون کی کھولین اگر بائیں طرف ہو بائیں پائون کی صافن کھولین اور پچانے کا طریق کر ریه کے داہنے طرف میں یا بائیں طرف میں ہے یہ ہے کہ تپ کے وقت غور کریں کہ کونسی طرف کا رخسار زیادہ سرخ ہوتا ہے اور سینے کی گرانی کون سی جانب میں معلوم ہوتی ہو اسکی

میں ورم ہوا ایسا ہی جس پہلو پر کہ مریض لیٹے اور اسوقت منہ سے رطوبت زیادہ آئے جان سکتے ہیں کہ آس ریہ کے اسی طرف میں ہو مثلاً اگر ورم اُسکے
 دہنے میں ہو دہنے پہلو پر لیٹنے سے تھوک اور رطوبت زیادہ ہو جائیگی اور ایسا ہی اُسکے برعکس اور صافن کے بعد اگر ہفتہ نام کی فصد کو باسلیق کی فصد
 پر مقدم رکھیں بہتر ہوگا اور چاہیے کہ خون قوت کے اندازے پر نکالیں مثلاً اگر قوت مددگار ہو تو تین دن کے فاصلے پر دوسری رگ کھولنی چاہیے اور اگر ابتدا
 میں باسلیق کی فصد سے شروع کریں چاہیے کہ ورم کی جانب مخالف سے یعنی خیر مقابل سے کھولیں اور آخر میں جانب موافق سے کھولیں اور فصد کرنے اور
 مادہ کم ہونیکے بعد شاید کہ سینے پر حجامت کرنے کی احتیاج پڑے تاکہ جو باقی رہا ہو کم ہو جائے اور باہر کی جانب آجائے اور جالینوس کہتا ہے اگر تپ بہت گرم ہو
 مسہل سے خوف کریں اور فصد پر قناعت کریں اسلئے کہ فصد کرنے میں خطرہ نہیں اور مسہل سینے میں بڑا اندیشہ ہے کیونکہ کبھی ایسا ہوا کرتا ہے کہ مسہل مادے
 کو ہلائے اور اسہال نکریے اور درد بڑھائے اور شاید کہ اگر اسہال کرے حد سے بڑھ جائے اور جس شخص کے ورم معالین میں اور خاص ریہ میں ہو فصد
 کھولنی فائدہ مند ہوگی اور معالین کے ورم کا یہ نشان ہے کہ گردن کے چنبر کے نزدیک جسکو ترقوہ کہتے ہیں یعنی افسالم محسوس ہوا اور جس کسی کی پسلیوں
 کی طرف درد ہو مسہل کی دوا زیادہ نافع آئیگی اور اگر طبیب اس میں مصلحت سمجھے تو فصد بھی کھولے اور مسہل بھی دے اُسکے مشاہدے پر اعتماد ہوگا اور
 اس ورم میں کہ نزلہ سے پیدا ہو قیفال کی فصد مفید ہے اور سب قسم میں اُس قسم کے شربت جو مادے کو غلیظ کرتے ہیں جیسا کہ دیا توڑا اور جن چیزوں
 میں قبض ہوتا ہے جیسا کہ پانی نڈیا چاہیے اور ایسا ہی سرد پانی سے پرہیز کرنا چاہیے مگر اُس ذات الریہ میں کہ حمہ کی جنس سے ہو اور صاف
 کر نیوالے شربت جیسا مار العسل اور جلاب و رکشکاب جیسا حال ہوا اُسکے موافق مناسب ہیں اور چاہیے کہ ذات الریہ اور ذات الجنب اور
 ذات الصدر کے سبب قسم میں کوشش کریں تاکہ سینہ رطوبات سے پاک ہو جائے اور جہان کیمین تپ کے سبب سرد چیزوں کے پلانے کی حاجت ہے
 ایسی چیزوں کو اختیار کریں کہ صاف کر نیوالی اور رطوبت بڑھانیوالی ہوں جیسا آب خیار آب خربزہ دین اور آب کدو اور سکنجبین کہ بہت ترش نہونایت مفید
 سینے کو بھی پاک کرتا ہے اور گرمی اور پیاس کو بھی دباتا ہے اور اس سبب سے کہ شکم کے ریح اور نفث کے بخارات ذات الجنب کو ضرر پہنچاتے ہیں نرم چیزیں کہ ریح
 کی توڑ نیوالی ہوں استعمال کرتے رہیں اور کسی وقت معدہ اور امعا کو بھرا ہوا نہ رہنے دین اور اگر دم آنا متواتر ہو جائے اسبغول کا عاب رقیق یا جلاب ٹھکر کر
 پلائیں اور نیم گرم پانی سے سینہ اور پسلیوں پر نطول کریں تاکہ دم آنے میں اعتدال آجائے اور اگر درد ہو تو تھم جائے فائدہ جسوقت کہ آس میں پپ چڑ جائے
 اور پھوٹنے کا وقت نزدیک آئے دم کی تنگی اور سینے کی گرانی اور درد بڑھ جائے اور تپ زیادہ گرم ہو جائے اور جس فرٹوٹ جائے خوب ہلائے یعنی لرزہ آئے
 پھر اگر اچھی طرح اُسکا استفراغ نہو پیپ کے تھپے میں کوشش کریں جیسا نفث المدہ میں بیان کیا گیا اور اس فضل کے آخر میں بھی کہا جائیگا اور
 جان لے اکثر ایسا ہوا کرتا ہے کہ ریہ کا ورم اُس سے پہلے کہ خوب پک جائے کسی سبب سے جیسا بہت غصہ اور سخت حرکت اور زور کرنا اور اُنکے مانند ٹوٹ
 جائے اور صرف خون یا کچی پیپ کے ساتھ آنے لگے اس صورت میں اُسی وقت فصد کھولنی چاہیے اور نفث الدم کے علاج میں رجوع کرنا چاہیے
 دوسری قسم وہ ہے کہ ورم کا مادہ بلغم سادہ یعنی بے عفونت ہو اور اُسکی علامت لعاب کی کثرت اور اُس میں سُرخی کا ہونا اور سانس میں شدت
 سے تنگی کرنا اور سینے کی گرمی کا کم ہونا اور منہ بھر بھرا ہوا نظر آنا اور تپ اور گرانی کا ظاہر ہونا اور جاننا چاہیے کہ احشا کا کوئی ورم بدون

تپ کے نہیں ہوا کرتا مگر شدت اور خفت جیسا مادہ ہو ویسی ہی ہوا کرتی ہے اور کبھی ایسا ہوا کرتا ہے کہ ریه میں پانی سے رطوبت اکٹھی ہو جائے اور مرضین کا حال استسقی ہو جائے اور تپ خفیف ہر وقت رہنے لگے علاج ابتدا میں ورم گرم کے علاج میں کہ تیسرے ہوا اور رادعات کا ضما کرنا سو جہوں تاکہ شاید مادہ ہٹ جائے اور جب کئی دن گزر جائیں اور تپ موقوف ہو جائے اور مرض میں کمی آنے لگے تو جو کچھ سعال بلغمی میں مذکور ہے یعنی نضج اور تنقیہ کام میں لائیں اور زودفا اور انجیر اور طیبہ کا مطبوخ پلائیں اور غذا آب باقلا اور کشک جو اور کشک گندم اور شیرہ سبوس شہد اور روغن کے ساتھ کھلائیں اور اگر طبیعت میں قبض ہو دو مشقال بنفشہ اور پچاس دانہ موز منقی کے اور ایک تولہ اصل السوس اور پانچ دانہ انجیر کے پکائیں اور اس جو شانہ میں مغز فلوں جب قدر چاہیں داخل کریں اور چھانکر روغن بادام بڑھا کر پلائیں اور اگر طبیعت نرم ہو شربت حب لاس دین اور رب آبی سفید ہوا اور نفث المدہ کے آسان کر نیکی تدبیر مع اور فائدوں کے اسی فصل کے آخر میں کہی جائیگی تیسری قسم وہ ہے کہ آماس صلب ہو یعنی سخت و ریه دو طرح پر ہے ایک تو وہ ہے کہ پہلے آماس گرم ہوا ہوا اور آسین سے لطیف تحلیل ہو جائے اور جو باقی رہا ہو وہ سخت ہو کر پتھر جاتے اور اسکا نشان کہ ذات الریه صلب ہو گیا وہ ہے کہ دم کی تنگی زیادہ ہو جائے اور سرفہ خشک متواتر آئے اور حرارت کم ہو جائے دوسرے وہ ہے کہ مادہ سوداوی سرد یا بلغم غلیظ سبب ہوا اور جو طرح پر ہو اس قسم کی علامت یہ ہے کہ بہت دن گزرنے سے سانس کی تنگی زیادہ ہو جائے اور کھانسی خشک ہوا اور تھوک نہ نکلے اور سینے میں حرارت نہوا اور ہوا کا کھینچنا دشوار ہو جائے اور جان لے کہ سینے میں حرارت کا نونا جہاں کہیں کہ مادہ سوداوی یا بلغمی ہو ظاہر ہو لیکن جہاں کہیں آماس گرم کے انتقال سے واقع ہوا سو جہ سے ہوتا ہے کہ اجزائے حارہ لطیفہ تحلیل ہو کر اجزائے ارضیہ غلیظہ منجھوہ باقی رہ جائیں فائدہ کہہی ذات الریه صلب میں پتھری پیدا ہو جاتی ہے اور اسکندر کہتا ہے کہ میں نے خود دیکھا ہے کہ ایک بڑی پتھری جیسے سنگ مثانہ میں کھانسی میں آٹھویں اور اسکے بعد کھانسی دب گئی اور یونس کہتا ہے کہ میں نے بھی دیکھا ہے کہ پھوٹی پتھریاں کھر کھری جیسا گو کھر دسرفہ شدید میں نخل آئین اور ہر ایک کا وزن تین قیراط تھا اور اسکے بعد کھانسی کم ہو گئی اور ذات الریه سل کی طرف لپٹ گیا اور بیمار سل میں ہلاک ہوا علاج ہر طرح سے تلیس میں کوشش کریں تاکہ صلابت نرم ہو جائے اور یہ کام اس طرح ہوتا ہے کہ تخم کمان اور خطمی کے لعاب میں روغن بادام اور لکھنوں کے پینے کا دودھ ملا کر ٹھہرا ٹھہرا کر پینیں اور روغن بنفشہ اور سوم سفید اور لعاب تخم خطمی اور لعاب حلبہ اور لعاب تخم کمان سب کو آپس میں ملا کر سینے پر ضما کریں اور دوسری تدبیر میں لینہ کام میں لائیں اور غذا کے طریق پر کام میں لائیں اور اس قسم کو لا علاج کہتے ہیں تنبیہ جو وقت کہ ورم ٹوٹ جائے حریرہ کر سنہ اور خود اور خندروس کے آٹے سے بنا کر شہد کے ساتھ دین اور مارا لعسل اسوقت میں بہت موافق آتا ہے سینے کو پاک کرنا ہے اور لعوق کرنب اور لعوق غنصل اسقیل اور شیر خرم سفید ہوا اور کبھی ان لعوقوں میں کوئی ایسی چیز کہ جس کو کند کر دے اور بیخیری زیادہ کر دے ملا لیتے ہیں جیسا پوست شمشاش اور اجوائن خراسانی تاکہ کھانسی کو روک دے اور جو وقت تمام مادہ پاک گیا ہو اسکے توڑنے کی تدبیر کریں اور یہ اس طرح پر ہوا کرتا ہے کہ لبنی کا دھوان کریں اور ٹھنڈ کھو لکر اسپر رکھیں تاکہ دھوان حلق میں پہنچے اور بیمار کو کرسی پر بٹھلانا اور اس کے موٹہ ہون کو تھامنا اور کرسی کو زور سے ہلانا اور شور با مچھلی کا کھانا اور ایاج فیقرا شحم خنظل کی گولیاں بنا کر رات کے وقت ٹھنڈ رکھنا تاکہ آہستہ آہستہ پانی ہو کر حلق میں جائے اور انگڑہ جاو شیر کے ساتھ حل کر کے دینا اس باب میں سفید ہوا اور خردل کو مارا لعسل میں دینا ہے اور بعض کھانے

کے بعد قمر ادریتے ہیں تاکہ قمر کی حرکت سے ورم ٹوٹ جائے لیکن اُس میں خطرہ ہے کیونکہ شاید کہ مقدار سے زیادہ کھول دے اور مادے کو ایک بارگی ہٹانے اور خفاق ہو جائے اور جاننا چاہیے کہ متقدمین نے پکانیوالی اور کھولنے والی تدبیریں سات دن کے بعد استعمال کی ہیں لیکن طبیب حاذق کو چاہیے کہ ایسی راہ میں نہ چلے کہ گر پڑے احتیاط سے تاکہ حرارت اور آماں زیادہ نہ ہو اور مرض پر مرض نہ بڑھے اور جب وقت آماں کھل جائے اور پیپ لگے اور مریض کو اپنے آپ میں سبکی معلوم ہو سینے کے تپنے کے لیے جو کچھ صرفہ تراور ضیق النفس میں مذکور ہے اور نفث المدہ میں بیان ہو چکا ہے استعمال کریں اور ممکن ہے کہ ریہ کی پیپ وریڈ شریانی کے وسیلہ سے جگر میں جائے اور وہاں سے بول کی راہ سے یا برازی میں مندرج ہو جیسا حقیقان المدہ فی الصدر کی

فصل میں اسکا بیان آئے گا

فصل سل کے بیان میں اطباء کے نزدیک اس سے وہ قرعہ مراد ہے کہ ریہ میں پڑ جائے اور قشری اس مرض کو مرکبات میں شمار کرتا ہے اور تپ کے لازم ہونے کے سبب کہا ہے کہ وہ قرعہ ہے ریہ میں دق کے ساتھ اور صاحب کامل کہتا ہے کہ وہ قرعہ ہے ریہ میں یا صدر میں اور عامہ اطباء اس لفظ کو اس پیپ پر اطلاق کرتے ہیں کہ سینے میں اور ریہ میں جمع ہو جائیں اور سل کے معنی لغت میں ہزال ہیں یعنی ڈبلا ہونا اور اس سبب سے کہ تاغری اس علت کا خاصہ ہونام کے سے نام رکھا گیا اور قرعہ اس تفرق اتصال سے مراد ہے کہ عضو کچی میں واقع ہو اور پیپ پڑ جائے اور بعض ایسے آدمی ہوتے ہیں کہ ہمیشہ پیپ دار رہتے ہیں انکے دلغ سے ریہ کی جانب آتی ہیں اور سانس کے راستے بھر جاتے ہیں اور ضیق النفس اور سخت کھانسی پیدا ہو جاتی ہے اور انجام کار قوت ضعیف ہو جاتی ہے اور بدن ڈبلا اور گھٹنا جاتا ہے اور اگرچہ یہ مرض رہو اور ریہ میں قرعہ نہیں اصل بیماری واسے کو بھی مسلول کہتے ہیں اور اس مرض میں اور سل حقیقی میں آگے فرق بیان کریں گے اور جاننا چاہیے کہ سل کے اسباب چار طرح ہیں ایک تو وہ ہے کہ تیز نزلہ سر سے ریہ پر گرے اور اس سے پہلے کہ مادہ پک جائے اسکی تیزی ریہ کو جلا دے اور زخمی کر دے دوسرا وہ ہے کہ ذات الریہ میں پیپ پڑ جائے اور زخمی ہو جائے تیسرا وہ ہے کہ ذات الجنب کا مادہ یا ذات الصدر یا ذات العرض کا پک جائے اور پیپ پڑ جائے اور کھانسی میں نکلے ہو سے جب ریہ کے اوپر گذرے اسکو جلا کر زخمی کر دے چوتھا وہ ہے کہ اندرونی اسباب میں سے کوئی سبب جیسے سعال شدید یا بیرونی اسباب میں سے جیسا ضربہ اور سقط اور صدمہ و شوع میں آئے اور اس سبب سے کسی رگ کا منخر کھل جائے یا کوئی رگ ٹوٹ جائے اور گلے میں سے خون آنے لگے اور ریہ میں قرعہ پڑے جیسا نفث الدم میں کہا گیا ہے لیکن اکثر امراض میں سل کا سبب تیز نزلہ ہوا ہے اور اس مرض کی علامت یہ ہے کہ تپ نرم لازم ہو اور جو کچھ دق کے آثار ہیں سب ظاہر ہوں اور رخسار سرخ ہوں خصوصاً جب وقت کہ تپ کا نغمہ ہوا اور پیپ کھانسی میں نکلے اور طبیعت کے عاجز ہونے سے کبھی رات کے وقت یا دوسرے وقتوں میں آئے اور جب بدن کا گھٹنا نہایت کو ہو پٹے ناخن ٹیڑھے ہو جائیں جیسا تپ دق میں مذکور ہے اور شاید کہ بعضوں کو جب کام آخر کو پہنچے پائون کی پشت آماں کر آئے اور قبضہ ریہ کے ٹکڑے اور رگون کے تار اور پرزے پیپ میں آنے لگیں اور جو خلط کہ نکلتی ہے بہت غلیظ ہو جائے پھر ٹھہر جائے اور کچھ نہ نکلے اور طبیب جاہل گمان کرے کہ اچھا ہو گیا اور حال یہ ہے کہ یہ صورت چار دن سے زیادہ مہلت نہیں دیتی اور اکثر ایسا ہوا کرتا ہے کہ سل کے آخر میں سرفہ ظاہر ہو اور صاف خون آنے لگے پھر اگر سرفہ کا تدارک اور خون کو بند کریں ریہ میں رہ جائے اور ہلاک کر ڈالے اور اگر بند کریں خون آتا رہتا ہے

یہاں تک کہ بیمار ہلاک ہو جائے اور حسب وقت مسلول کے دونوں جبرون پر ایک ایسی چیز جیسا باقلا کا دانہ پیدا ہو باون روز میں مرجائے گا اور حسب وقت انگوٹھے پر سبزی پیدا ہو جائے اور پیشانی پر سرخ پھنسی نکل آئے اور اُس میں سے زرد آب چلنا نکلا رہے چوتھے دن مرجائے گا اور حسب وقت سر میں ایک چیز جیسا باقلا کا دانہ نکل آئے اور اُس کا رنگ سیاہ ہو اور در دنگے اور سبات عارض ہو چالیس ساعت میں یا چالیس دن میں مرجائے گا تبلیہ جو کہ بعضے ربوہ والوں کا حال اس سبب سے کہ رطوبات دماغی اُنکے ریه پر ہمیشہ اُتر آتے ہیں مسلول کا سا حال ہوا کرتا ہے اس واسطے بعضے اُسکو بھی سل کہتے ہیں مگر غیر حقیقی جیسا اوپر ذکر آچکا ہے اس سبب سے لازم ہوا کہ سل حقیقی میں کہ ریه کا قرعہ ہو اور مرض مذکور میں ہم فرق بیان کر دین اور فرق یہ ہو کہ اس قسم کا ربوہ تپ ہوا کرتا ہے اور اُس میں کچی رطوبت کے سوا کھانسی میں اور کچھ نہیں نکلتا بخلاف سل کے کہ تپ دق اُسکو لازم ہے اور تھوک میں پیپ کا نکلا اُسکا خاصہ ہے اور اسوجہ سے رطوبت خام پیپ سے بہت مشابہ ہے ان دونوں میں بھی فرق ظاہر کرنا واجب ہوا تاکہ دونوں میں امتیاز کر سکیں سو پیپ کا نشان یہ ہے کہ بدبو ہو اور جب پانی میں ڈالیں کچھ دیر کے بعد نیچے بیٹھ جائے اور اُسکی بدبو جہاں کہیں کہ عفو نہت غالب ہے جلا نیکی محتاج نہیں تھوکنے کے وقت اُسکی بدبو ناک میں آتی ہے اگر دماغ میں زکام نہ ہو اور نہیں تو جب تک اگ میں نہ جلا میں اُسکی بدبو محسوس نہوگی اور پیپ کی بدبو ایسی ہوا کرتی ہے جیسے ہڈی کی بدبو جلنے کی وقت ہوتی ہے اور کبھی ایسا بھی ہوا کرتا ہے کہ نضح کے قصور سے پیپ کے ساتھ خون آئے اور کبھی کھانسی میں کھرنڈ اور چھلکے سے نکلا کرتے ہیں اس سبب سے کہ زخم کی جگہ نقشہ ہوتا ہے اور بلغم اُسکے برخلاف ہے کہ پانی پر ٹھہر جاتا ہے اور تہ میں نہیں بیٹھتا اور ہر چند کہ اگ پر جلا میں بدبو نہیں دیتا جیسے پیپ جلنے میں بدبو دیتی ہے اور خون اور قشور کچھ بھی اُس میں ملا ہوا نہیں ہوتا اور ایسا ہی پیپ گولائی سے خالی نہیں ہوا کرتی اور کبھی سل کی تپ دوسری تپوں کے ساتھ جیسا ربع اور خمس اور شرط الغب و زنا تہ مرکب ہوا کرتی ہے اور سب تپوں سے بڑی جو اُسکے ساتھ مرکب ہے خمس اور پھر ربع اور پھر شرط الغب پھر زنا تہ کیونکہ اس تپ کا مادہ غلیظ اور سوداوی ہے اور اُسکا علاج اُسکے علاج سے کسی طرح پر قریب نہیں یعنی بالکل مناسبت نہیں رکھتا اور جانا چاہیے کہ ریه کے قرعے کی تہیر ابتدا میں دشوار ہے اور اُسکے بعد محال اور ریه کے زخم کے اچھے ہونے میں اطباء میں اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک یہ ہے کہ ریه کا زخم درست ہو جانا ممکن نہیں کیونکہ ریه ہمیشہ حرکت کرتا ہے اور زخم کا درست ہونا اس بات پر موقوف ہے کہ زخمی عضو ٹھہر رہے اور جالینوس کہتا ہے کہ عضو کی حرکت اُسکے زخم کو درست ہونے سے منع نہیں کرتی اگر کوئی اور سبب حرکت کے ساتھ شامل نہو اور اس بات پر دلیل یہ ہے کہ حجاب بھی ہمیشہ حرکت کرتا ہے اور حجاب کے زخم کے اچھے ہونے میں کسیکو خلاف نہیں اور کہتا ہے حسب وقت زخم کا سبب رگ کا کھل جانا یا پھٹ جانا ہو اور ورم کی نوبت نہ پہنچے اور پیپ نہ پڑے درست ہو جائے گا اور اگر آماں اور پیپ کی نوبت پہنچے یا اُسکا سبب ورم ہو گیا ہو یا خلط کی تیزی اور جلا نابعث ہو درست نہوگا اس لیے کہ جب تک زخم پیپ سے پاک نہیں ہوتا نہیں بھرتا اور یہ قرعہ کھانسی سے پاک ہوا کرتا ہے اور کھانسی زخم کو بہت بڑھا دیتی ہے اور کھانسی کی حرکت درد کو بڑھاتی ہے اور درد مواد کو اس جگہ کھینچ لانا ہے اور اگر زخم کے بھرنے کے لیے خشک دوائیں دین کھانسی اور سینے کا کھرا کھرا ہوا زیادہ ہوتا ہے اور پیپ کو خشک کرتی ہیں اور نکلنے سے روکتی ہیں اور اگر نرم اور تر دوائیں دین زخم کو تازہ کرتی ہیں اور زخم تازہ ہونے سے اچھا نہیں ہوا کرتا اور ایسا ہی ریه کی رگیں بہت فراخ اور

سخت ہین اور جو شگاف اور جراثیم اس قسم کی رگون میں واقع ہوا سکا اچھا ہونا دشوار ہے اور ایسا ہی دوا کا اثر اس عضو میں پہنچنے تک بہت ضعیف ہوجاتا ہے اور سرد چیزیں خود ہی نفوذ نہیں کر سکتیں اور گرم چیزیں تپ کو بڑھاتی ہین اور زخم کے لیے خشک و این چاہیں اور انکی خشکی تپ کو ضرر کرتی ہے اور جو زخم کہ قصبہ ریہ میں پڑے وہ بھی علاج پذیر نہیں لیکن جب کا درست ہونا ممکن ہو وہ زخم ہے کہ قصبہ کی خشک اندرونی میں واقع ہو اور اسکے گوشت میں نہ پہنچے فائدہ سل کی بیماری اگرچہ بہت کم علاج پذیر ہوتی ہے لیکن اگر اچھی تدبیر میں پڑے بڑی ہمت دے اور ممکن ہو کہ جوانی سے کھولت تک رکھے اور شیخ الریش کتا ہے کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا ہے کہ اس بیماری میں قریب بیس برس کے زندہ رہی اور یہ مرض سردی کے شہزوں میں جاڑے کی فصل میں بہت پڑتا ہے اور اکثر دن کو اٹھارہ برس کی عمر میں عارض ہوتا ہے تیس برس تک اور اکثر ایسے لوگوں کو عارض ہوتا ہے کہ انکے سینے تنگ ہوں اور گردن دراز کی طرف مائل اور حلقوم باہر کو اٹھا ہوا اور انکے شانے گوشت سے برہنہ ہوتے ہین اور پشت کی طرف نکلے ہوئے جیسے مرغ کے بازو اور ایسے لوگوں کو منجھ کتے ہین یعنی بازو دار اور سرد مزاج والے اس آفت میں اکثر بڑا کرتے ہین علاج ابتدا میں رگ باسلیق اس جانب سے کھولیں کہ جس طرف میں درد محسوس ہو بشرطیکہ کوئی امر مانع نہ ہو اور نہیں تو حجامت کریں اور جہاں کہیں کچھ مادہ سرد سے ریہ کی طرف گرتا ہے قیفال کی فصد بھی کھولیں اور آتش جو کہ سرطانات کے ساتھ پکا ہوا اس مرض میں مفید ہے اور دوسرا علاج حرارت کے بھجانیکے لیے دق کے باب میں سے اخذ کریں اور اسکے ساتھ یہ رعایت بھی رکھیں کہ جو چیز قریب کی جلا اور پیپ و زرد آب کا نقیہ اور سعال کی تسکین کرے اور قریب کو خشک کر دے اور لنج نہ پیدا کرے اختیار کریں اور اگر سل کے ساتھ حمی غنفہ شامل نہ ہو کہ صلی کا دودھ اور عورتوں کا دودھ بنیاسب چیزوں سے زیادہ مفید ہے اور پہلے کہا گیا ہے کہ جسوقت ریہ کا زخم آماں سے آئے اور آسین پیپ پڑ جائے اسکا درست ہونا ممکن نہیں لیکن اگر اچھا علاج پاتا رہے ہو سکتا ہے کہ زخم کا ایک سا حال رہے اور زیادہ نہ ہو اور ریہ کے اور اجزا تباہ نہ ہوں سوا اچھا علاج جسمین سلامتی کی امید ہوتی ہے اس طرح پر ہے کہ پہلے دن کہ خلق سے خون آئے اور معلوم ہو جائے کہ ریہ سے آتا ہے اس سے پہلے کہ ورم کر آئے علاج میں مشغول ہوں جیسا کہ جالینوس کتا ہے جس شخص کو خلق سے ریہ کا خون آیا اور پہلے ہی دن میں نے اسکو پایا اور علاج کیا سب اچھے ہو گئے اور جس شخص کو پہلے دن میں نے پایا اسکے احوال مختلف ہوئے اور تدبیر وہی ہے جو ہم بیان کر چکے ہین اور ایسا ہی چاہیے کہ بیمار کو ساکن رکھیں اور سب حرکتوں سے روک دیں اور اسی وقت فصد کھولیں اور تھوڑا تھوڑا خون کئی دفعہ میں نکالیں تاکہ خون ریہ سے اور اسکے حوالی سے بکھنچ جائے اور مدد نہ پہنچے اسسوا سٹے اطراف کے ملنے اور باندھنے کی تعریف کرتے ہین اور بہتر یہ ہے کہ اول حرارت کی تسکین میں کوشش کریں یا وہ دوائیں کہ زخم کے مناسب ہین ان شربتوں میں اور دواؤں میں جو حرارت کو بجھاتی ہین ملائیں یا کبھی تپ کے علاج پر توجہ ہوں اور کبھی قریب کا علاج کریں مثلاً ایک روز تپ کا علاج کریں اور ایک روز زخم کا علاج یا ہر روز صبح کو زخم کا علاج کریں اور شام کی وقت تپ کا علاج اور یہ تدبیر ان لوگوں کے حق میں ہین کہ پہلے دن طبیب کے پاس پہنچیں اور اسکے بعد کہ زخم میں آماں ہو جائے اور پیپ پڑ جائے جو چیزیں جلا کرتی ہین اور ماوس کو پاک کرتی ہین انکو استعمال کریں اور اگر بیمار کی قوت ضعیف ہو کشکاب سرطانی میں برہ اور بزغالہ کے پاس پکا کر دے سکتے ہین اور اگر طبیعت نرم ہو اور روکنے کی احتیاج ہو شربت سردین اور حب آلاس کشکاب میں پکا میں اور اگر سوز بہت قوی ہو کشکاب میں اور اسکے پلنے کی چیزوں

میں تخم کا ہو چکا میں اور اگر بدن میں فضلہ ہو فصد کے بعد طبیعت کو مطبوخ خیار شنبہ سے نرم کریں اور اگر سینے میں تری یا خشکی ہو جیسا حال ہو جو کچھ کہ سال کے باب
 میں مذکور ہے کام میں لائیں اور اس مرض میں مینہ کا پانی سب پانیوں سے بہتر ہے اور شیخ الرئیس کہتا ہے جو کچھ کہ میں نے اس بیماری میں آزمایا ہے گلقد تازہ ہو کہ اسی سال
 میں بنا ہوا اور اسکے کھانے کا یہ طریق ہے کہ جس قدر طاقت ہو کھائے یہاں تک کہ اگر بیمار روٹی کے ساتھ بھی سالن کرے بہتر ہے اور کہتا ہے کہ میں نے ایک عورت کو
 دیکھا ہے کہ یہ بیماری اسکو طول بکیر گئی اور اسکو اپنی زندگی کی توقع نہ رہی میں نے اسکا علاج گلقد سے کیا اچھی ہو گئی اور پھر اسپر گوشت چڑھ گیا اور موٹی ہو گئی
 اور کہتا ہے کہ میں نہیں کہہ سکتا کہ اسکو کس قدر گلشکر میں نے کھلایا اور میں ڈرتا ہوں کہ شاید اعتبار نہ کریں اور اس علاج میں غذا تیر کا گوشت دینا چاہیے اور
 تیمو اور تدر و اور کبک اور کنجشک کا گوشت یہ سب بھجنے ہوئے اور بے روغن اور تازہ مچھلی بھنی ہوئی خوب وراگراس آشنا میں تپ و حرارت عارض ہو
 کشکاب سرطانی پر قناعت کریں اور جان لے کہ دودھ پلانے کے وقت چند شرایط کی رعایت کرنا چاہیے اور وہ اس طرح پر ہیں کہ تپ نہ ہو اور اگر عورت
 کا دودھ دین حکم کریں تاکہ اسکی پستان سے چوس لے اور اگر گدھی کا دودھ دین چاہیے کہ گدھی جوان ہو اور بیانیے کے وقت سے چار پانچ مہینے گزریں
 اور جس پیالے میں کہ دودھ نکالیں اسکو کئی دفعہ پانی میں دھوئیں اور پیالہ ایسا ہو کہ دھونے سے جلد پاک ہو جائے اور دودھ کو جذب نہ کرے جیسا
 چینی کا پیالہ اور اسکے مانند کیشیے کا روغن کیا ہوا ہو اور جسوقت دودھ نکالنے کا ارادہ کریں گدھی کو بیمار کے پاس لائیں تاکہ جسوقت دودھ میں اسی
 وقت پلانے اور دودھ نکالنے کے وقت پیالہ کو ایک برتن میں کہ گرم پانی سے بھرا ہوا ہو رکھیں اور دودھ کی مقدار طبیعت کے مشاہدے پر اور طبیعت کی
 اجازت پر موقوف ہے لیکن پہلے دن پندرہ درم سے شروع کریں پھر حال کے موافق بڑھائیں اور اگر طبیعت اجابت نہ کرے دودھ انگ نک ہندی اور
 آدھا درم نشاستہ ایک درم تک دودھ میں حل کریں اور پلانے اور بعضوں نے کہا ہے کہ دودھ آدھ سیر چاہیے مگر حق یہ ہے کہ معین نہیں کر سکتے جیسا بعض
 کے وقت کے مناسب ہو اختیار کر سکتے ہیں اور استاد احمد فرج کہتا ہے کہ جب دودھ دین چاہیے کہ اور کوئی کھانا بیمار کو نذرین اور جسوقت دودھ کی منفعت
 ظاہر ہو تین ہفتہ دودھ دینا چاہیے اور بکری کے دودھ کے استعمال میں بہتر ہے کہ پہلے اس میں پانی ملا کر سنگلاب کریں تاکہ کچلے اور پانی فنا ہو جائے
 اور یہ دودھ سنگلاب کے ہونے دودھ سے ہضم ہونے میں بہتر ہے اور اگر سرف بہت سخت ہو کثیر دودھ کے ساتھ دین اور جہاں کہیں طبیعت کا قبض منظور ہو دودھ طراشیت کے
 ساتھ دین اور اگر معدے میں ضعف ہو زیرہ اور کر ویا کے ساتھ دین اور جو کچھ کہ طبیعت نرم کر نیکیے لیے کہا گیا ہے اس میں بیمار کی قوت لحاظ رکھیں اور احتیاط کریں کہ طبیعت کے
 نرم ہوئیے قوت ساقط نہ ہو خصوصاً اگر بدین فضلہ نہ ہو اور اس مرض میں بچپن ہو جائے سفوف الطین و شراب جب لاس دینا چاہیے اور اگر دودھ دینے کے آشنا میں تپ
 آنے لگے دودھ موقوف کریں اور قرص کا قور دین اور اگر تپ کے ساتھ شکم کا قبض مطلوب ہو تو اس میں سے مسکہ نکال لیا ہو دے سکتے ہیں اور تپ ق میں روغن کے استعمال کا
 طریق اور اسکی تدبیر کا بیان آئینکا اور آس جو سرطانات کے ساتھ چکانیکا یہ طریق ہے کہ سرطانات کہتے ہوئے اور ٹھٹھے پانی میں ہون انکو لائیں اور ایک ساعت
 کے بعد اسکی شاخیں اور پائون تو کاٹ کر الگ کریں اور پیٹ چیر ڈالیں پھر اسکو نمک و ررا کھ سے کئی بار دھوئیں تاکہ اسکی بسا ہندا اور مچھلا ہندا
 ہو جائے پھر ان دھوئے ہوئے لیکر ٹون کو خبکے زوائد یعنی ہاتھ پائون کاٹ ڈالے ہون کشکاب میں ڈال کر پکانیں جیسا معمول ہے اور سرطان
 مادہ بہتر ہے اور سرطان مادہ وہ ہے کہ جب اس میں سوئی چھوئیں ایک رطوبت دودھ کی صورت اس میں سے نکل آئے اور دھونے کے لیے انکو

کے درخت کی راکھ اور نمک بہت مناسب ہو اور جبوقت کہ گلقد اور دوسری چیزوں کے استعمال سے سانس رکنے لگے لموقات مناسب سے تدارک کریں اور سفوف سرطان بھی مفید ہو اسکی ترکیب سرطان کی خاکستر جسکا ذکر آچکا ہے دس درم صمغ عربی گل قبرسی ہر ایک پانچ درم خشتخاش سفید اور سیاہ ہر ایک اڑھائی درم کثیرا تین درم سبکو کو ٹکر باریک کریں اور دو درم کے وزن سے شیر خربا شربت غناب یا شربت خشتخاش کے ساتھ دین اور سرطان کے جلانے کا یہ طریق ہے کہ سرطان موصوف کو کوزہ میں رکھیں اور اسکا ٹنڈھ مٹی سے جس میں نمک اور راکھ ملائیں مضبوط کر دیں اور ایک رات دن تنور میں کھین پھر نکال لیں اور ان جلے ہوئے سرطانات کو کہ خاکستر ہو گئے ہوں باریک پسکرا دوینہ مذکورہ کے ساتھ استعمال کریں

فصل احقان المدۃ فی الصدر کے بیان میں یعنی سینے میں پیپ کا بند ہونا اور سینے میں پیپ کا رنگ جانا اسطرح پر ہوتا ہے کہ ذات الصدر یا ذات الجنب یا ذات الریه ٹوٹ جائے اور اسکی پیپ سینے کی فضا میں یعنی اس جگہ میں کہ سینے اور ریه کے بیچ میں واقع ہوجامے اور اپنی غلظت سے اور اس جگہ کی کثافت کے سبب سے جو ریه پر محیط ہے ریه میں نہ ٹپک سکے تاکہ کھنکار میں کھلی گئے یا بول و براز کی راہ سے آجائے اور یہ بات ظاہر ہے کہ جو کچھ سینے کے اندر سے تھوک میں آتا ہے اسکا طبعی راستہ ریه ہے اور جو کچھ ریه میں ہوا آتا ہے اسکا مخرج طبعی قصبہ ہے اور ٹنڈھ کے راستے سے باہر آتا ہے لیکن کبھی ریه کی ریم و ریه شریانی میں کہ اسکی غذا کا راستہ ہوتی ہے اور وہاں سے جگر میں آتی ہے پھر اگر رقیق ہو بول اور مثانے کی راہ سے دفع ہوجاتی ہے اور نہیں تو امعاء کی طرف منحرف ہوتی ہے اور اسواسطے حکمانے کہا ہے کہ اگر نفث المدۃ کی بیماری میں بول و براز میں پیپ آنے لگے اور جن اعضا میں بول و براز آتا ہے وہ ورم سے سلامت ہوں سلامتی کی علامت ہے اور ریه سے جگر پر مادے کے اترانے کی دلیل ہے اور اس حالت میں اسوجہ سے کہ پیپ دل کے اوپر کو گذرتی ہے تھوڑا سا احقان بھی عارض ہوا کرتا ہے کیونکہ جو کچھ کہ جگر سے ریه میں پہنچتا ہے دل کے راستے سے شریانوں کے وسیلے سے آتا ہے اور پیپ کے اترانے کا بھی یہی طریق ہے اور اسبات کی دلیل کہ پیپ دل پر گذرے اور بڑی آفت نہ لائے مطولات میں مذکور ہے اور اسوجہ سے کہ سینے کی تشریح میں معلوم ہو چکا کہ سینے کی فضا دو حصہ ہے جان لینا چاہئے کہ یہ سینے کی پیپ کبھی فضا کی دونوں جانب میں واقع ہوا کرتی ہے اور کبھی اسکی ایک جانب میں اور اس مرض کی علامت یہ ہے کہ دبیلگی جگہ میں بوجھ اور درد معلوم ہو اور خشک کھانسی آئے اور سانس میں تنگی آجائے اور تپ و رق لازم ہو اس سبب سے کہ پیپ تنفس کی حرارت دل کی طرف پہنچنے اور فی الجملہ اس بیماری والے کا حال سبب احوال میں مسلول کے مشابہ ہوتا ہے اور اسواسطے اسکو بھی سہل کی قبیل سے شمار کرتے ہیں اور ان اعضا کے ورم کے اعراض پہلے ہوجاتے اسکے گواہ ہیں اور گرمی اور سینے کی سوزش اور پیپ کے ہلنے کی آواز اور کھچاؤٹ کا محسوس ہونا اسکا خاصہ ہے اور درد اور سوزش اور کھچاؤٹ سے پیپ کی جگہ پہچانی جاتی ہے مثلاً مرض میں ایک کروٹ پر لیٹے اور پھر دوسری کروٹ بدلے سو جس طرف میں کہ گرانی اور کھچاؤٹ محسوس ہو پیپ کی جگہ وہی جانب ہے اور ایسا ہی کمان کا ٹکڑا بھگو کر سینے پر رکھیں جس طرف سے پہلے خشک ہونے لگے وہی پیپ کی جگہ ہے اور ایسا ہی درد کا تعلق شہہ کو مٹاتا ہے اور حرکت کی آواز اسی وقت معلوم ہوا کرتی ہے کہ ہر ایک کروٹ سے دوسری کروٹ بدلے اور جو کچھ کہ گرانی اور تردد اور سوزش کا محسوس ہونا بیان کیا گیا ہے اگر پیپ آدھی فضا میں ہو اسی آدھی میں محسوس ہوا اور اگر پیپ دونوں حصوں میں ہوگی اعراض بھی دونوں جانب میں ہونگے علاج پیپ کے رقیق کرنے کے لیے انجیر زوفا سپستان اصل السوس پر سیاہ شان مویر منقی لیکر پکانے اور چھانکر

روغن بادام کثیر انبات ملا کر پلائین اور رقیق ہونے کے بعد جو کچھ کہ آسان نخل آنے کی تدبیر کا بیان کیا ہے یعنی جس سے مادہ تھوک میں آسان نخل آنے کا کام میں لائین اور ایسا ہی مدرات دین تاکہ شاید اور از میں دفع ہو جائے اور جب پیشاب میں پیپ آنے لگے جو چیز جگر اور گردہ کو دھونے والی ہے استعمال کریں اور اگر پیپ جگر سے آتوں میں آئے اور براز میں نخلے مسهل سے مدد کریں تاکہ جلد دفع ہو جائے اور اگر بول میں بھی آتی ہے اور براز میں بھی اور یہ شاذ و نادر ہوتا ہے کبھی تو اور از میں کوشش کریں اور کبھی اسہال میں سعی کریں یا جو چیز کہ اسہال دونوں وصف ہوں دین اور وائین مدر اور مسهل جیسا مزاج اور عمر اور فصل اور حال ہو اسی کے موافق دینی چاہیں فائدہ جسوقت کہ پیپ رقیق ہو جائے اور یہ پر ٹپکنے لگے اور تھوک میں آسانی سے نہ نخلے اور اعراض میں تخفیف نہ آئے اور یہ سے جگر کی طرف میلان نہ کرے اور بول و براز میں نہ نخلے دو حال سے باہر نہیں ایک تو یہ ہے کہ خناق بڑا کر بیمار ہلاک ہو جائے اور اس کا نشان یہ کہ سانس بہت تنگ ہونے لگے اور تھوک میں کچھ نہ نخلے دوسرے یہ کہ سل پیدا ہوا اور یہ کا جرم متعفن اور متاکل ہو جائے اور اس کا نشان یہ ہے کہ ورم کے ٹوٹنے پر چالیس دن گذر جائیں اور ابھی تک ریم پاک نہو اسی واسطے شایح نے کہا ہے کہ اس بیماری میں چار باتوں میں سے ایک بات پیش آتی ہے یا تو خناق نے آئے یا سل پیدا کرے یا بڑا بڑا تھوک میں مادہ نخل کہ پاک ہو جائے یا بول اور براز کی راہ سے جیسا کہ کہا گیا ہے نخل جائے اور جسوقت تدابیر مذکورہ سے مقصود حاصل نہو اور یہ کی طرف سے پیپ نہ ٹپکے چاہیے کہ سینے میں جس جگہ کہ پیپ کا مکان ہو کسی بار یک آلہ سے داغ دین تاکہ تھوڑی تھوڑی پیپ ٹپکنے کے طور پر داغ کی جگہ سینے کی ہڈیوں سے ٹپکتی رہے تبذیم جہاں کہیں کہ اس مرض کا مادہ بول و براز میں آنے لگے واجب ہے کہ جو چیز میں مادے کو لطیف اور رقیق کرتی ہیں انکے استعمال سے دست کش نہون اور جو چیزیں کہ سترہ ڈالنے والی اور غلیظ کرنے والی ہیں انکو چھوڑ دین اور یہ سب اسلئے ہے کہ پیپ فراغت سے آتی رہے اور کسی عضو میں ٹپھے اور دوسری آفت نہ لائے

فصل ان اورام کے بیان میں کہ اضلاع یعنی پسیون کی غشاؤں میں اور سینے کے حجابوں میں اور پسیون کے بیچ کے عضلون میں واقع ہوں اور جو اورام کہ ان اعضا میں عارض ہوتے ہیں انکے نام کے اطلاق میں اطبا اختلاف کرتے ہیں چنانچہ بیان کیا جائیگا مگر اس جگہ حسب اسباب و علامات کے قول کے مطابق انہیں سے ہر ایک کا ذکر مع بیان مخالفت جدی مقالہ میں آتا ہے فائدہ ذات الجنب دو طرح پر ہوا کرتا ہے حقیقی اور غیر حقیقی حقیقی وہ ہے کہ جسم میں ورم ہو اور غیر حقیقی وہ ہے کہ با د غلیظ موزی پسیون کی نواح میں آجائے اور دو صفاق یعنی دو پردوں میں پیدا ہو جائے اور ایسا درد پیدا کرے جو ذات الجنب حقیقی کے قریب ہو اور اسکی کسی قسم میں چنانچہ ہر ایک ایک مقالہ میں بیان کیجاتی ہیں اور ذات الجنب غیر حقیقی کی تدبیر یہ ہے کہ جو چیزیں گرمی پہونچاتی ہیں انکا صناد کریں اور بلغم کا تنقیہ اور فصد بھی مفید ہے اسلئے کہ ریح خون کے ساتھ نخل جاتی ہے پہلا مقالہ ذات الجنب خالص کے بیان میں وہ اکثر اطبا کے نزدیک اس طرح ہے کہ پسیون کے اندر کی غشا میں یا اس حجاب میں کہ آلات غذا اور آلات تنفس کے بیچ میں فاصلہ کرتا ہے ورم پیدا ہو جو اس حجاب اور اس غشا کے داہنی طرف میں ورم ہو خواہ بائیں جانب میں یا دونوں طرف میں یعنی غشا یا حجاب کے تمام اجزا میں اور یہ ورم جو عام ہوتا ہے اسکا نام خانقہ ہے اور جدے مقالے میں کہا گیا تاکہ طالب کو آسانی ہو اور اس فصل کے ہر مقالہ میں بہت سے منافع مندرج ہوئے ہیں اور جان لے کہ قرشی شیخ کی اقتدا سے ذات الجنب

اور شوصہ اور برسام میں فرق نہیں کرتا اور ان الفاظ کو مترادف شمار کرتا ہے یعنی ہم معنی جانتا ہے اور ذات الجنب خالص کہ اسکو صحیح بھی کہتے ہیں اسکی علامت تپ کا لازم ہونا اور سانس میں تنگی اور کھانسی اور نبض منشاری اور پسلیوں کے پیچے در چھین کے ساتھ معلوم ہونا اور نبض منشاری وہ ہے کہ سریع اور متواتر ہو اور عظم اور انبساط میں اور صلابت میں مختلف الاخرا ہو یعنی ایک طرح کے اجزا ہون اور پوشیدہ نہ ہے کہ اس بیماری کا مادہ اکثر احوال میں صرف خالص ہو تا ہے یا خون گرم صفاوی اور کبھی بلغم شور عنق ہو کر تا ہے اور اس غشائیں ورم پیدا کرتا ہے اور کبھی شاذ و نادر سودا بدن میں گرم ہو جاتا ہے اور ذات الجنب پیدا کرتا ہے مگر خون خالص اور بلغم خالص اور سوداے خالص سبب نہیں ہو سکتا کیونکہ غشا اور حجاب میں اس سبب سے کہ انجا جرم سخت ہو مادہ بارق اور غلیظ نفوذ نہیں کر سکتا مگر ذات الجنب غیر خالص عضلی میں جو عضلے پسلیوں کے پیچ میں ہیں انجا ورم ممکن ہے کہ صرف خون سے پیدا ہو کیونکہ عضلے کے اجزائی اور سختی میں مختلف ہیں اس سبب سے کہ اس میں صرف خون اور خون سوداوی اور بلغمی کا نفوذ ممکن ہے اور اس مقالے کو سبب کے اعتبار سے ہم چار قسم میں بیان کرتے ہیں پہلی قسم ذات الجنب خالص کہ خون سے پیدا ہوا اسکی علامت کھچا وٹ اور بوجھ پسلیوں کے پیچے محسوس ہونا اور منہ پر سرخی اور نبض عظیم مائل منشاری اور سانس کی تنگی بہت شدت سے اور تھوک میں سرخی اور قرشی نے کہا کہ تھوک کا رنگ مادہ پر دلالت کرتا ہے سو سرخ تو دموی ہے اور زرد صفاوی اور سرخ زردی مائل ان دونوں کے اکٹھے ہونے سے اور سیاہ اگر باہر سے کوئی چیز اسکو سیاہ کر دے جیسا کہ دھواں تو سوداوی اور ایسا ہی تپ کی نوبتوں کی شدت سے پہچان سکتے ہیں کہ کس نوع کا مادہ ہے علاج ابتدا میں مادہ کم کر نیکی لیے اور وہاں سے پھیر دینے کے واسطے جانب مخالف سے یعنی دوسری طرف سے رگ باسلیق کھولیں اور تیسرے دن کے بعد پھر فصد کریں مگر جانب مقابل سے یعنی اسی طرف سے تاکہ جو مادہ اسی عضو میں ٹھہر رہا ہے نکل جائے اور بعضوں کے نزدیک یہ ہے کہ دوسری فصد میں اتنا خون نکالیں کہ خون میں سیاہی ظاہر ہو یا بالکل سیاہ نکلنے لگے اور جب ایسا خون آنے لگے اور قوت مددگار ہو نکلنے دین کہ مرض کا مادہ ہے اور بعضے بہت خون نکالنے کے لیے اجازت نہیں دیتے اور بہتر یہ ہے کہ بیمار کے حال کا ملاحظہ کریں اگر اس علاج کے قابل ہے اس سے پہلے کہ خون میں سیاہی ظاہر ہو رگ کو بند نہ کریں لیکن آہستہ آہستہ نکالیں تاکہ غشی نہ پڑ جائے اور اگر طاقت نہیں رکھتا اور اس مقدار میں کچھ سیاہی ظاہر نہ ہو جسقدر مناسب ہو نکالیں اور بند کر دیں اور سیاہی کا انتظار نہ کریں اور اکثر ہوا کرتا ہے کہ مادے کی حرکت ایک دن سے زیادہ نہ ہے اسبواسطے صاحب ذخیرہ لکھتا ہے کہ پہلے دن جانب مخالف سے خون نکالیں اور ایک رات دن کے بعد جانب مقابل سے اسلئے کہ مقابل کی فصد مادے کے ٹھہرنے کے بعد کرنی چاہیے اور یہ سب تصرفات طبیب حاذق کی رائے پر موقوف ہیں اور فصد کے بعد اگر مناسب سمجھیں طبیعت کو عناب سپستان آلوے شیرین مویر منقی انجیر کے نقوع سے نرم کریں اور شاید کہ المتاس کا شیرہ اور ترنجبین اس نقوع میں بڑھائیں اور آتش جو پلائیں کہ باوجود کہ غذا پہنچاتا ہے مادے کے آسان نکالنے میں مدد کرتا ہے اور اگر خمیرہ بنفشہ یا شربت بنفشہ کے ساتھ مرکب کریں بہتر ہے اور چاہیے کہ بنفشہ آرد جو خطمی گرم پانی میں اور روغن باونہ میں ملا کر پسلی پر ضماد کریں دوسری قسم ذات الجنب خالص صفاوی کے بیان میں اسکی علامت یہ ہے کہ بیچھن اور درد کی شدت اور تیز تپ لازم ہوا اور غب کے دورہ پر یعنی تیسرے دن شدت پکڑے اور طبل معلوم ہوا اور تھوک زرد آئے

اور نبض سریع اور ستواتر ہو علاج ابتدا میں اس جانب سے کہ درد کے مقابل ہو فصد کھولیں اور اس کے بعد جس طرح پر کہ دموی میں گذر چکا طبیعت کو نرم کریں اور حرارت کے بجھانے کے لیے جو شربت کھانسی کو زیادہ نکرین جیسے شربت نیلو فراور شربت بنفشہ اسبغول کے لعاب میں ملا کر پلائیں اور ترشیوں سے اور جو چیز کھانسی پیدا کرے اس سے پرہیز کریں فائدہ ابتدا میں ہی فصد کی تجویز درد کی جانب مقابل سے اس لیے ہو کہ خون صفراوی بدن میں بہت نہیں اس سبب سے ورم کی جگہ پر مادے کے کھنچ آئیں کا خوف بہت کم ہو مگر دموی اسکے خلاف ہو کہ اس میں خون نکالنا ابتدا میں اس سے پہلے کہ مادہ ٹھہر جائے جانب مقابل سے ممنوع ہو کیونکہ خون بدن میں بہت ہو اس صورت میں مادے کے کھنچ آنے کا زیادہ خوف ہو لیکن جاننا چاہیے کہ مقابل کی فصد میں اسوجہ سے کہ مقابل ہو اور مسافت قریب ہو منفعت زیادہ ہو اور فصد مخالف کا حکم دموی میں صرف اس لیے ہو کہ خوف رفع ہو جائے سو اگر طبیب دانا یہ جانے کہ مادہ بہت نہیں اور کھنچ آنے کا خوف نہیں ہو ممکن ہو کہ دموی میں بھی ابتدا میں جانب مقابل سے فصد کھولیں چنانچہ اہل تجربہ پر پوشیدہ نہیں اور جاننا چاہیے کہ ذات الجنب دموی اور صفراوی کا معالجہ قریب قریب ہو اور دونوں میں خون کا نکالنا مفید سو دموی میں تو ظاہر ہو اور صفراوی میں اس وجہ سے بھی کہ فصد کھولنے میں مسہل دینے سے خوف بہت کم ہو اس کی تعریف کرتے ہیں کیونکہ ممکن ہو کہ مسہل جا بت نکرے اور اخلاط کو ہلا دے اور اضطرابی پیدا کرے اور عمدہ بات یہ ہے کہ ذات الجنب صفراوی میں درد کی جگہ دیکھیں اگر درد سینے کی ہڈیوں کی طرف اور چنبر گردن کی جانب مائل ہو تا ہو فصد کھولنی بہتر اور اگر پسیلیوں کے سروں کی طرف اور معدے کی جانب مائل ہو تا ہو مسہل دینا بہتر ہو اور جب تک کہ حاجت بہت قوی نہ ہو پیاس کی تسکین کے لیے خرفہ اور تر بوز کا پانی اور اسکے مانند استعمال کریں کیونکہ فصد کو مانع ہو گا اور بلغم کو نکلنے نہ دیکھا بلکہ ایسی چیز دین کہ بلغم کو آسانی سے نکالے اور فصد کا موجب ہو جیسا شربت زوفا اور اسکے مانند اور حق یہ ہے کہ ان شربتوں کی منفعت تنقیہ کے بعد زیادہ ہو اور ممکن ہو کہ اگر تنقیہ کے پہلے استعمال کریں زیادہ فصد کریں اور چاہیے کہ سرد پانی نہار نہ پین کہ نہایت مضر ہو اور پانی کے عوض جلاب رقیق پین اور چون سے شربت مناسب ہیں پانی میں ملا کر دین اگر تشنگی بہت ایذا دے اور ناچاری ہو تر بوز کا پانی سکنجین میں کہ بہت ترش نہ ہو ملا کر دے سکتے ہیں اور استفراغ کے بعد صبح خمیرہ بنفشہ جلاب رقیق میں ملا کر روغن بادام بڑھا کر دین اور غذاؤں سے کشکاب پر فطاعت کریں اور اگر کشکاب میں عناب پستان بنفشہ پکائیں اور شکر اور روغن بادام ملا کر دین بہتر ہو اور سب تدبیریں جسے مادہ پک کر پاک ہو اور انگوذات الہیہ کے باب میں ہم کہ چکے ہیں اختیار کریں تنبیہ اکثر ایسا ہوا کرتا ہے کہ جگر میں ورم گرم پیدا ہو اور اسکے معالین کھنچ جائیں اور اس کا درد حجاب میں پہنچے اور اس سبب سے سانس تنگ ہو جائے اور بیمار اور طبیب دونوں یہ گمان کریں کہ ذات الجنب ہو اس لیے کہ جیسا ذات الجنب میں تپ اور سرفہ اور سانس تنگ ہوا کرتی ہو ویسا ہی جگر کے آس میں بھی ہوا کرتا ہے اور ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ ذات الکبد والے کا سمخہ زرد اور بزرنگ ہوا کرتا ہے اور کبھی کبھی کھانسی کے ساتھ دہننے پلو میں الم اور گرانی پاتا ہے اور اس کا درد چھین کے ساتھ نہیں ہوا کرتا اور شاید کہ زبان سیاہ ہو جائے اور بول غلیظ ہو جیسا استفادہ ناپیشاب پھر اگر آس اوپر کی جانب میں ہے ہاتھ رکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے اور اگر تنچے کی طرف میں ہو سانس کا کھینچنا دشوار ہوگا

اور ایسا ہوگا کہ گویا بوجھل چیز اسکے پہلو میں لٹکائی ہو اور ذات الجنب کہ بائیں طرف ہو اس سبب کہ دل سے نزدیک ہو اسکی تپ بہت گرم اور بہت خطرناک ہو کرتی ہو اور اسکے اعراض بہت سخت ہوتے ہیں لیکن اس سبب کہ دل کی حرارت سے نزدیک ہو زیادہ امید ہو کہ جلد پاک جائیگا اور تحلیل میں پاک ہوگا اور جو نسا داہنی طرف ہوگا اس سبب کہ دل سے دور ہو اسکے اعراض اور تپ خفیف ہوں مگر اسکا کپنا اور تحلیل ہونا بہت دیر میں ہوگا اور ذات الجنب اور ذات الریہ میں یہ فرق ہو کہ ذات الریہ میں نبض موجی ہو کرتی ہو اور اسکا درد گران اور سانس کی تنگی ذات الجنب کی تنگی سے زیادہ ہو کرتی ہو اور دوسری علامتیں کہ ذات الریہ کے باب میں مذکور ہیں ظاہر ہونگی اور جاننا چاہیے کہ ذات الجنب کا حال اور اسکے اقسام کا ایسا ہی ہوتا ہے جیسا دوسرے اور ام کا حال ہوتا ہے اور سب اور ام کا حال تین وجہ سے باہر نہیں یا تو تحلیل سے زائل ہو یا پیپ پڑ جانے یا سخت ہو جانے لیکن یہ آماس شاذ و نادر ہوا کرتا ہے کہ سخت ہو جائے اور ٹوٹ کر پاک ہو جائے اور جس ذات الجنب میں پہلے دن سے رطوبت خام رقیق آنے لگے جاننا چاہئے کہ جلد پاک جائیگا اور جلد پاک ہوگا اور چوتھے دن پاک جاتا ہے اور ایسا ہی مادے کا تھوک میں دیر کر نکلنا مرض کے طویل ہونے کی دلیل ہے اور جہاں کہیں پہلے دن یا دوسرے دن اور تیسرے دن مادہ تھوک میں ظاہر ہو جب پکنے کے نشان ظاہر ہونگے اسکے بعد سات دن میں پاک ہو جائیگا اور اگر چودہ دن میں پاک نہ ہوگا پیپ ہو جائیگا اور اگر پیپ چالیس دن میں پاک نہ ہوگی سل پیدا کرگی اور جہاں مادہ پیپ ہو جائے اسکے احوال وہی ہونگے کہ جو ہم سل اور ذات الریہ کے باب میں بیان کر چکے ہیں اور جو ذات الجنب سہل ہو اسکے پاک ہونے میں اگر بہت سی بہت دیر لگے تو چودہ دن نہایت میں دن میں پاک ہو جاتا ہے اور جو ذات الجنب قوی ہے وہ اگر بہت جلد پاک ہوتا ہے تو چالیس دن نہایت ساٹھ دن تک پاک جاتا ہے لیکن یہ امر نادر ہے کہ اس مدت تک قوت کفایت کرے اور تپ جس قدر زیادہ گرم ہوتی ہے اسی قدر مادہ جلد پکتا ہے اور جلد نکل جاتا ہے اور پیپ پڑنے کا نشان یہ ہے کہ درد زیادہ سخت ہو جائے اور سانس تنگ اور تپ بہت گرم اور قوت ضعیف اور زبان کھر کھری اور منہ خشک اور اشتہا باطل ہو جائے اور بخوابی ظاہر ہو اور بیہوشی کی باتیں کرنے لگے اور پسلیوں میں گرانی معلوم ہو اور ریم کامل ہونیکے بعد تپ اور درد کم ہو جائے اور پسلیوں میں گرانی زیادہ ہو اور ٹوٹنے کے قریب نبض عریض اور تپ تیز ہو جائے اور لرزہ بہت سخت آئے اور کھل جائے اور پوشیدہ نہ رہے کہ جب یہ اعراض نیک علامتوں کے بعد ظاہر ہوتے ہوں یعنی بلغم کا توام اور رنگ اچھا ہو اور اچھی علامتیں پائی جائیں تو اکثر امر میں پیپ پڑنے کی علامت ہے اور جب ایسا ہوا اندیشہ نکرین اور جو پیپ پڑنے کے سبب سے نہون تو اسکے بعد خفیف ہونگی اور بیمار جلد ہلاک ہوگا اور جس وقت کہ فصدا اور اسہال سے اور بلغم کے نکلنے سے درد اور دوسرے اعراض زائل نہون اور باوجود اسکے قوت قوی اور سلامتی کے آثار ظاہر ہوں جاننا چاہیے کہ آماس پیپ لے آئیگا اور ذات الریہ کی طرف پلٹ جائیگا اور اگر قوت ضعیف ہو اور علامت ظاہر ہوں جلد ہلاک ہوگا اور جس وقت ذات الجنب میں پیپ پڑ جائے اور کھل جائے یعنی پھوٹ جائے اور پیپ سینے کی فضا میں پڑے بیمار کئی دن تک سمجھتا ہے کہ اچھا ہو گیا پھر بڑا حال ہو جائے اور اگر ذات الجنب کے اعراض بدون سن بات کے کہ تمام بلغم نکل چکا ہو موقوف ہو جائیں جاننا چاہیے کہ مادہ اور ربواں کے طریق سے یا اسہال کی راہ سے دفع ہوگا پھر اگر بول و براز میں ظاہر نہو تامل کرنا چاہیے تاکہ شکم کے عضاوں اور شراہین یعنی پسلیوں کے سروں میں شکم کی طرف حرارت اور گرانی ہو اگر ہو تو جاننا چاہیے کہ چڑھوں میں یا پنڈلیوں پر ورم اور زخم پیدا ہوگا اور اس صورت

میں سلامتی کی امید ہو اور بقراط ایسے وقت میں استفراغ کرنے کے لیے فرماتا ہے اور اگر ذات الجنب میں سانس کی تنگی اور بقراری زیادہ ہو اور گردن کے چنبر میں حرارت اور گرانی معلوم ہو تو اس بات کا نشان ہو کہ مادہ اوپر کی جانب جاتا ہے اور کان کے نیچے آماس اور خراج پیدا کرے گا پھر اگر مادہ تیز ہو اور ان نشانوں میں سے کچھ ظاہر نہ ہو اور مادہ دماغ سے دفع نہ ہو سام اور اسکے اعراض ظاہر ہونگے اور ہلاک کر ڈالینگے اور اگر دماغ قوی ہو گا اور اپنے اوپر سے دفع کرے گا تشنج کی طرف پلٹ جائے گا اور کبھی مادے کی کثرت اور قوت کے ضعف سے مادہ سانس کے راستوں میں رہ جاتا ہے اور خناق پیدا کرتا ہے اور کبھی مادہ دل کی جانب میلان کرتا ہے اور خفقان اور غشی لاتا ہے پوشیدہ نہ ہے کہ جب ذات الجنب کا مادہ کھل جاتا ہے یعنی پھوٹتا ہے تو تین حال سے باہر نہیں ہوا کرتا یا تو کسی دوسرے عضو میں آجائے اور گزر جائے اور پاک ہو جائے یا جس عضو میں کہ آجائے اسی جگہ دوسری بیماری پیدا کرے یا ظاہر کی طرف اور خالی جگہ کی طرف مائل ہو اور کوئی ورم اور زخم پیدا کرے سو جو نسا کسی دوسرے عضو میں آتا ہے اور گزر جاتا ہے اور پاک ہو جاتا ہے اسکے تین طریق سے زیادہ نہیں یا تو سانس کے راستوں میں گزرے اور یہ میں آجائے اور اس راہ سے پاک ہو جائے یا ان رگوں میں کہ رگ اجوف سے ملی ہوئی ہیں گزر کر اجوف میں آئے اور اور اربول میں پاک ہو جائے یا اتون کی جانب مائل ہو کر اسہال کے طریق سے پاک ہو جائے اور اکثر علت کا مادہ سخت تیز یا بہت زیادہ ہوا کرتا ہے اور اس سے پہلے کہ پاک جائے طبیعت بیطاعتی کے سبب اسکو دفع کرنے لگے اور اکثر ایسے دفع کرنے کا سبب یہ ہوا کرتا ہے کہ کوئی حرکت قوی واقع ہو جیسے قز کی حرکت اور غصہ کی حرکت اور انکے مانند اور اس قسم کا دفع ہونا کہ نضح سے پہلے اتفاق پڑے اچھا نہیں ہوا کرتا بلکہ اُس میں اندیشہ ہوا کرتا ہے فائدہ جلیہ حسب وقت کہ ضما دون سے اور تکید سے دردی بکھرے جاتے جانا چاہیے کہ بدن میں امتلا ہے اور استفراغ کی حاجت ہو خصوصاً فصد کی اور حسب وقت کہ فصد کریں اور ضرورت کے موافق خون کالین اور سہل دین اور پھر بھی بیماری کے اعراض نہ موقوف ہوں پیپ پڑنے کا نشان ہے پھر دوسری دفعہ فصد نہ کرنی چاہیے کیونکہ دوسری دفعہ فصد کرنے سے قوت ضعیف ہو جائیگی اور خون کی گرمی کی مدد منقطع ہوگی اور ورم پکار بھائیگا اور بچ زیادہ ہو پونچائیگا اور اگر بدن فصد کرنے کے مادہ کچھ اور بلغم اچھا آئے اور قوت میں ضعف ہو فصد نہ کریں اور جہاں کہیں کہ استفراغ کی حاجت پڑے حقنہ بہتر ہے اور اگر بیماری کی قوت قائم ہے اور فصد کے بعد غشی پڑے یا سانس تنگ ہو جانا چاہیے کہ علت کا مادہ کم نہیں ہو اس واسطے صورت میں حقنہ کی تدبیر لازم ہے اور اکثر ہوا کرتا ہے کہ ہر روز ایک بار یا دو بار طبیعت جاہت کرے اور فصد کی پرواز ہے اور حسب وقت دیکھیں کہ مادہ پاک گیا کوشش کریں تاکہ پیپ ہونے سے پہلے پاک ہو جائے اور گرم پانی اور کشکاب رقیق شکر اور مسکہ کے ساتھ یا شہد کے ساتھ کھانا اور اسی کروٹ لیٹنا بلغم یعنی مادہ تھوک میں نکالنے پر مدد کرتا ہے اور سینہ اور پہلو کو پاک کرتا ہے ترکیب ایسے ضماؤ کی کہ مادے کو پکائے اور درو کو تھما دے بنفشہ خطمی ہر ایک ایک جزو سوسن دو جزو آرد جو آرد باقلا ہر ایک ڈیڑھ جزو باونہ ایک جزو ان سب کو موم اور روغن بنفشہ میں ملائیں جیسا معمول ہے اور اگر تحلیل کی زیادہ حاجت ہو تخم تھان زیادہ کریں اور میخنتہ میں ملائیں اور اگر حرارت کم ہو روغن بنفشہ کی جگہ روغن سوسن یا روغن زگرس ملائیں اور اگر حرارت قوی ہو تخم تھان اور میخنتہ کے عوض برگ نیلو فر اور برگ گل سفید اور برگ کدوے شیرین تر بھائیں تیسری قسم ذات الجنب سوداوی خالص فصل کے اول میں بیان ہو چکا کہ جب تک سودا میں اخراق اور عفونت نہ آئے

ذات الجنب خالص نہیں پیدا کر سکتا اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ چھن اور کچھ اوٹ زیادہ اور شدت سے ہو اور منہ خشک اور تپ قوی اور زبان سیاہ اور خشک اور کھر کھری ہو اور مادہ تھوک میں بہت دیر میں ظاہر ہو اور دشواری سے نکلے اور سیاہ رنگ ہو اور قسم سوداوی اس سبب سے کہ خلیت ہو اور دیر میں پکتا ہو اکثر ہلاکت کو پہنچاتی ہے علاج فصد کھولیں اور گرمی بچھانکے لیے جو کچھ پہلے اقسام میں مذکور ہے استعمال کریں اور رد کی جگہ پر صناد کہ برگ کرنب نشہ بابونہ خطمی سے بنایا ہو ہمیشہ لگاتے رہیں اور گرم پانی سے نطول کریں تاکہ وہ جگہ نرم اور ڈھیلی ہو جائے اور مادے کو رطوبت و رنج کو مدد پہنچے اور رد میں تخفیف آئے اور نرم حقنون سے طبیعت کو نرم کریں اور جاننا چاہیے کہ جس وقت مادے کا میلان پیچھے کی جانب ہو جیسا اوپر کہ چکے ہیں تلہ میں یعنی طبیعت کے نرم کرنا نفع فصد سے بہت زیادہ ہے اس لیے کہ مادہ اسی جگہ کھنچ آتا ہے کہ جس طرف اسکا میلان ہے جو تھی قسم ذات الجنب خالص یعنی اور پہلی تقریر سے مفہوم ہو چکا ہے کہ جب تک بلغم میں عفونت اور تیزی نہیں آجاتی غشاؤں میں آکر ورم نہیں پیدا کر سکتا اسی سبب سے ذات الجنب خالص سودا اور بلغم کے مادے سے بہت کم عارض ہوتا ہے اور اس قسم کی علامت درد ثقیل اور تپ خفیف اور چھن کا کم ہونا اور تھوک کا سفید ہونا مگر ابتدا میں کچھ ایک سرخی مائل ہوا کرتا ہے اس سبب سے کہ بلغم میں خون ملتا ہے اور بلغمی قسم سبب انواع سے بہت سالم ہے کیونکہ بلغم میں حرارت اور تیزی بہت کم ہے اور باوجود اسکے جلد کچھ آتا ہے علاج فصد کھولیں اور جو کچھ پہلے اقسام میں مذکور ہے یعنی تلہ اور صناد اور نطول و رطوبت یعنی حرارت کی تسکین جیسی ضرورت ہو کام میں لائیں مگر چاہیے کہ حرارت کی تسکین میں افراط نہ کریں تاکہ مادے میں غلظت اور خامی نہ بڑھے اور بیمار کو حکم کریں کہ آتش جو میں تھوڑے سے پختے اور بادیاں ملا کرے اور شربت زودفا چاٹے تاکہ مادہ قطع ہو جائے اور لطیف بنجائے دوسرا مقالہ ذات الجنب غیر خالص کے بیان میں اور اسکو ذات الجنب مغالط اور غیر صحیح بھی کہتے ہیں وہ اس طرح ہے کہ جو عضلے پسلیوں کے بیچ میں واقع ہیں وہ ورم کرائین یا اس غشائیں کہ پسلیوں کو خارج سے ڈھانپ رہا ہے اور اُن پر لگا ہوا ہے ورم پیدا ہوا اور جاننا چاہیے کہ سینے میں سب چودہ پسلیاں ہیں اور ہر طرف سے سات اور دو دو کے بیچ میں ایک عضلہ ہے کہ سینے کا انبساط اور انقباض یعنی پھیلنا اور سکڑنا انھیں عضلات سے حاصل ہوتا ہے سو اس صورت میں سب عضلات بارہ ہیں کہ پسلیوں کے بیچ واقع ہیں اور جیسا کہ غشا مستبطن اضلاع یعنی پسلیوں کے اندر ہے ویسا ہی دوسرا غشا اٹخا مستبطن یعنی پشت پر واقع ہے سو جو نسا آماس کہ ان عضلات میں یا غشا میں مستبطن یعنی خارج کی غشائیں واقع ہوا اسکا نام ذات الجنب غیر خالص ہوا کرتا ہے جیسا غشاے مستبطن کے آماس کا اور حجاب صفا کے ورم کا خالص نام ہے اور غیر خالص کے اسباب وہی ہیں کہ خالص میں بیان کیے گئے خاص کر غیر خالص غشائی مگر عضلی اسکے خلاف ہے کہ صرف خون سے بھی واقع ہوتا ہے اور پہلے مقالے میں بھی اسکی طرف اشارہ کیا ہے اب جان لے کہ اگر ورم عضلے میں ہوگا اسکی علامت یہ ہے کہ چھن و رنج کا انتشاری ہونا ذات الجنب خالص کے سبب بہت کم ہوگا اور تھوک میں مادہ نہ آنا اور سانس تنگ ہونا اور شاید کہ عضلے کا ورم بڑھ جائے اور ظاہر میں نظر آنے لگے اور ہاتھ کے چھونے سے تکلیف پہنچے اور کبھی باہر کی طرف پھوٹ جاتا ہے فائدہ اگر اس میں سیاہی ظاہر ہو بہت بُرا ہے کیونکہ وہ مادے کی جہالت اور برائی پر دلالت کرتا ہے اور اگر غشائیں آماس ہو اسکی علامت بھی وہی ہے کہ عضلے میں بیان کی گئی مگر اتنا کہ چھن اور رنج کا انتشاری ہونا غشائی میں عضلی کی نسبت زیادہ ہوا کرتا ہے اور سانس کی تنگی بہت کم اور باقی آثار جیسا آماس کا حال معلوم ہو کہ کس قسم کا آماس ہے صحیح کے مقالے میں

انکی تشریح کی گئی علاج جو کچھ کہ ہم خالص میں بیان کر چکے ہیں یعنی فصد اور اسہال اور حرارت کی تسکین اس جگہ بھی وہی کام میں لائیں اور اسکے ساتھ قوانین اور ضوابط کہ اسی جگہ مذکور ہیں رعایت کریں اور اس قسم میں خالص کی نسبت ضما دون سے زیادہ نفع حاصل ہوتا ہے اس سبب کہ دوا کا اثر نزدیک سے پہنچتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ غیر خالص عضلی میں جب آس ظاہر میں نظر آنے لگے اور خود بخود نہ پھوٹے ورم کی جگہ پچھنے لگائیں تاکہ پیپ ٹکڑے عضو پاک ہو جائے تیسرا مقالہ خانقہ کے بیانیہ اور وہ ذات الجنب صحیح کی ایک قسم ہے اس طرح پر کہ پسلیوں کے اندر کا غشاء سب ورم کر جائے جیسا کہ اس فصل کے اوائل میں بھی بیان کیا گیا اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ ناک میں ہوا کو کھینچنا یعنی سانس لینا دشوار ہو جائے کیونکہ یہ غشاء سانس لینے میں مدد کرتا ہے اور جس وقت کہ سب سب ورم کر جائے انبساط کی حرکت سے رہتا ہے اور ہوا کو جذب نہیں کر سکتا اس لیے اس ضمن والے کو واجب ہے کہ کوئی حرکت نہ کرے اس لیے کہ حرکت میں بڑی بڑی سانس لینے کی حاجت پڑتی ہے اور یہ خود محال ہے سو اس وقت گھٹ کر ہلاک ہونا موجود ہے اور اس سبب کہ یہ مرض سانس گھٹنے کے سبب ہلاکت کی نوبت پہنچاتا ہے اس کا نام خانقہ رکھا گیا اور اس قسم کے اور نشان یہ ہیں کہ بیمار کسی شکل پر نہ لیٹ سکے اور جب کھانسی آئے الم کی شدت سے بیہوش ہو جائے علاج جو کچھ کہ پہلے مقالہ میں بیان ہو چکا عمل میں لائیں اور دونوں ہاتھ سے فصد لازم سمجھیں جو تھا مقالہ شوصہ کے بیانیہ اور وہ اس طرح ہے کہ جو نسا حجاب پسلیوں کے اندر واقع ہے اس میں ورم پیدا ہو اور بعضے شوصہ صحیحہ کو ذات الجنب صحیح کہتے ہیں اور شوصہ کی علامت یہ ہے کہ بیمار حرکت نہ کر سکے اور کسی شکل پر نہ لیٹ سکے اور جانا چاہیے کہ شوصہ کی پیپ سینہ اور ریہ کی جانب بہت کم چڑھا کرتی ہے اس لیے کہ ریہ اس پردے سے بہت دیر تک نہیں ملتا اور یہ بات پوشیدہ نہیں کہ ریہ بہت سے مادے کو ان اعضا سے جو اسکے نزدیک ورل رہے ہیں اس وقت جذب کرتا ہے کہ بڑی دیر تک ملے رہیں اور اسکے اسباب بھی وہی ہیں کہ ذات الجنب صحیح میں بیان کیے گئے اور ایسا ہی ہر سبب کی علامتیں اس ذکر سے کہ گذر چکا پوشیدہ نہیں علاج بہتر دیر ہے کہ پہلے حقنہ کریں اور ضما دون کے استعمال سے کہ محل ہوں یا جاذب منضج ہاتھ روکے رہیں کیونکہ مضر ہے اور ہر طرح اس بات کی کوشش کریں کہ مادہ جلد کے ظاہر میں نکل آئے اور یہ اس طرح ہوا کرتا ہے کہ قح ناری یعنی بارے لگانا کہ طحال کی بخت میں اس کا ذکر آئیگا اس جگہ لگائیں یا سینگیان لگائیں اور اسکے بعد انجیر اور خود ل کا ضما د کریں تاکہ زخمی ہو جائے اور پیپ نکل جائے اور باقی علاج اسی طرح ہے کہ ذات الجنب میں بیان ہو چکا اب جانا چاہیے کہ اگر سبب قحی ہو یا سلیق کی فصد ضروری ہے اور حقنہ فصد اور اسہال سے اس لیے بہتر ہے کہ اس میں اخلاط کے جوش سے امن ہے اور پینے کی دوائیں اسکے خلاف ہیں کہ اخلاط کو جوش اور حرکت میں لاتی ہیں اور یہ خطرے کا موجب ہے خصوصاً اگر طبیب بیمار کی طبیعت سے آگاہ نہ ہو اور مسهل کے مقدار میں کمی و بیشی کر دے کیونکہ اگر مسهل تھوڑا سا دیا جائے تو خوف ہے کہ مادے کو ہلانے اور نہ نکال سکے اور یہ بھی خوف ہے کہ ہلا ہو مادہ دل کی طرف جا پڑے اور اگر مقدار مناسب زیادہ دے استفراغ کی کثرت بھی آفت سے خالی نہیں اور حقنہ اسکے خلاف ہے کہ اس میں خوف بہت کم ہے اور اس سبب کہ جگہ نزدیک ہے یا اثر کرتا ہے خصوصاً اگر اس میں تیزی نہ ہو لیکن جہاں کہیں حقنہ کسی سبب یا بڑا جاننے سے یا رواج نہ ہو یہ استعمال نہ کر سکیں جو ملیں چیزیں پینے میں آتی ہیں ان کے استعمال سے منع کریں اور فصد سے بہت نفع نہونیکا یہ سبب ہے کہ فصد نیچے کی طرف کے مادے اور بہت کم پچھتی

ہو اور شاید کہ جس مادے کا قصد ہوا اس میں سے کچھ نہ نکلے اس سبب کہ بدن سے خون نکل گیا مادے کے بیٹے میں دیر لگے اور ضما دون سے فائدہ نہ ہو
 کی یہ وجہ ہے کہ اس عضو تک دوا کا اثر پہنچنا دشوار ہے کیونکہ جلد اور عشاء محلل و عضلے اور ہڈی بیچ میں حاصل ہیں سو اگر بالفرض محلل دوا لگائیں اس عضو
 تک نفوذ کرنے میں اسکی قوت ٹوٹ جائیگی خاصکر اگر مادہ بہت ہو اور ضعیف قوت میں اسکی برابری نہ کر سکیں بلکہ اجزائے رقیقہ کو تحلیل کر دیں اور باقی غلیظہ کو
 رہ جائے اور تکلیف بڑھائے اور اگر جاذب چیزیں ضما کریں ممکن ہے کہ اسباب کورہ کی وجہ سے سبباً وہ جذب نہ کر سکیں اور وہ مادہ بیماری کی بعضی جگہ میں
 رہ جائے اور دوسری آفت پیدا کرے اور اگر منضجات لگائیں اور بالفرض اگر مادے کو پکا دیں اس وجہ سے کہ تھوک میں بہت کم نکلا کر تاہی چنانچہ بیان
 کیا گیا بہت بڑا اندیشہ پیدا ہوگا لیکن جہاں کہیں درد کی شدت ہو اسکی تسکین کے لیے ضما دشوہ درد کی جگہ لگا سکتے ہیں اور ایسا ہی کرنہ کی خاطر
 اور مرغ کی چربی یا بکری کی چربی اور گائے کی ساق کا مغز مسکنات سے ہے اگر اس ضما میں بڑھائیں بہتر ہوگا ترکیب ضما دشوہ کی بنفشہ خشک
 باونہ شبت تخم کتان تخم حلبہ آرد جو سب کا آنا سا بنا کر تھوڑے سے پانی میں پکائیں اور میٹھا تیل ملا کر نیگرم درد کی جگہ پر لگائیں یا پانچوان مقالہ ذات الصلہ
 اور ذات العرض کے بیان میں جاننا چاہیے کہ سینے میں ایک حجاب ہے کہ عظام قص یعنی سینے کے بیچ کی ہڈیوں کے مقابل اور برابر سے کہ اسکا
 دوسرا کنارہ غضروف خجری سے نکلا ہے اور دو حصہ ہو گیا ہے ایک حصہ تو پچھلی طرف اور ایک حصہ سینے کی جانب اور ریہ دونوں ملتی ترقوتین تک یعنی جس جگہ
 دونوں ہانس ملے ہیں پہنچے ہیں اور وہاں آپس میں ملگئے ہیں اور حقیقت میں یہ دو عشا ہیں کہ اس جگہ میں تقسیم ہو گئے ہیں سو اگر وہ حصہ کہ سینے کی
 جانب قص پر رکھا ہوا ہو ورم کر آئے ذات الصدر کہتے ہیں اور اگر اس حصے میں کہ پشت کی جانب فقرون پر لگا ہوا ہو اس کو جاتے ذات العرض
 بولتے ہیں پھر ذات الصدر کی علامت یہ ہے کہ بیمار کو درد مستطیل یعنی طول میں ثقبہ نحر سے لیکر فم معدہ تک معلوم ہوا اور سینہ پر لیٹنا اور پائون پر کھینا
 اور سر اٹھانا ممکن نہ ہو مگر کروٹ پر اور کمر پر لیٹ سکے اور ثقبہ نحر ملتی ترقوتین کو بولتے ہیں یعنی وہ جگہ کہ خیر گردن کے دونوں سرے آپس میں ملے ہیں
 اور وہ ایسی جگہ ہے کہ جب آدمی اپنے سر کو جھکائے بے تکلف تھوڑی اس جگہ پہنچ جائے اور ذات العرض کی علامت یہ ہے کہ دونوں شانوں کے
 بیچ میں درد معلوم ہوا اور پشت پر نہ لیٹ سکے اور دائیں اور بائیں نہ ٹٹرسکے اور جب کھانسی آئے درد کی شدت سے قلع اور بیقراری بڑھ جائے اور
 اسکے اسباب علامات وہی ہیں کہ ذات الجنب میں بیان کیے گئے اور ویسا ہی علاج لیکن جاننا چاہیے کہ ذات الصدر میں ضما کی دو تین سینے
 پر لگانی چاہئیں اور ذات العرض میں شانوں کے بیچ میں چھٹا مقالہ برسام کے بیان میں اور یہ لفظ برسام کے لفظ کی طرح کلمہ فارسی اور کلمہ
 یونانی سے مرکب ہے بر سینہ کو بولتے ہیں اور سام آماں کو کہتے ہیں اور وہ اس طرح ہے کہ جو نسا حجاب معدہ اور جگر کے بیچ میں حاصل ہو ورم کر آئے
 اور یہ وہ حجاب ہے کہ حجاب حاجر کے ساتھ جو اعضاے غذا اور اعضاے تنفس کے درمیان واقع ہوا اتصال رکھتا ہے اور جانا چاہیے کہ جمہ
 اسی حجاب حاجر کو دیا فرغما کہتے ہیں اور صاحب اسباب علامات اسکے خلاف ہے کہ اس حجاب کو کہ معدہ اور جگر کے بیچ میں واقع ہے اس نام سے
 بولتا ہے اور اس مرض کی دو علامتیں ہیں ایک تو یہ کہ عقل میں زوال آئے اور کھانسی مہلت یعنی خذ سے زیادہ ہو اور تھوک میں مادہ نہ نکلے
 اور تھوک میں مادہ نہ آنا جمہور کے نزدیک تب تک ہے کہ مادہ کچا ہے لیکن سمرقندی کے نزدیک مطلقاً نہیں آتا اس سبب سے کہ اس حجاب کے اور ریہ کے

پنج حجاب حاجر حائل ہو دوسرے یہ ہے کہ تپ کی شدت و دوسوا س کی کثرت ہو اور اسپلیون کے سرے گرم معلوم ہوں اور داہنی طرف کہ جگر کی جانب ہو چھن و لے درد کی تکلیف ہو اور کو تھنے اور قزیر کیا مقدور نہ ہو اور اگر قزیر اور مثلی آجائے درد کی شدت سے غشی عارض ہو اور دوسوا س کبھی کبھی گھٹ جائے اور کبھی بڑھ جائے اور پیاس کا غلبہ ہو فائدہ صاحب سباب یعنی سمر قندی کے قول سے اختلاط ذہن عارض ہونا یعنی بہکنا اور سرسام کے دوسرے عوارض کا برسام میں حادث ہونا ثابت ہوتا ہے اسکی یہ وجہ ہے کہ اسکے نزدیک یہ حجاب دماغی حجابوں سے اتصال رکھتا ہے کیونکہ وہ کہتا ہے کہ دماغی حجابوں کا ایک کنارہ پیچھے کی جانب آیا ہے اور پھیل گیا اور یہ حجاب اس سے پیدا ہوا ہے لیکن جمہور اطباء ایسا کہتے ہیں کہ حجاب حاجر اس پٹھے کے ساتھ مشارکت رکھتا ہے کہ دلغ سے اسکی طرف اتر کر آیا ہے اور تیرا نخرے اسی پٹھے کے وسیلے سے دماغ کی طرف چڑھ آتے ہیں اور سرسام کے عوارض پیدا کرتے ہیں اور سرسام اور برسام کہ ان عوارض میں شریک ہیں ان دونوں میں یہ فرق ہے کہ سرسام میں پہلے اختلاط ذہن پیدا ہوتا ہے اسکے بعد دوسرے عوارض آسکے اتباع سے ظاہر ہوتے ہیں جیسے پیاس اور قلق اور انکے سوا اور ایسا ہی سرسام کی بیماری کے شروع میں سانس اصلی سانس کے قریب آتی ہے پھر متواتر ہو جاتی ہے اور ابتدا میں آنکھ بھی سرخ ہو جاتی ہے اور اسکی رنگین بھر کر ابھر آتی ہیں اور آنکھ کی سیاہی اوپر کی جانب کھینچ جاتی ہے اور برسام اسکے برخلاف ہے کہ اُس میں ابتدا میں تپ اور غشی اور سوزش پیدا ہوتا ہے اور آنکھ کا حال سلامت رہتا ہے اسکے بعد دوسرے اعراض کہ سرسام کو مخصوص ہیں ظاہر ہوتے ہیں علاج رگ باسلیق اور البطی کھولین اور پنڈلیوں پر حجامت مع شرط کرین یعنی سینگیان پھینون کے ساتھ لگائیں اور درد اور ٹیس کی جگہ پر منضج اور محلل چیزیں ملا کرین جیسا باونہ بنفشہ تخم خطمی آرد باقلا تخم کمان گرم بانی میں ملا کر اور نرم حقنون سے طبیعت کو نرم کریں اور اگر کلتین کے لیے نیلو فر بنفشہ تخم خطمی غناب سپستان پکا کر اور ترنجبین ملا کر پلائیں جائز ہے اور بارہا کہا گیا ہے کہ ان اعضا کے آماس میں جبکا اس فصل میں بیان ہوتا ہے حقنہ مسہل کے پینے سے بہتر ہے اور اس میں بہت کم خوف ہے اور دوسری تدبیریں ان مقالات سے جنکا بیان ہو چکا ہے جیسی ضرورت ہو اختیار کریں اور چون سے فوائد کا بیان بعض مقاموں میں بعض مقالہ کے ضمن میں ہوا ہے سب جگہ یاد رکھیں اور ان میں سے اکثر پہلے مقالہ میں لکھا گیا سوا سکا مطالعہ ضروری ہے تاکہ کچھ شبہ نہ رہے اور جاننا چاہیے کہ جسوقت یہ امراض آپس میں اکٹھے ہو جاتے ہیں بیمار کی سلامتی کی توقع بہت کم ہوا کرتی ہے اور پوشیدہ نہ رہے کہ ذات الجنب کی ایک قسم ہے کہ اُس میں سانس اور بلغم آنا دونوں آسان ہوتے ہیں لیکن پشت کی طرف درد ہوا کرتا ہے اور یہ پشت کا درد ایسا ہوتا ہے کہ گویا لکڑی مار دی اور پیشاب میں پپ اور خون ملا ہوا آتا ہے اور مریض اس قسم کا بہت کم نجات پاتا ہے اور پانچویں اور ساتویں دن کے درمیان میں ہلاک کرتا ہے اور کم ہوتا ہے کہ چودھویں دن تک ہلاک کرے اور اگر ساتویں دن سے امن میں رہے اکثر سلامت رہتا ہے اور ایک ور قسم ہے کہ دونوں شانوں کے بیچ میں سرخ ہو جاتا ہے اور شانے گرم ہو جاتے ہیں اور بیمار بٹھیا نہیں رہ سکتا پھر اگر ایسے بیمار کا شکم گرم ہو جائے اور اجابت کرے جلد ہلاک ہوگا اور اگر ساتواں دن گزر جائے اور تھوک میں طرح طرح کا مواد نکلے نجات کی توقع ہوتی ہے اور تین دن تک بھی ہلاک سے بے خوف نہیں ہو سکتا اور ایک ور قسم ہے کہ اُس میں تمدا و درد در ضربان کے ساتھ خیر گردن سے پنڈلی تک ہوتا ہے اور پیشاب صاف ہوا کرتا ہے اور مادہ تھوک میں آیا کرتا ہے اور یہ قسم نہایت بُری ہے اور اسکی علامت یہ ہے کہ مادہ اوپر کی جانب متوجہ ہو اور سرسام کے اعراض ظاہر ہونے لگیں پھر اگر ساتواں دن گزر گیا اللہ کے حکم سے اُس بلا سے چھوٹ گیا تب یہ پوشیدہ نہ رہے کہ جسوقت

اماس کا سبب صرف بلغم یا سودا سے صرف ہوا اور یہ بھی نہ ہو کہ اس میں حدت آجائے یا خون کے ساتھ اکٹھا ہو جائے اسکے باب میں صاحب ذخیرہ لکھتا ہے کہ فصد نکرنی چاہیے اور پانی کی جگہ بار العسل دینا چاہیے اور گرم پانی گھونٹ گھونٹ پینا مفید ہے اور اگر صبح کی وقت سکنجین عملی گرم پانی میں ملا کر دین بہتر ہے کیونکہ خلط کو رفیق کرتا ہے اور مسکہ شہد کے ساتھ ماہ کو پچاتا ہے اور پاک کرتا ہے اور شوربا کہ اس میں چند شبست نخود پکائیں اور حریرہ کہ حلبہ مغسول اور آرد باقلا سے بنا تین اسکو کھانا اور روغن بادام گرم کر کے گھونٹ گھونٹ پینا مفید ہے اور جہان کمین کہ مادہ بہت گاڑھا اور ٹھٹھا ہوا ہوا اور سانس تنگ اور تھوک میں ادہ آنا موقوف ہو زوفائے خشک و زخردل کوٹ کر تین درم بار العسل گرم میں ملا کر دین اور کبھی سانس کی تنگی سے اسبات کی حاجت پڑتی ہے کہ باقلا کے دانہ کے برابر زنگار شہد میں ملا تین اور کھلا تین دانہ باقلا کی مقدار انگرہ سکنجین عملی میں اور گرم پانی میں ملا کر دینا اور دو کو تھام دیتا ہے لیکن اگر زنگار اور اسکے سوا حلق کو خراش کر دے بیضہ نمبر شت کی زردی روغن بادام ملا کر گرم کرین اور پیار کو فرمائیں کہ گھونٹ گھونٹ پیے تاکہ اسکا ضرر موقوف ہو جائے اور ذات الجنب کے سبب قسام میں اور جو اسکے مشابہ ہیں ان میں چاہیے کہ دھوئیں سے اور ہوا سے اور دھوپ میں بیٹھنے سے اور بہت کھانے سے اور سرد پانی سے اور جماع سے اور ہر چیز قابض سے پرہیز کرائیں تاکہ اللہ کی مدد سے صحت پائیں۔

فصل جمود الصدر کے بیان میں اسکو برد الصدر بھی کہتے ہیں وہ اس طرح ہے کہ سینے کے عضلے اور یہ کے حجاب سرد اور کثیف ہو جائیں اور ایک قسم کا تمدد ان میں آجائے اس سبب سے سینے میں اچھی طرح انبساط اور انقباض نہ ہو سکے اور ناچار سیدھے ہونے سے سانس آئے اور اسکا سبب یہ ہے کہ سینے کو سردی پہنچے جیسے سرد ہوا اور برف کی سردی اور بہت سرد پانی پینا اور اس میں غوطہ لگانا اور اسکی علامت یہ ہے کہ سبب پہلے واقع ہوا اور سینے میں سردی اور جمود موجود ہو علاج سینے میں گرمی پہنچانیکے لیے روغن قسطا اور روغن سوسن میں جنبدی ستر حل کرین اور ملین اور سداب صغیر پودینہ حلیقت انستین جنبدی ستر کوٹ چھا کر شہد اور روغن جوز میں ملا کر سینے پر ضما کرین اور پانی شراب میں تھوڑی سی ہینگ حل کرین اور پیار کو فرمائیں کہ ٹھٹھا کر پیے اور گرم پانی سے اور گرم نباتات کے پکے ہوئے پانی سے تمکید کرنا نہایت ہی مفید ہے اور اس مرض کے علاج میں توقف نہ کرنا چاہیے کیونکہ کبھی اچانک رڈالتا ہے اس سبب سے کہ ان اعضا کی سردی دل میں جا پہنچے اور اسکو سرد کر دے اور حرارت غریزی کو مدد کرے یہاں تک کہ سانس کہ جائے اس سبب سے کہ آلات اسکے پانچ نہیں فائدہ کبھی فیون کھانا جمود صدر پیدا کرتا ہے اس لیے کہ فیون سردی اور خشکی کی شدت سے حرارت غریزی کو جا دیتی ہے اور رطوبت میں بھی انجام اور غلظت اور خشکی لاتی ہے اسوجہ سے اسکے کھانیوالے کو ہاتھ پائوں کی سردی اور بے حسی یعنی خدر اور حلق کی تنگی اور زبان کی خشکی اور اسکے لوازم لازم ہوا کرتے ہیں اور کبھی ایسا ہوا کرتا ہے کہ ہلاک کر دے اور کبھی ایسا ہوا کرتا ہے کہ اسب یعنی سیسے کا دھواں کہ گلابنکے وقت اٹھتا ہے جمود الصدر پیدا کرے اس لیے کہ سیسے کا دھواں دل کو سرد کرتا ہے اور گرمی کو دباتا ہے اور رطوبات کو خشک اور تنفس کے آلات کو کثیف اور سانس کو تنگ اور غیر کرتا ہے اور کبھی خاق مملک پیدا کرتا ہے اور یہ قسم کا فیون کے پینے سے یا سیسے کا دھواں ناگ میں جانے سے عارض ہوا سکا نہ ارک یہ ہے کہ سبب کا ازالہ کرین اور جو چیزیں انکے مضاد ہیں استعمال کرین اور گرم و تر نباتات کے جو شانڈے سے تمکید کرنا سب سے زیادہ مفید ہے اور باقی تدبیر جو کچھ کہ پہلے قسم میں بیان ہو چکی اس سے اخذ کرین اور کام میں لائیں

باب دسواں قلب کے امراض میں

قلب کو فارسی میں دل بھی کہتے ہیں وہ ایک عضو ہے کہ گوشت اور عصب اور غشا اور لیفون سے مرکب ہے اور رگین شریانی اُس میں سے نکلی ہیں اور اُس کا گوشت سخت اور غلیظ ہے اور اُس کے غضروف و سر غضروفون سے زیادہ قوی ہیں اور اُس کا غشا نہایت سخت ہے کہ کسی عضو کا غشا اتنا سخت نہیں اور ایسا اُس کا غشا اس سے جدا ہے اور آپس میں ملا ہوا نہیں اور یہ سب اس لیے ہے کہ دل عضو شریف ہے آفت سے محفوظ رہے اور صدقات اُس میں جلد نہ پہنچیں اور دل صنوبری شکل ہے اور اُس کا قاعدہ یعنی بڑی اور موٹی طرف کہ اُس کی جڑ اصل ہے اور پر کی جانب ہے اور شریانی اسی طرف سے پیدا ہوئے ہیں اور خون سے رباط کہ اُس کو ٹھہراتے ہیں اسی طرف میں ملے ہیں اور غضاریف بھی اسی طرف میں ہیں کیونکہ دل کی بنیاد ہے اور غضروف کی منفعت یہ ہے کہ اُس کی بنیاد محکم ہو اور دل کے دو بطن ہیں ایک دائیں جانب سے دوسرا بائیں طرف سے مگر داہنا بطن بہت سے خون اور تھوڑی سی روح سے بھرا ہوا ہے اور بائیں بطن کی نسبت زیادہ فراخ ہے اور بائیں بطن میں روح بہت سی اور خون کم ہے اور داہنے بطن کا خون زیادہ غلیظ ہے اس لیے کہ دل کا گوشت سخت ہے اور اُس کی غذا بھی بہت غلیظ چاہیے اور بائیں بطن کا خون بہت رقیق ہے اس لیے کہ روح میں ملا ہوا ہے اور داہنے بطن کا گوشت زیادہ لطیف ہے اس لیے کہ خون غلیظ اُس میں سے باسانی نکل سکے اور بائیں بطن کا گوشت بہت غلیظ اور زیادہ سخت ہے اس سبب کہ اُس کا خون زیادہ گرم اور بہت رقیق ہے اور روح میں ملا ہوا ہے اس لیے دعا کی سختی کے سبب باہر نہ نکلے اور روح تحلیل نہ ہو اور دونوں بطن کبچے میں تجویف ہے اور دونوں بطن اس تجویف میں کھلے ہوئے ہیں سو گویا سب میں تجویف ہیں دونوں بڑی یعنی داہنا بطن اور بائیں بطن اور ایک چھوٹی کہ ان دونوں کے بیچ میں واقع ہے اور جالبنس اُس کو دہلیز کہتے ہیں اور منفذ ہوتا ہے اور دل میں مجاری یعنی راستے ہیں کہ ان میں سے غذا کا خون یہ میں پہنچتا ہے اور ایسا ہی یہ سے دل کی طرف ہوا کھینچ آتی ہے اور اسی بڑی جانب میں جس کو قاعدہ کہتے ہیں اور ہوا کے آئینکار راستے اسی طرف سے ہے گوشت عصبی کے دو کڑے جم آئے ہیں جیسے کھڑکیاں اور دوکان کی صورت اور ان کا نام اذنی القلب ہے یعنی دل کے دونوں کان جس وقت کہ دل انقباض کی حرکت کرتا ہے یہ دونوں کان اٹھے ہو جاتے ہیں اور جس وقت انبساط کی حرکت کرتا ہے کشادہ ہو جاتے ہیں اور دیر تک بند نہیں رہتے تاکہ بہت زیادہ ہوا کھینچ آئے اور اس سبب کہ دل عضو رئیس اور حرارت غریزی کا چشمہ اور روح حیوانی کا معدن ہے حکیم مطلق نے اُس کی جگہ سینے کی فضا میں کہ انسان کے بدن میں سب جگہ سے مضبوور اور محکم ہے مقرر فرمائی اور اس کا سر کہ کچھ ایک بائیں طرف مائل ہے اُس میں بہت سے منافع ہیں ایک تو یہ اگر دل کی حرارت جگر کی حرارت کے ساتھ اکٹھی ہو جاتی بدن کی ایک شق میں حرارت غالب آتی اور دوسری شق حرارت سے خالی رہتی اور اس سبب آفتیں پیش آتیں اور ایسا ہی سردی کے سبب طحال سودا میں اعتدال نہ آتا قاعدہ جلیلا جس حیوان کا دل بہت بڑا ہوتا ہے زیادہ دلیر اور بہت قوی ہوا کرتا ہے مگر یہ شرط ہے کہ اُس میں حرارت بھی ہو کیونکہ اگر دل کی حرارت کم ہوگی دل کا بڑا ہونا مفید نہ ہوگا جیسا خرگوش اور اگر حرارت زیادہ ہو اگرچہ دل بہت چھوٹا ہو وہ حیوان بہت دلیر ہوتا ہے چنانچہ حیوانات میں مشاہدہ ہوتا ہے لیکن اکثر یہی ہوتا ہے کہ حیوان دلاور بڑے دل والا ہوا کرتا ہے اب جان لے کہ دل کی بیماریاں کئی طرح کی ہیں اور ہر ایک کا جدی فصل میں بیان کیا جاتا ہے۔

فصل دل کے سورمزاج کے بیان میں اسکی چار قسمیں ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ گرم ہو اور اسکی علامت یہ ہے کہ نفس عظیم اور نبض مسیح اور عظیم اور متواتر اور سینہ گرم ہو اور پیاس کا غلبہ اور غم اور بقراری اور سوزش لازم ہو اور سرد ہو اسے آرام پائے اور بدن ڈبلا ہو اس لیے کہ دل کا سورمزاج تمام بدن میں سرایت کرتا ہے علاج اقراص کا فورٹھڈے شربت کہ قلب کے مناسب ہوں جیسا شربت ریاس شربت نار شربت صندل اور اس کے مانند پلائین اور صندل کا فورگلاب سینے پر لگائیں اور مکان کی ہوا کو سرد کریں اور سرد چیزیں خوشبودار سونگھائیں اور سرد چیزیں کھلائیں اور جہاں کہیں امتلا سبب ہو فصد واجب سمجھیں فائدہ سورمزاج کے سبب اسام میں یاد رکھنا چاہیے کہ اگر آدمی ہو اور کوئی امر مانع ہو پہلے ماہے کا نقیہ کریں اور جہاں کہیں فصد کی حاجت پڑے اور ممکن ہو وونون شانوں کے سچ میں حجامت کرنا چاہیے اور فصد اور اسہال میں تپکے ہونے نہونیکلی رعایت رکھنی چاہیے اور جیسا احتیاج ہو ویسی ہی تبرد اختیار کریں مثلاً اگر حرارت بہت قوی ہو قوص کا فور دین اور نہیں تو دوسری سرد چیزوں سے بچھائیں اور سردات کے استعمال میں طبیعت کے قبض اور نرمی کا لحاظ رکھیں مثلاً اگر طبیعت میں قبض ہو انبلی اور آلو کا پانی اور اس کے مانند اختیار کریں اور اگر طبیعت نرم ہو شیرہ خرف شربت لیون شربت نایخ اور ان کے ماسو کہ بارہا ذکر آچکا ہے پلائین ان جزئیات کے ضبط کرنے سے عبارت دراز ہوتی جاتی ہے دوسرے قوانین کہ مجمل میں ان سے مفصلات کی حقیقت دریافت کر کے عمل میں لائیں اور جو کچھ مضر ہے اس سے پرہیز کرنا واجب سمجھیں اور اگر معدے میں ضعف ہو اسکی رعایت بھی ضروری سمجھیں اور گلاب و عرق ہلدی مشکی سب چیزوں سے زیادہ مفید ہے اور جو کچھ تپ محرقہ کے لیے ذکر کیا جائیگا سب مفید ہے اور سب طرح سے اس بات پر توجہ مصروف رکھیں کہ حرارت کی شدت سے پھنسی اور ورم دل میں نہ پیدا ہو اور اگر ایسا خوف ہو تسکین میں مبالغہ کریں اور مخدرات استعمال کریں اور مقویات دل پر ضما کریں تنبیہ بعض اوقات میں تبرد سے کچھ نفع حاصل نہیں ہوتا اور حال یہ ہے کہ سبب بیماری کا حرارت ہے اور طبیعت جاہل گھبرا جاتا ہے یہ نہیں جانتا کہ تبرد کی کمی سے نفع نہیں ہوتا جلتی ہوئی آگ میں تھوڑے سے پانی سے کیا ہوتا ہے اس لیے جانتا چاہیے کہ اوزان کے مقدار کی جمع مقادیر اور وہ اکود قعات میں دینا احتیاج پر موقوف ہے اگر شدت کی احتیاج ہو تبرد میں افراط واجب ہے مثلاً زیادہ دین اور کئی دفعہ دین کہ اسد کے گرم سے جلد نفع حاصل ہو لیکن اس افراط سے یہ بات مقصود نہیں کہ افراط کی شدت دوسری آفت میں ڈالے بلکہ مقصود یہ ہے کہ حال کا ملاحظہ کریں اور خورد فرما کر جس قدر کافی ہو استعمال کریں اور یہ تصرفات طیب حادثی جانتا ہے کہ جیسی اسوقت ضرورت ہو اس کے موافق کیا کرتا ہے اور اقراص اور سفوف اور شربہ لائقہ قرابا دینا میں مفصل مذکور ہے اور اس مختصر میں بھی انکا بیان آیا ہے دوسری قسم وہ ہے کہ دل کا سورمزاج سرد ہو اسکی علامت یہ ہے کہ نبض صغیر اور بطبی اور متفاوت ہو اور سانس ضعیف آئے اور بدن کی قوت کم ہو جائے اور رنگ ورمخ کی رونق جاتی رہے اور خوف اور ڈرنا اور نامردی اور کم دلی عارض ہو اور گرم چیزیں چکھنے میں اور چکھنے میں اور سونگھنے میں مفید ہوں علاج دو اور المسک گرم اور مفرح گرم کہ مایخولیا میں مذکور ہے متاول کریں اور شربہ مقویہ ول یعنی دل کے قوت دینے والے جیسا شربت گاؤ زبان اور شربت بادرنجبویہ اور شربت عود کہ اس میں زعفران اور مشک اور عنبر اور سنبل اور گل سرخ ہونہیں اور کبکک و مرغ اور کبوتر اور چڑیوں کے گوشت کا اور ایسی چیزوں کا قلیہ دار چینی اور زعفران اور کون اور عود سے خوشبودار کر کے کھلائیں اور سنبل سعد اور چینی و نقل اور گل سرخ مرنگوش کے پانی میں اور شاہسفرم باورنجبویہ کے پانی میں ملا کر سینے پر ضما کریں اور سرد غذاؤں سے اور سرد پانی سے پرہیز کریں اور مارا العسل کہ ایسی طرح بنائیں شہد خرو

گلاب ایک جز شراب سبکے برابر نرم آچ پر سبکو پکائیں اور کام میں لائیں نہایت مفید ہے خصوصاً اگر قفل سنبل عود زعفران جب قدر مناسب ہو لیکر اور کوٹ کر
تھان کے ٹکرے میں باندھ کر اس مار لعل میں چھوڑ دین یہاں تک کہ پک جائے اور اسی قدر شربت چار تولہ سے سات تولہ تک ہوتی سہری قسم وہ کہ سور مزاج
یابس دل میں عارض ہو اور اسکی علامت یہ ہے کہ نبض صلب صغیر اور متواتر ہو اور بدن گھل جائے اور ڈبلا ہو جائے اور اس قسم کا ڈبلا پن پہلی قسم یعنی
گرم کی لاغری سے بہت کم ہوا کرتا ہے اور یہ امر اس قسم کے خواص سے ہے کہ بیمار اور نفسانیہ کا یعنی خون اور خوشی اور غصہ اور غم کا اثر جلد نہیں مانتا اور جب اثر
مانتا ہے تو بڑی دیر تک وہ اثر رہتا ہے اور نیند کا نہ آنا اور خشک کھانسی کا عارض ہونا علاج آتش جو روغن بادام ملا کر اور شکر بڑھا کر سپین اور غذاؤں میں
جون سی سرد تر ہو کھائیں اور جہان کہیں تپ نہ نوازہ دودھ کا پیسا سب چیزوں سے زیادہ مفید ہے اور جہاں تپ ہو آتش جو اور روغن بادام پر کتفا
کرنا بہتر ہے اور خشکی زائل کرنے کے لیے قیروطی اخضر سینے پر ملنا نہایت مفید ہے اسکی ترکیب موم سفید لیکر روغن کدور روغن بنفشہ میں پکائیں اور کشنیز
سبز اور کاہو کے پانی میں ملا کر ہاتھ سے خوب ملین اسی واسطے اسکا نام اخضر ہوا یعنی سبز اور جو کچھ تپ دق کے لیے بیان کیا جائیگا یہاں بھی اس سے
مقصود حاصل ہوتا ہے جو پتھی قسم وہ ہے کہ سور مزاج تر دل میں عارض ہو اور اسکی علامت یہ ہے کہ نبض نرم اور بطنی اور مختلف ہو اور اور نفسانیہ جلد اثر
کریں اور دیر تک نہ ٹھہریں اس لیے کہ رطوبت جیسا موثر کا اثر جلد قبول کرتی ہے ویسا ہی وراثت اس سے جلد نائل ہو جاتا ہے اور یوست اس کے خلاف ہے کہ
قبول کرنا اور چھوڑ دینا دونوں اس میں دشوار ہیں علاج غذا کی تطیف اور کمی کریں اور چون سی خشک دوا میں قلب کے لیے مخصوص ہیں جیسا قفل
زعفران باور بخوبیہ استعمال کریں اور سکنجبین عسلی اور شربت انار نفاعی مفید ہے اور ریاضت معتدل اور حمام مسخن یعنی گرم فائدہ مند ہے اور غذا نخود آس
اور کھنٹا ہوا گوشت مناسب ہے اور جہاں کہیں کہ منہ میں پانی بہت بھرتے جب صبر اور حب یا ریح سے استفراغ کریں اور پہلی قسم میں بیان کیا گیا ہے
کہ جو نسو سور مزاج کہ مادی ہو مادے کا نتیجہ ضروری ہے اور نہیں تو تبدیل کافی ہے اور اگر سور مزاج مرکب ہو علاج بھی مرکب کرنا چاہیے اور
جاننا چاہیے کہ جو نسو سور مزاج دل میں محکم ہو جاتا ہے علاج پذیر نہیں ہوتا اور جو نسو محکم نہیں ہوتا اسکا علاج دشواری سے ہوا کرتا ہے
فصل خفقان کے بیان میں یعنی دل کی بقراری اور وہ اسطرح ہے کہ دل میں حرکت اختلاجی عارض ہو یعنی پھڑکنے لگے اور اسکا سبب ہے
کہ دل میں ایذا ہو پنے اور ایذا کے سبب بہت ہیں اور ہر ایک جدی قسم میں بیان کیا جاتا ہے پہلی قسم وہ ہے کہ سور مزاج سا زج دل میں عارض
ہو اور آخر کو خفقان پیدا کرے اور چار دن سور مزاج کا ذکر آچکا ہے دوسری قسم وہ ہے کہ بدین اتنا خون بڑھ جائے کہ اس سے اوعد پڑھ جائے
اگرچہ اس میں عفوئ نہ ہو لیکن امتلا کے سبب خفقان پیدا کرے اور اسکی علامت یہ ہے کہ خون کے غلبے کے نشان ظاہر ہوں جیسا رگون کا کھینچا اور
پھول جانا اور نبض کا عظیم ہونا اور بول غلیظ ہونا اور اعضا میں تھکان اور اس کے مانند علاج باسلیق کی فصد بائیں ہاتھ سے کھولیں تاکہ بہت جلد
فائدہ حاصل ہو اور رات بول و قرص کا فور سپین اور غذاؤں سے مزورات بے گوشت پر اکتفا کریں اور اگر کوئی امر فصد کو مانع ہو نہ پڈلیون پر اور اسکے
بعد دونوں مسامون کے بیچ میں جانت کریں اور منی کا استفراغ کہ اسکے بعد تھکان نہونہایت مفید ہے اور تعدیل کے لیے جو کچھ کہ سور مزاج گرم
میں بیان کیا گیا فائدہ مند ہے حکایت ایک شخص ہر سال خفقان کی بیماری میں مبتلا ہوا کرتا تھا اور جالینوس اسکی فصد کیا کرتا تھا جو تھے برس

خفقان ہونے سے پہلے فصد کھولی پھر خفقان نہوا اور اگر مزاج میں حرارت کا غلبہ ہو تو جو کچھ کہ صفراوی میں سرد تیروں کا بیان آئیگا عمل میں لائیں
لیکن اگر قوت ضعیف ہو تو سرد غذا میں اور سرد شربت حرارت غریزی کو نقصان کرتے ہیں تھوڑا سا کبابہ قرفل قافہ باریک پسیر غذاؤں میں اور شربت
میں ملائیں اور جان لے کہ رائب میں دو قول ہیں ابن تلمیذ کہتا ہے کہ رائب ماست یعنی جرات اور صاحب فیہ لکھتا ہے کہ دوع کو عربی میں مخض کہتے ہیں
ایک ات دن سرد مکان میں رکھیں اور صاف پانی زرد کہ صاف ہو کر اوپر آجائے یہ پانی جو اوپر آگیا ہو رائب ہر غرض کہ یہ ہووے یا وہ ہو گرمی کے بھجانے
میں اسکا اثر کامل ہو تیسری قسم وہ جو کہ صفراول کی رگون میں آکر خفقان کا موجب ہو اور اسکی علامت غم اور بخوابی اور پیاس کی شدت اور بیماری اور اسکے
سوا جو صفرا کے لوازم ہیں اور یہ قسم بہت کم واقع ہوتی ہے علاج صفرا کے استفراغ کے لیے مطبوخ ہلیلہ اور شربت بنفشہ اور ترمہندی کا پانی ملائیں اور
گرمی کو بھجائیں اور اگر مناسب جانیں تھوڑا سا خون باسلیق سے نکالیں اور صندلی لباس پہنیں اور جہان کہیں حرارت کی افراط سے یہ خوف ہو کہ دل میں پھیپھی
اور درم پیدا ہو گا ایون آدھا دانگ تخم فلاح ایک دانگ کافور ایک طسوج اور شک و زعفران برابر برابر ایک طسوج یعنی ہر ایک آدھا طسوج ترکیب کریں اور دن
اور جو کچھ کہ دموی میں مذکور ہو اسکی رعایت رکھیں اور ان دونوں قسم کا ایک ہی علاج سمجھیں مگر اتنا کہ دموی میں بہت سا خون نکالنا اور صفراوی میں بھی
تبرید کی افراط ضرور ہے ترکیب صندلی لباس کی صندل سفید لیکر گلاب میں گس لین اور اس میں کافور ملائیں اور اس میں لباس بھگو کر ہوا میں خشک کریں
اور پہن لیں اور ہر وقت تھوڑا سا گلاب اس لباس پر خصوصاً دل کی جگہ اور سینے پر چھڑک لیں ترکیب قرص کافور کی طباشیر گل ترخ نیلو فر ہر ایک چار درم
تخم خرفہ مغز تخم خیارین مغز تخم کدو ہر ایک دو درم سرطان نہری بریان رب السوس ہر ایک ایک درم زعفران کافور ہر ایک دو دانگ صمغ عربی کثیر ہر ایک ٹرہ
درم ترنجبین دس درم کوٹ کر چھانکر ہیدانہ کے لعاب میں گوندھ لیں اور قرص بنائیں اور کام میں لائیں ترکیب ایسے سفوف کی کہ گرم دل کو نفع دیتا ہو گلخ
طباشیر ہر ایک ایک درم کشنیر خشک دو درم کافور آدھا دانگ خوراک ایک مثقال سیبکے پانی میں ترکیب ایسے شربت کی کہ پیاس اور گرمی کو دباتا ہو ترش
کاپانی ترش آلو کاپانی انبلی کاپانی ترخ کی ترشی کاپانی ترش انگور کاپانی ہر ایک برابر اور سبکے برابر شکر ڈالیں اور قوام کریں اور جہان کہیں کہ تپ نہو دوع مفید
اور تازہ مچھلی سرکہ میں پکی ہوئی فائدہ مند ہے اور بہت نافع تدبیر یہ ہے کہ سرد ہوا میں مقام کریں فائدہ محرز کیا کہتا ہے کہ اگر گرم خفقان والا کسی گرم شہر میں مقام
کرے اسکی عمر کوتاہ ہو جاتی ہے اور اسی نے کہا ہے کہ میں نے گرم خفقان والوں میں سے ایک کو نہیں دیکھا کہ اسکی عمر پچاس ساٹھ برس تک پہنچے جو تھی قسم
وہ ہے کہ لمبھی مادہ خفقان باعث ہوا اور اکثر سوج سے واقع ہوتا ہے کہ رطوبت دل کی غشا میں بستہ ہو جاتی ہے اور جاننا چاہیے کہ دل کی بیماریوں کا مادہ دل کی
رگون میں ہوا کرتا ہے یا اسکے غلاف کے اندر ہوتا ہے سوجنسا مادہ کہ دل کے اور غلاف کے درمیان میں ہو کرتا ہے وہ اکثر رطوبت ہوتی ہے یا مادہ ریاحی اور جو
دل کی رگون میں ہوتا ہے اسکو سدہ کہتے ہیں اور درم اذنی القلب میں اس بخت کی تفصیل آئیگی اور خفقان لمبھی کی علامت یہ ہے کہ سانس میں تنگی آجائے
اور نبض نرم ہو جائے اور نامرادی اور غشی کا سا حال ظاہر ہو اور بیماریہ سمجھے کہ اسکا دل پانی میں ڈوب رہا ہے علاج پہلے جب اصطنیقون سے کہ جب ایارج
کے ساتھ مرکب ہو یا حبت توقایا سے استفراغ کریں اور اگر ایارج فیہر ایک مثقال لیں اور افیمون باریک پسیر ایک درم سکجین عسلی میں ملائیں اور کھلائیں مفید
ہے اور اگر رطوبت زیادہ ہو ایارج لوغایا اور شیاور لیطوس مناسب ہے اور جس شخص کو تو کر این تو تفتیہ کے بعد دوا را المسک مراد و حلو یعنی تلخ اور شیرین اور جہان

اور مفرحات گرم دینا چاہیے ترکیب ایسے ضما کی کہ سرد خفقان کو زائل کرتا ہے قسط سنبل سعدا رچینی سک لیکر سب کوٹ لیں اور آب موردا اور شراب کانی
 میں ملائیں اور دل پر لگائیں اور جان لیں کہ سرد خفقان کے ساتھ رطوبت ہو یا نہو شراب صرف ریحانی تھوری سی دے سکتے ہیں کہ اور خیزون سے زائد مانع ہو
 ترکیب ایسے سفوف کی کہ سرد خفقان والے کو مفید ہے کہ باجند بیدستر ہر ایک ایک گرم پوست تریخ آدھا درم تخم فرنج مشک اڑھائی درم سب کو کوٹ لیں اور
 شہد میں ملا کر دین ترکیب ایسے سفوف کی کہ سرد و تر خفقان والے کو مفید ہے نفع کہ برابر یا شب یا مانی بریان سعدا ہر ایک تین درم زراوند مدحرج درو بخ عقول
 ہر ایک آدھا درم مشک ایک دانگ سنبل مروارید ہر ایک ایک گرم شکر میں درم خوراک تین درم تربد کے جو شانہ کے ساتھ دین ترکیب دار المسک مرکب ہر
 افسنتین رومی صبر زراوند مدحرج ہر ایک چھ درم ناخواہ زعفران تخم کرفس ہر ایک چار درم سنبل سافج ہندی ہر ایک دو درم جند بیدستر مسک ہر ایک ایک
 درم ان سب کو کوٹ کر چھانکر شہد مصفی میں ملائیں خوراک ایک مثقال گاؤ زبان کے عرق میں ترکیب دار المسک حلو کی یہ جزو بنا درو بخ ہر ایک دو درم
 مروارید کہر یا بسد بر شیم خام مقرض ہر ایک ڈیڑھ درم ہمہ سرخ اور سفید سافج ہندی سنبل قافلہ و قنفل بند بیدستر شہد ہر ایک چار دانگ زنجبیل دار قنفل
 ہر ایک دو دانگ مشک ایک دانگ ان سب کو کوٹ لیں اور کپے شہد میں ملائیں اور اس باب میں نوشدار و مجرب ہو اور مالینخو لیا میں اسکا ذکر آچکا ہے پانچون
 قسم وہ ہے کہ سودا دل کی رگون میں آجائے اور خفقان پیدا کرے اور ظاہر ہو کہ جب کوئی چیز اسکی رگون میں جمع ہو جاتی ہے دل تک ہوا کے پہنچنے میں
 اور انخر کے نکلنے میں فتور پڑ جاتا ہے اور دل بقرار ہوا کرتا ہے اور اسکی علامت یہ ہے کہ ہر وقت دل بقرار رہے اور نبض سخت ہو جائے اور غم اور
 خوف و روشت اور فساد فکری ظاہر ہو گیا یا مالینخو لیا کی بیماری میں مبتلا ہے علاج جو کچھ کہ مالینخو لیا کے دموی کے لینے ذکر کیا گیا یعنی فصد وغیرہ بعینہ اسکا
 علاج ہے اور دل کی تقویت میں مدد کرنی لیکن اگر سودا بلغم سے پیدا ہوا ہو اول ایک مسهل اس ترکیب سے دینا چاہیے ترکیب تربد سفید اقیتمون غالیقون
 اسطوخودوس ہلیہ کابلی ہر ایک ایک جزو یا باج فیقر ڈیڑھ جزو و دہندی آدھا جزو یہ سب سات دو این کوٹ چھانکر گولیاں بنا لیں خوراک دو درم سے
 تین درم تک اور اگر سودا صفر سے پیدا ہوا ہو ان گولیوں سے استفراغ کریں انکی ترکیب تربد اقیتمون سنار کی شاہترہ ہر ایک ایک جزو اور دو دانگ صبر
 دو جزو لا جو رد مغسول ایک جزو کی دو تہائی مصطلگی ایک جزو اور دو دانگ گل سرخ ایک جزو کی تہائی یہ سب آٹھ دو این کوٹ کر بیٹھے سید کے پانی میں
 گولیاں بنا لیں خوراک چار درم اور اگر بیماری کا مادہ صرف سودا ہو جب شیار دین تاکہ دماغ اور دل کے نواح کو پاک کر دے ترکیب ایسے مسهل
 کی کہ سودا کے مادہ کو پاک کرتا ہے ہلیہ کابلی ہلیہ سیاہ ہر ایک ایک گرم اقیتمون قنفل ہر ایک آدھا درم دار المسک مرتین درم پانچون اجزا کو ملا کر تین
 دن تک رکھیں کہ خمیر ہو جائے یعنی خوب ملجائیں پھر شراب ریحانی میں حل کر کے استعمال کریں اور بعض نسخوں میں قنفل کی جگہ آدھا دانگ حجار سی
 داخل ہے اور اس قسم میں نیگرم پانی سے حمام کرنا مفید ہے اور باقی تدبیریں مالینخو لیا کی فصل سے معلوم ہونگی چھٹی قسم وہ ہے کہ بدن سے بہت سا خون
 یا منی کے نکلنے یا کالنے کا اتفاق پڑے یا کسی اور خلط کی استفراغ حد سے زیادہ ہو جائے یا کھانے پینے میں سورتد بیری واقع ہو اور خون بہت کم
 پیدا ہو اور رقیق ہو اور فاسد ہو جائے اور خفقان پیدا کرے اور بدن سے جو نسبی رطوبت مقدار سے زیادہ نکلتی ہے دل میں ضعف بڑھاتی ہے اور جب دل ضعیف
 ہو جاتا ہے ہر ایک دنی چیز کا اثر قبول کرتا ہے یا تشک کہ غذائی انخون سے ایذا پاتا ہے اور بقرار ہوتا ہے شیخ نے کہا ہے جو ضعف کہ دل میں پیدا ہوتا ہے جب تک

اس میں قوت کا بقیہ ہو اضطراب کیا کرتا ہو گویا اپنے اوپر سے ایذا دفع کرتا ہو یہی خفقان ہے علاج جیسا سبب ہو ویسا ہی علاج ہو جو کچھ کہ اُسکو مفرق
 اس سے روک دین اور اگر سبب ظاہر ہو اسکے زائل کرنے میں کوشش کریں پھر خون پیدا ہونیکے لیے اچھی اچھی غذا میں تناول کریں اور جو کچھ کہ مفید ہو
 اختیار کریں اور دل کو مفرحات سے تقویت دین ساتویں قسم وہ ہے کہ دل کی حس زکی اور قوی ہو جائے اس سبب سے اگر ادنیٰ سی ایذا اس میں پہنچے اسکا اثر
 قبول کرے اور اسکے تدارک کے لیے بقرار ہو مثلاً گرم اور سرد کیفیتیں اور امور نفسانی اگرچہ کم ہوں خفقان لائیں اور کبھی حس کا زکی ہونا اس وجہ کو پہنچتا ہے
 کہ اخلاط اور غذا کے اجڑے جسے بدن کا خالی ہونا محال ہے دل کو ابنا پہنچے اور خفقان پیدا ہو اور قوت بصر اور قوت سمع کے باہر بھی ایسا ہی ذکر آچکا ہے
 اور ہر خد کہ حس کا قوی ہونا اچھا ہے مگر اس وجہ سے کہ پریشانی لاتا ہے اُسکا تدارک ضروری ہے اور کبھی زکا کے سبب سرد پانی پینے سے بقرار ہو جاتا ہے علاج اس
 سبب سے کہ روح کے رفیق ہونے سے زکاے حس ہوا کرتا ہے یعنی حس تیز ہو جاتی ہے غلیظ کرنے کے لیے گلہ اور ہر سہ کھلائیں اور ادویہ قلبی اور مناسب غذاؤں سے
 دل کو قوت دین اور گرمی اور سردی کی رعایت رکھیں اور یہ فرق کہ حس سے زکی ہو جانے سے ہے یا ضعف کے سبب کہ جسکا ذکر چھٹی قسم میں آچکا ہے اس طرح
 پر ہے کہ زکا جس میں بدن سلامت ہوتا ہے اور افعال اور قوت صحیح و سالم اور نبض عظیم اور قوی ہوا کرتی ہے اور ضعفی اسکے خلاف ہے کہ ضعف کے سبب سے
 وقوع میں آئے ہوں اور اسکے آثار ظاہر ہوں اٹھویں قسم اُس خفقان کے بیان میں کہ دوسرے اعضا کی مشارکت سے پیدا ہو اور اسکے بہت قہا
 ہیں ایک تو وہ ہے کہ دماغ کی مشارکت سے عارض ہو دوسری وہ ہے کہ جگر کی شرکت سے حادث ہو تیسری وہ ہے کہ معدہ اور امعاء اور رحم اور حجاب
 ریب کی مشارکت سے واقع ہو چوتھی وہ ہے کہ تمام بدن کی شرکت سے پیدا ہو پانچویں وہ ہے کہ سلع اور لنج یعنی زہر وار جانوروں کا کانا اس مرض کا
 موجب ہو اور قسم مشارکت کی تدبیر اُس بیان سے کہ دوا میں اور اسکے سوا کہ مشارکت کا سبب طریقہ مذکور ہے مہول علاج نہوگی خاصکر غشی کی بحث

سے کہ وہاں بھی اُسکا بیان آئیگا اصل حال روشن ہوگا

فصل غشی کے بیان میں وہ اس طرح ہے کہ دل کو ابنا پہنچنے سے قوت حس اور حرکت ارادیہ اکثر بیکار اور آدمی بیہوش ہو جائے اور جانا چاہیے
 کہ اگر خفقان کے سبب قوی ہوتے ہیں تو غشی لاتے ہیں اور اگر بہت قوی ہوا کرتے ہیں تو ہلاک کر دیتے ہیں اور جان لے کہ غشی دو طرح پر ہے ایک
 تو وہ ہے کہ روح کا تحلیل ہونا اسکا سبب ہو دوسرے وہ ہے کہ روح کا منجمد ہونا اور گھٹ جانا اسکا باعث ہو اور یہ دونوں کیفیتیں یعنی روح کا تحلیل ہونا
 یا گھٹ جانا قلب اور اسکی قوت کے ضعف کا باعث ہو جاتا ہے کیونکہ روح قوتوں کا مرکب ہے جب اس میں قوت پڑتا ہے سبب سے تین ضعیف ہوتی ہیں اور جن
 اسباب سے روح تحلیل ہوتی ہے اُنکے تین نوع ہیں ایک تو استفراغ حد سے زیادہ دوسرے خوشی یا لذت حد سے زیادہ جیسے جماعت کی لذت اور
 اسکے سوا اور جان لے کہ جسوقت حد سے زیادہ خوشی اور لذت آچانک ہو جاتی ہے اور عادت سے زیادہ کھلتا ہے اس سبب سے روح تحلیل ہو جاتی
 ہے اور دل ویسا ہی کھلا رہ جاتا ہے اور غشی پیدا ہو جاتی ہے اور ہلاک کر ڈالتی ہے تیسرے بڑا درد جیسا درد قویج اور اسکے مانند اور بڑے سخت دردوں میں
 روح کے تحلیل ہونیکہ باعث ہے کہ طبیعت قوتوں اور روحوں کو مقاومت کے لیے درد کی جگہ بھگتی ہے اور اس سبب سے دل سرد ہوتا ہے اور روح تحلیل
 ہوتی ہے اور غشی پڑتی ہے اور ہلاک کرتی ہے اور گرم زہروں کا کھانا بھی روح حیوانی کو تحلیل کرتا ہے اور سبب اسباب محلہ بیان کیے جائینگے اور روح کے

گھٹ جائیکے اسباب دو طرح پر ہیں ایک تو اتلا حد سے زیادہ خاص کہ شراب پینے سے دوسرے غم یا خوف حد سے زیادہ کہ اچانک پیش آئے اس سبب سے دل سکا جائے اور بنا ہو جائے اور روح گھٹ جائے اور سرد زہردن کا کھانا اور شراب اور دیدی اور ابہرین سدے کا چرانا بھی روح کے گھٹ جانے اور مجرد موت کا سبب تاہم چنانچہ بیان کیا جائیگا اور جاننا چاہیے کہ دوسری تقسیم سے غشی کی کئی قسم ہوتی ہیں ایک تو وہ ہے کہ اس کا سبب امتلا ہو دوسری وہ ہے کہ استفراغ کے سبب سے واقع ہو تیسری وہ ہے کہ ابخرہ و خانیہ اور کیفیات سمیہ کے دل میں پہنچنے سے واقع ہو خواہ سبب داخلی ہو خواہ خارجی چوتھی وہ ہے کہ سور مزاج کے دل میں آنے سے عارض ہو پانچویں وہ ہے کہ دل کا آس غشی کا سبب ہو چھٹی وہ ہے کہ کسی ایسے عضو میں جو دل کے نزدیک یا اس کا شریک ہو آفت پیدا ہو اور اس کی شرکت سے دل میں ایذا پہنچے اور غشی آئے اور ہر ایک کا بیان علیٰ ہر قسم میں ہوتا ہے پہلی قسم غشی امتلائی کے بیان میں اور جان لے کہ حد سے زیادہ امتلا حرارت غریزی کو اور روح کو روک دیتا ہے اور مردہ کرتا ہے خواہ رگون میں اخلاط سے امتلا ہو خواہ کسی اور چیز سے جیسے شراب اور لٹکے سو فائدہ جو غشی کہ تپوں کی ابتدا میں عارض ہوتی ہے وہ امتلائی کے قبیل سے ہے مگر جو غیب خالص کی ابتدا میں اور ایسے بیمار کی تپ میں جس کے باطن میں آس ہو پیدا ہوتی ہے اس کی وجہ استفراغی میں بیان کی جائیگی دوسری قسم غشی استفراغی کے بیان میں جاننا چاہیے کہ حد سے زیادہ استفراغ روح کو رقیق اور تحلیل کرتا ہے کیونکہ جب طوبات بدن سے نکلنے ہیں اچھے ہون یا برے اُنکے ساتھ ریح اور قوتوں کا بھی استفراغ ہوتا ہے اور جو نسا استفراغ غشی لانا ہے وہ کئی طرح کا ہوتا ہے جیسے حد سے زیادہ اسہال اور بہت سی قوت اور استفراغ زنی میں چیر کر پانی نکالنا اور زخم چیرنا اور بالکل پیب نکالنا اور بہت پسینا آنا اور بہت خون نکلنا خواہ کسی طرح پر فائدہ جو غشی کہ درد اور خوشی اور لذت سے عارض ہوتی ہے وہ اسی قبیل سے ہے ہوتی ہے کیونکہ شدت کا درد اور خوشی اور بہت سی لذت روح کے مملات سے ہے چنانچہ اس کا ذکر آچکا ہے اور جو غشی کہ تپ غیب خالص کے ابتدا میں عارض ہوتی ہے اور اس تپ کی ابتدا میں کہ بیمار کے باطن میں ریم ہو استفراغ میں داخل ہے بخلاف اور تپوں کے کہ ان کی غشی امتلائی کے قبیل سے ہے اس لیے کہ غیب خالص میں غشی کا سبب ایذا اور بلیغ اور جلن ہے کہ اُن سے حرارت پیدا ہوتی ہے اور قوت اور روح تحلیل ہوتی ہے اور جان کہیں کہ باطن میں آس ہو ہی وجہ ہے کیونکہ جب باطن میں آس ہو گا تپ کی نوبت کی وقت مادہ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور درد بڑھتا ہے اور قوت کے تحلیل ہونے سے غشی واقع ہوتی ہے بخلاف دوسری تپوں کے کہ وہ باطن غشی کا سبب روح کا بند ہو جانا ہے اس سبب سے کہ مادہ جوش کھاتا ہے اور زیادہ ہوتا ہے خاص کر اگر مادہ غلیظ ہو ایل کے نزدیک ہے اور قسم مشارکی میں بھی بیان کرینگے تیسری قسم اس غشی کے بیان میں کہ ابخرہ موزیہ یا کیفیت سمیہ کا دل میں پہنچنا اس کا سبب اور سبب کا مادہ خواہ خارج میں خواہ بدن میں ہو اور یہ کئی طرح پر ہوتا ہے ایک تو وہ ہے کہ کسی عضو میں مادہ فاسد جمع ہو جائے اور اس سے بڑے بڑے ابخرے اٹھ کر دل میں آئیں اور قسم مشارکی میں مشارکت سے غشی پیدا ہونگی وجہ فصل بیان کی جائیگی دوسری وہ ہے کہ زہری جانوروں کے کاٹنے اور زیش مارنیسے خاص کر جہان کہیں کہ شراب پر کاٹے یا نیش لگے کیفیت سمیہ فاسد دل کی طرف چڑھے اور اس کیفیت کی جہت سے کہ حیات روجہ کے مضاد ہے غشی عارض ہو تیسری وہ ہے کہ بخارات بد جو جیسے پیدا اور گندہ جگہ کے اور بھیکے ہوئے چمڑوں کے بخارات سونگھنے کا اتفاق پڑے یا ایسی چیزیں جو شدت سے اثر کرتی ہیں اور ان کی کیفیت قوی ہے سونگھنے میں آئیں اور اس سبب سے غشی لائیں لیکن اس قسم کی غشی ایسے ہی شخص کو

عارض ہوتی ہے کہ اُسکے دل کی قوتوں میں خوب ضعف جم گیا ہو کیونکہ ضعف کی حالت میں ادنیٰ چیز سے خارجی ہو یا داخلی ہر عضو آفت رسیدہ جلا اثر مانتا ہے خاص کر دل و دماغ کہ بدن کے سب اعضا سے شریف ہیں چنانچہ خفقان میں اُسکا بیان کیا گیا ہے اور اُسکا بھی ذکر آچکا ہے کہ جسکا سبب ضعف ہو یا کبھی سبب تیزی ہو اُس میں کیا فرق ہے چوتھی قسم اُس غشی کے بیان میں کہ سوزاج سازج کے دل میں آنے سے عارض ہوتا ہے کہ جب دل میں سوزاج آتا ہے روح جیسی پہلے پیدا ہوتی ہے ویسی پیدا نہیں ہو سکتی اس سبب سے دل میں اضطراب آتا ہے پھر اگر سبب خفیف ہے تو روح کے پیدا ہونے میں بہت فتور نہیں پڑتا خفقان ہو جاتا ہے اور اگر اُس سے زیادہ ہو غشی آتی ہے اور اگر حد سے زیادہ ہو اور روح کے پیدا ہونے میں بہت بڑا فتور پڑا موت آتی ہے اور ایک قسم کی غشی ہے کہ شریان دریدی کی راہ میں سدہ پڑنے سے عارض ہوتی ہے اور یہ وہ شریان ہے کہ ہوا پہنچانے اور انجڑہ نکالنے کے لیے دل اور یہ کے درمیان میں واسطہ ہے اور اُسکی راہ بند ہونے سے اس لیے غشی عارض ہوتی ہے کہ ہوا کا نہ پہنچنا اور انجڑے کا نہ نکلنا روح اور حرارت غریزی کے گھٹ جانے کا باعث ہے اور اس شریان کو دریدی اس لیے کہتے ہیں کہ اور وہ کی طرح ایک تہ والی پیدا ہوتی ہے بخلاف دوسری شریانوں کے کہ وہ دو تہ والی ہیں اور ایک در طرح کی غشی ہے کہ ابھر کی راہ بند ہونے سے پیدا ہوتی ہے اور ابھر وہ شریان ہے کہ اُسکے واسطے سے روح تمام بدن میں سرایت کر جاتی ہے اور اُسکی چو بھی طاہر ہے یا بخون قسم اُس غشی کے بیان میں کہ دل میں آما س ہونے سے عارض ہو جانے لے گا اُس یا تو دل کے جوہر میں ہوتا ہے یا اُسکے غلاف میں اور غلاف کو عربی میں شفاف کہتے ہیں یا دوزائید چٹھوں میں جکواذنی القلب کہتے ہیں یعنی دل کے دونوں کان فائدہ جو ہر دل کا اُس اگر گرم ہوتا ہے اُسی وقت ہلاک کر تا ہے اور اگر سرد ہوتا ہے ایک دن سے زیادہ مہلت نہیں دیتا لیکن سرد ورم نہایت ہی شاذ و نادر ہوا کرتا ہے اور جو نسبی ہوشی جو ہر دل کے آما س سے ہوتی ہے اُسکا نام غشی القلبی ہے اور اگر ورم اوئی القلب میں ہوتا ہے یا غلاف میں عارض ہوتا ہے ایک مدت مہلت دیتا ہے اور علاج کے قابل ہے خاص کر سرد ہوا اور ہر چند کہ غشی القلبی حقیقت میں ہی ہے جسکا سبب جو ہر دل کا آما س ہوتا ہے مگر بسبب مجاز اُسکو بھی کہہ سکتے ہیں اور اسوجہ سے کہ دل کے غلاف و اُسکے کان کے ورم کی بحث حکایت اور فوائد کو شامل ہے اُسکو جدی فصل میں بیان کیا جاتا ہے چھٹی قسم غشی مشارکی کے بیان میں ہر چند کہ اُس قسم کے بعضے جزئیات دوسرے اقسام کے تحت میں لکھے گئے ہیں لیکن فوائد کے لیے اس جگہ مفصل ذکر کیا جاتا ہے جو ان کے جوہر بیان دوسرے اعضا کی شرکت سے عارض ہوتی ہیں یعنی تو دماغ کی شرکت سے ہوتی ہیں اور بعضی جگر کی مشارکت سے اور بعضی معدہ اور اسما اور رحم اور حجاب و رریہ کی شرکت سے اور بعضی سب بدن کی شرکت سے جو ان سے تمام بدن کی شرکت سے ہوا کرتی ہے وہ ایسی طرح پر ہوتی ہے جیسے تپ محرقہ وغیرہ میں خفقان اور غشی ہو جاتی ہے اور جو ان سے دماغ کی شرکت عارض ہوتی ہے اُسکی صورت یہ ہے کہ دماغ ضعیف ہو جائے اور اُسکے ضعف سے جو ان سے پٹھے کہ سینے کے عضلوں میں جو دم آئیکے آلمین مل رہے ہیں ضعیف ہو جائیں اور دم آنا حالت طبعی سے بدل جائے اور تازہ ہوا اچھی طرح دل میں نہ پہنچے اور ہوائے دغانی دل میں سے خوب نہ نکلے اس سبب سے دل کے سوزاج سے خفقان اور غشی پیدا ہوا ہے اور جو نسبی جگر کی مشارکت سے عارض ہوتی ہے وہ دل کی طرح پر ہے اور ایک تو وہ ہے کہ جگر ضعیف ہو جائے اور اس سبب سے دل کو غذا کا بہت حصہ نہ پہنچے دوسری یہ کہ جگر میں خون سوداوی پیدا ہو اور اس سبب سے جب غذائے سوداوی رومی دماغ اور دل میں پہنچے خفقان اور بڑے بڑے اندیشے اور غشی پیدا کرے تیسری وہ ہے کہ جگر میں خون لبنی پیدا ہو اور لبنی غذا دماغ اور

دل میں آفت برپا کرے چوتھی یہ کہ جگر میں خون گرم یا سرد پیدا ہو اور دل میں پہنچے اس سبب سے سور مزاج پیدا ہو یا پانچویں وہ ہے کہ جگر میں آگ گرم یا سرد پیدا ہو اور اس سبب سے تمام اعضاء میں خشائیں آئیں میں مل رہی ہیں دل کی غشائیں بچ پونچے اور چون سی فم معدہ کی شرکت سے عارض ہو وہ تین طرح پر ہوتی ہے ایک تو وہ ہے کہ فم معدے میں خلط فاسد جمع ہو جائے اور اسکے نزدیک ہونے سے دل کو بچ پونچے اور خفقان اور غشی پیدا ہو دوسری یہ کہ کسئی غشی خلط کے حرکت کرنے سے کہ تین نکلنے لگے خفقان اور غشی پیدا ہو تیسری وہ ہے کہ معدے میں درد اٹھے اور نزدیک ہو نیکی جہت سے دل میں درد پونچے اور شاید کہ ہلاک کرے اور جونسی حجاب اور یہ وغیرہ کے مشارکت سے پیدا ہوتی ہے اسکی ایسی صورت ہے کہ ذات الجنب اور ذات الریہ کا مادہ دل کی طرف جھک آئے اور خفقان اور غشی لائے اور شاید کہ روح کو روک دے اور ہلاک کرے اور چون سی آنتوں کی شرکت پیدا ہوتی ہے وہ ایسی طرح پر ہے کہ آنتوں میں گرم پیدا ہوں اور نکلے بخیرے دل اور دماغ میں آئیں اور خفقان اور ضعف لائیں اور جو غشی کہ قولنج کے الم سے عارض ہوتی ہے وہ غشی معانی کے قبیل سے ہے اور چون سی رحم کی مشارکت سے پیدا ہوتی ہے وہ اس طرح ہوتی ہے کہ رحم میں بگاڑا مادہ پیدا ہو اور اس کے ابخرے دماغ میں آئیں اور دماغ سے شرائین کے راستے دل میں آئیں اور خفقان اور غشی پیدا ہو جیسا احتناق الرحم کی حالت میں دیکھا جاتا ہے تبیہ جس عضو مشارکی سے کہ بخار اٹھتا ہے اور دماغ میں آتا ہے اور وہ ان شرائین کے راستے سے دل کی طرف پلٹتا ہے اسوجہ سے اسکے فساد کا اثر جیسا انسانی سے مخصوص ہے پہلے دماغ میں ظاہر ہوتا ہے پھر دل میں آفت آتی ہے مگر یہ کہ دماغ نہایت قوی ہو اور اسکے اثر کو نہ ملنے اور اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ ہر چند ابخرے دماغ میں آئیں اور دل میں جائیں اور خفقان اور غشی پیدا ہو لیکن دماغ میں کچھ بھی تغیر نہ ہو اور جان لے کہ خفقان اور غشی کے اسباب جزئیہ مفصل بیان ہو چکے اب علامت کا بیان کیا جاتا ہے اور اسوجہ سے کہ بعضی علامتیں عام ہیں اور بعضی خاص لگے ہر قسم کو علیہ رہ بیان کیا جاتا ہے علامات عامہ کہ غشی کے سبب قسم میں ظاہر ہوا کرتی ہیں سو غشی کی حالت میں تو رنگ میں زردی اور ہاتھ اور پاؤں میں سردی اور سانس میں ضعف اور نبض صغیر اور ضعیف اور شاید کہ تمام بدن سرد ہو جائے اور جہان کہیں غشی قوی ہوتی ہے اگر کچھ نہیں کھل سکتی اور غشی اور سکتے میں فرق ظاہر ہو خاصا اسبات سے کہ جب غشی والے کو آواز دیتے ہیں اسکو محسوس ہوتی ہے اور جاتا ہے کہ گویا دور کی جگہ سے یا دیوار کے پیچھے سے آواز آتی ہو مگر الفاظ ٹھیک سمجھ میں نہیں آتے لیکن جتنا سبب قوی یا ضعیف ہو اگر تاہو اسی قدر خبردار ہونے اور الفاظ کو ٹھیک سمجھنے میں کمی اور زیادتی ہوتی ہے اور سکتے اسکے برخلاف ہے کہ ہر چند اسکو پکاریں اسے خبر نہیں ہوتی اور غشی اور سبات کا فرق سبات میں بیان کر چکے اور علامات خاصہ جسے پہچانا جاتا ہے کہ کس سبب سے ہر چند کہ سبب کے پہلے ہو جانے سے معلوم ہو جاتا ہے لیکن بیان بھی اسکا بیان کیا جاتا ہے جانا چاہیے جہاں کہیں غشی کا سبب امتلا ہو کہیں دبی ہوئی اور نبض قوی ہوتی ہے لیکن امتلا کے سبب گرانی اور تری ہوگی اور جہاں کہیں روح کے تحلیل ہونے سے غشی ہوتی ہے نبض ضعیف اور صغیر اور بطبی ہو کرتی ہے اور جہاں کہیں شریان و ریدی یا اہر کے بند ہونے سے غشی ہوتی ہے غشی شدید کے اسباب میں سے کوئی اور سبب ظاہر نہیں ہوتا اور شدت سے غشی عارض ہوتی ہے جیسا ضعف معدہ اور احتناق رحم سے عارض ہوتی ہے اور بقراط نے کہا جس شخص کو شدت کی غشی بار بار آوے اور ظاہر میں کوئی سبب نظر نہ آئے اچانک موت آتی ہے اور ظاہر کا سبب یہ ہے کہ قوت حیوانی ضعیف ہو تمام میں بہت دیر رہے یا ضعیف معدے والا نہار خالی شکم حمام کرے یہاں تک کہ معدے پر صفر آگے اور لیزا

پہنچائے اور اسکی شرکت سے دل کو ایذا پہنچے یا دل کی حس قوی ہو جائے اور ذرا سی بات سے ایذا پائے سو جو وقت اسباب ظاہری میں سے کوئی سبب نہ ہو اور غشی شدت سے آتی ہو سمجھ سکتے ہیں کہ شریان وریدی یا اہر میں سدہ پڑا پھر اگر غشی بار بار ہوتی ہو اس سے بچنا خیال میں نہیں آتا اور جس جگہ دل کی حس قوی ہونے سے عارض ہو وہاں بدون سبب قوی کے پیدا ہوتی ہو اور بدون علاج قوی کے زائل ہو جاتی ہو اور جلد پیدا ہوتی ہو اور جلدی موقوف ہو جاتی ہو اور اکثر غشی خفیف ہو کرتی ہو اور جہاں کہیں شرکت کے سببے یا کسی اور سببے جنکا بیان مفصل ہو چکا واقع ہوتی ہو سبب کا پہلے ہونا اور علامتیں جیسی جیسی ہر ایک سے مخصوص ہیں اور ہر ایک اپنی اپنی جگہ مذکور ہیں اسپر گواہ ہونگی اور عقان کی فصل سے اکثر مطالب کھل جاتے ہیں فائدہ جلیلہ جس شخص کے منہ کا رنگ غشی کی حالت میں سبز ہو جائے اور سر اور گردن اگلی طرف لٹک آئے اور سر نہ اٹھا سکے اسی وقت مر جاتا ہو حال یہ ہو کہ غشی بہت قوی لا علاج ہو تب یہ جو وقت کہ اسہال کے بعد یا فصد کے پیچھے یا کسی درداور زخم کے بعد غشی کے مقدمے کی علامتیں کچھ بھی ظاہر ہوں جلد انکا تدارک کریں اور جو غشی کہ آہستہ آہستہ عارض ہوتی ہو اسکے شروع ہونیکا یہ طور ہو کہ اول نبض صغیر ہونے لگے اور رنگ بدلتا رہے اور آنکھ کی حرکت میں ضعف آئے اور آنکھ کے سامنے خیالات سیاہ یا دوسری قسم کے خیال نظر آئیں اور کچھ سر و پسینا آنے لگے اور ہاتھ پاؤں سرد ہو جائیں پھر جب بڑھنے لگے اعراض قوی ہوتے جائیں یہاں تک کہ غشی آجائے اور جیسے اسباب قوی یا ضعیف ہونگے ویسی ہی غشی بھی شدت سے یا خفیف ہوگی اور جاننا چاہیے جسکو غشی سے پہلے دل بڑا ہو اور متلی آئے سمجھنا چاہیے کہ اسکا سبب سے اٹھتا ہو اور علاج کی امید ہو اور اگر اعضا کی شرکت کے اسباب ورائگی علامتیں اور پہلے اور حال کے اسباب میں سے کچھ ظاہر نہ ہو جاننا چاہیے کہ سبب دل میں سے اٹھتا ہو اور جلد ہلاک ہوگا اور کسی شخص کو فصد کھولنے میں غشی آجائے حالانکہ بہت خون نہ نکلے اور فصد کی عادت بھی ہو اور کبھی غشی نہ آئی ہو جاننا چاہیے کہ اسکے بدن میں بیماری ہو اور اسکا معدہ ضعیف ہو اور ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں کہ انکو فصد کی عادت نہیں جب فصد کھلنے لگے غشی آجائے ایسی غشی سے ڈرنا نہ چاہیے کیونکہ عادت نہ ہونے سے غشی آتی ہو خاصا اگر یہ جانیں کہ معدہ قوی ہو اور بدن میں اتنے اخلاط نہیں کہ خون کی حرکت سے حرکت میں آئیں اور غشی پیدا کریں اسید واسطے تجربہ ہوا ہو کہ جنکو فصد کی ابتدا میں غشی ہو کرتی تھی جب فصد کی عادت ہو گئی غشی نہ آئی اور یہ غشی جو بعض لوگوں کو فصد کی ابتدا میں آتی ہو اسکا سبب یہ ہو کہ جب خون نکلنے کی عادت نہ تھی دفعہ جنبش آنے سے جسکی عادت نہ تھی طبیعت متحیر ہو گئی اور ایسے وقت میں اسکو دل کی حفاظت کے سوا کسی اور امر کا لحاظ نہ رہا اس لیے اپنے لشکر کو یعنی روح اور قوتوں کو ہر طرف سے پلٹا کر دل کی طرف بھیج دیا اور روح کا جمع ہونا اور باہر سے ایک ہی طرف رجوع ہونا غشی کا موجب ہو اچنانچہ سبکا ذکر اوپر آچکا ہو اور یہ حقیقی کے قبیل سے ہو استفراغی نہیں یعنی رکنے کی جہت سے اور یہ غشی جو طبیعت کے وہم سے ہوتی ہو اسکا سبب خون جا ہوا نہیں ہوتا تھوڑے سے سے عرصے میں دور ہو جاتی ہو مثلاً فصد کرتے ہی جب تھوڑا سا خون نکلے غشی آجائے پھر خون تھم جانے سے پہلے ہوش آئے اس لیے کہ طبیعت اس کیفیت کو جان لیتی ہو اور چونکہ طبائع مختلف ہیں ہر ایک پہلی فصد میں لا علم نہیں بن سکتی کیونکہ بعض طبیعتوں میں باوجود لاعلمی کے جیسا کام آپڑے اس سے اضطراب نہیں آتا اور استقلال نہیں جاتا جیسا لوگوں میں دیکھا بھی جاتا ہو علاج جاننا چاہیے کہ طبیب بیمار کے حال سے

یا تو غشی کی حالت میں مطلع ہوتا ہے یا ہوش آئیے وقت اگر غشی کا وقت پہنچے ایسی تدبیر کرے کہ سبب زائل ہو اور قوت اور روح کی امداد کرے اور طبیعت کو چونکائے سو قوت اور روح کی امداد اس طرح پر ہوا کرتی ہے کہ جو نسبی چیزیں مناسب اور سبب کے مضا دہین سو نگھائیں اور حلق میں ڈالیں جیسا مزاج ہو مثلاً اگر غشی والے کا مزاج گرم ہو کا فور صندل گلاب خیابین سرد کرین اور تھوڑا مشک ملا کر سو نگھائیں تاکہ مشک حرارت غریزی کی مدد کرے اور کا فور صندل گلاب اہت غریبی کو زد کرین اور گلاب ٹھنڈا کر کے حلق میں ڈالیں اور سینے پر اور منہ پر زور سے چھڑکھیں اور سرد پانی تھوڑی سی شراب رقیق میں یا مار اللہم میں ملا کر حلق میں ڈالنا اور منہ پر سرد پانی کا چھینٹا دینا خوب ہے اور اکثر ہوش آنے پر صندلی لباس پہننا اور مناسب غذائیں اور دوغ سرد کر کے کھانا مفید ہے اور اگر غشی والا سرد مزاج ہو مشک عنبر ریحان اور جن غذاؤں میں خوشبودار چیزیں ہوں جیسے الائچی قہقل دار چینی زعفران اور انکے مانند سو نگھائیں اور دوا المسک یا ایک طسوج کے برابر مشک شراب میں ملا کر گرم کر کے حلق میں ڈالیں اور نم معدہ پر روغن نار دین روغن مصطلکی ملین اور اگر اتفاقاً ایسا ہو کہ غشی والے نے روزہ رکھا ہو یا کسی سبب سے بھوکا رہا ہو شراب اس سے الگ رکھیں کیونکہ خالی شکم میں شراب تشنج اور اختلاط عقل لاتی ہے سو اگر ایسا ہی ہو اسکا علاج خوشبودار غذاؤں کی خوشبو سے اور تھوڑے مار اللہم سے کرین اور اگر اسہال قومی غشی کا سبب ہو یا کوئی اور سبب جس سے سردی آئے جیسا بہت فصد کرنا یا کسی زخم میں سے بہتا خون بہنا سرد پانی اور گلاب سینے پر نہ ڈالیں بلکہ کجا اور بٹھنے ہوئے مرغ کی بو اور سیب اور بکی بو آگ پر رکھ کر اور گیہون کی روٹی کی بو سو نگھائیں اور گرم روغن نم معدہ پر ملین اور تھوڑی سی شراب رقیق میں مار اللہم ملا کر حلق میں ٹپکائیں تاکہ مار اللہم کو جلد بدن کے گہراؤں میں پہنچائے اور روح کی مدد کرے اور اگر ہیضے کے بعد غشی پڑے تھوڑا سا سک اور مشک بکے پانی میں یا مار اللہم میں ملا کر حلق میں ڈالیں اور جب ہوش آجائے یہی مار اللہم تھوڑا تھوڑا دین اور گل نیشاپوری کا فور کی بو میں بسا کر منہ میں رکھنا بہتر ہے اور اگر بہت عرق آنے سے غشی آئے بیمار کے ہاتھ پاؤں گلاب اور سرد پانی سے ملین اور برگ مورد خشک کوٹ اور چھانکرا اور ماژا اور اسکے مانند بدن پر چھڑک دین تاکہ عرق بند ہو جائے اور بکے پانی اور مار اللہم سے قوت کی مدد کرین اور اگر غشی کی حالت میں طبیعت کا ملنا اور بچکی آنا معلوم ہو یا اس سے پہلے ایسا ہو چکا ہو غذاؤں کی خوشبودار رکھیں اور قہقہ کے آنے میں کوشش کرین اور مرغ کا پر اسکے حلق میں ڈالیں اور نم معدہ کو ہلائیں اور لمبدا آوازوں سے چونکائیں جیسی نقارے کی آواز اور اسکے مانند کہ طبیعت کو چونکائے اور روح اور حرارت کو حرکت میں لائے اور جن چیزوں سے چھینک آتی ہوں تاکہ میں ڈالیں جیسے نکھلنی اور اسکے مانند تاکہ چھینک آجائے پھر اگر ان تدبیروں سے ہوشیار نہوا اور چھینک نہ آئے جان لین کہ اس میں امید نہیں اور اگر غشی کا سبب درد قویج اور اسکے مانند ہو فلاوینا دین تاکہ اسکے سچس کرنے سے درد تخم جائے پھر کوشش کر کے سبب کو زائل کرین اور اگر زہر دار جانور کے کاٹنے سے یا زہر دار غذا کھانے سے غشی عارض ہو تریاق اور فادہ دین اور اگر اعراض نفسانی کے باعث غشی آئے جو نسا عطر اسکے مزاج کے موافق ہو سو نگھائیں اور سرد پانی اور سرد گلاب ہاتھ پاؤں پر ملین اور بدن کو گرم رکھیں اور گرم روغن نم معدہ پر ملین اور تھوڑی سی دیرناک پکڑ لیں اور آہستہ آہستہ ملین اور گلاب حلق میں ڈالیں **فائدہ** غشی کے اکثر انواع میں جو بہت عرق آنے سے ہو تو کرنا نقصان رکھتا ہے اور ہاتھ پاؤں کا ملنا اور گرم رکھنا اور نم معدہ پر گرم روغن ملنا

اور چونکہ ان اور بولنے میں مفید ہے اور اگر غشی کی حالت میں سردی کھائے یا سرد شربتوں سے احتیاج میں سردی آجائے فلاں اور اسکے مانند دین اور جن لوگوں کو فصد میں یا اسکے بعد غش آجائے اس سبب سے کہ معدے میں ضعف اور صفا کا غلبہ ہو مناسب ہے کہ فصد کے پہلے ایسے شربت دین کہ معدے کو قوت دین اور صفا کی تیزی دبا میں جیسے شربت انار اور رب سیب اور رب لیو اور اگر احتیاج رحم غشی کا باعث ہو عطر کی خوشبو اسکے پاس نہ ایجا میں اور دوسری تدبیریں جو اسکے مناسب ہیں کرین اور ایسی دواؤں کی جو معدے کو اور اسکے مزاج کو موافق ہو سونگھائیں اور جیسے شتر غار اور لمس اور ہینگ اور آنکے مانند اور احتیاج الرحم کے بیان میں مفصل اسکا ذکر آئیگا اور جہاں کہیں باطن میں آس ہو اور اسکے سبب سے نوبت کے شروع میں غشی آئے تو مناسب ہے کہ فوراً جس وقت کہ تپ کا اثر معلوم ہو ہاتھ اور پاؤں مضبوط باندھ دین اور مالش کرین اور گرم چیزوں سے تمکید کرین تاکہ مادہ اندر سے باہر کی طرف کھینچ آئے اور ایسا ہی سونے بھی نہیں کیونکہ فصد میں طبیعت اور حرارت اندر کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور اس سبب سے مادہ بھی اندر کی طرف جاتا ہے اور ورم اور درد کو بڑھاتا ہے اور غشی لاتا ہے اور اگر تپ محرقہ یا کوئی اور تپ غشی کا باعث ہو ہوش آنے کی تدبیر اسی کلام طویل سے معلوم ہو سکتی ہے اور حیاتیات کے باب میں بھی حمی غشیہ کا جمدی فصل میں بیان آئیگا اور جو نس غشی غلاف دل کے ورم سے اور اسکے دونوں قانون کے ورم سے عارض ہوا اسکے بیان علیحدہ فصل میں آتا ہے غرض ہوش آنے کی تدبیروں کا بیان ہو چکا ہے لیکن جب غشی کا وقت ٹل جائے مناسب ہے کہ سبب کی تحقیق کر کے جیسا اسکے مناسب ہو علاج کرین مثلاً استفراغ میں بند کر نیکی تدبیر اور امتلائی میں استفراغ اور سورمزاج میں تعدیل کرین امتباہ سرد پانی کا ٹنڈ پر چھینٹا مارنے سے جلد ہوش آنے کی یہ وجہ ہے کہ سردی کی ایذا سے طبیعت خردار ہوتی ہے اور روح اور خون طبیعت کے اتباع سے باہر کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اس ضرورت سے حرارت وہاں جمع ہوتی ہے اور اس میں قوت آتی ہے یہی وجہ ہے کہ حکمانے پانی چھڑکنا ٹنڈ پر پھرایا ہونے سے سینے پر باوجودیکہ سینہ معدن حرارت ہے اور دل وہاں سے نزدیک ہے اس لیے کہ جو اس کا مادہ آسمین زیادہ ہے کیونکہ وہ دماغ سے بہت نزدیک ہے سو ادنی امر باقی اعضا کی نسبت آسمین زیادہ محسوس ہوتا ہے اور ایسا ہی ناک اور ٹنڈ جو ہوا پونچنے کا بہت نزدیک راستہ ہے وہ بھی چہرے میں ہے جان سے کہ ہوش آنے کی وجہ کا حرارت کے جمع ہونے سے جو ذکر آیا ہے اس صورت میں ہے کہ حرارت اپنے مبداء میں متوجہ ہو اور جہاں کہیں بہت کم ہو اور تحلیل ہو گئی ہو آسمین سرد پانی بدن پر چھڑکنا اس سبب سے مفید ہے کہ وہ مزاج محل کی تسکین اور مسامات کے کثیف کرنے کے سبب روح کو تحلیل ہونے سے بچاتا ہے اور باطن میں گھیر کر اکٹھا کر دیتا ہے فائدہ جلیلہ جسکو یاد رکھنا امراض قلب میں ضروری ہے اور جو قوانین آسمین مذکور ہیں انکی رعایت واجب ہے جاننا چاہیے کہ دل سب اعضا سے زیادہ ٹھنڈا ہے اسکے علاج میں بہت احتیاط کرنا چاہیے استفراغ میں بھی اور تبدیل مزاج میں بھی اور احتیاط اس طرح ہے کہ جو نس دوا استعمال کرین مبدل ہو یا استفراغ ایسی چیز کے ساتھ مرکب کرین کہ روح کو قوت دے اور دل سے مخصوص ہو اور جہاں کہیں تبرید کی حاجت پڑے بہت مبالغہ مناسب نہیں کیونکہ دل معدن روح ہے اور روح گرم ہے تبرید کی افراط میں خوف ہے کہ باقی روح ٹھنڈا جائے کیونکہ حرارت غریب کے سبب سے جو دل میں آ پڑی ہے اور روح میں کمی آگئی ہے اسی وجہ سے اقراص کا فوراً متقدمین نے دل کے سورمزاج گرم کے لیے بنائے ہیں بدون

زعفران کے نہیں اور جو کچھ استفراغ کے لیے وضع کیا ہو بدون گاؤ زبان کے نہیں یا کوئی اور چیز اُسکے مانند اُس میں داخل ہو کیونکہ وہ سمجھے ہیں کہ حکیم مطلق نے طبیعت کو بدن کی اصلاح اور حفاظت کے لیے مقرر فرمایا اور کمال حکمت سے وقت خاص تک بدن میں اُسکو تصرف کا اختیار دیا سو قوص زعفران فرغ کر کے کھانے میں آتا ہے طبیعت زعفران کی قوت کو دواؤں سے الگ کر کے روح میں پہنچاتی ہے تاکہ اُس سے روح میں روشنی اور قوت آجائے اور کا فوراً دوسری دواؤں کی قوت جو ہر دل میں پہنچاتی ہے تاکہ اُسکے مزاج گرم میں اعتدال آئے لیکن ایسے تصرفات طبیعت کی قوت پر موقوف ہیں کیونکہ اگر طبیعت قوی نہوگی کوئی سا علاج نافع نہوگا اور ایسا ہی زعفران کو سردا دویہ قلبیہ میں ترکیب دینا اور یہی فائدہ ہے کہ زعفران کی قوت سرد دواؤں کی قوت کو دل میں پہنچاتی ہے اس لیے کہ سرد دواؤں کو نہیں کرتی اور جان لے کہ جو نسبی دواؤں میں دل کو نافع ہیں وہ بہت ہیں لیکن جو نسی بہت مخصوص ہیں یہاں اُنکا بیان کیا جاتا ہے اور اعتدال سے قریب ہیں وہ یہ ہیں یا قوت فیروزہ سونا چاندی گاؤ زبان اور گرم یہ ہیں درونج جدوار مشک عنبر زریں ادا بر شیم دونوں بہن قوفل عود خام بادرنجبویہ اور اسکا تخم اور شاہ مسفرم اور اُسکے تخم اور برگ ترنج اور اسکا پوست اور الیچی اور پترج اور اسن اور سرد یہ ہیں مروارید کھرباسد کا فور صندل طباشیر گل مختوم سیت ش کشنیر تراور خشک اور مرکبات میں سے مفرحات یا قوتیہ نافع ہیں تنبیہ جو بیماریاں امتلائی مل میں عارض ہوتی ہیں ان میں سے اکثر سدہ ہوتا ہے کہ سانس کی راہ کو بند کرتا ہے اور بعضی دفعہ دوسرے عضو سے بخار غلیظ اُس میں آتے ہیں سو جب امتلا کی جہت سے سدہ پڑے داہنے ہاتھ کی باسیلق کھولیں اور جب بائیں کے سبب بیماری ہو بائیں ہاتھ کی فصک کھولیں اور اسکی وجہ ظاہر ہے

فصل علت دخانیہ کے بیان میں اور یہ اس طرح ہے کہ آدمی کو معلوم ہو گیا دل میں سے اوپر کی طرف دھواں اُٹھتا ہے اور جب زیادتی ہوتی ہے سو فکر اور غشی پیدا ہوتی ہے اور یہ اخلاط کے جلنے سے عارض ہوتا ہے علاج مطبوخ اقیقون سے جلے ہوئے اخلاط کا تنقیہ اور اچھی اچھی غذاؤں سے اخلاط کی اصلاح کریں اور اگر اس مرض والے کو سیاہ اسہال یا کئی رنگ کے اسہال عارض ہوں یا نکیسر آجائے یا بواسیر کا خون بننے لگے اچھا ہو جاتا ہے

فصل ورم اذنی القلب کے بیان میں تشریح میں بیان کیا گیا ہے کہ دل کے دوکان ہیں جان لے کہ یہ بیماری گرم امراض اور پرانی تپوں کے بعد عارض ہوتی ہے اور اسکے یہ علامات ہیں کہ سینہ اور ریہ میں نم معدہ کے متصل جہاں اذنی القلب کی جگہ ہے بیمار کو بوجھ معلوم ہو اور اکثر وقتوں میں غشی کی سی حالت پیدا ہو اور منہ نہایت زرد ہو جائے اور آنکھوں پر بھر بھر اہٹ معلوم ہو اور دل کی حرکت انبساطی منقطع ہو جائے یعنی دل خوب کشادہ نہو سکے اور اس سے پہلے کہ محیط تک پہنچے مرکز کی طرف پلٹ آئے اور اس بیماری کا پکا نشان یہ ہے کہ امراض مذکور پہلے ہو چکیں اور یہ ورم اس طرح پیدا ہوا کرتا ہے کہ گرم امراض کے سبب سے روح اور حرارت تحلیل ہو جائے اور روح کی قوت ضعیف ہو جائے اس سبب سے غذا میں خوب تصرف نہکر سکے اور طبیعت کے موافق فضلے بھی دفع نہکر سکے اس ضرورت سے بڑے بڑے عضلے دل میں جمع ہو جائیں اور اس سبب سے کہ دل ٹھنڈا ہو اور اسکی نسبت اُسکے غشا اور دونوں کان جسیس ہیں طبیعت اُس فضلے کو جسیس کی طرف دفع کرتی ہے بالضرور غلاف میں یا ان دوز اندخیرہ میں آنا پیدا ہو جیسا مادے کا میلان ہو اور یہ ورم سرد ہو کیونکہ گرم آنا اس دل میں ہو یا غلاف میں یا اُسکے کان میں نہیں چھوڑتا اسی وقت مارڈالتا ہے اور جو ہر دل میں اگرچہ سرد ورم ہو مہلک ہو مگر سرد ورم کہ جو ہر دل میں نہو علاج پذیر ہے اگر جلد تدارک کیا جائے اور نہیں تو آدمی روز بروز

دُبلاتا ہوتا ہے یا تھک کہ مر جاتا ہے جالینوس کہتا ہے کہ میرے پاس ایک بندر تھا دن بدن دُبلاتا ہوتا تھا میں نے جب اُسکو نبیج کیا اور اُسکے پیٹ کو چیر ڈالا اُسکے غلاف دل میں سخت ورم دیکھا سو میں نے جان لیا کہ اُسکے دبلے ہونے کا یہی باعث تھا جاننا چاہیے کہ بندر کے اعضا آدمی کے ایسے ہوتے ہیں اسلئے جالینوس نے بہت سے بندر لکھے کیے تھے جب تشریح میں کوئی بات مشکل پیش آتی تھی بندر کو مار کر دیکھ لیتا تھا علاج مادے کی تملیف اور تحلیل کے لیے بابونہ اکلیل پر سیاہ و شان سبوس گندم کو پکا کر سینے پر اور نم معدہ پر نطول کرین اور بابونہ اکلیل السی خطمی کی تپی اور کرنب کی تپی اور زعفران ضناو کرین اور غذاؤن سے اور دواؤن سے دل کی تقویت کرین اور جو ورم دل کے دونوں کانوں میں ہوتا ہے غلاف کے ورم کی نسبت بہت بُرا ہوتا ہے اور اُسکا بیمار اکثر بیہوش ہوتا ہے اور اُسکی آفت بہت سخت ہے اسلئے کہ یہ دونوں کان ہوا کے آنے اور بخار کے نکلنے کے راستے ہیں جب اُنہیں ورم پیدا ہو گا دل تنگ ہو جائیگا اور اس سبب کہ دل میں ہوا کا پہنچنا اور وہاں سے ابخرے کا نکلنا طبعی طریق پر نہیں رہتا ہے فساد آتا ہے اور موت نزدیک ہو جاتی ہے اور غلاف کا آنا اس کے برخلاف ہے کہ اُس میں غشی کی شدت نہیں ہوتی اور ایک مدت تک مہلت رہتی ہے کیونکہ دل میں ہوا اُنکارا راستہ کھلا رہتا ہے اور دل تنگ نہیں ہوتا کہ جلد ہلاک کرے اور ظاہر ہو کہ دل جراحت اور قروح اور شور کا ہرگز متحمل نہیں ہوتا اور کہتے ہیں کہ جو وقت جو ہر دل پر پھنسی پیدا ہو اور رگ میں سے سیاہ خون نکل آئے بیمار مر جاتا ہے اور زخم اگر دل کے جوف میں پہنچ جائے اسی وقت ہلاک کرتا ہے اور اگر نہ پہنچے بیمار کو دوسرے دن مار ڈالتا ہے جان لے کہ بعض امور میں مشاہدہ کے اعتبار سے بیان کیا جاتا ہے اگرچہ متقدمین میں سے ایک نے بھی اسکی تصریح نہیں کی کیونکہ حوادث نامتناہی ہیں فصل ضغطہ القلب کے بیان میں یہ ایسا مرض ہے کہ آدمی کو معلوم ہوتا ہے کہ اُسکا دل بھپا اور دبا جاتا ہے پھر غش آ جاتا ہے اور سُرخ سے بہت لعاب نکلتا ہے اور اس بیماری کا سبب یہ ہے کہ تھوڑا سا مادہ سوداوی دل پر ٹپک جائے اور مادے کے کم ہونے کی یہ دلیل ہے کہ غشی خفیف ہوتی ہے اور اس مادے میں عفونت اور سمیت نہیں اور نہیں تو مادہ کم ہونے سے کام نہ چلتا لیکن مادے کی زیادتی اور کمی اور تیزی کے موافق غشی کا حال مختلف ہوا کرتا ہے علاج سودا کے استفراغ کے لیے ایسی چیزیں دین کہ سودا کو بہت دور سے نکال لائیں اور جگر کے مزاج کی تعدیل میں کوشش کرین تاکہ خون طبعی پیدا ہو اور جو نسبی مفرحات کا ذکر مایخو لیا میں آچکا ہے اُن سے دل کی تقویت کرین اور جان لین کہ تریاق کبیر اس مرض میں بہت نافع ہے۔

فصل نقشہ القلب کے بیان میں وہ اس طرح ہے کہ آدمی کو معلوم ہو کہ کوئی چیز اُسکے دل کو چھلتی ہے اور الم کی شدت سے بیہوش ہو کر گر پڑے اور پھر جلد ہوش آ جائے اسلئے کہ سبب ضعیف ہے اور جلد زائل ہو جاتا ہے اور یہ مرض ایسے شخص کو ہوتا ہے کہ ایک مدت اسہال صفراوی میں مبتلا رہے یا تھک کہ جو رطوبات قریب بانقاد ہیں نکلنے لگیں یا اُسکو ہوتا ہے جسکے دماغ سے گرم اور تیز فضلے معدے پر یا دل پر گرین جیسا اس میں وقوع مختلف ہیں اور ظاہر ہے کہ رطوبات دماغی اکثر معدے پر ہی گرا کرتے ہیں اور دل پر نہیں گرتے مگر یہ کے واسطے سے اور جب یہ میں آتے ہیں اکثر تو کھانسی میں نکل جاتے ہیں اور دل کی طرف نہیں جاتے اور اگر کبھی یہ کے ضعف سے کھانسی میں نہیں نکلے اور دل پر جا پڑتے ہیں بے تامل ہلاک کر ڈالتے ہیں اسلئے اس بحث میں شارح کہتا ہے کہ بہتر یہ ہے کہ قلب کو معدے پر محمول کرین کیونکہ کبھی اسہال صفراوی معدے پر صفر کرنے سے ہوا کرتے ہیں اور جب طول پکڑتے ہیں معدے کی چٹون کو چھیل ڈالتے ہیں تب بیمار کو معلوم ہوتا ہے کہ گویا اُسکا دل چھلتا ہے

اور یہ بات پوشیدہ نہیں کہ اسہال صفراوی میں قلب میں تقشر ہونا نہایت بعید ہے اس لیے کہ قلب اپنی شرافت کے سبب ایسی ایذا نہ اٹھا سکیگا بلکہ اس سے پہلے ہی موت آجائے گی اور اس مرض کی علامت یہ ہے کہ جب اس حالت کا ظہور ہو ایذا اور الم کے سبب سے منہ پر شکن پڑ جائیں اور ترش رو ہو جائے اور قوت کے تحلیل ہونے اور اس کے ضعف سے بدن میں کسی کسی جگہ بہت سا پسینا آجائے علاج سبب کو روک دین اگرچہ صفر کا ہی تہیہ کرنا پڑے اور خون کی اصلاح کے واسطے غذائے لطیف جیڈا لکیوس کھلائیں جیسا کہ ایک تہو دراج کا گوشت اور پاکیزہ روٹی اور کسی ترش چیز سے غذا کی اصلاح کریں تاکہ صفرانہ پیدا ہو اور شربت مقوی خوشبو دار پائین اور جہان نزلے کے سبب سے عارض ہو پہلے تیز فصلوں کا تہیہ کریں پھر اگر احتیاج پڑے شربت خشخاش استعمال کریں کہ رطوبت گرنے سے رک جائے

فصل قذف القلب کے بیان میں وہ ایسا ہوتا ہے کہ آدمی کو معلوم ہو کہ اس کا دل سینے سے باہر نکلا آتا ہے اور اس کا سبب سو مزاج دموی ہو یا صفراوی کہ دل میں عارض ہو جاتا ہے اور رفع ایذا کے لیے دل حرکت کرتا ہے اور دفع کی شدت سے بیمار جانتا ہے کہ گویا دل نکلا آتا ہے اور اس بیمار کی علامت خاص یہ ہے کہ جس وقت یہ کیفیت پیش آئے منہ کا رنگ مادے کے موافق سرخ یا زرد یا اس کے مانند جیسا خون اور صفر کو لازم ہے ہو جائے علاج داہنے ہاتھ سے باسلیق کھولیں اور شاہترہ ہلیہ زرد کے مطبوخ سے اور اُن کے مانند جب کا ذکر مفصل آچکا ہے طبیعت نرم کریں اور غذا کی اصلاح اور مفرحات سے قلب کی تقویت کریں اور گللاب اور غرق بیدمشک اور شربت صندل پر دوا مست کرنا مفید ہے اور اکثر امراض قلبیہ میں نافع

فصل احتواء الرطوبة علی القلب کے بیان میں یعنی دل پر رطوبت کا چھنا جانا اور ایسی بیماری ہو کہ آدمی اپنے دل کو ایسا سمجھے گویا پانی میں پیرتا ہے اور حرکت اختلاجی کے طور پر دل حرکت کرے اور اس مرض کا سبب یہ ہے کہ رطوبت جمع ہو کر اس غشا میں جو دل پر محیط ہے بند ہو گئی ہے یہی سبب ہے کہ جب آدمی اس رطوبت کی برودت کا جو دل کے گرد آگئی ہے احساس کرتا ہے اپنے دل کو خیال کرتا ہے کہ پانی میں پڑا ہے اور جب سردی کے محسوس ہونے سے دل ایذا پاتا ہے حرکت اختلاجی کے طور پر حرکت کرتا ہے اس واسطے قدامت اس مرض کو خفقان کے اقسام میں شمار کرتے ہیں علاج رطوبات کے تحلیل اور استفراغ کے لیے بڑے بڑے ایارجات اور اُن کے مانند دین اور ریاضت کریں اور گل سرخ سنبل زعفران لیکر با درنجوبیہ کے پانی میں ملا کر سینے پر ضا د کریں اور دل میں گرمی پہنچانے اور رطوبات تحلیل کرنے کے لیے بہتر تدبیر یہ ہے کہ بیمار کو خضہ اور غضب میں لائین فائدہ کبھی یہ رطوبات جو دل پر چھا گئے ہیں مقدار میں زیادہ ہوتے ہیں اور حرارت نامتدل سے خشک ہو کر دل پر چمٹ جاتے ہیں اور اس کو دباتے ہیں اور انبساط طبعی سے روکتے ہیں اس حالت میں تنفس میں اختلاف آتا ہے اور قوت ساقط ہو جاتی ہے اور طبیعت میں غضب آتا ہے اور اسکی تدبیر یہ ہے کہ سینے پر نرم کرنیوالی خیرین اور روم روغن استعمال کریں تاکہ خشکی زائل ہو پھر حسب طرح ذکر آیا ہے استفراغ کریں اور دل کی تقویت میں کوشش کریں

فصل جذب القلب کے بیان میں وہ اس طرح ہے کہ آدمی سمجھے گویا دل پیچھے کی طرف کھینچا جاتا ہے اور اس بیماری کا سبب فاعلی یہ ہے کہ جگر کے معالین میں کوئی خلط آجائے اس سبب سے معالین مذکور کھینچ جائیں اور اس سبب سے کہ دل جگر سے مشارکت رکھتا ہے اس کے معالین کھینچنے سے دل بھی کھینچ لگے اور شاید کہ کشش محسوس ہونے سے دل میں الم خفیف اور غشی کی سی حالت عارض ہو علاج خلط کا استفراغ

کرین ان چیزوں سے جو اسکے مناسب ہوں اور بیمار کے رنگ سے اور اور چیزوں سے خلط کو جو مرض کا باعث ہو پہچان سکتے ہیں

باب گیارھواں امراض تندی کے بیان میں

تندی پستان کو کہتے ہیں اور جانا چاہیے کہ بالغ ہونے کے وقت مردوں کی اور عورتوں کے پستان میں گدھی پڑ جاتی ہیں سو مردوں میں تو حرارت کے غلبہ سے جو ان کے مزاج کو لازم ہو تحلیل ہو جاتی ہیں اور عورتوں میں مادہ حمض کی کثرت اور حرارت کے ضعف سے جو ان کا خاصہ ہے روز بروز زیادہ ہوتی ہیں یہاں تک کہ شیر خواروں کے رزق کا چشمہ بن جاتی ہیں اور سینے کی حرارت اور روح کا مسکن ہو جاتی ہیں اور ظاہر ہو کہ دودھ اور تندی اور خون ہر خند کہ صورت میں مختلف ہیں مگر تینوں کی پیدائش کے اسباب برابر ہیں اسلئے کہ دودھ اور تندی حقیقت میں خون ہیں کہ ان مکانوں میں ایسی صورتیں پکڑ جاتی ہیں اور دودھ کے مزاج میں اظہانے اختلاف کیا ہے بعضوں کے نزدیک تو گرم اور تری خون کے مانند اور بعضے کہتے ہیں سرد اور تری اور بعضے معتدل جانتے ہیں اور اس باب کی سات فصل ہیں

فصل قلت اللبن کے بیان میں یعنی دودھ کم ہونا اور اسکے کئی سبب ہیں ایک تو خون کی کمی دوسرے خون کی زیادتی تیسرے خون کا فساد اور ہر ایک قسم کا بیان علیہ رقم میں کیا جاتا ہے پہلی قسم دودھ کے کم ہونے میں کہ خون کا کم ہونا اس کا سبب ہو اور ظاہر ہو کہ دودھ کا مادہ اور اصل خون ہے جب وہ کم ہو جائیگا دودھ بھی کم ہوگا اور خون کم ہونے کے اسباب بہت ہیں ایک تو اس کا فصد یا حیض یا نفاس میں یا اسکے سوا نکل جانا دوسرے غذا کی کمی تیسرے ایسی غذاؤں کا کھانا جن سے خون بہت کم پیدا ہو جیسی بہت سرد اور خشک غذائیں جو تھے اعراض بدنی یا نفسانی کہ طبیعت کو خون کے پیدا کرنے سے روک دین یا پانچویں سو مزاج کہ خون کی پیدائش میں نقصان ڈالے اور اس قسم کی علامت ان اسباب کے پہلے ہونے یا موجود ہونے سے جو سبب کے باعث میں ظاہر ہو جاتی ہے علاج سبب کے زائل کرنے میں کوشش کریں اور وہ غذائیں کھلائیں جن سے خون صالح پیدا ہو اور ایسی چیزیں پلائیں جن سے خون بڑھے اور اسکے ساتھ مزاج اور سبب کی رعایت رکھیں اور جب تک غذاؤں سے کام چلے دو اکی طرف متوجہ نہ ہوں دوسری قسم دودھ کا کم ہونا کہ خون کی زیادتی سے ہو اور یہ ایسا ہوا کرتا ہے کہ خون بدن میں نہایت بڑھ جائے اور اس میں کچھ فساد نہ آئے لیکن طبیعت اسکی زیادتی سے اسکو ہضم نہ کر سکے اور اس سے دودھ نہ بنا سکے اور خون کے غلبہ کی علامت ظاہر ہو علاج فصد کھولیں اور ایسی چیز استعمال کریں کہ خون کو کم کرے اور دودھ پیدا کرے اور طبیعت کو قوت دے اور جو چیز خون کو فاسد کرے اس سے پرہیز کریں تاکہ کسی اور بلا میں نہ ڈالے اور اکثر شدت کا خوف یا بڑا غم یا بچہ کی محبت کا کم ہونا یا اور کوئی سبب کسی کا باعث ہو جاتا ہے اور باوجودیکہ بدن میں خون موافق اور صالح ہو لیکن دودھ کم ہو جائے اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ خون کی کمی اور فساد کی علامتوں میں سے کچھ ظاہر نہ ہو اور اسکے اسباب ظاہر ہوں علاج سبب کو زائل کریں اور مضمرات اور مقویات دین تاکہ طبیعت دودھ پیدا کرنے پر متوجہ ہو تیسری قسم دودھ کا کم ہونا جو خون کے فساد سے ہو اور یہ دو طرح پر ہے ایک تو یہ کہ تینوں خلطوں سے کوئی خلط خون میں مل جائے اور یہ بات ظاہر ہو کہ خون فاسد سے دودھ بہت کم پیدا ہوتا ہے دوسرے یہ کہ سو مزاج سادہ بدن میں عارض ہو اور خون کو فاسد کر دے یا پستان میں بھی لاحق ہو فقط پھر طبیعت اس طرف خون کو نہ بھیجے اگرچہ صالح ہو اور اس قسم کو

ہم دو نوع میں ذکر کرتے ہیں پہلی نوع اُس فساد خون کے بیان میں کہ اخلاط کے غلبہ سے ہو اور صفرا کے غلبے کی علامت یہ ہے کہ دودھ رقیق اور زرد ہو اور جلن اور تیزی مزے میں اور بومین معلوم ہو اور بلغم کے غلبے کی علامت یہ ہے کہ دودھ بہت سفید اور قوام میں پانی سا ہو اور مزہ اور بومین تیز ہو اور سودا کے غلبے کی علامت یہ ہے کہ دودھ بہت گاڑھا ہو تو اُسکی سفیدی میں کدورت معلوم ہو اور مقدار میں بہت کم ہو اور کبھی خشکی کی افراط سے دودھ کا قوام نہایت غلیظ ہوتا ہے اور تازہ سا نکلا کرتا ہے فائدہ جو کچھ بلغمی دودھ کے ترش ہونے کا ذکر آیا ہے اس صورت میں دوسری کا بہت غلبہ ہو اور نہیں تو اگر بلغم کے ساتھ حرارت ہوگی تو اُسکا مزہ شور ہو گا نہ ترش علاج جو خلط غالب ہو اُسکا استفراغ کرین اور جو کچھ اُسکے سفید ہو استعمال کرین مثلاً صفراوی میں ابراہیم شیر اسفید باج برہ اور بزغالہ کے گوشت کا بنا ہو اور اجاصیہ اور رمانیہ اور لیونیہ کھلائیں اور بلغمی میں زیرباج حبیبین تخم گرز اور بادیان ہو اور حریرہ آرگندم اور کچھ ایک متھی اور روغن اور شہد سے بنا کر دین اور سوداوی میں گیسون اور جوار نخود اور انجیر اور روغن بادام کا پکا ہوا شوربا اور مرغ فربہ کا گوشت اور شیر دار بھٹی کی پستان مفید ہے اور جسکے دودھ میں تازہ سے آتے ہیں بفتہ اور خٹمی اور جو کا آٹا پانی میں پکا کر سینہ اور پستان پر طلا کرین اور اُنکے جو شانہ سے سے نطول کرین اور ترغنائیں کھلائیں دوسری نوع اُس فساد خون کے بیان میں کہ سودا مزاج سے عارض ہو اور ہر ایک کی علامت ظاہر ہے اور علاج مزاج کا اصلاح کرنا اور بدل دینا انھیں غذاؤں اور شہتوں سے جنکا ذکر ادا ہے میں آگیا ہے اور پستان میں جو سودا مزاج آگیا ہے اُسکا ازالہ لگانے کی دواؤں سے ہو سکتا ہے انتباہ جو چیز منی کو زیادہ کرتی ہے دودھ کو بھی بڑھاتی ہے جیسے تو دوسری سفید اور سرخ اور تخم خشک سفید اور بھٹی اور بکری کی پستان اور جونی غذا مائل بگرمی اور تری ہو اور صفراوی کے لیے شیرہ تخم خیارین شیرہ تخم کدو جلاب کے ساتھ اور جوان بکری کا مغز اور گائے کا دودھ شکر ملا کر تازہ مچھلی اور پالک دودھ بڑھاتی ہے اور بلغمی اور سوداوی کے لیے دودھ اور آرگندم اور تازہ دودھ اور برگ بادیان کا حریرہ بنا کر دین اور اچھا دودھ ہے کہ خون صاف سے پیدا ہو اور اُسکا نشان یہ ہے کہ رنگ اور قوام میں معتدل اور بوا اور مزہ میں اچھا ترکیب ایسی دوا کی جو دودھ کو بڑھائے تل کا آٹا لیکر شراب انگوری میں ملکر چھان لین اور اُس شراب صاف کو پلائیں اور اُسکا ثفل سینہ اور پستان پر لگائیں دوسری دوا کہ دودھ کو بڑھائے گاجر اور پیاز اور سویا اور شلغم اور مولی اور سونف کے بیج سب میں سے برابر لیکر اور ان سبکے برابر بھنے ہوئے چنے لین اور سب کو کوٹا اور چھانکر رکھ دین اور ہر صبح پانچ درم پانچ استار تازہ دودھ کے ساتھ کھلائیں اور اگر کابلی چنے دودھ میں بھگو گرات بھر رکھ دین اور ہر صبح شکر ملا کر پلائیں دودھ بڑھ جاتا ہے ترکیب سے ضماد کی کہ دودھ کو زیادہ کرے آرد باقلا دس درم بادروج کٹی اور چینی ہوئی پانچ درم دونو بادروج کے پانی میں گوندہ کر پستان پر ضماد کرین۔

فصل کثرة اللبن ذرور المفطر کے بیان میں یعنی دودھ کا زیادہ بڑھ جانا اور بہت بہنا جانا چاہیے کہ بہت دودھ کا بہنا کئی وجہ سے مضر ہے ایک تو یہ کہ بدن کو ضعیف کرتا ہے کیونکہ دودھ کا مادہ خون ہے اور اسکا زیادہ استفراغ ضعف لاتا ہے دوسرے اس بات کا خوف ہے کہ کثرت کے سبب چھان لین میں رک جائے اور اُس میں خارج کی سردی ہو چکر اُسکو کثیف کر ڈالے اس سبب سے فاسد ہو جائے اور اکثر ترش بھی ہو جاتا ہے تیسرے یہ کہ پستان میں بہت سا خون اگر حرارت غریزی کو داب لے اس ضرورت سے حرارت اُس میں خوب تصرف نہ کر سکے اور آفتیں برپا ہوں چوتھے یہ کہ شاید کھچاؤٹ

کی شدت سے پستان میں ورم یا دوسرے امراض پیدا ہون حاصل یہ ہو کہ جب دودھ کی زیادتی حد سے بڑھ جائے اسکا تدارک کرنا چاہیے مگر جہاں کہیں ضعف اور دوسری آفت نہ بڑھائے اسلئے کہ بعض آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ بہت سا کھاتے ہیں اور انکے بدن میں خون بہت پیدا ہوتا ہے اس سبب سے دودھ بڑھ جاتا ہے اور اسپر بھی کوئی آفت نہیں آتی سو ایسی عورتوں کے لیے دودھ کی کم کرنیوالی چیزیں استعمال نہ کریں اور اگر یہ جانیں کہ کوئی دوسری آفت آپڑیگی غذا کم کریں اور ایسی چیزیں استعمال کریں جو رطوبات کو خشک کر دیں اس سے دودھ کم ہو جائیگا اور جان لے کہ دودھ کی کثرت کے سبب کسی کے اسباب کی ضد ہیں اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ عورتوں کی بدون حل کے پستان میں دودھ پیدا ہو جاتا ہے اور درد اٹھتا ہے خاص کر جب حیض بند ہو گیا ہو اور ایسا بھی ہوتا ہے مرد جو ان کی پستان میں بلوغ کی وقت دودھ پیدا ہو جاتا ہے اور درد اٹھتا ہے علاج جو چیز رطوبات کو خشک اور تحلیل اور منی کو کم کر دے اور جو چیز حیض کا ادراک سے مفید ہے کیونکہ دودھ کا خون ہے وہی پستان سے رحم کی طرف منفع ہو گا خصوصاً اگر حیض کا بند ہونا کثرت کا باعث ہو ترکیب ایسے طلا کی کہ اگر پستان پر لگائیں دودھ کم ہو جائے لک اور مردار سنگ لیکر روغن گل میں ملا کر طلا کریں دوسری ترکیب زیرہ سر کے میں ملا کر طلا کریں اور سرد چیزوں میں سے جو اس بات میں مفید ہیں طفیشیل ہے یعنی مسور سر کہ میں پکا ہوا اور کا ہو کھانا اور ضما و کرنا اور اسپنول کا لعاب طلا کرنا اور اسکی تہی کا ضما و کرنا مفید اور گرم چیزوں میں سے سداب کا کھانا اور ضما و کرنا اور نم سداب خصوصاً گوہی اور زیرہ کھانا اور سر کہ میں ملا کر ضما و کرنا اور تخم کرنب کوٹ کر ضما و کرنا مفید ہے

فصل اورام اور تمد کے بیان میں جو پستان میں عارض ہوتے ہیں جاننا چاہیے کہ جیسے گرم اور سرد اورام ہر عضو میں ہو جاتے ہیں پستان میں بھی پیدا ہو سکتے ہیں اور مطلق اورام کا علاج آگے آئیگا حسب حاجت اسی فصل سے تلاش کریں مگر بعضی دوائیں لگانکی جو پستان کے آماس کو مخصوص ہیں اس جگہ ہم بیان کرتے ہیں جان لے اگر آماس گرم ہو سر کہ گرم پانی میں ملا کر بکری یا بیل کے شانے میں ڈال کر درم پر رکھیں اور سکنجین اور روغن گاؤ میں ملا کر ارد باقلا اُس میں ملا کر ضما کریں اور عنب الثلب کی تہی کو لکر روغن گل میں چکنا کر کے آماس پر لگائیں اور تین دن کے بعد وہ ضما و جکبالی تفسن اللبن میں آئیگا استعمال کریں اور اگر آماس سرد ہو کرفس کو لکر پستان پر رکھیں اور بابونہ کو لکر بادیمان کے پانی میں یا کرفس کے پانی میں ملا کر لگانا مفید ہے اور پستان میں ایک قسم کا ورم ہوتا ہے کہ دودھ کے بستہ ہونے اور پیر ہو جانے سے یا متغض ہونے سے پستان میں ہو جاتا ہے اور پستان میں تین سبب سے دودھ منجمد اور پیر ہو جاتا ہے ایک تو مزاج بہت گرم کہ دودھ کی رطوبت کو خشک کر دے اور یہ مزاج خواہ تمام بدن میں عارض ہو خواہ دونوں پستان میں ہی فقط دوسرے مزاج بہت سرد کہ بدن میں یا پستان میں پیدا ہو اور اس کے سبب سے دودھ ٹھہر جائے تیسرے یہ کہ بچہ ضعیف ہو یا کسی عارضہ سے دودھ چوس سکے اور دیر تک رہنے سے دودھ کا قوام غلیظ اور کثیف ہو جائے اور یہی تبخیر ہے یعنی پیر ہو جانا اور گرم اور سرد مزاج کی علامتیں بہت جگہ معلوم ہو چکی ہیں علاج چاہیے کہ ہمیشہ روغن بنفشہ طلا کریں اور نیگرم پانی سینے اور پستان پر ڈالیں اور جہاں کہیں حرارت کی شدت ہو اور باقلا آرد جو آرد منشاٹ بیضے کی زردی اور کشتیز تر اور خرنڈ کے پانی میں ملا کر طلا کریں اور ایسے ہی جو چیز سردی پہنچاتے اور درد تھماتے اور مادے کے انصاف کو مانع آئے اور تبخیر کو قطع کرے مفید ہے اور سر کہ اور روغن گل ملا کر گرم کر کے اور کپڑا اُس میں بھلو کر پستان پر ڈھا پنپنا اور عنب الثلب اور کاکچ کی تہی کو لکر ضما و کرنا مفید ہے اور جب

مرض انتہا کو پہنچے اور حرارت ساکن ہو جائے اظلیہ محلہ استعمال کریں انکی ترکیب یہ ہے تخم السی بابونہ اکلیل الملک سسم بادیک پیکرموم اور روغن گل کی قیہ و طی میں ملا کر طلا کریں اور جب تحلیل نہوا و جمع ہونے لگے لعابات لینہ منقبضہ جیسا لعاب حلبہ لعاب خطمی لعاب تخم کتان ضماد کریں اور انجیر کوٹ کر لگانا خوب ضماد ہو اور بادیاں بے اقماع اور حلبہ تخم کتان راتینج انجیر کے جوشاندے میں ملا کر لگانا مفید ہے اور اگر مزاج سرد ہو موم اور روغن حیرسی روغن سوسن روغن قسط کی قیہ و طی بنا کر پستان پر لگائیں اور سوکھا پودینہ کو ٹکر چائیں جب حلو اسما ہو جائے موم اور روغن کے ساتھ کوٹ لیں اور ضماد کریں اور اگر حلبہ کوٹ لیں اور چھانکر سرکہ اور روغن نبفتہ میں ملا کر پستان پر لگائیں مفید ہے فائدہ پستان میں جو دودھ بستہ ہو جاتا ہے کبھی آماس پیدا کرتا ہے اور کبھی تمدداتا ہے اور درم نہیں ہوتا لیکن مزاج کے سبب جو دودھ بستہ ہو جاتا ہے اکثر درم پیدا کرتا ہے مگر جہاں مزاج سرد یا بچہ کا کم چرسنا اسکا سبب ہو وہاں درم بہت کم ہوا کرتا ہے اور جہاں بچہ کا ضعف اور کم چرسنا اسکا باعث ہوا اسکی تدبیر یہ ہے کہ اسکا دودھ کھنچو ادین اور نیگرم پانی سینہ اور پستان پر ڈالیں تاکہ تمام دودھ نکل آئے اور یہ کام اکثر عورتوں کو پیش آتا ہے اور اس تمدد کا علاج جو پستان میں دودھ کا پیر ہو جانے سے بدون درم کے عارض ہوتا ہے یہ ہے کہ چھندرا اور کرنب جوش دیکر اسکا پانی پستان پر ڈالیں اور اگر تخم کتان بابونہ نبفتہ خطمی حلبہ چکا کر اسکے پانی میں روغن ملا کر پستان پر ڈالیں بہت جلد نفع کرتا ہے اور سبب قسم کے پانی میں اور محلل اس مرض میں مفید ہیں اور کبھی پستان میں دودھ بستہ ہو کر متفصن ہو جاتا ہے اسکا علاج یہ ہے کہ چھندرا چائیں جب تم ہو جائے اس میں مغزبان اور مغزبا قلا کوٹ لیں اور روغن کنجد ڈال کر ملائیں اور ضماد کریں اور تل کا آٹا اور گائے کا گھی اور شہد اور باقلا کا آٹا اور زان خشکار کوٹ کر آپس میں ملا کر ضماد کرنا مفید ہے اور تخم السی تخم مٹیھی تخم خطمی بابونہ سب ایک ایک چنک لیکر کوٹ کر چالیں جب یکجا لے ضماد کریں اور لازم ہے کہ ان ضماد میں جو نسپند آئے ہر روز تین دفع تازہ کرتے رہیں تاکہ جلد یکجا لے اور گرم پانی سے تکمید کرنا لازم ہے اور اگر درم ہو جائے جو کچھ اس فصل میں مذکور ہے

ضرورت کے موافق کام میں لائیں

فصل پستان کا سخت ہو جانا اور انہیں غدو کا ہونا اور روغن نبفتہ اور بیضہ مرغ کی زردی طلا کریں اور روغن زیت میں موم کچلا کر بل کا پتہ ملا کر طلا کریں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اس میں قطران ملانے کی حاجت پڑے اور سرکہ کا چھٹ لگانا مفید ہے اور برگ مازو کو ٹکر لگانا نافع اور گرہ نرم کرینکے لیے مطب چیزوں کا اور چرمیوں کا استعمال کرنا مفید ہے اور یہ گرہ بالغ ہونیکے وقت اکثر ہو جاتی ہے

فصل پستان پر کوفت پہنچنے کے بیان میں جان لے کہ کبھی پستان کا گوشت کٹ جاتا ہے سوا اگر اضعیف ہو دانا مویز اور مونگ کو ٹکر کر دکی تپی کے پانی میں یا اس کے پانی میں گوندھ لیں اور ضماد کریں اور اگر کوفت کے سبب آماس ہو جائے تو جو کچھ آماس کے لیے کہیا ہے احتیاج کے موافق کام میں لائیں اور مونگ اور مویز کے دانہ کا ضماد ابتدا میں مناسب ہے تاکہ عضو کو قوت دے اور دانے کو آئسے روک دے اور جب ابتدا سے گزر جائے جیسا وقت کے مناسب ہے عمل لائیں فصل دبلیہ کے بیان میں کہ پستان میں پیدا ہو تخم السی کنجد بیج نسوسن بیضہ ترچیاں کبوتر نظردن راتینج برابر لیکر پس لیں اور روغن کنجد اور مغزباق کاؤ میخچہ میں ملا کر ضماد کریں اور باقی تدبیر دبلیہ کی بحث سے دریافت کریں اور اگر شگاف کی حاجت پڑے تو سہ کے آلات سے چیر ڈالیں اور زخم کرائیں جگہ پیدا ہوا اسکا ویسا ہی علاج کریں جیسا منہ اور زبان کے زخم میں بیان کیا ہے کیونکہ نازک نازک اعضا کے زخم کا علاج کیساں ہے۔

فصل ایسی تدبیر کے بیانین کہ عورتوں کے پستان نہ بڑھیں اور جقدر مناسب ہو اس سے زیادہ نہوں سفید طین قبویا ہر ایک دو درم لیکر دونوں کو برگ بنگ کے پانی میں یا اسکے تخم کے جو شانڈے میں ملا کر تھوڑا سا روغن مصطکی اُسہین ڈال کر ہر مہینے تین دن طلا کرین اور طلا کی وقت کھان کا ٹکڑا مازد کے پانی میں بھگو کر سرد کرین اور پستان پر رکھین اور حمام کا جانا کم کرین دوسرا طلا پاکیزہ ٹھی جسکو عربی میں طین حُرکتے ہیں میں رم شوکران دو درم لیکر سرکہ میں ملائین اور تین دن تک طلا کرین دوسرا نسخہ طین شاموس اقا قیاسفیدہ سب برابر لیکر کوٹ لین اور بنگ کا پانی نچوڑ کر اُسہین ملا کر طلا کرین دوسرا نسخہ پھٹکری پیکر روغن زیت کے ساتھ سیسے کی کھول میں پس لین جب تھوڑا سا سیسہ اُسہین گھس جائے ہمیشہ طلا کرین تبلیہ بنگ کا جو یہاں ذکر آیا ہے سب بیخ مراد ہے جسکو ہندی میں اجوان خراسانی کہتے ہیں اور بنگ خاویون کی بنگ نہیں جسکو قنب بولتے ہیں۔

باب بارهوان امراض معدہ کے بیان میں

معدہ ایک گول شکل کا جسم ہے گوشت اور پٹھے اور رگون اور شریاؤں سے مرکب ہے اور سب کسب تین جزو پر منقسم ہے یعنی مری اور فم معدہ اور قعر معدہ سو مری تو منہ کے انتہا سے شروع ہوتی ہے اور جہاں سینہ کی ہڈیاں تمام ہوتیں وہاں تک پہنچتی ہے اور امراض قصبہ اور مری کے باب میں بیان کیا گیا اور فم معدہ کی جگہ مری کی انتہا اور معدے کا شروع ہے اور اُسپر گوشت نہیں اور اُسکی حس بہت ہے اور ایک گروہ اسکو فواد کہتے ہیں اور دل کا نام اُسپر بولتے ہیں اور قعر معدہ کی حکم ناف کے اوپر اُس جگہ گوشت زیادہ ہے تاکہ غذا کا ہضم کامل ہو جانا چاہیے کہ معدے کے دو طبقے ہیں اندر کا طبقہ عصباتی ہے تاکہ حس حاصل ہو اور باہر کا طبقہ لحمانی ہے تاکہ ہضم کو ادا و پونچے اور حرارت پیدا ہو اور یہ بات کہ قعر معدہ میں گوشت زیادہ ہے اس سے یہ مراد نہیں کہ قعر معدے کے طبقے میں گوشت زیادہ ہے بلکہ یہ بات ہے کہ اس جگہ باہر کے طبقے میں اُسکے بعضے اجزا کی نسبت گوشت زیادہ ہے اور طبقہ اندرونی کی لیفیں بعضی تو دراز ہیں اور بعضی ترچھی تاکہ جذب اور اساک حاصل ہو اور باہر کے طبقے کی لیفیں چوڑائی میں ہیں تاکہ فضلہ دفع کرے اور مری میں کوئی لیف ترچھی نہیں کیونکہ یہاں اساک کا کچھ کام نہیں جانے کہ جس کے پٹھے کی ایک شاخ فم معدہ میں آکر اُسہین بچھ گئی ہے تاکہ اس آگے کے وسیلہ سے جلد غذا کا نقصان محسوس ہو اور حکیم مطلق نے معدے کے دوسرے اجزا میں اور کسی دوسرے عضو میں یہ حس نہیں رکھی ہے اسیلئے کہ اگر تمام بدن کو بھوک کی حس ہوتی جیسے فم معدہ کو ہوتی ہے روزہ دار لوگ بیمار ہوتے اور بھوک کے آدمیوں کا تمام بدن خارش میں مبتلا ہوتا اور کسی شخص میں اتنی برداشت نہوتی کہ ایک وقت کا کھانا چھوڑ سکتا اور یہ بات پوشیدہ نہیں کہ کیلوس معدے میں بنتا ہے پھر اُس سے جو نسا خلاصہ ہے باریک رگون کے وسیلہ سے جو معدے اور جگر کے قعر میں مل رہے ہیں جگر کی طرف کھینچ جاتا ہے اور فضلہ آنت کی طرف جس کا اثناعشری نام ہے اور قعر معدہ میں مری کے مقابل واقع ہے مندرج ہوتا ہے اور اس سبب سے کہ غذا کا تقاضا اور ہضم معدے سے مخصوص ہے اور سب اعضا کو اُسکی طرف حاجت ہے اُسکو عضو مشارک کہتے ہیں اور اُسہین آفت آنے سے سب اعضا میں آفت پہنچتی ہے اسی واسطے ہر مرض کے علاج میں اُسکی رعایت ضروری ہے جیسا کہ مقرر ہو چکا ہے اور اس باب میں کہی فصل میں

فصل سورمزاج معدہ کے بیانین اُسکی بارہ قسم ہیں پہلی قسم میں حار سا فوج کا بیان ہے اُسکی علامت یہ ہے کہ پیاس اور منہ میں خشکی اور بھوک کا کم ہونا اور جلی ڈکارا آنا اور لطیف غذا جیسے پرندوں کا گوشت اور اُسکے مانند جو کچھ کہ گرم اور مقدار میں کم ہو فاسد اور تباہ ہو جائے مگر غذا سے غلیظ سرد خوب

ہضم ہوا اور سبب کا پہلے ہو جانا گواہی دے جیسا کھانے پینے کی گرم چیزوں کا اور گرم دواؤں کا کھانا اور استعمال کرنا گرم ہوا میں بہت رہنا علاج ایسے شربت اور رب پلائین کہ گرمی کو بھلا دین جیسا شربت نار شربت غورہ شربت لیمون رب ریاس رب سیب رب بہ اور غذا میں غلیظ ترش جیسے قریش اور سباج کہ گائے کے گوشت کا بنا کر کھلائیں اور حصریہ اور ساقیہ مفید ہوں یا گائے کی اوجھری لیکن اگر معدہ ضعیف ہو سبب سبب سفر جلی اور شربت ابار پلائین اور مانیہ اور زرشکیہ اور حصریہ پرندون کے اور چوزہ مرغ کے گوشت کے ساتھ غذا بنالین اور کھانے میں ہر ادھینا ڈالیں اور کاہو اور کدو گرم معدے کی واسطے مفید اور ایسا ہی کھانیکے اور خوب ٹھنڈا پانی پینا نہایت مفید ہے کیونکہ گرمی کو بھلا تاہو اور معدے کو مجتمع کرنا ہوا اور مناسب ہے کہ سبز کدو کا پانی اور خرفہ یا کاہو کی پتی کا پانی اور اُسکے مانند صندل سفید کے ساتھ ملا کر معدے پر رکھ دین اور کالی کار کھنا خصوصاً صندل اور کچھ ایک کافور کے ساتھ بہت موافق ہے اور ٹھنڈا پانی بیل کے شانہ میں ڈال کر معدے پر رکھنا نہایت مفید لیکن ایسا نہ کہ صماد کی سردی حجاب اور جگر کو سرد کر دے اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ جبک پینے کی چیزوں سے کام چلے معدے کی حرارت کے لیے بہت سرد صماد استعمال نہ کریں اور جو وقت یہ گمان ہو جائے کہ جگر اور حجاب میں سردی پہنچ گئی ہے گرم ردغون کی تکیہ سے اسکا تدارک کریں اور جہاں کہیں سورمزاج گرم کے ساتھ خشکی ظاہر ہو کشکاب اور روغن بادام اور گدھی کا دودھ دینا اور آبن میں ٹھلانا اور روغن نبثہ ملنا چاہیے اور اُسکے علاج میں رجوع کریں جیسا اُسکی قسم میں مذکور ہے جو جاننا چاہیے کہ معدے کی حرارت کی تسکین کے لیے گائے کی چھتا نہایت مفید ہے اور اگر میں طباشیر ملا دین حرارت قوی کو بھلاتی ہے اور اگر بہت سی تیرید مطلوب ہو قرص کا فوراً نہیں شربتوں میں سے کسی شربت میں ملا کر دین جبکا ذکر اس قسم میں آیا ہے دوسری قسم سورمزاج حار صفراوی کے بیان میں اُسکی علامت یہ ہے کہ صفحہ میں تلخی اور متلی کی تکلیف اور تڑا اور بول و براز میں صفرا آنا اور غذا کھانیکے بعد جلی ہوئی ڈکار جسمین دعویں کا مزہ معلوم ہوا اور ایسی بو آئے جیسے بگڑی ہوئی مچھلی کی بویا جیسے مغزیات گندہ کی بویا جیسا کہ مغز خروٹ مگر جاتا ہے اور اُسکے مانند معلوم ہو اور کبھی زنگار کی بو آتی ہے اور یہ اس بات کا نشان ہے کہ حرارت حد سے زیادہ ہے اور جان لے کہ جبکا معدہ گرم ہوتا ہے اُسکو کھانے کی خواہش بہت کم ہوتی اور ہضم بہت قوی ہوتا ہے لیکن جب سورمزاج حد سے بڑھ جاتا ہے قوتوں کو ضعیف کرنا ہے اور ہضم بھی ضعیف ہو جاتا ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ نہایت گرم ہو اور یہ بھی قوت رہو اور گرمی کی شدت اور مادے کی تیزی سے رگون کے منخر اور بعض اندام تحلیل ہو جائیں اور غذا زیادہ صرف ہو اور جو کچھ تحلیل ہوا ہے طبیعت اُسکا بدل طلب کرے اور بھوک کا غلبہ ہو اُس جھوک میں صبر نہیں ہو کر تاہو اور معدے کے خلویں منخر سے لعاب آنے لگتا ہے اور کھانیکے بعد لعاب قوت ہو جاتا ہے قندہ اگر معدہ سبک ہوا اور متلی اور جلن اور پیاس کا غلبہ ہو جاننا چاہیے کہ مادہ نہایت رقیق ہے اور جہاں کہیں مادہ بہت ہوتا ہے ہر وقت طبیعت متلاتی ہے اور اگر کم ہو کر تاہو جبک کھانا نہ کھائیں متلی نہیں آتی ایسا ہی اگر مادہ قعرین ہو اور معدے کے طبقات اور جزائے اُسکو نہ پیا ہو جبک غذا نکھائیں اور ایک ساعت نگدہ چکے متلی نہیں آیا کرتی اور اگر معدے کے طبقے مادے کو پی لیں اور کھنچ جائیں تو کی خواہش اور متلی ہو کرتی ہے لیکن کچھ نہیں نکھتا اور بول و براز میں مادے کا اثر کچھ نہیں ہوتا لیکن دوسری علامتیں اُسکی گواہی دیتی ہیں اور سورمزاج مادی کی بڑی کمی علامت متلی ہے اور جہاں مادہ معدے نے نہیں پیا ہے بول اور تڑا اور براز میں ظاہر ہوتا ہے اور اگر تڑا اُسے اور متلی نہ تھے یہ اس بات کا نشان ہے کہ معدے نے کچھ تو مادہ پی لیا ہے اور کچھ نہیں پیا اور جہاں کہیں تڑا اور متلی کا دور اور نوبت ہو جائے جاننا چاہیے کہ مادہ کسی دوسرے عضو سے معدہ میں گرنا ہے اور اگر تڑا اور متلی

ہمیشہ ہے جاننا چاہیے کہ مادہ معدے میں پیدا ہوتا ہے اور جان لے کہ تشنگی مادے کی کیفیت پر گواہی دیتی ہے اس لیے کہ تشنگی کا سبب یا تو مادے کی گرمی ہوتی ہے یا شور ہوتا ہے جو تشنگی تشنگی مادے کی گرمی سے ہوتی ہے سرد پانی سے دب جاتی اور جو تشنگی شور ہونے کے سبب اٹھتی ہے گرم پانی سے بیٹھ جاتی ہے فائدہ کبھی نا طبعی کاروں کا سبب جنکا اس فصل میں ذکر آیا ہے کوئی ایسا کھانا ہوتا ہے جس کی بوجھل بدل جاتی ہے جیسے سولی اور کئی مچھلی اور مرغ کے بیضہ بھنے ہوئے اور جلا ہوا میٹھا اور ان کے مانند سو معدے کے گرم نارسی ہونے کی پکی آزمائش یہ ہے کہ ایسا کھانا دین کہ میں ڈھونڈ کر لے کر آسکے اور یا بونہ بدلے جیسے جو کی روٹی اگر معدہ دھو تھلا کر دے جان لیں کہ معدہ آتش ہے اور جو کچھ عوارض اور آثار سازج میں بیان کیے ہیں اس قسم کو لازم ہیں علاج اول نظر کرین کہ مادہ معدے میں پیدا ہوتا ہے یا دوسرے عضویں جیسا دماغ اور جگر اور کلیہ میں سے وہاں آتا ہے اور اسی طرح دیکھنا چاہیے کہ معدے کے طبعیات نے مادے کو کھینچ لیا ہے یا مادہ اُسکی فضا میں جمع ہو عرض جطر پر کہ ہو معدے کے تنقیہ کی واسطے فرمایا اسہال کرین جیسے طور پر کہ بیمار کو آسان ہو پھر اگر مادہ دوسرے عضویں میں پیدا ہوتا ہے اُس عضو کا تنقیہ کرین اور معدے کی تقویت کرین تاکہ جو مادہ اُسپر گرتا ہے اسکو قبول نہکے اور جہاں مادہ معدے کی فضا میں ہوتی یا اسہال کافی ہے لیکن اگر مادہ کا میلان فم معدہ پر ہوتا ہے تو کافع زیادہ ہے اور تو کی تدبیر یہ ہے کہ تازہ مچھلی کھا کر تشنگی سے فرکرین اور اگر سکینجین کشکاب میں ملائیں بہتر ہے اور سکینجین گرم پانی میں بھی تولاتی ہے اور مادے کو قتل کرتی ہے اور نہوع اور تو کی فضل میں مادے کے نکالنے کا طریق جسکو معدے نے پیایا ہے خواہ نہیں پیایا اچھی طرح مذکور ہوگا اور تنقیہ کے بعد اگر تبدیل کی احتیاج پڑے جو کچھ کہ سازج میں بیان کیا ہے اُس میں سے اختیار کرین فائدہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ معدہ تو پاک ہے اور مادے کو قبول نہیں کرتا لیکن بھوک کی حالت میں عاجز ہو کر قبول کرے لگنا ہے اور یہ بات اُن لوگوں میں پائی جاتی ہے کہ اگر بھوکے رہیں اور کھانا بہت دیر میں ملے بیہوش ہو جائیں اور ایسے لوگوں کی واسطے یہ تدبیر ہے کہ صبح کوئی شربت جیسا شربت نعورہ یا شربت لیمون یا شربت ریواج یا شربت ترشی ترنج کھالین اور غذائیں ایسی ہی چیزوں کی بنا لیں اور صبح ہی بھوک ہونے سے اور مادے کے حرکت کرنے سے پہلے کھانا کھالیں اور ان لوگوں کی تدبیر اور ان لوگوں کی کہ غصہ کی وقت اور اسکے سوا اٹھا معدہ مادے کو قبول کرے ایک سی تدبیر ہے اور دوسرے لوگ جب تک تو نکرین آرام نہو اور تو کے بعد شربت مقوی دین فائدہ جہاں کہیں معدے کے طبعی مادے کو کھینچ لیں ہو سکتا ہے کہ ایلو اسکوپاک کر ڈالے اور ایلو ادھویا ہو اوقت زیادہ دیتا ہے اور بے دھویا زیادہ پاک کرتا ہے اور ایارج فیقرا اس باب میں صرف ایلو سے بہت زیادہ نافع ہے اور ایارج سادہ پاک کرنے میں بہت قوی ہے اور شہد میں ملا کر اسہال میں زیادہ قوی ہے اور اگر اس بیماری واد کو کھانگی خواہش کم ہو اور متلی سے تکلیف ہو تو ایارج میں بجائے عفران گل سرخ شامل کرین اور جب تک تحقیق نہو کہ سورمزاج مادی ہو ایارج نہیں کیونکہ اگر معدے میں مادہ ہوگا سورمزاج زیادہ ہوگا اور اگر مادہ ہو ایارج بہت مفید ہے خاصکر اس شربت فسنتین میں کہ جالینوس کا نسخہ ہے اُسکی صفت افسنتین رومی پانچ درم گل سرخ بیس درم ایک من پانی میں پکائیں جب تھائی رہے چھان لیں اور شکر میں توام کرین اور بہتر یہ ہے کہ ایارج فیقرا یا ہلیڈ زردین اور سقمونیا ہلیڈ کے مطبوخ میں معدے کو پاک کرتی ہے اور اگر ایک دانگ سقمونیا دوغ میں حل کرین اور ایک ساعت چھوڑ دین کہ خوب ملجائے پھر ملائیں جائز ہے لیکن جاننا چاہیے کہ سقمونیا معدے کو نقصان پہونچاتی ہے سب تک ضرورت نہو سقمونیا سے علاج نکرین

اور جن لوگوں کو بد مزہ دواؤں سے اور شربتوں سے کراہت آئے دو ستار گل سرخ دین اور اسکے بوجھ پچیس درم سلکنجین بدون پانی کے پلائین اور تین
 یں بھی سرد مزاج اور حکم کرین کہ دو ساعت تک پانی نہ پیے اس تدبیر سے معدہ پاک ہو جاتا ہے اور جہاں کہیں کہ صفر معدے سے جگر میں آتا ہے یا تمام بدن
 میں امتلاء صفر اوی ہو مار الجین سے استفراغ کرنا چاہیے اور اگر فضل اور سال اور بیمار کی عمر اور قوت در دوسرے احوال موافق اور سعادن ہوں
 رگ باسلیق کھولیں پھر مار الجین کرین اور شاہترہ اور فستقین کا مطبوخ اسباب میں نہایت مفید ہے اسکی ترکیب فستقین رومی پانچ درم گل سرخ سات
 درم شاہترہ دو درم آلوے سیاہ پچیس انہ مویر منقی دو درم ترمہندی بیس درم ان سب کو تین سیر پانی میں پکالیں جب بقدر دو سو درم رہ جائے چھانکر
 رکھ چھوڑیں اور پھر صبح چالیس درم دہل درم شکر اور ایک درم صبر کے ساتھ دین تیسری قسم سور مزاج حار و رطب کہ مادہ رطوبی کے ساتھ ہو اور اسکی
 علامت یہ ہے کہ کھانکی اشتہا اعتدال پر ہو اور منہ سے بہت لعاب نکلے خاصکر بھوک کی قوت اور جب معدہ خالی ہو اور تلی کی تکلیف ہو اور جو چیز
 کھانے میں آئے بودا ہو جائے اور شاکہ کہ قوی رطوبی آوے تنبیہ اعتدال شہا کا اس قسم میں جو ذکر آیا ہے شارح اسباب کو اسپر اعتراض ہو کہتا ہے
 جبکہ صرف حرارت ہی اشتہا کو ساقط کرتی ہے اس سبب کہ معدے کو ڈھیلا کرتی ہے اور مواد کو دل کی طرف بہاتی ہے پھر کیون نہوجب اس حرارت کے
 ساتھ رطوبت ہو اور ڈھیلا کرنے اور رطوبت بہانے میں مدد کرے اور اس فقیر کے خیال میں ایسا آتا ہے اگر خوب غور سے دیکھیں شارح کا یہ اعتراض
 ماتن پر نہیں پڑتا کیونکہ حرارت مع الرطوبۃ کی ترکیب شارح کے نزدیک رطوبت کے ذوبان پر بد کرتی ہے اور یہ خلاف واقع ہے کیونکہ جب رطوبت حرارت کے
 ساتھ مرکب ہوتی ہے حرارت کی تیزی کو توڑ دیتی ہے اور جب ارت ٹوٹ جاتی ہے ذوبان کی کثرت ممکن نہیں اور اعتدال شہا کی صورت بنتی ہے اور اگر کوئی
 شخص یہ کہے کہ حرارت کی مضرت اشتہا کے لئے یہ ہے کہ مادے کو معدے میں جمع کرتی ہے اور حرارت کے سبب نیک کے اعضا اور اسکے نواح سے
 مادہ گھیل کر گرتا ہے پھر جب طوبت مادی حرارت کے ساتھ مرکب ہو اگرچہ حرارت مادے کو نواح میں سے گھلا کر نہ لائے لیکن یہی رطوبت مادی جو
 معدے میں موجود ہے اشتہا کے باطل کرنے میں کافی ہے تو ہم یہ کہیں گے کہ جو مادہ معدے میں پیدا ہوتا ہے اس مادے کی نسبت جو دوسرے اعضا میں
 سے گرتا ہے کتر مضرت ہے کیونکہ جو کچھ عضو میں پیدا ہوتا ہے وہ طبیعت میں چند ان مخالف نہیں ہوتا بخلاف اس مادے کے جو دوسرے عضو میں سے
 ایکبارگی آجائے کہ طبیعت پر نہایت گران اور کمال تنفر کا باعث ہوتا ہے حالانکہ یہ بات بھی ممکن ہے کہ وہ حرارت اسی رطوبت میں اثر کرے اور
 معدے سے مثال دے اس سبب اشتہا اعتدال پر رہے علاج آب شبت اور سلکنجین بزوری سے کرین تاکہ معدہ رطوبت سے پاک ہو جائے
 اور تقویت کے لئے ہلیہ مر با اور گلقد طباشیر ملا کر کھلائیں اور جو ارشادات وغیرہ جو چیزیں مجفف ہوں اور سخن ہوں کام میں لائیں جو تھیں قسم سور مزاج
 حار یا بس بلا مادہ اسکی علامت پیاس کی شدت اور زبان پر خشکی اور ڈبلا بدن اور براز خشک اور یہ اکثر ذوق شیخوختہ میں عارض ہوتا ہے علاج دو درم
 اور مار لشعیر اور حریرے کہ جو کے آٹے سے اور روغن بادام اور شکر سے بنالین پلائیں تاکہ معدہ کے مزاج میں سردی اور رطوبت پہنچے اور پھر پانی
 کی مچھلی اور ہلکے جانوروں کے بازوین بھی اسی قبیل سے ہیں اور مرطب چیزیں معدے پر طین اور نطول کرین اور جسوقت سور مزاج یا بس جم جاتا
 ہے اسکا زائل کرنا ممکن نہیں مگر تمام بدن کی تربط سوا ایسے وقت میں مناسب ہے کہ حمام مرطب اور آبن مرطب اور روغن مرطبہ استعمال کرین

اور غذائیں مرطب تناول فرمائیں اور حار صفاوی میں بھی اس قسم کی طرف اشارہ کر دیا فائدہ ترطب کے لیے گاسے کا دودھ نہایت مفید ہے اور طبیعت کی اعانت کرتا ہے اس لیے کہ اس کے دودھ میں اور آدمی کے دودھ میں مناسبت ہے اس سبب انسان کے مزاج میں بہت موافق آتا ہے اور دوسری قسم کے دودھ سے زیادہ نفع دیتا ہے اور جو نسے دودھ رقیق سزج الاخذہ میں یعنی جلد گزر جاتے ہیں وہ اسکے برخلاف ہیں اُنسے یہ کام نہیں حال ہوتا پانچویں قسم سورمزاج حار رطب بلامادہ اسکی علامت یہ ہے کہ ہمیشہ کھانے میں تغیر آجائے اور اس سبب کہ معدے کی رطوبت کھلتی ہو منہ سے پانی بے اور کی طرف بخارات چڑھیں کیونکہ حرارت اس رطوبت میں تاثیر کرتی ہے جو جان کے لیے مزاج جب تک قوی نہ ہو ضرر نہیں کرتا اسیدواسٹے شاج نے کہا کہ ہضم حرارت اور رطوبت سے ہی ہوتا ہے مگر جبکہ اعتدال سے بڑھ جائیں علاج اطریطیات کا استعمال کریں تاکہ سردی اور خشکی پہنچے اور دوسری تدریس میں بھی یہی رعایت رکھیں چھٹی قسم سورمزاج بارہ سازج اسکی کسی علامت میں ایک تو یہ ہے کہ ہضم ضعیف ہو جائے اور جان کے ہضم سے یہ مراد ہے کہ غذا کی صورت بدل جائے اور کچھ پورے ہضم نہیں ہوتا جو کہ غذا کے اجزائے غلیظ رقیق اور متفرق اور اجزائے رقیق غلیظ ہو جائیں اور چپ دار قطع اور پراگندہ اور کھربے ہوئے جمع ہوں اور یہ سب حرکتیں ہیں اور حرکت بدون حرارت کے نہیں ہوتی دوسرے یہ باوجودیکہ ہضم ضعیف ہو مگر بھوک زیادہ ہو اور بھوک کی کثرت یا تو اس سبب ہے کہ سردی نم معدہ کو کثیف اور جمع کرتی ہے پھر قوت جذبہ ضرور قوی ہو جاتی ہے یا اس سبب کہ اعضا کو ضعف ہضم کے باعث زیادہ حصہ نہیں پہنچتا بالضرور گون سے غذا کا تقاضا کرتے ہیں اور رگین بے اختیار کھینچتی ہیں یہاں تک کہ کھینچنے کا اثر نم معدہ تک تمام ہوتا ہے اور کھانے کی خواہش پیدا ہوتی ہے تیسرے یہ کہ ضعف کے باعث معدے سے کھانا دیر کر آتوں میں اترے اور یہ ظاہر ہے کہ دفع حرکت ہے اور حرکت سے حاصل ہوتی ہے اور برودت اسکی ضد ہے اور اسکو مردہ اور جمیں کرتی ہے اور سب کات کو مانع آتی ہے اور اسکی زیادتی اور کمی کے موافق اثر کی کثرت اور قلت میں فرق ہوگا چوتھے یہ کہ جو کچھ کھانے میں آئے اس میں تغیر اگر ترش ہو جائے اور کھٹی ہو کر آئے اور بر از نرم اور پھولا ہوا ہو گیا گاسے کا گوبر ہے سو بر از سلیے نرم ہوتا ہے کہ کیلیوں رقیق کو جگر جذب نہیں کرتا کیونکہ اس میں فساد آیا ہے اور بر از کا پھول جانا اسلیے ہے کہ اس میں ریاح مل گئے ہیں اور یہ بات پوشیدہ نہیں کہ ہضم کے قصور اور کچھارہ جانے سے ریاح پیدا ہوتے ہیں کیونکہ اگر ہضم کامل ہو اور حرارت قوی ہو تو ریاح تحلیل ہو جائیں اور غلیظ نمون اور بر از معتدل آئے علاج گرم جو ارشیں جیسے جو ارش کون جو ارش عود اور مریات گرم جیسے زنجبیل اور ورد مر با استعمال کریں اور مرغ کا شوربا اور بخود آب اور بکبا و چڑیوں کا گوشت اور اسکے مانند دار چینی قرنفل خولجان کشنیر خشک زیرہ سے خوشبو کر کے کھلائیں اور روغن صمغی روغن سوسن معدے پر طین اور سنبل قرفہ عود صبر فسنیتین ہر ایک دو مثقال زعفران ایک درم لیگر نرم کو ٹکر شراب میں یا آب بہ میں ملا کر طلا کریں ساتویں قسم سورمزاج بارہ سازج اسکی علامت یہ ہے کہ جو کچھ بارہ سازج میں مذکور ہے اور جو کچھ یابس سازج میں مذکور ہوگا دونوں اکٹھے ظاہر ہوں جان کے کہ اس نوع کا علاج مشکل ہے کیونکہ سردی اور خشکی کا دفع ہونا بدون تسخین اور ترطب کے ممکن نہیں اور حال یہ ہے کہ گرمی خشکی کو بڑھاتی ہے اور رطوبت سردی کی مدد کرتی ہے اور حرارت طبعی کو ضعیف کرتی ہے علاج جو کچھ کہ حرارت اور رطوبت میں معتدل ہو کام میں لائیں تاکہ اسکا نفع بدون ضرر کے حاصل ہو مثلاً آتش جو میں تھوڑا سا شہد صاف کیا ہوا ملا کر کھلائیں اور شربت گاو زبان شربت انار شیرین شربت زوفا پلائیں اور موم روغن

مصطکی روغن ناروین سے قیروطنی بنا کر معدے پر طین اور گدھی کا دودھ اور بکری کا دودھ شہد صاف میں ملا کر ادا پلے ہوئے مرغ فربہ اور گھیون کا شوربا بھی اجازت ہو اور جس چیز کی احتیاج ہو حاجت کے موافق استعمال کریں جیسا اسکو جدا جدا لکھا ہے اٹھویں قسم بار دیا میں کہ مادہ سودا نے ساتھ ہوا اسکی علامت اشتہا کی کثرت اور ہضم میں ضعف و نفخ کی کثرت اور معدے میں جلن اور ترشی خاص کر بھوک کی حالت میں کیونکہ کھانے کے بعد اس سبب سے غذا مادہ سودا کے ساتھ مل جاتی ہے اسکی تیزی جس سے جلن اور ترشی پیدا ہوتی ہے ٹوٹ جاتی ہے اور یہ بھی اس قسم کی علامت ہے کہ ایسا نازیب سووا نخل آئے اور اتنا ترش ہو کہ دانتوں کو کھٹا کر دے اور تلی بڑھ جائے علاج مسہلات دین تاکہ معدے سے سودا کا تبقہ ہو جائے اور تبقہ کے بعد مزاج کی تبدیل شرتوں اور موافق غذاؤں اور روغنوں سے کریں اور اگر سودا بہت غلیظ ہو ہمیشہ حمام مرطب کیا کریں اور اسہال کے لیے مطبوخ فقیون اختیار کریں اور مرغ کا گوشت اور نخود آب کی غذا کریں فائدہ اس قسم میں تبقہ قوی کے ساتھ کرنا مفید نہیں کیونکہ سودا کا مادہ غلیظ ہے اور معدے کے گہراؤ میں بٹھیا ہوا ہے اور جیسا چاہیے معدے سے مادہ اسی طرف کو نکلتا ہے جو طرف اسکا میلان ہے لیکن اگر قوی عادت ہو سوئے کا اور مولی کا پانی سکنجین ملا کر پینا اور قوی کرنا بہتر ہے نوین قسم بار در طب سافج اسکی علامت یہ ہے کہ بدن میں سفیدی اور ڈھیلا پن اور حرکات میں شستی معلوم ہو اور براز نرم آئے اور جو کچھ بار و سازج اور در طب سافج میں مذکور ہے ظاہر ہو علاج جو کچھ گرم خشک ہو استعمال کریں مثلاً تھنے ہوئے گوشت گرم مصالحہ کے ساتھ کھلایں اور کوفی اور فلافل اور قرص گل اور جوارش عود اور زنجبیل مر یا اور انکے مانند تناول فرمائیں اور روغن تسماروغن ناروین وغن زنبق معدے پر طین و سوین قسم بار در طب کہ مادہ ملغی لزج اسکے ساتھ ہوا اسکی کئی علامت ہیں ایک تو یہ کہ کھانے کی خواہش بہت کم ہو کیونکہ بلغم معدہ کو سست کر دیتا ہے اور نرم معدہ کے اور سودا کے سچ میں حاصل ہو جاتا ہے اور حال یہ ہے کہ اشتہا کی حرکت سودا سے ہوتی ہے دوسرے یہ کہ تیز غذا میں طبیعت کے مرغوب ہوں اسکا سبب یہ ہے کہ طبیعت اس مادے کے دفع کے لیے ایسی چیز چاہتی ہے کہ گرم اور خشک ہو اور مادہ کو توڑ دے سولیسے کام میں تیز چیز آتی ہے تیسرے یہ کہ متلی کی تکلیف ہو اسلیے کہ معدہ مادے کے دفع کرنے پر حرکت کرتا ہے اور وہ لزجت کے سبب سے نہیں نکلتا چوتھے پیاس نہوا اور یہ بات اکثری ہے کیونکہ جسوقت بلغم شور ہو گا جھوٹی پیاس پیدا ہوگی پانچویں یہ کہ شکم میں نفخ ہو اور نفخ تہی ہوتا ہے کہ اس اوپری مزاج کے ساتھ مزاج اصلی گرم ہو کیونکہ جب ایسا ہو گا تو مزاج اصل غذا میں تصرف کرتا ہے اور حرارت کے عمل سے اجزائے غلیظ نہیں حرارت کم ہے غذا میں سے اٹھتے ہیں اور اسوقت سردی عارضی انہیں تاثیر کرتی ہے سو اس ضرورت سے ان اجزوں میں تاثیر نکل جاتی ہے جب اجزائے ناری نکل جاتے ہیں اجزے ریاح نجاتے ہیں اور نفخ پیدا ہوتا ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ صرف سردی اور بہت گرمی ریاح کے پیدا ہونے کا سبب نہیں ہو سکتی چھٹے یہ کہ کھٹی ڈکارین آئیں اور نماید کہ قریب بلغم نکلے ساتویں یہ کہ بدن کارنگ سفیدی مائل ہو جائے اور بنہین ڈھیلا پن معلوم ہو جیسا استسقاء والوں کا بدن ہوتا ہے علاج اول مادے کی تقطیع اور تلطیف کے لیے تخم تربا و زردل جو ش دیکر اسکے پانی میں نکلا و ربورہ اور سکنجین غسلی ملا کر پائیں اور جب مادے کی تلطیف حاصل ہو جائے شبت و ترب کے مطبوخ سے قوی کریں تا مادہ منقطع ہو کر نخل آئے اور اگر قوی عادت نہ ہو یا کوئی امر مانع ہو تاکہ کا نضج کریں اور مسہل دین غرض حسب طرح پر ہو تبقہ کے بعد گرم جوارشون سے مزاج کی تبدیل کریں گیارھویں قسم سو مزاج رطب سافج اسکی علامت

پیس کا کم ہونا اور منہ سے پانی اور تھوک بہت آنا اور معدے سے کھانا امحاً میں جلد اتر جانا اور تر غذاؤں سے نفرت کا ہونا اور ضرر پہنچنا اور خشک چیزوں سے نفع پانا علاج مزاج کی تبدیل کے لیے اطر فیصل صغیر اور قرص گل تناول فرمائیں اور دوسری ترمیرین حاجت کے موافق کام میں لائیں اور جون سا حرارت و برودت کے ساتھ مرکب ہو اسکا معالجہ گذر چکا بارہویں قسم سور مزاج یا بس سازج اسکی علامت تشنگی اور زبان میں خشکی حد سے زیادہ اور بدن کا ڈبلا ہونا اور تر غذاؤں سے نفع پانا اور خشک چیزوں سے ایذا کا پہنچنا علاج دود اور آتش جو پلائیں تاکہ معدے کی ترتیب ہو اور ترمیرین معدے پر گرائیں اور طین اور اگر سور مزاج مستحکم ہو تمام بدن کی ترتیب میں کوشش کریں اس طرح پرکہ حمام مرطب اور آبن مرطب اور اسکے سوا کہ مرکبات کے ذکر میں اسکا بیان آیا ہے اور ہم اسکی تصریح کر چکے ہیں اسکو سوچ لیں اور سمجھ لیں

فصل وجع المعده یعنی درد معدہ اسکی سات قسم ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ سور مزاج معدے میں عارض ہو کر درپیدا کرے خواہ سازج خواہ مادی اور جاننا چاہیے کہ معدے کا درد اکثر مادی ہوا کرتا ہے سازج بہت کم ہوتا ہے اسکی بعضوں نے سور مزاج سازج درد معدہ کے اسباب میں نہیں شمار کیا اور اس سبب کہ مادہ سوداوی اور صفراوی سوزشناک ہے اکثر درد معدہ انھیں سے ہوتا ہے اور ممکن ہے کہ دوسرے خلط سے عارض ہو کیونکہ جو خلط مادی میں جمع ہو ممکن ہے کہ کیفیت موزیہ سے یا کمیت نا طبعیہ سے درپیدا کرے اور اس قسم کے اسباب اور علامات اور معالجات پہلی فصل میں گذر چکے وہاں دیکھ لیں دوسری قسم وہ ہے کہ معدے میں آماسن یا قروح عارض ہوں اور درپیدا کرے اسکا ذکر بعد میں کیا جائیگا اور شیخ نے کہا کہ مجھے ناری خاصکر بڑی قسم کا مرق بطن کے بیچ میں لگانا اس طرح پرکہ ناف پر ہر طرف برابر آجائے اور ایک ساعت تک ویسا ہی چھوڑ دینا اور معدے کو اسوقت تھامتا ہے اور یہ میرا تجربہ ہے اور سیکنجین گرم پانی میں پینا اسکے بہت سے اوجاع کو خوب نفع کرتا ہے اور میرے تجربے میں آیا ہے اور یہ بھی تجربہ ہے کہ جڑا اصیل و دانگ مسیکر جلاب گرم کے ساتھ کئی دن تک پلائیں درد کو تھامتا ہے اور پوست سنگدان مرغ بانجا صیتہ درد کو تھامتا ہے اور خاکستر بیج دارچینی زنجبیل کے ساتھ معدے پر طلا کرنا درد معدہ کی واسطے اثر کلی رکھتا ہے تیسری وہ قسم ہے کہ معدے میں ریح غلیظ پیدا ہوں اور غلظت اور کثرت کے سبب معدے میں نہ سائیں اسکو کھینچ دین تو ضرر معدے میں درد ہو کیونکہ تمدد تفرق کا باعث ہے اور درد معدہ ریح کی علامت یہ ہے کہ ڈکارین بہت آئیں اور چکی سے تکلیف ہو اور پیٹ کی پسلیوں کے سرے تمدد کے طور پر کھینچیں اور جب کھانا فم معدہ سے اتر کر قعر میں ٹھہر جائے بائیں طرف تلی کے اوپر درد اٹھے اور جب اس جگہ کو بائیں قراقر ہو یعنی ہوا کے ہلنے کی آواز آئے علاج سبوس اور نمک سے تمکید کریں اور باجرا اور چنیا بھی کھانیت کرتا ہے اور صرف نمک بھی ریح غلیظ کو توڑتا ہے اگر اسکو گرم کر کے تمکید کریں اور شیشہ یا کدواگ کے وسیلے سے ناف پر رکھیں فی الفور درد کو تھامتا ہے اور مناسب ہے کہ کوئی دین اور کندر زیرہ پودینہ چائیں اور اسکا پانی پی لیں تاکہ ڈکارون میں ریح نخل جاتے یہ بات پوشیدہ نہیں کہ معدہ کے ریح کا استفراغ ڈکار سے ہی ہوتا ہے جیسا اسکے فضلات کا استفراغ قری سے ہوا کرتا ہے پھر اگر سبب قعی نہ ہوگا تو اتنے علاج سے زائل ہوگا بلکہ تمکید سے زیادہ حاجت نہ پڑیگی لیکن اگر سبب قعی ہو تو مناسب ہے کہ معدے کے خلط پر ریاضت کریں اور رطوبات افزا چیزوں سے منع کریں اور اسکی غذائیں دارچینی زیرہ صمتر لوسن انجدان اور اس کے مانند بڑھائیں اور معدے پر اور پیٹ کے عضلوں پر گرم روغن ملین اور اگر یہ جانیں کہ ریح کا مادہ بہت غلیظ ہے اول اسکو صحتوں

سے پاک کرین پھر جون سے شربت محلل میں استعمال کریں کیونکہ اگر بے نقیہ کوئی چیز مسخن محلل دین مادے کو ملائگی اور دیریا کو بڑھائگی اور جب حقہ کر حکمیں
 جب سکینج سے استفراغ کرنا بہتر ہو اسکی ترکیب صبر سکینج مقل غاریقون چارون برابر لیکر گولیاں بنالین جیسے مشہور ہے اور دو درم سے تین درم تک گرم
 پانی میں دین اور جان لے کہ معدہ اور شکم میں جو باد پیدا ہوتی ہو اسکے پیدائش کے اسباب دو چیز ہیں ایک تو کھانا اور پینا اسکی ایسی صورت ہو کہ کھانے اور
 پینے کی چیزوں کا جو ہر باذناک ہو جیسا لویا اور مسورا اور شراب شیرین غلیظ یا رطوبت دار ہو جیسا امرود اور سیب در کھیا اور دہی اور سنبری کے اقسام اور کھانا
 اور شراب کو بے ترتیب کھانا ریا ح کی پیدائش کے اسباب میں داخل ہو دوسرے حرارت غریزی کا تصور اور یہ ظاہر ہو کہ جب حرارت ضعیف ہوگی
 رطوبات کو خوب ہضم نہ کر سکیگی اور جو بخارے اس مادے سے اٹھیں انکو تحلیل نہ کر سکے سو وہی بخارے معدے اور شکم میں رہیں اور بخارے ناری کے محل جائے
 سے ریا ح بن جائیں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کوئی کھانا یا دوا گرم مطف کھائیں وہ معدے کی رطوبت کو تحلیل کرنے لگے اس سبب ریا ح اور بخارے پید ہوں
 اور کبھی ریا ح پیدا ہونیکا سبب ہوتا ہے کہ معدہ غذا سے خالی ہو اسکی ایسی صورت ہو کہ معدے میں رطوبت غلیظ ہو جب معدہ غذا سے خالی ہو طبیعت
 اس رطوبت کی طرف متوجہ ہو کر اسکو تحلیل کرنے لگے اور بخارے اور ہوا کہ معدہ اور آنتوں کی فضا میں ہوں حرکت کریں اور ریا ح پیدا ہوں اور یہ درد غذا کھانے
 سے تھم جاتا ہے اور کبھی ریا ح پیدا ہونیکا سبب تلی کی بیماریاں اور سودا کی کثرت ہوتا ہے اور جان لے کہ جن لوگوں کو مالینو لیا سے مرقا ہوتا ہے انہیں ریا ح اکثر
 پیدا ہوتے ہیں اور علت مرقا کا سبب اکثر احوال میں سو مزاج گرم ہوتا ہے کہ معدے میں واقع ہوا اور بخارے اٹھانے اور سدہ کہ ریا ح کے منافق میں پڑے
 یہاں تک کہ اس کے سبب سے ریا ح آنتوں میں نہ اتر سکیں اور معدے کی طرف پلٹ جائیں پھر کچھ تو دماغ کی طرف چڑھ جائیں اور کچھ
 ترش ہو کر ڈکاروں میں نکل آئیں چائنا چاہیے کہ بعضے مرقا ایسے ہوتے ہیں کہ کھانے کے بعد ان کے معدے میں درد ہو جاتا ہے اور
 جب غذا معدے سے اتر جاتی ہے درد زائل ہو جاتا ہے یہ وہ لوگ ہیں جنکا معدہ ضعیف ہو گیا ہو اور بعضے مرقا اور بھی ہوتے ہیں کہ جب کھانا
 کھاتے ہیں تو کئی ساعت کے بعد معدے میں درد ہو جاتا ہے اور بدون ڈر ترش کے زائل نہیں ہوتا اس کا سبب یہ ہے کہ تلی میں سے
 سوداے مرقا معدے پر گرتا ہے اور فہر معدے میں ٹھہر جاتا ہے پھر جب کھانا کھائیں اور اسپر دیر گزرے اور کھانا اسکے ساتھ لمبائے ماہ ہوا
 پھیل کر اوپر آجاتے اور اس سبب سے کہ معدے کے اوپر کی جانب شدید الحس ہے سودا کی تیزی سے ایذا پانے اور طبیعت اسکو تو میں دفع کرے اور وہ
 مرقا ہونکی نیلیل ہو کہ زمین ویسا ہی نکلتا ہے اور ان اقسام کے درد کی تدبیر معدے کا نقیہ ہے اور اسکی تقویت اور مرقیون کے لیے منقیات میں سے
 بہتر ایسلم کی اور باسلیق کی فصہ ہے بائین طرف سے کیونکہ بیماری کی اصل طحال ہے اور نفع سوداوی میں در اس نفع میں جو غذاے رطوب کے سبب سے
 پیدا ہو ہے فرق ہے کہ نفع سوداوی غلیظ اور اسکے ساتھ طبیعت خشک ہو اور کھانا ہضم ہونے کے بعد طحال کے حوالی میں درد معلوم ہو اور دوسری قسم کے
 نفع کے ساتھ منہ میں اور پوست میں تری اور طبیعت کی اجابت ہو اور جب شکم پر ہاتھ ملین قرا کر کے اور پہلے حالات و تدابیر بھی ہر ایک پر گواہی میں
 فائدہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کوئی چیز سرد خلط رقیق کو اور خلط شور بغنی کو دبا دے اور تحلیل ہوئیے روک دے اس سبب ریا ح ساکن ہوں یہ گمان ہو کہ مزاج
 گرم ہو اور سردی نافع ہو اور حال اسکے برخلاف ہو اور ایسا ہی اکثر ہوتا ہے کہ کوئی گرم چیز بخارے کو تحلیل کر دے اور ریا ح کو توڑ دے اس بات کا گمان ہو

کہ مزاج سرد ہو اور گرمی نافع اور حال یہ ہو کہ بات اُسکے خلاف ہو سو طیب پر واجب ہو کہ اور علامتیں تلاش کرے اور آپر اعتماد کرے اور ایسے جھوٹے منافع پر فریقہ نہ کوئی نہ کہ اگر بعض عوارض کو نفع کیا مگر جیسی اُسکی اصل ذات ہو اُسکے موافق ضرر پہنچے گا چوتھی قسم وہ دردِ معدہ کہ کسی ایسی موذی غذا کے کھانے سے کہ معدے کو اپنی کیفیت سے یا کیفیت لازماً گرم سے ایذا دے عارض ہو اور اُسکی علامت ظاہر ہو علاج فرما کر امن تاکہ غذا سے مذکور نکل جائے پھر نظر کریں اگر درد کا سبب کھانے کی زیادتی ہو گئی دن تک غذا کم کم اور متفرق کھلائیں تاکہ معدہ پر گران نہو اور اگر کیفیت کی برائی درد کا سبب ہو غذا صالح الکفایت دین کہ معدے کے مناسب ہو پانچویں قسم وہ دردِ معدہ جس کا سبب ضعفِ معدہ ہو اور ظاہر ہو کہ جب ہضم ضعیف ہو اور غذا میں فساد آئے درد پیدا کرے اور ایسی غذا سے ریاح بھی پیدا ہوتے ہیں اور معدے میں تمداد درد پیدا ہوتے ہیں اور اس قسم کی علامت یہ ہو کہ کھانے کے بعد درد اٹھے اور بدون قریا اسہال کے نہ تھمے لیسے رازی کہتا ہے جو نسا معدہ غذا سے ایذا پاتا ہے نہایت ضعیف ہو اس سبب سے ناچار اُسکو دفع کرنا ہو کیونکہ اُسکی برداشت نہیں کر سکتا سو اگر ضعف اُسکے اوپر کی جانب کو ہو گا اُسکو قریب دفع کریگا اور اگر شیعہ کی طرف میں ہو گا اسہال میں دفع کریگا علاج مقویاتِ معدہ دین تاکہ ضعف زائل ہو اور اگر اخلاط کا جمع ہو جانا اُس میں ضعف کا باعث ہو تنقیہ مقدم رکھیں اور جان لے کہ اقراص کو کب لارض اس مرض میں بہت نافع ہیں اُسکی ترکیب سنبلِ خدیوہ سلینجہ طین الحرقشہ ریح ہر ایک چار درم انیون زعفران قسط کو کب لارض محرق یعنی جلا ہو ابرک ہر ایک پانچ درم دو قوانیسون سیسالیوس تخم سیخ انیسون میعہ یا بسہ تخم کرفس ہر ایک چھ درم یہ سب سولہ دوا ہیں جو دوا گوند کی قسم ہو اُسکو پانی میں حل کریں اور باقی کو باریک کر کے آپس میں ملا لیں اور شہد میں گوند دھالیں اور قرص بنالین اور سائے میں خشک کریں ترکیب ایسے قرص کی کہ اس دردِ معدہ کو جو غذا کے بعد پیدا ہوا اور جب تک فری کریں آرام نہوزائل کرے انیسون تخم کرفس ہر ایک پانچ درم فسنیتین رومی دس درم سلینجہ میں درم مکی فلفل خدیوہ سترانیون ہر ایک اڑھائی درم قرص بنالین ہر ایک قرص بقدر ایک درم اور خوراک ایک قرص چھٹی قسم اس دردِ معدے کے بیان میں کہ ناشتا کی وقت یعنی نسا اور جب معدہ خالی ہو شدت پکڑے اور غذا کھانے سے تھم جائے اور یہ تین طرح پر ہو ایک تو یہ کہ روح غلبہ کرے اور خلویں ریاح کے پیدا ہونے کی وجہ قسم ریحی میں بیان ہو چکی دوسری وہ ہو کہ خلویں کے سبب سے صفا جگر سے معدے پر گرے اور اس سبب سے کہ لطیف اور حافی یعنی اوپر آئیو الا ہو معدے کے اوپر کی جانب میں آٹھے اور اُسکی لزج محسوس ہو پھر جب کھانا کھائیں صفا بیٹھ جائے اور درد تھم جائے اور ٹنڈھ کی تلخی اور قریب صفا نکلنے سے اور ترشی کے نافع ہونے سے پہچانا جاتا ہو کہ سبب صفا ہو اور دوسری علامات صفا وی بھی اسپر گو اہی دین تیسری وہ کہ جب وقت معدہ خالی ہو طحال سے سودا نم معدہ پر گرے جیسا کہ اس امر کی عادت ہو اور اس سے کہ اس سودا میں تیزی ہوگی یا مقدار میں زیادہ ہو گا یا نم معدہ کی حس پہلے کی نسبت زیادہ قوی ہو گئی اس سے ایذا پائے اور درد محسوس ہو اور جس شخص میں یہ سبب جو دھو اُسکے نم معدہ میں سوزش ہوتی ہو اور کھانا کھانے سے زائل ہو جاتی ہو اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہو کہ خلط صفا وی سوزش پیدا کرے اور ان علامات سے جو ہر ایک کو مخصوص ہیں ان دونوں میں فرق ہو سکتا ہو علاج ریاح کا پیدا ہونا جس کا سبب بلغم ہو اس سبب سے کہ اُسکا مادہ رطوبت غلیظ ہو کہ بھوک کی حرارت سے تحلیل ہو کر ریاح پیدا کرتی ہو جیسا کہ ریحی میں ہم کہ چکے ہیں اُسکی تدبیر تنقیہ اور تقویت ہو حسب طرح پر کہ ہم نے ابھی ذکر کیا ہے اور جہاں کہیں سبب صفا ہو صفا کے مسہلات دین اور کھانے میں ترشی ملائیں اور جگر کے مزاج کی تعدیل میں کوشش کریں اور

اگر سن و سال مقتضی ہو فصد ایلم بائین ہاتھ سے کھولیں اور جہاں سبب سودا ہو تو غور کریں کہ اگر ایذا کا سبب تیزی ہو یا مادے کی کثرت ہو فصد ایلم بائین ہاتھ سے کھولیں اور معدے کی تقویت میں کوشش کریں اور اگر ایذا اس سبب ہو کہ معدے کی حس کی ہو گئی ہو تو جو نسا درد معدے کی حس کے قوی ہونے سے عارض ہو اسکا ذکر علیحدہ قسم میں آتا ہے ساتویں قسم اس درد معدہ کے بیان میں کہ معدے کی حس کے قوی ہونے سے عارض ہو ظاہر ہو کہ جب اسکی حس بہت قوی ہو گئی ہے ایک ادنی سبب ایذا پانچکا جیسا غذا کے اترے یا طحال سے اسپر سودا کا گزانا کہ اسکو اشتہا سے خبردار کرے اور اسی مانند جن امور سے بدن خالی نہیں اور یہ قسم معدے کے افعال کی جودت اور خوبی سے پہچانی جاتی ہے علاج ایسی تدبیر کریں کہ روح میں غلظت آئے اور عضو کی حس کم ہو جائے کیونکہ حس کے قوی ہونیکا سبب ہے کہ روح میں رقت آگئی ہے اور اس کلام کے لیے تھوڑا سا آب کو نما پینا اور کلہ پایہ کھانا مخصوص ہے اور کبھی سرد پانی پینے سے معدہ میں درد پیدا ہوتا ہے اس سبب سے کہ اس سے تکثیف و ایذا ہوتی ہے خاصکہ جبکہ معدے کی حس قوی ہو انتباہ کبھی معدے کا درد آنتوں میں اتر جاتا ہے اور قویج پیدا کرتا ہے اور کبھی اچانک رڈا لتا ہے اس سبب سے کہ اسکی ایذا دل میں پہنچتی ہے شیخ نے اسکا ذکر کیا ہے حال کلام درد معدہ کے معلبے میں مہلت نکرین کیونکہ عضو مشارک ہے اور اسکی آفت سے بہت بلیات برپا ہوتے ہیں اور جب حد سے زیادہ ہوتا ہے اس میں ورم پیدا کرتا ہے۔

فصل ضعف ہضم اور سوراہضم اور تخمہ کے بیان میں جان لے کہ ان تینوں کے اسباب یکساں ہیں لیکن اتنا فرق ہے کہ اگر سبب ضعیف ہے ضعف ہضم لانا ہے اور اگر قوی ہو تخمہ اور اگر متوسط ہو فساد ہضم پیدا کرتا ہے سو ضعف ہضم تو وہ ہے کہ کھانا معدے میں بہت دیر رہے اور عادت کے موافق آنتوں کی طرف نہ اترے اور اسکی علامت یہ ہے کہ غذا کھانے کے بعد بہت دیر تک بوجھ اور تمدد بیمار کو محسوس ہے اور ڈوکار میں کھانے کا مزہ معلوم ہوا اور ظاہر ہے کہ جب ہاضمہ ضعیف ہوگا غذا آتے ہی اس میں تصرف نکرگی اور جب تک غذا میں تغیر نہ آئیگا اور اپنے حال پر ہوگی اسکا مزہ ڈکار میں ظاہر ہوگا فائدہ جو نسق قوت معدے کی قوتوں میں سے ضعیف ہو جائے اس سے ایک طرح کا ضعف معدہ پیدا ہوگا لیکن اکثر لوگوں کی عادت ایسی ٹھہر گئی ہے کہ قوت ہاضمہ کی ضعیفی کو ضعیفی معدہ کہتے ہیں اور چاروں قوتوں میں سے ہر قوت کے ضعف کی علامت کا بیان آئیگا اور جان لے کہ ہاضمہ قعر معدہ میں زیادہ ہے سو جبوقت کہ ہضم میں قصور پڑے جان لینا چاہیے کہ آفت قعر معدے میں ہے اور سوراہضم اور فساد ہضم وہ ہے کہ جیسا چاہیے کھانا کمال ہضم نہ ہو بلکہ ہضم فاسد ہو جائے اور کیلوس میں تغیر اگر بعضی کیفیات ردیہ کا اثر آجائے اور فساد ہضم کے علامات یہ ہیں کہ سر اشیف میں تمدد اور متلی اور معدے میں جلن کی تکلیف ہو اور براز بدبو اور ڈوکار نا طبعی آئے اور ڈوکار میں سبب کے موافق تغیر مختلف ہوتا ہے مثلاً اگر فساد کا سبب حرارت ہو ڈوکار کی بودھوین کی سی بویا کچڑکی سی بو ہوگی اور شاید کہ ایسی بو آئے جسکو تغیر نہ کر سکیں اور اگر فساد کا سبب سردی ہو ڈوکار کی ترشی اسکا گواہ ہے فائدہ حسن غذا کا ہضم ردی ہوتا ہے وہ طبیعت کو مقبول نہیں اور اکثر غذا کے لیے اسکو جذب نہیں کرتی اور اگر ضرورت اور حاجت کی شدت سے غذا کے لیے جذب کرے اس بات کا خوف ہے کہ استسقا یا سرطان اور برص اور دوسرے امراض ردیہ پیدا کرے اور تخمہ وہ ہے کہ معدے میں کھانا ہضم نہ ہو ویسا ہی رہے پھر دو حال سے خالی نہیں یا تو یہ کہ نہ معدے سے اترے یا شکم بہت جاری ہو جائے اور شاید کہ فاسد ہو کر کوئی اوپری چیز میں جائے انتباہ ضعف ہضم کا نقصان ہے اور تخمہ اسکا باطل ہونا اور ہضم کے نقصان اور باطل ہونے سے یہ مراد ہے کہ ہضم میں اس کے

فاعل کے سبب سے آفت آئے یعنی قوت ہاضمہ میں قور آجائے بخلاف فساد ہضم کے کہ اس سے یہ مراد ہو کہ ہضم میں آفت واقع ہو نہ فاعل کے سبب سے یعنی قوت ہاضمہ کامل ہو لیکن ہضم بڑا ہو اور جان لے کہ ضعف ہضم کے اور تخرج کے اور فساد ہضم کے اسباب کئی طرح پر ہیں ہر سبب کے موافق علیحدہ قسم میں ہم بیان کرتے ہیں اور اوپر ذکر آچکا ہو کہ ان تینوں کے اسباب یکساں ہیں پہلی قسم وہ ہو کہ سور مزاج سافج ہو دوسری قسم وہ ہو کہ معدے میں بڑے اخلاط کا پیدا ہونا یا دوسرے عضو سے اس میں گرنا اس کا سبب ہو اور سور مزاج سافج کے جمع اقسام کے علامات اور معالجات وجع المعدے میں مذکور ہوے اور اس جگہ بھی فرق سافج اور مادی کا ہم بیان کرتے ہیں اور یہ ظاہر ہو کہ سب مور سے زیادہ مرض کا پہچانا ضرور ہے کیونکہ جب ضمنتحقق ہوگا علاج بھی سہل ہوگا سادہ کے لیے تو تبدیل اور مادی کی واسطے تنقیہ اور ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ سافج میں معدہ بہت سبک ہوگا کیونکہ اس میں مادہ نہیں اور اگر اچھی غذا کھائیں اور قوی میں کمال میں جو کھانا قوی میں نکلے اسکے ساتھ کوئی اوپری چیز جو خلط کے وجود پر ولالت کرے نہ نکلے اور سافج دیر پا بھی ہو اور مشکل سے اچھا ہوتا ہے بخلاف مادی کے کہ اس میں معدے کی گرانی اور قوی میں اوپری چیز کا ظاہر ہونا باوجودیکہ غذا عمدہ کھائیں لازم ہو اور اس کا علاج سہل ہو کیونکہ مادی اس سبب سے حادث ہوتا ہے کہ ایک چیز جسم دار ہاضمہ کے قریب موجود ہو اور جسم دار چیز کا کمال دینا اور دفع کرنا آسان ہو خاص کر معدے میں سے اور سافج ایسا نہیں کیونکہ مزاج کی تبدیل میں ایک مہلت چاہیے تیسری قسم وہ ہو کہ معدے کا جرم ضعیف ہو جائے اور آفت کے سبب سے اسکی لیفین مست ہو جائیں اور یہ بات ظاہر ہو کہ معدے کے افعال طبعی طریق پر تہی پورے ہوتے ہیں کہ اسکے لیفون کی بناوٹ میں قوت ہو اور جب اس میں استرخا آجائے ضرور معدے کے افعال میں فتور ظاہر ہوگا اور یہ فتور اگر قوی ہوگا اسکا علاج دشوار ہو بلکہ کہتے ہیں کہ لا علاج ہے چنانچہ اس باب کے آخر میں جدی فصل میں استرخاے معدہ اور تحلیل نسج ایف کا بیان کیا جائیگا کیونکہ اس میں صاحب سباب کا اتباع ہو اور اس جگہ جو ذکر کیا جاتا ہے اس امر کی تدبیر ہو کہ فتور قوی نہ ہو اور جرم معدے کے ضعیف ہونے کی علامت یہ ہے کہ بہت سی قوی کے بعد اور امراض مزمنہ کے آخر میں عارض ہو اور ہضم اور اشتہا ضعیف ہو اور بدن گھٹنے لگے اور سوجان اور اورام کے اقسام کے علامات بالکل ظاہر ہوں اور کھانا معدے پر گران ہو مگر جب کہ نہایت لطیف اور مقدار میں کم ہو اور جہاں کہیں کہ سبب قوی ہو غذا بالکل ہضم نہو اور اچھی غذا اور اچھی ترتیب ہرگز فائدہ نہ کرے علاج جو کچھ کہ قابض ہو استعمال کریں خاص کر اگر قابض اور خوشبو ہو جیسے جوارش عود اور اسکے مانند اور اطریفل صغیر اور کبیر کا نفع اس مرض میں بہت بڑا ہے اور شراب مورد اور میہ مفید ہے اور مرغ خانگی کے سنگدان کا پوست اندرونی نہایت نافع ہے گوشت سے جدا کر کے لکھائیں تاکہ خشک ہو اور کوٹ لیں اور اس میں سے آدھا مثقال اطریفل میں یا شراب مورد یا میہ میں ملا کر دین اور سنگ یشب معدے پر لگانا باخاصیت مفید ہے اور اگر آدھے گرم کے اندازے سے پیسکہ معجون میں ملا کر دین بہت نافع ہے اور سنبل اور سعد اور اذخر اور مصطلگی آب بہ میں ملا کر معدے پر لگائیں اور روغن نار دین معدے پر طین اور مرغ کے گوشت سے اور اسکے مانند کہ در چینی اور زعفران اور زیرہ اس میں ہو غذا بنا میں اور ساق اور آب لیون یا آب انار سے ترش کریں اور درج اور تہو معدے کی سب بیماریوں میں موافق ہے خاص کر اس نوع میں اور روغن مصطلگی معدے پر ملنا نافع اور معجون خوی مفید ہے اور یہ طلا محب ہے اسکی ترکیب گلاب مصطلگی ہر ایک میں مثقال افسنتین صبر

ہر ایک ووشقال کل سُرخ پانچ مثقال و نقل سعد سنبل ہر ایک دو درم باریک پیکر گلاب میں یا شراب میں ملا کر طلا کرین فائدہ باقی اسباب کی معرفت کے بیان میں جو فساد ہضم سے مخصوص ہے جو جان لین یا ام الامراض ہے اور منبع الاستقام ہضم کے امر سے غافل ہون اور اسکے عوارضات کا جلد تدارک کرین جیسا کہ جانیگا سو اسباب مذکورہ بطریق کلیہ میں طرح پرہیز ایک تو کھانے کی آفت و پرانے دوسرے سورت پیری کھانے اور پینے میں تیسرے امور وارد یہ کہ کھانا کھانے اور پرانے کا اتفاق پڑے سو کھانے کی برائی دو طرح پرہیز ایک وہ ہے کہ کیفیت کے سبب ہو دوسرے وہ ہے کہ کمیت سے ہو اور جو کھانا رومی کیفیت ہے اسکے اقسام میں ایک تو وہ ہے کہ فی نفسہ فساد کو جلد قبول کرے جیسا کہ لین حامض اور تازہ مچھلی دوسرے وہ ہے کہ غلظت کے سبب سے اصلاح کو دیر میں قبول کرے جیسا کہ بھینس کا گوشت تیسرے وہ ہے کہ بہت گرم ہو جیسا کہ شہد یا بہت سرد ہو جیسا کہ چوتھے یہ کہ بد بو ہو اور طبیعت کو مرغوب نہ ہو اور ظاہر ہے کہ جس کھانے کی بری بو ہو اُسکو انسان کی طبیعت قبول نہیں کرتی اور جس غذا سے طبیعت نفرت کرے اور اُس پر میلان نہ ہو اس سبب کہ اُس پر معدہ خوب نہیں ملتا فاسد ہو جاتی ہے اور یہ نام مرغوب ہونا اور بو کا مکروہ ہونا خواہ اُس غذا کی ذات میں ہو یا بنانے میں اُس میں آگیا ہو اور بعض لوگ کہ چوپایوں کی سی خاصیت رکھتے ہیں اور امتیاز کے نزدیک نہیں جاتے اُنکے مزاج کا اعتبار نہیں اور کمیت کی برائی دو طرح پرہیز ایک تو یہ کہ کھانا جتنا چاہیے اس سے زیادہ کھایا جائے اور ظاہر ہے کہ جو غذا مقدار مناسب سے زیادہ ہو معدہ اُسکے ہضم سے عاجز ہو جاتا ہے اُسکی ایسی مثال ہے کہ بہت سا ایندھن تھوڑی سی آگ پر ڈالین اور جب ایسا ہوگا تو کھانا غیر فاسد بلکہ غیر منہضم اتر جاتا ہے اور شاید کہ قوت ماسکہ قوی ہو اور اُسکو بہت دیر تک معدے میں ٹھہرا لے اور حرارت غریب اُس میں تصرف کرے اور اُسکو فاسد کر دے دوسری وہ ہے کہ کھانا جتنا کہ چاہیے اس سے بہت کم کھائیں اور معدے کی حرارت سے وہ غذا جل جائے اور یہ صورت وہاں بن پڑتی ہے کہ معدہ تو ناری اور قوی الحرارت ہو اور کھانا بہت لطیف و رنہایت قلیل ہو اعتبار کھانے میں جو برائی آتی ہے سو کمیت کی برائی کیفیت کی برائی کی نسبت کم مضر ہے اس واسطے کہ بہت غذا سے جو اچھی ہو بدن کو حصہ پہنچتا ہے جتنا کہ معدے نے اُس میں تصرف کیا ہوگا اگرچہ باقی غیر منہضم رہے بخلاف فاسد کیفیت کے کہ طبیعت کے نزدیک مردود ہے اور بدن کو ایذا دیتا ہے اور کھانے اور پینے میں سورت پیری کے اقسام میں ایک تو وہ ہے کہ غذا سے غلیظ لطیف سے پہلے کھائیں اور لطیف جو سورت ہضم ہے بہت جلد ہضم ہو جائے اور اس سبب کہ غلیظ اُسکے پیچھے اتر نہ سکے اور اسی جگہ اوپر رہے اور بہت ٹھہرنے سے فاسد ہو جائے پھر اس غلیظ کو بھی فاسد کر دے کیونکہ جب فاسد صالح کے ساتھ ملے اُسکو بھی فاسد کر دے دوسری وہ ہے کہ معدے کے استلا پر اور کھانا کھائیں اور اُسوقت طبیعت غذا کے ہضم میں مشغول ہے یا اسی طرح ایسی چیز کے پینے کا اتفاق ہو کہ ہاضمہ کی حرارت کو بجھا دے اور غذا کے اور جرم معدہ کے پیچ میں فاصلہ کر دے تیسرے یہ کہ پہلے کوئی قابض چیز کھائیں اُسکے بعد کوئی خیر طین اور یہ طین اس قابض پر غالب آکر ہضم سے پہلے پھسلا دے اور جان لے کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ یہ تیسرے موثر نہیں ہوتی اسلئے کہ قابض قوی ہو اور طین کی قوت سے نہ ملے اور جب تک کہ غذا کا فیض کامل نہ ہو طین کو بھی ٹھہرا لے اور ہضم بھی اچھا ہو اور امور وارو یہ کہ کھانا کھانے کے بعد اُنکا اتفاق ہو اور ہضم کو فاسد کرین وہ سخت حرکت ہے اور بہت جاگنا و ہضم غذاؤں پر اور بہت سونا ان غذاؤں پر نہیں غیر جلد آ جاتا ہے فائدہ قمر معدہ میں غذا کے پہنچنے سے پہلے حرکت خفیف ہضم پر بد کرتی ہے کیونکہ قمر معدہ میں غذا کو

بھلا دیتی ہے خاص کر جبکہ غذا بہتی چیز نہو بخلاف سخت حرکت کے اگر ہضم سے پہلے اتفاق ہو ہضم کو فاسد کرتی ہے کیونکہ غذا کو بدون ہضم کے اُتارتی ہے لیکن جب ہضم پورا ہو چکے اور اخلاقیات یعنی آثارنا مطلوب ہو سخت حرکت بری نہوگی اسلئے کہ دافعہ کو قوت دیتی ہے علاج جس وقت معلوم ہو کہ اگر ہضم فاسد ہوتا ہے چاہئے کہ فی الفور ڈکریں تاکہ معدہ غذا سے فاسد سے پاک ہو اور اس صورت میں قرحمدہ علاج ہے اسلئے کہ اُسکو امعا کی طرف جانے سے پہلے نکال لاتی ہے اور کیا وس فاسد جگر کی طرف نہیں جانے پاتا اور اگر شبت اور پودینہ کے جوشانہ سے مین سکینجین ملائیں اور پی کر ڈکریں تو بہتر ہوگا اور جہاں کہیں قرحمدہ سے کوئی امر مانع ہو اس سبب سے کہ طبیعت کو مرغوب نہیں یا کوئی اور آفت ہو یا معدے سے غذا آنون کی طرف ترگی ہو تو چاہئے کہ گلقدار اور جوارش شہراہی اور جوارش تمر ہندی دین تاکہ اسہال کے طریق سے وہ فاسد دفع ہو اور جان لے کہ جوارش مذکور اور گلقدار باوجودیکہ مسلسل ہرچندہ کو بھی قوت دیتے ہیں اور ہضم میں اور تنقیح کے بعد لطیف کے لیے اگر طاقت ہو فاقہ کریں اور اگر فاقہ کی تاب نہو غذا کم کریں اور کھانے کے لیے جو چیز کہ لطیف اور سریع الہضم اور مقوی معدہ ہوا اختیار کریں جیسا دراج اور تہو اور دارچینی اور کچھ ایک زعفران کے ساتھ اور تنقیح کے بعد ریاضت کرنا اور حمام کرنا اور گرم پانی معدے پر ڈالنا مفید ہے اور ہاتھ پاؤں سرد پانی میں رکھنا ہضم کو قوت دیتا ہے کیونکہ حرارت کو باطن میں جمع کرتا ہے اور اگر فساد ہضم کا سبب غٹا کی قلت ہو جیسا غذا کی کمیت کی برائی میں بیان ہوا ہے تو معدے کے مزاج کی اصلاح کریں اور غذا زیادہ کھائیں اور جو کچھ کہ فساد ہضم کے اسباب سے ہم کہ آئے ہیں سب کے موافق مناسب بیرون سے اُسکا تدارک کریں تبلیہ جان لے کہ معدے میں چار قوتیں ہیں جاذبہ ماسکہ باضمہ دافعہ فعال معدہ کا کامل ہونا ان قوتوں کی صحت پر موقوف ہے جو وقت کہ ان قوتوں میں فتور پڑے گا معدے کے افعال سب کے موافق کہ ایک قوت میں ہو یا زیادہ میں اور ضعیف ہو یا قوی ناقص یا باطل ہو جائینگے اور ہر قوت کے ضعف کی علامت مع اُسکے علاج کے جدی مقالہ میں ہم بیان کرتے ہیں ہر چند کہ جو کچھ مذکور ہو چکا اُس بیان کا حاصل روشن ہے لیکن یہ بحث کہ حقیقت میں اصل حصول ہے اُس میں بہت سے فوائد ظہور میں آتے ہیں مقالہ قوت جاذبہ کے ضعف ہونے میں جان لے کہ جاذبہ کو سردی اور تری ضعیف کرتی ہے اور گرمی اور خشکی اُسکی مدد کرتی ہے اور اُسکے ضعف ہونے کی علامت یہ ہے کہ کھانا نام معدہ سے دیر میں اُترے اور سینے میں گرانی محسوس ہو اور شاید کہ بقراری اور اضطراب اور پہلو بدلنا اور خفقان اور سردی اور دروا پیدا ہو اور کبھی تلی اور قرحمدہ عارض ہو علاج شربت لیمون اور شربت فواکہ اور شربت سیب اور شربت صندل اور میبلہ اور لطیف غذائیں سریع الہضم جیسا کہ مرغ اور تہو اور کبک کا گوشت اور اُسکے مانند دارچینی اور زعفران اور زیرہ وغیرہ سے خوشبو کر کے دین کہ جاذبہ کو قوت دے اور کھانے کے بعد آہستہ آہستہ ریاضت کرنا اور داہنی کروٹ پر لیٹنا اور ہاتھ پاؤں کا ملنا غذا کو نام معدہ سے اُترنے پر مدد کرتا ہے اور جو چیز معدے کے ریاہ کو توڑ ڈالے مفید ہوگی مقالہ قوت ماسکہ کے ضعف ہو جانے کے بیان میں جان لے کہ خشکی مال بسر دی ماسکہ کو قوت دیتی ہے اور اس قوت کی آفت یہ ہے کہ معدہ غذا پر نہ ملے اور اُسکی طرف متوجہ نہو یعنی اُسکے گرد نہ آئے اور اگر متوجہ ہو تو کم التفات کرے اور کبھی معدے میں خفقان اور رعشہ کی سی حرکت پیدا ہو جاتی ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بیمار اول میں معدے کے کانپنے سے خبردار نہو اور آخر میں رعشہ غالب ہو اور تمام اعضا اُسکے ساتھ کانپنے لگیں اور قوت ماسکہ کے ضعف ہونے کے اسباب میں طرح پر میں ایک

تو گرم مادہ کہ جلا کر سکی قوت کو ضعیف کرے یہاں تک کہ جو غذا اُس میں پہنچے اُسکو نہ ٹھہرا سکے اور کبھی سو مزاج گرم بے مادہ معدہ کے قومی کو ضعیف کرتا ہے لیکن یہ ساذ و نادر ہے اکثر تو مادے کے ساتھ ہوتا ہے دوسرے سرد مادہ ملائیوا الامعدہ میں آئے اور غذا کو ملا دے تیسرے زخم اور پھنسیاں ہوں کہ جو چیز اسے چھوٹے اُنکو تکلیف پہنچے اگرچہ ذرا سی چیز ہو اور اپنے سے الگ کرنا چاہے اور ارتعاش کی علامت غلبہ پانیسے پہلے یہ ہے کہ غذا اگرچہ کم ہو اُس سے معدہ کو ایذا پہنچے اور غذا کو چھوڑ دینا چاہیے اور قوت ماسکہ کے ضعف کی علامت و طرح یہ ہے کہ تو یہ کہ بیمار گمان کرے کہ اگر حرکت کرے گا تو وہ غذا جو کھا چکا ہو اُلٹ جائیگی اور زمین نکلے گی اسکا سبب یا تو رطوبت ہے کہ فم معدہ میں آگئی ہو یا معدہ کا جرم ضعیف ہو گیا دوسرے یہ کہ جو غذا کھائیں جلد معدہ سے اعلیٰ میں اُتر آئے اور فم معدہ میں رطوبت کے ہونیکا یہ نشان ہے کہ اگرچہ کھانا کم کھائیں یہ گمان ہو کہ اگر حرکت کریں تو کھانا اُلٹ آئے گا اور معدہ کی جرم ضعیف ہونیکا یہ نشان ہے کہ جب تک غذا سے نہ بھر جائے یہ حالت نہ ہو اور گرم مادے کا اور سو مزاج گرم بے مادے کا نشان پہلی فصل میں مذکور ہوا اور زخمون کا اور پھنسیوں کا نشان بیان کیا جائیگا علاج اگر سبب گرم مادہ ہو اول اُسکو آہستہ معدے سے پاک کریں اُسکے بعد رب سبب رب بہ شربت لیمون استعمال کریں اور کشکاب کا ورس کے ساتھ چکا کر دیں اور اگر عرصہ دیر لگے تو دغ کا وی لوسے سے بچھا کر دیں یا طباشیر اور گل سرخ گلنازقہ و طرائیت کبریا پیکر اشہین سے پانچ درم دس استار دغ میں ڈال کر دیں اور غذا چاول اور کا ورس مقشرا و رسو مقشرا آب غورہ آب نار سے ترش کریں اور معدے پر صندل طباشیر گلنازقہ گل سرخ برگ مور د پوست بہ پوست سبب ضما د کریں اور اگر سو مزاج گرم بے مادہ ہو استفراغ کی حاجت نہیں اور باقی یہی تدبیر ہو اور اگر بیماری کا سبب رطوبت نزلت ہو اول مادے کو فم سے پاک کریں یا ایاز فیقرا سے اسہال کریں اور تینقے کے بعد جوارش خوزی دین اور شربت مورداور میہ اور اطر لیل صغیر مناسب ہو اور سک اور عود خام اور گلنازقہ گل سرخ قرنفل وغیرہ معدے پر ضما د کریں اور غذا لطیف و خوشبو کھائیں جیسا کہ ایک اور تدبیر اور دراج اور تہوا و کنجشک اور خرگوش کا گوشت بھونکر اور زیرہ سفید اور اجوائن وغیرہ سے خوشبو کریں ترکیب جوارش خوزی کی ہلیہ کابل یا ہلیہ سیاہ لیکر کوٹ لیں اور روغن گاؤین بھون لیں پھر یہ ہلیہ بزبان دس درم لیکر اور حب الرشاد بریان پانچ درم ناخواہ صغیر ہر ایک تین درم خبث الحدید سرکہ میں مدبر ایک درم سبب دوا دن کو حب الرشاد کے سوا کوٹ لیں اور سبب کو شہد میں ملا لیں جو راک تین درم سے پانچ درم تک مقالہ قوت ہاضمہ کے ضعف کے بیان میں گرمی اور تری معتدل ہاضمہ کو قوت دیتی ہے اور اس وجہ سے کہ ضعف ہاضمہ مفصل مذکور ہو چکا ہے اُسکو پھر بیان نہ کیا مگر چند امور جو اُسکو مخصوص ہیں اُنکو بیان کرتے ہیں تاکہ فوائد بڑھ جائیں جانشا چاہیے کہ سو مزاج سرد سادہ ہو یا مادے کے ساتھ اُسکا ضرر ہضم میں بہت قوی ہے اور سو مزاج تر کہ سردی معتدل کے ساتھ ہو ہضم میں اتنا ضرر نہیں کرتا کہ سو مزاج گرم یا سرد کرتا ہے لیکن سو مزاج خشک بہت بُرا ہوتا ہے ذبول کی نوبت پہنچتا ہے اور سو مزاج تراستقا میں لیجاتا ہے اور جو غذا ہضم نہیں ہوتی اسکا حال دو وجہ سے خالی نہیں یا تو ویسے ہی اپنے حال پر رہے اور بے ہضم ہونے نکل آئے اور بدن کو اُس سے بالکل فائدہ نہ پہنچے اور ڈبلا اور کم قوت ہو جائے یا اُسکے حال میں کچھ ایک تغیر آئے اور بگڑ جائے اور بدن کو اُس میں سے غذا لے سوا کہ یہ قصور دوسرے ہضم میں یا تیسرے یا چوتھے میں واقع ہو بُری بُری بیماریاں پیدا ہونگی جیسے برص اور بھق اور سرطان اور استسقا اور کسر اور خارش اور زلا اور جبرہ وغیرہ اور ضعف ہضم کی علامت مع ذکر اُسکے

اسباب و معالجے کے مذکور ہوئی اب جان لے کہ بائیں کروٹ پر لیٹنا معدے کو گرم کرتا ہے اور داہنی کروٹ پر لیٹنا معدے کو جلد خالی کرتا ہے اس لیے کہ معدے کی شکل ایسی ہے کہ جب آئین کیلوں تمام ہو چکے آئین سے خلاصہ ماسارینا کے راستوں سے جگر میں آجائے اور چون سی دو آئین کہ مضم کی تقویت کے لیے مخصوص ہیں خصوصاً اگر مزاج سرد ہو یہ ہیں اطریفیل صغیر اور کبیر اور جوارش عود اور سنجرینا پرانی شراب یا مار اعلیٰ میں اور گرم ضما در کھنا اور گرم غذائیں سریع المضم دینا اور اگر مزاج گرم ہو یہ ہیں اور سکنجبین سفر جلی اور شربت انار ترش دینا چاہیے فائدہ جالینوس ضامن ہوتا ہے کہ سکنجبین سفر جلی جسمین کچھ ایک زنجبیل مسکیر ملائین معدے کی سب بیماریوں کو کہ نہایت گرم نہوں نافع ہو اور اسکا انداز ایسا کرنا چاہیے کہ ایک من سکنجبین میں ایک وقیہ زنجبیل ملائین مقالہ قوت دافعہ کے ضعف کے بیان میں جان لے کہ دافعہ کو تری مائل بسردی قوت دافعی ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کھانا تندرست معدہ میں بارہ ساعت سے پندرہ ساعت تک رہے اور دافعہ کے ضعف کی علامت یہ ہے کہ معدہ میں غذا بہت دیر تک رہے اور غذا کی بو دکائیں معلوم ہوتی ہے کیونکہ جب تک معدہ میں کھانا ہوتا ہے تو کار میں شکی بآتی ہے اور کھانا جتنا زیادہ نرم اور بہت لطیف ہوگا ہاضمہ اسپر زیادہ غالب ہوگا اور جلدی معدہ سے آتر جائیگا اور جس قدر زیادہ غلیظ ہوگا ہاضمہ اسپر بہت سخت اٹھائیگا اور معدے سے بہت دیر میں نکلےگا اور کھانیکا معدے سے جلد اور دیر کر آترنا کھانے کی کیفیت اور معدے کی قوت کے موافق ہوتا ہے اور جب وقت کھانا شکم میں بارہ ساعت سے کم ٹھہرے یا بائیس ساعت سے زیادہ تندرستی نہوگی اور آفت یا تو معدے اور جگر اور معا کی قوتوں کی طرف سے ہوگی یا کھانے کے سبب کہ بے ترتیب کھایا جائے علاج اکثر احوال میں دافعہ کو کسی تر چیز سے کہ مائل بسردی ہو مدد کریں جیسا آب میوہ اور سکنجبین اور مار الجبین اور فلوس خیار شنبہ کاسنی کے پانی میں ملکر اور جو چیز اسی قسم کی ہو اور ہلکے مر بانافع ہو اور کھانا نیشوق اور آکوے سیاہ اور خرمای ہندی اور ماش مقشر اور اسفانخ سے روغن بادام کے ساتھ بنا کر دینا چاہیے اور ہم اوپر کہ چکے ہیں کہ داہنی کروٹ پر لیٹنا دافعہ کو قوت دیتا ہے مہیضہ کے اقسام میں سب سے برا وہ ہے کہ اسکے نسج بناوٹ مست ہو جائیں اس لیے کہ جب کسی آفت سے معدے کی لیفین مست ہو جائیگی چاروں قوتوں میں ضعف آجائیگا اور جان لے کہ ہاضمہ رئیس ہو اور دوسری قوتیں خادم فصل مہیضہ کے بیان میں یہ مواد فاسد غیر منہضم کی حرکت ہوتی ہے کہ بدن سے شدت کے ساتھ پلٹ آئے اور دافعہ کی شدت سے قوت اور اسہال میں منافع ہو اور کبھی قوت نہیں آتی اور تمام مادہ معا کی طرف جاتا ہے اور اسہال میں نخلتا ہو مگر تلی سے ہرگز خالی نہیں ہوتا اور مہیضہ میں حادہ میں سے ہے اور خطرناک اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اسہال میں اس قدر افراط ہو کہ نبض ساقط ہو اور مرض کی سختی اس قدر بڑھ جائے کہ جو کچھ بیمار کو دین جلد قوت میں ڈال دے اور پیاس کا غلبہ ہو اور تشنج عارض ہو اور اعضا میں سردی آئے اور باوجود ان امور کے اگر اچھی تدبیر کی جائے صحت ہو جائے سو جو طبیب کہ اس بیماری کا علاج کرے علاج کا مشاق اور ہوشیار ہو اور بہت دلیر ہونا چاہیے تاکہ بیماری کی شدت سے نہ ڈرے اور علامتوں کو غور کرتا رہے اگرچہ نبض ضعیف پائے اور قوت تشنج دیکھے جب تک کہ چہرے کا رنگ اپنے حال پر ہو اور سانس آنے میں انتظام ہو نہ ڈرے اور علاج سے نہر کے جان لے کہ مہیضہ لڑکوں کو اکثر ہوا کرتا ہے بہت کھانے سے مگر ان میں بہت سالم ہوتا ہے اور جب بڑوں میں اور بڑھوں میں واقع ہوتا ہے اندیشہ ناک ہے خصوصاً اگر قوی بدن اور فریب اور سخت گوشت ہوں فائدہ بعضے لوگ ایسے ہوتے

ہیں کہ انکو مہیضہ اکثر عارض ہو اور اس سے منفعت پائیں اور انکے بدن بری خلطوں سے پاک ہو جائیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں اس بات کی استعداد نہیں اور مہیضہ کی عادت نہیں ان لوگوں کو اگر ایک بارگی عارض ہو خطرناک ہو اور یہ مہیضہ گرمی کے موسم میں اکثر عارض ہوتا ہے اور جس مہینے میں گرمی کی شدت ہوتی ہے اس میں سخت ہوتا ہے اور جاڑوں میں شاذ و نادر ہوتا ہے اور جان لے اس بیماری کی اصل کھانے کا ہضم نہ ہونا ہے اور اس سبب سے کہ کبھی صفراویت کی طرف بدل جاتا ہے اور کبھی بلغمیت کی طرف اور کبھی سوداویت کی طرف آتا ہے اسکو ہم تین قسم میں بیان کرتے ہیں پہلی قسم اس مہیضہ کے بیان میں جسکا سبب غذا میں فساد آنا اور صفرا کی طرف بدل جانا ہو اور یہ ظاہر ہے کہ جب کھانے میں حرارت معدہ کی شدت سے یا اسکی کیفیت کی روارت سے اور احتراق کے آنے سے صفراویت آگئی اسکو طبیعت دفع کرتی ہے سو اس میں سے جو فساد اور طافی یعنی اوپر آیا ہو معدے کے اوپر کی جانب میں ہوتی ہے وہ میں مندرج ہوگا اور جو فساد معدے میں پہنچے بیٹھا ہو اسہال میں نکل جائیگا اور جب معدے سے کھانا نکلنے لگا ہو اسکے ساتھ مواد فاسد غیر مہضم کہ بدن میں اور عروق میں جمع ہو رہا ہے آہستہ آہستہ پلٹ کر نکلتا ہے اور مواد صالح اگر بوخ ہو خلا کی ضرورت سے وہ بھی نکلتا ہے اور اس قسم کی کئی علامتیں ہیں ایک تو یہ کہ گرمی عارض ہو اور شاید کہ نزدیک کی جہت سے اسکا اثر دل میں پہنچے اور دل میں بھی گرم پیدا ہو دوسرے یہ کہ غشیان کی ایذا ہو تیسرے یہ کہ شدت کی پیاس ہو اور پانی سے تسکین نہ ہو چوتھے یہ کہ صفراوی تلخ آئے اور کبھی اعراض مذکورہ مادے کے فساد اور بُرائی کے موافق شدت پکڑتے ہیں اور معدے میں اور امعاء میں درد پیدا ہو اور درد کی شدت سے قلق اور بقراری حد سے بڑھے اور ناک باریک ہو جائے اور ہاتھ اور پانوں میں سردی آئے اور کبھی یہ اعراض نہایت بڑھ جاتے ہیں یہاں تک کہ غشی آتی ہے اور نبض ساقط ہو جاتی ہے اور شاید کہ ہلاک کر ڈالے علاج بہت کوشش کریں کہ مادہ فاسد جتنا باقی ہو مندرج ہو اور اسی طرح ہوتا ہے کہ بہت سا گرم پانی دین تاکہ قرفراغت سے آوے اور معدے کو غذا سے پاک کر دے اور سکنجبین کو گرم پانی میں ملا لیں کہ اسکے اخراج میں مدد کرتی ہے لیکن جلاب اور مار العسل دنیا چاہیے اسکی دو وجہ ہیں ایک تو یہ کہ دونوں معدہ گرم میں بگڑ جاتے ہیں اور صفرا بجا آئے ہیں دوسرے یہ کہ دونوں غذا دیتے ہیں اور مہیضہ والے کو جو چیز کہ غذا کی جنس سے ہو نہیں دے سکتے کیونکہ مہیضہ کی کامل تدبیر غذا کا بند کرنا ہے مگر جبکہ ضعف قوی ہو جائے اور روغن بھی استعمال نہ کریں اسلئے کہ معدے کو ضعیف کرنا ہے اور جہاں کہیں معدے میں سوزش ہو اگر تھوڑا سا جلاب اس لحاظ سے دین تاکہ اس خلط کی تیزی کو بھٹلا دے بہتر ہے اور اگر اسہال ضعیف بن اور قوی تو مناسب ہے کہ کچھ ایک سقمونیا اب ترمندی یا آب کاسنی میں دین اور حقنہ فائدہ کامل رکھتا ہے اور یہ باتیں جو کہ چکے ہیں کہ اخراج کی مدد کریں یہ اسوقت ہے کہ قراور اسہال کی کثرت سے ضعف غالب نہ ہو کیونکہ جب استفراغ کی کثرت سے ضعف پیدا ہو گیا تو تدبیر تسکین کی کریں اگرچہ کچھ ایک مادہ فاسد باقی ہے اور ایسا ہی جسوقت جانیں کہ مادہ فاسد پاک ہو گیا اگرچہ ضعف نہ پیدا ہو تسکین کی طرف متوجہ ہوں اور جو چیزیں مہیضہ کو تسکین کرتی ہیں یہ ہیں ربنا ریخوش اور شربت انار اور انار کے مانند جو چیز کہ معدے کو قوت دے اور اخلاط کو معدے پر گرنے سے باز رکھے اور جہاں کہیں پیاس کا غلبہ ہو طباشیر پیکر ترش انار کے پانی میں ملا کر اس پانی کو ٹھہرا کر پین اور ترش بہ کا پانی اور سیب کو ہی کا پانی اور انگور کی شاخوں کا پانی اور شربت حب الاس قراور اسہال کی

تسکین میں نہایت مفید ہیں اور اگر یہ استفراغ میں نخل جائیں کچھ ایک کھک پسیکریا یا نار دانہ پسیکران پانیوں میں ملائیں جب غلیظ ہو جائے تھوڑا تھوڑا دین اور صندل اور گلنا اور گل سرخ اور ہی ادریب بریان اور برگ مورد اور گلاب اور تھوڑا سا کافور شکم پر رکھیں اور نوز کی راکھ اور شاخ انگور کی راکھ سر کے میں گوندھ کر طلا کرنا تو اور ہمال سے باز رکھتا ہے اور اگر سرد گلاب میں کپڑا بھگو کر شکم پر رکھیں جائز ہے اور اگر بیابانک نوبت پہنچے کہ ٹھنڈا پسینا آنے لگے اور ہاتھ اور پانوں سرد ہو جائیں اور ہچکیاں آنے لگیں تو اُسکے ہاتھ اور پانوں کو سرد پانی میں رکھیں اور پلین اور گل ارمنی سر کے میں اور آب مورد میں گھسکر پانوں پر طلا کریں اور ایک کپڑا اسپر ڈھانپ دین اور ہر گھڑی اس کپڑے کو اٹھائیں اور سرد کر کے پانوں پر ڈھانپ دین اور اگر تو اور اسہال نہ تھمیں معدے پر مجھ لگائیں اور اگر اسہال حد سے گزیرن خشخاش پانی میں پکائیں اور بھنا ہوا نشاستہ اس پانی میں حل کر کے اُس سے حقنہ کریں اور اگر خشکی عارض ہو اور بیوشی ہو جائے اُسکے عضلون کو اور سراوزناک کو مالش کریں اور کپٹی کے بالون کو کھینچیں اور مارا اللحم اور شراب مشک حلق میں چکائیں اور اگر ہاتھ پانوں میں تشنج ظاہر ہو روغن گرم کر کے ایک کپڑا اُس میں چکنا کریں اور معدے اور عضلات پر رکھیں اور روغن بنفشہ اور صاف موم سے موم روغن بنائیں اور خطمی باریک پسیکر اُس موم روغن میں ملائیں اور پرانی روئی بھگو کر پچڑ دین اور یہ موم روغن اسپر طلا کریں اور گردن کے پیچھے جہاں عضلون کا مادہ ہو اور عضلون پر رکھ چھوڑیں تب ہیضہ خواہ کسی سبب سے ہو پیضے والے کو کسی طرح کی حرکت نہ کرنا چاہیے اور کوئی چیز جو غذا کے مشابہ ہو کھانا چاہیے مگر جب ضرورت پڑے اور سونا چاہیے اسلئے کہ ہیضے کی بیماری میں کوئی علاج سونے اور نہ کھانے کے برابر نہیں اور اگر نیند نہ آئے اسلئے رہنا چاہیے تاکہ اخلاط ٹھہرے رہیں اور شاید کہ نیند بھی آجائے اور جس جیلے سے نیند آئے اسکو کام میں لائیں سونگھنے سے یا طلا سے یا پینے سے اور جب ہیضہ ساکن ہو اُسکے بعد جب تک کہ قوت اپنے حال پر آئے غذا نہایت کم اور بہت لطیف اور مناسب کھانی چاہیے دوسری قسم اس ہیضہ کے بیان میں کہ کھانے کا سردی اور بخت کی طرف بدلنا جس کا سبب ہوا اور یہ ظاہر ہو کہ جب کھانا فاسد ہو کر اُس میں بلغمیت آتی ہے معدے پر گرانی لاتا ہے اور اُس میں تدد پیدا کرتا ہے پھر طبیعت اُسکے دفع کرنے میں کوشش کرتی ہے اور اُس قسم کی علامت یہ ہے کہ تو اور اسہال میں بلغم ظاہر ہو اور کھنی تو آئے اور منہ سے پانی بہنے لگے علاج انیسون کون مصطکی عود پانی میں پکائیں اور اسکا پانی پکا ہوا گرم ملائیں اور روزہ فائدہ رکھتا ہے یعنی فاقہ کرنا اور ایاج فقیر اور حب ترد مناسب ہے اور تو کی امداد کے لیے مولی کا پانی اور سکجین عسلی پلائیں تاکہ معدہ اور امعاء غذا سے فاسد سے پاک ہو جائیں اور جب تک کہ قوت قوی ہو بند کریں پھر جب بند کرنے کی احتیاج ہو شراب میدہ اور سفر جلی مسک دین اور یہ قرص عود مناسب ہے اُسکی ترکیب قرنفل کبابہ ہر ایک ایک درم سنبل مصطکی ہر ایک ایک درم عود خام چار درم شکر سب دو کے برابر خوراک ایک مثقال اور ہاتھ پانوں کا ملنا اور آنکو باندھنا اور زعفران اور مشک اور عود باریک پسیکر ہی کے پانی میں ملا کر معدے پر رکھا مفید ہے اور حمام نافع ہے اور باقی تدبیر پہلی قسم میں مفصل مذکور ہوئی اور قرص راسن فائدہ مند ہے اُسکی ترکیب قرنفل دس درم شک ایک درم قرظہ دو درم راسن خشک ڈیڑھ درم سبکو کوٹ کر اور مصطکی اور فیون اور ہر وج ہر ایک ڈیڑھ درم کوٹ کر گولیاں بنالین خوراک ایک قرص تو کو ہٹاتا ہے اور نیند لاتا ہے اگر تھوڑی سی شراب دین نافع ہے اور ہاتھ اور پانوں پر روغن سوسن ملنا بھی مفید ہے تیسری قسم اُس ہیضے کے بیان میں کہ غذا سے فاسد اور غیر منظم کا بدن سے معدہ اور امعاء کی طرف

پلٹ آنا جس کا سبب ہوا اس سبب سے کہ سودا کا غلبہ ہو جان لے کہ جب معدے میں سودا کا غلبہ ہوتا ہو غذا اچھی طرح ہضم نہیں ہوتی اور اس سے ایسے اخلاط بنجاتے ہیں جو بدن کے موافق نہ ہوں اور بدن میں گرانی آتی ہے پھر اگر اس میں کوئی ایسی کیفیت آگئی کہ اس کو اعضا غذا کے لیے نہ قبول کریں بالضرورت طبیعت اس کو ہر طرف سے دفع کرتی ہے اور ہضم پیدا ہوتا ہے اور اس قسم میں اور پہلی قسموں میں فرق یہ ہے کہ پہلی دونوں قسموں میں یہ شرط ہے کہ غذا سے فاسد کو جو اب تک معدے میں ہے طبیعت دفع کرے اور اس کے اتیل سے بدن کے اخلاط فاسدہ یا صالحہ بھی نکلیں بخلاف اس تیسری قسم کے کہ اس میں مادے کا پلٹنا اس غذا سے فاسد کے دفع ہونے کا تابع نہیں جس کو معدہ دفع کرتا ہے بلکہ طبیعت خاصہ ان اخلاط کے دفع کرنے میں کوشش کرتی ہے جو بدن کے اطراف کے عروق میں ہیں اور اس قسم کی علامت تین طرح پر ہے ایک تو یہ کہ پیٹ کے ہونے سے کئی دن پہلے تھمہ کا اتفاق پٹا ہوا اور شکم میں بہت سے ریح جمع ہوں اس لیے کہ جب تک پہلے کھانا معدے میں نہ بگڑ جائے اس سے اخلاط فاسد پیدا نہ ہوں دوسرے یہ کہ جب ہضم شروع ہونا میں درد اور عیش عارض ہو اور یہ امر اکثر یہ ہے کہ کئی تیسرے یہ کہ اسہال زیادہ ہوں اور تڑپ بہت کم اور شاید کہ تڑپ نہ ہو اور تڑپ کا نہ ہونا اس وقت ہوگا کہ مادہ غلیظہ نشین ہو تو بیشک اس جگہ اسہال تڑپ سے زیادہ ہوتے ہیں اس لیے کہ معا فضول کے لیے مدفع طبعی میں یعنی نقصان طبیعت سے مادہ اسی جگہ کو دفع ہوتا ہے فقط اور اس لیے کہ طبیعت معدے کی حمایت کرتی ہے کیونکہ وہ معا سے شریف ہے علاج مارا ل گرم کر کے پلائیں تاکہ معدے کو رطوبات لہجہ سے دھو ڈالے پھر تڑکی راہ سے یا اسہال کے طریق سے اس کو نکالے اور اگر اس سے مادے کا تھمہ نہ تو سفر جلی مسل اور اس کے مانند جو چیز ہو بدن بشرطیکہ قوت باقی ہو اور تھمہ کے بعد اگر اسہال باقی ہوں تسکین کریں تاکہ اسہال اور تڑپ منقطع ہوں اور بہتر تدریس سے پیٹ کو تسکین ہو یہ ہونا اور شکم کسی گرم چیز سے ڈھا پٹا اور ہاتھ اور پاؤں کو طنا اور گرم رکھنا اور ایک عرصہ کے بعد حمام میں جانا ضرور ہے تاکہ اسہال باطل بند ہو جائیں اور اعضا میں ترتیب حاصل ہو اور جو خشکی استقراغ سے آئی ہو زائل ہو اور جو غلیظہ مادہ رگون میں بند ہو لطیف ہو جائے اور جب پیٹ سے رشتگاری ہو مناسب ہے کہ کسی چیز مریع المضم سے غذا کھائیں جیسا پرند جانوروں کے گوشت اور اگر کوئی امر مانع نہ ہو اس کو آب انار اور آب غورہ سے ترش کریں اور جب تک کہ قوت آئے اور طبیعت عادت پر آجائے کچھ کچھ غذا میں تغلیظ اور توسیع کریں تاکہ آفت سے محفوظ رہیں تنبیہ اگر اس ہضم میں درد اور لہجہ معدے میں عارض ہو تو اسہال اور آب انار شکر ملا کر دین اور اس قسم کا ہضم ان لوگوں کو عارض ہوتا ہے جن کے معدے میں سودا کا غلبہ ہو یہی وجہ ہے کہ اسہال کے لیے مطبوخ اخیتمون کی تعریف کرتے ہیں اور جب مادے کا اخراج ہو چکے پھر اگر مناسب سمجھیں اس کے قبض کے واسطے وہ قوص عود حسین و زعفران اور کباب چینی ہے اور ہضم ملغی میں مذکور ہوا کام میں لائیں اور حاجت کے موافق جو کچھ پہلی قسم میں ہے اختیار کریں

فصل نقصان اور بطلان شہوت طعام یعنی اشتہا میں نقصان آوے یا باطل ہو جائے اور ناقص یا باطل ہونا سبب کی قوت اور ضعف کے موافق ہے اگر سبب ضعیف ہے اشتہا کم ہو جائیگی اور اگر سبب قوی ہوگا تو باطل ہو جائیگی یعنی کھانے کی خواہش ہرگز نہ ہوگی اور حقیقت میں دونوں کا ایک ہی سبب ہے اور اس سبب سے اشتہا کی آفت کے اسباب بہت ہیں ہر ایک کو ہم علیحدہ قسم میں بیان کرتے ہیں اور جان لے کہ اشتہا

صاوق وہ ہے کہ اعضا بھوکے ہوں اور رگون سے غذا طلب کریں چوستنے کے طور پر اور رگین معدے سے تقاضا کریں پھر طبیعت حکیم مطلق
 غشائے حکم سے سودا کو فم معدہ کی طرف کھینچتی ہے اور اس سبب کہ اسکی حس زیادہ ہو اور اک کر تا ہے اور سودا کی ترشی اور عفو صحت یعنی کسپلا پن سے اور رگون
 کے چوستنے سے اثر مانتا ہے اور اس کے اجزا اکٹھے ہوتے ہیں اور طبیعت غذا طلب کرتی ہے تاکہ اس سے یہ ایذا دور ہو اور سچی بھوک بھی ہو جو سو وقت ان امور
 مذکور میں سے کسی امر میں فکور پڑ گیا اسی فکور کے موافق کھانسی خواہش باطل یا کم ہو جائیگی چنانچہ اسکے اقسام کے ذکر میں اس کلام کی تفصیل انگلی پہلی
 قسم اس ضعف اشتہا کے بیان میں کہ سور مزاج گرم سادہ کا فم معدہ میں آنے سے پیدا ہو اور ظاہر ہے کہ اس صورت میں فم معدہ ست ہو جاتا
 ہے اور اسکی سبب تو تین ضعیف ہو جاتی ہیں اور حرارت کی بہت سے مواد رقیق ہو کر اس میں اکٹھا ہو جاتا ہے اور دفعہ کے ضعف سے مندرج نہیں
 ہوتا اور اس کے امتلا سے قوت ساقط ہوتی ہے چنانچہ یہ بات پوشیدہ نہیں ہے وجہ ہے کہ ہوا سے جنوبی اور صیف یعنی گرمی کے موسم اشتہا کو شدت
 سے ساقط کرتے ہیں بخلاف ہوا سے شمالی اور جاڑے کے موسم کے کہ اشتہا لاتے ہیں اس سبب کہ سردی معدے کو قبض اور تکلیف کرتی ہے
 اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ دکار میں دھوین کی سی بو آوے جیسے حماہ یعنی کچھڑکی بو ہوتی ہے اور پیاس بہت ہو اور جو غذائیں بال گرم ہوں اُن سے
 طبیعت کراہت کرے اور سرد پانی کے پینے پر رغب ہو اور اس سے نفع پانے علاج سرد اور قابض چیزوں سے مزاج کی تعدیل کریں جیسا کہ سرد
 کے سور مزاج میں بیان کیا گیا دوسری قسم سور مزاج سرد جسکی سردی حد سے زیادہ ہو معدے کے جمیع اجزا میں عارض ہو پھر نزدیک کے سبب سے
 جگر بھی سرد ہو جائے اور معدہ اور جگر کے پوست ضعیف ہو جائیں اور بالضرورت اشتہا باطل ہو جائے اور کبھی یہ مرض مزمن ہو جاتا ہے اور استسقا لانا ہے
 اور یہ شاذ و نادر ہے اور جان لے کہ اگر یہی مزاج فم معدہ کو مخصوص ہو شہوت کلی لانا ہے چنانچہ اسکا بیان آنے والا ہے اور سور مزاج بارد کی علامت اور
 علاج کا ذکر آچکا ہے اور اس مرض میں لہسن اور فو تہی کا کھانا اور کاورس سے تکید کرنا سب سے زیادہ مفید ہے تیسری قسم وہ ہے کہ خلط مراری یا نلین معدے
 میں آئے اور اشتہا کو باطل کرے اسلئے کہ طبیعت اس کے دفع کرنے پر شوجہ رہے اور غذا کی طلب سے اس طرف مشغول ہو اور اس قسم کی علامت یہ ہے
 کہ معدے میں لہج ہو اور غشیان اور قوی تکلیف رہے اور سرد پانی کی خواہش بہت ہو اور خلط کے موافق مٹھ کا مزہ کرنا یا کھاری ہو علاج تو اور سہال
 سے معدے کا تنقیہ کریں تاکہ اس خلط سے جو مرض کا سبب ہو پاک ہو جائے چوتھی قسم وہ ہے کہ بہت سا بلغم چیب دار معدے میں جمع ہو جائے اور
 اس سبب کہ اشتہا غذا کی طلب کو نافع ہے اور اس واسطے کہ معدے کی جرم اور اس سودا کے درمیان میں جو فم معدہ پر گرتا ہے اور دفعہ کرتا ہے حامل وقت
 ہے اشتہا نہوا اور اسکی علامت یہ ہے کہ پیاس اور لہج نہوا اور بیماریا ایسی چیز کھانے پر رغب ہو جو بالفضل گرم ہے اور جب اسکو کھائے الم اور نفخ اور غشیان
 اور تدد پیدا کرے اور جب تک دکار نہ آئے آرام نہ پائے اور گرم اور تیز چیز کے کھانے سے جو الم اور نفخ وغیرہ پیدا ہوتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ مادہ کو حرکت
 میں لاتی ہے اور اس سے الجھے اٹھتے ہیں اور اس سبب کہ مادہ غلیظ اور چیب دار ہے بالکل معدے سے نہیں نکل سکتا علاج اول تلطیف کے لیے خردل
 اور جیرا و بنج کبر اور انیسون پکا کر اسکا صاف پانی لین اور شہد اور تھوڑا سا نمک ملا کر پلائیں اور جب مادے کی تلطیف اور نفع حاصل ہو تھقے کے لیے
 شبت اور تخم ترب اور اصل السوس پکا کر نمک ہندی اور سکنجبین عسلی اس مطبوخ میں ملا کر نیگرم پلائیں اور مدد کریں کہ قرآنے اور مادہ نکل جائے اور

یہ قسم جب معدے کے سبب سے عارض ہو اسکا تذکرہ آسان ہے بخلاف اسکے کہ ضعف جگر سے ہو کر بڑے آفات برپا کرتی ہے غرض کسی طرح پر ہو علاج میں ہمت کریں کہ اعضا میں غذا کا نہ پہنچنا ہلاک کیا ہے نوین قسم وہ ہے کہ اس راستے میں جو طحال اور فم معدہ کے بیچ میں ہے سدہ پڑے اور اس سبب سے سودا طحال میں رکا رہے اور معدے پر نگہ ہے اور ظاہر ہے کہ جب تک سودا فم معدے پر نگہے اور ترشی کے سبب سے دغذغ نہ کرے اور عفو صحت کے سبب سے رطوبات غلیظ چھپنے اور نہ چھیل ڈالے اشتہا پیدا نہیں ہوتی اسلئے کہ جب معدے کی سطح پر رطوبت لگی رہے طبیعت دفع کرنا چاہیگی نہ جذب کرنا اور ہر چند رگین چوسنے کے طور پر غذا کی درخواست کریں معدہ قفاضا نہ کرے اور فم معدہ خبردار نہوا اور اس قسم کی علامت کئی طرح پر ہے ایک تو یہ کہ بھوک نہو مگر عادت کے موافق جب کھانا وقت پر کھائیں خوب ہضم ہو کیونکہ معدہ سالم اور ہاضمہ صحیح ہے دوسرے یہ کہ تلی بڑھ جائے اسلئے کہ اس میں سودا جمع ہوتا ہے تیسرے یہ کہ جو وقت کوئی ترش چیز قابض کہ دغذغ اور باغتا ورنیقہ کرنیوالی ہو کھانیکا اتفاق پڑے اشتہا پیدا ہو اسو اسلئے کہ ایسی چیزیں خبردار کرنے میں اور فم معدہ کی رطوبت چھیلنے میں سودا کے قائم مقام ہیں کیونکہ ترشی دغذغ کے سبب سے فم معدہ کو خبردار کرتی ہے اور قابض چیز باغتا ورنیقہ کرنیوالی جسکو عصف کتے ہیں یعنی جسکا مزہ کیسیلا ہے معدہ کو باغتا کرتی ہے اور رطوبات لزج کو زائل کرتی ہے اور یہ بات پوشیدہ نہیں کہ سودا بیشک ان دونوں کیفیتوں کے سبب سے اشتہا کو ابھارتا ہے جیسا کہ ہم نے ابھی ذکر کیا ہے علاج جو کچھ کہ عظم الطحال میں بیان کیا جائیگا وہی اسکی تدبیر ہو اور راستوں کا کھول دینا سب سے بیرون سے زیادہ مفید ہے جس طرح سے ہو سکے اور جو کچھ تفتیح کے لیے اس میں مخصوص ہے سکنجبین بزوری کا پینا اور کاخ کبر اور کاخ انجان اور کبر اور انجیر کہ سرکہ میں پروردہ کیا ہو گرم دواؤں میں جو بیج کی قسم سے ہیں جیسے تخم کرفس تخم بادیان سداب ناخواہ ملا کر دینا اور اگر قوسے کوئی امرانخ نہو تخم ترب تخم شبت تخم جرجیر کے جو شانڈے میں نکال کر سکنجبین عسلی ملا کر پین اور ذکر کریں اسو اسلئے کہ بدن میں جون سے مواد رک رہے ہیں انکے اکھاڑنے میں قوت بہت مفید ہے اسی واسطے اسکو زلزلہ البدن کتے ہیں دسویں قسم وہ ہے کہ فم معدہ کی حس باطل ہو جائے اس سبب سے رگون کے چوسنے کا اثر اور سودا کی لذت دریافت نہو پھر ہر چند کہ معدہ غذا چاہے اور سودا اسپر گرے لیکن اشتہا نہوا اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ معدے کے افعال بالکل سلامت ہوں اسلئے کہ قوت ہاضمہ اور ماسک اور دفعہ صحیح ہے اس میں کوئی آفت نہیں اور اس قسم میں اور نوین قسم میں فرق یہ ہے کہ اس قسم میں ہر چند کہ ترش اور سیلی چیزیں کھائیں مگر ہرگز کھانیکا خواہش نہوا ورنیز چیزیں جو کھانے میں آئیں اگرچہ فلاطی ہوں انکی لذت سے کچھ خبر نہوا اور تاثیر ظاہر نہوا اور سچکی اور تلی نہ آئے ہر چند کہ تیز چیزیں نہا پر کھانے کا اتفاق پڑے بخلاف نوین قسم کے کہ اس راستے میں جو معدے اور طحال کے درمیان ہے سدہ پڑنے سے عارض ہوتی ہے کہ اس میں اس سبب سے کہ حس قائم ہے ترشی کا کھانا اشتہا لاتا ہے اور تیز چیزوں سے فم معدہ ایذا پاتا ہے فائدہ فم معدہ کی حس کے باطل ہونے کا یہ سبب ہے کہ اس پٹھے میں جو دماغ سے فم معدہ کی طرف آتا ہے آفت پہنچے اور یہ پٹھا اعصاب مانعی کے چھٹے جوڑ میں سے ایک قسم ہے علاج معاجین اور روغن اور خوشبو موافق سے دماغ کی تقویت کریں اور اگر پٹھے میں آفت آئیگا سبب سے وہ ہوا اول دماغ کو جو باور ایاریجات مناسب سے پاک کریں اور جو مقویات مخصوص ہیں انکے استعمال سے تعدیل کریں اور اگر عصب کی آفت کا سبب سورفراج سافج ہو ترقیہ کی احتیاج نہیں تبنیہ پوشیدہ نہ رہے کہ یہ قسم سب قسموں سے زیادہ اشتہا کو باطل کرتی ہے اور دشواری سے اسکا علاج ہوتا ہے اسلئے کہ عصب مذکور کی آفت کا سبب

خواہ سو مزاج سازج ہو خواہ مادی چونکہ ایک شق خاص کا تنقیہ اور تعدیل غیر ممکن ہو جسوقت کہ تنقیہ کیا جائے یا تبدیل تمام بدن کا مزاج بدل جائیگا اور اس میں سے مواد صالح جس کا تنقیہ مقصود نہیں اس کا استفراغ ہوگا اور ظاہر ہو کہ جب تک یہ عضو پاک ہو اور اس کا مزاج بدلے بدن میں ضعف و رذبول کی نوبت پہنچے کیونکہ مواد صالح کا استفراغ ہوتا ہے حاصل کلام بدل کی رعایت ضروری ہے اور چونکہ معدے کے افعال سالم ہیں اشتہا نہیں سوا اس قسم کے علاج میں پہلے قوانین کا لحاظ رکھ کر تنقیہ اور تعدیل میں کوشش کریں تاکہ انجام میں ضرر عظیم نہ پہنچے ہر حال میں دماغ کی تقویت کرتے رہیں اور کبھی کبھی آہستہ اور دفعات میں دماغ کا تنقیہ بھی کریں گیارہویں قسم ان اسباب متفرق کے ذکر میں جو اشتہا کو ضعیف کرتے ہیں اور یہ کئی طرح پر ہے ایک تو یہ کہ بدن میں خون بہت کم ہو جائے اور بدن میں ضعف پیدا ہو اس واسطے کہ خون اور قوت کے زیادہ ہونے سے بدن کے ہر فعل کو کمال ہوتا ہے اور اسی قبیل سے ہے کہ بعض نقاہت والوں کی اشتہا میں ضعف آتا ہے اور ایسا ہی اس شخص کو جس کو اسہال حد سے زیادہ آئے دوسرے یہ کہ شراب جو معاد ہو گئی اس کو چھوڑ دین اس سببے اشتہا ضعیف ہو جائے کیونکہ شراب اپنی عطریت سے دماغ کو قوت دیتی ہے اس کے سببے ہم معدہ سودا کو جو اسپرگرتا ہے اس کے دغدغہ سے کامل تیز کرتا ہے اور جب تا بہت دن تک معاد ہو جائے پھر اس کو دفعہ چھوڑ دین قوت کی درستی میں ضعف آ جاتا ہے اس سببے کہ امر معاد جو اس کو ابھارتا تھا کم ہو گیا تیسرے یہ کہ غم اور ہم حارض ہو اور اشتہا کو ساقط کرے اس لیے کہ یہ عوارض نا طبعی سب قوتوں کو مست اور ضعیف کرتے ہیں فائدہ امر مکروہ کی توقع کو ہم کہتے ہیں اور اس کے وقوع میں آنی کو غم بولتے ہیں ابتداء کبھی اشتہا ساقط ہوتی ہے پھر جب تھوڑی سی غذا کھا میں اشتہا پیدا ہوتی ہے اس کی دو وجہ ہیں ایک تو یہ کہ غذا کے آنے سے قوت خبردار ہوتی ہے اور قوت کے خبردار ہونے سے یہ مراد ہے کہ قوت جاذبہ جذب کے لیے ابھرتے اسی قبیل کی بات ہے جو ترک لوگ مثل کہتے ہیں کہ اشتہا تذمان استہا دانوں کے تحت میں ہے دوسرے یہ کہ ممکن ہے کہ یہ غذا جو وارد ہوتی ہے اس کیفیت کی ضد ہو جو اشتہا کو ساقط کرتی ہے مثلاً گرمی سے اشتہا کم ہو جائے اور غذا سرد بالفعل کھا میں سو یہ غذا حرارت کی تعدیل کرتی ہے اور کھانکی خواہش پیدا ہوتی ہے اور اسی قسم کی بات ہے کہ گرم معدے میں سرد پانی اشتہا کا اور ہضم کا باعث ہوتا ہے اور کبھی امعاء کے گرم چڑھ کر ہم معدہ پر آئیں اور طبیعت کو مشغول کر نیلے سبب اشتہا کو ساقط کریں اور کبھی صرف طبیعت کی نفرت ہی اشتہا کو ساقط کرتی ہے جیسا کھینوں کی کثرت میں اور مکروہ غذاؤں سے نازک مزاجوں کو پیش آتا ہے اور نقصان شہوت کی ایک قسم ہے کہ اگر غذا حاضر ہو اشتہا موجود ہو اور جسوقت غذا آئے اشتہا جاتی رہے اور غذا مکروہ بھی نہ ہو اور اس کا سبب جاذبہ کا ضعف ہے اور چونکہ اس گیارہویں قسم کی تدبیر اسکے دوسرے انواع کی نسبت جھکا یہاں مذکور آیا ہے بہت ظاہر ہے اس کا معالجہ داری کے خوف سے ہم نے ذکر نہ کیا فائدہ ان دواؤں کے ذکر میں کہ کھانکی خواہش کو ہٹلاتی ہیں مزاج کی رعایت کے موافق سکنجین سفر جلی اور میہ سادجہ اور خوشبودار اور شراب لیمون اور سرکہ عنصل و ربربر کہ میں مدبر اور پودینہ سرکہ میں مدبر اور زریب اور پیاز اور لہسن اور امرود اور سیب اور سماق خصوصاً اگر ان میں سے ہر ایک سرکہ میں پڑا ہو اور زیتون ابیض نمکین اور نمکین مچھلی اور پیر اور زعفران اور شراب پودینہ اور انار ترش اس کی ترکیب انار ترش لیکر مع پوست نچوڑیں اور اس کا پانی لین اور سبر پودینہ کو کھارے اس کا پانی نکال لیں اور انار کا پانی ایک حصہ اور پودینہ کا پانی آدھا حصہ آپس میں ملائیں اور دونوں کے برابر شکر ڈالیں اور قوام کرین راک ایک چمچ سفوف اشتہا کو بڑھائیو الا گل سرخ دس درم سماق دو درم قافلہ ایک درم کوٹ چھانکر رکھ لیں خوراک دو درم اشتہا لانا ہے اور پیاس کو ٹھلا تا ہے

اور تنوری روٹی کی بو اور بھنے ہوئے گوشت کی بو اشتہا کو حرکت دیتی ہو فائدہ اُن دو اُون کے ذکر میں جو اشتہا کو ساقط کرتی ہیں زعفران بھوک کا دشمن ہے حرارت کے سبب سے کہ سودا کی ترشی کے مضاد ہو اور جو چیز معدہ کو سُست کرتی ہو اشتہا کی مضر ہے وہی وجہ ہے کہ اگر روغن بہت سا کھائیں اشتہا زائل ہو بشرطیکہ اُسکے ساتھ کوئی ایسی چیز نہ کھائیں کہ اُسکی چکنائی کی مضاد ہو اور مغز تخم غار و ازگونی یعنی چرچیا کے تخم کا مغز اشتہا کے ساقط کرنے میں نہایت موثر ہے اور جو کچھ مزاج میں اشتہا طبعی کے مخالف ہے جیسا کہ اس فصل میں مذکور ہے اشتہا کو ساقط کرنے والا ہے۔

فصل فساد شہوت کے بیان میں جب کا نام وحم حلے مہلے سے جمہور اطباء کے نزدیک مگر بعضہ وحم اُسکو کہتے ہیں کہ جو نسلی کھانکی چیز زمین بری کیفیت ہو انکی اشتہا ہو اور فساد شہوت اُسکو کہتے ہیں کہ جو نسلی چیزیں کھانے میں نہیں آتی ہیں انکی اشتہا ہو جیسے مٹی اور کوٹلا اور ٹھیکرا اور سفیدہ اور چونہ اور اُنکے مانند اور ان دونوں لفظوں کا یہ فرق صاحب اسباب نے علامت کا اختراع ہے اور شرح اسباب لکھتا ہے کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا ہے کہ پرانی روٹی کی اشتہا رکھتی تھی اور ہمیشہ اسی کو چباتی تھی اور اکثر اوقات اُسکو نکل لیتی تھی اور یہ علت حاملہ عورتوں کو اکثر عارض ہوتی ہے خاص کر حمل کی ابتدا میں تین مہینے گزرنے تک اور شاید کہ تین مہینے کے بعد بھی رہے اور جبکہ حمل میں لڑکا ہوتا ہے وہ اشتہا اُسکو اس حاملہ کی نسبت جسکے حمل میں لڑکی ہے بہت کم ہوتی ہے اور فساد شہوت کا سبب یہ ہے کہ بری خلط معدہ میں جمع ہو جائے اور معدہ کی چستو نہیں چمچائے پھر طبیعت ایسی چیز کی آرزو کرے کہ اُس خلط فاسد کی ضد ہو اور بعضوں نے کہا ہے کہ بھی بری چیزوں کی اشتہا اس سبب سے ہوتی ہے کہ معدہ میں اخلاط فاسد جمع ہو جاتے ہیں اور آپ جیسی چیز کو طلب کرتے ہیں اسباب بڑا ہوا ہر طرح دلیل لانا ہے کہ ایک عورت کے معدہ میں دبیلہ تھا اور ہر تال کے کھانکی خواہش رکھتی تھی اور مشکل سے اس کام سے رکتی تھی پھر جبے بیلہ پھوٹا تو تین مہینے خلطیں آتی تھیں کہ ہر تال سرخ اور زرد کے رنگ میں مشابہ تھیں لیکن تحقیق والے اسبات کو نہیں پسند کرتے کہ بری اشتہا اس سبب سے ہوتی ہے کہ خلط فاسد اپنے ہمشکل کو طلب کرتی ہے اسلئے کہ شہوت اور نفرت طبیعت کے کام میں نہ خلط فاسد کے اور طبیعت کی شان سے یہ بات ہے کہ اگرچہ نہایت ضعیف ہو مگر خلط غالب کے مضاد پر مشتاق رہے شیخ نے فرمایا کہ طبیعت کا میلان ایسی چیز پر ہونا جو اوپر ہی مزاج کے موافق ہو اس بات کی کچھ اصل نہیں حاصل کلام صحت کا ہونا اور ضعف اور دوسرے عوارض کا ہونا باوجود بری بری چیزوں کی اشتہا کے طبیعت کی قوت اور اور اوتے کے مغلوب ہونے پر دلالت کرتا ہے اور اُسکے برعکس مادے کے غلبہ کی علامت ہے اور طبیعت کے ضعف کی دلیل ہے اور جو شخص کھ خلط فاسد کی طلب کچھ بھی بری چیز کی خواہش کا سبب جانتا ہے اُسکے قول پر اسی بات سے فرق کرتے ہیں کہ طبیعت کی طلب ہو یا مادے کی خواہش یعنی جو کچھ طبیعت کی طلب ہے ہو گا بری چیزوں کے کھانے سے نہ ہونا اسپر گواہ ہو گا اور جو کچھ خلط کی طلب سے ہو گا کہ بذات خود اپنے ہمشکل چاہتی ہے اور طبیعت کا اشتیاق نہیں تو ضعف اور آفات کا ظہور میں آنا اُسکا شاہد ہے اسلئے کہ مادہ طبیعت پر غالب ہے اور جان لے کہ حاملہ عورتوں کو جو ابتدا میں یہ مرض پیدا ہوتا ہے اسکا سبب یہ ہے کہ انکا حیض جنین کی غذا کے لیے ٹھہر جاتا ہے اور چونکہ جنین اُسوقت میں ضعیف ہوتا ہے اسلئے سے تمام خون کو غذا نہیں کر سکتا اسلئے سے تھورا سا مادہ معدے میں آ پڑتا ہے اور اسوجہ سے کہ وہ بھنے والی رطوبت ہے طبیعت ایسی چیز کی خواہش کرتی ہے جو اُسکو خشک کر دے پھر جو کچھ اُس کیفیت کے مضاد ہو مرغوب ہوتا ہے اور یہ امر اور تصرفات حکیم مطلق جل شانہ نے طبیعت کو عطا فرمائے ہیں اور یہ علت حاملہ کو اکثر چوٹھے مہینے میں جو زائل ہو جاتی ہے اُسکی یہ وجہ ہے کہ جنین جب قوی اور بڑا ہو جاتا ہے اُسکے صرف میں غذا زیادہ آتی ہے اور اس عرصہ میں خلطوں میں سے کچھ قزمیں بھی نکلتی ہے کچھ پیکر تحلیل ہوتی ہے اسلئے کہ حاملہ کا کھانا بہت کم ہو جاتا ہے اور یہ کیفیت اس حاملہ کو جبکہ

۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

حمل میں لڑکی ہو اس حاملہ سے جسکے حمل میں سپر ہو اس سبب زیادہ ہوتی ہے کہ جو چھ زہر اسکی حرارت قوی ہو اس سبب دخر کی نسبت زیادہ غذا پاتا ہے اور اسی سبب فضلے بھی بہت کم ہتھین اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ عورت کا بدن اخلاط فاسد سے پاک و صاف ہو اور جنین قوی اور غذائیں کثیر المقدار بے ترتیب کھانیکا اتفاق ہو اس سبب کچھ آرزو باطل پیدا ہو اور تلی اور قوی عارض ہو علاج ہر مہینے میں ایک بار یا دو بار مقیات پیکر کر کرین اور جب قوی کرنا چاہیں اور مچھلی شور کھلائیں اسکے بعد مقیات پلائیں اور کبھی کبھی مسهل بھی استعمال کرین اور تیغیہ کے بعد جوارشات مناسبے معدے کی تقویت کرین اور جو کچھ قوی کے لیے کام میں آتا ہو مارا غسل ہو اور سکنجبین کہ اسمین مولی ڈال کر رکھیں اور شبت کا پانی اور نمک و رمولی کے بیچ جو نسا میسر آو مفید ہو اور جو کچھ معدے کو اخلاط فاسد سے اسہال کے ساتھ پاک کر دے ایسے فقیرا ہو اور حب الصبر اور یہ دوائیں ترید رنگ کا بلی نمک لفظی ایسے فقیرا شہد میں ملا کر جب قدر مناسب ہو کام میں لائیں ترکیب جوارش کی کہ معدے کو قوت دیتی ہو انیسون ہلیلہ بلبہ آملہ مصطکی زیرہ ناخواہ قاطین زنجبیل سداب فلفل لیکر کوٹا اور چھانکرنیا سفید توام کر کے اسمین ملائیں اور جان لے اگر یہ مرض حاملہ کو ہو اور وہ بے تکلف قوی کر سکے اور یہ امر اسپر آسان ہو تو اسکو حکم کرین کہ کبھی کبھی قوی کیا کرے اور اسکے معدے کو جوارش عود مدیبہ سے قوت دینا چاہیے اور اگر قوی کرنا آسان نہ ہو اور بہت زور سے آئے تو قوی کرنا چاہیے حاملہ کو مسهل دوا بھی نذین اور تقویت معدہ کے سوا اور کچھ نکرین اور لطیف غذائیں سریح الہضم اندازے میں معتدل تلاء دین جیسے تیر اور مرغ خانگی اور بزغالہ کا گوشت بھنا ہوا اور پکا ہوا اور کبھی کبھی اسکے کھانے میں تھوڑا سا لہسن اور خردل ملا یا کرین فائدہ حاملہ عورتوں کو اور انکے سوا جنکو بری چیزوں کی خواہش ہو خصوصاً مٹی کھانکی ہو جاتی ہو کبوتر کے بچے کے استخوان اور تیر کے اور تدر کے بچے کے اور مرغ خانگی کے بچے کے استخوان بریان کو چبانا اور اسکا پانی گلنا اسکو بابتیا ہو اور انکی بری اشتہا کے دفع کرنے میں اور اسکے جوش کو بھلانے میں ان جانوروں کے استخوان بریان جنکا ذکر آیا ہو نہایت موثر ہیں خصوصاً اگر نمک اور کچھ ایک غلغل میکسک پانی میں ڈالیں اور استخوان مذکورہ کو اس نمک کے پانی میں بھلو کر چبائیں اور گو سالہ کا گوشت اور ہرن کا گوشت بھونکر اور نمک اور جواہرین لگا کر چبانا اور اسکا پانی گلنا ایسا ہی کام کرتا ہو اور مٹی کی خواہش کو دباتا ہو اور مصطکی انیسون علیک البطم زیرہ ناخواہ چاکر اسکا پانی گل لینا مفید ہو اور ایک گروہ نے کہا ہے کہ بری اشتہا کے باطل ہونیکے واسطے بہتر دیر یہ ہے کہ نہار بچہ کبوتر بریان کھائیں اور غذا کھانیکے بعد تھوڑا سا نقل کرین اور بادام نمکین کھانا مفید ہو اور کہتے ہیں میٹھا تیل پینا مفید ہو حاصل کلام یہ ہے بین تجربہ پر اعتماد کرنا چاہیے اور ایسی چیز جسکو مٹی کے عوض کھائیں تاکہ مٹی کی خواہش کو بھلا دے یہ ہر نشاستہ بھنا ہوا اور طباشیر اور بھنا ہوا پستہ اور گوز گندم اور شاہ بلوط اور مویر منقی اور کشمش نافع ہے

فصل جوع الکلب کے بیان میں یہ ایسا مرض ہو کہ کھانیکی خواہش حد طبعی سے زیادہ ہو اور ہر چند کہ غذا مقدار میں زیادہ مختلف طور پر شکم سر ہو کر کھائیں مگر بھوک کم نہ ہو اور جو شخص اسکے کھانے میں شریک ہو حرص کی شدت سے اس سے بڑھ کر لڑنے لگے جیسا کتون کا خاصہ ہے اسی سبب سے اس بیماری کا یہ نام رکھا گیا اور اس سبب کہ اس بیماری کے پانچ سبب ہیں ہر ایک کو ہم علیحدہ قسم میں بیان کرتے ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ سو مزاج بار کثیف کہ عضوین کثافت پیدا کرے اور حد سے زیادہ ہونم معدہ میں عارض ہو اور اسکو مقبض کرے اور قوت ردی پھر اشتہا پیدا ہو

جیسا کہ رگون کے چوسنے سے اور نم معدہ پر سودا کے گرنیکے وقت اشتہا پیدا ہوتی ہو اس واسطے کہ ان امور میں ہر ایک نم معدہ کی تکلیف اور قبض اور نفوذ کا سبب ہوتا ہے اور یہی اشتہا ہو لیکن جو اشتہا کہ تقاضا طبیعت سے ہوتی ہے وہ نیک ہے جیسا کہ اوپر نقصان شہوت طعام میں بیان ہو چکا ہے اور اس کے سوا برسی ہے اور سرد ملکون میں اور سرد موسم میں اسی سبب اشتہا زیادہ ہوتی ہے کہ سرد ہوا میں نم معدہ کو قبض اور جمع کر نہیں اور قوت دینے میں مخصوص ہیں اور اسی قسم کی بات ہے کہ بہت لوگوں کو موت کے قریب بھوک لگتی ہے اور کھانا مانگتے ہیں جان لے کہ جب نم معدہ میں مزاج بارد جو افراط سے نہو عارض ہوا کے ساتھ اگر تمام اعضا کا مزاج گرم ہوگا بیماری نہایت قوی ہوگی اس سبب کہ تحلیل زیادہ ہوتا ہے اور اعضا غذا طلب کرتے ہیں جیسا ابھی معلوم ہو چکا ہے اور اس قسم کی علامت نفخ کی کثرت اور پیاس کی کمی اور ان سبب علامتوں کا ظاہر ہونا جو نم معدہ کے سور مزاج بارد کو لازم ہیں اور براز بہت آنا اگرچہ ان کہیں نم معدہ کی سردی کے ساتھ تمام اعضا گرم اور غذا کے مشتاق ہیں اس صورت میں نفل زیادہ نہیں ہوا کرتا فائدہ سور مزاج بارد کہ نم معدہ میں عارض ہوتا ہے اگر حد سے زیادہ ہو یا معدے کے سبب اجزا میں عام ہو اشتہا کو باطل کرتا ہے کیونکہ اس صورت میں نم معدہ رگون کے چوسنے کا اور سودا کے گرنیکا اثر نہ بانیگا اور اس کا فعل بالکل باطل ہو جائیگا اسی واسطے اس قسم میں یہ قید لگا دی کہ حد سے زیادہ نہو علاج گرم محزون دین تاکہ نم معدہ میں گرمی ہو پونچے جیسے سفر جلی ممسکا اور خوزی اور فنجوس اور حکم کرین کہ ہمیشہ مصطلکی انیسون زیرہ ناخواہ چہایا کرین اور سنبل قرظ نفل گل سرخ نم معدہ پر ضما د کرین اور اگر سور مزاج یعنی ہوا اول حب قایا اور حب یاج سے اس کا تنقیہ کرین اور کہتے ہیں کہ شراب شیرین اس قسم میں مفید ہے اور کہ شراب سرد مزاج کو گرم کرتی ہے اور خلط غلیظ کا نضج اور تلطف کرتی ہے اور اس کو اسکی جگہ سے ٹال دیتی ہے اور اس جگہ شیرین کو اس واسطے اعتبار کیا کہ قابض اور عفضل شہتا کو بڑھاتی ہے اور اسکی ادا کرتی ہے اور سبب بیرون سے بہتر ہے کہ شراب شیرین کسی چکنی چیز کے ساتھ استعمال کرین تاکہ جو قبض نم معدہ میں سردی سے یا خلط ترش کے سبب عارض ہوا ہو اسکو چکنائی ڈھیلا کر نیکے سببے زائل کرے اور مادہ چکنائی کے سببے ڈھیلا ہو کر شراب کا اثر خوب مانے اور جہاں کہیں بدن میں دوسرے اعضا کا مزاج گرم ہوا اور اس کے سببے اعضا کی طرف متجذب ہوا اور معدے میں نہ ٹھہرے وہ بیماری سخت ہوتی ہے چنانچہ بیان کیا گیا ہے اور تدبیر ہے کہ غذا کے لیے ایسی چیز اختیار کرین کہ دیر میں نفوذ کرے جیسے ہر سیاہ اور چکنیا فالو وہ تاکہ معدہ سے جلد اعضا کی طرف نہ جائے اور طبیعت کی حفاظت کے لیے اطرافیل صغیر اور جوزی اور جوارش نارمشک استعمال کرین تاکہ بیمار ہیضہ کی آفت سے بچا رہے دوسری قسم وہ ہے کہ سودا طحال سے نم معدہ پر زیادہ گرے اور معدے میں اپنا اثر کرے اس سببے اشتہا غالب ہو اور باوجود بہت کھانیکے آرام نہوا اور یہ بات پوشیدہ نہیں کہ ہر امر جیبا عمداً سے بڑھ جائے مرض ہو اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ پیاس بہت کم ہو اور کھٹی ڈکار آنے اور خلو معدہ کی وقت شدت کی لذع اور جلن نم معدہ میں عارض ہو اور جب تک کوئی چیز نہ کھائیں وہ سوزش زائل نہوا اور براز بہت آنے فائدہ کھانے سے لذع ایسے ساکن ہو جاتی ہے کہ کھانا سودا کے ساتھ ملتا ہے اور اس سبب سے مادہ کی سوزش ٹوٹ جاتی ہے اور براز اس واسطے بہت آتا ہے کہ غذا اعضا کی طرف زیادہ جذب نہیں ہوتی اور خوب ہضم نہیں ہوتی اور بدن کا ڈبلا ہونا بھی اس قسم کی علامت ہے علاج تنقیہ سودا کے لیے مطبوخ اخیتمون دین اور اگر کوئی امران نہوا میں ہاتھ سے رگ باسلیق یا رگ ایسلم کھولیں اور ضما د سخن طحال پر رکھیں تاکہ مادہ طحال سے باہر کی طرف کھینچ آئے اس سببے نم معدہ پر نہ گرے اور سینکیان بدون پچپون کے رنگ میں اور کمپید کرین اور مجتہد ناری کہ نفوذ طحال میں اسکا ذکر

اثر اور اعضا کا تقاضا نہ مانگا اور باقی تر پیر جنسے مسام بند ہوں خواہ باطنی یا خارجی اس قسم میں کہ حرارت کے ساتھ ہوا سکا بیان مفصل گذر چکا احتیاج کے موافق اختیار کریں تبلیہ حسب وقت کہ اس قسم میں طبیعت خود بخود بدون سہل پینے کے کھل جائے یعنی اسمال آئین صحت کی علامت ہو کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اعضا مستغنی ہو گئے اور کھٹی ڈکار کا آنا بھی نیک علامت ہو کیونکہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ غذا معدے میں ٹھہرتی ہے اور یہی مقصود ہے اور جلنے کے کھانگی آرزو جو ایسی نقاہت الون کو کہ مدت تک پون میں بیمار رہے ہوں عارض ہو جاتی ہے وہ اسی قسم سے ہوتی ہے کہ اعضا غذا کے مشتاق ہوتے ہیں تبلیہ جو کچھ تیز اور شور ہو اور پیر منضج اور منقح اور سخن یعنی گرم اور سردہ کشا ہو ایسی چیز سے اس قسم میں پرہیز واجب سمجھیں کیونکہ تحلیل کا باعث ہوتی ہے چوتھی قسم وہ ہے کہ خلط بلغمی دماغ سے نم معدہ پر گرے اور اس جگہ معدے کی حرارت ضعف سے ترش ہو جائے اور ترشی کے سبب نم معدہ میں دغہ پیدا کرے اور شہوت کلبی پیدا ہو اس قسم کی علامت یہ ہے کہ ترش ڈکار آئے اور نزلہ پہلے ہو چکے اور براز مقدار میں زیادہ اور رطوبت دار ہو اور پیاس کم ہو اور جو کچھ کھائیں اکثر تو اسی وقت مندفع ہو اور ایسا ہی طبیعت غذا پر بہت مائل ہو علاج پہلے تو نزلہ کو روک دین تاکہ سبب منقطع ہو پھر مادے کے تنقید کیلئے ایارج فقیر اور جب صبر کئی مرتبہ دین اور غذا کے لیے مرغ فربہ اور مرغ کا شور با چکنا دار چینی صغیر کون فلفل ملا کر کھلایا کریں اور کونی مفید ہے اور جب طبیعت نرم ہو یعنی اسمال آئین اس وقت خوزی مفید ہے اور چونکہ سر کے امراض میں نزلہ کے روکنے کی تدبیر کا ذکر آچکا ہے ہننے یہاں مکرر ذکر نہ کیا پانچویں قسم وہ ہے کہ معدے میں اور آنتوں میں کرم اور حیات کبار یعنی بڑے کرم جو سانپ کی صورت ہوتے ہیں پیدا ہوں پھر پیار جو کچھ کھائے سکو کرم اپنی طرف کھینچ لیں اور معدہ خالی رہے اور بدن کو غذا نہ لے پھر اعضا غذا چاہیں اور اشتہا موجود ہو اس قسم کی علامت اور علاج کو فصل دیدان سے کہ باب امراض امعا میں اسکا بیان آئیگا تلاش کریں اور یہ بات ظاہر ہے کہ ایسا شکم سے کرم کا نخل آنا اور اسکی حرکت کا محسوس ہونا دلیل قوی ہے اور اسکا تدارک انکار ڈالنا اور نکال دینا ہے فصل جمع البقر کے بیان میں یہ ایسا مرض ہے کہ تمام اعضا تو غذا کے محتاج ہوں اور معدہ غذا سے کراہت اور نفرت کرے اور بھوک یعنی غذا کا تقاضا کچھ نہ ہو اسی واسطے کہتے ہیں کہ حقیقت میں یہ مرض ہے یعنی جو اشتہا کی ضد ہے اور جمع کا لفظ اس نظر سے بولا جاتا ہے کہ اعضا غذا کے محتاج ہیں ورنہ جب تک نم معدہ میں طلب نہ ہو جمع کے نام سے نہیں بولتے اور یونانی اس مرض کو بولیموس کہتے ہیں موس کا ترجمہ جمع ہے اور بولی کے معنی بزرگ چیز اور کھانا اور اسوج سے کہ اعضا کی بھوک اور احتیاج بہت بڑی اور نہایت شدید ہوتی ہے اسکو بقر سے تشبیہ دیا ہے یعنی اتنی بڑی بھوک کہ بڑائی میں بیل کے برابر ہے اور یہ محتاج ہیں آتا ہے کہ بڑی چیز اور اونچی چیز کو بیل سے یا گھوڑے سے تشبیہ دیتے ہیں اور سبب کے موافق اس قسم کی تین قسم ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ سور مزاج بار دبا فراط نم معدہ کے سبب جزا میں اس مرتبہ کو عارض ہو کہ اسکی قوت حس اور قوت جذب کو باطل کر دے اور یہ خرابی تمام معدے میں پھیل جائے یہی وجہ ہے کہ اس قسم کا بیمار ایک لقمہ حلق سے بچے نہیں آتا سکتا اسلئے کہ جب تک معدہ کی جاذبہ طبیعی سے امداد نہ ہو سکل لینا ممکن نہیں اور وہ خود باطل ہو چکی ہے اور اس سبب کے قوت حاسہ بھی باطل ہو جاتی ہے رگون کے چوسنے سے اور سودا کے لزع سے نم معدہ خردا نہیں ہوتا تاکہ کھانگی اشتہا پیدا ہو اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ روز بروز ضعف زیادہ ہو اور قوت ساقط ہونے لگے اور بدن ڈبلا ہوتا جائے اسلئے کہ بدل یا تحلیل منفقہ دہی یعنی تحلیل کا بدلہ نہیں آتا اور کھانگی اشتہا باطل ہو جائے اور جب نم معدہ پر ہاتھ رکھیں اور بدن کی نسبت سرد معلوم ہو لیکن یہ علامت انتہا میں ظاہر ہوتی ہے کیونکہ سردی غلبہ

کراتی ہو اور حرارت غریزی مغلوب ہو جاتی ہو اور غشی بھی اس مرض کو لازم ہو اس جہت سے کہ روح تحلیل ہوتی ہو اور غذا نہیں پہنچتی اور معدے کی مشارکت سے دل ایذا پاتا ہو اور جان لے کہ اس قسم کی جوع البقر شہوت کلی کے بعد عارض ہوتی ہو اس واسطے کہ جب تک فم معدہ میں سردی حد سے زیادہ نہیں شہوت کلی پیدا کرتی ہو جیسا کہ چکے ہیں اور جب زیادہ ہو جاتی ہو جوع البقری لاتی ہو جیسا کہ ہم کہتے ہیں اور یہ قسم ان دونوں قسموں کی نسبت زیادہ پیدا ہوا کرتی ہو اور اکثر ان لوگوں کو عارض ہوتی ہو کہ شدت کے جائزے میں سفر کہ میں اور سردی کھانین خاص کر اس سے پہلے جھوکے رہیں یا غذا میں کمی کریں اور یہ ظاہر ہو کہ شدت کی سردی معدے کو کثیف کرتی ہو اور اسکی قوت حس اور قوت جذب کو باطل کرتی ہو خصوصاً اگر معدہ جلد اثر پانچواں اور غذا سے خالی ہو کیونکہ باہر کی سردی کا اثر خالی معدے میں زیادہ اور جلد ہوا کرتا ہو علاج غشی کی حالت میں سرد پانی کا چھینٹا پھر پر بارین اور عطریات سوگھاتین اور اطراف کو طین اور بانڈھ دین اور سوئیوں سے ایذا پہنچائیں اور پیشانی اور کینٹی کے بال زور سے کھینچیں اور جو چیزیں معدہ اور قلب کی مقوی ہیں جیسے سکا و رگل سُرخ اور سنبل و مصطکی اور عود معدے پر ضما کرین اور جو کچھ غشی میں مذکور ہو کام میں لائیں اور جب ہوش آئے شراب لیکر پانی یا گلاب و عرق گا و زبان اور عرق بید مشک میں ملائیں اور اس شراب میں روٹی بھگو کر کھلائیں اور ممکن ہو کہ روٹی سبکے پانی میں بھگو کر دین اور جونسی غذا کہ جلد ہضم ہوا و جلد نفوذ کرے اسکو اختیار کریں جیسے چوڑہ مرغ کا شوربہ کہ خود اور زیرہ اور دار چینی اور عود کے ساتھ بنائیں اور تریاق اور سنجہ پینا اور جوارش بزور اور انکے مانند استعمال کریں تاکہ معدہ کا مزاج بدل جائے اور گرم چیزیں گرم معدے پر ضما کرین دو سردی قسم وہ ہو کہ بلغم غلیظ چھپے اور فم معدے پر اپٹ کر اسکو ڈھانپ لے پھر طبیعت اسکے دفع کرنے میں کوشش رکھے اور غذا کے جذب کرنے سے نفرت کرے اور اس سبب سے کہ بلغمی مادہ معدے کے جرم پر لپٹا ہوا ہو سودا کی لذت اور گون کے چوسنے کے اثر سے کہ اعضا کے تقاضا سے ہوتا ہو فم معدہ خردار نہیں ہوتا کہ اشتہا پیدا ہو تیسری قسم وہ ہو کہ خلط رقیق بلغمی یا صفاوی فم معدہ کے جرم میں نفوذ کرے اور اسکی لیف میں پھیل کر اسکے مزاج کو تباہ کر دے اس سبب سے جاذبہ ضعیف ہو جائے اسر خاک کے طور پر اور اشتہا باطل ہو اور بلغم خواہ غلیظ ہو خواہ رقیق اسکی علامت وہی ہو کہ سوہ مزاج معدی میں مذکور ہوتی اور ایسا ہی صفا کی علامت لیکن جی کا تسلا نا اور خشک تو کا آنا دونوں کو لازم اور غشی کا آنا جوع البقر کے سبب صناف میں واجب اور لازم علاج غشی کے وقت میں ہوش لانیوالی تدبیریں جنکا بیان پہلی قسم میں آیا ہو کام میں لائیں اور ہوش کی حالت میں معدہ کا تنقیہ ایسی چیز سے کریں کہ وہ مادہ جو بیماری کا سبب ہو اسکے مناسب اور تقویت میں کوشش کریں اور بلغمی میں تسخین کریں اور لازم ہو کہ تنقیہ میں قوت کا لحاظ رکھیں یہاں تک کہ اگر قوت کو قیام نہ ہو موقوف رکھیں اسواسطے کہتے ہیں کہ ان اقسام کا معالجہ نہایت مشکل ہو اسلیئے کہ معدہ تنقیہ طلب ہو اور ضعف قوت اسکو مانع ہوتا ہو چنانچہ شرح سبب لکھتا ہو کہ ان اقسام میں تنقیہ نہایت ہی مشکل ہو کیونکہ وہ بدون تو اور اسہال کے نہیں ہو سکتا اور قوت کا ساقط ہونا اور غشی کا آنا اس امر سے مانع آتا ہو فصل جوع المغشی کے بیان میں وہ اس طرح ہے کہ آدمی کو بھوکا رہنے کی طاقت نہ ہو اور اگر بھوک کیوقت غذا نہ ملے بیہوش ہو جائے یہ مرض ایسے آدمی کو پڑتا ہو کہ اسکے فم معدہ میں شدت کا ضعف ہو اور انکے ساتھ اسہال و تمام بدن میں حرارت قوی واقع ہو اسلیئے کہ جب اعضا گرم ہوں گے تقاضا اور تحلیل زیادہ ہوگا اور اس سبب سے کہ معدہ ضعیف ہو گون کے چوسنے سے ایذا پائیگا اور چونکہ دل فم معدہ سے شرکت رکھتا ہو اسکی ایذا سے ایذا پائیگا اور بالضروری غشی

عارض ہوگی اور اسکی علامت یہ ہے کہ جب شہما ہو اور کھانے میں دیر لگے غشی عارض ہو اور پیاس کی شدت اور طبیعت میں خشکی اور جو کچھ معدے کے سور مزاج گرم میں مذکور ہے ظاہر ہو علاج غشی کی حالت میں وہی تدبیر کریں کہ ہوش آنیکے لیے جسکا بیان آچکا ہے اور ہوش آنیکے وقت سب کے زائل کرین کہ شش کرین اور جو غذا میں کہ بالفعل اور بالقوہ بھی سرد ہوں اور نم معدہ کی مقوی ہوں کھلائیں جیسے کہ روٹی انار میخوش کے پانی میں اور سب کے پانی میں اور انکے مانند تر کریں اور لازم ہے کہ غذا طیار رہے تاکہ اشتها کی وقت توقف نہو اور چاہیے کہ علاج میں سستی نہ کریں تاکہ دوسرے امراض میں نہ ڈالے اور کہتے ہیں کہ اگر جلد تدارک نہ کیا جائیگا انجام صرع کی نوبت پہنچگی اور جان لے کہ اسباب علامات کے ماتن نے اس مرض کو جمع البقر کے اقسام میں شمار کیا ہے اور شراج نے اسکے بیفائدہ ہونے میں اشارہ کیا ہے کہ شیخ نے اسکے واسطے جدا باب لکھا ہے اسلئے کہ معدہ اس جمع میں غذا سے منفرد نہیں ہوتا جیسا کہ بولیموس میں ہوتا ہے

فصل عطش مفرط کے بیان میں یعنی پیاس حد سے زیادہ اسکے تیرہ سبب ہیں اور ہم ہر ایک کو جدی قسم میں بیان کرتے ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ خلط مالح غلیظ جیسا بلغم شور یا خلط غلیظ بہت خشک جیسا بلغم جسی اور سو داے احتراقی معدے میں جمع ہو جائے پھر طبیعت پانی طلب کرے تاکہ رطوبت کی انداز سے خلط خشک اور غلیظ کو تراش ڈالے اس قسم کو عطش کا زب کہتے ہیں یعنی جھوٹی پیاس کیونکہ عطش صادق وہی ہے کہ پانی کی طلب بیان کی احتیاج سے اور اعضا کی حاجت سے اور رطوبت کے عوض میں ہو سو یہ ایسی نہیں اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ ہر چند سرد پانی پیو پیاس موقوف نہو اور جیسا مادہ ہو اسی کے موافق منہ کا مزہ ترش یا کھاری ہوگا اور تلی اور سچینی کی ایذا ہو اور شاید کہ زمین بلغم پڑے اور جب بیمار پانی پینے سے رکا رہے یا سو جائے پیاس میں کمی آجاتے اس لیے پیاس کے روکنے سے احسا کی حرارت بڑھتی ہے اس سبب پیاس لانیوالی خلط لطیف ہو کر بہ جاتی ہے علاج خلط کے لطیف اور قطع کرین کہ شش کرین مثلاً گرم پانی اور سکجین سے ڈالو اور جب یابج سے اسہال کرین اور باویان کا پانی پلائیں اور لہسن شہد میں ملا کر کھائیں اور غذا مرغ کا گوشت بھنسا ہو اور خود آب اختیار کرین اور زیر بجا شکر اور روغن بادام سے بنے ہوئے مفید ہیں جو چیزیں مادے کو غلیظ کرتی ہیں جیسے ہر سیہ اور کلا پایہ اور غلیظ میوے وغیرہ ان سے پرہیز واجب سمجھیں اور جان لین کہ اسباب میں اطبا کا اتفاق ہے کہ جس عطش کا سبب بلغم شور ہو کہ معدہ میں پیدا ہو یا سار لقا میں سدہ پڑنا اسکا باعث ہوا اسکے قطع کرین لہسن مخصوص ہے دوسری قسم وہ ہے کہ معدہ میں حرارت عارض ہو جیسے ہوں میں عارض ہوتی ہے یا معدہ میں آجاتے یا حرارت اور خشکی دونوں آئیں لاحق ہوں پھر تیرید کے لیے یا تطیب کی واسطے یا دونوں کی وجہ سے پانی طلب پیدا ہو اور جو عطش کہ حرارت اور یورت کے اجتماع سے عارض ہو سب اقسام سے زیادہ سخت ہے تیسری قسم وہ ہے کہ سینہ اور ریہ میں یا دل میں حرارت عارض ہو اس سبب طبیعت کو پانی مطلوب ہے اور سینہ اور ریہ اور دل کے سور مزاج کی علامات اور معالجات ہر ایک کے باہر مذکور ہیں اسی کے موافق تدارک کرین اور جاننا چاہیے کہ یہ فرق کرنا کہ پیاس معدے کی حرارت سے ہے یا جگر کی گرمی سے یا سینہ اور ریہ اور دل کی حرارت سے اس طرح ہے کہ اگر سرد ہوا کے ناک میں جانے سے پانی پینے کی نسبت زیادہ نفع ہو سینہ اور ریہ اور دل کی حرارت پر گواہ ہے اور اگر اسکے برعکس ہو یعنی سرد پانی سے زیادہ نفع ہو معدہ اور جگر کی حرارت کا نشان ہے اور دوسری علامات جو ہر ایک عضو کے سور مزاج سے مخصوص ہیں اور جس عضو میں کہ آفت ہو وہ

بھی گواہ دے اور جان لے کہ ہر چند سرد پانی پینا دل کی حرارت کی تسکین میں سردی کی نسبت کم اثر رکھتا ہے مگر جب قدر معدے کی حرارت کو ہوا سے زیادہ نفع ہوتا ہے اس سے زیادہ تاثیر رکھتا ہے یعنی سرد پانی کا نفع دل کی حرارت میں اس سے زیادہ ہے کہ جتنا سرد ہوا معدے کی حرارت کو تسکین کرتی ہے چوتھی قسم وہ ہے کہ جگر میں ورم پیدا ہوا اور راستوں کو دبائے اس سبب سے جگر میں نفوذ نہ کر سکے اور پانی کا اشتیاق باقی رہے باوجودیکہ کثرت سے پینے کا اتفاق ہو خصوصاً اگر یہ آماس گرم ہو کیونکہ اس صورت میں جگر کی گرمی سے پانی کی احتیاج زیادہ ہوگی پانچویں قسم وہ ہے کہ جگر میں سور مزاج گرم یا سرد عارض ہو اور پیاس کی زیادتی کا باعث ہو سور مزاج گرم میں تو پانی کی طلب کا ہونا ظاہر ہے لیکن سرد میں اس سبب سے کہ سردی جاذبہ کو ضعیف کرتی ہے اور جبکہ جاذبہ ضعیف ہوگی کھانا اور پانی جگر کی طرف جیسا چاہیے جذب نہوگا پھر اس سبب سے کہ غذا اور پانی اعضا میں نہیں پہنچتا اعضا میں گرمی عارض ہو اور پانی کا اشتیاق پیدا ہو چھٹی قسم وہ ہے کہ جگر میں سدہ پڑے ورم کے طور پر پانی کو عضائی طرف جانے سے مانع آئے جیسا استسقا میں ظاہر ہوتا ہے ساتویں قسم وہ ہے کہ سور مزاج گرم گرمے میں عارض ہو اور اسکے سبب گروہ جگر سے مائت کو انداز سے زیادہ جذب کرے اور ویسا ہی اسکو شانہ کی طرف دفع کرے اسی طور پر ہمیشہ جذبہ دفع میں مصروف رہے اور جبکہ مائت جگر میں نہ ٹھہر سکے اور بدن میں نفوذ نہ کرے اور اوپر کی طرف نہ جاسکے پانی کی طلب باقی رہے اور پانی کا پینا اور ہوا کا ناک میں جانا کچھ فائدہ نہ دے جیسا ذیابیطس میں ہوا کرتا ہے اور اس قسم کی علامات اور معالجات کا بیان اس عضو کے امراض میں آئیگا آٹھویں قسم وہ ہے کہ پُرانی شراب کے پینے سے یا کھاری پانی سے یا المسن یا پیاز کے کھانے سے یا ایسی غذا سے جو بال گرم ہو تشنگی عارض ہو اور ظاہر ہے کہ یہ چیزیں معدے کو گرم کرتی ہیں لیکن کھاری پانی باوجودیکہ اسکی لمبھی اور شوری کے سبب طبیعت چاہتی ہے کہ سرد پانی سے معدے کو دھو ڈالے اکثر یہ پانی شکم کو نرم اور رطوبات کا استفراغ کرتا ہے اور خشکی بڑھاتا ہے پھر طبیعت زیادہ پانی طلب کرتی ہے علاج مارا الشیخیر طابین اور اسکے مانند جو خیر حرارت کو تسکین کر دے جیسے اسپغوال اور بہدانہ کا لعاب اور کہد و اور تربوز اور خیار کا پانی اور شیرہ خرفہ رب سیب میخوش کے ساتھ اور آب آلو اور رب غورہ اور اگر ان دواؤں کو برف میں سرد کر کے دین زیادہ مفید ہوں اور اگر یہ جانیں کہ خون میں شدت کی حرارت آگئی اور تیرید سے آسانی ساکن نہ ہو قصد کریں خصوصاً جبکہ سن و فصل اور عادت موافق اور معاون ہو نویں قسم وہ ہے کہ مسهل دواؤں سے ہمال حد سے زیادہ آئین اور اس سبب سے کہ استفراغ کی کثرت رطوبات اصلی کو تحلیل کرتی ہے اور خشکی لاتی ہے اور طبیعت کے لیے پانی کی طلب پیدا ہو علاج حصرمیات برف میں سرد کر کے دین اور ہمال کے روکنے میں کوشش کریں مہرچ پر کہ اسوقہ یعنی ستو کے اقسام اور کھانا ناک کے پانی میں ملا کر استعمال کریں اور طبیعت کے لیے روغن زنبق وغیرہ کام میں لائیں اور بدن پر روغن ملین اور روغن ملنے سے پہلے حمام میں لیجا تین اور جنتک بدینین نرمی آئے بٹھلائیں اسکے بعد روغن ملین تاکہ تربیب نہایت جلد حاصل ہو اور یہ احتیاط کریں کہ حمام گرم نہوا اور پسینہ نہ آئے کیونکہ اس قسم میں عرق آنے سے بدن بڑھتا ہے اور تندریر کے خلاف ہوتا ہے اور اس طرح جو خیر محلل اور خشک کرنیوالی ہو خواہ کھانے میں نہ پینے میں اور جو کچھ امور بدینہ میں یا نفسانیہ میں ہو اس سے پرہیز کریں دسویں قسم وہ ہے کہ ایسی قسم کے گوشت جسے پیاس پیدا ہوتی ہے کھانے کا اتفاق پڑے اور چونکہ انکی سمیت سے دل میں ورتام اعضاے اصلیہ میں گرمی پیدا ہوتی ہے اور انہیں نکیننی اور کھاری پن ہے اس سبب سے پیاس پیدا ہوا اور اسکی علامت یہ ہے کہ آدمی ایک لمحہ پانی پر صبر نہ کر سکے اور باوجود اسکے پیشانی بند ہو

کیونکہ اس سے سبب تین ضعیف ہو جاتی ہیں اور جتنا پانی پین پیٹ پھولتا جائے اور کچھ نہ کھلے اور یہ اکثر ہلاک کرتا ہے گیارہویں قسم وہ ہے کہ فریون کے کھانیکا اتفاق ہوا اور اسکے کھانے سے ایسے پیاس پیدا ہوتی ہے کہ فریون شدت کی گرم ہے اور رطوبات اصلی کو تحلیل کرتی ہے اور باوجود اسکے مزاج انسانی کے سبب نہیں علاج ان ونون قسم کی یہ تدبیر ہے کہ دودھ اور گھی اور آتش جو روغن بنفشہ کے ساتھ اور نیارا اور کدو اور تر بڑا کاپانی اور جو چیز رطوبت پیدا کرے پلائیں اور دل کی تقویت کے لیے مفرح سردین تاکہ زہر کی ایذا دفع ہو اور جان لے کہ گائے کا گھی سب وغنون سے بہتر ہے بارہویں قسم وہ ہے کہ کوئی چیز غلیظ لزوج جیسے تازہ مچھلی اور ہر لمبہ اور گلہ پایہ وغیرہ کھائیں اور ان چیزوں سے پیاس پیدا ہونے کی وجہ میں ایک تو یہ کہ طبیعت حرارت کو معدے کی طرف غذائے غلیظ کی تقطیع اور تلطیف کے لیے متوجہ کرے اور ظاہر ہے کہ جب حرارت معدہ کی طرف متوجہ ہوتی ہے پانی کی خواہش پیدا ہوتی ہے دوسرے یہ کہ کوئی چیز غلیظ لزوج ماسا رقیق میں چٹ جائے اور پانی کو نفوسہ مانع آئے پھر طبیعت اپنے خالق کے حکم سے پانی طلب کرے کہ پانی کی امداد سے اُسکو تراش ڈالے اور جگر کی طرف نافذ کرے کیونکہ پانی رقیق کر نہیں مخصوص ہے چٹک وہ سب احوال نہیں بدلتی پانی کی طلب باقی رہتی ہے اور یہ اکثر بیرون علاج کے خود بخود کئی دفعہ کے پانی پینے سے ساکن ہوتی ہے اور کبھی علاج کی حاجت پڑتی ہے اور علاج یہ ہے کہ تقطیع اور تلطیف میں کوشش کریں جس طرح عطش کاذب میں بیان کیا گیا اور سکنجبین گرم پانی میں ملا کر مینا عمدہ تدبیر ہے تیرہویں قسم وہ ہے کہ برف کھانے سے پیاس پیدا ہوا اور برف سے پیاس جو پیدا ہوتی ہے اسکی وجہ میں اطباء کے اقوال مختلف ہیں حاصل کلام جو کچھ مجھ کو پسند آتا ہے وہ قرشی کا قول ہے اور استاد علامہ قرشی کا قول ہے کہ برف اگر چہ بال فعل سرد ہے مگر بال توتہ گرم ہے ایسے کہ اجزائے دخانی سے مرکب ہو جو جس وقت بدن میں وارد ہوتی ہے بدن کی گرمی سے اسکی ہر ذی عارضی زائل ہو جاتی ہے اور اسکی گرمی پلٹ کر پھرتی ہے اسکی ایسی شال ہے کہ جیسے گرم دوا کو حکمت عملی سے سرد کر کے کھائیں جس وقت بدن کی حرارت اسکی ہر ذی فعلی زائل ہو گرمی پلٹ آئے اور استاد علامہ کے نزدیک یہ ہے کہ برف معدہ کے بلغم اور رطوبات کو کثیف کرتی ہے جو جس سے حرارت زک جاتی ہے جیسا کہ اوپر بیان آیا ہے اور ہر ایک دوسروں کے قول پر اعتراض کرتا ہے علاج سکنجبین دین اور گرم پانی ٹھکر پینا اور زخمیل مرنی اور آملہ مرنی اور شربت لیموں اور شربت نارنج وغیرہ اس پیاس کو ساکن کرتے ہیں فصل ورم معدہ کے بیان میں اسکی چار قسم ہیں پہلی قسم اور دوسری قسم وہ ہے کہ خون سے یا صفرا سے پیدا ہو خونی کو خلغمونی معدہ کہتے ہیں اور ان ونون قسم کی علامت یہ ہے کہ معدہ میں درد اور سوزش اور جلن پیدا ہوا اور تپ ہر وقت ہے اور شدت کی پیاس اور کرب و رنج زیادہ ہے اور شہا سا قحط ہوا اور زبان اور منہ سرخ یا زرد اور اطراف سرد ہوں اور جیسا مادہ ہوا انھیں عوارض میں سے جو نسا اس مادے سے زیادہ مخصوص ہے اسی کی شدت سے پہچانا جاتا ہے جیسے درد بوجہ کے ساتھ اور سرخی خون اور جلن اور پیاس کی زیادتی اور زردی صفر پر گواہ ہے اور اسید طرح دوسرے اعراض اور جان لے کہ اگر ورم معدہ کے سبب جزا میں ہوگا اعراض نہایت سخت اور زیادہ خوفناک ہونگے اور ورم اگر معدے کی اگلی طرف میں ہوگا تو نظر آئے گا خصوصاً جس وقت کہ بیچارہ چیت لیٹے یا بدن سے ضعیف ہو اور جہاں کہیں کہ ورم معدہ کی پھیلی طرف میں ہو تو نظر نہیں آتا لیکن اختلاج سے خالی نہیں ہوتا علاج اول رگ باسلیق کی فصد کھولیں ورم خواہ خونی ہو خواہ صفراوی مگر خونی میں لہو زیادہ نکالیں اور صفراوی میں تھوڑا اور اگر کوئی ارفصد سے مانع ہو شانوں کے پیچ میں پھنڈے لگائیں اور اگر ورم پھیلی طرف میں ہو معدے کے اوپر کبھی پھنڈے لگائیں اور اگر اگلی طرف میں ہو گردن کی جگہ پر لگائیں اور خون نکالنے کے بعد نارین کاپانی دین تاکہ اور مادہ نہ بڑھے اور قرص طبائشیر آب غورہ کے ساتھ اور شربت بنفشہ شربت نیلو فر اور کاسنی کاپانی اور شیرہ تخم کاہو سب سفید ہیں اور ایسا ہی ابتدا میں دامن راوے جنین شہو اور قبض ہو جیسے صندل ورامیثا اور بستان فرور کاپانی اور اسکے مانند معدے پر ورم کی

جگہ ضما دکرین مثلاً اگر ورم اگلی طرف میں ہو دو این معدے کے اوپر لگائیں اور اگر پھلی طرف میں ہو گردہ کی جگہ پر رکھیں اور تین دن کے بعد جو کانا اور خطمی اور زرد ورد گلاب
 میں یا کاسنی کے پانی میں ضما دکرین اور غذاؤ نہیں سے مارا شعیرہ اکٹھا کریں اور جب تک تڑا نہ یعنی بڑھنے کا زمانہ آخر ہو یہی تدبیر کرتے رہیں اور اگر طبیعت میں قبض ہو
 املتاس کے فلوس کاسنی کے پانی میں یا عنب لثعلب اور تخم کاسنی اور تھر ہندی اور گل سرخ کے جو شانڈے میں دین اور ان داؤن کا وزن معین کرنا طبیعت کے
 مشاہدے پر موقوف ہو اور اس سبب سے کہ املتاس شکم کو نرم اور ہائے کو خشک کرتا ہے اور احشاکے ورم کو نہایت مفید ہے اس کام میں اسکی تعریف کرتے ہیں اور کبھی کبھی
 ایک ہلید اسکے ساتھ ملا دیتے ہیں تاکہ قبض کے سبب سے معدہ کی قوت کی حفاظت کرے حاصل کلام سہل قوی اور قوسے پر ہیز لازم سمجھیں تاکہ ورم کو نہ بڑھائے
 اور انتہا میں اگر چہ نخطاط کے قریب ہو کوئی ایسی چیز کہ تحلیل و نرم کر دے جیسے خطمی حلبہ السی بابونہ یا زرد ورسنبل سعدا ر دو ضما دکرین اور جان لے کہ اگر چہ خط
 میں صرف تحلیل کی زیادہ احتیاج ہے لیکن اس سبب سے کہ صرف محلات معدے کو ضعیف اور سست کرتے ہیں اور معدے کی قوت کے ضعیف ہونے سے جگر
 اور عروق کی قوت ضعیف ہوتی ہے یا مورہلاکت کے باعث میں مصلحت یہ ہے کہ زمانہ ابتدا کے بعد نخطاط کے آخر تک قوا بعض خوشبو مرخیات کے ساتھ جمع
 کر کے استعمال کریں تاکہ صحت کی نعمت بے رنج و مشقت حاصل ہو تبلیہ جبکہ معدہ کا ورم تحلیل نہوا اور خراج ہو جائے جو کچھ وسیلۃ المعدہ میں آجائے استعمال کریں تیسری
 قسم وہ ہے کہ بلغم سے پیدا ہوا اور اسکی علامت یہ ہے کہ تپ نرم ہو اور لعاب کی کثرت اور ورم کا نرم ہونا اور شہما کا ساقط ہونا اور معدے میں نضح بدون سختی
 کے ہونا اور زبانی شہت کی سفیدی اور ٹنڈھ پر تہیج یعنی بھر بھرانا اور رصاصی رنگ یعنی سیسے کا سارنگ ہونا اور اس آماس کا سبب ہے کہ ہضم کے فساد سے
 اور محلل ریاضتون کے ترک کرنے سے معدہ میں رطوبت جمع ہو جائے علاج بلغم کے نضح اور تلطیف کے لیے ماء الاصول پلائیں اور تلطیف اور نضح اور تقویت کی واسط
 تریاق اربعہ اور مشرود و بیوس کھلائیں اور غذا میں کمی کریں اور غذاؤں میں سے جو چیز ملطف ہو اختیار کریں اور نخود آب سبغ اؤن سے بہتر ہے کچھ ایک ارچینی اور فل
 اور زیرہ لاکر دین اور اگر تپ و مرغ کا شوربا جسمین چھندرا اور کرب پکا ہو دینا ممکن ہے اور پائیکے عوض اگر بن پڑے تو عرق بادیان پر یا مارا اصل پر جسمین پانی ملا جو اکٹھا
 کریں اور معدہ پر روغن گل سر کے میں ملا کر لیں اور درخت انگور کی خاکستر اور سعدا اور ذخرا ورسنبل سرکہ میں ملا کر نیگرم معدہ پر ضما دکرین اور روغن سنبل ملنا مفید ہے پھر
 اگر ورم تحلیل ہوا تو یہی مقصود ہے اور نہیں تو اگر بن پڑے مادے کا استفراغ آہمال سے کریں اور جو نسائسہل بہان دے سکتے ہیں وہ املتاس کے فلوس میں کہ زوفا
 کے مطبوخ میں ملکر یا صبر کے نفع میں دین اور لازم ہے کہ قوسے پر ہیز کریں کیونکہ اسکی جہت سے مادہ معدے میں جمع ہوتا ہے اس سبب سے ورم بڑھتا ہے ترکیب الاصول
 کی جو بیان مفید ہے بیخ کاسنی بیخ بادیان اصل السون بادیان لیکر جوش دین اور گلغند ملا کر پین چوتھی قسم وہ ہے کہ سوادی ہو ورم سوادی کی علامت یہ ہے کہ ورم میں
 سختی اور بد مزاجی اور بری فکر اور رنگ بین تغیر اور آنکھوں میں خشکی ہو اور یہ ورم اکثر انتہالی ہوتا ہے یعنی اسکا مادہ آخر میں سودا ہو جاتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ابتدا میں
 سودا سے عارض ہو علاج اول تو مزاج کی رعایت سے مادے کے نضح میں کوشش کریں مثلاً اگر مزاج میں گرمی ہو بادیان کا پانی اور کرفس کا پانی خیار شنبہ
 ملا کر ٹھوڑا روغن با دام بڑھا کر دین اور اگر حرارت نہور و غن پیدا نہیج اور مارا الاصول استعمال کریں اور نضح کامل کے بعد یارجات کبار کام میں لائیں کہ سہل قوی
 نضح کے پہلے مرض کو بڑھاتا ہے اور ورم کی غلظت اور سختی کو زیادہ کرتا ہے اور جو نسائی دو این ضما د کے لیے اختیار کریں چاہیے کہ نرم اور تحلیل کرنے والی اور خوشبو
 ہوں اور انہیں کچھ قبض بھی ہو جیسے حلبہ اور سنبل اور سیعہ اور تخم کمان اور بابونہ اور مغز قوٹم اور قصل اور فسنتین و زعفران کر کے پانی میں اور مرغیوں کی چربی اور

مغز ساق گاؤر و روغن اور موم میں ملا کر استعمال کریں فائدہ حکیمانے کہا ہے کہ معدے کے ورم صلب میں تین مثقال زردغن پیدا بخیر اما س کے مطبوخ میں یا مارا اصول کے ساتھ اگر تین دن تک دین بہت فائدہ بخشتا ہے اور اگر ورم فرم ہو جائے یعنی زمانہ دراز گذر جائے اُسکے لیے قرص سنبل بہت مفید ہے جو جان لے کہ طبری کہتا ہے کہ کبھی معدے میں ورم سرطانی پیدا ہوتا ہے اور اکثر جاہل گمان کرتے ہیں کہ معدے میں سرطان نہیں پیدا ہوتا کیونکہ معدے میں رگین کم ہیں اسکا یہ زعم باطل ہے اس واسطے کہ اس ورم کا پیدا ہونا رگون کی کثرت پر موقوف نہیں اور حال یہ ہے کہ معدے میں اورہ اور شرابین بہت ہیں ترکیب قرص سنبل کی کہ معدے اور جگر کے ورم صلب کو مفید ہے سنبل قفاح اذخر و ارچینی قصب الزہیرہ ہر ایک تین درم زعفران انیسون مر قسط تلخ ہر ایک ایک درم مقل مسطکی ہر ایک دو درم اشق ادھام اشق اور مقل کو مثلت میں حل کریں اور باقی دو اذن کو کوٹ چھا کر اُس میں ملا کر قرص بنا لیں خوراک دو درم ورم معدہ کے لیے مثلت کے ساتھ اور ورم جگر کی واسطے سکنجبین کے ساتھ دین تبنیہ کبھی معدہ میں سختی ورم کے طور پر پیدا ہوتی ہے اسکو جساوۃ المعدہ کہتے ہیں اور جدی فصل میں اسکا بیان آئے گا۔

فصل دبیلا معدہ کے بیانیہ میں دبیلا سے کہتے ہیں کہ عضو کے باطن میں ایک جگہ ہو کر اُس میں مادہ جمع ہو جائے اور پک کر پیپ بن جائے اور ہر گرم آماس سے اکثر عارض ہوتا ہے اور جو نسا و بیلہ گرم آماس سے ہو جاتا ہے اسکا نام خراج ہے اور معدہ کے ورم پکنے کی اور خراج ہونے کی علامت یہ ہے کہ تپک غلبہ ہو اور درد شدت پکڑے پھر جب نضج کامل ہو جائے اور مادہ پیپ بن جائے یہ عوارض ساکن ہوں اور اس بیلہ کے ٹوٹنے کی علامت یہ ہے کہ اعضا میں قشعریرہ اور زامض واقع ہوں یعنی کانپنے لگیں اور لرزہ ہو اور اس سال میں یا تو میں یا دونوں میں پیپا و رلیو نکالے اور آماس دچائے علاج اگر دبیلا خود بخود نہ پھوٹے اور پک کر طیار ہو چکا ہو چاہے کہ تازہ دودھ پلائیں اور گرم پانی کے پینے سے بھی آسان ٹوٹ جاتا ہے پھر باقیہ دبیلا پر رکھ کر آہستہ دبا میں اور بیمار کو حکم کریں کہ سخت بستر پر لیٹے تاکہ توڑنے میں مدد ہو سکے اور ٹوٹنے کے بعد مارا سکریا مارا غسل دین تاکہ پیپ کا تبقیہ ہو اور اگر احتیاج پڑے المیوا کا سنی کے پانی میں اور ایاج فیکراوے سکتے ہیں تاکہ معدہ سے تمام پیپ پاک ہو جائے اور اس وقت میں غذاؤں سے ماہ اشعرا و حریرے کے اقسام پر جو موافق ہیں قفاحت کریں اور مرغ کا شور باشتا و ر حلبہ کے ساتھ آخر میں سے سکتے ہیں ورجس وقت کہ تمام پیپ پاک ہو جائے اور کچھ باقی زہے زخم کے بھر نہیں کوشش کریں اس طرح کہ جو نسبی دوائیں زخم کو بھرتی ہیں جیسے دم الاخوین گلنار کبر باگل ارنی گل سرخ لیکر کوٹ لین اور کھلا تین مکر و اوں کو بہت بار یک نکرین تاکہ معدے میں بہت دیر تک ٹھہرین جیسا کہ جوارشات گی دو اوں میں دستور ہے کہ معدے میں ٹھہرنے کے لیے بہت بار یک نہیں کرتے تبنیہ جس وقت معدے میں آماس پیدا ہو اُسکے تحلیل کر نہیں کوشش کریں جس طرح پک کر اور ام کی فصل میں بیان کیا گیا تاکہ دبیلا نہ ہو جائے اور اگر تحلیل نہ ہو اور جمع ہونے لگے پکانے اور توڑنے اور پاک کرنے میں کوشش کریں اور توڑنے اور پاک کرنے کی تدبیر کا ذکر آچکا ہے لیکن پکانے کی تدبیر یہ ہے کہ ضما و نضج معدے پر رکھیں اور اس وقت میں فصد اور اس سال میں پرہیز کریں تاکہ نضج میں توقف نہ ہو اور اگر آماس سخت ہو جائے اسکو نرم کریں ضما و نضج کی ترکیب تخم مٹھی تخم کنوچہ مغز بادام تلخ کوٹ لین اور روغن پیدا بخیر میں ملا کر ضما د کریں دوسرا نسخہ کہ نرم کرنے اور پکانے کے واسطے مجرب ہے طریقیون دس درم حلبہ پندرہ درم تخم کنوچہ میں درم کوٹ لین اور تازے دودھ میں جوش دین جب م ہو جائے تھوڑا سا روغن کنجد یا روغن نخل اس میں ملا کر ہر گرم کام میں لائیں فائدہ جہاں کہیں پیپ و روغن تو میں آوے صحت کی نسبت زیادہ ہلاکت کا نشان ہے

فصل معدے کے قروح اور ثبور کے بیانیہ میں معدے میں زخم اور پھنسیاں پیدا ہوں اُسکی علامت یہ ہے کہ ترشی کے کھانے سے اور تیز چیر ہے

جیسے سرکہ اور رائی وغیرہ معدے میں در زیادہ ہوا اور ترمین یا اسہال میں خون یا پپ آئے اور منہ خشک اور کھٹی ڈوکا میں بہت آمین اور تیلی کی تکلیف رہے پھر اگر بیماری نم معدہ میں ہو تو درد سینے کی کڑی سے نیچے ہوگا اور کبھی کبھی اطراف سرد ہو جائیں اور غشی پیدا ہو اور زخم اور پھنسیوں کے چھلکے ترمین نکلیں اور سانس تنگ ہو جائے اور اگر قعر معدہ میں ہو تو ناف کے اوپر درد ہو اور معدہ میں غذا ٹھہرنیکے بعد درد کی شدت ہو غرض کہ اسکا درد نم معدہ کے ام سے بہت کم ہوا اور زخم اور پھنسیوں کے پوست براز میں نکلیں اور اگر نم معدہ میں بھی اور قعر معدہ میں بھی ہوں تو دونوں کے نشان ظاہر ہوں اور قعر معدہ کے قرحے میں اور امعا کے قرحے میں فرق درد کی جگہ سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ معدہ کا درد ناف کے اوپر ہوتا ہے اور امعا کا درد ناف سے نیچے اور اسکے حوالی میں اور چونکہ چھلکے امعا سے براز میں آئینگے وہ باریک ہونگے اور نم معدہ کے قرحے میں اور مری کے قرحے میں یہ فرق ہے کہ جب مری میں زخم اور پھنسیاں پیدا ہوں اور دشانوں کے بیچ میں پیدا ہوگا علاج جب تک پپ نہ پڑے یا زخم تازہ ہو فصد کھولیں خصوصاً اگر خون کا غلبہ ہو اور پھنسیوں کی ابتدا میں فصد کے بعد تاکہ مادہ نہ پڑے جو کچھ اور ام میں مذکور ہے کام میں لائیں اور اس کلام کے لیے کالی گائے کے دوغ میں کچھ ایک طباشیر اور گل سرخ اور تخم حاض ملا کر پلانا نغایت مفید ہے اور اگر پھنسیوں میں پپ پڑ گئی ہو اور قرحہ پُرانا ہو گیا ہو یا راسل یا جلاب دین تاکہ اسکا میل دھو ڈالے پھر زخم کی بھر لائی والی دوائیں جیسے قرص کمر باربو قابضہ کے ساتھ استعمال کریں اور ایسی دواؤں کے استعمال کی وقت تنقیہ سے بھی غافل نہ رہیں بلکہ کبھی ایسی دوائیں میں کہ زخم کو صاف کریں اور کبھی اس قسم کی پپ استعمال کریں کہ زخم کو بھر لائیں اور یہ اس واسطے ہے کہ میل پاک ہوتا ہے کیونکہ جب تک میل ہے زخم نہیں بھر سکتا مگر تنقیہ کی جو نسی دوائیں قوی ہیں ان سے بچیں کہ مرض کو نہ بڑھائیں اور جب تک زخم بہت پُرانا ہو یا راج سے تنقیہ نہیں کر سکتے اور جب ان امراض میں استفراغ کی حاجت پڑے ملٹاس شیرہ کاسنی کے ساتھ سب چیزوں سے بہتر ہے اور اگر طبیعت نرم ہو قرص طباشیر قابض اور قابض ہون کے ربوب اور جو کاسٹوفانڈہ منہ ہوا اور جو کچھ مری کے قرحے اور شرہ کے

باب میں بیان کیا ہے وہی اسکا علاج ہے

فصل نفع کے بیان میں یعنی پٹ اپھرناسکے تین سبب ہیں ایک تو یہ کہ سور مزاج سا فوج بار و معدہ میں عارض ہو اور اسکی حرارت حرارت غریزی کو ضعیف کر دے اس سبب نفع کامل نہ ہو اور اگر بہت پیدا ہوں اور غلیظ ہو کہ ریح بخائیں اور پٹ میں نفع پیدا کریں گویا کہ ہوا بھری مشک ہو اور یہ سبب معدے کی جہت سے ہے دوسرے یہ کہ کھانکی جہت سے ہو یہ اس طرح ہوتا ہے کہ ایسا کھانا کھائیں کہ معدے کی حرارت اس کے نفع کامل سے عاجز ہو اور جبکہ نفع ناقص ہو نفع پیدا ہو اور وہ کھانا چار طرح پر ہوتا ہے ایک تو مقدار میں زیادہ دوسرے یہ کہ اُس میں رطوبت زیادہ ہو جیسے کہ دوا درخیا اور یہ ظاہر ہے کہ جب غذا اندازہ سے زیادہ ہوگی طبیعت اسکو ہضم نہ کر سکیگی اور معدہ کے جوف میں نہ سائیگی اور اگر غذا میں رطوبت حد سے زیادہ ہوگی ہر چند کہ کہ اندازے کے موافق کھائیں جب اُس میں حرارت کا عمل ہوگا اُس میں سے اجڑے غلیظ اٹھیں اور حرارت انکو تحلیل نہ کر سکے اور نفع پیدا ہو تیسرے یہ کہ وہ غذا خود نفاخ ہو جیسے مسور اور لوبیا چوتھے یہ کہ کھانے میں بدبو ہو اور یہ بات تو معلوم ہے کہ ایسی غذا کی طرف معدہ متوجہ نہیں ہوا کرتا اس واسطے حکما نے کہا ہے کہ معدے کی حس ایسی زکی ہے جیسے دماغ اور رحم کی حس زکی ہو خوشبو کی چیزوں سے اسکو نفع ہوتا ہے اور بدبو کی چیزوں سے ضرر پاتا ہے تیسرے وہ ہے کہ اخلاط کی جہت سے ہو یہ اس طرح ہے کہ معدہ میں خلط لمبغی یا سوداوی یا صفراوی دفعہ جمع ہو کہ نفع پیدا کرے ان تینوں اقسام کی علامت اور علاج معدہ کے تینوں سور مزاج

ایک قسم کی تو شہو اور

میں اور ضعف ہضم میں ہم کہ چکے ہیں احتیاج کے موافق استعمال کریں حال کلا چھوڑ دینے کی چیز چھوڑ دین اور جسکی اصلاح منظور ہو اسکی اصلاح کریں سانج
 میں تو تبدیل اور مادی میں تنقیہ اور تحلیل اور سداب شد میں پس لین کہ مخلوق کی صورت ہو جائے اور اس کے نصف زیرہ سیاہ اور ایک
 چوتھائی نظرون ملا کر لگائیں یا اسمین صوف کا ٹکڑا بھر کر درمیں اٹھائیں ضرور اس دو اسے ریح کا اخراج پنے کی طرف بہت ہو گا یہ حادی کبیر میں لکھا ہے
 فصل جشا کے بیان میں اسکو فارسی میں آروغ اور ہندی میں ڈکار کتے ہیں اور نفخ میں اکثر آیا کرتی ہے اور وہ ایسی آواز ہے کہ جسوقت معدہ کی ہوا منہ میں
 چڑھ آتی ہے پیدا ہوتی ہے شرح نے کہا کہ یہ ایک ایسی حالت ہے کہ معدہ کی ریح سرد منہ کے راستے سے نکلنی ہے پیدا ہوتی ہے اور ڈکار کی دو قسم ہیں طبعی اور
 نا طبعی سو طبعی تو وہ ہے کہ اعتدال پر ہو اور تھوڑی سی ہو کہ معدہ میں جمع ہو گئی ہو اسمین نکلے اور اس کے سبب معدہ کی کشش زائل ہو اور ہضم اچھا ہو اور
 جو نسی کار پانی کے آہستہ اور کھینچ کر پینے سے اور کھانے کے جلد کھانے سے آتی ہے وہ اسی قسم کی ہوتی ہے اس واسطے کہ ان دونوں صورتوں میں پانی اور کھانے کے
 ساتھ ہوا بھی کھینچ کر حلق میں ساتھ چلی جاتی ہے اور نم معدہ میں جمع ہوتی ہے پھر اسکو طبیعت منہ کے راستے سے کہ وہی نزدیک ہے دفع کرتی ہے اور اس کے ساتھ معدہ
 کی ہوا بھی منہ سے ہوتی ہے اور جو ڈکار گنا کھانے سے آتی ہے وہ بھی ایسی ہے جیسے کھینچا پانی پینے سے آتی ہے اور نا طبعی انھیں اسباب سے عارض ہوتی ہے جو کجا بیان
 نفخ میں گذر چکا اور اسکا ضرر یہ ہے کہ ہضم میں فساد آجائے جیسا کہتے ہیں کہ ڈکار جب بڑھ جاتی ہے ہضم کو بگاڑتی ہے کیونکہ غذا کو ابھارتی ہے
 فصل ثاؤب کے بیان میں اسکو فارسی میں دہن درہ اور فارثہ اور ہندی میں جمائی کہتے ہیں یہ حالت جب پیدا ہوتی ہے تو منہ بے اختیار کھل جاتا ہے
 جیسے کہا ہے کہ وہ ایسی حالت ہے جس میں آدمی بے اختیار منہ کھولتا ہے اور اس کے پیدا ہونے کا یہ طریق ہے کہ بخارات غیر منہ ہضم سر کی طرف چڑھ کر جڑوں کے اور ہڈیوں
 کے عضلات میں جمع ہو جائیں اور وہ ان کی سردی اور کثافت اور کم تحلیل ہونے کے سبب غلیظ ہو جائیں پھر طبیعت ان کے دفع کرنے کا ارادہ کرے چونکہ وہ
 غلیظ ہیں صرف طبیعت کے دفع کرنے کا اثر نہ مانیں ناچا طبیعت قوت راویہ سے امداد چاہے اس ضرورت سے منہ کھل جائے۔

فصل تمطی کے بیان میں اسکو فارسی میں خمیازہ اور ہندی میں انگڑائی کہتے ہیں اسکا سبب بھی وہی بخار ہے مگر اتنی بات ہے کہ سر میں مخصوص نہیں بلکہ تمام بدن
 کے عضلات میں عام ہو کر ہے علاج تینوں قسم میں یعنی جشا اور ثاؤب اور تمطی نا طبعیہ میں تنقیہ کریں اور تقویت اور ہضم کی درستی کریں ان چیزوں سے
 جنکا بار ہا ذکر آیا ہے اور گلقدان اعراض کے دفع کرنے میں سب چیزوں سے زیادہ مفید ہے اور بادیان اور گلاب اور لایچی اور فونجی اور اس کے مانند فائدہ
 ان دواؤں کے ذکر میں کہ معدے کی ریح اور نفخ کے دفع کرنے میں مفید ہیں فستقین یا سنبل رومی کھائیں اور انیسون مفید ہے انوس نافع اور کھانا اور نطول
 کرنا خوب ہے تخم کر فس اور شبت اور کندرا اور کردیا اور کمون اور سنبل سب بہتر ہیں اور جلاب سکری نفخ کو ساکن کرتا ہے اور مشک کا کھانا تمام بدن سے ریح
 کو نکالتا ہے اور دار فلفل ریح کے مادے کو اکھاڑ ڈالتا ہے اور لسن کے برابر کوئی نہیں اور مصطکی شہد میں ملا کر کھانا معدہ کے نفخ کو تحلیل اور اس کے درد کو
 جسکا سبب ریح غلیظ ہو تسکین کرتا ہے اور مجرب ہے اور اجوائن کو سرکہ میں کھانا اور روغن میں طلا کرنا نہایت مفید ہے۔

فصل تزویشیان اور تهوع اور تقلب النفس کے بیان میں جان نے کہ معدے کی اس حرارت کو کہتے ہیں جس کے سبب کچھ کہ اسمین جو منہ
 کے راستے دفع ہو اور تهوع ایسی حرکت ہے کہ ذہنی حرکت کے طور پر معدہ میں واقع ہو لیکن کوئی چیز دفع نہ ہو سو تو میں تو دفع بھی حرکت کرتی ہے اور

مادہ بھی اور تنوع میں دافعہ حرکت کرتی ہو مگر مادہ جنبش نہیں کرتا سو دافعہ کی حرکت کے اعتبار سے تو دونوں یکساں ہیں اور مادے کے حرکت گزرا اور نکلنے سے اُنہیں تفاوت ہو اور ممکن ہو کہ حرکت قوی کو قوی کے ساتھ اور حرکت ضعیف کو تنوع سے مخصوص رکھیں اسلئے کہ جب حرکت قوی ہوگی ضرور مادے کو حرکت میں لائگی اور نکال دیگی اور غثیان کہ طبیعت کے بڑے اور برہم ہونے سے مراد ہے وہ ایسی حالت ہو کہ ذوق اور تنوع کے آنے پر طبیعت کو ابھارے اور قلب النفس کو غثیان لازم یعنی ہر وقت کے غثیان کو کہتے ہیں اور غثیان کو غشی بھی بولتے ہیں اور اسکا ہر وقت نہ ہونا مادے کے احوال پر موقوف ہو مثلاً اگر مادہ معدے میں پیدا ہوتا ہو تو غثیان ہر وقت رہیگا اور اگر کسی اور عضو سے اُسپر پڑتا ہو تو کبھی ہوگا اور کبھی نہ ہوگا اور ہو سکتا ہے کہ دوسرے عضو سے اُسپر پڑے مگر اس سبب سے کہ فم معدہ کے طبقات اُسکو کھینچ لیں تحلیل نہ ہو اسلئے ہمیشہ غثیان رہے سو اُسکا لازم ہونا نہ ہونا معدے میں مادے کے ہونے اور نہ ہونے پر منحصر ہو خواہ معدے میں ہی پیدا ہو یا کسی اور عضو میں اور بعض اطباء قلب النفس کو ذباب شہوت کی جگہ بھی بولتے ہیں یعنی اشتہا کا باطل ہونا اور جاننا چاہیے کہ ان حالات کا سبب یا تو اخلاط فاسد ہیں یا بری غذا کہ بری کیفیت سے معدہ کو ایذا دے یا اخلاط یا مقدار سے زیادہ کھانا کہ زیادتی کے سبب معدے پر گران ہو پھر طبیعت کا جیسا مقتضی ہو اسی کے موافق اُنہیں حرکات میں سے کوئی حرکت پیدا کرے ظاہر ہو کہ اگر مادہ معدہ کے جوف میں ہوتا ہو تو ذراتی ہو اور اگر طبقات میں اندر ٹھہر جاتا ہو تنوع اور بہت در پیدا کرتا ہو اور اگر فم معدے کی جانب مائل ہوتا ہو غثیان عارض ہوتا ہو اور جو چیزیں ذوق اور غثیان لاتی ہیں اور کبھی کا کھانا اور اُسکے مانند چیزیں اس حالت کے اسباب میں داخل ہیں اور طبیعت کی کراہت سے اکثر عارض ہوتی ہیں جیسے بعضی چیزوں کا خیال اور نجاست اور پلید مکانوں کی بدبو اور مکروہ غذائیں اور اُنکے سوا اور اس حالت کے جیسے جیسے اسباب باطنی اور خارجی ہیں اُنکے موافق اُسکی نوعیت ہوتی ہیں اور ہم ہر ایک کو علیحدہ بیان کرتے ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ خاص معدہ میں ہی صفر پیدا ہوا اور کسی اور عضو میں سے وہاں نہ پڑے اسکی علامت یہ ہے کہ صفر کے نشان ظاہر ہوں جیسے پیاس اور معدہ میں بہت گرمی اور جو کچھ ذوق میں نکلے وہ تلخ اور اُسکے سوا اور علامتیں علاج تنقیہ معدہ کے لیے ذوق اور اسہال و زرم حقنہ میں سے جو کچھ بیمار کے مزاج میں آسان اور مناسب ہو استعمال کریں ذوق کیواسطہ سکنجین اور گرم پانی پلائیں اور سہال کے لیے مطبوخ ہلیدہ اور قمو نیا اور ارباج قیقر کے ساتھ کھلائیں اور جان لے کہ جب مادہ معدہ کی طرف مائل ہو اور طبقات میں بھی نہیں کھچا اُسکے لیے سہال اور حقنہ نافع ہیں مگر جو مادہ معدہ میں ہو اُسکے نکالنے میں ذوق ہر طرح مفید خاص کر جبکہ فم معدہ کی جانب مائل ہو اسیواسطہ ذوق کی تعریف کرتے ہیں کہ ایسے حالات کو منقطع کرنی ہو اور اُسکا نفع ظاہر ہو اور تنقیہ کے بعد اگر یہ جانیں کہ کچھ مادہ باقی ہو اور اُسکا نکالنا ممکن نہیں اس صورت میں مناسب دواؤں سے اور غذاؤں سے تعدیل کریں اور چون سے شربت یہاں کام آتے ہیں یہیں شربت سیب شربت بخصوصاً جبکہ عود اور صندل اور گلاب اُنہیں پلائیں اور شربت نار عرق پودینہ کے ساتھ اور شربت غورہ اور شربت ریواس گلاب میں ملا کر مفید ہے اور یہ دوائیں معدے پر طلا کریں سیب کا پانی اور یہی کا پانی اور صندل کا فور اور یہ غذا میں کام آتی ہیں سماقیہ اور رانیہ اور حصریہ عود اور سیب اور گلاب سے قوت لے کر اور اُنکے مانند جو کچھ اس خلط کی اصلاح کرے اُن دواؤں کا ذکر ہو جو ذوق کو زایل کرتی ہیں ملہ ذوق کو ساکن کرتا ہے کہ با آدھا درم گلاب میں پسکرو دینا ذوق کو روکتا ہے تمہندی مجرب ہے خرفہ اور جو کہ ستوا اور طباشیر اور برنج کی ترشی اور پستہ اور ارزن ہر ایک مفید ہے غلیہ جب ان تدبیروں سے جنکا ذکر آیا ہے ذوق ساکن ہو تو نواف کے نزدیک در نشانوں کے بیچ میں بدون قہقہے

حجاست کریں و رہا تھو اور پانوں کا ملنا اور سلنا بہتر ہو شربت کہ قی صفراوی اور درد جگر کو ساکن کرنا ہی اسکی ترکیب تمہندی کا پانی آلو سیاہ ہر ایک تین دم
لک مغسول ایک دم زعفران و دانگ یہ سب ایک خراک ہو سفوف کہ قی صفراوی کو روک دیتا ہو اور قوت کی حفاظت کرنا ہی طباشیر تخم حاض ہر ایک پانچ دم
گل سرخ چار دم سماق گل نیشاپوری ہر ایک تین دم عمود صمغ عربی ہر ایک تین دم افاقینا سک ہر ایک ٹیڑھ دم خوراک دو مثقال و سری قسم وہ ہو کہ معدہ میں بلغم
پیدا ہوا و بلغم کے پیدا ہونے کی علامت نفخ اور قراقر اور انکے سوا جو کچھ اسکے لوازم میں پھر اگر بلغم شور ہو گا جو کچھ قی میں نکلے وہ شور ہو گا اور پیاس سے خالی ہو گا
مگر اسکی پیاس صفراوی کے برابر ہوگی اور پیاس کے روکنے سے نفع ہو گا اور سطح قی کا ٹیٹھا ہونا ٹیٹھے بلغم پر اور قی کا ترش ہونا ترش بلغم پر گواہی دیتا ہو اور
یہ دونوں جنس پیاس سے خالی ہونگی اور اگر یہ بلغم کی ترشی ہضم کے تصور سے ہو علاج جہاں کہیں کہ مادہ فم معدہ کی جانبائل ہو بطبع شدت اور کجبین
عسلی پکیر قی کریں و اگر یہ دو اکفایت نکرے اور مادہ طبقات میں گھس باہو تخم تربا ورنما و زردال اور شہد اسین بڑھا دیں اور جہاں کہیں مادہ قعر معدہ میں ہو
سہل پلائیں اور اس کام کی واسطے حب صبر اور حب مصطکی اور ایاج فیکر اور حب لافاویہ مناسب ہیں اور تیفقہ کے بعد شربت ناراضعی کہ قی فضل عود گل سرخ سے
خوشبودار کریں پلائیں تاکہ معدہ کی تقویت ہو اور ہلیہ مر با اور زنجبیل مر با اور گل قند باویان کے ساتھ مفید ہو اور جوارش عود اور جوارش مصطکی اور دو وارلسک
شیرین فائدہ مند ہو اگر مادہ طبقات میں نہیں کھنچا بہت جلد ہلکی دواؤں سے اٹھ سکتا ہو اور نہیں تو بدون قوی دواؤں کے نہ ہلیگا گولیوں کی ترکیب کے معدے
کے حمل کو بلغم لزج سے پاک کر دیں ایاج فیکر چھ دم ہلیہ کا بی مصطکی ہر ایک و درم قرص گل نمک ہندی ہر ایک تین دم پودینہ خشک جوڑو ا اینسون
ناخواہ زیرہ سیاہ قی فضل ہر ایک ایک دم تہہ سات درم کوٹ اور چھانکر پودینہ کے پانی میں ملا کر گولیاں بنا لیں اور ایک درم سے ایک مثقال تک شربت این
کے ساتھ یا میبہ کے ساتھ استعمال کریں سفوف کہ معدہ کو قوت دیتا ہو عود قی فضل مصطکی پودینہ خشک ہر ایک و درم کوٹ اور چھانکر ایک درم کے اندازے سے
دس درم گل قند میں ملا کر کھلائیں ضماد کہ معدے کو قوت دیتا ہو اور قی کو روکتا ہو سک قصبہ لزیرہ مصطکی سنبل عود قی فضل جانفل اور تھوڑا سا زعفران
کوٹکر میسون میں گوندھکر معدہ پر ضماد کریں تہیہ مادے کو قطع ہونے سے پیشتر غذا اور شربت قابض اور عفص یعنی جبکہ مزہ کیسیلا ہونے وین کہ نقصان پہنچتا ہو
تیسری قسم وہ ہو کہ سودا معدہ میں پیدا ہوا اسکی علامت یہ ہو کہ قی ترش ہو اور پیاس نہ ہو اور معدے میں اور طحال میں قراقر اور نفخ اور جو کچھ سور مزاج مادی میں
نکور ہوا ظاہر ہو اور سودا کہ قی میں پڑے زمین کو ابا لے اور کھیاں اسکے گرد نہ پھریں علاج جو کچھ کہ بلغمی کے لیے مذکور ہوا ہی استعمال کریں اور مادے کو کچھ ایک
تیز حقنہ سے نیچے کی جانب تارین اور تیفقہ کے پہلے قابض چیزوں سے پرہیز کریں اور طحال کی آفت کو زائل کریں اور اسکے تیفقہ اور تقویت میں کوشش کریں
اور قی بلغمی اور سوداوی کے دفع کرنے میں قرص ایلواوس سے بہتر کوئی چیز نہیں ضماد کہ قی سوداوی کو مفید ہو لادن اشہ اکلیل الملک بگ مور و ترش قابض
میں ملا کر معدہ اور طحال پر ضماد کریں چوتھی قسم وہ ہو کہ اخلاط مذکورہ معدہ میں پیدا ہوں بلکہ دوسرے عضو سے جیسے جگر مرارہ اور طحال سے اسپر گریں اور ان
حالات کا باعث ہوں اور یہ قسم پہلے اقسام سے بدتر ہو کیونکہ وہ دو عضو کی آفت پر دلالت کرتی ہے ایک تو وہی عضو جس میں اسکی پیدائش ہوتی ہے دوسرے وہ عضو
جس میں مادہ دفع ہو کر آتا ہے یعنی معدہ اور یہ ظاہر ہو کہ اگر معدہ ضعیف نہ ہوتا تو مادہ کو قبول نہ کرتا اور اس قسم کی علامت یہ ہو کہ حصاے مذکورہ سے کسی عضو میں آفت
سوجو ہوا اور قی کے بعد آرام معلوم ہو جب تک کہ اور مادہ اگر پڑے اور جو کچھ پہلی قسم میں مذکور ہوا ہی اس سے پہچان سکتے ہیں کہ کس نوع کا مادہ ہی علاج اسی عضو قی

کے تنقیہ اور تعدیل میں کوشش کریں جیسا اسکے مقام میں لکھا ہے اور اس صورت میں باسلیق کی فصد مقابل کی رعایت سے کرنا نہایت مفید ہے اور لازم ہے کہ معدہ کو بھی قوت میں بیرون کے پانی سے اور ربوب سے خوشبودار قابض و این ملا کر جیسا ذکر آیا ہے فائدہ عضو ماؤف کے تنقیہ سے پہلے معدہ کی تقویت چنایا اس واسطے کہ جب معدہ مادے کو قبول نہ کر سکا ممکن ہے کہ وہی مادہ عضو میں کی طرف پھر جائے اور آفت قوی برپا کرے پانچویں قسم وہ ہے کہ مادہ تمام بدن سے نچر کر معدہ پر گرے اور یہ قسم حمیات میں اکثر عارض ہوتی ہے اور اسکا نشان یہ ہے کہ تپ کے ساتھ پیدا ہوا اور اسکے زائل ہونے سے زائل ہوا اور ان حالات کا ظہور مادے کے انصباب پر موقوف ہے علاج تمام بدن کا تنقیہ کریں اور اسکے ساتھ تپ کی رعایت بھی رکھیں چھٹی قسم وہ ہے کہ غذا کے فساد سے قز اور غشیان پیدا ہوا اور غذا کا فساد تین طرح پر ہے ایک تو یہ کہ مقدار کے سبب ہو جیسا معدہ کی قوت سے زیادہ کھانا دوسرے یہ کہ کیفیت کی وجہ سے ہو جیسے کھانا نکلین یا تیز یا شور یا ترش کہ معدہ کو ایذا دینے سے تیسرے یہ کہ کھانے میں سو تدبیر واقع ہو جیسے غلیظ کے اوپر لطیف کھانا کیونکہ لطیف جو غلیظ پر کھایا ہے وہ فاسد ہو کر غلیظ کو بھی فاسد کر دیتا اور اس سبب سے معدہ کو ایذا ہوگی تب چار معدہ ہکو دفع کرنا چاہیگا اور غلیظ کے اوپر لطیف کھانے سے جو فساد پیدا ہوتا ہے اسکی وجہ ہم فساد ہضم میں کہ چکے ہیں اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ سو تدبیر واقع ہو علاج غذا کے اترنے سے پہلے قز کرنا میں غرض کہ غذا کے فساد کو معدے سے نکال دین جس طرح سے بن پڑے اور اسکے بعد معدہ کو قوت دین اور ان فاسد تدبیروں سے بچتے رہیں ساتویں قسم وہ ہے کہ معدہ میں سو مزاج اور ضعف عارض ہو اس سبب سے جو چیز اسپر وارد ہو اسکی برداشت نہ کر سکے اور اسکے ٹھہرا لینی قوت نہ ہو یہاں تک کہ ہکو وہاں آتے ہی دفع کرنے لگے اور معدہ کے سو مزاج کی علامت اور علاج کا بیان مفصل مذکور ہوا ہے فائدہ قز اور غشیان کہ ضعف معدہ سے عارض ہو اسکے لیے شربت لیمو پینا اور مسطکی کا چبانا مفید ہے آٹھویں قسم وہ ہے کہ جران کے طریق پر عارض ہو یعنی طبیعت مرض کے مادے کو معدہ پر دفع کرے اسکی علامت یہ ہے کہ ایام باجوری میں پیدا ہوا اور یہ امراض گرم میں اکثر اتفاق ہوتا ہے اسلیے کہ سرد مواد کا میلان طبعی نیچے کی جانب ہے طبیعت اوپر کی جانب اسکو کم دفع کرتی ہے کیونکہ ہر ایک مادے کا طریق طبعی سے نکلنا زیادہ آسان ہے علاج مناسب چیزوں سے قز کی امداد کریں تاکہ معدہ میں مادہ باقی نہ رہے پھر اگر تپ ہو اسکو شربت نیلوفر سے تسکین کریں اور باقی میں شربت نار اور پودینہ دین نوین قسم وہ ہے کہ معدہ میں گرم ہونیکے سبب یہ حالات پیدا ہوں اور گرم کی علامت اور علاج امعا کے امراض میں دیدان کی فصل میں مذکور ہیں

فصل قوالدم کے بیان میں یعنی خون کی قز اسکی کئی قسم ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ مری کی رگوں میں سے یا معدہ کی رگوں میں سے کوئی رگ پھٹ جائے قطع ہو یا اس رگ کا ٹنڈھ کھل جائے اور خون کی قز آئے سو پھٹ جائیکے تین سبب ہیں ایک تو سقطہ یا ضربہ یا تمد یا زور سے چنید اور دوسرے مادے کی کثرت اور یہ چھٹنے کا باعث اسوقت ہوتا ہے کہ رگ نرم یا رقیق ہو تیسرے شدت کی خشکی اور جن اسباب سے رگوں کے ٹنڈھ کھل جاتے ہیں وہ تین ہیں ایک تو گرم فصلیں اس موسم میں کہ صفر کی کثرت ہو اور خون میں دوسرے یہ کہ ماسکہ ضعیف ہو کر رطوبت کے سبب رگوں کے ٹنڈھ ڈھیلے ہو کر کھل جائیں تیسرے مواد کی کثرت کہ اسکے سبب رگین بھر کر ایسی طرح کھنچیں کہ انکا ٹنڈھ کھل جائے اور قوالدم کہ امتلا کی وقت اور خون کی زیادتی میں عارض ہوتا ہے اسی قسم سے ہوتا ہے اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ مری میں یا معدہ میں درد ہو مگر شانوں کے بیچ میں بھی یہ درد ہوتا ہے کہ مری میں زخم ہو علاج رگ باسلیق کی فصد کھولیں پھر اگر خون کی کثرت ہو ایک بارگی سے خون نکالیں اور کبھی وزن میں سے بھر نکالا جاتا ہے اور اگر خون کی کثرت نہ ہو تو تھوڑا تھوڑا کئی دفعہ میں نکالیں کیونکہ بیان صرف یہ بات منظور ہے کہ مادہ ادھر سے

پھر جائے اور امتلا میں فصد کے بعد اور فصد بھی ضروری ہو اس لیے کہ یہاں کم کرنا بھی مقصود ہے اور پھر دینا بھی مگر قوت کی رعایت ہر حال میں ضروری ہے اور مادے کے امالہ کی واسطے ہاتھ اور پاؤں کا باندھنا بہت موثر ہے اور قبض کی واسطے بھی کے پانی میں تھوڑا سا گلنا قشر کنڈر صمغ عربی گل ارمنی ملا کر پلائین اور بلوط اور زرنوب و رساق وغیرہ کھلائین اور اس کام کے لیے موزیدانہ سمیت کھانا مفید ہے اور رگون کے منہ بند کرنے میں نہایت موثر ہے تنبیہ اگر آفت معدہ میں ہو تو دو ایک بارگی کھلائین اور اگر مری میں ہو تو کم کم ٹھہر کر پلائین بلکہ تھوڑی سی دو اٹنہ میں لیکر آہستہ حلق میں جانے دینا درپشت تیکہ پر لگائین جیسے چت لیٹتے ہیں یہ سب امور اس لیے ہیں کہ جس جگہ مقصود ہے وہاں دو اچھ ٹھہرے اور اوپر مذکور آیا ہے کہ جس وقت یہ منظور ہو کہ دو امدے میں بہت دیر ٹھہرے تو نہایت باریک نگرین اور امالہ کے لیے حقہ استعمال کرنا اور پنڈلیوں پر سینگیان لگانا مفید ہے اور یہ قسم خطرناک نہیں دوسری قسم وہ ہے کہ جگر میں یا طحال میں کوئی آفت ہو چکے اور وہاں سے خون معدے میں اتر آئے اور قز میں نکلے اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ ان اعضا میں سے کسی عضو میں آفت موجود ہو اور اسی عضو کا حال تباہ ہو پھر اگر جگر کا خون ہو تو اس میں بربو ہوگی اور اس نوع کا ذوسنطار یا بے کبدی میں اکثر اتفاق ہوتا ہے اور جو فی الدم ذوسنطار یا بے کبدی میں عارض ہوتا ہے اکثر ہلکا ہوتا ہے اور اگر طحال سے خون آتا ہے اسکا رنگ سیاہ ہوگا اور اکثر اوقات میں طحال کا خون باوجود سیاہی کے کچھ غلیظ بھی ہوتا ہے اور ترش ہوتا ہے مگر خون سر سے معدہ میں عاف کے نہیں آسکتا اور اس قسم میں پہلے عاف کا ہونا لازم ہے اور ایسا ہی فی الدم دماغی کا یہ نشان ہے کہ کبھی کبھی کھنکار کی وقت منہ سے اور تھنوں سے بھی خون نکلے علاج جس عضو میں آفت ہو اسی عضو کا علاج کریں اور مادے کو جانب مخالف سے نکالیں اور اس میں ان رعایتوں کا اور قوانین کا لحاظ رکھیں جنکو پہلی قسم میں کہ چکے ہیں اور ان امراض میں فصد سے بہتر کوئی چیز نہیں اور جب تک امتلا سے قوی نہ ہو کر زیادہ خون نہ نکالیں بلکہ تھوڑا سا کئی دفعہ میں لینا چاہیے تاکہ کام نکل آئے اور ضرر نہ ہو اور کسی وجہ سے فصد میں زیر نگرین بشرطیکہ کوئی امر مانع نہ ہو اس لیے کہ جب ابتدا میں فصد کا اتفاق نہیں ہوتا تو اس سے زیادہ نفع نہیں حاصل ہوتا اور فی الدم کبدی میں قرص زراوندین اور جو دوائیں جگر کو قوت دیتی ہیں جیسے صندل و زرزور داوڑ جو کا امالہ کاسنی کے پانی میں ملا کر جگر پر کرن اور اسی طرح جو نئے عضو میں آفت ہو اسی کی تقویت میں کوشش کریں جس طرح پراسکی جگہ میں کوہ ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جگر پر یا طحال پر مجربہ کا لگانا خواہ پچھلے دن یا زین فی الدم کو جو ان اعضا کے سبب ہو اور امتلا سے قوی بھی نہ ہو روک دیتا ہے فائدہ جگر کا خون جب نفع ہوتا ہے تو قز میں یا اسہال میں یا بول میں نکلتا ہے مگر یہ ممکن نہیں کہ یہ کی طرف ٹپک کر کھانسی میں نکلے اس واسطے کہ یہ کے اور جگر کے بیچ میں حجاب حائل ہے اور یہ رطوبات کو انھیں اعضا سے کھینچتا ہے جو اس متصل ہے نہ کہ اور حجاب سے اور کبھی معدہ میں قروح اور تامل ہوتا ہے اس سبب قز میں خون آتا ہے اسکا نشان یہ ہے کہ ریم اور قشور قز میں نکلیں اور قروح معدہ کے دوسرے آثار ظاہر ہوں اور ہم اسکی علامت کو مع علاج اوپر کہ چکے ہیں تنبیہ جس وقت کہ سینے پر سقطہ یا ضربہ ہو چکے اور قز میں خون آئے مری کی رگون کے پھٹ جانے پر گواہی دیتا ہے فصد کے بعد اسکی تبریح کہ ماش اور مغاٹ اور اقا قیاء اور گل ارمنی اور صبر اور مرمرور کے پانی میں ملا کر ضربہ کی جگہ پر طلا کریں اور قرص کہر یا ایک مثقال شہرہ تنخم خرفہ بریان کے ساتھ دین اور ممکن ہے کہ فصد نکرین اور یہی تدبیر کافی ہو اور جس وقت مزاج مرطوب ہو سکے سبب اور رطوبت افزا غذاؤں کے استعمال سے رگین سست اور نرم ہو کر کھلیائین فلونیاے فارسی اور سنجر نییا اور دھرتا دین اور اسوجہ سے کہ فصد خشکی پیدا کرتی ہے اگر حاجت پڑے تو اسکا بھی کرنا ممکن ہے اور جہاں کہیں رگون کی خشکی سبب ہو چنے کی دواؤں سے اور طلا سے تطیب کریں اور جب تک مادے کا امالہ بدون اخراج کے ہو سکے استفراغ نکرین مگر جب یہ جانیں کہ مادے کے سبب سے

خشکی ہو اور یہ بات یاد رکھیں کہ جب قردم میں فصد کھولیں اور خون کے نکلنے سے بیمار کو آرام معلوم ہو تو بند نہ کریں اور زیادہ نکالیں جیسا کہ بیان کیا ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ قردم میں معدے میں خون جم جاتا ہے جیسا دودھ جم جاتا ہے ہم اسکو جدی فصل میں بیان کرینگے حکایت محمد زکریا کہتا ہے کہ میں نے ایک مرد کو دیکھا کہ ایک گوشت کا ٹکڑا اخروٹ سے بڑا اُسکی قردم نکلا اور سلامت رہا میرے گمان میں یہ آتا ہے کہ معدے میں کوئی بڑا مسہ یا سورتھا اور اُسکی جڑ باریک ہو گئی تھی قردم سے ٹوٹکر نکل آیا ایک دو کی ترکیب کہ قردم میں نہایت مفید ہے اور معدہ کی صحت کو حفاظت کرتی ہے ہار و گلنار ہر ایک قردم افیون ایک قیراط بارتنگ کے پانی میں پلائیں اور ہر روز نہار تھوڑی سی کھالیں دوسرا نسخہ بزغالہ کا خون ایک رطل اور اُسکے برابر تیز سرکہ ملائیں اور ہلکا جوش میں دیتیں نہار سپین قردم کے لیے مجرب ہے اور انگور کی پتی کا پانی پینا مفید ہے اور بارتنگ کا پانی اور عصبی الراجی کا پانی اور بادروج کا پانی اور خرفہ کی پتی اور شاخون کا پانی اور قرص کحل رگدن کے پھٹ جانے میں مفید ہے قرص کحل کی ترکیب سرہ شاد نہ مغسول دم الاخوین ہر ایک تین درم گلنار مارو ہر ایک دو درم شاخ گوزن سوختہ اقا قیا ہر ایک ایک درم لادن زعفران ہر ایک آدھا درم پر سیاہ شاہ ایک درم سب داؤن کو کوٹ چھانکر بارتنگ کے پانی میں ملائیں اور قرص بنالین خوراک جو ان کے لیے ایک درم اور وہی مذکورہ میں سے کسی دوا کے پانی میں دین۔

فصل معدہ اور معاین خون اور دودھ جم جانے کے بیان میں کسی عضو میں سے خون نکلتا ہے اور جب معدہ میں آتا ہے حرارت کے ضعف سے وہ ان جم جاتا ہے اور اس میں کیفیت سمیہ آجاتی ہے اور اس طرح کبھی معدے میں دودھ معدہ کی سردی سے جم جاتا ہے یا اس سبب سے کہ کوئی جائیدنیوالی چیز اس کے ساتھ استعمال کریں اور معدہ میں خون اور دودھ کے جم جانے کی علامت یہ ہے کہ غشی پیدا ہو اور مرد پسینا آنے لگے اسکا سبب یہ ہے کہ مادے میں سمیت ہو اور قوت تحلیل ہوتی ہو اور شاید کہ بدن میں لرزہ بہت زور سے آئے یہاں کہ حرارت کو ظاہر سے ول کی طرف لٹا دے اور یہ علامت ردی ہے علاج شبت و ریو دینہ کو جوش دین اور سکنجین ملا کر گرم پلائیں تاکہ خون یا دودھ بستہ ہو جائے اور پیرمایہ خرگوش کا پینا اس باب میں نہایت مفید ہے خصوصاً اگر بالنگویا پنجاسف کے پانی میں ملا کر دین اور جاننا چاہیے کہ سب حیوانات کا پیرمایہ اس مرض میں مفید ہے مگر خرگوش کا سب سے زیادہ فائدہ مند ہے اور جالینوس کہتا ہے کہ ہم نے سکا بجر پیکھا تو اسکو نافع پایا اور جان لے کہ جس وقت طفل شیر خوار کے معدہ میں دودھ بستہ ہو جائے پہلے تو اسکو بہا دین جس طرح سے بیان کیا ہے اور اُسکی مان کا دودھ یا دایہ کا دودھ موقوف کریں اور اُسکے عوض اوٹنی کا دودھ یا گائے کا دودھ یا بکری کا دودھ دین اور مناسب ہے کہ ان حیوانات کو گھانس کے عوض سدا پ و رقصوم اور حاض کی پتی کھلائیں اور اگر لڑکا اپنی مان کا دودھ یا دایہ کا دودھ نچھوڑے تو دودھ پلائیں کو غذا میں ملطف اور مقطع دین اور مغلطات سے روک دین اور کبھی کبھی تھوڑا سا تریاق فاروق دایہ کو بھی اور کچھ کبھی دیا کریں اور دودھ تھوڑا دین اور ہرگز شکم سے نہ پلائیں اور کبھی کبھی رات میں اور پیٹ کو ڈھانپ رکھیں اور لازم ہے کہ دودھ پلائیں والی جماع سے اور رات کی وقت کھانیسے اور ان چیزوں سے جو خون کو فاسد اور غلیظ کرتی ہیں یہ ہرگز سے ان دواؤں کا ذکر ہے جو اس باب میں مفید ہیں سرکہ اس خون کو جو معدہ میں اور معاین اور مثانہ میں منجمد ہو جاتا ہے تحلیل کرنا ہی بکری کا دودھ اس خون کو جو تباہ و لیف میں بستہ ہو جاتا ہے بہا دیتا ہے پودینہ کو ٹکڑا اسکا پانی شکر میں ملا کر پلائیں دودھ کی مضرت کو اور منجمد ہو سکوروک دیتا ہے مہنگ سکنجین ملا کر پلائیں دودھ کے انجماد کو نافع ہے اگر خشک پودینہ پانچ درم کیسکو کھلائیں اسی وقت جھے ہوئے دودھ کو بہا دیتا ہے الفخار بن یعنی پیرمایہ خرگوش جسکو چستہ کہتے ہیں بچہ کو کھلانا اُسکی قردم کے لیے چودھ

کے بچھ ہونیسے عارض ہو روک دیتا ہو اور اوپر ذکر آچکا ہو کہ خون اور دودھ کے بہاؤ میں کوئی چیز الفجہ کے برابر نہیں انجیر کی لکڑی کی راکھ پانی میں ڈال دین جب بیٹھ جائے صاف پانی ایک برتن میں لین اور دوسری دفعہ اور راکھ اس پانی میں ڈالیں اور کئی مرتبہ اس طرح کریں پھر وہ پانی پئیں دودھ کو بہا دیتا ہو تو گرم کفارسی میں سکھانے کتے ہیں یعنی لکڑی کو گرم کریں اور کھلائیں چھڑیے میں بستہ ہو گیا ہو کھل جائے گا اور اگر بہتا ہو تو جم جائیگا۔

فصل فزاق کے بیان میں یعنی بچکی وہ اس طرح ہے کہ فم معدہ کی حرکت کے ساتھ معدے کے طبقہ داخلی کے اجزاء اوپر کی طرف حرکت کریں اور اسلئے کہ فم معدہ کی طرف حرکت کرتا ہو اسکا نام فزاق رکھا اور جانا چاہیے کہ یہ حرکت تشنج انقباضی اور تمدد انبساطی سے مرکب ہے اس طرح پر کہ پہلے تو معدے کا تمام جرم اور اسکی لیفین منقبض ہوتی ہیں اسلئے کہ موذی سے بھاگتی ہیں پھر ویسی ہی اس موذی کے دفع کرنے کے لیے اسکے تمام اجزاء میں اور لیفون میں تمدد انبساطی عارض ہوتا ہو سو حقیقت میں فزاق دو حرکتوں سے مرکب ہے اور سب کے اعتبار سے اس مرض کی آٹھ قسم ہوتی ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ گرم اور تیز اخلاط میں سے کوئی خلط یا غذا یا دوا جسکی کیفیت تیز ہو اس سبب سے کہ فم معدہ میں جلن اور سوزش پیدا کرے بچکی لائے خصوصاً اگر فم معدہ کی حس تیز ہو اور اسکی علامت یہ ہو کہ فم معدہ میں جلن ہو اور اسکی اسباب پہلے گزر چکین جیسے زردی یا سبز یا سیاہ کا اتفاق ہو یا کوئی تیز دوا جیسے فلافل وغیرہ یا غذا کھانے میں آئے اور جان کہیں تیز زیادہ سبب ہو وہ سبب علامتیں جو اسکو لازم ہیں ظاہر ہونگی اور یہ عام ہے کہ وہ مادہ میں سے پیدا ہو یا کسی اور عضو سے اسپر آئے جیسے جگر وغیرہ سے اور فزاق کی کمی اور زیادتی سبب کے موافق ہوتی ہے جیسا کہ میں بیان کیا گیا علاج اول سکھین اور گرم پانی پی کر ذکر کریں پھر اسپغول روغن بادام دروغن اور روغن بنفشہ گلاب کے ساتھ پلائیں تاکہ معدے کے مزاج کی اصلاح اور سوزش تو سکین ہو اور غذا کے لیے مارا شیعہ کھلائیں اور اگر اسکو برف میں سرد کر کے استعمال کریں بہتر ہو اور جو نسبی دوا میں سردی ہو چاتی ہیں اور گرمی کو بھاتی ہیں اور جہاں طبیعت مہم ہو جو کے ستوشکر کے ساتھ کھلائیں اور اکثر اس قسم میں گرم پانی اور روغن بادام ٹھہرا کر بنیا اور کھانے میں مسکھ کھا اور دوسری تدبیروں سے بے پروا کر دیتا ہو دوسری قسم وہ ہے کہ فم معدہ میں یا معدے کے طبقات میں یا مری میں ریاخ غلیظہ کر اسکو کھینچیں پھر معدہ اسکے دفع کرنے کے لیے حرکت فزاقی کرنے لگے اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ تھم اور بھنی کے بعد پیدا ہو اور یہ فزاق اکثر بچوں کو بہت سے دودھ پینے کے بعد عارض ہوا کرتی ہے اور ایسا ہی بادانگیز غذاؤں کا کھانا اسکو گواہ ہے علاج جو خیر فم معدہ کو قوت دیتی ہے اور اسکو گرم کرتی ہے اور ریاخ کو توڑ کر تحلیل کرتی ہے اور ڈکار لاتی ہے استعمال کریں جیسے مصطلگی زیرہ پودینہ زنجبیل وغیرہ کھانا اور چائنا اور اسکا پانی نکلنا اور گرم روغن مقوی خوشبو فم معدہ پر ملنا اور لطیف غذاؤں کا کھانا اور مغلط اور نفاخ چیزوں سے پرہیز کرنا اور لازم ہے کہ کار کے لانے میں بہت کوشش کریں کیونکہ ڈکار معدہ کی ریاخ کے دفع کرنے میں سب چیزوں سے آسان اور زیادہ مفید ہے تیسری قسم وہ ہے کہ معدہ میں رطوبت زیادہ پیدا ہو اور اسپر چمٹ جاتے پھر معدہ اسکے دفع کرنے میں کوشش کرے اسکی علامت یہ ہے کہ تھم میں پانی بھرتے اور معدے میں گرانی ہو اور ہضم کم ہوجائے اور کھانا تیز ہو جائے اس لیے کہ ہضم میں نقصان ہے علاج معدہ کے تنقیہ کی واسطے مقیات مناسب سے کر کریں اور سہل دین اور ہیان سب مسہلات سے بہتر ایاریجات ہیں اور جانا چاہیے کہ فزاق کے مادے کے اکھاڑنے میں چھینک کا لانا بہت موثر ہے چوتھی قسم یہ ہے کہ غلیظہ غذا زیادہ کھائیں اور زیادتی کے سبب معدے پر گمان ہو اور معدہ اسکے دفع کرنے میں کوشش کرے اور بچکی آنے سے اسکی علامت یہ ہے کہ غذا کے مذکور کھانے میں آئے اور اسکے کھانے

بعد فواق عارض ہو اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ریاضت اور حمام عادت کے بعد چھوڑ دین اس سبب سے مدہ میں ماوہ بڑھ جائے اور اس مرض کا باعث ہو علاج جلد گرم پانی پی کر غذا کو نکال ڈالیں اور کچھ ایک مدت تک غذا میں کمی کریں اور ہضم کی درستی اور اگر ریاضت اور حمام کی عادت ہو گئی ہو اس کا استعمال لازم سمجھیں یا پچوین قسم وہ ہے کہ سور مزاج سرد مدہ میں عارض ہو کر فواق پیدا کرے اور اسکے تین سبب ہیں ایک تو یہ ہے کہ جب سور مزاج بار و مدہ میں عارض ہو جو کچھ اُس میں آئے سردی کے سبب کامل ہضم نہ ہو اور انہیں بڑی کیفیت آجائے اور اپنے بوجھ سے اور بڑی کیفیت سے مدہ کو ایذا دے پھر مدہ اُس کو دفع کرنے میں کوشش کرے دوسرے یہ کہ سردی مدہ کے اجزا کو کثیف کرتی ہو اور اُس کو توڑ دیتی ہو اور یہ بات ایذا سے خالی نہیں پھر طبیعت اس قسم کی حرکت کرتی ہے تاکہ اُس کو کشادہ کرے اور حالات طبیعی پر لائے اور ایذا دفع کرے تیسرے یہ کہ برودت مدہ کی مضاد ہو اور کیفیت کے سبب کہ اعتدال سے خارج ہو اُس کو ایذا دیتی ہو اور جو کچھ مدہ کا مضاد اور موذی ہو مدہ اُس کو دفع کرنا چاہتا ہو اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ پیاس کم ہو اور گرم چیزوں کی طرف رغبت ہو اور جو کچھ مدہ کے سور مزاج بار دین بیان کیا ہے ظاہر ہو اور جاننا چاہیے کہ یہ قسم اکثر بڑھوں کو اور لڑکوں کو اور بیاروں کو عارض ہوتی ہے کیونکہ اُنکی حرارت ضعیف ہوا کرتی ہے علاج مدہ میں گرمی پہنچانے کے واسطے تخم کر فس و قوزیرہ انیسون زنجبیل پودینہ سنبل وچ خندبید شرسر کہ عنصل میں ملا کر کھلائیں اور انہیں دواؤں کو پرانی ریت میں ملا کر مدہ پر بھی رکھیں اور مرغی کا گوشت زیرہ دار چینی زنجبیل کے ساتھ چکا کر تناول فرمائیں جان لے کہ اس قسم میں اور ریحی میں اور ملائی رطوبی میں سخت حرکت سبب بیرون سے نافع ہو جس سے بڑھ کر اور روح کو حرکت پہنچے جیسے زور سے اچھلنا اور چھینا اور تمام عرض نفسانی اور ایسا ہی سانس کار و کنا اور پیاس پر صبر کرنا ان تینوں قسم میں مفید ہے چھٹی قسم اُس فواق کے بیان میں کہ ورم جگر کے سبب عارض ہو اور یہ کسی طرح یہ ہے ایک تو وہ ہے کہ ورم اتنا بڑا ہو کہ مدہ کو دبائے اور اُس سے مزاحمت کرے اور اُس مزاحمت اور دبائیکا اثر فم مدہ تک پہنچے اور ہچکی آنے لگے دوسرے یہ کہ ورم جگر ہر حالت میں اپنے بوجھ سے جگر کو کھینچتا ہو اور اُس کے کھینچنے سے معالین اور اور وہ کہ مری اور مدہ کے درمیان واقع ہیں کھینچتی ہیں اس ضرورت سے مدہ کھینچتا ہو اور دفع ایذا کے لئے دافع حرکت کرتی ہو اور فواق پیدا ہوتی ہو اور اسی وجہ کو ابن سرفیون نے پسند کیا ہے تیسرے یہ کہ ورم جگر اس ماہ کو جو جگر اور مرارہ کے درمیان واقع ہو تنگ کر دیتا ہے پھر صرفا جیسا چاہیے مرارہ کی طرف منہ دفع نہیں ہو سکتا ہے اور وہ ان سے مدہ میں اگر فواق پیدا کرتا ہے اسوج کو جالینوس نے اختیار کیا ہے چوتھے یہ کہ جگر اور فم مدہ کے درمیان ایک باریک پٹھا آیا ہے جو وقت کہ جگر میں بڑا آس پیدا ہوگا اُس پٹھے کے وسیلے سے فم مدہ میں ایذا پہنچگی اور فواق پیدا ہوگی عرض فواق کہ ورم جگر کے سبب سے عارض ہو اسکی علامت غشیان کی زیادتی اور تپ گرم اگر آس گرم ہو اور جو کچھ ورم جگر کے باہر بیان آئے گا اُس سے ورم کا حال کہ کس قسم کا ہو معلوم ہوگا علاج باسلیق کی ضد کھولیں اور آب کھوے اب کاسنی مغز اطماس کے ساتھ ملا کر پلائیں اور باقی علاج ورم جگر کی فصل میں تلاش کریں ساتویں قسم وہ ہے کہ مدہ کا ورم فواق کا باعث ہو اس کی علامت اور علاج کو مدہ کے آس میں دیکھ لیں آٹھویں قسم وہ ہے کہ فم مدہ میں شدت کی خشکی اگر اُس کو کھینچ ڈالے اس سبب سے طبیعت مدہ کو حرکت دے اور فواق پیدا ہو اور بڑا چکا ہو کہ فواق تشنج القباضی اور تمدد انبساطی سے مرکب ہو سو دوسرے اقسام میں تو انقباضی کا سبب یہ ہے کہ مدہ موذی سے بھاگتا ہو اور انبساط کا سبب یہ ہے کہ اُس کو دفع کرتا ہو اور اس قسم میں انقباض کا سبب خشکی ہے یہ نہیں کہ بھاگتا ہو اور انبساط کا سبب یہ ہے

کہ اسکی اصلاح کرنا چاہتا ہو اور جان لے کہ فواق کی یہ قسم ردی ہو اس لیے کہ معدے کے اور اس کے لیفون اور ٹھون کی رطوبت کے قنا ہونے سے پیدا ہوتی ہو سو اگر اسکو تھوڑا عرصہ گذرا ہو اور استفراغ کی مدت بھی کم ہو تو اسکا تدارک ہو سکتا ہو اور اگر بہت عرصہ گذر چکا اور استفراغ قوی ہو تو مہلک ہو اور تدارک نہیں ہو سکتا اس واسطے کہ اعضاے اصلیہ میں ذوبان آگیا ہو اور قوتوں میں ضعف کامل ہو اسکا تدارک کے لیے عرصہ دراز چاہیے اور بیمار اتنی مدت تک کب بچے علاج داخل اور خارج سے ترتیب میں کوشش کریں مثلاً آواز دودھ اور پینے کی نرم چیزیں اور کشکاب و آب کدو شکر اور روغن بادام کے ساتھ دین اور ٹھٹھے انار کا پانی بہت سا اور لعاب اسپنول لعاب بہدائے شیرین روغن بنفشہ یا روغن بادام کے ساتھ مفید ہو اور روغن بنفشہ ناک میں کھینچنا اور گردن کے فقرہوں پر کہ اعصاب کا مبداء ہو رکھنا مفید ہو اور کھانیکے لیے مار اللحم اور بیضہ مرغ نیم برشت اور کشکاب غلیظ دین اور جو کچھ تشنج یا پس میں مذکور ہو کام میں لائین فواق کی دواؤں کا ذکر ہے نسرن کوٹ کر اس کا پانی پلائیں فواق کو تسکین کرتا ہے پودینہ کا پانی یا ترش انار کا پانی پلائیں فواق کو دیتا ہے زراوند جرج کو ٹکر پانی کے ساتھ کھانا مفید ہے بنسہ ق گلو میں لٹکاؤں بچکی کو دبا دیتا ہے پانی کہ نہایت سرد ہو فواق کو زائل کرتا ہے فوہ نافع ہے جندید ستر سرکہ کے ساتھ مفید ہے دار چینی اور مصطکی دونوں کو جوش دیکر اسکا پانی پلائیں بچکی کو دور کرتا ہے اور چونکہ اقسام کی تحقیق میں ذکر آچکا ہے جو نسبی دوا جس قسم کے موافق ہو کام میں لاسکتے ہیں۔

فصل انقلاب معدہ کے بیان میں یہ ایسا مرض ہوتا ہے کہ جو کچھ کھائیں ہضم ہونیکے بعد قریب نکل جائے حکماً اسکی وجہ تسمیہ میں دو بات کہتے ہیں ایک تو یہ کہ پیچھے کی جانب سے اوپر کی طرف انقلاب ہوتا ہے یعنی الٹ جاتا ہے دوسرے یہ کسی آفت کے مقتضی سے اسکا فعل الٹ کر برعکس ہو جاتا ہے اور اس بیماری کا سبب یہ ہے کہ اس آنت میں جب کا نام اثنا عشری ہو اور معدہ سے متصل ہو یا اس آنت میں جب کا نام صائم ہو اور اثنا عشری سے متصل ہو کسی سبب سے خراش ہو جائے اور خراش کے اسباب اپنی جگہ پر مذکور ہیں سو جو وقت غذا معدہ میں ہضم ہو کر اس آنت میں آئے اسوجہ سے کہ اس غذا میں عفونت ہو یا کوئی تیز کیفیت جسے سوزش اور ترشی اور کیننی اور تلخی اس تیزی کے سبب آنتوں میں ایذا پہنچے اور اس غذا کو طبیعت پھر معدہ کی طرف دفع کرے اور معدہ بھی اسکو مکروہ جانکر قریب دفع کرے اور اس بیماری میں اور مرض ایلاوس میں کہ قونج کی ایک قسم ہے یہ فرق ہے کہ جو کچھ ایلاوس میں قریب نکلتا ہے بدبو اور پاخانہ سا ہوتا ہے اس واسطے کہ معالے دقاق یعنی باریک آنتوں میں غذا بہت دیر ٹھہر چکی ہو اور صاف کیلوس کو ماسا ریفانے اپنی طرف کھینچ لیا ہو انقلاب معدہ کی قریب بیات نہیں کیونکہ وہ بدبو اور پاخانہ کی صورت میں ہوتی اس واسطے کہ یہاں آنتوں میں غذا نہیں ٹھہرتی بلکہ خراش کی جگہ پہنچتی ہے پھر معدہ کی طرف پلٹ جاتی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جب تک غذا آنتوں میں نہیں ٹھہرتی اور عروق ماسا ریفانے سے جو صاف ہو اسکو نہیں کھینچتیں اس میں بدبو نہیں آتی اور پاخانہ کی صورت میں نہیں بنتی اور اسی طرح باریک باریک پوست کے ٹکڑوں کا نکلنا اور ترش چیزوں کے کھانے سے ناف کے گرد جلن اور درد کی شدت کا ہونا اس مرض کا نشان ہے کیونکہ خراش کے ہونے پر گواہی دیتا ہے علاج چھپے چیزیں میں تاکہ خراش کی اصلاح ہو چنانچہ معالے امراض میں سچ کی فصل میں بیان کیا جائیگا

فصل معدہ کے قلع اور کرب کے بیان میں یہ مرض ایسا ہوتا ہے کہ معدہ میں ناخوشی اور سچینی پیدا ہو اور آدمی نہایت سچینی سے ایسا ہو جائے

گو یا بھو بھل میں پڑا ہو اور ایک شکل سے دوسری شکل بدلے اور نکلین ہو اور شاید کہ باوجود اس حالت کے جی متلائیے یا تو آنے لگے اور اس مرض کی دو قسم ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ مادہ صفراوی معدہ میں پیدا ہوا جگر سے اُس میں گرے اور یہ مرض اکثر تو اسی مادے سے پیدا ہوتا ہے اور جاننا چاہیے کہ جو مادہ معدہ کی جرم میں گھس جاتا ہے قلع اور پچھنی لانا ہے اور توسع کا باعث ہوتا ہے اور جب نم معدہ میں جمع ہوتا ہے غشیان پیدا کرتا ہے جان لے کہ جس وقت معدہ ضعیف ہوتا ہے یا مادہ قلیل یا رقیق ہوا جرم میں گھس جاتا ہے اُس کا نکلنا آسان نہیں اور تو میں نہیں نکلتا اور حرارت معدہ کی علامت کا بیان اُس کے سور مزاج میں اور تو اور توسع کی فصل میں مفصل مذکور ہوا علاج تنقیہ معدہ کے لیے نیگرم پانی اور سکنجین پی کر تو کریں اور خیار کے پانی میں شربت بہ یا شربت سیب ملا کر پلائیں تاکہ حرارت کی تسکین کر دے اور جو کاستو کچھ ایک طباشیر اور جلاب ملا کر کھلائیں اور صندل اور گلاب اور کافور اور کدو کا پوست معدہ پر ضما د کریں اور باقی تدبیر تو کی بحث میں سے حاجت کے موافق اختیار کریں تنبیہ جو مادہ معدہ کے جوف میں جمع ہوتا ہے تو میں نکلتا ہے اور نہیں تو نہیں سو جہان کہیں کہ مادہ طبقات کے اندر ہو وہاں حرارت کے بچھانے پر اکتفا کریں اور تو سے باز رہیں اور اگر یہ جانیں کہ حرارت کا بچھانا نافع نہیں ہوتا کوئی اور ایسی وجہ اختیار کریں کہ معدہ کے طبقات کو پاک کرے چنانچہ تو کے باب میں کا بیان آیا ہے اور اگر مادہ جگر سے گرا کر تا ہے تو کے بعد جگر کی اصلاح کریں جیسا کہ ہم کہ چکے ہیں دوسری قسم وہ ہے کہ سرد مادہ جسم میں بُری کیفیت ہو جیسے نکیننی اور ترشی اور شوریت اور عفونت معدہ میں جمع ہو کر قلع اور اضطراب پیدا کرے اُسکی علامت سور مزاج معدہ اور تو بلغمی اور سوداوی کی تفصیل سے ظاہر ہوگی علاج تنقیہ کی واسطے جو چیزیں مقطع ہیں جیسے سکنجین عسلی مطبوخ شبت میں ملائیں اور تو کرائیں اور لطف چیزیں جیسے آب بادیاں و شربت فسنتین کام میں لائیں تاکہ مواد تحلیل ہو اور چونکہ کرب معدہ کے اور غشیان اور تو کے اسباب کیسان ہیں اُسکی تدبیر وہاں سے دیکھ لیں۔

فصل اختلاج معدہ کے بیان میں اس سے مراد ہے کہ خفقان کی سی حرکت معدہ میں عارض ہونے کہ ویسا اختلاج جو عضلے عضلاتی میں پیدا ہوتا ہے اور اس بیماری کا سبب خلط سرد ہو یا گرم خلط خواہ معدہ میں پیدا ہوا جگر سے اُس میں پڑے پھر اگر یہ حرکت نم معدہ میں یا معدہ کے اوپر کے اجزائیں ہوگی ممکن ہے کہ غشی اور خفقان پیدا ہو اور غشیان اور توسع کی تکلیف رہے اور اس مرض کی علامت اور علاج سبب کے موافق پہلی فصول سے ظاہر ہیں اور تو اسہال اور تعدیل کا مفصل بیان تو کی فصل میں گذر چکا ہے دوسری قسم وہ ہے کہ اتون میں کرم ہونے سے عارض ہو اور یہ اس طرح ہوتا ہے کہ طبیعت میں قبض ہو اور صفراوی مادہ اتون پر گرے اور صفرا کی لزج کے سبب کرم حرکت کریں اور قبض کے سبب جب پیچھے نہ آتے تسکین معدہ میں چڑھ جائیں اور اختلاج پیدا کریں اس لیے کہ طبیعت کو اُسے نفرت آتی ہے اور اُسکی علامت یہ ہے کہ طبیعت میں قبض اور اتون میں درد اور معدہ میں دغذغہ اور اُس کے اجزائیں القباض اور ہر وقت طبیعت کا متلانا علاج حقیقہ کریں تاکہ طبیعت نرم ہو یا مسهل دین غرض جیسا قبض کا حال ہو اُس کے مناسب استعمال کریں اور جب قبض کھلے ایسی تدبیر کریں کہ کرم مر کر نکل جائیں چنانچہ اُسکی فصل میں کہا جائیگا

فصل وجع الفواد کے بیان میں یعنی نم معدہ میں بہت شدت کا درد ہونا چونکہ نم معدہ قلب سے نہایت نزدیک ہے اور ایک بڑی شریان دونوں کے بیچ میں آتی ہے جو ایذا نم معدہ کو پہنچتی ہے دل اُس کا اثر جلد مانتا ہے یہاں تک کہ عوام نم معدہ اور دل کے الم میں فرق نہیں کرتے اسی وجہ سے نم معدہ کے درد کو مجازاً درد دل اور وجع الفواد کہتے ہیں اور اس مرض کے دو سبب ہیں ایک تو سور مزاج گرم کہ نم معدہ میں عارض ہو دوسرے خلط صفراوی

تو موافق طب اکبر نے لفظ پہلی قسم کا نہیں لکھا۔

کہ درد کی شدت میں اور کھانے کے دیر ہونے میں اسپر گرے اور اسکی علامت یہ ہے کہ نم معدہ میں شدت کا درد پیدا ہوا اور ہاتھ اور پاؤں سرد ہو جائیں اور اسقدر غشی عارض ہو کہ ہوش نہ آئے اور ہلاکت کے قریب پہنچائے علاج جب تک علاج کے قابل ہو سبب کے زائل کرنے میں وہ چیزیں استعمال کریں کہ وجع معدہ میں اور اس کے سور مزاج میں مذکور ہیں خواہ ساذج ہو یا مادی

فصل حرقت معدہ کے بیانیہ یعنی معدہ میں سوزش اور جلن کا ہونا اور یہ تین طرح پر ہے ایک تو یہ کہ غلیظ غذا میں جیسے فطیری روٹی اور کچے میوے کھائیں اور وہ غلظت اور ضعف معدہ کے سبب سے قہر معدہ میں نہ اتریں نم معدہ کے اوپر رہیں اور معدے کی حرارت سے ترش ہو کر ترشی کے سبب سے نم معدہ میں سوزش پیدا کریں اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ تہی میں نخل آئین دوسرے یہ کہ رطوبت خام نم معدہ میں رک کر حرارت ضعیف کے سبب سے ترش ہو کر سوزش پیدا کرے تیسرے یہ کہ خلط سودا جسمین ترشی اور سوزش اور جلن ہو اور مقدار میں زیادہ طحال سے نم معدہ پر پڑے اور سوزش پیدا کرے اور ان تینوں میں فرق یہ ہے کہ جو کچھ غلیظ غذاؤں کے کھانے سے اور رطوبات کے رک جانے سے پیدا ہو غلیظ اور رطوبت دار چیزوں کا پہلے کھانا اسپر گواہی دے اور بھوک میں تخیف معلوم ہو کیونکہ معدہ کی حرارت قوی ہوتی ہے اور جو کچھ طحال کے سودا سے عارض ہو خلط معدہ میں غلبہ کرے اور جب شکم سیر ہوں اور چکنی چیزیں کھائیں ساکن ہو اسلئے کہ کھانا اس کے ساتھ ملتا ہے علاج اگر غلیظ غذا میں اور کچے میوے یا رطوبت خام سوزش کا سبب ہو شہت کے پانی اور مولی کے پانی میں شہد اور نمک ملا کر ڈر کریں اور غذاؤں سے گوشت سبک بھنے ہوئے اور بھنے ہوئے گوشت مصالحہ دار اختیار کریں اور معاجین مقویہ کے استعمال سے ہضم کی درستی کریں اور اگر بیماری کا سبب سودا ہو کہ طحال سے گرتا ہے اور گ اسلیم یا اسلیق یا بین ہاتھ سے کھولیں اس کے بعد معدہ کی تقویت و رمواد کو روکنے کی واسطے سنگھین بزوری پلائیں اور ہلیہ مرہ اور آلمہ مرہ اور مناسب چیزیں غذا کے لیے کھلائیں

فصل حکاک اور دغدغہ کے بیانیہ یعنی خارش معدہ میں پیدا ہوا اسکے دو سبب ہیں ایک تو یہ کہ کوئی ایسی تیز خلط سوزش والی کہ خارش کا پیدا ہونا اس سے ممکن ہو کسی عضو سے معدہ پر گرے جیسے سر سے نزول معدہ پر گرتا ہے دوسرے یہ کہ چھوٹی چھوٹی پھنسیان خرازا اور جرب کی صوت معدہ کے سطح داخلی میں پیدا ہوں اور ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ جو کچھ پھنسیوں کے پیدا ہونے سے ہو غذا بے ہضم تہی میں یا اسہال میں نکلے اور جو کچھ شور معدہ کی فصل میں کہا جائے گا ظاہر ہو اور غذا کے ہضم نہ ہونیکا یہ سبب ہے کہ معدہ پھنسیوں کی ایذا کے سبب غذا کو نہیں دباتا اور جہاں خلط کے گرنے سے پیدا ہوا اسکے آثار اسپر گواہ ہونگے اور غذا ہضم ہو کر نکلیگی علاج خلطی میں خلط کا استفراغ کریں اور معدہ کو قوت دین جس طرح پر کہ بارہا ذکر آچکا ہے اور جہاں اسکا سبب شور ہوں فرص طباشیر جسمین زعفران نہو استعمال کریں اور سفوف حبارمان اور سفوف زرق الامعا شوروی مفید ہے اور باقی تدبیریں فصل ضرب ثوری میں سے اختیار کریں اور شور معدہ میں بھی اسکا بیان آیا ہے۔

فصل استرخاع معدہ اور اسکی بناوٹ کے سبب ہونیکے بیانیہ یہ مرض اس طرح پر ہوتا ہے کہ معدہ سست اور اسکی بناوٹ ڈھیلی ہو جائے ہم اس کو دو قسم میں بیان کرتے ہیں پہلی قسم استرخاع معدہ کے بیانیہ اسکا سبب یہ ہے کہ معدہ فضول رطوبی سے تر ہو جائے اور یہ دو طرح پر ہے ایک تو یہ کہ خود معدہ ہی سست ہو جائے اس سبب اسکی بناوٹ ڈھیلی ہو جائے دوسرے یہ کہ وہ رباط جس سے معدہ دوسرے اعضا کے ساتھ بندھا ہوا ہو ڈھیلے

ہو جائیں اس سبب معدہ کے بعض اجزا بعض پر جمع ہو جائیں اور ان دونوں میں فرق یہ ہو کہ جہاں کہیں خود معدہ ہی سست ہو جاتا ہے اور اسی سبب اسکے لپٹے بھی سست ہو جاتے ہیں اس صورت میں بیمار کا سینہ اونچا ہو جاتا ہے اور پشت دب جاتی ہے اور ہضم میں فساد آتا ہے اور جہاں رباط کا استرخاؤ بیماری کا سبب ہو جس طرف ان رباطات کا میدان ہوگا اسی کے موافق عوارض ظاہر ہونگے مثلاً اگر استرخاؤ رباط میں ہو جو انس اور معدہ کے درمیان بندھا ہو ہے تو معدہ پیچے کی جانب مائل ہوگا اور چونکہ اسکے پیچے ہونے سے بوجھ پڑتا ہے اور پر کے اعضا بھی پیچے کی جانب کھینچنے اور ناف کی جگہ بوجھ معلوم ہوگا اور اگر استرخاؤ رباط میں ہو جو معدے کے اور داہنی جانب کے اعضا میں بندھا ہو ہے تو معدہ بائیں طرف جھک جائیگا اور اسکے اتباع سے جو اعضا اسکی جانب طرف اور متصل ہیں انہیں بھی کھینچاؤ ظاہر ہوگی اور اگر استرخاؤ بائیں رباطوں میں ہوگا جو کچھ داہنی طرف کے استرخاؤ میں بیان کیا ہے اسکے برخلاف ظاہر ہوگا اور جان لے کہ معدہ خیمہ کی صورت ہے کہ چاروں طرف سے رباطات کے وسیلے سے ایسا قائم اور اسکا فضا وسیع رہتا ہے جیسا خیمہ طنابوں کے سبب رہتا ہے سو جو وقت ایک طرف کی بندش ڈھیلی ہوگی اسکی جانب مخالف میں سب طرفوں سے جھک جائیگا علاج جو کچھ فالج اور استرخاؤ میں مذکور ہے کام میں لائیں اور جو دو احوال بنو اور قابض ہو اختیار کریں اور چون سی غذا سرخ ہضم اور کچھ ایک خشک ورق قابض ہو کھلائیں اور دوسری قسم میں مفصل بیان کیا جائیگا اور ہر قسم معدہ کی بناوٹ سست ہونیکے بیان میں اسکا سبب تدبیر حد سے زیادہ اور درد شدید یا مشقت اور سخت محنت کہ قوی شدت اور اسہال کی کثرت سے معدہ پر پڑے اور یہ ایسا مرض ہے کہ اس میں معدہ کے سب کام گہر جاتے ہیں اور معدہ کی کوئی بیماری اس سے زیادہ بدتر نہیں کہ اسکی بناوٹ سست ہو جائے اور اس قسم کی علامت یہ کہ ہرگز کھانا ہضم نہ ہو اور اچھی غذا اور ترتیب عمدہ نافع نہ ہو اور براز وقت سے آوے اور شاید کہ اسقدر قرض کی نوبت پہنچے کہ بدون استعمال خونوں کے اور بدون سہل پینے کے نہ کھلے اور سوز مزاج اور آس کی کوئی علامت ظاہر نہ ہو اور بدن نحیف اور ناتوان اور مراق ڈبلا ہو جائے اور اشتہا ضعیف ہو اور جو کچھ کھائیں معدہ پر گراں ہو علاج شربت حب آس اور اطر فیل کبیر اور اطر فیل صغیر اور جوارش عود وغیرہ جو کچھ قابض اور خوشماں ہو استعمال کریں اور روغن بصلکے وغیرہ معدہ پر مین اور تیراوتیو کا گوشت اور جو چیز سبک اور جلد ہضم ہو کھلائیں لیکن تیراوتیو معدہ کے تمام امراض کو مفید ہیں خاصکر استرخاؤ سست ہونیکا اور جان لے کہ سنگدان رخ خانگی کا پوست اندرونی اس بیماری میں مجرب ہے اسکو گوشت سے الگ کر کے لٹکا دیں کہ خشک ہو جائے اور کوٹکر آدھے مشقال کے انداز سے اطر فیل میں یا شراب میبہ میں یا شربت حب آس میں ملا کر کھلائیں اور سنگ شیب معدہ پر لٹکانا ناخالصتہ مفید ہے اور اگر اسکو پیکر آدھے درم کے انداز سے کسی مناسب چیز میں ملا کر کھلائیں نافع ہوگا اور جو کچھ معدہ کی بناوٹ سست ہو نیکو فائدہ مند ہے اسکے استرخاؤ کو بھی مفید ہے تبیہ اس مرض کا علاج محال ہے اگر اس میں سے کسی نوع کا علاج ہو سکتا ہے تو بڑی دقت اور محنت سے ہوتا ہے

فصل تشنج معدہ کے بیان میں جاننا چاہیے کہ جیسا تشنج استلانی یا استفراغی تمام اعضا میں ہو جاتا ہے ویسا ہی کبھی معدہ کے اجزائے حصیہ میں یا اسکی رباطات میں عارض ہوتا ہے سو اگر تشنج خاص معدہ میں ہوگا اسکا نشان یہ ہے کہ معدہ غذا سے خوب نہ لے اس سبب سے غذا بدون ہضم کے نکل آئے اور شاید کہ یہ کبھی غذا پر لے لگے طبیعی طریق پر نہ ہو اس سبب سے کچھ غذا ہضم ہو کر اور کچھ بدون ہضم کے نکلے اور اسکا غذا سے کچھ ایک ملنا تشنج کی کمی اور زیادتی کے موافق ہوتا ہے اور اگر تشنج رباطات میں ہو وہ آثار کہ رباطات کے ہر طرف کے تشنج کو مخصوص میں ظاہر ہونگے مثلاً اگر تشنج اس رباط میں ہو جسکے سبب معدہ فقرات سے بندھا

ہو اور معدہ میں کھانا نہ ٹھہر گیا اور کھاتے ہی آنتوں میں آتر جا بیگا اور بیمار دہننے یا بائین جھکا ہوا ہوگا اور اگر اس رباط میں ہو جو بانس اور معدہ کے درمیان ہے
بیمار کبڑا ہوگا اور کمر سیدھی نہ کر سکیگا علاج جو کچھ تشنج استوائی اور استفراغی میں مذکور ہے سب کے موافق کام لین

فصل جسات معدے کے بیان میں یعنی معدہ میں یا ان عضلات میں کہ معدہ کے اوپر مرق بطن میں لگے ہوئے ہیں سختی
پیدا ہوا اور ہم اس فصل کو دو قسم میں بیان کرتے ہیں پہلی قسم معدہ کی صلابت کے بیان میں اسکا سبب خلط غلیظ سوداوی ہے کہ معدہ کے
اور وہ میں آپڑے اور یہ صلابت خواہ نم معدہ میں پیدا ہو یا معدہ کے اور اجزا میں مگر نم معدہ میں اکثر پیدا ہوتی ہے اور اس مرض کی علامت
یہ ہے کہ دونوں آنکھوں کے کو یوں میں تہج پیدا ہوا اور تھوک کثرت سے آوے اور شاید کہ اسقدر بڑھے کہ نظر آنے لگے اور سیار سپٹ پر تکیہ نہ کر سکے اور سجدہ کیہ وقت
الم پیدا ہوا اور شاید کہ لقمہ کے نکلنے سے تھوڑا سا درد معلوم ہو اور ورم جیسا جیسا چھوٹا یا بڑا ہوگا اسی کے موافق اعراض میں شدت یا تخفیف ہوگی علاج
اگر مزاج گرم اور قارورہ رنگین ہو رگ باسلیق کھولیں اور گوشت کا کھانا ترک کریں اور جو چیزیں طہین اور محلل ہوں انکو سرد چیزوں میں ملا کر ضیاد کریں جیسے عنب الثعلب
بابونہ بنفشہ آرد جو خلی اصل السوس موم سفید روغن گل روغن بنفشہ خوب ملا کر اور اگر مزاج سرد اور قارورہ سفید ہوں چیزوں سے سختہ کریں کہ اخلاط غلیظ کو تحلیل
کریں جیسے اقیقون سفناج اصل السوس ریشہ خلی مغز قلم جوش دیکر مغز ملاس اور مار العسل و روغن کنجد اسپین ملا کر سختہ کریں اور جو چیزیں طہین اور محلل ہیں جیسے
بنفشہ بابونہ سفیل اذخر تخم مٹی حب لبان مقل بادام تلخ لعاب تخم کمان روغن بان موم چربی مرغ اسپین ملا کر ضیاد کریں اور جان لین کہ کبھی طحال کی صلابت
کے سبب معدہ کے ان اجزا میں بھی جو طحال سے متصل ہیں سختی پیدا ہو جاتی ہے علاج طحال کا علاج کریں کہ آفت کی جگہ وہی ہے اور معدہ میں بھی اسی کی
نزدیکی کے سبب آفت پہنچی دوسری قسم عضلات کی سختی کے بیان میں اسکا سبب بھی خلط سوداوی ہے کہ عضلات میں آجائے اور معدہ کی صلابت میں اور
جو عضلات اسکے اوپر لگے ہوتے ہیں انکی سختی میں تین طرح پر فرق ہوتا ہے ایک تو شکل سے دوسرے اس جگہ سے تیسرے افعال سے سو شکل کی وجہ سے
اس طرح پر ہے کہ معدہ کی صلابت گول اور عریض ہوتی ہے اور شکم کے عضلات کی صلابت دراز ہوتی ہے اور ایک طرف سے موٹی اور دوسری طرف سے
باریک ہوتی ہے جیسے چوہے کی ڈم اور جگہ کی وجہ سے یہ فرق ہے کہ معدہ کی جگہ غضروف خجرہ سے ناف تک ہے اور عضلون کی چار جوڑی ہیں ایک تو شکم کے
عرض میں اور ایک طول میں اور دو ترچھے اور دن کے پیچھے سے سوجب معدہ کے افعال سلامت ہوں اسپین سختی نہوگی پھر اگر سختی ظاہر ہو اور معدہ کے
افعال سالم ہوں جان لین کہ عضلات میں آفت ہو اور اگر معدہ کے افعال میں آفت ہوگی صلابت معدہ میں ہوگی علاج اگر مزاج گرم ہو تبقیہ کے لیے
شاہترہ تمہندی خیار شنبہ رنجبین ملا کر پلائیں اور بنفشہ خشک و رگل سرخ اور بابونہ اور اکلیل الملک و ریشہ خلی اور موم سفید اور روغن گل اسپین ملا کر ضیاد
کریں اور شاید کہ فصد باسلیق کی حاجت پڑے اور اگر مزاج سرد ہو تبقیہ کی واسطے ایسی چیز پلائیں کہ اخلاط غلیظ کو نکال ڈالے جیسے اقیقون اور غار لقیون کا
مطبوع اور ضیاد کے لیے اشق اور قمل اور بیج کرنب کی خاکستر اور چند بیدستر اور زعفران اور مٹیھی کا لعاب و روغن زیت اور پرانی چربی میں ملا کر کام میں
لائیں اور اسی طرح روغن ملنے میں اور نطول میں اور غذا میں گرمی اور سردی کی رعایت رکھیں۔

فصل ذرب اور خلفہ کے بیان میں یہ دونوں لفظ معدہ کے اسہال پر بولے جاتے ہیں ذرب تو نعت میں تین معنوں میں آیا ہے ایک معدہ

کافسہ اور جیسا کہ ذرب المعده بولا جاتا ہے جب معدہ فاسد ہو جائے دوسرے تیزی کے معنی میں آیا ہے جیسے لسان ذرب و سیف ذرب بولتے ہیں یعنی زبان تیز اور تلوار تیز تیسرے اچھے ہونے میں بولتے ہیں جیسا اس زخم کو جو علاج پذیر نہ ہو کہتے ہیں کہ ذرب الجرح ہے اور اطباء کی اصطلاح میں شکم کے جاری ہونے سے مراد ہے کہ متصل جاری رہے اور کہتے ہیں کہ معدہ کے وہ اسہال کہ کھانا ہضم ہونے کے بعد تمام بدن میں پھونچنے سے پہلے ہی علی الاقوال اسہال میں نکل جائے ذرب اس کو بولتے ہیں حاصل کلام یہ مرض دیر پا اور مدت میں جاتا ہے اسی وجہ سے ہیضہ میں اور اس ذرب میں جوڑ کے ساتھ ہوا فرق کر سکتے ہیں کیونکہ ہیضہ مرض حاد ہے یعنی تیز تر گزر جاتا ہے اور خلفہ وہ ہے کہ کھانا عادت کے طور پر معدے میں نہ ٹھہرے اور کبھی اس میں شکم جلد جاری ہو اور کبھی دیر میں اور کبھی بہت دفعات میں اور کبھی دفعات قلیل میں اور کبھی ہضم ہو کر اور کبھی فاسد ہو کر لیکن اسباب اور علامات کا اتنا اختلاف اور ذرب میں کچھ بھی فرق نہیں کرتا ہے اور ہر ایک کے انواع کو اس میں جدا جدا بیان کیا ہے چونکہ یہ مقصد کو مانع نہیں اس لیے ہم نے بھی اسکی مخالفت نہ کی اور جانتا چاہیے کہ خلفہ اور اختلاف بعضوں کے نزدیک تو ہم معنی ہیں مگر جہوں ان اسہال کو جو دورہ کے ساتھ آتین اختلاف کہتے ہیں اور جن سے اسہال رنگ رنگ ہوں انکو خلفہ بولتے ہیں اب جان لے کہ اسہال معدہ کی چودہ قسم ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ سور مزاج سرد سافج معدہ میں عارض ہو اس سبب سے معدہ بھینگ کر ڈھیلا ہو جائے اور ذرب پیدا ہو اور اسکی علامت یہ ہے کہ پیاس اور سوزن ہو اور جب غذا کھائیں کچھ صورت بدل کر جلد نکل آئے کیونکہ ہضم قاصر اور ماسکہ ضعیف ہے اور کھٹی ٹوکا ر آتے اور تو اور اسہال میں بلغم نہ ہو اس واسطے کہ وہ مزاج سافج ہے علاج گرمی اور خشکی کے لیے کمونی اور فلاظلی اور جوارش عود کھلائیں اور باقی تدبیر معدہ کے سور مزاج میں مذکور ہے دوسری قسم وہ ہے کہ بہت سا بلغم معدہ میں جمع ہو اور ذرب پیدا کرے اسکی علامت یہ ہے کہ منہ میں بہت سا پانی بھرا یا کرے اور کھانیکے ساتھ بلغم ملا ہو اسہال میں اور تین نکلے اور معدہ میں غذا بہت کم ہضم ہو اور جو کچھ اس خلط کو مخصوص ہو ظاہر ہو علاج ڈر کرین اسکے بعد ایسی جوارشیں جنہیں قابض اور گرم دوائیں ہوں استعمال کرین تاکہ اسہال بھی زائل ہوں اور بلغم کی تقطیع بھی حاصل ہو تیسری قسم وہ ہے کہ رطوبت لزج معدہ کی سطح پر جمپٹ کر اسکی چھتوں کو بھر دے اس سبب سے صاف سطح ہو جائے اور جو کچھ کھائیں معدہ کی سطح سے پھسل جائے اور جو چھتوں کے بھر جانے اور ضعف ماسکہ سے اس میں نہ ٹھہرے اسکی علامت یہ ہے کہ معدہ میں غذا نہ ٹھہرے اور اس میں آتے ہی امعا کی طرف اتر جائے اور جو صورت نہ بدلے خصوصاً اگر غذا کھانیکے بعد حرکت کا اتفاق ہو کیونکہ حرکت اسکے اتارنے میں مدد کرتی ہے اور اکثر بیماریاں کو ایسا معلوم ہوا کرتا ہے کہ غذا کی بارگی معدہ سے اتون میں اس طرح گر پڑی جیسا پتھر بے لاگ گر پڑتا ہے علاج جوارش خرنوب اور جوارش کندر کھلائیں اور گرم پانی سے پرہیز کرین کیونکہ وہ معدہ کو ڈھیلا کرتا ہے اور صفائی کو بڑھاتا ہے اور خشک چیزیں جو رطوبت کو چین لین جیسے پیر کاٹا اور چانول کا آٹا اور زرد عود کا بھونکر اور اسکے مانند کھلائیں جوارش خرنوب کی ترکیب خرنوب بنطی لیکر اسکا تخم نکال ڈالین اور زیرہ سیاہ سرکہ میں بھگو کر بھون لین اور ساق حب الاس پیر کاٹا بلوط کشنیز بریان مصطکی یہ آٹھ دوا ہیں ہر ایک کو برابر لیکر کوٹ چھان لین مگر بہت بار کہ نگرین بلکہ اجزا در سے رہیں جیسے جوارش کی دواؤں کو کیا کرتے ہیں پھر شہد میں ملائیں اور احتیاج کے موافق کام میں لائیں جوارش کندر کی ترکیب کندر گلنا ہر ایک دس درم فلفل ناخواہ سنبل کا شم انیسون شو نیز ہر ایک دو درم ان آٹھوں دوا کو جس طریق پر کہ اوپر مذکور ہے کوٹ اور چھانکر پرانے

شہد میں ملائین چوتھی قسم وہ ہے کہ مرہ صفر بدن میں سے معدہ پر گرے یہ اس وقت ہوتا ہے کہ بدین صفر کی کثرت ہو اور اعضا اسکو معدہ کی طرف دفع کریں اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ حمیات متحرکہ صفر اوی کے بعد درغیب خالص کے بعد یا گرم دوا اور گرم غذا کھانے کے بعد یا صرف شراب پینے کے بعد پیدا ہو اور جلن اور پیاس عارض ہو اور اسہال میں صفر طاہر ہو اور شاید کہ اس کے ساتھ تپ بھی شریک ہو علاج غور سے دیکھیں اگر اسہال کم کم آتے ہیں بنا سبب ہو کہ مواد فاسد کے نکلنے میں ان چیزوں سے امداد کریں کہ سہل صفر اور مقوی معدہ ہوں اور ان کے فعل کی انتہا میں قبض ہو جیسے انار ترش اور شیرین کا پانی شکر میں لگا کر اور شربت ورد کو ریالہ یا زرد شکر کے ساتھ جو کچھ کہ حال کے مناسب ہو استعمال کریں اور جبکہ اس تدبیر سے تمام مواد فاسد پاک نہ ہو اور مواد صالح کے استفادہ سے اسکی طبیعت میں ضعف اور غشی کا خوف پیدا ہو مناسب ہے کہ قبض کے لیے قوس حاض اور قوس طباشیر قابض دین فائدہ اس بیماری میں جب تک قوت باقی رہے ہرگز اسہال بند نہ کریں بلکہ مواد فاسد کے نکلنے میں مدد کریں جس طرح پر بیان کیا گیا پانچویں قسم وہ ہے کہ بہت سا سودا طحال سے نم معدہ پر پڑے اور اس سبب سے کہ سوزش و لذع پیدا کرتا ہے طبیعت اس کے دفع کرنے پر آمادہ رہے حالانکہ اس میں بھی ترشی کی بہت سے ایک ایسی قوت ہے کہ تقطیع اور سحج پیدا کرتی ہے اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ بھوک زیادہ ہو جائے اور نم معدہ میں ترشی کی لذع ہمیشہ معلوم ہو کرے اور بدون کھانا کھانے یا کچھ ایک روغن پینے کے ساکن نہ ہو علاج رگ باسلیق کی فصد بائین ہاتھ سے کھولیں اور مطبوخ اقیتمون سے اسہال کریں اور گرم اور قابض چیزوں سے طحال پر تکیہ کریں تاکہ اس میں سے مادہ نہ نکل سکے اور طحال کو گھڑے رومالوں سے ملین اور اگر سنگلی لگا کر کھینچیں یا مجھ نارے استعمال کریں بہتر ہو گا اور صبح کی وقت اس سے پہلے کہ سودا نم معدہ پر گر کر بھوک پیدا کرے مناسب ہے کہ چکنا حریرہ پلائیں کہ اگر سودا نم معدہ پر پڑے اسکو ایزانہ پونچے جیسے شکر اور روغن بادام اور بکری کے گردہ کی چربی کا حریرہ بنا کر دین اور اگر روغن بادام کے عوض روغن کنجد ملائین ہی تاثیر کرتا ہے چھٹی قسم وہ ہے کہ معدہ اور امعاء کے طبقہ داخلی میں ثور یا قروح پیدا ہوں پھر جب وقت کھانا کھائیں اور قروح اور ثور کے نزدیک پہنچے سوزش پیدا کرے خصوصاً اگر اس کھانے کا مزہ ترش یا نمکین ہو پھر اس ضرورت سے قوت دافعہ اسکو دفع کرے یہاں تک کہ معدہ میں کچھ باقی نہ رہے اور معدہ اس غذا سے بالکل پاک ہو جائے اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ منہ میں پھنسیاں پیدا ہوں کیونکہ اسکا سطح معدہ کے سطح سے متصل ہے اور حرارت اور خشکی اور بدبو منہ میں پیدا ہو اور غذا کھانے کے بعد معدہ میں درد اور جلن ہو جائے خصوصاً اگر تیز غذا ہو اور معدہ میں جہاں کہیں کھانے کا بوجھ معلوم ہو لذع اور سوزش بھی اسی جگہ ہو اور جس قدر غذا پیچھے جانے لگے درد بھی پیچھے کی جانب اترنے لگے یہاں تک کہ وہ غذا صورت نہ بدلنے پائے اور سب نخل جائے یا اس میں کچھ ایک تغیر کا ہونا ہونا ثور کی کمی اور زیادتی پر موقوف ہے کیونکہ معدہ میں جو نسی جگہ میں ثور اور قروح ہیں وہ غذا سے خوب نہیں ملتے اور جو نسی جگہ سالم ہو وہ غذا پر اکتی ہے اور کھانا بھی اس سے لگ جاتا ہے اسی قدر اسکو ہضم کرتی ہے لیکن چونکہ دافعہ کے دفع کرنے میں ٹھہر نہیں سکتا پورا ہضم نہیں ہوتا سو نصح کامل کسی صورت سے نہیں ہو سکتا خواہ کسی چیز میں یا کسی غذا میں اگرچہ معدہ کی بعضی جگہ میں ہی ثور اور قروح ہوں جیسا پہلے ذکر کیا ہے اور زرد آب رقیق بھی ان اسہال میں ضرور نکلتا ہے خصوصاً قروح اور ثور زخمی میں علاج قوس طباشیر حبیب زعفران نہوا اور سفوف حبارمان اور سفوف زلق الامعاء ثوری کھلائیں اور جو چیز حرارت کو ساکن کرے اور قابض ہو اور ترش نہو غذا میں استعمال کریں جیسے چانول اور مسور مقشر اور جو چیز ان میں سے پکائیں مناسب ہے کہ اس کے پہلے جوش کو گراوین پھر بنا کر روغن یا مسک کے ساتھ نوش فرمائیں اور غذا میں ترشی کے استعمال کو یا ترش غذا کو ایسے منع کیا کہ اس میں لذع اور سوزش کا خوف ہو اور نہیں تو ساقیہ اور زرشکیہ کے کھانے کو

بعض اجازت دیتے ہیں غرض کہ اگر تری کی ایذا پر تحمل ہو ساقیہ اور زرشکیہ بری نافع غذا کیونکہ اس سے مواد کرنے سے رکنا ہو اور مواد کا ترقیہ ہوتا ہو اور جاننا چاہیے کہ عمدہ تدبیر اس مرض میں خاص کر ابتدا میں فصد باسلیق ہو اور اگر کوئی امر مانع ہو پندایون پر تھکنے لگانا قرص طباشیر کی ترکیب جو بیان کام آتا ہو گل سرخ تخم حاض ہر ایک ایک درم صمغ عربی نشاستہ طباشیر کثیر ہر ایک دو درم سب چھ دوا میں کوٹ لین اور سپنول کے لعاب میں قرص بنالین سفوف زرق الامار بموری چار تخم اسکا نام ہو اسپنول تخم کنوچہ بازنگ تخم بچان برابر جس قدر چاہیں ٹی کے برتن کو گرم کر کے اٹھین بھون لین اور گرم پانی اسپنول لین اور اٹھین ملائیں پھر اٹھین روغن گل ملا کر کھلائیں سفوف حب لیمان انار دانہ ترش میں دم کرو یا کشنیر ہر ایک چار درم کرمانج خربوز بنطی ہر ایک دو درم گلزار سماق ہر ایک تین درم یہ سب دوا ہیں انار دانہ کو بھون لین اور کر ویا اور کشنیر کو سرکہ میں بھگو کر خشک کرین اور بھون لین اور سفوف بنالین خوراک تین درم لیکن اگر کربین ضعف ہو یہ سفوف نہ دین ساتویں قسم وہ ہے کہ سر سے نزلہ اتر کر معدہ میں آکر غذا کو فاسد کرے پھر طبیعت اسکو اسہال میں دفع کرے اسکے ساتھ غذا بھی پھیل جائے اسکو اسہال دماغی کہتے ہیں اور اس کا سبب یہ ہے کہ دماغ میں فضول کی کثرت اور حلق کی راہ سے معدہ میں اتر آئے اور جاننا چاہیے کہ جب دماغ میں مادہ جمع ہوتا ہے طبیعت اسکو دفع کرتی ہے سو اٹھین سے کچھ تو ناک کے راستے سے نکلتا ہو اور بعض حلق کی راہ سے آتا ہو اور جو ناساطق میں آتا ہو اٹھین سے کچھ تو منہ کے راستے آدمی کے ارادہ سے نکل آتا ہو اور کچھ جو رقیق ہو یہ کی طرف آتا ہو اور جو غلیظ ہو معدہ پر گرتا ہو اور یہ مرض جب تک انا ہو جاتا ہو معدہ کے مزاج کو فاسد کرتا ہو اور ہضم میں قصور اور قوت میں ضعف ہوتا ہو اسکے بعد ذبول پیدا ہوتا ہو اور موت آتی ہے اور اس قسم کے اسہال کو عوام طبیب نہیں پہچانتے اس سبب سے بیمار ہلاک ہو جاتا ہو اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ سونیکے بعد اسہال پیا پیا آئیں اور جب معدہ نزلات سے پاک ہو اسہال سو قوت ہو جائیں یہاں تک کہ پھر معدہ میں نزلات جمع ہو جائیں ہمیشہ یہی حال رہے اور نزلہ کے اور آثار بھی سبب کے موافق ظاہر ہوں مثلاً اگر نزلہ کا مادہ صفر ہو دماغ اور معدہ میں لزج اور سوزش پیدا ہو اور پیاس اور ٹنڈھ میں تلخی اور حلق میں اور تالو میں اور مری اور نم معدہ میں خارش ہو اور بلغم ہو گا بڑے ہوسے روغن کی سی ہو اور شیرینی مکر وہ اور ٹنڈھ کا لعاب غلیظ اور بستہ ہونا اسکی گواہی دے اور اگر سودا ہو ٹنڈھ میں اور حلق میں ترشی اور سر میں گرانی اور دماغ سے لوسے کی سی بو آنی اسکی گواہی ہو اور اگر نزلہ کا مادہ خون آٹھین سرخ اور جو اس گران و زائقہ میٹھا کچھ ایک کھاری پن سے اور بدبو کا ہونا اسپر دلالت کرے اور فساد دماغ کی جو کچھ علامتیں بارہاندہ کو رہتی ہیں سب کے موافق ظاہر ہوں علاج حال کے مناسب فصد اور حجامت اور اسہال سے دماغ کا ترقیہ کرین اور ترقیہ کے بعد اسکے مزاج کی اصلاح کے لیے شمولات اور عطوسات یعنی سو گھنے کی اور چھینک کی دوائیں اور ضادات اور نطولات مناسب جنکا ذکر دماغ کے امراض میں بارہا آیا ہے استعمال کرین اور مادہ کو جانب لٹھا میں جذب کرین اور یہ اس طرح ہوتا ہے کہ سر منڈائیں اور اسکو کھڑکھڑے کپڑے سے طین اور خردل اور سکا اسپر ضما دکرین اور اسی طرح دونوں پائون اور پندلیون کو روغن اور نمک سے طین اور بابونہ اور اکلیل پکا کر پاشویہ کرین اور دماغ پاک ہونیکے بعد ایسی چیز دین کہ مادے کو معدہ پر نہ گرنے دے جیسا کہما جائیگا اور اس طرح نزلہ روکنے کے لیے تدبیر عملی کام میں لائیں اس طرح پر ہے کہ بیمار کو حکم کرین کہ چت نہ لیٹے اور سر ہانہ اونچا نہ کرے بلکہ اگر ایسا ہو سکے کہ منہ جھکا کر لیٹے اور سر کو جتنا ہو سکے بدن کی نسبت نیچا رکھے بہتر ہے کہ تمام مادہ ناک کی راہ سے نکل آئے اور حلق کی طرف نجانے پائے اور اگر اچھا آجائے تو بہت کم آئے مسہل دواؤں کا ذکر ہے جو سبب کی رعایت سے اس مرض میں کام آتی ہیں نفوع صبر اور ملیہ زرد اور گل سرخ اور یارج فیقرا اور جب تو قایا وغیرہ مفید ہیں

ان دو اؤن کا ذکر ہر جزو لہ کور و کتی ہین گلنا کثیر اصمغ عربی عصارة لحيته التيس سماق اقا قيا زعفران شربت خشخاش ملا کر دین و دوسرا نسخہ شب مارو گلنا ر
عصارة لحيته التيس سماق اقا قيا لیکر لعوق بنائیں دوسرے نسخہ کی ترکیب گل سرخ خشخاش گوند رب السوس نشاستہ کثیر از عفران تخم کاہو قرص بنالین
نزہ کے روکنے میں مفید ہین تنبیہ اس بیماری میں ہرگز اسہال کو بند نہ کریں اور نہایت توجہ سے خشک کرنے اور تنقیہ دماغ اور نزہ کے روکنے میں مصرف ہین
کیونکہ ذرب نزہ کے سبب ہے جب وہ منقطع ہوگا اسہال خود بخود بند ہو جائیگے حکایت رازی کہتا ہے کہ میرا ایک دوست اس مرض میں مبتلا تھا اور اسکی بیماری
پُرانی ہو گئی کوئی دوا مفید نہ ہوتی تھی ہر وقت مجھے جھگرتا تھا لیکن چونکہ میں بیماری کے سبب واقف نہ ہوا تھا تیرے کچھ فائدہ نہ تھا بہت دنوں کے بعد میں نے
دیکھا کہ پیاز کی بارقضاے حاجت کے لیے جانا ہوا اور اس کے بعد بہت عرصہ تک اچھا رہتا ہوں نے اس سے پوچھا کہ سونیکے بعد بھی یہی حالت پیش آتی ہے
کہا البتہ سو میں نے جان لیا کہ گرم نزہ دماغ سے گرتا ہے تب میں نے اسکو کہا کہ سر منڈا کر خردل اور فوفیون تارک پر ملے اسنے ویسا ہی کیا اسہال منقطع ہو گئے
فائدہ جب تک کہ آدمی جاگتا ہے جو کچھ دماغ سے حلق میں گرتا ہے قوت را دیہ سے اسکو کھنکار کر تھوک میں نکال دیتا ہے اور معدہ کی طرف جانے سے روکتا ہے یہی وجہ ہے
کہ جاگنے کی وقت اس قسم کے ذرب کی تکلیف نہیں ہوتی جب تک کہ پہلے سونیکا اتفاق نہ ہوا تھوین قسم وہ ہو کہ وہ غذا کی سورتدیر خلفہ کا سبب ہو اور یہ عام
ہو کہ پُرانی غذا کی کیت میں یا اسکی کیفیت میں یا کھانے میں سورترتیب ہو سو کیت میں بُرائی اسطرح ہوتی ہو کہ غذا اندازے سے زیادہ کھائیں اور کیفیت
میں بُرائی چارطرح ہوتی ہو ایک تو یہ کہ غذا لطیف ہو اور سریع الاستحالة ہو یعنی جلد صورت بدل جائے جیسے دودھ اور مچھلی دوسرے یہ کہ مزلق ہو یعنی
پھسلنے والی اور ہضم ہونے سے پہلے ہی پھسل جائے جیسے آلو تیسرے یہ کہ بدبود مزہ اور اسہین لذع ہو کہ اس قسم کی غذا کو طبیعت کر وہ جان کر اضم
سے پہلے دفع کرے چوتھے یہ کہ نفاخ ہو اور ریاح پیدا کرے اس قسم کی غذا اس سبب کہ معدہ اُسپر خوب نہیں مل سکتا جلد نکل آتی ہے اور ہر ایک کو پہلے
اسباب سے پہچان سکتے ہین سو جب کا سبب کھائینکی سورترتیب ہو یہی سورتدیر اسکی گواہ ہے اب جان لے کہ اسباب میں اطبا کا اختلاف ہے کہ سورترتیب
کیا ہو اکثر کے نزدیک اسطرح ہے کہ غذا نرم سبک و مزلق اول کھائیں اور غذاے قابض اُسکے بعد یا ایسی غذا کو جو دیر میں صورت بدلے اس غذا پر جو
جلد صورت بدلے مقدم رکھیں اور بعضوں کے نزدیک لطیف کو غلیظ پر مقدم رکھنا سورترتیب ہے اور ہر ایک اپنے قول کو دلیل سے بہت کرتا ہے سو
ان لوگوں کی دلیل جو غلیظ کو لطیف پر مقدم کر نیکی منع کرتے ہین یہ ہے کہ اگر اول غلیظ کھائیں اُسکے بعد لطیف جلد تحلیل ہو جائے اور اس سبب سے
کہ غلیظ اُسکے پیچھے ہو لطیف کا کیلوس جگر کی طرف نہ جاسکے اور وہیں ٹھہر جائے اور معدہ کی حرارت سے فاسد ہو کر اپنے ماتحت کو بھی فاسد کرے
اور جن لوگوں کے نزدیک لطیف کا مقدم کرنا غلیظ پر منع ہے وہ کہتے ہین کہ اگر پہلے لطیف چیریں کھائیں اُسکے بعد غلیظ چونکہ قعر معدہ میں حرارت زیادہ
ہی وہ لطیف جلد ہضم ہو کر اسکا کیلوس جگر میں آجائے اور اسکا ثفل معا کی طرف آئے اس سبب غلیظ کے ہضم میں قصور پڑے کیونکہ طبیعت متحیر ہوتی ہے
اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ کیلوس لطیف کے ساتھ غلیظ میں سے بھی کچھ ایک جگر میں جائے اور ماسا ریفقا اور جگر میں سدہ پیدا کرے اور اگر اس ثفل کے ساتھ
کچھ ایک آنتوں کی طرف بھی گرے اور وہاں بھی فساد پیدا کرے حاصل کلام جو کچھ تجربہ سے دیکھنے میں آیا ہے یہ ہے کہ ہر ایک کا حال کیساں نہیں سوغادت
پر اعتماد ہو اور شارح کہتا ہے کہ سچی بات یہ ہے کہ غلیظ اور لطیف کے درمیان ہضم کے قبول کرنے میں اسی قدر فرق ہے کہ حسب قدر معدہ کے قعر اور

اوپر کی جانب کی قوت اور ہضم میں فرق ہو تو غلیظ کے مقدم کرنے میں ضرر نہ ہوگا اور ایسا ہی اگر ان دونوں کے ہضم ہونے میں اس سے زیادہ فرق ہو
مثلاً غلیظ زیادہ دیر کر ہضم ہوتا ہے لیکن ان دونوں کے بیچ میں اتنا زمانہ نہ ہونا چاہیے کہ اس فرق کا مدار کرے تو اس صورت میں یہاں بھی اُسکے مقدم کرنے
میں ضرر نہ ہوگا اور حسب وقت کہ ان دونوں میں فرق ہو تو زیادہ یعنی غلیظ زیادہ بطی الہضم ہو اور بیچ کا زمانہ کم ہو کہ اس تفاوت کا مدار نہ کریں گے تو اُسکے مقدم
کرنے میں یقیناً ضرر ہوگا ترجمہ کہتا ہے کہ شاح کے قول کا ترجمہ ہر چند واضح کر دیا مگر چونکہ مضمون دقیق ہے پھر بھی دیر کر سمجھ میں آتا ہے اس لیے چند مثالیں لکھتا ہوں
جاننا چاہیے کہ معدہ کے قعر میں اوپر کی جانب سے قوت ہضم زیادہ ہے اب مثلاً اوپر کی جانب سے قعر میں قوت دو چند ہو اور لطیف مثلاً ایک ساعت میں
ہضم ہوتا ہے اور غلیظ دو ساعت میں تو غلیظ مقدم کرنے سے قعر میں پہنچا اور لطیف اوپر رہا اس صورت میں دونوں برابر ہضم ہونگے کیونکہ قعر میں دو چند قوت
ہو اور اگر ان میں زیادہ فرق ہو مثلاً لطیف ایک ساعت میں ہضم ہوتا ہے اور غلیظ تین ساعت میں مگر غلیظ ایک ساعت پہلے کھایا ہو اس صورت میں بھی
ضرر نہ ہوگا کیونکہ ایک ساعت پہلے کھانا اُسکے فرق کا مدار کرتا ہے اور اگر دونوں میں فرق زیادہ ہو اور بیچ کا زمانہ کم اس فرق کا مدار نہ کریگا مثلاً غلیظ
تین ساعت میں ہضم ہوتا ہے اور ایک ساعت پہلے مقدم نہ کیا بلکہ ایک ساعت سے کم زمانہ بیچ میں گذرا اس صورت میں یقیناً ضرر ہوگا کیونکہ غلیظ
کا ہضم ابھی پورا نہ ہوا کہ لطیف فاسد ہو کر اُسکو فاسد کرے گا فائدہ سخت حرکات غذا کھانے کے بعد ہضم کو فاسد کرتے ہیں کیونکہ غذا کو حرکت دیتے ہیں اور
ہضم سے پہلے اُسکو اتارتے ہیں اور اسی طرح سے بہت سا پانی کیونکہ غذا کے اور جرم معدہ کے بیچ میں آجاتا ہے اور یہ تو ظاہر ہے کہ جب غذا خود معدہ
ہی سے نہ ملے کامل ہضم نہ ہو علاج بُری عادت کو پلٹ دین خواہ غذا میں خواہ ترتیب میں جیسا فساد ہضم میں مفصل مذکور ہے اور جتنا ضرور ہو اسی کے
موافق اسکا مدار کرین جیسے طرح سے کہ بارہا ذکر آیا ہے نویرن قسم بدن اور رگون کا امتلاء اور کم تخلیل ہونا بیماری کا سبب ہے اور ظاہر ہے کہ حسب وقت اعضا میں
امتلاء اور غذا کے راستے بند ہوں جو غذا معدہ میں اور معاسے وفاق یعنی باریک آنتوں میں ہضم ہو جگر کی طرف نفوذ نہ کر سکے اس ضرورت سے اسہال میں
دفع ہو اسی واسطے ان اسہال میں رطوبت زیادہ ہوا کرتی ہے اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ بیمار جسم اور قوی ہو اور کھانے کی خواہش نہ ہو اور فضلہ ہضم ہو اور
اس میں رطوبت زیادہ ہو اور بہت سا آوے اور جن ریاضتوں کی عادت ہو انکا چھوڑ دینا اور آرام میں رہنا اُسکی گواہی دے علاج فصد کھولیں اور ریاضتیں
کیا کریں اور بدن کو مالش کریں اور حمام مفرق یعنی جسمین پسینا آئے استعمال کریں اور بدن کے خالی کرنے میں کوشش کریں اور عمدہ تدبیر یہ ہے کہ غذا کم کریں اور
روزہ رکھنا اور گھوڑے کی سواری کرنا اور اُنکے مانند دوسری ریاضتیں جیسا اس شخص کے حال کے مناسب ہو دسویں قسم وہ ہے کہ جگر ضعیف ہو اس سبب
سے صاف کیلوس کو جذب نہ کرے اور کیلوس فضل کے ساتھ اتر کر نکل جائے اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ روز بروز بدن گھٹنے لگے اور ڈبلا ہوا اور بدن
کی رگین خالی اور بخون معلوم ہوں اور بدن کا رنگ سفیدی یا زردی مائل ہو جائے اور اسہال سفید آئین جیسا کشکاب کا پانی ہو یا سبز ہوں اور جان سے
کہ اسہال کی سفیدی سے پہچانا جاتا ہے کہ کیلوس میں سے کچھ بھی ماسا رقیقا میں نہیں گیا اور اگر گیا تو وہاں نہ ٹھہرا اور اسی طرح پلٹ کر آنتوں میں گرا اور اگر
اسہال کا سبز ہونا باوجودیکہ کوئی سبزی نہ کھائیں اس بات کا نشان ہے کہ کیلوس ماسا رقیقا میں جاتا ہے اور وہاں ٹھہر کر ان عروق کی حرارت غریبہ سے سبز ہوتا
ہے اور جگر کے ضعف سے اُسکی طرف جذب نہیں ہوتا معدہ اور معا کی طرف پھرتا ہے اور اوپر گذر چکا ہے کہ جیسا معدہ اور جگر میں ماسا رقیقا صاف کیلوس

جانے کے لیے واقع ہین اسماے دقیق یعنی اوپر کی آتون میں اور جگر میں بھی ویسا ہی موجود ہین تاکہ غذا کا خلاصہ آتون میں سے جذب ہو علاج ایسے جوارشات کھلائیں کہ غذا کو بدن میں پہنچائیں جیسے جوارش فندقیون اور جوارش مصطکی اور ہر طرح معدہ کی تقویت میں مصروف رہیں ان ضادات اور کمادات وغیرہ سے کہ ضعف جگر کے لیے مخصوص ہین اور اسکی فضل میں آئیگی گیارھویں قسم ان اسہال معدہ کے بیان میں جنکا نام دور البطن اور اسہال دوری ہے وہ اسطرح پر ہین کہ اسہال معین دورہ پر آئیں مگر بشرط ہے کہ غذا کے مقدار میں اور کھانے کے اوقات میں اختلاف نہ پڑے کیونکہ اگر غذا کی مقدار میں کمی اور بیشی آویگی اور اس کے اوقات معین پس و پیش ہو جائینگے طبیعت کی اجابت نوبت میں پر نہ رہگی چنانچہ یہ پوشیدہ نہیں اور اجابت کا دورہ پر معین ہونا اس سبب ہے کہ فضلہ کسی ایک عضو میں جیسے احوار میں یا دماغ کے بطون میں اور قعر معدہ میں اور جگہ میں یا بہت سے اعضا میں جیسے باریک رگوں میں آہستہ آہستہ جمع ہوتا ہے جیسے دورہ کی پتون کا مادہ پھر جب وہ عضو بھر جاتا ہے وہاں سے اعضا کی طرف دفع ہو کر نکل جاتا ہے اور خلط کی نوع کو اسہال کے رنگ سے اور دورہ کے ہونے سے پہچان سکتے ہیں مثلاً اگر اسہال کا دورہ تیسرے دن پڑے اور رنگ زرد ہو صفر کا نشان ہے اور اگر چوتھے دن دورہ پڑے اور رنگ سیاہ ہو سودا کا نشان ہے اور اگر تپ لمبھی کے دورہ پر عارض ہو یعنی ہر روز اسہال کا رنگ سفید ہو بلغم کا نشان ہو گا اور اگر اسہال کے دورہ کی حد معین نہیں اور کسی عضو میں ہمیشہ در رہے اور اسہال کے بند ہونے پر غلبہ کرے یہ خون کا نشان ہوتا ہے اور اسکی وجہ کہ اخلاط کو دورہ کیوں مخصوص ہے حیات میں بیان کی جائیگی اور یہ پہچاننا کہ کون سے عضو میں آفت ہے اور اس قسم کے اسہال دورہ کی پتون میں بھی بعضی جگہ نوبت کے دن ہوا کرتے ہیں اس لیے کہ طبیعت فضلہ کو دفع کرتی ہے علاج خلط غالب سے بدن کا تفتیہ فصد اور اسہال سے کہیں اور اسہال کے لیے تیرتھ اور جوب قوی استعمال کریں خصوصاً اگر مادہ معدہ میں نہ کسی دورہ کے عضو میں ہو اور بیمار کے ضعف اور لاغری سے نہ ڈرین کیونکہ جب سبب منقطع ہو گا جلد تندرست ہو گا اور جس عضو میں مادہ جمع ہوتا ہو اسکو توتین تاکہ پھر فضلہ کو قبول نہ کرے اور جو اس میں موجود ہے اپنے اندر سے دور کر دے اور اس قسم میں ہرگز قابض چیزیں نہیں خصوصاً استفراغ کامل سے پہلے کیونکہ اگر مادہ آسین موجود ہو گا کہ کبڑی آفتیں برپا کریں جیسے ذیلہ اور بڑے بڑے اور ام قائل اور حیات فرسہ اور دوسرے امراض سخت بارہویں قسم وہ ہے کہ ان رگوں میں جنکا نام جداول شہور ہے سہہ پڑنے سے درب پیدا ہوا ہے رگین ماسارینا کی جدولین یعنی نہرین میں اور باب کبد سے نکل کر جگر کے جرم میں پھیل گئی ہیں اور جو سہہ ان رگوں میں پڑتا ہے دو طرح کا ہوتا ہے ایک تو یہ کہ کامل نہو اس صورت میں جب قدر سہہ میں نقصان ہوا اسکے موافق صاف کیلوں تھوڑا سا جگر کی طرف نفوذ کر سکتا ہے اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ قدر رفتہ رفتہ بدن ڈبلا ہوا جائے دوسرے یہ کہ سہہ کامل ہو اس صورت میں بہت خطرین ڈبلا اور ناتوان ہو جاتا ہے کیونکہ صاف کیلوں مطلق نہیں جاتا اور اس سبب سے کہ سہہ جداول میں ہوا اور معدہ سالم ہو کھانے کے ہضم میں کچھ فتور نہیں آتا خواہ سہہ کامل ہو خواہ ناقص ہو جہاں کہیں کہ سہہ کامل ہو جس قدر غذا کھائیں اسی قدر فضلہ آتا ہے کم یا زیادہ نہیں ہوتا اور جہاں سہہ ناقص ہو جیسا صاف کیلوں جگر کی طرف کم یا زیادہ نہ پڑے اسی کے موافق فضلہ غذا کی نسبت کم نکلتا ہے اور ایک قسم کا سہہ ہے کہ آسین دورہ مخصوص ہے یہ اس صورت میں ہے کہ سہہ جگر کے محراب میں ہو فقط کیونکہ سہہ

جگر کے محدب میں ہوصاف کیلوس جگر میں جاتا ہوا اور جمع ہوتا ہوا اور چونکہ معدے کے سبب اعضا کی طرف نہیں جانے پاتا پٹ آتا ہوا اور اسہال میں نکل جاتا ہوا اور جب تک کہ رگین دوبارہ بھرنا اسہال کا کچھ بھی اثر نہیں ہوتا ہوا اور اسکا نام قیام رشی ہے لیکن اگر سہ جگر کے مقعر میں باب کے نزدیک ہوگا کیلوس میں سے کچھ بھی ہرگز جگر کی طرف نہ جائیگا کہ اسہال دورہ سے آئیں بلکہ آئیں سے صاف بھی براز کے ساتھ ویسا ہی نکلا کرتا ہوا اور جگر کے محدب میں سہ نہ ہونے کی یہ علامت ہو کہ بیمار کو داہنی پسلی کے نیچے گرانی معلوم ہو اور ڈبلا اور ناتوان ہو جائے اور رنگ میں فساد آجائے علاج ان چیزوں سے جو سہ کبد کی فصل میں مذکور ہوگی سہ کے کھولنے میں کوشش مناسب کریں تیرھویں قسم وہ ہی ضرب ہو کہ معدہ کی چنتون کے نہ رہنے سے پیدا ہوا اور ظاہر ہو کہ جب معدہ کی چنتین صاف ہو جائیگی آئیں غذا نہ ٹھہریگی اور ہضم ہونے سے پہلے پھسل جائیگی جیسا سطح معدہ کے صاف ہونیکے بیان میں ذکر آچکا ہوا اور معدے کی چنتون کے جائیکے میں سبب ہیں ایک تو خلط اکال کہ خلفہ خبیثہ میں معدہ پر گرے اور معدہ کی سطح کو ایسا پھیل ڈالے کہ اسکی خشونت یعنی چنتین صاف اور معدوم ہو جائیں دوسرے یہ کہ ورم گرم جیسے فلفونی اور حمزہ معدہ میں پیدا ہوا اور اسکے جرم کو جلا کر خشونت کو خراب کر دے جیسا غنی منی میں کہا ہے کہ بیشک ورم معدہ اسکے جرم کو جلا دیتا ہے تیسرے گرم زہرون کا کھانا جیسے فریون و شبرم کا دودھ اور دفلی یعنی کنیر کیونکہ یہ چیزیں اپنی تیزی سے معدہ میں خراش کرتی ہیں اور اسکی چنتون کو قطع کرتی ہیں اور معدہ کی خمل یعنی چنتین فنا ہونے کی علامت یہ ہے کہ غذا بے ہضم نکلے اور لزع اور درد اور مڑوڑ بالکل نہو اور براز میں پتہ اور رطوبت اور بدبو نہو اور اس قسم کی علامات میں اور تیسری قسم میں کہ معدہ کی سطح پر رطوبات کا چمٹ جانا ذب کا سبب ہو پہلے اسباب سے جو ہر ایک کے لیے الگ الگ ہوتے ہیں فرق ہو سکتا ہے فائدہ اسباب و علامات کا شرح اس قسم میں ماتن کے قول پر اعتراض کرتا ہے یعنی درد وغیرہ کا ہونا باوجودیکہ جرم معدہ میں خراش ہو یا آئیں گرم ورم پیدا ہو محالات سے ہوا اور اس فقیر کے نزدیک اس شرح کا زعم ماتن کی مراد کے برخلاف ہو اس واسطے کہ چون سے علامات کو ماتن نے ذکر کیا ہے وہ خمل کے فنا ہونے سے مخصوص ہیں اس طرح پر کہ سبب کی ایذا آئیں باقی نو مشلاً خلط اکال یا گرم سوم کے سبب معدہ کے سطح میں خراش ہو اسکے خمل صاف ہو جائیں پھر اسکا سطح درست ہو کر خراش کا اثر کچھ باقی رہے مگر خمل فنا ہو چکے ہوں جو کچھ ماتن نے کہا ہے وہ اس حالت سے مخصوص ہے اور نہیں تو ظاہر ہو کہ معدہ میں خراش موجود ہو اور درد وغیرہ نہویہ خلاف واقع ہو علاج جب تک سبب باقی ہوا اسکے زائل کرنے میں مصروف رہیں جیسا کچھ انہی اپنی جگہ مذکور ہے اسکے بعد معدہ کی تقویت اور خمل جم آنیکے لیے دو این سرد اور قابض اور مقوی جیسے سماق گل سرخ طباشیر چھالیہ صندل پوست انار رسوت عصاۃ بحیۃ التیس آس کے پانی میں یا برگ انکور کے پانی میں یا ہی کے پانی میں ملا کر معدہ پر ضا د کریں اور بھنے ہوئے جو کا آنا اور سیب اور ہی خشک آاروغن بادام کے ساتھ کھلائیں اور اگر مزاج میں حرارت ہو سبک گوشت کا شوربا جیسے کبک اور تہو اور تیر کا گوشت در اسکے مانند کھلائیں تاکہ معدہ پر آسان ہو اور جلد جگر کی طرف نفوذ کرے اور کھلے بعد داہنی کروٹ پر دیر تک لیٹے رہیں اور کچھ حرکت نہ کریں کہ غذا نہ پھسل جائے اور کہتے ہیں کہ دودھ اور سمید یعنی میدے کی روٹی کا حریرہ بنا کر پلانا یا خاصیتہ خمل کو جمالانا ہوا اور جان لے کہ بعضوں کے نزدیک یہ ہے کہ خمل مال اور ناخن کی طرح فضلہ سے پیدا ہوتی ہیں اس صورت میں انکا جم آنا ممکن ہے اور جو لوگ خمل کا پیدا ہونا نطفہ سے جانتے ہیں انکے نزدیک خمل کے جم آنے سے یہ مراد ہے کہ ایک غیر خمل کی صورت معدہ کی سطح پر پیدا ہو جیسے و شبند ٹوٹی ہوئی ہڈی پر جم آتے ہیں کیونکہ جو کچھ نطفہ سے پیدا ہوتا ہے منقطع ہونیکے بعد پھر نہیں پیدا ہوتا چودھویں قسم ورم

کہ مسهل دواؤں کے پینے سے وزب پیدا ہوا اسکا علاج یہ ہے کہ ان چیزوں سے جنکا ذکر آیا ہے اور آنگینا بند کرین اور دماغ سرد اسی گھڑی طبیعت کو قبض کرتا ہے۔
فصل اس شخص کی تدبیر کے یہاں نہیں جسکا معدہ چھوٹا پیدا ہوا ہے اس مرض کی علامت یہ ہے کہ اگر کپن سے ہی یہ حال ہو کہ جسوقت زیادہ غذا کھائیں ہضم نہوا اور کوئی
نیا سبب ظاہر نہوا اور زیادہ غذا اگرچہ لطیف ہو لیکن ضرر کرے اور کم غذا اگرچہ غلیظ ہو ہضم ہو جائے یعنی حجم میں زیادہ یا کم ہو اور ہمیشہ ہی حال رہے اور اسکی
تدبیر یہ ہے کہ جو غذا مقدار میں کم اور غذائیت زیادہ ہو کھلائیں اور اگر معدہ اسیلے چھوٹا ہو گیا کہ اسکے نزدیک کے اعضا میں درم پیدا ہوا ہو اسی عضو سے درم کو
زایل کرین اور اسکے معدہ کی قوت کی رعایت بھی رکھین۔

خاتمہ

خدائے کریم کی توفیق سے طب اکبر کی پہلی جلد تمام ہوئی بندہ محمد حسین صدیقی نانوتوی مترجم ناظرین باتمکین کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جب یہ کترین کتاب طب اکبر
کے ترجمہ پر مامور ہوا اور اس کام کو شروع کیا پہلے جزو میں برعایت سہل فہمی طلباء کے چند جاصرف لفظی ترجمہ پر اکتفا کیا اور وہاں چند ان محاورہ کا پابند نہوا پھر
رقعہ رقعہ محاورہ پر لایا اور اکثر اصطلاحات کو بعینہ اسی طور پر جو کتب سابقہ میں مذکور ہو رکھا مگر پھر اسکا ترجمہ کر دیا اور بعض دوا کا نام ہندی میں بھی لکھا لیکن چونکہ
اب تک کوئی مفردات کی کتاب کا ترجمہ بلکہ معالجات کلیات کا بھی اردو میں نہیں ہوا اکثر اصطلاحوں اور دواؤں کے نام اسی طرح مستعمل ہیں اور اکثر دواؤں کی
ہندی نام میں استادوں کا اختلاف ہے اور اکثر دواؤں میں اس ملک کی نہیں کہ انکا نام رکھا گیا ہو بلکہ بعض نام ہندی میں اپنی اصل پر بولے جاتے ہیں لکن
نام کو ویسا ہی رہنے دیا اور جس لفظ کا اور جوں سے اصطلاح کا شروع میں ترجمہ کر دیا اسکو دوسری دفعہ اصل لفظ سے لکھا کچھ برانہ جانا اور بعض الفاظ کو کوئی
طور پر ہندی اور فارسی اور عربی میں جیسا موقع دیکھا ویسا ہی لکھا اب بزرگوں کے اخلاق و کرم سے اسید ہو کہ اپنی ہنر پروری کی رعایت سے خطا کی اصلاح
فرمائیں اور ہنر کو غصہ سے عیب لگائیں جہاں کہیں کچھ بات خیال میں آئے ترجمہ کو اصل سے ملا کر غور فرمائیں اسپر بھی اگر حرف ہو تو اسی مقام کے ضمن
کو شرح اسباب افسرئی سیدی بجز الجواہر مخزن وغیرہ کی عبارات اور الفاظ سے ملائیں کیونکہ ترجمہ کے وقت یہ کتاب میں پیش نظر تھیں اور حکیم ارزانی علیہ الرحمہ انھیں
پر حوالہ کرتا ہے پھر بھی اگر اس حقیر کو چال سے بے چال دیکھیں وہاں رہنائی فرمائیں کہ یہ عاجز اپنی نادانی کا معترف ہو کر عذر کرتا ہے والعذر عند کرام الناس قبول
والحمد للرب العالمین والصلوة والسلام علی رسولہ خاتم النبیین اور اس ناچیز کا حال اور میرے قدر دان نوازش فرما کر م حاتم دوران سلمہ کا حال جسکی
قدر دانی کے سبب اس حقیر نے اس کام پر مستعد ہو کر یہ بار ترجمہ اپنے سر پر رکھا ایک اور عبارت سے جو بعنوان تراجم ترجمہ اس کتاب کے علاوہ لکائی جائیگی
واضح ہو گا اب اسکے ناظرین کی خدمت میں عرض ہے کہ اس ناچیز پر چھان کس پیرس کو دعا سے نجات آخرت سے یا فرمائیں کہ شاید اگلی دعا کو رب غفور قبول
فرما کر اس عاصی کو اپنے خوان غفران سے بہرہ عطا فرمائے بقول شیعہ مصراع نام ہوا پکا اور کام ہمارا ہو جائے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جلد دوم

طالع الادب

مطبع مشرقی کتب و کتب مطبوعہ طبع و نشر



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

طب اکبر کی دوسری جلد جگر کے امراض آخر تک

باب کبید

اس باب میں کئی فصل ہیں جان لے کہ جگر عضو رئیس ہے روح طبعی اسی میں پیدا ہوتی ہے اور خون سی رنگین کو دنیوالی ہیں اور آوردہ کہلاتی ہیں اس میں سے نکلتی ہیں اور کیلوس کا جگر میں خون بنتا ہے لیکن کیلوس میں تغیر سار یقیناً بھی آتا ہے کیونکہ ماسا ر یقیناً بھی ایک ایسی قوت ہے جیسی جگر کی قوت اور جگر ایک سرخ گوشت ہے جیسے جما ہوا خون اور گوشت اور آوردہ اور شریانیں سے مرکب ہے اور بذات خود اس میں حس نہیں مگر جو عشا ر عصبانی کہ اسکے گرد لگا ہوا اور اسکی شکل کا گلبان ہے اس میں حس زیادہ ہے اور جگر میں انگلیوں کی صورت جسم زائد میں انھیں کے سبب معدہ کے گرد لگا ہوا ہے جیسے کوئی کسی چیز کو انگلیوں میں پکڑے اور ان اجسام زائد کو عربی میں زوائد بولتے ہیں اور بعضوں میں یہ زوائد چار ہوتے ہیں اور بعضوں میں پانچ اور بعضوں میں دو اور بڑے زوائد پر پتہ رکھا ہوا ہے اور جگر کی جگہ داہنی طرف ہے حجاب سینہ کے مقابل سے شروع ہے اور خاصہ رنگ یعنی تہیگاہ جسکو کھیاں بولتے ہیں اسکی انتہا ہے اور اسکا محب یعنی اد پر کی طرف کہ بیچ میں سے اونچی ہے مضبوط رباطوں سے پھلی طرف کی پبلیوں میں بندھا ہوا ہے اور اسکا مقعر یعنی گہری طرف معدہ کے مقعر سے متصل ہے اور مقعر میں ایک رگ نکلتی ہے اسکو باب کہتے ہیں اس میں سے کچھ تو تام جگر میں پھیل گئی ہے اور کچھ باہر اگر معدہ اور امعا میں مل گئی ہے یہ شاخیں جو نکل آتی ہیں انکا نام ماسا ر یقیناً ہے اور یہی غذا کے جذب کا آلہ ہے یعنی انھیں سے جذب ہوتی اس طرح پر کہ معدہ اور امعا سے ان رگوں میں جذب ہو کر اندر کی رگوں میں کہ جگر کے جرم میں پھیل رہی ہیں آتی ہے چنانچہ کیلوس کے سبب اجزا کو جگر کے تمام اجزا سے لٹا پڑتا ہے یہ بات نہیں کہ جیسا معدہ میں جو ف ہے کہ اس میں کیلوس جمع ہوتا ہے جگر میں بھی اسی طرح کی خالی جگہ ہے اور جگر جو صاف کیلوس کو کھینچتا ہے اسکی ایسی مثال ہے جیسا سفنج پانی کو پیتا ہے اور اسی طرح جگر کے محب سے بھی ایک رگ نکلتی ہے اسکو اجوف کہتے ہیں اسکی بعضی شاخیں تو جگر میں ہی پھیل گئی ہیں اور باقی باہر نکل کر دو شاخیں ہو کر ایک تو اوپر کی طرف چڑھ کر اوپر کے بدن میں پھیل گئی ہے اور دوسری آتر کہتی ہے کے بدن میں تفرق ہے اور کیلوس کا جگر میں خون ہو کر انھیں شاخوں کے وسیلے سے تمام بدن میں جاتا ہے اور یہ اجوف آوردہ کی اصل ہے اور اسکی دو شاخوں سے جنکا

ذکر آیا ہے اور بھی دو شاخ گردن کی طرف پانی نکلنے کے لیے نکلتی ہیں ان دو شاخوں کو طالعین کہتے ہیں اور مفر کی جانب میں باب کے اوپر ایک راستہ ہے کہ پتے کی طرف آتا ہے تاکہ صفرا یعنی خون کا کف اس میں نفع ہو اور مفر کی جانب سے ایک اور بھی راستہ طحال کی طرف آتا ہے تاکہ سودا یعنی خون کا لچھٹا اس میں سے نکل جائے اور اس طرح جگر سے ایک رگ دل میں آتی ہے تاکہ دل کو جگر سے اور جگر کو دل سے فائدہ پہنچے اور ایک گروہ کے نزدیک یہ رگ کہ یہ رگ دل میں سے نکل کر جگر میں جالتی ہے غرض ہر صورت سے دل اور جگر میں اس رگ کی واسطے سے اتصال ہے اور دل اور جگر کے غشاؤں میں اتصال نہیں ہر چند کہ جگر میں کوئی عصب نہیں لیکن ایک باریک عصب معدہ سے جگر میں آیا ہے اور چونکہ وہ عصب نہایت باریک ہے معدہ میں جگر کی شرکت سے بیماری کم پیدا ہوتی ہے مگر جب کوئی قوی الم جگر میں پیدا ہو اس وقت ہو سکتا ہے کہ معدہ میں بھی شرکت کے سبب سے اپنا پہنچے۔

فصل سورمزاج جگر کے بیان میں اسکی چار قسم ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ گرم ہوا اسکی علامت پیاس کی شدت اور منہ کا تلخ ہونا اور زبان میں خشکی اور اشتہا کا کم ہونا اور شکم میں قبض اور نبض میں سرعت اور قارورہ سرخ اور جگر کی جگہ لمس گرم ہونا اور تپ ہونا اور جگر میں درد ہونا اور جان لے کہ ہر ایک علامت سبب پہنچنے کے لیے کہ سازج ہو یا مادی اور کونسا مادہ ہے کفایت کرتی ہے چنانچہ بارہا ذکر آچکا ہے اور اس طرح اگر مادہ خون فاسد ہو اعضاء کا گراں ہونا اور منہ کا زراشیرین یا شور ہونا اسکا نشان ہے اور اگر مادہ صفرا ہو رنگ زرد اور تیز اور اسہال صفراوی اسکا گواہ ہے علاج اگر سورمزاج سازج ہو تیرید کافی ہے اور اگر مادی ہے اسی مادے کے موافق تفریق کریں چنانچہ دموی میں غصہ کریں خاص کر اسلیق اور ابلی میں سے خون نکالیں اور اگر کوئی فصد کا مانع ہو حجامت کریں اور طبیعت کو مطبوخ ہلیدہ میں المتاسل کر نرم کریں اور اسکی سوا جو کچھ مناسب ہو جیسے ترمندی اور آلو کا پانی ترنجبین یا شکر ملا کر اور اسکے مانند اور جو کچھ دموی میں مذکور ہے وہی صفراوی میں بھی کام آتا ہے مگر فصد کی حاجت نہیں لیکن اگر ضرورت ہو تو کیا مضائقہ ہے اور صفراوی میں دموی کی نسبت تسکین حرارت کی زیادہ احتیاج پڑتی ہے اور جو کچھ جگر کی تیرید کے لیے کام آتا ہے وہی ہو کاسنی کا پانی اور سکنجبین آب نارین اور شربت صندل اور شیرہ تخم خیارین اور لعاب اسنفول سکنجبین کے ساتھ اور انکے مانند جو سرد اور تیز اور جگر سے مخصوص ہے پائین اور کد اور کھیرے کا پانی اور جو اور سور کا آنا اور چھالی یا صندل گل سرخ وغیرہ جگر کی جگہ پر ضماد کریں اور تیرید کی کمی اور زیادتی حاجت کے اندازہ پر ہوتی ہے اور جہاں کہیں زیادہ تیرید مطلوب ہو دوغ سرد اور جو کا پانی کہ اس میں سرطان نہری پکائیں دین اور شیرہ خرفطہ یا شیر کے ساتھ فائدہ مند ہے اور جان لے کہ آب کاسنی اور مغز فلوں کیلے اکیلے اور اکٹھے جگر کے امراض میں نفع کلی دیتے ہیں اور جہاں سدہ سمجھیں شربت بزوری اور شربت دینار اور مغز فلوں سے کھول دین اور جہاں کہیں طبیعت نرم ہو تو ص طباشیر قابض رب رب سبب کے ساتھ دین اور شربت حاصل اس صورت میں نہایت موافق ہے اور جاننا چاہیے کہ جو غذا قابض ہو وہ اس مرض میں نہ دینی چاہیے کہ مضر ہے خصوصاً اگر سدہ کا خوف ہو مگر زرشک اور آب نار کہ یہ جگر کو مفید ہیں لیکن جبوقت طبیعت نرم ہو اور قبض کی حاجت پڑے ماش اور بچ بھنے ہوئے زرشک اور سماق کے ساتھ دے سکتے ہیں اور اگر طبیعت میں قبض ہو غذا کے لیے ضرورت اختیار کریں کہ زرشک اور ترمندی وغیرہ کے ساتھ پکائیں اور جب تک ممکن ہو گوشت کے کھانے سے پرہیز کریں اور ضرورت میں مرغ کا گوشت یا حلوان اصلاح کر کے دے سکتے ہیں فائدہ جبوقت کہ حرارت کا غلبہ ہو اور بالیخولیا اور دنبلا و جرب یعنی خارش اور زخم پیدا کرے اور نفل ایسا آوے جیسا شراب کا لچھٹ یا گوشت کا زرداب اور اشتہا ساقط ہو ضعف جگر پر دلالت کرتا ہے اور نفل کا سیاہ ہونا جگر کی عفت کا نشان ہے دوسری قسم وہ ہے

کہ سورمزاج سرد ہو اور جگر کی برودت کی یہ علامت ہو کہ مُنھ کے رنگ میں فساد آنا اور ٹھنڈ بھر بھرا جانا اور پیاس کی کمی اور زبان اور لبون میں درقارورہ میں سفیدی اور بیض کا سُست ہونا پھر اگر اُسکے ساتھ مادہ بلغم ہو گا قارورہ کا غلیظ ہونا اور سیسہ کا سارنگ ہونا اور طرس سرد اور تو بلغمی کا آنا اسکی گواہی دے گا اور اس قسم میں اکثر شکم جاری رہا کرتا ہو علاج سازج میں تسخین یعنی گرمی پہنچانا کافی ہے اور جگر کی تسخین کے لیے آٹا سا اور دوا لکڑی وغیرہ دین اور اگر صبح باویان عنب الثعلب جوش دیکر اُسکے پانی میں کلفہ ملا کر پلائیں بہتر ہے اور مناسب ہے کہ آنتیں سنبل ذخرقسطہ سلینج گل سرخ زعفران روغن سو سن روغن نار دین ملا کر جگر پر ضمنا کریں اور مادی میں اُن چیزوں سے بلغم کا تھیکہ کریں کہ مسهل اور مدہ ہون یعنی اسہال اور درار کریں جیسے مارالمصول اور جب صبل اور یارج وغیرہ اور مطبوخ ہلبلہ مفید ہے اور طینچ زوفا ایک مقال دوا لکڑی کے ساتھ اس مرض میں مخصوص ہے اور تیتہ اور تیتہ کا گوشت کہ نخود شبت زیرہ دار چینی کے ساتھ پکا ہوا ایمان سبب اُون سے بہتر ہے اور غلام سفار اور اطریفل اس بیماری میں مناسب ہے اور چاہیے کہ مادے کے دفع کرنے میں مبالغہ نہ کریں کہ ذبول میں نہ پہنچائے اور اگر اسہال حد سے زیادہ ہوں تخم سپندان جسکو عربی میں حرف کہتے ہیں اور تخم ریحان اور صمغ عربی ہر ایک تین درم بھون کر گلاب میں کر کے دین تیسری قسم وہ ہے کہ سورمزاج خشک ہو اور جگر میں خشکی ہو سکی علامت یہ ہے کہ مُنھ اور زبان میں خشکی اور تشنگی اور بیض میں صلابت اور خون کی قلت اور براز کا کم ہونا پھر اگر مادہ سودا کے ساتھ ہو خوف اور غم اور فکر فاسد بھی پیدا ہو علاج سازج میں تربیب کافی ہے اور مادی میں مطبوخ اقیقون یا حب اقیقون یا ماوالجین وغیرہ سے تھیکہ ضروری ہے اور تربیب کے لیے شیرہ تخم خرفہ شربت نیلوفر اور شربت خشتا ش کے ساتھ پلائیں اور روغن بنفشہ روغن کدو روغن بادام موم آب کاسنی آب خرفہ کی قیر و طی بنا میں جیسا دستور ہے اور جگر پر طلا کریں اور غذا کے لیے حلوان کا مغز اور باقلا مقشر اور کشک جو اور پالک اور برگ خطمی اور کاہوا اختیار کریں اور روغن کی جگہ روغن بادام کام میں لائیں اور کدو بکری کے گوشت کے ساتھ مفید ہے اور تازی محلی فائدہ مند ہے اور اگر صبح شیرہ سبوس اور نبات اور روغن بادام سے حریرہ بنا کر پلائیں بہتر ہے مگر لازم ہے کہ تربیب میں افراط نہ کریں تاکہ سورالتھینہ اور مستقامین نہ ڈالے چوتھی قسم وہ ہے کہ سورمزاج رطب ہو اور جگر میں رطوبت ہو سکی علامت منھ اور لہون کا بھر بھرا جانا اور سر اشیف کا گوشت ڈھیلا ہونا اور زیندا اور لعاب کی کثرت اور اس کا گند ہونا اور قارورہ سفید اور ہضم کا بگڑنا اور زبان میں رطوبت اور طبیعت کا نرم ہونا اور پیاس کا نہ ہونا اور خشک غذاؤں سے نفع پانا علاج تحجیف یعنی خشکی پہنچانے کے لیے ہر روز باویان تخم کرفس اصل السوس گھنڈ سے جلاب بنا کر دین اور اطریفل کبیر اور دوا لکڑی اور گرم جوارشات حاجت کے موافق کام میں لائیں اور ریاضت کریں اور غذا میں کمی فرمائیں اور کبک اور تیتہ اور تیتہ کا گوشت و فضل دار چینی مصطکی زعفران سے خوشبو کر کے کھلائیں اور اس طرح کباب اور بھنے گوشت مصالحہ دار اور کرناج مفید ہے اور مناسب ہے کہ تحجیف میں افراط نہ کریں کہ ذبول میں نہ پہنچائے اور جہاں کہیں سورمزاج رطب کے ساتھ بلغم ہو بلغم کا تھیکہ لازم سمجھیں فائدہ اور جبوقت سورمزاج مرکب جگر میں عارض ہو جیسے حار یا پس یا حار رطب یا بار و یا پس یا بار و رطب اُسکے علامات اور علاج لبا لظ

نہ کورہ سے یعنی جہاں ہر ایک کا شہانہ کو رہی تلاش کریں

فصل ضعف جگر کے بیان میں وہ اس طرح ہے کہ جگر کی چار قوتوں میں یا انہیں سے کسی ایک دو میں آفت اور خلل پیدا ہو اور ضعف کے اسباب بہت ہیں ایک تو یہ کہ سورمزاج ساہ یا مادی جگر میں اگر اسکی قوتوں کو ضعیف کر ڈالے دوسری یہ کہ خون سے اعضا جگر سے نزدیک ہیں جیسا سعدہ اور

اور طحال اور رحم اور سینہ اور گردہ اور ریہ میں کوئی آفت پیدا ہو اور اسکی شرکت سے جگر میں ضعف عارض ہو تو اسعدہ میں فساد پڑے اور اس میں سے بگڑا ہوا کیلوس جگر میں جائے اور جگر کی قوتیں اسکو ہضم نہ کر سکیں اس سبب سے ضعف آجائے اور اسی طرح جب مران میں فساد آئے صفر کو جگر سے اچھی طرح جذب کرے اور جب صفر جگر سے اپنی عادت کے موافق نکلنے کی جگہ سے نکلے تو قوتوں میں ضعف پیدا ہو اور طحال اور رحم اور دوسرے اعضا کا بھی یہی حال ہو کہ جب قوتیں اس میں فساد آیا کرتا ہو اپنا حصہ جگر سے نہیں لیا کرتے اسوجہ سے اس میں ضعف آتا ہے دوسرے یہ کہ امراض آلیہ جیسے اسلما اور تصغر اور رمل اور حصات اور سردی اور یا شقاق خاص جگر میں عارض ہو اس سبب اس میں ضعف آجائے اور یہ ظاہر ہے کہ اگر سبب قوی سے ضعف چاروں قوتوں میں سرایت کر جائیگا اور نہیں تو کسی کسی قوت میں جیسا جیسا سبب قوی یا ضعیف ہوگا آئیگا اور جان لے کہ جاذبہ اور ہاضمہ اکثر سردی اور تری سے ضعیف ہوا کرتی ہیں اور اس کے تری سے اور واقعہ خشکی سے اور ہر ایک کے ضعف کے نشان کا بیان آئیگا اب ضعف جگر کے علامات خواہ کسی سبب سے ہوں اسکے اکثر انواع میں اس طرح پر ہن کر براز بہت کم آئے اور رنگ میں ایسا ہو جیسا گوشت کا دھوان ہوتا ہے اور بدن ناتوان اور شہت کم اور شاید کہ ساقط ہو جائے کیونکہ شہت کا ساقط ہونا ضعف جگر کے لوازم میں سے ہے اور دائیں طرف سے جہاں جگر کی ابتدا ہے چھوٹی پسلی تک کہ سب پسلیوں سے پہنچی ہے ایک نرم سا درد ہوا کرے خصوصاً جب غذا جگر کی طرف نفوذ کرے اور منہ کا رنگ و بدن کا زردی یا سپیدی یا تیرگی مائل ہو جائے اور اکثر امین تو سبزی اور سپیدی مائل ہو جاتا ہے اب ان علامات کا بیان ہے جو ہر ایک قوت کے ضعف سے مخصوص ہیں جان لے کہ ضعف جاذبہ کا نشان یہ ہے کہ براز سفید اور نرم اور مقدار میں زیادہ اور بدن ناتوان ہو پھر اگر ابھی تک بول نہیں اور قوام میں معتدل ہو جانا چاہیے کہ جاذبہ میں ہی آفت ہو اور دوسری قوتیں سالم ہیں خصوصاً اگر حصہ صحت صحیح ہو اور اگر بول کا قوام اور رنگ اپنے حال پر نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آفت ہاضمہ میں جا پہنچی خصوصاً اگر معدہ میں بھی آفت ہو اور ضعف ہاضمہ کا نشان بدن کا ڈھیلا ہونا اور منہ کا بھرنا اور رنگ میں فساد آنا اور براز کا غسالی ہونا یعنی جیسا گوشت کا دھوان اور بول کا سفید ہونا اور خون کا رقیق ہونا یعنی فصید میں خون رقیق نکلے اور موجز میں لکھا ہے کہ براز جاذبہ کے حال پر دلالت کرتا ہے اور بول ہاضمہ کے حال کو زیادہ بتاتا ہے اور ضعف ہاضمہ کا نشان یہ ہے کہ جگر کی طرف کیلوس کے جذب ہونے پر غذا کے امتلا سے کچھ ایکٹ پھر جو جگر میں محسوس ہوا کرتا ہے وہ تھوڑی سی دیر میں زائل ہوا اور جتنی دیر حالت صحت میں نفع کے پورا ہونے تک معلوم ہوا کرتا تھا اب معلوم نہ ہو کیونکہ وہ بوجھ کیلوس کے امتلا سے جگر میں معلوم ہوا کرتا ہے اور جب اس کے ضعیف ہو کیلوس کو ہضم کے پورا ہونے تک نہ ٹھہرا سکے اور جلد چھوڑ دے ہیں ضرورت سے وہ ہلکا سا بوجھ جو جگر میں کیلوس کے ٹھہرنے سے معلوم ہوا کرتا ہے محسوس ہوگا مگر تھوڑی سی دیر تک اور جب قدر باسکے کے چھوڑ دینے میں جلدی ہوگی اسی قدر ہضم میں نقصان ہوگا اور جو کچھ ضعف ہاضمہ میں بیان کیا ہے اس میں سے اکثر ضعف ہاضمہ میں پایا جائیگا اور ضعف واقعہ کا نشان یہ ہے کہ بول و براز کم رنگ اور مقدار میں کم آئے اور بدن ڈھیلا ہو جائے اور اس کا رنگ ایسا نظر آئے کہ گویا زردی اور سیاہی سفیدی میں مل گئی ہے اور شکم میں قبض ہو اور جب فصید میں خون نکلے سودا اور صفر اور ماہیت میں معلوم ہوا اور شہت اماراد نہ ہو کیونکہ سودا طحال کی طرف متوجہ نہیں اور واقعہ ضعیف ہے اس سبب اکثر استسقا یا قویج یا یرقان کی نوبت پہنچے اور شاید کہ جرب و رکھ اور قوبا وغیرہ پیدا کرے اور ہر قوت کے ضعف کے آثار جیسے جیسے قوی یا ضعیف ہوں ظاہر ہوا کرتے ہیں اور جو امراض آلیہ کہ جگر میں واقع ہوتے ہیں انکی علامت اپنی اپنی جگہ مذکور ہے

اور اس طرح جو کچھ کہ مشارکت کے سبب واقع ہو اسی عضو میں آفت کا مقدم اور اس میں فساد کا موجود ہونا اسکا گواہ ہوگا مثلاً جو کچھ کہ سینہ اور آلات تنفس کی مشارکت سے پیدا ہو سرفہ خشک و سوزن نفس پیدا ہو اور جہاں ہر راہ یا طحال کی مشارکت ہو یہ رقان زد یا سیاہ پیدا ہو اور رحم کی مشارکت میں حصن کلبہ ہو یا اسکا بہت جاری ہونا گواہی دے اور ضعف معدہ اور ضعف گردہ اپنے اپنے مقام میں تفصیل مذکور ہیں علاج جو کچھ سورمزاج کے سبب ہو سافج اور مادی کے تمام اقسام کا ذکر انکی فصل میں آچکا ہے اسی کے مطابق عمل کریں اور جو کچھ سده یا امراض آلیا اور م یا شقاق سے واقع ہو انہیں سے ہر ایک کے جابجی جدیدی فصل میں بیان کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ اور جو کچھ کسی عضو کی مشارکت سے ہو اول اسی عضو کی تدبیر کریں ان چیزوں سے جو اس سے مخصوص ہیں اور جگر کی رعایت بھی لازم سمجھیں اور چونکہ ضعف جگر اکثر سردی اور طوبت سے پیدا ہوا کرتا ہے حکیمانے اسکا ایسا اہتمام کیا ہے کہ ضعف جگر کا علاج ان گرم چیزوں سے کہ قابض اور خوشبو ہوں کرنا چاہیے جیسے دارچینی قفاح ادخر مرزعفران وغیرہ کھانے اور طلا کرنے میں اور انار اور میوز مع تخم کوکبہ دارچینی وغیرہ سے خوشبو کے کھانا مفید ہے فائدہ جالیئوس اس شخص کو کلبہ یعنی ضعف جگر والا کہتا ہے کہ اسکے جگر کے افعال میں ورم یا شق یا دبلیہ کے سبب ضعف پیدا ہوا ہے ہم ان چیزوں کا بیان کرتے ہیں جو ہر ایک قوت کے ضعف سے مخصوص ہیں جان لے کہ قوت ہاضمہ کو تریاق ہاربیہ اور سبزیہ کا کھانا اور صبر گلناہ پوسٹ انار لاون مورد کوکبہ اور جگر کتاب میں ہلاک جگر پٹلا کرنا قوت دیتا ہے اور جگر کی قوت جاذبہ کو افسنتین اور مصطکی اور گل سرخ مورد کے پانی میں ملا کر صناد کرنا قوت دیتا ہے اور یہاں قابض جو انہیں نہیں دے سکتے مگر تقویت جگر کے لیے اور کسی وجہ سے سده کے کھولنے سے غافل نہ ہوں اور کبک اور مرغ اور تھوکا گوشت آب غورہ ملا کر کھلائیں اور جگر کی قوت ماسکہ کو جوارش خوزی رب یہ یا میہ کے ساتھ قوت دیتی ہے اور قابض خوشبود وایتین مفید ہیں اور غورہ اور زیرہ آب سید کے ساتھ ملا کر صناد کرنا مفید ہے اور صفہ کو مارا جبن اور سکنجبین اور ہلدیہ مرہ قوت دیتے ہیں اور یہاں اسلم کی فصد مفید ہے اور ہلکے گوشت اور بیضہ مرغ نیم برشت کی زردی کا کھانا مفید اور دارچینی اور فلفل اور زنجبیل کا کھانے میں ملانا فائدہ مند ہے

فصل سده کبد کے بیان میں اسکے کئی سبب ہیں ایک تو یہ کہ جگر کی رگین اصل خلقت میں باریک اور تنگ ہوں سوادنی سبب بند ہو جائیں دوسرے یہ کہ جگر میں ورم پیدا ہو تیسرے یہ کہ خلط غلیظ لزوج پیدا ہو اور سده ڈالے یہ اکثر وقوع میں آتا ہے اور جان لے کہ کھانے کے بعد حرکت کرنا خصوصاً اگر غلیظ اور لزج اور شیرین ہو اور جام کرنا اور غذا کے بعد شراب کا پینا سده جگر کے اسباب میں سے ہے اور اسی طرح بڑے بڑے پانی کا پینا اور فاسد چیزوں کا کھانا جیسے مٹی اور چونہ اور کوئلا اور جو چیزیں نہایت قابض ہیں جیسے زعفران وغیرہ انکا کھانا اب جان لے کہ سده جگر کی کئی علامت ہیں ایک تو یہ کہ جگر کی جگہ میں گرانی معلوم ہو خصوصاً اگر سده محذب میں ہو اور جگر کے محذب میں اس کے مقعر کی نسبت سده بہت کم پڑتا ہے اس واسطے کہ جو کچھ محذب میں پہنچتا ہے وہ صافی ہوتا ہے اور باوجود اسکے محذب کی رگین کشادہ اور فراخ ہیں دوسرے یہ کہ تپ نہ ہو مگر یہ ابتدا میں ہوتا ہے کیونکہ جب سده ایک مدت تک رہے گا اور بڑھ جائیگا اس میں عفونت آئیگی اور تپ پیدا ہوگی اور اسی طرح جہاں آماں سبب ہو تیسرے یہ کہ درد نہ ہو اور یہ بھی اس وقت ہے کہ سده قلیل ہو اور ورم نہ ہو چوتھے یہ کہ اسمال غسالی ہوں پانچویں یہ ہر از بہت سالتے اور اس میں طوبت یا دہ ہو اور یہ اس وقت ہوا کرتا ہے کہ سده مقعر میں ہو اس واسطے کہ جب سده مقعر میں ہوگا کیلوس جگر کی طرف نہ جائیگا اور کشاب سا ہو کر ویسا ہی نخل آئیگا اور کبھی محذب کے سده میں براز نرم آتا ہے چھٹے یہ کہ بول رقیق اور مقدار میں کم ہو یا سوت

ہوگا کہ سدہ محذب میں ہڈگا اور بول کا شدت سے رقیق اور قلیل ہونا سدہ کی کثرت کے موافق ہوتا ہے اور جان لے کہ یہ بات سدہ جگر کے لوازم میں سے ہے کہ بیمار کے بدن میں خون کم ہو اور اسکا رنگ ایسا زردی مائل ہو جیسا کہ یرقان والے کارنگ تہا ہے اور اکثر سانس میں تنگی آجائے کیونکہ جگر اعضاء تنفس کے ساتھ شرکت رکھتا ہے اور جہاں کہیں رگون کا اصل خلقت میں تنگ پیدا ہونا سدہ کا سبب ہوا کثرت ادنی مخالفت سے سدہ کا پڑنا اگر کپن سے اسپر گوہی دے علاج اگر سدہ محذب میں ہو مرد و امین میں یعنی جو دو امین ہوسے کو بول کی راہ سے نکال دین سو جہاں کہیں مزاج گرم ہو تخم خیارین تخم کشوت تخم کاسنی پر سیاوشان سلکنجین سادہ طا کر دینا چاہیے اور ایسا ہی آب بارنگ آب بادیان سلکنجین ملا کر اور جہاں مزاج سرد ہو اسارون سلینخہ فقیون تخم کرفس انیسون کا جو شانڈہ سلکنجین عسلی یا سلکنجین بزوری گرم اور شربت دینار ملا کر دین اور جگر پر سیاوشان فسنیتین راویخ کرفس آب کاسنی میں ملا کر ضاد کرین اور اگر سدہ جگر کے مقرر میں ہو مسهل دین سو جہاں کہیں جہارت ہو اسہالی کے لیے آب فواکہ راوند ملا کر دین اور اس جگہ مغز فلوس اماس کاسنی کے مطبوخ میں یا اسکے سوا ملا کر پلانا نہایت مفید ہے اور ایسا ہی نرم دو اوان سے حقہ کرنا اور جہاں مزاج میں سردی ہو اسہال کے لیے بیخ کبر بادیان تخم کرفس اذخر کاسنی کا مطبوخ شراب فسنیتین ملا کر دین اور گرم دو اوان سے حقہ کرین اور ضاد کرنے میں بھی مزاج کی رعایت رکھین اور اسی طرح غذا میں بھی مشاجرت ہو خواہ سدہ محذب میں ہو یا مقرر میں زیر اجات بے مصالحہ کھلائیں اور کاسنی ہر کہ اور روغن بادام کے ساتھ پکا کر کھانا مفید ہے اور جب سردی ہو زیر اجات گرم مصالحہ سے خوشبو کر کے کھلائیں اور آب خود کاسنی کی پتی اور کچھ ہر کہ کے ساتھ پکا لیکن مفید ہے اور چڑیوں کا گوشت فائدہ مند اور جب قاضی چیزوں کا کھانا سدہ کا سبب مطب چیزین میں جیسے دو دھا اور شکر اور روغن بادام کاحیرہ اور مرغ فریہ کاشوربا اور کدو کا قلیہ اور انار اور تر بون اور جب لگون کا تنگ ہونا سبب ایسی چیزین میں کہ سدہ کو کھول دین اور شربت بزوری حسین زراوند ہوا اور جبے راوند استعمال کرین تو غلیظ چیزوں سے اور جن چیزوں سے سدہ پڑتا ہے پرہیز کرین اور جو وقت ورم سبب اسکی فضل میں بدوع کرین اور سدہ میں ورم میں یہ فرق ہو کہ بوجھ سدہ میں کم اور ورم میں زیادہ ہوتا ہے خاص کر جب ورم گرم ہوا وقت بھی ورم کو لازم ہے اگرچہ ابتدا میں ہوا اور سدہ اسکے برخلاف ہے کہ جب تک انا ہو جاتا ہے اور اس میں عفونت آتی ہے تب پیدا ہوتی ہے تبلیہ کبھی تو جگر کے گوشت کی خلوتوں میں سدہ اس سبب سے ہوا کرتا ہے کہ جو خون غذا میں صرف ہوتا ہے وہ غلیظ ہوا اور دافہ ضعیف اور جاذبہ قوی ہے اور کبھی سدہ جگر کی لگون میں ہوا کرتا ہے اس سبب سے کہ وہ اصل خلقت سے ہی تنگ پیدا ہوتی ہے یا کسی اور سبب سے کہ اسکا ذکر آچکا ہے۔

فصل سدہ اساریقا کے بیان میں اساریقا سدہ ہونکی علامت یہ ہے کہ معدہ اور شکم میں اور جہاں کہ جگر کا مقرر ہو وہاں بیمار کو تددگرہ او میں اور بوجھ معلوم ہوا اور باز کیلوسی ہوا اور سدہ جگر اور آماس اور ضعف معدہ کے آثار بالکل نہون اور بدن گھٹنے لگے اور ناتوان ہو جائے کیونکہ اسکی طرف غذا نہیں پہنچتی پھر اگر سدہ ناتمام ہو رفتہ رفتہ ناتوانی ظاہر ہو اگر سدہ کامل ہو جلد ضعف اور ناتوانی پیدا ہو علاج جو کچھ مقرر جگر کے سدہ کے لیے مخصوص ہے اس جگہ کام میں لائیں اور مزاج کی رعایت بھی کرین اور ہر طرح سے لازم ہے کہ اول مفتحات اور مقطعات دین اسکے بعد سہلات خواہ سدہ جگر میں ہو خواہ اس مقام میں فصل نفخہ الکبد کے بیان میں یعنی جگر میں نفخ ہونا اسکا سبب یہ ہے کہ جگر کے اجزا میں یا اسکی عشا میں یا دونوں میں غذاے غلیظ کے اجزے جمع ہو جائیں اور کثرت کے سبب سے یا بند ہو جانے سے نہ نخل سکین پھر کثیف ہو کر یا جگر نفخ پیدا کرین اور اسکی علامت یہ ہے کہ دائیں ہیلو کے نیچے درد

تصدی پیدا ہو کر بہت بوجھ اور تپ بالکل نہو اور بدن میں غیر فاضل ظاہر ہو اور کھانا مضم ہو نیکنے بعد نفع کا غلبہ ہو اور جیساں جگہ پر ہاتھ رکھ کر دبا میں قراقر ہو اور یہ قراقراسات کا نشان ہے کہ جگر میں ریاہ ہیں اور تمد کثرت سے معلوم ہونا اس ناکگی علامت ہے کہ ریاہ جگر کی عشا میں ہیں اور یہ بھی عشا کے نفع کی علامت ہے کہ جب اسپلٹھ سے اش کرین یا کوئی چیز محلل رکھیں تحلیل ہو علاج کوئی اور وارا لکرم اور وارا الکک میں اور شربت وینار نہایت مفید ہے اور نہار حمام میں جائیں اور اس جگہ کو اور تمام بدن کو طین مگر اعتدال کے ساتھ اور سرد پانی کا استعمال بہت کم کریں اور گلاب عرق کا سنی عرق یا دیان ہمیشہ استعمال کرنا سب سے بہتر ہے اور اس جگہ نکا اور گاوس اور خاکستر سے ٹیکہ کرنا بہت نافع اور غذا کے لیے قلیہ مصالح دار اور کباب غیرہ جو چیزیں طوبت کو خشک کرتی ہیں بہت مفید ہیں اور اگر آنت کی طرف درد کا میلان ہو اول مسهل میں اس کے بعد محلل دوا لگائیں اور اگر درد کا رخ حجاب اور سر اشیف کی طرف ہو یا پچھلی طرف مدرات استعمال کریں اور مزاج کی رعایت جس طرح پر کہ اور بڑا چکا ہے ہر حال میں لازم سمجھنا مناسب ہے۔

فصل وجع الابدنی در جگر کے بیان میں اس کے کئی سبب ہیں ایک تو یہ سو مزاج دوسرے سہ تیسرے نفع جو نئے درم یا پانچین شق چٹھے حصہ اور ریل یعنی پتھری اور ریت ساتویں شرفہ اور ہر ایک کی علامت اور علاج اسکی فصل میں مذکور ہے اسی جگہ دیکھ لیں فصل شرفہ کے بیان میں وہ واسطی پر ہے کہ نہا ریا یا صفت قوی کے بعد یا جسوقت کہ حرکت کی حرارت سے بدن گرم ہو یا حمام سے ٹھکر سرد پانی کے پینے کا اتفاق ہو پھر وہ پانی اسی وقت جگر میں ہونے لگا لاکہ ابھی تک معدہ کی حرارت سے گرم نہیں ہو اور جگر میں رہ جائے اور اس سے درد شدید پیدا ہو اور یہ مرض جلد نائل ہو کر تاہو اگر جلد تدارک کریں اور اگر طیب اسکے علاج میں غلطی کرے انجام میں ہتھیایا درم جگر کی نوبت ہونچتا ہو اور اسکی علامت یہ ہے کہ بن اور کا ذکر آیا ہے جب انکے بعد سرد پانی کے پینے کا اتفاق ہو وقت زیادہ شدید پیدا ہو کہ طاقت سے باہر ہو اور اسکی تدبیر یہ ہے کہ اسی وقت ایک کپڑا گرم پانی میں بھگو کر جگر پر رکھ دیں اور سنبل اور مصطکی کا ضماد کریں اور گرم پانی سے نطول کریں اور شراب گرم پانی میں پلاٹین مسمن اللہ جل شانہ کی امداد سے صحت پائیگا

فصل درم کبذ کے بیان میں اسکی کئی قسم ہیں اور اسکی علامت تپ اور پیاس اور بوجھ اور درد اور جلن اس جگہ میں اور اشتہا کا جانا اور سر اشیف کے پنے درم کا ظاہر ہونا اور زبان اور منہ کا سرخ ہونا اور خشک کھانسی کا ہونا اور چکی کا آنا اور چکی اسوقت آتی ہے کہ درم اتنا بڑا ہو کہ نم معدہ کو دبا لے اور یہ علامت درم مقہری اور محدبی میں مشترک ہے اور خاص درم مقہر کا یہ نشان ہے کہ تو صفراوی اور خشکی اور اطراف میں سردی ظاہر ہو اور شکم میں قبض ہو مگر یہ امر اکثری ہے اور شاید کہ قبض نہ ہو بلکہ اسہال آئیں لیکن جانے کے اسہال وہاں ہوتے ہیں کہ بدن قوی ہو اور غذا کو جذب کیا کرے اور درم اتنا بڑا ہو کہ غذا کے راستوں کو روک دے اور کیلوس کے نفوذ کو مانع لے اور اس حالت میں قبض کی شدت سے درم بگر قویج کے مشابہ ہوا کرتا ہے اسلیے کہ اس حالت میں درد قولون کی طرف معلوم ہوا کرتا ہے اور تڑا اور تلی کی ایذا ہوتی ہے اور جس صورت میں کہ بدن کی قوت اسقدر ضعیف ہو جائے کہ غذا کو جذب نہ کر سکے اور درم کے بہت بڑے ہونے سے رستے بند ہو جائیں اور کیلوس جگر کی طرف نہ آسکے لازم ہے کہ شکم جاری رہے اور یہ بتا ہوتا ہے کیونکہ اس بات سے معلوم ہوتا ہے کہ درم شدید اور قوت ضعیف ہے اسلیے شیخ نے کہا کہ جب درم جگر کے ساتھ اسہال آئیں وہ ہلک ہے اور خاص درم محدب کا نشان ہے کہ کھانسی کی شدت

اسہال کا فریاد قوت کو تحلیل کرتا ہے اور ضعف لاتا ہے اور طبیعت کا قبض مزاحمت کے سبب الم ہو چکا ہوتا ہے سوچ کی چال چلنا اور اگر خود بخود اسہال آئیں اور قبض کی احتیاج پڑے جو ن سے قرص دوسوی میں ذکر آیا ہے کام میں لائیں تیسری قسم ورم بلغمی اسکی علامت سُخا اور زبان اور براز کا سفید ہونا اور سُخ کا بھر بھرانا اور سُخ کے عضلات کا ڈھیلا ہونا اور پیاس کی کمی اور درد اور تپ کا ہلکا ہونا اور اگر ورم محذب میں ہو آماں نرم اس جگہ معلوم ہوا اور جاننا چاہیے کہ ورم بلغمی میں بوجھ زیادہ ہوا کرتا ہے اور درد کمتر اور اس بات کی علامت کہ ورم حدبہ میں ہے یا مقررین پہلی قسم میں اسکا بیان گذر چکا ہے علاج مقفری میں حقنہ کرین اور ایک گرم ایلیج فیکرا اور آدھا ورم غاریقون کی گولیاں بنا کر سوتے وقت کھلائیں اور صبح قرص فسنتین یا قرص اونڈین اور حدبہ میں مدرات دین جیسے تخم کر فس انیسون بادیان ناخواہ بیخ کاسنی کا مطبوخ سنگجین بزوری گرم ملا کر اور جب اسہال یا اور اسے تنقیہ ہو چکے جگر میں گرمی ہو چکا ہے لے گل سُرخ انیسون تخم کر فس گل اذخر مصطکی سنبل اسارون راوندک منقی نوہ زعفران کے قرص بنا کر کھلائیں اور تپ اور درج کو خود اور زیت ورمی اور دارچینی کے ساتھ پکا کر کھلائیں لیکن تنقیہ کے پہلے بخود آب یا مونگ یا شیرہ مغز بادام کے اور کچھ نہیں کھلا سکتے حقنہ کی ترکیب کہ ورم مقفری میں کام آتا ہے بیخ کر فس بیخ بادیان بیخ اذخر فقاح اذخر انیسون غافثہ وفا پودینہ غاریقون تربقظور یون انجیر جوش دیکر چھان لین اور شکر سُرخ ملا کر حقنہ کرین اور جگر پٹلا کر نیلے واسطے سب واؤن سے بہتر مشک اور زعفران اور دغن سوسن میں ملا کر جو طبی قسم ورم سوداوی اسکا سبب یہ ہے کہ اس سائے میں جو جگر اور طحال کے بیچ میں ہے اور سودا جگر سے نکل کر طحال میں آسکے وسیلے سے جاتا ہے سد پڑتا ہے اور اسکی علامت یہ ہے کہ وایتین طرف پسلیوں کے سر کے نیچے ایک سخت چیز ظاہر ہوا اور درد اور تپ نہوا اور بدن لاغر ہوا اور اسکارنگ فاسد ہو جائے اور زبان کھڑکھری ہو جائے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اس ورم کے ساتھ مزاج میں حرارت پیدا ہونے کے سبب ورم زیادہ سخت ہوا اور تپہر جائے اور کبھی ضربہ کے سبب ورم سخت جگر میں پیدا ہو جاتا ہے اور جو ورم جگر کے ضربہ یا سقط کے سبب ہوتا ہے اسکا بیان علیہ قسم میں آئیگا علاج اول مادہ پکانے کے لیے ہر روز بادیان تخم کاسنی تخم کر فس گاؤ زبان بنا جوش دیکر اور اس قسم کی اور چیزیں میں دروغ کی چربی اور مغز ساق گاؤ اور سنبل کلہریم بنا کر ضماد کرین تاکہ ورم نرم ہو جائے اور دوسرے ضماد جو صلابت کے نرم کرین مخصوص ہیں اور یہ ضماد نہایت مفید ہے آرد حلبہ کرب انجیر نقل اشق اکلیل سداب صندل سنبل الطیب سوم سفید روغن گل ان سبکو ملا کر جگر پر ضماد کرین اور جب سختی نرم ہو اور مادے کا نضج ہو جائے مادے کے استفراغ میں کوشش کرین اور استفراغ کے لیے مارا الاصول اور سنگجین بزوری اور سنگجین عنصلی دینا چاہیے اور اسی طرح قیوں اور سنا اور بانگواصل السوس گاؤ زبان تخم کاسنی جوش دیکر شکر ملا کر دین اور چون نجاج تنہا یا اس مطبوخ کے ساتھ بھی مفید ہے اور سناؤ کہ قصد کی حاجت پڑے اور اسکا نفع جلد ظاہر ہوا اور تنقیہ کے بعد دوا لکرم اور اناسیا اور اقرص نقل امد قرص زرشک کبیر دین کہ اس مرض میں نہایت مفید ہے اور جہاں مزاج میں حرارت ہو اسکی رعایت ضروری ہے اور اس قسم کے جزئیات کا لحاظ طبیعت حاذق کی تشخیص موقوف ہے جیسا حال کے مناسب سمجھے عمل کرے خواہ دو امین خواہ غذائیں لیکن اگر حرارت نہوزیرا جات سبب غنہ اوں سے بہتر ہے کہ پیاز اور تر مصاحون کے ساتھ اور زیت ورمی اور شکر سفید اور زیرہ اور دارچینی سے بنا تین اور جب حرارت نہوا ڈنٹی کا دودھ پلانا جگر کے ورم صلب کو بہت مفید ہے خصوصاً اس طریق سے کہ اوٹنی کا دودھ ایک پیالہ میں اور قند سے میٹھا کرین اور سفوف ہلیہ کابلی ہلیہ سیاہ ہر ایک تین ورم تخم کر فس انیسون بادیان ہر ایک ایک ورم بنا کر ورمشقال اس سفوف میں سے کھلائیں اور اسکے اوپر دودھ پلائیں دوا لکرم کی ترکیب سنبل زعفران ہر ایک دو ورم دارچینی مرصاف قسط تلخ فقاح اذخر ہر ایک ایک ورم یہ سب چھ دوا ہوتی ہیں انکو کوشا اور چھا کر شہد صاف میں ملائیں اور کرکم زعفران کو

کا استعمال تباہی اور فقط مصلحت کا انتہا میں ممنوع ہو فائدہ جب وہ جمع ہونے لگے اور پک کر پیپ ہو جانے جلد ہونے کے آگے چیر و الین اور اس بات کا انتظار نہ کریں کہ دواؤں سے پھوٹ جائیگا کیونکہ مہلت مینے میں خوف ہو کہ بہت ٹھہرنے سے عضلہ اور صفاق کو کھٹا جائیگا اور متعفن کر ڈالے گا اور شاید کہ اندر کی طرف پھوٹ جائے اور احتشام میں پہنچ جائے

فصل دہم کبد کے بیان میں یہ دہیلہ اکثر گرم گرم کے بعد ہو جاتا ہے جیسا اکثر جگر میں صلابت سرد گرم کے بعد پیدا ہوتی ہے اور جاننا چاہیے کہ جو نسا ورم ایسی جگہ میں ہوتا ہے تین حال سے باہر نہیں ہوتا یا تو تحلیل ہو جاتا ہے اور یہی اکثر ہوا کرتا ہے یا سخت ہو جاتا ہے یا پک کر پیپ پڑ جائے اور دہیلہ ہو جائے اور تحلیل ہو جائے یا یہ نشان ہو کہ اعراض موقوف ہوں اور صحت ظاہر ہو اور دوز بروز چھا حال ہونے لگے اور گرم جگر کی صلابت کا یہ نشان ہو کہ ایک چیز مضبوط اور سخت محسوس ہو اور جمع ہونے اور پکنے لگے اور دہیلہ ہونے کی علامت یہ ہے کہ تپا و درد اور تمام اعراض جیسے پیاس اور اشتہا کا جانا اور مٹھ کا سُرخ ہونا اور جلن اور جگر میں ٹھہرنے میں بڑھ جائیں اور شدت پکڑ جائیں اور پشت پر نہ لیٹ سکے اور کروٹ سے لیٹنا مشکل ہو اور جسوقت تمام مادہ جمع ہو کر پک جائے تمام اعراض میں تخفیف آئے اور اسکے پھوٹ جانے کا یہ نشان ہو کہ بدن میں لرزہ ہو اور اس جگہ سے مادہ نکلے اس سبب جگر میں سبکی معلوم ہو اور جو مادہ جگر سے نکلے چار حال سے باہر نہو گا یا تو اسہال میں دفع ہو گا یا تو مینا وریہ اکثر مقرر کے درم میں ہوتا ہے یا اور اس سے نکل جائیگا یہ اس صورت میں ہو گا کہ ورم محذب میں ہو اور گردن کی طرف پھوٹے یا شکم کی اس فضا میں اتر جائے جو ثریا و راحا کے پیچ میں واقع ہے اور استقلالے زنی کا پانی اس جگہ جمع ہوا کرتا ہے اس صورت میں بول و برز اور قریب میں پیپ کا بالکل نشان ظاہر نہو گا مگر جہاں کہیں کہ کچھ تو مادہ اس جگہ میں آجائے اور کچھ معدویا اسما کلیہ کی طرف نکل جائے لیکن جسوقت تمام مادہ اس فضا سے مذکور کی طرف متوجہ ہو اور بول و برز میں بالکل پیپ کا نشان ظاہر نہو ایسی حالت میں ورم کے پھوٹنے کو ششقرہ کے پیدا ہونے اور اعراض کے تخفیف ہونے اور اس کے دب جانے سے پہچان سکتے ہیں اور اسی طرح معدہ کے اوپر کہ اس فضا کی ایک جانب ہے مادے کے گرنے سے گرانی محسوس ہو اور جاننا چاہیے کہ جہاں کہیں بول و برز میں مادہ باہر نکلے اگر پیپ سفید ہو تو مادے کے پک جانے کی علامت ہے اور اگر تلخ کی صورت ہو نفع کے تصور کا نشان ہے عطرا ج جسوقت یہ جانیں کہ مادہ جمع ہونے لگا جلد فصد اور حجامت کریں اور طبیعت نرم کریں اور رادعات طلا کریں تاکہ مادہ نکل جائے اور جمع ہونے سے رک جائے کیونکہ مادے کا جمع ہونا احتشام میں خاص کر عضورئیس میں برا ہے اور جب یہ تدبیر نافع نہو یا کوئی امر اس تدبیر سے مانع ہو اور مادہ جمع ہو پکا نیوالی چیزوں کا ضمنا کریں تاکہ جلد پک جائے اور پھوٹے اور بول یا برز قریب میں دفع ہو و دریں کہ وہ عضو بالکل پاک ہو جائے اور یہ چیزیں اس میں کام آتی ہیں شربت قند گلاب میں ملا کر یا سکنجبین یا مارشعیر تنہا یا شہد کے ساتھ سب مفید ہیں اور ایسا ہی شیرہ تخم خیارین شیرہ تخم خیزہ شربت عناب شربت خشخاش شربت نیلو فر میں ملا کر اور اسی طرح زوفا بچ کر فس بادیان انیسون نبات کا جلاب بنا کر اور دویہ مذکورہ میں سے ہر ایک کو بقیہ حرارت کے انداز سے اور تپ کے ہونے اور نہونے کی تمنا سے اور بیمار کے حال کے مناسب دیکھ کر دین اور جب ان دواؤں کے پینے پر دو ساعت گزریں کوئی ایسی چیز جو شکم کے قروح کو بھولائے ایسی چیزوں کے ساتھ ملا کر پلائیں کہ اسکو جگر میں پہنچائیں اور زخم کو بھرنے والی اور گوشت جانیوالی دوا کندر ہے اور دم الاخوین وغیرہ اور یہ دوا نہایت مفید ہے اسکی ترکیب مصحکی تخم کاسنی گل ارمنی ہر ایک ایک مثقال کندر دم الاخوین گل سُرخ طباشیر ہر ایک دو مثقال کوٹ چھان کر سفوف بنا لین غوراک

دو درم اور بدرقہ کی دو این یعنی بھرا لائی والی دو کو جگر میں پونچا لائی والی یہ ہیں تخم کاسنی تخم کر فس وغیرہ سکنجبین یا مارا غسل میں ملا کر اور اسی طرح قبض اور تقویت جگر کے لیے صنبل لسان الحمل مصطکی راوند ضماد کرین اور حفظ قوت کے لیے خوشبو اور قابض چیزیں جیسے عود اور زعفران اور اس کے مانند شربت اور طلا اور روغن موافق میں استعمال کرین اور جو غذا اس مرض میں کھلا سکتے ہیں پھر پیلے پانی کی پھلی ہو اور حریرہ سفید روٹی کے گوہ سے اور روغن بادام اور شکر سے بنا کر اور شربت بیضہ کی زردی بھی اور پزند جانوروں کا گوشت اور تازہ دودھ قند سے بیٹھا بنا کر تہیہ اگر مادہ آنتوں کی طرف مائل ہو سہل دین مگر خفیف اور گردہ اور شانہ کی طرف مائل ہو مدیات دین اور شکم کے فضا کی طرف متوجہ ہو مستقل زرقی کے علاج سے تدارک کرین اور یہ بہت مشکل اور دشوار ہے چنانچہ ظاہر ہے۔

فصل کبد کے سطح پر ثبور کے نکل آنے کے بیان میں یہ بیماری بہت کم وقوع میں آتی ہے اور اسکی علامت یہ ہے کہ جگر میں جلن اور سوزش پیدا ہو اور جو کچھ سوز مزاج گرم میں مذکور ہے ظاہر ہو اور شاید کہ اس جگہ پوست پر بھی ثبور پیدا ہوں اور شاید کہ قشر پر وہ اور لذہ عارض ہو علاج جو کچھ سوز مزاج گرم مادی میں مذکور ہے یعنی فصدا و اسہال اور اوراد و تبرید اسکی بھی وہی تدبیر ہو اور مناسب ہے کہ شربت اور غذائیں حاجت کے موافق کام میں لائیں اور اسدا علم بالصواب

فصل خفقہ الکبد کے بیان میں یہ ایسی بیماری ہے کہ جگر ٹپے اور حرکت اختلاجی کے طور پر حرکت کرے اور یہ بیماری بھی کمتر وقوع میں آتی ہے اور اسکی علامت اکثر تما بون میں ان دونوں مرض کا ذکر نہیں اور اس بیماری کا سبب یہ ہے کہ جگر میں سدہ پڑا ہو اور اسکی علامت یہ ہے کہ بعض اوقات آدمی کو اپنا جگر اچھلتا ہوا معلوم ہو اور ایسا معلوم ہو جیسے اُس میں کوئی انگلی مارتا ہو اور یہ کیفیت ایک لمحہ رہے اور زائل ہو اور جسوقت وہ حالت زائل ہونے لگے سر کی طرف بھرنے کا چڑھنا محسوس ہو اور شانہ کہ خفقہ میں ایک الم تمدد کے طور پر جگر میں پیدا ہو اور شاید کہ پیشانی پر عرق آجائے علاج سدہ جگر کھولنے کے لیے سکنجبین زوری جبین امیران اور زعفران وغیرہ مفتحات مناسب اخل ہوں دین اور خلط کے تنقیہ کے لیے اذخر اور کثوث اقوان شاہترہ فسنیتین غافث کام میں لائیں اور جو کچھ سدے میں مذکور ہوا حاجت کے موافق استعمال کرین۔

فصل حصاة الکبد کے بیان میں یعنی جگر میں پتھری کا پیدا ہونا اور پتھری کے پیدا ہونے کا سبب کلیہ کے امراض حصاة الکلیہ کی بحث میں بیان کیا جائیگا اور اسکی علامت یہ ہے کہ جسوقت کھانا معدہ میں ہضم ہوا اور صاف کیلوس جگر کی طرف جانے لگے تو آنے لگے اور جگر میں چھبنا اور درد ہا کرے اور درم اور صلابت عام نہوا اور صلابت عام کی قید اسواسطے لگانی کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جگر کے بعض اجزا میں چھونے سے صلابت معلوم ہوا اور وہی پتھری اور ریت کی جگہ ہوتی ہے اور اسی طرح جب فصد کرین و این طرف باسلیق کی فصد کرین و دگ فراخ کھولین خون کے تنچے ریت سا معلوم ہوا اور رازی کہتا ہے کہ میں ان علامات کو اپنے جگر میں پاتا تھا تو میں نے فصد کھلوائی اور اپنے خون میں بہت ساریت دیکھا اور اسکو دھو کر امتحان کیا تو چمکتا ہوا ریت دیکھتا ہوں مجھے یقین ہوا کہ اُس میں ریت پیدا ہوتی ہے علاج اول حصاة کی پاک کرنے والی چیزیں دین جکا بیان حصاة کلیہ میں آئیگا اور اُن کے بعد ریت پائیں تاکہ پاک کر دین اور جو کچھ حصاة الکلیہ میں کہا جائیگا وہی اسکا علاج ہے۔

فصل تصغیر الکبد یعنی جگر کے چھوٹے ہونے کے بیان میں جاننا چاہیے کہ بعض آدمیوں میں کسی سبب سے جگر چھوٹا ہوتا ہے چنانچہ ممکن ہے کہ گردہ کے برابر ہو سو جسوقت غذا عادت سے زیادہ کھائیں یا سوجھے کہ جگر کا حجم چھوٹا ہو صاف کیلوس اُس میں نہ سمائے اور سدے اور آلام اور

تد پیدا کرے اس سبب اسکی توتین ضعیف ہو جائیں اور ہضم میں خلل پڑے اور شاید کہ انجام میں ذریبہ اور اختلاف پیدا ہو اور اس مرض کی علامت یہ ہو کہ گرانی اور یخ اور سدہ اور نفخ جگر میں اکثر پیدا ہو اور غذا اگرچہ متوسط مقدار میں کھائیں جگر پر گرانی لائے اور ضعف بدن اور صل پیدا میں انکلیون کا نوتاہ ہونا اور رگون کا باریک ہونا اسپر گواہی دے علاج جو کچھ حجم میں کم اور غذائیت میں زیادہ ہو اور جلد نفوذ کرے کھلائیں جیسے زردہ بیض مرغ نیمخت اور مرغ اور برہ اور بک کا گوشت اور غذا تھوڑی تھوڑی کئی مرتبہ میں اور متفرق کھلائیں اور محافظت کے لیے جنسی دوائیں مدرا اور سہل اور نعتی جگر اور ملطف اور محلل ہون استعمال کیا کریں جیسے شربت بزوری اور مارا اصول اور یارچ فیق سرا

فصل قیام الکبد کے بیان میں یعنی جگر کے اسہال وہ پھر طرح کے ہوتے ہیں فحی اور غسالی اور دموی اور صفراوی اور صدیدی اور خاثری پہلی نوع فحی کے بیان میں اور قح پپ کو کہتے ہیں اسکا سبب یہ ہے کہ جگر کا دبیلہ پھوٹ گیا ہو اور دبیلہ کا بیان ہو چکا دوسری نوع غسالی یہ اس پانی کے مشابہ ہوتی ہیں جس میں گوشت دھوئیں اور ضعف جگر اسکا سبب ہو اور اسکا بیان بھی گذر چکا ہے اور بعض اطباء کے نزدیک یہ ہے کہ اسہال غسالی گوشت کھانے سے زائل ہو جاتے ہیں اور بو علی نے اسکو مجرب کہا ہے تیسری نوع دموی اور اس نوع کو ذوسنطار یا بے کبدی کہتے ہیں اور تین سبب سے پیدا ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ عاود کا خون بہنا جیسے نگیس اور حیض اور بواسیر وغیرہ بند ہو جائے اس سبب جگر میں خون بھر جائے اور ایذا سے پھر طبیعت اسکو اتون کی طرف دفع کرے دوسرا یہ کہ کوئی بڑا عضو جیسا ہاتھ اور پائون کٹ جائے اور جو خون اسکی غذا میں پہنچتا تھا اٹا پھر جگر میں آئے اور جگر بھی اسکو اسکی طرف دفع کرے اور اس قسم کے اسہال زمانہ دراز کے بعد کم ہو جاتے ہیں اور جانا چاہیے کہ ایک عرصہ دراز تک اعضاے مذکورہ کاشتت سے باندھنا غذا کے منع کر لینا اور ذوسنطار یا پیدا کرنے میں قطع کرنے کے برابر ہے یعنی جیسا کٹ جانے سے ذوسنطار یا پیدا ہو جاتے ہیں اس سے بھی ویسے ہی پیدا ہوتے ہیں تنبیہ وہ اسہال دموی جو عضو کے قطع ہونے سے عارض ہوتے ہیں عرصہ دراز میں اُنکے کم ہونیکا یہ سبب نہیں کہ طبیعت کو قطع ہونے سے آگاہی ہوتی ہو اور اس عضو کے حصہ کا خون نہیں پیدا کرتی بلکہ اسکی وجہ یہ ہے کہ مدت دراز میں اُس کٹے ہوئے عضو کے نزدیک کے اعضا بہت غذا پانے سے بھر ہو جاتے ہیں اور غذا کتر چاہتے ہیں اس سبب سے غذا کے کھانے کی اشتہا بھی کم ہو جاتی ہے پھر خون بھی ناچار کم ہو جاتا ہے تیسرے یہ کہ جگر میں تفرق اتصال واقع ہو اس سبب اعضا کی طرف اچھی طرح خون تقسیم نہ ہو اور چکنے کے طور پر باب کی طرف آکر وہاں سے امعا میں آئے اور تفرق اتصال کا سبب یہ تو یہ ہے کہ جگر میں دم گرم پھوٹ گیا ہو یا امتلا کی کثرت کہ پھٹ جائیگی نوبت پہنچے یا ضرر یا سقط قوی وغیرہ اور قیام کبدی جسکا سبب جگر میں خون کا امتلا ہو بدون تفرق اتصال کے اسکی علامت یہ ہے کہ دفعہ بہت سا خون نکلے اور اسکے اوقات میں زیادہ فاصلہ ہو اور امتلا کا پہلے ہونا اور سیلان معاد کا بند ہونا گواہی دے اور بیمار کو جگر کے نواح میں گرانی اور ام معلوم ہو اور رودہ کے خراش کی علامتوں میں سے جیسے امعا میں درد اور برار میں خون ملا ہونا بالکل نہ ہو اور جانا چاہیے کہ جو کچھ جگ سے آتا ہے جسقدر دیر ہوتی جائے اسکی بوزیادہ ہوتی ہے اور جو کچھ رودہ سے آئے وہ اسکے خلاف ہو چنانچہ جو فرق ان دونوں میں ہو اسکو اس فصل کے آخر میں مفصل کیسنگے اور اسہال کبدی دموی کے تفرق سے عارض ہوا اسکی علامت یہ ہے کہ انہیں فترت اور توقف نہ ہو اور اسکے اسباب کا پہلے ہونا اسپر گواہی دے اور باقی علامتوں میں امتلائی کے ساتھ شریک ہو علاج

مناسب ہو کہ استلائی کو بند نہ کریں جب تک کہ ضعف نہ پیدا ہو اسلئے کہ بند کرنے میں خوف ہو کہ مادہ کسی ایسے دوسرے عضو پر جا پڑیگا جو امعاء سے زیادہ شریف ہو جیسے دل اور دماغ سو بہتر یہ ہو کہ ضعف ہونے سے پہلے فصد کریں تاکہ طبیعت سبک ہو اور جبکہ ضعف آچکا اور اسوقت حکیم نے بیمار کو پایا تو چاہیے کہ مادہ کو کسی جگہ ٹال دے اور نہ نکالے اور اگر اسوقت بھی مصلحت دیکھے فصد کر دے لیکن خون اس قدر نکالے کہ جو اسہال میں آتا ہو اسکی نسبت بہت کم نکلے تاکہ بے ضرر فائدہ بخشے اور مادہ کو پھیر دینے کا یہ طریق ہو کہ دونوں ہاتھ اور پاؤں اور چھاتیان اور خبیصے زور سے باندھ دیں اور جانتا چاہیے کہ جسوقت یہ جانیں کہ خون میں تیزی ہو اور امعاء میں خراش کر گیا اسوقت استقراغ اور مالہ یعنی پھیر دینے میں کوشش کریں اگر ضعف کا خوف ہو اور جب استقراغ اور مالہ کر چکیں اور اسہال باقی رہیں قابضات دین جیسے قرص کبریا شیره تخم خرفہ آب بارتنگ میں ملا کر اور اسکے مانند اور غذا کام کرنا اس مرض میں واجب ہو خاص کر ابتدا میں کہ تپ کے ساتھ ہو غذا بالکل منع ہو اور جو نئے اسہال تفرق الاتصال کے سبب پیدا ہوں اول سبب کو زائل اور اسکی ایذا کو دفع کریں پھر قرص قابض اور تخم دین قرص مذکور کی ترکیب طباشیر نشاستہ دم الاخرین گل ارغنی راوند گلنار عصارہ یحیہ لیس ہر ایک سے ایک مقدار مناسب لیکر قرص بنالیں اور حاجت کے موافق آب بارتنگ میں دین چوتھی نوع قیام صفراوی اور اسکا سبب صفرا کی کثرت اور دافہ کی قوت ہو اور ظاہر ہو کہ اگر دافہ قوی نہ ہو طبیعت فضول کو دفع کرے اور اسہال صفراوی کبدی کی علامت یہ ہو کہ جگر میں گرمی اور جلن ہو اور جو کچھ سو مزاج حار کبد میں مذکور ہو ظاہر ہو اور اکثر یہ اسہال خلوص مدہ میں ہو کرتے ہیں اور جب غذا کھائیں ساکن ہو جاتے ہیں اسواسطے کہ راستہ بند ہو جاتا ہو اور پھر ہضم کے آخر میں جاری ہوتے ہیں اسلئے کہ کیلوس جگر میں جاتا ہو اور وہ اسکو معدہ اور آنتوں کی طرف دفع کرتا ہو اور اسہال کبدی کا یہ نشان ہو کہ امعاء میں سحج کے علامات نہ ہوں مگر یہ شرط ہو کہ اسہال کبدی بہتہ دنوں میں جا کر امعاء میں خراش نہ کریں علاج ہرگز بند نہ کریں اور قابضات نہ دین کہ ان اسہال کا روکنا جلد ہلاک کر ڈالتا ہو سو بہتر یہ ہو کہ جگر کے تنقیہ میں کوشش کریں اور اسکے مزاج کی تبدیل میں توجہ فرمائیں ان چیزوں سے کہ سو مزاج میں مذکور ہیں اور اس جگہ مارا شیعہ نہایت خوب ہو اور اسی طرح دوسرے سرد شربت جنین قحظ نو جیسے شربت انار شیرین اور شربت عناب اور تنقیہ اور تبدیل کے بعد اگر اسہال باقی ہوں شربت حشاش اور شربت انجبار تخم خطمی کے مطبوخ کے ساتھ دین پانچویں نوع قیام کبدی صدیدی اور صدید زرد آب کو کہتے ہیں اسکا سبب یہ ہو کہ جگر میں خون جل گیا ہو اور دوسرے اخلاط کا جلا بھی لے سکے ابج ہو اور ظاہر ہو کہ جسوقت جگر میں احتراق پڑا ہو ہوائی جو خشک ارضی سے الگ ہو کر امعاء کی طرف منافع ہوتا ہو اور یہی جو ہرمانی صدیدی ہو اور اسکی علامت اور علاج وہی ہیں جنکا صفراوی میں ذکر آیا ہو اور صندل اور گلاب دل اور جگر پر کھنا اور ہوا کا تبدیل کرنا ضروری ہو تاکہ اخلاط کے احتراق سے جگر اور دل نہ جلے اور اس جگہ فصد اسلیم دابین ہاتھ سے نہایت مفید اور ان اسہال کو بھی آہستہ آہستہ بند کرنا چاہیے چھٹی نوع قیام خاثری کبدی اور خاثر غلیظ چیز اور اوپری جسم کو کہتے ہیں کہ رنگ میں اور قوام میں تلچھٹ کے مشابہ ہو اور اسکے بھی تین سبب ہیں ایک قویہ کہ دبلیہ کبد نضج پورے ہونے سے پہلے بھوٹ جائے کیونکہ اگر نضج پورا ہو کر چھٹے جو اس میں نکلتا ہو اسکا قیام معتدل ہو گا دوسرے یہ کہ جگر میں کوئی سدہ ہو اور کھل کر اسہال میں نکلے اور ظاہر ہو کہ جگر کا سدہ بہت ٹھہرنے کے سبب دہان کی حرارت سے تلچھٹ سا ہو جاتا ہو تیسرے یہ کہ حد سے زیادہ احتراق کیوس میں پڑے جیسا عطش شدید سے پیش آتا ہو

اور ظاہر ہو کہ احتراق کی شدت سے صاف کیلوس میں جو کچھ لطیف ہو فنا ہوتا ہو اور جو غلیظ ہو بدبو کیچڑ سا جیسا تلچھٹ ہو باقی رہ جاتا ہو اور سبب کا پہلے ہونا اسکی علامت ہو اور سچپن کہ امعا کی آفت کو لازم ہو نوگی علاج سبب کے موافق تدارک کریں اور بند کرنے میں جلدی نہ کریں جب کہ ضعف شدید کا خوف نہ دیکھیں اور جو کچھ صفراوی میں ہو وہی اسکا علاج ہو اور کہتے ہیں کہ اس جگہ معجون پودینہ مفید ہو اور شراب قلیل ماورثلت غذا ہضم ہونیکے بعد نافع ہو اور کھر کھرے کپڑے سے اعضا کا ملنا مفید ہو اور جگر کے کیاب بھی مفید ہیں فائدہ قیام کبدی کہ صفرا اور صدیہ اور خاطر سے آتے ہیں جب پرانے ہو جاتے ہیں اکثر انجام میں امعا میں خراش لاتے ہیں اور اسکا نشان یہ ہو کہ کبھی اخلاط مذکورہ خون کے ساتھ ملکر آئیں اور کبھی نہ ملیں اور کبھی بیمار کو قیام کے بعد راحت ہو اور کبھی الم کی شدت سے کہ امعا کے زخم پر اخلاط کے گزرنے سے درد شدید امعا میں ہوتا ہو غشی کے قریب ہو جائے اور جاننا چاہیے کہ جسوقت قیام کبدی کے ساتھ سحج پیدا ہو تدریج ہو کہ جگر کی رعایت اور اسکے مزاج کی اصلاح کے ساتھ جسطرح پر ذکر آچکا ہو امعا کے خراش کے لیے چپ دار چیزیں دین چنانچہ سحج میں مذکور ہیں اور یہ دو مفید ہو اسکی ترکیب اسبغول تخم بارتنگ تخم زرفہ مقشر بنفشہ تخم خبازی مقشر ہر ایک ایک درم نشا صمغ عربی ہر ایک دو درم گل ارمنی ڈیڑھ درم اسبغول اور بارتنگ کے سوا سب دو اذن کو نرم کو ٹکر آپس میں ملا لیں اور جتنا چاہیں اس سفوف میں سے لیکر گرم پانی میں لت کریں اور روغن گل ملا کر ملائیں تنبیہ اکثر ایسا ہوا کرتا ہو کہ اسہال کبدی ہوں اور لوگ یہ جانیں کہ امعا کے اسہال ہیں اور اس سبب سے جگر کی رعایت سے غافل رہیں اور بیمار ہلاک ہو جائے چنانچہ جالینوس کہتا ہو کہ میں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا کہ ان امراض میں مبتلا ہوئے اور اطبا کی پہچان کے تصور سے کہ ذوسنطاریا کی دونوں قسموں میں فرق نہ سمجھا ہلاک ہوئے سو طبیب پر واجب ہو کہ ذوسنطاریاے کبدی اور معوی میں فرق کرے تاکہ غلطی نہ پڑے اب جان لے کہ ذوسنطاریا لفظ یونانی ہو اور آنتوں کا زخم اسکا ترجمہ ہو مگر اطبا کی اصطلاح میں ایسا ٹھہرا ہو کہ اسہال و معوی کی خواہ کبد سے ہوں خواہ امعا سے اس نام سے بولتے ہیں اور عضو آفت رسیدہ کی طرف منسوب کرتے ہیں مثلاً جون سے کبد سے ہوں انکو ذوسنطاریا کبدی کہتے ہیں اور جون سے امعا سے ہوتے ہیں انکو ذوسنطاریاے امعائی بولتے ہیں اور کئی وجہ سے ان دونوں میں فرق ہو ایک تو یہ کہ کبدی میں درد نہیں ہوتا مگر شاذ و نادر اور کبھی جگر کے نواح میں درخنیف ہو جاتا ہو بخلاف معوی کے کہ درد شدید اسکو لازم ہو اگر سحج انکے ساتھ ہو دوسرے یہ کہ کبدی میں اکثر خون و ورہ سے آتا ہو اور تریج میں لکھا ہو کہ کبھی اس میں سکون ہوتا ہو ایک دن یا دو دن خصوصاً جب کہ قیام کبدی کا سبب اسکا تفرق اتصال نہواور شاید کہ دو تین دن آئیں اور پھر بند ہو جائیں عرصہ دراز تک کہ جگر میں مادہ جمع ہو جائے پھر جاری ہو جائیں بخلاف معوی کے کہ اس میں طبیعت کی اجابت اکثر بے دورہ اور بے سکون ہوا کرتی ہو تیسرے یہ کہ اسہال کبدی کا لازمہ ہو کہ بدن گھٹ جائے اور روز بروز دبلا پان اور ضعف زیادہ ہونے لگے اور معوی اسکے خلاف ہو کہ اس میں جب اسہال فرس ہو جائیں اور افراط کو پہنچیں اسوقت بدن دبلا ہو چکے یہ کہ اسہال کبدی خصوصاً جب کہ معوی ہوں جگر کی حرارت اور رطوبت کے سبب بدبو ہوتے ہیں بخلاف معوی کے کہ بہت بدبو نہیں ہوتے کیونکہ امعا میں سردی اور خشکی ہو مگر جسوقت امعا میں مائل پیدا ہو پانچون یہ کہ کبدی میں ابتدا سے مرض سے آخر تک خالص خون آتا ہو یا عسالی اور شاید کہ عسالی آئے پھر معوی اور کسی طرح پر ہو کہ اس میں خراط یعنی رطوبت غلیظ امعائی نہیں ہوتی مگر جب کہ فرس ہوں

اور عرصہ دراز میں سطح امعا بھی چھل جائے تب کبد کا خون امعا کے خراطہ کے ساتھ ملکر آئے بخلاف معوی سحی کے کہ اس میں اول صفرا آتا ہے اور خرد کے بعد خراطہ اور جرادہ یعنی چھلکے سے اور اس کے بعد خون اور اجسام غشائی یعنی جھلی کے سے ٹکڑے اور اس کے بعد پیپ اور میل اور کبھی معوی میں بھی ابتدا میں خون خالص آتا ہے اس سبب سے کہ املا کی شدت سے امعا کی رگون کا منہ کھل گیا لیکن یہ خون بہت زیادہ نہیں آیا کرتا بلکہ تھوڑا تھوڑا آتا ہے چنانچہ جمال کو وہم ہوتا ہے کہ بواسیر کا خون ہے حالانکہ وہ نہیں غرض اسہال کبدی اور معوی میں فرق اظہر من الشمس ہے لیکن کچھ ایک غور چاہئے فصل سورالقیئہ کے بیان میں وہ استسقا کا مقدمہ ہے اور اس کا ترجمہ فساد مزاج اور ضعف جگر اور اس کا سور مزاج اس مرض کا سبب ہے اور شاید کہ معدے کے ضعف اور فساد سے عارض ہو اور علت مذکور کی علامت یہ ہے کہ منہ اور ہاتھ یا پون خصوصاً پلکین بھر بھر جائیں اور بدن اور منہ کے رنگ میں زردی مائل سفیدی ہو اور شاید کہ تمام بدن میں آماس ہو کر خمیر سا ہو جائے اور اسی طرح نفخ اور قراقر کی کثرت اور عادت کے خلاف طبیعت کی اجابت اس کا نشان ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دانوں کی جڑوں میں پھنسیاں نکل آئیں اور لب زخمی ہو جائیں اور سونے اور جانے کا حال طریق طبعی پر نہ رہے اور عادت کے خلاف طبیعت کی اجابت سے مراد یہ ہے کہ کبھی طبیعت میں قبض اور کبھی طبیعت نرم ہو اور کبھی کھانیکے بعد جلد تقاضا ہو اور کبھی دیر کے بعد اور کبھی براز خشک آئے اور کبھی تر علاج اول ایسی تدبیر کریں کہ فضولوں کا پیدا ہونا موقوف ہو اور تنقیہ کے لیے ایارچ فیرا دین کی ذمہ داری اور اگر خلط لزج اور غلیظ ہو اور سہل قوی کی احتیاج ہو غارقیون راوند وغیرہ قوت کے اندازہ پر استعمال کریں اور اس مرض میں سب چیزوں سے بہتر شربت فسنتین اور شربت دینار اور شربت ورد ہے اور جو کچھ استسقا میں آئیگا وہی اس کا علاج ہے کچھ ایک فرق کے ساتھ اور وہ یہ ہے کہ چونکہ سورالقیئہ میں سبب ضعیف ہوا کرتا ہے وہ دوائیں استعمال کریں کہ نہایت قوی نہوں اور جاننا چاہیے کہ تنقیہ کے بعد مفتحات اور مدرات کا دینا چاہیے اور ہر حال میں سرد پانی سے روک دینا چاہیے اور بٹھے پانی کے حمام میں جانے سے منع کریں مگر جس پانی میں قوت بورتی اور قوت شبی ہو اور دریائے شور کا پانی مفید ہے اور اگر ممکن ہو بجائے پانی کے عرق کاسنی اور عرق بادیان پر اکتفا کریں اور اگر ممکن نہ ہو ملا کر دین اور غذا کے لیے ان چیزوں کو اختیار کریں کہ لذت اور تقوی جگر ہوں جیسے دلچ اور کبک اور زیرباج کہ قرضل دارچینی مصطکی سے خوشبودار ہو فائدہ اس مرض میں عمدہ تر علاج ریاضت ہے خصوصاً سفر کے طور پر چلنا اور فصد کے باب میں احتیاط واجب ہے جب تک کہ ضرورت نہ ہو ہرگز اسکی دلیری نہ کریں اور جس ضرورت سے کہ اس جگہ فصد کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ خون حیض اور بواسیر وغیرہ کا بند ہونا بیماری کا سبب ہو اور استلا سے خون کے آثار اور بیماری کے سن و سال اور مزاج اسپر گواہی دین اور مناسب یہ ہے کہ جب فصد کی ضرورت جانیں اول مسهل خفیف دین جیسے ایارچ فیرا اور اقیمون اور فسنتین کا مطبوخ اس کے بعد تھوڑا سا خون نکالیں اور حیض کے بند ہونے میں اگر کھولنے کے واسطے مدرات دین اور فصد کی حاجت نہ پڑے بہتر ہے اور اسی طرح اگر خون بواسیر مخصوص ضماوون سے کھل جائے بہت مناسب ہے غرض کہ فصد بڑی احتیاط سے کر سکتے ہیں کیونکہ اس بیماری میں بے ضرورت خون کا نکالنا سب کو بڑھاتا ہے اور دو چند ضعف لاتا ہے اور آفات برپا کرتا ہے تبلیہ اس مرض میں تنقیہ بدفعات کریں اور سہل میں خوشبودار دوائیں جیسے عود مصطکی سنبل داخل کریں تاکہ معدہ کو تقویت ہو کیونکہ اس جگہ معدہ کی تقویت امر ضروری ہے خصوصاً اگر معدہ میں بھی ضعف ہو اور جب یہ جانیں کہ سورالقیئہ

مستحکم ہو گیا اور استسقا میں پہونچا چاہتا ہو شیر شتر اعرابی دین بکری کے بول کے ساتھ یا ایک دانگ سکنجین کے ساتھ دو دانگ تک اور آدھے درم تک لکھے ہیں اور میوون میں سے انار اور میوہ مناسب ہیں اور سلخہ اور سنبل اور دارچینی اور بوبرہ اور زراوند مدحرج گلاب میں پیسکر جگر پر طلا کرنا مفید اور روغن مصطکی اور روغن سوسن اور روغن شبت معدہ پر ملنا فائدہ مند ہے

فصل استسقا کے بیان میں وہ مرض مادی ہے اور اسکا مادہ اوپر اور سرد ہوتا ہے کہ اعضاے ظاہری یا باطنی کی خلوتوں میں اگر اعضا کی اصلیت کو بدل ڈالتا ہے اور ان میں آماس پیدا کرتا ہے اور استسقا کی تین قسمیں ہیں لحمی اور زرقی اور طبعی اور ہر ایک کا ذکر جدی قسم میں آتا ہے فائدہ جوئے استسقا میں مادہ اعضاے ظاہری میں ہوتا ہے وہ لحمی ہے اور جسمین مادہ اعضاے باطنی میں ہوتا ہے وہ زرقی ہے اور طبعی اور ان اعضاے باطنیہ سے فضاے شکم مراد ہے کہ سب احشا کو شامل ہے چنانچہ زرقی میں بیان کیا جائیگا پہلی قسم لحمی کے بیان میں اور اس جگہ مادہ گوشت کی خلوتوں میں اور چھیدون میں ٹھہرتا ہے اس واسطے لحمی کہتے ہیں اور اسکی علامت یہ ہے کہ تمام بدن ڈھیلا اور سست ہو اور پھول جائے اور خیر سا ہو جائے اور جب انگلی سے دبائیں دب جائے اور ایک لحدہ دبائے کا نشان دیکھا ہی بچا ہے پھر آہستہ آہستہ برابر ہو جائے اور ہیئت اصلی پر پلٹ آئے اور بول سفید اور طبیعت جاری اور منہ میں ترشی اور پیاس میں کمی ہو لیکن اگر اس کے ساتھ حرارت ہو حرارت کے نشان ظاہر ہوں جیسے سیاہی کی شدت اور بول میں سرخی اور منہ میں تلخی وغیرہ اور جاننا چاہیے کہ لحمی کا سبب کلی یہ ہے کہ جگر کی قوتیں ضعیف ہو گئیں اور اسکے مزاج میں سردی آگئی اکثر ایسا ہوتا ہے اور شاید جگر کی گرمی سے پیدا ہوا ہے کہ جب جگر ضعیف ہو اور سور مزاج گرم یا سرد میں مبتلا ہو غذا خوب ہضم نہ ہو اور اسی طرح بدون ہضم کے جگر میں آئے اور اس میں خیر نہ آئے اور خون نہ بنے کہ اعضا میں اور گوشت کے چھیدون میں آئے اس سبب بدن پھول جائے اور اس سبب سے کہ رطوبات لزج کے سبب پھول جائے دبا نیلے وقت جب متفرق ہو جائیں پھر جلد عود کر سکیں اسوجہ سے کہ غلیظ میں جیسا کہ کہ چکے ہیں بخلاف زرقی اور طبعی کے کہ ان میں دبا نیلے جگہ میں گرٹھا دیر تک نہیں رہتا اس واسطے کہ مائیت اور بیج سریع الحركات اور لطیف میں لطافت کے سبب جیسا دلتے وقت بجلتے ہیں جب با موقوف کرین پھر اس وقت بلا مہلت ہو کر آتے اور ضعیف اور سردی جگر کے اسباب جزئیہ بہت ہیں ایک تو بدن میں سے خون کا بہ جانا اور افراط سے نکل آنا دوسرے خون معتاد کا بند ہونا تیسرے شدت کا سرد پانی پینا خاص کر حمام میں اور گرم بستر میں اور حرکت بدنی یا نفسانی کے افراط کے بعد چونکہ یہ کہ جگر کے نزدیک کے اعضا میں سے کسی عضو میں آفت پیدا ہو جیسے طحال اور معدہ اور یہ میں اور اسکے سبب جگر کے افعال ضعیف ہو جائیں مثلاً طحال ورم کر آئے یا ضعیف ہو جائے پھر جگر سے سودا کو نہ جذب کر سکے اور سودا کی کثرت سے جگر کی قوتیں ضعیف ہو جائیں اور اسکا ہضم بگڑ جائے تا معدہ میں سردی آئے اور ضعیف ہو جائے اور ہضم کے قصور سے کچا کیلوس جگر میں جائے اور جگر بھی خوب ہضم نہ کر سکے اور ویسا ہی اعضا کی طرف جذب ہوا اور خامی کے سبب سے بزد بدن نہو یعنی بدن میں خوب نہ ملے اور گوشت کی خلوتوں میں رہ جائے اور اسی طرح یہ کی سردی اور ضعیف کر دے سے اکثر جگر میں سردی اور ضعیف آجاتا ہے پانچویں یہ کہ تمام بدن کا سور مزاج یا منفس اور پیش یا کمر کا درد یا حجاب کی آفت استسقا میں لے ڈالے چنانچہ فصل کے آخر میں مفصل بیان کرینگے علاج اول تو سبب سابق کا ازالہ کرین یعنی اسباب جزئیہ کا جنکا

ذکر آیا ہے اسکے بعد سبب و اصل کی تدبیر کریں یعنی جگر کی سردی اور ضعف کا علاج ان چیزوں سے کریں جگا ذکر جگر کے سور مزاج بار دین گذر چکا جیسے معونات اور ضادات اور غذائیں گرم اور جب جگر کا مزاج درست ہو جائے اور اُس میں گرمی آئے خشک دواؤں کا ضما د کریں تاکہ رطوبات کو چن لین اور تعریق اور اندفان کی تدبیر عمل میں لائیں یعنی پسینا آنے کی تدبیر اور ریت وغیرہ میں دباننا اور جہاں کہیں استسقا کے ساتھ حرارت ہو جو کچھ سور مزاج گرم میں مذکور ہو کام میں لائیں تاکہ حرارت ساکن ہو پھر استسقا کے علاج پر متوجہ ہوں اور اسہال اور ادرار اور عرق لانا اور رطوبات کا خشک کرنا اسکا علاج ہو لیکن واجب ہے کہ جو کچھ شدت سے گرم ہو اس سے پرہیز کریں اور اگرچہ اسباب جزئیہ کا تدارک اور سور مزاج کی تعدیل ہر ایک اپنی اپنی جگہ مفصل مذکور ہو لیکن اس جگہ بھی آسانی کے لیے ہم اسکو مفصل بیان کرتے ہیں اللہ جل شانہ کی عنایت سے سو اسباب سابقہ یعنی پہلے اسباب کی تدبیر اس طرح ہے کہ اگر معدہ کا ضعف اور اسکی سردی سبب ہو اہو اول ذکر کریں اور گلغظ اور انیسون کھلائیں اور اسہال کے لیے جب اصطنیحقون دین اور تعدیل کے لیے معجون گرم اور اسی طرح دوسرے اسباب کا تدارک کر سکتے ہیں چنانچہ ہر ایک اپنی اپنی جگہ مذکور ہے اور اس فصل کے آخر میں بھی استسقا کی تینوں قسموں کے ذکر کے بعد بطور تفرقات کے ذکر آیا گیا اور سبب و اصل کی تدبیر وہی ہے کہ جگر کے سور مزاج سرد میں جسکا بیان آیا ہے اور مسهلون میں سے بہت نافع ہے اور اس جگہ بار بار اسکا تجربہ ہوا ہے اسکی ترکیب راوند آدھا درم غار لقیون ایک درم تربد سفید و درم زراوند حرج و دو دانگ مقل آدھا درم انیسون ایک دانگ دو خوراک کریں اور اجوائن اور انیسون کا مطبوخ پنیانہایت مفید ہے لیکن اگر حرارت ہو اول حرارت کو زائل کریں اسکے بعد استسقا کے علاج پر آئیں لیکن اس صورت میں کسی وجہ سے شدت کی گرم چیزوں کو احتیاطاً نہ کریں اور اس جگہ اسہال صغیر کے لیے مطبوخ ہلیلہ اور شربت ورد کمر اور اوٹنی کا دودھ آب کاسنی اور شکر اور شربت بنفشہ کے ساتھ دے سکتے ہیں اور اگر کھانسی ہو شربت زوفا مفید ہے اور شربت بزوری اور غلب الثعلب کا پکا ہوا پانی ہمیشہ استعمال کرنا فائدہ مند ہے اور اس جگہ انار کا کھانا سب دواؤں سے زیادہ مفید ہے چنانچہ موجز میں لکھا ہے کہ ایک عورت کو استسقا حرارت کے ساتھ عارض ہوا اور اسنے اسقدر انار کھائے کہ اسکے ذکر سے شرم آتی ہو سوا چھی ہو گئی اور جو وقت اطراف میں درم ہو جائے تہرید سے بچنا لازم ہے اور غذا پر اکتفا کرنا مناسب ہے اور غذا کے لیے مرغ کا گوشت یا جان بکری کا گوشت کہ خود کے ساتھ پکائیں اور سماق سے ترش کر کے کھلائیں اور تعریق کا طریق یہ ہے کہ بورہ ارمی روغن با بونہ میں ملا کر بدن پر ملیں یا نمک باریک پسکر اور بیل کی چربی میں ملا کر بازاوند طویل اور مدحرج روغن بان یا روغن غار میں ملا کر یا در چینی اور سیلخہ اور قصب الزہیرہ روغن سون میں ملا کر انہیں سے جو کچھ مل سکے طلا کریں کہ عرق لانے میں اور پانی کے چن لینے میں کیسان خاصیت رکھتے ہیں اور اندفان یعنی ریت میں نیک طریق یہ ہے کہ بیمار پائون پھیلا کر لیٹ جائے اور اسکے تمام بدن پر گرم ریت ڈالیں چنانچہ تمام بدن کو ڈھانگ لے اور ریت میں گرمی معتدل ہوتا کہ خشکی سے ضرر نہ پہنچے ضما د کی ترکیب کہ بدن میں سے پانی کو چن لے اور خشک کر ڈالے حلبہ پنچال کبوتر جنگلی عنک البطم پرانی چربی ملا کر تمام بدن پر ضما د کریں دوسرا نسخہ گائے کا گوہر خشک اور بکری کی سیگنیاں چوب انگوڑی راکھ نظرون سب دواؤں کو سرکہ میں ملا کر ضما د کریں اور اگر زیادہ خشکی منظور ہو گندھک بھی اس ضما د میں داخل کریں اور یہ ضما د استسقا کے تینوں اجسام

میں مفید ہے لیکن لحمی میں تو تمام بدن پر استعمال کریں اور زتی میں شکم پر اور طبعی میں دونوں ہاتھ اور دونوں پانوں پر اور جانا چاہیے کہ خشکی کے لیے حمام میں جانا تاکہ پسینا آئے بدون استعمال پانی کے مفید ہے اور جو عرق آئے کپڑے سے پونچھتے رہیں تاکہ فراغت سے آئے اور اسی طرح حمام کے گرم فرش پر لیٹنا اور آفتاب کی طرف پشت کر کے حمام میں بیٹھنا اور گندھک وغیرہ کے شہموں کے پانی میں بیٹھنا اور دریا کے پانی سے بدن دھونا اور گرم تنور میں بیٹھنا فائدہ دیتا ہے اور نمک کو پانی میں ڈال کر ہلکا کر کسی دن دھوپ میں رکھ دیں دریا کے پانی کا قائم مقام ہو فائدہ سوراقتینہ میں جو نسے قوانین کا ذکر آیا ہے سب جگہ مفید ہیں اور لحمی میں تریاق فاروق مار لعل میں ملا کر کھانا سب سے بہتر ہے اور اگر تریاق فاروق نہ ملے تریاق اربعہ دین ایک مشقال کے برابر کم اور زیادہ نہ ہو اور سرد پانی کے پینے سے پرہیز واجب ہے اور اگر صبر نہ کر سکیں ایک چھوٹے منہ کے آنچوس میں پانی ڈال کر اس سے چوسنے کے طور پر پانی پینیں اور مناسب ہے کہ اس پانی کو جوش دے کر ٹھنڈا کر لیا ہو اور جان لے کہ اطباء محققین کے نزدیک استسقا کے لحمی اور شہموں سے زیادہ سالم ہے اور یہی بات ٹھیک اور سچ ہے دوسری قسم زتی کے بیان میں وہ اس طرح ہے کہ احتیاج میں پانی جمع ہو جاوے خواہ صفاق اور شرب کے پیچ میں خواہ شرب اور امعاء کے درمیان جمع ہو اور اس استسقا کا سبب و اصل یہ ہے کہ بدن میں مائیت کی کثرت ہے اور اس جگہ جمع ہو گئی لیکن اسباب سابقہ بہت ہیں ایک تو یہ کہ جگر کی دافحہ اور گردہ کی جاذبہ دونوں یا انہیں سے ایک ہی ان اعضا میں کسی آفت کے آنے سے ضعف ہو جائے جیسے آماس وغیرہ کہ ہر ایک کے ضعف میں مذکور ہے پھر مائیت خون سے الگ نہ ہو اور اسکو بدن قبول نہ کرے اور ناچار مقدار میں بڑھ جائے اور کسی سبب سے اس جگہ میں اتر آئے اور اسی جگہ رگ جاتے دوسرے یہ کہ سرد پانی بہت پینے کا اتفاق ہو تیسرے یہ کہ بدن کے رطوبات میں ذوبان ہو یعنی گھلنے لگنے اور حال یہ ہے کہ عادت کے راستے آماس وغیرہ کے سبب بند ہوں اور اس سبب سے یہ رطوبات ذوبانی اس جگہ آجائیں اور یہ استسقا سبب قسم میں بہت برا ہے اور رازی کے نزدیک بھی یہی ہے اور استسقا کے زتی کی علامت شکم گران ہونا اور بڑھ جانا اور شکم کے پوست کا کھینچنا اور صاف اور براق ہونا اور چھونے سے شکم ایسا معلوم ہو جیسے پانی بھری مشک اور اسی طرح جب پیٹ پر ہاتھ ماریں یا بیمار کوٹ بدلے پائلی حرکت کی آواز آئے جیسے پانی کی موج کی آواز ہوتی ہے اور شاید کہ ہاتھ اور پانوں اور آنکھ کی پشت اور خضیہ اور قضیب آماس پیدا ہو اور جب مستحکم ہو کھانسی اور سانس میں تنگی پیدا ہو پھر اگر اسکے ساتھ حرارت ہو پیاس کا ہونا اور رنگ در بول کا سفید ہونا اور زدی کا معلوم ہونا اسکا گواہ ہے اور اگر حرارت ہو حرارت کا نشان اسکا گواہ ہے جیسے پیاس اور رنگ میں زدی بول اور بدن کے رنگ میں زدی اور اسکے سوال جو رطوبت بدن میں غیر طبعی طور پر ٹھہر جاتی ہے متعفن ہو جاتی ہے خصوصاً جبکہ پختہ نہ ہو استسقا میں رطوبت جو جمع ہو جاتی ہے انہیں کیوں نہیں عفونت آتی جواب رطوبت میں تعفن آنیکی یہ شرط ہے کہ ایک ہی مقام میں ٹھہرے اور اسکی گردش کے لیے راستہ نہ ہو جیسا حوض میں ٹھہرا ہوا پانی جب خرج نہیں ہوتا اور دوسرا پانی اُس میں نہیں آتا اس سبب سے بدبودار ہو جاتا ہے اور بُری بُری چیزیں اُس میں پیدا ہو جاتی ہیں اور اس جگہ ایسا نہیں بلکہ پانی حرکت کرتا ہے اور کم ذرا ہو جاتا ہے اسی واسطے اُس میں تعفن نہیں آتا علاج اگر ورم جگہ اسکا سبب ہو خواہ ورم گرم ہو خواہ ورم صلب اسکی تدبیر کا بیان اسی کی بحث میں گذر چکا اسکے موافق تدارک کریں اور اگر دوسرا سبب ہو گرمی اور سردی کی رعایت سے جگر کے مزاج کی تبدیل کریں اور استفراغ

وغیرہ میں بھی یہی رعایت رکھیں مثلاً اگر حرارت ہو سکنجین آب کاسنی وغیرہ سے اسکی تعدیل کریں اور اسہال کے لیے کلکلاج بارودین اور اگر حرارت
 نہ ہو تعدیل کے لیے سکنجین بزوری اور شربت دینار اور شربت اصول اور شراب اقیقون دین اور اسہال کے لیے کلکلاج حار اور دونوں حال میں
 قبض کھولنے کے لیے مغز فلوس جلاب و روغن بادام کے ساتھ مناسب ہو اور بعض اطبا استسقاے زقی کے زرداب کو ہلیہ زرد اور ترمہندی کے
 مطبوخ اور آب شاہترہ سے دفع کرتے ہیں اور جان لے کہ ہلیہ زردا استسقاے زقی کے دفع کرنے میں جسکے ساتھ حرارت ہو کلی نفع دیتی ہو جیسے
 سکنجین اس استسقا میں جو سردی سے ہو عمدہ مہل ہو اور استسقاے زقی کے بعد جگر کی تقویت کے لیے قرص زر شک اور قرص گل اور شربت انار اور
 شربت سیب وغیرہ دین اور ادار کے لیے قرص مازیون وغیرہ جیسے جو باور مطبوخات کہ اسارون بادیان نانخواہ تخم کرفس سنبل وچ انجدان پودینہ
 ہلیون کاکج سے بنا تین استعمال کریں اور مدرات کا یہ نفع ہو کہ مائیت بول میں دفع ہو اور شکم کی فضا میں جمع ہو لیکن ایک ہی دوا مدر پر اکتفا کریں
 بلکہ مدرات کو از سر نو بدلتے رہیں تاکہ طبیعت ایک چیز سے مایوف نہ ہو کیونکہ جب طبیعت کو کسی چیز کی عادت ہو جاتی ہو تو اسکا اثر نہیں مانتی ہو قرص
 مازیون کی ترکیب مازیون مدبر پوسٹ ہلیہ زردا و جوہر ایک برابر لیکر نبات میں قرص بنالین اور ایک ثقال جلاب کے ساتھ دین دوسرا نسخہ
 تخم کاسنی و س درم تخم مازیون یا اسکی پی غارقیون عصارہ غافٹ ہر ایک ایک درم اور چار دانگ گل سرخ مغز تخم خیار ہر ایک اڑھائی درم کوٹ اور
 چھانکر و س قرص بنالین اور ہر روز ایک قرص دین فائدہ جب تک مازیون کو پروردہ نکرین کھانکی دواؤں میں استعمال نکرین کیونکہ سموم کے اقسام سے
 ہو اور پروردہ کر نیکایہ طریق ہو کہ دورات دن سرکہ میں تر کریں چنانچہ سرکہ اسکے اوپر رے اسکے بعد ٹھٹھے پانی سے تین مرتبہ دھوئیں اور سایہ میں سکھائیں
 اور اگر کوئی ضرورت ہو آفتاب میں رکھ دین کہ جلد خشک ہو جائے اور بہتر یہ ہو کہ مازیون تازہ اور اسکی بڑی بڑی پی ہو اور بعضے سات دن تک سرکہ میں
 رکھتے ہیں اور بعضے ایک ہی دن پر قاعت کرتے ہیں اور جارون میں دھوپ میں سکھاتے ہیں اور گرمیوں میں سایہ میں کلکلاج بارود کی ترکیب
 برگ مازیون کو سات دن سرکہ میں بھگو کر خشک کر لیں پوسٹ ہلیہ زردا ہر ایک پانچ درم عصارہ فسنیقین تین درم بیخ سوسن گل سرخ تخم کاسنی تخم خیار
 رب السوس ہر ایک درم رنجبین فلوس خیار شنبہ شکر طبرزد ہر ایک پندرہ درم یہ سب گیارہ دوائیں ہیں رنجبین اور مغز فلوس اور شکر طبرزد کو گرم پانی میں حل
 کریں اور چھان کر جوش دین یہاں تک کہ غلیظ ہو جائے پھر دوسری دوائیں کوٹ چھانکر اسی میں ملائیں کلکلاج حار کی ترکیب ہلیہ ہلیہ آملہ فلوس
 برنگ تخم کرفس شیطرح ہندی لسان العصافیر زیرہ کرمانی ریوند چینی نمک اندرائی نمک خمیر نمک ہندی نمک سرخ نانخواہ ہر ایک تین درم تریہ ایک
 رطل آملہ منقی تین رطل یہ سب ٹھہارہ دوائیں آملہ کو چوبیس رطل پانی میں پکائیں جب آٹھ رطل رہ جائے صاف کریں اور اس چھینے ہوئے پانی میں
 چار رطل قند ڈالیں اور پھر جوش دین کہ شہد کا سا قوام ہو جائے پھر ایک رطل ٹھٹھا تیل تازہ اسی میں ملائیں اور حرکت دین کہ خوب ملکر برابر ہو جائے پھر
 باقی دواؤں کو کوٹ اور چھانکر اسی میں ملائیں اور استسقا کا پانی نکالنے میں دوا الکرم اور سجون لک صغیر اور کبیر بھی ویسی ہی تاثیر رکھتی ہیں اور جاننا
 چاہیے کہ استسقا میں جوئی دوا استعمال کریں مناسب ہو کہ اسکو خوب باریک کریں تاکہ جلد اسکی قوت ضعیف ہونے سے پہلے جگر کے محدب میں
 پہنچا و عمدہ تر غذا چوز و مرغ فربہ کاشوربا اور زیر پاج اور تہو گرم مصالحو ملا کر اگر حرارت نہ ہو اور زر شک و سرکہ سے ترش کریں اور جان لے کہ سرکہ

مستسقیوں کی پیاس کو دہانا ہے اور سدہ کو کھولنا ہے اور گرم استسقا کو فائدہ دیتا ہے اور جب تک مادہ مستحکم نہ ہو اٹنی کا دو دو ہندین اور انار کا پانی اور مولی کے پون کا پانی شربت سلجنین میں ملا کر ہمیشہ پیاس مرض میں کلی فائدہ رکھتا ہے اور بوجہ علی کہتا ہے کہ ایک استسقا والی عورت نہایت ضعیف ہو گئی تھی اسے اتفاقاً بہت سے انار کھائے اور اس بیماری سے بچ گئی طلا کی ترکیب جو یہاں کام آتا ہے پورہ ارمنی بیخ سوسن قرومانا سورج ہر ایک تین درم تخم کرنب سات درم بکری کی نیگنیاں پچاس درم آرد جو سرگین گاؤہر ایک ساٹھ درم سب کو پیس لین اور بادیاں و کاسنی کے پانی میں ملا کر شکم پر طلا کرین تہیہ بعضے اطباء اس استسقا میں شگاف دے کر پانی نکالتے ہیں جیسا گھوڑے کے لیے کرتے ہیں لیکن اس عمل میں بڑا خوف ہوا سیواسطے اکثر تمباون میں اسکے بیان سے تعرض نہ کیا تیسری قسم طبلی کے بیان میں وہ اس طرح پر ہے کہ ہوائے غلیظ حسبک تحلیل ہونا دشوار ہو کچھ ایک رطوبت کے ساتھ جمع ہو کر اس جگہ جمع ہو جائے جہاں استسقا زرتی کا پانی جمع ہوا کرتا ہے اور اس قسم کے استسقا کو بقراط نے استسقا یا پس کہا ہے اور اس علت کا سبب جگر کے مزاج کی گرمی ہے یا معدہ کی شدت سے سردی اور رطوبت اور صاحب قسراتی کہتا ہے کہ معدہ کے ہضم کا فساد طبلی کا سبب ہے خواہ معدہ کے ضعف ہضم سے ہضم میں فساد ہو خواہ مادہ غذائی کی غلطی کے سبب اور ظاہر ہے کہ جب غذا معدہ میں خج ہضم نہ ہو جگر کی ہاضمہ بھی اس سے عاجز آتی ہے اور حرارت کے اثر کے قصور سے غذا کے ریح بنجاتے ہیں اور کبھی معدہ یا جگر کی قوی حرارت سے ریح پیدا ہوتے ہیں کیونکہ حرارت کی افراط سے بھی ہضم ضعیف ہوتا ہے اور ضعف ہضم سے ریح پیدا ہوتے ہیں اور استسقا طبلی کی علامت یہ ہے کہ زرتی کی گرانی سے آئین گرانی بہت کم ہو کیونکہ مادہ ہلکا ہے اور تمدد اور کشش محسوس ہو اور شکم ایسا معلوم ہو جیسا مشک کو پھونک کر پھولا دیا ہے اور جیسا سپر ہاتھ مارین طبل کی سی آواز آئے اسی واسطے طبلی کہتے ہیں اور اس استسقا کا خاصہ ہے کہ ناف زیادہ باہر نکل آئے یعنی اونچی ہو جائے اور اس قسم کا ناف کا اونچا ہونا لحمی اور زرتی میں نہیں ہوتا علاج ان رطوبات غیر منہضم کے اخراج کے لیے جنسے احتیاج میں ریح پیدا ہوتے ہیں تنقیہ کی چیزیں دین جنکا ذکر آچکا ہے اور اسکے ساتھ مزاج کی رعایت بھی رکھیں اور مناسب ہو کہ آسانی اور نرمی سے استفراغ کریں اور ایسی چیز اختیار کریں کہ جگر کو زیادہ گرم نہ کرے کیونکہ جگر کے زیادہ گرم ہونے سے بخرے اٹھتے ہیں اور پیاس پیدا ہوتی ہے خصوصاً گرم مزاج میں اسیدواسطے کہتے ہیں کہ جب گرم چیزیں استعمال کریں احتیاطاً سرد چیزیں جگر پر طلا کرین تا بخرے کا خوف نہ رہے اور اسہال اور مادہ کے تنقیہ کے بعد ریح کے تحلیل کرنے میں کوشش کریں اور اسکا یہ طریق ہے کہ کندرا اور زیرہ وغیرہ چبائیں تاکہ ڈکار آئے اور معونات بادشکن جیسے سنجہ بنیا اور فندا لیقون کھلائیں اور گاوس اور نمک اور سبوس سے تمکید کریں اور وہ ضما د حسبک لحمی میں ذکر آیا ہے اطراف پر کریں اور سداب خشک تخم حمرل بادیاں تخم کرفس پورہ شکر سرخ آب سداب چھوٹا سا شیا ف بنا تین دہرین رکھیں جو تھی قسم وہ استسقا طبلی جسکو جن کہتے ہیں حائے ہلکا اور باے موحدہ سے جان لے کہ جسوقت استسقا طبلی میں رطوبات اور ریح رقیق تحلیل ہو جاتے ہیں اور وہ غلیظ جنکا تحلیل ہونا دشوار ہوا باقی رہ جاتے ہیں اور اس سبب سے صلابت زیادہ ہو جاتی ہے اسوقت طبلی کا نام جن رہنا جاتا ہے اور جن لغت میں استسقا کا ہم معنی ہے اور مستسقی کو مجنون کہتے ہیں خواہ کسی قسم کا ہو مگر اطباء کی اصطلاح میں ایسا ہی چلا آتا ہے اور جاننا چاہیے کہ طبلی سے جن بنجانے کا یہ نشان ہے کہ جیسی سختی تھی اس سے بڑھ جائے اور جگر کا اور بیماریا کا حال اچھا ہو جائے اور ہضم کامل

ہو جائے اور بدن خوب غذا پائے اور اس سبب قوت پٹ آئے اور پیٹ کی سختی کے سوا کوئی اور برائی ظاہر نہ ہو علاج طین چیزوں کا ضاد کرین تاکہ وہ اس بات کے قابل ہو جائے کہ اُس میں واکا اثر تاثیر کرے پھر تلطیف اور تحلیل کے لیے آب کبریت سے اور آب نظرون سے نطول کرین اور ابونا اکیسل فرنگوش صغیر تخم سداب جنبد ستر خاکستر طراف سے نطول کرین اور نظرون پیکر سداب کے پانی میں اور اونٹ کے بول میں ملا کر شکم پر ضاد کرین فائدہ جلیلہ کہ استسقا کے سبب قسم میں کام آتا ہے جاننا چاہیے کہ جہاں کہیں استسقا کے ساتھ تپا و رحد سے زیادہ تشنگی ہو گرم چیزیں ہرگز کسی قسم میں استعمال نہ کرین اور عنب الثعلب تخم کاسنی بیج کاسنی کے پانی پر پینے کے لیے قناعت کرین اور بنو ماش مغز بادام کے ساتھ کھلائیں اور تلپین کے لیے یہ مطبوخ دین اسکی ریب سار کی سات درم ہلیلہ کابلی ہلیلہ آلمہ ہر ایک پانچ درم بنفشہ نیلو فر تخم کاسنی ہر ایک تین درم موز پنڈرہ درم آلوے سیاہ عناب ہر ایک دس عدد سپستان میں عدد فلوں خیار شیر ترنجبین ہر ایک دس درم اور جس شخص کے مزاج میں املتا س اکیلا ہی خوب عمل کرنا ہو اُسکے لیے فلوں شیرہ تخم کاسنی کے ساتھ سب سہمات سے زیادہ نافع ہو اور تنقیہ کے بعد آب کاسنی اور سکجین دین تاکہ حرارت زائل ہو اور تینوں قسم میں آب کبرتی اور نظرونی وغیرہ میں نہانا اور حاتم میں بدون استعمال پانی کے عرق لانا سب چیزوں سے زیادہ نافع ہے کیونکہ بیٹھے پانی سے نہانا استسقا میں نہایت مضر ہے اور عرق لائیک تدریر ہے کہ مرضی حام میں جائے اور حمام میں پانی ڈالنے سے پہلے خشک فرش پر بیٹھے تاکہ عرق آئے اور اُس عرق کو کپڑے سے پونچھتے رہیں اور جب تک کہ بیمار کی طبیعت میں برداشت ہو بیٹھا رہے اور اگر تھوڑا گرم کرین اور جب سرد ہو نیلے قریب ہو اور آدمی اُس میں جاسکے بیمار اُس میں اگر بیٹھے تاکہ پسینا آجائے اسی قسم کی تاثیر کرنا ہے بلکہ یہ کام حمام سے افضل ہے کیونکہ حمام کی ہوا میں اجڑے مانی لے ہوتے ہیں اور تھوڑی ہوا میں یہ بات نہیں وہ بالکل خشک ہے دوسرا فائدہ اونٹنی کا دودھ خصوصاً عربی کہ شیخ بودر فیصوم کے جنگل میں چرتے ہوں استسقا میں عجیب فائدہ دیتا ہے خصوصاً اگر غذا اور پانی کے عوض اسی پر اکتفا کرین اور اول دن چالیس درم سے شروع کرین اور ہر روز دس درم بڑھائیں جب قدر طبیعت برداشت کر سکے اور بعض جو کہتے ہیں کہ استسقا میں دودھ مضر ہے اور سرد ہے اس قول پر التفات نہ کرنا چاہیے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اُسکا نفع بالخاصیت ہو جیسے کاسنی سرد ہے اور جگر کے سرد امراض میں اُسکو دیتے ہیں اور سطح سقمونیا کہ گرم ہے اور صفراوی بیماریوں میں استعمال کرتے ہیں لیکن چاہیے کہ دودھ کے استعمال کرتے وقت احتیاط کرین کہ شکم میں دودھ بستہ نہ ہو احتیاط یہ ہے کہ اُس سے پہلے اور اُس کے بعد کوئی ایسی چیز دیا کرین کہ اُسکو بستہ نہونے دے جیسے جب سکینج وغیرہ اور جان لے کہ اونٹ کا بول اور بکری کا بول بھی مفید ہے پانچویں نوع میں اس استسقا کا بیان ہے کہ شرکت سے عارض ہو ہر چند یہ قسم تینوں قسم کے اسباب کے تحت میں مذکور ہو چکی لیکن آسانی اور بعض مطالب کے اظہار کے لیے ایک جدی قسم میں براسہ اسکا ذکر کیا جاتا ہے پہلی نوع وہ استسقا ہے جو کہ طحال کے ضعف سے پیدا ہو علاج سودا کے تنقیہ پر توجہ کرین اور طحال کو ان چیزوں سے قوت دین جنکا ذکر ضعف طحال میں آئے گا دوسرے وہ استسقا جو یہ کی سردی سے ہوا اسکی علامت ہمیشہ خشک کھانسی کا رہنا اور پانوں کا گرم کرنا علاج شربت زوفا اور گلقد دین تیسرے وہ استسقا کہ جگر کے ماسار لقا سے مشارک ہو یعنی اُسکے مرض کے سبب ہو جائے اسکی علامت طبیعت کا بہت نرم رہنا اور امعاء سے فضول کا نکلنا علاج شربت بزوری اور آب نار دین اور جگر کی تقویت میں کوشش کرین چوتھے وہ استسقا کہ گردہ کی شرکت سے یا معدہ کی شرکت سے ہوا اسکی حرارت کے سبب اور اسکی علامت اور علاج اسی کے موافق ہیں

پانچویں وہ استسقا کہ رحم کی شرکت سے ہو یعنی احتناق کے سبب یا خون حیض بند ہونے سے ہو جائے اور اسکی علامت کو اسی کی بحث میں دیکھیں اور
 اور بھی بیان آیا ہے چھٹے وہ استسقا کہ بدین خون زیادہ ہونے سے عارض ہو اسکی علامت یہ ہے کہ خون بوا سیر بند ہو جائے اور فصد سے خون نہ نکلا ہو علاج
 خون کم کرین اور اس جگہ شربت زرشک و شربت لیمون آب تر مہندی آب انار مفید ہے ساتویں وہ استسقا کہ بہت خون نکلنے سے پیدا ہو علاج اس قسم کے
 شربت اور غذا جنسے خون بڑھے تناول کرین جیسے شربت میہ اور شراب و ربضہ مرغ کی زردی اور گوشت اٹھویں وہ استسقا کہ امراض بدین سور مزاج
 کے گرم ہونے سے پیدا ہو اسکی علامت تپ تیز یا تپ دراز متلاز میں اور بقراط نے کہا کہ جو استسقا امراض حار کے سبب پڑے بہت برا ہے فوین وہ استسقا کہ
 مغص اور جیش کے سبب ہو اسکی علامت ناف کے نواح میں ہمیشہ الم کار ہنا اور بقراط نے کہا جس شخص کو ہمیشہ مغص رہے اور سہل سے زائل نہوا انجام کا
 اسکو استسقا طبعی ہو گا علاج اول مغص کی فکر کرین اسکے بعد استسقا کو دیکھیں و سوین وہ استسقا کہ درد مکر کے تابع ہو اسکی علامت ہمیشہ پشت میں درد
 رہنا اسکا علاج وجع اطہر کا علاج ہو گیا رھوان وہ استسقا ہے کہ حجاب کے سبب ہو جائے اسکی علامت سانس میں تنگی اور کھانسی علاج حجاب کا معالج
 کرین اور وہ اس طرح ہے کہ شربت بزوری جسمین بنفشہ اور زوفا اور پر سیاوشان ہو پلا تین اور باقی تدبیر جیسا سب مرکب ہوں اور جیسا حال کا مقتضی ہو
 طبیب کی رائے پر منحصر ہے۔

باب چودھواں یرقان کی بیماری اور طحال کے امراض میں

چونکہ یرقان جگر اور مرارہ کی بیماریوں سے بھی ہو اور طحال کی بیماریوں سے بھی شمار میں آتی ہے لہذا اسکا ذکر امراض جگر کے بعد اور امراض طحال کے
 پہلے مناسب معلوم ہوا اور اس باب میں دو فصلیں ہیں
 فصل یرقان کے بیان میں وہ اس طرح ہے کہ بدن کے رنگ میں زردی یا سیاہی سے جیسا خلط کارنگ ہو اسی کے موافق تغیر فاحش آجائے
 اور جانتا چاہیے کہ اکثر یرقان میں مادہ بے عفونت ہوتا ہے وہی وجہ ہے کہ تپ غب یا ربع اسکے لوازم میں سے نہیں اور زرد یرقان اکثر جگر اور مرارہ سے
 ہوتی ہے اور سیاہ اکثر طحال سے پڑتی ہے اور ان دونوں کو دو قسم میں بیان کرتا ہوں پہلی قسم یرقان زردیہ کہی طرح ہے ایک تو وہ کہ طبیعت بجران کے
 طریق پر مرہ صفا کو ظاہر بدن کی طرف دفع کرے اسکی علامت جیات صفراوی کا پہلے ہونا اور اسکے سوا جو کچھ بجران کو لازم ہے جیسے غثیان اور بخن
 تلخ ہونا اور شکم میں قبض رہنا اور احشائین الم محسوس ہونا اور بجران کے دن یرقان کا پیدا ہونا فائدہ جو یرقان ساتویں دن سے پہلے بجران کے ظہور
 پر عارض ہوتی ہے زردی ہے علاج ظاہر کثیر مادہ کے دفع کرنے پر طبیعت کی امداد کرین اور اسکا یہ طریق ہے کہ بیمار گرم پانی میں داخل ہو اور حمام کرے
 اور سکنجبین تہا یا شیرہ کاسنی میں ملا کر پلا تین اور اس قسم کا علاج سہل ہے دوسری وہ ہے کہ سور مزاج گرم میں عارض ہو اس سبب سے غذا صفا
 غیر طبعی بنجاس اور خون کے ساتھ تمام بدین پھیل جائے اسکی وہی علامت ہے کہ جگر کے سور مزاج میں مذکور ہے اور قی صفراوی اور بول میں شدت سے
 زردی یا سیاہی اور بول پر جھاک زرد ہوں اور یہ قسم اور کہ سونو خس کے ساتھ ہوا کرتی ہے اس سبب کہ صفا خون میں ملتا ہے علاج جگر کی تبرید کے لیے
 آب انار میں اور مانا شیر اور اسکے سوا شربت اور غذائیں اور طلا کہ جگر کے سور مزاج گرم میں مذکور ہیں استعمال کرین اور تنقیہ صفا کے لیے مطبوخ

لہ قولہ متلاز میں یعنی تپ دراز زردی کہ کسی وقت مفارقت کرے اور بعض شعور میں تاہم دیکھا جائے تپ دراز نامہ ۱۱

ہلیہ اور آب دوغ سقمونیا سے قوت دے کر کام میں لائیں اور مطبوخ فواکہ یا تقوع فواکہ حال کے موافق شیر خشک یا ترنجبین کے ساتھ طین موافق ہو اور تفتیہ کے بعد پھر جگر کی تبرید پر توجہ ہوں جب تک کہ مقصود حاصل ہو تیسرے یہ کہ مرارہ میں سور مزاج گرم پیدا ہوا اور اس سبب مرارہ کی طرف بہت صفر اٹھنے آئے اور مقدار کی کثرت سے اور اس قسم کی حرارت کے سبب جوش مارے اور بدن میں پھیل جائے اور اسکی علامت یہ ہے کہ یکبارگی پیدا ہو حالانکہ کوئی سبب خارج سے نہ ہو اور بول تباہ میں سفید ہوا سکے بعد زرد ہو جائے پھر سیاہ ہو جائے اور آخر میں غلیظ ہو جائے اور اس قسم میں اور اس قسم میں جگر کے سور مزاج گرم سے عارض ہو یہ فرق ہو کہ کبدی میں شہاکم ہو جاتی ہے اور پیاس زیادہ اور قارورہ بھی ابتدا ہی سے سرخ ہوتا ہے اور تمام بدن کے رنگ میں زردی آجاتی ہے مگر ٹنڈھ کا رنگ کتیرگی مائل ہوتا ہے اور قیصر آدمی کی ایذا تہی ہے اور اس قسم میں اور اس یرقان میں کہ سدہ جگر سے عارض ہوتی ہے یہ فرق ہے کہ سدے سے زرقہ رقتہ ظاہر ہوتی ہے اور آہستہ آہستہ کمال کو پہنچتی ہے اور یہ قسم اسکے خلاف ہے کہ دفعہ ہو جاتی ہے اور جگر کے سور مزاج کے آثار اور سدے کے نشان سے خالی ہوتی ہے علاج مرارہ کے مزاج کی اصلاح کیواسطے شربت آلو شربت انار سکنجبین سادہ ترش شیرہ کاسنی شیرہ بلاب میں ملا کر دین اور تفتیہ کے لیے ہلیہ زرد شاہترافستین آلو کا مطبوخ استعمال کریں اور جان لے کہ مرارہ جسکو فارسی میں زہرہ اولیٰ اور ہندی میں پتسا کہتے ہیں وہ ایک تھیلی کی صورت عصبانی ایک تہ والا جگر کے زوائد پر لٹکا ہوا ہے اور جگر کے مقعر میں سے ایک راستہ مرارہ میں کھلا ہوا ہے تاکہ صفر جگر سے ٹھکر مرارہ میں جائے اور ایک اور راستہ مرارہ سے اثنا عشری آنت کی طرف کھلا ہوا ہے تاکہ کچھ صفر سے زائد اس آہ سے آنتوں میں آ کر آنے اور طبیعت کو فضلہ کے دفع کرنے سے خبردار کرے اور آنتوں کو دھو ڈالے اور اکثر آدمیوں میں ان دونوں راستوں سے زیادہ نہیں مگر بعضوں میں زہرہ سے قمر مدہ میں بھی ایک بڑا راستہ ہوا کرتا ہے اور اس سے بڑا ہوا ہے جو آنتوں کی طرف جاتا ہے اور اس سبب صفر مدہ میں زیادہ آتا ہے اور مدہ کو ایذا دیتا ہے اور اسکا نشان ہمیشہ ٹنڈھ تلخ رہنا اور بعضی اور قیصر آدمی کا اکثر آنا اور یہ بھی انھیں بیماریوں میں سے ہو جسکو سورہیت اعضاے الیہ کہتے ہیں چوتھے وہ ہے کہ زہرہ گرم کر آئے اس سبب سے اسکے نعل میں یعنی جگر سے صفر کے جذب کرنے میں اور اسکو آنتوں کی طرف دفع کرنے میں ضعف آجائے اس ضرورت سے صفر بدن میں بڑھ جائے اور نارایت کے سبب کہ محیط کا غالب ہو جلد کی طرف توجہ ہو اور اسکی علامت یہ ہے کہ تپتی اور نرم ہر وقت رہتا ہے اور زبان کھل کر پھیلا ہو جائے اور تھوع کی ایذا ہو اور جگر کے نواح میں گرانی محسوس نہ ہو اور اگر محسوس ہو تو کم ہو بخلاف ورم جگر کے کہ آسپن بوجھ بہت ہو کرتا ہے علاج جو کچھ ورم جگر میں لکھا ہے وہی اسکی دوا ہے پانچویں یہ کہ سور مزاج گرم تمام بدن میں ورر گوئین عارض ہو اس سبب رگون کا خون صفر ہو جائے اسکی علامت یہ ہے کہ بدن چھوٹنے سے گرم معلوم ہوا اور طبیعت میں قصل اور براز خشک معلوم ہوا اور تمام بدن کھجلائے اور گرمی کے جوش سے بدن میں دانہ نکل آتے اور قیصر آدمی سے ایذا ہے اور براز زرد آئے اور تشنگی حد سے زیادہ اور بیمار دہلا ہو جائے اور اس قسم کی یرقان آہستہ آہستہ پیدا ہوتی ہے اور کبھی تپ بھی ہو جاتی ہے اور جہان حرارت غالب ہو اور صفر اچھا لگائے ٹنڈھ کا رنگ زردی مائل سیاہی آمیز ہوتا ہے علاج اگر سور مزاج سادہ ہو تبرید کافی ہے اور اگر اسکے ساتھ مادہ ہو فصد کریں در صورتی کہ کوئی امر مانع نہ ہو اور مطبوخ ہلیہ اور خیار شنبز اور چہار شربت وغیرہ سے طبیعت نرم کریں اور تفتیہ کے بعد پھر تبرید میں تاکہ مزاج کی تعدیل ہو یعنی سرد شربت جنکا بارہا ذکر آیا ہے استعمال کریں اور مناسب غذائیں یہ ہیں پھر یلے پانی کی مچھلی سرکہ میں چاکرا اور چوڑہ مرغ

آب غورہ آب انار ترش طا کر اور احتیاط آسمین ہو کہ مونگ کے مزورہ اور کدو پر قناعت کریں اور لیمون سے ترش کریں خاص کر کہ جہاں کہیں کہ
تپ ہو اور ترقیہ کے بعد حمام کرنا اور کھیرے اور کدو اور نمفشہ بخاری گل خیر و گل نیلو فر کے آبن میں بیٹھنا اور اس کے بعد روغن بادام روغن نیلو فر بدن پر
لنا فائدہ مند ہو چھٹے وہ ہو کہ سرد یا گرم ہو میں پھرنے سے یا بدن پر گرد و غبار بیٹھنے سے خواہ سفر میں خواہ حضر میں بدن کے مسام بند ہو جائیں اور یہ امر
اکثر جارح نہیں ہوتا ہوا اور جبکہ ہواے شمالی چلتی ہو علاج حمام کریں اور نمفشہ کلیل الملک یا بونہ گل خیر و پکا کر اس کا آبن کریں اور بخود اور سبوس گندم پانی میں
پنجا کر اس سے بدن دھو ڈالیں ساتویں یہ کہ حرارت ہوا کی شدت سے جس سے صفرا پیدا ہو بدن کے خون کا صفرا بن جائے اور اسکی علامت تو صفراوی
اور تشنگی اور ضعف اشتہا اور معدہ میں الم کا ہونا اور اکثر اس قسم کے ساتھ تپ غب دائمہ محرقہ ہوتی ہو اور اکثر لڑکوں میں اور عورتوں میں عارض ہوتی ہو
کیونکہ انکے بدن نرم ہیں علاج اس مکان کو سرد کریں اور جس جگہ اچھی ہوا ہو وہاں قیام کریں اور سرد میووں کا پانی جیسے انار سیب تربوز خیار کدو پلاٹین
اور سرد غذائیں جیسے ریاتیہ ریاسیہ اور کشکیہ کھلائیں آٹھویں وہ کہ جگر میں ورم ہو اس سبب سے وہ راستہ جس میں سے صفرا مرارہ کی طرف جاتا ہے بند ہو
اور صفرا جگر میں رک کر بدن میں پھیل جائے اور اسکی علامت اور علاج کو ورم الکبد میں تلاش کریں نوین وہ ہو کہ خالص جگر میں ہی سدہ پڑے اور
صفرا کو مرارہ سے بالکل روک دے پھر صفرا بدن میں منتشر ہو اور اسکی علامت یہ ہو کہ بول اور براز سفید ہو اور جو کچھ جگر کے سدوں میں مذکور ہو ظاہر ہو
اسکا علاج سد و کبد میں دیکھیں دسویں یہ کہ بدن میں حرارت غریب سمی اثر کرے اور بعض اخلاط جو اس کام پر مستعد ہوں ترہ صفرا بناوے جیسا
کہ تریلا اور زنا بیہ جیشہ اور افاعی اور دوسرے حیوانات سے جنکا زہر گرم ہوتا ہو عارض ہو یا کسی دوائے قاتل تیز کے کھانے سے جیسے پلنگ و رافعی کا
پتا اور صدرا الحدید سے پیدا ہو اور اس یرقان کی علامت جو زہر دار جانور کے کاٹنے سے ہو یہ ہو کہ کاٹنے کے بعد اچانک یرقان پیدا ہو اور کوئی اور سبب
نہو اور جب دوا قاتل کے کھانے سے ہو اسکی علامت یہ ہو کہ یرقان کے ساتھ شدت کی گرمی اور ٹنڈھ پر سرخی اور ٹنڈھ میں بد بو اور پیاس اور بقراری اور
مزور اور پیش ہوا اور اعضا سے باطنی کٹنے لگیں علاج آب انار اور لعاب اسفول اور شیرہ کاسنی اور قرص کافور اور مارا الشیر افند و روغن بادام اور جن چیزیں
تریاقیت ہو پلاٹین اور گل سرخ صندل کشنیرا قیاقیا اور تھوڑا سا کافور گلاب میں ملا کر جگر پر رکھیں اور تریاقیتیں مفید ہو اور اگر مشاہدہ سے ضروری معلوم ہو
رگ باسلیق یا اکحل کی فصد کھولیں تاکہ زہر کو دل وغیرہ کے اطراف سے کھینچ لائے اور تلتین کے لیے مارا بحمن اور سفوف ہلیہ زرد خیار شنبہ شیر خشک اور
آب کاسنی اور آب عنب الثعلب کے ساتھ مفید ہو اور ثابت بن ترہ کہتا ہو کہ جالینوس نے اس قسم میں تریاق کبیر دیا اور بیمار اچھا ہو گیا گیارھویں وہ ہو
کہ جرم مرارہ سور مزاج کے آنے سے ضعیف ہو جائے اور ضعف کے سبب جگہ سے صفرا کو جذب کر سکے اور صفرا بدن میں پھیل جائے اور یہ قسم
بدون شرکت ضعف جگر کے بہت کم ہوتی ہو اور اسکی علامت غشیان اور تر صفراوی اور جگر میں گرانی کا نونا اور ضعف جگر کے آثار کا اکثر ظاہر ہونا علاج
جو کچھ ضعف جگر کے لیے لکھا ہو وہی اسکی دوا ہو اس واسطے کہ جگر کی مشارکت سے مرارہ کو تقویت ہوگی بارھویں وہ ہو کہ جو سارا ستہ کہ جگر اور مرارہ کے
بیچ میں ہو اور جگر سے مرہ صفرا مرارہ میں اسی راستے سے جذب ہوتا ہو آسمین سدہ پڑ جائے اور ظاہر ہو کہ جب صفرا خون سے جدا ہو گا اس کے ساتھ رگون
میں جائیگا اور اعضا میں پھیل جائیگا اور بدن کو زرد کر ڈالے گا اور اسکی علامت تو صفراوی اور ٹنڈھ میں تلخی اور جگر میں کچھ ایک گرانی محسوس ہو اور براز رفتہ رفتہ سفید ہو

یعنی روز بروز براز کا رنگ کم ہوتا جائے یہاں تک کہ جتنا صفرا مرارہ میں ہوتا تھا نکل جائے اور اُس میں کچھ باقی نہ رہے براز اپنے رنگ پر آئے کیونکہ برابر صفرا ہی سے رنگین ہوتا ہے جو کہ مرارہ سے اسی طرح گرتا ہے اور اُس کے آئینہ راستہ خود بند ہو چکا ہے اور یہ جو کچھ براز کے رنگین ہونے کا بیان کیا ہے اُس صورت میں ہو کہ سدہ کامل ہو اور بالکل صفرا مرارہ کی طرف نہ آئے کیونکہ اگر سدہ ناقص ہو اور صفرا کے آئینہ راستہ برابر صفرا کے رنگ سے خالی نہ رہے گا لیکن اکثر یہ سدہ پورا ہی ہوا کرتا ہے اسی لیے کہ راستہ تنگ ہے اور فرق اس راستے کے سدے میں اور اس راستہ کے سدے میں جو مرارہ اور امعاء کے بیچ میں ہے جو یرقان مرارہ اور امعاء کی راہ کے سدے سے پڑتی ہے اُس میں براز دفعہ سفید ہو جاتا ہے کیونکہ سبب منقطع ہو جاتا ہے بخلاف اس یرقان کے کہ جگر اور مرارہ کے راستہ میں سدہ پڑنے سے عارض ہو چنانچہ اُس کا بیان گذر چکا علاج مسہلات مناسب سے صفرا کو بدن سے نکالیں اور ترقیہ کے بعد سدہ کے کھولنے میں کوشش کریں یعنی مفتحات موافق سے مثلاً اگر حرارت ہو آب کاسنی آب عنب الثعلب اور سکنجبین دین اور جب حرارت نہ ہو آب کرفس اور آب کرنب اور آب بادیان اور سکنجبین بزوری وغیرہ اور سب قسم کے سدہ میں مغلطات سے پرہیز واجب ہے تیرہویں وہ ہے کہ اُس راستے میں جو مرارہ اور امعاء کے بیچ میں مرارہ سے امعاء میں صفرا آئیے لے ہو سدہ پیدا ہوا اُسکی علامت یہ ہے کہ براز دفعہ سفید ہو جائے اس واسطے کہ دفعہ سبب منقطع ہو گیا اور براز دشواری سے نکلے خصوصاً اگر مریض کوئی ایسی چیز کھائے جس میں رطوبت اور تیزی ہو اور کبھی قوی ہو جائے اور تیز ہو علاج جو کچھ بارہویں قسم میں گذرا ہے وہی اُسکی تدبیر ہے اور حرارت اور برودت کی رعایت بھی ضرور ہے لیکن لازم ہے کہ اس قسم میں جو نسی دوا زیادہ قوی ہو استعمال کریں کیونکہ علت کی جگہ دور ہو اور اسی طرح تیز حقنہ استعمال کریں کہ اس جگہ حقنہ کا اثر پینے کی دواؤں سے زیادہ قوی ہے کیونکہ یہاں دوا کا اثر نزدیک سے ہونچتا ہے وائدان دونوں قسموں کے سدہ میں سب چیزوں سے زیادہ مفید یہ ہے کہ مغز فلوس کو کرنب کے پانی میں حل کریں اور روغن بادام تلخ ڈال کر پلائیں چودھویں وہ ہے کہ ان دونوں راستوں مذکورہ میں سے کسی میں گوشت یا مسہ جم آئے اور یرقان ہو جائے جیسا اُنہیں راستوں کے سدہ سے یرقان ہوجاتی ہے اور اُسکی علامت یہ ہے کہ کوئی دوا فائدہ نہ دے اور یرقان اُسی طرح رہے اور اس قسم کا علاج نہیں ہو سکتا کیونکہ گوشت زائد اور مسہ کا زائل کرنا لوہے کے سوا ممکن نہیں اور وہ اس جگہ میں کام نہیں کر سکتا پندرہویں وہ ہے کہ قوی بلغمی یرقان کا سبب ہو جائے وہ اس طرح ہے کہ بلغم لزج امعاء کے سطح پر چمٹ جائے اس سبب اُس راستے کا منہ بہاں سے صفرا گرتا ہے اور صفرا نہ نکل سکے اور انجام کار بدن میں صفرا کی کثرت سے یرقان پیدا ہو علاج قوی بلغمی کی تدبیر کریں اور جگر کی اصلاح سے بھی غافل نہ رہیں فائدہ عامہ اُس تدبیر کا بیان ہے جس سے آنکھ میں کی زردی جو سبب دور ہوئی کے بعد باقی رہ جاتے زائل ہو پرانا مسکہ حام میں کئی مرتبہ ناک میں لیں اور فستقین پانی میں چکا کر چھان لیں اور اُس پانی میں سکنجبین ملا کر غرغہ کریں اور شوینزا اور شحم حنظل مارک کر کے سو گھین اور دودھ ملا کر ناک میں ڈالیں تاکہ چھینک آجائے اور چند رکابانی روغن زیت میں چکا کر ناک میں چکانا بھی مفید ہے اور مسکہ اور گلاب یا آب انار ترش آنکھ میں الین اور اگر یہ جانیں کہ مادہ بہت غلیظ ہے جب ایارہ اور جب تو قایا سے دفع کریں دوسری قسم یرقان اسود یعنی سیاہ اُسکو یرقان سندی بھی کہتے ہیں اور سدا ایک جگہ ہو کہ وہاں کے باشندے سیاہ ہیں اور یہ کئی نوع کی ہوتی ہے ایک تو وہ ہے کہ اُس راستے میں جو جگر اور طحال کے بیچ میں ہے سدہ پڑے اور اس سبب سے سودا جگر سے طحال میں نہ آسکے اور خون ملکر بدن میں پھیل جائے دوسرے یہ ہے کہ جو راستہ طحال اور فم معدہ کے بیچ میں ہے اُس میں سدہ پڑے

اسی لیے سودا طحال سے فم معدہ پر نگرے اور طحال میں بہت جمع ہو کر پھر جگر کی طرف پلٹ آئے اور خون کے ساتھ بدن میں سرایت کرے اور بدن کے رنگ کو سیاہ کر دے اور ان دونوں نوع سدی کی علامت یہ ہے کہ آہستہ آہستہ یرقان پیدا ہوا اور دائیں بائیں طرف بوجھ اور کھنچاؤٹ محسوس ہو اور ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ پہلی قسم میں آہستہ آہستہ اشتہا ساقط ہوتی ہے اور بوجھ دائیں طرف ہوتا ہے اور دوسری قسم میں اشتہا دفعہ ساقط ہو جاتی ہے کیونکہ اشتہا کا سبب دفعہ ساقط ہو جانا ہے اور غلظت اور بوجھ بائیں طرف ہو جاتا ہے علاج سدہ کھولنے کے لیے سکنجبین بزوری دین اور دوسرے شربت اور قرص اور معاجین کہ تفتیح میں زیادہ قوی ہوں اور تہیہ کیواسطے مطبوخ اقیمون مارا لجن کے ساتھ کہ اقیمون نمک نطفی غار لقیون سے قوی کر لیں حال کے موافق استعمال کریں اور آب کاسنی سکنجبین کے ساتھ مناسب ہے غذا بزغالہ اور مرغ کا گوشت کبر کاسر کہ ملا کر دینا چاہیے اور جہاں کوئی مانع نہ ہو باقی ہاتھ سے باسلیق یا اسلم کی فصد سب بیرون سے نافع ہے تیسرے یہ کہ جگر میں حرارت قوی عارض ہو اور خون کو جلا کر سودا بنا دے اور رنگ سیاہ ہو جائے اور اسکی علامت یہ ہے کہ بد مزاجی اور غم اور وسواس بے سبب ظاہر ہو اور تمام اعراض کہ سوداے مرقی سے مخصوص ہیں پیدا ہوں اور اس یرقان میں فرق کہ جگر کے سبب ہے یا طحال کے ضعف سے اس طرح پر ہے کہ کبدی میں سیاہی خفیف ہوتی ہے اور منہ رنگ کا زردی مائل اور براز بھی زرد ہوتا ہے اور جگر میں آفت کا ہونا اور طحال کا سلامت رہنا گواہی دیتا ہے اور طحال میں سیاہی غلیظ اور شدت سے ہوتی ہے اور طحال کی آفت جیسے تمد اور گرانی اور درد اور سختی کا بائیں طرف ہونا اور جگر کا سلامت رہنا گواہ ہوتا ہے اور شاید کہ بول و براز بھی سیاہ ہو لیکن جہاں کہیں کہ یرقان جگر اور طحال کی شرکت سے ہوتی ہے علامات بھی مرکب ہوتے ہیں علاج رگ باسلیق یا اسلم کھولیں تاکہ خون فاسد نکلے اور اقیمون شاہترہ کے مطبوخ سے طبیعت کو نرم کریں تاکہ خلط سوداوی خون سے علیحدہ ہو کر نکل جائے اور جگر کی اصلاح کے لیے شربت اور غذائیں اور طلا سرد استعمال کریں کہ مقصود حاصل ہو چکے وہ ہے کہ طحال کی جاذبہ یا اسکی ماسکہ دونوں قوت ضعیف ہو جائیں اس سبب یرقان سیاہ پیدا ہو اور طحال کے ضعف جاذبہ کی علامت آنکھ کی سفیدی میں کہوت کا آنا اور اشتہا کا ساقط ہونا اور اسکے ضعف ماسکہ کا نشان تو اور اسہال میں سودا کا نکلنا علاج طحال کو ان چیزوں سے قوت دین کہ ضعف الطحال میں انکا ذکر آئیگا پانچویں وہ ہے کہ ورم طحال خواہ حار ہو یا صلب یرقان کا سبب ہو اور اسکا علاج ورم الطحال میں آئیگا چھٹے وہ ہے کہ امراض طحال کو بحران کے طور پر طبیعت کے دفع کرنے سے یرقان عارض ہو اور اسکی علامت یہ ہے کہ امراض طحال کے بعد پیدا ہوا اور اسکے وقوع میں آنے سے تخفیف و آرام حاصل ہو علاج طبیعت کی مدد کریں اس طرح پر کہ شہے پانی سے حمام کریں اور اسکے سوا جو کچھ یرقان زرد و بھرنی میں بیان کیا گیا اور اسی طرح روغن شبت روغن بابونہ روغن سوسن بدن پر ملنا مفید ہے ساتویں وہ ہے کہ سور مزاج سرد باخراط جگر میں عارض ہو اس سبب خون تلپھٹ سا آسین بستہ ہو کر سیاہ ہو جائے اور یرقان لائے اور ایسا کم وقوع میں آیا کرتا ہے اور سردی جگر کی علامت در علاج گذر چکے تہیہ جو وقت یرقان زرد اور سیاہ آپس میں جمع ہو جائیں علاج یہ ہے کہ دونوں ہاتھ سے فصد کریں اور ہر فصد کے پچ میں تین دن اور فاصلہ دین اور اس مطبوخ سے طبیعت کو نرم کریں کہ صفر اور سودا کے استقراع میں مخصوص ہو اور جہاں کہیں کہ سودا زیادہ ہو طحال کی تدبیر پر زیادہ توجہ کریں اور جہاں صفر غالب ہو جگر کی زیادہ امداد کریں فائدہ اس بات کے پچاننے میں کہ سدہ دونوں جگہ میں ہو یا فقط طحال میں اگر بول کا ایسا رنگ ہو جیسا میخہ کا رنگ کہ اسپہنج عفران ملایا ہو اس بات کی دلیل ہے کہ زیادہ دو جگہ ہے اور

اگر بول میں زردی نہ ہو جانا چاہیے کہ مادہ طحال میں ہو فقط اور اسی طرح کپڑے کے رنگ سے مادے کا مکان پہچانا جاتا ہے جبکہ بیمار کے بدن پر ملین فصل ان امراض کے بیان میں کہ طحال سے مخصوص ہیں اور ہر ایک کا علیحدہ قسم میں بیان آتا ہے اور طحال جسکو فارسی میں سپرز اور ہندی میں ملی کہتے ہیں ایک عضو ہے کہ گوشت اور بہت سے شرابین سے مرکب ہے اور اسکا گوشت متخلخل ہے یعنی مسام دار اور جگر کی نسبت اسکا رنگ تیرہ اور سیاہی ہے اور بذاتہ اس میں حسن نہیں لیکن جو عشا اسپر محیط ہے اس میں زیادہ حس ہے اور اسکی جگہ معدہ کی بائیں طرف ورائسین سے بہت سی معدہ کے پیچھے ہے اور ٹھوڑی سی باہر کہ معلوم ہوتی ہے اور اسکے سر سے ایک راستہ دراز نکلا جگر کے قعر میں کھل رہا ہے اور طبیب اسکو طحال کی گردن کہتے ہیں اور جگر سے سودا کے کھینچنے میں اسکا آواز اسکی طرف سودا کے دفع ہونے میں جگر کا آواز بھی راستہ ہے اور یہ راستہ مرارہ کے راستے سے پیچھے ہے اور طحال کے اندر کی جانب سے ایک اور راستہ معدہ میں کھلا ہوا ہے تاکہ ٹھوڑا سا سوداے زائد اسی راستے سے معدہ میں آئے اور نم معدہ کو کھجائے اور ترشی اور کیلے پن کے سبب اشتہا لانے اور طحال مرہ سودا کے رہنے کی جگہ ہے اور اسکا فائدہ یہ ہے کہ مرہ سودا کو جگر سے جذب کرے یہ قسم طحال کے سور مزاج میں اور یہ کئی طرح پر ہے ایک تو وہ ہے کہ گرم ہو اسکی علامت پتہ کی زیادتی اور طحال کی جگہ میں پلین اور فارورہ اور براز میں سرخی سیاہی مائل علاج مادی میں بائیں ہاتھ سے رگ باسلیق یا ایسٹم کھولیں اور آب کاسنی آب مکودین اور تلین کے لیے مطبوخ ہلبہ مغز فلوس وغیرہ استعمال کریں اور آرد جو آب برگ طرفہ اور سرکہ میں ملا کر طحال پر رکھیں اور لبلاب سرکہ میں پکا کر آرد جو میں ملا کر اسپر رکھنا مفید ہے اور سبوس گندم سرکہ میں پکا کر یا انجیر سرکہ میں پکا کر علیحدہ علیحدہ طلا کرنا مفید ہے اور سادہ میں تبرید اور تعدیل کافی ہے فصدادہ اسہال کی کتر حاجت پرتی ہے قرص کا فور کی ترکیب جو اس مرض میں کام آتا ہے گل سرخ چار درم طباشیر مغز تخم خرپڑہ مغز تخم خیارین تخم خرفہ ہر ایک تین درم ریوند چینی اسقو لو قندریون ہر ایک ڈیڑھ درم زعفران کا فور آدھا درم سب نو دوواہن کوٹ چھانکر سید کے پانی میں یا کاسنی کے پانی میں قرص بنا لیں دوسرے وہ ہے کہ بارہ ہوا اسکی علامت اشتہا کا ساقط ہونا اور پیاس کا ہونا اور قراقر اور ڈکار کی کثرت اور منہ سے پانی بہت آنا علاج سنگنجین اور وہ قرص کہ بزور اور اصول گرم سے مرکب ہوں استعمال میں لائیں اور ابھی قسط برگ سداب پوست بیج کمرہ طرفہ اسقو لو قندریون بادام تلخ برگ غرب سرکہ میں ملا کر طحال پر رکھیں اور نہار شلت کا کھانا اور مولی کا پانی اور تریاق اربعہ اور گلقد سب مفید ہیں اور بہتر غذا مرغ کا گوشت حسین گرم دو این ہوں اور سرکہ کبرائسین ملائیں سنگنجین بزوری اصولی جو یہاں کام آتی ہے تخم کرفس بادیاں انیسون تخم کشوت فرنجشک تخم سداب تخم شلغم بیج کرفس بیج بادین بیج سوسن ہر ایک سات درم لیکر جو کوب کریں اور سودم سرکہ میں اور پانی میں جسقدر کفایت کرے بھگو دین اور ایک رات دن بعد جوش دین جب ادھا پانی رہے چھانکر سیر بھر قند ملا کر قوام کریں قرص کی ترکیب جو یہاں کام آتی ہے پوست بیج کبر اور اسقو لو قندریون اشق تخم فرنجشک فلغل قسط سداب اشہ ایرسا ساج سنبل سب بارہ دوواہن کوٹ چھانکر سرکہ اور برگ کبر اور برگ طرفہ کے پانی میں ملا کر قرص بنا لیں اور جہاں طبیعت میں قبض ہو مطبوخ موافق سے کھولیں تیسرے وہ ہے کہ خشک ہوا اسکی علامت طحال کا سخت ہونا اور خون میں غلظت اور سیاہی اور بدن میں ضعف علاج ترطیب کے لیے شربت نبفشہ شربت نیلو فر شربت خشک شاش آب کہ وہ آب خیار کے ساتھ دین اور تخم کدو مقشر اور تخم خرپڑہ اور تخم خرفہ اور خطمی لعاب تخم کنوچہ اور لڑکیوں کے پیچھے کے دودھ میں اور روغن نبفشہ میں ملا کر طحال پر رکھیں اور ترغذائیں کھلائیں اور جہاں کہیں

مادے سے پوست ہو فصد باسلیق یا فصد ایلم مقدم رکھیں اور مارا الجبن اور مطبوخ اقیمنون سے استفراغ کریں چونکہ وہ ہوا کی غلات
طحال کی جگہ نرم اور گرانی اور پیاس کی کمی اور بدن مست ہونا اور منہ کا رنگ سفید ہونا جیسا سیسے کا رنگ ہوتا ہے علاج خشکی کے لیے وہ قرص میں جنکا
ذکر آئیگا اور پودینہ بورہ سداب ثمرہ طرفا پرانے سرکہ میں ملا کر طحال پر رکھیں اور بخوبی اور نئے گوشت مصالحہ دار کھلائیں اور جہان کمین بلعین کی جات
پڑے جب اقیمنون اور حسب یارح کام میں لائین قرص کی ترکیب گل سرخ بیخ کبیرا وند سنبل لک مغسول زرشک ان چھ چیزوں کو باریک بیکر آب
طرفا میں ملا کر قرص بنا لیں پانچویں حار طرب اسکی علامت بائیں پسلی میں بوجھ کا معلوم ہونا اور التهاب اور خشکی کا نہونا شاید کہ بدن میں تیرگی اور دھیلنا
اور سستی ظاہر ہو علاج جو کچھ گرم مفرد اور طرب مفرد میں مذکور ہو مرکب کریں استعمال میں لائیں اور کینجین بزوری حسین پوست بیخ کبیرا ہوا سکا ہینا اور گل سرخ
ثمرہ طرفا معاش اور صندل آب طرفا سرکہ میں ملا کر ضا د کرنا سفید ہوا اور اسطرح جو کچھ سرد اور خشک ہو چھٹے حار یا بس اسکی علامت طبیعت میں قبض اور
پائون اور پنڈلیوں کا گرم ہونا اور پیاس کی شدت اور جلن اور قارورہ صاف اور سرخ ہونا اور اس میں رسوب نہونا علاج سرد و تر خیزین جیسے برگ
عنب الثعلب برگ عصی الراعی برگ لسان الحمل اور اسبغول وغیرہ ضا د کریں اور شربت مناسب اور غذا میں موافق اور جو کچھ حار مفرد اور یا بس مفرد
میں گذر چکا وہ سب کام میں لائیں ساتویں وہ ہے کہ سور مزاج بار در طرب ہو وہ سرد اور تر کی علامات سے مرکب ہوتا ہے اور اسکی تدبیر گرمی اور خشکی کا ہونچانا
آٹھویں وہ ہے کہ بار دیا بس ہو اور اس سے طحال میں سختی اور غلظت پیدا ہوتی ہے اور طحال کی سختی اور غلظت کا جدیدی قسم میں ذکر آئیگا اور اسکے مفرد
اقسام سے بھی جنکا ذکر آچکا ہے تدارک ہو سکتا ہے یہ قسم ورم طحال کے بیان میں کئی طرح پر ہے ایک تو حار دموی اسکی علامت درد اور جلن اور بوجھ طحال
کی طرف اور خشکی اور تپ تیر کہ چوتھے کے دورہ پر شدت پکڑے اور قارورہ میں سیاہی اور کبھی شکم کے پوست پر جہان طحال کی جگہ ہو سرخی ظاہر ہو جاتی ہے
علاج بائیں ہاتھ سے باسلیق یا جل الذراع یا ایلم کھولیں اسکے بعد لمبیں کے لیے فلوس یا شنبہ آب کاسنی آب عنب الثعلب وغیرہ حل کر کے
دین اور تبرید کے لیے قرص طباشیر اور قرص زرشک ہفتہ گل سرخ پوست بیخ کبیرا مطبوخ سفید ہوا اور آب تر ہندی اور شیرہ خرفہ نافع ہے اور اردو جو
اور برگ کرنا ز اور گل سرخ اور صندل اور آب حی العالم آب عنب الثعلب یا قیاسیاف یا شنبہ تر جو جو کچھ میسر ہو سرکہ میں ملا کر طحال پر ضا د کرنا سفید
چودھویں صراوی اور اسکی علامت طحال میں اندر اور باہر جلن اور غب کے دور پر تپ کا غلبہ ہونا اور انگھ اور زبان اور تمام بدن میں زردی یا کئی سیاہی
اور شاید کہ یرقان اسود پیدا ہو علاج تنقیہ صفرا کی واسطے آب نوا کہ جیسے تر ہندی اور آکو وغیرہ کا پانی اور شاہ ترہ ہلیہ تخم گوشت کا مطبوخ سکنجین
ملا کر دین اور دو درم تخم خرفہ سکنجین کے ساتھ طحال کے ورم صفراوی کو بالخاصیہ سفید ہوا اور سرد و لائین جیسے اردو جو اور غلظی آب کاسنی اور سرکہ میں
ملا کر ضا د کرنا فائدہ بخشا ہے اور یہ سفوف طحال کے سور مزاج گرم میں نفع دیتا ہے ترکیب زرشک تخم خرفہ منتر تخم خیار منتر تخم کدو منتر تخم خرفہ ہر ایک میں
صنع عربی ایک درم گل سرخ دو درم طباشیر صندل سفید ہر ایک آدھا درم تخم کاسنی چار درم زرشک کو سرکہ میں یا گلاب میں ملین اور اسکے پانی میں اور
باقی دوا کوٹ چھا کر آب زرشک ملا کر رکھیں سب سات خوراک میں سات دن کے لیے آب کاسنی اور سکنجین کے ساتھ پلائیں تیسرے سے وہ ہے کہ
ورم طحال نرم طبعی ہو اور اسکو تہج طحال کہتے ہیں نئے طحال کا بھر بھرانا اور اسکی علامت طحال کے حجم کا بڑھ جانا اور اس میں کچھ ایک درد ہونا

اور زبان اور منہ اور آنکھ کا سفید ہونا اور پلکوں میں سہج ہونا اور قارورہ اور براز سفید سیاہی مائل یعنی سیسے کا سارنگ ہونا علاج تنقیح بلغم کے لیے جبوب اور مطبوخ اور حقہ استعمال کریں اور تنقیح کے بعد قرص کبر اور قرص فنجکشہ اور قرص فوہ وغیرہ کہ طحال میں مخصوص ہیں اور بیان کیے جائینگے دین اور موافقہ دو این طحال پر ضما د کریں جیسے چوب انگور کی خاکستر و سخن گلی میں ملا کر یا انجیر سرکہ میں پکا کر یا بورہ اور سداب ورا کلیل الملک نرم پیکرا اور شہد اور سرکہ میں ملا کر اور ان دو اؤن میں سے جس کا ضما د کریں چاہیے کہ جس قدر برداشت ہو رکھیں اسکے بعد اٹھالین ودرگرم پانی سے جسین شبت اور سوسن گندم پکا ہو دھوئیں اور اگر کبری کی مینگنیوں کی راکھ میں حصہ اور خاکستر بیج کبر ایک حصہ سرکہ میں ملا کر طلا کریں بہتر عمل کرتا ہو اور عددہ تر علاج نخود آب و مرغ اور تہوا اور کبک کے کباب وریانی بہت کم پنا اور جو چیزیں ریاح پیدا کرتی ہیں اور رطوبات بڑھاتی ہیں انکو چھوڑ دینا کامل فائدہ دیتا ہو حسب سہل کی ترکیب جو یہاں کام آتی ہیں اقیتمون اسقولا قدریون تربد غاریقون ایاج اشق ہر ایک میں سے ایک مقدار مناسب لین اور کوٹ چھانکر شہد میں گولیاں بنائیں اور مطبوخ پلیدہ زرد کہ اسین تربد غاریقون بڑھالین فائدہ مند ہو اور جو چیزیں طحال کو پاک کرتی ہیں انہیں سے پوست بیج کبر اور اقیتمون برابر لین اور کوٹ چھانکر شہد میں طابین اور دو درم دین اور یہی تاثیر کرتا ہو بیج سوسن برگ سداب راوند طویل سنسین ہاوند کو کوٹ چھان کر سفوف بنالین اور ایک شقال سے دو شقال تک سلنجین یا آب ترب کے ساتھ دین اور کہتے ہیں اگر چھاؤ کی لکڑی کا پالہ بنا لیں اور کھانا اور پانی اسیں کھائیں بہین پسز کو گلا دیتا ہو اور بو علی کہتا ہو کہ اگر پر سیاوشان اور زوفاسے خشک اور تخم فنجکشہ برابر لین اور کوٹ چھان کر شہد میں سجون بنائیں اور دو درم دین طحال گل جاتی ہو حقہ مسہل کی ترکیب جو یہاں کام آتا ہو پوست بیج کرفس پوست بیج کبر بیج باویان بیج اذخرانیسون انجیر موز تر بد جوش دیکر صاف کریں اور شکر اور بورہ اور نمک اور آب جامہ اور روغن بادام ملا کر حقہ کریں فائدہ جالینوس کہتا ہو کہ اکثر طحال کی سختی اور درم سرکہ رطوبات سے جو زلہ میں آتے ہیں عارض ہوتے ہیں اور جگر کے رطوبات سے بہت کم پیدا ہوتے ہیں کیونکہ جو رطوبت جگر سے طحال میں آتی ہو اس میں خون رقیق ملا ہوتا ہو اور اس قسم کی رطوبت سے سختی اور درم نہیں ہو سکتا ہاں اگر نہایت کثرت سے ہو اور نہایت کثرت سے غلیظ ہو جائے بخلاف رطوبت دماغ کے کہ سرد اور غلیظ اور خام ہو اور ایسی رطوبت سے ورم جلد ہوتا ہو اور اس بات کی دلیل کہ سر کی رطوبت سے طحال میں ورم ہوتا ہو یہی کہ غرغرون کے استعمال سے اور زلہ کے رطوبات کو روک دینے سے ورم طحال زائل ہو جاتا ہو چوتھے وہ ہو کہ صلب سوداوی ہوا سکی علامت پیٹ کا پھول جانا اور طحال کا شبت سے سخت ہونا اور اپنی جگہ سے ابھرتا چنانچہ اسکا ابھرتا نظر آنے لگے اور سانس بیچ میں منقطع ہوتا یعنی دم ایک دفعہ میں نہ کھینچے اور بھوک کے وقت میں آرام رہنا اور اتسلا کی حالت میں ضرر پانا اور ہضم میں فساد آنا اور بدن ڈبلا ہونا اور رنگ میں سیاہی اور نبض میں سرعت اور طبیعت کا نرم ہونا ان دونوں شرائین میں کہ طحوم کے دونوں طرف ہیں ضربان کا ظاہر ہونا یعنی انکا دھڑکنا اور جاننا چاہیے کہ بدن کا ڈبلا ہونا طحال کے بڑھنے کے مانع ہو چنانچہ بقراط کہتا ہو جو وقت طحال بڑھ جائے بدن ڈبلا ہو جاتا ہو اور جب طحال گھٹ جائے بدن فرہ ہوتا ہو اور اسکی وجہ یہی ہو کہ طحال کے بڑھ جانے سے جگر لاغر ہو جاتا ہو اور انکی قوتیں نہایت ضعیف ہو جاتی ہیں اور جگر کا لاغر ہونا اور ضعف بدن کو ضرور لاغر کرتا ہو علاج رنگ باسلیق یا اسلم کھالین اگر کوئی مانع نہ ہو اور تنقیح کے لیے سلنجین بزوری وغیرہ دین اور سہال کے لیے مطبوخ اقیتمون اور سبغاج اسقولا قدریون مارا بھین کے

ساتھ یا سفوف سہل سودا کے ساتھ استعمال کریں اور سفوف سہل سودا یہ ہواؤسکی ترکیب ہلیہ زرد ہلیہ سیاہ ہلیہ کابلی ہریک تین درم تریب گل سرخ ہر ایک ایک درم کاسنی چار درم تخم کشوت فسنین رومی انیسون بادیان ہر ایک ایک مثقال اقیقون دو درم راوند و مثقال سنگ ارنی ایک درم سب دوا کو کوٹ چھا کر دو درم لیکر شربت بزوری کے ساتھ یا قدر کے جلاب کے ساتھ کھلائیں اور اُسکے بعد ماراجین ایک پیالہ پلائیں اور درم تحلیل کرنے کے لیے سرکہ سداب پودیت بسکین ملا کر اور اشق سرکہ میں حل کر کے ضماد کریں اور اگر سبوس گندم سرکہ میں چکا کر اُسین اشق حل کر کے طحال پر رکھیں جلد کرتا ہوا سواسطے کہ سبوس طحال کے گلا دیتے ہیں اور پاک کرنے میں جلد کرتا ہوا اور اشق آماس صلب کے پکانے اور نرم اور تحلیل کرنے میں بہت نفع رکھتا ہوا اور سرکہ دوا کی قوت کے پہنچانے میں مخصوص ہوا اسی طرح اگر طحال پر شہد ملین اور خردل باریک پسکرا سپر چھڑک دیں جلد تحلیل کرتا ہوا اور ترقیہ کے بعد قرص نچنکشت اور قرص کبر کھانا کامل نفع دیتا ہوا اور انجیر سرکہ میں اور کبر سرکہ میں رچا ہوا سفید ہوا اور کتے ہیں کہ اگر مطول یعنی طحال والا ہر صبح اپنے بول کے تین چلو پیسے دس دن سے کم میں اچھا ہو جاتا ہوا اور مطول سکو کتے ہیں جسکی طحال سخت ہو جائے خواہ ورم ہو یا نہ ہو اور عمدہ تر غذا زیر بجات ہیں کہ چوزہ مرغ کے گوشت اور تیر وغیرہ کے گوشت سے جکا ہضم ہونا آسان ہونا تین اور چاہیے کہ سب غذاؤں میں کبر کا سرکہ اور زیرہ سیاہ اور زعفران اور دارچینی ڈالین کہ فائدہ کامل ہو اور جان لے کہ ورم ریجی جو طحال میں ہوتا ہوا اسکا نام نفخہ طحال ہوا اور ہم اسکو علیحدہ قسم میں بیان کرتے ہیں قسم تقیح لطحال یعنی طحال میں پیپ کا پڑنا وہ اس طرح ہوتا ہوا کہ طحال کا ورم پک کر سیاہا اور پھوٹ جائے اور جان لے کہ شاذ و نادر ورم طحال میں پیپ پڑتی ہوا اور اکثر یا تو تحلیل ہوتا ہوا یا سخت ہو جاتا ہوا اُسکی علامت طحال میں درد چھین کے ساتھ جبکہ مادہ پیپ ہونے لگے اور آماس کا پہلے ہونا اور بول میں بدبو اور بربری اجسام کا بول میں ظاہر ہونا اور شاید کہ معدہ کی طرف پھوٹ جائے اس سبب سے اور برابر میں بھی اجسام تلچٹ کی صورت ظاہر ہو علاج بادیان تخم کاسنی تخم کشوت تخم خیار کاشیرہ نکال کر اوٹنی کے دودھ میں یا گدھی کے دودھ میں ملا کر دین تاکہ طحال پیپ سے پاک ہو جائے اور مار العسل کامل فائدہ دیتا ہوا اور ان مددات میں سے جو نسا استعمال کریں مزاج کی حرارت اور برودت کی رعایت رکھیں اور جسوقت کہ تقیح یعنی پیپ پڑنے کے بعد صلابت باقی ہو سبوس سرکہ میں چکا کر اور اشق اُسین ملا کر ضماد کریں تاکہ وہ بھی تحلیل ہوا اور دوسرے ضماد کہ ورم سوداوی میں مذکور ہونے کام میں لائیں غرضکہ جو کچھ قابض ہو اس سے پرہیز واجب سمجھیں اور جان لے کہ جہاں میں طحال سخت ہو اور دوا سے زائل نہو خواہ اُسین پیپ پڑے خواہ نہ پڑے بعضے اطبدا داغ کا حکم کرتے ہیں بشرطیکہ داغ کا تحمل ہو قسم ضعف الطحال کے بیان میں یہ کئی طرح پر ہوا ایک تو وہ ہو کہ جاذبہ ضعیف ہو جائے اور اُس کی علامت آنکھ کی سفیدی میں کہ ورت کا آنا اور اشتہا کا ساقط ہونا اور بدن کارنگ سیاہی مائل ہونا اور شاید کہ یرقان اسود ہو جائے اور دوسرے امراض سوداوی جیسے قوبا اور دار الفیل اور دوالی اور مالینو لیاؤہ جذام اور بقی اور برص سیاہ پیدا ہونے دوسرے یہ کہ ماسکہ ضعیف ہو جائے اُسکی علامت اسہال اور تری سوداوی کا عارض ہونا اور آنکھ کی سفیدی میں کہ ورت کا آنا تیسرے یہ ہو کہ ہاضمہ ضعیف ہو اُسکی علامت اشتہا کی زیادتی اگر سودا معدے پر گرے یا اسہال سوداوی اگر آنتوں پر گرے یا ورم سوداوی اگر کسی دوسرے عضو پر پڑے چوتھے یہ کہ طحال کی دافعہ ضعیف ہو جائے اُسکی علامت طحال کا آماس کرنا اور بڑھ جانا اور جو کچھ ضعف جاذبہ میں کہا ہوا اسکا ظاہر ہونا علاج طحال کی تقویت کے لیے ضماد مقوی استعمال کریں اور ریاضت کریں اور تلی پر بدون پھینچن

کے شاخیں کھنچو اتین اور اگر مجھ ناری جسکا نفع طحال میں بیان آئیگا استعمال کریں بہتر ہو اور کھر کھرے کپڑے سے طحال کو طین یہ جو کچھ کہا ہے طحال کی تقویت کا علاج ہے اور دوسرے اعراض جو ضعف کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں جیسا اُنکے مناسب ہو اُس سے تدارک کر سکتے ہیں ضماو کی ترکیب کہ طحال کو قوت دینا ہے افسنتین سنبل کرناز و قردمانا قحاذ خربج اذ خربج کبر گل سرخ مقل کوٹ کربگ جھاؤ کے پانی میں یا سداب کے پانی میں ملا کر سرکہ بڑھا کر ضماو کریں قسم سدو طحال کے بیان میں فضلات غلیظہ کا اسمین جمع ہو جانا اسکا سبب ہے اور اسکی علامت طحال میں گرانی کا معلوم ہونا اور اس کے آثار کا ہونا پھر اگر سدہ اُس راستہ میں ہو کہ جسمین سے وہ سودا جگر سے طحال میں جاتا ہے تو یرقان اسودا اور دوسرے امراض سوداوی پیدا ہوں اور جو اُس راستے میں سدہ ہو کہ جس باہ سے سودا طحال سے فم معدہ پرتا ہے اشتہا کا باطل ہونا اور دم صلب کے اقسام کا طحال میں فضلات رومی کے بند ہونے سے عارض ہونا علاج جو کچھ سدہ جگر میں مذکور ہے استعمال کریں لیکن چاہیے کہ منقحات میں سے جو نسبت قوی ہو اختیار کریں کیونکہ جگہ دہری اور مادہ غلیظہ اور اس گل سکنجبین بزوری اور قرص کبر نہایت مفید ہے اور ایسا ہی جلاب بادیاں ناخواہ غلب انیسون نبات سے بنا کر دین قسم نفع طحال کے بیان میں وہ طحال کا دم ریچی ہے اور اسکا سبب طحال کی برودت اور اسمین سودا کی کثرت ہے اور وہ ہاضمہ اور دافعہ کے ضعف سے عارض ہوتا ہے اور اسکی علامت دم کا نرم ہونا اور بائیں پسلی کے نیچے جہاں طحال کی جگہ ہے کھنچاؤٹ کا معلوم ہونا اور دبانے سے دب جانا اور قراقر ہونا اور ڈوکار آنا علاج وہ تدبیر اور وہ دو استعمال کریں جس سے ریح تحلیل ہوں اور کبھر جائین شلا پاپس پر صبر کریں اور سرد پانی اور نفاخ چیزوں سے پرہیز کریں اور مارا اصول اور سکنجبین بزوری گرم یا سکنجبین عنصلی آب بادیاں وغیرہ کے ساتھ ملا کر پلائیں اور تخم سداب تخم فنجکشت زیرہ ناخواہ تنہا یا مرکب سب مفید ہیں اور سفوف حرف اور قرص فنجکشت کامل فائدہ دیتے ہیں اور کچھ ایک مثلث کا دینا مفید اور سبوس گاوریس تک سے تمکد کرنا اور مجھ ناری استعمال کرنا اور بورہ پودینہ سداب سرکہ اور شہد میں ملا کر ضماو کرنا اور سبوس سرکہ میں چکا کر طحال پر رکھنا اور اس سے پہلے طحال پر روغن گل مل لینا عمدہ تدبیر ہے اور اسی طرح روغن شبت یا روغن بابونہ ملنا اور نم گرم کر کے یا سداب کے مطبوخ میں اور سرکہ میں تر کر کے زور سے باندھنا اور اشق سرکہ میں حل کر کے ملا کر اسفوف حرف کی ترکیب جسکو فارسی میں ترہ تیز کہتے ہیں لیکر ایک رات دن سرکہ انگری میں تر کر دین اور تھوڑا جو کا آنا اسمین پلائیں اور کیا بنا کر نور میں کہ بہت گرم ہو پکائیں یہاں تک کہ تمام پک جائے اور خشک ہو جائے اور نہ جلے پھر نکال لیں اور کوٹ اور چھان کر دوسرے اجزاء کے ساتھ اس طرح پر کہ کہا جائیگا سفوف بنا لیں اُس روٹی کا میدہ جسکا ذکر آیا ہے چالیس درم فنجکشت اسقو لو قندریوں پون بیخ کبر نمہ طرفا ہر ایک پانچ درم تخم گندنا بھنا ہوا زیرہ سیاہ ایک رات سرکہ میں تر کر کے بھونا ہوا ہر ایک ساڑھے چھ درم کوٹ اور چھان کر سفوف بنا لیں خداک تین درم سے پانچ درم تک قرص فنجکشت کہ طحال کے نفع اور دم کو جسکے ساتھ حرارت ہو نفع کرتا ہے تخم فنجکشت کرناز و ہر ایک دس درم تخم کاسنی تخم خرف ہر ایک پانچ درم کوٹ اور چھان کر سکنجبین کے ساتھ قرص بنا لیں اور جہاں حرارت نہ ہو یہ سفوف مفید ہے ص تخم گندنا زیرہ سرکہ میں رچا ہوا تخم کمان مصطکی ہر ایک تین درم راوند و درم کوٹ چھان کر دوسرے دو مثقال تک سکنجبین کے ساتھ دین مجھ ناری کی ترکیب ایک بڑا قدح لیں کہ انیس کی شکل اور اسمین ایک ٹوٹی لگی ہو اور ٹوٹی کے سر میں ایک چھوٹا سا سوراخ کریں اور دھنی ہوتی روٹی

جلا کر ٹوٹی مین رکھیں اور اُس قح کو ویسا ہی اُس عضو پر رکھیں اور چھوڑ دین جیسا مشہور ہے اور قح کے کناروں کے گرد خمیر لگا دین اور ٹوٹی کے سوراخ کو روٹی سے یا کسی اور چیز سے بند کر دین تاکہ اُس میں ہوا نہ جائے پائے اور لگ بھگ جائے ضرور قح ہر طرف سے عضو کو پکڑ لیا اور اُس کو دیر تک رکھیں اور جب چھوڑا نا چاہیں اُس ٹوٹی کا سوراخ کھول دین تاکہ ہوا داخل ہو اور قح مُست ہو کر گر پڑے اور جان کیسے یہ آگ موجود نہ ہو ایک قح عریض لین جسکے کنارے باریک اور برابر ہوں اور آٹے کی ایک روٹی سی لگی بنائیں کہ قح کے مُنہ سے زائد نہ ہو اور اُس روٹی کو اُس عضو پر رکھ دین اور روٹی وغیرہ اُس روٹی پر رکھ کر روشن کریں اور فی الفور اُس قح کو اُس روٹی پر لگا کر ہاتھ سے دبائیں پوست اور گوشت اس قح کے جوف میں کھینچ آئیگا اور دو ساعت تک رکھیں اگر پوست کے جلنے کا خوف نہ ہو اور نہیں تو جلد جدا کریں اور جدا کرنے کے بعد اُس جگہ کو ہاتھ سے ملین اور کچھ دیر کے بعد پھر اسی طرح استعمال کریں اور اُس پچھلے عمل کا ہندوستان میں بہت رواج ہے خصوصاً عورتوں میں کہ درد شکم وغیرہ کے لیے اکثر استعمال کیا کرتی ہیں قسم جوارہ طحال کے بیان میں وہ اس طرح ہے کہ طحال میں ریت خاکی رنگ اور سیاہ جسکے اجزا صغیر ہوں پیدا ہوا ہے اور یہ مرض شاذ و نادر ہوتا ہے اُسکی علامت بول میں یا خون بواسیر میں یا قصد کے خون میں ریت کا نکلنا اور طحال میں درد اور چھین کا پیدا ہونا اور دوسرے اعضا آلات بول جیسے گردہ اور مثانہ اور وہ اعضا جن میں تھیری پیدا ہوتی ہے جیسے جگر وغیرہ یہ تمام صحیح اور سالم ہوں علاج بزور سنتی اور درجیہ تخم کا سنی تخم کشتہ بادیان کا کچھ تخم کرفس تخم لہیون انکا شیرہ نکال کر ملائیں تاکہ ریت سے پاک ہو جائے اور پانچ سرکہ میں رچا کر کھلائیں اور طحال پر ضما د کریں کہ کبیر تحلیل کرتا ہے اور رگون کے مُنہ کو کھولتا ہے اور طحال کا تھیقہ اور اُسکی صفائی کرتا ہے اور دوسرے شربت اور طلال اور غذائیں مناسب استعمال کریں جنکا ذکر بیان کئی جگہ آیا ہے۔

باب پندرہواں امراض امعاء کے بیان میں

امعاء کی جمع اور معاری میں آنت کو کہتے ہیں اور آنت ایک جسم ہے عصبانی دوتہ والا عصب اور چربی اور اورده اور شریانیں سے مرکب ہے اور اُس میں حس زیادہ ہے اور آنتیں چھ ہوتی ہیں ایک تو اثنا عشری دوسری صائم تیسری دقیق ان تینوں کو علیا کہتے ہیں کیونکہ دوسری آنتوں کے اوپر ہیں اور وثاق کہتے ہیں اس لیے کہ انکا جرم زیادہ باریک ہے چوتھی احوار پانچویں قولون چھٹی مستقیم ان تینوں کو سفلی کہتے ہیں کیونکہ نیچے کی جانب ہیں اور غلاظ بولتے ہیں اس واسطے کہ انکا جرم غلیظ ہے اور جان لے کہ پہلی آنت یعنی اثنا عشری قمریہ میں متصل ہے اور اُسکی داری بارہ انگشت ہے اُنسی آدمی کی انگلیوں سے اسی واسطے اثنا عشری کہتے ہیں اور آنت کا یہ مُنہ جو معدے میں ملتا ہے اسکا نام پواب ہے صحیح مذہب کی رو سے اور جیسا کہ مری جذب کے لیے ہے ویسا ہی یہ آنت دفع کی واسطے ہے اور اُس آنت کی لیضیں اور آنتوں سے زیادہ وسیع ہیں مگر مری سے زیادہ تنگ ہیں اور حرکت آہی ہے کہ اُس آنت کا مُنہ نہیں کھلتا جب تک کہ معدہ کی دافعہ غذا کے ہضم کے بعد حرکت نکرے اور اُسکے بعد صائم ہے صائم اس واسطے کہتے ہیں کہ اکثر خالی رہا کرتی ہے اور اکثر خالی رہنے کے دو سبب ہیں ایک تو یہ کہ آنت جگہ سے بہت نزدیک ہے اور ماسا رقا اُس میں زیادہ آتی ہے جو کچھ اُس میں آتا ہے اُس میں سے صاف جلد جگر کی طرف کھینچ جاتا ہے دوسرے یہ کہ مرارہ کا راستہ اسی میں کھلا ہوا ہے اور صرفا کہ مرارہ میں سے ثقل دھونے کے لیے

آنتوں میں آتا ہے اول صائم پراہا اور چونکہ ابھی تک تیز اور خالص ہے اور رطوبت میں نہیں ملا اس میں جو کچھ پائیکا جلد و سوڈا لیکٹان دو سبب سے اکثر یہ آنت
ہمیشہ خالی رہتی ہے اور یہ معایاری کی حالت میں زیادہ تنگ اور جمع ہو جاتی ہے اور اسکے بعد دقیق ہو یہ سب آنتوں سے زیادہ باریک ہے اور دراز اور اس میں
تفاتی اور پیرچ اور کچی بہت سی ہیں اور اسکی درازی اور کچی کا یہ نفع ہے کہ اس میں ثفل دیر تک رہتا ہے اور جلد نہ نکلے اس سبب جو کچھ اس میں صاف ہو سارا قیاس
کھینچ لے اور دیر تک اس میں ثفل رہنے سے انسان کو جلد جلد غذا کھانے کی احتیاج نہو اسکے بعد عور ہے اور اس واسطے کہتے ہیں کہ اس میں ایک رات سے زیادہ
نہیں اور جو کچھ اس میں اس رات سے جا رہا ہے پھر اسی رات سے اٹھا پھرتا ہے اور یہ آنت تھیلی کی صورت ہے اور دائیں طرف کو زیادہ مائل ہے اور پشت کی طرف کتر اور
اس میں ایک رات سے ہونیکا نفع یہ ہے کہ اس میں زیادہ ثفل بھرا ہے اس سبب آدمی کو ہر گھڑی دفع براز کی احتیاج نہو اور یہ آنت دوسری امعاء غلاظت سے ایسی
نسبت رکھتی ہے جیسا معدہ امعاء وفاق سے نسبت رکھتا ہے کیونکہ جو کچھ معدے میں پورا ہضم نہو اس میں دوسری حرارت سے ہضم ہو جائیگا اور اس واسطے
دائیں طرف کہ جگر کی جانب ہو زیادہ مائل ہو تاکہ اس میں جو کچھ ہو جگر کی حرارت سے خوب پک جائے اور فتن کی بیماری میں اکثر یہی آنت بیضوں میں بیٹھے
انکی تھیلی میں اتراتی ہے اس واسطے کہ کسی رباط سے بندھی ہوئی نہیں اس کے بعد قولون ہوا اور اکثر قوچ اس میں عارض ہوتا ہے اور قوچ اسی قولون مذکور کے نام سے
اخذ کیا ہے اور یہ آنت بہت غلیظ ہے اور اول دائیں طرف مائل ہو کر پھر بائیں طرف آکر پیچھے کی جانب مائل ہو گئی اور بائیں ران کے گوشے یعنی چڈھے تک
پہنچی اور پھر دائیں طرف پھر گئی ہے اور ہرہ قطن یعنی ڈھڈھی کی انتہا کے برابر ہو کر پیچھے کی طرف آکر مستقیم میں جا ملی اور جہاں کہ بائیں طرف آتی ہے طحال کے
نزدیک تنگ ہو جاتی ہے وہی وجہ ہے کہ ورم پسر میں ثفل اور یخ آسانی سے نہیں آتی اور اسکے اخراج کی وقت احتیاج پرتی ہے کہ بائیں پہلو کو ہاتھ ملے میں
تاکہ اخراج میں مدد کرے اور اسکی نفع بھی وہی ہے کہ اعوار میں ہم کہ چکے اور اسکے بعد مستقیم ہو مستقیم اس واسطے کہتے ہیں کہ قولون سے دیر تک سیدھی قائم
ہو اور کچی نہیں اور یہ سب سے پچھلی آنت ہے اور ہرہ قطن پر رکھی ہو یعنی اس سے لگی ہوئی ہے اور اسکی وسعت معدے کی وسعت کے قریب فریب ہے
اور اسکی بعضی لیفون میں جاذبہ ہے اور جاذبہ کی نفع یہ ہے کہ دوسری آنتوں سے ثفل جذب کرے اور اپنے ہمسایہ کو پال کر دے خاص کر قولون کو اور
اس کے وسیع اور فراخ ہونے کی یہ نفع ہے کہ ثفل کا خزانہ ہو اور ثفل اس میں جمع ہو سکے اور ظاہر ہے کہ بہت سے ثفل کا دفع کرنا کم ثفل کے دفع کرنے سے
زیادہ آسان ہے کیونکہ بہت سی چیز اپنی طبیعت سے پیچھے کی جانب مائل ہوتی ہے اس سبب سے کہ اسکا حجم بڑا ہے اور جو چیز کم ہو وہ اسکے خلاف ہے
کہ اپنی آپ پیچھے کی طرف نہیں آتی جب تک کہ دفعہ اسکو دفع نہ کرے بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دفعہ کا بھی اثر نہ مانے اس واسطے کہ مقدار میں کم ہے اور اسکے
دفع کرنے میں طبیعت کا التفات کم ہو گا فائدہ جب تک ثفل عور اور قولون میں نہیں آتا متعفن نہیں ہوتا اور کہ وہ انہ عور میں پیدا ہوتے ہیں اور
جو امراض کہ امعاء سے تعلق رکھتے ہیں وہ کئی طرح پر ہیں اور ہر ایک جدی فصل میں بیان کیا جاتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ

فصل ذوق الامعاء کے بیان میں یہ ایسا مرض ہے کہ غذا آنتوں میں نہ ٹھہرے اور جلد نکل جائے اور اسکی کئی قسم ہیں ایک تو وہ ہے کہ
آنت کے اندر کی سطح میں صفرا کی کثرت سے ثور پیدا ہوں اور جو کچھ امعاء میں آئے لذع کے پیدا ہونے سے جلد بدون ہضم امعاء کے
دفع ہو جائے اور اس کی علامت کھانا غیر منضم کچھ ایک ہضم ہو کر نکلنا غرض اسکے ساتھ زرد و آب رقیق آئے اور جس وقت آنتوں میں

گذرے درد پیدا ہوا اور پیاس کا غلبہ اور منہ میں تلخی اور زبان میں خشکی اور متعدد میں سوزش جسوقت کہ براز آوے اور امعاء میں سوزش کا محسوس ہونا اور منہ اور سر کی طرف اُسکا چڑھ جانا اور سرد پانی پینے سے ایک ساعت سوزش کا ساکن ہونا علاج فصد کرین اور مسهل صفا دین اور حقنہ سرد استعمال کرین اور مسکنات اور سردات کھلائیں جیسا جو کے ستوکا پانی ردوغن گل ملا کر یا چاول اور سور پانی میں پکا کر اور ردوغن گل ملا کر ایک کھٹ کر اور ردوغن بادام ملا کر اور سفوف زلق الامعاء ثبوری کہ ذرب میں اُسکا ذکر آیا ہے عمدہ تر و داہو اور چپ داہو چیرین جیسے صمغ نشاستہ کثیر اور لعابات جیسے لعاب ہمدانہ سنبول وغیرہ اور سرد شربت جیسے شربت خنکاش اور شربت انار شیرین اور شربت آس وغیرہ سب مفید ہیں اور ترشی خالص سے پرہیز کرین تاکہ سوزش زیادہ نہ ہو اور طحلب آرد جو گلزار گل سرخ صندل پوست انار کوٹ کر اور چھان کر سبب ترش کے پانی میں اور جب الّاس کے پانی میں ملا کر شکم پر ضا د کرین اور اگر دادہ بہت ہو اور قی آسان آئے تو کر ڈالین فائدہ جو کے ستوکا پانی کشک جو کے طور پر لین یعنی جو کے بھنے آئے کو پانی میں پکائیں اور اُسکا پانی لین اور پانی کشک جو کے پانی سے بہتر ہو اس واسطے کہ ستوکا کو پانی میں پکاتے ہیں چپ دار اور لعاب دار زیادہ ہو جائے حقنہ سرد کی ترکیب جو اور نخود اور برنج اور پوست خنکاش تخم خطمی تخم مرو پکا کر چھان لین اور ردوغن اور صمغ اور نشاستہ اُسین ملا کر حقنہ کرین دوسرے وہ جو کہ آنتوں کے باہر کی سطح پر ثبوری پیدا ہوں اور اُسکی علامت یہ ہے کہ احتیاج میں سوزش اور خارش پیدا ہو اور غذا غیر منہضم نکلے اور در مختلف جگہ میں کبھی ناف کے اوپر اور کبھی پہلو میں یعنی ناف کے دائیں بائیں اور اس قسم میں اس قسم میں کہ آنت کے اندر ثبوری ہوں یہ فرق ہے کہ اس جگہ پیپ غذا کے ساتھ نہیں نکلتی کیونکہ اندر کی سطح میں ثبوری نہیں اور اسی طرح درد کا مختلف ہونا اسی قسم میں لازم ہے علاج فصد کرین اور حرارت کے لیے شیرہ کاسنی شیرہ خرفہ آب ہی اور آب لف الکرم طباشیر ملا کر پلائیں اور فرود آب غورہ سے ترش بنا کر کھلائیں اور طحلب تراشہ کہ وہ آب برگ بید برگ اسنبول برگ لسان الحل حی العالم آرد جو احتیاج پر ضا د کرین اور سرد جگہ قیام کرین قیسرے وہ ہے کہ رطوبت فاسدہ یعنی شیرین بد بو آنتوں میں جمع ہو اور اُسکے سطح پر چھٹ جائے پھر جسوقت غذا آنتوں میں سطح کے چکنے ہونے سے دیر تک نہ ٹھہرے اور جلد نکل جائے اُسکی علامت غذا غیر منہضم کے ساتھ رطوبات مذکورہ بالا کا آنا اور امعاء میں غذا کا کم ٹھہرنا اور معدے کا حال اچھا ہونا اگر معدہ سالم ہو اور اگر معدہ بھی اُن رطوبات سے بھرا ہوا ہو معدے کا ہضم بھی تباہ ہو جیسا امراض معدہ میں مذکور ہوا اور پونا چاہیے کہ یہ اسہال ہاضمہ اور ماسکہ کے ضعف سے اکثر عارض ہوتے ہیں علاج ذکرین اور مسهل مثل ایارج فقیرا اور جب صبر کہ ناشف رطوبت ہو دین تاکہ رطوبت کا تنقیہ ہو اور اگر تنقیہ سے مطلب کامل حاصل نہ ہو سفوف حب الرمان اور عرص گلزار استعمال کرین تاکہ باقی رطوبت بھی خشک ہو جائے اور جو کچھ اسہال معدی رطوبی میں بیان کیا گیا ہے وہی اُسکا علاج ہے اور بھوکا اور پیاسا رہنا نفع کلی دیتا ہے اور باقلا کو سرکہ میں جوش دیکر بنیاشکم کو روک دیتا ہے اور جو چیز مادے کو قطع کرتی ہے مفید ہے اور یہ طلا مفید ہے سعد سنبل تخم کر فس ہریک چار درم زعفران معطلکی ہر ایک ایک درم گلاب میں پسکر طلا کرین اور پرند جانور اور گوشت عمدہ غذا ہے خاص کر کباب کہ مصالح موافق ملا کر بنائیں لیکن اگر تپ ہو گوشت نہ دین چوتھے وہ ہے کہ سور مزاج رطب سادہ امعاء میں عارض ہو اس سبب سے اُسکا جرم ستا و تر ہو جائے بالضرور اُنکی قوت ماسکہ ضعیف ہو جائے پھر غذا نہ ٹھہرے اور جلد نکل جائے اور اُسکی علامت وہی ہے کہ رطوبی میں گذر چکی مگر اتنی بات ہے کہ اس جگہ غذا کے ساتھ رطوبت فاسدہ

بالکل نہیں نکلتی علاج قرص اور سفوف قابض اور مشف یعنی رطوبت خشک کرنے والی دین اور امعاء پر روغن گل ملین اور ستو کے اقسام یعنی بھنے ہوئے آٹے اور دوسری غذائیں موافق کہ یا بس ہوں کھلائیں پانچویں وہ ہے کہ خلط لذاع صفراوی امعاء پر دوسرے اعضا سے آپڑے اور اُسکے لذع کے دو سبب جو کچھ انہیں ہر اُسکو دفع کریں جیسا کہ خلفہ میں بھی گذر چکا اور اُسکی علامت براز میں صفرا آنا اور براز آنے کے وقت مقعد میں سوزش اور خلش کا ہونا اور یہ صفرا کبھی زرد ہوتا ہے اور کبھی نیلے پن سے یا سیاہی مائل علاج قرص اور اسہال سے بدن کا تنقیہ کریں اور سہل کیلے ایسی چیز استعمال کریں کہ سہل بالعصر ہو یعنی قبض سے اور پوڑ کر اسہال لائے جیسے ہلیہ زرد شکر بن ملا کر اور اُسکے مانند اور جانا چاہیے کہ اس جگہ قرص اسہال سے افضل ہے اور تنقیہ کے بعد تقویت کے لیے قرص طباشیر قابض اور اُسکے سوا جو کچھ قابض اور سرد اور تقوی احسا ہو پینے میں اور طلا میں استعمال کریں فائدہ ہلیہ زرد باوجودیکہ اسہال صفرا کرتی ہے اپنی قوت قابضہ سے امعاء کو قوت دیتی ہے اس سبب سے فضول کو اُنپر گرنے سے روک دیتی ہے اور عمدہ غذا بکری کے پائے اور مرغ کے کباب اور سماق کو موز کے ساتھ کوٹ کر اس سے تراش کر بنا اور گاورس اور اوزن مقشر اور چانول بکری کے گردہ کی چربی میں بھنے ہوئے مفید ہیں لیکن اگر تپ ہو گوشت اور چربی نہ دین چھٹے وہ ہے کہ وہ اعصاب جو امعاء میں آتے ہیں انہیں ایک قسم کا فالج ہونے سے امعاء میں ضعف آئے اور ان اعصاب میں فالج ہونے کا سبب یا تو یہ ہے کہ خود اعصاب میں اور اُنکے مبداء میں بلغم سے امتلا آیا یا سقظہ اور ضربہ ان اعصاب کے مبداء پر پہنچا اور علامت اور علاج وہی ہیں کہ فالج میں گذر چکے ساتویں وہ ہے کہ بلغم اور صفرا رزق الامعاء کا سبب ہو اور اُسکی علامت براز کا زرد ہونا اور بلغم کا آنا اور شکم میں قراقر کا ہونا اور کبھی غشیان بھی ہو جاتا ہے اور یہ قسم اکثر میوؤں کے بہت کھانے سے عارض ہوتی ہے علاج جو کچھ صفراوی میں اور رطوبتی میں ہے استعمال کریں اور یہ سفوف مفید ہے صلیہ زرد و مشقال حب الرشاد حب الآس سماق کرناز و ہر ایک ڈیڑھ مثقال حب الرشاد کے سوا سب کو باریک کر لین خوراک دو درم اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دو اسے سہل قوی عمل جیسے سقمونیا کہ اُسکو نہ بھونیں اور اُسکے سوا رزق الامعاء پیدا کرے اور اُسکی علامت یہ ہے کہ مسہلات پینے کے بعد عارض ہو علاج چار تخم بھون کر روغن گل میں ملکر دین اور سفوف گل ارمنی مفید ہے اور مرطوب مزاج کو حب الرشاد روغن گل باروغن زیت میں چرب کر کے دینا مفید ہے تین درم سرد پانی کے ساتھ دین اور اگر حب الرشاد روغن میں جوش دین یہاں تک کہ غلیظ ہو جائے خوب تاثیر ہوتی ہے تینویں جو کچھ اس فصل میں غذا سے غیر ہضم کے آنے کا بیان آیا ہے اس ہضم نہ ہونے سے یہ مراد نہیں کہ دانہ ویسا ہی بے ہضم ہوئے نکلے اس واسطے کہ جب معدہ سالم ہوتا ہے ہضم کامل ہوتا ہے لیکن اس سبب سے کہ امعاء میں بھی ہضم ہوتا ہے تاکہ جو کچھ غذا کے قابل ہو جگر کی طرف جذب ہو طاہر ہو کہ جب آنتوں کا ہضم باطل یا ناقص ہوگا اسی کے موافق براز میں بھی کیلوس آئیگا اور اُسکا قوام معتدل نہ ہوگا مگر جبکہ معدے میں بھی آفت ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ رزق امعاء سے یہ مراد ہے کہ ہضم باطل یا ناقص ہو اور رزق الامعاء سلیے اُسکا نام ہوتا ہے کہ یہ اُسکو لازم ہے فصل اسہال خون کے بیان میں کہ خاص آنتوں میں سے آئے فقط اور اسہال کی دوسری انواع و موسی اور غیر موسی امراض جگر اور امراض معدہ اور رزق امعاء میں تفصیل اُنکے ابواب میں گذر چکی اب جان لے کہ اسہال امعاء خونی ہون یا بدی یا خراطی مطلقاً و دستطاریا کہلاتے ہیں اور جان

کہ اسہال دموی معانی کی دو قسم ہیں ایک تو وہ ہے کہ امعاء میں خراش ہو جائے اور اسکو سچ کہتے دوسری وہ ہے کہ آنتوں کی رگین خون سے بھر جائیں اور انکا مٹھ کھل جائے اور خون نکلے حالانکہ امعاء میں سچ نہ ہو پہلی قسم وہ اسہال دموی معانی کہ آنت کی رگوں کے مٹھ کھلنے سے عارض ہو اور یہ بھی دو طرح پر ہیں ایک تو یہ کہ امعاء غلاظ کی رگین کھل جائیں اسکی علامت یہ ہے کہ ہر قیام میں اول براز خون کے ساتھ ملا ہوا آئے اسکے بعد فقط براز آتا اور بواسیر کی بھی کوئی علامت نہ ہو مثلاً مقعد میں درد اور گرانی اور خراش اور براز کے بعد خون کے قطرات کا آنا اور اس سے پہلے براز میں ملکر آنا دوسرے یہ کہ امعاء دقاق کی رگوں کے مٹھ کھل جائیں اور اسکی علامت یہ ہے کہ ہر بار اول فقط براز آئے اسکے بعد خون میں ملا ہوا اور سچ کے آثار مثلاً درد اور مڑور اور خراطہ اور قیام کبدی کے آثار مثلاً دورہ پر خون کا آنا اور دورہ میں پڑنا اور خون کا غسالی ہونا یا خون خالص اور اسکے سوا جو کچھ اسکو لازم ہے اور ذوسنطاریا کے کبدی میں مذکور ہے بالکل ظاہر نہ ہو اور ذوسنطاریا کے کبدی اور معوی میں جو فرق ہے اسہال کبدی میں مذکور ہے علاج اگر خون زیادہ ہو اور قوت قوی رگ باسلیق کھولیں اسکے بعد قبض کے لیے رُب ریاس رُب حب لآس رُب سیب رُب بہ قرص طباشیر قابض قرص کبریا وغیرہ دیں اور اگر امعاء غلاظ یعنی پیچے کی آنتوں میں سبب ہو قابض دواؤں سے تھنہ کریں اور مناسب یہ ہے کہ دوائے مخدر جیسے افیون استعمال نہ کریں کہ آسین بہت خوف ہے اور اگر ضرورت ہو شیاف کے طریق پر استعمال کریں خصوصاً اس شخص کے لیے جسکی نبض ضعیف ہو اور اگر اس سے کام نہ چلے اور دوا پلانے کی حاجت پڑے جب تک افیون کو جذبید تراور زعفران کے ساتھ نہ ملائیں استعمال نہ کریں اور اس مرض میں گل ارنی آدھا درم شربت حب لآس اور شربت انجار کے ساتھ بہت مفید ہے اور یہ جب محرب ہو پست انا کرناز و گل ارنی ہر ایک برابر خوراک دو درم اور شکم پر مجھ لگانا اور چار ساعت رکھنا اسہال کے روکنے میں مخصوص ہے اور جو کچھ کہ افیون کے استعمال کو بدون زعفران اور جذبید شربت کے کہا گیا ہے یہ احتیاطاً ہی ورنہ اکثر جو بافیون بدون زعفران اور جذبید کے تجربہ میں آئی ہیں اور کچھ ضرر نہیں ہوا دوسری قسم سچ کے بیان میں وہ اسطرح ہے کہ امعاء کی سطح اندرونی میں خراش ہو جائے اور وہ اسباب کے موافق چھ طرح پر ہے پہلی نوع وہ ہے کہ صرف امعاء پر گے اور اسکی سطح کو اپنی تیزی کے سبب چھیل ڈالے اور اسکی علامت اسہال صفراوی کا پہلے ہونا اور صفرا کے اعراض کا ظاہر ہونا اور آنتوں کا درد سچ کے سبب اقسام کو لازم ہے اور ان اسہال میں اول صفرا خراطہ کے ساتھ ملا ہوا آتا ہے اسکے بعد خون اور خراطہ اور لزوجات کے ساتھ پھر اگر سچ امعاء علیا میں ہوا اسکا نشان ناف کے اوپر درد اور کرب اور بقراری اور پیاس کا غلبہ اور خون اور لزوجات کا نکلنا اور براز میں ملا ہونا اور امعاء میں دوا کا کم ٹھہرنا اور جسقدر سچ کا مکان معدے سے دور اور نزدیک ہوگا اسی کے موافق ان اعراض میں شدت یا تخفیف ہوگی اور اگر خراش امعاء سفلی میں ہوگا اسکی علامت ناف کے پیچے درد کا ہونا اور براز سے پہلے خون اور خراطہ کا آنا اور اگر براز کے ساتھ آئیں شدت سے ملے ہوئے نہوں اور کبھی صرف براز آتا ہے اسکے بعد خون اور خراطہ خواہ براز میں مختلط ہو یا نہوا اور خون اور خراطہ کا پہلے یا پیچھے آنا اور براز میں ملکر آنا یا نہ سچ کے حال پر موقوف ہے کہ امعاء کے اجزا میں اوپر کی جانب ہے یا پیچھے کی طرف چنانچہ پوشیدہ نہیں لیکن سچ کہ امعاء مستقیم میں ہوا اسکے خاص علامات یہ ہیں کہ خون اور خراطہ چکناٹی اور چربی میں ملا ہوا ہو اور قولون اور اعور کے سچ کی خاص علامات یہ ہیں کہ خون اور خراطہ

میں رطوبت لزج شامل ہو اور چکنائی نہو اور جاننا چاہیے کہ امعاء علیا کے سحج میں شدت سے درد ہو اگر تاہو اور انکے جرم کے خراطہ اور قشور باریک ہوتے ہیں اور یہ سحج بدتر ہو خصوصاً اگر صائم میں کیونکہ اس میں عروق بہت ہیں اور جگر سے بہت نزدیک اور صرف اسپر زیادہ گرتا ہوا اور سچے کے امعاء کے سحج میں یہ بات نہیں کہ ان میں درد شدید نہیں ہوتا اور جسم غریب قشور ہی کے مانند کہ انکی جرم سے جدا ہوتا ہوا البتہ غلیظ ہوا کرتا ہوا اور یہ سحج زیادہ سالم اور جان لے کہ اسہال صفراوی میں ایک ہفتہ کی مدت میں سحج کی نوبت پہنچتی ہوا اور دو ہفتہ سے کم میں امعاء زخمی ہو جاتے ہیں اور کبھی قرحہ گہرا ہو جاتا اور آنت کو سوراخ کرتا ہوا اور فضل سوراخ کی راہ سے نکل کر شکم میں جمع ہوتا ہوا اور کبھی نفل کے جمع ہونے سے شکم بہت بڑھ جاتا ہوا جیسا استسقا میں اور اکثر اس سے پہلے موت آتی ہوا اور جس وقت کہ ایک ایسی چیز جیسے شراب کا تلچٹ امعاء سے نکلے موت کی دلیل ہو علاج اگر ابھی تک صفا کرتا ہوا اول اسکو روک دین کہ وہی سحج کا سبب ہوا اور اسکا یہ طریق کہ ربوب ترش دین جیسے رب غور اور رب انار رب ریاس رب سیب ترش رب آبی ترش اور غذا کے لیے حصریات استعمال کرین یعنی جن غذاؤں میں انکو ترش کا پانی ہوا اور اگر مادہ اعضا سے ریشہ میں ہوا اسکے تنقیہ کو مقدم رکھیں اور مناسب چیزوں سے تنقیہ کرین اور اس عضو کی تقویت میں اکثر مصروف رہیں اور مزاج کی رعایت رکھیں اور جب سبب منقطع ہو سحج کے علاج پر توجہ ہون اور اسکا یہ طریق ہو کہ تخم کے اقسام سرد اور لعاب دار بھون کر اور چپ دار چیزیں جیسے سفوف مقلیانا وغیرہ استعمال کرین اور مغزیات سرد سے حنہ کرین اور مغزی چپ دار چیز کو کہتے ہیں کہ امعاء کی سطح پر چمٹ جاتے اور انکی رگون کے منہ کو بند کر دے اور جاننا چاہیے اگر امعاء علیا میں سحج ہو پینے کی دواؤں کا زیادہ نفع ہوا اور اگر پینے کی آنتوں میں ہو حنہ جلد اثر کرتا ہوا کیونکہ دوا کا اثر موضع مقصود میں جلد پہنچتا ہوا سفوف مقلیانا اسبغول میں درم تخم ریحان تخم کنوچہ تخم بارتنگ صمغ عربی گل ارمنی تخم ششاش ہر ایک پندرہ درم تخم حاض خرفہ نشاستہ ہر ایک سات درم تخم کے اقسام کو بھون لین اور چار تخم کے سوا سب دواؤں کو کوٹ کر آپس میں ملائیں اور حاجت کے موافق سرد پانی سے کھلائیں اور جان لے کہ مقلیانا لفظ یونانی ہوا و معنون میں آتا ہوا ایک تو سفوف بزوری اور اس جگہ یہی معنی مراد ہیں دوسرے جب الرشاد کو کہتے ہیں اسبواسطے جو سے سفوف میں جب الرشاد ہو مقلیانا کھلاتا ہوا حنہ حمالس یعنی قابض برنج بھنے جو کا انا عدس مقشر گلنا ر پوست انار حب آلاس سب برابر پکا کر چھان لین اور صمغ عربی نشاستہ دم الاخوین عصارہ لحتیہ التیس کاغذ سوختہ صدف سوختہ سفیدہ ازیر باریک کر کے اس میں ملائیں اور چربی گردہ بزرزدہ بیضہ ملا کر حنہ کرین فائدہ خوش آواز اور ملائم ساز اور حکایات عجیب اور دلفریب کا سننا اور باغات اور جواہرات اور خوبصورتوں کو دیکھنا اس مرض میں بڑی تاثیر رکھتا ہوا اور اکثر دوا کا ترک کرنا شفا کا سبب ہوتا ہوا اور غذا کی احتیاط اور معدہ اور اعضا سے ریشہ کی تقویت سب تدبیروں سے بے پروا کرتی ہوا اور اگر ابتدا میں کہ سحج کا اثر معلوم ہو چار درم صمغ عربی باریک پیسکر سرد پانی میں ملائیں کہ شہد سا ہو جائے پھر اسکو پلائیں نفع کلی دیتا ہوا اور اگر امعاء میں درد کی شدت ہو چار تخم ہر ایک ایک درم لین اور گرم پانی میں لت کرین اور ایک شقال روغن گل قسم اول اس میں ملا کر پلائیں درد ب جاتا ہوا اور اگر ان بزور کا لعاب دین زیادہ لطیف ہوا اور جاننا چاہیے کہ ریوند چینی کی خاصیت اسہال دموی میں اور سحج میں عجیب ہوا آدھے درم کے اندازہ سے کوٹ کر آب بارتنگ یا آب کاسنی یا آب سیب ترش یا دوغ آہن تاب کے ساتھ دین اور یہ سفوف مفید ہوا ص ریوند چینی اسبغول بریان تخم ریحان ہر ایک آدھا درم صمغ عربی

نشاستہ بریان ہر ایک ایک درم سب ایک خوراک ہو سرد پانی میں یا شیرہ بارتنگ کے ساتھ پلائین اور اگر زیادہ قوی کیا چاہیں کچھ افیون یا زرنیج
 بڑھائیں اور جہاں کہیں پیاس کا غلبہ ہو شیرہ خرفہ سب سے زیادہ مفید ہو اور جاننا چاہیے کہ سحج میں اور شکم سے خون آنے میں مطلقاً گوشت
 مضر ہو اور جہاں ناچار می ہو ہلکے پرند جانور و نجا گوشت اور بزغالے کے پائے کرب غورہ رب ریاس اور آب لیمون سے ترش کریں کھلا سکتے
 ہیں دوسری نوع وہ ہے کہ بلغم سحج کا سبب ہو جائے اور یہ بلغم یا تو نکلین شور ہوتا ہے کہ شوریت سے آنت کے سطح میں خراش کرے یا شدت سے چپ دار
 کہ امعاء کے سطح پر شدت سے چمٹ جائے اور جب جدا ہونے لگے امعاء پر سے تمام لزوجات کو کھینچ کر اسکو چھیل ڈالے اور اسکی علامت اسی بلغم کے
 اسہال کا پہلے آنا اور ریح اور قراقر کی کثرت اور خراطہ اور خون کے ساتھ بلغم نکلنا اور بوجھ کے ساتھ درد ہر وقت رہنا اور پیچھے کی جانب نہ آنا اور تیز ہونا
 اور بلغم کے دوسرے آثار اسکے گواہ ہوں اور یہ اسہال اکثر زلہ اور زکام کے بعد عارض ہوا کرتے ہیں اور ایک مہینے میں امعاء میں قرحہ ڈالتے ہیں
 علاج اول سبب کا ازالہ کریں یعنی استفراغ کریں اور مادے کو روک دیں اسکے بعد سحج کے لیے تخم کے اقسام چپ دار نرم کہ اس سحج کے مناسب
 ہوں جیسے تخم ریجان بارتنگ تخم بادروج وغیرہ دین اور ہلیدہ سیاہ روغن میں بھون کر اور کوٹ چھان کر ایک درم کے اندازے سے قند سفید برابر میں ملا کر
 کھلائیں نہایت مفید ہو اور یہ حقنہ مفید ہو اسکی ترکیب جب آلاس پوست انار حفت بلوط پانی میں جوش دیگر صاف کریں اور پھٹکری اور کاغذ سوختہ
 اور زعفران اور سفیدہ ارزیز باریک پیکر اسہین طائین اور حقنہ کریں اور ملاسنے کی دواؤں کا وزن پکانے کی دواؤں کی نسبت ایک تہائی چاہیے اور
 دوا اور وزن کی کمی اور زیادتی طبیب کی رائے پر موقوف ہو مریض کے حال کے موافق تصرف کرے اور جہاں کہیں درد قوی اور سحج زیادہ اور بیمار مضطر
 ہو اگر آدھے چنے کے برابر افیون اس حقنہ میں طائین کچھ مضائقہ نہیں فی الفور درد تخم جانا ہو تیسری نوع وہ ہے کہ سودا امعاء پر گرے اور سحج پیدا کرے
 اور جاننا چاہیے کہ یہ سحج سودا سے سوختہ سے ہی عارض ہوتی ہے اسکی لذع کے سبب اور علی الاتفاق یہ سودا چالیس دن میں آنت کو زخمی کر ڈالتا ہے
 اسکی علامت پیش کا ہمیشہ رہنا اور شدت کی بھینپی اور خون اور خراطہ اور براز کے ساتھ سودا کا آنا اور اس براز کا رنگ ایسا ہوتا ہے جیسے شراب کا لچھٹ
 سیاہ ہوتا ہے اور اس سحج میں درد کی شدت سے کبھی غشی آتی ہے اور اس سودا کا جس سے کسحج ہوتی ہے نشان یہ ہے کہ جب زمین پر پڑے اسکی ترشی سے
 زمین اُبلنے لگے غرض کہ یہ سحج مہلک بیماریوں میں سے ہے علاج اول سبب کو قطع کریں اور سودا کو روک دیں پھر ان چیزوں سے طحال کو قوت دین
 کہ ضعف الطحال میں انگلیان گذر چکا اور موندات سودا کو ترک کریں اور سحج کے تدارک کے لیے سفوف الطین اور بزور نرم مناسب کھلائیں اور نشاستہ
 صمغ عربی کثیر اگل ارمنی دم الانوین باریک پیکر چاول کے پکے ہوئے پانی میں طائین اور زردہ بیضہ ملا کر حقنہ کریں اور غذا میں کمی کریں اور ترشی
 کے کھانے سے منع کر دیں چوتھی نوع وہ ہے کہ ثفل غلیظ خشن یعنی کھرا کھرا امعاء پر گذرے اور آنت کو چھیل ڈالے اسکی علامت پہلے شکم میں قطن
 رہنا اور خشک قابض چیزوں کا کھانا اور امعاء سے ثفل خشک کا تکلیف سے آنا علاج شکم نرم کرنے کے لیے مرقات دین جیسے لعاب بہدانہ
 لعاب اسبغول شربت بنفشہ وغیرہ اور اس قسم کے لعاب اور شربت زیادہ مفید ہیں اسواسطے کہ باوجودیکہ شکم نرم کرتے ہیں درد کو بھی تھامتے
 ہیں اور خیار شنبہ بھی دے سکتے ہیں لیکن دوسرے مسہلات جیسے ہلیدہ وغیرہ قوی العمل مناسب نہیں اور جب تک امعاء ثفل مذکور سے پاک نہوں

ہرگز قابضات ندین کہ نہایت مضر ہے اسی واسطے صاحب باب و علامات نے کہا کہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ابھی تک طبیعت میں خشکی ہے اور امعاء میں سحج کا سبب باقی ہے اور سحج کی جگہ سے خون بہتا ہے اور خراطیما ہے پھر طبیب جاہل قابضات سے بند کرتا ہے اس سبب سے براز زیادہ بند ہوتا ہے اور خشکی بڑھ جاتی ہے اور قولنج کی نوبت پہنچتی ہے اور سحج بڑھ جاتی ہے اور بیمار ہلاک ہوتا ہے لیکن جب کہ نفل خشک سے امعاء پاک ہو جائیں اور خون اور خراطیما رہے قابضات کا استعمال کر سکتے ہیں کہ اس صورت میں ضرر نہیں ہوتا پانچویں نوع وہ ہے کہ سہمی دواؤں کا کھانا جیسے ہر تال اور نوشا اور چوڑے وغیرہ سحج کا موجب ہو اور اسکی علامت ان چیزوں کے کھانے کے بعد سحج کا پیدا ہونا اور ان چیزوں کے کھانے کا نشان کہ شاید کوئی چھپا کر دیوے باب شرب سموم میں کہا جائیگا علاج ڈگریں اور درد کی تسکین اور شکم کی تلپین کے لیے تازہ دودھ دین اور چپ دار حریرے کے نشاستہ وغیرہ سے بنا ہین فیہ ہین چھٹی نوع وہ ہے کہ مہل دواؤں کے کھانے سے سحج عارض ہو اور سہلات سے سحج پیدا ہوتی ہے یا تو دوا کی کیفیت کی تیزی سے ہوتی ہے یا دوا کی تیزی سے کہ اعضا سے امعاء پر آئے اور یہ سحج زیادہ سالم ہے اکثر چاروں سے زیادہ تجاوز نہیں کرتی اگر بد پرہیزی اور سویرتدیری واقع نہ ہو علاج دوا میں مغزی سرد جیسے سفوف الطین مقلیانا وغیرہ دین اور دغ ترش آہن تاب یعنی لوہے سے داغ کر کے دین سب دواؤں سے زیادہ مفید ہے تنہا استعمال کریں یا چاول کے ساتھ کھلائیں اور جان لے کہ جو سحج امراض حادہ کے بعد ہو جاتی ہے ردی ہے اور اس میں بیمار کم بچتا ہے سفوف الطین اسبغول تخم ریحان تخم کنوچہ نشاستہ تخم حاض بری بریان صمغ عربی گل ارمنی طباشیر سب برابر لیں اور کم زیادہ کرنے کا احتیاط ہے جیسا مناسب ہو عمل کریں اور اسی طرح بزور کے بھوننے اور نہ بھوننے میں احتیاط ہے پھر سہ تخم کے سوا سب کو باریک کر لیں اور روغن باڈام یا روغن گل میں چکنا کریں اور گلاب میں تر کر کے تین درم یا کم و زیادہ کھلائیں

فصل پیپ اور زرداب کے خاص امعاء سے آئیے بیان میں یہ دو طرح ہے ایک تو یہ کہ درم روہ پیپا کہ چھوٹا جائے دوسرے یہ کہ خراش امعاء کا درم ہو جائے اور یہ اکثر امعاء غلظت میں ہوتا ہے اور بہت سالم ہے اور امعاء دقاق میں کتر ہوتا ہے اور پیدا ہوتا ہے تو مہلک ہوتا ہے کیونکہ وہ معدہ اور کبد سے قریب ہیں خصوصاً اگر صائم میں ہو اس واسطے کہ وہ جگر سے بہت نزدیک ہے اور اسکا جرم بہت باریک ہے اور خاص امعاء سے پیپ کے آنے کی علامت یہ ہے کہ اس میں پہلے سے درم ہو یا سحج موجود ہو اور ہر ایک کے خاص خاص آثار ظاہر ہوں علاج اول صفائی امعاء کے لیے صاف کرنے والی دواؤں سے حقہ کریں حقہ کہ صاف کرتا ہے ساق پوست انار عدس برنج شعیخ نم کو ب کر کے بانی میں پکائیں اور صاف کریں اور کچھ ایک کچھ چوڑے یعنی ان بچھا لاکر حقہ کریں اور اگر تری پیپ اور بد بو نکلے مائل اور قفص کی دلیل ہے اور صاحب موجز کہتا ہے کہ جرادہ اور خراطیما سے قطعاً معلوم ہوتا ہے کہ قرص ہے پھر اگر ان میں بد بو ہو مائل معلوم ہوتا ہے سو اس صورت میں لازم ہے کہ برنج اور عدس اور نخود پکا کر اور آدھا درم یا ایک درم قرص زرنیخ اس مطبوخ میں ملا کر حقہ کریں تاکہ اجزائے متماثل اور متعفن کو تراش دے اور قرص کے وزن میں کم اور زیادہ کرنا اور اس مطبوخ کے ساتھ استعمال کرنا طبیب کی رائے پر منحصر ہے اگر عفونت کتر ہو آدھے درم سے بھی کم لائیں اور اگر قفص زیادہ ہو ایک درم سے بھی زیادہ استعمال کریں اور حاصل کلام جبکہ امعاء پیپ اور زرداب سے پاک ہوں اور بد بو سے حقہ کریں تاکہ قرص اچھا ہو جائے اور وہ اس طرح ہے کہ صمغ عربی گل ارمنی دم الانہین

عصارہ لیمہ التیس کا غد سوختہ باریک پیکر بارتنگ اور قوت خام کے شیرہ میں ملائیں اور حقنہ کرین قرص زرخ کی ترکیب زرخ سرخ زرد
شب یانی مانوس سوختہ نورہ سردنا کردہ ہر ایک چھ درم افیون زعفران ہر ایک چار درم سب دو کو باریک پیکر شیرہ بارتنگ میں ملا کر قرص بنائیں
اور خشک کرین اور وقت ضرورت کے استعمال کرین جیسا کہ بیان کیا گیا ہے اور اگر قرص مذکور کے اجزا سے مطبوخ بنائیں زیادہ لطیف ہوگا اور جاننا
چاہیے کہ یہ دوائیں داغ کا حکم رکھتی ہیں اور اس سبب سے کہ امعا کے اندر لوہے سے داغ کرنا غیر ممکن ہے اسکی جگہ ان دواؤں کا استعمال مقرر کیا ہے لیکن
چاہیے کہ ابتدا میں انکو ہرگز استعمال نہ کریں اور اسی طرح اگر اسہال دموی اور صفراوی ہوں یا تپ ہو بلکہ انکو اسوقت استعمال کرین کہ مادہ غلیظ ہو اور
بلغم ہو اور امعا سے چرک یعنی زخم کا میل آتا ہو اور تپ نہ ہو اور باوجود اسکے اگر اسکے استعمال سے لذع شدید پیدا ہو ورنہ گل سے حقنہ کرین اور اگر
لذع نہ پیدا ہو مگر استعمال کرین اور اگر مرض اسکی برداشت نہ کر سکے اول کوئی چیز مخدر دین اسکے بعد استعمال کرین اور اس حقنہ کے بعد گل ارمنی
اور صمغ عربی شیرہ خرفہ کے ساتھ حقنہ کرنا مفید اور مدہ اور بلغم میں یہ فرق ہے کہ مدہ پانی کے پیچھے بٹھ جاتی ہے اور ہلانے سے اسکے اجزا جدا سے ہو جاتے
ہیں اور سل میں تفصیل سکا ذکر آیا ہے فائدہ صاف کرنے والی چیزوں کا پینا مثل بار العسل اور شربت نبات اور ایارج فیکر قرص کو دھونا ہے اور گوشت
پیدا کرتا ہے کئی مرتبہ دین اور وہی اور دودھ لوہے سے یا پتھر دین سے داغ کیا ہوا بہت مفید ہے اور جہاں کہیں زیادہ غذا کی حاجت پڑے جو کے
آٹے سے کہ آئین بسوس موجود ہو شیرہ لین اور دودھ کے ساتھ چاکر نبات ملا کر دین اور بکری کے پائے صمغ عربی کے ساتھ مفید ہیں جلیہ جہاں کہیں
مدہ کے نکلنے سے سچ ہو اور ابھی باقی ہو مناسب ہے کہ اول سبب کو قطع کرین ان چیزوں سے کہ اپنی جگہ مذکور ہیں اسکے بعد مدہ اور ترخہ امعا کے پاک کرنے میں توجہ فرمائیں
فصل زحیر کے بیان میں اسکو علتہ الجاہ بھی کہتے ہیں وہ معارستقیم کی حرکت ہے بے اختیارانہ فضلہ دفع کرنے کے لیے کہ اسکے ترک
کرنے میں اختیار نہیں ہوتا اور اسکے ساتھ اور کچھ نہیں نکلتا مگر طوبت مخاطی یعنی ریش کی صورت چپ و ارقیل المقدار اور شاید کہ خون خاص
میں ملا آئے اور اسکی کئی قسم ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ طوبت شور سوزشاک معارستقیم برآئے اور نفع کے سبب براز کے دفع کرنے پر آمادہ کر دے اور
اسکی علامت رطوبت مذکور کارطوبات مخاطی کے ساتھ نکلنا اور نفع اور ترا اور پیاس کی کمی اور مفعد میں سوزش کا ہونا علاج جو کچھ صحیح یعنی میں گدنا
استعمال کرین اور یہ سفوف مفید ہے مغز چار مغزریان دو مثقال جوان ایک درم کندر آدھا درم ان تینوں کو باریک کر کے نیگرم پانی سے کھلائیں اور
جہاں کہیں تقاضا بہت ہو اور کوئی چیز نکلے اور روز زیادہ ہو گندھک بکری کی چربی میں کوٹ کر آگ پر رکھیں اور ایک طباخ سوراخ دار اسپرڈھاگ
دین اور مفعد اس سوراخ پر رکھیں تاکہ اسکا دھواں آنت پر پہنچے اور شیاف زحیر مفید ہے اسکی ترکیب کندر زعفران مثبت ہر ایک برابر کوٹ اور
جھا کر شیاف بنائیں اور ضرورت کے وقت آئین سے ایک کو استعمال کرین دوسری قسم وہ ہے کہ مادہ صفراوی زحیر پیدا کرے اسکی علامت صفرا
گانا اور مفعد میں سوزش حرارت کے ساتھ اور درد اور پیاس اور سرد پانی سے آرام پانا علاج جو کچھ صحیح صفراوی میں گدرا استعمال کرین اور جان
لین کہ حقنہ اور شیاف زحیر میں پینے کی دواؤں کی نسبت سریع الاثر ہیں چنانچہ پوشیدہ نہیں حقنہ کی ترکیب کہ اگر چشم حد سے زیادہ اور حرارت
غالب ہو اسکے استعمال سے ساکن ہو گل ارمنی سفیدہ از زیر تا دنہ عدسی باریک پیکر شیرہ بارتنگ یا شیرہ خرفہ میں ملائیں اور زردہ بیضہ مرغ

اور کچھ ایک سرکہ ملا کر عمل کرین حمل کہ بچش کا درد ساکن کرتا ہو زردہ بیضہ مرغ روغن مین ملائین اور مردار سنگ گلاب مین باریک میسکر اور کھلا کر آئین ملائین اور روئی اس مین بھر کر شیاف بنا کر اٹھائین اور یہ شیاف نافع کندر زعفران رسوت صمغ عربی ہر ایک برابر اور کچھ ایک انیون اس مین ملائین اور شیاف بنا کر اٹھائین اور گل ٹرخ اور عدس دونوں کوٹ کر روغن گل مین ملا کر ناف کے تلے طلا کرین اور مقعد پر لگائین اگر زیادہ قسم حہ ہو تیسری قسم اس زحیر کے بیان مین کہ معاسے مستقیم مین گرم ورم کے پیدا ہونے سے عارض ہو اور ظاہر ہو کہ اس صورت مین بہار خیال کرتا ہو کہ آنت مین نفل رک رہا ہو اس تخیل اور تدبیر سے کہ ورم کو لازم ہوئے اختیار ہر وقت براز کے دفع کرنے کا ارادہ کرتا ہو اور اسکی علامت پیچھے کی جانب جہان مستقیم جو ضربان اور درد اور بو بخیر کا محسوس ہونا اور شاید کہ ورم کی شدت سے تپ عارض ہو اور بول کا آنا و شوارہ و علاج رگ باسلیق کھولین اگر کوئی امر مانع نہ ہو تاکہ وہ منقطع ہو اور مکر کے پیچھے بچھنے لگائین اور غلام کر دین اور خون کی حرارت ایشا سے مناسب سے فرو کرین اور جب کہ مادہ کرنے سے رک جائے جو مادہ کہ وہاں آچکا ہو اسکی نفض اور تحلیل و رد کی تسکین کے لیے کوشش کرین اور اسکی طریقی ہو کہ تخم خطمی تخم جباری تخم تھان برگ کرنب باونہ بنفشہ پانی مین پکا کر مقعد اور شکم پر نطول کرین اور اگر اس مطبوخ کا آئین کرین بہتر ہو اور اگر حقنہ کرین زیادہ مفید ہو خصوصاً جہان کہ مین کہ ورم آنت کے اوپر کے اجزائین ہو اور اگر اس مطبوخ کے اجزا کا شیاف بنا کر اٹھائین بہتر ہو خاصکر جہان کہ مین کہ ورم پیچھے کے اجزائین ہو اور اگر ڈکا آنا آسان ہو حکم کرین کہ مفید ہو اور جس وقت کہ مادہ تحلیل نہ ہو اور جمع ہونے لگے جلد اکلیل الملائک اور کرنب اور بیاز و ونون آگ مین دبا کر پکے ہوئے اور تھورا سا نقل آپس مین ملا کر مقعد پر لگائین تاکہ نضح مین ادا کرے پھر اگر خود بخود پھوٹ جائے فنا اور مین تو شیاف مفرح یعنی تورنے والے شیاف استعمال کرین تاکہ پھوٹ جائے اور جب پھوٹ جائے جو کچھ کہ خروج المذہ من الامعاء یعنی آنتوں سے پیپ آنے کے بیان مین ہم کہ آسے مین کام مین ملائین اور جب پیپ پاک ہو جائے زخم کے بھرنے مین کوشش کرین طلا کی ترکیب کہ ابتدا مین مفید ہو اور حرارت کو ساکن کرتا ہو صندلین آب کاسنی آب عنب الثعلب مین میسکر کا فور ملا کر مقعد پر طلا کرین اور روغن گل اور زردہ بیضہ مرغ آپس مین ملا کر اور تھوڑا سا مردار سنگ بڑھا کر مقعد پر رکھنا اور شاف کرنا و رد کی تسکین کے لیے مجرب ہو اور سرد مادہ سے امعا مین ورم کتر عارض ہوتا ہو اور علاج ورمی مین ورم امعا تفصیل مذکور ہو چوتھی قسم وہ ہے کہ براز خشک امعا سے دفاق مین بند ہو اور دشواری سے نکلے اور زحیر کا باعث ہو لینے کو تھنے کی ضرورت پڑے اور ریاح غلیظ اس سے کلک درد شدید پیدا کرے اور کو تھنے کے سبب خراط اور رطوبت آنت سے نکلے اور اسکی علامت شکم مین گرانی اور ہمیشہ درد ہنا اور ضرور اٹھنا اور نفل خشک مقدار مین کم کم آنا جیسے چنے ہوتے مین اور پہلے خشک غذاؤن کا کھانا فائدہ کہی اس زحیر کو چاہل طیب اسمال سمجھتے ہین اس سبب سے کہ رطوبت اور خراط نکلے ہین اور اس خیال سے قابضات استعمال کرتے ہین اور یہ امر ہلاک کا موجب ہوتا ہو سولازم ہو کہ اس نوع مین جسکا نام زحیر کاذب ہو اور باقی انواع مین جسکا نام زحیر صادق ہو ہم فرق بیان کر دین تاکہ خطا واقع نہ ہون مین فرق یہ ہے کہ اسبغول یا دوسرے بزور بیار کو پلا مین پھر اگر وہ بزور امعا سے نہ نکلیں اور شکم مین مین جانا چاہیے کہ زحیر کاذب ہو اور کما موائل بزور کے نکلنے کو مانع آتا ہو اور اگر بزور براز کے ساتھ باہر نکل آئین زحیر صادق کا نشان ہو گا

علاج مزقات دین یعنی جن چیزوں سے نفل پھسل جاے جیسے شربت بنفشہ اور خیار شنبہ روغن بادام ملا کر اور اسکے مانند تاکہ خشک نفل رکھا
ہو اٹھائیے اور نرم حنہ استعمال کریں اور کبھی فقط گرم پانی کا پینا دوسری تدبیروں سے بے پروا کر دیتا ہے کیونکہ اعضا کو ڈھیلا اور طبیعت کو نرم کرتا ہے
تنبیہ قاعدہ کلی یہ ہے کہ زحیر کی خواہ کوئی قسم ہو اسکے بند کرنے میں دلیری کریں مگر جب تحقیق ہو جائے اور سبب اعلیٰ ہو چکے یا پچھلے قسم وہ ہو کہ حد
زیادہ سردی مقعد میں ہو پچھلے خواہ داخل سے یا خارج سے اس سبب سے اس میں تشنج عارض ہو اور معالے مستقیم میں تمد پیدا ہو پھر آدمی کو
اس درد کے سبب سے یہ وہم ہو کہ نفل ہو اور بے اختیار براز دفع کرنے پر آمادہ ہو اور اسکی علامت پہلے مقعد میں سردی کا پہنچنا اور گرم پانی
کے استعمال سے اور گرم جگہ بیٹھنے سے آرام پانا علاج گرم پانی سے تمکید کریں اور روغن قسط گرم کر کے اور روغن گل روغن بابونہ گرم کر کے
طین اور بابونہ شیت عنب الثعلب الکلیل الملک پکا کر آمیزن کریں اور گرم اینٹ پر بیٹھنا مفید ہے اور اگر دو دم جب الرشاد بریان مسلم گرم پانی
کے ساتھ ہمار دین نفع کلی ہوتا ہے چھٹی قسم وہ ہے کہ مقعد اور معالے مستقیم کو نفل سخت کے نکلنے سے یا کسی سخت چیز پر دیر تک بیٹھنے سے مثلاً
سوار ہونے میں ایسا ہو پچھلے مقعد اور معالے مستقیم کی تکلیف سے زحیر عارض ہو اور اسکی علامت سبب کا پہلے ہونا علاج نرمی کے
لیے موم اور روغن بابونہ اور نقل سے قیر و طی بنا کر طین اور روغن کنجد اور روغن زیت سے حنہ کریں اور زردہ بیضہ روغن میں ملا کر محمول کریں
ساتویں قسم وہ ہے کہ معده اور معالے کے خلویں ترشی کھانے کا اتفاق ہو اور اس سبب سے زحیر پیدا ہونا علاج جلاب خام اور زردہ بیضہ
مخ نیمبرشت اور صمغ عربی اور گل ارمنی دین اور ترویج الارواح میں لکھا ہے کہ اسہال کی بیماری میں جسکے ساتھ زحیر کی شدت تھی ہننے دیکھا ہے کہ ایک
ایسی چیز جیسے آنت ہوتی ہو باشت کے برابر مقعد سے نکلی اور تین دن کے بعد سیاہ ہو کر گر پڑی اور اس عارضہ سے دو آدمی اچھے ہوئے
اور تین چار آدمی اس میں ہلاک ہوئے اور ظن غالب یہ ہے کہ وہ معالے مستقیم کا طبقہ داخلی تھا اور حادی کبیر میں لکھا ہے کہ ایک قوم اطبانے
ڈاکر کیا ہے کہ زحیر والون میں سے بہت آدمیوں کو درد شدید ہوا اور اسکے بعد انکی مقعد سے سنگریزے نکلے یعنی پھریان براز میں آئین۔
فصل معض کے بیان میں یعنی آنٹون کا درد جسکو مڑا کہتے ہیں اور اسکے اقسام ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ معالے میں رخ غلیظ بند ہو جائے اور
تدو کے سبب درد پیدا ہو اور اسکی علامت نفع اور قرا اور بدون گرانی کے تمد شکم میں اور رخ کے نکلنے سے فائدہ ہونا علاج حب ایارج اور
حب سکینج اور سجون شہر باران وغیرہ دین تاکہ خلط خام سے کہ ریح کا مادہ ہو معالے پاک ہو جائے اور ریح کی تحلیل کے لیے تخم کرفس انیسون بلسان
اجوائن وغیرہ جو کچھ باوشکن ہو استعمال کریں اور اگر ضعف معده کے سبب ریح پیدا ہو سجون کمونی اور سجون حب لغار استعمال کریں اور سرد
پانی اور نفلخ چیزوں سے پرہیز کریں دوسری قسم وہ ہے کہ معالے پر صفا گرے اور لذع کے سبب الم پیدا کرے اور اسکی علامت درد سوزش کے
ساتھ ہونا اور تشنگی اور براز میں نردی اور مقعد میں سوزش اور آنت میں گرانی کا کم ہونا علاج بزور سرد معالی مثلاً اسبجول تخم بجان بارتنگ وغیرہ روغن گل
میں پرہیز کریں اور سرد پانی کے ساتھ دین اور مناسب ہے کہ بزور کو بدون بھونے استعمال کریں پھر اگر اسی تدبیر سے صحت ہووے فنا ورنہ
صفراس کے تنقیہ کے لیے خیار شنبہ شیشہ وغیرہ آب کاسنی یا آب کموے میں حل کر کے کھلائیں یہی قسم وہ ہے کہ سؤفراج گرم مادہ معالے

میں عارض ہو اور اپنی کیفیت سے منحصر پیدا کرے اور اسکی علامت شدت سے سوزش اور گرمی اور پیاس کا ہونا اور گرانی کا اور براز میں زردی کا ہونا اسواسطے کہ گرانی اور براز میں رنگ بدون مادے کے نہیں ہوا کرتے علاج مزاج کی تبدیلی کے لیے جو کچھ سرد ہو اور حرارت کو ساکن کرے اور صفراوی میں مذکور ہو استعمال کرین اور یہ دوا بہت مفید ہے ص اسپغول گلاب میں لت کرین اور روغن گل آسین ملائین اور انارینوش کا پانی ملا کر پلائین اور انارینوش کا پانی موجود نہو آب انارین کافی ہے جو کچھ قسم وہ ہے کہ بلغم بورتی شور امعاء پر گرسے اور کیفیت بورتیہ سے منحصر پیدا کرے اور اسکی علامت براز میں بلغم کا آنا اور نکلنے کے وقت مقعد میں سوزش کا ہونا اور صفراوی کی نسبت پیاس کا کم ہونا اور گرانی کا اس سے زیادہ ہونا علاج منقیہ امعاء کے لیے حقنہ مذکور ہوتا ہے استعمال کرین اور ناف کے گرد روغن گل ملین حقنہ کی ترکیب کہ اس جگہ مناسب ہے سنالچ درم بنفشہ سفاج سبز بادیان تخم کاسنی غلب ہر ایک تین درم عناب دس دانہ سپستان میں دانہ تبرد و درم مغز خیار ششدر پندرہ درم ترنجبین دس درم شکر سرخ نو درم جیسا کہ مشہور ہے اسی طریق سے پکا کر حقنہ کرین اور دوسرے حقنہ نرم بھی موافق ہیں لیکن جہاں کہیں کہ حقنہ کا استعمال نہو سکے وہ مطبوخ کہ حقنہ کے لیے مذکور ہو پلائین پانچون قسم وہ ہے کہ خلط خام غلیظ بلغمی امعاء پر جمٹ جائے اور غلظت اور ضعف قوت کے سبب دفع نہو اور منحصر پیدا کرے اور اسکی علامت کثرت سے گرانی اور ہمیشہ ایک جگہ درد کار ہنا اور کبھی کبھی براز میں بلغم لچ کا نکلنا اور درد کی جگہ چھونے سے سرد معلوم ہو علاج اگر خلط اوپر کی آنتوں میں ہو شبت اور شہد وغیرہ جو کچھ مٹی بلغم ہونے کے مطبوخ سے کرین اور اگر خلط پیچھے کی آنتوں میں ہو حقنہ کرین اور دونوں صورتوں میں ادویہ سہل بلغم کا پینا فائدہ مند ہے اور منقیہ کے بعد گرم جوار شین جیسے کوئی اور ظافی وغیرہ کہ ریجی میں کوہن دین تاکہ جو کچھ باقی ہے وہ تحلیل ہو اور مزاج کی اصلاح اور ہضم کی تقویت ہو اور یہ جب بلغمی اور ریجی میں مفید ہے اسکی ترکیب ناخواہ ایک درم جب بلسان تین درم دونوں کو باریک کرین اور گرم پانی یا عرق بادیان گرم کے ساتھ کھلائین آدھے درم کے برابر صبح اور اسی قدر شام اور عمدہ غذا بلغمی اور ریجی میں بوڑھے مرغ کا شوربا اور چریوں کا شوربا فضل و نفل زیرہ دار چینی ملا کر خارشبت کا گوشت بھنا ہوا بلغمی اور ریجی کے درد کو تھامتا ہے چھٹی قسم وہ ہے کہ براز خشک امعاء میں بند ہو جائے اور کو تھنے سے نہ نکلے اور اسکی علامت درد اور اسکا علاج قونج نقلی سے ظاہر ہو گا ساتویں قسم وہ ہے کہ امعاء میں ورم عارض ہو اور منحصر پیدا ہو اور یہ بھی قونج ورمی سے روشن ہو گا آٹھویں قسم وہ ہے کہ جیٹا اور جب القع منحصر کے سبب ہوں اور دیدان کا بیان علیحدہ آئیگا نویں قسم وہ منحصر ہے کہ مسهل دواؤں کے پینے کے بعد پیدا ہو علاج گرم پانی پلائین تاکہ دوا کی امداد کرے اور اگر اسہال میں نہ نکلے اور عمدہ اور امعاء میں درد شدت پکڑے کرین اور اگر اسہال آچکے ہیں گردوا کی تیزی سے مرد باقی ہو لعاب اسپغول لعاب خطمی وغیرہ استعمال کرین اور روغن گل ملین اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دوائے مسهل بالکل عمل نہ کرے اور درد شدت پکڑے اور شدت سے کرب پیدا ہو اس صورت میں ناچار فصد کی احتیاج پڑتی ہے

فصل امعاء کے نفخ اور قراقر کے بیان میں اسکی دو قسمیں ہیں ایک تو وہ ہے کہ نفخ غذا میں جیسے لوبیا وغیرہ کھائین یا غذا مقدار میں زیادہ ہو یا اسکی کیفیت بُری ہو جیسے بھینس کا گوشت کھائین اور اس سبب سے نفخ اور قراقر پیدا ہو اور اسکی علامت سبب کا پہلے ہونا علاج اچھی

غذا کھائیں اور عادت کو بدل ڈالیں اور گلقد اور گلاب سفید ہین دوسرے وہ ہے کہ اس میں ضعف اور سردی پیدا ہو اس سبب ہضم میں نقصان آجائے اور غذا اگرچہ مقدار میں اور کیفیت میں خوب ہو اچھی طرح ہضم نہ ہو اور اسکی علامت قر او کا ہونا باوجودیکہ غذا موافق ہو علاج کھانے میں کمی کریں اور اسکی تسخین اور تقویت کے لیے فلاقلی اور کونی کھلائیں اور اگر ضعف ہضم کے ساتھ اسہال بھی ہوں جو ارش خوزی استعمال کریں فصل قولنج کے بیان میں یہ آنت کا مرض ہے درد والا کلاہ میں طبیعت کی اجابت دشوار ہو اور شاید کچھ نہ آئے اور یہ مرض پیچھے کی آنتوں میں اکثر عارض ہوتا ہے خصوصاً قولون میں یہی وجہ ہے کہ لفظ قولنج کو قولون کے نام سے نکالا ہے لیکن جب اوپر کی آنتوں میں عارض ہوتا ہے تب ایلاوس کہلاتا ہے اور اس فصل کے آخر میں ایلاوس کے معنی اور علاج اور جو کچھ اس میں اور انقلاب معدہ میں فرق ہے سب مفصل بیان کیے جائیں گے اب جان لے کہ قولنج یا تو ذاتی ہے یا عرضی اور ہر ایک اقسام کے ذکر میں معلوم ہوگا پہلی قسم وہ ہے کہ بلغم غلیظ راجحی فعل کے ساتھ ملے اور قولون میں رک جائے اور قولنج پیدا کرے اور اسکی علامت یہ ہے کہ طبیعت میں اجتناس اور شدت سے درد ہو اور اطراف سرد ہوں اور پیچھے کے اعضا میں درد ہو اور قولنج کے پیدا ہونے سے پہلے اشتہا کا ساقط ہونا اور غم اور غلیظ غذاؤں کا کھانا اور نفل میں بلغم کا آنا اور براز کا کم آنا عارض ہو اور مطلقاً سرخ کا اخراج نہ ہو اور نفخ پیدا ہو اور ترش اور شور چیرون کو دل چاہے اور شاید کہ آنت کے درد کی شدت سے جگر گرم ہو اور عطش عظیم پیدا ہو اور قارورہ سرخ آوے اور جاہل کو یہ گمان ہو کہ قولنج ورمی یا صفراوی ہے اور حال یہ کہ بلغمی ہے سو قولنج میں پیاس اور قارورہ پر نظر نکرین دوسرے عوارض کی تلاش کریں تاکہ غلطی نہ پڑے علاج اول شیاف اور حقنہ سے طبیعت نرم کریں اور جب تک شیاف سے کام نکلے حقنہ نکرین اور جب طبیعت کھل جائے کوئی ایسی چیز دین کہ جلد اسہال لائے مثلاً سفر جلی اسہل اور شہر یاران وغیرہ کہ شحم خنظل سفونی یا غاریقون سے تقویت دین اور اسہال کے لیے عمدہ درد و اسفر جلی ہے کہ غشیان کو دفع کرتی ہے اور عمدہ کو قوت دیتی ہے اور دق کو روکتی ہے اور شہر یاران بھی اسی قسم کی ہے اور جانا چاہیے کہ کہ جب تک شیاف اور حقنہ سے نہ کھل جائے مسہلات کا پینا منع ہے اور اس میں بڑا خوف ہے اسبطرح آبرن اور کادوات اور ضادات لیکن طبیعت کے کھلنے کے بعد آبرن وغیرہ بہت مفید ہیں اور جب قولنج کھل جائے ایک رات دن کھانا نہ دین بلکہ اگر بیمار زیادہ برداشت کر سکے بہتر ہے کہ نہ کھانا استفراغ کے قائم مقام ہو اور اس بلغم کو تحلیل کرتا ہے کہ تھیکہ کے بعد باقی رہے اور اس جگہ غذا نخود آب کہ بڑھے مرغ یا کبک یا کنجک یا جوان بکری کے گوشت سے بنا تین اور آسمین دار چینی زنجبیل زیرہ بسفاج اور پودینہ ڈالین کھانے کے ساتھ دینا مناسب ہے اور اس کے بعد ایک گھونٹ آب کا کام مفید ہے اور شیرہ سبوس کہ آسمین جو اس اور کر دیا اور شوینر ہو گائے کے کھی کے ساتھ نافع ہے اور کھانے کے بعد حرکت اور سواری معتدل اور غذائیں کمی کرنا مفید ہے اور پانی کا کم کرنا ضروری ہے اور اگر پانی کی جگہ مار لسل پین یا عرق باویان اور گلاب بہتر ہے شیاف کہ اس جگہ کام آتا ہے تر بد شحم خنظل انزروت بورہ نمک شکر سرخ سبے ابر لیکر چار انگشت کا شیاف بنا تین اور بعضے کہتے ہیں کہ چھ انگشت کا بنانا چاہیے تاکہ جلد کھول دے دوسرا نسخہ قولنج کھولتا ہے اور در پست کو ساکن کرتا ہے بورہ انزروت جاوشیر مقل صابون زنجبیل نمک ہندی سداب تخم سپند محمودہ سب برابر لیکر شیاف بنا تین اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ فقط صابون کو شیاف کی صورت تراش کر در میں رکھیں حقنہ کہ قولنج بلغمی اور دیکھی کو فی الحال بر طرف کرتا ہے

بوزیا نمک پانچ مثقال لین اور آب سداب با آب برگ چھند آب کرنبا و رسات مثقال روغن زرد گاموی یا چار مثقال روغن بادام ملا کر شیر گرم عمل
 کریں اور اگر چھو بھرا کجاہ بڑھائیں بہتر ہو اور جب قدر سبب قوی اور اعراض کی شدت ہو اسی کے موافق حقنہ کے لیے قوی یا ضعیف دو این اختیار
 کریں چنانچہ یہ پوشیدہ نہیں ضمنا کہ قولنج کو دور کرتا ہی شو نیز مویزج ہر ایک بقدر مناسب لیکر نرم کریں اور پیل کے پتے میں ملا کر ناف پر طما کریں اور
 روغن شبت اور روغن خردل شکم پر طما مفید ہے خصوصاً اگر اُس میں کچھ ایک روغن فرنیون اور جنبدید ستر یا کچھ فرنیون ملائیں تبسیہ جانا چاہیے
 کہ قولنج کا درد کبھی تو منخص کے ساتھ مشتبہ ہو جاتا ہے اور کبھی درد گردہ یا درد رحم یا درد جگر یا درد معدہ و دطحال یا درد دیدان سے مشابہ ہوتا ہے اس واسطے
 لازم ہوا کہ قولنج میں اور ان درد کے اقسام میں فرق بیان کیا جائے تاکہ اشتباہ رفع ہو جائے سو قولنج بلغمی میں اور منخص میں یہ فرق ہے کہ اس قولنج کا
 درد ثقیل ہوتا ہے اور تھمہ کا پہلے ہونا اور اشتہا کا ساقط ہونا اور ترسیرین کا اور ترسیون کا اور غلیظ غذاؤں کا کھانا اسپر گواہی دے اور قولنج خواہ کسی
 طرح کا ہو لازم ہے کہ طبیعت کا کھانا دشوار ہو اور منخص اسکے خلاف ہے کہ اُس میں طبیعت کی اجابت شوار نہیں بلکہ شکم نرم ہوتا ہے خصوصاً درد اٹھنے سے
 ایک ساعت کے بعد خاصکر اگر گرم پانی پین پھر اگر منخص کا سبب خلط اللزاع بوقی یا مراری ہو درد کال لذاع بھی اسکا گواہ ہے اور درد قولنج اور درد گردہ
 میں یہ فرق ہے کہ درد گردہ کی جگہ میں ٹھہرا ہوا ہوتا ہے اور وہاں سے جگہ نہیں چھوڑتا اور بیمار کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اسکے قطن میں جوال دو یعنی
 دروش گرا ہوا ہے اور اسی طرح پیشاب کی بندش یا کمی اور ریت بول میں آنا اور ورم گردہ کی اور علامتیں گواہی دین اور قولنج ایسا نہیں کہ اسکا درد ایک جگہ
 نہیں ٹھہرتا بلکہ کھینچتا ہے اور پھیل جاتا ہے کبھی تو اوپر کی جانب اور کبھی برابر پہلوؤں میں کبھی پھلی طرف قطن کے فقرات کے مقابل اور جالینوس کہتا ہے کہ معاً
 قولون قطن کے اطراف میں پونچھی ہے سو اسی طرح اسکا درد سب طرف پونچتا ہے اور درد قولنج کا یہ بھی خاصہ ہے کہ دائیں طرف نیچے سے اٹھتا ہے کیونکہ قولون
 کی ابتدا اسی جگہ سے ہو اور اس شدت سے ہوتا ہے کہ غشی اور سرد پسینا لاتا ہے اور یہ درد اسہال سے ساکن ہو جاتا ہے بخلاف درد گردہ کے کہ قوسے آرام ہوتا ہے اور
 درد قولنج میں اور درد رحم اور درد جگر اور درد دطحال اور درد معدہ اور درد دیدان میں عضو کی جگہ سے اور درد کی مقدار سے اور ہر ایک کے عوارض لازمی سے
 فرق ظاہر ہے مثلاً درد رحم نیچے کی جانب عاز کی طرف مائل ہوتا ہے اور حیض کا بند ہونا اسکی گواہی دیتا ہے اور اسکے سوا جو کچھ اسکے باب میں مذکور ہے بخلاف
 درد قولنج کے کہ اکثر خاصہ کے درمیان اور ناف اور پیڑو کے درمیان ہوتا ہے اور درد دیدان نہایت خفیف ہوتا ہے اور دیدان کی جگہ بدلنے کے موافق
 جگہ بدلتا ہے اور اسی طرح گرم کا گرنا اور اسکے سوا جو کچھ اسکو لازم ہے اسپر گواہی دے اور درد معدہ اور درد جگر اور درد دطحال میں ان اعضا کی دوری سے
 فرق ظاہر ہوتا ہے بیان کا محتاج نہیں اور جان لے کہ اشتہا کا ساقط ہونا اور نفخ اور پنڈلیوں میں درد قولنج کے خاص علامات ہیں فائدہ اکثر
 ایسا بھی ہوتا ہے کہ قولنج دوسرے امراض سے بدل جاتا ہے جیسے فالج اور درد مفاصل اور در دپشت اور بوا سیر اور مالنویلیا اور صرع اور استسقا اور
 بعضے اسبات کے قائل ہیں کہ قولنج ایک شخص سے دوسرے شخص کو ہو جاتا ہے جیسے وبا دوسری قسم وہ ہے کہ ہوائے غلیظ امعا کے طبقات میں
 رک جائے اور اس سبب سے کما معین تمد اور راستے میں تنگی لاتی ہے قولنج پیدا کرے اور اسکی علامات درد چھین کے ساتھ اور درد کا بدلنا
 اور فراغت سے ڈکار نہ آنا اور اس سے پہلے نفاخ اور بہت سرد غذاؤں کا کھانا اور ترسیون کا کھانا جیسے انگور اور خیار وغیرہ اور پہلے قرا اور

نفع ہونا اور اسی طرح اسکے خواص میں سے ہے کہ جب کسی گرم چیز سے تکید کریں یا لمبے در زیادہ ہو اور کچھ دیر کے بعد ساکن ہو سو زیادہ ہونیکے تو یہ وجہ ہے کہ ابخرہ غلیظ ریاحی رطوبات زجاجیہ سے نکلنے میں واسطے کہ اس میں تکید کرنے اور ملنے سے گرمی پہنچتی ہے اور ساکن ہونیکا یہ سبب ہے کہ ریاح لطیف اور تحلیل ہوتے ہیں کیونکہ تکید اور دلک کی یہی علت غائی ہے اور کبھی اس مرض میں ایسا ہوتا ہے کہ جہاں ہوا رک رہی ہے وہ جگہ ابھرتی ہے یہاں تک کہ نظر آتی ہے اور کبھی براز نرم بھی آجاتا ہے اور یہ براز اسفنج کی طرح پھولا ہوا ہوتا ہے جیسے گائے بیل کا گو برا اور جب پانی پڑالیں اور پٹھہرتا ہے اور تہ میں نہیں بیٹھتا علاج شافہ اور حنفہ ریاح شکن سے طبیعت کو نرم کریں شافہ کہ اس جگہ مفید ہے بوریہ مقل جاؤ شیر تخم سداب جنید ستر خنظل ہر ایک مقدار مناسب لیکر شکر سرخ کے قوام میں ملا کر شیاف بنالین حنفہ ریاح شکن یعنی ریاح کو توڑتا ہے سداب نام بابونہ قیصوم مرزنگوش تخم کر فس بادیان نانخواہ انجیر جقدر چاہن لیکر پانی میں پکاتیں اور شہد ملا کر نیگم حنفہ کریں اور جس وقت کہ حنفہ کریں اور ریخ بلغم زجاجی کریم کا مادہ ہو نکل چکے اور پھر بھی درد باقی رہے جانا چاہیے کہ آنتوں میں سردی آگئی اس وقت میں امعا کے مزاج کی تسخین اس حنفہ سے کریں بابونہ اکلیل برنجاسف سداب نانخواہ سیاہ دانہ نیم کوفہ بے واؤن کو پانی میں پکا کر صاف کریں اور روغن زیت اور کچھ جنید ستر ملا کر حنفہ کریں اور مرض کو حکم کریں کہ دو اکو بڑی دیر تک آنتوں میں ٹھہرائے رکھے تاکہ خوب گرمی پہنچے کیونکہ اس حالت میں گرمی کا پہنچنا مطلوب ہے نہ تنقیہ اور قلع ریجی میں سب چیزوں سے زیادہ مفید کونی اور فنداقیون اور سنجونیا اور تریاق کبیر کھانا اور گاورس اور نمک سے تکید کرنا اور روغن سداب اور روغن شبت اور روغن یاسین ملنا اور سرد پانی زیادہ پینے سے پرہیز کرنا اور پانی کی جگہ مارالہسل و روق بادیان اور گلاب پر اکتفا کرنا اور قلع ریجی کی ایک قسم جو کہ شکم پر سودا کے گرنے سے اور نفع پیدا ہونے سے عارض ہوتی ہے جیسا مالینخولیا ماتی میں بعضوں کو پیش آتا ہے اور اسکی علامت ترش ڈکارا اور شکم میں نفع دفعہ اور درد شدید ہونا علاج تنقیہ سودا کے لیے مطبوخ اقیمون اور تحلیل ریاح کے لیے جو کچھ کہ حنفہ اور شیاف اور روغن ملنے کا بیان آیا ہے استعمال کریں فائدہ ضادات اور کمادات اور اسکے سوا ما جین اور غذائیں کہ بلغمی میں مذکور ہیں ریجی میں بھی فائدہ مند ہیں اور مجربہ ناری کا یہاں بڑا فائدہ ہے اور جس وقت درد کی شدت ہو تو نیادونخو کے برابر یا زیادہ دین شیاف کہ مادے کو ایک دن میں پکاتا ہے اور درد کی تسکین اور زیند کے آنکے لیے مخصوص ہے جنید ستر زعفران مر سکینجافیون ہر ایک برابر لیکر شیاف بنائیں تیسری قسم قلع ورمی کے بیان میں یہ کئی طرح پر ہے ایک تو وہ ہے کہ ورم دموی امعا میں پیدا ہوا اور راستہ تنگ کر دے اور نفل اور ریخ کے نکلنے کو مانع ہو اور قلع پیدا ہوا اور اسکی علامت تپ تیز اور تشنگی اور رگون کا ابھرنا اور ورم کی جگہ بوجھ اور درد اور ضربان کا محسوس ہونا اور آہستہ آہستہ قلع پیدا ہونا جس طرح پر کہ مادہ گریا ہو اور ورم بڑھتا ہے اور شاید کہ بڑا درد ہو اور پیشاب کا راستہ تنگ کر دے اور بول بند ہو جائے علاج دائیں ہاتھ سے فصد باسلیق یا فصد اکل کھولیں اور تھوڑا تھوڑا خون کئی دفعہ میں نکالیں اور اگر پیشاب بند ہو فصد صاف بھی کریں اور ہر روز ملین چیزیں دین تاکہ نفل آنتوں سے مل جائے اور امعا میں جمع نہوا اور زیادہ نہوا سی واسطے شارج اسباب علامات نے کہا ہے اور کبھی باوجود قلع ورمی کے نفل کے بند ہو نیسے قلع نفل بھی پیدا کرتا ہے اور تلمین کے لیے آب کو مغز فلوس خیار شنبہ اور شیر خشت اور شربت بنفشہ کے ساتھ پناہایت مفید ہے اور اس طرح آب کو آب کاسنی

آب کا کچھ آب امار کہ اسمین مغز فلوس حل کرین اور روغن بادام شیرین ملائین اور یہ حقنہ مفید ہے حلبہ تم کمان بابونہ پانی میں چکا کر صاف کرین اور اسے
آب غلبہ مغز خیار شنبہ اسمین ملا کر نیگرم استعمال کرین اور اگر درد کے ساتھ حرارت کی شدت اور لذع اور خارش ہو یہ حقنہ نفع کامل دیتا ہے
غلاب میں نہ سپستان میں نہ تخم خطمی میں درم مینون کو پانی میں جوش دیکر چھان لیں اور آب خیار آب گدو آب خبازی خمیرہ جو لعاب اسبغول ہر ایک
پندرہ درم روغن بنفشہ یا روغن بادام دس درم اس میں ملائین اور نیگرم حقنہ کرین اور اوپر ذکر آچکا ہے کہ جب تک حقنہ سے قبض کھلے مسہلات کا
پنیا مناسب نہیں اور چاہیے کہ درم کی ابتدا میں ایک کپڑا کلاب اور سرکہ میں جھکو کر دردی جگہ رکھیں یا صندلین کلاب میں میں کر ضاد کرین اور جب کہ
سوزش ساکن ہو اور تزیاید کے دن گذر جائیں محلل اور طین دو امین ضاد کرین مثلاً بنفشہ خطمی آرد جو بابونہ موم روغن لعاب تم کمان اسپین ملا کر نیگرم
استعمال کرین اور روغن بابونہ کے عوض روغن بادام یا روغن کنجد یا روغن گادولائین جائز ہے اور روغن بنفشہ اور روغن بابونہ نیگرم ملنا اور محلل
اور طین دو اوڈن کے مطبوخ سے نطول کرنا فائدہ مند ہے اور جان لے کہ اس قسم کے علاج میں جلدی کرین تاکہ ایلاوس میں نہ پہنچائے دوسری
وہ ہے کہ اسعین نرم صفراوی عارض ہو اور قولنج پیدا کرے اور اسکی علامت غم اور سوزش اور تشنگی اور ذہن صفاوی اور کھنکھ میں تلخی اور درد سوزش
کے ساتھ ہونا علاج جو کچھ دموی میں گذرا وہی اسکی تدبیر ہو مگر قصد کی حاجت نہیں اور جہان کسین کہ صفرا غالب اور زیادہ ہو پینے کی دو اوڈن
میں یعنی فرلقات میں سقمونیا بھی داخل کرین اور اس مقام میں شربت بزوری اور شربت بنفشہ اور شربت ورد کر اور آب تمر ہندی قد کے ساتھ اور کلفند
کلاب و روق بادیان کے ساتھ مفید ہے تیسری وہ ہے کہ درم بلغمی نرم امعین پیدا ہو اور قولنج عارض ہو اور یہ قسم شاذ و نادر ہوتی ہے اور اسکی علامت
بدنہین سستی اور آمتون میں بہت گرانی اور تپا و سوزش اور پیاس کا ہونا اور اس سے پہلے بلغمی برازانا علاج شبت اذخر اکلیل الملک قیصوم شکم پر
درد کی جگہ ضاد کرین اور حقنہ کہ بلغم کو پاک کر نیوالا ہوا استعمال کرین اور چون تریب کھانا مفید ہے اور سرد پانی سے اور منغلات سے خصوصاً گدو اور خیار خمیرہ
سے پرہیز کرنا واجب سمجھیں اور جو کچھ قولنج بلغمی میں مذکور ہے وہی اسکی تدبیر ہو اور جو کچھ اعضاے باطنی کے سرد اور ام کو مخصوص ہے وہی اسکا علاج
ہے جو تھمی وہ ہے کہ اسعین ورم صلب سوداوی عارض ہو اور قولنج پیدا ہو اور اسکی علامت بوجھ اور ہکا درد اور پیاس کی کمی اور پہلے طحال میں فساد کا
ہونا علاج مرغ کی چربی اور روغنوں سے اور نفع کی توڑنیوالی دو اوڈن سے حقنہ بنا کر استعمال کرین اور محلل اور طین دو امین چکا کر آرن کرین اور مطبوخ
ایتمون پلائین اور چکنا شوربا کھلائیں اور ضاد کہ قولنج بلغمی اور رمی میں مذکور ہے مفید ہے اور یہ قسم بھی شاذ و نادر ہوتی ہے جو تھمی قسم قولنج التوائی کے نہیں
اور قسقی بھی التوائی کی ایک قسم ہے اور التوائی وہ ہے کہ آنت اپنی جگہ سے ٹل جائے یا بیچ کھائے اس طرح پر کہ اسمین گرہ سی پڑ جائے اور التوائی اکثر اس
آنت میں ہوا کرتا ہے جب کا نام اعور ہے اور التوائی طرح پر ہے ایک تو وہ ہے کہ آنت بل کھائے اور اسمین گرہ پڑ جائے دوسری یہ کہ بعضے رباط کہ پشت سے
آٹکار بط ہو ٹوٹ جائیں تیسری یہ کہ صفاق پھٹ جائے اور آنت بھی اپنی جگہ سے ٹل کر اس طرف آجائے پھر اگر یہ صفاق کچھ ران یعنی چڈھوں کے
قرب پھٹ گیا ہے آرن خسیوں کی تھیلی میں آرائی ہے خصوصاً عور جیسا اسکی تشریح میں ہم نے کہا ہے اور خسیوں میں آنت کا آرن آنا تو دکھاتا ہے اور
قولنج التوائی کی علامت یہ ہے کہ سخت حرکت یا کو دنیا بوجھل چیز کا اٹھانا یا اونچی جگہ سے گرنے یا اتق کا اتفاق پڑے یعنی صفاق پھٹ جائے اور اسکی

بعد قونج فی الفور پیدا ہوا اور حالانکہ بیمار مذکور کو اس سے پہلے قونج کی عادت نہ ہو اور اس قونج کا خاصہ ہے کہ درد ایک جگہ ٹھہرا رہے اور حال کیساں
 رہے یعنی جگہ نہ بدلے اور نہایت زیادہ ہو بلکہ ایک حالت پر رہے اور رنجی اور نفلی اسکے خلاف ہیں کہ رنجی میں درد جگہ بدلتا ہے اور نفلی میں بعض اوقات
 نہایت غلبہ کرتا ہے اور جہاں کہ التوائی بل کھانیکا سبب فتق ہو اسی جگہ مرق کا اونچا ہونا اور کس انشتین یعنی خمیوں کی تھیلی کا بڑھ جانا گواہی
 جس طرح پر کہ فتق پیدا ہوا ہو چنانچہ امراض صفاق میں ذکر آئیگا علاج بیمار کو حکم کریں کہ پشت پر لیٹے اور اپنے بدن کو برابر رکھے پھر اسکا شکم دکھیاں
 آہستہ ملین جیسا مناسب جانیں تاکہ آنت اپنی جگہ پر آجائے اور اگر یہ تدبیر کفایت نہ کرے تو شکم ملنے کے بعد اسکی نیڈلی کو مضبوط باندھ دیں اور چار آدمی
 اسکے ہاتھ اور پانوں کو ایسی طرح پر پکڑ کر اٹھائیں کہ اسکی پشت خم کھائے اور شکم اندر کی طرف جائے اور اسی شکل پر اسکو دونوں طرف ہلائیں تاکہ
 آنت وضع اصلی پر پلٹ آئے اور اگر اس طریق سے بھی آنت اپنی ہیئت پر نہ پلٹے تو چاہیے کہ سیاب زندہ یعنی کشتہ نو لیکر دھوئیں اور ایک وقیہ کے برابر
 کہ کچھ اوپر دس درم ہوتا ہے یا دو واقیہ بیمار کو پلائیں اور حکم کریں کہ چند قدم ٹہلے پھر شکم کو اپنے دونوں ہاتھ سے زور سے پکڑے اس طرح پر کہ اوپر سے پیچ کی
 طرف دبائے اور اسوقت میں چاہیے کہ بیمار کھڑا ہوا اور دبائے اور پیچے کی جانب آہستہ ہاتھ سے تاکہ سیاب اتر جائے اور آنت اپنی جگہ آجائے اور جب
 سیاب شکم سے نکل جائے شورباے سفیداج چکنا دین چند روز تک اسی شوربا پر قناعت کریں اور دوسری غذاؤں سے پرہیز کریں تاکہ جو کچھ سیاب کے
 بوجھ سے کو قلی آئی ہو بالکل زائل ہو اور شرط یہ ہے کہ سیاب کے پینے سے ایک دن یا دو دن پہلے غذا میں بھی شوربا سادہ چکنا دین تاکہ اسکے پینے کا اثر
 بھی ظاہر ہو اور ضرر کچھ نہ ہو تب یہ بھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ سیاب پینے کے بعد شکم کے دبانی سے نہیں نکلتا ہے اس سبب سے روزیادہ اور گرانی کا غلبہ ہوتا ہے
 اور بیمار بقیہ رہتا ہے اسوقت کی تدبیر یہ ہے کہ بیمار کو اٹا لگائیں کہ سر پیچے اور پانوں آسمان کی طرف ہوں اور دیر تک اسی طرح رکھیں تاکہ سیاب تمام ٹھنڈ
 سے نکل آوے اور ہرگز سیاب کشتہ جسکو مقبول کہتے ہیں استعمال نہ کریں کہ مہلک ہے کیونکہ رگون میں چڑھ جاتا ہے اور بے دھوئے بھی استعمال نہ کریں کہ
 مضر ہے اور سیاب کے دھونیکا یہ طریق ہے کہ سیاب کو گہری کھل میں ڈالیں اور درخت بید انجیر یعنی انڈکا پانی اسپرڈالین اور طین بہا تک کہ سیاہی اور بل
 سیاب سے جدا ہو پھر اس پانی کو دور کریں اور کوئے سبر کا پانی اسپرڈالین اور پھو دیر تک ملین پھر اس پانی کو بھی گرا دین اور سیاب کو کام میں نائین اور
 جان کہیں کہ بید انجیر اور کو کا پانی میسر نہ ہو بلکہ آملہ لیکر ایک رات دن ٹھنڈے پانی میں تر رکھیں پھر اسکا پانی لیکر اس پانی میں سیاب کو ملین جب تک کہ
 پاک ہو جائے اور دوسرا طریق یہ ہے کہ سیاب نوے مثقال اور پانی ایک رطل لیکر انڈی میں ڈال کر کویلے کی آگ پر جوش دین اور جب قند پانی کم ہو اور ڈالین اور
 اسی طرح چکائیں کہ پانی میں سیاب کی سیاہی کا رنگ آجائے اور سیاب میں جو کچھ برسی چیزیں اور تراب ہالک یعنی مٹی قابل معدنی ہیں ان سے پاک ہو جائے
 فائدہ قونج التوائی کہ فتق اور قرد کے سبب عارض ہو جب ان حیلوں سے جبکا ذکر آیا ہے آنت کو جگہ پر لائیں پھر وہی تدبیر ہے کہ فتق اور قرد میں بیان کرینگے اور
 رفاندہ مرلیج کا اسکا پر ایسی طرح باندھنا کہ آنت کو جگہ سے نہ ملنے دے ضروری ہے اور فتق کی جگہ پر قابض دواؤں کا رکھنا اور اسجگہ کو باندھنا بڑا فائدہ مند ہے
 پانچویں قسم قونج نفلی کے بیان میں اور ظاہر ہے کہ جب نفل معاینہ کرکے جاتا ہے قونج لانا ہے اور نفل بند ہونے کے تو سبب ہیں ایک تو یہ کہ غذا زیادہ خشک
 ہو جیسے گاؤرس اور بلوط اور جو اور دوسرے یہ کہ بہت کم کھانیکا اتفاق ہو اور کم ہونیکے سبب دافہ دفع نہ کرے تیسرے یہ کہ حرارت یا بیوست معاینہ

ہو اس سبب نفل آنتوں میں پھرا جائے اور نہ نکلے اور یہ اس طرح ہوتا ہے کہ مرادہ کی گرمی امعاء میں آکر انکو گرم کرتی ہے چوتھے یہ کہ بدن سے بہت
مایت اور اربول کے طور پر یا اسہال وغیرہ کے طریق پر نکلے اور بدن خشک ہو جائے پھر اعضا غذا میں بالکل مایت کو جذب کریں اور نفل
خشک آنتوں میں رہ جائے اور ظاہر ہے کہ جب تک نفل کا قوام رطوبت مائل نہیں ہوتا نہیں نکلتا پانچویں یہ کہ مسامات بدن کے کھلنے سے یا ہوا کی گرمی
سے یا نہایت محنت اور مشقت سے اور اسوجہ سے کہ مایت کے نکلنے میں بیان کیا ہوا بدن میں زیادہ تحلیل واقع ہوا اور نفل بند ہو جائے چھٹے یہ کہ
مخدرات کے پینے سے یا سورمزاج بار و بافراط کے سبب کہ امعاء میں عارض ہوا معا کی حس تباہ ہو جائے اور شاید کہ امعاء میں ناسور پیدا ہوا اور اسکی
حس کو زائل کر دے ساتویں یہ کہ اس راستے میں کہ مرادہ اور امعاء کے بیچ میں ہوا اور اسی راستے سے صفر امعاء میں آتا ہے شدہ پڑے اور صفر کو کہ امعاء
کی دافعہ کو چونکا ہوا آنے سے روک دے بالضرورت نفل بند ہو جائے آٹھویں یہ کہ امعاء میں گرم پیدا ہون اور نفل کی رطوبت کو کھائیں اور نفل خشک
رک جائے اور قولنج پیدا ہونے میں یہ کہ معالے قولون ضعیف ہو جائے اور فضلہ دفع نہ کر سکے اور یہ جو نفعی کے نواقص میں انہیں سے ہر ایک کا بیان مفصل
کیا جائیگا سو قولنج نفعی کی کلیۃ علامت یہ ہے کہ بوجھ اور گرانی اور درد اس مرتبہ کو ہوتا ہے کہ گویا آنت پھٹ جائے پھر جسکا سبب غدا کی خشکی ہو اسکا نشان
پہلے خشک غذاؤں کا کھانا جیسے برنج اور گاوڑس وغیرہ اور جو کھائیں کمی سے عارض ہو پہلے کھانے میں کمی کرنا اسکا گواہ ہے اور جہاں امعاء کی حرارت
سے عارض ہوا اسکی علامت پیاس کی شدت اور جلن اور مرق کا لاغر ہونا اور قولنج سے پہلے نفل میں خشکی اور بدبو ہوتی ہے اور برازیہ مائل بسرخ
آتا ہے پھر اگر اسکا سبب مرادہ کی حرارت ہو تو نفع میں خشکی ہو اور کبھی کبھی تپ آئے اور شاید کہ یرقان ہو جائے اور جہاں امعاء کی بیوست سبب ہوگی
علامت وہی ہے کہ امعاء کی حرارت میں کہ چلے کہ مرق میں جلن اور برازیہ بدبو اور سیاہی نہو اور جو امعاء کی سچیش ہونے سے عارض ہو اسکا نشان
یہ ہے کہ طبیعت براز کے دفع کا تقاضا نہ کرے اگرچہ تیز چیزیں کھائیں جیسے خردل اور لسن اور کرفس وغیرہ اور آنتوں میں ایذا معلوم نہو اگرچہ تیز خاد مثلاً بورہ
اور نمک اور صابون کا شافہ اٹھائیں اور جو کچھ کھائیں شکم میں تفتیح پیدا کرے اور جہاں اور اربول کی کثرت سے یا زیادہ مایت کے نکلنے سے پیدا ہوا اسکا
نشان یہ ہے کہ قولنج اور اربول اور مایت کے نکلنے کے بعد پیدا ہوا اور اگر بدن میں کثرت تحلیل سے عارض ہو اسکا نشان اسباب محلہ کا موجود ہونا
جیسے ہوائے گرم اور مسامات کا کھلنا اور عرق کی کثرت اور ہمیشہ ایسے کام اور پیشہ میں رہنا جس میں تحلیل ہو جیسے لوہار وغیرہ کا کام ہوتا ہے اور جہاں
اس راستے کا شدہ کہ مرادہ اور امعاء کے بیچ میں واقع ہے سبب ہوا اسکی علامت برازیہ سفیدی اور شکم میں تفتیح اور یرقان کا ظاہر ہونا ہے جیسا یرقان کے
باب میں اس شدہ کے آثار کا ذکر مفصل آچکا ہے اور جو دیدان کے سبب عارض ہو اسکا نشان درد کا ہر جہاں اور غشیان خلومعدہ میں اور باقی علامات کے
باب میں آئیگی اور اگر قولون کے ضعف سے پیدا ہوا اسکا نشان یہ ہے کہ بدون استعمال شافہ یا حقنہ کے برازیہ آئے علاج کلی طور پر یا کسی سبب سے اول
طبیعت کا قبض کھولیں اور نفل دفع کریں اور یہ اس طرح ہے کہ آبکامہ اور روغن بادام ملا کر گرم کریں اور پلاٹین اور چکنا شوربا گرم مزلق کہ نفل کو وہاں
سے مال دے جیسے مرغ اور مرغی فرہ کا شوربا کھلائیں اور جہاں امعاء میں حرارت اور خشکی ہو بنفشہ غلب الثعلب تخم کاسنی ترنجبین نبات کا جلاب
مفید ہے اور شربت بنفشہ گرم پانی میں اور لعاب بہدان میں اور آب کدوا اور شیرہ تخم خرفہ اور ترنجبین کلی مفید ہیں اور روغن بنفشہ اور لعاب خطمی اور

اعاب کثیر اشکم پر ملنا فائدہ مند ہے اور اس جگہ چکنے شوربا کے عوض چکنے حریرے کھلائیں اور جب فریق چیزیں استعمال کر چکیں اور فضل میں نرمی آجائے
 چاہیے کہ بیمار آہستہ آہستہ ایک پائون سے کوڑے تاکہ نفل نکل آئے اور اگر اس تدبیر سے نکلے اس مطبوخ سے حقنہ کریں بنفشہ سبوس جو خطمی انجیر مغز و نم
 خشکدانہ ہر ایک سے قدر مناسب لیکر پانی میں پکائیں اور صاف کریں اور روغن کنجد اور شکر سرخ اور آب جامہ اور مغز خیار شنبہ اس میں ملا کر نیکر م حقنہ کریں اور جہاں
 کہ امعا میں حرارت اور خشکی سبب ہوں یہ حقنہ مفید ہے بنفشہ عنب اشعلب نیلو فر تخم خیارین تخم خطمی بابونہ سبوس جو ہر ایک سات درم عناب دس درم پستیا
 بیس دانہ جوش دیکر صاف کریں اور ترنجبین اور لعاب اسبنغول اور روغن بنفشہ یاروغن بادام یاروغن کنجد اور مغز طوس خیار شنبہ ہر ایک دس درم سمن
 ملائیں اور حقنہ کریں اور جب طبیعت نرم ہو لیکن استفراغ کی حاجت باقی ہو کوئی خیر سریع الاسہال استعمال کریں مثلاً بورہ اور سقمونیا اور تخم حنظل لیکن
 اگر حرارت ہوں چیزوں کو استعمال نہیں کر سکتے اور جب قولنج زائل ہوا سکے جس کا جیسا سبب ہوا اسکے موافق تدارک کریں مثلاً اگر غذا کی خشکی اور
 مقدار کی کمی سبب ہو جو کچھ کہ کیت میں اور کیفیت میں اسکی ضد ہو استعمال کریں اور اگر امعا کی حرارت اور خشکی سبب ہو سرد و تر میوے جیسے آلو اور زرد آلو
 اور شالوج کھلائیں اور شربت بنفشہ شربت نیلو فر ملائیں اور شیرہ گندم چرب کھلائیں اور دوسرے شربت اور غذائیں مرطب ورملین کہ بارہا ذکر آیا ہے استعمال
 کریں اور جہاں کہیں مرارہ کی گرمی سے امعا میں حرارت ہو قصد مفید ہے اگر کوئی افرامع نہو اور اگر امعا کا جیس ہو جانا سبب ہو تریاق کبیر اور شرود و لیطون اور
 خد لقیون اور میسوس کھلائیں اور روغن مقوی مثلاً روغن قند و روغن بید انجیر پینے میں اور حقنہ میں اور ملنے میں استعمال کریں اور طلاے مقوی شکر اور
 خاصرہ پر رکھیں اور غذا کبخشک و ریکوٹر کا شوربا دین اور اس قسم میں یابج لو غا ذیاسب مسہلات سے عمدہ تر ہے فائدہ خد لقیون حاکہ مہلہ یا معجہ سے
 پرانی شراب کو کہتے ہیں کہ اس میں زنجبیل اور قلعین اور قرفل اور شہد ہوا اور میسوس شراب سوسن ہے اور اگر ادار بول کی کثرت سبب ہو اور یہ مدد رات
 کے کھانے سے ہوتا ہے فرما اور میوز اور حلوا کہ نشاستہ اور مسک سے بنائیں کھلائیں اور جو خیر کہ بول کو کم کر دے اور براز کو نرم کرتی ہو جیسے شربت بنفشہ اور خیار شنبہ
 وغیرہ کھلائیں اور انجیر فائدہ مند اور اسبنغول و تخم ریحان مفید اور عمدہ تر غذا مرغ فریہ اور اگر کثرت سے تحلیل ہونا اسکا سبب ہو سرد جگہ میں ٹھہیں اور ایک قروطی
 مکشف روغنوں سے جیسے روغن گل روغن آس بنا کر بدن پر ملیں اور چکنی غذا میں کھلائیں اور اگر بہی کو کوٹ کر اسکا پانی لیکر اس پانی میں آدھا
 روغن گل ملائیں اور جوش دین کہ روغن باقی رہے پھر اس میں بوم سفید ملائیں اور ملین خوب مفید ہے اور اگر اس استہ کا سدہ کہ مرارہ اور امعا کی کچھ میں
 امعا پر صفر اگر نیکے لیے واقع ہو قولنج کا سبب ہو سدہ کے کھولنے میں کوشش کریں جس طرح پر کہ یرقان میں گندہ اور اگر دیدان سبب ہو انکو مار ڈالیں اور
 نکال دین جیسا کہ اسکے باب میں ذکر آئیگا اور اگر امعا کا ضعف اسکا سبب ہو جو کچھ کہ امعا کے جیس ہونے میں ہم کہ آئے ہیں کام میں لائیں اور
 ترش اور قابض چیزوں سے اور سرد پانی سے پرہیز کریں اور سلیمہ دار چینی بسباسہ جوز بوا سنبل اشہہ تخم کرفس کا مطبوخ روغن بادام ملا کر ملائیں اور لہسال
 کے لیے یابج فیقر مفید ہے اور بہتر غذا مرغ فریہ کے گوشت کا بخود آب ہو چھٹی قسم قولنج صفراوی کہ مادہ صفرا امعا کے جوف میں جمع ہو کر قولنج پیدا کر
 اور وہ شاد و ناز ہوتا ہے کیونکہ مادہ صفراوی اسقدر نہیں ہوتا کہ جس سے آنت بھر جائے اور اس قسم کی علامت اور علاج کو معص صفراوی میں
 تلاش کریں قولنج ذاتی کی تمام اقسام تو یہی تھیں اور ساتویں قسم وہ ہے کہ کسی عضو کی شرکت سے پیدا ہوا اسکو قولنج عرضی کہتے ہیں اور اس کے

انواع ہیں ایک تو وہ ہے کہ ورم مثانہ کی شرکت سے پیدا ہو دوسرے یہ کہ ورم گردہ کی شرکت سے عارض ہو تیسرے یہ کہ ورم جگر اور ورم طحال اور حجاب کی شرکت سے ہو جائے چوتھے یہ کہ رحم کی شرکت سے عارض ہو اور اس قسم کی علامت اور علاج کو ان اعضا میں سے ہر ایک کے باہر تلاش کریں اور یہ بھی اوپر ذکر آچکا ہے کہ کبھی درد قویج ان اعضا کے درد سے مشتبہ ہو جاتا ہے اور جو کچھ اس میں فرق ہے وہ مفصل بیان کیا گیا تبیہ اور قویج کی ایک اور قسم ہے کہ ایلاوس کہلاتا ہے اور اسکا ترجمہ رب رحم یعنی آہی رحم کر اور وہ قویج کے سبب اسام میں برتا ہے اور اس سے کتر مخلصی ہوتی ہے خصوصاً جب براز قویج میں نکلنے لگے اور بدن میں اور ڈوکار میں بدبو آئے اور یہ مرض معالجات میں پیدا ہوتا ہے لیکن اوپر کی آنتوں میں اور یہ مرض انھیں اسباب سے جنکا قویج میں ذکر آیا ہے کبھی ابتداء عارض ہوتا ہے اور کبھی قویج سے ایلاوس ہو جاتا ہے اور ایلاوس کی علامت یہ ہے کہ ناف کے اوپر درد ہو اور پیچھے سے کوئی چیز نہ نکلے اور حقنہ فائدہ نہ دے اور تنوع اور قویج ہمیشہ رہے اور یہ مرض قویج کے سبب انقلاب معدہ سے مشتبہ ہو جاتا ہے اور دونوں میں یہ فرق ہے کہ ایلاوس میں جو کچھ قویج کے راستہ آتا ہے عفونت سے خالی نہیں ہوتا بلکہ برائے ہی ہوتا ہے اور باریک باریک پوست قویج میں آئین اور ترشیوں کے کھانے سے درد کی شدت نہ بخلاف انقلاب معدہ کے کہ اسکے برعکس ہے جیسا امراض معدہ میں گذر چکا ہے اور کبھی یہ مرض گرم دواؤں سے اور سرد قابض غذا سے جسم میں سمیت ہو پیدا ہوتا ہے اور اسکا نشان سبب کا پہلے ہونا علاج چونکہ قویج کے اور اس مرض کے اسباب یکساں ہیں سبب کے موافق جو کچھ کہ ہم وہاں کہ آتے ہیں وہی استعمال کریں اور جان لیں کہ اس بیماری کی ابتدا میں فصد بہت مفید ہے خصوصاً اگر ورم کا خوف ہو یا ورم موجود ہو بشرطیکہ کوئی امر فصد سے مانع نہ ہو اور دوسری تدبیریں مثلاً تلین اور رضاد وغیرہ طیب حاذق کے مشاہدے پر موقوف ہیں اور جہاں کہیں کہ دوا یا غذا نے نامناسب سبب ہو چاہیے کہ جلد تیر گرم پانی روغن کنجد یا روغن بادام ملا کر پین اور قویج کر ڈالیں تاکہ وہ فاسد خیر نکلیے اسکے بعد طبیعت کو نرم کریں فائدہ ان دواؤں کا ذکر ہو گا کھانا بالخاصیت قویج کے انواع کو مفید ہے ہد کا شوربا اور اسکا گوشت و زخا طین سکھاتے ہوئے اور کچھ بھونا ہوا اور شاخ گوزن سوختہ نہایت مفید ہے بلکہ شاخ گوزن سوختہ ایک ساعت میں درد سخت کو بھلاتا ہے اور اگر بھیرے کا سرگین کہ بیان کھانے کے بعد حاصل ہو لیکر شراب میں یا مائیں میں ملا کر چاٹ لیں عجیب نفع دیتا ہے اور یہ پچا ناک بھیرے کا سرگین کہ بیان کھانے سے ہو اور اس طرح پر ہے کہ بالکل سفید ہو اور یہ سرگین اگر کانٹوں پر پڑا ہو نہایت خوب ہوتا ہے اور کبھی بھیرے کے سرگین میں ثابت ہڈی ملتی ہے وہ نہایت عجیب لاشہ ہے اور اس ہڈی کے خواص میں لکھتے ہیں کہ اسکا لٹکانا کھانے سے بڑھ کر مفید ہے گلے میں لٹکانے یا لکڑی پر باندھ دین لیکن یہ ہڈی امعاء کے برابر رہنی چاہیے اور اگر اس ہڈی پر پوست پلنگ کا یا گوزن کے پوست کا یا اس مینٹھے کے پوست کا جسکو بھیرے نے پھاڑ ڈالا ہو غلاف چڑھا دین خوب تاثیر ہوتی ہے۔ فصل حصر کے بیان میں وہ اس طرح ہے کہ شکم میں قبض رہے ایک عرصہ دراز تک خواہ اسکے ساتھ درد ہو یا نہ ہو حصر قویج سے عام ہے علاج ان چیزوں سے کہ قویج میں مذکور ہیں قبض رفع کریں اور مزاج کی رعایت بھی رکھیں اور یہ دوا مفید ہے انجیر زرد بنفشہ مویر بنفشہ اصل السوس ہر ایک سے ایک مقدار لیکر پچائیں اور صاف کریں اور مغز فلوں خیار شنبلی اور روغن بادام ملا کر دو ہفتہ تک میں طبیعت کی خشکی زائل ہوگی اور مناسب ہے کہ تریا اور

سفاخ بھی داخل کریں اگر کوئی امر مانع نہ ہو فقط

فصل دیدان کے بیان میں ایسی شکم کے گرم اور یہ گرم رطوبات بلغمی سے کہ امعا میں متعفن ہو جاتی ہو پیدا ہوتے ہیں اور انکی چار قسم ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ حیات کھلاتے ہیں یعنی سانپ کی وضع کے ہوتے ہیں اور وہ ایک بالشت بلکہ ایک ہاتھ کے برابر دراز ہوتے ہیں اور یہ قسم اوپر کی آنتوں میں پیدا ہوتی ہے اسکی علامت منض اور منض میں ضعف اور اطراف میں سردی اور خشک کھانسی اور کالمی اور نیند کی حالت میں دانتوں کا پسینا اور نم معدہ میں دغذغہ اور لذیع کا محسوس ہونا اور بھوک کی حالت میں معدہ کی طرف چڑھتے وقت انکی حرکت کو ادراک کرنا اور کبھی تو میں یا برابر میں انکا کھل آنا اور براز کم ہونا اور طبیعت میں خشکی اور جلد بھوک لگنا اور پیٹ کا اچھرا جیسا استسقا میں ہوتا ہے اور کبھی حیات کی حرکات موذی اور بخارات متعفن کے سبب سے بڑے بڑے اعراض صرع کے مشابہ جیسے گر پڑنا اور تشنج اور التوائی اعضا کا کھنچنا اور بل کھانا ظاہر ہونے ہیں اور گرم کے سبب قسم کا خاصہ ہے کہ دن میں ہونٹ خشک ہو جائیں اور رات کی وقت تر رہیں اور منہ سے لعاب بننے لگے علاج انکے مار ڈالنے اور نکال دینے میں کوشش کریں اور اسکا طریق یہ ہے کہ تین دن برابر ایک رطل تازہ دودھ قند سے میٹھا کر کے پلائیں اور چوتھے دن جو دو اکر گرم کو مار ڈالے اور نکال دے دودھ میں ملا کر بھوک کی وقت کھلائیں اور رو اپنے کی وقت ناک کو بند کریں تاکہ دوا کی بودلغ میں نہ پہنچے اور گرم نفرت نکرین دوا سے مذکور کی ترکیب بزرگ کا بلی مقشر خرس بد قبیل ہر ایک پانچ درم ترمس قسط تلخ ہر ایک سات درم شیخ دس درم نمک ہندی ایک درم کوٹ چھانکر تین درم نہار کھلائیں دوسرا نسخہ بزرگ کا بلی مقشر دو درم دمنہ ترکی ایک درم خرداندہ برآوردہ دودھ دمنہ چار مغز تین درم باریک کوٹ کر سوتے وقت کھلائیں اور اگر بیمار کو روکا کھانا مکروہ معلوم ہو حقنہ کریں اور ساق آقا قیاس گل مخوم شراب میں ملا کر شکم پر ضا کریں اور یہ شیاف مفید ہے شحم خطل و طیرہ درم قبیل آدھا درم کوٹ لین اور زیل کے پتے میں ملا کر شیاف بنا لیں اور استعمال کریں در جہاں کہیں حقنہ اور شیاف استعمال نہ کر سکیں بادام تلخ اور قبیل اور کبر اور ترمس اور کرنب سرکہ میں ملا کر شکم پر رکھیں یا درمنہ ترکی اور ایلو اور قسط اور سیاہ دانہ ہر ایک دو مثقال باریک کر کے برگ شفا لو کے پانی میں ملا کر ناف پر طلا کریں اور اگر مزاج گرم ہو گرم دوائیں ہرگز نہ دیں اور سرد مزاجین کو اس کام میں مخصوص ہیں یا نیراکتفا کریں مثلاً آب کاسنی اور آب خرد اور آب شاہ توت اور خرب مثلث میں ملا کر اور کشتیہ خشک ایک مثقال ہر روز مثلث یا سببجین میں ملا کر تین دن تک کھانا مفید ہے اور آب برگ شفا اور پوست درخت شاہ توت مفید ہے اور درخت نار ترش کا پوست اور اسکی جڑ لیکر جوش دیں اور اسکا پانی سپین معدے کے گرم کو ہلاک کرنا ہے اور باہر نکال لانا ہے اور مجرب ہے اور اگر ساق کا پانی لین اور اسکا پانی سپین گرم کو مار ڈالنا ہے اور استفراغ کے بعد آب گامہ چار درم سے دس مثقال تک بنا کلی نفع دیتا ہے اور گرم کے ماوے کو جڑ سے اٹھا کر دالتا ہے اور اس مرض میں تنیقہ کے بعد مٹھائی اور چکنائی اور غلیظ چیزوں کے کھانے سے پرہیز ضروری ہے تاکہ اسکا مادہ آنتوں میں سے سبب پاک ہو جائے اور مدونہ پائے اور عمدہ غذا ٹھنڈے ہوئے گوشت اور کباب گرم مصالحہ کے ساتھ اور غذا سے پہلے آب گامہ کھانا مفید ہے اور مولی اور زیرہ اور بادام تلخ اور چار مغز فائدہ مند ہیں اور پیر اور فطیری روٹی مضر ہیں ترکیب ایسی دوا کی کہ گرم مزاج کو فائدہ کرتی ہے حقنہ کے طور پر اور پینے میں درخت شاہ توت کا پوست درخت نار ترش کا پوست دونوں کو ایک رات دن پانی میں تر رکھیں اسکے بعد تنور میں رکھ دیں تاکہ پک جائے پھر صاف کریں اور برگ شفا لو کا پانی دو قاشق اسپین ملا لیں اور عمل

کریں یا پلائین دوسری قسم وہ ہے کہ عریض ہوں جیسے کہ وہ کے بیچ ایسوا سٹے جب لقرع یعنی کہ وہ دانہ انکانام کہلاتا ہے تیسری قسم وہ ہے کہ گولائی سے ہوں اور جانا چاہیے کہ یہ دو قسم قولون اور عورین پیدا ہوتی ہیں اور سب قسم سے بری ہیں اور انکی علامت اشتہا کی کثرت اور اچھا ناہار زمین گرم نکل آنا اور ننگ میں زردی اور لعاب کا بہنا اور زمین ہونٹوں کا خشک رہنا اور رات کے وقت تر رہنا اور حیات میں اور اس قسم میں یہ پہچان ہے کہ بیمار اگر حام میں اگر بہت دیر بیٹھے یہاں تک کہ بدن گرم ہو اور پیاس غلبہ کرے پھر ایک برف کا ٹکڑا یا ایک لہکار تن بہت ٹھنڈے پانی سے بھرا کر اسکے ٹکڑے پر رکھیں اور پلین اور دیکھیں سو اگر نازف کے اوپر سے جگہ اونچی ہو جائے اور حرکت کا اثر اس جگہ معلوم ہو حیات کا نشان ہوگا اور اگر نازف کے نیچے کی جگہ اونچی ہو جائے جب لقرع کی علامت ہو علاج انکے قتل اور اخراج میں ان چیزوں سے کہ حیات میں مذکور ہیں کوشش کریں اور وہاں میں سے جو بہت قوی ہو اسکو استعمال کریں کیونکہ انکی جگہ حیات کی جگہ سے بہت نیچی ہے اور پیسے کی دوا اگر قوی نہ ہوگی اعصاب میں پھونچنے تک اسکی قوت ٹوٹ جائیگی اور خوب عمل نہ کرگی اسی واسطے اس جگہ حقنہ زیادہ نفع کرتا ہے اور جب گرم نکل آئیں اسکے بعد ابکامہ نہار میں تاکہ رطوبت رنج کہ گرم کا مادہ جو منقطع ہو اور ہر لسیہ اور ہاچھ اور پیر تراور دودھ وغیرہ سے جو چیز کہ رطوبت پیدا کرتی ہے پر پیر کریں اور اگر ہر رات سرکہ خصوصاً عضلی ہو فقط بعض دوائیں سفید اسپین بلین پلائین دیدان کے مادے کو قطع کرتا ہے ودا کی ترکیب کہ جب لقرع اور گرم کی تیسری قسم کو مفید ہے درنہ ترکی رنگ کا بلی مقشہر ایک ایک مثقال نمک ہندی ڈیڑھ دانگ تریباک دم شحم خنظل ایک دانگ باریک کریں اور اس طریق پر کہ حیات میں کہا گیا دودھ میں ملا کر یا اور کسی چیز میں بن دوا کہ کہ وہ دانہ کو اور رطوبات لڑنے فاسدہ کو اعصاب باہر نکالتی ہے رنگ کا بلی مقشہرات درم تریباک درم مویزیہ پانچ درم اسپین بلین اور بقدر حیات کھلائیں اور جو کچھ پہلی قسم میں مزاج کی رعایت کا ذکر آیا ہے اسکی رعایت رکھیں چوتھی قسم وہ ہے کہ چھوٹے گرم ہوں جیسے سرکہ اور پیر کے گرم ہوتے ہیں اور یہ گرم سکا مستقیم میں پیدا ہوتے ہیں اور اگر چہ دیدان کا لفظ گرم کے سبب قسم پر بولا جاتا ہے لیکن اکثر جگہ اسی قسم کے گرم سے مراد ہوتا ہے اور اسکی علامت متفقین خارش اور غنہ ہونا اور نقل کے ساتھ انکانا نکل آنا علاج ایسی چیزوں سے حقنہ کریں کہ اعصاب کو پاک کر دیں اور ردغن خستہ زرد آلو تلخ میں روئی بھر کر یا سداب کے پانی میں بھگو کر حمل کریں اور ایلو کہ انسنتین کے پانی میں یا قطر ان میں حل کریں اور روئی اسپین بھر کر اٹھائیں ویسی ہی تاثیر کرتا ہے اور اگر بیمار لڑکا ہو درمنہ ایک مثقال صبر سقوطری ادھا درم کوٹ چھانکر برگ شفا لو کے پانی میں ملا کر نازف پر ملا کرین حقنہ کہ اسچ چھٹی قسم میں بہت موثر ہے اور سب میں مفید ہے بابونہ کلیل الملک درمنہ برنجاسف ہر ایک ایک کف برگ سداب برگ شفا لو ہر ایک دس درم برگ چقدر ایک دستہ سب کو جوش دے کر صاف کریں اور شحم خنظل ایک دانگ اسپین ملا کر حقنہ کریں اور یہ مرض لڑکوں کو اکثر ہو جاتا ہے اور جلد جاتا رہتا ہے اور بٹھوں کو کم ہوتا ہے اور بہت مشکل ہے خصوصاً اگر بہت عرصہ تک رہے ایسوا سٹے علاج میں ہمت کو منع کیا ہے اور انکے اخراج کے لیے اچھا جیلہ یہ ہے کہ موم اور حنا اسپین ملا کر شاف بنا کر اٹھائیں اور ہر لحظہ کے بعد بچہ کی مقعد کے سوراخ کو چراغ کے سامنے رکھیں اور آہستہ آہستہ مقعد کے کناروں کو انکلی سے کھجلائیں اور کھولیں اور جب گرم نظر آئے پھر نکال لیں اور اگر مقعد کی حوالی کو کھالیا ہو منخر خستہ شفا لو اور اسکی سنہرتی اسپین کو ٹکڑا کرین اور شکر اور تاجیل کا کھانا لڑکوں کو اس بیماری میں مفید ہے اور انکی مقعد کو چکنا رکھنا گرم کے کھانے کو منع کرتا ہے اور خارش کو نفع دیتا ہے اور کچا زیتون گرم کے سبب قسم

کے نکلنے میں اس بیماری میں فائدہ کرنا ہے کھلائین یا مقعد پر لین

باب سولھواں امراض مقعد کے بیان میں اس میں کئی فصلیں ہیں

فصل بوا سیر کے بیان میں اسکی دو قسم ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ مقعد کی رگوں کے سر پر زائد چیزیں خون غلیظ سوداوی سے پیدا ہوں اور نیز زائد چیزیں سات طرح پر ہوتی ہیں ایک تو وہ ہے کہ سفرہ کا سر پھول جائے اور کچھ مواد اس میں سے ٹپکے دوسرے یہ کہ اس میں شاخیں اور جڑیں ہوں اسکو نکلی کہتے ہیں تیسرے یہ کہ درد اور عریض ہو جیسے انگوٹھا دانہ اسکو عینی کہتے ہیں چوتھے یہ کہ انجیر کے مشابہ ہو اسکو تینی بولتے ہیں پانچویں یہ کہ صغیر اور صلب ہو جیسے مسورا اور چنانگو لوانی کہتے ہیں چھٹے یہ کہ دراز اور سخت ہو جیسے خستہ خرما اسکو مری کہتے ہیں ساتویں یہ کہ دراز اور نرم توت کی صورت ہو اسکو توتی کہتے ہیں اور توتی کا سردور اور دانگی صورت ہوتا ہے اور جڑ باریک اور قسام میں سے ہر ایک یا تو عیا ہوتی ہے یا دومی اور باوجود اسکے یا تو حلقہ مقعد سے باہر ہوتی ہے یا اندر کی جانب اور جوسی حلقہ مقعد کے داخل ہوا اسکا علاج مشکل ہے اور عیادہ ہے کہ سوراخ دار نہوا اور اس میں سے کچھ نہ نکلے اور دومی وہ ہے کہ سوراخ دار نہوا اور اس میں سے زرد آب اور خون نکلا کرے اور اس میں درد کم ہوتا ہے کیونکہ مادہ موذی نکلتا رہتا ہے اور نکلی بوا سیر کے سب قسام سے بدتر ہے اسکے بعد تینی اسکے بعد وہ ہے کہ بلند ہو اور اسکا سر نیچے کی جانب یا پچھلی طرف مائل ہو اور کبھی بول کو روک دے اور شدت سے درد پیدا کرے اور جاننا چاہیے کہ سوزش اور درد شدید دماغ کے ساتھ باسور میں ہوا خون صفراوی کا نشان ہے اور چھین اور بہت گرانی خون غلیظ کی علامت علاج اگر خون کا غلبہ ہو رگ باسلین یا رگ صافن یا رگ مابض کی نصیحت کھولین جس طرح پر کہ احتیاج ہو اور دونوں سرین کے درمیان حجامت کریں اور تلمین کے لیے ہلیلا اور ہندیبا کا مطبوخ دین اور جگر اور طحال کی اصلاح میں کوشش کریں اور جس غذا سے خون صالح پیدا ہو جیسے سفید باجات کہ مرغ فریہ کے گوشت سے بنائین کھلائین اور جو کچھ غلیظ یا کھاری خیر ہو اس سے منع کریں جیسا گائے اور گھوڑے اور ہرن کا گوشت اور ننگین اور مسورا اور کرنبا اور شیر خراور ماہی شور وغیرہ غذائیں اور زبوسے اور دوائیں کہ اس بیماری کو ضرر کرتی ہیں اور ہر طرح اس بات میں کوشش رکھیں کہ طبیعت نرم رہے اور تلمین کے لیے ہلیلا مربا اور آملہ مربا اور اطر فیض صغیر اور اطر فیض مقل وغیرہ استعمال کریں مگر جہاں کہیں کہ اسکے ساتھ اسہال ہوں کہ اسوقت میں قبض کی حاجت ہوگی جسقدر ضرورت ہو اور جب تنقیہ اور اصلاح ہو چکے بوا سیر کے احوال کو دیکھیں اور اسکے موافق تدارک کریں مثلاً اگر بوا سیر ایذا دے اور درد کرے کوئی ایسی چیز کہ اسکو گرا دے اور خشک کر دے استعمال کریں اور اگر بوا سیر سوادے سے بھری ہوئی اور درد کرتی ہو اور کوئی خیر اس میں سے نہ بہتی ہو کوئی ایسی خیر استعمال کریں کہ مقعد کی رگوں کے ٹنڈھ کو کھول دے اور انہیں سے خون نکال دے اور درد کو ساکن کر دے اور اگر بوا سیر میں سے بہت خون بہتا ہے اور خون بخ اور صاف اور رقیق آتا ہے اور ضعف پیدا ہو خون کی بند کرنوالی چیزیں استعمال کریں لیکن جہاں کہیں کہ حرارت کی شدت ہو اور ضعف قوی کا خوف نہوا اور خون سیاہ آتا ہو مناسب یہ ہے کہ بند کرنے میں جلدی نہ کریں کیونکہ اس خون کے نکلنے میں کتنے ہی امراض سوداویہ سے امن ہے جیسے مالنجیو اور خفقان اور صداع سوداوی اور وجع الورك اور درد گردہ اور درد رحم وغیرہ اسبواسطے حکمائے کہا ہے کہ بوا سیر کا خون بمنزلہ خون جنس کے ہے کہ کتنی ہی بیماریوں سے امن میں رکھتا ہے اور اگر بوقت بند کریں انہیں امراض کی نوبت پہنچے اور تدابیرات مذکورہ اور ان زوائد کا اٹھا دینا تفنگرے قطع کر ڈالیں جس طریق سے کہ بیان

کیا جائیگا اور علاج کامل یہی ہے اب ان حالات میں سے ہر ایک کی دوا کا ذکر مفصل کیا جاتا ہے چونکہ اللہ تعالیٰ ادویہ کو خشک کرنے اور گرا دینے کے لیے کام آئین برگ آس جو نالسر و باد نجان کی ٹوپی پوست بچ کبر شحم حنظل سلح الجحہ یعنی سانپ کی کچلی مقل لیکر تخر کرین یعنی دھونی دین اکیلی اکیلی یا جمع کر کے اور تخر کا طریق یہ ہے کہ اونٹ کی ٹینگیاں جلا کر ان دواؤں میں سے جو نسبی میسر آئے اسپر ڈالیں اور ایک طباق یا کونڈا کہ اسمین پیچے کی طرف سوراخ ہو اس آگ پر ڈھانک دین اور بیمار کو اسپر ٹھہلا میں اس طرح پر کہ اسکی مقعد سوراخ پر رہے اور دھوان اٹھکر مقعد میں آئے اور چاہیے کہ بیمار بڑی تریک دھونی لے تاکہ بواسیر یعنی مسے خشک ہو جائیں دوسری دوا کہ بواسیر کو خشک کرتی ہے پوست امار کنڈر جفت بلوط جوزالسر و چارون کو کوگر انگر کے پانی میں جوش دین اور کھل میں پس لین اور صبح اور شام بواسیر پر طلا کرین اور مقل اردق اور کنڈا اور آتیخ اور حرمل اور بچ کبر سے تخر کرین ادویہ کہ مقعد کی رگون کا منہ کھولنے میں کام آتی ہیں اور خون کو جاری کرتی ہیں آب پیاز اور زہرہ گاؤ اور عرطنیسان لاکر صوف یا روئی اسمین بھر کر حمل کرین اور کبوتر کی پخال اور بہروزہ اور بخور مریم کا بھی ویسا ہی اثر ہے اور جانا چاہیے کہ جب مفتحات مذکورہ کو استعمال کرنا چاہیں تو اول شام کرین اور روغن مغزختہ شفتالو اور مغز ساق گاؤ اور چربی کو ہان شتر بواسیر پر ملین تاکہ نرم ہو جائے اور مفتحات سے جلد کھلی آئے کیونکہ اگر بواسیر کے نرم کرنے سے پہلے مفتحات استعمال کرین بہت درد ہوتا ہے اور بیمار کو بیقرار کر دیتا ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ صاف اور یا بضع کی فصد سے خون بواسیر جاری ہو اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ خون کے کھولنے میں تلین پر اکٹھا کرین اور مفتحات کے استعمال کی حاجت نہ ہو عرض کہ جس وقت مفتحات دوائیں استعمال کرین اور درد شدید پیدا ہو اور درد بواسیر کی شدت سے خوف ہو کہ عضو باسوری درم کر آئیگا اور قوت ساقط ہو جائیگی وہ دوائیں کہ درد کو تھامتی ہیں ضما کرین اسکی ترکیب اکلیل الملک ایون خلمی زعفران تخم کتان زردہ بیضہ مرغیون کی چربی مقل پیاز میہ سالکہ مقل کمان شتر جو خیر کوٹنے کے لائق ہے اسکو کوٹ لین اور جو کھلائی کے لائق ہے اسکو کھلا میں اور اسپین ملا میں تاکہ مرہم سا ہو جائے اور ضما کرین اس سے درد بھی تھم جاتا ہے اور رگون کا منہ بھی کھلتا ہے دوسری دوا کہ درد کو ساکن کرتی ہے برگ کرنب لیکر جوش دین یہاں تک کہ گل جائے اور روغن گل اور سفیدہ بیضہ مرغ اور کچھ ایک ایون ملا کر ضما کرین اور مرہم سفیداج درد کے ساکن کرنے میں مخصوص ہے اسکی ترکیب سفیدہ اندیز موم سفید روغن گل اسپین ملا کر حل کرین کہ کسان ہو جائیں پھر استعمال کرین اور اگر پیاز کو گائے کے گھی میں پکا کر نیگرم مقعد پر لگائیں درد کو ساکن کرے اور کنڈا روغن گاؤ میں یا روغن جوزین پکا کر کھل میں رگڑ کر لگانا ایسی ہی تاثیر کرتا ہے اور کمان شتر کی چربی بواسیر کے گلانے میں اور درد کی تسکین میں کامل نفع دیتی ہے اسپر ملین یا حمل کرین اور زردہ بیضہ روغن گل کے ساتھ بہت مفید ہے ادویہ کہ خون بواسیر کے بند کرنے میں کام آتی ہیں قرص کبراج مقل مسک یعنی قاضر سبحان خبث الحدید کھلا میں اور شیاف کھلی سے اٹھائیں اور مار و پوست انار مور تخم گل اقا قیا وغیرہ کا مطبوخ مقعد پر ڈالیں اور آبرن کرین اور اگر خرگوش کی اون اور کڑھی کا جالا آب بارتنگ میں یا فقط پانی میں تر کر کے ذرور قابض یا مرار سنگ اور سفیدہ پیکر اسپر ڈال کر مقعد پر رکھیں اور پٹی سے باندھ دین خون کو فی الفور بند کرتا ہے جب مقل مسک ہلیہ سیاہ پوست ہلیہ کابلی پوست ہلیہ آلمہ نقشہ مقل ہر ایک دو درم مر جان کہہ یا صدف سوختہ ہر ایک ایک درم مقل کو لوہارون کے پانی میں حل کرین اور دوسری دوائیں کوٹ اور چھانکا اسمین ملا کر گولیاں بنا میں اور روغن

کھلائیں دوسرا سترہ ہلیہ کابلی تیس درم روغن گاؤ میں بھون لیں اور کھربادس درم مقل چالیس درم مقل کو آب گندنا میں حل کریں اور دوسری این کوٹ اور چھانکر اسی میں ملائیں اور گولیان بنالین خوراک دو درم شیا ف کھلی کندر گھنارمازوسرہ شباقا قیہ صمغ عربی برابر لیکر شیا ف بنائیں اور استعمال کریں اب کاٹنے کی تدبیر کو ہم بیان کرتے ہیں سنا چاہیے کہ کاٹ ڈالنا کامل علاج ہے اور اسی میں خوف بھی ہے سو جتنگ کہ ضرورت قوی نہو کاٹنے کا ارادہ کریں اور کاٹنا یا تو ہے سے ہو سکتا ہے یا کال دواؤں کے لگانے سے جیسے دیک بر دیک اور فلہ فیون اور زرنج غرض کسی طرح پر ہو بہتر ہے کہ سب مسونکو کاٹیں بلکہ ایک کو چھوڑ دیں کہ اچانا اگر اس طرف دہ آوے اسکے نکلنے کا راستہ رہے اور آفات مذکورہ کا خوف نہو جیسا وصایاے بقراط میں لکھا ہے کہ سب بواسیر کا قطع کرنا اور گرانا جائز نہیں بلکہ واجب ہے کہ انہیں سے ایک کو چھوڑ دیں اور ایسا بھی کہتے ہیں کہ بہتر ہے اگر بواسیر متعدد ہوں اول ایک کو قطع کریں جب وہ اچھا ہو جائے دوسرے کو قطع کریں اسی طرح ایک ایک کو جدا جدا قطع کریں یہاں تک کہ ایک باقی رہ جائے اسکو رہنے دین تاکہ خون فاسد نکلتا رہے اور اگر دواؤں سے قطع کرنا چاہیں مناسب ہے کہ دوائے قطع انھیں زوائد پر رکھیں تاکہ سیاہ ہو کر گر پڑیں اور گوشت صحیح نکل آئے پھر ہم مدمل سے تدبیر کریں اور لوہے سے قطع کریں یا دوا سے بیمار کے حال کی رعایت واجب ہے مثلاً اگر دل کا قوی اور دکا مقل ہو یکبارگی قطع کریں اور نہیں تو آہستہ آہستہ قطع کریں اور اس اثنا میں مرہم مسکن سے تدبیر کریں اور اسی طرح کرتے رہیں یہاں تک کہ بواسیر ساقط ہو تب یہ جو بواسیر کہ گہراؤ میں اور اندر کی طرف ہو اور اسکو کاٹنا چاہیں چاہیے کہ سینگی مقعد پر رکھ کر کھینچیں یعنی دم کے ساتھ تاکہ مقعد الٹ آئے اور سے نظر آنے لگیں پھر انکو لوہے سے یا تیز دوا سے اس طریق پر کند کر دو ہوا کاٹ ڈالیں اطریفل صغیر کہ معدے کے اتر خا اور بواسیر کو مفید ہے پوست ہلیہ کابلی پوست ہلیہ زرد ہلیہ سیاہ پوست ہلیہ آلمہ مقشر برابر لیں اور کوٹ چھانکر روغن بادام سے چکنا کر کے شہد میں یا قند کے قوام میں ملائیں خوراک دو درم اطریفل مقل کہ شکم کو نرم کرتا ہے اور بواسیر کو بہت فائدہ دیتا ہے پوست ہلیہ کابلی پوست ہلیہ آلمہ مقشر ہر ایک دس درم مقل ارزق تیس درم مقل کو آب گندنا میں حل کریں اور سہ چند شہد لیں اور جوش دین کہ قوام آجائے اور دوائیں کوٹ اور چھانکر اسی میں ملائیں خوراک تین مثقال دوسری قسم وہ ہے کہ ریا ح بواسیر کہلاتی ہے یہ ایک ہواے غلیظ ہے کہ دشواری سے تحلیل ہوتی ہے اور قوچ کا سادو اسی میں پیدا کرتی ہے اور وہاں سے کبھی پشت اور سر اسیف کی طرف چڑھتی ہے اور کبھی خصیتیں اور قضیب اور قطن اور مقعد کے حوالی میں اتر جاتی ہے اور شکم میں قرا قرید کرتی ہے اور شاید کہ خون کے اسہال لائے یا شکم میں قبض کرے اور کبھی دوسرے اعضا کی مثل ہاتھ اور پائوں جھکاٹے ہیں اسکے سبب انوار مفاصل میں بیٹھنے آٹھنے کی وقت آوزاتی ہے اور مفاصل کی اس آواز کو عربی میں قعہ ہندی میں چٹخنا کہتے ہیں اور اس بیمار کا سبب خلط سوداوی ہے کہ گردہ پر پڑتی ہے یا اسی میں پیدا ہوتی ہے یہ گردہ کی حرارت سے ہواے غلیظ بن جاتی ہے اور غلطی کے سبب تحلیل نہیں ہوتی اور گردہ کے نواح میں پھرتی ہے اور جو کچھ کہ مذکور ہوا اسکو پیدا کرتی ہے اور اگرچہ یہ مرض مقعد سے کچھ نسبت نہیں رکھتا کیونکہ اسکا مبد اگر وہ ہے اور اسکا مقام آنت ہے لیکن اس سبب کہ لفظ باسور میں دونوں شریک ہیں اس باب میں لکھا علاج مطبوخ اقیمون اور حب اقیمون سے سودا کا تنقیہ کریں اور اسکے بعد جو اشات ریا ح شکن وغیرہ کھلائیں اور چاہیے کہ ریا ح شکن دواؤں میں مدرات ملائیں تاکہ دوا کا اثر جلد گردہ میں پہنچے اور جو چیز ریا ح پیدا کرتی ہے جیسے دودھ کے اقسام اور میوے اور انکے مانند انکو چھوڑ دیں ترکیب گولیوں کی کہ بادی بواسیر کو مفید ہیں زربناد درونج عقربی ہلیہ سیاہ ہلیہ سترہ ہندی عاقر و حافلہ در فلفل

تخم گندما مقل ہر ایک برابر اور تھوڑا سا نوشار باریک کو ٹکر مویز کے پانی میں اور گندنا کے پانی میں گولیان بنالین خوراک دو درم دوسرا نسخہ ریاح بواسیر کو دفع کرتا ہے پوست سچ کبر ایک جزو صغیر فارسی آدھا جزو خوراک دو درم فائدہ کبھی باسلیق کی فصد باسور ریجی میں نفع کامل دیتی ہے اس واسطے کہ مادہ سودا کو کہ اس مرض کا منشا ہے نکالتی ہے اور مالش کرنا اور حمام اور ہمیشہ گھوڑے کی سواری مفید ہے اس لیے کہ فضول تحلیل ہوتے ہیں اور حرارت صاف ہوتی ہے فصل ناسور مقعد کے بیان میں یہ ایک گہر قرحہ ہے کہ اسکا اچھا ہونا دشوار ہے مقعد میں معالے مستقیم کجانب پیدا ہوتا ہے اور اس میں سے ہمیشہ زرد آب نکلتا ہے اور یہ قرحہ دو طرح پر ہوتا ہے ایک تو وہ کہ معالے مستقیم میں نفوذ کرے اور اسکی علامت اس قرحہ کی ضد ہے کہ نفوذ کر جائے علاج قرحہ کو دبا کر اس میں سے سب زرد آب نکال ڈالیں پھر رکھیں کہ اس میں سلائی جاسکتی ہے یا نہیں اگر نہ جاسکے شیاف غرب پیکر صبح اور شام دو تین قطرے پکائیں اور پکائیکے وقت بیمار کو پشت پر لٹائیں اور اس کے سرین کے نیچے تکیہ رکھیں تاکہ ابھرے رہیں اور اسی ہیئت پر رہے جب تک کہ دو خشک ہو اور اگر سلائی جاسکے ایک سلائی ناسور کے سوراخ سے بہت باریک لین اور اسپر روئی لپیٹ دین اور صمغ عربی کے پانی میں بھگو کر شیاف کی پسی ہوئی دواؤں میں بھر کر قرحہ میں رکھیں شیاف غرب کی ترکیب ایلو اکندر دم الاخون سرمہ پشکری گلنار ہر ایک ایک درم زنجار دوسرخ کوٹا اور چھانکر گلاب میں شیاف بنائیں دوسرے یہ کہ آنت نذر پونچ گئی ہو اور اسکی علامت یہ ہے کہ ہوا اور براز بے ارادہ نکل آئے اور اس سے نکلین اور اسی طرح اگر سلائی ڈالیں اور مقعد میں انگلی لیجائیں دونوں آنت میں لیجائیں لیکن اگر یہ راستہ نہایت تنگ ہو کہ سلائی نہ جاسکے اور تنگی کے سبب براز بھی اس طرف سے نہ نکل سکے اور شبہہ پڑے کہ نفوذ کر گیا ہے یا نہیں تو ان دونوں میں یہ فرق ہے کہ روئی وغیرہ بیمار کی مقعد میں اسی طرح پر رکھیں کہ ہوا کو داخل نہوا اور حکم کریں کہ سانس کو روک کر نیچے کی طرف قوت کرے جیسا کہ براز کے اخراج کے لیے کرتے ہیں قرحہ پر انگلی رکھے پھر اگر ہوا کے نکلنے کی حرکت انگلی میں محسوس ہو قرحہ نفوذ کر گیا ہے اور نہیں تو نہیں اور دوسرا طریق یہ ہے کہ ایک قمع یعنی ایک چیز کہ نلکی کی وضع پر اندر سے خالی ہو لیکر اسکا سر اس قرحہ پر لگا دین اور اسکی دوسری طرف کوئی چیز جلا میں اس طرح پر کہ دھوان اس نلکی میں جائے پھر اگر بیمار کو اپنے اندر دھونین کے آئینکی حرارت معلوم ہو نفوذ کر گیا ہے اور نہیں تو نفوذ نہیں کیا علاج مناسب یہ ہے کہ اس قسم کے علاج سے دست کشیدہ رہیں کیونکہ اس کے علاج کی ایذا اسکے ہونے سے زیادہ ہے اس لیے کہ اسکا مدارک دستکاری سے ہو سکتا ہے یا کال دواؤں سے اور ان دونوں میں خوف ہے۔

فصل اور ام مقعد کے بیان میں اسکی دو قسم ہیں پہلی قسم ورم گرم کے بیان میں اور اکثر یہی قسم عارض ہوتی ہے اور تین حال سے باہر نہیں یا تو ابتدا پر ہوا ہو یا گرم دواؤں کے استعمال کے بعد یا خارش کے بعد یا شقاق یا قروح کے بعد یا قطع بواسیر کے بعد عارض ہو اور اسکی علامت درد اور جلن اور بول قطرہ قطرہ آنا اور اس کے اسباب کا پہلے ہونا اور یہ ورم ابتدا بہت کم ہوتا ہے علاج ابتدا میں فصد باسلیق کریں اگر کوئی امر مانع نہوا اور نہیں تو قطن پر حجامت کریں اور ردع کے لیے مرہم سفیداج وغیرہ ضادات اور چربان سرد استعمال کریں اور اگر بیضہ کی سفیدی کو روغن نکل میں ملائیں اور طلحی یا سیسے کے ہاون میں گھسکر ورم پر رکھیں فائدہ کامل ہوتا ہے اور جہاں کہیں شدت سے درد ہو کچھ ایک انیون بڑھائیں تاکہ جلد درد کو ساکن کرے اور مزاج کی اصلاح کے لیے سرد شربت جنین اسبغول اور تخم ریحان ہوا اور غلاب درآلو کا نقوع نبات کے ساتھ ملائیں اور جو غذا مناسب ہو کھلائیں اور جان لین کہ قمر نہایت مفید ہے اور جب دہ تنقیہ سے اور روذعات سے دفع نہوا اور جمع ہونے لگے واجب ہے کہ اسکو جلد حیر ڈالیں اور ہرگز بکتے کا استنظار کریں کیونکہ اگر جلد

نہ شگاف دین مادہ اندکی طرف جائیگا اور ناسور ہو جائیگا اور جب حرارت ساکن ہو جائے مگر در باقی رہے اور مقعد باہر آتی رہے یہ ضما و مفیدہ ہر برگ چنڈر
 نرم کو کمر و روغن میں پکا کر ارد حلبہ ملا کر کام میں لائیں ضما دکہ ورم سخت کو مفیدہ ہر اکلیل الملک خطمی سفید عدس مقشہ برگ غب الثعلب بنفشہ سبب ابر لیکر روغن گل
 روغن بنفشہ زردہ بیضہ مرغ آب کاسنی اب حی العالمین ملائیں اور استعمال کریں طلا کہ ورم نرم کے لیے فائدہ مند ہر عدس گل سرخ برابر لیکر کوٹ چھا کر آب کو
 روغن گل ملا کر طلا کریں اور اگر میدہ کی روٹی کو پانی میں جوشن میں اور زردہ بیضہ مرغ اور روغن گل ملا کر ضما دکہ میں مفیدہ ہر دوسری قسم مقعد کا ورم سردیہ ورم اگر
 بلغمی ہر ورم کا ست ہونا اور گرمی کے آثار کا ہونا اسکا گواہ ہر علاج ڈکریں اور شاید کہ فصدکی احتیاج پڑے اور مرہم محال استعمال کریں اور جب پک جائے
 چیر ڈالیں اور جہاں کہیں کہ ورم سخت ہوا اسکے نرم اور تحلیل کے لیے بطا اور مرغ کی چربی اور بیضہ مرغ کی زردی اور روغن گل اور زفت طلا کریں اور اگر ورم ایک عرصہ تک
 رہے مقل بڑھائیں اور محلول و آون کے مطبوخ میں بیضہ اور مرہم داخلیوں روغن کے ساتھ مرہم باسلیقون زردہ بیضہ مرغ کے ساتھ فائدہ مند ہیں
فصل شقاق مقعد کے بیان میں یہ ایک خشکی ہر کہ مقعد میں عارض ہوتی ہر جیسا شقاق ہاتھ اور پانوں میں عارض ہوتا ہر اسکے اقسام میں ایک تو وہ ہر
 کہ مقعد میں حرارت اور خشکی شقاق پیدا کرے اور یہ اکثر ہوتا ہر اور اسکی علامت حرارت اور یسوت کا غالب ہونا علاج مرہم ابیض طلا کریں اور یہ قیرو طی مفیدہ
 روغن گل اور سفیدہ اور مردار سنگ اور اقلیمیا رنقرہ نشاستہ غبار الریح کثیر العباب خطمی اسغول بھدانیہ چربی بطموم سفید مرہم بالین جیسا مشہور ہر اور چکناسور بادین
 اور اگر مادہ صفرا یا خون سوختا حسارت کا سبب ہو اور سوزش اور مقعد کی گرمی اور اسکے دوسرے آثار کو اہی دین تنیقہ کے لیے مطبوخ ہلیلہ اور مطبوخ خیار شہر دین اور
 شربت بنفشہ اور شربت نیلوفر اور گلاب اسغول اور فندا اور شیرہ خرفہ کے ساتھ مفید ہیں اور مرہم مذکورہ کا استعمال مفید ہر دوسرے یہ کہ مقعد کا ورم گرم شقاق
 کا باعث ہوا اسکی علامت ورم کا ہونا اور اس جگہ کا اونچا ہونا اسکے ساتھ درد کی شدت علاج ورم مقعد کی تدریج کا ذکر آچکا ہر اسکے موافق کام کریں اور
 جان لین کہ باسلیق اور صافن اور ابیض کی فصد اور قطن کی حجامت اسجگہ مفید ہر تیسرے یہ کہ نفل خشک غلیظ نکلے وقت شقاق پیدا کرے چوتھے یہ کہ بوسیر
 شقاق کا سبب اور ہر ایک کی علامت سبب کے پہلے ہو جانے سے ظاہر ہر یا پوچھیں یہ کہ مقعد کی رگوں کا خون سے بھرنا اور کثرت سے شکم جاری ہونا شقاق کا
 باعث ہوا اور رگوں کی استلا کی علامت شقاق میں سے بہت سا خون بہنا علاج اول سبب کو قطع کریں جیسا بارہا ذکر آیا ہر اسکے بعد شقاق زائل کر نیسکے لیے
 روغن گل سفید ج مردار سنگ زفت مغز ساق گاؤ سے مرہم بنا کر لیں اور جہاں کہیں کہ شقاق سے خون جاری ہو اور فصد بھی کر چکے ہوں اور خون کے بند کرنے کی
 حاجت پڑے اقراص قابضہ دین اور بازو آس گلنار پوست گلنار پوست نادر گل سرخ جزالہ سر و ثمرہ طرفا کے مطبوخ میں بھائیں اور صدف سوختہ قشاکندر غبار الریح
 سرہ باریک کر کے شقاق پر چھڑک دین فائدہ شقاق والے کو لازم ہر کہ بہت سرد پانی سے اور جو چیزیں بہت ترش اور قابض ہیں ان سے پرہیز کرے اور اسطرح
 شکم کا قبض نقصان رکھتا ہر اسوا سٹے کہتے ہیں کہ بیمار مذکور ہر صبح شربت بنفشہ لعاب بھدانیہ کے ساتھ پیے اور جو غذا ملین ہو کھائے۔

فصل استرخا کے شرح کے بیان میں اور اسکو استرخا کے مقعد بھی کہتے ہیں اور شرح شین معراجہ اور رائے مہلہ اور جمیم سے اس عصب کا نام ہر کہ خصیہ
 اور حلقہ مقعد کے بیچ میں واقع ہر اور اسکے استرخا کی علامت یہ ہر کہ نفل اور ریح بے ارادہ نکلے اور یہ اسباب کے مختلف ہونے سے کئی طرح پر ہر ایک تو وہ
 ہر کہ جو چھٹا اس عضلہ پر کہ مقعد کے گرد لگا ہوا ہر اور مقعد کو کھولتا ہر اور بند کرتا ہر ضرورت کے سبب یا سقطہ کی وجہ سے کٹ جائے یا ٹوٹ جائے اس سبب سے

فصلہ مذکور ایذا پائے اور شرح میں استرخا آئے دوسرے بواسیر کے قطع کرنے سے عضلہ کو ایذا پہنچے اور شرح میں استرخا آئے اور ان دونوں قسم کی علامت یہ تو کہ پشت پر ضرب یا سقطہ آئیے بعد یا قطع بواسیر کے بعد دفعہ پیدا ہو اور ان دونوں قسم کو علاج کتے ہیں تیسرے یہ کہ سردی اور تری باطنی یا خارجی اس بیماری کا سبب ہو اور اسکی علامت یہ ہو کہ تھوڑا تھوڑا پیدا ہو اور سردی اور تری کے اسباب کا پہلے اتفاق ہو چکے مثلاً پتھر بٹھنیا یا پانی میں یا سردی و تر جگہ بٹھنیا یا سارے پانی پینا اور اسکے سوا امور ظاہری اور امور باطنی اور اس قسم رطوبی کی خاص علامت یہ ہو کہ مقعد میں تری یعنی استرخا ظاہر ہو اور یہ قسم دوسرے اقسام کی نسبت کثرت پیدا ہوتی ہو علاج جو مادہ کہ استرخا کا باعث ہو اسکے استفرغ کے لیے اور تبدیل مزاج کی واسطے جو کچھ فالج میں گذر چکا استعمال کریں اور روغن قسط جذبید تر اور فرنیون ملا کر مقعد پر اور پشت کے پیچے کے مہرن پر ملین اور گرم قابض دواؤں کے مطبوخ سے آبرن کریں جیسے سنبل طیب قسط تلخ جوڑا سرد وغیرہ چوتھے یہ کہ ورم مقعد اس مرض کا باعث ہو اور اسکی علامت درد اور جو کچھ ورم کے لازم ہیں انکا ظاہر ہونا اور ورم مقعد کا علاج بیان کیا گیا فصل خروج مقعد کے بیان میں یعنی مقعد کا باہر نکلنا یہ دو طرح پر ہو ایک تو وہ ہو کہ آماس کے سبب عارض ہو اور ورم کی علامت اور علاج کا بیان ہو چکا اسکے موافق تدارک کریں اور مقعد متورم اس حیلہ سے داخل ہوتی ہو کہ جو چیزیں ورم کو نرم کرتی ہیں اور درد کو ساکن کرتی ہیں جیسے بنفشہ خطمی بابونہ برگ کرنب و شلغم تخم کمان جوش دیکر اسکے پانی میں بیار کو بٹھلائیں اور قیروطی روغن شبت روغن بابونہ موم سے بنا کر مقعد پر ملین تاکہ نرم ہو کر اندر کی طرف جاتے اور جب داخل ہو چکے قابض چیزوں کے مطبوخ سے استنجا کریں جیسے شاہ بلوط برگ موردا زو گلنا زرور و اس مطبوخ کی دواؤں کا نقل نرم کوٹ لین جب مرہم سا ہو جائے ضماد کریں اور باندھ دین تاکہ پھرنے نکلے اور جہاں کہیں مزاج سرد ہو مناسب ہو کہ دار چینی اور شاہ بلوط اور مرزنجوش اور بازو اور برادہ آہن پرانی شراب میں ایک رات تر کریں اور صاف کر کے بیار کو اُس میں بٹھائیں اور روغن خشہ زرد آلو و شقلاو مقعد پر ملین دوسرے یہ کہ جو عضلہ مقعد کو ٹھہرا ہو وہ رطوبت کے غلبے سے ڈھیلا ہو جائے اور اسکو نہ ٹھہرا سکے اور اسکی علامت یہ ہو کہ مقعد آسانی سے داخل ہو جائے اور اسی طرح اسکا کلنا بھی آسان ہو بخلاف ورمی کے کہ اسکا پلٹ جانا اور نکل آنا دشوار ہو علاج روغن گل خام مقعد پر ملین اور اسپر سفیدہ از زیر گلنا بازو پھٹکری سرہ پست انار صند سوختہ اقا قیاحیۃ التیس خبار سا کر کے چھڑک دین اور گدی رکھکر پٹی سے مضبوط باندھ دین اور قابضات کا مطبوخ کہ ورمی میں مذکور ہو اُس میں بیار کو بٹھائیں تاکہ پھرنے نکلے اور روغن قسط روغن بابونہ کہ اُس میں فرنیون اور جذبید تر حل کریں مقعد میں ملنا اور حقنہ کرنا فائدہ کامل رکھتا ہے اور عصب کے قوت دیتا ہے اور جب نکلی ہوئی مقعد میں زخم ہو جائے زور دم دار سنگ سماق مہر ایک پیکر مقعد پر چھڑکین پھر اسکو اندر کی طرف پٹائیں اور مقعد پر روغن شقلاو کاملنا لازم ہے

شقلاو کاملنا لازم ہے

فصل قروح مقعد کے بیان میں یعنی مقعد کے زخم علاج جو چیز بہت خشکی لائے اسکو استعمال کریں جیسے سیسیا جلا ہوا اور دھویا ہوا اور تر اور درخت سماق کی شاخیں اور اس کی شاخیں باریک پیکر زخم پر چھڑک دین اور اس ض میں مرہم اسود سفیدہ و تنبیہ اگر درد کی شدت ہو لازم ہے کہ حس کم کرنے کے لیے افیون ملین

فصل حکم مقعد کے بیان میں یعنی مقعد میں خارش کا ہونا اور اسکی کئی قسم ہیں ایک تو یہ کہ چھوٹے چھوٹے گرم مقعد میں پیدا ہو جائیں اس سبب

خارش ہو اور شاید کہ دودانہ کے سبب ہو اور دیدان کی علامت اور علاج کا بیان گذرا دوسرے یہ کہ خون سوداوی حادثہ معقد پر گرسے اور یہ
 بواسیر کا مقدمہ ہوتا ہے اور اسکی علامت مقعد میں سوزش اور سر مقعد تک گرانی معلوم ہو اور دیدان کے آثار نون علاج فصدا باسلیق کرین یا دونوں کرین
 کے سچ میں حجامت کرین اور اسہال کے لیے مطبوخ اقیمون جن اور غذا کی اصلاح میں کوشش کرین یعنی بار در طب اور ہیزہ دوائیں اور غذا میں استعمال کرین
 اور مقل روغن خستہ زرد آلو میں حل کر کے مقعد پر لٹا میسے یہ کہ خاطر ماری یا بورتی خارش کا سبب ہو اور اسکی علامت اخلاط مذکورہ کا زحیر کے ساتھ ہزار
 میں آنا علاج غور کرین کہ مادہ خاص مقعد میں ہی یا کسی عضو سے آتا ہے اگر کسی عضو سے آتا ہے بدن کا اور اس عضو کا تنقیہ کرین اور اگر خاص مقعد میں
 ہی رگ رہا ہے اسی کا تنقیہ کرین جیسا زحیر میں بیان کیا گیا اور تڑ بہت مفید ہے اور شیاف فائدہ مند ہیں اور شاید کہ قطن پر حجامت کی حاجت پڑے اور
 جانا چاہیے کہ سب اقسام میں عصص یعنی ڈھڈی پر مجھ رکھنا اور خون کھینچنا اور سرکہ اور روغن مقعد پر لٹا کلی فائدہ دیتا ہے اور اسی طرح تخم انار روغن شقنا لو
 کے ساتھ یا الملو اشراب میں ملا کر موم اور روغن گل کے ساتھ یا روغن خستہ زرد آلو ملا کر یا تہیہ امراض مقعد کا اچھا ہونا دشوار ہے کیونکہ بالطبع فضلات کے
 گرنے اور نکلنے کا راستہ ہے اسلئے کہ پٹی جگہ میں واقع ہے اور اسی طرح اُس میں عصب زیادہ ہیں اور اسکی حس قوی ہے اور فی ایذا سے اُسکو درد پہنچتا ہے اور درد
 کی کثرت سے مواد جذب ہوتا ہے اور عصص بیٹھنے کی جگہ کی ہڈی کو کہتے ہیں اور اُسکو عظم العجب بھی بولتے ہیں۔

باب سترھواں امراض کلیہ یعنی گردہ کے بیان میں

جان لے کہ گردہ دو ہیں ایک دائیں طرف اور ایک بائیں طرف اور ہر ایک ایک رباط کے سبب اپنی جگہ یعنی پشت کے نیچے محکم ہو رہا ہے اور گوشت
 اور چربی اور رگون اور شریان سے مرکب ہے اور بذات خود اُس میں جس نہیں مگر جو غشا اُسکے اوپر ہے اُس میں جس زیادہ ہے اور ہر ایک گردہ جگر کے ساتھ اس رگ کے
 وسیلے سے جسکو ایک گردہ عنق کلیہ کہتے ہیں رباط رکھتا ہے اور بعضوں کے نزدیک یہ دونوں رگین کہ جگہ اور گردہ کے درمیان واقع ہیں انکا نام طالعین ہے
 پہلا گردہ اس رگ کو گردہ کے اجزاسے شمار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ گردہ سے نکلتی ہے اور جگر میں جاتی ہے اور دوسرا گردہ کہتا ہے کہ یہ دونوں رگین اُس بڑی رگ سے جگر کے
 حدیہ سے نکلی ہے پیدا ہوتی ہیں اور گردہ میں جا ملی ہیں بہر تقدیر جو پانی خون میں ملا ہوا جگر سے نکل کر دونوں میں آتا ہے اسی رگ کے راستہ سے آتا ہے اور پانی کو خون
 سے جدا کر نیک آتہ ہے دور گین ہیں اور جیسا کہ گردہ میں پانی کے جذب کرنے کے لیے جاذبہ ہو لیسے ہی ان رگون میں بھی جاذبہ ہے کہ جگر کی بڑی رگ سے پانی کو جذب
 کرتی ہے اور گردہ میں بھیجتی ہے اور اسی طرح دونوں گردوں میں سے ایک رگ نکل کر شانہ میں گئی ہے تاکہ مائیت دفع ہو اور اُس رگ کو براخ کہتے ہیں یعنی مور میں اور جانا
 چاہیے کہ ہر ایک گردہ کی ایسی شکل ہے جیسا نصف دائرہ اور اسکی پشت اونچی ہے اور اُسکا گوشت سخت اور غلیظ تاکہ ادنیٰ سی حرارت اُس میں اثر نہ کر سکے فائدہ
 امراض گردہ میں اکثر منہ کی بڑی بو ہو جاتی ہے اور شاید کہ گردہ کی بیماری سے دل اور ریہ اور آلات تنفس کی بیماریاں پیدا ہوں اور یہ سب مور اسلئے ہوتے ہیں
 کہ عنق کلیہ میں اور جگر میں مشارکت ہے اور گردہ کی جہت سے جو امراض ہیں ہر ایک علیحدہ فصل میں بیان کیا جاتا ہے۔

فصل سورمزاج کلیہ کے بیان میں اور اسکی کئی قسم ہیں پہلی قسم سورمزاج حار ساذج اور اسکی علامت بنض میں سرعت اور پیاس کی کثرت اور
 قوت باہ اور قارورہ میں سرخی یا زردی جلن اور بدبو کے ساتھ اور گردہ کی جگہ گرمی کا معلوم ہونا اور پیشاب کے لیے جلد اٹھنا چنانچہ روکنے کی طاقت

نہو اور بول میں چکنائی کا معلوم ہونا اس سبب سے کہ گردہ کی چربی گرمی سے پھل کر آتی ہے اور شاید کہ تپ ہو جائے اور جب گرمی افراط کو پہنچے نیا ہٹس
 خارج پیدا ہو اور اسکو ہم جدا بیان کرینگے علاج سرد اور طبع چیرین جنین اور رازہ پلاہین جیسے شربت آنا شربت زرشک شربت خشکاش لعاب اسفند لعاب
 میدانہ وغیرہ اور آب نارین نبات کے ساتھ اور شیرہ تخم خرفہ قرص طباشیر طین کے ساتھ اور شیرہ تخم کاہو شربت صندل کے ساتھ بہت مفید ہیں اور دروغ
 ترش فائدہ مند اور جانا چاہیے کہ سرد پانی اور کافور گردہ کے سرد کرنے میں بہت مفید ہے لیکن چاہیے کہ کافور کے کھانے میں افراط نہ کریں کیونکہ باہ کو
 قطع کرتا ہے اور اسیطرح افاقیا اور عصاۃ الختہ التیس اور صندل اور گلار شاخ انکور کے پانی میں یا برگ اس کے پانی میں ملا کر گردہ پر ضما کریں اور صندل
 گلاب میں مسکرتلا کرنا جلد نفع کرتا ہے اور بہتر غذا آتش خورہ اور اسفناخ اور عدس کا بنا ہو اور سری قسم سور مزاج حار دموی اور اسکی علامت گردہ میں
 بوجھ اور درد کا محسوس ہونا اور خون کے غلبہ کا نشان ظاہر ہونا اور شاید کہ پشت کے نواح میں گردہ کی جگہ سرخی ظاہر ہو علاج فصید اسلیق
 کھولین اور مزاج کی اصلاح کے لیے جو کچھ کہ سازج میں بیان کیا ہے کام میں لائیں تیسری قسم سور مزاج حار صفاوی اور اسکی وہی علامت ہے جیسا کہ
 کہ سازج میں کہا ہے اور صفا کے غلبہ کا نشان ظاہر ہونا علاج تمیقہ صفا کے لیے مغز فلوں خیار شنبہ کا جلاب یا اور آب نارین شیر خشک اور شربت
 نفثہ کے ساتھ اور باقی تدبیر کہ سازج میں ہے اسکو اختیار کریں چوتھی قسم سور مزاج بارد اور یہ بہت سرد پانی کے پینے سے اور سرد واؤن اور غذاؤن
 کے کھانے سے اور سرد واؤن سے عارض ہو کر تاہی اور اسکی علامت فارورہ میں سفیدی اور منہ کا رنگ سفید اور گردہ کی جگہ سردی اور ضعف
 باہ اور پیاس کا نہونا اور ضعف اور پشت میں درد کا ہونا اور اسکا جھک آنا علاج گلفد عسلی اور گلاب و روق بادیاں کھلاہین اور جوجن کوئی تناول
 فرمائیں اور فندق اور پستہ اور چتہ الخضر اور مغز بادام شکر کے ساتھ چباتیں اور گرم روغن جیسے روغن قرطم روغن بادام تلخ روغن پستہ روغن قسط وغیرہ
 گردہ پر ملین اور اٹھین روغنوں سے حقنہ کریں اور ترشیوں سے اور سرد میوون سے پرہیز واجب سمجھیں اور غذا بھنے ہوئے گوشت کا سفیداج اور گوشت
 بریان اور کبوتر اور کبچک کا گوشت گرم مصالحہ کے ساتھ اور بہان کہیں کہ سور مزاج بارد بلغمی ہو اور اس جگہ میں درد اور بلغم کے آثار ظاہر ہوں تو اور اسکا

کو دوسری تدبیروں پر مقدم رکھیں

فصل ہزال الکلیہ کے بیان میں یعنی گردہ کا دبا ہونا اسکے تین سبب ہیں ایک تو سور مزاج کہ گردہ میں عارض ہو خواہ گرم ہو یا سرد یا مادی یا ساذج
 لیکن حرارت سے اکثر ہوتا ہے دوسرے جماع حد سے زیادہ تیسرے بہت سا استفراغ اور اس سے ہوا ہمال سے اور گردہ کے دبے ہونے کی علامت عالی العموم
 بول میں سفیدی اور درد اور بدن میں ناتوانی اور باہ میں کمی اور نرم سادہ ہمیشہ کمزور اور سر کی پھلی طرف رہنا اور سبب کو اسکے پہلے ہو جانے سے پہچان
 ہیں کہ کون سبب ہے علاج جو ام دبے ہونے کا سبب ہے اول اسکو رائل کریں اسکے بعد گردہ کی تڑبھی کے لیے مسمن غذائیں یعنی جنسے فریہ ہو کھلائیں اور
 مغز بادام مغز پستہ مغز بنق نارچیل شکر کے ساتھ کثرت سے چایا کریں اور مرغیوں کی چربی اور بٹ کی چربی کا کھانا بہت مفید ہے خصوصاً اگر گھیون کی دلی
 سے کھائیں لیکن مناسب ہے کہ اسکو گرم کر کے کھائیں اسلئے کہ اگر سرد ہوگی معدہ میں رہ جائیگی اور گرانی لائیگی اور گردہ تک نہ جاسکیگی اور ہر لیسہ اور پیایہ
 اور بیضہ مرغ غیر شربت فائدہ مند ہیں اور دوا بر الترنجین نہایت مفید ہے اور یہ حقنہ نہایت نافع کلہ پیش اور گھیون اور نخود اور لوبیا اور باقلا

پکا کر چھان لین اور روغن اور مغزایت مذکورہ اور روغن قرطم جنبہ انخرا کنجد اور مغز ساق گاؤ و شتر اس مطبوخ میں ملائیں اور نیگرم حقنہ کرین و اور انجبین
ترنجبین سفید کانٹے اور مٹی سے پاک کر کے تیس درم لیکر دو رطل تازہ دودھ میں جوش دین کہ توام آجائے اور ہر رات دو ملحقہ کھائیں
فصل ضعف گردہ کے بیان میں اسکے بھی تین سبب ہیں ایک تو اسکا سور مزاج دوسرے اسکا دبا پن تیسرے یہ کہ مدرات کے زیادہ
استعمال سے یا جماع کی افراط سے یا ضربہ اور سقطہ سے کہ گردہ پر پونچے یا بہت چلنے سے اور سفر کی تکلیف سے اور دوسری سواریوں سے اور
تکلیفوں سے کہ اُس میں تکان پیدا کرین گردہ کا جرم شستہ اور اسکے مجاری فراخ ہو جائیں اور ضعف گردہ کی علامت یہ ہے کہ کبھی کبھی درو کرے خاص کہ
جھکنے کی وقت اور سیدھا ہونیکے وقت اور جب ایک پہلو سے دوسرے پہلو پر پھریں اور قوت باہ کا اور بول کا نہایت کم تقاضا ہو اور بول غسالی آئے
جیسا تازہ گوشت کا دھویا ہوا پانی ہوتا ہے اور اگر بول کو دیر تک رکھیں رُسوب بٹھ جائے اور بول کے اوپر کف دریا سا ظاہر ہوا تباہ بول کا ہوتے
عسالہ ہوتا ہے کہ غذا جگر میں مضم ہو چکی ہو اور نہیں تو اس مضم کے پہلے بول مانی یعنی پانی سا ہوتا ہے ایسا ہی شایح اسباب نے کہا ہے اور سبب کو جو
اس امر کا باعث ہے اسکے موجود ہونے یا مقدم ہونے سے پہچان سکتے ہیں علاج اگر سور مزاج سبب ہو مزاج کی تبدیل میں کوشش کرین اور حرارت
اور برودت کا لحاظ رکھیں اور مادی میں تنقیہ کو مقدم رکھیں جیسا مادہ ہو اور اس بیماری میں فصد باسلیق اور قریب قسم کے تنقیہ سے بہتر ہے جگلا
اسہال اور مدرات کے کہ علت کو بول کے مجاری میں لاتے ہیں اور خراش کرتے ہیں لیکن اگر مادے کا تنقیہ کر چکین اور تھوڑا اسی عضو میں
باقی رہے مدرات بہت مفید ہوتے ہیں اور ایسا ہی سہل کا حال ہے کہ جب تک ضرورت قوی نہ ہو زمین کیونکہ اگر چہ سہل مادے کو مجاری بول
سے امعا میں لے آتا ہے مگر چونکہ اسکے بعض اجزا اور اسے خالی نہیں کچھ ایک مادہ بدن میں سے مجاری بول میں لچتا ہے چنانچہ ظاہر ہے
اور یہ کہ ضعف مع الحرارة کو مفید ہیں دم الاخون گلار گل ارنی عصارة لجنۃ التیس صمغ عربی باریک پسکیشیرہ بارتنگ کے ساتھ پلائیں اور سرکہ
اور روغن گل کمر اور نشت پر لین اور صندل گل سرخ افاقیا راک اس سک اس کے پانی میں ملا کر ضما د کرین اور جہان کہین کہ سردی سے ضعف
ہو گرم چیسزین جیسا سور مزاج میں ذکر آیا ہے مگر کسی وجہ سے گرمی پہنچانے میں افراط کرین کیونکہ اس سے سبب بٹھا ہے بلکہ مرتبہ اعتدال
کی رعایت رکھیں تاکہ نفع بے ضرر حاصل ہو اور یہ ظاہر ہے کہ بہت گرمی مجاری کو فراخ اور خون کو جذب کرتی ہے اور یہ دونوں امر گردہ کو ضعیف
کرتے ہیں اور اگر ٹبلے ہونے سے گردہ میں ضعف ہو اسکا علاج فصل ہزال سے تلاش کرین اور اگر ضعف گردہ کا یہ سبب ہو کہ مجاری فراخ
ہو گئے اور اسکے گوشت کی سختی میں سستی آگئی اسکا علاج یہ ہے کہ اسباب کے روکنے میں کوشش کرین اور اسکے بعد غذائیں چپے اور قابض کھلائیں
تاکہ گوشت میں سختی اور تقویت حاصل ہو اور قنب کہ ایک قسم کا خربا ہے چپے اور زعفران اور وہی کھلائیں اور حقنہ کہ ہزال لکلیہ میں گزارا عمل میں لائیں
اور جانا چاہیے کہ معجون لبوب فائدہ کامل دیتی ہے اور کوئی خیر شیریش اور شیر شتر سے بہتر نہیں خصوصاً اگر گل ارنی اور اسکے مانند کوئی خیر قابض شیر
مذکور میں ملائیں اور کہتے ہیں کہ فلونیاسے رومی یا شامی شیر شتر کے ساتھ نہایت مفید ہے اور محمد بن زکریا نے کہا ہے کہ اگر شاخ انگور میں کوچہ دے کہ
اسکا پانی لیکر اس پانی میں کچھ ایک ٹک ڈال کر نو دن تک پلائیں گردہ کی سب بیماریوں کو دفع کرتا ہے اور ضعف گردہ میں سب غذاؤں میں سے بہتر

رمانیہ ہو کہ دانہ مونیر اور چربی گردہ بزر کے ہمراہ بنائیں اور کلبہ پایہ کہ ترشی کے ساتھ چکائیں اور سیاہی دودھ اور چانول درست ہو کہ جو اور گیہون کا بنائیں
فصل ریح الکلبہ کے بیان میں وہ ایک ہوائے غلیظہ ہے کہ گردہ کی نواح میں اخلاط غلیظہ سے پیدا ہوتی ہے اور اس سے ایک دردِ عمد کے ساتھ
 پشت اور گردن میں ہو جاتا ہے اور اسکی علامت درد اور تمددِ کمر کے حوالی میں بدون گرانی کے اور سنگ گردہ کے آثار بھی نہیں اور اس ہوا کا یہ بھی خاص
 ہے کہ خالی شکم میں اور بھوک کی حالت میں اور جبکہ ہضم خوب ہو درد اور تمددِ کمر ہو جائے علاج جو چیز اور کر نیوالی اور ہوائے مادہ کو نکالنے والی اور
 تحلیل کر نیوالی ہو اور باہمیہ شدت سے گرم ہو پلائیں اور اسی سے حنفہ کرین اور زیرہ شبت تخم سداب باہونہ گردہ پر ضما کرین اور روغن قسط روغن زیتون
 روغن خیری روغن سداب وغیرہ ملین اور نمک اور سوس اور راکھ سے تلمیذ کرین دو اکہ اسجگہ مفید ہے تخم بادیان سداب گل سرخ انیسون پوست بچ بادیان
 پوست بچ کبرجوش دین اور قند سے ٹیھا بنا کر یا مار العسل ملا کر پلائیں اور شربت بزوری مفید ہے

فصل وجع الکلبہ کے بیان میں یعنی درد گردہ یہ درد یا تو گردہ کی ریاح سے پیدا ہوتا ہے یا اس کے ضعف سے یا اس کے ورم سے یا اس کے حصاة
 سے یا اس کے قروح سے اور انہیں سے ہر ایک کی علامت اور علاج اپنی اپنی جگہ مذکور ہیں اور سب اقسام میں جو چیز کہ ملین ہو اور درد کو ساکن
 کرے مفید ہے اور سب چیزوں سے زیادہ اس کام میں آہرن مفید ہے خاص کر اگر باہونہ شبت خطمی برگ کرنب کے مطبوخ سے بنائیں
فصل ورم الکلبہ کے بیان میں یہ کئی طرح پر ہے قسم اول یہ ہے کہ گرم ہو اور اسکا سبب خون غلیظ یا خون صفراوی ہوتا ہے اور اسکی علامت تپ مختلط
 ہے اور تشنگی اور صداع اور بخوابی اور اسجگہ اور پشت میں جلن اور درد اور گرانی اور تڑپ میں صفر آنا اور بول و برز دشواری سے آنا پھر اگر مادہ خون
 غلیظ ہو بوجھ کی زیادتی اور درد وغیرہ امور کہ خون سے مخصوص ہیں ظاہر ہوں اور اگر صفراوی ہے پیاس کی شدت اور بول میں زردی وغیرہ جو کچھ اس
 مخصوص ہے ظاہر ہو اور جاننا چاہیے کہ آماس کبھی ایک گردہ میں ہوتا ہے اور کبھی دونوں گردوں میں اور کبھی ایک کے اجزائے یادوں کے اجزائے اور
 کبھی گردہ کے باطن میں اور کبھی اس کے خارج میں اس غشا کے متصل جو اوپر لگا ہوا ہے یا علاقے کے متصل اور کبھی اس منفذ میں ہوتا ہے کہ گردہ اور جگر کے
 بیچ میں ہے اور کبھی اس جری میں عارض ہوتا ہے کہ گردہ اور شانہ کے بیچ میں ہے اور جس جس طرح ورم کی جگہ مختلف اور حسب راسمیں کمی بیشی ہوگی اسی
 کے موافق اعراض کی شدت اور خفت ہوگی اور بعض ظاہر ہونگے اور بعض نہ ہونگے مثلاً اگر ورم دائیں گردہ میں ہوگا اور بھی اسی طرف جگر کے نزدیک ہوگا اور
 اگر ورم بائیں گردہ میں ہوگا اور بھی اسی طرف شانہ کی طرف کوائل ہوگا اور دائیں کا درد جو اونچا اور بائیں کا نیچا ہوتا ہے اسکی یہ وجہ ہے کہ داہنا گردہ بائیں
 سے اونچا ہے اور اگر ورم گردہ غشا اور علاقے کے نزدیک ہو اسکا نشان یہ ہے کہ درد نہایت شدید ہو اور اگر اس نواح میں ہو جو معاکی جانب ہے اسکا نشان
 یہ ہے کہ گہرا درد یعنی اندر کی جانب ہو اور شاید کہ قولنج پیدا کرے اور طبیعت کو اجابت سے روک دے یعنی قبض ہو اور اگر ورم مجاری میں ہو دشواری سے
 بول کا آنا اسکا گواہ ہے اور کبھی ورم گردہ بڑھ جاتا ہے اور درد شدت کرتا ہے اور اسکی ایذا دماغ کے حجابوں میں پہنچتی ہے اور ذہن میں اختلاط پیدا ہوتا ہے
 فائدہ تپ مختلط لازماً کو کہتے ہیں کہ ٹوٹ جائے اور پھر آجائے بے انتظام اور چونکہ غیر متعین ہے اسکا نام نہیں رکھا علاج باسلیق یا صافن کی
 قند کرین اور مار الشیر اور شربت بنفشہ اور لعاب اسبغول اور لعاب بہدانہ اور لعاب تخم خطمی پلائیں اور آرد جو صندل یا میثاق مکوے آکسانی

روزغن بنفشہ اسپین ملا کر گردہ پر ضما د کرین اور اگر قبض ہو مغز فلوس اور روزغن بادام سے یا آب انارین اور شیر خشک سے یا مطبوخ لمبلیہ سے کہ اسپین غلاب سپستان آلو بنفشہ کاسنی غلاب و غیرہ ہو نرم کرین اور جب ایک ہفتہ گزرے اور مادہ تحلیل نہ ہو اور گرانی اور روز زیادہ ہو اور قارورہ رقیق ہو جان لے کہ مادہ جمع ہو تا ہی اور کپتا ہی ایسی حالت میں چاہیے کہ پینے کی دواؤں سے اور ضما د سے نفع کی مدد کرین مثلاً غلاب تخم کمان غلاب تخم خطمی غلاب تخم میتھی پلاٹین اور اکلیل خطمی حلبہ السی آرد جو گرم پانی اور روزغن کبجد ملا کر ضما د کرین اور اسی طرح نیگم پانی اور منضج دواؤں کا مطبوخ عضو پر ڈالین اور جب درد ساکن ہو اور بوجہ معلوم ہو جان لین کہ تمام پک گیا ہو سو اگر ٹوٹ جائے فہما ورنہ توڑنے میں امداد کرین اور یہ اس طرح ہے کہ توڑنے والی دوا میں جیسے سرگین کبوتر اور آرد کر سنہ اور عبا آسیا آب پیاز میں ملا کر یاد دوسری منضج دواؤں میں ملا کر ضما د کرین پھر ضما د کرینے کے بعد قطن کو ایسی طرح حرکت دین کہ ورم کے اوپر کا پوست پھٹ جائے اور پیپ بول کی راہ سے باہر نکل آئے اور جس وقت ورم ٹوٹ جائے اور پیپ پیشاب میں طاہر ہو چاہیے کہ شیرہ تخم خیارین شیرہ تخم خرزہ شیرہ تخم کدو شیرہ بادیان قند ملا کر دین تاکہ پیپ پاک ہو جائے اور شربت بنفشہ اور شیر خربت مفید ہیں خصوصاً اگر بزور مدہ مذکورہ کے ساتھ دین اور جب ریم کا مادہ تمام نکل آئے اور اسکو بول کی صفائی اور گرانی کے زائل ہونے سے پہچان سکتے ہیں مناسب ہو کہ التجام کی دوا میں دین تاکہ زخم بھرتے اور التجام کی دوا میں یہ ہیں تخم السی بریان کاکج خشکاش گل ارنی نشاستہ قرص کاکج ہر ایک سے مقدار مناسب لیکر دین اور جب تک کہ کچھ بھی گرانی محسوس ہو یہ دوا میں نہ دین کیونکہ گرانی ایسا نشان ہے کہ گردہ میں پیپ موجود ہو اور جب تک پیپ موجود ہو مدملات کا پینا مضر ہے کیونکہ یہ تین قبض سے خالی نہیں فائدہ ورم گردہ کہ ایک عرصہ تک رہے اسکو فصد ما بعض مفید ہے شربت کہ ابتداء ورم میں مفید ہوتا ہے غلاب پچاس دانہ خشکاش سفید تیس درم کشمیر خشک دس درم عدس مقشر سو درم جوش دین اور دو سو درم قند کے ساتھ قوام کرین اور دس درم پلاٹین پانی کے ساتھ یا خرزہ اور خیارین کے شیرہ کے ساتھ سفوف کہ ابتداء میں بھی اور جب پیپ نکلنے لگے اسوقت بھی مفید ہے مغز تخم خیار مغز تخم خرزہ تخم خرزہ تخم کاسنی تخم خشکاش برابر لیکر یا ایک کوٹ لین اور برابر قند پلاٹین اور ہر صبح دو مثقال کھلائیں اور اسکے بعد شربت بنفشہ پانی کے ساتھ پلاٹین اور اس مرض میں آس ساق اور آس عدس سب غذاؤں سے بہتر ہے بشرطیکہ طبیعت میں قبض نہ ہو اور ابھی مادہ پیپ نہ ہو دوسری قسم وہ ہے کہ ورم سرد یعنی ہوا اور اسکی علامت یہ ہے کہ قطن میں خصوصاً خاصہ کے پاس گرانی اور تمد محسوس ہو اور شدت سے درد اور جلن نہ ہو اور جو کچھ بلغم سے مخصوص ہو ظاہر ہو جیسے قبض کا بطنی ہونا اور منی میں سردی اور بول و براز میں سفیدی اور مرض کھڑا نہ ہو سکے اور شاید کہ منہ پر اور آنکھوں پر اور تمام بدن پر خصوصاً جہان کمر بند بندھا کر یا ہوتریل ظاہر ہوا بتباہ درد گردہ قولنج سے مشتبہ ہو جاتا ہے چنانچہ ان دونوں میں جو فرق ہے وہ قولنج میں گذرا غرض جاننا چاہیے کہ درد گردہ کا خاصہ ہے کہ جب حقنہ استعمال کرین درد بڑھ جائے بخلاف قولنج کے کہ حقنہ اس میں فائدہ کامل دیتا ہے علاج بابونہ نام برگ غار مرزنگوش گرم پانی میں ملا کر ضما د کرین اور تخم کرفس خشک انیسون پر سیاہ شان ہلیون پکا کر صاف کرین اور گل قند عسلی ملا کر پلاٹین اور اس بیماری میں تو بہت مفید ہے اور مغز فلوس خیار شبنم احشا کے اور ام باطنی تحلیل کرنے میں نہایت نافع پینے میں بھی اور حقنہ کے طریق پر بھی اور سکتے ہیں کہ اگر بول غلیظ ہو کئی رات تک سوتے وقت ایک درم ایاج فیرا کا کھانا اور بعد اسکے گرم پانی چارچھ پینا مادے کو نکالتا ہے اور اگر کافی نہ ہو یہ گولیان بنائیں جو ملی زیرہ ہر ایک آدھا درم مصطکی ایک درم صبر و درم آب و بوجہ

میں یا گلاب میں ملا کر گولیاں بنائیں اور دین بدن کو رطوبت سے اور ورم کے مادے سے پاک کرتی ہیں اور اس مرض میں غذا خود آب و پرند جانور کا گوشت بھنا ہوا کہ آسین پودینہ کر فس زیرہ ہوناسب ہو تیسری قسم وہ ہے کہ ورم گردہ صلب سوداوی ہو اور یہ اکثر ورم گرم اور ورم بلغمی کے بعد ہو جاتا ہے کسی خطا کی وجہ سے کہ علاج میں واقع ہو اور کبھی ابتدائی پیدا ہوتا ہے اور اسکی علامت بوجھ کی شدت اور بول میں کبودی اور رقت اور درد کی کمی اور دونوں طرف کمر بند کی جگہ اور دونوں سرین میں خدر کا ہونا اور دونوں ساق میں ضعف اور یہ مرض اکثر استسقا میں جا ملتا ہے اور بیمار کی پشت میں خم رہتا ہے اور سیدھی نہیں ہو سکتی اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دق پیدا کرے طبری نے کہا کبھی اس ورم صلب کے سبب دق عارض ہوتی ہے اس سبب سے کہ جو رگ گردہ سے نکلا کر قلب کی طرف آئی ہے اور آسین سے قلب کی غذا جاتی ہے وہ اس ورم کے سبب سے دب جاتی ہے اور قلب کی غذا منقطع ہوتی ہے علاج با بونہ اکیلی تخم کتان حلیہ خطمی مقل اشق چربی خرس مغز ساق گاؤں آسین ملا کر قطن اور کرگاہ پر ضا و کرین اور روغن با بونہ روغن قرطم روغن غار طین اور روغن قسط اور شبت اور گرم پانی سے تکیہ کرین اور با بونہ خشک تخم کتان بنفشہ سفلیخ انجیر حلیہ کے مطبوخ سے نطول اور آبرن کرین اور صبح بزور طینہ جیسے تخم خطمی تخم کتان تخم حلیہ کوٹ چھا کر شیرہ تخم خیارین شیرہ تخم خرزہ کے ہمراہ پلائیں اور کشک جو شربت شخاش اور شربت بنفشہ کے ساتھ فائدہ مند ہے تہنہ اگر کوئی امر مانع نہ ہو باسلیق کی فصد کرین اور مطبوخ اقیمون اور فلوں خیار شبنم سفیدین اور جہان کہین کہ قوت ضعیف ہو مار الجسن سکنجین اقیمونی کے ساتھ دین اور اطر فیض کبیر سفید ہے اور بہتر غذا شیرہ سبوس گندم روغن بادام ملا کر اور خود آب اور قلبیہ اسفناخ حرارت کے ہونے اور نہونے کی رعایت سے اور جب کہ حرارت میں کمی ہو سکے اور شہد کھانا نہایت مفید ہے اور یہ بات پوشیدہ نہیں کہ اس ورم کا علاج بہت دشوار ہے۔

فصل قروح کلیہ کے بیان میں اس قرح کا وہی سبب ہے کہ قرحہ شانہ میں کہا جائیگا اور قرحہ تفرق اتصال کو کہتے ہیں کہ عضو میں واقع ہو اور پیاچا اور یہ اکثر گوشت میں اور عضو کچی میں پیدا ہوتا ہے اور اسکی علامت پشت میں اور گردہ میں درد اور بوجھ اور تمدد کا ہونا اور بول میں ریم اور خون اور پوست کے چھلکون کا آنا اور کبھی پوست کے ٹکڑے سخت اور غلیظ جیسے گوشت کے ریزے آتے ہیں اور قرحہ شانہ اور قرحہ گردہ میں فرق یہ ہے کہ قرحہ گردہ میں درد قطن سے تجاوز نہیں کرتا اور خاصہ میں نہیں پہنچتا اور سلس البول اور پوست کے سرخ ٹکڑوں کا آنا بول میں پیپ کا خوب لجانا اور بول میں بدبو کا کم آنا اور بول دشواری سے نہ آنا بھی اسی کے خواص میں سے ہے بخلاف قرحہ شانہ کے کہ بول کا دشوار آنا اور قشور کا سفید ہونا اور عانہ میں درد اور بول میں شدت کی بدبو اسکے لوازم میں سے ہے اور ایسا ہی پیپ بول میں خوب نہ ملے اور درد کی شدت ہو اور یہ فرق کہ زخم گردہ کے گوشت میں ہے یا اسکے پردہ میں اس طرح ہے کہ اگر خشا میں ہو درد قوی ہوگا اور سوزش زیادہ اور اگر گردہ کے گوشت میں ہوگا درد کمتر ہوگا اور سوزش بھی کم ہوگی اور جانا چاہیے کہ اگر قرحہ اس منفذ کے نزدیک ہوگا جو گردہ اور جگر کے بیچ میں ہے درد کتفین تک پہنچے گا اور پیاس کا غلبہ ہوگا اور اگر اس مجری کی طرف ہوگا کہ گردہ اور شانہ کے بیچ میں ہے شاید کہ درد زانو تک آئیگا اور یہ فرق کہ پیپ گردہ سے آتا ہے یا اوپر کے اعضا سے اسی عضو کی آفت سے ظاہر ہے حاصل کلام جس قدر کہ پیپ دور کے اعضا سے آئیگی اسی قدر بول میں زیادہ غلط ہوگی علاج اول اخلاط کی تعدیل کرین تاکہ مراریت اور بورتیت خلط سے زائل ہو اور شیرینی مائل ہو جائے اور شربت اور غذائیں ہر خلط کی تعدیل کے لیے بارہاندہ کر ہونے اور بہتر ہے کہ اگر کوئی امر مانع نہ ہو باسلیق کی فصد درد کی طرف

سے کھولیں اور اگر دونوں طرف درد ہو دونوں ہاتھ کی رگ کھولیں اور جان لین کہ اس بیماری میں تو نہایت مفید ہے کیونکہ مادہ جانب مخالف سے نکلتا ہے
 بخلاف اسہال کے کہ جس قدر زیادہ قوی ہوں زیادہ مضر ہوتے ہیں لیکن اطباء میں خفیف کی اجازت دیتے ہیں تاکہ مادے کو اس طرف سے اس کی جانب
 مائل کر دے اور باوجود اسکے اخلاط کو نہ اچھارے اور جب بدن کا تنقیہ اور اخلاط کی تعدیل کر چکیں مددات پلائیں تاکہ قرح پاک ہو اور مددات کا استعمال مزاج
 کے موافق ہوتا ہو مثلاً اگر حرارت نہ ہو پوست سچ کر فس پوست بچ بادیاں اور خرابیاں جوش دیکر شہد ملا کر پلائیں اور اگر حرارت ہو شہد تخم خیارین شہد تخم خربزہ اور
 تخم کمان وغیرہ شہد یا قند ملا کر دین اور کبھی پاک ہونے سے پہلے پپ جم جاتی ہے اور خار خشک باونہ پر سیاہ نشان خبازی کے مطبوخ سے آبن کرنا اور
 ایسا ہی گرم پانی کر اور گردہ پر ڈالنا مفید ہوتا ہے اور زرد آب منجھ کو بہانا ہے اور یہ سفوف مفید ہے تخم کر فس بادیاں انیسون زوفا ہر ایک دو درم کنڈر چار درم
 خوراک دو مثقال میں درم مار العسل کے ساتھ اور اگر درد قوی ہو قدرے تخم بچ اور نفاح اور ایون بڑھائیں اور آبن میں پوست خشخاش بڑھائیں
 اور روغن گل گردہ پر لیں اور حیوت قرح پاک ہو جائے اسکے اندمال میں کوشش کریں اور اس کا یہ طریق ہے کہ ادویہ مدللہ جیسے دم الاخون گل ارمنی کا غد سوختہ
 کنڈر وغیرہ اور قرص کمر با اور قرص خشخاش وغیرہ مرغی یعنی چپ دار دو اون کے ساتھ جیسے نشاستہ صمغ عربی کثیر اور ادویہ مددہ کے ساتھ جیسے تخم خیارین
 تخم خربزہ تخم کاسنی بادیاں مرکب کر کے کھلائیں اور چاہیے کہ اس قرح کے علاج میں ٹری سعی اور کوشش فرمائیں کیونکہ اس کا بھرنایا پانچ وجہ سے دشوار ہے
 ایک تو یہ کہ گردہ معدہ سے بہت دور ہے دو کا اثر پورا پورا نہیں پہنچ سکتا دوسرے یہ کہ گردہ بول کی راہ اور اس کی گذرگاہ ہے اس میں دو اور تک نہیں ٹھہر سکتی
 تیسرے یہ کہ گرم فضلے جسے قرح پیدا ہوتا ہے بول کے واسطے سے ہمیشہ گردہ پر گرتے ہیں چوتھے یہ کہ گردہ کا جرم سخت ہے اور جو نسا جرم سخت ہوتا ہے اس کا جرم
 دیر میں اچھا ہوتا ہے پانچویں یہ کہ گردہ ہمیشہ اپنے کار میں مصروف ہے اس کو سکون نہیں اور اندمال کے لیے سکون شرط ہے اور ایسا ہی قرح شانہ کا اچھا ہونا
 بھی دشوار ہے انھیں اسباب سے کہ ذکر آیا ہے بلکہ اسکے اور بھی دو سبب ہیں ایک تو یہ کہ شانہ ہمیشہ بول سے بھرا ہوتا ہے دوسرے یہ کہ شانہ عصبانی ہے اور عضو
 عصبانی کا قرح عضو لحمانی کی نسبت دیر کر بھرتا ہے چنانچہ ظاہر ہے قرص کا کنج کہ قرح گردہ کو فائدہ کرتا ہے گل ارمنی صمغ عربی کنڈر دم الاخون تخم خشخاش
 مغربا دام رب السوس نشاستہ کثیر ہر ایک دو درم تخم کر فس ایون ہر ایک ایک درم کا کنج سات درم سب دو کو کوٹ کر لعاب بہدانہ میں قرص بنا لیں
 ہر قرص دو درم خوراک ایک قرص شربت بنفشہ کے ساتھ اور چاہیے کہ تیز اور کمین غذاؤں سے اور جماع اور مشقت سے پرہیز واجب سمجھیں۔

فصل جرب کلبہ کے بیان میں وہ اس طرح ہے کہ چھوٹی پھنسیاں گردہ میں پیدا ہوں اور تیزی اور شور ہونے کے سبب خارش لائیں اور یہ
خارش اکثر اس وقت ہوتی ہے کہ ثور مذکورہ پھوٹ جائیں اور یہ بیماری ایسی چیزوں کے کھانے سے پیدا ہوتی ہے کہ خون کو گرم کریں یا ان سے صفا اور بلغم پیدا
ہو اور اس کی علامت یہ ہے کہ گردہ میں درد اور خارش اور غد غدا اور چھین محسوس ہو اور اطراف سرورہ میں اور پوست کے باریک چھلکے کچھ ریم اور خون کے
ساتھ بول میں نکلیں اور یہ پھنسیوں کے پھوٹنے کا نشان ہے اور جہاں کہیں کہ ثور گردہ پر باہر کی جانب ہوں ہمیشہ درد کی شدت رہے اور اگر اندر کی طرف
بول کے راستوں میں ہوں بولی آنے کے وقت درد اور سوزش زیادہ ہو اور اسکے بعد ساکن ہو اور جاننا چاہیے کہ جس قدر ثور کم یا زیادہ اور جیسے قروح
فراخ اور وسیع ہونگے اسی کے موافق درد میں کمی بیشی ہوگی مثلاً تنقیہ کے لیے رگ با سلیق کھولیں یا گردہ کی جگہ پر حجامت کریں اور شاہترہ آلو پستان

کا مطبوخ ترنجبین ملا کر پلا میں تاکہ طبیعت نرم ہو اور تو اور حقنہ نرم مفید ہیں اور جس شخص کو تو کرنا آسان ہو چاہیے کہ تین دن تک ہر روز تو کرے اور جان لے کہ شربت بنفشہ اور شربت نیلو فراور شربت خشخاش اور بناوق بزور کھانا خصوصاً تھقہ کے بعد اور خطمی اور قلعہ یانی اور اسفناخ اور کشمشیر کھانا مفید ہے اور روغن بادام شیاف اسیض میں ملا کر اچیل یعنی پیشاب گاہ کے سوراخ میں ٹپکانا اور چشمہ شور اور گندھگ کے چشمہ کے پانی میں آنا اور لوہے کا بھیا ہوا پانی پینا فائدہ مند ہے بناوق بزور مغز تخم خربزہ دس درم مغز تخم خیار پانچ درم مغز تخم کدو تخم خطمی بزور بھینج نرغہ مغز بادام نشاستہ رب السوسن خشخاش سفید ہر ایک دو درم نرم کو کرکے لعاب اسبغول میں ملا کر گولیاں بنائیں اور جب استعمال کیا جائے اس میں گل ارمنی طابین تاکہ خشکی ہو چکے اور زخم بھر گئے

فصل ذیابیطس کے بیان میں یہ ایسا مرض ہے کہ جیسا پانی ہمیں ویسا ہی بول کی راہ سے کچھ ایک دیر میں باہر آئے مگر ارادہ کے ساتھ اور اسی بات سے اس میں سلس البول میں فرق کرتے ہیں اور اس مرض کے اور بھی کئی نام ہیں جیسا زرق الکلیہ اور سلس البول اور دو لابیہ اور دواریہ اور پرکاریہ اور استسقا اتمش یہ یونانی زبان میں شانہ کا نام ہے اور استسقا کا لفظ اسکے ساتھ اس لیے ملایا کہ جیسا استسقا میں پانی اٹھائیں جمع ہوتا ہے ویسا ہی اس مرض میں پانی شانہ میں جمع ہوتا ہے سو گویا وہی مادہ ہے کہ اس عضو میں جمع ہوتا ہے اور یہ دو قسم ہے پہلی قسم وہ ہے کہ سور مزاج گرم مفرط گردہ میں عارض ہو اس سبب سے اسکی جاذبہ پانی کو زیادہ جذب کرے اور اسکا اس سبب سے رضعیف ہو اور ظرف تنگ ہو اسکو نہ ٹھہرا سکے اور دائمہ شانہ کی طرف دفع کرے اور گردہ پھر مائیت کو جگر سے اور جگر ماسار یفا سے اور وہ عمدہ جذب کرے اس سبب سے تشنگی کا غلیہ ملو اور تسلی نہو اور یہ جو اعضا ایک دوسرے سے پانی کو کھینچتے ہیں اس کھینچنے کو یونان کے لغت میں ذیابیطس کہتے ہیں یعنی دنا ب اور اسکی علامت پیاس کی شدت اور پانی پیتے ہی پیشاب کرنا اور اس میں تیز اور سوزش کا نمونا اور یہ مرض جب پورا ہوا ہو جگر کو ضعف کرنا ہے اور ذوق لانا ہے علاج گردہ کی حرارت کی تسکین میں کوشش کریں ان چیزوں سے کہ اسکے سور مزاج میں مذکور ہیں اور جان لین کہ مارا شمشیر اور شربت انار ترش اور شربت سورہ اور شربت لیمون اور شربت سماض اور قرص کا فور اور قرص ذیابیطس اور قرص طباشیر کھلانا اور شیره خیارین اور لعاب اسبغول وغیرہ پلانا اور صندل گلنار اقا قیاقلی ارمنی اپت جو کا ہو کے پانی میں ملا کر قطن اور گردہ پر عطا کرنا اور یہ صین ہر جیسے نیلو بنفشہ گل سرخ شگوفہ سفرجل شگوفہ سیب شگوفہ بید بستر بچھا کر چت لینا اور غذاؤں میں سے صہریہ اور رائیہ وغیرہ پر جو چیز کہ سرد قابضہ کٹفا کرنا فائدہ عملی رکھتا ہے اور کہتے ہیں کہ قصد باسلیق فائدہ مند ہے قرص کا فور طباشیر صندل خرفہ کشمشیر خشک تخم حاض تخم کاہو مغز تخم خیار مغز تخم کدو صمغ عربی گل ارمنی کا فور ریاحی ہر ایک قدر مناسب لیکر ہر ایک کوٹ کر قرص بنائیں قرص طباشیر طباشیر تخم کاہو تخم خرفہ گل ارمنی گل سرخ گلنار برابر لیکر کوٹ چھا کر قرص بنائیں قرص ذیابیطس طباشیر رب السوسن ہر ایک پانچ درم تخم خرفہ تخم کاہو ہر ایک پندرہ درم کشمشیر خشک تخم حاض گل ارمنی ہر ایک تین درم صندل سفید گلنار سماق صمغ عربی ہر ایک دو درم کا فور آدھا درم کوٹ اور چھان کر خرفہ یا کاہو یا انار ترش کے پانی میں قرص بنائیں دوسری قسم وہ ہے کہ شدت کی سردی ہو چکے سے یا سرد پانی پینے اور دوسرے اسباب سے سور مزاج سرد تمام بدن پر یا فقط گردہ پر غالب آئے اور ذیابیطس باروشاد و نادر ہوتا ہے اور اسکی علامت حرارت کے آثار کا نمونا مگر ماس کیونکہ ذیابیطس اگر یہ سرد ہو پیاس سے خالی نہیں ہوتا اور جانا چاہیے

کہ اگر سردی فقط گزردہ میں ہوگی پیاس زیادہ ہوگی اسکی نسبت کہ تمام بدن میں سردی ہو غرض کہ جس طرح سے ہو ذیابیطس بارہ کی پیاس ذیابیطس حار کی تشنگی کو ہرگز نہ پہنچے گی اور ان دونوں میں فرق ظاہر ہوا سچلے کہ انکے خصائص جنکا ذکر آیا ہو بہت ہیں علاج گزردہ اور بدن میں گرمی پہنچانے کے لیے شرہ و بطوس اور محاجین گرم دین اور روغن مقوی اور گرم جیسے قسط اور محلب اور سعد کاروغن جنہد ستر عاقرو حلاطہ اگر گزردہ اور پشت پر طین اور گندک کے چشمہ میں آنا مفید ہے اور جہان کین تنقیہ کی حاجت پڑے طین تراب اور سکنجبین عسلی ملا کر نوکر اتین اور طین اوان کا حقہ کرین اور بہتر غذا کھنک کا گوشت اور بھنا ہوا گوشت اور پزند جانورون کا خشک قلبہ معجون کہ اس جگہ مفید ہے اور اسکا نام ہاسک البول کہلاتا ہے کندر شاہ بلوط سعد و لہجان قرفہ عودان چھروادون کو برابر لیکر شہد میں ملائیں خوراک و متقال

فصل حصاء اور رمل کے بیان میں یعنی پتھری اور ریت کہ گزردہ میں پیدا ہو اس بیماری کا سبب مادی رطوبت خام لزج ہے کہ پتھر جاتے پھر اگر اس میں غلظت اور لزجیت ہوتی ہے پتھری پیدا ہوا اور اگر اس قدر غلیظ نہیں ریت پیدا ہوا اور کبھی شاذ و نادریم اور خون سے ریت اور پتھری پیدا ہوتی ہیں اور حصاء اور رمل کا سبب فاعلی حرارت قوی خشک کرنے والی ہے کہ رطوبت لزج کو ایک زمانہ کے بعد سخت کر ڈالے اور جان لین کہ یہ بیماری اکثر سردی ہوتی ہے اور اسکی کئی علامات ہیں ایک تو یہ کہ اول بول کہ راو غلیظ آئے اسکے بعد صاف دوسرے یہ کہ گرانی اور تہ و قطن میں اور پشت میں محسوس ہو گیا اس جگہ کوئی خیر لگائی ہے اور یہ کیفیت اسوقت زیادہ ہوتی ہے کہ بیاڑھکے تیسرے یہ کہ جبوقت امعاء میں ثقل بھر جائے درگدہ غلبہ کرے چوتھے یہ کہ بول سُرخ یا زرد ہو اور ریت سرخی یا زردی مائل آوے پانچویں یہ کہ کبھی درگدہ اس خسیہ تک کہ گزردہ آفت زدہ کے مقابل ہے پونچھے یہ کہ کبھی اسی طرف کے پائون میں درد خدر کے ساتھ پیدا ہوا اور جاننا چاہیے کہ سنگ گزردہ کا درد در قریب سے بہت مشابہ ہے اور ان دونوں کا فرق قویخ میں گذرا اور اکثر بیماری بچون میں دایہ کے دودھ میں فساد آنے سے ہوتی ہے اور بعض اومیون کو یہ مرض ثوبت معین ہے پوٹا ہے چنانچہ ہفتہ وار نور مینون کے بعد ہوتا ہے اور شاید کہ تمام سال میں ایک بار عارض ہو اور گزردہ کے سنگ اور ریک میں اعراض کی شدت اور سختی سے اور بول میں ریکا کے آنے سے فرق ہو سکتا ہے علاج اول تنقیہ بدن کے لیے کرین کہ نہایت مفید ہے اور اسکے بعد مسہلات اور مدرات کہ مزاج کے مناسب ہوں اور بہت گرم نمون دین اور اگر خون غالب ہو فصد کرین اور جو کچھ حصاء کے پیدا ہونے کا سبب ہو اس سے روک دین جیسے رات کے وقت کھانا اور غذا میں غلیظ مثلاً دودھ کے اقسام اور اونٹ کا گوشت اور بھینسے کا گوشت اور فطیری روٹی تازہ اور جاری اور ہریہ اور لاکشہ اور حلویات لزج اور فواکہ ویرہضم جیسے سیب و شہقانوا اور زرد آلو وغیرہ اور شقت اور جماع مفرد وغیرہ اور جب بدن کا تنقیہ ہو چکے اور مادہ منقطع ہو اسی عضو کا تنقیہ ادویہ تنقیہ کے استعمال سے کرین چنانچہ انکا ذکر آئیگا اور جبوقت دروغلبہ کرے اور خون غالب ہو رگ باسلیق کی فصد کرین اور اگر قبض ہو ملین اور چکی اور نرم کرنے والی دواؤں سے حقہ کرین اور حقہ مقدار میں کم ہونا چاہیے تاکہ درد نہ بڑھے اور ایسا ہی جو دوائیں کہ مجاری کو نرم اور درد کو ساکن کرتی ہیں مثلاً خشک باونہ حلی شہت کرفس کرن پر سیاہ شان رطبہ ترطم نیکوفہ حلبہ سچ کبر اسبغول خرفہ نبشہ برگ کبجد جوش دین اور مریش کو اس مطبوخ میں بھلائیں کہ بانی کرکے رہے اور اس مطبوخ کی دواؤں کا ثقل قطن اور خواصر اور حالبین چھنا کرنا مفید ہے اور جان لین کہ جس حالت میں بیمار آریں میں ہمدرات کا پتیا جلد اثر کرتا ہے چنانچہ یہ آتا

پوشیدہ نہیں اور جب آبن سے نکالین روغن خیری روغن بنفشہ روغن شبت ملا کر پشت اور کمر اور گردہ پر لیں اور مزاج کی حرارت اور پرودست کی رعنا
جمع امور میں واجب سمجھیں امتیاز اگر ریت گردہ میں ہو تو وی دواؤں کی حاجت نہیں اور انھیں تدبیروں سے کہ ذکر آیا ہو زائل ہو جاتا ہے لیکن سنگ گردہ
ووحال سے خالی نہیں ایک تو یہ کہ متقی اور مفت یعنی توڑنے والی دواؤں سے بوسیدہ ہو کر ریزہ ریزہ ہو جائے اور باہر آجائے دوسرے یہ کہ اسی
طرح ثابت بول کی راہ سے خود بخود نکل جائے یا ان حیلوں سے کہ اسکے نکلنے میں مخصوص ہیں ایسا سٹے کہتے ہیں کہ جب بیار آبن سے نکلے اسکے
قطن پر روغن طہین اور حکم کریں کہ چند قدم چلے اور اپنے سرین کو ہلاتے اور ایک پاؤں پر کودے اور زینہ سے اترے یہ سب امور اسلئے ہیں کہ پتھری باہر
آجائے سو اگر نکل آئے نہا اور اگر اس راستہ میں کہ گردہ اور شانہ کے پیچ میں ہو رک جائے جلد کریں اور جلد یہ ہو کہ جس جگہ پتھری رک رہی ہو اس سے
نیچے مجھ رکھ کر زور سے کھینچیں تاکہ پتھری ادھر آجائے اور پھر مجھ اس جگہ سے اٹھا کر نیچے کی جانب رکھیں اور ایسا ہی کریں اور نیچے کی طرف آتے جائیں
یہاں تک کہ پتھری شانہ میں آئے اور اگر اس شانہ میں نرمی کے لیے تخم غنمی السی تھی کالعب لیکر روغن قوٹم ملا کر اعما میں تھنہ کریں اور مغز فلوس پانی میں یا طبع
غنمی میں حل کر کے روغن بادام ملا کر پائین بہتر ہو اور جس وقت پتھری شانہ میں آجائے اور خود بخود نکلے اور قصب کے مجری میں رک جائے تو اس وقت
تدبیر یہ ہو کہ قصب کو گرم پانی میں رکھیں اور لعاب مناسب اور روغن موافق کہ مذکور ہوئے ہیں اچلیل میں پکائیں اور آہستہ آہستہ تھیلی سے اپنا
قصب کو انکی طرف لیں تاکہ پتھری نکل آئے اور اس وقت مجاری میں پتھری کے رک جانے سے درد غلبہ کرے اور بیار بقرار ہو فلویا دین اور اسکے
سوا جو چیز کہ مخدر ہو مثلاً بسفاچی اور برشعا اور پُرانا تریاق کہ اسیوں انیوں کی قوت باقی ہو اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ پتھری قصب کی راہ سے کسی جلد سے
نہیں نکلے اور درو کی شدت اور بول کے اجتناب سے ہلاکت کا خوف ہوتا ہے ایسی حالت میں دستکاری کے سوا چارہ نہیں تاکہ تنگاف دیکر پتھری
کو نکال لیں اور تنگاف دینے کو جراح جانتے ہیں ان دواؤں کا ذکر ہے کہ اسہال کے لیے اس مرض میں کام آتی ہیں پستان انجیر تخمی اصل السوس
جوش دین اور مغز فلوس اور تہنجین ملا کر دین ان دواؤں کا ذکر ہے کہ اور اسکے لیے کام آتی ہیں جو نسی گرم ہیں یہ ہیں تخم کرفس بادیان انیسون صخر مویز
ہلیون اور سرو یہ ہیں تخم خیارین خشک ہندوانہ تخم کدو اور معتدل یہ ہیں پسیاوشان فوہ تخم خرزہ اور انھیں سے جو کچھ حال کے مناسب ہو دین لیکن
مدرات کو کبھی کبھی دینا چاہیے نہ کہ ہمیشہ کیونکہ ہمیشہ دنیا مضر اور وہیہ مفتہ کا بیان ہے یعنی توڑنے والی بنفشہ خشک پودینہ افستقین کرفس بیخ ہلیون
بیخ خاربخ بادیان سب بری تخم خیار سرف ہر سیاوشان مفید ہیں خواہ ان دواؤں کی معجون بنائیں خواہ قرص اور سفوف اور سکجنین جنصلی کہ اسیوں
اصول اور بزور حصاۃ کے پاک کرنے والے اور نکلنے والے داخل ہوں بہت مفید ہیں اور وہ دوا کہ یاد آئے اسکا نام ہے اور حصاۃ شانہ میں اسکا
ذکر آئیگا اسکا سرف اور ناکسرا سرف اور آگینہ کہ خیار سا کرین اور گوشت اطاخو لیدوس کا جگنا نام ابو فضیل ہے وہ ایک جانور ہے کہ دم دراز کھتا ہے
اور جب زمین پر پھینکا ہو دم کو زمین پر مارتا ہے جب تک کہ ہتھیار ہتا ہو انہیں سے ہر ایک حصاۃ کو توڑنے کے لیے مفید ہے جو جسطرح جانین کھلائیں اور
معجون جو الیہو دیشیرہ تخم خیارین شیرہ تخم خرزہ کے ساتھ کلی فائدہ کرتا ہے اور معجون عقرب نہایت مفید ہے معجون حجر الیہو کہ سنگ گردہ اور سنگ شانہ
کو توڑ کر نکالتا ہے معز تخم کدو معز تخم خیارین معز تخم خرزہ جب کا کچھ ہر ایک پانچ درم جو الیہو داصیل بچا پس درم کوٹ بچان کہ شہد میں ملائیں خوراک

دو درم نہایت تین درم چون عقرب خاکستر عقرب ساڑھے تین درم جنطیانا ڈیڑھ درم زنجبیل ایک درم فلفل دو درم دار فلفل دو درم کاسنج ساڑھے پانچ درم جذبید ستر چار درم کوٹ چھانکر شہد میں ملائیں شربت ایک دانگ آب کرفس کے ساتھ اور طفل کے لیے آدھا دانگ فائدہ سرد پانی کھانے کے سچ میں اور نہار پینا کبھی کبھی حصاۃ کو نہیں پیدا ہونے دیتا اور کمان کے بستر پر لیٹنا مفید اور بارشیم کے بستر پر ضرر کرتا ہے اور عمدہ تدریج یہ ہے کہ ہضم کی درستی کریں اور معدہ کو قوت دیں اور شکم کے خلو میں ریاضت کرنا اور حمام معتدل میں آنا اور لطیف غذا میں جیسے تہو اور چھوٹے مرغ اور بزغالہ کا گوشت کہ بطور اسفید باج پکائیں اور نان خشک اور حمیصہ اور اسفانا خیمہ کدوا اور بیزار کے ساتھ بنا کر کھانا اور کتے ہیں کہ طبعِ خطیف نے بہت سی خلقت کو حصاۃ اور بول کی دشواری سے مخلصی دی اسکی ترکیب خطاطیف کو لیکر اسکے بازو اور پر کو دو درم کریں اور ہانڈی میں ڈال کر روغن بادام میں پکائیں اور آب کرفس اسپر ڈالیں اور کشنیز اور دار چینی اور فونجان ملائیں اور تھپتھپ کے بعد اس دو کا کھانا کھلی مفید ہے خاکستر عقرب کی ترکیب ایک دلدار شیشہ گل حکمت کریں اور بچھو اس میں رکھ کر گرم تنور میں ایک رات یا کچھ کم رکھیں اور صبح نکال کر کام میں لائیں اور جان لین کہ شیشہ اور آگینہ عقرب کے جلانے کے لیے مٹی کے برتن سے بہتر ہے کیونکہ مٹی کا برتن جذب کرتا ہے اور قوت لیتا ہے اسوجہ سے اس خاکستر کا عمل ضعیف ہو جاتا ہے اور دوسرا طریق یہ ہے کہ عقرب کو لوہے کی ہانڈی میں بند کر کے تنور میں چھو ساعت رکھیں

باب اٹھارھواں ان امراض کے بیان میں کہ مثانہ کو مخصوص ہیں -

اور وہ امراض کہ گردہ سے بھی عارض ہوتے ہیں اور مثانہ سے بھی تعلق رکھتے ہیں اور مثانہ ایک تھیلی ہے بلو طلی شکل یعنی دونوں سر تیز اور بچ میں سے فراخ اور اسکے دو طبقے ہیں طبقہ باطنی تو عصبی ہے اس لیے کہ بول کی تیزی محسوس ہوتا کہ دفعہ حرکت کرے اور طبقہ خارجی صفائی ہے حفاظت کے واسطے تاکہ طبقہ باطنی اسٹلا اور کھینچنے سے نہ بھٹ جائے اور مثانہ میں ایک گردن ہے قبل یعنی پیشا بگاہ کی طرف کہ بول آئے گا راستہ ہے اور یہ مثانہ کی گردن مردوں میں تین خم رکھتی ہے اور عورتوں میں ایک خم کی ہوتی اور گردہ سے مثانہ کی طرف دو رنگ جنکو برانچ کہتے ہیں اتر کر آتی ہیں تاکہ پانی گردہ سے مثانہ میں آئے اور ایسا نہیں کہ یہ دونوں رنگین مثانہ میں آتے ہی اس میں کھل گئی ہیں بلکہ یہ دونوں منفذ و طبقہ کے سچ میں کھل کر مثانہ کی درازی گھا کر مثانہ کے منفذ کے نزدیک کہ پانی کا مخرج ہے ایک ہو کر اندر کے طبقہ میں کھلا ہے اور پانی گردہ سے مثانہ میں اس طریق سے داخل ہوتا ہے اور مثانہ کی منفعت یہ ہے کہ بول کو جمع رکھے اور دفعہ اسکو دفع کرے اور اس میں کئی فصل ہیں

فصل اور امِ مثانہ کے بیان میں اور اسکی کئی قسم ہیں پہلی قسم حاریہ ورم یا تو ابتداً پیدا ہوتا ہے یا کھر کھری پھری کے خراش سے ہو جاتا ہے یا ضرر اور سقہ سے پیدا ہوتا ہے اور ورم گرم مثانہ کی چار علامت ہیں ایک تو یہ کہ عانہ میں درد شدید اور جھین اور گرانی اور اتفان معلوم ہو دوسرے یہ کہ تپ گرم مرقق اور تشنگی پیدا ہو اور ہاتھ اور پاؤں سرد ہیں اور ہڈیاں اور زبان میں سیاہی ظاہر ہو تیسرے یہ کہ بول دشواری سے قطرہ قطرہ آئے یا ہرگز نہ نکلے یا بالکل بند ہو جائے اور یہ اس جگہ ہوتا ہے کہ آماں نہایت بڑا ہو اور اسکو باسے اور جانا چاہیے کہ عانہ پر سرخی کا ظاہر ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ ورم مثانہ اگلی طرف کو مائل ہے۔ علاج رگ باسیلیں کھولیں اور قوت کے موافق خون نکالیں اور جب ورم ابتداً سے گزر جائے رگ

ماہض کھولیں اور قصد کے بعد آبِ غلب لیکر اس میں مغزِ فلوس ملکر اور حقنہ نرم مفید ہے اور جلاب کہ بنفشہ تخم کاسنی غلاب شکر ترنجبین سے بنائیں اور شربت بنفشہ اور کشکاب شیرہ خشکاش کے ساتھ مفید ہے اور قصد کے پہلے اور اسکے بعد ابتدائیں ہرگز مدرات قویہ نہ دین اور کسی وقت دو تیرا دہ نہ صرف ضماد نکیرین خاص کر دسوی میں تاکہ مادہ کو متجز کرین کیونکہ شائدہ عصبی اور سرد مزاج ہے جلد صلابت قبول کرتا ہے سو بہتر ہے کہ ابتداً گوتی ایسا رادع کہ ملین ہو استعمال گرم کرین خصوصاً دسوی میں مثلاً بنفشہ جنازی وغیرہ جوش دیکر عانہ پر ڈالیں اور آبریزان کرین اور میدہ کی روٹی اور کنجد مقرر گرم کوٹ کر دودھ میں اور روغن بنفشہ ملا کر ضماد کرین اور شلغم اور برگ کزنب اور بابونہ اور خشک کا اچھا ضماد ہے اور آرد جو بنفشہ خطمی آب کاسنی آب مکو ملا کر ضماد کرنا مفید ہے اور احتیاط کرین کہ جب اس پچھلے ضماد کو کہ اسکے سبب خراسر دہین استعمال کرین اسکے بعد قیہ وطی یعنی موم روغن ملین ضماد کے طور پر تاکہ عضو کو نرم کرے اور جو کثافت سرد چیزوں سے آئی ہو اسکو زائل کرے اور اگر روغن بنفشہ میں کچھ ایک روغن بابونہ ملا کر ہمیشہ عانہ پر زین بہتر ہے اور جب مرض گھٹنے لگے اور ایک ہفتہ گزر جائے سرد چیزوں کا ضماد نکیرین بلکہ ملین خیرین کہ بہت گرم ہوں ان پر کٹھا کرین جیسے بابونہ تخم کمان آرد باقلا سیفنج میں ملا کر اور اسکے مانند اور چاہیے کہ جب قدر مادہ میں نرمی ہو اور جمع ہو نیکی استعداد ہو ہر روز تخیل میں بڑھائیں پھر اگر تحلیل ہو جائے بہتر اور اگر جلد جمع ہونے لگے تو جیسا کہ ورم کلیہ میں پکانے اور توڑنے اور پیپ پاک کرنے اور زخم بھرنی کی تدبیر کا ذکر آیا ہے ویسا ہی عمل میں لائیں فائدہ جسوقت کہ بول بند ہو جائے شیرہ تخم خیارین شیرہ تخم کہ ولعاب اسنولین اور تخم خطمی تخم جنازی ہر ایک ودرم کو کمر شربت بنفشہ کے ساتھ کھلائیں اور اسوقت میں وہ ضماد حسین دودھ اور کنجد ہے اور مذکورہ انہایت مفید ہے اور باقی اس مرض کی تدبیر وہی ہے کہ ورم گردہ میں گذر چکی اور احوال میں دواؤں کا پیکانہ بہت مفید ہے اسلئے کہ وہ جگہ نزدیک ہے اور قطور کہ اس جگہ مفید ہے یہ ولعاب اسنول اور عورت کا دودھ ملا کر استعمال کرین اور جہان کہیں کہ درد قوی ہو تخدیر کے لئے کاہو کو کوٹ کر اور ایک داگ ایون اور آدھا دانگ زعفران اس میں ملا کر روغن بادام کے ساتھ ضماد کرین اور جب درد ساکن ہو جائے جلد اٹھالیں اور شاید کہ دودھ سے نطول کرنا دروکی تسکین کرے اور یہ فرق کہ ورم شائدہ حار دسوی ہے یا صفرادی پائیں اور درد کی شدت وغیرہ سے کہ صفر کو مخصوص ہے اور بوجھ کی زیادتی اور شائدہ کے امتحان وغیرہ سے کہ خون کو مخصوص ہے پوشیدہ نہیں اور جان لین کہ صفرادی کی ابتدائیں زادات کا صرف ضماد کرنا جائز رکھتے ہیں اور احتیاط یہی ہے کہ ایسا نکیرین اور اسکی وجہ کو ہنسنے ابھی ذکر کیا ہے دوسری قسم وہ ہے کہ مادہ رطب لمغنی سے غرض ہوا اسکی علامت شائدہ میں بوجھ اور بول دشواری سے آنا اور پنڈلیوں میں ضعف ہونا علاج ڈکیرین اور تیز حقنہ استعمال میں لائیں اور مرزنجوش بابونہ تمام برگ غار وغیرہ کے مطبوخ میں جھلائیں اور شربت بزوری گرم اور مدرات باو لصل اور خیار شنبہ کے ساتھ پلائیں اور اگر بول دشواری سے آئے تخم کرفس مخم خیزہ رب اسوس قند لیکر سفوف نیا کر ہر روز ایک مقال کھلائیں اور اس کے بعد سکنجبین یا جلاب بنفشہ یا پانی شیر گرم پلائیں اور محلل دوائیں اور روغن احوال میں چکائیں اور مرغ بریان اور بزنگالہ کے کباب اور نخود کھلائیں تیسری قسم وہ ہے کہ ورم صلب شائدہ میں پیدا ہوا ہے اور یہ ورم ابتداً گرم ہوتا ہے اکثر تو ورم گرم کے بعد یا ضربہ اور سقطہ کے بعد پیدا ہوتا ہے اور اسکی علامت بول اور برازد دشواری سے آنا اور اسکے اسباب کا پہلے ہو جانا اور شاید کہ ورم جب بڑا ہو جائے محسوس ہو

علاج تخم خیارین ہلیون انیسون پرسیاوشان فلوس خیار شنبہ سے جلاب بنائیں اور روغن بادام ملا کر دین اور مناسب ہے کہ ادراہین مبالغہ نہ کریں ایسے کہ جو کچھ صاف ہو کھلی جائیگا اور جو باقی ہو بہت غلیظ ہو جائیگا سو بہتر یہ ہے کہ ادراہ کے ساتھ قلع اور یسین کی رعایت لازم سمجھیں مثلاً آب کرب اور آب خود پلاہین اور بابونہ اکلیل تخم کمان حلبہ خطمی مغز خشکدانہ پرسیاوشان خشک کے مطبوخ سے آہرن کریں اور ایسا ہی طبع مذکور سے نطول کریں اور روغن غار روغن زنبق چربی بطن عانہ پرلین اور بابونہ تخم کمان اشق اور قمل مغز ساق کاؤمین اور روغن قسط اور زیت میں ملا کر صناد کریں اور اگر کوئی امر مانع نہ ہو اور محلل ملین دواؤں کے ساتھ استعمال سے آس میں کسی قدر نرمی آگئی ہو صافن یا باسلیق کی ضد کھولیں مفید ہے

فصل قروح شانہ کے بیان میں اور اسکے تین سبب ہیں ایک تو غلط ماری اکال کہ شانہ پر اگر اپنی تیزی سے اسکو چھیل ڈالے دوسرے سنگریزہ کھکھرے کہ خراش کریں تیسرے ورم شانہ کہ پھوٹ جائے اور قرحہ شانہ کی علامت یہ ہے کہ بول دشواری اور جلن سے نکلے اور بدبو ہو اور اس میں ایسی چیزیں ہوں جیسے صاف چھلکے اور سبوس اور قرحہ کلیہ اور قرحہ شانہ کا فرق قرحہ کلیہ میں گذرا اور یہ بات پوشیدہ نہیں کہ شانہ کے قروح کا درد بہت سخت ہوتا ہے کیونکہ وہ عصبی ہے اور اسکی حس قوی علاج اخلاط بدن کی تعدیل اور تنقیہ کے بعد جو کچھ کہ قروح کلیہ میں گذرا شانہ کے تنقیہ کی واسطے کام میں لائیں یعنی مارا لعل اور مارا لعل وغیرہ قرحہ کی پاک کر نیوالی چیزیں کہ وہاں مذکور ہیں دین اور جب زرد آب پاک ہو جائے اور بول صاف آنے لگے اندمال کے لیے قرص طباشیر اور قرص کبریا اور قرص کاکج شربت خشخاش کے ساتھ پلاہین اور جس وقت درد کی شدت ہو شیاف میں عورتوں کے دودھ میں ملا کر قضب کے سوراخ میں پکائیں اور جہاں کہیں کہ درد شدید ہو گلارمنی اور شاخ گوزن اور شاخ اور کنڈرا اور سفید اج عورتوں کے دودھ میں ملا کر قضب کے سوراخ میں پکانا اتحیام کے لیے بہت مفید ہے اور جہاں کہیں کہ زخم میں میل زیادہ ہو فقط مارا لعل احویل میں ڈالنا قرحہ کو میل سے پاک کرنا ہے اور نہایت مفید ہے قرص کاکج کہ قروح شانہ کو مفید ہے مغز تخم خیاروس درم تخم کاکج تین درم تخم کرفس شہدانیہ گلارمنی دم الاخون صمغ عربی بزرالبنج ہر ایک دو درم ایون ایک درم کوٹ چھانکر قرص بنائیں اور شربت خشخاش کے ساتھ دین خوراک ایک درم نہایت ایک شغال اور جان لین کہ جو کچھ قروح گدہ میں کہا ہے اس جگہ بھی اسی کی رعایت رکھیں اور جو کچھ کہ وہاں مضر ہے یہاں بھی ضرر کرنا ہے اور جو کچھ وہاں مفید ہے اس جگہ بھی فائدہ دیتا ہے

فصل جرب شانہ کے بیان میں اسکا سبب بھی وہی ہے کہ جرب گدہ میں گذرا اور اسکی علامت بول میں سوزش اور بدبو اور رسوب جیسے سبوس اور شانہ میں درد شدید اور خارش اور کبھی پیپ کی قسم سے یا زرد آب کی قسم سے رطوبات کے قطرہ قطرہ ہمیشہ آتے ہیں جیسے بول قطرہ قطرہ آتا ہے اور کبھی خون بول میں آتا ہے اس جگہ ہوتا ہے کہ شور پکنے سے پہلے بھوٹ جائیں یا شور کے ساتھ ناکل پیدا ہو علاج اصلاح اور تعدیل میں کوشش کریں اور لعاب ہمدانیہ لعاب سپنول نشاستہ اور صمغ عربی اور کثیر کے ساتھ پینا اور بار اشعیہ و دودھ اور روغن بادام اور چکننا شوربا کھانا مفید ہے اور لعاب ہمدانیہ اور عورتوں کا دودھ اور روغن بادام قضب میں پکانا فائدہ مند ہے اور اکثر شانہ میں اس سے حقتہ کریں بہتر ہے اور شانہ میں حقتہ کرنا طریقہ اس کام کے کرنا ہے

جانتے ہیں محققہ یعنی حقنہ کا آلہ اس کام میں مخصوص قضیب میں لا کر حقنہ کرتے ہیں اور فصد باسلیق اور قطن کی حجامت اور اسہال اور قزاحتیاج کے موافق کر سکتے ہیں لیکن جان لین کہ فصد باسلیق اور اسہال یہاں چنداں مفید نہیں بخلاف جرب کلیہ کے کہ اس میں نہایت موثر ہیں بہتر یہ ہے کہ جب تک اسہال اور تعدیل سے کار نکلتے تنقیہ نکرین اور یہ امور اس حال پر موقوف ہیں اور بہتر غذا پانچہ اور خود آب چربا و ہر لیسہ مرغ اور بیضہ مرغ نیم برشت اور شیر اور برنج شکر کے ساتھ اور کشک گندم اور روغن بادام ہے

فصل ثنائہ میں خون جم جانے کے بیان میں یہ مرض بول الدم کے بعد یا ضربہ اور سقطہ کے بعد پیدا ہوتا ہے اور اسکی علامت غشی اور کرب اور نبض کا صغیر اور ساقط ہونا اور نفس صغیر اور اطراف میں سردی اور عرق سرد اور کبھی بدن میں لرزہ پڑتا ہے یہ اس وقت ہوتا ہے کہ اعضاے ظاہری پر سردی غالب ہو علاج سلکنجین عنصلی صرف یا کچھ ایک خاکستر درخت انگور کے ساتھ جمع کر کے پلائیں اور اگر برنج اسف تخم کرفس تخم ترب سداب برمی وغیرہ جس چیز میں کہ قوت تقطیع ہو پانی میں دیکر سلکنجین مذکور ملا کر دین جلد اثر ہوتا ہے اور پیرمایہ خرگوش یعنی چستہ خاکستر درخت انگور کے پانی میں حل کر کے کھانا اور ثنائہ پر ڈالنا اور احوال میں پکانا مفید ہے اور اکلیل حاشا از خزانچدان اقحوان بابونہ پودینہ سداب کے طبع میں آہن کرنا اور اسکا ثقل ضما کرنا فائدہ کلی دیتا ہے اور ایسا ہی حام میں بہت دیر تک بٹھینا اور طبع مذکور ثنائہ پر ڈالنا اور روغن بابونہ روغن ترب روغن شبت وغیرہ ملنا فائدہ کرتا ہے اور جبکہ ان تدبیروں سے خون مذکور نہ بے جو چیز کہ قوی الادرار اور مفتت حصاة ہو استعمال کریں اور جان لین کہ گدھے کا جگر خشک اور کچھوے کا پتہ کھانا بچے ہوئے خون کو بہا دیتا ہے اور طبع خود سیاہ و سداب پلانا اور خاکستر درخت گز یعنی جھاؤ اور خاکستر درخت انجیر پانی میں ڈال کر اس پانی میں کو احوال میں ڈالنا اس کام میں مخصوص ہے اور جب کوئی تدبیر فائدہ نہ کرے اور ہلاکت کا خوف ہو دستکاری کریں اور خون بستہ کو بطور حصاة ثنائہ نکال ڈالیں اور اس جگہ غذا مرغ کا شور با بنخ و سیاہ اور دار چینی کے ساتھ پکا ہوا بہتر ہے

فصل دروشانہ کے بیان میں اسکے ساتھ سبب میں ایک تو درم دوسرا قرعہ تیسرا جرب اور ان تینوں کا بیان گذر چکا چوتھا حصات پانچواں ہو اور ان دونوں کا بیان آئیں گا چھٹا وہ ہے کہ سور مزاج گرم یا سرد ثنائہ میں آکر درد پیدا کرے اور اس سور مزاج کی دو قسم ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ گرم ہو اور یہ مدرات اور گرم چیزوں کے بہت کھانے سے عارض ہوتا ہے اور اسکی علامت تشنگی اور ثنائہ میں درد اور جلن کا ہونا اور بول نر و اور جلتا ہوا آنا علاج تخم خرفہ تخم خیاریں تخم کدوے شیریں تخم کاہو تخم کاسنی کا شیرہ لیکر شربت بنفشہ اور شربت خشخاش ملا کر دین اور بنادق البزور بادا بھین شربتوں کے ساتھ اور آب کدو یا سلکنجین کے ساتھ مفید اور چاہیے کہ صندل فوغل آرد جو آب مکو اور آب کاسنی میں ملا کر ضما کریں اور روغن بنفشہ روغن کدو روغن نیلوفر طیلین اور حلیل میں پکائیں اور بنفشہ نیلوفر خطمی غلب الثعلب کے مطبوخ میں آہن کریں اور بہتر غذا اقلیئہ اسفاناخ اور زردہ بیضہ مرغ اور قلیئہ خیارا و مرغ کا گوشت آب انار کے ساتھ دوسری قسم وہ ہے کہ سور مزاج سرد ہو اور اسکا سبب سرد شربت اور سرد دوا وغیرہ کا کھانا اور اسکی علامت بول میں سفیدی اور شدت کی سرد دواؤں کے کھانے کے بعد مثلاً کافور وغیرہ یا سرد ہوا چلنے کے بعد عارض ہونا اور اسطونے کہا کہ سرد ہو و حرارت کو سست اور ضعیف کرتی ہے کیونکہ اسکی مضاد ہے اور بدن کو سرد کرتی ہے خصوصاً اعضاے عصبانی کو علاج تخم بادیاں تخم کرفس پودینہ انیسون تخم گز سداب جوش دیکر

صاف کریں اور شربت دینار ملا کر پلائیں اور مسخن چیزیں جیسے سداب برنجاسف شبت پودینہ کچھ ایک جذبید ستر اور حلیت ملا کر ضماد کریں اور باونہ قیسوم بنفشہ اکلیل مرزنجوش کے مطبوخ میں آبن کرین اور نخود آب گوشت بریان اور کبوتر کے بچہ کا گوشت کھلائیں اور کھنڈہ عملی اور اظرفیل صغیر اور تریاق کبیر اور مویز اور انجیر کا کھانا اور روغن سوسا اور روغن زنگس اور روغن زرفیون مٹانہ پر ملنا اور شیر گرم پانی مٹانہ پر ڈالنا مفید ہے اور درد مٹانہ کا ساتواں سبب ہے کہ طبیعت مادہ کو بحران کے طریق پر مٹانہ کی راہ سے نکالے اور اسکی علامت بحران کے دن اسکا وقوع میں آنا اور بول نکالنا اور ہونا علاج ادراہ کی مدد کریں

فصل خلع المٹانہ کے بیان یعنی مٹانہ جگہ سے جگہ ہو جائے اور بے جگہ ہونے اور لمبائی کا سبب ضربہ ہو یا سقطہ کہ پشت پر پونچے پھر اگر عضلہ میں ضربہ اور سقطہ کے سبب سے تمدد آئے گا اسکا نشان یہ ہے کہ بول بند ہو جائے اور اگر عضلہ میں وسعت آئے سلسل بول پیدا ہو گا علاج خرگوش کا خنبہ سکھلا کر شراب ریحانی میں ملا کر کھلائیں اور مرغ کا تخمہ جلا کر نیم گرم پانی کے ساتھ مفید ہے اور غالباً کھلا کر نافادہ مند اور اس مرض میں یہ سبب دو ائین بالخاصیتہ عمل کرتی ہیں اور جہاں کہیں کہ عضلہ میں تمدد ہو اور کوئی امر مانع ہو صافن کی فصد کر سکتے ہیں اقباہ اکثر ایسا ہوتا ہے خلع مٹانہ اس کے دوسرے امراض کے ساتھ جیسے ورم وغیرہ شریک ہوتا ہے اس صورت میں اول دوسرے امراض عارضی کا ازالہ کریں پھر خلع کے دفع کرنے پر توجہ کریں

فصل انتفاخ ویرج مٹانہ کے بیان یعنی مٹانہ پھولنا اور اس میں ریج کا ہونا اور یہ ہر چند کہ ورم نہیں مگر ورم کے مشابہ ہے اور یہ دو وجہ سے ہوتا ہے ایک تو یہ کہ نفاخ غذا میں جیسے لوبیا اور باقلا وغیرہ کھائیں اور نفع پیدا کریں دوسرے یہ کہ رطوبت مٹانہ میں پیدا ہو اور مٹانہ میں اس کے نفع کی طاقت نہ ہو اور اسکی علامت مٹانہ میں تمدد ہونا پھر اگر نفاخ غذا میں سبب ہیں نفع جگہ بدلتا رہے گا اور بوجھ نہ ہو گا اور اگر رطوبت سبب ہے تمدد کے ساتھ بوجھ معلوم ہو گا اور نفع ایک جگہ سے نکلے گا علاج تین دن تک یا زیادہ جیسا حال کے مناسب ہو مار الاصول حار دین تہا یا کچھ ایک روغن بید انجیر ملا کر اور اس کے بعد و شتال روغن بید انجیر و ام کھلایا کریں اور روغن بان اور روغن زنبق میں حلیت اور ثانیاً ملا کر مٹانہ پر ملیں اور ایسا ہی روغن مذکورہ سے اخلیل میں بچکاری لین اور سدہ پودینہ شبت حرمل جذبید ستر وغیرہ جو کچھ کہ ریاح کو توڑ ڈالے ضماد کریں اور نفاخ چیزوں سے اور اور پھون کو ضعیف کر بیوالی چیزوں سے پرہیز کریں اور جان مٹانہ کے روغن زعفران کا کھانا اور مٹانہ پر ملنا کالی مفید ہے اور جب بول کے آنے میں دقت ہو پوست خرزہ خشک کچھ نرم کوٹ کر قند کے ساتھ کھلائیں اور آبن کریں اور جہاں کہیں رطوبت غالب ہو تو متواتر کرنا نافادہ مند ہے اور تریاق اور بنجینیا اور شرود لیطوس اور انجیر نافادہ مند ہے

فصل حصاة مٹانہ کے بیان اور مٹانہ کی ریت اور پتھری کا وہی سبب ہے کہ کلیہ کے باب میں گندا اور جانا چاہیے کہ سنگ مٹانہ لڑکوں اور جوانوں اور بے آدمیوں کو اکثر ہوتا ہے اور سنگ گردہ کہول اور بٹھون میں اور زہر آدمیوں میں اکثر پیدا ہوتا ہے اور اسکی وجہ مطولات میں مذکور ہے اور عورتوں میں سنگ مٹانہ شاذ و نادر پیدا ہوتا ہے اس واسطے کہ اس کے مٹانہ کی گردن زیادہ تر فراخ ہے اور اس میں ایک خم سے زیادہ نہیں اس واسطے کہ مٹانہ کے خلاف مردوں کے کہ اس کے مٹانہ کی گردن زیادہ تر تنگ اور دراز ہے اور اس میں تین خم ہیں اور اس میں مادہ ٹھہرتا ہے اور پتھر اگر حصاة بنجاتا ہے اور سنگ مٹانہ کی علامت بول میں سفیدی اور رقت اور نوحہ کا غالبہ اور دفعہ قصبہ میں سختی کا آنا اور پتھری طرح شست ہو جانا اور قصبہ کی جڑ میں خارش کا ہونا اور بول کے بعد کچھ دیر

میں پھر اُسکا تقاضا ہونا اور جان لین کہ مثانہ کی ریت کا رنگ اکثر خاکستری ہوتا ہے یا سفید غرض جس قدر کہ حرارت میں کمی بیشی ہو اُسکے موافق ہوتا ہے اور بول کا بند ہونا اور دشواری سے آنا اور مثانہ میں درد اُسوقت ظاہر ہوتا ہے کہ پتھری مثانہ کے منہ پر اُٹھے اور جسوقت کہ درد گدہ میں اور چڈھوں میں ہو کر تھم جائے اس بات کی علامت ہے کہ پتھری مثانہ میں اُتر آئی اور سنگ گدہ اور سنگ مثانہ کے رسوب میں یہ فرق ہے کہ سنگ گدہ کا رسوب زرد یا سرخ ہوتا ہے اور سنگ مثانہ کا رسوب خاکستری رنگ یا سپید ہوتا ہے اور سنگ مثانہ کا خاصہ ہے کہ جب اُس میں بول دشوار آئے یا بند ہو جائے اور بیمار کو لپشت پر لٹائیں اور اُسکے دونوں پاؤں اٹھائیں اور گرم پانی مثانہ پر ڈالیں اور پیڑ کو پیچے سے اوپر کی جانب ملیں بول فراغت سے آئے اس واسطے کہ پتھری مثانہ کے منہ میں سے ٹل گئی علاج جو کچھ کہ ہم حصہ الکلیمہ میں کہا آئے استعمال کریں اور اس سبب کہ مثانہ میں عضو بعید المکان اور سرد مزاج ہے اور پتھری اُس میں بڑی پیدا ہوتی ہے مناسب یہ ہے کہ جو نسبی دوا بہت قوی ہو کام میں لائیں اور اس پتھری کے مقدار میں کہتے ہیں کہ کبھی مرغ کے انڈے سے زیادہ کھانا ہوتی ہے اور اس مرض میں سب سے زیادہ مفید یہ ہے کہ روغن مفتت الحصاة جیسے روغن عقرب اور روغن خشک اور روغن بابونہ وغیرہ عانہ پر ملین اور احوال میں ٹل لیں اور مقعد میں اٹھائیں اور پتھری کو توڑ نیوالی دوائیں جیسے تریاق اور مشرود لیطوس اور سخر نیا اور وہ دوا کہ نہایت منفعت سے یہاں اُسکا نام ہے معجون مفتت الحصاة کھلائیں پھر اگر مقصود حاصل ہو بہتر ورنہ ضرورت کیوقت دشکاری کریں اور ان سب کی تفصیل کیجاتی ہے معجون مفتت الحصاة حسب لسان حسب اقلت حجر اسفنج خاکستر عقرب بیج کاکچ یہ پانچ دوائیں اُنکو کوٹ کر اور چھانکر خشک کر کے پانی میں گوند ہلکا سیاہ میں خشک کریں پھر خشک کے پانی میں تر کریں اور خشک کریں اسی طرح سات دفعہ کریں پھر اگر چاہیں سفوف بنائیں یا شہد میں معجون کریں اور معجون بہتر ہے اور اگر ادویہ مذکورہ کو خشک کے پانی میں تر کریں اور استعمال کریں روا ہے لیکن خشک کے پانی ملائے سے بہت قوی ہو جاتی ہے اور اس دوا میں سے خوراک ایک ماشہ نہایت تین ماشہ ہے اور طبل کے موافق کمی زیادتی ممکن ہے یہاں تک کہ ترکیب میں یعنی بڑ کو ہی لائیں اور مناسب ہے کہ چار سالہ ہوا اور اُسوقت کہ انگور پر زنگ آئیگا موسم ہوا سکو فوج کریں اور پھلا اور پھلا خون جانے دین اور بیج کا خون لیکر رکھ چھوڑیں کہ جم جائے پھر اُسکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹ کر اور چھلنی میں رکھ کر اور پھر اڈھانک دین کر غبار اور گرد اُس میں نہ پہنچے اور دھوپ میں رکھ دین یہاں تک کہ خشک ہو جائے پھر اٹھا کر رکھ لیں اور اُس میں سے تھوڑا سا آب ترب یا آب کر مس کے ساتھ کھلائیں اور جان لین کہ حجر الیہود اصل اس باب میں مجرب ہے روغن عقرب زراوند مرچ خطیانا حد پوست بیج کبیر ایک ایک اوقیہ لین اور کوٹ چھانکر شیشے میں رکھیں اور ایک رطل روغن بادام تلخ اُس میں ڈالیں اور اگر اُسکی جگہ روغن کنجد ڈالیں مضافتہ نہیں پھر اُس شیشے کو آفتاب میں رکھیں گرمیوں میں ایک ہفتہ اور جاڑوں میں دو ہفتہ اُسکے بعد صاف کریں اور دس عقرب کلان زندہ اُس روغن میں ڈالیں اور شیشے کا منہ بند کر کے دو ہفتہ آفتاب میں رکھیں پھر صاف کریں اور دو تین قطرے پکائیں اور تھوڑا سا عانہ پر ملین اور اگر لڑکوں سے نکلے ہی اس روغن کو احوال میں ڈالیں خوب عمل کرتا ہے اور جلد اثر ہوتا ہے اور دشکاری کا یہ طریق ہے کہ مثانہ کی گردن میں شکاف دیکر پتھری کو نکال لیں اور احتیاط کریں کہ جرم مثانہ میں شکاف نہ آئے کیونکہ مثانہ کا جرم عصبی اور رباطی ہے اور ایسے عضو کا زخم ملنا دشوار ہے بلکہ غیر ممکن ہے اور اُسکی گردن کا یہ حال نہیں کیونکہ وہ عضو لحمی ہے اس سبب سے اُسکا زخم آسان بھرتا ہے اور آفتاب سن صبی کے انتہا میں یعنی لڑکپن میں جوانی سے پہلے چیر ڈالنا اور شکاف دینا جائز ہے اور اُسکے پہلے یا پیچھے بڑے خوف کی بات ہے جیسا کہ

شایع کہتا ہے کہ یہ کام لڑکپن میں دس برس کی عمر تک بن پڑتا ہے کیونکہ اس عمر میں بیماری شگاف کا تحمل ہوتا ہے اور اسکے درد کی برداشت کر سکتا ہے اس لیے کہ اسکے بدن میں قوت ہے اور گوشت کی تازگی سے زخم جلد بھرتا ہے اور اسکے بعد اندیشہ ہے کیونکہ جوانوں میں توجہ ورم گرم مہلک عارض ہوتا ہے اور بڑھون کے بدن میں زخم نہیں بھرتا لیکن کبھی شاد و نادر اور کھول یعنی آدمی عمر کے لوگ اچھے ہو جاتے ہیں کیونکہ ان میں ورم مہلک پیدا نہیں ہوتا اور اس واسطے کہ ان کے بدن ابھی اتنے سرد خشک نہیں کہ زخم نہ بھرے اور بہت چھوٹے لٹکے تو اکثر ہلاک ہوتے ہیں کیونکہ ان کے قوی ضعیف ہیں اور صاحب قسرتی نے کہا ہے کہ شگاف میں بڑا خوف ہے اور اس کام کو وہ شخص کرتا ہے کہ محض لایققل ہو الغرض جب تک کہ ضرورت قوی نہ ہو یہ کام ہرگز نہ کریں اور جان لین کہ کبھی حصاۃ جگر وغیرہ میں ہوتی ہے چنانچہ اسکا بیان گذر چکا اور کبھی معار عور میں اور ریہ میں اور مفاصل میں اور محمد زکریا نے کہا کہ ہننے ایک لڑکا دیکھا کہ اسکی تمام انگلیاں پتھر ہو گئی تھیں اور میں نے دیکھا کہ حصاۃ خشک میں ہوئی اور ہننے اسکو شگاف دیکر نکال ڈالا۔

فصل حرقت البول کے بیان میں - یعنی پیشاب سوزش سے آنا اور اسکی چار قسم ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ جرب گردہ یا جرب شانہ کے سبب یا پیپ کی سوزش سے کہ گردہ اور شانہ کے قرح سے آئے پیدا ہوا اور گردہ اور شانہ کے جرب اور قرح کا ذکر آچکا ہے اسی کے موافق تدارک کریں دوسری قسم وہ ہے کہ جگر گرم ہو کہ صرفا غالب ہو اس سبب بول میں تیزی اور بوقیت آجائے اور سوزش پیدا کرے اور اسکی علامت یہ ہے کہ بول رنگین ہو اور ریم اور قشر زہون اور حرارت کے تمام آثار ظاہر ہوں اور گرم ادویہ اور اغذیہ وغیرہ کا استعمال گواہی دے علاج لعاب سفول لعاب بعدانہ شیرہ خرفہ شیرہ کاہو شربت خنکاش شربت نفثہ اور بناوق بزور بارداور مار الشیم اور شیرہ تخم خیارین وغیرہ پلائین اور بیضہ نمبرشت اور روغن بادام اور روغن کدو وغیرہ جس چیز کا مزہ غالب نہ ہو کھلائیں اور جو چیز کہ شورا و ترش اور تیز اور شدت سے گرم ہو اس سے پرہیز کریں اور جان لین کہ جماع نہایت ضرر کرتا ہے اور اس مرض کے علاج میں کوشش کریں کیونکہ اگر ٹھہر جاتا ہے شانہ اور قصب میں قروح پیدا کرتا ہے اور جہاں کہیں مادہ زیادہ ہو اور تعدیل کافی نہ ہو قصد اور قوا و تلیمین سے حاجت کے موافق تنقیہ کریں اور جو کچھ کہ جگر کے سور مزاج میں مذکور ہے اختیار کریں اور شیاف ابیض عورتوں کے دودھ میں حل کر کے روغن بادام یا روغن گل میں ملا کر اچلیل میں ٹپکانا مفید ہے اور جس وقت درد کی شدت ہو کچھ ایک ایون اور بزرا لینیج بناوق البزور وغیرہ کی دواؤں میں ملا کر دے سکتے ہیں تیسری قسم وہ ہے کہ جو رطوبت چپ دار کہ بول کی تعدیل اور مجرے کی اصلاح کے لیے مجاری بول میں لگی ہوئی ہے منفقہ ہو جائے اس سبب کہ مدرات قویہ گرم کے پینے کا اتفاق ہوا ہو یا کوئی دوسرا امراض آئے کہ اس رطوبت کو تحلیل کر ڈالے مثلاً جماع کی کثرت وغیرہ اور اسکی علامت پہلے سبب وقوع میں آنا اور بدن میں خشکی اور مزاج میں حرارت کے آثار زہون علاج بعد قطع سبب شیاف ابیض عورتوں کے دودھ میں ملا کر اچلیل میں ڈالیں تاکہ مجری میں چپ دار رطوبت حائل ہو اور دوسرے لعابات اور چپ دار دوائیں کہ انکا ذکر آیا ہے کھلائیں چوتھی قسم وہ ہے کہ قصب کے مجرے میں قرح ہو اور اسکے سبب بول میں سوزش ہو اور ظاہر ہے کہ بول جب قرح پر گذرتا ہے سوزش لانا ہے اور اسکی علامت یہ ہے کہ پیپ بول میں آئے اور قصب میں کہیں ایک جگہ در رہا کرے یعنی جس جگہ کہ قرح ہو اور اس قرح میں اور قرح شانہ میں یہ فرق ہے کہ اگر قرح شانہ میں ہو گا بول مقدار میں کم اور شمار میں بہت ہو گا اور یہ ایسا نہیں اور قرح قصب کا علاج علیحدہ لکھا جائے گا۔

فصل احتباسِ البول کے بیان میں یعنی پیشاب بند ہونا اُسکی کئی قسم ہیں اور ہر ایک کا بیان آئیگا اور جاننا چاہیے کہ اگر احتباسِ حد سے زیادہ ہو کہ بالکل نہ نکلے اُسکو اسرکتے ہیں اور نہیں تو عسر بولتے ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ ورم گردہ یا ورمِ ثمانہ اور اُنکے حصاۃ یا ثمانہ میں خون اور پیپ کا جھاننا یا اُسکی ریج احتباس کا باعث ہو اور یہ سبب کے سبب مع علامات و علاج بیان کیے گئے دوسری قسم وہ ہے کہ گوشت زائد مجاری بول میں پیدا ہو کہ احتباس کا سبب ہو جائے اُسکی علامت یہ ہے کہ مجاری بول کے زخم بھرنے کے بعد عارض ہو اور یہ امر اکثر یہ ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ گوشت زائد خود بخود مجاری میں پیدا ہو جائے اور اُس سے پہلے قرح نہ ہو پھر اگر یہ گوشت زائد اُس مجری میں ہو گا کہ گردہ اور ثمانہ کے درمیان واقع ہو یا اُس مجری میں جو گردہ اور جگر کے بیچ میں ہے کہ میں گرانی کا ہونا اور ثمانہ کا بول سے خالی ہونا گوہی دیکھا اور اگر گوشت زائد قصب کے مجری میں نکل آئیگا ثمانہ میں گرانی اور سختی اور غانہ میں گرانی ہوگی اور درد شدید اور تمدد بافراط ظاہر ہوگا حاصل کلام اکتہ تو ایسا ہوتا ہے کہ یہ گوشت زائد اس رتبہ کو نہیں پہنچتا کہ بول کو بالکل روک دے اکتہ گوشت زائد کہ خود بخود پیدا ہوتا ہے دن اسبات کے کہ مجری میں قرح پڑے اُسکے پہچاننے میں تامل ہو اسی واسطے اس کام کے جاننے والے کہتے ہیں کہ اگر گوشت قصب مجری میں پیدا ہو قانا طیر سے دریافت کر سکتے ہیں اور اگر ثمانہ سے اوپر جم آیا ہے معلوم نہیں ہوتا مگر اس بات سے کہ علاج مفید نہ ہو اور جان لیں کہ قصب کا مجری ثمانہ تک ہے اور یہ مجری کہ قصب اور ثمانہ کے درمیان ہے مجری بول کہتے ہیں حقیقت وہ مجاری کہ ثمانہ سے اوپر ہیں جگر تک اکتہ بھی مجازاً مجاری بولتے ہیں اس واسطے کہ جو ایت کبد سے اتر کر آتی ہے اُسوقت بول کہلاتی ہے کہ جب ثمانہ میں آجائے علاج غور اور تامل کریں کہ گوشت قصب کے مجری میں جم آیا ہے اُس مجری میں کہ ثمانہ اور گردہ کے درمیان یا گردہ اور جگر کے بیچ میں واقع ہے اور جس طرح پر کہ ہوا اُسکا نازل کرنا ممکن نہیں چنانچہ یہ بات پوشیدہ نہیں لیکن جبکہ احتباس کی شدت ہو بول کے نکالنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور وہ اس طرح ہے کہ اگر قصب کے مجری میں پیدا ہو قانا طیر استعمال کریں اور یہ ایک آلہ ہے کہ پیشاب نکالنے کے لیے مخصوص ہے اور اُسکی صنعت کا مع طریق استعمال کے اس فصل کے آخر میں بیان آئیگا لیکن جان کہیں کہ ورمِ صعب بھی شریک ہو قانا طیر استعمال نہ کریں کہ درد زیادہ ہوگا اور ایسے وقت میں جبکہ بالکل احتباس اور ہلاکت کا اندیشہ ہو شگاف کرنے سے چارہ نہوگا خصوصیتیں اور شرح کے بیچ میں شگاف دین جیسا کہ پتھری کے نکالنے کے لیے کرتے ہیں اور اس شگاف میں ایک نلکی چھوڑ دین کہ بول اُس راہ سے نکلا رہے اور بیمار ہلاکت سے محفوظ رہے اور اگر گوشت ثمانہ سے اوپر پیدا ہو اہو کوئی دوسرا حیلہ مفید نہوگا سو اس بات کے کہ طین اور مرخی دواؤں کے آبرن میں بٹھلائیں کہ شاید مجری میں سستی اور نرمی آکر کشادہ ہو جائے اور اسی واسطے کہتے ہیں کہ مریض مذکور کو چاہیے کہ بڑی دیر تک آبرن میں بیٹھے اور اُسکے بعد کہ آبرن سے نکلے آردِ حلبہ جازی بنفشہ بابونہ اکلیل آب کرب اور روغنِ خشک میں ملا کر ثمانہ سے لیکر جگر تک ضداد کریں تاکہ زیادہ ارخا اور ٹپسین حاصل ہو اور آبرن کی دوائیں یہ ہیں بابونہ بنفشہ خطمی خشک برگ کرب پر سیاوشان تخم کتان اور اُنکے مانند دوسرے مریجات تیسری قسم وہ ہے کہ جو عضلہ ثمانہ کی گردن کو دباتا ہے اور نچوڑتا ہے اور ثمانہ کی حرکت اور دفع کا آلہ ہے وہ سُست ہو جائے اُسکی علامت یہ ہے کہ جب ثمانہ کو دبائیں بول آسان آئے اور ادار کے طور نکلے اور قطرہ قطرہ اور اچھلک نہ نکلے اور حرکت ارادی کہ صحت کی حالت میں بول کے دفع کرنے پر محسوس ہوتی ہے باطل ہو جائے اور روک لینا اور دفع کرنا بالکل اختیار میں نہ رہے علاج معاجین گرم جیسے شرودیطوس اور معجون بادری اور نچونیا

اور تریاق کبیر اور معجون مادۃ الحیوۃ کھائیں اور روغن نار دین یا روغن قسط یا روغن سداب یا روغن بیدانجیر یا روغن سوسن شانہ پر ملین اور اگر تھوڑا سا جذبید ستر اور فرقیون ان روغنون میں ملا لیں فائدہ کامل ہوتا ہے اور در چینی سے رسیلینہ قرنفل بسباسہ کا مطبوخ ٹھہرا کر پینا اور شانہ پر ڈالنا فائدہ کرتا ہے چوتھی قسم وہ ہے کہ خلط لزج اس راستہ میں کہ شانہ سے قضیب میں آتا ہے چمٹ جائے اور سدہ پیدا کرے اور اسکی علامت یہ ہے کہ بیمار کو عانہ میں بوجھ معلوم ہو اور حصاۃ اور درم اور جمود الدم اور جمود المدہ اور گوشت زائد کے جم آنے کے علامات میں سے کچھ نہوا اور آرام اور سکون کا پہلے ہونا اور لزج چیزوں کا کھانا جیسے گائے کا گوشت اور کلہ اور پیاز اور پیروغیرہ گواہی دے اور بول میں لمغم خام ظاہر ہو علاج مدرات قویہ دین تاکہ خلط لزج کہ مجاری میں چمٹ رہی ہو نخل آئے اور برگ نام برگ غار مزرنجوش بابونہ شبت اکلیل حلبہ کرفس حرمل کے مطبوخ میں آبن کرین اور روغن نسک روغن شبت روغن عقرب اخلیل میں ڈالنا اور عانہ پر ملنا نہایت مفید ہے اور آبن میں مدرات کا ملانا اور نکلنے وقت اخلیل میں روغنوں کا ڈالنا بہت جلد اثر کرتا ہے اور وہ ضاد کہ جمود الدم میں گذرا مفید ہے اور قوہ اور حقنہ بھی شاید کہ مفید ہوں اور یہ قوی الادار کا ذکر انیسون تخم کرفس شلغم بری دو کو کوٹ چھان کر طینج شبت کے ساتھ پلائیں دوسرا نسخہ سنگدان مرغ سکھلایا ہوا ایک مثقال نمک ہندی ایک درم کوٹ چھان کر گرم پانی سے یا شیر خزر کے ساتھ دین و دوسرا نسخہ آب کرفس آب ترب روغن بادام کے ساتھ پلائیں پانچویں قسم وہ ہے کہ خلط حاد شانہ پر پڑے اور اپنی تیزی سے شانہ اور مجری بول کی چھپ وار رطوبت کو پھیل ڈالے اور اس سبب سے کہ بول کے گزرنے سے الم زیادہ ہوتا ہے طبیعت درد کے خوف سے دفع پر متوجہ نہوا سوچہ سے بول دشواری سے اور قطرہ قطرہ آئے اور اس قسم کی نوبت اس بول تک نہیں پہنچتی یعنی بالکل بند نہیں ہوتا اور اسکی علامت بول میں او قضیب کے مجری میں جلن اور اس سے پہلے گرم تہیرین گذر چکین اور گرم چیزوں کے کھانے کا اتفاق ہوا ہو اور اس قسم کا خاصہ ہے کہ اگر بیمار دل کہ قوی رکھے اور اس درد پر جو بول کے آتے وقت ہوتا ہے صبر کرے بول فراغت سے آئے کیونکہ اس جگہ بجز اتفاقی واقعہ کے کوئی امر اور اسکے نکلنے کا رافع نہیں علاج خلط کی اصلاح کے لیے لعاب اسبغول لعاب بہدانہ لعاب تخم مرو اور شربت بنفشہ شربت خنشاہ شربت عناب در روغن کدو روغن بادام شیرین روغن بنفشہ اور آتش جو وغیرہ کھلائیں اور جو چیزیں گرم ہیں اور آئین اور ار کی قوت ہے ان سے پرہیز کریں تاکہ رطوبت زیادہ نہ فنا ہو اور لعاب اسبغول اور لعاب صمغ عربی اخلیل میں ملا لیں تاکہ مجاری میں چھپ دار رطوبت حاصل ہو اور شیاف امین کو عورتوں کے دودھ میں حل کر کے اور کچھ ایک روغن بادام یا روغن کدو آمین ملا کر ڈالنا کلی فائدہ مند ہے اور اگر بدن میں سے زیادہ مادہ آئے تنقیہ کو مقدم رکھیں چھٹی قسم وہ ہے کہ عرصہ دراز تک شانہ میں رہے خواہ نیند کے سبب یا کسی اور شغل سے کہ آدمی کو اسکا اتفاق پڑے اور اس سبب سے کہ شانہ میں بول کا امتلا ہو اور اسکے استفراغ کو روک دیا ہو شانہ میں تشنج اور تعدد عارض ہو اور اسکی قوت دافعہ مردہ ہو جائے اسیدواسطے اسکا موت قوت نام رکھا ہے یعنی قوت کا مردہ ہونا اور اسکی علامت یہ ہے کہ پیشاب روکنے کے بعد پیدا ہو علاج تخم تھان حلبہ قرطم برگ کرنب خطمی بکا کر پانی میں بیمار کو بٹھلائیں اور اسکے بعد شانہ کو ہاتھ سے دبائیں تاکہ بول آجائے اور یہ بات پوشیدہ نہیں کہ ہاتھ سے دبانا شانہ کے پھوٹنے کے قائم مقام ہے حالانکہ اسکی قوت دافعہ طبیعی بھی اس میں موجود ہے اور دافعہ کو ابھارنے کے لیے روغن بلسان روغن قسط عانہ پر ملین اور اگر

اس جیلہ سے بول کا بند نہ کھلے قاتا طیر استعمال کریں اور ایسے مریض کے لیے ضرور یہ کہ اسکے پاس بزرگ آدمی جن سے اسکو آداب و لحاظ
ہو اور جو امر کہ بول کو مانع ہو موجود نہوں ساتوین قسم وہ ہے کہ مجاری بول میں قرحہ یا شرہ پیدا ہو اور چونکہ اسپر بول کے گزرنے سے درد ہوتا ہے طبیعت بول
کے دفع پر متوجہ نہو اس ضرورت سے بول دشوار اور قطرہ قطرہ آتے ہاں اگر بیمار بول کے آنے کی ایذا پر صبر کرے اس صورت میں بول فراغت سے
آئیگا جیسا کہ فماری رطوبت میں ہم بیان کر چکے ہیں اور اسکی علامت یہ ہے کہ قروح اور ثبور کے آثار موجود ہوں اور اگر بیمار اسکی آفت پر صبر کرے بول
آسان آتے اور اس صورت میں اور اس صورت میں کہ مجاری کی رطوبت فنا ہونے سے عارض ہی فرق حرارت کے ہونے ہونے سے ظاہر
علاج جو کچھ کہ قروح مثانہ کے لیے گذرا استعمال کریں اور جان لین کہ افیون اور بزرا لہنج وغیرہ احوال میں پیکانا تخذیر کرنا ہے اور درو کو زائل کرنا ہے اور لعاب
اسبغول اور صمغ عربی وغیرہ کا ڈالنا مجاری کے سطح پر چھپ دار رطوبت پھیلاتا ہے اٹھویں قسم وہ ہے کہ مثانہ کی پشت پر ضربہ واقع ہو یعنی چوٹ لگے
اور مثانہ کی قوتوں کو ضعیف کر ڈالے اسوجسے کہ مثانہ میں ورم پیدا کرے یا اسکے لیفون میں تشنج یا سستی لائے جہاں ورم کی نوبت پہنچے اسکی علامت
اور علاج کو ورم المثانہ میں تلاش کریں اور جس جگہ تشنج پیدا ہو یا لیفون سست ہو جائیں فصد باسلیق مفید ہے اور روغن گل لمانا مفید ہے اور ایسیکا
الیاف کے سست ہونے میں آبنبات لیٹن مسکن قابض کا استعمال نفع کرنا ہے اور بہر صورت بول کے نکالنے کا جیلہ ضروری ہے خواہ قاتا طیر
سے ہو خواہ کسی دوسری تدبیر سے اور جان لین کہ اگر مثانہ کے الیاف کی بناوٹ کے سست ہونے سے عارض ہو اس سے بہت کتر مخلصی ہوتی
ہے نویں قسم وہ ہے کہ بول کے راستہ میں شدت کی حرارت سے جیسا کہ تپ محرقہ میں اور ذوبانی بیماریوں میں ہوتا ہے قبض اور خشکی عارض ہو اور اسکی علامت
یہ ہے کہ اگر کھوڑا سا بول ہونہ نکلے اور اگر زیادہ ہو آسان نکلے اور بول کی تیزی اور جلن اور مرطبات کا مفید ہونا گواہی دے علاج لعاب اسبغول
لعاب ہمدانہ میں شربت بنفشہ اور روغن گل ملا کر پلائیں تاکہ ترتیب حاصل ہو اور مارا الشعیر اور اسفناخ اور کدو اور مغز بادام وغیرہ کھلائیں اور ادویہ
مرخیب کے مطبوخ میں آبن اور نطول کریں اور مرطب روغن جیسے روغن بنفشہ روغن کدو مثانہ پر طین دسویں قسم وہ ہے کہ اعصاب و رباطوں میں ملغم
آنے سے مثانہ میں اور مجاری بول میں تشنج پڑے اسکی علامت یہ ہے کہ تشنج کے آثار ظاہر ہوں اور اگر کبھی بول آتے بھی تو اچھلکے نکلے اور ار کے طور
پر نہ آتے اور جہاں مثانہ میں استرخا ہو وہ اسکے خلاف ہے علاج تشنج کا ازالہ کریں گیارہویں قسم وہ ہے کہ خصب کے اوپر چڑھ جانے سے احتباس
ہو جائے اور ارتفاع الخصب کا ذکر آئیگا بارہویں قسم وہ ہے کہ مثانہ کی حس ضعیف ہو جانے اور بول کی لزج سے خبردار نہو تاکہ بول کو دفع کرے اور
مثانہ کی حس میں ضعف یا تو اس سبب سے آتا ہے کہ مثانہ میں یا مثانہ کے عضلہ میں یا مثانہ کا جو عضلہ ہے اسکے اعصاب کے مبداء میں آفت پہنچے یا دماغ
میں کہ تمام اعصاب کا مبداء ہے جیسا کہ قرائینس اور لیش غش میں ظاہر ہوتا ہے اور حس محدود ہونے کی علامت یہ ہے کہ آدمی کو بول کی تیزی اور سوزش معلوم نہو
علاج روغن یا سمین روغن سوسن روغن ترگس روغن زعفران روغن لبسان جون سائیسر ہو مشکا و رجنہ بیدستر ملا کر احوال میں پیکائیں اور عانہ
پر طین اور خوشبودار اور مقوی چیزیں مثلاً برگ شبت برگ پودینہ برگ سوسن اکلیل شیخ شبت ضما دکرین اور تریاق کبیر اور شرودیلوس اور سنجرینیا اور چون
ماوہ الحیلوہ اور مارا الاصول روغن بیدانجیر کے ساتھ کھلائیں اور اگر بدن میں املا ہو تو کر آمین تیرہویں قسم وہ ہے کہ خلع مثانہ احتباس کا باعث ہو اور

اسکا بیان کیا گیا چودھویں قسم وہ ہے کہ جو اعضا شانہ کے نزدیک ہیں مثلاً امعاء اور رحم اور مقعد اور ناف اور جالبین ان میں ورم عظیم عارض ہو یا رحم جگہ سے ٹل جائے یا نکل گئے اور نزدیک ہوئی کی جہت سے بول کا راستہ بجا جائے اور بند پڑ جائے اور اس قسم کی علامت اور علاج اسی عضو آفت رسیدہ کی فصل میں تلاش کریں چند دھویں قسم وہ ہے کہ جو فقرات شانہ کے مقابل ہیں جگہ سے ٹل جائیں اس سبب سے بول بند ہو جائے اور اسکو سلسل البول میں بیان کرینگے فائدہ قانا طیر کے بیان میں کہ ایک آگہ ہریشیاب کے کھولنے کے لیے مخصوص ہے وہ اس طرح پر ہے کہ سیدہ اور رانگہ سے یا چاندی سے ایک آگہ جو ف دار بنائیں جب قدر کہ بیمار کے ذکر کی درازی اور اچلیل کی تنگی اور فراخی ہو اس کے موافق ہو اور اس کے ایک سر میں کئی سوراخ کریں اس میں یہ فائدہ ہے کہ اگر خون اور خلط غلیظ کے سبب انہیں سے ایک بند ہو جائے باقی ہیشیاب نکلنے کے لیے کھلے رہیں اور اس کے استعمال کا یہ طریق ہے کہ صوف کے پچ میں ابریشیم کا دھاگا مضبوط بانڈھ دین پھر اس صوف کو اس نلکی کے جو ف میں جسکا ذکر آیا ہے لائیں اور صنعت سے ایسا بند کریں کہ انہیں ہوانہ جاسکے اور اس نلکی کو جسکا نام قانا طیر ہے اچلیل میں اس طرف سے لیجا میں جس طرف میں سوراخ ہیں اور قضیب کی درازی تک پہنچائیں اس کے بعد ابریشیم کے دھاگے کو جسکا ایک سر صوف میں بانڈھا ہے اور دوسرا سر باہر ہے بہت زور سے دفعہ کھینچیں تاکہ خلا کی ضرورت سے صوف کے نکلنے ہی ہیشیاب باہر آجائے اور مناسب ہے کہ قانا طیر کے استعمال سے پہلے آبن کریں تاکہ نرمی آجائے اور اگر مجھ کی قسم سے کوئی خیر وجود پر لگا کر کھینچیں شاید کہ جو ہیشیاب لگی طرف بند ہو رہا ہے نکل آئے اور یہ عمل پہلے کی نسبت زیادہ آسان ہے۔

فصل تقطیر البول کے بیان میں۔ یعنی بول قطرہ قطرہ انا اسکی بھی چند قسم ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ اخلاط گرم کے سبب بول میں تیزی آجائے اسکی علامت بول میں سوزش اور زردی اور لٹھ لٹھ اٹھنا اور یہ قسم جملع کی کثرت سے اور گرم غذا اور گرم دوا کے کھانے سے اور مشقت اور ریاضت سے پیدا ہوتی ہے اور اکثر گرم اوقات میں اور گرم مزاج میں اور مرد جوان میں پیدا ہوتی ہے علاج بزور بارد کے شیرجات مثلاً تخم خرفہ تخم خرزہ تخم کدو تخم خشکاش تخم کاہو تخم خیارین تخم تر بزقرص ماسک البول باروطا کر لائیں اور مارا الشعیر اور طوخینہ اور کاسنی اور کاہوا و کدو وغیرہ کھلائیں اور شربت بنفشہ اور شربت خشکاش کا پینا مفید ہے۔

ماسک البول باروطا شیر کشنیر تخم حاض گل رسی صنم گل گنار صمغ عربی کوٹ چھانکر کاہو کے پانی میں قرص بنائیں دوسری قسم وہ ہے کہ شانہ کے جرم میں ضعف آنے سے یا اسکے مزاج میں سردی پہنچنے سے یا اس عضلہ میں جو شانہ کے گرد لگا ہوا ہے اس ترخانے سے قوت ماسک ضعیف ہو جائے اور اسکی علامت بول میں سفیدی اور پہلے سرد تیروں کا گذرنا اور پیاس کا ہونا اور کبھی بے اختیار ہیشیاب کا نکلنا علاج معاجین گرم مثلاً شرود و لیطیں اور اطر فیل کبیر اور جوارش کندرا اور بنجھو فیاضات جیسے جفت بلوط اور جب لاس ملا کر کھلانا بہت مفید ہے اور اطر فیل صغیر میں درم لیکر آدھا درم بنجھو فیاض ملا کر نہایت فائدہ مند ہے اور ماسک البول حار بھی ایسا ہی ہے اور انجیر اور روز شانہ کو گرم اور صاف کرنے میں مخصوص ہیں اور روغن بید انجیر کھانا اور ملنا اور روغن میوئی روغن زنبق میں یا روغن بادام میں حل کر کے اچلیل میں پکانا اور درمیں اٹھانا بہت نافع ہے قرص ماسک البول حار۔ بلوط کندر ہر ایک دس درم سعد قرفہ خولجان راسن وچ کہر باہر ایک ایک مثقال باریک کوٹ کر درم شراب کمنہ یا شلت کے ساتھ دین اور قافلہ بقدر ایک مثقال ہر روز کھانا مفید ہے اور نوحو آب کہ گرم دواؤں میں پکائیں فائدہ مند تیسری قسم وہ ہے کہ ورم یا حصاة یا جمود الدم یا شانہ کے جرم اور قروح یا شانہ کی حس کا معدوم ہونا اور اس کے سوا کہ عسر البول میں بیان کیا گیا تقطیر کا باعث اور اس کی علامت اور علاج کو عسر البول میں تلاش کریں۔

فصل سلس البول کے بیان میں وہ اس طرح ہوا کہ بول بے ارادہ نکلے اور یہ کئی قسم کا ہوتا ہے پہلی قسم وہ ہے کہ شانہ زیادہ عضلہ کہ اس پر محیط ہے برودت اور رطوبت کے غلبہ سے ڈھیلا ہو جائے اور اسکی علامت یہ ہے کہ بول میں سفیدی ہو اور جلن نہ ہو اور سور مزاج بارد کی تمام علامت ظاہر ہوں اور یہ قسم اکثر سرد و تر بیماریوں کے آخر میں عارض ہوتی ہے علاج گرم قابض دوائیں جیسے سعد کنڈر خولجان وغیرہ جو کچھ کہ شانہ میں گرمی ہو نچائے اور رطوبات سفلی کو خشک کرے سرد قابض چیزوں میں جیسے جفت بلوط حسب آلاس گلزار وغیرہ ملا کر دین اور مشک اور چند سید گرم روغنوں میں ملا کر شانہ پر ملین اور سب سے بہتر اطر فیفل صغیر اور اطر فیفل کبیر کا کھانا اور خاص کر اگر اطر فیفل کی دواؤں کو روغن گاومین چرب کر کے بھون لین اور شاہ بلوط مصطلکی سعد ہلیہ سیاہ قند سفوف بنا کر اسکو کھانا نفع کر تا ہے اور روباہ کا گوشت بھنا ہوا اس بیماری کو اور درپشت کو بالخاصیت فائدہ مند کہتے ہیں دوسری قسم وہ ہے کہ جو فقرات شانہ کے برابر ہیں ضربہ یا سقطہ کے سبب باہر کی طرف یا اندر کی جانب ٹل جائیں اور جانا چاہیے کہ جس صورت میں فقرات باہر کی طرف ٹل جائیں گے وہ دو حال سے باہر نہیں ایک تو یہ کہ شانہ کے رباط منقطع ہو جائیں اسکی علامت یہ ہے کہ فقرات ابھر کر اونچے ہو جائیں اور اسکا علاج غیر ممکن کیونکہ ٹوٹے ہوئے رباط درست نہیں ہو سکتے دوسرے یہ کہ وہ رباط اپنے حال پر ہوں اور ٹوٹے نہ ہوں مگر رباطوں کے تمدد سے کہ زوال تقار کو لازم ہے وہ عضلہ کہ شانہ کو دباتا ہے ایزا پائے علاج فقرات کو انکی جگہ ہٹا لائیں اور کبھی فقرات کا زائل ہونا عسر البول کا باعث ہو جاتا ہے اور جہاں زوال فقرات اندر کی جانب ہوا اسکا علاج یہ ہے کہ محاجم کے کھینچنے سے یازفت کے ضما سے فقرات کو کھینچ کر جگہ پر لائیں تیسری قسم وہ ہے کہ سور مزاج گرم بافراط شانہ میں عارض ہو اور اسکی علامت یہ ہے کہ مزاج میں حرارت ہو اور قارورہ رنگین اور گرم چیزوں سے ضرر ہونے کے علاج طباشیر گلزار گل رمنی خرفتم کا ہولیکر قرص بنائیں اور استعمال کریں اور جو کچھ کہ ذیابیطس گرم میں گندا اور جو کچھ سرد اور قابض ہو کام میں لائیں جو تھکی قسم وہ ہے کہ جو اعضا شانہ سے نزدیک ہیں مثلاً رحم اور ناف انہیں ورم عظیم پیدا ہوا اور سبب شانہ دب جائے یا معاین بہت سا نقل جمع ہو کہ شانہ کو تنگ کرے اور اسی قبیل سے ہے جو کہ بوجھل حمل میں پیش آتا ہے علاج سبب کے زائل کرنے پر متوجہ ہوں پانچویں قسم وہ ہے کہ مدرات کا استعمال مثلاً شراب اور خریزہ وغیرہ سلس البول کا باعث ہو علاج سبب کو ترک کریں اور اسکے بعد اگر باقی ہو موافق چیزوں سے تعدیل کریں چھٹی قسم وہ ہے کہ خلج المشانہ اس بیماری کا سبب ہو اور اسکا ذکر علیحدہ فصل میں آچکا ہے۔

فصل فراش البول کے بیان میں یعنی نیند میں پیشاب خطا ہو جانا اور یہ بیماری اکثر لوگوں میں عارض ہوتی ہے علاج جو کچھ کہ اس قسم کے سلس البول میں جسکا سبب شانہ کی سردی اور عضلہ کا استرخا ہوتا ہے بیان کیا گیا استعمال کریں اور جان لین کہ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ مریض علاج پذیر نہ ہو اور جب لڑکا بالغ ہو خود بخود زائل ہو اور اسی طرح کے جلد سے بہتر یہ ہے کہ نیند سے جگا کر پیشاب کر لیں اور رات کے وقت کھانا اور پانی نہ دیں اور سرد چیزوں سے منع کریں اور روغن سوسن روغن بان میں کچھ ایک مشک و زعفرانیون ملا کر عانہ پر ملین اور گل قند غسلی کھلائیں اور قلیہ خشک اور بھنا گوشت دین اور یہ دوا مفید ہے زیرہ کنڈر جب آلاس ہر ایک پانچ مثقال چالیس مثقال شہد میں ملائیں خوراک دو درم۔

فصل بول الدم کے بیان میں یعنی خون کا پیشاب آنا اور اسکی تین قسم ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ کوئی رگ گروہ میں سے کھل جائے یا پھٹ جائے

اور اس قسم کی علامات یہ ہیں کہ خون صاف بغیر درد کے نکلے اور زرد آب اور میل کچھ نہ پھر اگر رگون کا منہ کھلا ہو تھوڑا تھوڑا خون نکلے اور اگر گ پھٹ گئی ہو دفعہ بہت سا خون آتے اور گردہ پر ضربہ کا پونچنا اور نیز سمی غذاؤں اور دواؤں کا کھانا اسکی گواہی دے اور جاننا چاہیے کہ جو نسا بول لگا رگ گردہ کے کھلنے یا پھٹ جانے سے ہوتا ہے کبھی خون بوا سیر کی طرح نوبت معین پرتا ہے اور حسب وقت بند ہو جاتا ہے عروق گردہ کے امتلا سے قطن کی جانب درد محسوس ہوا کرتا ہے پھر جب خون جاری ہوتا ہے درد کم ہو جاتا ہے یہاں تک کہ پھر رگین بھر جائیں علاج با سلیق اور صافن کی فصط کھولیں اور قرص کبرا اور قرص بول الدم اور قرص نفت الدم دین اور شربت عناب کشفیر خشک کے ساتھ اور شربت خشکاش اور شربت ریواج اور کالج سفیدین اور کتے ہیں کہ مقعد اور عانہ پر جمات کرنا مفید ہے اور جہاں خون کی تیزی اسکا سبب ہو سو دپانی مثانہ پر ڈالیں اور گل ارمنی قابض صندل سرخ حنی العالم ضما د کرین اور جو کچھ ذیابیطس گرم میں مذکور ہو استعمال کرین اور جان لین کہ تیز اور شیریں اور تریش غذاؤں کا کھانا اور حمام کرنا اور سخت حرکات اور گھوڑے وغیرہ کی سواری اور جلد چلنا بول الدم میں بہت ضرر کرتا ہے قرص بول الدم مغز تخم خیار چار درم نشاستہ کثیر گلنار سگ دم الاخوین صمغ عربی ہر ایک ایک درم کوٹ کر اور آب خرفہ یا آب بارتنگ میں قرص بنائیں اور احتیاج کے موافق آب خرفہ یا آب بارتنگ وغیرہ کے ہمراہ دین دوسری قسم وہ ہے کہ گردہ یا جگر ضعیف ہو جائے اس سبب خون مائیت سے اچھی طرح جدا نہو اور بول کے ساتھ نکلے اسکی علامت یہ ہے کہ بول غسالی ہو یعنی اس پانی کے رنگ سے جس میں گوشت دھوئین مشابہ ہو پھر جو نسا ضعف گردہ سے ہو گا سفیدی مائل اور کچھ غلیظ ہوگا اور جو نسا ضعف جگر سے ہو گا سرخی مائل اور رقیق ہوگا علاج جو کچھ ضعف جگر اور ضعف گردہ میں مذکور ہے سب کے موافق استعمال کرین تیسری قسم وہ ہے کہ اعضا بول کی رگون میں مائل واقع ہو اس سبب بول الدم پیدا ہوا اور ان عروق میں زخم ہونے کے بعد ہی مائل ہوتا ہے اور اسکی علامت یہ ہے کہ ریم کے ساتھ آتے اور بول ہو اور تھوڑا تھوڑا متفرق نکلے خصوصاً جہاں کہیں کہ مائل مثانہ کی رگون میں ہو علاج جو کچھ کہ قروح گردہ اور قروح مثانہ کے لیے بیان کیا گیا ہو استعمال کرین اور گل ارمنی قرص کالج سفیدین اور کندر گل ارمنی قرص طباشیر مسک سب اقسام میں فائدہ مند ہے۔

باب انیسواں ان امراض کے بیان میں جو مردوں سے مخصوص ہیں اور اس باب میں کئی فصل ہیں

فصل نقصان باہ کے بیان میں جاننا چاہیے کہ جماعت کا طبعی ہے اور اس فعل کا کمال اعضاے رقیبہ کی صحت پر موقوف ہے اور عورتوں پر چارہن ایک تو دل دوسرا دماغ تیسرا جگر اور تیسرا بیون بقاے وجود کے لیے بھی اور بقاے نوع کی واسطے بھی ہیں چوتھے تقصیب اور ادعیہ منی اور یہ فقط بقاے نوع کی واسطے ہیں اور ظاہر ہو کہ باہ کا نقصان دو طرح پر ہے ایک تو یہ کہ شہوت جماع ضعیف ہو جائے دوسرے یہ کہ آلت مستنجع جانے اور انہیں سے ہر ایک کو ہم ایک قسم میں بیان کرتے ہیں پہلی قسم نقصان باہ کہ ضعف شہوت اسکا سبب ہے اور ضعف کے اسباب بہت طرح پر ہیں نوع اول یہ کہ غذا کی کمی سے بدن ضعیف اور ناتوان ہو اس سبب ریح اور خون کہ شہوت کا مادہ ہو کم ہو جائے اور اسکی علامت بدنین لاعری اور قوت میں ضعف اور رنگ میں زردی اور غذائیں کی علاج عمدہ غذا زیادہ کھائیں اور بہت سویا کرین اور جماع ترک کرین اور لہو اور راگ اور خوشبو میں مشغول رہیں اور جو غذا اپنے حال کے مناسب جانیں کھائیں اور مجون لبوب نہایت مفید ہے دوسری نوع یہ کہ منی کم ہو جائے اور ظاہر ہے کہ جب جماع کے اعضا میں منی زیادہ نہوئی شہوت

کو تحریک نہ کرگی اور جاننا چاہیے کہ منی چوتھے ہضم کا فضلہ ہے کہ جب غذا اعضا میں تقسیم ہو جاتی ہے اس کا فضلہ عروق سے ٹپک کر منی پیدا ہوتی ہے اور وہ اس رطوبت غریبہ کے قبیل سے ہے کہ قریباً انتقاد ہے کہ اعضا کی صورت پکڑا چاہتی ہے اور اعضاے اصلی جیسے عظم اور غضروف اور عصب اور تراور باطا اور شریان و رورید اور عشا اسی سے پیدا ہوتے ہیں اور منی اس طریق سے حاصل ہوتی ہے کہ اس کا خمیر اور اصل مانع سے ان دو رگون میں جمع ہونے کا ان کے پیچھے ہیں اتر کر آتا ہے اور یہ دونوں رگین نخاع کے ساتھ ملکر اتر کر آتی ہیں اور ہر عضو میں ریش و غیر ریش سے ایک شعبہ ان رگون میں آتا ہے اور یہ سب انہیں یعنی خصیتیں میں پہنچتی ہیں اور صنایع مطلق کی قدرت کاملہ اس طرح جاری ہے کہ جس وقت وہ مادہ مستعد انہیں میں آتا ہے سفید اور کچھ غلیظ ہو جاتا ہے جیسا پستان میں خون کا دودھ بن جاتا ہے اور جہو را طبکا کا اتفاق ہے کہ مرد اور عورت میں منی ہوا اور نص قرآنی بھی اس پر دلالت کرتی ہے چنانچہ حق سبحانہ جل شانہ فرماتا ہے فلینظر الانسان مم خلق خلق من مارد افق یخرج من بین اصب الربا اور اس بات کی دلیل کہ خمیر منی کا کان کی پچھلی رگون میں سے آتا ہے یہ ہے کہ تجربہ سے معلوم ہوا کہ ان رگون کے قطع کرنے سے قطع تناسل ہوتا ہے اور ایسا ہی ان رگون کا خون دودھ کے مشابہ ہوتا ہے اور اس بات کی دلیل کہ منی ہر عضو سے ٹپک کر آتی ہے یہ ہے کہ جب قدر ضعف اس کے کم نکلنے سے ہوتا ہے اس قدر خون کے نکلنے سے ضعف اگرچہ اس سے دو چند نکلے نہیں ہوتا اور یہی وجہ ہے کہ بایک جونا عضو ضعیف ہوتا ہے بیٹے کا بھی وہی عضو اکثر ضعیف ہوا کرتا ہے اور منی کے کم ہونے کی علامت یہ ہے کہ مشکل سے نکلے اور تنگ ہو پھر اگر منی کی کمی کا یہ سبب ہے کہ آلات منی خشک و رلاغر ہیں اس کا نشان یہ ہے کہ منی غلیظ ہو اور حام مرطب سے اور مرطب غذاؤں سے اور پانی میں آنے سے فائدہ معلوم ہوا اور اگر کمی کا سبب ہے کہ آلات منی میں سروی ہو اسکی علامت یہ ہے کہ منی بہت غلیظ اور رستہ اور سرد ہوا اور بہت سے صدمات اور مشیہا حرکات کے بعد دشواری سے نکلے اور بھوکا رہنے سے اور حرکات معتدلہ اور مسخ و داؤن اور گرم ہوا سے نفع پہنچے اور اسی قسم کی بات ہے کہ بعض آدمیوں کو دخول کے بعد لغوظ کامل ہوتا ہے کیونکہ اس مکان کی اور حرکات کی حرارت پہنچتی ہے اور اگر اس سبب کی ہے کہ منی کے آلات میں حرارت ہو اس کا نشان یہ ہے کہ منی زرد اور غلیظ ہو اور آسان نکلے اور سرد چیزوں سے فائدہ ہوا اور خصیتیں بڑھے ہوئے اور قضیب کی رگین ابھری ہوئی ہوں فائدہ منی صورت میں غلیظ ہوگی جبکہ حرارت بافراط ہو کیونکہ زیادہ حرارت بھوکہ خشک کر دیتی ہے اور جہاں حد سے زیادہ نور قیق ہونا ضروری ہے اس لیے کہ حرارت بہاتی ہے اور رقیق کرتی ہے جب تک کہ حد سے زیادہ نہ ہو اور اگر کمی کا سبب یہ ہے کہ آلات منی میں رطوبت ہو اس کا نشان یہ ہے کہ منی رقیق اور زیادہ ہو اور قضیب میں سستی اور پانی وغیرہ ضرر کرے اور خشک چیزیں مفید ہوں اور قارورہ سفید اور غلیظ ہو اور اگر برودت اور بیوست یا برودت اور رطوبت یا حرارت اور بیوست کی کا سبب ہوں اس کا نشان اس بیان سے جو بسا اظہار یعنی کیفیت مفرد میں گذرنا ظاہر ہوگا اور جاننا چاہیے کہ حرارت اور رطوبت کے جمع ہونے سے منی میں کمی نہیں پڑتی بلکہ زیادہ ہو جاتی ہے جیسا کہ شارح اسباب کہتا ہے کہ مزاج حار مرطب جو ہے یہ عمدہ اور یکے ہونے خون کا سبب فاعل ہے جس سے بہت سی منی اور روح شہوانی اور نضج منعد یعنی جس سے لغوظ پیدا ہوتی ہے اور رگن نہیں کہ قلت منی کا سبب ہے علاج اگر آلات منی کی خشکی اور لاغری سبب ہو مرطب غذاؤں مثلاً لبنیات اور سفید اجات وغیرہ کھلائیں اور پینے کی چیزیں جن سے رطوبت پہنچے پلائیں اور جان لین کہ دوا الترنجبین کلی مفید ہے اور

کہ ترنجبین دیکھو آدی کا ہے سے بنایا ایک اچھلے پانی سے جو کھانا ہو میٹھا اور چھاتی کے پیچ سے ۱۲

ایسا ہی حمام کرنا اور خوش رہنا اور لہو و لعاب و روغن ملنا اور جو چیز کہ فرحت لائے اور رطوبت بڑھائے اور اگر بروقت سبب ہو زنجبیل مر یا اور
 معجون لبوب کہ منی کو بڑھاتا ہے اور معجون گرم کہ شہوت کو تحریک کرتا ہے اور جو چیز کہ گرمی پہنچائے اسکو کھانے میں اور طلا میں مفید جانیں اور بہتر غذا قلبہ
 ہے دار چینی کبابہ خولجان ملا کر اور خود آب گرم دو اوون کے ساتھ اور کنخشک اور کبوتر کا بچ اور مرغ وغیرہ معجون لبوب معز بادام شیرین مغز چار
 مغز بلبطم مغز بلبصنوبر مغز بلبزم مغز بلبندق مغز بلبمغز نارجیل تازہ مغز بلبقل تخم خشکاش سفید تو در میں کبجد مقشتر تخم جرجیر تخم گرز تخم پیاز
 تخم سلیم تخم رطبہ بہمنین زنجبیل دار فلفل کبابہ قرفہ دار چینی شقائق تخم لہیون خولجان ہر ایک برابر لیکر سہ چند شہد میں ملائیں معجون گرم زنجبیل شقائق
 خولجان تخم انجیرہ تخم گرز تخم جرجیر تخم لہیون ہر ایک برابر لیکر کوٹ لیں اور چھانکر رکھ چھوڑیں اور شہد اور سفید پیاز کا پانی ملا کر جوش دین یہاں تک کہ
 پانی خشک ہو جائے پھر ادویہ کو اس پکے ہوئے شہد میں ملائیں اور تریاق کبیر اور معجون حلیتہ ورنو شہد اور سفید میں اور شہد سیل کی پی میں ملا کر اور شہد
 اور بورہ قضیبہ ملنا فائدہ مند اور شیر کی چربی ذکر کے وقت دینے میں کلی مفید اور ایسا ہی دوسرے ضما و اور طلا کہ اس کام میں مخصوص ہیں اور آدھا
 درم حلیتہ پانچ بیضہ نیم شرت کی زردی میں ملا کر کھانا نہایت باہ کو قوی کرتا ہے اور لغوظ لاتا ہے اور اگر حرارت سبب ہو جو کچھ کہ آلات منی کی حرارت
 ساکن کرے استعمال کریں مثلاً دودھ اور دہی اور شیرہ خرفہ اور انکے مانند پلائیں اور گرم غذاؤں سے اور گرم دواؤں سے پرہیز کریں اور خسیہ کو
 روغن منقشہ اور بادام سے چکنا رکھیں اور غذا کے لیے قلبیہ خیار اور گوشت بزغالہ اور سفناخ وغیرہ کھلائیں اور اگر آلات کی رطوبت سبب ہو خشک
 دوائیں جیسے طریفل وغیرہ کام میں لائیں اور بھنے گوشت اور کباب مصالحہ دار کھلائیں اور دراج اور مرغ اور کنخشک کا گوشت سبب قسم کے گوشت
 سے بہتر ہے اور دار چینی زیرہ صغیر سداب سبب قسم کے مصالحہ سے عمدہ ہے اور کہتے ہیں کہ جو شخص ہمیشہ چڑیوں کا گوشت کھائے اور پانی کے عوض
 دودھ پیے اسکی منی زیادہ ہو جائے اور بہت سانس لگتا ہے اور روغن قسط کہ اس میں زرفیون اور سعد حل کریں قضیبہ پر ملنا مفید ہے اور سطح
 اور گرم و زرخش چیزیں اور یہ طلا فائدہ بخشا ہے بورہ ایک مثقال پارک کریں اور دودھ میں ملا کر ایک رات رکھیں اور سایہ میں خشک کریں اور سیل کا
 تیا اور شہد ملا کر حاجت کی وقت قضیبہ پر اور اسکے حوالی میں ملین اور رطوبات سے پرہیز کریں اور اگر اسباب مرکب اسکا سبب ہوں جس طرح کہ مرکب ہیں
 اسکے موافق جو کچھ کہ بسا اظ یعنی مفردات میں ذکر آیا ہے اس سے تدارک کریں اور اکثر تو ایسا ہوتا ہے کہ دو سبب جمع ہوتے ہیں لیکن دو سے زیادہ کمتر
 ہوتے ہیں تیسری نوع وہ کہ منی ٹھہر جائے اور حرکت نہ کرے اور زمین سے لذع اور دغذغہ جس سے شہوت کو مہیاں ہوتا ہے معدوم ہو جائے
 بالضرور ضعف باہ پیدا ہو اور یہ نوع اکثر ان لوگوں کو عارض ہوتی ہے کہ افیون اور بنگلہ در پوست خشکاش وغیرہ مخدرات کھاتے ہیں اسکی علامت
 یہ ہے کہ منی مقدار میں زیادہ نکلے اور باوجود اسکے غلیظ اور افسردہ ہو اور لغوظ کامل نہ ہو مگر بعد عدمات اور حرکات کے جس سے تکان اور سبب حلی
 ہو علاج جو چیز کہ منی کو گرم کرتی ہے اور اسکو جوش میں لاتی ہے اور تیزی اور لذع پیدا کرتی ہے استعمال کریں مثلاً زعفرانی اور معجون لبوب اور معجون بوز
 کھلائیں اور خشک و زنجبیل جوش دیکر اسکے پانی میں تازہ دودھ اور اخروٹ کا تیل ملا کر حقنہ کریں اور مغز پیہ دانہ اور عاقرو حوا اور قنہ اور شیر کی چربی
 اور روغن نارجیل ملا کر ایک کپڑا اس میں بھر کر دبیر میں اٹھائیں اور عونی کی ترکیب فلفل زنجبیل دار فلفل قرفہ دار چینی قرفل خولجان ہر ایک ایک

جزو تو درین ہمین بوزیدان لسان العصافیر قسط شیرین سعد سبل ہر ایک تین جزو کوٹ چھان کر شہد مصفی میں معجون بنائیں چھٹی نوع وہ ہے کہ ایک مدت دراز تک جماع کا اتفاق نہواور یہاں تک نوبت پہنچے کہ طبیعت منی کا پیدا کرنا چھوڑ دے جیسا کہ دودھ چھڑانیکے بعد دودھ کا بنانا چھوڑ دیتی ہے اور اسکی علامت یہ ہے کہ عرصہ دراز سے جماع نہ کیا ہوا اور احتلام بہت کم ہوا اور جماع سے خوش نہو علاج جو کچھ کہ طبیعت کو خوشکام اور شہوت کو ابھارے اختیار کریں مثلاً خوش آواز عورتوں کا راگ اور بوز اور جماع کی حکایات کا سننا اور حیوانات کے جماع کو دیکھنا اور خوبصورت تصویروں کا دیکھنا اور جن کتابوں میں جماع کا بیان اور عشقون کے اوصاف ہوں انکا پڑھنا اور اغذیہ باہیہ کا کھانا مثلاً زردہ بیضہ مرغ اور حلوان اور چوزون کا گوشت اور ہر لسیہ اور کلہ پایہ وغیرہ اور روغن سوسن اور روغن خیرمی موم اور بیل کا تپا ملا کر ذکر اور حسیمتین اور عانہ پرنلنا اور ایسا ہی عاقرقرا بنولہ کے تیل میں ملا کر یا پونجین نوع وہ ہے کہ دل میں مفعولہ کا دیدہ یا اسکی کراہت بیٹھ جائے یا اسکے پاس جانے سے پہلے خیال کرے کہ میں اسپر قادر ہو گا یعنی مجھ سے کچھ نہو گا اور بحالت کے دم سے شہوت ساقط ہوا وہم کرے کہ کسی نے باندھ دیا ہے اور میں جس قدر دل میں خیالات فاسد اور توہمات باطل لائے انکا ایسا ہی حکم ہے سواس صورت میں باوجودیکہ منی کی کثرت ہے اور آلات میں صحت ہے طبیعت جماع پر راغب نہیں ہوتی اور ظاہر ہے کہ بدن میں امور نفسانیہ کا اثر سب قسم کے اثر سے جلد اور زیادہ ہوتا ہے امتیاز کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض آدمیوں کو ایک ہی شخص کے ساتھ جماع کا شغل بکثرت رہتا ہے جب دوسرے سے اتفاق پڑتا ہے شہوت نہیں ہوتی خصوصاً اگر وہ مفعولہ نیا آدمی اور باکرہ ہو کیونکہ ازالہ بکارت کی ہمیت ناآزودہ کار جوانوں میں اس رتبہ کو ہے کہ اسکے خوف سے انکی شہوت اصل بھی کم ہو جاتی ہے سو جان لین کہ اگر بمقتضای طبیعت کبھی شہوت نہو یا کام کے درمیان میں سست ہو جائے یا باکرہ اپنے بچانیکے لیے نہ ٹھہرے اور حکات کرے مناسب ہے کہ دل میں اندیشہ نہ کریں اور شرمندہ نہوں کیونکہ اندیشہ اور خجالت زیادہ ترسٹ کرتا ہے بلکہ دل کی تسلی کریں کہ ہر وقت طبیعت کا کام کیسان نہیں ہوا علاج خیالات فاسد اور باطل کہ دل میں جم گئی ہیں جس جیلے سے کہ مناسب ہو دفع کریں اور دل اور دماغ کی تقویت میں مشغول رہیں کہ جب دل اور دماغ قوی ہونگے خیال فاسد اور اندیشہ باطل کا جلد اثر نہ مانینگے چھٹی نوع وہ ہے کہ بہت سی شہوت کے سبب یا بیماری دراز کے باعث یا بہت بھوکا رہنے سے اور اسکے سوا جو کچھ کہ روح اور حرارت غزری کو تحلیل کرے اور قوت کو ضعیف کرے دل میں ضعف پیدا ہوا اور ظاہر ہے کہ یہ مثال دردماغ ضعیف ہونگے روح شہوانی اور شہوت یعنی جن سے انتشار ہوتا ہے پیدا ہونگی اور بالضرور باہ میں ضعف آئے گا اور اسکی علامت یہ ہے کہ میں نرمی اور ضعف ہوا اور قضیب دیر کر سخت ہوا اور جماع بہت کم کر کے اور جماع سے کچھ زیادہ نشاط نہوا اور جماع کے بعد غشی کی سی حالت پیدا ہوا اور جہاں کہیں کہ خجالت ہونگے اور حقیقان بھی اس مرض کو لازم ہیں اور اس بیماری دالے کا خاصہ ہے کہ شرم اور خوف اور اندیشہ کے سبب اس کا رے رہ جائے اور علاج ضعف کا جیسا سبب جو اسکے موافق دل کی تقویت اور تبدیل میں کوشش کریں یعنی مفرحات یا توتیہ وغیرہ کہ باب امراض دل میں مذکور ہیں متعال کریں اور ساز خوش آواز میں مشغول رکھیں اور فکر اور غم سے بچائیں اور مشوقہ جمیلہ کو ہم بستر کریں کہ محبوبہ کی صحبت اعضا کی تقویت اور شہوت اور باہ کے بڑھانے میں لوبکہ سے بہتر ہے اور کوئی چیز اسکے برابر نہیں ساتوں نوع وہ ہے کہ معدہ یا جگر ضعیف ہو جائے اس سبب خون صالح جس سے منی پیدا ہوتی ہے بہت کم پیدا ہوا اور اس سبب باہ میں ضعف آجائے اور اسکی علامت یہ ہے کہ غذا اور جماع کی خواہش کم ہو جائے اور مہضم ضعیف ہوا اور سورمزاج کے دوسرے آثار کہ اس

عضو کو مخصوص ہیں ظاہر ہوں علاج سبب کے موافق اعضاے آفت رسیدہ کے مزاج کی تقویت اور اصلاح کرین جیسا کہ بجائے خود لکھا ہوا ہے اٹھویں نوع وہ ہے کہ دماغ ضعیف ہو جائے پھر قوت نفسانیہ حساسہ کا مادہ اعضاے تناسل سے منقطع ہو جائے اس سبب سے اعضاے مذکورہ منی کی حرکت اور لزج اور غدغہ سے خردار نہون اور ظاہر ہے کہ جب تک اعضاے تناسل میں منی کے دغدغہ کا اثر محسوس نہیں ہوتا ہی باہ اور انتشار ممکن نہیں اور اسکی علامت یہ ہے کہ حواس بکدر ہیں اور حرکات دشواری اور سستی سے ہوں اور جماع کی خواہش کمتر ہو خصوصاً اگر دماغ کو جاگنے سے یا اور سبب سے شقت پڑے اور جماع سے لذت نہوا اور قوی نہ رہے پھر اگر ضعف دماغ سردی سے ہو گا سرد مواد سرد چیزوں سے ضرر پہنچے گا اور گرمی سے فائدہ ہو گا اور اگر حرارت سے ہو گا اسکے برعکس ہو گا اور اگر رطوبت سے ہو گا ترطیب سے ضرر ہو گا اور جام میں جماع کی قدرت نہوگی اور خشک چیزوں سے نفع ہو گا اور اگر دماغ کی خشکی اسکا سبب ہو اسکے برعکس ہو گا علاج جو خیرین کے سبب کے مضاہ ہوں ان سے مزاج کی تبدیل میں کوشش کرین اور اگر مادہ غالب ہو اسکا تئیمہ مقدم رکھین جیسا اسکے موافق ہوا ہے بعد تبدیل میں رجوع کرین اور بہر صورت تقویت دماغ کے لیے معاجین مقویہ اور شہوات و راطلیہ وغیرہ حرارت اور برودت کی رعایت سے استعمال کرین جیسا کہ امراض دماغ میں ذکر آیا ہے یونین نوع وہ ہے کہ ضعف یا کوئی دوسری آفت گردہ میں پہنچے اس سبب سے شہوت طبعی میں نقصان آجائے اور ظاہر ہے کہ شہوت طبعی کامل نہیں ہو سکتی جب تک کہ گردہ میں قوت نہوا اور شایع اسباب کہتا ہے کہ منی کا مادہ جگر سے کلیتین کی طرف اجوف نازل کے شعون میں جاتا ہے اور انہیں بائیت سے صاف ہوتا ہے پھر انہیں سے اس مجری میں کہ گردون کے اور خسیون کے بیچ میں ہی جاتا ہے اور وہ مجری ایک رگ ہے جنہیں بہت سی بیج گول وضع کے پڑے ہیں تاکہ ان دونوں کے بیچ میں مسافت زیادہ ہو اور اس میں منی پک جائے اور پہلی سرخی چھوڑ کر سفید ہو جائے پھر اس میں سے خسیون میں آتا ہے اور انکی حرارت سے مدد پا کر منی خالص بن جاتا ہے اور اسی سبب سے جس شخص کے گردون میں حرارت معتدل ہوتی ہے وہ زیادہ مصلحت مند اور جماع پر قوی ہوتا ہے اور آفات گردہ کے علامات اور علاج بجائے خود مذکور ہیں وہاں رجوع کرین دوسری قسم وہ نقصان باہ کہ استرخاے آئے اسکا سبب ہو یہ چار طرح ہے پہلی نوع وہ ہے کہ بدن کے ضعف اور لاغری سے آئے میں سستی اور استرخا ہوا اور اسکی علامت اور علاج وہی ہیں کہ اس فصل میں پہلی قسم کی پہلی نوع میں ہم بیان کر چکے ہیں دوسری نوع وہ ہے کہ آدمی مدت دراز تک جماع نہ کرے اس سبب سے قضیب بلبا ہو کر سکر جابے اور ظاہر ہے کہ سبب اعضا ایک عمل اور ایک ریاضت سے جو انکے واسطے مخصوص ہو قوت پاتے ہیں اور اسکے چھوڑ دینے سے ضعیف ہو جاتے ہیں اسی واسطے اطباء نے کہا ہے کہ عمل قوی اور غلیظ کرتا اور نکرے رہنے سے ضعیف و رڈ بلا ہو جاتا ہے علاج نیگرم پانی قضیب پڑالین تاکہ مسام کھلیں اور نرم ہو کر ڈھیلا ہو اور طراوت پہنچائے کے بعد ایک عرصہ دراز تک آہستہ آہستہ بھیر کا دودھ ذکر پر اور اسکے گرد لین اور زفت رومی استعمال کرین تاکہ اس طرف خون کھینچ آئے اور یہاں اگر تحلیل نہوا اور ایسا ہی کرین جب تک فائدہ معلوم ہو تیسری نوع وہ ہے کہ افراط کی سردی یا حرارت یا پوست کے سبب بیچے کے بدن میں بوج اور بوج بہت کم پیدا ہو اس سبب سے آلت سست رہے اور اس سے کام نہ چلا ہو اسکی علامتیں یہ ہیں کہ بدن کے قوی اقوی اور اعضا سلامت ہوں اور نفع نہوا اور نفاخ غذاؤں سے اور بد ہضمی ہونے سے فائدہ معلوم ہو اور منی بہت نکلے اور ایسے آدمی کا انتشار بالکل باطل نہیں ہوتا بلکہ کم اور ضعیف ہوتا ہے اور کبھی حرارت کی کمی اور رطوبت کے نقصان سے نفع نہیں پیدا ہوتا اسکا نشان یہ ہے کہ کھانے اور پینے کے بعد خصوصاً اگر اس خیر میں رطوبت اور زیادہ

حرارت ہوا انتشار قوی ہو جاتا ہے اور کبھی حرارت کے نہونے سے نفخ نہیں پیدا ہوتا اور یہ اکثر ہوتا ہے اور اسکا نشان یہ ہے کہ بھوک کی حالت میں اور جب کہ معدہ خالی ہو
جبکہ تیز حرکات کا اتفاق ہو یا گرم غذائیں اور گرم دوائیں استعمال کریں انتشار قوی ہو جائے علاج اگر رطوبت کی کمی کا سبب ہو تو طبیعت کے لیے جام کریں اور روغن
ملین اور اسکے مانند دوسری تدبیریں کام میں لائیں اور غذاؤں میں سے باقلا نخود تازہ دودھ کچھ دار چینی ملا کر کھائیں اور وہی دواؤں میں سے جو بہت گرم نہ ہو اختیار
کریں اور جو دوا شدت سے گرم ہو اسکو ہرگز نہ کھائیں کیونکہ افراط کی حرارت خشکی لاتی ہے اور یہ امر نفخ کے پیدا ہونے کو مانع آتا ہے اور اگر حرارت کے معدوم ہونے سے یہ امر
ہو تو تسخین کے لیے گرم مچھنیں اور روغن کے اقسام وغیرہ جو کچھ مناسب ہوں استعمال کریں چوتھی نوع وہ ہے کہ اعصاب میں فضلہ بلغمی کے گرنے سے یا سرد پانی
میں بہت ٹھہرنے سے یا روف وغیرہ پر بیٹھنے سے اور اسکے سوا اعصاب مذکورہ میں ایک قسم کا فالج عارض ہو اور ظاہر ہے کہ جب اسباب مذکورہ کی وجہ سے
اعصاب کا مزاج فاسد ہوگا تو قوت محرکہ اور حساسہ کا اس عضو میں اثر ہوگا اور اسکی علامت یہ ہے کہ سیالہ مولدہ زیادہ اور رقیق ہو اور بغیر انتشار کے جلد خارج
ہو اور عضور جلالت کی حسن حرکت ضعیف ہوں اور روز بروز ڈبلا اور باریک ہوتا جائے اور جب سرد پانی لگے تو مجتمع اور منقبض نہو یا جس کے نقصان اور بطلان
کے موافق کتر ہو جائے اور جان لین کہ مرض مذکور اگر زیادہ قوی ہو گیا اور اس پر ایک زمانہ دراز گذر چکا اور عضو مذکور بہت ضعیف اور لاغر ہو گیا ہے علاج کی توقع
نہیں اور اس نوع کو عتق کہتے ہیں اور اس بیماری واسلے کو عنی بولتے ہیں لیکن اگر تھوڑا عرصہ گزرا اور سبب قوی نہیں اور سرد پانی لگنے سے عضو مذکور مجتمع اور
منقبض ہوتا ہے اور نہایت باریک نہیں ہوا تو علاج پذیر ہوتا ہے علاج جو کچھ کہ فالج میں گذرا عمل میں لائیں اور جان لین کہ اس مرض میں حقنہ اور جمولات

اور مالش کی چیزیں بہت مفید ہیں۔ وہ عمل میں لائیں

فصل بیان میں معطلات عضور جلالت و کیفیت و اوقات وظیفہ زوجیت و تدارک مضرت کثرت جماع۔ اس فصل کو ہم میں قسم میں
بیان کرتے ہیں پہلی قسم ان چیزوں کے بیان میں کہ عضور جلالت میں تراند پیدا کریں جانا چاہیے کہ تراند طول میں نہیں ہو سکتا مگر سن جوانی اور نوجوانی کے ایام
میں جب سن نوجوانی کے تو طوالت ممکن نہیں مگر عرض و عمق میں زیادتی ہو جاتی ہے۔ اور زیادتی کے بہت اسباب ہیں بجز ان کے ایک ہے کہ عضو مذکور کو کئی
مرتبہ پارچہ ورشت سے ملین کہ حرمت ظاہر ہووے بعد اسکے روغن ہائے مناسب خصوصاً روغن مورچے سے تدبیر کریں تاکہ مسامات بند ہو جائیں اور جو
خون کہ کھنچ آیا ہے تحلیل نہوسکے اور اسکے بعد زفت لگائیں تاکہ اس جگہ خون بستہ ہو جائے اور یہ عمل چند بار کریں تاکہ زیادتی ظاہر ہو دوسرا یہ ہے کہ عضو مسطور کو
گرم پانی سے دھوئیں اور روغن بلسان کر ملین۔ ایک اور تدبیر یہ ہے کہ روغن زیت کی ہمیشہ مالش کریں۔ ایک اور تدبیر یہ ہے کہ کرفس کے پانی میں مکر دھوئیں
ایک اور تدبیر یہ ہے کہ روغن گو سفند سے مکر تدبیر کریں اور خراطین یا علق خشک روغن سوسن میں مسکریں۔ اور شیخ الرئیس علق کے استعمال میں کہتا ہے کہ علق
کو نارجل تر میں یعنی جسمیں پانی موجود ہو ڈالیں اور ایک ہفتہ یا زیادہ رکھیں پھر نکال کر میں لین اور استعمال کریں اور اطباء نے کہا ہے کہ جس عضو کو فریہ کرنا
چاہیں اول اسکو مالش کریں اور گرم پانی اسپر ڈالیں اور آہستہ آہستہ اس پر ہاتھ ماریں پھر اسپر زفت لگائیں اور جب انتفاخ ہو جائے اس عمل سے دست کش ہوں
تاکہ جو خون کھنچ آیا ہو وہ تحلیل نہوجائے اور جالینوس کہتا ہے کہ نجاشی نے ایک لڑکے قصیر العضو کا اسی علاج سے یونانیوں کا علاج کیا تھوڑی سی مدت میں
اسکا عضو مدید ہو گیا۔ روغن مورچہ کی ترکیب بڑے بڑے چوٹے سات عدد لیکر روغن زنبق میں ڈال کر شیشہ میں ڈالیں اور اسکا سٹھ بند کر دیں اور بکری کی

مینگنیوں میں ایک رات دن دفن کریں اور صاف کر کے اچیل سے اوپر طین فرہی لانا ہی اور قوت بڑھانا ہی اور اس باب میں بہت سی تراکیب ہیں مگر اس جگہ ہمیں
اسی قدر پر کہ سب سے عمدہ ہی اکتفا کیا دوسری قسم میں وظیفہ زوجیت کی تدابیر اور کیفیت اور اسکے اوقات کا بیان ہے اور اس قسم میں چند فوائد لکھے جاتے ہیں فائدہ
سب اوقات میں وظیفہ زوجیت کے لیے وہ بہتر ہے کہ غذا معدے سے گزر جائے اور پہلا اور دوسرا ہضم پورا ہو چکے اور چونکہ ہر شخص اور ہر غذا کا ہضم برابر نہیں
اسکے لیے وقت معین نہیں ہو سکتا ہے مگر تقریباً کہا جاتا ہے کہ جس شخص کا ہضم معتدل ہو اسکو مناسب واسب ہے کہ غذا کے بعد جب تک سات سات نہ گزریں مقاربت
نہ کرے مثلاً اگر ظہر کی وقت غذا کھانے کی عادت ہو نماز عشا کے بعد یہ عمل بہتر ہے۔ بو علی سینا کہتا ہے کہ اس گروہ کے قول پر التفات نہ کرنا چاہیے کہ سب ہضم
کے تمام کے بعد وقت مقاربت ٹھہراتے ہیں کیونکہ یہ بھوک کا وقت ہے اور بعض محققان اہل تجربہ کے نزدیک یہ ہے کہ سب قوتوں میں بہتر وہ ہے کہ معدے میں کھانا
ہضم ہو چکا ہو مگر معدے سے سب کا سب نہ گزرا ہو کیونکہ مقاربت خلو معدہ پر نہایت مضر ہے اور میرے نزدیک بھی ایسا ہی ہے اور مناسب یہ ہے کہ مقاربت
اس وقت عمل میں آوے کہ خواہش صادق ہو اور خزانہ منویہ بلیز اور قوی بدن قوی اور سالم ہوں اور حضور جلالت کو انتفاظ کامل ہو اور کوئی امر اسپر باعث
نہو مثلاً مقاربت کا خیال اور کسی شی کو دیکھنا یا کوئی بات سننا یا کسی کو مس کرنا۔ اور چاہیے کہ یہ عمل اس وقت شروع کریں کہ ہوا معتدل ہو فائدہ اول مولع
اور عوارج کا رفع ہونا اور اسباب معین کا موجود ہونا ضروریات سے ہو مثلاً کسی قسم کا بچ و غم و فکر نہ ہونا اور نہ کسی طرح کا خوف و اندیشہ و رعب ہونا اور مکان کا اعیان
سے خالی ہونا اس وقت دواعی وظیفہ زوجیت قبل شروع کرنے وظیفہ مذکور کے عمل میں لائے جاویں تاکہ آثار سروریت مانند تمدد نفس و تبدل معیت چشم و لب
سرخی چشم معمول بہا میں نمایان ہوں۔ اور نچلا و ضاع مقاربت کے سب سے بہتر ہے کہ عامل جانب فوق میں ہو اور معمول بہا جانب تحت میں ہو اور اسکے
برعکس نہایت ضرر رسان ہے علی ہذا دیگر اوضاع مختلفہ ضرر سے خالی نہیں پس لازم ہے کہ ہوسات شہوانیہ سے پرہیز کریں اور اپنے ہاتھوں سے اپنی جان
کو ایسی خرابی میں نہ ڈالیں کہ تمام عمر اس میں مبتلا رہیں بعض نادان باغول شیاطین اس بلا میں مبتلا ہو کر اپنے کو خراب کرتے ہیں اور عمر بھرا اپنے کیے
کے فتنوں میں گھومتے رہتے ہیں لہذا عاقل کو مناسب ہے کہ جو وضع و طریقہ سب سے بہتر ہو اسکو اختیار کرے اس صورت میں جو مقصود ہے یعنی سیالہ مولدہ کا اپنے ذرا گاہ
میں پہنچنا وہ باسانی حاصل ہوتا ہے اور طریقہ کو کسی قسم کی مضرت و نقصان نہیں پہنچتا۔ اور الفلاح ظہور میں آتا ہے۔ فائدہ ثلثہ اور بدہمنی کے بعد اور
استفراغ قوی اور بخوابی کے بعد اور ریاضت و رتکان اور بچ کے بعد اور غم کی حالت میں اور جبکہ اندیشہ ہو وظیفہ زوجیت کا کرنا چاہیے کہ تحلیل کی کثرت سے
ضعف اور غشی کا باعث ہوتا ہے اور ایسا ہی حالت مستی اور خلو معدے میں ممنوع ہے اور خشک مزاجوں کو شدت گرما اور شدت سردی میں ضرر کرتا ہے
اور ہر شخص کے لیے جس حالت میں کہ بدن میں گرمی یا سردی پہنچے اس کام سے پرہیز کرنا واجب ہے اور اگر اتفاق پڑے تو گرم ہونیکے بعد اس سے بہتر
ہے کہ سرد ہونیکے بعد اتفاق پڑے فائدہ کسی شخص کو بعد عمل میں لانے وظیفہ زوجیت کے سرد پانی اور سرد شربت پینا نہ چاہیے اور اپنے بدن کو جاڑا
اور سرد ہوا سے بچانا چاہیے کیونکہ اگر سردی مسامات میں داخل ہوگی تو حرارت غریزی کو ضعیف کر دیگی اور بدن کو سرد کر دیتی ہے فائدہ ایک گروہ حکما کے
نزدیک یہ بات ضروری ہے مقاربت بافراسیالہ مولدہ ہوا اسکے بعد تین روز کا فاصلہ دیکر پھر اس عمل کو کرنا چاہیے اس سے کم مدت میں ہر گز کرنا چاہیے
کہ مورث نقصان ہے اور ایسا ہی ہر استفراغ میں فاصلہ سہ روزہ ضرور ہے لیکن جاننا چاہیے کہ ہر شخص کا حال یکساں نہیں ہے بعض شخص ایسے

ہیں کہ ایک روز بھی نہیں رگ سکتے اور باوجود اسکے انکو کچھ ضعف نہیں ہوتا بلکہ انکو آرام اور قوت حاصل ہوتی ہے پس سیالہ مولدہ کے امتلا اور خواہش پر اعتقاد کرنا چاہیے اور جس شخص کو اس کار کی ہوس اور ضعف ہو جانے پر بھی اس کام سے باز نہ آئے انکو چاہیے کہ اپنے حال کو دیکھتا رہے پس جس وقت دل میں طیش اور اعضا اور قوی میں سستی پیدا ہو اور سانس حالت طبعی سے بدل جائے اور خروج سیالہ مولدہ عادت سے دیر کر ہو اس وقت اپنے آپ کو بچاتے اور آرام کی فکر کرے کیونکہ اگر ایسا نہ کرے گا اور اس فعل سے باز نہ آئے گا امراض مہلک میں گرفتار ہو گا سو واجب ہے کہ جس وقت ایسے اعراض معلوم ہوں اس فعل سے باز رہیں فائدہ جو وظیفہ زوجیت کہ قوت اور حرکات عنف کے ساتھ عمل میں آوے بالآخر ضعف پیدا کرتا ہے اسی طور پر حائض عورتوں اور نابالغ اور بارہ اور آن عورتوں سے کہ مدت سے متروک ہوں قرب ممنوع ہے اور بالخاصہ ضرر کرتی ہے۔ لیکن لو اطت باوجودیکہ شریعت میں حرام ہے اور طبیعت بھی مکروہ رکھتی ہے حکما کے نزدیک بھی ضرر رسان ہے۔ اور موجز میں لکھا ہے کہ جو شخص اپنی زوجہ سے لو اطت کرتا ہے وہ اس بات سے امن نہیں پاسکتا کہ اسکی اولاد کو علت ابنہ نہوتیسری قسم مضرت و وظیفہ زوجیت کے تدارک میں اور وہ حیلہ کہ جس سے ضرر نہ ہو پس جس وقت اس فعل کی کثرت سے ضعف نہا تو انی پیش آئے تو اسکو ترک کریں اور تسخین اور تربط اور آرام اور خوشی میں کوشش کریں اور جس کھیل کو دین فرحت حاصل ہو اس میں مشغول رہیں اور گائے کا دودھ اور بھیر کا دودھ پیا کریں کہ وہ قوت کو بڑھاتا ہے اور ایسا ہی بیضہ مرغ نیمبشت اور دوسری غذائیں اور حلویات مقوی اور مہی کھائیں اور جس وقت کہ اس کام کی کثرت سے رعشہ بدن میں پیدا ہو تو دماغ پر روغن ملین اور جو کچھ کہ ادویہ سے رعشہ کے مناسب استعمال کریں اور روغن بان اور روغن سیمو وغیرہ بدن پر ملین اور چونکہ اس کام کی کثرت حرارت کو ضعیف کرتی ہے اگر اسکے سبب مادہ رطوبی میں کثرت محسوس ہو تو استفراغ کو مقدم رکھیں اور جان لین کہ جن لوگوں کے اعصاب میں ضعف ہوتا ہے انکو اس فعل کا ضرر زیادہ تر ہوتا ہے اور جس وقت اس فعل کی کثرت سے بنیائی میں ضعف آجاتے دماغ پر روغن ملین اور روغن بنفشہ اور روغن بادام اور روغن کدوناک میں ڈالیں اور آب شیرین میں جام کریں اور آب شیرین میں آنکھیں کھولیں اور آنکھ میں گلاب پکائیں اور جب تک ضعف بالکل دور نہ ہو جائے اس فعل کو زہر قابل سمجھیں اور ہر سیاہ اور کلہ پائے تناول فرمائیں فائدہ اگر کوئی شخص وظیفہ زوجیت کے بعد چند لقمہ چرب شیرین کھائیں عادت کرے تو اسکو اس فعل سے ضرر نہ پہنچے گا اور ایسا ہی جو کچھ کہ تدارک ضعف کے لیے بیان کیا گیا اگر اسکو حالت قوت میں استعمال کرتے رہیں تو ضعف ہرگز نہ ہو گا اور اس باب میں شیر گاؤ اور شیر پیش سب خیروں سے بہتر ہے خصوصاً اگر کسی قدر سوٹھ آسین ڈال کر پکائیں تو اور بھی زیادہ مفید ہے اور عمدہ طریقہ یہ ہے کہ جس وقت دودھ کو تھنوں سے نکالیں ویسا ہی تازہ تازہ پین بشرطیکہ طبیعت کے موافق ہو اور ایسے ہی ہمیشہ روغن خوشبو سوتے وقت تمام بدن پر ملنا ہے اور سوتے وقت پنڈلیوں اور تلووں کو نرم ہاتھ مالش کرنا ہے۔ اور جانا چاہیے کہ مقاربت شایات کی فرحت لاتی ہے اور حرارت ابھارتی ہے اور قوی کو قوت بخشتی ہے اس واسطے کہ ہر چند اس صورت میں خروج سیالہ مولدہ کا زیادہ ہوتا ہے لیکن ضعف کم ہوتا ہے کیونکہ افزائش اور پیدائش روح کی اور بایہ جیات کی زیادہ ہوتی ہے اور شوق افزون ہوتا ہے۔

فصل در بیان سرعت خروج سیالہ مولدہ یہ کئی طرح پر ہوتا ہے ایک تو یہ کہ قوت ماسکہ برودت و رطوبت کے سبب سے ضعف ہو جائے اور اسکی علامت یہ ہے کہ سیالہ مولدہ رقیق اور سفید رنگ اور مقدار میں زیادہ نکلے اور گرمی کے آثار بالکل نہوں علاج تنقیہ کے لیے ایاریجات استعمال

کریں اور مقویات سے قزقرین اور عانہ اور عجان یعنی سیون اور خصیون پر روغن زعفران روغن آس روغن زرگرس روغن قسط وغیرہ ملیں اور جان لین کہ شراب
فخوش اور معجون خبث الحدید اس بارہ میں کلی مفید ہیں اور اس جگہ نہایت فائدہ مند ہے کیونکہ مواد بہت مخالف میں جذب ہوتا ہے اور بہتر غذا اقلیہ خشک و مطبوخ و چینی
اور صمغ اور زیرہ کے ساتھ میں شراب فخنوش انگور خام کا پانی چھ رطل سماق بازو گلنازل گل سرخ کند کشنیہ خشک صمغ سعد ہر ایک اس درم زعفران شکر چینی
ہر ایک ایک درم خبث الحدید تیس مثقال سب دویہ کو ٹکڑا آب انگور میں ملا کر جوش دین جب ایک تہائی پانی رہ جائے صاف کریں اور رکھ چھوڑیں اور حسب قدر
حال کے مناسب پلائیں اور فخنوش خبث الحدید کو کہتے ہیں معجون خبث الحدید پہلیہ سیاہ آمدہ فلفل زنجبیل دار فلفل سعد شیطرج ہندی سنبل ہر ایک دس درم
گندنا تخم شبت ہر ایک چھار درم خبث الحدید بر سو درم ان سب کو کوٹ چھا کر روغن بادام میں چرب کریں اور شہد مصفی اسمین ملائیں اور اسکے بعد دو درم خشک
ملا کر چینی کے مرتبان میں اٹھا رکھیں اور چھ مہینے کے بعد استعمال کریں خوراک دو درم یا زیادہ موافق مزاج اور قوت کا اور خبث الحدید کے مدبر کر نیکاطر قزقرین
کہ اسکو چودہ رات دن سرکہ انگوری میں ڈال کر ایسی جگہ کہ خاک و خاشاک سے محفوظ ہو تر رکھیں پھر خشک کر کے کام میں لائیں دو آکہ نہایت مفید ہے شہد انہ کا
اسمین شہد ملا کر پین دوسری نوع وہ ہے کہ منی کی زیادتی اور خون کا غلبہ سرعت کا باعث ہو اور اسکی علامت منی کی کثرت اور اسکے قوام میں اعتدال اور عقور
میں قوت موجود رہنا ہے علاج فصکھو لیں اور غذا میں کمی کریں اور جو چیزیں خون کو بڑھاتی ہیں جیسے گوشتا و شراب وغیرہ انکو چھوڑ دیں اور سکنجبین اور آبیانہ
اور شربت نابخ اور شربت غورہ وغیرہ پلائیں اور وظیفہ زوجیت کی کثرت کریں کہ نہایت مفید ہے خاص کر جبکہ ایک تہ دراز سے وظیفہ مذکور کا اتفاق نہ پڑا ہو
تیسری نوع وہ ہے کہ منی میں گرمی اور تیزی آجائے پھر حرکت مباشرت کے سبب یا لوط کے ٹپنے ہی موافق ضعف قوت مزاج کے گرمی اور تیزی شدت
پکڑے اور اس سبب سے اوجیہ منی ایذا پا کر سیالہ مولدہ کو جلد دفع کرے اور اسکی علامت یہ ہے کہ بروقت خارج ہونے سیالہ مولدہ کے لذع اور جلن پیدا ہو اور نگت
سیالہ مولدہ کی زرد ہوا اور قوام سنگلہ و رسبک ہو علاج جس خیر میں تیرید اور تربیکے ساتھ قبض ہو استعمال کریں مثلاً شربت خشک شمشیر تخم خرفہ اور تخم کاه
اور تخم حماض وغیرہ کے ساتھ پلائیں اور چانول و رسور شیره خشک شمشیر میں ملا کر کھلائیں اور سرد و تر دو اون کا ضاد کریں چوتھی نوع وہ ہے کہ اعضاء ریشہ ضعیف
ہو جائیں اور انکے سبب سے تمام اعضاء میں ضعف آجائے اس سبب سے سرعت انزال پیدا ہو اور جان لین کہ اس قسم کی سرعت نہیں عارض ہوتی مگر نقصان
باہ کے ساتھ اور اسکی علامت اور علاج کو ضعف باہ میں تلاش کریں اور اسکے موافق تدارک کریں امتباہ جیسا کہ باہ کے ضعف اور قوت میں اعضاء تزلزل
انات کو ایک خاصیت ہے ویسا ہی سرعت اور مساک میں بھی دخل تمام ہے لیکن اکثر تو یہ ہے کہ جو کچھ مساک لانا ہے وہ باہ کو ضعیف کر دیتا ہے اسی واسطے اہل تجربہ
کہتے ہیں کہ جو شخص مرض سرعت میں مبتلا ہو اسکو چاہیے کہ انات قبیحہ منظر و مسن سرد مزاج والیوں سے مقاربت کرے اور تحقیق یہ ہے کہ اس کام میں مزاج جان
کا اختلاف شرط ہے مثلاً اگر سرعت کا سبب حرارت ہو تو جانب مقابل کا مزاج سرد ہونا چاہیے تاکہ حرارت کا تدارک کرے اور ایسا ہی بالعکس فائدہ جہاں
ہمیں اختلاف کی حاجت پڑے اور ایک کے سوا اور میسر نہ ہو سکتا ہے کہ تبدیل کے لیے ادویہ مناسب کا استعمال کریں اور عورت کو حکم کریں کہ انہیں دو اون کو
حمول کیا کرے سو تیریہ کے لیے صندل اور کافور وغیرہ کافی ہے اور تسخین کے لیے کبابہ عاقرقوا وغیرہ مناسب ہیں —

فصل زیادتی خواہش وظیفہ زوجیت کے بیان میں - یہ کئی طرح پر ہوا اول یہ کہ بدن میں امتلا ہو اور خون اور سیالہ مولدہ زیادہ ہو جائے اور

اسکی علامت بدین قوت اور رنگ میں سرخی اور ضعف کم ہو باوجودیکہ احلام اور فعل زوجیت سے سیالہ مولدہ کا خروج زیادہ ہو فائدہ اگر زیادتی خواہش کے ساتھ بدین قوت اور مزاج صحیح ہو اور ضعف نہوا سکے توڑنے میں کوشش کریں جب تک کہ ضرورت خواہش کا توڑنا مزاج کو ضعیف اور قوت کو مست کرتا ہو لیکن حسب وقت کثرت خواہش سے آفت برپا ہو اور کثرت جماع سے ضعف پیدا ہو اس وقت علاج ضروری ہوتا ہے علاج فصد کھولیں اور مسہل دین اور غذا کم کریں اور غذاؤں میں سے جو غذا ترشی مائل ہو اکثر کھلائیں اور آب عذاب آب عدس آب غورہ آب انگو آب نار ترش اور سرکہ پلائیں اور تخم کاہو بزر البیج شاہدہ کشمیر خشک رد بلوط نیلو فر تخم خرف صندل سماق گلنا رطبا شیر عدس مقشر گل سرخ کافور وغیرہ سے جو کچھ کہ منی کو کم کرے سفوف بنائیں اور پشت اور گردہ اور اوعیہ منی کی تبرید کے لیے اقا قیاقل ارمینی طرائیث گلنا رس کے پانی میں ملا کر پشت اور گردہ کی جگہ پر ضا د کریں اور کتان کا بستر رکھیں اور برگ بید اور برگ نیلو فر وغیرہ فرش پر ڈالیں اور بیماریاں فرش پر پشت برہنہ پشت پر لیٹے اور اسرب کا پتر بیضون پر باندھنا بالخاصیت شہوت کو تسکین کرتا ہے دوسرے یہ کہ منی میں حدت آجائے اور اسکے لذع اور جوش کھانے اور نکلنے پر مستعد ہونے سے شہوت بھڑک جائے اور اسکی علامت بول میں سوزش اور سرعت انزال و رسی کے نکلنے کی وقت جلن اور سوزش پیدا ہو اور اسکے بعد بدن میں ضعف عارض ہو علاج سرد و تر چیزیں مثلاً گد و خرف کاہو شیر و برنج کھلائیں اور جو چیز سرد ہو اور منی کو کم کرے اور اس میں کچھ تخدیر بھی ہو مفید ہے مثلاً پوست خشخاش اور دوغ ترش کا پینا اور برگ قنبا و رسب و اوان سے نافع ہے اور ایسا ہی سرد پانی میں داخل ہونا اور ضا د اور طلا کہ اوپر گزر چکے سب اس جگہ مفید ہیں تیسرے یہ کہ جو رطوبات کہ منی بنجانے کی انہیں استعداد ہو وہ زیادہ ہو جائیں اور باوجودیکہ بدن میں ضعف ہو اور خون میں کمی اور قوت میں فتور ہو شہوت غالب ہو اور اسکی علامت یہ کہ منی زیادہ اور رقیق اور سفید ہو اور نفخ کی کثرت علاج جو نسبی گرم دوائیں کہ منی کم کرتی ہیں مثلاً کلونجی اور تخم سداب و تخم پنکشت مٹا و پودینہ اور مرزنجوش وغیرہ استعمال کریں تاکہ رطوبت کو تحلیل کریں اور جوارش کموں اس جگہ بہت موثر ہے اور جو غذا کہ بادشکن ہو کھلائیں مثلاً دلچ اور تہو اور کبک وغیرہ چوتھے یہ کہ منی کے اعضا قوی ہو جان اور حال یہ ہو کہ دوسرے اعضا ضعیف ہوں اور رطوبت کم لیکن بدن اپنی حالت پر ہو اور ظاہر ہو کہ جب بدن اپنی حالت پر ہو گا اور منی کے اعضا قوت ہو گی شہوت کی زیادتی ممکن ہے اگرچہ بعض عضوئیں ضعیف ہوں لیکن چونکہ عضوئیں ضعیف ہو منی کے استفراغ سے ضرر پہنچتا ہے مثلاً ایک شخص کا دماغ اور اسکے اعصاب ضعیف ہیں اور منی کے اعضا قوی وہ اگر جماع چھوڑتا ہے بہت سی منی جمع ہو جاتی ہے اور چونکہ مادہ رطب کی کثرت اس میں ضرور حرارت عمل کرتی ہے اس سببے انجڑے اٹھتے ہیں اور چونکہ عضو ضعیف ضرور اثر مٹا ہے دماغ انجڑے کے قبول کرنے سے فاسد ہوتا ہے اور اگر جماع ہمیشہ کیے جاتا ہے دماغ اور اعصاب میں ضرر پہنچتا ہے اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ اعضا ضعیف ہیں منی ضعیف موجود ہو اور منی کے اعضا قوی ہوں پھر اگر ضعف دماغ میں ہو جو اس میں سستی اور فساد فکر وغیرہ ظاہر ہو اور ایسا ہی دوسرے آثار کہ ہر عضو کے ضعف سے مخصوص ہیں جب اس عضو میں ضعف پیدا ہو اسکے آثار ظاہر ہوں علاج اگر اس صورت میں کہ منی کے اعضا قوی ہیں کسی قسم کی سردی اور نفخ نہ ہو نیلو فر کا ہو کہ پانی میں ضا د کریں اور ایسا ہی نیلو فر کے پانی سے نطول کریں اور منی کے اعضا کی حس کم کریں اور چاہیے کہ سرد خشک دوائیں ادویہ باہیہ کے ساتھ ملا کر استعمال کریں تاکہ سردی کا اثر مٹے اور دماغ کا اثر مٹے۔ پانچویں یہ کہ منی کے اوعیہ اور مجاری میں شور یا قروح یا خارش پیدا ہو

اور دغذغہ کے سبب شہوت زیادہ ہو اور اُسکی علامت یہ ہے کہ جماع سے شہوت زیادہ ہو اور انزال جلد اور بہت لذت سے ہو اور اگرچہ انزال ہو جائے مگر شہوت قائم رہے اور جسوقت کہ بوزرنجی ہو جائیں اُسکا نشان یہ ہے کہ درد معلوم ہو خاکہ انزال کے بعد اور قروح کی دوسری علامات جیسے قشور اور ریم کا بول میں آنا علاج اگر کوئی امر مانع نہ ہو فصد کھولیں اور سہل دین تاکہ صفا دفع ہو اور تعدیل مزاج کے لیے شیرہ خرفہ شیرہ تخم کاہوشیرہ تخم خشکاش لعاب بنول شربت بنفشہ میں ملا کر پلائیں اور بیمار کو حکم کریں کہ قضیب کو بہت سرد پانی میں رکھے چھٹے یہ کہ بدن میں نفخ زیادہ پیدا ہو اور شہوت کا باعث ہو جیسا کہ مرق الون میں ظاہر ہے اور اس قسم کی علامت لغوظ کی شدت اور پہلے نفاخ چیزوں کا کھانا اور باوجود اس امر کے اگر نفخ اصل مزاج میں ہوگا یعنی اس بیماری والا سودا سے مراد میں مبتلا ہوگا اس قسم کے وجود کی دلیل قوی ہے علاج اگر حرارت کی شدت سے بخیر اور نفخ پیدا ہو بہر دین مثلاً شیرہ تخم خرفہ تخم کاہو تخم کاسنی رب بین ملا کر اور اگر اُسکا یہ باعث ہے کہ حرارت میں ضعف اور رطوبت میں کثرت ہو جو کچھ کہ رطوبت کو خشک اور ریح کو تحلیل کر ڈالے استعمال کریں اور اگر سودا کی کثرت اسکا سبب ہو اُسکے استفراغ کے لیے رگ باسلیق کھولیں اور مطبوخ افیمون وغیرہ کہ بارہا ذکر آیا ہے دین —

فصل کثرت در رومی و مذی و ودی کے بیان میں۔ یعنی جریان منی وغیرہ جاننا چاہیے کہ مذی وہ رطوبت ہے کہ لغوظ کے وقت سرد ذکر پر اور اس مجری پر کہ مجرای منی سے اوپر ہو آجاتی ہے اور وہ اس طریق سے نکلتی ہے کہ جسوقت شہوت پیدا ہوتی ہے اور قضیب کے اجزای حرکت میں آتے ہیں اور لغوظ ہوتا ہے غدرہ کہ شانہ کی گردن میں ہو دب جاتا ہے بالضرور اس غدرہ میں سے رطوبت بہتی ہے اور یہی مذی ہے اور ہر چند کہ اُسکا ظہور اکثر مردوں میں ہوتا ہے اور اُس سے کچھ ضرر نہیں پہنچتا لیکن کبھی زیادہ آتی ہے اور لغوظ میں قنور پڑتا ہے اس صورت میں اُسکا تدارک واجب ہے اور ودی ایک رطوبت لزج ہے منی کے مشابہ کہ بول کے ساتھ آتی ہے اور کبھی بول کے بعد آیا کرتی ہے اور یہ اُس غدرہ میں پیدا ہوتی ہے کہ گردن شانہ کے نزدیک لگا ہوا ہے اور مذی اور ودی کا ایک ہی مجری ہے اور اُسکے نکلنے کا ایسا طریق ہے کہ جب بول حرکت کرتا ہے غدرہ مذکور اس سے دب جاتا ہے اس ضرورت سے رطوبت مذکور نکلتی ہے اور یہ غدرہ اگرچہ سبب دونوں میں موجود ہے لیکن اس میں سے رطوبت کا آنا اسباب پر موقوف ہے اور منی کو ہم قوت باہ کے باب میں مشروحا کہ آتے ہیں اب جان لے کہ سیلان منی کی کئی قسم ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ مولدات منی کے کھانے سے اور جماع کے چھوڑ دینے سے منی زیادہ ہو جائے اور اُسکی علامت یہ ہے کہ جماع کی وقت منی زیادہ نکلے اور قوام میں برابر ہو اور اسپر بھی ضعف نہ پیدا ہو مگر جہاں کہہ میں کہ بدن اصل خلقت میں ضعیف ہو اور اوعیہ منی قوی کیونکہ جب منی کے اعضا بہت قوی ہونگے منی کو بدن سے زیادہ جذب کریں گے اور جبکہ منی زیادہ نکلتی ہے ضعیف بدن میں ضعف زیادہ ہوتا ہے علاج جماع کریں تاکہ اوعیہ سے منی کا نفع ہو اور اگر بدن قوی ہو غذا بھی کم کریں اور جو چیز کہ منی کو کم کرتی ہے مفید ہے مزاج کی گرمی اور سردی کی رعایت سے استعمال کریں دوسری قسم وہ ہے کہ منی میں تیزی اور گرمی آجائے اور لزج کے سبب اُسکو طبیعت دفع کرنا چاہئے اور اُسکی علامت یہ ہے کہ منی زرد ہو اور نکلتے وقت سوزش پیدا ہو اور اسباب سابقہ گو اہی دین اور شاید کہ پیشاب جل کر آنے لگے علاج سرد و تر شربت مثلاً شربت نیلو فر شربت عناب شربت بنفشہ پلائیں اور دوا کہ گلنا تخم کاہو تخم خرفہ بنج کاسنی کشنیر اور نیلو فر سے بنا تین منی کے سرد اور کم کرنے میں بہت مفید ہے تیسری قسم وہ ہے کہ برودت اور رطوبت کے سبب اوعیہ منی میں تر خا آجائے اس سبب اُسکی ماسکہ ضعیف ہو جائے اور منی کو نہ ٹھہرا سکے اور منی خود بخود باہر نکل آئے اور علامت یہ ہے کہ منی رقیق اور بغیر لغوظ نکلے اور برودت کے دوسرے علامات ظاہر ہوں فائدہ

اگر ماسکہ میں ضعف حد سے زیادہ ہوگا جب منی اوجیہ میں آئیگی بغیر لغوظ باہر نکل آئیگی لیکن اگر ضعف حد سے زیادہ نہ ہوگا ادنی حرکت کی محتاج ہوگی اور اس صورت میں بھی جیسا ضعف کے درجات میں تفاوت ہوگا ویسا ہی اسکے حال میں ہوگا سو کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ لغوظ کے شروع ہی میں انزال ہو جائے اور کبھی لغوظ کامل کے بعد یا مباشرت فاحشہ کی وقت یعنی جب دونوں عضو مخصوص میں ملاقات ہو اور ابھی تک دخول کی نوبت نہ پہنچے غرض کہ اس ضمن میں شدت کا لغوظ نہیں ہو سکتا علاج گرم دواؤں میں کہ منی کو کم کرتی ہیں مثلاً تخم پنجاہشت برگ پودینہ سعد گلنا زریہ تخم سداب و امیض شہدائے شونیز میعہ یا بسبغہ دوا بنا کر کھلائیں اور گرم غذا میں تناول فرمائیں اور مجنون کمولی بہت مفید ہے جو پتھی قسم وہ ہے کہ اوجیہ منی کے عضلہ میں تشنج عارض ہو اور اسکے دبانے سے منی بہنے لگے اور اسکی علامت یہ ہے کہ منی لغوظ اور سرعت کے ساتھ نکلے اور قضیب میں اس وقت سختی آجائے علاج جو کچھ کہ تشنج میں گذرا استعمال کریں اور عانہ اور خصیہ پر روغن ملین پانچون قسم وہ ہے کہ گردہ ضعیف ہو جائے اور اسکی چربی حرارت و شہوت کی شدت سے یا جماع کی کثرت سے گھل کر بہنے لگے اور یہ حقیقت میں منی نہیں بلکہ گردہ کی چربی ہے کہ منی کی صورت نکلتی ہے اور مجازاً سیلان منی کہتے ہیں اور اسکی علامت یہ ہے کہ جماع کے بعد جب پیشاب کریں ایک چیز غلیظ سفید بہت سی نکلے اور کچھ لذت نہواور نہ کو دکھائے اور انزال کی وقت بھی منی زیادہ نکلے اور جو کچھ کہ ضعف کچلہ اور اسکے سورج گرم سے مخصوص ہو سب ظاہر ہو علاج جو کچھ ضعف گردہ اور اسکے سورج کے لیے بیان کیا گیا استعمال کریں اور مجنون لبوب نہایت مفید ہے اور یہ قسم سب قسام سے بدتر ہے تھوڑی سی مدت میں آدمی کو ناتوان کرتی ہے چھٹی قسم وہ ہے کہ جماع کی حکایات سننے سے اور جماع کی فکر کی کثرت سے جریان منی و مذی دومی عارض ہو اور یہ اس طرح ہوتا ہے کہ جب آدمی اس کام کا اندیشہ زیادہ کرتا ہے اور اعضا منی بھی حرکت میں آتے ہیں پھر اگر حرارت ضعیف ہو تو مذی اور اگر قوی ہو تو منی جاری ہوگی مگر اس امر کے کامل ہونے میں یہ شرط ہے کہ منی زیادہ ہو یا اوجیہ کی ماسکہ ضعیف ہو یا منی میں حدت ہو کیونکہ بغیر ان امور کے فقط اعضا منی کی حرکت سے مذی نہیں نکل سکتی علاج حکایات کے سننے سے اور اسکی فکر سے منع کریں اور اگر مجرد ہو قبیلہ دار کر دین پھر اگر منی زیادہ ہو کثرت جماع مفید ہے اور مقدمات منی فائزہ مند اور اگر ماسکہ ضعیف ہو اسکو پینے کی دواؤں سے اور ذکر اور عانہ پر روغن ملنے سے قوت دین اور روغن مقوی جیسے روغن فرغون اور اسکے مانند اور اگر منی میں حدت ہو اسکی تبرید میں کوشش کریں علاج کبھی جریان منی عورتوں میں پیدا ہوتا ہے انھیں اسباب سے کہ مردوں میں بیان کیا گیا اور کبھی نم رحم کا استرخا اس علت کا باعث ہوا کرتا ہے علاج سب کے موافق علاج کرنا چاہیے جیسا کہ مردوں کے سیلان منی کا بیان کیا گیا لیکن اگر نم رحم میں استرخا ہو آزمات قابض میں بیٹھنا اور مقویات کا پینا اور کبھی کبھی تو کرنا نہایت مفید ہے دوا کہ ودی کو مفید ہے تخم سداب تخم پنجاہشت گلنا ہر ایک برابر لیکر کوٹ چھانکر دوہرہ سکنجین کے ساتھ دین دوسرا نسخہ کہ ودی اور مذی کو روکتا ہے شہدائے بریان شہدین ملا کر دین اور نسخہ کہ سیلان منی کو قطع کرتا ہے اور سرعت کے لیے مفید ہے تخم سداب تین درم تخم پنجاہشت بیج سوہن ہر ایک دو درم گلنا برگ گل ہر ایک ڈیڑھ درم کوٹ چھانکر دو درم دوغ میں یا آب عورہ میں حل کر کے پین دوسری ترکیب کہ سیلان منی اور مذی اور بول کے سیلان کو مفید ہے زرا البیج کیسیلا سک زریہ ہر ایک دو درم بلوط تخم کاہو سعد ہر ایک تین درم جذبید ستر ایک درم تخم خرفہ چار درم پوست بلیہ پوست ہلیہ کابل آملہ مقشر ہر ایک سات درم سفوف بنائین اور شہدین ملائین خوراک پانچ درم کریں —

فصل منی الدم کے بیان میں کبھی منی کی جگہ خون آیا کرتا ہے اسکا سبب یہ ہے کہ خصیہ کے ہاضمہ میں ضعف آتا ہے اسلیئے بالکل سفید نہیں کرتا ویسا ہی اوجیہ

منی میں بھیجا ہی علاج کردہ اور خسیہ کی تقویت کریں اور اس کام کے لیے خسیہ میں کوروغن مصطلکی میں رکھنا نہایت فائدہ کرنا ہی اگر ضعف کا باعث آئے
فصل کثرت احتلام کے بیان میں اس مرض کی وہی علامت و علاج ہیں کہ درون منی میں گذر چکے اور خسیہ کا قطعہ لپٹ پر گردہ کے مقابل باندھا بہت
فائدہ کرنا ہی اور ایسا ہی خواب گاہ کا بستر کتان سے بنانا اور برگ بید اور برگ سنکھالو وغیرہ اسپر بچھانا اور دامن کرڈٹ پر لیٹنا اور مناسب ہو کہ حریر کے فرش
پر لیٹا کرے اور پشت پر لیٹنے سے احتراز کرے کیونکہ چت لیٹنے سے گردہ اور شرا میں گرمی آتی ہے اور بریشتم کا فرش بھی ایسا ہی ہو فائدہ کبھی ایسا ہی
کہ ایک شخص کو دیر میں انزال ہوتا ہے اور شہوت ضعیف ہے اور باوجود اسکے احتلام زیادہ ہوتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ اسکی منی جم جاتی ہے اور ٹھہر جاتی ہے اور نند
میں گرم ہوتی ہے اور جب منی گرم ہو جاتی ہے طبیعت پر اسکا دفع کرنا ضروری ہوتا ہے اس سبب سے کہ اس کا حجم زیادہ ہو گیا یا اس میں سوزش آگئی
فصل فرسیوس کے بیان میں یہ لفظ یونانی زبان میں ایک عورت کا نام ہے کہ اسکا ذکر ایسا ہے اور روم میں یہ رواج تھا کہ جس گھر میں شادی ہو تھی
وہاں اس سے کھینا کرتے تھے اسی واسطے جو نسی بیماری میں کہ ہمیشہ قضیب ایسا ہے اور سخت رہتا ہے اسکا یہ نام ہوا اور کبھی مرض مذکور کے ساتھ جماع کی
آرزو بھی ہوتی ہے اور کبھی شہوت نہیں ہوتی اور کبھی روز بروز قضیب طول میں اور زیادتی میں بڑھتا ہے اور اس مرض کا جلد تدارک کرنا چاہیے تاکہ ورم گرم کی
نوبت نہ پہنچے اور ہلاکت کا باعث نہ ہو اس سبب سے کہ دل اور دماغ سے بہت مشارکت رکھتا ہے خصوصاً جس صعوت میں کہ بڑھتا ہے اور اس مرض کا
سبب یخ غلیظ ہے کہ جماع کے اعضا میں بہت جمع ہوتی ہے اور قضیب کے مجاری میں آتی ہے اور چونکہ شدت سے غلیظ ہے تحلیل نہیں ہوتی علاج اگر فرسیوس
کے ساتھ حرارت اور خون غالب ہو فصد کریں اور غذا میں کمی کریں اور پشت و عانہ پر اسرب کے قطعہ باندھیں اور ادویہ سرد و محف منی کہ کثرت شہوت
اور سیلان منی میں مذکور ہیں پلائیں اور اگر سردی ہو اور منی کارنگ سفید اور قوام رقیق مقیات بلغم سے لڑ کریں اور باد شکن چیزیں مثلاً روغن سداب وغیرہ
پشت و عانہ پر ملین اور جو کچھ کہ سیلان رطوبی بلغمی میں گذرا کام میں لائیں اور اسہال سے احتراز کریں کہ اس میں یہ خوف ہے کہ مادہ اسفل میں پڑے اور سبب
زیادہ ہو جائے فائدہ جہاں کہ میں کہ خاص قضیب میں یخ ہوتی ہے لفظ کے ساتھ اختلاج ہوتا ہے اور جہاں کہ یخ عروق اور مجاری میں ہوتی ہے لفظ کے
ساتھ اختلاج نہیں ہوتا اور جان لے کہ کبھی ایک مدت تک جماع کے ترک کرنے سے او عیہ میں منی زیادہ ہو جاتی ہے اس سبب سے انفاط شدید ہوتا ہے
اور اسکی وہی تدبیر ہے کہ کثرت شہوت میں اسکا بیان آیا حال کے مناسب سمجھ کر عمل میں لائیں

فصل عذیپہ کے بیان میں یہ لفظ عین مہلہ کے فتح اور ذال معجمہ کے کسرہ اور یائے تختانی کے سکون اور طائے مہلہ کے فتح اور ہائے موقوف سے ایک
مرض ہے کہ جسوقت جماع کریں انزال کیوقت بے ارادہ براز بھی نکلے اور مقعد اسکو نہ تھام سکے اور یہ بیماری ان لوگوں کو عارض ہوتی ہے کہ جماع سے
بہت لذت اٹھاتے ہیں اور انکی منی نہایت رقیق اور تیز اور خون رقیق اور اعصاب سُست اور ارواح بہت کم اور عضلات نہایت ضعیف ہوتے
ہیں اور طبیعت کثیف اور محسوسات منسی سے انکو لذت زیادہ ہوتی ہے اور ایسے بیمار کی اولاد کم عقل پیدا ہوتی ہے اور کبھی یہ بیماری عورتوں کو عارض ہوتی
ہے جاننا چاہیے کہ اس مرض والے کو عذیپہ کہتے ہیں عین مہلہ کے کسرہ اور ذال معجمہ کے سکون اور تختانی کے فتح اور واو کے سکون سے طائے
مہلہ کے ساتھ قطع کے وزن پر سو عذیپہ تو مرض ہوتا ہے اور عذیپہ مرض والا کلام تحقیق تو اس طرح ہے کہ اگرچہ اکثر کتابوں میں لفظ عذیپہ کے سو پایا

جاتا ہے علاج دل اور دماغ اور اعصاب کی تقویت کرن اور جماع کی حرص سے دل کو روک لین اور جب جماع کیا چاہیں اول استنجائی سے فارغ ہون تاکہ آنت خالی ہو جائے اور شکم خالی ہونا چاہیے اور غذا اس مرض میں قابض چیزیں مناسب ہیں مثلاً کباب میں زیرہ ملا کر اور کبک اور تھو اور کرناج اور بربج بریان کچھ ایک روغن کے ساتھ چکا کر اور اقا قیاریک گناار صمغ گندر سے شادہ بنا کر ہمیشہ استعمال کریں خاص کر جماع کی وقت اور روغن بھی اور روغن اہل اور روغن نار دین مقعد میں ملنا اور روغن قابض سفرہ پر رکھنا فائدہ مند ہے اور اس سبب کہ افراط کی لذت اس مرض کی معاون ہے اور حس لمس کی صفائی سے جماع کی لذت زیادہ ہوتی ہے جو عورت کو مزاج کو مرغوب نہو اور اس کا رحم بار دہو اسکے ساتھ جماع کرنا نفع دیتا ہے اور تخدیر مفید ہے اور جس تدبیر کا بیان آیا ہے وہی عورتوں میں بھی استعمال کریں اور غدیطہ شاذ و نادر ہوتا ہے خاص کر عورتوں میں

فصل اُبنہ کے بیان میں۔ اسکو علت المشائخ بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ مرض بدھون کو اکثر ہوتا ہے اور ایسا مرض ہوتا ہے کہ دیر میں جماع کرانے کی لذت و کراہت اور جب تک اسکی دیر میں کوئی چیز نہیں داخل ہوتی تسکین نہیں ہوتی اور یہ مرض کئی وجہ سے ہوتا ہے اول تو یہ کہ کسی شخص کو لڑکپن سے ہی زونا مردوں کی صحبت میں رہنے کا اتفاق ہو اس سبب اس کا رنا شایستہ میں مبتلا اور عادت ہو دوسری یہ کہ کبھی بعض مردوں میں مزاج انوثی غالب ہوتا ہے اس سبب آلات تناسل اندر کی جانب کو مائل ہوتے ہیں جیسے عورتوں کے اعضاء تناسل اندر کی طرف ہیں اور جب وقت منی زیادہ ہوتی ہے یا گرم ہو جاتی ہے معارض مستقیم کے نواح میں وغدغہ پیدا ہوتا ہے کیونکہ وہ ان آلات سے نزدیک ہے جو باطن کی طرف مائل ہیں اور اس خارش کی وجہ سے طبیعت چاہتی ہے کہ اس میں کوئی چیز داخل ہو اور اسوجہ سے کہ معارض مستقیم ان آلات سے جو ادھر کو مائل ہیں نزدیک ہو اسکے کھجانے سے آلات میں بھی تسکین ہوتی ہے اور جب تک کہ اس فعل کا اثر باقی رہتا ہے اس شخص کو آرام رہتا ہے اور اس امر کی دلیل کہ آلات باطن کی طرف مائل ہیں یہ ہے کہ اُبنہ والے کا قضیب اور خصیتیں نہایت صغیر ہوا کرتے ہیں تیسری یہ کہ معارض مستقیم میں کسی خلط کے آنے سے ایک بڑی خارش پیدا ہوا ہے اور یہ خلط اکثر تو بلغم شور ہوتا ہے تہنیہ حکمانے کہا ہے کہ جو شخص اپنی عورت سے لواطت کرتا ہے اسکو خوف کرنا چاہیے کہ اسکی اولاد اُبنہ والی نہو جائے علاج اگر عادت پڑ جائے یا مزاج میں انوثیت یعنی زنانہ پن غالب ہو مار پیٹا اور قید کرنے سے اور ذلیل کرنے سے اور قضیب جھگروں میں ڈالنے سے اس کام سے باز رکھیں اور طرح طرح کے غم اور اندیشہ اور فکر میں پھنسا لیں کہ اس کام سے بچا رہے اور اکثر امعا میں مادہ کے آنے سے خارش اٹھکر پیدا ہوتا ہے اور یہ اکثر بلغم شور سے ہوتا ہے چاہیے کہ اس مادہ کے تھینے میں کوشش کریں اور ایسی چیزوں سے حقن کریں کہ خارش کو دبا لیں جیسے روغن بنفشہ اور لعاب کے اقسام جیسے مناسب ہوں اور انکے سوا اور یہ قسم اکثر بدھون کو ہو جاتی ہے کیونکہ اُمنین رطوبت غریبہ غالب ہے اور جلد علاج پذیر ہوتی ہے اور پہلی قسم اسکے خلاف ہے کہ بہت کم جاتی ہے۔

فصل اور ام امین کے بیان میں یعنی خبیون کا ورم اور یہ کئی قسم کا ہوتا ہے اب جان لے کہ خصیتیں گوشت سفید غدومی سے مرکب ہیں اور اُمنین سفید ہیں اور اور وہ اور نثر امین اور اعصاب اُمنین اگر ملے ہیں اور ایک غشا اپنے کپنچا ہے اور منی اُمنین جمع ہو کر کپتی ہے اور چونکہ جو ہر اُمنین سفید ہے اس سبب سے اُمنین منی بھی سفید ہو جاتی ہے جیسا خون حیض پستان میں دو دھڑ ہو جاتا ہے اور منی کے پیدا ہونے اور حاصل ہونے کی کیفیت کا بیان باب باہ کی ابتدا میں گذرا اور جاننا چاہیے کہ مردوں کے اُمنین بڑے بڑے اور گول باہر کی جانب ہیں اور عورتوں کے اُمنین چھوٹے چھوٹے اور چھپے ہوئے ہوتے ہیں اور فرج کے

دونوں طرف میں چھپے ہوئے فائدہ جو منافذ کہ خضوں میں سے موری کی طرح نکل کر آتے ہیں اول خضیوں سے کچھ فراخ ہو گئے ہیں پھر تنگ ہو کر پھر فراخ ہو گئے ہیں چنانچہ کہیں تجویف پیدا ہوئی اور کہیں تنگی آگئی اور ان منافذ کو عربی میں اوعیۃ المنی کہتے ہیں اور یہ اوعیۃ خضیوں کے نزدیک سے آکر نشانہ کی گردن کی نظر مائل ہو کر قضیب میں آتے ہیں اور بول کا راستہ ان کے اوپر ہو اور قضیب کی تشریح اسکے قروح میں بیان کی جائیگی پہلی قسم آماس گرم کے بیان میں خواہ اس کا سبب خون ہو یا صفرا یا محل جماع میں ہنسی کا بند ہو جانا اور اسکی علامت سرخی اور درد اور طس کا گرم ہونا پھر اگر رموی میں ہو تو ورم بڑا ہوگا اور بوجہ معلوم ہوگا اور اگر صفراوی ہو گرمی اور جلن کی شدت ہوگی اور جانتا چاہیے کہ دو طرح پر ہو ایک تو یہ کہ ورم فقط خضیہ کے پوست میں ہو اور اسکا نشان یہ ہو کہ اعراض میں کمی ہو اور چھوٹے سے معلوم ہو دوسری یہ کہ جوہر خضیہ میں ہو اور اسکا نشان یہ ہو کہ اعراض میں شدت ہو اور تپ اور تشنگی کیونکہ انکو دل سے اتصال ہے علاج رگ باسلیق یا صافن کھولین اگر کوئی امر مانع نہ ہو اور نہیں تو ساق اور پشت پر پچھنے دیکر شاخ لگائیں اور ایک کپڑا سر کر اور گلاب اور لعاب اسبغول اور آب کشنیر سبز یا آب غلب یا آب کاسنی یا آب کدو میں بھگو کر خضیہ پر رکھیں اور اگر ضربان اور درد کی شدت ہو برگ کا ہوا اور برگ خشکاش فائدہ کرتے ہیں اور یہ رادعات زمان ابتدا تک استعمال کریں اور اسکے بعد انتہا کے زمانہ تک رادعات مذکور میں آرد جاو باقلا آرد نخود اور کچھ ایک زعفران ملائیں تا روع کے ساتھ تحلیل حاصل ہو اور اسکے بعد صرف محلات کا ضما د کریں مثلاً بابونہ اور اکلیل الملک و زیزیرہ وغیرہ روغن گل و زردہ بھینہ میں ملا کر اور لعاب تخم کمان اور برگ کرنبا و رطبہ آب شہد اور شلت کے ساتھ طلا کرنا فائدہ کرتا ہے اور جہاں کہیں طبیعت میں قصب ہوزم چیزوں سے کھول سکتے ہیں اور مناسب ہو کہ مد رات سے کچھ اُسٹین شامل نہ ہو دوسری قسم آماس سرد کہ بلغم کی کثرت سے عارض ہو اور اسکی علامت رنگ میں سفیدی اور طس میں نرمی اور درد میں کمی علاج کئی مرتبہ مقیات بلغم پیکر کرین اور نضج کے لیے بادیان اصل لسوس جوش دیکر گلقد ملا کر ملائیں اور جب قویا اور وہ مطبوخ جس میں تریدا اور انیسون داخل ہو کھلائیں تاکہ اسہال سے تنقیہ ہو اور محلل دواؤں کا ضما د کریں جیسے آرد باقلا اور آرد نخود خام اور ان کے مانند شہد میں یا پرانی شرب میں ملا کر استعمال کریں فائدہ تحلیل میں افراط کریں تاکہ مادہ سخت نہ جائے سو بہتر یہ ہے کہ محلل ملین استعمال کریں اور دواؤں کو روغن کنجد یا زردہ بھینہ مرغ میں ملا کر ضما د کریں اور نخود آب سب غذا سے بہتر ہے تیسری قسم آماس صلب سو دوائی اسکی علامت یہ ہے کہ عضو میں سختی اور کچھ سیاہی ہو اور درد نہ ہو علاج مقیات سو دا سے کرین اور نضج کے لیے منضجات سو دا پلائیں جیسے بانگو اور بادیان اور اصل لسوس کا جلاب اور گلقد عسلی وغیرہ اور ادویہ محلل ملین مثلاً قمل بابونہ اکلیل اور برگ کرنبا و مغز ساق گاؤ اور مغز کوبان شتر اور چربی بطا اور چربی مرغ اور اشق اور میعہ سالکہ سفنج کے ساتھ ملا کر ضما د کریں اور ان میں سے جو نسبی دوا میسر آئے کفایت کرتی ہو اور جب ورم میں نرمی آجائے مطبوخ اقیقون اور جب اقیقون وغیرہ سے مادہ کا استفراغ کریں اور سفنج وہ ہے کہ شیرہ انکو صرف جوش دین چوتھی قسم ورم ریحی کہ کہیں خضیہ میں عارض ہو یعنی اسکے پوست میں اسکی علامت یہ ہے کہ وہ عضو پھول جائے اور اُسٹین سرخی اور بوجہ اور حرارت اور صلابت نہ ہو اور اس سبب کہ اسکا ہلکا ہونا ضروری ہے سب اقسام سے الگ معلوم ہوتا ہے علاج گاوس اور سبوس اور نمک گرم سے تمیید کریں اور کوئی دین اور اگر اس تدبیر سے زائل نہ ہو کرین اور جو کچھ بلغمی میں گذرا اُسٹین توجہ فرمائیں ابتاہ ورم گرم کہ خضیوں میں عارض ہوتا ہے کہیں اسکا مادہ سعال کی راہ سے سینہ کی طرف انتقال کرتا ہے اور کبھی خضیہ کے پوست کو کھا کر گمرا دیتا ہے اور دونوں خضیہ ننگے رہ جاتے ہیں اور دوسرا پوست

پہلے سے زیادہ سخت پیدا ہوتا ہے

فصل تعظیم الانشین کے بیان میں یعنی خصیوں کا بڑھ جانا چاہیے کہ کبھی خصیہ فربہ ہو کر بڑھ جاتے ہیں حالانکہ ورم نہیں ہوتا اور یہ بڑھنا ایسا ہے جیسا کہ پستان کا بڑھ جانا علاج جو چیز کہ قوت جاذبہ اور غاذیہ کو ضعیف کر ڈالے ضماد کریں مثلاً بیج اور شوکران اور تفلح اور پوست خشکاش اور حاکاک حجر البتیس آب کشنیزین ملا کر ضماد کریں اور اگر گل ارمنی اور سرکہ اُسین بڑھائیں بہتر ہے اور حاکاکہ اسرب اور حاکاکہ حجر الرمی طلا کرنا اس باب میں بہت فائدہ مند ہے اور جان لے کہ ادویہ مخدرہ کا جوہان ذکر آیا ہے اگر ان کو پستان نوخیز پر ضماد کریں نہیں بڑھنے دیتی ہیں اور اسی قدر رکھتی ہیں لیکن پستان شیردار پر ان کو استعمال نہ کرنا چاہیے

فصل عاقونہ کے بیان میں یہ ایسا مرض ہے کہ قضیب میں یا فم رحم میں اختلاج عارض ہوتا ہے اور ورم اور انماط شدید کے سبب و عیہ منی کھنچ جاتے ہیں اور یہ مرض شاذ و نادر ہوتا ہے خاص کر عورتوں کو بنیہ علاج میں دیر نہ کریں تاکہ تمد کی شدت سے ادعیہ منی نہ اُکھڑ جائیں اور جو وقت کہ شکم میں نفخ اور عضا میں تشنج پڑے اور سرد پسینا آئے دواسے دست بردار ہوں کہ حکمانے ایسا کہا ہے کہ وہ نہیں بچتا علاج فصدا بسلیق کھولیں اور آہستہ آہستہ ملام خیزوں سے طبیعت نرم رکھیں مثلاً ترنجبین اور شیر خشت اور منتر فلوں خیار شبر اور چاہیے کہ جماع کے اعضاء صندل اور اسفندراج اور گل ارمنی اور ایون آب کا ہو اور آب کشنیز ملا کر طلا کریں اور بار الشعیر اور آب خرفہ آب عصی الراعی پلائیں پھر اگر کفایت کرے نہا اور نہیں جبکہ تنقیہ کر چکیں اور بادہ کو روک دین قضیب پر پھینچنے دیکر شاخیں کھینچیں یا جو کین لگائیں لیکن تنقیہ کے پہلے آلت پر حجامت کرنا اور چونک لگانا ممنوع ہے۔

فصل وجع انشین و قضیب کے بیان میں یہ کئی قسم کا ہوتا ہے پہلی قسم وہ ہے کہ سور مزاج گرم سے عارض ہو اور اُسکی علامت گرمی اور جلن علاج آب کشنیز آب کدو آب کاسنی آب عنب الثعلب طلا کریں اور اگر درد کی شدت کا اور غشی اور تشنج کا خوف ہو ان عصارات میں ایون بڑھائیں اور اگر سوزش زیادہ ہو کا فور بھی داخل کریں اور کھانے پینے کی چیزوں سے جو کچھ سرد ہو مفید ہے دوسری قسم وہ ہے کہ سور مزاج سرد سے عارض ہو اور اُسکی علامت یہ ہے کہ درد کے ساتھ ایک جھسی ہو یعنی وہ عضو میں ہو جائے علاج ملنے کی چیزیں گرم جیسے بطا اور مرغی کی چربی اور روغن بید بخیر میں کچھ ایک فریون ملا کر ملین اور گل قند اور ترنجبیل اور دارچینی کھلائیں اور غذا کے لیے خود آب تیسری قسم وہ ہے کہ بیج سے عارض ہو اُسکی علامت یہ ہے کہ درد جگہ جگہ ہے اور بغیر بوجھ کے تمد ہو علاج بالونہ اکلیل پودینہ سداب طلا کریں اور روغن یا سین اور روغن سداب میں کچھ ایک جذبید مشرک ملین چوتھی قسم وہ ہے کہ ضرب یا سقطہ یا صدم سے عارض ہو علاج فصدا کریں اور نمفتہ نیلو فوکہ و برگ خطمی عنب الثعلب وغیرہ جو کچھ سرد اور رادع اور ملین ہو اور قابض نہ ہو ضماد کریں پانچویں قسم وہ ہے کہ ورم کے سبب پیدا ہو اور اُسکو مفصل بیان کر چکے ورم کی بحث میں جمع کریں

فصل ارتفاع الخصبہ اور صغرا الخصبہ کے بیان میں انکا ارتفاع یعنی اونچا ہونا اور چڑھ جانا اس طرح ہے کہ خصیہ اپنی تھیلی سے عانہ کی طرف چڑھ جائے اور شاید کہ بہت چڑھ کر مرق کی طرف جائے اور باہر سے بالکل غائب ہو اس صورت میں بول کے نکلنے وقت عسر البول اور تقطیر اور روشد عارض ہوتا ہے اور اگر حرکات دشوار ہو جاتے ہیں اور جب قدر ارتفاع میں کمی ہوگی اُسکے موافق اعراض میں تخفیف ہوگی اور اس بیماری کا سبب یہ ہے کہ

خصیوں میں سردی کا غلبہ ہو اور انہیں ضعف آگیا ہو اور شاید کہ امراض حار کے آخر میں پیدا ہوتا ہو اور حکیمانے کہا کہ یہ موت کے نزدیک ہونیکا نشان ہو اور علاج پذیر نہیں ہوتا اور صغر خصیہ وہ ہے بیضہ ذات خود مجتمع ہو اور چھوٹا ہو جائے بدون اس بات کے کہ اوپر کی طرف چڑھے اور یہ سردی کے سبب عارض ہوتا ہے علاج ہمیشہ حام کرین تاکہ نرمی آئے اور گرمی ہو پونچے اور با بونہ تخم حمان اگیل سبوس کے مطبوخ میں آبن کرین اور گرم دوائیں کہ جاذب خون ہوں جیسے روغن فریون وریل کا پتا اور مہنگ اور فرزنگوش اور حلب اور اگیل الملک وریا بونہ ماو العسل میں ملا کر طلا کرین تاکہ خصیہ ادھر پہنچ آئے اور اگر حام کے بعد ایک بڑی سنگی اس جگہ پر رکھ کر آہستہ کھینچیں خصیہ کھنچ آتا ہے اور دویہ ماہیہ غذا میں مفید ہیں اور صغر الخصیہ کے لیے ارخا اور تسخین کافی ہے یعنی نرم اور گرم کرنا اور جانا چاہیے کہ کبھی خصیہ اندر کی طرف چڑھ جاتا ہے اور باہر سے بالکل کم ہو جاتا ہے اور یہ شاذ و نادر ہے اور وہی اس کے اسباب و علاج میں ذکر آتا ہے

خصیہ میں مذکورین

فصل دوا صفت و صلاح صفت و صلاح صفت کے بیان میں جانا چاہیے کہ صغر خصیہ کی جلد ہو اور اسکی دوا لی وہ ہے کہ خصیوں کی جلد پر اور اس کے حوالی میں بہت سی رگین چھیدہ دوا لی کے مانند ظاہر ہوں اور صلاحیت صغر وہ ہے کہ خصیوں کی جلد سخت اور کھڑکھری ہو جائے فقط فائدہ کبھی خصیوں کی جلد میں ہواے غلیظ رک جاتی ہے اس سے کشش اور اختلاج عارض ہوتا ہے اور کبھی یہ کشش اور اختلاج خصیہ کے جرم میں عارض ہوتا ہے اور چلنا دشوار ہوتا ہے فائدہ اکثر دوا لی اور صلاحیت بائیں خصیہ میں عارض ہوتی ہے کیونکہ بائیں جانب زیادہ سرد اور ضعیف ہوا سبب سے جگہ سے دور ہے علاج دوا لی صغر کے لیے جو کچھ کہ پائون کی دوا لی میں کہا جائیگا کام میں لائیں اور صلاحیت صغر کے لیے جو کچھ خصیہ کے ورم صلب میں مذکور ہے استعمال کریں

اور قرح ملین دوا دیکھا صفا و دونوں میں فائدہ مند ہے

فصل استرخا صفت و صلاح صفت کے بیان میں وہ اس طرح ہے کہ خصیہ کی جلد لٹک جائے اور بیضی اپنے حال پر رہیں اور کبھی یہ استرخا اس رتبہ کو پہنچتا ہے کہ اٹھتے وقت پائون کے پتھر رہ جائے علاج سرد اور قابض دوائیں مثلاً ماو اس گل سرخ عدس قوط کلنا رجفت بلوط کرناز و صفا کرین اور ان کے

پانی میں نطول کرین

فصل قویب و خصیہ اور ان کے حوالی کے قرح کے بیان میں - ان مکانوں کے زخم بڑے ہوتے ہیں جلد متعفن ہو جاتا ہے اور پھیلا کرتے ہیں اسی واسطے اسکے علاج میں مہلت کرنا سخت ممنوع ہے علاج اگر قرح تازہ ہو ایلوامد ار سنگ اقلیمیاے مغسول شراب کے ساتھ اور تو تیار مرادید کہ سوختہ مس سوختہ شایخ کلنا استعمال کریں صفا کے طور پر مرہم بنا کر یا ضرور کے طریق پر اور اگر قرح ایک مدت سے ہو اور پرانا ہو جائے دفاق کند کاغذ سوختہ پوست درخت صنوبر سوختہ مر وغیرہ جو چیز کہ خشک کرنے میں قوی ہو استعمال کریں اور یہ مرہم فائدہ مند ہے کذر دم الاخوین مرہم ایک وقت استعمال ایلوامد ار سنگ از روت ہر ایک و در دم روغن گل میں مرہم بنائیں اور اگر قرح آگ کی قسم سے ہو قلعہ فیون وغیرہ جو چیز کہ مر دار گوشت کو کھانے والی اور قرح کہ خشک اور پاک کر نیوالی ہو کام میں لائیں مثلاً آدمی کے بالوں کی راکھ اور ایلوامد اور کندرا و دم الاخوین اور از روت ہر ایک بنا کر چھڑک دین اور صاف ہونیکے بعد گوشت جلا لیا وائے مرہم سے زخم کا اندمال کرین فائدہ جو قرح قویب کے اندر ہوتا ہے اسکا نشان یہ ہے کہ پیشاب جگہ جگہ شکل سے آئے

اور خون اور پوست کے ریزے آسین ظاہر ہوں علاج جو کچھ قروح تازہ میں گذرا عمل میں لائیں اور جو کچھ بہت ملائم ہوا اختیار کریں تاکہ درد زیادہ نہ ہو اور باقی وہی تیز ہے
ہو کہ نشانہ کے قروح میں ہم کہ چکے ہیں اور جان سے کہ قضیب اعصاب سے اور شراتین اور اور دہ اور عضلات سے مرکب ہے اور اسکے خلوتون میں گوشت بھر رہا ہے اور اسکی
اصل ایک رباط ہے کہ عظم عاندہ سے نکلا ہے اور اس رباط میں بہت سی خلوتیں ہیں اور قضیب میں تین راستے ہیں ایک تو بول کارا سہ دوسرا سنی کا مجری تیسرے دوی
کی راہ اور یہ تینوں مجری اسکی جڑ میں الگ الگ ہیں اور اسکے بعد یہی ایک راستہ ہے کہ حشفہ تک آیا ہے اور لغوظہ ہے کہ اسکے رباط کی تجاویف پیچ سے اور اور دہ خون سے
بھر جائیں اور اسکے اٹھنے کی قوت دل سے آتی ہے اور اسکی حس عصب نخاعی سے اور اسکی اصل مرغ سے ہے اور غذا جگر سے آتی ہے اور شہوت بہا شرت کا لہو
جگر اور گردہ کی مشارکت سے ہوتا ہے اور دل سب کی اصل ہے اور حشفہ میں جس زیادہ ہے تاکہ آدمی کو جماع سے لذت کامل حاصل ہو اور آلت کا فائدہ اظہر من الشمس
ہو کہ بغیر اسکے اولاد کی پیدائش ممکن نہیں اور بدون اسکے مرد کو اپنا جینا خوش نہیں آتا اور شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے طبیعت اینہم زینت زنان باشد و مرد را
کیرو خایہ زینت بس۔

فصل آس حکہ اور خارش کے بیان میں کہ قضیب و خصیتین میں پیدا ہوا اور اسکا سبب یہ ہے کہ اس جگہ تیز مادہ اتر آتا ہے علاج باسلیق کی
فصد کھولیں اور بیمار کی پٹلیوں پر اور زانو پر حجامت کریں اور ہلید اور شاترہ کے مطبوخ سے طبیعت نرم کریں اور سرکہ اور روغن گل میں تھوڑا سا مینا اور آب کرنش
تازہ ملا کر طلا کریں اگر مادہ میں بوقیت ہو اور اگر بوقیت نہ ہو تو آب کرنش کی عوض آب کشتیز تازہ ملائیں اور گرم پانی میں قضیب کے دھوئیں تاکہ جلد میں صفائی اور نرمی
آئے اور مسام کھل جائیں اور سوزش کو تسکین ہو اور اسکے بعد بیضہ مرغ کی سفیدی کا طلا کریں تاکہ مادہ ادھر آنے سے رک جائے اور عضو قوت پائے
یہ نہایت فائدہ کرتا ہے اور جہاں کہیں کہ مادہ غلیظ ہو اور یہ تدریج مفید ہو چاہیے کہ ران کی جڑ کے نزدیک یعنی چڑھوں میں حجامت کریں اور قضیب پر
یا خصیتین پر چونکہ لگائیں اور جو طلا کے نجات جرب کے باب میں آئیگی استعمال کریں۔

فصل اور ام قضیب کے بیان میں اسکی علامات اور علاج وہی ہیں کہ جو اور ام خصیتین آپکے ہیں سب کے موافق تدارک کریں اور یہاں اسقدر
جان لین کہ اگر ورم قضیب گرم ہو پوست انار ترش عدس گل ہرخ آب کشتیز یا آب عنب الثلب یا خالص پانی میں پکا کر کوٹ کر اور روغن گل ملا کر ضماد کرنا
بہت مفید ہے اور اگر ورم سرد ہو خشک خرما کوٹ چھانکرا اور خطمی و نون کو سرکہ میں ملا کر ضماد کرنا مفید ہے۔

فصل شقاق قضیب کے بیان میں یہ خشکی سے عارض ہوتا ہے علاج جو کچھ شقاق مقعد میں گذرا استعمال کریں اور مرہم کہ قمو لیا اور توتیا
اور خا اور کیر اور موم اور روغن گل اور زردہ بیضہ مرغ سے بنائیں طلا کرنا نہایت مفید ہے اور اکثر زردہ بیضہ مرغ روغن گل میں ملائیں اور درواز
کوٹ چھان کر آسین ملا کر طلا کریں وہی تاثیر کرتا ہے۔

فصل تالیل قضیب کے بیان میں یعنی قضیب کے تالیل جو کچھ کہ مطابق تالیل میں کہا جائیگا استعمال کریں اور یہ طلا مفید ہے بوردہ محرق خاکستر چوہا بنگا
اور اسکے مانند جو چیز کہ محلل اور رطوبت غلیظ کو صاف کر نیوالی ہو اور اگر سیاہ دانہ اور سرکہ مرغ کی چربی میں ملا کر طلا کریں تراش ڈالتا ہے اور جب ان
تدبیرون سے دور نہ ہو کاٹ ڈالیں اور خون بند کرنے کے لیے زاج اور زنگار باریک کر کے چھڑک دیں

فصل اس سُدہ کے بیان میں کہ قضیب کے مجری میں پرتا ہے یہ تین قسم کا ہوتا ہے پہلی قسم وہ ہے کہ قضیب کے مجری میں شور پیدا ہون اور اسکی علامت پیشاب جلکہ دشواری سے آنا علاج باسلیق کی فصد کھولین اور شربت بنفشہ لعاب سبغول اور شیرہ خرفہ اور شیرہ خیارین میں ملا کر پلا میں اور شیرہ تخم خرفہ شربت خشخاش کے ساتھ فائدہ مند اور سبغول اور روغن بنفشہ اور روغن بادام قضیب پر رکھیں اور جب پھینساں پھوٹ جائیں شیاف اسبغین شیرہ دھتر اور روغن گل میں حل کر کے اچیل میں پکائیں اور اگر درد کو تھا منا منظور ہوا فیون بھی شیاف میں داخل کریں اور یہ قرعہ آسان بھرا تا ہے کیونکہ اسپر بول گذرتا ہے اسلیے اسکو صاف کرتا ہے اور خشک کر دیتا ہے دوسری قسم وہ ہے کہ خلط غلیظ لزج قضیب کے مجری میں چمٹ جائے اسکی علامت یہ ہے کہ بول دشواری سے نکلے اور خلط غلیظ بول میں ظاہر ہوں اور سوزش بالکل نہو علاج انیسون تخم گزنم کرفس تخم خرفہ لہیون بادیان وغیرہ جو کچھ مذکور پلائیں اور تلطیف کے لیے خود اور شبت اور کون کا پانی روغن زیتا اور شیرہ قرطم میں ملا کر پلا میں اور بابونہ اکلیل برنجاسف فرنگوش پودینہ صقر کا مطبوخ قضیب پر ڈالیں اور ایسا ہی کچھ ایک روغن بابونہ مطبوخ مذکور میں ملا کر اچیل میں مرزقہ یعنی پکاری سے پونچائیں اور مرزقہ ایک نلکی ہوتی ہے کہ چاندی یا سونکی بناتے ہیں اور قضیب کے سوراخ میں رکھ کر دواؤں کا پانی اُس میں ڈال کر دوسری سلانی اُس میں ڈالے ہیں تاکہ وہ پانی قضیب کی انتہا میں پہنچے تیسری قسم وہ ہے کہ قضیب کے حجرے میں مسہ پیدا ہو اسکا نشان یہ ہے کہ بول دشواری سے نکلے اور سوزش نہو اور بول میں ملغمہ ظاہر ہو علاج اگر مسہ نزدیک ہو اور نظر آئے ایلو اور روغن گل اور سفیدہ اریزہ میں حل کر کے پکائیں سُدہ کھل جاتا ہے اور اگر درد قوی ہو صافن کی فصد کریں اور اگر کوئی ہر مانع نہو حجامت مفید ہے

فصل عوجاج قضیب کے بیان میں یعنی قضیب کج ہونا اسکا سبب یا تو خلط غلیظ ہے کہ قضیب کے عضلون میں سے کسی عضلہ میں چمٹ جائے اور اسکو اسی طرح کھینچ لے یا ورم کہ عضلہ میں پیدا ہوا اور ٹیڑھا کر دے یا تشنج خشک یا امتلا کہ ان اعصاب میں سے جو قضیب کی طرف آتے ہیں کسی ایک عصب میں واقع ہو اور آلت کو ٹیڑھا کر ڈالے فائدہ اگر تشنج اُس عصب میں ہو گا جو عازہ سے آتا ہے اور پر کی جانب میں ٹیڑھا پن ہو گا اور اگر اُس عصب میں ہو کہ قطن سے آتا ہے تو پینچے کی جانب ہو گا غرض کسی طرح پر ہو اسکا ضرر یہ ہے کہ آلت کا سر فرم رحم کے مقابل نہیں رہتا اور منی سیدھی راہ کو دکر رحم کے قعر میں نہیں جاتی علاج اول سبب کو زائل کریں اُسکے بعد روغن سوسن روغن زگرس اور مرغی اور لبط کی چربی اور مغز ساق گاؤ اور موم اور رایتا ج قضیب پر استعمال کریں تاکہ وہ جگہ نرم ہو جائے اور بابونہ اکلیل بنفشہ جوش دے کر اُسکے گرم پانی سے آلت کو کئی مرتبہ دھوئیں اور جب نرم ہو جائے ہاتھ سے دست کریں تاکہ سیدھا ہو جائے اور کجی موقوف ہو۔

باب بیوان امراض صفاق اور شرب اور مراق کے بیان میں

فصل قبل اور فوق کے بیان میں ظاہر ہو کہ شکم کی پوشش ایک پوست ہے اور غشائے خارجی جسکو مراق کہتے ہیں اور عضلی اور دغشا اور کہ ان دونوں غشائیں سے ایک تو داخلی ہے اور معدہ اور آنتوں سے لگا ہوا ہے اس غشا کو ترب کہتے ہیں اور یونانی میں ابلیس بولتے ہیں اور ابلیس کا ترجمہ طافی یعنی اوپر آیا ہوا اور حاوی یعنی گھیرنے والا اور دوسرا غشا خارجی ہے اس غشا کو صفاق کہتے ہیں اور باریطارون بولتے ہیں کیونکہ وہ اوجھ جوت پر کھنچا ہوا ہے اور باریطارون کا ترجمہ ممتد ہے یعنی کشیدہ اور یہ غشا تیرگاہ اور کنج ران تک آتا ہے یعنی کوکھ اور چڑھون تک اور اس جگہ دغشا

بکرہ ایک طرف سے ایک ایک خصیہ پاس تک اتر کر آیا ہو اور اس جگہ کشادہ ہو کر ایک دوسرے سے لگیا اور دونوں خصیوں کے گرد گرد ایک تھیلی سا ہو گیا شکم کے پردوں کی حقیقت یہ ہے اب قبل اور فتق کی ماہیت کو سینے وہ یہ ہے کہ جس وقت کوئی شخص کو دبا ہو یا پختیا ہو یا بہت بوجھ اٹھاتا ہو یا اور اسکے مانند اس سے غشا کو صدمہ پہنچے جیسے شکم سیری پر جماع اور قنحی سے اور نقل کا احتیاس اور یخ کھینچنے والی وغیرہ وقوع میں آئے اور ضعف کے سبب حجاب باریطارون کو ایذا پہنچے اور دو حال سے باہر نہیں ایک تو یہ کہ باریطارون ناف کی جگہ سے یا اوپر یا اس سے نیچے پھٹ جائے اور شکم یا پست سالم رہے ثرب اور آنت کے اُسکے نیچے ہی اس شگاف میں آجائے اور اپنی جگہ چھوڑ دے اور اس جگہ پست شکم اپنے حجم کے موافق اونچا کر دے اس کو فتق مرق البطن کہتے ہیں اور فتق کے معنی پھٹ جانا اور مرق پست شکم کو بولتے ہیں دوسرے یہ کہ دو دو منفذ کہ باریطارون کے آخر میں پیدا ہوتے ہیں انہیں سے ایک یا دونوں کسی سبب سے کھل جائیں خاص کر جہان کہیں کہ رطوبت مرخی امداد کرے یہی وجہ ہے کہ یہ قسم اکثر لڑکوں میں عارض ہوتی ہے اس واسطے کہ اُنکے مزاج میں رطوبت زیادہ ہے اور اُنکے اعضا اور اغشیہ ضعیف ہیں اور اُنکو سخت حرکات کا اتفاق پڑتا ہے یا باریطارون اُس جگہ سے پھٹ جاتے جہاں وہ منفذ مذکور ہیں عرض کہ خواہ منفذ کھل جائے خواہ اس جگہ سے پھٹ جائے لیکن کوئی چیز اوپر سے کہیں نہیں آتی میں اتر آئے اسکو مطلق قبل کہتے ہیں اور یہ مردوں میں مخصوص ہے پھر اگر ثرب اتر آیا ہو قیلۃ الثربی کہتے ہیں اور اگر آنت اتر آتی ہو قیلۃ الامعا بولتے ہیں اور اگر ہوا ہوتی ہو قیلۃ الریح اور اگر اپنی ہوتا ہو قیلۃ المار کہتے ہیں اور جہور اطباق لہ کو اور وہ اور قد بھی بولتے ہیں اور جہاں کہیں کہ مادہ غلیظ انہیں میں اترتا ہے اور زیادہ غلیظ ہو جاتا ہے اسکو قد اللحمی کہتے ہیں اور بعض قبل کو نزول ثرب و نزول امعا اور باد غلیظ سے مخصوص رکھتے ہیں اور رطوبت مائی اور رطوبت دموی وغیرہ کے اترنے کو اورہ بولتے ہیں امباہ اس کلام سے قبل اور فتق میں فرق عموم و خصوص ظاہر ہوا کہ فتق عام ہے اور قبل خاص کیونکہ اطبا کی اصطلاح میں فتق وہ ہے کہ وہ دو مجری جو انہیں کے اوپر ہیں فراخ ہو جائیں اور کہیں میں کوئی چیز اتر آئے یا باریطارون کسی جگہ سے پھٹ جائے صوا اگر ناف کے حوالی میں پھٹ گیا ہے فتق مرق البطن کہلاتا ہے اور اگر کنج ران کے نزدیک پھٹ گیا اور کوئی چیز اوپر سے آکر اسی جگہ ٹک گئی اور خصیہ میں نہ آئی فتق لاہج بولا جاتا ہے اور اگر خصیہ میں اتر آئے قبل بھی کہتے ہیں سو قبل فتق کی ایک قسم ہے اور جان لے کہ فتق الاربیہ اور فتق مرق البطن عورتوں کو اکثر عارض ہوتا ہے اور قبل اور فتق کے اقسام ہیں اور وہ ایک علیہ قسم میں آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ اور اس جگہ مقصود قبل ہے اور قبل مرق البطن اور فتق الاربیہ کا بیان بھی جدی قسم میں لکھا جائیگا پہلی قیلۃ الامعا اسکی علامت یہ ہے کہ آہستہ آہستہ پیدا ہوا اور آسانی سے جگہ پر نہ آئے اگرچہ بیمار چت لیٹے اور اسکو ہاتھ سے اُبھارے بہت دقت سے وہاں سے پلٹے اور پلٹتے وقت فراق کرے اور جب کسی غذا نفاخ اور بدہضم کے کھانے کا یا پادہ چلنے کا اتفاق پڑے آنت خصیہ میں اتر آئے اور خصیہ ایسا سخت معلوم ہو گیا پتھر ہے اور اگر اس حالت میں پھر لپٹا میں بہت مشقت اور تکلیف سے پلٹے اور شاید کہ قیلۃ الامعا میں سبب قوی ہونے سے ایک قولنج کا سار پیدا ہو چنانچہ ہم قولنج میں کہ آتے ہیں اور یہ اکثر ہلاکت کو پہنچاتا ہے اسلیے کہ قولنج نہیں کھلتا ہے فائدہ آنت کہ خصیوں میں اتر آتی ہے ثرب کہ اسکے اوپر ہے وہ بھی اُسکے ساتھ اترتا ہے مگر جس وقت کہ ثرب بھی پھٹ جائے اس وقت صرف آنت ہی اتر آتی ہے اس واسطے کہ ثرب حائل نہیں ہوتا علاج آہستگی اور نرمی سے اسکو اسکی جگہ پر لائیں اور شدت اور سختی نہ کریں کہ درد شدید

اور مجری فراخ ہوتا ہو اور اگر اس تدبیر سے اپنی جگہ پر نہ آئے گرم پانی اسپرڈالین اور گرم پانی میں بٹھلائیں اور روغن بابونہ گرم کر کے ملین اور جب اپنی جگہ آجائے یہ ضما و استعمال کریں تاکہ پھر عود کرے مصطلگی انزروت کندر جوزا سرد برگ سروا قاقیا گلنا دم الانون مرشب اہل صبر خصض ہر ایک برابر ملین اور کوٹ چھانکر شہم ماہی لیکر غلب الثلب کے پانی میں حل کر کے اُس میں ملائیں اور ایک کپڑے پر لگا کر اس جگہ رکھ کر بیٹون سے مضبوط باندھ دیں اور تین دن تک نہ کھولیں اور چاہیے کہ بیارشت پر لیٹا رہے اور غذا کے لیے ملائم خیرون پر قناعت کرے اور جب شکاف بند ہو جائے یعنی تین دن گذر جائیں اجازت دیں کہ آہستگی سے اٹھے اور آہستہ آہستہ چلے لیکن نفخ غذاؤں سے اور باد انگی میوون سے مثلاً باقلا بویا عدس مر و سیب خیارین وغیرہ سے پرہیز کرے اور ایسا ہی جماع سے اور چھینے اور کوندے سے اور پیٹ بھرے پر چلنے سے اور تیز گھوڑے پر سوار ہونے سے اور جو چیز کہ تکلیف دے اور کھانسی اُٹھائے اُس سے پرہیز کریں اور ہمیشہ جوار زیرہ اور معجون حب انار کھلایا کریں اور ہمیشہ اس شکاف کو حریر اور لجام سے کہ اس کام میں مخصوص ہو بندھا رکھیں خاص کر حرکت اور جماع کی وقت اور کبھی بہت دیر تک جماع اور سخت حرکات کی دلیری نہ کریں کہ نہایت مضرب ہو دوسرا ضما و کہ اول کا قائم مقام ہو اشنق کندر ایلو امر ہر ایک ایک گرم لیکر کوٹ ملین اور ایک رات دن سرکہ میں تر کریں پھر کھول میں رگدین اور کچھ ایک اہل باریک بنا کر اُس میں ملائیں اور کام میں لائیں جس طریق سے کہ گذر چکا اور یہ ضما و قیق مرق العین اور قیق اریبہ کے لیے بھی فائدہ مند ہیں دوسری قسم قیقہ الثرب کے بیان میں اُس کی علامت بھی وہی ہے کہ دشواری سے اپنی جگہ پر آئے مگر قراقرز کرے اور معانی اور زلی میں بھی فرق ہے اور پہلے معلوم ہو چکا کہ جب صفاق پھٹ جاتا ہو یا اُس کا سفد کھل جاتا ہو کبھی تو شرب ہی اکیلا آنت کے ساتھ خضیہ میں اتر آتا ہو اور کبھی شرب بھی پھٹ جاتا ہو اس صورت میں فقط آنت اترتی ہو الحاصل علاج وہی ہے کہ قیقہ الامعا میں گذر اور جہاں کہیں اکیلا شرب ہی اتر آیا ہو چندان خوف نہیں ہوتا اور خضیہ زیادہ سخت نہیں ہوتا اور قولنج نہیں پڑتا تلبیہ جہاں کہیں کہ قیقہ مجری کے فراخ ہونے اور کھل جانے سے ہوتا ہو جلد درست ہو جاتا ہو بخلاف اُس قیقہ کے کہ صفاق کے پھٹ جانے سے عارض ہو کیونکہ اُس کے شکاف کا ملنا مشکل ہے بلکہ غیر ممکن اور اس صورت میں ضما وون کا اثر اس سے زیادہ نہیں کہ شکاف کو منقبض اور اُس کے لبون کو ملا ہو اگلے تیسری قسم قیقہ الریح کے بیان میں اور اُسکی علامت یہ ہے کہ آسانی سے جگہ پر آجائے خواہ بیارشت پر لیٹے یا نہ لیٹے اور اُس میں قراقرز شدید ہو علاج اس جگہ کو باندھے رکھیں اور نفخ غذاؤں اور میوون سے اور سب حرکات سے خاص کر امتلا پر جماع سے پرہیز کریں اور جوارش کمون اور معجون حب انار اور سخر نیا وغیرہ کھلائیں اور خنکشت سداب و ج فوئج فرنجوش شیخ وغیرہ ضما و کریں اور روغن قسطور و روغن زنبق و روغن نار دین وغیرہ ملین اور روغن زنبق ایک اوقیہ اور مشک اور جند شتر ایک مثقال اسپین ملا کر رکھیں اور اُس میں سے چند قطرے ہر روز اچیل میں پکائیں اور جونسی دوائیں استسقاے طلی میں مذکور ہیں کام میں لائیں اور جب تک بن پڑے جماع سے پرہیز کریں اور ضرورت میں جب تک کہ شکم غذا سے خالی نہ ہو اسپرڈالین نہ کریں اور جماع اور حرکت کی وقت اول ایک بندش مضبوط باندھ دیں پھر مشغول ہوں جو ب کی ترکیب کہ ریاح کو توردالین تخم کرفس انیسون ہزار اسپند مصطلگی زعفران ہر ایک دو درم ہلیہ کالی ہلیہ آملہ ہر ایک تین درم سبکینج مقل ہر ایک ایک درم پودینہ قسطور زرا بناد و روغن اسار دن ہر ایک آدھا درم سبکینج اور مقل کو آب بادیان وغیرہ میں حل کریں اور باقی دوائیں کوٹ اور چھانکر اسپین ملائیں اور گولیان بنائیں ہر صبح ایک مثقال کھلائیں چوتھی قسم قیقہ الماریہ کے بیان میں اُسکی علامت یہ ہے کہ قراقرز کرے اور بیضہ کا پوست چکنا ہو اور پانی کا بھرا ہوا معلوم ہو اور

جب خضیہ کو ہاتھ میں لین بوجھل معلوم ہو اور کیس خضیہ کچھ ایک مدت میں سخت ہو جائے اور بڑھ جائے اور جب خضیہ کو ہاتھ میں پانی کے ہلنے کی آواز کان میں آئے اور اگر اسکو ہٹا چاہیں کیس طرح سے نہ ٹلے اور بول تھوڑا تھوڑا اور بار بار آئے تنبیہ کیس انشیں میں پانی اور رطوبت دو طرح پر جمع ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ طبیعت اسکو دفع کرے دوسرے یہ کہ کیس انشیں کے مزاج کی برودت کے سبب اسی جگہ پیدا ہوا اور ظاہر ہو کہ جب کیس انشیں میں برودت ہوگی جو غذا کہ اس میں پہنچگی اسکی مائیت بن جائیگی اور جب ایسا ہوگا اگرچہ صفاق سالم اور مجری فراخ نہوا ہو لیکن کیس انشیں بڑھ جائینگے اور چونکہ یہ درود تدریر میں کیساں ہیں اسکو بھی مجازاً قیل کہتے ہیں ورنہ حقیقت میں قیل وہ ہو کہ کوئی چیز اوپر سے کیس میں آئے بار بطارون کے پھٹ جانے سے یا اسکے مجری کے کھل جانے سے جیسا کہ اوپر گذر چکا علاج اس تدریر سے کہ استسقاءے زرقی میں گزری رطوبت کو خشک کریں اور پانی بہت کم پیا کریں در معجون کذر سفید اور یہ دو ایشیں فائدہ مند خاکستر خوب کرب خاکستر خوب بلوط روغن زیت میں ملا کر طلا کریں و دوسرا نسخہ سعد آرد جو پشک گاؤا سپین ملا کر ضما د کریں اور نسخہ فلفل حبل لغار بورق زیرہ زیت میں یا شراب میں یا سرکہ میں ملا کر طلا کریں اور روغن زیت کہ ان دو ایشوں میں ملائیں مناسب ہو کہ اول اسکو خوش دین تاکہ غلیظ ہو جائے پھر دو ایشوں کے ساتھ پلائیں اور نسخہ آرد جو سعد گل ارنی زیرہ برگ سرور برگ موردر گن سفند کہنہ سبب بر لین اور بار یک کریں اور اب مورد اور سرگین ملا کر طلا کریں یہ سبب بیرین وہاں کام آتی ہیں جہاں سبب می ہو اور پانی بہت سا جمع نہوا سیلے کہ اگر سبب بہت قوی ہوگا بزل اور داغ کے سوا نفع نہوگا اور بزل وہ ہو کہ خضیہ کے پوست میں شکاف دیکر پانی نکال ڈالیں اور بزل کا طریق اس طرح ہے کہ ایک نشتر عربی لین اور کیس کو درجہ دائیں یا بائیں طرف چیر ڈالیں اور درز میں ہرگز شکاف ندین اور شکاف کے بعد پانی نکال لیں اور ممکن ہو کہ ایک نلکی لگا کر جس طرح سے کہ گھوڑوں کا زرد آب اور استسقاءے زرقی کا زرد آب نکالتے ہیں نکال لیں لیکن اگر پانی زیادہ ہو اکیبارگی نہ نکالیں تاکہ اس سے غشی اور ہلاکت کی نوبت نہ پہنچے بلکہ تھوڑا تھوڑا دو تین دن میں نکالیں اور نقویت میں کوشش کریں تاکہ دولت صحت حاصل ہو اور جب تمام پانی نکل آئے داغ دین تاکہ پھر نہ آجائے اور اگر کیس انشیں کے مزاج کی برودت سے جمع ہوا جو داغ کی گرمی سے اسکے مزاج میں گرمی آجائے اور دوبارہ رطوبت پیدا نہوا اور داغ کا یہ طریق ہے کہ جب تمام پانی نکل گیا چاہیے کہ بعضیتیں کو بہت فاصلے پر لیجائیں جہاں تک کہ ممکن ہو پھر لوہے کا وہ آلہ کہ باریک و نرم دار ہوتا ہو اور اس کام میں مخصوص ہو لیکر آگ میں سرخ کر کے بزل کی جگہ لاکر کیس میں پھرائیں تاکہ کیس اور بار بطارون کو ایذا پہنچے اور قنق کی جگہ کھنچ کر تنگ ہو جائے اور دوبارہ پانی نہ آنے پائے اور جمع ہونے کی نوبت نہ پہنچے اور داغ کی وقت بہت احتیاط کریں کہ داغ کا آہ بیضتہ تک نہ پہنچے اور داغ کے بعد ایسا علاج کریں کہ کھرنڈ بندھ جائے اور زخم بھرائے فائدہ بزل بغیر داغ کے اگرچہ چند روز کو فرصت دیتا ہو لیکن پھر مرض عود کر آتا ہے پانچویں قسم قرد اللحمی کے بیان میں اس سے یہ مراد ہے کہ مادہ غلیظ سوداوی خضیہ میں آئے اسکی علامت یہ ہے کہ غلظت اور صلابت اور تمدد ہو اور اس میں اور انشیں کے ورم صلب میں ظاہر کے اعتبار سے یہ فرق ہے کہ اس کا مادہ عضو کے جرم میں نفوذ کرتا ہے خواہ کیس میں ہو خواہ خضیہ میں اور یہ مادہ ایسا نہیں کیونکہ کیس کے جوٹ میں ہوتا ہے علاج تنقیہ سودا کے لیے مطبوخ اقیمون پلائیں اور جو کچھ کہ انشیں کے ورم صلب میں مذکور ہے یعنی طینات اور محلات استعمال کریں اور جنید بیدستر اور فرغیون روغن یا سمین روغن بابونہ ملا کر ملنا اور ا حلیل میں ڈالنا فائدہ مند ہے اور معجون کذر اور مادہ الحیوۃ ہمیشہ استعمال کرنا قیل

اور فق کے سب اقسام میں مفید ہر ضما و کہ فق کے سب اقسام میں مفید ہو گننا برگ مورد مار ذ صبر کندر جوز سرور زفت
مقل اہل سریشم ماہی کے ساتھ استعمال کریں چھٹی قسم فق مرقا البطن اور فق اربیبہ کے بیان میں باب کے ابتدا میں ان کو خوب
تحقیق کر چکے اور اگرچہ یہ مرض اچھا نہیں ہوتا لیکن اس واسطے کہ زیادہ نہ تدریر لکھی جاتی ہو علاج ہمیشہ اس جگہ کو مضبوطیوں سے بندھا رکھیں اور اس جگہ
کے موافق شیون کو مرلج خواہ مثلث بنائیں اور ادویہ وغیرہ کہ قبل ریجی اور قیل شربی میں مذکور ہیں کام میں لائیں اور جو کچھ وہاں منع ہے یہاں بھی اُسکی مانع سمجھیں
فائدہ فق کے اقسام میں چاہیے کہ بیمار غذا کھانے کے بعد پشت پر لیٹے بلکہ چپٹ لیٹ کر کھانا کھائے اور بیٹھتے اور اٹھتے اور چلتے وقت فق کو بندھا رکھے
فائدہ جلیلہ اس داغ کے بیان میں جو ہند کے حکمانے فق اور قیلہ کے لیے مقرر کیا ہے چاہیے کہ بیمار کو چپٹ لٹائیں اور فق کی جگہ پر نشان کریں اور اس چیز کو
جو اتر آئی ہو اُسکی جگہ پر لجا لیں اس تدبیر سے جب کا ذکر آچکا ہے پھر اس نشان پر لوہے کے آلہ سے فق کے موافق داغ کریں اور جب تک کہ داغ اچھا نہ ہو حرکت منع ہے
اور اکثر حال میں بیمار کو چاہیے کہ پشت پر لیٹا رہے اور بعضے جراح داغ کے عوض اس جگہ کو چیر ڈالتے ہیں اور فق واسلے حجاب کو دھاگے سے سیتے ہیں اور
مرہون سے اچھا کرتے ہیں اور اس وقت میں جب تک کہ اچھا نہ ہو شورباے موندگ کے سوا کوئی اور چیز نہیں دیتے اور حرکت منع کرتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ
اگر مرض کی ابتدا میں دونوں پاتوں کی انگلیوں کو اوپر کی طرف طول میں گرم سیخ سے خوب داغ کریں بیماری زیادہ نہیں ہوتی اور بعضوں کے نزدیک یہ ہے کہ
دونوں کے داغ کی حاجت نہیں بائیں سے دائیں میں اور دائیں سے بائیں میں کافی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ ہاتھ کی موٹی رگ کو اس جگہ کہ انگوٹھے کی جڑ میں پہنچی
ہو بند قبضہ کے اوپر داغ کریں بائیں سے دائیں میں اور دائیں سے بائیں میں کفایت کرتا ہے اور یہ سب ابتدا میں اور جہاں کہیں کہ صفاق کم پٹھا ہو فائدہ کرتا ہے اور
جب مدت گذر جاتی ہو اور شگاف زیادہ ہو جاتا ہے سینے سے بہتر کوئی چیز نہیں لیکن چونکہ بدون اسبات کے کہ شگاف دین سینا ممکن نہیں اور شکم کے پوست میں شگاف دینا
خوف سے خالی نہیں جب تک کہ بہت ضرورت نہ ہو اس امر میں ارتکاب نہیں کر سکتے لیکن انگلیوں کا داغ یا ہاتھ کی رگ کا داغ اس بیماری کے شروع ہوتے ہی چاہیے
کہ اگر فائدہ ہوا فہما اور نہیں تو کچھ نقصان کی بات نہیں۔

فصل نتور السره کے بیان میں یعنی ناف کا اونچا ہونا یہ دو طرح پر ہے ایک تو وہ ہے کہ پیدائش کے دن سے ظاہر ہو سو تدبیر کی جہت سے کہ ناف میں
پونچے اور اسکو انھیں دنوں میں گدیوں کے باندھنے سے اور اور چیزوں سے اصلاح کر سکتے ہیں لیکن جب مستحکم ہو جاتا ہے دوا کا اثر نہیں ہوتا دوسری
قسم کے پانچ سبب ہیں ایک تو یہ کہ اس جگہ کسی سبب صفاق پھٹ جائے اور شرب اور ماعا کھل آئے اور ناف کو اونچا کر دے دوسرے یہ کہ رطوبت بلغمی ناف
میں آجاتے جیسا کہ استسقاے زقی میں ہوتا ہے تیسرے یہ کہ ناف میں ہوا جمع ہو جیسے استسقاے طبعی میں چوتھے یہ کہ اس پوست کے نیچے جو ناف کے
ادپر ہے گوشت زائد پیدا ہو۔ پانچویں یہ کہ کوئی رگ یا شریان کہ ناف سے متصل ہو پھٹ جائے اور اس میں سے خون نکلے پوست کے نیچے ناف کے مقابل
جمع ہو جائے اور ہر ایک کی علامت ہے مثلاً اگر صفائی کے پھٹنے سے ناف اونچی ہو اسکا نشان یہ ہے کہ ناف بدن کے رنگ سے مشابہ ہو اور چھوٹے سے
رم معلوم ہو اور در ذکر سے اور دبلنے سے دب جائے اور حمام کرنے سے بڑھ جائے لیکن جہاں کہیں کہ شرب بھی پھٹ گیا اور صرف آنت ہی بھر
ائے ضروری بات ہے کہ در ذکر سے خاصکر امتلا یا اور جب اپنی جگہ کی طرف پھرے اس میں قرار ہو اور اگر رطوبت بلغمی اسکا سبب ہو اسکا نشان یہ ہے کہ

مرد نہوا اور ہاتھ لگانے سے نرم اور رطوبت دار معلوم ہوا اور اگرچہ بدن کے ہر جگہ ہو لیکن اُس میں صفائی اور براقیت ہو اور کسی حالت میں اندر کی جانب نہ جائے اور جب قدر امتلا اور رطوبت کا اجتماع اور جلد کی گنجائش ہو اُسکے موافق ہو سکتا ہے کہ اُس میں ترقی اور زیادتی ہو اور اگر گرگ یا شریان کے پھٹ جانے سے ہو اُسکا نشان یہ ہے کہ اُس جگہ کا رنگ نفیسی یا سیاہ ہو اور اگر گوشت زائد اُسکا سبب ہو کہ وہاں پیدا ہوا ہو اُسکا نشان یہ ہے کہ نہایت سخت ہو اور اُس میں کمی نہ آئے اور اگر ہوا اُسکا سبب ہو اُسکی علامت یہ ہے کہ نرم معلوم ہو اور نفاخ چیزوں سے ضرر پہنچے اور اُبھر جائے اور باد شکن چیزوں سے کم ہو جائے اور ایسا ہی بھوک اور ریاضت سے علاج اگر قیل و رفق کے سبب ہو فوق مراقب لطن کے علاج میں رجوع کریں اور اگر رطوبت یا رخ سے عارض ہو جو کچھ کہ قیل مانی اور رخی میں ہو اُس میں توجہ فرمائیں اور اگر گرگ کے کھل جانے سے پیدا ہو جو نکین لگا کر اُس جگہ سے خون نکالیں پھر وہ دوائیں کہ قابض ہیں اور رگون کے ٹھنڈے کو بند کرتی ہیں استعمال کریں تاکہ پھر نہ نکلے اور اگر گوشت کے پیدا ہونے سے عارض ہو بہتر یہ ہے کہ اُسکو ویسا ہی پھوڑ دین کیونکہ اُس میں کٹنے کی حاجت پڑتی ہے اور پھر پھوڑ دین سے

باب اکیسواں ان بیماریوں کے بیان میں جو عورتوں سے مخصوص ہیں اور رحم میں پیدا ہوتی ہیں

رحم ایک عضو ہولیفات عصبانی سے مرکب شانہ کی شکل اور اسکا جرم سفید اور نرم اور جھیں ہونکی یہ وجہ ہے کہ جنین کے بوجھ سے اور کشش سے کہ جنین کے بڑھتے وقت ہوا کرتی ہے اُسکو ایذا نہوا اور اُسکے دو طبقے ہیں اور اندر کے طبقے میں رنگین اور نشیب بہت ہیں جیسے معدہ کی چستین اسیلے کہ جنین کو کھرا اور اُس طبقے میں دو جو لیف ہیں گویا دو تھیلی ہیں لیکن گردن ایک ہی ہے اسی واسطے انسان کے ایک شکم میں دو بچے ممکن ہیں مگر اور حیوانات کے رحم کے تجاویف پستان کے شمار پر ہوتے ہیں اور اکثر اسی شمار پر بچے دیتے ہیں جیسے کتا اور بلی اور اُنکے سوا اور یہ طبقہ اندرونی لیفہاے جاذبہ اور اسکا اور دافعہ سے بنا ہوا ہے یعنی جو لیفین جذب کرتی ہیں اور ٹھہراتی ہیں اور دفع کرتی ہیں اور باہر کا طبقہ اندر کے طبقے کے لیے غلاف کے طور پر ہے تاکہ اُسکی حفاظت کرے اور اُسکا ایک ہی جوف ہے اور رحم کی جگہ شانہ کے نیچے اور امعا کے اوپر ہے اور اُسکی درازی ناف کے قریب فرج تک اور فرج کی درازی چھ انگشت سے کم نہیں ہوتی ہے آدمی کی انگلیوں سے اور گیارہ انگشت سے زیادہ نہیں ہوتی اور اُسکی کوتاہی اور درازی آلت مرد کے اندازہ پر ہوتی ہے اور رجاع کی کثرت سے بھی دراز اور گھری ہو جاتی ہے فائدہ جاننا چاہیے کہ رحم کی گردن عضلہ کی وضع پر تہ بہ جمع ہوتی ہے تاکہ دراز ہو سکے اور رحم کو منی کے جذب کرنے کا شوق ہے یہی وجہ ہے کہ مجامعت کی وقت فرج کی طرف جھک پڑتا ہے اور رحم سب کا سب بیضہ اور قضب کی صورت ہے کہ اندر کی جانب منقلب ہو گیا ہے اُسکی گردن تو بجائے قضب ہے اور تن بجائے کیس نشین کے مانند اور مادینہ کے بیضے بھی ایسے ہی ہوتے ہیں جیسے مرد کے بیضے لیکن مرد کے بیضے بڑے اور گول ہوتے ہیں اور کچھ ایک درازی مائل اور دونوں ایک تھیلی میں ہیں اور عورتوں میں چھوٹے اور گول اور چھٹے ہوتے ہیں اور فرج کے دو طرف رحم کے باہر رکھے ہوتے ہیں اور ہر ایک خصبہ پر ایک جدا غشا ہے اور ایک سے دوسرا الگ اور جیسا مردوں میں خصبہ اور قضب کے بیچ میں ایک راستہ دراز ہے اور اُسکو اوعیہ منی کہتے ہیں عورتوں میں بھی ایسا ہوتا ہے لیکن مردوں میں تو خصبہ سے اوپر اگر شانہ کی گردن کی طرف مائل ہو کر دو تین خم کھا کر قضب کے مجری میں آتا ہے اور عورتوں میں یہ اوعیہ خصبہ سے تھیک گاہ کی طرف مائل ہوتا ہے تاکہ اُس میں سے منی رحم میں آئے اور عورتوں کے بیضہ کا دوسرا نفع یہ ہے کہ جہاں کی وقت سخت ہو کہ رحم کی گردن کو ٹھہرا رکھیں تاکہ مرد کا نطفہ اُس میں جا پڑے فائدہ نابالغ اور کواری عورتوں کا رحم بہت چھوٹا ہوتا ہے اور جب تک نابالغ نہیں ہوئیں اُسکی تجولیف پوری

نہیں ہوتی اور بخنے کے بعد زیادہ فراخ ہو جاتا ہے اور رحم نطفہ ٹھہرنے کے بعد بند رہتا اور پیدائش کے بعد فراخ ہو جاتا ہے اور فصلات طمشی حمل کے دنوں میں جنین کی غذا بنتے ہیں اور دودھ پلانے کے ایام میں دودھ بن جاتے ہیں فائدہ ایک ملکی سی جھلی سخت گون سے کہ فرج کے پیچ میں کھینچی رہتی ہے بکارت اسی سے مراد ہے اور ازالہ بکارت اُسکے ٹوٹ جانے اور پھٹ جانے سے مقصود ہے فائدہ دماغ سے ایک پٹھار رحم میں آتا ہے اسی کے وسیلہ سے رحم کو دماغ سے مشارکت ہے لیکن مشارکت قوی نہیں کیونکہ عصب مذکور اسی میں کچھ زیادہ نہیں اور اس باب میں کئی فصل ہیں۔

فصل عقر کے بیان میں یعنی بچہ نہونا اور حمل نہ رہنا اسکی دو قسم ہیں ایک تو یہ کہ عورت کی طرف سے ہو دوسری وہ ہے کہ مرد کی جانب سے ہو پہلی قسم وہ ہے عقر کہ عورت کی جانب سے ہوتا ہے اور اُسکے بہت انواع ہیں نوع اول وہ ہے کہ سور مزاج سرد رحم میں عارض ہو اور منی اور خون سرد اور خشک ہو جائے اسکی علامت یہ ہے کہ خون حیض دیر میں اور کم آئے اور سرخ اور رقیق ہو اور جب آنے لگے اگرچہ کم ہو مگر بہت دنوں میں موقوف ہو کیونکہ خون بخی جلد ذہن میں ہوتا ہے اور ایسے آدمی کے موئے نہانی کم ہوتے ہیں اور جہان کہیں کہ مزاج سرد تمام بدن میں پھیل جاتا ہے رنگ میں سفیدی اور لمس میں سردی ہوتی ہے اور اُسکے سوا جو کچھ برودت کے لوازم ہیں ظاہر ہوتے ہیں علاج اگر سور مزاج سادہ ہو گرم دواؤں سے اسکی اصلاح کریں اور اگر مادہ بلغم ہو اول اُسکو ایارجات اور حقنوں سے نکال ڈالیں اور اُسکے بعد تبدیل میں کوشش کریں اور جو کچھ اس کام میں آتا ہے یہ ہر شہر و دیہات میں اور سبھی اور دوار المسک وغیرہ کھلانا اور زعفران سنبل کلیل ساؤج ہندی قرمانا اور بٹا اور مرغی کی چربی اور بیضہ کی زردی اور روغن نار دین یہ سب آپس میں ملا کر اور صوف اُسیں بھر کر فرج کرنا اور حیض سے پاک ہونے کے بعد زرخ سرخ اور مر اور جو سرد اور بیضہ اور قنہ اور حب الغار تجیر کرنا یعنی دھونی لینا اور تجیر کا طریق یہ ہے کہ دواؤں کو ایک برتن میں رکھ کر اُسیں آگ ڈالیں اور نلگی کے وسیلہ سے رحم میں دھوان پونچائیں اور ممکن ہے کہ ایک طباق میں سورخ کر کے ان دواؤں پر ڈھانک دیں اور عورت اپنے مکان مخصوص کو اس سورخ کے مقابل رکھا کر اس طباق پر بیٹھے تاکہ دھوان اندر پونچے اور فرج کو حنظل کے مطبوخ سے دھونا نہایت مفید ہے اور ایسا ہی رحم پر مجبہ زاری لگانا اور بہت غذا قلیا اور مطبخہ پرند جانوروں کے گوشت کا اور اُسکے سوا گرم مصالحہ ملا کر اور زردہ بیضہ نیم شربت دار چینی یا تخم انجیرہ باریک اسپر ڈال کر دوسری نوع وہ ہے کہ سور مزاج گرم رحم میں آجائے اور منی کو جلا کر فاسد کر ڈالے اور اُسکی علامت یہ ہے کہ خون حیض میں گرمی اور غلط اور سیاہی ہو اور عانیہ پر بال زیادہ ہوں پھر اگر تمام بدن میں حرارت ہو بدن ڈبلا اور رنگ زرد ہوگا علاج تبرید کے لیے شربت بنفشہ شربت نیلو فر شربت خشکاش شربت سیب شربت صندل لیمون شربت فواکہ پلائین اور چوزہ مرغ اور برہ اور بزغالہ کا گوشت اور کدوا اور اسفاناخ کھلائین اور زردہ بیضہ اور مرغی اور بٹا کی چربی روغن بنفشہ میں ملا کر فرج کریں اور بیان کہیں صفا بھی غالب ہے اُسکے تنقیہ میں کوشش کریں جیسے اُسکے مناسب ہے دوسری نوع وہ ہے کہ سور مزاج خشک رحم میں عارض ہو اور منی کو خشک کر ڈالے اُسکی علامت یہ ہے کہ حیض نہ آئے مگر بہت کم اور اگر خشکی عام ہو بدن ڈبلا اور ناتوان ہو اور فرج ہمیشہ خشک رہے اور شاید کہ نہایت خشکی سے ایسا معلوم ہو کہ پوست خشک ہے علاج تطہیر کے لیے سفید باجات چکنے اور فالودجات کھلائین اور تازہ دودھ اور شربت بنفشہ اور شربت نیلو فر پلائین اور روغن بنفشہ روغن کدو روغن نیلو فر اور بٹا اور مرغیوں کی چربی شانہ پر اور فرج میں ملین اور مغز ایل اور روغن گاؤ اور عورتوں کا دودھ جدا جدا یا سب ملا کر ایک کپڑا اُسیں بھر کر فرج کریں چوتھی نوع وہ ہے کہ سور مزاج تر رحم میں پیدا ہو اور اُسکی ماسکہ کو ضعیف کر ڈالے اور اُسیں

ایک صفائی آجائے اس سبب سے اکثر اُس میں منی نہ ٹھہر سکے اور اُسکی علامت یہ ہے کہ ہمیشہ رحم سے رطوبت بہے اور اگر حمل ٹھہرے سا قح ہو جائے اور اکثر تین مہینے سے زیادہ نہ ٹھہرے علاج تنقیہ رطوبت کے لیے ایارجات کھلائیں اور فرج اس جگہ بہت نفع دیتی ہے اور خشک غذائیں جیسے کباب گرم اور خشک مصالحہ ملا کر کھلائیں اور شحم حنظل انزروت شبت سماق مرزعفران عودباریک بنا کر شہد میں ملائیں اور صوف اُس میں بھر کر فرج کریں اور خشک دواؤں کے مطبوخ سے مثلاً گل سرخ اطفار الطیب صمغ سبیل سک سلینجہ رحم میں حنقہ کریں پانچویں نوع وہ ہے کہ خلط بلغمی یا صفراوی یا سوداوی رحم پر گرے اور منی اور رحم کو قاف کرے اور اُسکی علامت بلغمی میں رطوبت سفید اور صفراوی میں زرد اور سوداوی میں سیاہ کا نکلنا اور یہ نوع اگرچہ پہلی انواع میں گزر چکی مگر تنبیہ کے لیے ایک جدی نوع میں بیان کیجاتی ہے علاج تنقیہ عام کے لیے پینے کی چیزوں سے خلط غالب کا تنقیہ کریں اور رحم پاک کرنے کے لیے حنقہ کریں پھر شیافات اور ضمادات اور حقنات کہ قابض اور خوشبو ہوں استعمال کریں تاکہ رحم کو قوت حاصل ہو پھر دوسرے مادہ کو قبول نہ کرے چھٹی نوع وہ ہے کہ عورت حد سے زیادہ فربہ ہو جائے اور بدن میں اور رحم میں چربی زیادہ ہو جائے اُسکی علامت یہ ہے کہ شکم جیسا چاہیے اُس سے بڑا اور اونچا ہوا اور ہلنے چلنے میں سانس تنگ ہو جائے اور اگر کچھ ایک ریج اور پیاز شکم میں جمع ہو ایذا پہونچے اور فرج تنگ رہے اور اگر حمل ٹھہر جائے جب بچہ بڑا ہو کر پڑے کیونکہ جگہ تنگ ہے علاج بدن دبا کر نیکے لیے فصد کریں اور سہل دین اور غذا بہت کم کریں اور اطرافیل صغیر اور کونی اور جو چیز خشکی لائے ہمیشہ کھلائیں اور دوارالک کی سبب میں عجیب خاصیت ہے دوارالک مفسول و تو تخم کرفس کو ہی زیرہ کرمانی زنجبیل ہر ایک اٹھ درم کما فیطوسن و فائے خشک ہر ایک چار درم اور چار دانگ جنطیانا اور زاندر حج ہر ایک ایک درم صبر ستوری سنبل ہر ایک بارہ درم فوہ پندہ درم حب بلسان سلینجہ مصطلکی قصب الزیرہ اسارون نقل ہر ایک چھ درم کنڈر چار درم دار فلفل زراوند طویل ہر ایک ساڑھے تین درم رب السوس اٹھائیس درم راوند جعدہ اذخر ہر ایک دو درم فلفل قسط ہر ایک دس درم سیسالیوس تین درم یہ سب اٹھائیس دوائیں ہیں انکو کوٹ چھانکر شہد میں ملائیں خوراک ایک مثقال اور اس دوا کی یہ خاصیت ہے کہ جگر اور طحال اور معدے کی سختی کو دور کرتی ہے اور استسقا کو اور امعا کو فائدہ دیتی ہے اور سہہ کھولتی ہے اور بول کا ادار کرتی ہے اور بدن کو بہت جلد دبا کر ڈالتی ہے اور سنگ گردہ اور سنگ مثانہ کو توڑ کر نکال دیتی ہے دوارالک صغیر کہ اُسکے منافع دوارالک کبیر کے قریب ہیں لک مفسول قسط تلخ فقلح اذخر ترمس حب لغار حلبہ فلفل ہر ایک دس درم ریوند چینی پندرہ درم یہ سب اٹھ چیزیں ہیں کوٹ چھانکر شہد میں ملائیں خوراک ایک درم مطبوخ افسنتین کے ساتھ یا گرم پانی کے ساتھ ساتویں نوع وہ ہے کہ عورت نہایت لاغر ہو یا شک کہ اعضا کی غذا کا فضلہ نرسے کہ خون حیض پیدا ہوتا کہ اُس سے بچہ کی غذا بنے علاج فربہ کے لیے سمن غذائیں اور دوائیں کھلائیں اور آرام اور سکون اختیار کریں اور فربہ کرنیکی تدبیر کتاب کے آخر میں آئیگی اٹھویں نوع وہ ہے کہ جنین کی غذا یعنی خون حیض کسی وجہ سے بند ہو جائے اور اُسکی علامت حیض کا بند ہونا ہے علاج جو چیز کہ مدطث ہے یعنی خون حیض کا ادار کرتی ہے اور احتباس حیض میں آئیگی استعمال کریں نویں نوع وہ ہے کہ رحم میں گرم یا بوا سیر یا صلابت یا قروح رویہ عارض ہوں اس سبب سے حمل ٹھہر نہ سکے اور یہ بات پوشیدہ نہیں کہ حمل تب ہی رہتا ہے کہ رحم صحیح اور اُسکے افعال سالم ہوں اور ان امراض میں سے ہر ایک کی علامت اور علاج اُسکے فصول میں تلاش کریں دسویں نوع وہ ہے کہ باد غلیظ رحم میں پیدا ہوا اور لطفہ کو اور جنین کو نہ ٹھہرنے دے اُسکی علامت یہ ہے کہ عانہ یعنی پیڑ ہمیشہ کھولا ہوا رہے اور نفاخ خیر و سے ایذا پہونچے اور اگر حمل ٹھہر جائے بڑے ہونیسے پہلے گرجائے اور جماعت کی وقت فرج سے ہوا کی آواز آئے جیسے مقعد سے آیا کرتی ہے علاج

بار الاصول روغن سیدانجیر میں ملا کر پلائین اور جو چیز کہ نفع کو دفع کرتی ہو مثلاً کلاب و عرق بادیان اور گلفند وغیرہ کہ رحم بارو کی تدبیر میں مذکور ہے جیسے صحاح بیماری
یعنی گلاس لگانا اور محجونات گرم اور حنفہ اور فرزجہ اور روغن اور طلا اور غذائین اور ریح کی توڑنیوالی دوائیں استعمال کریں اور باداگیر خیزون سے پرہیز کریں فائدہ
مار الاصول و روغن سیدانجیر اس وقت دینا چاہیے کہ حمل ہو اور جب کہ حمل ظاہر ہو اس سے پرہیز ضرور ہے تاکہ اسقاط نہ ہو جائے کیونکہ وہ رحم کا تنقیہ کرتا ہے
جو اس وقت کہ ریح کو دفع کرتی ہو زرباد درونج جو زبواہیل قافلہ قر نفل جو این تخم کر فس زنجبیل ہر ایک دو درم زیرہ مدبر بسبر کہ پانچ درم چند بیتر آدھا درم کوٹ چمکنگر
قدین یا شہدین ملائین خوراک ایک مثقال نیگم پانی کے ساتھ گیارہویں نوع وہ ہے کہ نم رحم میں ورم صلب یا رتقہ یا ٹولول وغیرہ جو کچھ نم رحم کو بند کرے
اور نہی کو رحم میں جانے سے مانع ہو عارض ہو اور عقرب کی اس نوع کو انغلاق رحم کہتے ہیں اور انہیں سے ہر ایک محسوس ہوتا ہے اور پہچانا جاتا ہے علاج اگر ممکن ہو
سبب ازالہ کریں اور نہیں تو چھوڑ دیں کہ کوئی اور آفت برپا کرے کیونکہ ان امراض کا استیصال نہیں ہو سکتا مگر لوہے کے آلات یا ادویہ حارہ اکالہ سے اور سمن
خوف ہے بارہویں نوع وہ ہے کہ نم رحم فرج کے مقابل سے پھر جائے اس سبب سے اس میں منی نہ پہنچے اور اسکی علامت یہ ہے کہ جماع کی وقت رحم میں درد ہو اور
جب انی انگلی سے تلاش کرے معلوم ہو جائے کہ کس طرف مائل ہے اور شاید کہ زحیر عارض ہو اور بول اور غائظ بند ہو جائے اور سبب کے موافق دوسرے
آثار پوشیدہ نہیں اور اسکا سبب یا ورم صلب ہے یا تکاثف اور قبض کہ ورم کی ایک شق میں عارض ہو یا مثلاً کہ اسکی ایک شق کی رگون میں پیدا ہو یا تمدد کہ
ایک شق کی رباط اور لیفون میں واقع ہو اس سبب سے کہ اخلاط غلیظ اس کے رباطات اور لیاف میں آٹھن اور بہت بوجھ کا اٹھانا اور کودنا اور ڈرنا اور بوجھل چیز کا
کھینچنا اور اس کے سوا کہ تو رحم میں آئیگی یہ سب امور اس مرض کو پیدا کرتے ہیں علاج اگر ٹھہرا ہو نیز کا سبب گون کا امتلا اور تمدد ہو صافن کی فصد کھولیں اس
جھکی ہوئی طرف کے مقابل سے اور اگر صرف قبض اور تکاثف اسکا سبب ہے بغیر مادہ تو انجیر بابونہ جلد مغز تخم قرطم تخم لہسی کے مطبوخ میں روغن کنجد ملا کر قبل میں حنفہ
کریں اور روغن بابونہ اور بٹا اور مرغیوں کی چربی ملیں اور برگ کرنب چکا کر اور روغن کنجد اور مرغی کی چربی ملا کر اور صوف اس میں بھر کر حمل کریں اور حمام مرطبے رآزن
رحم کے قبض اور تکاثف کے زائل کرنے میں بہت مفید ہیں اور اگر رحم پر رطوبات کے گرنے سے یہ مرض پیدا ہوا ہو تنقیہ کے لیے ایاریجات استعمال کریں ابتداً
جس وقت کہ سبب اٹل ہو اور میلان باقی رہے چاہیے کہ اسکو دانی انگلی سے سیدھا اور درست کر دے تاکہ رحم فرج کے مقابل آجائے اور چاہیے کہ دانی اپنی
انگلی پر قیروٹی یا چربی کی قسم سے کچھ لگائے کہ رحم کو صدمہ نہ پہنچے اور باسانی اپنی جگہ پر آجائے تیرہویں نوع وہ ہے کہ رحم میں تو کوئی علت نہ ہو اور بدن سالم
ہو لیکن امور خارجیہ یا نفسانیہ میں سے کوئی امر پیش آئے کہ نطفہ کو یا جنین کو نہ بٹھرنے دے اور یہ کئی طرح پر ہوتا ہے ایک تو یہ کہ عورت انزال کے بعد جلد ٹھہ
اور منی ابتک رحم میں نہ ٹھہری ہو دوسرے یہ کہ سخت حرکت کا اتفاق ہو یا شدت سے بھوکے رہنے کا اتفاق پڑے یا امور بدنی یا نفسانی کے سبب لم پہنچے
تیسرے یہ کہ غلط کے استفراغ یا جماع کی کثرت یا حمام کی کثرت کا اتفاق ہو اس سبب جنین ساقط ہو استفراغ کا ضرر تو اسلئے ہوتا ہے کہ امعا کو ضعیف کرتا ہے
اور پاس ہونے کے سبب رحم میں بھی ضعیف آتا ہے اور جماع کی کثرت سے اس لیے ضرر ہوتا ہے کہ رحم باہر کی طرف حرکت کرتا ہے اسلئے کہ اسکی طبیعت میں منی کے جذب
کرنیکا اشتیاق ہے اس سبب جنین ہل جاتا ہے اور گر پڑتا ہے اور حمام کی کثرت اس لیے ضرر ہے کہ رحم نرم ہو کر جنین پھیل جاتا ہے اور جنین کو سرد ہوا کی احتیاج پڑتی ہے اور
رحم باہر کی طرف حرکت کرتا ہے فائدہ امور نفسانیہ غضب ہے اور خوف اور غم اور خوشی اور یہ امور عقرا و سقوط کے باعث نہیں ہوتے مگر جب کہ افراط کو پہنچیں

خاصہ خوشی کہ اُس میں سناؤنا درسا تھو نیکی نوبت پہنچتی ہو اور امور بونی کہ اسقاط کرتے ہیں سو جو نسامرض کہ رحم کی ماسکہ کو ضعیف کر ڈالے علاج ان اسباب سے جو اسقاط کرتے ہیں اور لطفہ کے قرار کو مانع آتے ہیں پر ہیز کرین اور جو کچھ کہ حوال کے لیے مضر ہو انکی تدبیر میں آئیگا اگرچہ تقریباً بیان کیا گیا ہو دوسری قسم وہ عقق ہے کہ مرد کی طرف سے ہو اور یہ مردوں کے امراض میں داخل ہے لیکن چونکہ اُسکا ظہور عورتوں پر موقوف ہے لہذا اس باب میں لکھا جاتا ہے اور اکثر عوام اس مقام سے غافل ہیں اس صورت میں عورتوں کے اسقام میں ہی رجوع کرتے ہیں سو طبیب کو لازم ہے کہ اول دریافت کرے کہ مرد میں عیب ہے یا عورت میں اور اُسکے موافق تدارک کرے اور یہ قسم تین طرح پر ہے پہلی نوع وہ ہے کہ مرد کی منی کا مزاج بگڑ جائے اور پیدا کر نیکی استفاد اُس میں سے معدوم ہو جائے گرمی کے سبب یا سردی کے باعث سو حرارت تو اس لیے کہ جلاتی ہے اور سردی اس واسطے کہ سرد کرتی ہے اور جادیتی ہے اور جاننا چاہیے کہ منی کے مزاج کی رطوبت اور یسوت حمل کو مانع نہیں ہوتی مگر جان کہین ایسے مرد کو ایسی عورت سے اتفاق پڑے کہ اُسکے رحم کا یا منی کا مزاج مرد کی منی کے مزاج سے برابر ہو کہ اس صورت میں بگاڑ زیادہ ہوتا ہے اور منی کی حرارت کا نشان یہ ہے کہ منی زرد اور کم ہو اور نکلنے وقت جلن معلوم ہو اور مزاج میں حرارت ہو نیکی اور علامات ظاہر ہوں اور شاید کہ منی میں بو آئے یہ بات اس وقت ہے کہ حرارت غریبہ حد سے زیادہ ہو اور ٹھہر جائے اور منی بار دہونیکی علامت یہ ہے کہ منی رقیق اور سفید ہو اور برودت کی اور علامات کہ بارہا نکلا ذکر آیا ہے ظاہر ہوں علاج حرارت اور برودت کے موافق غذاؤں اور دواؤں سے جیسا مناسب ہو مزاج کی تعدیل کرین اور ایسی عورت رکھین کہ اُسکا مزاج مرد کے مزاج سے مضاد ہو تاکہ دونوں کی منی ملکر معتدل ہو جائے اور رحم میں ٹھہر جائے دوسری نوع وہ ہے کہ مرہ کی رباط کو تارہ ہو اس سبب منی رحم کی انتہا میں نہ پہنچے اور اُسکا نشان یہ ہے کہ مرہ خمدار اور جھکا ہوا ہو یعنی خصیتیں کی طرف جھکا ہوا اور بول بھی سیدھا اور تیزی سے نہ نکلے بلکہ بچنے کی جانب دھار کا رخ ہو اور مرہ فتح سے قصب کلر مراد ہے علاج چربیان اور مغز اور لعابات اور روغن ملین تاکہ اُس میں نرمی آجائے پھر آلت کو کھینچ کر سیدھا کرین اور سیدھی چیز پر سیدھا بانڈھ دین تاکہ سیدھا ہو جائے اور اگر اس تدبیر سے فائدہ نہ ہو جس طرف میں خم ہو وہاں سے کچھ ایک رباط کو کاٹ ڈالین اور کسی سیدھی چیز پر بانڈھ کر اسی طرح رکھین جب تک کہ زخم اچھا ہو جائے تیسری نوع وہ ہے کہ مرد کے آلات منی میں فتور پڑے مثلاً خصیتیں کی رگین کٹ جائیں یا دونوں کا نون کے پچھے کی رگین کٹ جائیں جیسا بقراط نے کتاب الکی و الجراحات میں کہا ہے کہ ان رگوں کا قطع کرنا نسل کو بطل کرتا ہے اُسکا علاج غیر ممکن ہے اور جان لے کہ کبھی مرد یا عورت کی منی میں اہل پیدائش سے ہی ایک ایسی خاصیت ہوتی ہے کہ انعقاد کے قابل نہیں ہوتی اور اُسکے سوا کوئی اور سبب نہیں ہوتا جیسا کہ بعض درختوں کو پھل نہیں آتا اور عقق حقیقی ہے اور اسکا تدارک نہیں ہو سکتا کیونکہ اسکا سبب معلوم نہیں لیکن جو دوائیں کہ حمل کے لیے بالخاصیت مفید ہیں ممکن ہے کہ مشیت الہی کے موافق فائدہ کرین فائدہ اسبات کے امتحان میں کہ عقق کی طرف سے ہے یا عورت کی جانب سے دونوں کی منی کو الگ الگ پانی میں ڈالین جو منی پانی پر ٹھہر جائے اور تہ میں نہ بیٹھے عقق اسکی طرف سے ہے دوسرا طریق یہ ہے کہ ہر ایک کا پشاب درخت کا ہویا کہ وہ کی جڑ میں الگ الگ لاکرین سو جسکا پشاب اس درخت کو خشک کر دے عقق اسکی طرف سے ہے ایک اور طریق یہ ہے کہ پشاب اور جو اور باقلا کے سات دان لیں اور مٹی کے برتن میں ڈال کر حکم کرین کہ اُس پر پشاب کیا کرین اور مرد عورت دونوں کا برتن جدا جدا ہو جسکے برتن میں از نہ جن اسی کی طرف سے عقق ہے اور یہ امتحان خاص اسی عقق کے لیے ہوتا ہے کہ منی میں اصل خلقت سے وہ خاصیت ہو جس سے پیدائش ہو سکے اور دیکھا امتحان یہ نہیں ہے ان دواؤں کا بیان کہ بالخاصیت حمل کے رہنے پر آمدا کرتی ہیں نشارہ عاج ایک شفا لکھنا مفید ہے دوسرا نسخہ بول فیل جلاع کی وقت یا اس سے پہلے پلانا

بہت موثر ہے اور نسخہ بذرا لاجندان کہ اسکو بذریعہ سیالیوس بھی کہتے ہیں اسکا کھانا مجرب ہے اور نسخہ فیرمایہ کے اقسام خاص کر فیرمایہ خرگوش کا طہر کے بعد حمل مفید اور نسخہ فرزجہ کہ سکا ورنبل اور خضیہ الثعلب و رر و غن بلسان اور رر و غن بان اور رر و غن سوسن سے بنائیں اسباب میں مفید ہے ایک اور ترکیب فادزہ حیوانی دوغ کے ساتھ کھلانا لڑکا ہونے کے حمل پر امداد کرتا ہے

فصل علامات حمل و زرمادہ کا فرق اور تدبیر جنالی کے بیان میں یعنی حوامل اور کثرت اسقاط اور عسر ولادت اور

احتباس شیمہ اور جنین میت اور احتباس نفاس اور تدبیر تسکین درد رحم کہ ولادت کے بعد پیدا ہوتا ہے اور حمل ساقط کر نیکا جیلہ اور وہ جیلہ جس سے حمل نکلتا ہے اور ہر ایک علیحدہ قسم میں بیان کیا جاتا ہے پہلی قسم علامات حمل اور زرمادہ کا فرق سو حمل کی علامت تو یہ ہے کہ فرج تنگ اور خشک ہو جائے اور رحم کا منہ بند ہو جائے اور فرج اور ناف کے درمیان تھوڑا سا درد پیدا ہو اور عورت جماع سے کراہت کرے اگر حمل میں لڑکا ہو اور جماعت سے شکوہ الم پونچے اور دوسرے آثار جماع کے بعد تشویرہ اور حیض کا موقوف ہونا اور سر پستان میں سیاہی اور آنکھ کی سفیدی میں تیرگی اور غشیان اور بڑی چیزوں کی طرف دل آنا جیسے کونلا اور مٹی اور انکے سوا ظاہر ہون اور زرنیہ کی علامت یہ ہے کہ عورت کا رنگ خوب اور صاف معلوم ہو اور پیشاب رنگین ہو اور اکثر وقتا داہنی پستان بائیں سے زیادہ ہو اور سر پستان سرخی مائل ہو جائے اور جنین کی حرکت داہنی طرف محسوس ہو اور عورت پر حرکت گران نہوا اور لطیف چیزوں کے کھانکی خواہش رکھے اور حکمانے کہا ہے اگر درد عورت کی کمر سے اٹھے پھر شکم میں آئے لڑکا ہوتا ہے اور اگر درد ناف اور فرج کے درمیان سے اٹھا ہے لڑکی ہوتی ہے اور بادینہ کی علامت یہ ہے کہ رنگ کی رونق جاتی رہے اور حرکت سست ہو جائے اور سینہ کا سر سیاہ اور بائیں پستان داہنی سے بڑی ہو جائے اور قارورہ سفید اکثر احوال میں اور اکثر جنین کی حرکت بائیں طرف محسوس ہو اور پیٹ بہت بڑا نہوا اور عورت کو اکثر بڑی چیزوں کی خواہش ہو مثلاً مٹی وغیرہ اور اشتہائے کاذب پیدا ہو اور امتحان کے لیے تہراٹھنے کہا کہ اگر حمل میں شک پڑے شہد سرد پانی میں ملا کر پانچ مثقال سوتے وقت عورت کو پلا میں لڑکا میں ٹروڑا اور پیش پیا ہو حاملہ ہے اور نہیں تو نہیں دوسرا طریق یہ ہے کہ حکم کریں کہ روزہ رکھے شام کی وقت فطارت سے پہلے عود یا اسکے سوا ایسے برتن میں جلا تین کہ اسکی بونٹ نکلے اور اس برتن میں ایک ٹونٹی لگا کر اسکا دوسرا سر فرج میں لائیں سو اگر اسکی بو عورت کی ناک میں پونچے حاملہ ہے اور نہیں تو نہیں اور بعض یہ طریق کہتے ہیں کہ زراوند کو کمر شہد میں ملائیں اور نیلا صوف میں لگا کر ہمار فرزجہ کریں اور دوپہر تک کچھ نہ کھلائیں سو اگر اسکے منہ میں کچھ مزہ نہیں معلوم ہوتا حاملہ نہیں اور اگر مزہ معلوم ہوتا ہے حاملہ ہے پھر اگر بیٹھا مزہ معلوم ہو حمل میں لڑکا ہے اور اگر منہ کا مزہ تلخ ہو حمل میں لڑکی ہے دوسری قسم حاملہ عورتوں کی تدبیر کے باین جنس وقت کہ حمل معلوم ہو واجب ہے کہ عورت کو دہنے اور بوجھ اٹھانے اور دہنے اور چرخ مارنے سے اور ایسی چیزوں سے اور امٹلا اور غضب اور خوف اور غم سے اور جو چیزیں کہ او را حیض کرتی ہیں انکے کھانے اپنے آپکو بچانے اور فصد اور سہل سے پرہیز کرے خاص کر چوتھے مہینے سے پہلے اور ساتویں مہینے کے بعد اور جہان کہیں کہ اسہال کی ضرورت پڑے تلبین کے لیے خیار شنبہ وغیرہ پر قناعت کریں اور جبکہ کہ خون کا نکالنا ضروری ہو اگر کھنچوں اسکے تسکین ہو سکے بہتر ہے اور اگر فصد کریں تھوڑا تھوڑا خون کئی دفعہ میں نکالیں اور حاملہ کو چاہیے کہ ہر وقت بیکار پڑی نہ رہے بلکہ چلتی پھرتی رہے تاکہ فضول تحلیل ہوں اور حوامل کو جماع ضرر کرتا ہے خاص کر اگر اسکا مرد جماع میں قوی اور دراز آلت ہو کہ ہر دفعہ قضیب کا سر رحم کے منہ پر لڑکے اور ایسا ہی

نفاخ چیزیں مثلاً لوبیا اور کبوتر اور باقلا اور نخود اور کچھ اور کرفس مضر ہیں اور چاہیے کہ بچہ کی حفاظت کے لیے تاکہ اسقاط سے محفوظ رہے اور وہ قلبیہ جیسے مفرحات یا قہقہہ وغیرہ اور ترباق اور شرود و لیطوس اور دو بار المسک اور درونج اور زرنباؤ کھلایا کریں مزاج کی حرارت اور برودت کی رعایت اور پاکیزہ روٹی اور کھانہ بری کا گوشت اور بھئی اور سیب اور مرد اور نار اور مویر اور شراب ریحانی نافع ہیں لیکن جہاں کہیں کہ رطوبت فریقہ زیادہ ہو اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہے لازم ہو کہ کھجور اور اسفیداج اور میوون سے اور حمام سے پرہیز کریں اور اگر کچھ قبض ہوا اسکے تلیسین پر اعانت رکھیں موافق چیزوں سے الحاصل حاملہ کی طبیعت میں فصیح اچھا نہیں کیونکہ امعا کا امتلا رحم سے نزدیک ہونیکے سبب جنین کو ایذا پہنچاتا ہے اور رطوبت فریقہ کے دفع کرنے کے لیے اور ار اور تعریق یعنی عرق لانا اور حقنہ اور اسہال خوب ہیں اور جب تک تعریق سے کام چلے اور از نکرین اور جب تک نرم حقنہ سے قبض کھلے مسہلات نہ پلائیں اور جو عوارض آنگو اکثر پیش آتے ہیں انہیں سے ہر ایک کی تدبیر لکھی جاتی ہے اور فقیان کی تدبیر اور حوالہ کو اکثر یہی بات پیش آتی ہے کیونکہ معدے میں اخلاط جمع ہوتے ہیں اس واسطے کہ تہین کہ جب تک حد سے زیادہ نہ ہو اسکو نہ روکیں خاص کر اگر ابھی تک چار مہینے نہیں گذرے کیونکہ وہ حیض کا مواد ہے کہ دفع ہوتا ہے مگر جب ضعف کا خوف ہو اور حرکت سے یہ خوف ہو کہ جنین کو الم پہنچے گا یا چار مہینے گذر چکے ہوں لازم ہے کہ اسکو ساکن کریں ان چیزوں سے کہ امراض معدہ میں تو اور فقیان کے باب میں مذکور ہیں اور فقیان دفع کرنے کے لیے شبت اور تخم ترب سے ڈکریا مفید ہے جسکو ڈکریا آسان ہو اور ریاضت معتدل مثلاً کچھ چلنا اور کبھی کبھی سوار ہونا مفید ہے اس واسطے کہ اخلاط تحلیل ہوتے ہیں بری چیزوں کی اشتہا کی تدبیر امراض معدہ میں جدی فصل میں لکھی گئی جو کچھ احوال حوالہ کے مناسب ہو وہ ان سے اخذ کریں خفقان کی تدبیر کبھی حاملہ کے فم معدہ میں کوئی خلط آتی ہے اور خفقان لاتی ہے اس صورت میں گرم پانی اور گلاب گرم ٹھہرا کر پینا اور ریاضت معتدل کا کرنا بہتر ہے اور اگر اس تدبیر سے دور ہو قبا کے امراض میں رجوع کریں ریاح کی تدبیر کہ معدہ میں اور آنتوں میں بھرتی ہیں اسکو دفع کرے معجون کونی اور سفوف مقوی وغیرہ کچھ ایک کھانیکے بعد دین مفید ہے اور کھانا کم کرنا اور حرکت معتدل بہت خیر ہے ورم کی تدبیر کہ پانوں کی پشت پر پیدا ہوتی ہے اور سرکہ ملا کر طلا کریں اور نمک سرکہ میں بھی مفید ہے اور برگ کرنب چکار ضاد کرنا اور رسوت کرنب کے پانی میں ایلوا صندل و زوفل غلب الثعلب کے پانی میں طلا کرنا فائدہ مند ہے خارش اور جوشش کی تدبیر کہ فرج کے اندر یا باہر پیدا ہو لعاب خطمی اور گل سرشو طلا کرنا اور گل سرشو و روغ میں اور شیرہ غلب الثعلب میں اور تربوز اور کاسنی کے پانی میں نسائین سے میسر ہو ملا کر اسمین بٹھینا اور فرج کے اندر اور باہر دو اے مذکور کا لگانا فائدہ کرتا ہے تدبیر اسبات کی کہ پشت اور شکم کے عضلات جنین کے بوجھ اور بخارات سے بھر کر کھنچ جائیں اور انہیں نہایت تکان اور ماندگی پیدا ہو اس صورت میں روغن گل طنا اور بکری کی مینگیان اور جو کا آٹا لیکر اسکی روٹی چکا کر ایک کپڑے میں بانڈھ کر اس سے تکیہ کرنا اور لطیف غذائیں کھلانا اور پشت اور گردن اور کتف اور بازو کے عضلات کو زور سے ملنا فائدہ دیتا ہے تدبیر اس خون کی کہ حاملہ عورتوں سے بچل اور بے دستور جاری ہو عدس گلنا پوست انار انجیر خشک ہلیا پانی اور مرکہ میں چکائیں اور اسکے پانی میں آبن کریں اور کھانقل باریک پسکر عانہ پر طلا کریں اور اگر بہت سا خون آئے قرص کبریا اور جو کچھ افراط طمث میں آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ وہ استعمال کریں فائدہ جبکہ نوان ہمیشہ شروع ہو چاہیے کہ حاملہ ہمیشہ تین درم روغن بادام شیرین نہا رکھائے اور جو چیز کہ ترش اور قابض اور غلیظ ہو اس سے پرہیز کرے کیونکہ اگر ایسا کریں بچہ بے زحمت پیدا ہوگا نہایت پاکیزہ اور ایسا ہی جبکہ ولادت کے دن نزدیک آجائیں چاہیے کہ حمام اور آبن میں جس میں کرنب جلے

ثبت السی پکا ہو آئے اور اسکے شکم اور پشت پر روغن مثبت روغن با بونہ روغن کنجد ملین اور چینی غذائیں اور قند اور روغن بادام کا حلوا کھلائیں تاکہ آسانی سے بنے اور عسر ولادت کی تدبیر کا بیان آگے آئیگا تیسری قسم کثرت اسقاط کے بیان میں یعنی کثرت سے حمل کرنا اسکے اسباب بہت ہیں ایک تو خارجی مثلاً چوٹ لگنا اور گر پڑنا اور زور سے اچھلنا خاص کر چھپے کی طرف دوسرے نفسانی جیسے غضب حد سے زیادہ اور غم حد سے زیادہ اور حمام میں بہت ٹھہرنا اور ہوا کی حرارت اور برودت کی افراط اور ایسی غذاؤں کی خوشبو کا سونگھنا جن پر دل مائل ہو اور میسر ہون اور شاید کہ حد سے زیادہ خوشی میں شاذ و نادر اسقاط کی نوبت پہنچے تیسرے بدنی بیماریاں مثلاً حد سے زیادہ خلوص خواہ بھوک کے سبب یا استفرغ کی وجہ سے ہو اور بہت امتلا اور تھمہ اور جماع کی کثرت چوتھے یہ کہ جنین کے حال میں فساد آنے سے اسقاط ہو جائے مثلاً جنین ضعیف ہو جائے یا مرجائے اور طبیعت اسکو دفع کرے اور جنین کی بیماریوں کا نشان یہ ہے کہ اسکی بان اکثر بیمار رہے اور استفرغات کی کثرت اور حیض کا جاری ہونا اور شروع حمل میں دودھ کا بہنا اور ضعف کی علامت خاصہ یہ ہے کہ جنین حرکت نہ کرے یا حرکت ضعیف کرے اس فقیر کے زمانہ میں ایک عورت کو حمل رہا اور چار مہینے تک جنین کی حرکت اسکو خوب معلوم ہوتی رہی اس کے بعد بدو ن باطن ظاہری جنین کی حرکت موقوف ہو گئی اور شکم جو بڑھا تھا دب گیا بلکہ اس چار مہینے میں جو کچھ نشوونما کی نوبت پہنچی تھی اُس میں بھی کمی آگئی اسی حالت میں آٹھ مہینے گزر گئے اور نوان مہینا تھا کہ لیاہگی اسکے شکم میں درد شدت سے اٹھا اور بچہ ایک غشا میں لپٹا ہوا نکلا جب غشا کو چھڑا کر بچہ کو نکالا خلقت میں پورا تھا اور تمام اعضا جیسے نوین مہینے کی پیدائش میں ہونے چاہئیں پورے پورے تھے مگر ٹھنڈ اور سرکہ انہیں فتور پڑا تھا اور تمام سر بھچھا ہوا نرم تھا گویا اُس میں ہڈی نہ تھی اور تمام چہرہ میں بجز منہ کے اور ناک کے دوسواں بہت چھوٹے چھوٹے کے سوا اور کچھ نہیں معلوم ہوتا تھا خواہ آنکھ یا ناک کی جڑ وغیرہ اور دونوں کان گردن کی جڑ میں لگے ہوئے تھے اور گردن بہت فریب تھی اور اگلے دو دانتوں کی جگہ سخت نیش کے مانند ابھری ہوئی گویا دانت ہیں اور جب پیدا ہوا دم نہ تھا اور اس شدت حمل میں اسکی بان کو کچھ بیماری اور تکلیف نہ تھی اس حکایت سے بہت سے فائدہ نکلتے ہیں۔ پانچواں سبب کہ اسقاط کا باعث ہوتا ہے یہ ہے کہ رحم کا منہ بہت فراخ ہو یا اُس میں رطوبت زیادہ ہو اس سبب بچہ رحم میں نہ ٹھہر سکے اور پھسل جائے چھٹا سبب یہ ہے کہ سو مزاج حار محرق یا بار و بخر یا ریح رحم میں آکر اسقاط کے باعث ہوں ساتویں یہ کہ حیض کا بند ہونا جو حمل کو لازم ہے اس سے اسقاط کی نوبت پہنچے اور یہ اس طرح ہوتا ہے کہ خون زیادہ ہو اور جنین کی غذائیں تھوڑا صرف ہو پھر وہ خون زیادہ ہو کر جنین کو پھسلانے آٹھویں یہ کہ عورت نہایت لاغر ہو اور اسکے اعضا بھوکے رہیں چنانچہ اسکی غذا میں سے کچھ نہ بچے کہ حیض بنا کر جنین کی غذائیں صرف ہو پھر جنین ضعیف ہو اور طبیعت اسکو دفع کرے پانچویں سبب ساتویں سبب تک اگرچہ امور بدنیہ میں داخل ہیں لیکن کثرت فوائد کے لیے جدا جدا لکھے گئے فائدہ جس عورت کا بدن اعتدال کے درجہ میں ہوتا ہے اور دوسرے تیسرے مہینے میں اسکا حمل گرتا ہے معلوم کر سکتے ہیں کہ اسکے فقر رحم یعنی رحم کی رگوں کے منہ کے چنتوں کی صورت میں رطوبت مخاطی سے بھرے جائیں اس سبب ماسک جنین کو نہیں تھام سکتی اور جہاں اسباب خارجیہ یا نفسیہ اسکے باعث ہوں اسکی علامت ظاہری اور ان سے بچنا اسکا علاج اور جہاں اسباب بدنیہ ہوں اسکا نشان بھی ظاہری علاج جلد اسکا ازالہ کرین موافق چیزوں سے مثلاً اگر رطوبت کے سبب فقر رحم مست ہو گیا ہے تو اسکو سیلان رطوبت رحم سے اور پاک کے آس اور منہ میں پانی بھرا نیسے پہچان سکتے ہیں شربت بانگلو اور مارا لاصول اور شربت بزوری پلائیں اور کباب مصالحہ دار اور چانول فر عفر اور دار چینی کھلائیں اور

قریباً کرین اور اگر احتیاج پڑے جو باور یا راج سے تنقیہ کرین و در و دار المسک اور سبزیہ مفید ہے اور رحم میں غالبیہ اور روغن خلوق اور روغن زنبق سے حقنہ کرنا مفید ہے اور یہ معجون نفع کرتی ہے زرباد درونج عقربی ہر ایک دو درم مروارید ناسفتہ کربا عود ہر ایک تین درم اشہ سنبل ہر ایک آدھا درم کوٹ چھانکر شدہ میں ملائین خوراک ایک مثقال سفوف کہ ایسا ہی اثر کرتا ہے جنبید شتر آدھا درم تخم کرفس بادیان انیسون نانخاہ صغیر انجان ہر ایک تین درم کوٹ چھانکر ایک درم کھلا تین اور اگر ہوائے غلیظ رحم میں ٹھہر گئی ہے اور اسکو پیڑو کے پھولنے سے اور قرقر اور نفع معده اور سورہ ہضم سے اور نفاخ غذاؤں کے ضرر پہنچانے سے پہچان سکتے ہیں علاج بادیان انیسون تخم کرفس اور گلقد کا جلاب بنا کر ملائین اور مارا لاصول فائدہ کرتا ہے اور غذا نخود آب شیرہ خشکدانہ کے ساتھ اور کبک اور تیہو کا گوشت اور روغن زنبق روغن خیری روغن نار در قطن اور عانہ اور قبل پرلین اور یہ معجون مفید ہے زرباد درونج حلیتیت جنبید شتر باز و طباشیر ہر ایک ایک درم زنجبیل دو درم مشک ایک دانگ کوٹ چھانکر شدہ میں ملائین اور ایک مثقال کھلا تین اور شکر اور زارعیل کھانا بھی مفید ہے اور اگر عورت کا لانا ہونا اسکا سبب ہو اور یہ بدن کے ضعف اور لاغری سے ظاہر ہے علاج مسمن غذا تین جیسے برسیہ و عسیدہ اور روغن گاؤ اور شکر کھلا تین اور روغن بنفشہ بادام بدن پر ملنا اور غذا کے بعد حمام معتدل کرنا فائدہ مند ہے اور اگر کوئی اور سبب سے اسکا ازالہ کرین اور اسکے ساتھ وقت و فریج کی رعایت رکھیں تبسبب سے اکثر احوال میں اسقاط کے وہی اسباب ہیں کہ عقربین گذر چکے لیکن اس سبب سے کہ تلاش کی وقت مطلب آسان نکل آئے قسم علیحدہ میں بھی انکو لکھا عرض کہ جو مقاصد باقی ہیں اور اسقاط سے تعلق رکھتے ہیں انکے لیے عقربین رجوع کرین جو تھکی عسر ولادت کے بیان میں یہ کئی طرح پر ہے ایک تو یہ کہ عورت کے فریب ہونے اور رحم کے چھوٹا ہونے سے اور راستون کی تنگی اور دافعہ کے ضعف سے پیدائش دشوار ہو سو فریبی کا نشان تو ظاہر ہے اور رحم کا چھوٹا ہونا بچہ کے جثہ کی کمی سے اور راستہ کی تنگی کو فرم رحم کے خوب فراخ نہونے سے اور ضعف دافعہ عورت کو حرکت کو خراج کے خوب محسوس نہونے سے جان سکتے ہیں علاج روغن بنفشہ روغن زنبق روغن زیتون اور مرغ اور بطکی چربی اور مغز ساق گاؤ شکم اور پشت پرلین اور بابونہ اور شبت مزنگوٹر اکلیل پانی میں پکائیں اور اسکو اس پانی میں بھلا تین کہ پانی ناف تک رہے اور مشکطرا مشع اور پر سیاوشان پکا کر نیات ملا کر ملائین اور شوینز اور جنبید شتر اور کندیش چھینک آنکے لیے استعمال کرین اور جب چھینک آنے لگے ناک اور منہ بند کر لین تاکہ دفع کی قوت اندر کی جانب پڑے اور بچہ کے نکالنے پر امداد کرے اور گھوڑے اور گدھے اور خچر کے سم کا دھوان دینا نفع کرتا ہے اور مرغ فریب کا شور با پلانا مفید ہے دوسرے یہ کہ ہوائے سرد یا کوئی اور سردی سے فرم رحم کثیف و منقبض ہو جائے اور اسکو رحم میں سردی اور کثافت کے ہونے سے جان سکتے ہیں علاج گرم حمام میں ایجا تین اور نیگرم پانی میں بھلا تین اور گرم اور ملین روغن مذکورہ ملین اور شہد کا فرجہ کرین تیسرے یہ کہ مشیمہ کا فریب ہونا دشواری کا باعث ہو جاننا چاہیے کہ مشیمہ ایک پردہ ہے کہ رحم میں جنین کے گرد پیدا ہوتا ہے تاکہ اسکی حفاظت کرے جیسے کہ ودانہ کی تھیلی ہوتی ہے لیکن اس سے زیادہ سخت اور فراخ ہوتا ہے اور جنین جب نکلنے کے لیے حرکت کرتا ہے اور قوی ہوتا ہے یہ پردہ پھٹ جاتا ہے اور جنین اس میں سے نکل آتا ہے اسکے بعد مشیمہ نکلتا ہے سو اگر یہ پردہ نہایت ٹوا ہوتا ہے جلد نہیں پھٹتا ایسی تدبیر کرین کہ جنین ہلاک نہ ہو کیونکہ خروج کی حرکت سے اسکو مشقت پڑتی ہے اور نکل نہیں سکتا اسلئے ہلاکت کا خوف ہے اور اکثر آدمی اسی سبب سے ہلاک ہوئے کیونکہ اسبات کو کسی نے نہ سمجھا علاج دایہ کو چاہیے کہ مشیمہ کو بائین ہاتھ سے کھینچے اور تیز استرا لیکر اسکو چیر ڈالے اور

اس کام کے لیے ہوشیار دانی چاہیے کہ مشیمہ کاٹنے کی وقت حاملہ اور جنین کو ایذا نہ پہنچے فائدہ حاملہ کے حق میں خاص کر جبکو ولادت دشوار ہو عمدہ طریق یہ ہے کہ جب پیدائش کے آثار ظاہر ہوں گرم حمام میں لیجائیں اور بہت گرم پانی اُسکے سر پر ڈالیں اور آئین میں بٹھایا میں اور روغن ملین اور حکم کریں کہ چند قدم چلے پھر پاؤں پر یعنی اُگڑ بیٹھے اور ایک دفعہ ہی وہاں سے کودے کئی مرتبہ ایسا کرے اُسوقت دائی اماں بخم کمان یاروغن بادام یا شیر کنجاریہ بادام یا مرغ کی چربی یا بطل کی چربی روغن بنفشہ میں ملا کر رحم میں ملے اور اُس میں ٹپکائے اور عورت کو چاہیے کہ غلبہ درد سے پہلے بل اور غایط سے خالی اور فراغ ہو اور اگر شکم میں قبض ہو حمام میں نرم حقنہ سے کھولیں اور کئی دن پہلے شور باے چرب و نرم پر قناعت کرے اور غذا میں کمی کرے اور سرد پانی سے اور ترشیوں سے اور سرد چیزوں سے پرہیز کرے اور گرم مکان میں رہا کرے اور کیسوجہ سے پیچھے کے بدن میں سردی نہ پہنچنے دے اور جب درد اُٹھے اُس پر صبر کرے اور غل نہ مچائے اور پاؤں پر زور دے تاکہ زور کا اثر اندر پہنچے اور جب تک نذر کی جانب میں زور کا میلان معلوم ہو ہرگز تکلف سے زور نہ کرے اور معجون کہ اکثر اطبا اُسکو مجرب کہتے ہیں استعمال کرے جنید شریعہ ہر ایک ایک مشقال دار چینی اہل ہر ایک آدھا مشقال کوٹ چھانکر شہد میں ملائیں اور بقدر ضرورت گرم پانی میں یا مار لعسل میں یا پرانی شراب میں حل کر کے کھلائیں چوتھے یہ کہ مزاج اور ہوا کی حرارت عسر کا سبب ہو جائے اور یہ بات گرمی کے ہونے اور دوسرے اسباب کے ہونے سے معلوم ہوتی ہے علاج روغن بنفشہ اور صندل سُرخ و سفید اور گلاب شکم اور پشت پر ملیں اور آب انارین ترنجبین کے ساتھ پلائیں اور گرم چیزوں کے ساتھ پرہیز کریں اور مکان معتدل میں رکھیں اور اس صورت میں سب ابیر مسخنہ منع ہیں فائدہ اُن دو اُون کے بیان میں کہ بالخاصیت عسر ولادت کو مفید ہیں جان کہ سنگ مقناطیس بائیں ہاتھ میں لینا اور بسد داہنے گھٹنے پر باندھنا مفید ہے اور اگر پوست خیار شنبہ چار مشقال کوٹ کر پکائیں اور شربت بنفشہ یا خود آ ملا کر پلائیں فی الفور جنین اور مشیمہ کو نکالتا ہے اور مجرب ہے اور اگر اُسکو کوٹ کر پکائیں اور اُسکا پانی پلائیں ویسا ہی اثر کرتا ہے اور دار چینی کا کھانا پیدائش آسان کرتا ہے اور حلیت جنید شریعہ میں ملا کر دینا بڑا موثر ہے اور ہمیشہ خوشبو سونگھنے سے حواہل کو منع کریں خاص کر وضع حمل کے وقت کیونکہ خوشبو کا سونگھنا پیدائش کو دشوار کرتا ہے امتیاز سلخ الحجہ کافح کے پیچھے دھوان کرنا بچہ کے نکالنے میں مجرب ہے مگر اُسکو استعمال کرنا مناسب نہیں اس واسطے کہ کبھی اُسکی روأت سے جنین ہلاک ہوتا ہے فائدہ جبکہ دروزہ چار دن تک برابر رہے جانا چاہیے کہ جنین ہلاک ہو اجلد اُسکا نذر کرنا چاہیے پانچویں قسم اخراج مشیمہ شبہ و جنین مردہ کے بیان میں یعنی رُکے ہوئے بچہ دان اور موے ہوئے بچہ کا نکالنا جسوقت کہ بچہ شکم میں مرجائے یا بچہ نکل آئے مگر بچہ دان نہ نکلے اور اُسکا لگاؤ کہ دھاگ کی طرح اُس میں اور بچہ میں رہتا ہے ٹوٹ جائے اُسکے نکالنے میں جلد سعی کریں کہ ہلاکت کا خوف ہے اور جنین کے مرجائے کی علامت یہ ہے کہ شکم میں حرکت محسوس نہ ہو اور حاملہ کے اطراف سرد ہو جائیں اور دم متواتر آئے علاج مشکطرا شبع اہل پر سیاوشان ہر ایک تین درم ترمس پودینہ ہر ایک دو درم پکائیں اور دس مشقال نبات ملا کر پلائیں اور کھجکنی اور کلونجی سونگھائیں کہ چھینک آنے لگے پھر اُسکا منہ اور ناک بند کریں تاکہ اُسکی قوت باطن میں پہنچے اور جو کچھ رحم میں ہے اُسکو نکال ڈالے اور زراوند اور ترمس اور حرف وراہل کوٹ کر بیل کی تپی میں ملا کر استعمال کریں اور شحم حنظل اور قسط اور سداب خشک ہر ایک تین درم ہر ایک درم کوٹ چھانکر بیل کی تپی میں ملا کر ناف و رعائے پر ملا کریں اور دراز بازو اور جواو شیر اور جنید شریعہ اور کرنب بیل کی تپی میں گوندھکر قرص بنائیں

اور انگیٹھی میں جلائین اور سرپوش سورخ دار کے وسیلہ سے اسکا دھوان فرج میں پہنچائیں دوسرا نسخہ جاوشیر کبیرا لیکر گولیاں بنائیں اور تین درم
اسمیں سے کھلائیں جو کچھ رحم میں ہوتا ہو نکل آتا ہو دوسرا نسخہ جاوشیر جدید سترا سفید زہرہ کا ڈبرار لیکر اسپین ملائیں اور ایک درم گرم پانی میں دین اور
کچھ دیر کے بعد چھینک آئیگی تدبیر کریں کہ ذکر آیا ہو فی الفور جنین اور مشیمہ نکل آتا ہو دوسری تدبیر پوست مارگرین کبوتر کیلے کیلے ایچ کر کے اگر تخریرین جلد نکلتا
اور جیسا تدبیر سے کام نہ نکلے چاہیے کہ دانی ہاتھ اندر ڈالکر ایسی طرح پر باہر پھینچ لے کہ دوسرے عضو میں آفت نہ پہنچے فائدہ جہاں کہیں کہ سوے بچہ کے
نکلنے میں کوئی حیلہ مفید نہ ہو اسکو ٹکڑے ٹکڑے کر کے باہر نکال لیں چنانچہ اس کام سے دایمان واقف ہیں اور اس کام میں بہت بڑا خوف ہو سو جب تک
اور تدبیروں سے مطلب حاصل ہو اس کام پر متوجہ نہ ہوں چھٹی قسم احتباس نفاس کے بیان میں یعنی نفاس کا خون بند ہونا چاہیے کہ جو خون پچھلے پیدا
ہو نیکی بعد آتا ہو اسکو نفاس کہتے ہیں اور اسکی مدت نر اور مادہ کے اعتبار سے مختلف ہی نرینہ میں پندرہ دن سے تیس دن تک اور مادینہ میں پچیس دن
سے چالیس دن تک ہوتا ہو اور جہاں اس دتیرہ پڑنے آئے حالانکہ اسکا دفع ہونا ضروری اور واجب ہو وہی بڑے بڑے امراض کہ حیض کے بند ہونے
عارض ہوتے ہیں پیدا کرتا ہے اس صورت میں لازم ہے کہ اسکے اور ار میں کوشش کریں ان چیزوں سے کہ احتباس طہت میں مذکور ہیں اور یہ دو فائدہ
کرتی ہے تخم کرفن بادیاں پر سیاہ شان مشکطرا شمع جوش دیکر نبات ملا کر پلائیں اور نقل اور زوفا اور حمرل اور عکاک البطم اور خردل کا بخور کرنا فائدہ مند ہے اور جان
کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ عورت ضعیف اور لاغر ہو اور اسکے بدن میں خون زیادہ نہیں کہ پیدائش کے بعد نکلے اسکا ضرر بہت کم ہے اور تدبیر کی حاجت
نہیں ساتویں قسم درد رحم کے تھامنے کی تدبیر جو کہ ولادت کے بعد عارض ہوتا ہے شربت مارالاصول در شورباے کشک پلائیں اور خچر اور گدھے
کے سٹم کا دھوان کریں اور تخم تمان پکا کر اس میں پانی سے رحم میں حفنہ کریں یا فرج کو دھوویں رحم کی سوزش کو بٹھلاتا ہے اور گدھے کے دودھ سے قبل کو
دھونا اور رحم میں حفنہ کرنا نفع دیتا ہے اور آخر پکا کر اسکا پانی پلائیں اور صغیر کا پانی پلائیں سلیخہ کا مطبوخ پلائیں اور اس سے رحم میں حفنہ کریں درد کہ
پیدائش کے بعد اور حیض سے پہلے ہوتا ہے نائل ہو جاتا ہے اور جو کاسٹو کھانا اس درد کو گرمی سے ہوتا ہے نائل کرتا ہے اور طینج جازی پلانا اور رحم
حفنہ کرنا درد کو دور کرتا ہے اور روغن نسرن ملنا اور قبل میں اٹھانا فائدہ کرتا ہے خاص کر اگر رحم میں سختی بھی موجود ہو دوسری ترکیب پوست خشک
کا پانی تھوڑا سا پلائیں شدت کے درد کو فی الفور ساکن کرتا ہے لیکن جب تک کہ کسی اور واسطے کام نکلے اسکو استعمال نہ کریں کیونکہ اگرچہ درد کو ساکن کرتا ہے
مگر خون کو بند کرتا ہے اور شاید کہ اس سبب سے اول درد کو ساکن کرے اسکے بعد نفاس کے بند ہونے کے سبب پہلی دفعہ سے بہت زور سے درد پیدا ہو
دو اکہ درد اور رحم کی سختی کو فائدہ کرتی ہے اور نفاس اور رطوبات کو نکالتی ہے اور رحم کے زخم کو پاک کرتی ہے شہد صاف کیا ہو ایک حصہ گدھے کا دودھ
یا عورت کا دودھ دو حصہ اسپین ملا کر چکاریوں کی آگ پر جو بہت تیز نور کھین تاکہ دودھ آہستہ آہستہ شہد میں جذب ہو جائے پھر ایک کپڑا یا صوف یا روئی
اسمیں بھر کر فرج کریں فائدہ حیض کے آنے سے پہلے اور مجامعت کی وقت جو درد رحم پیدا ہوتا ہے اسکو بھی سبب تسکین کرتے ہیں جیسا اس قسم میں
کہ زچکا اٹھوین قسم مل گرانے اور بچہ ڈالنے کے بیان میں جاننا چاہیے کہ جب تک ضرورت قوی نہ ہو اس امر میں احتیاج نہ کریں خاص کر اگر بچہ جان لگتی
ہے اور اس کام کے لیے جو کچھ کہ جنین مردہ اور مشیمہ نکلنے کی واسطے کہا گیا کفایت کرتا ہے اور اگر کاغذ کی تہی بنا کر رحم میں پہنچائیں اس وقت بچہ

ساقط ہوتا ہے خصوصاً اگر اس تہی کو قطران میں یا آب خنظل میں اور اسکے طبع میں یا بیل کی تہی میں بھریں دوسری ترکیب تخم ہزار سبند کا کھانا اور زرد
کرنا اور روغن بلسان کا فرزہ بچہ کو ڈالتا ہے اور انگزد اور بارزدا اور بخور مریم مجرب ہے اور کہتے ہیں کہ اگر حاملہ عورت بخور مریم پر انون رکھے اسبات کا خوف نہ
کہ بچہ گر پڑے اور اگر عصارہ بخور مریم شکم پر طلا کرین یا اسمین روئی بھر کر فرج میں اٹھائیں بچہ گر پڑتا ہے اور عصارہ برگ خنظل رحم میں حقنہ کرنا اور صوف
اسمیں بھر کر فرزہ کرنا مجرب ہے اور عصارہ عطیہ شام حنظل اور حمول کے طور پر بھی تاثیر رکھتا ہے اور اشنان خاریسیکسکین درم کھلائیں فی الفور بچہ ساقط
کرتا ہے اور فسنتین اور شاہترہ کئی دن تک کھلائیں اور یہ دوا گرم مزاج کے مناسب ہے دوا مرکب انگزد آدھا درم سداب خشک تین درم مر ایک درم
سب ایک خوراک ہے صبح شام مطبوخ اہل کے ساتھ دین بچہ ساقط ہوتا ہے اور تریاق اربعہ اس امر میں مجرب ہے شیاف کہ فائدہ کرتا ہے اور نہایت قوی
ہے نوشادر دس درم اشق تین درم اشق کو پانی میں یا اور چیز میں کہ مناسب ہو حل کریں اور نوشادر اسمین ملا کر شیاف بنائیں کہ چھو بارے کی گٹھلی سے
زیادہ دراز ہون انہیں سے ایک شیاف لیکر رحم میں رکھیں اور تمام رات اسی طرح رکھے ہیں اور رانوں کو تکیہ پر رکھ کر تمام رات سونا چاہیے اور
پوست مار کو جلا کر اسکا دھوان رحم میں پہنچانا البتہ ساقط کرتا ہے اور یہ دوا گرم مزاج کے لیے مفید ہے خطمی ایک اوقیہ لیکر پیس لین اور آدھ سیر سر پانی
میں ملا کر پلائیں بچہ پھسل جاتا ہے فائدہ جب اسقاط کرنا چاہیں اول جسم میں لیجائیں اور شکم پر روغن بید انجیر یا روغن کنجد ملین اور چکنا شور بادین
اور قابضات سے منع کریں اسکے بعد حمل گرائیوالی چیزیں استعمال کریں تاکہ بے مشقت مطلب حاصل ہو اور کچھ ایک سقمونیا سداب کے پانی میں ترکیب
اور پیس لین اور مرد اپنے قضیب پر طلا کر کے جماع کرے حمل گر پڑتا ہے اور کنبہ کو ٹکڑی میں درم لیکر پانی میں ایک رات ترکیب اور صبح اس پانی کو چھانکر پلائیں
بچہ پھسل جاتا ہے دوا کہ بچہ زندہ اور مردہ اور شیمہ کو نکالتی ہے مشکطرا مشع برنجاسف اگر ترکی قسط تلخ سلینخہ ناخواہ فتوح مزنگوش تخم ہلیون حلبہ فراسیون
جدہ عود بلسان اسارون ہر ایک ایک حصہ لیکر پانی میں پکائیں اور عورت کو اسمین بھلائیں اور اسقاط کے بعد واجب ہے کہ مقل زوفا حمل صغیر غلام
خردل جو نساموجود ہو لیکر بھلائیں اور اسکا دھوان رحم میں پہنچائیں تاکہ خون جاری ہو جائے اور غلیظہ نوونین قسم منع حمل کی تدبیر اسکا کلیہ یہ ہے کہ مرد
جماع کی وقت عورت کو بہت لپٹاے اور رانوں کو اونچی اٹھائے اور انزال کی وقت جہانک ہو سکے آلت کو باہر کی طرف کھنچا رکھے اور اسبات میں کوشش
رکھے کہ اسکو اور عورت کو اکٹھا انزال نہ ہو اور انزال کے بعد جلد الگ ہو جائے اور عورت بھی جلد اٹھے اور سات دفعہ یا نو دفعہ اگلی طرف کودے اور
چھینکے تاکہ منی رحم میں سے نکل پڑے اور اگر قضیب کا سروغن گنبد سے چکنا کرین منی پھسلتا ہے اور رحم میں نہیں ٹھہرنے دیتا اور انار کے دانوں
میں جو زرد گودا ہوتا ہے اسکو کوٹکلا اور شب یا فی پیسکرا اسمین ملا کر شیاف بنائیں اور عورت جماع سے پہلے اور اسکے بعد حمول کرے حمل ہونے سے روکتا
ہے اور جماع کے بعد فلفل کو قبل میں رکھنا اور نفع مباشرت سے پہلے قبل میں اٹھانا اور زبل الفار کو شہد میں ملا کر فرزہ کرنا حمل کو روکتا ہے اور اگر
اشتر کا بول درلو ہے کا بھیا پانی ملا کر پلائیں ہرگز حمل نہیں رہتا اور اگر سرگین فیل خشک شہد میں ملا کر عورت کو کھلائیں تمام عمر حاملہ نہیں ہوتی اور گین
فیل کا فرزہ بھی حمل کو مانع آتا ہے اور کہتے ہیں اگر خیطا نا حنا میں ملائیں اور عورت کے ہاتھ میں گالین حمل کو روکتا ہے اور حیض کو بند کرتا ہے اور اگر عورت
پہلی دفعہ کے جننے میں خون نفاس اپنے تمام بدن میں ملے مدت العمر حاملہ نہوا ورسب حیلون سے بہتر اور آسان یہ حیلہ ہے کہ انزال کے قریب ایک

باریک کپڑا قصب پر بیٹھے اور دخول کرے اور فراغت کے بعد اسکو کھینچ لے تاکہ منی اس کپڑے میں نکل آئے

فصل رجا کے بیان میں وہ اس طرح پر ہے کہ عورت کو ایک ایسی حالت پیش آئے کہ حاملہ عورتوں کے احوال سے مشابہ ہو اس طرح پر کہ حیض بند ہو اور رنگ میں تغیر آجائے اور اشتہا ساقط ہو اور جماع کی آرزو نہ ہو اور نم رحم بند ہو جائے اور پستان پھول جائیں اور شاید کہ پیٹ بڑا ہو جائے جیسا کہ حاملہ عورتوں کا ہوتا ہے اور سختی محسوس ہو اور حرکت معلوم ہو جیسے بچہ کی حرکت ہوتی ہے اور جب اسے ہاتھ سے دبائیں یا مین بائیں ہو جائے اور اس مرض کے احوال مختلف ہوتے ہیں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کسی علاج سے نہیں جاتا اور آخر عمر تک رہتا ہے اور کبھی استسقا میں پہنچتا ہے اور کبھی درزہ کا سا درد اٹھتا ہے اور ایک گوشت کا لگا رطوبات اور فضلات کے ساتھ نکل آتا ہے یا بہت سی ہوا نکل جاتی ہے یا کچھ نہیں نکلتا اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ رجا کا مادہ حرارت غریبی کے سبب متعفن ہوتا ہے اور اس میں ایک ایسا مزاج پیدا ہوتا ہے جس سے جاندار چیزوں کے بننے کی استعداد ممکن ہو اور اس میں جان پڑ جائے پھر اس مادے میں صورت حیوانی آجائے چنانچہ بعضوں نے دیکھا ہے کہ ایک عورت نے کچھوے کی صورت بچہ بنا اور وہ کئی ساعت تک حرکت کرتا رہا اور ایک اور عورت نے مرغ کی صورت بچہ بنا کہ دو بار ورکھتا تھا اور اسی طرح بہت نقلین سننے میں آئی ہیں غرض کہ اکثر وہ مواد متعفن انسان ناقص الخلقہ کی صورت پکرتا ہے اور پچھے حمل میں اور رجا میں یعنی جھوٹے حمل میں فرق یہ ہے کہ اس بیماری میں شکم سخت اور ہاتھ پاؤں سست اور ڈھیلے رہتے ہیں اور اسکی حرکت جنین کی سی حرکت نہیں ہوتی بلکہ جو وقت شکم پر ہاتھ رکھیں ایک جگہ سے دوسری جگہ ہو جائے اور بچہ جو اپنے آپ حرکت کرتا ہے وہ اور طرح کی ہوتی ہے اور پیدائش کا وقت گزر جائے اور چار پانچ برس تک رہے بلکہ بعضی عورتوں کو تمام عمر رہتا ہے اور علاج پذیر نہیں ہوتا اور یہ مرض علاج میں دیر ہونے سے اور مدت گزرنے سے استسقا کی نوبت پہنچتا ہے اور رجا اور استسقا میں فرق ظاہر ہے یعنی سختی اور صلابت کے ہونے سے کہ رجا کو مخصوص ہے استسقا کی خاص علامات کے ہونے سے اور یہ مرض کئی طرح کا ہوتا ہے پہلی قسم وہ ہے کہ نم رحم میں یا رحم کی جرم میں نرم صلب پیدا ہو اس سبب حیض بند ہو جائے اور جو عوارض کہ اسکے مناسب ہیں پیدا ہوں اور اسکی علامت و علاج وہی ہیں کہ رحم کے درم صلب میں آئینگے دوسری قسم وہ ہے کہ بہت سے اخلاط شدیداً حرارت رحم پر گرین اور ان میں سے جو کچھ کہ لطیف ہے تحلیل ہو جائے اور باقی غلیظ اور کثیف ہو کر رہ جائے اور شاید کہ یہ مادہ کثیف حرارت کے عمل سے کچھ ایک گوشت کے ٹکڑے کی صورت ہو جائے اور اسکی علامت یہ ہے کہ رحم میں سور مزاج گرم آئے اسکے بعد رجا پیدا ہو اور رحم کے اطراف میں گرمی کا ہونا اس قسم کا گواہ ہے علاج اگر حرارت اور امتلا دموی ہے باسلیق اور صافن کی فصد کرین اور جب حرارت زائل ہو جائے یا اور قسم کا مادہ ہونے کے لیے ہر روز بلالاصول روغن بیدنجیر ملا کر دین اور بادیان اور تخم کاسنی اور تخم کشوثا اور انیسون کا مطبوخ گلقد ملا کر مفید ہے اور نفع ہونیکے بعد جب ایارہ اور جب منتن اور جب سکببینج سے کئی دفعہ مادہ کا استفراغ کرین اور ایاج لونغا ذیبا اور ایاج جالینوس فائدہ مند ہے اور ترقیقہ کے بعد و حمرنا اور دوار الکرم اور براق اربعہ مطبوخ ترمس اہل مشکطرا شبع وغیرہ کے ہمراہ جو چیز کہ بچہ مردہ اور زندہ نکال ڈالے دین کہ مادہ کی جڑا کھڑ جائے اور زیرہ صغیر و مانا بابونہ جاؤ شیر کرفس کے پانی میں شکم پر ضا دکرین اور روغن یاسمین اور روغن خیری اور روغن سداب ملین اور راکھ اور نمک گرم کر کے تکیہ کرین اور قرص مر اہل کے پانی کے ساتھ کھانا مفید ہے اور جو کچھ اجتناب اس طث میں کہا جائیگا یعنی پینے کی چیزیں اور جمولات کہ حیض کا ادار کرتے ہیں فائدہ مند ہے اور کہتے ہیں کہ اگر دو درم اہل لیکر اور

ایک پیالہ اہل کے پانی کے ساتھ عورت کو پلائین جنین اور رجا کو استقاط کرتا ہے تیسری قسم وہ ہے کہ ہواے غلیظ رحم کے طبقات میں رک جائے اور تخیل
 نہونے پائے اور اسکی علامت انتفاخ اور تمد یعنی پھولنا اور کھینچنا اور استسقاے طبعی کی علامت کا ظاہر ہونا علاج شربت بزدرمی اور مارا لاصول دین
 اور نفخ کی توڑنیوالی چیزیں یعنی صنماد اور سجون اور حقنہ اور شافہ استعمال کریں اور جو کچھ کہ استسقاے طبعی اور قویج بریحی میں گذرا کام میں لائیں اور غذا خود آب
 گرم مصالحہ ملا کر اور مرغ اور کبوتر کا بھنا ہوا گوشت کھلائیں اور یہ سفوف مفید ہے اسکی ترکیب تخم کرفس دس درم زیرہ سرکہ میں رچایا ہوا نو درم ناخواہہ زنجبیل انیسون ہر ایک
 چار درم کوٹ چھا کر قند برابر پلائیں اور دو درم سے تین درم تک استعمال کریں چوتھی قسم کارچائیں جماع کے سبب عارض ہو کہ اس میں رحم فقط عورت کی منی کو ٹھہرا
 اور ظاہر ہے کہ جب رحم عورت کی منی کو ٹھہرا ایگا اور غذا کا حصہ ہو پچائیگا اور حال یہ ہے کہ مادہ قوت ذکر یہ سے یعنی قوت مردیت سے خالی ہے اس میں صورت ناقص
 یعنی ادھوری پیدا ہوتی ہے اور اسکی علامت یہ ہے کہ جو کچھ مینون قسمن سے مخصوص ہے موجود نہو علاج جو کچھ مشیمہ اور جنین کے اخراج میں کہا گیا ہے استعمال
 کریں دو اکہ بچہ کو نکالتی ہے اور رجا اور حیض کو بہاتی ہے اور پیدائش کی دشواری کو آسان کرتی ہے مرقنہ جاؤ شیر ہر ایک برابر خوراک دو درم آب کرفس یا آب بادیان کے
 ساتھ دوسرا نسخہ تخم کرب باسکا شگوفہ دو درم لیکر فرزجہ کرے جو کچھ رحم میں ہوتا ہے نخل پڑتا ہے دوسری دوا شب یانی مٹی کے برتن میں رکھ کر آگ پر کھین
 یہاں تک کہ جوش آجائے پھر زچور باریک کر کے شب یانی پر کہ ابھی اس میں جوش آیا ہے چھڑک دین اور آپس میں ملا دین اور آگ کے اوپر سے اٹھا کر رکھیں اور شیان
 بنائیں کہ طول میں خضر کی برابر ہو اور عورت کو حکم کریں کہ ایک شیان رحم میں رکھے اس طرح پر کہ تین حصہ شیان رحم کے اندر ہو اور ایک حصہ باہر رہے اور تین
 دن تک رکھے رہے اور اسکے درد اور تکلیف سے خوف نہ کرے کہ جو کچھ رحم میں ہے تیسرے دن بالکل باہر آجائیگا اور بحرب ہے دوسرا نسخہ مرکی جاؤ شیر خربق
 ہر ایک برابر بیل کی پتے میں شیان بنائیں

فصل کثرت طمث کے بیان میں یعنی کثرت سے حیض جاری ہونا یہ دو طرح پر ہے ایک تو وہ ہے کہ حیض کے ایام میں زیادہ خون آئے دوسرے یہ
 اگرچہ حیض کے ایام گذر چکے ہیں مگر خون بہتا رہے یا ایام حیض کے سوا پیدا ہو اور جاری رہے اسکو استحاضہ کہتے ہیں اور اسباب کے اختلاف سے اس مرض کی
 کئی قسم ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ خون زیادہ ہو جائے اور طبیعت اسکو اس راہ سے دفع کرے اور اسکی علامت بدن اور منہ پر امتلا اور سرخی کا معلوم ہونا اور گونگا
 بھرا ہونا اور باوجود زیادہ خون نکلنے کے بدن کی قوت اور جلد کے رنگ میں تغیر نہ آنا بلکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جتنا خون نکلتا ہے تازگی اور قوت بڑھتی ہے اسوجہ سے اسکا بند
 کرنا منع ہے جب تک کہ قوت میں ضعف اور رنگ میں تغیر نہ آئے اور یہ قسم اکثر اسکو عارض ہوتی ہے جبکو دولت و فراغت میسر ہو علاج رگ باسلیق کھولیں تاکہ
 خون کم ہو جائے اور اس طرف سے پھر جائے اور حاجت کے موافق خون نکالیں ایک دفعہ میں یا دو دفعہ میں یا دفعات میں اور دونوں پستان بھینچو
 باندھ دین اور انگوٹھیں اور پستان کے نیچے بڑی قسم کے گلاس لگائیں اور خون روکنے کے لیے قرص کمر بادین اور شیان ممسک حیض استعمال کریں قرص
 کمر باکتیر انشاستہ صمغ عربی مغز تخم خیارین ہر ایک تین درم گلنار دو درم اقا قیا کمر باہر ایک ایک درم کوٹ چھا کر بارینگ کے پانی میں قرص بنائیں خوراک ایک
 شقال شیرہ خرفہ یا شربت انجار کے ساتھ شیان ممسک مذکور سمرہ گلنار شب یانی تنکار صناعت یعنی سہاگہ قشار کندر بازو اقا قیا برابر لیکر کوٹ اور بھجان کر
 شیان دراز بنائیں اور حکم کریں کہ ان میں سے ایک کو رحم کے منہ میں رکھے اور جب وہ بھاسے دوسرا رکھ لے یہاں تک کہ خون بند ہو جائے اور اگر بازو

کو ٹکر پکائیں اور اُس میں صوف بھر کر اور سرمہ اُس پر ڈال کر حکم کریں کہ فرز جہ کرے فائدہ کرتا ہے اور آئرن قابض مفید ہیں امتباہ متکارہ قسم ہوتا ہے معدنی اور
صناعی معدنی تو نمک کی قسم ہے اور اُس کا مزہ کھاری تلخی مائل ہوتا ہے اور صناعی بنا کر تاہو اُسکی ترکیب اس طرح ہے کہ نمک اور قلی اور نظرون گائے کے دودھ میں پکائیں
اور اُسی کارواج ہے اور شیاہ میں بھی یہی قسم مستعمل ہے فائدہ رحم کی رگین اور دونوں پستان کی رگین آپس میں مشارکت رکھتی ہیں یعنی مرق میں پستان کے نیچے سے
اس جگہ کو محاجم لگانے کے لیے مخصوص کیا ہے اور اس سبب سے کہ خون حیض کی حرکت باطن پیچھے کی جانب میں ہے اور طبیعت بھی اُسکے دفع کرنے پر ادا کرتی ہے کوئی مانع
قوی ہونا چاہیے کہ اُسکو رحم کی طرف سے روک سکے سو اطبا مجتہد ناری کے لیے فرماتے ہیں اور اس واسطے بڑی قسم کے مجھ کو اچھا بتاتے ہیں کہ بہت سی جگہ
وہ رگین کھینچیں اور زور سے جذب ہوں مگر حجامت خاص کر پستان پر اور اُن سے اوپر مفید نہیں کیونکہ اس جگہ رگوں میں مشارکت نہیں دوسری قسم وہ ہے کہ خون
رقیق اور تیز ہو جائے اور رقت اور لطافت کے سبب رحم کی باریک رگوں کے ٹنڈے سے جاری ہو جائے اور اُسکی علامت خون رقیق اور زرد ہونا اور جلن سے
آنا اور جلد نکلنا اور بدن میں ضعف اور رنگ میں زردی علاج تنقیہ صفرا کے لیے ہیلہ زرد اور شاہترہ کا مطبوخ دین کہ ان دواؤں میں باوجود قوت مسہار
کے قوت قابضہ بھی ہے اور مادہ کو اس طرف سے پھرنے کے لیے جو کچھ پہلی قسم میں لکھا ہے عمل میں لائیں اور خون گو سرد اور غلیظ کریں تاکہ بند ہو جائے یعنی پینے کی دواؤں
اور غذاؤں اور طلا اور آئرنات کہ بارڈ اور قابض ہوں استعمال کریں پینے کی چیزوں سے شربت عناب شربت انار شربت انبر باریس شربت حماض رب ریاس رب
ہی رب سیب اور غذاؤں میں سے حضرت میہ اور زرشکیہ اور رمانہ چاول اور سور کے ساتھ مفید ہیں اور قرص کبریا رب ریاس اور شربت رندک اور شربت انار
کے ساتھ بند کرنے میں قوی ہے اور گلنا آس گل سرخ مازو پوست انار کے مطبوخ میں بٹھنا اور اُس سے آبدست کرنا اور صندل اقا قیما گل سرخ سماق پوست
انار آس کو ٹکر عانہ پر طلا کرنا اور شیاہ کحل اٹھانا نہایت مفید ہے تیسری قسم وہ ہے کہ رطوبت مائی بدن میں غالب ہو اس سبب سے خون کا قوام رقیق ہو جائے
اور رگوں کے ٹنڈے سے ضرورت سے بہنے لگے اور اُسکی علامت خون کا رقیق اور سفید ہونا اور دوسری اقسام کی علامات کا ہونا اور باغم
کی سبب علامتوں کا ظاہر ہونا علاج کئی بار تو کریں اور ایاریجات دین اور غذا اور پینے کی چیزوں میں سے جو خیر خشکی پیدا کرتی ہے مفید ہے اور ایسا ہی طلا اور
آئرن اور شیاہ کے اُسکے مناسب ہوں چونکہ قسم وہ ہے کہ خلط صفراوی غالب ہو اور رحم کی رگوں کے ٹنڈے کھول دے اُسکی علامت و علاج وہی ہیں کہ دوسری
قسم میں یعنی جہاں خون رقیق اور تیز ہو جاتا ہے ان کا بیان آیا ہے پانچویں قسم وہ ہے کہ خلط حار سوداوی ان رگوں کے ٹنڈے کھول ڈالے اُسکی علامت یہ ہے کہ خون سیاہ
ہو اور شاید کہ تیرہ رنگ یا سبز آئے فائدہ اگر روئی پاک اور تازہ آنچ پر گرم کر کے اُسکو عورت قبل میں اٹھائے اور تمام رات اٹھائے رکھے اور صبح اُسکو نکال کر
سایہ میں خشک کرے اُس روئی کا رنگ سبب پہچاننے میں دلیل قوی ہے مثلاً اگر سفید ہو تو رطوبت بلغمی ہے اور اگر سیاہ یا تیرہ رنگ یا سبز ہو سوداوی ہے اور
اگر زرد ہو صفراوی ہے اور روئی گرم کر نیکیے لیے اس واسطے حکم کیا کہ خلط کے رنگ کا اثر خوب مانے اور اس تحقیق کی احتیاج اسوقت ہوتی ہے کہ سبب ضعیف
اور قلیل ہو اور دوسرے اعضاء سے امتیاز نہ کر سکیں اور نہیں تو جہاں کہیں کہ ہر ایک کے آثار خوب ظاہر ہیں ہر ایک سبب کے وجود پر دلیل روشن ہیں اس قدر
وقت اٹھانے کی حاجت نہیں علاج تنقیہ سودا کے لیے مطبوخ افیمون دین اور مکن ہے کہ قصد باسلیق کریں اگر کوئی امر مانع نہ ہو اور دوسری غذا میں اور
دوائیں اور شیاہ کے گزر چکے کفایت کرتے ہیں چھٹی قسم وہ ہے کہ بواسیر رحم حیض کے جاری ہونے کا سبب ہے اُسکو فصل علیہ میں بیان کرینگے اور یہ خون

قطرہ قطرہ آیا کرتا ہے اور اس کا بیجا کچھ دوسرے خالی نہیں ہوتا اس سبب سے کہ رحم و باغ سے مشارکت رکھتا ہے ساتویں قسم وہ ہے کہ قروح رحم اس مرض کے باعث ہوتے ہیں اور اسکی علامت یہ ہے کہ خون ریم اور زرداب کے ساتھ آئے اور بدبو ہو اور درد اور جلن ہو اسکو بھی جدی فصل میں بیان کرینگے اٹھویں قسم وہ ہے کہ عسر و ولادت کے سبب رحم ضعیف ہو جائے اور اسکی رگیں پھٹ جائیں اور عشا ٹوٹ جائے اس سبب بہت سا خون جاری ہو علاج جو کچھ کہ قروح الرحم اور شقاق الرحم میں کہسا جائیگا استعمال کریں امتباہ ولادت کے بعد اکثر بہت سا خون آتا ہے اس سبب سے کہ رحم میں خون کی کثرت ہے اور رحم کے اجزا سلامت رہتے ہیں ایسے خون کا بند کرنا نہایت مضر ہے اور ہلاک کر داتا ہے مگر جہاں کہیں کہ ضعف کا خوف ہو اس تدبیر سے کہ پہلی قسم میں گذری اسکو بند کر سکتے ہیں لیکن جہاں کہیں کہ رحم کی رگیں پھٹ جائیں یا اسکی عشا ٹوٹ جائیں اور مادہ کا دفع ہو نا واجب ہو وہاں بھی اسکو بند کریں اور درد کے ٹھانسنے پر کفہ کریں ان تدبیر سے کہ رحم کے قروح اور شقاق میں مذکور ہیں اور اگر واجب دفع نہیں اسکو بند کر سکتے ہیں ان تدبیر سے کہ گذر چکے نوین قسم وہ ہے کہ زوال بکارت کے سبب رحم سے خون جاری ہو جان لے کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بکارت زائل ہو اور قضیب کے بڑے ہونیسے رحم کو ایذا پہنچے اور اسکی رگیں پھٹ جائیں اور بہت سا خون نکلے اور عشا کا خوف ہو علاج شراب قابض میں ٹھلایں اور بازو شاہ بلوط اور گلنارا اور گل سرخ کے مطبوخ سے آبدست کریں اور روغن زیت یا روغن گل سے ہر لحظہ اس جگہ کو چکنا رکھیں اور درخت انگور کی راکھ کپڑے پر رکھ کر گدی کی طرح فرج پر باندھ دیں اور فادرہ حیوانی روغن میں میسر ملائیں کہ بالخاصیت مفید ہے اور شقاق کا ان چیزوں سے تدارک کریں کہ انہیں مذکور ہیں

کریں کہ انہیں مذکور ہیں

فصل ان قروح اور جراحت کے بیان میں کہ اسباب خارجیہ یا داخلیہ سے رحم میں عارض ہوں سو خارجیہ جیسے ضربہ اور سقطہ کہ رحم کی جگہ پہنچے اور اسکی رگون کو اور عشا کو توڑ دالے اور داخلیہ جیسے عسر و ولادت اور دروزہ کی شدت اور شیمہ اور جنین بردہ کو کھینچنا جس سے عروق اور اغشیہ کے پھٹنے اور ٹوٹنے کی نوبت پہنچے اور ورم اور بشور کہ رحم میں ہوں اور بھوٹ جائیں اور خلط و مراری مقطع کال یعنی قطع کنیوالی اور کھانیوالی کہ رحم میں آ پڑے اور اسکی اجزا کو کھا جائے اور رحم کے قروح اور جراحت کی علامت یہ ہے کہ ہر حال میں درد رہا کرے اور خون اور ریم الگ لگ یا جمع ہو کر نکلیں پھر اگر خون سرخ خالص آتا ہے رگون کے پھٹنے کی علامت ہے اور جان لینا چاہیے کہ ابھی رحم میں پیپ نہیں پڑی اور اگر خون بہت سیاہ اور بدبو آتا ہے اور درد شدید ہوتا ہے تا کل کی علامت ہے اور گوشت کے پانی کی صورت نکلتا ہے کچھ ایک درد کے ساتھ اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ قرحہ متعفن ہو گیا اور رحم کے گوشت میں ذوبان ہونے لگا اور جو کچھ کہ رحم سے آتا ہے اگر وہ مقدار میں زیادہ ہے اور پھوٹ سا ہے یہ ولادت کرتا ہے کہ رحم میں ورم گرم نفع کے تمام ہونے سے پہلے پھوٹ گیا اور اگر پیپ سفید اور غلیظ اور مقدار میں طویل سورش کے ساتھ آتی ہے اور انہیں بدبو نہیں اسبات کی علامت ہے کہ قرحہ میل سے پاک ہوتا ہے اسواسطے کہ پیپ سفید ہے اور غلظت بھی ہوتی ہے کہ انہیں حرارت غریزی تصرف کرتی ہے اور اسکو اعضاے اصلیہ کے مشابہ قوام اور رنگ میں بناتی ہے علاج جو کچھ کہ ضربہ اور سقطہ سے با عسر و ولادت اور دروزہ کی شدت سے یا شیمہ اور جنین بردہ کے کھینچنے سے پیدا ہوتا ہے اور صرف خون ہوتا ہے قرحہ کے پانی میں مٹھنا اور اس سے استنجا کرنا اور فرزہ حاصل ٹھانا چاہیے اور ضربی میں اگر کوئی مانع ہو فصد باسلیق کو مقدم رکھیں اور اگر زخم رحم کے قرحہ میں ہو گل رمنی آقا قیما زور ایک آب قرحہ میں ملا کر رحم میں حقیقہ کریں تاکہ دو قرحہ میں جا پہنچے اور قرحہ کہ با آب بارتنگ کے ساتھ خون بند کرتا ہے اور جان لین کہ حقیقہ اور فرزہ مشروبات کی نسبت اس مقام میں جلد تاثیر کرتے ہیں فرزہ حاصل کس کنڈر انزروت دم الاخوین سک

شبت پوست انار جو سرد کوٹ اور چھانکھ عصی الراعی کے پانی میں یا بارنگ یا آس کے پانی میں ملائیں اور صوف اُس میں بھر کر فرجہ کریں اور اس کام میں صوف کو اس واسطے پسند کرتے ہیں کہ وہ نرم ہو رحم کو ایذا نہیں دیتا اور اُس میں قوت قابضہ اور تھم بھی ہے اور زخم کے خشک کرنے اور جلد بھرنے میں امداد کرتا ہے فائدہ یہ جو کچھ کہہ گیا ہے اس زخم کی تدبیر ہے کہ ابھی اُس میں پیپ نہ بڑے اور جب پیپ بڑھتی اور قرحہ ہو گیا اول قرحہ کو پاک و صاف کریں اُسکے بعد زخم بھرنے کی تدبیر کریں اور جہاں ورم گرم یا شور کے ٹوٹنے سے عارض ہو روغن گل در روغن بنفشہ اور گنے کا رس اُس میں ملا کر رحم میں حنفہ کریں تاکہ درد تھم جائے اور سوزش موقوف ہو اور قرحہ پاک ہو جائے اور جب قرحہ پاک ہو جائے اُسکے بعد مرہم باسلیقون روغن گل میں ملا کر رحم میں حنفہ کریں تاکہ گوشت پیدا ہو اور زخم بھر جائے اور باقی تدبیر گردہ اور نشانہ کے قرحہ سے اخذ کریں مرہم باسلیقون زفت راتیاج موم ہر ایک میں مثقال قند چار درم روغن زیت تیس مثقال موم کوزیت میں پکائیں اور دوسری دو مائیں کوٹ چھانکھ لائیں اور جہاں کہیں پیپ بدبو یا کوئی چیز مار اللہم کی صورت آتی ہو سرد اور قابض چیزیں مثلاً چانول اور سور اور پوست آذر اور گلنار اور جب لاس اور کرماز اور جفت ابو طپکائیں اور اس کے مطبوخ میں روغن گل ملا کر رحم میں حنفہ کریں تاکہ فرجہ کو عفت سے اور دم کے جرم کو ذوبان سے بچائے اُسکے بعد زخم کے بھرنے کی تدبیر کریں انبیاہ کبھی رحم کی پیپ نشانہ کی طرف اگر بول کے ساتھ نکلتی ہے اور کبھی اسکا کی طرف اگر براہ میں نکلتی ہے سو حسبہ اُسکا میلان نشانہ پر معلوم ہو اس باب میں کوشش رکھیں کہ پیپ نشانہ میں نہ ٹھہرے اور جلد پیشاب میں نکل جائے اور نشانہ کو زخمی نہ کرے اور اس کام کے لیے یہ دو در نہایت مفید ہے مغز تخم خیزہ مغز تخم کدو تخم خشتاش ہر ایک چار درم صمغ عربی نشانہ کثیر اب السوس ہر ایک ایک درم کو ٹکر رکھیں اور قرحہ درم کے اندازہ سے لیکر شربت خشتاش اور کچھ ایک قیر وطنی کے ساتھ کہ موم اور روغن گل سے بنائیں دین مدرات کا نفع یہ ہے کہ پیپ کو نشانہ سے تراش ڈالیں اور قیر وطنی کا یہ فائدہ ہے کہ نشانہ کے جرم پر چپٹ جائے اور پیپ کے ضرر سے اُسے بچائے اور جب وقت کہ پیپ کی آدامعار مستقیم پر ظاہر ہو اُسکے ہٹانے میں کوشش کریں تاکہ پیپ اعلیٰ بھر کر رحم کی طرف جلدے اور آنت پر نہ پڑے اس واسطے کہ رحم کا جرم سخت زیادہ ہو پیپ کی سوزش پر امعا کی نسبت زیادہ صبر کر سکتا ہے کیونکہ رحم حس نہایت ہی کم رکھتا ہے یہی وجہ ہے کہ اطباء نے پیپ کو آنتوں کی طرف سے ہٹا کر رحم کی طرف مائل کرنا اچھا جانا ہے حنفہ کہ پیپ کو آنتوں پر گرنے مذہبے بیخ عدس پوست انار جوش دین اور اُسکے طبع میں گل ارمنی دم الاخوین صمغ عربی اور زرد بیضہ کہ سرکہ میں پکالیں اور روغن گل ملا کر آنت میں حنفہ کریں اور جہاں اُس میں ناکل پڑا ہے اور پیپ سیر یا سیاہ یا تلچھٹ کی صورت یا زرد اب کی وضع پڑتی ہو مناسب ہے کہ اُسکے تنقیہ میں مبالغہ کریں تاکہ اجزاء فاسد بالکل دور ہو جائیں اور اس کام کے لیے کشک جو اور شہد سے یا عذابون کے پانی سے یا اصل السوس کے مطبوخ سے رحم میں حنفہ کرنا فائدہ کرتا ہے اور شہد دو دھ میں پکا کر صفوف بار دہی میں بھر کر اُسکا فرجہ کرنا ہر ایک قرحہ کے لیے کہ اُس میں حرارت نہ ہو بہت مفید ہے جب قرحہ پاک ہو جائے اور یہ مدہ سے بیکار ذکر آچکا ہے حنفہ کریں فائدہ جس وقت درد شدید قرحہ میں پیدا ہو فیون اور زعفران عورتوں کے دو دھ میں حل کر کے فرجہ کریں تاکہ درد ساکن ہو اور اگر قرحہ گہرا ہو اسی رد کو رحم میں حنفہ کریں تاکہ رحم کے قعر میں پہنچ جائے اور درد کو ساکن کرے اور اگر خطمی تازہ اور بقلہ یا نانی پکائیں اور شہد اور روغن گل ملا کر رحم پر ضا د کریں درد تھم جاتا ہے اور دوسری تدبیرات اگر رحم کے درد کو تھامت ہی فضل گذشتہ میں جہاں کہ تدبیر حائل وغیرہ کا مذکور ہو گذر چکین وہاں سے اخذ کریں۔

فصل شقاق رحم کے بیان میں اُسکے پیدا ہونے کے اسباب بہت ہیں اور خشکی سے اکثر ہوتا ہے اور شاید کہ جماع کی کثرت سے پیدا ہو اور اُسکی علامت ہر وقت

در درہنا اور جماع کے وقت اور رحم پر انگلی رکھنے سے در زیادہ ہونا اور ذکر خون آلودہ نکلنا خاص کر اگر شقاق اسکی گردن میں ہو اور بہان کہیں کہ شقاق رحم کی گردن میں ہوتا ہے چھوٹے سے اور نظر سے محسوس ہوتا ہے لیکن اگر اس کے جوف میں ہوا سکے دیکھنے کا یہ حیلہ ہے کہ رحم کا منہ حسب قدر مکن ہو کھولیں اور دیکھیں اور اگر نظر آنے رحم کا منہ کھولنے کے بعد ایک بڑا آئینہ فرج کے سامنے ملائیں تاکہ رحم کا عکس آئینہ میں پڑے اور معلوم ہو کہ شقاق کس جگہ ہے علاج جو کچھ کہ شقاق مقعد میں مذکور ہو یہاں بھی کام آتا ہے اور یہ دو آئین کہ لکھی جاتی ہیں ان کا فرجہ اور طلا کرنا مفید ہے مرہم باسلیقون میں کچھ ایک بٹا اور مرغی کی چربی اور روغن بنفشہ ملا کر دوسرا نسخہ مغز ساق گاؤر روغن بنفشہ اور زفت میں ملا کر دوسری ترکیب روغن سوسن اور زفت اور عکک لابناط میں ملا کر اور جان لے کہ شقاق قبل کا علاج بھی ایسا ہی ہے فائدہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ولادت یا زائید بکارت کے وقت قبل اس طرح پھٹ جائے کہ دیر میں حجاب رہے اور اسکا علاج یہ ہے کہ معزق گاؤر موم سفید اور چربی گردہ بزر لیکر مرہم بنائیں اور اس جگہ رکھیں اور ایک مہینے تک ہمیشہ استعمال کریں اور جماع اور سخت حرکات سے منع کریں اچھا ہو جاتا ہے اور اگر سنگجاحت باریک کر کے اس مرہم میں ملائیں بہتر ہے

فصل اس جگہ اور خارش کے بیان میں کہ رحم میں پیدا ہوا اسکا سبب خلط حاد و صفاوی یا مالج بوقتی اکال سوداوی اور شاید کہ منی میں حدت آجائے اور خارش پیدا ہو اور وہ حیض کے رنگ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ سبب کی کون قسم ہے اس طرح پر کہ فرج میں روئی رکھا اسکے رنگ سے دریافت کریں جیسا کہ سیان طمٹ میں گذر اور حدت دراز تک منی کا استفراغ نہ ہوا اسکی حدت پر دلالت کرتا ہے اور دوسرے آثار کہ ہر ایک کے لیے مخصوص ہیں پوشیدہ نہیں اور جاننا چاہیے کہ رحم کی خارش کبھی اس مرتبہ کو غالب ہوتی ہے کہ قوت ساقط ہو جاتی ہے اور اس بیماری کا خاصہ ہے کہ بیمار کو جماع سے تسلی نہیں ہوتی اور حسب قدر زیادہ کر خین امش اور حص زیادہ ہو علاج فصک کریں اور سبب کے موافق مسهل دین اور ہر قسم میں صندل یا مینا عصارہ یحیٰ التیس کشینر بنہ خرفہ کا ہو طلا کرنا اور روغن گل اور روغن بنفشہ ملنا مفید ہے اور یہ دو اسباب میں مجرب ہے برگ پودینہ پوست انار عدس مقشر کو ٹکڑی ٹکڑی میں یا شراب میں یا سرکہ میں ملائیں اور جوش دین اور سفوف اس میں بھرا لکھنا اور بہان کہیں کہ منی کی حدت سبب ہو سرد و تر دو آئین جن میں کچھ ایک تخدیر ہو اور باب امراض مختصہ مردان فصل کثرت شہوت میں مذکور ہیں فائدہ مند ہیں اور قبل کی خارش کا بھی ایسا ہی علاج کریں جیسا کہ گذر چکا ہے۔

فصل بواسیر الرحم کے بیان میں جاننا چاہیے کہ جیسے مقعد میں زائد چیزیں پیدا ہوتی ہیں ویسی ہی رحم کی گردن میں بھی خلط سوداوی سے پیدا ہوتی ہیں اور زائد چیزیں اگر باہر کی طرف ہوتی ہیں آسان نظر آتی ہیں اور اگر اندر کی جانب گہراؤ میں ہوتی ہیں جب رحم کا منہ کھولتے ہیں معلوم ہو جاتی ہیں خاص کر اگر اسکے مقابل آئینہ رکھیں پھر اگر خون کے جوش اور امتلا کا وقت ہو یا بند ہو جائے بواسیر الرحم میں بھی امتلا اور سرخی اور درد ہو اور نہیں تو ایک رطوبت تلچھٹ کی صورت سیاہی مائل جاری ہو اور بواسیر مذکور زرد اور باریک ہو اور اس میں درد نہ ہو علاج تنقیہ سودا کے لیے فصک کھولیں اور مطبوخ اقیقون دین اور ترغذائین جیسے برہ اور بزغالیہ کا گوشت اور اس کے مانند کھلائیں تاکہ خون کی اصلاح ہو اور روغن زنگس اور روغن سوسن ملین تاکہ تحلیل اور خشک ہو اور یہ مرہم استعمال کریں اطمینا زرد مردار سنگ ہر ایک تین درم موم سفید پانچ درم روغن خستہ زرد آلو یا شقاق و میں درم مرہم بنائیں جیسا کہ مشہور ہے اور باقی وہی تدبیر ہے جو بواسیر مقعد میں گذر چکی اور بہان کہیں کہ دو فائدہ نکرے اسکو لوسہ سے یا بریشیم سے کاٹ ڈالیں بشرطیکہ وہ زوائد باہر کی جانب ہوں اور عریض نہ ہوں اور اگر گہراؤ میں

ہون یا عریض ہون کا اسٹے کا ارادہ نکرین خشک دواؤں کے سوا کہ انہیں بھی سوزش نہوا اور کچھ استعمال نکرین اور لوہے سے قطع کر نیکایہ طریق ہے کہ زوائد کو اس آگ سے کہ اس کام میں مخصوص ہے پکڑ کر کاٹ ڈالیں اُسکے بعد مراض سے اُسکی جو قطع کرین اور اُسکے بعد گل ارمنی کہ با شاخ گاؤ کو ہی کاغذ سوختہ اُسپر ڈالیں اور بریشم سے قطع کر نیکایہ طریق ہے کہ با سور کی جڑ کو بریشم کے دھاگے سے مضبوط باندھ کر چھوڑ دین اُسکے بعد ایک کپڑا روغن بادام میں بھر کر اُسپر رکھیں پھر لعاب تخم تھان اور روغن بادام اور زعفران ضما د کرین یہاں تک کہ ساقط ہو اور بوایسر مقعد کو بھی اسی طریق سے قطع کر سکتے ہیں

فصل ثبور الرحم کے بیان میں یہ ثبور خون رومی سے یا صفرا سے کہ خون میں ملا ہوا ہو پیدا ہوتے ہیں اور یہ اکثر نم رحم میں عارض ہوتے ہیں اور انکی علامت یہ ہے کہ انگلی کے رکھنے سے محسوس ہون اور جب قبل کو کھولیں اور نم رحم کو دکھیں نظر آئیں اور شاید کہ انہیں خارش ہو علاج فصد بلیق کرین اور شربت نارنج اور سکبجین اور شیرہ خرفہ اور کشک جو دین تاکہ صفا کی حرارت ساکن ہو اور غذا آتش غورہ اور ساق اُسکے مناسب ہے پھر اگر ثبور ظاہر ہوں مرہم سفیداج یا ایک مرہم گل سُرخ طین قہویا جث لفضہ مرد اسنگ سفیدہ ازیز موم سفید روغن گل سے بنا کر اُسپر طلا کرین تاکہ مادہ خشک ہو اور سوزش ساکن ہو اور اگر ثبور ظاہر نہوں انھیں ادویہ کو آب بارتنگ اور روغن گل اور عورتوں کے دودھ میں ملا کر رحم میں حقنہ کرین

فصل ثالیل رحم کے بیان میں یعنی رحم کا مسہ اور اُسکی شناخت بھی اسی طرح ہو سکتی ہے جس طرح کہ ثبور کو پہچانتے ہیں علاج مطبوخ اقیمنون سے یا جب ایاج سے بدن کا تفتیہ کرین اور جن غذاؤں سے خلط غلیظ پیدا ہوا ہے پرہیز کرین اور روغن سوسن روغن دانہ سفنا لو دمام ملین اور بابونہ اکلبل الملک حلبہ تخم گمان کے مطبوخ میں ٹھلائیں اور چاہیے کہ جب مریض بول سے فلغ ہوا اسی مطبوخ سے آبدست کیا کرے یا جسوقت کہ چاہے

فصل ناصور رحم کے بیان میں ناصور اسوقت ہوتے ہیں کہ قرحہ پر ایک مدت گزر چکے اور شارج اسباب و علامات کہتا ہے کہ قرحہ کو ناصور بھی بولتے ہیں کہ جب پھوٹنے کیوقت سے اسپر ایک مدت گزر چکے اور بہت عرصے کا ہو جائے اور وہ مدت کم سے کم چالیس دن ہوں اور اُسکی علامت یہ ہے کہ ہمیشہ زرد آب جاری رہے اور درہمیشہ رہے علاج منقی اور محفف دوا میں کہ قروح رحم میں گزر چکین استعمال کرین مگر جو دوا زیادہ قوی ہو ختیا کرین اور ہرگز لوہے سے دستکاری نکرین کہ اُسین کرازا اور اختلاط عقل اور غشی کا خوف ہو اور اگر بدن میں فضول سے امثلا ہوا حقیاج کے موافق فصد اور مسهل استعمال کرین تاکہ زیادہ خشکی ہو پونچے

فصل سیلان رحم کے بیان میں وہا سطح پر ہے کہ ہمیشہ رحم سے رطوبت آیا کرے اور اُسکا سبب یہ ہے کہ غازیہ ضعیف ہے اور یہ فضول کہ رحم سے آتے ہیں یا تو بلغمی ہوتے ہیں یا صفراوی یا سوداوی یا دموی یعنی خون غالب ہو کیونکہ اگر خون خالص آتا ہے اُسکو استحا ضہ کہتے ہیں نہ کہ سیلان رحم اور ہر خلط کے غلبہ کی علامت اُسکے رنگ وغیرہ سے ظاہر ہے اور پکی پہچان یہ ہے کہ عورت ایک کپڑا رکھ لے اور جب کپڑا خشک ہو جائے اُسکے رنگ کو دکھیں اور جس عورت کو کہ سیلان الرحم ہوتا ہے اُسکی اشتہا ساقط ہوتی ہے اور رنگ میں تغیر اور سُرخا اور آنکھوں پر تہج ہوتا ہے علاج اول سبب کے موافق فصد یا مسهل اور تری سے بدن کا تفتیہ کرین اُسکے بعد تفتیہ رحم کے لیے ایرساؤذ حاصل السوس فراسیون نخود سیاہ پانی میں جوش دے کر اور ایاج فیقر الا کر رحم میں حقنہ کرین بشرطیکہ حرارت نہوا اور اگر حرارت ہو یہ دوا ہرگز استعمال نکرین اور تفتیہ رحم کے لیے بزور درہ کے شیرہ جات پلائیں اور انھیں کا رحم میں حقنہ کرین اور

جب بدن اور رحم پاک ہو جائے اسکی تقویت کے لیے فرزخہ قابض اور حنہ حابس استعمال کریں جیسا کہ افراط طمث میں مذکور ہیں۔

فصل سیلان منی کا بیان کہ رحم سے آنے اسکے اسباب و علاج وہی ہیں کہ مردوں کے سیلان منی میں گذرے اور منی اور رطوبات میں یہ فرق ہے کہ منی رنگ میں سفید اور قوام میں غلیظ اور بے عفونت ہوتی ہے اور رطوبات فضلیہ اسکے خلاف ہیں تنبیہ غلیظہ اور انہ اور عاقونہ عورتوں کو کبھی شاد و نادر ہوتا ہے اور تدریجاً وہی ہو کہ جو مردوں کے لیے گذر چکی۔

فصل احتباس طمث کے بیان میں یعنی حیض بند ہو جانا اسکے اقسام ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ بدن میں خون کم ہو جائے اسکی علامت یہ ہے کہ بدن لاغر اور ناتوان اور رنگ زرد ہو اور اس سبب سے پہلے حد سے زیادہ مشقت یا بھوکے رہنے کا اتفاق پڑے یا امراض محلک اور استفراغات پیش آئیں خاص کر خون کا استفراغ علاج غذائے مقوی مثلاً بیضہ مرغ نیمبرشتا و مرغ فریہ کاشوربا اور اسکا گوشت اور جوان بکری کا گوشت اور دودھ اور مٹھائی زیادہ کھلائیں تاکہ بدن کو قوت ہو اور خون پیدا ہو اور خوب راحت میں مشغول رہیں اور حمام مرطب استعمال کریں دوسری قسم وہ ہے کہ خون سردی کے سبب اخلاط غلیظ کے ملنے سے غلیظ ہو جائے اور اسکی علامت بدن میں سستی اور سفیدی اور رگون میں نیلا پن اور پول زیادہ آنا اور براز بلغمی ہونا اس سبب سے بعد کے مضمین تصور ہو اور نیند میں گرانی معلوم ہو اور خون اگر آئے تو رقیق ہو علاج ادویہ لطفہ دین مثلاً ایارہ اسکے سوا تاکہ اخلاط غلیظ کا تفتیح ہو سکے بعد تخم کرفس انیسون پودینہ بادیان مشکطرا مشع وغیرہ پکا کر شہد میں یا قند میں معجون بنا کر کھلائیں تاکہ خون رقیق ہو اور آسانی جاری اور شبت فرنگوش پودینہ سداب بابونہ اکلیل الملک صقر کے مطبوخ میں آبن کرین اور سنبل دارچینی سیلج حب بلسان عود بلسان جوز بوا قافلہ خرد قسط وغیرہ سے جس چیز میں کہ عطریت اور تفتیح اور لطیف اور تسخین ہو تمکید کریں اور یہی خوشبودار دوائیں مذکورہ آگ پر ڈال کر اسکا دھوان رحم میں پہنچائیں اور جب خون رقیق ہو جائے صافن اور نابض کی فصد اور پیڈلیون کی حجامت نہایت مفید ہے اور حیض کی نوبت سے دو دن پہلے استعمال کریں تاکہ دوا استفراغ اکٹھے ہو جائیں اور پیدا ہو اور یہ فصد اور حجامت اس شخص کے حق میں جبکہ بدن فریہ اور کھانی ہو نہایت مفید ہیں اور اگر طبیب مناسب جانے خون کے رقیق ہونے سے پہلے بھی استعمال کرے تیسری قسم وہ ہے کہ رحم کی رگون کا منہ بند ہو جائے اس سبب سے حیض نہ آئے اور یہ کئی طرح پر ہوا اول تو یہ کہ رحم پر حرارت غالب ہو اور خشکی اور قبض پیدا کرے اور رحم میں جلن اور خشکی کا ہونا اسکا گواہ ہے علاج شیرخشت اور سماق اور نبات اور مغز تخم کدوا اور خبازی اور بادیان کو ٹکڑے اور زردہ بیضہ میں ملا کر فرزخہ کریں اور کئی دن تک استعمال کریں اور شیرہ خرفہ مفید ہے اور رحم کی حرارت زائل ہونے کی دوسری تدابیر عقر میں تلاش کریں دوسرے سردی کثیف کہ رحم میں عارض ہو اور رنگ میں سفیدی اور نبض میں تفاوت اور رگون میں سردی کا ہونا اور اسکے سوا اسکا گواہ ہے فائدہ سورمزاج اگرچہ رحم میں عارض ہوتا ہے لیکن اس مزاج کے آثار تمام بدن میں ظاہر ہوتے ہیں اسواسطے کہ رحم عضو شریف ہے اسکا مزاج تمام بدن میں سرایت کرتا ہے علاج گرم اور لطف دوائیں استعمال کریں تاکہ رحم میں گرمی پہنچے اور وہ عقر میں مفصل مذکور ہیں اور قرص رحم کے گرم کرنے میں اپنا نظیر نہیں رکھتا اسکی ترکیب مرتین درم ترمس پانچ درم برگ سداب پودینہ مشکطرا مشع فوہ اصنع طلیت سلکینج جاوشیر ہر ایک دو درم جو چیزیں حل کر نیکی لائق ہیں انکو حل کریں اور کوٹنے کی دواؤں کو کوٹ لیں اور قرص بنا کر بقدر ضرورت مطبوخ اہل کے ساتھ پلائیں تیسری قسم یہ کہ خشکی رحم میں عارض ہو

اور کسافت پیدا ہو اور فرج اور رحم کی خشکی اور بدن کی لاغری اور رگون کا خالی ہونا اسکی علامت ہے علاج مرطبات استعمال کریں جیسا کہ عقربین میں مذکور
ہے چوتھی قسم وہ ہے کہ ورم رحم احتباس حیض کا باعث ہو اور اسکی علامت اور علاج اور ام کی فصل میں مذکور ہیں پانچویں قسم وہ ہے کہ رحم کے زخم پھر جائیں
اور اسکی رگون کی تہ بند ہو جائیں اگرچہ اس بیماری کا جانا ممکن نہیں لیکن اس واسطے کہ احتباس کے ضرر سے احتباس واسے کو اندیشہ نہ ہو فصد کیا کریں
اور ہمیشہ تنقیہ اور ریاضت لازم سمجھیں چھٹی قسم وہ ہے کہ رتق حیض آنے کو مانع ہو یعنی نرم رحم اور فرج پر ایک ایسی چیز پیدا ہو کہ جماع کو مانع ہو اور اس سبب سے
کہ اُسین کوئی راستہ نہیں طمٹ کو بھی روک دے اور جب حیض کی نوبت آئے شدت کا الم اور بہت بڑا تمد پیدا ہو علاج جو کچھ رتق کی فصل میں کہا
جائے گا عمل میں لائیں اور اگر اُسکا زائل ہونا ممکن نہ ہو جو کچھ کہ اس قسم میں جو زخم کے بھرنے سے عارض ہوتی ہے بیان کیا ہے یعنی فصد وغیرہ استعمال کریں تاکہ
احتباس کی آفات سے بچے رہیں ساتویں قسم وہ ہے کہ بہت فرہی کے سبب رحم کے راستے و بکر بند ہو جائیں علاج فصد کریں غرض کہ بدن کے
لاغر کرنے میں کوشش کریں اور جب وقت نوبت قریب آہو پنے رگ صاف کھولیں اور دوائیں اور شربت مدرہ دین اور کھانے سے پہلے حرکت اور
نہار حمام کرنا اور اطراف بھل صغیر اور کوئی اور گلفند اور بادیاں رومی کا ہمیشہ استعمال کرنا کلی فائدہ کرتا ہے اور اگر حرارت ہو گرم خیرین استعمال کریں آٹھویں
قسم وہ ہے کہ رحم کسی طرف پھرنے لگے اس طرح کہ رحم کا ٹمخہ فرج کے مقابل سے ایک طرف ہو جائے اس سبب خون نہ نکلے اور اسکو عقربین ہم
مفصل کہ چکے ہیں اور ان امراض کی تعداد کہ حیض کے بند ہونے سے پیدا ہوتے ہیں احتناق الرحم اور ام رحم اور ام احشا اور امراض معدہ جیسے
سورہضم اور سقوط اشتہا اور غثیان اور تشنگی اور لذیع معدہ اور امراض و ماغ مثلاً صرع اور صداع اور مالینجولیا اور فالج اور امراض سینہ مثلاً سعال
اور ضیق نفس اور امراض گردہ اور امراض جگر اور استسقا اور ورد پست گردن اور حیات محرقہ اور آنکھوں اور کانوں اور ناک کا درد اور ان دواؤں کا بیان
کہر کے ہوئے حیض کو کھواتی ہیں اور سبب کے موافق دے سکتے ہیں مرض دہ دم ایک مثقال سک کے ساتھ حیض کو جاری کرتا ہے اور دوار الکرم بہت
سکنجین بزوری کے ساتھ صافن کے بعد حیض کا ادار کرتی ہے اور چند بہتر آدھا دم بیخ سوسن نیلگون دو مثقال آب پودینہ دو چمچ بھر شہد سات
مثقال دو دفعہ میں استعمال کریں حیض جاری ہو جائے اور سعد فوہ اسارون سیلخہ دارچینی فستق مشکطرا مشع خواہ مفرد خواہ مرکب دو مثقال فوہ کے پانی
میں دین حیض کا ادار ہو جاتا ہے اور نخود سیاہ کا پانی زیت کے ساتھ اور طبع ہلکا تر اور زنجبیل مر کے ہمراہ اس باب میں فائدہ مند ہے اور لوبیا سرخ حلبہ ایشون
ہر ایک تین درم فوہ نیکو فوہ چار درم ان دواؤں کو ایک پیالہ پانی میں جوش دین جب آدھا باقی رہے صاف کریں اور دس مثقال سکنجین ملا کر نیم گرم پائیں
اور پودینہ ہر ایک چار درم اہل آٹھ درم سداب دس درم مویز نئے بیس درم کوٹ اور چھاکریل کی تہی میں ملا کر کئی دن تک فرج کریں اطباء کہتے ہیں کہ
اگر سات برس کا رکھا ہوگا اس دوا سے کھل جائے گا اور جو کچھ جنین اور مشیمہ کے اخراج کے لیے بیان کیا حیض کا ادار اس سے آسان ہوتا ہے اور

قرص مکی حیض کے ادار میں خاصیت کلی رکھتا ہے سینے میں تین دفعہ کھلائیں اور ہر عشرہ میں ایک دفعہ

فصل رتق کے بیان میں وہ اس طرح ہے کہ ایک چیز زائد عضلہ کی قسم سے یا عشاے صفاتی صلب فرج کے ٹمخہ پر یا فرج اور نرم رحم کے بیچ میں
یا نرم رحم پر آجائے اگر فرج کے ٹمخہ پر ہو قضیب کے داخل ہونے کو مانع آتی ہے اور اگر فرج کے بیچ میں ہو دخول کامل نہیں ہو سکتا اور اگر نرم رحم پر ہو

داخل کو مانع نہیں ہوتی لیکن حمل کو اور حیض آنے کو مانع ہوتی ہے بشرطیکہ اس زائد چیز میں راستہ نہ ہو اور کبھی اس جگہ قرعہ پڑتا ہے اور جب بھر جاتا ہے گوشت زائد نکل آتا ہے اور راستہ بند ہو جاتا ہے اور کبھی اصل پیدائش ہی سے راستہ پیدا نہیں ہوتا ہے علاج اگر ہو سکے تو دستکاری کریں پھر اگر قرعہ کے بھرنے سے عرض ہو طول میں شکاف دین اس آہ سے جس سے بوا سیر کو قطع کر ستمین یا شتر عرض مخفی سے کہ میل نہان کے مانند ہوتی ہے اور اگر گوشت کے جم آنے سے پیدا ہو اس گوشت زائد کو صنارہ سے پکڑ کر شتر سے کاٹ ڈالیں غرضکہ قطع کر نیکے بعد ایک قالب مجوف سوراخدار پر صوف لپیٹ کر اور ایک ایسا مرہم کہ التمام کو مانع ہو اس پر لگا کر وہاں رکھ دین تاکہ آہستہ آہستہ زخم اچھا ہو اور جب یہ جانیں کہ زخم اچھا ہو گیا قالب مذکور موقوف رکھیں اور قالب کے مجوف ہونے کا فائدہ یہ ہے کہ فضلہ اور بیج کے نکلنے کا راستہ رہے اور جان لے کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ عورتوں کی وہ زائد چیز کہ فرج کے دونوں طرف میں ہے اور اسکو عربی میں نظر کہتے ہیں بہت بڑھ جاتی ہے اور سخت ہو جاتی ہے چنانچہ جماع کو مانع آتی ہے اور شاید کہ یہ زائد چیز اس قدر ہو جائے کہ وہ عورت اس زائد چیز سے دوسری عورت کے ساتھ مجامعت کر سکے اور ایسی عورت کو بظہر کہتے ہیں اور اسکا علاج بھی قطع کرنے سے ہوتا ہے۔

فصل ثبوت الرحم کے بیان میں یعنی رحم نکل آنا یہ دو طرح پر ہے ایک تو یہ کہ رحم اسی مہیت پر جیسا کہ ہوتی ہے کی جانب آجائے اور اسکی گردن فرج سے باہر ہو جائے دوسرے یہ کہ رحم اصل سے الٹ کر نکلے ایسی طرح پر کہ اسکا باطن سبب ظاہر ہو جائے اور اسکی گردن کا سوراخ نامید ہو اور اس قسم کو انقلاب الرحم کہتے ہیں اور ثبوت الرحم کو عقل اور قرن بھی بولتے ہیں اور ثبوت الرحم والی عورت کو عقلا اور قرنا کہتے ہیں اور ثبوت الرحم کے اسباب بہت ہیں ایک تو یہ کہ مشیمہ یا جنین مردہ بے ترتیب کھینچا جائے دوسرے یہ کہ عورت اونچی جگہ سے سرین کے بھل گر پڑے یا بھاری بوجھ اٹھا یا کھینچے یا کو دپڑے اس سبب سے رحم کے رباطات ڈھیلے ہو جائیں یا منقطع ہو جائیں یا فقرہ اپنی جگہ سے ٹل جائے تیسرے خوف شدید کہ عضائیں ضعف اور استرخا لائے چوتھے یہ کہ رطوبات لزج لثغنی رحم کے رباطوں میں آجائے اور انکو سخت کر ڈالے اور اس ضرورت سے رحم ٹل جائے اور الٹ کر باہر آجائے اور یہ امر بڑھی عورتوں کو اور جنین رطوبت زیادہ ہو پیش آتا ہے کیونکہ انکے ابدان میں رطوبت کی کثرت ہے اور رحم کے نکلنے کی علامت یہ ہے کہ عانہ اور مقعد اور فطن اور پشت میں درد عظیم پیدا ہو اور کرازا اور رعشہ اور خوف بلا سبب عارض ہو اور فرج میں ایک نرم خیز آتر آئے پھر اگر رطوبت بلغمی ثبوت الرحم کا سبب ہو رحم سے رطوبت کا بہنا گواہی دے اعتبار اکثر جاہل طبیبوں کو رحم اور مشیمہ میں فرق سمجھنا مشکل پڑتا ہے اور فرق یہ ہے کہ مشیمہ یعنی بچہ دان تک جسم اور باریک ہو اور رحم اسکی ضد ہوتا ہے علاج خواہ کسی سبب سے عارض ہو اول اسکا کوفل سے پاک کریں یعنی نرم مقنہ استعمال کریں تاکہ اسکا بوجھ رحم پر کم پڑے اور ایسا ہی مددات کے استعمال سے شانہ کا نقیہ کریں اور جہاں کہیں کہ رطوبت لثغنی سبب ہو استفراغ کے لیے ایاریجات کو تدریج سے تقویت دے کہ کھلائیں اور ہر صورت میں اسکا اور مثانہ کے مقیہ کے بعد چاہیے کہ روغن زنبق یا روغن گل لیکر اور کچھ ایک روغن خلوق اور تھوڑا سا عالیہ اسپین ملائیں اور نیگرم کسی قطرے رحم میں ڈالیں اگر سوراخ اسکا بند نہیں ہو رہا یعنی رحم منقلب نہیں ہوا اور نہیں تو انھیں دواؤں کو اسپیرٹین اور اسکے بعد وہ تدریج کریں کہ رحم اپنی جگہ پر آجائے اور تدریج یہ ہے کہ عورت چت لیٹے اور انون کو اٹھا کر کشادہ رکھے اور دایہ اس فرج سے کہ لکھا جائیگا اسکو آہستہ آہستہ دبا کر مہلے یہاں تک کہ اپنی جگہ آکر ٹھہرے اور فرج یہ ہے کہ فوط اٹھائے اور خوب چلرون برابر لیں اور پانی میں اور تھوڑی سی شراب میں چکا کر صاف کریں اور اقا قیاسک را ایک باریک

کر کے اس طبع میں ملائین اور حاضر رکھیں اور ایک ٹکڑا نرم ابریشم کا کہ اشکو مرغزی کہتے ہیں اُسکو لپیٹ کر گدی فرزجہ کے مانند بنا لیں اور اس طبع میں بھگو کر رحم کو اس گدی یعنی فرزجہ سے آہستہ اوپر لیجا لیں اور جب اپنی جگہ بٹھ جائے قابض دوائیں عانہ پرا اور فرج کے گرد ضما کرین اور مرصیہ کو کروٹ پر لٹا کر اُسکے گرد بند کی جگہ ناف کے تلے مجھ بلا شرط رکھ کر کھینچیں اور اگر پستان کے پیچھے مجام لگائیں بہتر ہے اور اس حالت میں خوشبودار چیزیں سونگھائیں اور بدبو کی چیزوں سے اوچھینک اور حرکت وغیرہ سے جو چیز کہ رحم کو جگہ سے مالتی ہے پرہیز کریں اور یہ امور اس واسطے ہیں کہ رحم اوپر کی جانب مائل ہو اور چاہیے کہ رحم کے پٹائی کے بعد فرزجہ مذکورہ کو اسی جگہ رہنے دین اور تھان کا ٹکڑا کئی تہ بنا کر یا روئی گدی کی طرح فرج میں رکھیں اور اُسکے اوپر لنگوٹ باندھ دین اور دو دن تک اسی طرح چت لٹائے رکھیں اور اگر غذا نہ کھائے بہتر اور نہیں تو کوئی ایسی چیز جس میں مائیت کم ہو اور سبک ہو تو کھوری سی دے سکتے ہیں مثلاً زردہ بیضہ نیمبشت اور اُسکے مانند اور تیسرے دن لٹاؤٹھولیں اور فرزجہ نکالیں اور نیا صوف لیکر اس شراب میں جس میں برگ مور و گل سرخ اقا قیا پوسٹ انار وغیرہ قابضات پکا ہوں بھگو کر نیم گرم فرزجہ کریں اور استعمال کیوقت اسی شکل پر کہ گذر چکی لٹیں اور دوسرا صوف اس شراب میں بھر کر فرج اور زہار پر رکھیں اور حکم کریں کہ رانوں کو سیدھا کر کے کروٹ پر آجائے اور گرد بند کی جگہ مجھ لگائیں اور دیر تک رکھیں پھر شراب میں قابضات مذکورہ پکا کر اٹھیں بٹھلائیں اور جب آہن سے نکلے قابض دوائیں عانہ پرا اور فرج کے گرد ضما کرین اور لنگوٹ باندھ دین جس طرح پر کہ گذر چکا اور چاہیے کہ ہمیشہ ضما دات قابضہ لگاتے رہیں اور ایک ساعت کے بعد چند روز مور و گل سرخ اور زخ کے طبع میں بٹھلائیں اور دو دن کے بعد یہی تدبیر از سر نو بہتے رہیں یہاں تک کہ ایک ہفتہ پورا ہو جائے اور اس اثنا میں ہرگز چلنا پھرنا نہ چاہیے اور جو کچھ کہ اوپر مذکور ہے مثلاً چھینک وغیرہ نفعات اُن سے پرہیز لازم سمجھیں اور مضائقہ نہیں کہ کبھی کبھی لنگوٹ بندھی ہوئی تیکہ لگا کر ٹھہریں اور لنگوٹ نہ کھولیں مگر حاجت ضروری کے سببے فائدہ اس مرض میں بدبو کی چیزوں کا سونگھنا سبب زیادہ ناموافق ہے کیونکہ رحم باطبع خوشبو کی الفت رکھتا ہے اور بدبو سے نفرت کرتا ہے جیسا جگہ ٹھہری چیزوں سے رغبت رکھتا ہے اور کڑوی چیزوں سے نفرت کرتا ہے جان لے کہ مرغزی پشم نرم ملائم کو کہتے ہیں کہ بھینڈ اور بکری کے بالوں کی جڑ میں نکلتی ہے اور فارسی میں اُس کو گرگینہ کہتے ہیں۔

فصل میلان الرحم کے بیان میں وہ اس طرح ہے کہ رحم ایک طرف جھک جائے اور اُسکے اسباب و علاج عقربین بیان کیے گئے اور جاننا چاہیے کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جب رحم پھر جاتا ہے زحیر عارض ہوتی ہے یا عسر بول ہو جاتا ہے یا دونوں عارض ہوتے ہیں اور مرض کی تحقیق میں اشتباہ پڑتا ہے کہ علت کون سے عضو میں ہے سو طبیب کو لازم ہے کہ مرض اور اسباب فارقہ میں خوب تامل کرے تاکہ خطانہ واقع ہو اور رحم کے پھر جانکی علامت عورتیں آنکلی لگا کر جان لیتی ہیں تصریح کی حاجت نہیں سوجب عورتوں کو میلان الرحم کے اسباب کے بعد زحیر عارض ہو مثلاً بہت بوجھ کے کھینچنے یا اٹھانے کا یا کو دینے کا یا ڈرنیکا اتفاق ہو لازم ہے کہ اول دریافت کریں کہ رحم میں انحراف ہے یا نہیں پھر زحیر کا معالجہ کریں

فصل اورام رحم کے بیان میں اُسکی تین قسم ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ ورم گرم رحم میں عارض ہو اور اُسکے اسباب بہت ہیں اول تو ضربہ اور سقطہ کہ رحم پر پونچے دوسرے حیض اور نفاس کا رک جانا تیسرے جنین کا ساقط ہونا اور عسر ولادت اور جماع کا افراط اور ازاد بکارت چوتھے مادہ دموی یا صفراوی کہ بدن ان حادثات کے خود بخود رحم پر پڑے اور رحم کے ورم گرم کی علامت بہت ہیں ایک تو تپ تیز اور زبان میں سیاہی دوسرے درد سر خاص کر تارک میں تیسرے ناف

اور عانہ میں درد لیکن تارک اور عانہ کا درد اس وقت ہوتا ہے کہ آس رحم کے مقدم میں ہو چوتھے قطن اور پشت میں درد اگر رحم کے موخر میں ورم ہو یا پونچھین و خاصرتین
اگر ورم رحم کے دونوں جانب میں ہو اور کبھی درذناف میں یا قطن میں ہوتا ہے اور وہاں سے ران اور سرین اور خاصرتین کی جانب اگر اس شدت سے تمد کرنا ہے کہ
انٹھنا دشوار ہوتا ہے اور اکثر تو ایسا ہوتا ہے کہ جو درذناف کے پیچھے ہوتا ہے ران میں اترتا ہے اور جو نسا در قطن میں ہوتا ہے سرین میں آجاتا ہے چھٹے عشر بول اگر ورم
رحم کے مقدم میں اوپر کی جانب مائل ہو سواتین براز کا دشوار آنا اگر ورم رحم کے موخر میں پیچھے کی طرف مائل ہو اور ظاہر ہے کہ بول اور غائط کی دشواری
میں شدت اور تخفیف ورم کی سبکی اور گرانی کے موافق ہوتی ہے آٹھویں نبض اور نفس میں تو آرتوین معدہ اور دماغ میں فساد ہونا علاج باسلیق اور صاف
کی فصد کھولین اور ابتدا میں جو اور باقلا اور پنے کا آنا اور بنفشہ اور کشینز اور کاسنی کا پانی ملا کر اور کچھ ایک کا فور بڑھا کر عانہ اور نافع پر ضما کرین اور لعاب
اور روغن اور عصارات سرد رحم میں ٹپکائیں اور شیرہ خرفا اور شربت بنفشہ اور آب انار میخوش اور آب جو روغن بادام اور قند کے ہمراہ اور لعاب میں غیرہ جیسا
کچھ مناسب ہو پلائیں اور جب تک ممکن ہو سرد پانی کے پینے سے منع کریں اور اگر طبیعت میں قبض ہو بنفشہ اور سپستان اور عناب ورا لوجوش ویکر مغز فلو س
اسمین حل کریں اور شیر خشت اور روغن بادام ملا کر دین اور دو اون کے وزن کی مقدار طیب کی رائے پر موقوف ہو حاجت کے موافق سمجھ کر استعمال
کرے اور مغز فلو س شربت بنفشہ کے ساتھ یا آب کاسنی آب عنب الثعلب کے ہمراہ پلانا قبض کو دور کرنا ہے اور احتیاط کے ورم کو بہت مفید ہوتا ہے تہنیہ
اگرچہ یہ ورم ابتدا میں ہو صرف رادعات کو ہرگز ضما نہ کریں تاکہ مادہ متحجر نہ ہو جائے اور جس وقت کہ انتہا میں پہنچے باونہ اور خطمی وغیرہ جو کچھ کہ ملین اور
محلل ہو استعمال کریں ضما کے طور پر اور اسکا مطبوخ فطول کے طریق پر اور جانا چاہیے کہ جب انتہا میں پہنچے دو وجہ سے خالی نہیں ایک تو یہ کہ
تحلیل ہو جائے دوسرے یہ کہ جمع ہونے لگے اور جمع ہونے اور پکنے کی علامت یہ ہے کہ درد شدید ہو جائے اور پین مختلف اور قشریہ پیدا ہو اور خلہ
یعنی چھین وغیرہ اور تمام اعراض غلبہ کر آئیں اور اس وقت میں چاہیے کہ گرم لعاب مثلاً لعاب جلبہ تخم کتان لعاب خیر و نیم گرم رحم میں حقنہ کریں اور باونہ
جلبہ تخم کتان خطمی بنفشہ آرد باقلا انجیر کے جلیخ میں ملا کر عانہ پر ضما کرین اور نیم گرم پانی میں بھلائیں اور یہ سب امور اس لیے ہیں کہ نصیج میں امداد کریں اور
جب پک جائے دو وجہ سے خالی نہیں یا تو پھوٹ جائے یا ویسا ہی رہے اور دبیلہ ہو جائے سوا اگر پھوٹ جائے چاہیے کہ اسکے اخراج میں امداد کریں
اور اس کام کے لیے مارا العسل رحم میں حقنہ کرنا اور مدرات خفیفہ مثلاً تخم خربزہ تخم خیارین تخم کاسنی کا مطبوخ پلانا فائدہ مند ہے اور گالے کا دودھ نبات
ملا کر ریم کے تنیقہ کے لیے مقرر ہے اور چاہیے کہ ہمیشہ ہی تدبیر رکھیں جب تک کہ قرحہ پاک ہو اور مدرات قوی ہرگز نذین کیونکہ مدرات مواد کو کھینچ لاتے
ہیں اور قرحہ زیادہ ہو جاتا ہے اور جب قرحہ ریم سے پاک ہو جائے اسکے اندمال پر توجہ ہون یعنی وہ تدبیر کہ فصل قرحہ میں گذر چکی اور دبیلہ کی فصل علیحدہ
میں آئیگی استعمال کریں فائدہ جب ورم رحم ٹوٹا ہے کبھی تو امعا یا شانہ کی طرف اسکا مواد جھک پڑتا ہے اور برازیابول کے ساتھ زر داب نکلتا ہے اور
اس وقت میں مناسب ہے کہ مادہ ان اعضا سے رحم کی طرف پھرائیں چنانچہ رحم کے قرحہ میں اسکا ذکر آچکا ہے دوسری قسم وہ ہے کہ ورم سرد یعنی رحم میں
پیدا ہو اور اسکی علامت عانہ کی نواح میں نقل ہونا علاج اول ذکر کریں اور جو کچھ کہ شانہ کے سرد ورم میں مذکور ہے استعمال کریں تیسری قسم وہ ہے کہ ورم
مصلب سوداوی رحم میں عارض ہو اور یہ ورم اکثر ورم گرم کے بعد عارض ہوتا ہے اور شاید کہ ابتدا میں ہی پیدا ہو خون حیض سوختہ سے یا کسی اور سبب سے

حالانکہ اس سے پہلے ورم گرم نہوا اور یہ ورم سرطان ہو جاتا ہے اور علاج کے دیر ہونے میں استسقا میں پہنچتا ہے اور رحم کے ورم سوداوی کی پانچ علامتیں میں ایک تو یہ کہ رحم کی جگہ بوجھ معلوم ہوا اور مریضہ کو حرکت سے تکان ہو دوسری یہ کہ صلابت ظاہر ہو پھر اگر عانہ میں رحم میں ورم ہو نیکا نشان ہے اور یہ اکثر ہوتا ہے تیسری یہ کہ چلتے وقت پنڈلیاں کانپنے لگیں پھر اگر ورم رحم کی ایک جانب میں ہو اسی طرف کی ساق میں اضطراب پیدا ہوا اور اگر رحم کی دونوں جانب میں ہو دونوں ساق میں اضطراب ہو چوتھی یہ کہ درد کثیر ہوا اور یہ اس صورت میں ہے کہ مادہ بہت غلیظ ہوا اور ابھی سرطان نہیں ہونے لگا اس واسطے کہ اگر مادہ بہت غلیظ نہ ہوگا درد شدید ہوگا اور ایسا ہی اگر سرطان ہو جائے چنانچہ اسکایان آئینا کا پانچویں یہ کہ رحم کسی طرف جھک جائے اور کبھی رحم ورم کی جانب میں مائل ہوتا ہے مثلاً اگر ورم رحم کی داہنی طرف میں ہو بائیں طرف جھک جائے اور اسکے برعکس اور اگر اگلی طرف میں ہو پیچھے کی جانب رحم کا میلان ہو اور اسکے برعکس اور اگر پیچھے کی جانب میں ورم ہو اوپر کی طرف میلان ہو اور اسکے برعکس اور یہ اس صورت میں ہوتا ہے کہ ورم نہایت بڑا ہو اسلئے کہ عضو بوجھ کے سبب جانب مخالف میں مائل ہوگا اور کبھی رحم ورم کی طرف مائل ہوتا ہے یہ اس صورت میں ہوتا ہے کہ ورم چھوٹا سا ہو سورم کھنچاؤٹ کے سبب ورم کی جانب مائل ہوگا علاج جلد باسلیق کی فصد کھولین اور اسہال سودا کے لیے مارا الجبن اور مطبوخ اقمیون اور گافند وغیرہ آہستہ آہستہ اور دفعات میں دین اور مرہم داخلیون اور مرہم باسلیقون اور مقل اور جریان اور مغز اور روغن زنگس روغن سوسن روغن شبت روغن بابونہ روغن بیدانخیر پکاری اور حمول اور فرزنجہ کے طور پر رحم میں استعمال کریں تاکہ ورم نرم ہو اور ایسا مقل میعہ اشق حلبہ بابونہ برگ کرنب روغن اور موم اور لعاب اسبغول لعاب تخم السی کے ساتھ ملا کر ورم پر ضا د کریں اور رات دن میں دو بار شبت کرنب اکلیل خطمی بنفشہ بابونہ فرزنگوش وغیرہ لطافات کے مطبوخ میں بٹھلائیں

فصل سرطان الرحم کے بیان میں یہ اکثر رحم کے ورم گرم کے بعد عارض ہوتا ہے جبکہ وہ تجلیل نہیں ہوتا اور پھوٹ کر مادہ نہیں نکلتا اور اسکی علامت صلابت اور حرارت اور ضربان اور سینہ کے حجاب تک درد کا آنا اور شاید کہ درد چشم اور درد شقیقہ اور ضعف اور لاغری خاص کر پنڈلیوں میں پیدا ہوا اور پانوں کی پشت پر ورم ظاہر ہوا اور شکم ایسا ہو جائے جیسا استسقا واسے کا شکم ورم کرتا ہے اور شاید کہ استسقا ہو جائے اور جانتا چاہیے کہ ورم سرطانی ظاہر ہوا کرتا ہے اور رگین ابھرتی ہیں اور اسکا رنگ کبودی اور خاصی مائل ہوتا ہے اور کبھی سرطان رحم میں زخم بھی ہوتا ہے اور اسکے زخم کا نشان یہ ہے کہ پیڑو میں اور چڑھوں میں اور شکم کے پیچھے اور پشت میں درد شدید ہوتا ہے اور اکثر اس میں سے رطوبت ہوا جسکا نضج برابر اور کیسان نہیں ہوتا ہوا کرتی ہے اور اس رطوبت کا رنگ سفیدی مائل یا سیاہی یا سرخی یا سبزی مائل ہوتا ہے لیکن سیاہی مائل تو اکثر ہوتا ہے اور سفید بہت کم علاج سرطان رحم سادہ ہو یا اس میں زخم بھی ہو علاج پذیر نہیں لیکن اسلئے کہ اسکے ضرر سے کوئی دوسری آفت برپا نہو لازم ہے کہ اسکی اصلاح میں کوشش رکھیں مثلاً جب کہ حرارت اور ضربان کی شدت ہو سرد مرہم جنسے کہ درد تخم جاتا ہے اور سرد لعاب استعمال کریں اور جب حرارت ساکن اور درد کم ہو نرم چیزیں کہ تجلیل کرتی ہیں مثلاً داخلیون اور مقل اور روغن بابونہ اور بٹکی چربی کام میں لائیں اور ایسا ہی حلبہ بابونہ تخم گمان برگ کرنب کے مطبوخ سے نطول کریں آہستگی اور نرمی سے اور کبھی کبھی فصد کریں اور سہل سودا دین تاکہ سودا کم ہو جائے اور بدن کا تنقیہ ہوتا ہے اور لازم ہے کہ مزاج کی تطیب میں امداد کرتے رہیں اور جہاں کہیں کہ سرطانی زخم ہو چاہیے کہ برگ خطمی برگ کرنب بنفشہ تخم السی جوش دے کر اسکے پانی میں بیمار کو بٹھائیں اور اسی طرح شیاف آہستہ

اور ایفون عورتوں کے دودھ میں رگڑ کر رحم میں حقنہ کرین تاکہ درد ساکن ہو اور اس شیاف میں کچھ ایک زعفران بھی داخل کرین تاکہ ایفون کی مسرت کو موقوف کر دے اور سرطان کے علاج میں سب سے بہتر یہ ہے کہ اسرب کو دھینے کے پانی میں یا کاسنی یا کاہو کے پانی میں رگڑ کر لین اور رحم میں حقنہ کرین اور مرہم رسل اس مرض میں عجیب خاصیت رکھتا ہے اور خشخاش اور کشنیزہ اور عنب الثعلب اور سفیدہ بیض مرغ اور روغن گل اور شراب ضماد کرین اور آب بارنگ اور عورتوں کا دودھ اور روغن گل رحم میں حقنہ کرنا بہت سفید ہے اور جہاں کہیں بہت سا خون آتا ہے پختہ لبتیس کا پانی اور گل ارمنی اور سفیدہ ارزیز اور آب بارنگ سے رحم میں حقنہ کرین خون موقوف ہو جاتا ہے

فصل دبیلہ رحم کے بیان میں جانا چاہیے کہ جب رحم کا درم گرم پک جاتا ہے اور نہیں ٹوٹا اسکو دبیلہ کہتے ہیں اور اسکی علامت بیان درم میں آچکا ہے علاج اگر دبیلہ رحم میں ہو شگاف دیکر زرد آب نکال ڈالین اور اگر رحم کے قعر میں ہو تخم خرزہ تخم خیارین تخم کاسنی خار خشک کا مطبوخ چند روز تک پلائین اور جلیہ تخم السی با بونا کلیل خطمی آرد جو تخم کنوچہ آرد با قلائخ خطمی گرم پانی میں اور انجیر کے پانی میں اور روغن کنجد ملا کر ضماد کرین اور ہمیشہ یہ تدبیر کیا کرین جب تک کہ ٹوٹ جائے اور اگر دیر لگے اور یہ خوف ہو کہ مائل کی نوبت آہو پنے انجیر اور خردل جوش دیکر اور اسکا پانی لیکر رحم میں حقنہ کرین اور اس جو شانہ کی دوا تون کو عانہ پر رکھین جہاں کہیں کہ درم ہو اور جب پھوٹ جائے قرصہ کے پاک کرنے میں اور رحم کے پھیرنے میں کوشش کرین جیسا کہ اسکا بیان رحم کے درم گرم میں گذرا

فصل احتناق رحم کے بیان میں یہ ایسی بیماری ہے کہ صرع اور غشی کے مشابہ ہے یعنی سہین صرع کے علامات بھی ظاہر ہوتے ہیں مثلاً دورہ اور بعض اعضا میں تشنج اور گر پڑنا اور غشی کے علامات بھی پیدا ہوتے ہیں مثلاً اطراف سرد اور رنگ زرد اور نبض اور نفس کا صیغہ ہونا جانا چاہیے کہ اگرچہ اس بیماری کا مبداء رحم ہے لیکن چونکہ رحم اور دماغ اور دل میں مشارکت قوی ہے رحم کی آفت دماغ میں اور دل میں پہنچتی ہے یہی وجہ ہے کہ ضیق نفس اور غشی اور صرع اور خفقان عارض ہوتے ہیں اور منہ میں کف نہیں آتا اور اس مرض کے دو سبب ہیں ایک تو یہ کہ استفراغ نہونے سے منی زیادہ ہو کر اوعیہ میں جمع ہو جائے اور سہین کیفیت سمیہ آجائے اور رحم سوزی کے خوف سے بھاگ کر اوپر کی طرف سمت کر سکر جائے اور اسکے بخارات ردیہ ذل اور دماغ کی طرف آئیں اس ضرورت سے مرض مذکور پیدا ہو دوسرے یہ کہ خون حیض بند ہو جائے اور اسکی کثرت سے رحم میں وہی کیفیت حسکا ذکر اوپر گذرا آجائے اور یہ بیماری دورہ اور نوبت پر آتی ہے جیسا کہ صرع آتی ہے اور جب مواد زیادہ ہوتا ہے ہر روز آیا کرتی ہے اور جو ہمیشہ آتی ہے اور اسکی نوبتیں آسپین نزدیک ہوتی ہیں قائل اور مہلک ہے اور اسکی علامت یہ ہے کہ جب نوبت نزدیک آہو پنے ذہن میں خلل اور فکر میں فساد آجائے اور سر میں درد اور آنکھوں میں اندھیرا اور رنگ میں زردی اور اعضا میں کسل پیدا ہو اور آنکھوں میں پانی سا بھر آئے اور بند لیون میں ضعف پیدا ہو اور جب وقت بہت نزدیک آجائے شاید کہ بیمار کو معلوم ہو کہ کوئی چیز عانہ کے اطراف سے دل کی طرف چڑھ کر آتی ہے اور منہ اور ناک میں حرکات مضطربہ بغیر ارادہ ظاہر ہوں پھر ذہن مختلط ہو جائے اور بیہوش ہو کر گر پڑے اور حسن باطل در آواز منقطع ہو جائے جیسا کہ سب حرکات ارادی منقطع ہو جاتے ہیں اور اس بیماری میں اور صرع مفرد میں فرق یہ ہے کہ اس بیماری میں اکثر عقل بالکل زائل نہیں ہوتی یہی وجہ ہے کہ جب اس بیماری دالون کو ہوش آتا ہے جو باتیں کہ گذر چکیں انہیں سے اکثر باتوں کو بیان کیا کرتے

ہیں اور ایسا ہی منہ سے کف نہ آنا اور بدن میں اضطراب نہ ہونا اسکا نشان ہے اور صرع اسکے خلاف ہے کہ کف آنا اور اضطراب اور عقل کلزائل ہونا اسکو لازم ہے
 علاج نوبت کیوقت ہاتھ اور پاؤں مضبوط باندھ دیں اور تلوون پر خردل اور نمک زور سے ملین اور گرم پانی سے باہونہ کے مطبوخ سے پاشویہ کریں اور ٹھنڈا پانی
 منہ پر زور سے چھڑکیں اور پائین اور بدبو کی چیزیں مثلاً حب و رقطان وغیرہ سونگھائیں اور گوگل اور گندھک یا اون ناک کے آگے جلا مین اور خوشبودار چیزیں مثلاً
 روغن گرم خوشبو کہ اسمین مشک اور عنبر ملائیں رحم پر ملین اور اسمین جفہہ کریں اور ناف کے تلے اور گھٹنوں پر اور پنڈلیوں پر اور رانوں میں اندر کی جانب اور
 چڑھوں میں سینگیان بغیر بچھنوں کے لگائیں اور اسکے کان میں اونچی آواز سے شور کریں اور اسکا نام لیکر پکاریں اور سپر ح گرم دو این کہ دغندہ کرتی ہیں
 مثلاً نام زنجبیل فلفل روغن زنبق میں ملا کر حمل کریں اور رحم میں عنبر اور مشک کا بخور کریں اور دوائی کو حکم کریں کہ روغن زنبق یا روغن بان یا روغن بادام یا روغن
 گل میں کہ عنبر اور مشک اسمین حل کریں اپنی انگلی بھر کر رحم کو اس سے کھلائے اور طے یہ سب امور اسلئے ہیں کہ منی منجمد اور رطوبت نکلیانے اور ہوش آجانے
 اور اگر ایسے وقت میں جماع میسر ہو بہت مفید ہے اور جہاں کہ حیض کا بند ہونا اسکا سبب ہو فریبوں اور فلفل کا حمل کرنا نہایت فائدہ دیتا ہے اور ہوش کی
 حالت میں یہ تدبیر ہے کہ جب اصطنجقون اور ایارج لو غازیاز سے بدن کا تنقیہ کریں اسکے بعد دھترنا اور مشرود لیسوس اور معجون غیاشی وغیرہ انیسون کے مطبوخ میں دین
 اور تنقیہ حالت کے موافق کرنا چاہیے اور بہتر یہ ہے کہ ہر تنقیہ میں ایک بار ایارجات دین اور ایک روز درمیان ویکر معجون نجاح استعمال کریں اور حام کرنا مفید ہے اور
 گندک کے پانی میں بیٹھنا فائدہ مند اور یہ دوا نفع کرتی ہے غارلقون ایک درم نیم درم دوار المسک میں یا شہد میں ملا کر کھلائیں اور یہ جو کچھ کہا ہے اسجگہ مناسب ہے کہ
 مادہ غلیظ ہو اور حرارت نہ ہو اور برودت کا نشان یعنی حرکت میں گرانی اور نیند کا غلبہ اور کھلی اور سبات اور نسیان ظاہر ہو اور اگر احتقاق الرحم میں حرارت
 ہو اور رخساروں میں سرخی اور دوار اور غشیان اور ایک روز کی حرارت کہ رحم سے سرکیطرف آتی ہوئی محسوس ہو اور کبھی کبھی تپ کا ہونا اسکا نشان ہے اس
 صورت میں گرم چیزوں کے استعمال کی اجازت نہیں سوائے حال میں ہوش کیوقت باسلیق کی فصد کھولیں اور پنڈلیوں پر پھپھنے لگا کر شاخین کھنچیں یا
 مطبوخ اقیمون سے طبیعت نرم کریں اور شکم سیر ہونے پر مطبوخ مثبت پلا کر تڑکرائیں اور سرد چیزیں جو منی کو کم کرتی ہیں اور شہوت کو توڑتی ہیں مثلاً شربت
 نیلو فر اور شیرہ خرفہ پلائیں اور نوبت کے وقت کافور اور صندل اور نیلو فر سونگھائیں اور دوسری تدبیرات وہی ہیں جو گدز چکین مگر گرم چیزوں کا استعمال
 خواہ پلانے میں یا سونگھانے میں کہ وہ جائز نہیں اور ثابت ہے کہ احتقاق رحم دالے کی فصد نہ کھولیں اور اگر ضرورت پڑے تو ساعد میں نہ کھولیں کیونکہ
 رحم کی تمام بیاریوں میں براہی اور صافن میں کچھ ضرر نہیں اور ابن ماسویہ نے کہا کہ ناف کے تلے مجر کار کھنا رحم کو نیچے کی جانب کھینچتا ہے اور صلب یعنی کمر پر
 جماعت کرنا اس علت کی جڑا کھڑتا ہے فائدہ جو احتقاق کہ حیض کے بند ہونے سے عارض ہو نوبت کیوقت اسکی تدبیر وہی ہے کہ مع رعایت حرارت اور برودت
 کے کہ گدز چکین اور ہوش کی حالت میں فصد کریں اور مددات حیض دین جیسا کہ اجتناس طمث میں ذکر آیا ہے لیکن اگر یہ بیماری حاملہ عورت کو ہو جائے فصد
 اور اسہال مناسب نہیں سوا کہ وضع حمل کے ایام قریب ہوں توقف کریں کہ بچہ پیدا ہونیکے بعد خود بخود زائل ہو جائے گی اور اگر وضع حمل کے ایام دور ہوں
 لطیف غذا اور روغنوں کے ملنے پر اکتفا کریں اور مزاج کی حرارت اور برودت کی رعایت رکھیں اور نوبت کیوقت ہوش آئیے لے اطراف کے باندھنے اور
 سونگھنے کی چیزوں پر اور انکے سوا کہ بچہ کو مضر ہو قناعت کریں اور ہوش کی حالت میں گلقد حاملہ کو نفع کامل دیتا ہے کہ جنین کی حفاظت بھی کرتا ہے اور بیاریوں

بھی دفع کرتا ہے اور جہاں کہیں کہ خون کی نہایت کثرت ہو اور بیماری کی نوبت جلد آئے فصد کر سکتے ہیں اور ہلکا سا جلاب دے سکتے ہیں خصوصاً جبکہ عمل پر تیسرا مہینا گزر چکے اور آٹھواں مہینا شروع نہوا ہو اور اس مرض میں غذا مزاج کے موافق دین مثلاً اگر حرارت کا غلبہ ہو قلیہ کہ و اور اسفاماخ اور ماش مقشر اور برنج مناسب ہیں اگر سردت غالب ہو کبک اور کنجشک ورتیہ اور دراج کا گوشت زیرہ اور دارچینی ملا کر مناسب ہیں

فصل رحم میں پانی جمع ہونے کے بیان میں اسکی علامت یہ ہے کہ حیض بند ہو جائے اور حرکت کے وقت شکم میں قراقر ہو اور ایک حالت استسقا زتی کے مشابہ پیدا ہو اور شاید کہ کبھی رحم سے رطوبت نکلے علاج جو دو امین کہ حیض کے اور ار میں مخصوص ہیں استعمال کریں اور بدن اور رحم کے تنقیہ میں کوشش کریں اور چون سے ضماکہ استسقاے زتی میں گزرے استعمال کریں اور جو کچھ کہ سور القینہ اور استسقاے زتی اور سیلان رحم کے لیے مفید ہو کام میں لائیں اور تری بہت مفید ہے اور بھوکا رہنا اور ریاضت کرنا فائدہ مند اور کہتے ہیں کہ خربق سفید کو قبل میں اٹھانا فائدہ کرتا ہے۔

فصل نفخہ رحم کے بیان میں اسکا سبب یہ ہے کہ رحم کی قوتوں میں ضعف آگیا ہے اور سور مزاج سرد کہ بافراط نہویا عسر ولادت یا جاڑے کی سردی کہ رحم کو سرد کر ڈالے اسکی قوتوں کے ضعف کا موجب ہے اور ظاہر ہے کہ جب رحم کی قوتیں ضعیف ہو جاتی ہیں جو غذا کہ اُسین پہنچتی ہے ضعف حرارت کے سبب سے ریاخ بن جاتی ہے اور وہ ریاخ رحم کے عمق میں یا اسکے زاویوں میں یا اجزا کی خلوتوں میں اور لیفون کے سچ میں رک جاتی اور نفخ پیدا کرتی ہے ابتاہ سور مزاج سرد بافراط حرارت کو مردہ کر تارہ نفخ کا باعث نہیں ہو سکتا کیونکہ نفخ نہیں پیدا ہوتا مگر ہلکی حرارت سے اور اس مرض کی علامت یہ ہے کہ عانہ میں اور اسکے قریب شکم کے اسفل میں ورم ریخی اور نفخ اور درد پیدا ہو اور شاید کہ چڑھوں تک اور نفم معدہ اور حجاب تک درد پہنچے اور جب ورم پر ہاتھ ماریں نقارہ کی سی آواز نکلے اسی واسطے بعضوں نے اسکی تعریف میں کہا ہے کہ ایک حالت استسقاے طبعی کے مشابہ ہے اور شاید کہ اسکا درد جگہ جگہ پھرتا ہے اور قراقر اور ضربان ہو اور شاید کہ آخر عمر تک یہ بیماری رہے اور علاج پذیر ہو علاج تنقیہ بدن کے لیے ایاریجات دین اور جو ارش کمونی اور سنجہ نییا اور طار الاصول اور بزور کھلائیں تاکہ رحم میں گرمی پہنچے اور ریاخ کو لطیف بنا کر توڑ ڈالیں اور جو دو امین گرمی پہنچاتی ہیں اور ریلج کو توڑ کر نکالتی ہیں مثلاً باونہ شبت مزرنجوش پودینہ سداب تخم کرفس بادیان برنجاسف زیرہ ناخواہ استعمال کریں حقنا اور فرزجہ اور ضماہ اور تکمید اور آرن کے طریق پر اور مناسب یہ ہے کہ روغن سداب اور روغن شبت ناف کے تلے اور موس نہانی پر طین اور جو کچھ استسقاے طبعی میں مذکور ہے بیان مفید ہے

انتباہ امراض پستان امراض قلب کے بعد جسے باب میں لکھے گئے

باب بایسوان ان امراض کے بیان میں کہ پشت اور اطراف میں پیدا ہوتے ہیں۔

مثلاً حدبہ اور ریاخ افسہ اور وج الظہ اور وج خاصہ اور وج مفاصل اور نقرس اور عرق النساء اور وج ورک اور دوالی اور دار الفیل اور وج عقب اور ہر ایک فصل علیحدہ میں بیان کیا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ

فصل حدبہ کے بیان میں اس لفظ سے زوال نفقات یعنی فقرات کاٹل جانامراد ہے اگلی طرف یا پچھلی طرف یا دونوں طرف میں سے ایک جانب سوا اگر اگلی طرف فقرات ٹل جائیں تقصع کہتے ہیں اور حدبہ المقدم بولتے ہیں اور جہاں کہیں تقصع کے ساتھ سینہ کے استخوان بھی شریک

ہون فحس بھی کہتے ہیں اور اگر فقرات پھلی جانب دب جائیں حدبہ لئو خربو لستے ہیں اور حدبہ حقیقی یہی ہے اور اگر دونوں جانب میں سے ایک طرف میں فقرات
 ٹل جائیں التوا کہتے ہیں اور اگر باد غلیظ زوال فقرات کا سبب ہو ریاح افرسہ اسکا نام ہے اور زوال فقرات کے پانچ سبب ہیں اور ہر ایک کا بیان علیحدہ
 قسم میں آتا ہے پہلی قسم وہ ہے کہ درم گرم اس عضلہ میں کہ فقرات کے متصل عارض ہو خارج سے خواہ داخل سے اور اسکی علامت یہ ہے کہ اول پشت میں درد عارض
 ہو اور تپ تیز اسکے ہمراہ پیدا ہوا اور نبض عظیم اور شدت کی حرارت ہر وقت رہے اور جو وقت کہ مادہ پیپ بنجائے اور درم اخراج ہو جائے اور تپ ساکن ہو جاوے
 بوجہ اور درد تمددی پشت میں معلوم ہو اور حدبہ بڑھتا جائے علاج درم کی ابتدا میں رگ باسلیق کھولیں اور حلبہ اور تخم السی کا لعاب درم غمی کی چربی اور زرفست
 گاؤ اور بنفشہ اور خٹمی درم پر ضما کریں اور روغن گرم کر کے ملین اور نطول کریں اور فلوس خیار شنبہ روغن باوام ملا کر پلائیں اور روغن میں ریشہ خٹمی اور السی چاکر گرم گرم
 حقنہ کریں دوسری قسم وہ ہے کہ ہواے غلیظ فقرات کے تلے رک جائے اور تمددی شدت سے فقرات کو انکی جگہ سے ملا دے اس قسم کے حدبہ کو ریاح افرسہ بولتے ہیں اور
 افرسہ فرسہ کی جمع ہے وہ ایک ریح ہے کہ گردن میں آکر اسکو توڑ دلتی ہے اور اسکی علامت یہ ہے کہ درد پشت کے بعد حدبہ ہو اور تپ اور گرانی نہواو کبھی درد بڑھ جائے اور
 آخز میں کم ہو جائے علاج بیخ بادیان بیخ کر فس بیخ اذخر انیسون زیرہ تخم سداب ناخواہ جوش دیکر صاف کریں اور روغن بیدانجیر ملا کر پلائیں اور مارا الاصول اور
 روغن بیدانجیر کے پلانے کا اندازہ حال کے موافق کرنا چاہیے بعضوں نے کہا ہے کہ ایک شقال روغن بیدانجیر سات شقال مارا الاصول و بزورین کافی ہے
 اور کلفدین انیسون مصطکی ملا کر کھلانا مفید ہے اکثر تو اسی تدبیر سے فائدہ ہو جاتا ہے اور اگر نمودن کا منقیہ حب ربجان یا حب سکینج یا حب منتن وغیرہ سے کریں اور
 میعہ یا بسہ اور قسط اور قصبہ زیرہ اور غسل یعنی اور اہل اور فریون بادیان اور سداب کے پانی میں اور زوغن باونہ یا روغن نار دین میں ملا کر ضما کریں
 اور مرزنگوش سداب اذخر قیصوم نام کے مطبوخ سے درد کی جگہ پر نطول کریں اور نمجہ ناری لگائیں جبکہ کہ گڑھا پڑ گیا ہے نہ اسجگہ کہ ابھرائی ہے اور جو چیز کہ ریاح
 کو توڑتی ہے فائدہ کرتی ہے تیسری قسم وہ ہے کہ رطوبت مائی فقار کے رباطات کے جرم میں آکر انکو مست کر دے اس ضرورت سے فقرات اپنی جگہ سے ٹل جائیں
 اسکی علامت رنگ میں سفیدی اور بلس میں سردی اور مرطب تدبیرون کا پہلے گذر جانا اور اگر اسجگہ روغن ملین جلد بدن میں جذب نہو علاج جو کچھ کہ ریاح
 افرسہ میں گذرا استعمال کریں اور روغن مقوی گرم مثلاً روغن سداب و سرد اور عاقرقور حالمنا اور قابض دواؤں کا مثلاً جرز سرو گلنا برگ غار گل سرخ ضما کرنا
 فائدہ کرتا ہے چوتھی قسم وہ ہے کہ رطوبت غلیظ لزج کے سبب نخاع میں آجائے فقرات کے رباطات کھنچ جائیں یا پوست کی وجہ سے گریہ بہت کم ہوتا ہے اور
 اس میں خوف ہے اور اسکا علاج دشوار ہوتا ہے اور اسکی علامت اور علاج کو تشیح کے باب میں تلاش کریں پانچویں قسم وہ ہے کہ سقط یا ضرور زوال فقرات کا
 باعث ہو علاج اگر زوال باہر کی طرف میں ہو یا ایک جانب میں فقرات کو ہاتھ سے ملکر اسکی جگہ لائیں اور اگر زوال اندر کی جانب ہو یا کسی طرف میں
 اسکو سینگیوں سے باہر کی جانب کھینچ لائیں یا محاجم ناری لگائیں اور زفت اور قمل اور عاقرقور حالمنا کر طلا کرنا حدبہ کے لیے مفید ہے اور جب فقرات اپنی جگہ آکر
 ٹھہر جائیں قابض دواؤں کا ضما کریں تاکہ انکو اسی شکل پر قائم رکھے۔

فصل وجع الطھر یعنی درد پشت کے بیان میں اسکے اقسام میں پہلی قسم وہ ہے کہ سور مزاج بارد سافج پشت میں عارض ہو اور اسکی علامت
 درد بغیر گرانی اور سردی کا محسوس ہونا اور گرم چیزوں سے اور حرکت کرنے اور چلنے پھرنے سے اور مالش کرنے سے نفع پانا اور درد دھنور اتھورا

پیدا ہوتا ہے اور مدت تک رہتا ہے علاج تبدیل مزاج کے لیے مار الاصول وغیرہ اور سنجہ نیا اور تریاق اربعہ اور شرود و لیطوس وغیرہ کھلائیں اور روغن قسطا اور روغن سداب اور روغن بابونہ ملین اور مقل شق حلبہ بابونہ اور حب لغار لعاب تخم السی اور روغن بیدانجیر میں ملا کر ضا د کرین اور خود آہ اور پزند جانوروں کا گوشت گرم مصالحہ ملا کر کھلائیں دوسری قسم وہ ہے کہ پشت کے عضلات اور فقرات میں خلط بلغم خام پیدا ہو یا خلط بلغمی کہ بدن میں ٹھہر رہی ہے غضب اور مشقت اور حرارت کے سبب حرکت کرے اور پشت کے عضلات اور رباطات اور واتار پر آڑے یا وہ ہواے غلیظ کہ ان دبے ہوئے فضول میں رک رہی تھی اُس خلط کی حرکت میں جوش مار کر ان عضلات اور رباطات اور واتار میں آجائے اور تمدد کے باعث سے درد پیدا کرے سو بلغم خام کے پیدا ہونے کی علامت تو یہ ہے کہ جو چیزیں بلغم افزا ہیں وہ کھانے میں آئیں یا پہلے اُنکے کھانے کا اتفاق ہو اور پشت درد بوجھ کے ساتھ پیدا ہو اور جس قدر کہ مادہ پیدا ہوتا ہے اسی کے موافق درد اور بوجھ تھوڑا تھوڑا روز بروز زیادہ ہوا اور ٹھہرے ہوئے بلغم کی حرکت کرنے اور پشت میں آئیں کی علامت یہ ہے کہ مشقت یا غضب یا جماع سخت کے بعد پیدا ہو پھر اگر وہ مادہ حرکت میں آکر خود یہاں آگیا ہے پشت میں درد اور بوجھ ہمیشہ برابر رہا کرے اور اُس مادہ میں سے ہوا ٹکڑے پشت میں آگئی اور وہ مادہ نہیں آیا درد تمددی ہوگا اور پھر تار مہیگا اور بوجھ بہت کم ہوگا علاج اگر بلغم خام کے پیدا ہونے سے درد ہوا ہے بلغم کے منضجات استعمال کرین اُسکے بعد جب سورنجان وغیرہ دین تاکہ بلغم کا استفراغ ہو اور ترقی نہایت مفید ہو اور تبدیل کے لیے دوسری تدابیر وہی ہیں کہ بارد سافج میں مذکور ہیں اور شیاف فائدہ مند اور اس جگہ غذا کا کم کرنا سبب تدمیردن میں عمدہ ہے اور اگر بلغم حرکت میں آکر یا اس میں سے یخ ٹکڑے وہاں آجائے اور درد پیدا کرے جیسا کہ بیان کیا گیا تو حمام کرین تاکہ مادہ تحلیل ہو اور اعضا میں نرمی اور تربط حاصل ہو اور حکم کرین کہ آرام کرے اور روغن خیرسی اور روغن بنفشہ جمع کر کے ملین اور جو دو آئین کہ نرمی لاتی ہیں اور تحلیل کرتی ہیں اُنکے مطبوخ سے نطول کرنا مفید ہے اور اگر اس قدر تدمیر کافی نہ ہو اور دروباتی ہو اُسکا استفراغ کرین جیسا کہ بلغم خام میں گذر چکا تیسری قسم وہ ہے کہ جماع کی کثرت سے درد پشت پیدا ہو اسوجہ سے کہ فضلات پشت پر کھنچ آتے ہیں اور کبھی فضول کی کثرت سے اُس میں جذبہ پیدا ہوتا ہے علاج جماع ترک کرین اور تلپین اور تحلیل اور تربط پر متوجہ ہون ان چیزوں سے کہ بلغم متحرک کے علاج میں گذر چکین اور روغن لما مفید ہے فائدہ اکثر مشقت اور جماع اور پشت جھکا کر بیٹھنے سے پشت کے عضلات اور رباطات میں تکان آجاتا اور درد پیدا ہوتا ہے حالانکہ مادہ بلغمی یا یخ کا اُس میں دخل نہیں ہوتا اور یہ درد پشت کے ملنے سے دفع ہو جاتا ہے اور جلد موقوف ہوتا ہے اور کبھی مشقت یا بول خشکی پیدا کرے سبب جذبہ کا باعث ہوتی ہے چوتھی قسم وہ ہے کہ گردہ میں ضعف یا کوئی دوسری بیماری کہ اُسکی نزدیکی اور مشارکت کی بہت سے پشت اجزا میں درد پہونچے عارض ہوا سکی علامت یہ ہے کہ گردہ میں آفت موجود ہو اور قطر میں درد اور ضعف باہ اُسکے گواہ ہیں علاج جو کچھ کہ امراض گردہ میں گذرا خواہ ضعف ہو یا اور کچھ سبب کے موافق اُسکا تدارک کرین یا پانچویں قسم وہ ہے کہ بڑی رگ جو پشت کے طول میں واقع ہوتی ہے خون سے بھر جائے اور تمدد کے سبب درد پیدا کرے اور اُسکی علامت یہ ہے کہ فقرات پشت کی ابتدا سے یعنی جہاں سے کہ فقرات گردن کی انتہا ہے وہاں سے فقرات قطن کے آخر تک طول میں درد منع ضربان ہو اور اس جگہ میں حرارت کا ہونا اور خون کے دوسرے آثار اُسکے گواہ ہیں اور حرکت کی وقت درد کی شدت ہو علاج رگ باسلیق یا مالض کھولین اور ابتدا میں آب نارتزش و شیرین اور شربت لیمون اور شیرہ تخم خیارین سلکنجین ملا کر دین اور سردابی میں بیٹھیں تاکہ اسجگ

میں سردی پہنچے اور عندل اور گلاب اور روغن گل میں کچھ ایک سرکہ ملا کر پشت پر طلا کریں اور سرد مکان میں ٹھہریں اور سرد و تر غذا میں مثلاً آتش جو وغیرہ کھلائیں چھٹی قسم وہ ہے کہ پشت کے عضلات اور رباطات و مفاصل میں ریاہ کے آنے سے درد پیدا ہو اور اُسکو دوسری قسم میں بیان کر چکے ساتویں قسم وہ ہے کہ رحم کی مشارکت سے پشت میں درد پیدا ہو اور اس قسم کا درد بعضی عورتوں کو حیض آسکے قریب عارض ہوتا ہے اس سبب کہ حیض خوب جاری نہیں ہوتا علاج جو چیز کہ حیض کو جاری کرتی ہے استعمال کریں اور روغن گل پشت پر ملین شربت کہ حیض کا ادوار کرتا ہے تخم کرفس ایک مثقال تخم میٹھی سات مثقال تخم خیارین نیکوفتہ چار مثقال اور این نیکوفتہ انیسون چار مثقال تخم شبت روناس ہر ایک مثقال جوش دیکر ساٹھ مثقال قند ملا کر قوام کریں اور سات دن میں پلائیں —

فصل وجع خاصہ یعنی درد تہیگاہ کے بیان میں اسکے اسباب بھی وہی ہیں کہ جو درد پشت میں بیان کیے گئے لیکن وجع خاصہ اکثر بطن سے عارض ہوتا ہے یا ریاہ سے کیونکہ خاصہ پشت سے زیادہ سرد ہے اس سبب کہ وہ قلب اور کبد سے بہت دور ہے اور اس میں گوشت بھی کم ہے سو اس میں مزاج حار نہیں آتا اگر شاذ و نادر ایسا واسطے کہا ہے کہ اُسکا علاج بھی وہی ہے کہ وجع طہر کے سور مزاج سازج بار و طغی اور ریچی میں گداز اور شیا فاش سخن کا استعمال کرنا جگہ بہت مفید ہے اور اس کام کے لیے شیا ف کہ مقل انیسون اشق زنجبیل تخم کرفس تخم حنظل سور بخان ماہی زہرہ وغیرہ سے بنا میں بہت نفع کرتا ہے —

فصل وجع المفاصل کے بیان میں یعنی جو رونا میں درد ہونا اور اُسکو گھٹیا بھی بولتے ہیں جانتا چاہیے جو درد کہ جوڑ کی جگہ ہوتا ہے اُسکو وجع المفاصل کہتے ہیں اور اس درد کے ساتھ کبھی تو درم نہیں ہوتا جیسا کہ مزاج سازج کے سبب قسم میں اور کبھی ورم ہوتا ہے ماہی کے اکثر قسم میں اور اطباء کی اصطلاح میں ایسا ٹھہر گیا ہے کہ جو نئے ہاتھ اور پاؤں کے جوڑ میں ہوتا ہے اُسکو وجع مفاصل بولتے ہیں اور جو سرین کے مفصل میں ہوتا ہے اُسکو وجع الور کہتے ہیں اور جو سرین کے مفصل سے اٹھتا ہے اور پاؤں کی طرف اترتا ہے اُسکو عرق العناب بولتے ہیں اور جو نسا کعب کے مفصل میں یعنی نچنے کے جوڑ میں پاؤں کی انگلیوں کے جوڑ میں خاص کر انگوٹھے میں پیدا ہوتا ہے نفوس کہلاتا ہے اور ظاہر ہے کہ درد مفاصل اکثر مادہ سے پیدا ہوتا ہے اور مادہ مذکور اکثر اس وقت میں ہوتا ہے جو مفاصل کے گرد گردے اور شاید کہ رباطات کی جانب بھی نفوذ کر جائے لیکن اعصاب اور اوتار میں نہیں آتا یہی وجہ ہے کہ اس علت میں تشنج نہیں ہوتا ہے اور اس ورم کا یہ خاصہ ہے کہ نہ پکنا ہے اور نہ پپایا ہے جیسا کہ دوسرے اور ام میں یہ ہوتا ہے اور درد مفاصل مادی کا سبب کلی ہے کہ مفاصل میں ضعف آتا ہے اور مادہ اس میں جمع ہو جاتا ہے یا اور جگہ سے وہاں آ پڑتا ہے اور مفاصل کے ضعف کا سبب یا تو سور مزاج مستحکم ہے یا بہت سی مشقت یا ضربہ اور مفاصل میں مادہ کے جمع ہونے اور آجائیکے بہت اسباب ہیں ایک تو یہ کہ ریاضت معتاد چھوٹ جائے اس سبب سے مفصل میں فضلات جمع ہو جائیں دوسرے یہ کہ معدہ کا ہضم ضعیف ہو جائے اس سبب سے اخلاط خام پیدا ہوں اور مفصل میں آئیں تیسرے یہ کہ سور ترتیب کا اتفاق پڑے مثلاً ایک غذا پر دوسری غذا کھائیں اور غذائیں موافق بغیر ترتیب کھائیں اور شراب حد سے زیادہ پین اور کھانیکے بعد ریاضت اور مجامعت کریں اور نہار اور حمام میں پانی سپین اور شکم میں ہونے پر حمام کریں اور گرم پانی میں غسل کریں اس سبب کہ مادہ مفاصل پر آ پڑے چوتھے یہ کہ زکام اور نزلہ بکثرت عارض ہو اور اُسکا مادہ مفصل پر چا پڑے پانچویں یہ کہ کسی شخص کو استفراغات معاد کے ترک کا اتفاق پڑے اور مادہ زیادہ ہو جائے اور مفاصل پر آ پڑے چھٹے یہ کہ قونج کا معالجہ ایسا کیا جائے کہ معاقوی ہو جائیں اور فضلات اطراف میں مندرج ہو کر مفاصل پر آ پڑیں ساتویں یہ کہ حرکات بدنہ اور نفسانیہ کے سبب اخلاط جوش کھا کر مفاصل پر گرین فائدہ درد مفاصل کا سبب فاعلی یا تو سور مزاج

سافج ہی یا مادی اور عام ہے کہ مادہ توام دار یعنی خلط ہو یا توام دار نہ ہو مثلاً کرایج اور یہ مرض اکثر تو بلغمی سے پیدا ہوتا ہے اور خون سے بھی بہت پیدا ہوتا ہے اور یہ سب بہت کم اور صفر سے بھی کم اور سودا سے شاذ و نادر عارض ہوتا ہے اور ان مادوں میں سے ہر ایک تھا اس بیماری کا سبب ہوتا ہے یا دوسرے مادے کے ساتھ مرکب ہو کر لیکن بلغم سوفا کے ساتھ نہایت ہی شاذ و نادر مرکب ہوتا ہے مگر صفر اور بلغم اکثر مرکب ہو کر اس مرض کو پیدا کرتے ہیں اور اگرچہ سب مفاصل کا درد سبب اور علامت اور علاج میں یکساں ہے لیکن چونکہ بعض ہوجا لجات بعض سے مخصوص ہیں ان سب کو جدی جدی قسم میں بیان کرتے ہیں پہلی قسم وجع مفاصل کے بیان میں اس سے وہی مراد ہے جو اطباء کی اصطلاح میں ٹھہرا ہے یعنی وہ درد اور دم کہ ہاتھ کے جوڑ میں اور پانوں میں زانو کے جوڑ میں پیدا ہوں اور اس کے کئی انواع ہیں نوع اول وہ ہے کہ سورمزاج سادہ گرم یا سرد یا خشک مفاصل میں یا تمام بدن میں عارض ہو اور سادہ کی علامت یہ ہے کہ آہستہ آہستہ اور کم کم پیدا ہوا اور بوجھ اور آس بالکل نہوا اور عضو کا رنگ بدن کے ہر رنگ ہو پھر طس اور مزاج کی حرارت پر اور اسکی برودت برودت پر اور میوست میوست پر گواہی دیتی ہے علاج اگر سورمزاج گرم ہو اسکی اصلاح کے لیے سردات دین اور شربت لیمون اور سنگنجنین مانی مفید ہیں اور ہو سکتا ہے کہ فصد کرین اور تھوڑا سا خون نکالیں اور بلغم صفر دین اور یہاں جو استفراغ کا ذکر آیا ہے حالانکہ سافج کا بیان ہوا اسکا سبب یہ ہے کہ جو مادہ کہ گرنے پر مستعد ہے نکل جائے اس باعث سے درد کی جگہ یعنی مفاصل اسکے گرنے سے محفوظ رہیں اور یہ بات پوشیدہ نہیں کہ الم سواد کو جذب کرنا ہی خاص کر اس مواد کو جو مستعد ہوتا ہے اور اگر سورمزاج سرد ہو گرم دواؤں کے استعمال سے اور جو امور کہ گرمی پہنچاتے ہیں ان سے گرمی پہنچائیں اور اگر تھنہ اور مطبوع سے کچھ ایک بلغم کا استفراغ کرین مناسب ہے اس واسطے کہ جب بلغم کم ہوگا صفر غالب آئے گا اور حرارت کا غلبہ ہوگا اور احتیاط اس میں یہ ہے کہ یہاں استفراغ نکرین کیونکہ ممکن ہے کہ جب بلغم کا استفراغ ہوا اسکے ساتھ صفر بھی نکلے اور صفر اگرچہ کم ہی نکلے مگر اسکے نکلنے سے بدن میں زیادہ سردی آتی ہے اور اگر سورمزاج خشک ہو اور یہ بہت کم ہوتا ہے چاہیے کہ تربیب میں کوشش کرین اور اس جگہ روغن بادام روغن کدو روغن گل قیر و طی کہ مرغ اور بطکی چربی اور مغز ساق گاؤ اور موم سے بنائیں مالش کرنا اور ترغذا نکالنا کھانا مثلاً گائے کا دودھ وغیرہ نفع کرنا ہے امتیاز سورمزاج رطب سے درد و الم نہیں ہوتا چنانچہ صداع میں اسکا ذکر گذرا ہے دوسری نوع وہ ہے کہ خون کی زیادتی سے پیدا ہوا اور اسکی علامت اسجگہ کا سرخ ہونا اور اٹھنا اور پھول جانا اور درد اور تھمد اور ضربان اور طس میں حرارت لیکن دسوی کی حرارت نہایت تیز نہیں ہوتی بخلاف صفر دوی کے اور بیمار کا مزاج گرم و تر اور بدن کچھ ہونا اور سن و سال کا عین شباب میں ہونا اور فضل ربیع کا ہونا اور ایسی غذاؤں اور شربتوں کا استعمال کرنا جس سے خون پیدا ہوا سپر گواہی دے علاج اگر علت بائیں طرف میں ہو داسنے ہاتھ میں فصد کرین اور اگر داہنی جانب میں ہو بائیں ہاتھ میں اور دونوں ہاتھ میں اگر دونوں طرف میں ہو اور جہاں کہیں کہ مرض ہاتھ میں ہو رگ اکھل کھولنی چاہیے اور جہاں پانوں میں ہو رگ باسلیق کی فصد مناسب ہے اور بیمار کی طاقت کے موافق خون ایک یا ریا کئی دفعہ میں نکالیں جس قدر نکالنا چاہیں اور اگر کوئی امر فصد کا مانع ہو خون نکالنے کے لیے درد کی جگہ سے تلے حجامت کرین تاکہ خون کا استفراغ بھی ہو جائے اور جانب مخالف میں اسکا مالہ ہو جائے اور فصد حجامت کے بعد جب دو یا تین دن گذر چکے ہیں آب برگ جارا اور سنگنجنین اور گرم پانی پیکر کرین اور اگر سنگنجنین گرم پانی میں ملائیں اور درد مزخیزہ کی جڑ کوٹ چھان کر اس میں ملا کر پسین اور تڑ کرین بہتر ہے اور سنگنجنین فقط گرم پانی کے ساتھ بھی کافی ہے اور تڑ بہت ہی مفید ہے خاص کر جہاں کہیں کہ مرض پانوں میں ہو اور اگر مسهل کی حجامت

پڑے اول نبض غلاب پستان غلب برگ کا وزبان تخم خنمی کا مطبوخ تند یا زنجبین سے میٹھا بنا کر تین دن تک دین اسکے بعد سورنجان شاہترہ ترہندی
 آمویزر ہلیہ کے مطبوخ میں خیار شنبہ ملا کر دین اور ان دو اوان کے وزن کا اندازہ بیمار کے حال کے مناسب رکھنا چاہیے اور ممکن ہو کہ شیر خشک یا زنجبین میں
 اور بعضے احتیاج کیوقت سارکی بھی داخل کرتے ہیں اور ہر صورت میں احتیاط کریں کہ بحران کے دن سہل پینے کا اتفاق نہو اور جہاں کہیں کہ جلن اور
 گرمی کی شدت ہو آب کشک جو یا آب انارین اور روغن بادام نفع کرتا ہے اور آب ترہندی آب لوہے بخارا اور سکنجبین سادہ اور بزوری مفید ہے فصد کے پہلے
 یا اسکے بعد اور فصد کے بعد جب تک ابتدا اور تیز آمدین ہو مادہ ماننے کے لیے صندلین گل سرخ فوغل یا مینا اور اقا قیاسر کہ اور آب کاسنی اور آب کشنیزر وغیرہ
 میں ملا کر مفصل آفت رسیدہ پر طلا کریں اور درد کی شدت میں افیون اور بیرون اور دوسرے مخدرات آب کا ہو میں ملا کر طلا کریں تاکہ درد تخم جائے قائدہ جہاں
 کہ بہت سا مادہ اور قوی الحکت ہو جلد استفراغ کریں اور کچھ انتظار نہ کریں اور اس حالت میں رادعات قویہ بھی طلا کریں اس میں دو غرض ہیں ایک تو یہ کہ جب
 مادہ قوی الحکت ہو اور رادعات استعمال کریں مادہ حرکت سے رہ جائیگا اور رگون کے اور جوڑوں کے دبنے سے درد زیادہ ہو گا دوسرے یہ کہ جب درد
 قوی ہو گا اور رادعات قویہ استعمال کریں گے تو شاید کہ مادہ وہاں سے پھر کر اعضا ریشہ کی طرف جائے اسیدوجہ سے فصد کے پہلے سرد طلاؤں سے پرہیز کرنا لازم
 جاتے ہیں خاص کر جہاں کہیں کہ مادہ قوی الحکت ہو اور اگر اچھا ایسی خطا سرزد ہو اور اس سبب درد زیادہ ہو اور اس بات کا خوف ہو کہ مادہ اعضا ریشہ
 کی طرف جائیگا اور یہ اعضا ریشہ میں کسی طرح کے تغیر آنے سے معلوم ہو سکتا ہے تو اس صورت میں چاہیے کہ نیگرم پانی یا بابونہ اور نبضہ کے مطبوخ نیگرم
 سے درد والے جوڑ پر نطول کریں تاکہ مادہ اسی طرف میں پھر آئے اور اعضا ریشہ پر بجائے اور ایسا ہی مفرحات یا قویہ اعضا کی تقویت کے لیے کھلائیں
 تاکہ اعضا ریشہ کا اثر نہ مانیں اور مادہ کو اسی جگہ پر دفع کریں اور جب وقت مادہ انتہا کے قریب پہنچے طلائے رادع موقوف کریں اور جو دوائیں کہ قوی ہیں
 ہوں مثل نبضہ اور خنمی وغیرہ استعمال کریں اور جب انتہا میں پہنچے اور مادہ بالکل حرکت سے رک جائے جو چیزیں کہ قوی تحلیل ہیں مثلاً بابونہ اور اکلیل وغیرہ ضاد
 اور نطول کے طور پر کام میں لائیں ضاد محلل کہ درد مفاصل جاری کے بقیہ کو مفید ہے لعاب تخم کمان لعاب تخم جلبہ اور ان دونوں کا آماروغن بابونہ اور موم زرد
 میں ملا کر استعمال کریں اور عمدہ غذا اس جگہ آتش ساقی ہے اور آتش غورہ اور نخود آب و رماش مقشر خصوصاً آب ترہندی سے ترش بنا کر اور گوشت کے اقسام
 سے پرہیز کرنا لازم ہے خاص کر گائے اور بکری کے گوشت سے اور انکے مانند اور ایسا ہی شراب و رطلو اور شہد اور دو شاب خرماسے لیکن پرند جانور کو بھی کا گوشت
 اور ہرن کے بچہ کا اور خرگوش اور چوزہ مرغ کا گوشت دے سکتے ہیں خصوصاً جہاں کہیں کہ بیمار ضعیف ہو تیسری نوع وہ ہے کہ خون صفراوی سے یا صفراے خالص
 سے پیدا ہو اور درد مفاصل اور نقرس صفراے خالص سے بہت کم ہوتا ہے جیسا کہ شایع ہے کما کہ صفرا صرف اپنی رقت اور صحت اور لطافت کے سبب مفاصل میں
 نہیں رکتا بلکہ انہیں سے جلد تحلیل ہو جاتا ہے لیکن خون صفراوی سے اکثر عارض ہوتا ہے اسکی علامت رنگ میں زردی اور در جلن کی شدت اور نبض میں عسرت
 اور بول میں ناریت اور در دظاہر جلد میں نائل ہونا اور بوجھ اور تمدد اور سرخی اور اتفاح کا کتر ہونا خصوصاً صفراے خالص میں اور سر و بیرون سے فائدہ معلوم ہونا اور دوسرے
 علامات مادہ کے موافق ظاہر ہوں اور پہلی تدبیریں اور سن اور مزاج اور شہر اور عادت گواہی دے اور قسیم اکثر ان لوگوں کو عارض ہوتی ہے جسکے بدن ضعیف اور
 مزاج گرم اور خشک ہوں اور اس قسم میں اکثر تپ ہوتی ہے اور اگر طبیعت دان قوت عضو کا لحاظ کرے اور رادعات کے استعمال سے مواد کو مفاصل سے دفع

کرے ہلاکت کا باعث ہو اس بہت سے کہ مادہ دل اور دوسرے اعضاء رتیبہ کی طرف جھک پڑتا ہے چنانچہ دوسری میں اسکا ذکر مع تدارک اس خطا کے آچکا ہے اور ظاہر ہو کہ اس نوع میں تنقیہ کے پہلے رادعات قویہ کے استعمال سے اعضاء رتیبہ پر مادے کے پھر جانیکا خوف اس سبب سے زیادہ تہی کہ سبب اسکا خون صفراوی ہے کیونکہ صفرا اور خون صفراوی سریع الحرت ہے اور طبیعت سے زیادہ مخالف علاج اگر خون صفراوی ہو اول فصد کریں اور نضج ظاہر ہونیکے بعد استفراغ صفر کے لیے مطبوخ ہلیلہ وغیرہ دین مادہ کے اور بیمار کے ضعف اور قوت کی رعایت سے اور اگر طبیعت نرم ہو منضجات پراکتفا کریں اور مادے کو تحریک کریں اور اس مرض میں سرد چیزیں جنہیں قبض نمودار اور نطول میں استعمال کریں مثلاً اسبنول سرکہ میں ملا کر اور پوست کدو اور آب خیار اور آب حی العالم اور آب کلابود کا فور وغیرہ اور جسوقت درد کا غلبہ اور غشی کا خوف ہو اور وہیہ مخدرہ جسقدر کہ درد کی تسکین میں کافی ہوں ضما د کریں اور درد کی تھامنے والی دوائیں کہ اس نوع کے آخر میں لکھی جائیں گی انکا کھانا لازم سمجھیں اور یاد رکھیں کہ اس نوع میں ضما دات محلل کی حاجت نہیں خاص کر جہاں کہیں کہ صفر صرف سبب ہو کیونکہ صفر الطیف اور بہت گرم ہے اور جلد تحلیل ہوتا ہے اور ایسا ہی خون صفراوی اور اسہال کے بعد مناسب ہے کہ مدرات سرد مثلاً کاسنی اور تخم خیارین وغیرہ دین تنہا یا سکنجبین ملا کر اور مدرات کا نفع ان امراض میں خصوصاً تنقیہ کے بعد زیادہ ہے کیونکہ اس علت کا مادہ دوسرے اور تیسرے ہضم کا فضلہ ہے اور جگر کہ ہضم ثانی کا مکان ہے اسکے تنقیہ کے لیے اور رگون کے تنقیہ کے واسطے جو ہضم ثالث کے مکان ہیں انکا کر نیوالی دوائیں مخصوص ہیں اور سکنجبین خواہ دوسری میں خواہ صفراوی میں کلی تاثیر رکھتی ہے مگر چاہیے کہ بہت ترش نہ ہو اور مدرات گرم مثلاً بادیان اور کرفس ہرگز نذیرن کہ مدرات گرم مادہ کو جلاتے ہیں اور اسکی رطوبت کو فنا کرتے ہیں اس سبب سے زیادہ پھل جاتا ہے مادہ جسوقت کہ مسهل کی حاجت ہو اور قوت وفا کر سکتی ہو بدن کو ایکبارگی غلط زائد سے پاک کریں اور ضعیف سہلون پر توجہ کریں اور اس کام کے لیے مطبوخ سورنجان نہایت مفید ہے بشرطیکہ تپ نہ ہو اور اگر تپ ہو مسهلون سے نافع یہ ہے اسکی ترکیب مغز فلوس خیار شنبہ بنفشہ خشک کے مطبوخ میں یا آب کلو کاج آب کاسنی آب لبلاب میں جو انہیں سے میسر ہو حل کر کے اور کچھ ایک شکر ملا کر دین اور اگر تپ نرم اور بہت کم ہو ہلیلہ دس درم لیکر سو درم پانی میں ایک اٹ دن تر رکھیں پھر لیکر صاف کریں اور دس درم اسبنول میں ملا کر لعاب نکال لیں اور نبات سے بیٹھا بنا کر پلائیں اور جو کچھ کہ دوسری میں لکھا ہے بیان کام آتا ہے اور جہاں کہیں کہ صفر ہی فقط بیماری کا مادہ ہو تو نہایت مفید ہے اور فصد کی حاجت نہیں اور دوسری تداویروں میں جنکا ذکر آچکا ہے ان دواؤں کا ذکر ہے جو درد کو کھاتا ہے بن عدس مقشر استخوان سوختہ سورنجان خشک سفید بلوط سرکہ میں بھیجا ہوا تخم کشنیز خشک یہ سب چیزیں درد کو تھامتے ہیں ہر ایک دوا تنہا یا مرکب میں کے حال کے موافق کھلائیں اور جب کہ سورنجان کا استعمال کریں روغن ملنے سے مفاصل کی رعایت رکھیں جیسا بلغمی میں بیان کیا ہے اور مفاصل پر سرد پانی ڈالنا اور اسبنول کو گرم پانی ڈال کر جب پھول جاسے روغن گل ملا کر طلا کرنا اور کو ساکن کرنا ہے اور دوسری مخدر چیزیں دوسری نوع میں مع تدارک انکے ضرر کے اور پرگدز چکین اور سفوف کہ درد شدید کو ساکن کرنا ہے سورنجان سفید شکر طبرزد برابر لیں اور تین درم سرد پانی کے ساتھ دین دوسرا نسخہ استخوان سوختہ سورنجان ہر ایک ایک درم مقشر دو درم باریک بنا کر چھانکر ہر روز ایک درم کے برابر گلقد یا شربت بزوری میں ملا کر کھلانا بھی درد کو ساکن کرنا ہے دوا سے مخدر کہ درد کی شدت میں دے سکتے ہیں تخم کا ہونچ سفید ہر ایک پانچ درم شیطرج افیون ہر ایک ایک درم لیکر چلو زہ کے برابر گولیان بنائیں اور ایک گولی دین جو پھی نوع وہ ہے کہ بلغم سے عارض ہو اسکی علامت یہ ہے کہ بوجھ زیادہ معلوم ہو اور گرمی اور جلن نہ ہو اور درد متوسط ہر وقت رہے اور ورم بدن کے

ہم رنگ ہوا اور شاید کہ رصاصیت مائل ہو یعنی سیسے کا سازنگ ہو جائے اور یہ درم تھوڑا سا اور نرم اور پھیلا ہوا ہوتا ہے اور اسکا درد عرض اور عمق میں ہوتا ہے اور بلغمی کی دوسری علامات ظاہر ہوتی ہیں اور مزاج اور سن اور ہوا اور بلغم اور تباہی کا پہلے گذرنا اسپر گواہ ہوتے ہیں اور گرم چیزوں سے نفع ہوتا ہے علاج اول مثبت اور اصل السوس کے مطبوخ میں شہد ملا کر پلاہین اور کر این بشرطیکہ فضل گرم نہوا اور کوئی امرافع نہوا اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب تو میں بلغم بہت سا نکل جائے دوسری تدبیر کی حاجت نہ پڑے اور نہیں تو مسهل دین اور جب مسهل دینا چاہیں اول خلط کا نفع کریں یعنی چارون تک کطفہ عسلی گلاب و عرق بادیان میں یا بادیان گل سرخ اصل السوس کے مطبوخ میں ملا کر استعمال کریں اور خود آب کا کھانا اس بات میں بہت مفید ہے اور اگر چارون میں نفع کا اثر بول میں ظاہر نہ ہو تو دن اور ماہ الاصول روغن بیدانجیر ملا کر دین اور چوتھے دن صرف بالاصول بدون روغن بیدانجیر کے دین اور جب وقت نفع کا اثر ہو ایک مقال کرانج اور ایک مقال تربد شہد میں ملا کر دین اور جب نفع کامل ظاہر ہو جب سورنجان اور جب شیطرج یا حب منتس سے بدن کا تنقیہ کرنا چاہیے اور چونکہ بلغمی مادہ بدن میں زیادہ ہوتا ہے اور اسکا تنقیہ پر درپڑا یکبار کرنا ضعف قوت کا باعث ہے چاہیے کہ مسهلون میں فاصلہ دین اور دوسهلون کے سچ میں منضجیات برقیات کریں اور اسی طرح کیے جائیں جب تک کہ تمام مادہ نکل جائے اور جب کہ تھوڑا سا مادہ رگون میں رہ گیا ہو مدرات گرم مثل بادیان تخم خزبہ وغیرہ کے استعمال کریں تاکہ مادہ کو رگون میں سے نکال دین اور ایسا ہی تحلیل کے لیے جو دوائیں کہ محلل اور طین ہیں مثل بابونہ مثبت غلی میہ مرعبہر چند بیدتر فریون اعاب طبع اعاب تخم کمان وغیرہ ضما کرین اور روغن گرم مثلاً روغن بیدانجیر روغن نار دین روغن قسط روغن بادام تلخ ملین اور قسط مملات ہرگز طلا کرین کہ اس میں مادہ کے پھرنے اور ٹھہر جانے کا خوف ہے اور جاننا چاہیے کہ اگر بلغمی مادہ کچھ ایک صفا کے ساتھ مرکب ہو مسلمات اور مدرات گرم کے لکھے گئے استعمال کریں اور طریقہ اعتدال بخوبی اور جیسی مادہ کی ترکیب ہو اسکے موافق دوائے مرکب دین تاکہ ضرر کا اندیشہ نہ رہے اور جو دوائیں کہ مفاصل سے بلغم نکالنے میں بے نظیر ہیں یہ ہیں اسکی ترکیب شحم حنظل بوزیدان سورنجان تربد باہی زہرہ قنطاریون حجرارنی جب اللیل اور جاننا چاہیے کہ اس مرض میں فصد کی حاجت نہیں لیکن کچھ مضائقہ نہیں اگر طبیب ناشکی کے لیے اور مادہ کم کر نیچے لیے بیمار کا حال اور مادہ کا توام لحاظ کر کے تجویز کرے فائدہ جلیلہ کہ سب جگہ اور درد مفاصل مادی کے اقسام میں کام آتا ہے ظاہر ہے کہ سورنجان کا کھانا اور طلا کرنا وجع مفاصل کے انواع کو نفع کرتا ہے خاص کر بلغمی میں اور یہ دوائیں سورنجان دو جوہر سے مرکب ہو ایک تو مسهل دوسرا قابض جو ہر مسهل کے سبب درد کے مادے کو مجری سے نکالتی ہے اور مفاصل کو پاک کرتی ہے اور جوہر قابض کی وجہ سے کہ جو ہر مسهل کے عمل کے بعد عمل کرتا ہے جاری اور مساکلہ در مفاصل کو سخت کرتی ہے اور اس میں قبض پیدا کرتی ہے تاکہ اور مادہ اپنی نہ پڑے لیکن باوجود اس خاصیت کے معدے کو ضرر پہنچاتی ہے اور عضلات اور مفاصل کو سخت کرتی ہے سو بہتر یہ ہے کہ سورنجان میں زیرہ اور زنجبیل ملا کر کھائیں تاکہ معدہ کو نقصان نہ پہنچے اور ایسا ہی صبر اور سقمونیا سے قوت دین تاکہ اس سے خوب اسہال آئیں اور معدہ سے جلد گذر جائے اور جب اسکو استعمال کریں چاہیے کہ مفاصل پر یوم روغن اور بطا اور مرغ کی چربی وغیرہ ملین تاکہ عضلات اور مفاصل اس کے ضرر سے محفوظ رہیں پانچویں نوع وہ ہے کہ مادہ سودا در مفاصل کا باعث ہو اور اسکی علامت یہ ہے کہ درد اور تمد بہت کم ہو اور ورم میں صلابت اور اس کے رنگ میں نیلا پن ظاہر ہو اور کھانے کی طرف رغبت زیادہ ہو اور سودا کی سب علامتیں ظاہر ہوں اور علاج بہت کم مفید پڑے اور گرم چیزیں نفع کریں علاج اگر یہ جانیں کہ سودا خون میں نکل آئے گا تو فصد کریں اور نفع کامل کے بعد مسهل سودا دین مثلاً مطبوخ انقیمون وغیرہ اور معجون انقیمون اور

جو ارش کمون تنقیہ بقایاے سودا کے لیے مفید ہے اور چاہیے کہ بابونہ آرد حلیہ تخم کتان مقل جاوشیر آتیج اور انجیر بکری کی چربی اور زیت اور روغن گاؤمین ملا کر ضا
کرین تاکہ درم کو نرم اور تحلیل کرے اور روغن سوسن اور روغن قسط اور روغن بید انجیر اور روغن قرطم اور روغن بابونہ اور موم اور چربی گدہ براور مرغی اور بٹ کی
چربی سے قیر وطنی بنا کر استعمال کریں کہ انہیں بھی وہی تاثیر ہے اور گرم تر روغن ملنا اور بابونہ مرزنجوش پودینہ حاشاز و فاحلیہ کے بطبخ سے نطول اور آبن کر نافع کرتا
ہو اور ہر طرح طحال کی اصلاح میں کوشش رکھیں اور بدن کی تطبیق غافل نہ رہیں اور ہرگز تحلیل میں افراط نہ کریں اور جو خیر کہ محلل اور ملین ہو استعمال کریں اور حمام معتدل
اور ریاضت معتدل غذا کھانے سے پہلے فائدہ مند ہے ابتدا ہ اس نوع میں فصد سوقت مفید ہوگی کہ سودا کے نکلنے کی توقع پڑے یعنی نہایت غلیظ نہ ہو اور اسکا
نشان یہ ہے کہ اگر فصد میں خون سیاہ اور کدراور غلیظ آتا ہے آنے دین کہ مادہ سودا ہے اور اگر خون سرخ اور صاف اور قوام میں معتدل ہو تو جان لین کہ مادہ سودا نہایت
غلیظ ہو نہیں آتا اس صورت میں واجب ہے کہ اسی وقت خون بند کریں اور نہ نکلنے دین کہ اس سے مادہ زیادہ متحجر ہوگا اور تمام امراض سوداوی میں فصد کشادہ کھولین اور
بڑی رگ کھولیں مثلاً اسلیق اور ہفت اندام جو نسی رگ کا کھولنا مناسب جانیں اور جان لے کہ رگ کو تنگ کھولنا مفید نہیں خاص کر امراض سوداویہ میں اور جو وقت
کہ درد مفاصل سوداوی میں فصد کی حاجت پڑے اور فصد میں خون صاف آئے اور مادہ سودا نکلے چاہیے کہ اول سودا کے نضج اور تلخیص و راسہال پر متوجہ ہوں
پھر فصد کریں کہ جب نضج اور تنقیہ کے سبب دالطیف ہو جائیگا تو فصد میں نکل آئیگا بلکہ احتیاط کی بات یہ ہے کہ امراض دموی کے سوا تمام امراض میں جب فصد کی
حاجت پڑے چاہیے کہ اول اس خلط کا نضج کریں پھر فصد کریں اور یہ جو کہتے ہیں کہ خون کے نکلنے میں نضج کا انتظار کرنا چاہیے اس سے مقصود یہ ہے کہ فقط امراض
دموی میں انتظار نہیں چھٹی نوع وہ ہے کہ مادہ ریجی درد مفاصل کا باعث ہوا سکی علامت شدت سے تمد ہونا اور درد کا جگہ جگہ پھرنا ہے علاج کلقتند اور گلاب اور
عوق بادیان اور شربت بزوری دین اور روغن مقوی مثلاً روغن گل وغیرہ ملین اور بلغم کے تنقیہ سے غافل نہ ہوں اور کبھی مادہ ریجی میں نہایت تیزی اور گرمی ہوتی ہے
اور چونکہ نہایت فساد لانا ہے استخوان میں گھس جاتا ہے اور اسکو فاسد کرتا ہے اور توڑ ڈالتا ہے اور ریج اسکو اسکا نام ہے اور اسکی تدبیر یہ ہے کہ خون نکالیں اور صفرا کا تنفر
کریں ساتویں نوع وہ ہے کہ درد مفاصل دو خلط یا زیادہ کے مرکب ہونے سے پیدا ہوا اور یہ مرض بلغم اور صفرا کی ترکیب سے اکثر عارض ہوتا ہے اور وجہ المفاصل مرکب
کی علت یہ ہے کہ ہر ایک کے اعراض اسکی کمی اور بیشی کے موافق ظاہر ہوں اور گرم مفردات اور سرد مضر و کتر مفید ہوا اور شاید کہ دو کبھی نفع کرے اور پھر کبھی وہی دو
اختلاف مواد کے سبب ضرر کرے علاج غور سے دیکھیں کہ کتنی خلطیں مرکب ہیں پھر اسی کے موافق دو کبھی اجزائے مختلفہ سے کہ ہر ایک خلط کے لیے مخصوص
ہو کھلانے میں یا طلاء کے طور پر یا اسکے سوا مرکب کریں اور اس ترکیب میں ہر ایک خلط کے غلبہ کا لحاظ رکھیں کہ جو خلط غالب ہو جو نسی دو کہ اس سے مخصوص ہے وہ
بھی دوسرے اجزا پر غالب ہو اور جب تک کہ نضج کامل ظاہر نہ ہو فصد اور سہل پر متوجہ نہ ہوں اور ترکیب اجزا کے سبب تصرفات طبیب کی رائے پر موقوف ہیں لکھنے
کی حاجت نہیں لیکن چونکہ تمام اجناس بسیطہ اور مرکبہ کی نسبت اکثر بلغم اور صفرا کے مرکب ہونے سے درد مفاصل پیدا ہوتا ہے اسکی تدبیر علیحدہ لکھی جاتی ہے اور وہ یہ ہے
کہ نضج کے بعد اسہال کے لیے جب سورنجان یا مطبوخ سورنجان دین اور رسوت اور ایلیو اصنل شیا ف یا مینازعفران ہر ایک دو درم گل ارمنی ایک درم کرنب سوختہ
چار درم لیکر یا ایک کو ٹکر عنب الثعلب کے پانی میں ملائیں اور ضا د کریں اور جہاں کہیں درد کی شدت ہو زعفران اور ایون برابر لیکر دو دھوین پیسکر موم اور روغن
باروغن کنجد میں ملائیں اور طلا کریں اور لوبیا پانی میں چاکر اور کو ٹکر ضا د کرنا مادہ کو تحلیل کرتا ہے اور درد کو ساکن کرتا ہے جو ب در مفاصل کو کہ بلغم اور صفرا سے عارض

ہو میندہین صبر ایک مہ سو رنجان چار دانگ ہلیدہ زرد چار دانگ گل سرخ مصطکی ہر ایک یک دانگ یہ سب ایک خوراک ہو کوٹ چھانکر پانی میں یا گلاب میں گولیان بنا کر
اور کھلائیں اور اگر صبر کی عوض ایچ فیقر الما میں بہتر ہے جب سو رنجان صبر سقوطی ماہر ہر ج ہر ایک یک دم سو رنجان تری سفید ہر ایک ایک مثقال کثیر ایک دانگ حبثیل
ادھا درم خم حنظل ڈیڑھ دانگ کوٹ چھان کر کرفس کے پانی میں گولیان بنا کر خوراک تین درم اور اگر بیمار قوی ہو اور اسکو اسماں جلد نہیں ہوتے ان سب کی ایک
خوراک کریں درم مفاصل درنقرس و عرق النساء اور وج الورک کو کہ سردی سے عارض ہو میندہین مطبوخ سو رنجان ہلیدہ زرد میں درم ہفتہ گل سرخ ہر ایک
پانچ درم تخم کاسنی تین درم سو رنجان نیکو فہ دو درم پودینہ کی چند شاخیں اور اگر پودینہ موجود نہ ہو اسکے عوض مصطکی لین اور ان سب دو اون کو تین رطل پانی میں جوش
دین جب ایک رطل باقی رہے صاف کریں خوراک دو اوقیہ شکر ملا کر اور اگر شکر کے عوض ترینجین ملائین تلسین زیادہ ہوتی ہو اور باقی علاج نوع صفراوی اور مغنی سے اخذ
کریں درم مرکب کر کے استعمال کریں اور جو چیزیں درد کو ساکن کرتی ہیں انکا ذکر اوپر مکرر آچکا ہے حاجت کے موافق استعمال کریں دوسری قسم میں نقرس کا بیان
ہو یعنی جو درد کہ کعب کے مفصل میں یعنی ٹخنے کے جوڑ میں اور پانوں کی انگلیوں میں پیدا ہو اور یہ درد اکثر پانوں کی انگلیوں سے خاص کر انگوٹھے سے شروع ہوتا ہے
اسی واسطے ابن ہبل نے کہا کہ پانوں کے انگوٹھے کا جو نقرس درم کہلاتا ہے اور اسی لفظ سے نقرس کا نام نکلا ہے اسطور پر کہ حال کا نام محل کے نام پر رکھا اور کبھی قدم
کے بیچے سے یا قدم کے برابر دن میں سے اٹھتا ہے اور تمام قدم میں ہو جاتا ہے اور شاید کہ درم یہاں سے اوپر چڑھے اور زانو میں پہنچے اور زانو آس کر آئے اور شاید
کہ یہی دوران کی طرف چڑھ جائے اور بعضوں کے نزدیک یہ ہے کہ اگر ہاتھ کے جوڑ میں اور اسکی انگلیوں کے جوڑ میں درد اور درم پیدا ہوا ہو اسکو بھی نقرس کہتے ہیں
غرض کہ درم نقرس سخت شدید ہوتا ہے خاص کر جو نسا انگوٹھے میں ہوتا ہے اور یہی اکثر ہوتا ہے کیونکہ انگوٹھے کا جوڑ تنگ ہے اور جو مادہ اس میں آتا ہے تحلیل نہیں
ہوتا اور شدت سے تمد کرتا ہے اور اسکے کثیر الحس ہونے سے یہ درد قوی ہوتا ہے اور اسکی صلابت کے سبب جو اس میں آتا ہے آسان نہیں ملتا
اس ضرورت سے اگرچہ ادنی سبب ہوتا ہے بہت ایذا دیتا ہے اور نقرس ان امراض میں سے ہے کہ باپ سے بیٹے کو میراث پہنچتا ہے اور جان لے
کر اسکے اسباب اور علامات اور معالجات اور کسی مادے سے اسکا اکثر اور کسی مادہ سے کم پیدا ہوتا ہے عینہ اسی طرح ہے کہ وجع المفاصل میں گنہ بکا
اسی واسطے شارح اسباب نے دونوں کو ایک ہی جانا اور اسکے بیان کو دوبارہ تحصیل حاصل اور مکرر سمجھ کر اسپر التفات کیا اور چند فوائد پر کہ اس جگہ مناسب
تھے اکتفا کیا **فائدہ** اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سرد و اون کے پلانے اور طلا کرنے سے نقرس کا علاج کریں اور سردی میں افراط کریں اور بیماریار
صفراوی مزاج ہے پھر جو فضلہ کہ مفاصل میں آتا ہے اٹا پھر کر دل اور دماغ کی طرف جائے اور ہلاک کر ڈالے سو اگر اس قسم کی بے تدبیری سرزد ہو اسکا
تدارک کریں اس طرح پر کہ مادہ کو مفاصل آفت رسیدہ میں کھینچ لائیں یعنی جو دوائیں کہ عضو کو نرم اور مادے کو جذب کرتی ہیں انکے مطبوخ سے نطول
کریں چنانچہ وجع المفاصل میں اسکا بیان کیا گیا تیسری وجع الورک کے بیان میں یعنی درد اور درم کہ سرین کے مفصل میں پیدا ہو اور یہ درم جب تک سرین
کے مفصل میں پیدا ہو اور یہ درم جب تک سرین میں ٹھہرا رہتا ہے وجع الورک کہلاتا ہے اور جب وہاں سے بڑھ کر پانوں کی طرف آتا ہے عرق النساء
بولا جاتا ہے اور وجع الورک اگر ایک مدت رہتا ہے اکثر عرق النساء ہوتا ہے اور اس بیماری کے اسباب و علامات وہی ہیں کہ وجع المفاصل میں گذر چکے مگر چونکہ مرض کا مادہ سرین کے
مفصل میں ہے اور یہ مفصل گہرا اور گوشت میں چھپا ہوا ہے اسکا نشان اسجگہ میں چندان ظاہر نہیں ہوتا مگر جہاں کہیں کہ مفصل میں مادہ کی کثرت سے املاے شدید ہو کہ اس صوت میں

خلط کی نوعیت پر اس جگہ کارنگ بھی گواہی دینگا اور وجع الورک کا سبب خاص یہ ہے کہ سخت چیزوں پر بیٹھنے کا اور ہمیشہ سواری کرنا اتفاق پڑے علاج اگر خون کی علامت ظاہر ہو اور کوئی امر مانع نہ ہو اول اسی طرف کے ہاتھ میں فصہ باسلیق کریں اور ہرگز اس بیماری اور عرق النساء میں روادعات اور قابضات طلائع میں کیونکہ مادہ گہرے جوڑ میں ہے اور رواج کے سبب اسی جگہ رک جائیگا اور تحلیل ہوگا بلکہ کبھی اسوجہ سے مفصل اکھڑنے پر آمادہ ہو جاتا ہے سو ان امراض میں مناسب یہ ہے کہ ابتدا میں درد کی تسکین کے لیے مرخیات کہ بہت گرم نہوں ضماؤ کریں مثلاً تخم حمان اور بابونہ اور روغن شبت وغیرہ اور اگر غلطی سے روادعات استعمال میں آئیں اور اس سبب سے مفصل کے اکھڑ جانے کا خوف ہو جلد تدارک کریں اسطور پر کہ حمام نیگم میں لیجائیں اور ادویات مرخیہ کا مطبوخ نیم گرم ڈالیں اور تازہ وہ نیم گرم میں بھجلائیں اور باقی علاج وہی ہے کہ وجع مفاصل موسمی میں گذر اور اگر غلغم کی علامت ظاہر ہو اول تخم ترب تخم شبت کے مطبوخ میں شہد ملا کر فرمائیں اور سہال کے لیے حب شیطرج اور حب منتن وغیرہ دین اور نضج کے بعد تخفہ گرم اور شافکہ وجع خاصہ میں گذر استعمال کریں اور روغن فرقیون میں خمبیدہ شہد ملا کر لیں اور محلل چیزوں کا ضماؤ کریں اور ان کے مطبوخ سے نطول کریں اور اکثر مرض کی ابتدا میں ترکا استعمال خوب کیا جاتا ہے اور اتنی ہی تدبیر سے سب مادہ اکھڑ جاتا ہے اور بھی تر اور اسہال کے بعد مدرات کی حاجت پڑتی ہے اور عمدہ مدرات کہ وجع الورک ملنجی میں کام آتے ہیں کما ذریوس خطیانا ہر ایک دو اوقیہ زراوند مدرج ایک اوقیہ تخم سدا ایک رطل بغدادی انکو کوٹ چھا کر آسمین سے تین درم لیکر تین درم شکر ملا کر پانی یا عرق بادیان کے ساتھ دین اور سب بیرون سے بہتر یہ ہے کہ فائدہ کریں اور جو شخص ریاضت کرتا ہو اس سے ریاضت کرائیں مگر تفریق کے بعد کہ ریاضت کی حرکت سبب یا وہ نہ ہو اور جب ان تدبیروں سے نفع معلوم نہ ہو تو اس بات میں کوشش کریں کہ مفصل کے اندر سے باہر کی طرف کھینچ آئے اور اس کام کے لیے مجھنیاری استعمال کرنا اور گندھک کے پانی میں بھینا فائدہ کرتا ہے اور اگر حج کبر عاقر قرحا ذرا چمکین کبوتر اور لبوس اور غسل بلا در سرین پر جہاں کہ مادہ ہی ضماؤ کریں اور چھوڑ دین یہاں تک کہ دانے پیدا ہوں اور وہ جگہ زخمی ہو جائے پھر اسکو اچھا نہونے دین جب تک کہ مادہ اسی راستہ سے رفتہ رفتہ نکلی جائے اور در دہکا پڑ جائے بہتر ہے اور صاحب ذخیرہ لکھتا ہے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اس مرض میں چند مرتبہ سینگیوں کا لگانا اور ان سے بہت سی خون نکالنا مادے کو مفصل کے عمق میں سے نکالتا ہے اور اور تدبیر اور تکالیف سے بے پروا کرتا ہے اور جہاں کوئی دوا نفع نہ کرے اور تدبیر مذکورہ مفید نہوں اور بیماری پر مدت گذر جائے اور مفصل کے اکھڑ جانے کا خوف ہو یعنی جوڑ کا نکلتا ظاہر ہو درک پر داغ دینا چاہیے اور اس داغ کا طریق یہ ہے کہ لوہے کا ایک آک پیالہ کی صورت بنائیں کہ اوہے بالشت کے برابر فراخ ہو اور خستہ خرما کے برابر اسٹیکے کنارے پر سطر ہوں اور اس قدح کے اندر تین دائرے اور بھی لگائیں چنانچہ اس کے کنارے بھی ویسے ہی سطر ہوں جیسا کہ چلے اور ہر چار دائرے کے بیچ میں فاصلہ برابر ہے اور اس قدح کے پینچے ایک دینالہ دراز لگائیں اور حاجت کی وقت اس قدح کا سر آگ میں سرخ کریں اور دینالہ اٹھا کر قدح ورک پر رکھ دین یعنی اس گڑھے پر جسمین ران کے استخوان کا سر رہتا ہے کہ چار داغ مستدیر ایک ہی دفعہ آجائیں اور داغ دینے کی وقت بیمار جانب صحیح پر تکیہ رکھے اور بعضے طبیب مفصل کی جگہ ہی داغ دیتے ہیں اور خوب گہرا رکھتے ہیں کہ جو طوبات فرقتہ اسجگہ میں ہیں اس داغ کیوجہ سے خشک ہو جائیں فائدہ داغ اور ادویہ مفرد اور جاذبہ کو ہوت استعمال کر سکتے ہیں اول فصہ اور سہال اور تخفہ اور تر سے استفراغات کر چلیں اور اسی طرح جب تک کہ ضرورت قوی نہ ہو یہ علاج نکرین اور جاننا چاہیے کہ وجع الورک اور عرق النساء اگر بائیں طرف پیدا ہوں بہت بڑے ہوتے ہیں اور جو نسا انہیں سے بلغم سے پیدا ہوا اور سرد ملک اور سرد موسم میں اور تازہ اور فریہ آدمیوں میں پیدا ہو بہت مشکل ہے جو چوتھی قسم عرق النساء کے بیان میں وہ ایک درد ہے کہ سرین کے

مفصل سے اٹھتا ہے باہر کی جانب اور ران کی طرف آتا ہے اور شاید کہ اندر کی جانب سے آئے گا ایسا کہ اتفاق ہوتا ہے اور الحاصل اکثر ایسا ہوتا ہے کہ یہ درد جب ران میں آتا ہے اسی جگہ ٹھہر جاتا ہے اور کبھی ٹھہرے تک آتا ہے اور ممکن ہے کہ ٹھہرنے تک اور پانوں کی چھٹنگی تک آئے اور نساؤن کے تحت اور سین حملہ اور الف مقصورہ سے اس رگ کا نام ہے کہ اس جگہ واقع ہے اور اطباء کی عادت ایسی ٹھہر گئی کہ وجع النسا کو عرق النسا بولتے ہیں اور اصل کلام سطح پر ہے کہ اس رگ کا درد جس کا نام نسا ہے اور جو اسباب اور علامات اور علاج اور ادویات کے استعمال سے پرہیز کرنا کہ وجع الورک میں گذر چکے ہیں یہاں بھی اس طرح سمجھیں مگر اتنی بات ہے کہ عرق النسا سے موسمی میں فصد باسلیق کے بعد عرق النسا کی فصد بھی کھولنی چاہیے اور جالینوس نے کہا کہ رگ صافن کا کھولنا عرق النسا سے زیادہ مفید ہے اور بعض صافن سے زیادہ مفید غرض کہ اگر درد اندر کی جانب سے آئے گا تو فصد صافن نہایت مفید ہے اور اس جگہ فصد اس حالت میں بہتر ہے کہ بدن خالی ہو اس واسطے اطباء نے کہا ہے کہ دو دن روزہ رکھیں اور غذا کم کھائیں پھر صافن کی فصد کریں کہ بہت نافع ہو اور اس مرض کے علاج میں جلدی کریں کہ اگر دیر تک رہے گا قوی ہو جائیگا اور پانوں اور زانو اسکے اٹھانے سے لگنے لگیں اور شاید کہ پانوں اور زانو پھرجائے اور ایسا ہی استفرغات میں بہت فاصلہ نہیں کہ اس کا مادہ جلد عود کرتا ہے بخلاف دوسرے اوجاع مفاصل کے کہ اس کا مادہ دیر میں عود کرتا ہے اور بحرب ترحید موسمی میں ہے جو کہ حام میں گرم پانی سے غسل کریں اور مرطب غذا کھلائیں اور روغن اور مرغ اور بطکی چربی وغیرہ ایک ہفتہ تک طین اسکے بعد رگ عرق النسا پانوں کی خضر اور بصر لینے و نون پھوٹی انگلیوں کے پچ میں سے جانب مقابل میں کھولیں اور اسکے بعد فصد باسلیق کریں اور جمان کہیں کہ درد قوی ہو روغن شبت اور روغن اور روغن کبجد گرم طین در دھم جاتا ہے اور اکثر دیکھے ہیں آیا ہے کہ تنقیہ کے بعد داغ دیا اور صحت کلی حاصل ہوئی اور داغ کا طریق اس مرض میں اس طرح ہے کہ اگر داغ سے آٹھ انگشت اوپر رگ عرق النسا کو ڈھونڈھ کر اسپر داغ دین اور اکثر ہندوستان کے جمہور اس سبب سے کہ اس رگ سے واقف نہیں پنڈلی میں داغ عریض خط کی صورت کھینچتے ہیں اس نعر سے کہ وہ رگ اس سے باہر نہوگی اور ایسا داغ کبھی تو فائدہ دیتا ہے اگر داغ رگ پر پہنچ گیا اور کبھی مفید نہیں پڑتا اگر رگ پر نہ لگا اور اس رگ کا نشان یہ ہے کہ گرہ دار ہوتی ہے اور جب ران کو زانو تک باندھتے ہیں ظاہر ہو جاتی ہے اور اگر پنڈلی میں یہ رگ ظاہر نہ ہو تو پانوں کی خضر اور بصر کے پچ میں ایک خط عریض سے آہنی گرم سے کھینچ میں اور اس سبب سے کہ اس جگہ گوشت بہت کم ہے اور اکثر تو یہ ہے کہ داغ نضر دے کہ تو رگ پر پہنچ جائیگا اور احتیاط کی بات یہ ہے کہ اس جگہ بھی داغ دین اور پنڈلی میں بھی ٹخنے سے آٹھ انگشت اوپر ایسی بیمار کی انگلیوں سے باپ کر اور اگر داغ فائدہ نہیں ساق میں شکاف دین اور اس رگ کو صندروسے اٹھا کر کاٹ والین اور داغ دین کہ اس کے حکم سے مرض زائل ہوگا اور بصر اور تشریح سے پرہیز لازم سمجھیں فصل و والی کے بیانیہ میں وہ ایسا مرض ہے کہ ساق کی رگین بڑی بڑی اور موٹی ہو جائیں اور انہیں گرہ پڑ جائیں اور بہتر معلوم ہوں اور خون سودوی اس کا سبب ہے کہ ساق کی رگوں میں آپرے اور یہ بیماری اکثر قاصدون اور بوجھ اٹھانے والوں اور پیادہ چلنے والے کو اور ان لوگوں کو کہ حکام کے ساتھ اکثر کھڑے رہیں اور ان لوگوں کو جنکے پانوں اکثر مشقت میں رہیں اور کھڑے رہیں عارض ہوتی ہے فائدہ کبھی یہ مرض خون بلندی سے پیدا ہوتا ہے اور اس صورت میں رگوں کا رنگ سبز نہوگا اور کبھی امراض حادہ کے بعد مواد کے انتقال سے عارض ہوتا ہے اور کبھی حرارت مزاجی یا حارضی کے سبب زخم ہو جاتا ہے غرض کسی طرح سے ہو اور دیر تک رہے مشکل سے علاج پذیر ہوتا ہے علاج رگ باسلیق کھولیں اور سبب کے موافق سود یا بلغم کے مسہلات دین اور

فر کر اٹھیں اور ہر تھقیہ میں ایاج فیقر میں کچھ ایک گل ارسی ملا کر کھلائیں اور مارا لجن پلانین اور تھقیہ تمام کے بعد ساق کی اُن رگوں میں جو ابھرتی ہیں
فصد کریں اور بقدر حاجت خون نکالیں اور حرکت سے منع کریں اور اغذیہ غلیظہ مولدہ سودا سے پرہیز کریں اور جو وقت کہ فصد کریں اور خون نکالیں
مناسب ہو کہ ساق کو ہاتھ سے ملین تاکہ خون غلیظ حرکت کے سبب کام نکلیے اور تھقیہ کے بعد ساق کو ٹیپوں سے باندھ کر رکھنا نفع کرتا ہے اور مادہ کو نہیں
گرنے دیتا مگر چاہیے کہ سخت نہ باندھیں اور بندش تلوون سے شروع کریں اور گھٹنے تک باندھیں اور جب پیادہ چلنے کی ضرورت پڑے اول اُس تدبیر کو کہ

داد الفیل میں آئیگی عمل میں لائیں پھر آہستہ آہستہ چلیں اور اُس مرض کا علاج اور داد الفیل کا ایکسان آجھیں

فصل دار الفیل یعنی پلایا کے بیان میں وہ اس طرح ہے کہ ساق اور پانوں بہت مطبوع ہو کر باقی کے پانوں کی صورت ہو جائے اور ساق

اُسکا نام یہ رکھا گیا اور اس مرض کا مادہ رگوں میں بھی ہوتا ہے اور پنڈلی اور تلوے کے عضلات اور اغشیہ میں بھی ہوتا ہے اور دوالی کا مادہ ایسا نہیں کیونکہ
وہ رگوں میں بھی رکھتا ہے اور یہ مرض دو طرح پر پہلی قسم وہ ہے کہ خون غلیظ سوداوی سوختہ پانوں پر گرسے اُسکی علامت درم سخت اور ٹلس میں گرمی اور ساق
رنگ دل تو سرخ ہوتا ہے پھر نیلیوں اور سبزی مائل ہو جاتا ہے اور شاید کچھ ایک شقاق اُسجگہ پیدا ہو اور وہ شقاق قرطہ ہو جاتا ہے اور مادہ اُس میں سے پلکاتا ہے
اور اُسکا خاصہ ہے کہ جب مستحکم ہو جاتا ہے پانوں کی حس کو باطل کرتا ہے اور اسوجہ سے کہ روح کے مجاری کو روک دیتا ہے علاج جلد فصد باسلیق کھولیں اُسی

پانوں آفت رسیدہ کی جانب سے اور تھقیہ سودا کے لیے طبخ افیمون اور مارا لجن دین اور اس سبب سے کہ مادہ سودا بہت غلیظ ہے اور باوجود اس بات کے

ایسی جگہ جا پڑا ہے کہ دور اور تھقیہ کی جانب ہو ایک ہی دفعہ میں اُسکا اخراج ممکن نہیں چاہیے کہ برفعات تھقیہ کریں اور اسہال کے لیے بہت گرم چیز دین

ہرگز نہیں کہ سبب بڑھ جاتا ہے اور جبکہ بدن پاک ہو جائے اور مادہ گرنے سے ٹک جائے رگ باض نکولیں تاکہ اُسی عضو خاص کا تھقیہ ہو اور تھقیہ لگائیں اور ٹک

بعد افاقیا اور ٹک اور عصارہ لیمہ لیتیں طلا کریں تاکہ عضو کی تقویت ہو اور واجب ہے کہ اس مرض نہ آلا اور صاحب دوالی اغذیہ مولدہ سودا سے اور پیادہ چلنے

سے اور اُن امور سے کہ پانوں پر مادہ سودا کے آئینکا باعث ہوں پرہیز کرے اور ہمیشہ پانوں کو تھقیہ پر رکھے اور تھقیہ در حرکت نہ لے اور اگر اٹھنا اور سوار ہونا اور

پیادہ چلنا ضرور ہو قالض دوائیں مثلاً ناز و اور کرناج اور صمغ عربی اور افاقیا اول ساق اور قدم پر طلا کریں اور دم سے ساق تک باندھ دیں مگر سخت باندھیں

پھر حکم کریں کہ آہستہ حرکت کرے اور اگر چلے تو عصا ہاتھ میں لیکر زور اُسپر ڈال کر راستہ چلے اور اسی تدبیر میں مشغول رہے جب تک کہ مادہ گرنے سے

خاطر جمع ہو اور عضو میں قوت کامل حاصل ہو اور دوالی واسے کو بھی یہی تدبیر کرنی چاہیے جب حرکت کرے دوسری قسم وہ ہے کہ خلط غلیظ لجنی پانوں میں جمع

ہو کر دار الفیل پیدا کرے اُسکی علامت درم کانرم ہونا اور ٹلس میں سردی اور ساق اور قدم ٹوٹا ہونا اور جو کچھ کہ دسوی میں مذکور ہے یہاں نہو علاج ہر تھقیہ

میں ایک بار یا دو بار فر کر اٹھیں اور ہر صبح دو درم اطرافیل صغیر اور آدھا درم زنجبیل ملا کر دین اور اس مرض میں بھوکا رہنا بہت فائدہ کرتا ہے اور تھقیہ کامل کے بعد

تقویت عضو کے لیے صبر اور زور اور افاقیا اور جزر شراب میں طلا کریں اور آب برگ سرد اور آب لیمہ لیتیں پرانے سرکہ میں ملا کر ٹیپوں سے مضبوط باندھ دیں

اور خشک دوائیں استعمال کریں اور جو کچھ کہ لجنم افزا ہے اور پانوں کو حرکت دے اُس سے منع کریں اور جب حرکت کریں وہ تدبیر کہ پہلی قسم میں گذر چکی

استعمال کریں اور یہ دوا تھقیہ کے بعد طلا کریں مادہ کو تحلیل کرتی ہے مگر ترس نظرون سرگین بزار و جو خاکستر جو ب انگور برابر لیکر نرم بنا کر طلا کریں اور

ایک دن یا دو دن چھوڑ دینا امتیاز جو دار الفیل قوی ہو اسکو بجا چھوڑ دینا اور علاج نہ کریں اگر ایذا نہ دے اور اگر زخم ہو جائے اور آگ کا خوف ہو
کاٹ ڈالنے سے بہتر کوئی علاج نہیں جہاں کہیں کہ تنقیہ منع نہ کرے

فصل وجع العقب کے بیان میں یعنی ابدی میں درد ہونا یہ کسی طرح ہوتا ہے اول تو یہ کہ ایڈی پز زخم لگے یا کوئی صدمہ پڑے ضرب اور سقط سے دوسرا
یہ کہ تنگ سوزہ سے ایڈی دب کر بھیج جائے تیسرے یہ کہ گرم یا سرد مادہ اسپر آپڑے علاج اگر زخم اسکا سبب ہو مرہم استعمال کریں اور اگر ضرب یا سقط اسکا
باعث ہو یا قینا اور گل ارمنی لیکر ہر ایک علیحدہ علیحدہ پانی میں یا گلاب میں حل کریں اور بلین اور بہت سرد پانی اسپر ڈالنا مفید اور شاید کہ حجامت کی حاجت
پڑے اور اگر سوزہ سے دب جانا اسکا سبب ہو سرد پانی کا ڈالنا اور یا قینا اور گل ارمنی کا طلاء کرنا نافع کرتا ہے اور اگر ماوسے کا گزنا اسکا باعث ہو اور
اور وہ مادہ خون ہو فصد کریں اور روغن گل اور اگر مادہ سرد ہو تو کریں اور بلغم اور سودا کا مسل مفید ہے اور روغن بابونہ اور روغن فرعیون
اور روغن قسطا فائدہ مند ہے

باب تیسواں حیات یعنی تیون کے بیان میں

اطبا کی اصطلاح میں تپ اس حرارت غریبہ سے مراد ہے کہ دل میں بھڑکے یا کسی اور عضو میں اور مستعمل ہو کر وہاں سے دل میں آئے اور دل میں سے بوسیلہ
روح اور خون اور شریان کے تمام بدن میں پھیل جائے بشرطیکہ کوئی نفع نہ ہو اور اسکا خاصہ ہے کہ تمام افعال طبعی یا بعض میں مخریہ ہو جیسا کہ سبب قوی یا ضعیف
ہو اور افعال طبعی یہ ہیں غذا اور پانی کی اشتہا اور غذا کا ہضم اور بھینا اور اٹھنا اور چلنا اور سونا اور بات کرنا اور جماع کرنا وغیرہ اور طبیعت کے موافق جاننا
چاہیے کہ غضب اور مشقت اور غم وغیرہ کی حرارت تپ نہیں مگر جیسا کہ مرتبہ کو پہنچے کہ افعال طبعی میں نقصان ڈالے اور روح یا غایط یا بدن میں لگ جائے اور
حرارت غریبہ کے پیدا کرنے سے حمی کا سبب ہو جائے اور نہ حرارت اور نفسانی کی غریزی ہو نہ غریبہ فائدہ جو حرارت کہ حیوانات سے علاف رکھتی ہے وہ تیر طبع
کی ہے اور غریزی اور اسطعسی اور غریبہ۔ و حرارت غریزی جالینوس کے نزدیک دو حرارت نارہ عنصر ہے جو مزاج سے حاصل ہوتی ہے اور قواعد بدن اور حرارت
اور حرارت عارضی کا رائل کرنا اسی سے حاصل ہوتا ہے اور تامت حیات بدن میں رہتی ہے اتنے بیان سے اُس میں اور حرارت غریبہ میں ماہیت کی وجہ سے
فرق نہیں بلکہ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ غریبہ مرکب کا جزو ہے اور بدن کی اصلاح کرتی ہے اور غریبہ اسکی ضد ہے اور اسطو اور دوسرے محققین کے نزدیک یہ ہے
کہ حرارت غریبہ مرکب مستعد پڑتی ہے جبکہ نفس کا فیضان ہوتا ہے جیسے کہ نفس اور قوی آتے ہیں اور اس صورت میں اُس میں اور دوسری حرارتوں میں عورت
اور حقیقت کی وجہ سے مغایرت ثابت ہوتی ہے اور حرارت اسطعسیہ غریزی کا ایک جزو ہے کہ اسکے لیے اور ایک حکم ہے اور وجود کے رہنے تک باقی ہے حیات
میں بھی اور اسکے بعد بھی اسی وجہ سے مردہ سیاہ اور متعفن ہو جاتا ہے اگر چہ اسے برف میں دبا دینا اور حرارت غریبہ حرارت ناطعی ہے کہ مرکب زندہ میں پیدا ہوتی
ہے اور بدن کو ایذا بھی دیا کرتی ہے اب جان لے کہ آدمی کا بدن ایک چیز مرکب ہے اور اس ترکیب میں سب چیزیں تین جنس ہیں پہلی جنس اعضاء اصلی کہ بدن
کی اصل اور بنیاد ہیں اور جو کچھ اُس میں ہے رطوبات یا ارواح اسکو گھیر رکھتے ہیں مثلاً استخوان اور غرق وغیرہ دوسری جنس اعضاء ہیں اور رطوبات
کہ بدن کی خلوتوں میں ہیں جیسے استخوان کا مغز اور زنی وغیرہ رطوبات اصلیکہ کہ انکی تفصیل دق میں آئیگی تیسری جنس اعضاء ہیں اور بخارات کہ بدن کی

طرح بدن میں پھیل رہے ہیں اور منفذین ترکیب بدن کو حمام سے تشبیہ دیتے ہیں اس طرح ہر کہ پہلی جنس یعنی اعضاء اصلی ایسے ہیں جیسے حمام کی دیوارین اور اینٹیں اور تھپڑ اور دوسری جنس کو اعضاء اصلی وغیرہ میں گھیرے ہیں وہ حمام کے پانی کے مثال ہے اور تیسری جنس کہ روح اور بخار ہر وہ بجائے حمام کی ہوا کے ہو جو وقت تپ کی حرارت ٹھہر کر اعضاء اصلی میں لگ جاتی ہے ایسا ہوتا ہے جیسا آگ کی گرمی حمام کی دیوار اور اینٹ اور تھپڑ میں لگ گئی اور اس جنس کا نام حمی وقیہ ہے اور جو وقت تپ کی حرارت اولاً اخلاط اور دوسری دفعہ رطوبات میں لگتی ہے پھر اعضاء میں پہنچتی ہے اور اسکی ایسی مثال ہوتی ہے کہ گرم پانی حمام کے طاس میں ڈالیں اور حمام کی اینٹیں اور تھپڑ اور دیوارین اس سے گرم ہو جائیں اور اس جنس کا نام حمی خلطیہ ہے اور یہاں خلط سے بدن کے تمام رطوبات مراد ہیں نہ کہ فقط وہی چاروں اخلاط چنانچہ قرشی لکھتا ہے کہ خلط سومہاں وہ چیز مراد ہے کہ رطوبات بدن کو عام ہو یہ نہیں کہ خلط کے نام ہی سے مراد ہو اس واسطے کہ کبھی حمی منی کی عفونت سے اور دوسرے رطوبات مائے کی عفونت سے پیدا ہوتی ہے اور جو وقت حرارت پہلے ارواح اور اجزے میں لگ جائے پھر انہیں سے اعضاء اور اخلاط میں تو اسکی ایسی مثال ہے کہ حمام میں آگ جلا لیں اور اسکی ہوا گرم ہو جائے پھر ہوا کی گرمی سے پانی اور دیوارین گرم ہو جائیں اور جو جنس حمی یومیہ کہلاتی ہے انتباہ یہ جو بیان کیا گیا ہے کہ بدن کی ترکیب میں تینوں چیزوں سے حرارت متعلق ہوتی ہے اور اس کے موافق ہر ایک تپ کا نام ہوتا ہے اس تعلق سے یہ مراد ہے کہ حرارت چٹھائے اور ٹھہر جائے ورنہ حرارت کہ روح میں یا اخلاط میں لگتی ہے اور دل میں بھی پہنچ جاتی ہے مگر حسین کہ پہنچتی ہے جب تک کہ اس میں نہیں ٹھہر جاتی اور خوب نہیں جھمکتی ہے تب تک اس نام سے نہیں کہلاتی ہے مثلاً حرارت کہ اخلاط میں لگ جاتی ہے اعضاء کو بھی گرم کر دیتی ہے حالانکہ فقط حمی عظمیٰ ہے لیکن جب اعضاء میں خوب جھمکتی ہے اور روح ہو جاتی ہے اور اور دن کو بھی اسی پر خیال کرنا چاہیے اور چونکہ تپ کے اجناس کلیہ تین ہیں ہر ایک جنس فصل علموہ میں لکھی جاتی ہے انشاء اللہ تعالیٰ

لکھی جاتی ہے انشاء اللہ تعالیٰ

فصل حمی یوم کے بیان میں اسکایہ نام اسوجہ سے ہے کہ یہ تپ اکثر ایک رات دن میں گذر جاتی ہے بشرطیکہ کسی اور جنس سے نہ بدل جائے اور کبھی شاذ و نادر تین دن ٹھہرتی ہے اور حمی یوم بھی ہوتی ہے پھر اگر اس تعداد سے گذر جائے تو اسکی اور جنس سے بدل جائیگی علامت ہے اور بعضوں کے نزدیک یہ ہے کہ چھ دن تک رہتی ہے اور یہ تپ تین طرح پر ہوتی ہے ایک تو یہ کہ بدن کے احوال سے منسوب ہو دوسرے یہ کہ جو احوال بدن سے خارج ہیں ان سے منسوب ہو تیسرے یہ کہ روح سے منسوب ہو سو جو نسی تپ نہیں یعنی روح سے تعلق رکھتی ہیں وہ تپیں ہیں کہ غم اور اندیشہ اور غصہ اور خوف سے عارض ہوں اور جو نسی بدن سے تعلق رکھتی ہیں وہ تپیں ہیں کہ رنج اور ریاضت اور استفرافات اور ام اور تھمہ اور سدہ اور پیاس اور بھوک سے پیدا ہوں اور جو نسی خارج سے علاوہ رکھتی ہیں وہ تپیں اس قسم کی ہیں کہ آفتاب و سردی اور جلد کی کثافت سے اور بڑے چشموں کے پانی میں غسل کرنے سے مثلاً راج اور شب و رگنڈک وغیرہ کے پانی میں نہانے سے پیدا ہو قاندہ یہاں تپ کا روح ہی سے علاوہ ہوتا ہے خواہ تپ کا سبب خاص روح کی حرکت ہو جیسے غم میں ہوتی ہے اور خواہ بدن کی حرکت اور خواہ اسباب خارجیہ جیسا کہ گذر چکا اور اس سبب سے کہ تپ روح سے تعلق رکھتی ہے اور ارواح تین ہیں طبعی اور حیوانی اور نفسانی سو جیسا جیسا کہ حرارت کا تعلق ان تینوں ارواح سے ہوا اسی کے موافق وہ تپ جو نسی روح سے کہ تعلق ہے اسکو اسی نام سے بولتے ہیں مثلاً حمی یوم طبعیہ اور حمی یوم حیوانیہ اور حمی یوم نفسانیہ اور اس بات کی پہچان کہ حمی یوم کو نسی روح سے متعلق ہے یہ ہے کہ جو نسے امور پہلے وقوع میں آئے ہیں انہیں غور کر کے مثلاً

پہلے تخمہ اور بدہضمی کا ہونا اور اغذیہ اور شراب اور دویہ گرم کا استعمال کرنا اس بات کا نشان ہے کہ اسکا تعلق اس روح طبعی سے ہے کہ جگر میں ہے اور پہلے غم اور خوشی کا ہونا اور حمام کی حرارت کا پہنچنا اس بات کی علامت ہے کہ اسکا علاقہ روح حیوانی سے ہے کہ دل میں ہے اور ہم یعنی اہتمام اور فکر اور حیوانی کا پہلے ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ روح نفسانی دماغ میں ہے اس سے اسکا تعلق ہے اب جان لے کہ اس تپ کو ہم دو قسموں میں بیان کرتے ہیں ایک تو یہ کہ اسکے جمیع انواع علامات اور معالجات پر بطریق کلی شامل ہو دوسری یہ کہ اسکی ہر ایک نوع بطریق جزئی مخصوص ہو پہلی قسم میں حی یوم کی علامات اور معالجات کا بطریق کلی بیان ہے جاننا چاہیے کہ مطلقاً اسکی نوع علامتیں ہیں ایک تو یہ کہ اس میں نقص یعنی لرزہ نہوا اور اکثر تو ایسا ہی ہوتا ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کچھ ایک قشریہ یعنی پھریری ہو جائے اور شاذ و نادر لرزہ بھی ہو جائے دوسرے یہ کہ ہاتھ اور پاؤں سرد ہو جائیں تیسرے یہ کہ اسکے شروع میں بدن کا ٹوٹنا اور تھکان اور اونگھنا بہت کم ہو اور اس تپ والا جب حمام میں جائے اسکو قشریہ نہ آئے اور اگر آجائے تو جاننا چاہیے کہ حمی عفی ہوتی ہے چھتے یہ کہ نبض میں کچھ عظم اور تواتر ہو اور اس میں صغیر اور اختلاف نہوا اور اگر اختلاف بھی ہو تو اس میں انتظام ہو مگر یہ کہ تپ سے پہلے کوئی ایسا وقوع میں آئے کہ اسکے باعث انتظام میں فرق پڑ جائے مثلاً مشقت و راحشاکی سوزش اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سردی کی شدت سے یا ان اسباب کی بہت سے جو خشکی بڑھاتے ہیں نبض صلب ہو جائے اور ممکن ہے کہ نبض کی حرکت انبساطی زیادہ سریع اور حرکت انقباضی بہت بلی ہو جائے اور اگر نبض کا حال مشکل ہو سانس کے احوال میں غور کریں پانچویں یہ کہ اسکی حرارت بہت تیز نہیں ہوتی بلکہ برابر سے ہوتی ہے جیسا کہ حرارت ریاضت معتدل سے پیدا ہوتی ہے اور جیسا ڈھیلا پن آدمی میں شہما سے پیدا ہو جاتا ہے چھٹے یہ کہ بول میں نطج کا اثر پہلے دن ظاہر ہوتا ہے کہ چہرے کا رنگ اور نبض معتدل و برقرار ہو مگر جہاں کہیں کہ تپ کا سبب غشی اور غم اور تخمہ پڑے اٹھویں یہ کہ ابتداء میں آہستہ اور نرم ہو اور تیز کا زمانہ دو ساعت سے زیادہ نہوا اور بڑے بڑے اعراض مثلاً زبان میں کھڑکھڑاہٹ اور تھار نفس وغیرہ کہ حمی عفی کے لوازم ہیں بالکل ظاہر نہوں اور اگر درد سر یا کوئی اور درد اسکے ساتھ عارض ہو تپ کے ٹوٹتے ہی زائل ہوا اور حی یوم کا خاصہ ہے کہ کھلو سے پاکیزہ عرق سے جیسا صحیح آدمی کو آتا ہو ٹوٹ جائے سو اگر عرق حد سے زیادہ آئے تو حی یوم نہوگی توین یہ کہ ایک رات دن سے زیادہ ڈھیرے مگر شاذ و نادر شاید کہ تین دن رہے اور جب اس حد سے گزر جائے تو حی یوم نہیں بلکہ دئی یا عفی ہو گئی اور یہ جو جالینوس نے کہا ہے کہ کبھی چھ دن تک رہتی ہے اور حی یوم ہی ہوتی ہے فقط اکثر محققین کے خلاف ہے علاج حی یوم بطریق کلی جان لے کہ اس قسم کی تپ الون میں سے کسی کی غذا بند کرین مگر جس تپ کا سبب تخمہ ہو اور اس تپ میں غذا کوئی ایسی چیز دین کہ لطیف اور سریع الهضم ہو اور جو شخص صغیر آدمی مزاج ہو یا تپ کی ابتداء میں اسکو قشریہ معلوم ہو یعنی بدن کے بال کھڑے ہوں اگر اسکو شروع میں روٹی کے چند لقمہ پانی میں یا گلاب میں یا آب نارین میں یا شراب مزوج میں بھگو کر کھلا میں بہتر ہو اور شراب کہ پانی میں ملائیں جلد ہضم ہوتی ہے اور جہاں کہیں کہ تپ کا سبب ریاضت و رعب اور بھوک ہو آرام پہنچانے اور غذا دینے پر توجہ ہوں اور جو نسبی تپ سدہ اور سام کے رکنے اور جلد کی کثافت سے پیدا ہو ریاضت معتدل کریں اور سخت کپڑوں سے اور کھڑکھڑے ہاتھوں سے مالش کریں پھر حمام میں لجا میں اور انخطا کی بوقت یعنی تپ گھٹنے پر غذا دین اور جب پیاس لگے ٹھنڈے پانی سے منع کریں مگر در صورتیکہ احتیاط میں ضعف ہو اور تپ سردی سے عارض ہو کہ اس صورت میں پانی بہت تھوڑا اور تپ کے بہت پیچھے دینا چاہیے اور حی یوم میں تین شخصوں کے سوا کسی شخص کا استفراغ نہ کرنا چاہیے اول وہ شخص جسکی تپ

سدا امتلائی سے پیدا ہو دوسرا وہ شخص جسکو جلد کی کثافت اور مسام کے بند ہونیسے تپ عارض ہو اور اسکے اندر امتلا ہو تیسرا وہ شخص جسکو تخم سے تپ ہو جائے اور جان لین کے آخر میں حمام بہت فائدہ کرتا ہے خاص کر جان کہ مسام کا رک جانا اور جلد کی کثافت اسکا سبب ہو مگر زکام والے کو نچا بیہ ہاں حیوقت کہ تپ ہلکی پڑ جائے اور زلزلہ رک جائے اور تخم والے کو بھی حمام جائز نہیں جب تک کہ غذا ہضم نہ ہو جائے اور سب حی یوم والوں کو حمام کی ہوا میں ٹھہرانا مناسب نہیں لیکن اسکے پانی میں جب تک چاہے ٹھہرے بلا مشقت روا ہو مگر جس شخص کو جلد کی کثافت سے تپ پیدا ہوئی ہو کہ اسکو حمام کی ہوا میں زیادہ ٹھہرنا اور عرق لانا بہت نفع کرتا ہے دوسری قسم میں حی یوم کے علامات اور معالجات کا پسبیل تفصیل بیان ہے اور اس قسم میں چند انواع میں پہلی نوع وہ ہے کہ بہت سے غم کے باعث پیدا ہوں اور جاننا چاہیے کہ حد سے زیادہ غم روح کو اندر کی جانب حرکت دیتا ہے پھر رُکے رہنے کے باعث گرم ہوتی ہے اور تپ پیدا ہوتی ہے اور اسکی علامت غم پہلے ہو جانا اور آنکھوں کا گر جانا اور ٹھنڈ پر زردی یا خشکی یا سپیدی کا ہونا اور نبض میں ضعف اور صفر اور بول میں ناریت یعنی بول آتشین ہو اور لگ کر آنا علاج دل کی امداد میں زیادہ کوشش کرن کیونکہ غم روح حیوانی سے تعلق رکھتا ہے اور دل اسکا معدن ہے اور اس بات کا یہ طور ہے کہ ہنسی کی باتوں اور کہانیوں سے اور نئے نئے کھیل اور تماشے سے اور اچھی آوازوں سے بیمار کا دل خوش کریں اور مفرحات سر دکھلائیں اور سینے پر صندل اور گلاب اور لعاب اسفول اور برگ خرفہ اور برگ نبفتہ کا پانی جو کچھ کہ میرے آئے کسی قدر ملا کر ملا کریں اور سرد و تر عطریات سو نگھلائیں اور جب تپ ساکن ہو ایسے حمام میں لیجا تین جسکی ہوا معتدل اور پانی ٹیٹھا اور نیگرم ہوا اور نمائیں اور آبن نگرم میں ٹھہلائیں اور جب استحمام اور آبن نگرم فارغ ہوں روغن نبفتہ یا روغن نیلو فر یا روغن مغز تخم کدوے شیرین اسکے تمام بدن پر آہستہ آہستہ ملین اور سبتر زم بچھائیں اور اقسام اقسام کے پھول جیسے مناسب ہوں موجود رکھیں اور جمیع سے منع کریں اور لطیف چیزوں سے کہ جلد ہضم ہو جائیں اور رطوبت بڑھائیں غذا بنا کر دین مثلاً زغالہ اور چوزہ مرغ خشک فریہ کا گوشت اور بیضہ مرغ بنیرشت اور چھوٹی مچھلی تازہ اور قلیہ کدو یا خیار یا پالک کے ساتھ پکائیں اور مونگ کی دال اور آتش جواہر تازہ دہی اور پالمودہ اور غذا کئی مرتبہ کر کے دین اور انہیں سے جو کچھ کہ حال بیمار کے مناسب ہو اختیار کریں اور یہ جو کہا ہے کہ غذا کئی دفعہ کر کے دین اسکی وجہ یہ ہے کہ معدہ پر گران ہونے اور ہمیشہ ہی تدبیر کیے جائیں جب تک کہ اپنی حالت پر آجائے اور تپ کے بدل جائیسے محفوظ ہو جائے دوسری نوع وہ ہے کہ ہم قوی سے پیدا ہو اور جاننا چاہیے کہ ہم قوی یعنی اندیشہ سخت روح کو زور سے حرکت دیتا ہے کبھی تو اندر کی جانب دیکھی باہر کی طرف اس سبب روح گرم ہو کر تپ لاتی ہے اور اسکی علامت وہی ہے کہ غمی میں گذر چکی مگر اتنی بات کہ اسکا نبض بہت قوی ہوتی ہے علاج اسکی بھی ویسی ہی تدبیر ہے جیسی گذر چکی لیکن جیسا کہ غمی میں دل کی امداد کرتے ہیں یہاں دماغ کی اعانت کریں کیونکہ ہم اور فکر روح نفسانی سے علاقہ رکھتے ہیں اور اسکا معدن دماغ ہے اور اس تدبیر کا طور یہ ہے کہ عطریات اور ریاحین تازہ اور خوشبو سو نگھلائیں اور قصوں اور کہانیوں میں اور کتابوں میں اور خوبصورت عورتوں کے راگ میں مشغول رکھیں اور معشوق پری پیکر رشک مرق حاضر کریں غرض کہ وہ کام کریں جس سے اندیشہ زائل ہو اور ہم اور غم میں فرق یہ ہے کہ غم تو ایک ایسا حال ہے کہ جب آدمی کے ہاتھ سے کوئی چیز ضروری نکل جائے یا اسپر سائی نہو یا کوئی بڑا کام دیکھے کہ اسکو منع نہ کر سکے اور نہ اس میں ملامت کر سکے اور نہ تدارک کر سکے پیدا ہو اور ہم نفس کا ایک ایسا حال ہے کہ جب آدمی کسی کام کو کرنا چاہے اور ہر طرف سے ہمت اسپر لگائے یہاں تک کہ اسی کی تلاش میں مصروف ہو پیدا ہو اور جاننا چاہیے کہ غم والے کا مقصود یا تو ہاتھ سے نکل گیا ہے اور اسکا ملنا ممکن نہیں یا اس سے

عاجز و ناچار ہو یعنی اسپر قابو نہیں چل سکتا اور ہم واسے کا مطلوب ایسا نہیں کیونکہ اسکا حاصل ہونا ممکن ہو اگرچہ دشواری حاصل ہوتی ہے نوع وہ ہے کہ بہت سے خوف سے پیدا ہو اس سبب سے کہ روح اندر کی جانب بکثرت رجوع ہوتی ہے اور اسکی علامت بھی وہی ہے کہ غمی میں مذکور ہے مگر اختلاف نبض اس میں غمی سے زیادہ ہوتا ہے علاج جو قانون کہ ہمیں دیکھا گیا ہے اسی کی رعایت رکھیں اور خوف کا دفعہ کریں اور شربت بنفشہ اور شربت صندل اور عرق بید مشک اور شراب نفع کلی کرتی ہے جو چوتھی نوع وہ ہے کہ فکر کی کثرت سے پیدا ہو اور اسکا سبب بھی وہی ہے کہ روح اندر کی طرف رجوع ہوتی ہے اور اس باعث سے گرم ہو جاتی ہے اور اسکی علامت بھی وہی ہے کہ غمیہ میں گذر چکی علاج جو کچھ ہمیں گذر چکا عمل میں لائیں کیونکہ فکر اور ہم روح نفسانی سے متعلق ہیں سو یہاں دماغ کی رعایت بہت ضروری ہے پانچویں نوع کہ غضب شدید کے سبب پیدا ہو اس سبب سے کہ روح غصہ سے باہر کی طرف حرکت کرتی ہے اور گرم ہو جاتی ہے اور اسکی علامت یہ ہے کہ بیمار کا منہ بلکہ تمام بدن لال ہو جائے اور پھول جائے اور آنکھیں بھی لال ہو جائیں اور باہر نکل آئیں اور نبض عظیم اور بول سرخ ہو اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہاتھ اور اعضا کانپنے لگیں اور نبض شاہق اور متواتر اور متلی ہو جائے اور اگر غصہ کسی ایسے کام کے سبب ہو جس میں اندیشہ اور خوف ہو منہ کارنگ زرد معلوم ہو علاج اول تو نرمی اور دلداری اور غذا اور نرم بائیں اور مزاج کے موافق کلام کریں کہ اسکا غصہ دبے اور جن باتوں میں ہنسی آتی ہے اور جو نئے کھیل اور تاشے میں خوشی حاصل ہو اور جو نسیم نرم آوازوں سے راحت ہو انہیں مشغول رکھیں اور گلہا اور کافور اور صندل اور بنفشہ اور نیلوفر سو گھاسٹین اور سینہ پر طلا کریں اور گلہا سینہ اور سر اور منہ پر چھڑکھیں اور شربت انارین اور شراب غورہ اور شراب ریواج اور شراب سبب اور شراب صندل جو کچھ میسر ہو پلائیں اور غذا سرد و تر کھلائیں ترشی ملا کر چھڑکے حرارت کم ہو جائے حمام معتدل میں کہ وہاں کی ہوا موافق اور پانی میٹھا ہو لیجائیں اور آبن میں ٹھلائیں اور جو شخص کہ مردوان گرم مزاج قوی جہ ہو اور گرمی کا موسم ہو اسکے لیے یہ عمدہ تدبیر ہے کہ جب حمام کے آبن سے نکلے دفعہ سرد پانی میں جا پڑے اور جلد نکل آئے اور اس طریقے کو شراب پینے سے منع کر دیں اور اس بات میں کوشش رکھیں کہ نیند آجائے اور آرام پانے چھٹی نوع وہ ہے کہ حد سے زیادہ خوشی اسکا سبب ہو جائے اور جاننا چاہیے کہ شدت کی خوشی روح کو باہر کی طرف حرکت دیتی ہے اس سبب سے اکثر روح گرم ہو جاتی ہے کیونکہ روح گرم اور لطیف ہوا دنی حرکت سے حاصل ہے جبکہ قوی اور دفعہ ہو گرم ہو جاتی ہے اور پھر لطافت کے سبب اپنی حالت پر آتی ہے وہی وجہ ہے کہ یہ غمی یوم جلد گذر جاتی ہے اور اسکی علامت بھی وہی ہے کہ غضبی میں گذری مگر اتنی بات ہے کہ آنکھ کی ہنیت یہاں غصہ واسے کی آنکھ کے برخلاف ہو اور ایسا ہی نبض کا تو اثر بھی اسکا کثر ہوتا ہے علاج جو کچھ کہ غضبی میں کر آیا ہو عمل میں لائیں اور سرور اور فرحت کو بننے اصل و ناچیز سمجھیں ساتویں نوع وہ ہے کہ سہ فریٹ پیدا ہو اسواسطے کہ بہت جاگنا روح کے لیے ایسا ہو جیسا بدن کے لیے ریاضت اور اسکی علامت یہ ہے کہ آنکھیں گرجائیں کیونکہ رطوبات تحلیل ہو گئیں اور آنکھ کی پشت پر اور منہ پر اور بھر بھرا ہٹا اور بدن پھول پھول معلوم ہو کیونکہ غذا کے ہضم ہونے سے کچے بخارات اٹھتے ہیں اور بول تیرہ ہوتی ہے یعنی ہضمی کی بہت سے اور منہ کارنگ زرد معلوم ہو اور بدن ٹوٹنے لگے اور تکان معلوم ہو اور نبض صغیر ہو علاج کوئی ایسا یہ کریں کہ نیند آجائے اور نیند آئیے لیے روغن بنفشہ اور روغن کدوے شیرین ناک میں ملین اور بابونہ بنفشہ نیلوفر اور کشک جو اور پوست خشخاش کا مطبوخ نیگرم سر پڑالین اور ایسا ہی مطبوخ مذکور ایک طاس میں ڈالیں اور ٹھوڑا سا روغن بنفشہ یا روغن مغر تخم کدوے شیرین اس میں ملائیں اور سر اسکے بخار پر چھڑکائیں اور ایک چادر سر پر ڈھالیں جیسا کہ مشہور ہے تاکہ بخار نہ نکلے اور دماغ میں نہ پہنچے

اور جو کچھ کہ سہر میں گذر چکا عمل میں لائیں تاکہ نیندا آجائے اور جب تپ کم ہونے لگے حمام میں جانا اور ٹیٹھا پانی نیگرم بہت سا چند مرتبہ سر پر ڈالنا اور آبرزن میں ٹیٹھا نفع کرتا ہے اور چاہیے کہ احتیاط کریں کہ پسینا نہ آجائے اور جلد حمام سے نکل آئے اور جب حمام سے نکلے غذا سبک اور لطیف کھلائیں مثلاً جوزہ مرغ وغیرہ اور روغن مرطب بدن پر طین اور نبات اور گلاب اور عرق بید مشک کا جلاب بنا کر پلانا نہایت مفید اور جماع اور جو چیز خشکی پیدا کرے مضر ہے اٹھوین نوع وہ ہے کہ خواب طویل یعنی بہت سونا یا حمام یا ریاضت معادہ کا ترک کرنا اس تپ کا باعث ہو اور ظاہر ہے کہ بہت سونیسے اور جس چیز کی کہ عادت پڑ گئی اسکے ترک کر نیسے بخارات زائد بدن میں جمع ہو جاتے ہیں اور روح میں ملکر اسکو گرم اور مکرر کر دیتے ہیں اور اسکی علامت یہ ہے کہ سبب پہلے وقوع میں آئے اور نبض میں امتلا ہو علاج حمام میں لیجا تین اور عرق لائیں اور نیگرم پانی بدن پر ڈالیں اور ریاضت معتدل میں مشغول رکھیں اور بہت سونے ندریں اور مختلف ہاتھوں سے بدن پر مالش کریں اور اگر سبوس گندم اور تخم تر بوڑ اور کسیدہ زنگ بارنیک بنا کر بدن پر طین بہتر ہے اور غذا لطیف اور سرتجہ المضمر اور مقدار میں کم دین اور شراب سے پرہیز کریں کیونکہ بخار اٹھاتی ہے اور اس نوع کا نام جمی یوم قشعی ہے یونین نوع وہ ہے کہ تعب یعنی مشقت سے پیدا ہو اور ظاہر ہے کہ بدن کی حرکت مضام اور دوسرے اعضا کو گرم کرتی ہے اس سبب حرارت بھڑک اٹھتی ہے اور ارواح کو گرم کر دیتی ہے اور اسکی علامت یہ ہے کہ پہلے بد کو سخت اور مشقت ہو اور طبع میں خشکی اور نبض صغیر مائل بصلابت اور مفاسل دوسرے اعضا کی نسبت زیادہ گرم ہوں اور تھکان معلوم ہو اور شاید کہ خشک کھانسی اور بول میں رنگ ظاہر ہو علاج آرام اور راحت دینے اور سلانے میں کوشش کریں جتنا ہو سکے اور جب تپ کم ہو جائے ٹیٹھا پانی نیگرم میں حمام کر لیں اور بدن کو آہستہ آہستہ طین اور جب حمام سے فارغ ہوں بدن کو رومال سے خشک کریں اور روغن بنفشہ یا روغن نیلوفر یا روغن گل وغیرہ بدن پر طین اور بنا تھ سے مختلف وضع پر نرم مالش کریں اور پھر حمام میں لیجا تین اور آبرزن میں ٹیٹھا تین اور پانی رومال سے خشک کر کے روغن طین پھر کوئی تر غذا سردی مائل جیسے جوزوں کا گوشت لہو یا یہ اور بزرغالہ کا گوشت ورزردہ نمبر کھلائیں اور شکر اور گلاب کا جلاب پلائیں اور جماع سے اور جن چیزوں سے کہ خشکی زیادہ ہوتی ہے پرہیز کریں اور نرم کپڑوں کا پہننا اور نرم بستر پر سونا اور تر میو واد پر دیا مائل کا کھانا نفع کرتا ہے اور اگر شراب خوار شراب پینے کی خواہش کرے جلاب کے عوض شراب پانی میں ملا کر دے سکتے ہیں اور احتیاط کریں کہ پسینا نہ آئے خواہ حمام کے اندر خواہ باہر دسویں نوع وہ ہے کہ استفراغ سے پیدا ہو اور مقرر نہیں کہ یہ استفراغ خون کا ہو یا کسی اور خلط کا اور خود بخود عارض ہو یا ارادہ سے جیسا کہ اوپر مسہلہ اور مقیہ کے بعد اور فصد کے بعد پیدا ہو سوا سہال اور قے کے بعد تو اسیلے تپ پیدا ہوتی ہے کہ روح گرم ہو جاتی ہے اور اخلاط کی حرکت سے مشقت اور سخت اٹھاتی ہے اور خون نکلنے کے بعد اسوجہ سے ہو جاتی ہے کہ صفر غالب آتا ہے اور باقی خون زیادہ گرم ہو جاتا ہے اسلے کہ جو رطوبت اسکا مقابلہ کرتی تھی وہ زائل ہو گئی اس سبب اسخفہ رخانی پیدا ہوتے ہیں اور روح کو گرم کرتے ہیں اور تپ پیدا ہوتی ہے اور اسکی علامت یہ ہے کہ استفراغ کے بعد پیدا ہو علاج اگر اسہال اور قے کے سبب تپ ہو جائے اور سبب قے ہو اسکو ان چیزوں سے روک دین کہ اسکے مناسب ہیں اور قے اور اسہال کی بحث میں مذکور ہیں اور ایک صوف کا ٹکڑا روغن مصطکی یا روغن سنبل میں ڈبو کر گرم نم معدہ پر رکھا بہت فائدہ رکھتا ہے اور اسی طرح دوسرے ضمادات گرم کر کے رکھیں کیونکہ جو چیز نیگرم ہے عضو کو سخت کرتی ہے اور جہاں کہیں کہ سخت گرمی ہو اور پیاس پیدا ہو صندل اور گل سرخ اور قاقیا اور شک آس کے پانی میں اور گلاب میں ملا کر دل و جگر پر ضما د کریں حرارت ساکن ہوتی ہے اور اسہال اور قے ترک جاتی ہیں اور غذا چاول دین انار دانہ یا زرشک یا سماق ملا کر اور جہاں کہیں کہ اسہال اور قے کی کثرت سے ضعف پیدا ہو اور مار اللحم سب چیز سے زیادہ مفید ہے اور شراب رقیق کو بھی مفید کہتے

ہیں اور اسبجہ ماراللحم وہ بہتر ہے جو صاحب خیرہ نے اس بحث میں لکھا ہے اور اگر تپ فصد یا کبیر وغیرہ کے بعد پیدا ہوئی ہو اس بات میں کوشش رکھیں کہ صفر کا زور
 دب جائے اور اس کام کے لیے جو خیر سرد و تر ہو مفید ہے فائدہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ فصد کریں اور خون جس قدر کہ نکالنا چاہیے اُس سے کم نکالیں اس سبب سے بیٹھے ہوئے بخیر
 اور اخلاط اٹھ کر روح کو گرم کر دیں اور حمی یوم پیدا ہو ایسے وقت میں چاہیے کہ جلد رگ کھولیں اور خون زیادہ لیں تاکہ حمی یوم حمی عفنہ نہ ہو جائے گی یا رھوین نفع وہ حمی یوم
 کہ وجہ یعنی درد کے سبب پیدا ہو اور جاننا چاہیے کہ درد قوی حرارت کو ہلاتا ہے اور روح کو گرم کرتا ہے اس سبب تپ پیدا ہوتی ہے اور اُسکی علامت یہ ہے کہ اول سر میں بلکان
 میں یا آنکھ میں یا دانت میں یا اور کہیں درد اٹھے اُسکے بعد تپ ہو جائے علاج عضو آفت رسیدہ کے مرض کا ازالہ اور درد کی تسکین کریں کیونکہ تپ درد کا عرض ہے
 اور درد اُسکا سبب ہے جب وہ زائل ہو گا عرض بھی زائل ہو گا لیکن اگر درد موقوف ہو جائے اور تپ باقی رہے تو حمی یوم نبی کے قبیل سے ہوگی اس صورت میں جو کچھ
 تعبہ میں لکھا گیا اُس پر عمل کریں یا رھوین نفع وہ ہے کہ غشی کے باعث پیدا ہوئی ہو۔ جان لے کہ کبھی غشی کے سبب روح گرم ہو جاتی ہے کیونکہ اُس میں حرکت مضطربانہ ہوتی
 ہے اس سبب سے حمی یوم پیدا کرتی ہے اور اُسکی علامت یہ ہے کہ دوسری ہون کے نشان کچھ نمونہ اور غشی کے بعد پیدا ہو اور قوت ساقط ہو اور نبض ضعیف ہو اور ظاہر ہو کہ گرمی
 سردی کی وجہ سے غشی میں نبض کے احوال مختلف ہوتے ہیں جسوقت کہ سردی غالب آتی ہے نبض بطی ہو جاتی ہے اور جسوقت کہ گرمی زور کرتی ہے نبض تند ہو جاتی ہے اور اکثر احوال
 میں اُسکی نبض صلب اور دومی ہوا کرتی ہے علاج جو کچھ کہ غشی میں باب امراض قلب میں گذرا اُس پر عمل کریں اور ماراللحم اور بیضہ مرغ نیم برشت وغیرہ جو کچھ جلد ہضم ہو جائے
 کھلائیں اور اگر ماراللحم شراب میں ملا کر دین اسی وقت قوت کو پھیر لانا ہے اور اسوقت میں تپ کی حرارت سے اندیشہ نہ کریں کیونکہ اس حالت میں قوت کی رعایت واجب ہے اور جبکہ
 بیمار غشی سے ہوش میں آئے اور قوت آجائے مگر تپ باقی رہے اُسکی گرمی کو بجھائیں اس طرح پر کہ شربت اور غذا میں سرد و تر خوشبودار استعمال کریں تیرھویں نوع وہ ہے
 کہ جو ع موقوف سے پیدا ہو اُسکی علامت یہ ہے کہ نبض ضعیف اور صغیر ہو اور شاید کہ مائل بصلابت ہو علاج کشک جو اور کدو اور بالک روغن بادام ملا کر تھوڑا تھوڑا کھلائیں
 اور جب یہ حریرہ ہضم ہو جائے اسفید باج اور دوسری غذائیں سرد و تر دین اور چاہیے کہ حمام میں لیجائیں اور آبن میں ٹھہلائیں اور اُسکے بعد روغن مرطب ملین جو چھویں
 نوع وہ ہے کہ عطش موقوف سے پیدا ہو اور یہ بات پوشیدہ نہیں کہ شدت کی بھوک اور پیاس کے سبب جگر میں گرمی ہوتی ہے اور بخارات تیز ہو جاتے ہیں اور روح کو گرم
 کرتی ہے علاج حکم کریں کہ سرد پانی میں کلی اور غرغہ کرے پھر تھوڑا تھوڑا پیے اور شیرہ خرفہ اور آب تمہندی اور آب آلو سے بخارا اور آب انار اور آب خیار ترش
 اور آب ادرود نفع کرتے ہیں خصوصاً اگر برف میں جمائیں اور اگر کوئی امر مانع نہ ہو سرد پانی میں نہانا بہت ہی خوب ہے اور چاہیے کہ آرام و خواب میں رہے اور غذا سرد و تر
 کھائے پندرھویں نوع وہ ہے جو باریک باریک رنگین کہ تمام بدن میں لیف کے مانند پھیلا ہوتی ہے اس میں سدا پڑ جائے ان رگون کے رستے بند ہو جائیں اس سبب سے
 بخارا کٹھا ہو کہ گرم ہو جائے اور روح بھی گرم ہو جائے اور تپ پیدا ہو اور ان رگون کے سدا کا سبب یا تو یہ ہے کہ خلط غلیظ اور لزج انہیں رگ جاتے یا خون میں
 املا آجائے اور استون کو تنگ کر دے غرض کہ یہ تپ حمی یوم سدھی کہلاتی ہے اور اُسکا پہچانا دشوار کیونکہ حمی عفنہ سے بہت ہی مشابہ ہوتی ہے اور شاید کہ خلط ہون
 کی طرح ٹوٹ جائے اور پھر آجائے اور یہ تپ سدا کی کمی اور زیادتی کے موافق ٹھہرتی ہے اگر سدا زیادہ ہوتا ہے تین دن بلکہ چھ دن رہتی ہے جیسا کہ جالینوس نے
 کہا ہے اور اگر بہت کم ہوتا ہے جلد ٹوٹ جاتی ہے بشرطیکہ تدبیر میں کوئی خطا واقع نہ ہو اور جسوقت کہ حمی یوم میں قشریرہ اور لرنہ آتے اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ
 تپ حمی عفنہ سے بل گئی اور حمی یوم سدھی کی علامت یہ ہے کہ اسباب واصل میں سے کوئی سبب ظاہر نہ ہو اور اُسکی نوبت دراز ہو اور آخر میں عرق آئے اور نبض

صغیر ہو پھر اگر بدن پھولا ہوا اور کھچا ہوا اور گین ابھری ہو تو سرخ ہو جانا چاہیے کہ سُدہ امتلا کا ہی اخلاط غلیظ سے نہیں علاج اگر امتلا سے سُدہ ہو
 اول فصد کرین اور اگر فصد کے بعد دربا تین طرف پیدا ہو پھر فصد کرین اور اگر امتلا حد سے زیادہ ہو نرم چیرون سے طبیعت نرم کرین اور جب فصد اور تلمین کر چکیں تب
 سُدہ کھولنے کے لیے سکنجین بزوری معتدل اور مار الشعیر وغیرہ جو چیز کہ جلا کرنے والی ہو مگر شدت سے گرم نہ ہو پائین اور ترقیہ سے پہلے ہرگز تفتیح یعنی سُدہ کھولنے کا
 ارادہ نہ کریں کہ ضرر رکھتا ہو اور جب تپ گھٹنے لگے یا ٹوٹ جائے حمام میں لیجائیں اور نیکرم پانی بہت سا ڈالیں اور آبن میں دیر تک بٹھلائیں اور آرد جو آرد باقلا اور
 سبوس گندم اور تخم خربزہ وغیرہ مثلاً سوسن اور اشنان اصفہانی کوٹ کر بدن پر ڈالیں اور غسل کرین اور جو وقت کہ یہ تپ عود کر آئے اور نوبت پڑتی ہو چاہیے
 کہ نوبت سے چار ساعت پہلے حمام میں لیجائیں اور آبن میں بٹھلائیں اُسکے بعد مسلخ میں یعنی جس مکان میں کپڑے نکالتے ہیں سلا میں کپڑا اڑھا کر تاکہ پسینا آجائے
 اکثر تو ایسا ہوتا ہے کہ اس تدبیر سے تپ نہ آئے اور تپ مطبقہ میں بھی یہ تدبیر بہت نفع کرتی ہے اور جالینوس نے کہا ہے کہ اگر طبیب جاہل اس تپ میں غذا بند کر دے
 یہ بھی حادہ ہو جاتی ہے فائدہ حی یوم سدی کہ امتلا سے پیدا ہوا اسکا بعینہ ایسا ہی علاج ہے جیسا سونوخس کا علاج سو جہان کہیں کہ سال اور عمر اور جُشہ اور قوت اور
 سال کی فصل اور مریض کی عادت موافق ہوں اتنا خون لیں کہ غشی کا خوف ہو اور جان لیں کہ حی یوم کے اور سبب نوع میں اس بات کا خوف ہے کہ دق میں لگے اور
 اور اس نوع میں حیات نہیں اور اگر سُدہ اخلاط کے غلیظ ہونے سے پڑے تو وہی علاج ہے کہ امتلا میں گذر چکا مگر فصد نہ بیان اُسکی حاجت نہیں اور اگر بالفرض جات
 پڑے اور فصد لیجائے لیکن زیادہ خون نکالنے کی ہرگز اجازت نہیں اور اس حالت میں شراب فسنتین اور مطبوخ بادیان بیج بادیان تخم کر نس اور سکنجین بزوری گرم
 اور اُسکے سوا جو چیز کہ ملطف ہو فائدہ کرتی ہے اور غذا کشک جو میں کچھ تخم بادیان پکائیں اور سبوس کا پانی روغن بادام کے ساتھ مناسب ہو اور حمام میں بہت
 مالش کرنا نفع کرتا ہے سو ٹھوین نوع وہ ہے کہ جلد کھڑکھری اور کشیف اور مسام بند ہو جائیں اس سبب حرارت اور بخارے اندر دک جائیں اور روح کو گرم کر دین اور تپ
 پیدا ہو اور یہ جو بدن کی جلد کھڑکھری اور کشیف ہو جاتی ہے اور مسام بند ہو جاتے ہیں اُسکے پانچ سبب ہیں ایک تو میل کہ حمام کے ترک کرنے سے بدن پر جمع ہو جاتے
 دوسرے گرد و غبار کہ سفر وغیرہ میں بدن پر بٹھیر جاتے تیسرے شدت کی سردی جو تھے آفتاب کی گرمی کہ جلد کو جلائے پانچون قابض پانی میں نہانا جیسے زاج اور
 شب کے پانی اور ٹیٹھا پانی کہ شدت سے سرد ہو اور اس نوع کو حی یوم استھافیہ کہتے ہیں اور اس تپ کی علامت یہ ہے کہ حمام اور غسل ترک کرنے کے بعد یا گرد و غبار
 کے بعد یا قابض پانی میں نہانے کے بعد یا سردی لگنے کے بعد پیدا ہو اور بدن کا پوست ہاتھ کو گھرا گھرا معلوم ہو اور آنکھ اور منہ پر کچھ ایک انتقال ظاہر ہو اور نرس بیج
 ہو اور بول زرد آئے اور شاید کہ سپید آئے اور کثافت جلد کا نشان یہ ہے کہ جب اسپر ہاتھ رکھیں تپ کی حرارت بہت نہ معلوم ہو اور جب یک ساعت گذرے گرمی زیادہ
 معلوم ہو کیونکہ ہاتھ کی حرارت سے مسام کھل جاتے ہیں اسلئے بخار دھانی کچھ باہر کی طرف آتے ہیں تو وہ جگہ اور جگہ کی نسبت زیادہ گرم معلوم ہوتی ہے علاج
 گرم مکان میں مریض کو بٹھلائیں اور لٹا کر بدن کو آہستہ تلمین اور گرم اور نرم کپڑا اور پر ڈالیں کہ عرق آجائے پھر جب تپ کم ہو جائے حمام میں لیجائیں اور وہاں بہت
 دیر تک رکھیں اور سبوس وغیرہ جو چیز کہ جلا کرتی ہے تلمین تاکہ خوب پسینا آئے اور پانی استعمال کرین مگر جس شخص کو حمام کا ترک کرنا اسکا سبب ہو ہے اُسکے لیے مضائقہ نہیں
 لیکن نبشتہ بابونہ اکلیل پانی میں پکا کر بدن پر ڈالنا ہر صورت میں بہتر ہے اور چاہیے کہ جب عرق خوب آجائے اسکو پونچھ کر روغن شبت روغن بابونہ روغن قسطر روغن بون
 جو نسا کہ میسر ہو بدن پر تلمین اور پھر کپڑوں میں ڈھانک کر باہر لاکر ایک ساعت اُس مکان میں ٹھہرائیں جہاں کپڑے نکالتے ہیں اگر نیند آنے لگے سو نے دین اُسکے

بعد غذاے لطیف مثلاً تیر اور ذرا بھونا ہو یا بکری کا گوشت نخود میں پکا ہو اورین اور ترنج اور زرنجوش سو گھا تین پھر اگر اب تک اچھی طرح سے مسام نہیں کھیلے
تفریق کافی ہو اور یہ بیمار اگر شراب پینا چاہے جائز نہیں جب تک کہ بالکل مسام نہ کھل جائیں سرھوین نوع وہ ہو کہ تخمہ اور بزمضی سے پیدا ہو جان لین کہ کھانا
جب ہضم نہیں ہوتا اور فاسد ہو جاتا ہو اس میں سے بڑے بڑے ابھرے دخانی اور باحرارت اٹھتے ہیں اور روح کو گرم کرتے ہیں خاص کہ صفر اوی مزاج میں اور یہ تپ
اکثر ان لوگوں کو ہو جاتی ہے کہ امتلاے معدہ اور بزمضی پر حرکت اور ریاضت کریں یا دھوپ میں بہت بیٹھیں یا حمام میں جائیں اور اسکی علامت یہ ہے کہ معدہ میں کھانا فاسد ہو
اور جلی ہوئی ڈکارین آتین اور تپ مطبقہ کے اعراض مثلاً آنکھ اور منہ پر سرخی اور نبض میں برعت و زغم پیدا ہو اور تپ نہایت گرم ہو اور جاننا چاہیے کہ اس تپ میں اکثر بول
سپید ہوتا ہے اور کبھی رنگین بھی آتا ہے اور اسی طرح کم اتفاق پڑتا ہے کہ اس تپ میں کھٹی ڈکارا نے غرض کہ ڈکار کی بوبدل جائے اور جب ایسی ہو جو جائے جیسی صحت میں ہوتی ہے
تپ کے زائل ہونے کی علامت ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ یہ تپ چار نوبت یا سات نوبت میں ٹوٹ جائے اور پھر آئے اور جمی یوم ہی رہے کوئی اور جنس نہ ہو علاج اگر
طبیعت نرم ہو اور استفراغ میں غذاے فاسد کے سوا کچھ نہیں نکلتا تو سوائے اس بات کے کوئی علاج نکریں کہ گرم پانی ٹھہرا کر دیتے رہیں تاکہ معدہ اور اسکا کو غذاے فاسد
کے بقایا سے دھو ڈالے اور تپ کم ہونے کے بعد حمام میں لیجا تین اور جلد نکال لائیں پھر تقویت معدہ کے لیے گلقتہ یا سکنجین سفر جلی یا مید سادہ کھلائیں اور بھی ترش
قابض کا پانی اور سببے ش قابض کا پانی اور روغن گل تسمین ملا کر دھیمی آنچ پر لگائیں جب پانی خشک ہو کر روغن باقی رہے ایک صوف کا ٹکڑا اس میں غن میں ڈبا کر چھوڑ دیں
کہ اس میں سے روغن نکل جائے پھر اسکو گرم کر کے نم معدہ پر رکھیں اور باندھ دیں اور جہاں کہیں کہ استفراغ میں اور حطین نکلیں اور قوت ضعیف ہو حمام سے منع کریں
اسہال کو روکن میں اس کام کے لیے صوف حبل لطلان و شراب لیون اور شربت غنہ اور شربت نار و غیرہ سرد قابض چیز کا کھلانا اور صرمیہ اور زرنجیکہ اور ساقیہ غذا کے لیے کھانا فائدہ دگرتا
ہو اور اگر طبیعت میں قبض ہو اور کام مشکل آپڑے ایسے وقت میں لازم ہے کہ احتیاج کے موافق معدہ اور امعا کا نقیہ کریں مثلاً اگر جی متلا تا ہے اور کھانا معدہ میں ہو تو کریں
اور اگر اوپر کی آنتوں میں یا قعر معدہ میں ہو مطبوخات مسہلہ دین اور اگر پیچھے کی آنتوں میں ہو حقنہ اور شافا استعمال کریں اور جیسا جیسا مقتضایہ مرض ہو اسی کے موافق
حقنہ کی ترکیب کریں مثلاً اگر امعا میں جلن اور گرمی ہو غناب ورنقبشہ اور کشک جو نیکوفتہ اور روغن نبفشہ اور چربی بطا اور چربی مرغ خاگی کا حقنہ بنائیں اور اگر امعا میں قراقر
اور ہو اہو اسکے حقنہ میں تخم کرفس اور بادیان اور زبرہ اور بورہ ارضی داخل کریں اور نقیہ کے بعد حمام کرنا اور معدہ پر ضادات مقویہ کا استعمال کرنا فائدہ دگرتا ہے اور اکثر ایسا
ہوتا ہے کہ بیضہ کے ضادات سے زیادہ قوی ضادات کی حاجت پڑے اور جو چیز نم معدہ پر رکھیں چاہیے کہ بالفعل بہت گرم ہو کیونکہ نیکرم معدہ کو ضعیف کرتی ہے اور
اور یہ مسہلہ کا بھی ایسا ہی حال ہے جیسی دو این بیمار کے مناسب مزاج ہوں استعمال کریں مثلاً اگر مزاج گرم ہو اور گرم غذا سے تخمہ ہوا ہو سیون کے پانی سے اور
آب انارین سے شیر خشک ملا کر اور ہلیدہ مرابہ اور اسکے سوا قبض کھولیں اور اگر مزاج سرد ہو اور تخمہ سرد غذا سے پڑا ہے حبل فادیہ اور حجون راحت سے تلین کریں اقتباہ
اس تپ میں فصد جائز نہیں خاص کر جبکہ دو تین بار اجابت ہو چکے کیونکہ حکما نے کہا ہے کہ اگر اس میں دو تین اجابت کے بعد فصد کیجئے اسہال دائمی کی نوبت
پونجی ہو اور شاید کہ اسہال کبدی میں لیجا نے اٹھارہویں نوع وہ ہے کہ بعض اعضاے ظاہری میں درم پیدا ہو مثلاً جڈھون میں اور بغل میں اور کان کے پنجے اور
اس سبب جمی یوم پیدا ہو جاننا چاہیے کہ کبھی ان اعضا میں ورم ہو جاتا ہے اور اسکے مادہ میں گرمی فقط بدون عفونت کے آتی ہے اور جمی یوم پیدا ہوتی ہے لیکن اگر
اس میں عفونت کا اثر آتا ہے تو جمی عفنی پیدا ہوتی ہے اور اعضاے ظاہری کی قید ہننے اسلئے لگائی کہ اعضاے باطنہ کے آاس سے عفنی ہی پیدا ہوتی ہے اور جمی یوم

ورمی کی علامت یہ ہے کہ پہلے ران یا بغل میں یا کان کے پیچھے ورم پیدا ہوا اسکے بعد تپ آئے اور منہ سرخ اور چڑھا ہوا اور نبض سریع اور عظیم مائل بصلابت اور قارورہ سپید ہو علاج جو نسی رگ کہ عضو آفت رسیدہ کے موافق ہے اسکی فصلا کرین مثلاً اگر ورم چڑھے میں ہو باسلیق کھولیں اور اگر بغل میں ہو اکھل در اگر کان کے پیچھے ہو قیصال اور اسکے بعد مناسب دواؤں سے طبیعت نرم کرین اور غذا کم کرین اور جن چیزوں سے خون بڑھتا ہو مثلاً گوشت وغیرہ اسکو چھوڑوین اور ابتدا میں ضمادات سرد اور مقوی استعمال کرین اور جب انکو استعمال کرین چاہیے کہ شربت نار اور شربت سیب ترش اور شربت لیمون اور شربت ترنج اور میوون کا پانی جو پیر میسر ہو یا کو پلاکین اور عطریات سوگنکھائیں تاکہ دل اور فم معدہ اور دماغ کو قوت حاصل ہو اور بخارات کہ اور ام کی جگہ سے استعمال رادعات کے باعث اٹھتے ہیں انہر نہ آہرین اور ایسا ہی سرد ضمادات ہیں افراط کرین کہ مادہ خام نہ رہ جائے اور کشکاب اور اسغول شکر میں ملا کر انجو کو دبانا ہو اور قلب کے قوت دینا ہو اور جسوقت کہ تپ ساکن ہو مگر ورم باقی ہو اسکی تحلیل اور نفع کے لیے مصلحات اور منضجات استعمال میں لائیں اور شربت سے منع کر دین کہ اس نوع میں کلی ضرر کرشی ہو انیسویں نوع میں اس میوم کا بیان کہ آفتاب اور آگ اور حمام کی گرمی سے پیدا ہو اس سبب کہ گرم ہو دماغ میں پہنچتی ہو اور وہاں سے دل میں اور اس جگہ سے شریانون میں کبھر کے روح کو گرم کرتی ہو اور یہ تپ پیدا ہوتی ہو اور یہ تپ آفتاب کی حرارت سے اکثر پیدا ہوتی ہو اور جاننا چاہیے کہ آفتاب کی حرارت کا اثر روح نفسانی اور دماغ میں زیادہ ہوتا ہو خصوصاً اگر بدن میں فضلہ ہو کیونکہ وہ آفتاب کی گرمی سے گھلتا ہو اور اسکے بخارات دماغ میں آتے ہیں اور دوسرے لاتے ہیں اور حمام اور آگ کی گرمی کا اثر دل میں زیادہ ہوتا ہو اور اس تپ کی علامت پہلے آفتاب یا آگ کی گرمی کا پہنچنا یا بہت گرم حمام میں دیر تک رہنا اور نبض کا سرعت اور صغر پائل ہونا اور روشنی کو برا جاننا اور آنکھ میں سرخی اور دوسرے اعضا کی نسبت سر میں جلن اور گرمی کا ہونا پھر اگر آفتاب کی گرمی اسکا سبب ہو باطن کی نسبت بدن ظاہر میں گرم زیادہ معلوم ہو اور تشنگی زیادہ ہونا اور سانس اپنے ٹھکانے پر رہے اور اگر آگ اور حمام کی گرمی اسکا سبب ہو تشنگی سخت پیدا ہو اور بڑی بڑی سانس آنے لگے علاج روغن گل اور سرکہ برف میں سرد کر کے سر پر اونچی جگہ سے ڈالیں اور صندل اور گلاب و آب کشیر تر کا نخلہ بنا کر سوگنکھائیں اور ایک کپڑا سین بھگو کر سینہ اور سر پر رکھیں اور شربت بنفشہ شربت نیلو فر شربت غورہ شربت یواج شربت بھی شربت ترنج جو نسایس ہو اور آب نارین سرد کرین اور کچھ ایک روغن گل اس میں ڈالکر ملائیں تاکہ تشنگی اور درد سر کو دہلے اور کشکاب سرد اور شکر ملا کر اور جو کاستو شکر ملا ہو اچھی غذا ہو اور اگر گرم پانی میں پاشویہ کرین خصوصاً اگر اس میں بابونہ اور اذخر اور بنفشہ اور نیلو فر اور شاہسفرم اور شگوفہ برید پکا تین بہتر ہو صداع کو فی الفور زائل کرتا ہو اور دوسرے مہر دات کی رعایت رکھیں مکان میں بھی اور فرش میں بھی اور استعمال میں بھی اور جب تپ کم ہو جائے حمام کرین اگر چہ نزلہ اور زکام ہو میٹھا پانی نیگرم بہت سانسے سر پر ڈالیں اور آبن نیگرم میں ٹھلائیں اور اگر آبن میں بنفشہ نیلو فر اور کچھ ایک بابونہ پکا تین بہت بہتر ہو پھر اسکے سر پر روغن بنفشہ اور روغن نیلو فر لگائیں بشرطیکہ زکام کا اثر نہ ہو بیسویں نوع وہ ہے کہ گرم غذاؤں اور گرم دواؤں کے کھانے سے پیدا ہو جاننا چاہیے کہ اس تپ کو روح طبعی سے تعلق ہو تاکہ کیونکہ جیسا آفتاب کی گرمی دماغ کو اور حمام کی گرمی دل کو گرم کرتی ہو اور اسکے اثر سے دماغ کی یاد دل کی روح گرم ہو جاتی ہو ویسا ہی اس تپ میں غذا اور دوا کی گرمی سے جگر گرم ہوتا ہو اور اسکی علامت یہ ہے کہ دوا سے گرم یا غذا سے گرم کھانے کا اتفاق ہو اور پیاس کی شدت اور منہ میں خشکی اور آنکھوں میں اور منہ پر سرخی اور جگر کی طرف حرارت کا زیادہ معلوم ہونا اور اکثر اسکے ساتھ صداع ہو کر ہا ہی علاج اول شیرہ تخم خیاریں شیرہ تخم خرزہ اور شیرہ تخم خرفہ اور سکنجبین سادہ پلا کر اور کرین اسکے بعد شیر خشت اور تر مہندی یا آب نارین اور شیر خشت سے تلیں کرین اور جگر میں جو گرمی ہو اسکے لیے صندل اور گلاب کا

ضما دکرین غرضکہ مناسب چیزوں سے جگر کی اصلاح کریں اور جب تپ کو تسکین ہو آتش غورہ اور سماق اور لیون کھلائیں اکیسویں نوع وہ ہو کہ نزلہ اور زکام سے پیدا ہو ظاہر ہو کہ جب اجڑہ گرم ناری دماغ میں آتے ہیں اور اس سبب کہ سر کے مسامات بند ہیں اور دماغ ضعیف ہو نہیں نکل سکتے اور تحلیل نہیں ہوتے اسی جگہ رہتے ہیں وہاں سے پھر کر روح نفسانی کو گرم کرتے ہیں اور حمی یوم پیدا ہوتی ہے اور اسکی علامت دماغ میں ضعف اور نزلہ یا زکام موجود ہونا ہے علاج فصد کریں اگر کوئی امر مانع نہ ہو اور فقرہ پر حجامت کریں اسکے بعد مطبوخ خفیف سے طبیعت نرم کریں اور اگر سرد ہو اسکو تسکین کریں اور گوشت اور شراب سے پرہیز کریں اور جو کچھ کہ نزلہ اور زکام میں گذرا عمل میں لائیں اور تپ کم ہونے کے بعد حمام میں جائیں اور علاج میں دیر نہ کریں تاکہ برسام میں نہ پہنچائے بائیسویں نوع وہ ہو کہ شراب کے پینے سے پیدا ہو علاج آب انار میں اور شربت غورہ سرد کریں اور پانی اور جو چیز خار کو دفع کرے استعمال کریں اور ہاتھ اور پانوں کی مالش کریں اور متدل مکان میں لٹائیں اور اگر اس تدبیر سے فائدہ نہ ہو اور سرد سر پیدا ہو میوؤں کے پانی سے طبیعت نرم کریں یا فصد کریں یا حجامت یعنی بچھنے لگائیں غرض جو کچھ مناسب سمجھیں جب تپ کم ہو جائے حمام میں لیجائیں اور نیگرم پانی مسیرو الین اور غذا میں دراج اور تہو اور چوزہ مرغ خانگی کا گوشت آب غورہ یا انار دانہ یا زرشک سے ترش کر کے کھلائیں تیسویں نوع وہ ہو کہ زحیر شدید یا خلفہ متواتر سے حمی یوم پیدا ہو اور زحیر اور خلفہ سے جو پیدا ہوتی ہے اسکی وہی وجہ ہو کہ وجہی اور استفراغی میں لگتی ہے علاج زحیر کی تسکین اور خلفہ کے بند کرنے میں کوشش کریں اور تپ اترنے کے بعد حمام کریں افتاب اس بات کا پہچانا کہ حمی یوم دوسری تپ سے بدل گئی جسوقت کہ تپ ٹوٹ جائے اور کچھ عرق نہ آئے یا عرق تو آئے مگر تپ کا اثر بدن میں اور رگون میں باقی رہے اور تپ کے انحطاط کی مدت دراز ہو اور دشواری سے ٹوٹے اور درد سر کہ پیدا ہوا تھا رائل نہو جانا چاہیے کہ دوسری جنس ہو گئی پھر اگر ترائیں گرم ہوں اور باقی حرارت تمام بدن میں برابر اور نرم ہو اور غذا اکلانیکے بعد تپ کی حرارت ظاہر ہو اور نبض مستوی اور انتظام سے ہو اور کچھ صغیر اور صلابت اس میں پائی جائے تو اسبات کا نشان ہو کہ حمی یوم بدل کر دق ہو گئی اور اگر آنکھیں اور منہ اور گین پھولی ہوئی اور بھری ہوئی معلوم ہوں اور نبض عظیم اور زخساروں میں چمک ہو اسبات کی علامت ہو کہ حمی یوم سے مطبقہ دموی ہو گئی جسکو سو نوخس کہتے ہیں اور اگر تشعیرہ پیدا ہو اور نبض مختلف اور صغیر ہو اور باطن میں سوزش اور جلن اور بدن میں بوجھ ہو اور تکالیف بڑھتے جائیں تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حمی یوم حمی غشی ہو گئی غرضکہ جسوقت حمی یوم بدلتی ہے اس کی نوبت کی انتہا یا انحطاط میں دوسری بتون کی کوئی علامت ظاہر ہوتی ہے اور اس کے موافق مدارک کریں۔

فصل حیات خلطیہ کے بیان میں۔ اسکے اقسام میں ایک تو وہ ہو کہ ایک خلط سے پیدا ہو اسکو بسبب کہتے ہیں دوسری یہ کہ دو خلط سے یا زیادہ سے پیدا ہو اسکو مرکب کہتے ہیں اور مرکبہ دو طرح پر ہو ایک تو وہ ہو کہ اسکا کچھ نام ہو مثلاً غب غیر خالص و شرط لغب دوسری یہ کہ اسکا کوئی نام نہ ہو سو جو نسبی بسبب اور مرکبہ کا نام ہو انکو ہم ایک مقالہ میں بیان کرتے ہیں اور جس مرکبہ کا نام نہیں اسکو دوسرے مقالہ میں لکھتے ہیں اور اسی طرح جو نسبی تپ کہ اور ام کے تابع ہوا وہ جدی اور حصبہ اور وبا سے پیدا ہوا اور وہ تپ کہ جب آئے غشی لائے ہر ایک جد سے مقالہ میں لکھی جائیگی انشاء اللہ تعالیٰ مقالہ بتون کا بیان جو بسبب ہیں اور مرکبہ معلومہ اور اس سبب کہ خلطیں چار ہیں اس مقالہ کو ہم چار قسم کرتے ہیں اور اول بطور تمہید کے ایک ایسا قاعدہ کلی کہ جمیع اقسام خلطیہ کو جامع ہو رہا

کیا جاتا ہے جاننا چاہیے کہ اخلاط سے تپ کا پیدا ہونا دو طرح پر ہے ایک تو یہ کہ خلط میں عفونت آجائے اور کسی سبب گندہ ہو جائے اس سبب سے تپ پیدا ہو دوسری یہ کہ اگرچہ خلط متعفن نہ ہو لیکن گرم ہو کر جوش لگائے اور تپ پیدا کرے اور یہ بات فقط خون میں ہی ہوتی ہے کیونکہ خون کے سوا اور کوئی خلط اسوجہ سے کہ اسکا مزاج بارہی یا مقدار میں کم ہے حرارت غلیانیہ کے سبب تپ نہیں پیدا کرتی جب تک کہ اُس میں عفونت نہیں آتی اور خون کا حال ایسا نہیں کیونکہ وہ مزاج میں گرم اور مقدار میں زیادہ ہے جسوقت کہ زیادہ گرم ہوتا ہے جوش مارتا ہے تمام اخلاط اور ارواح اور اعضا کو گرم کرتا ہے اور اخلاط میں جو تعفن آتا ہے وہ دو حال سے باہر نہیں یا تو رگوں کے اندر ہو گا یا رگوں سے باہر دماغ میں یا معدہ میں یا معاین یا کبد یا طحال میں سینہ میں یا ریہ وغیرہ میں سوا اگر خلط رگوں کے اندر متعفن ہو تپ لازم ہوگی اور ہر وقت رہیگی اور اگر رگوں سے خارج متعفن ہو تپ نوبت اور دورہ پرائیگی مگر خلط خام مورم کہ وہ اگرچہ رگوں کے باہر متعفن ہو مگر اُسکے تپ لازم ہوتی ہے اور رگوں کے خارج کے متعفن ہونے کی کوئی صورت نہیں مگر بڑے بڑے اور ام میں خاص کر اور ام باطنی اور عفونت اس فساد کو کہتے ہیں کہ جسم رطب میں حرارت غریبہ کے اثر سے آجائے اور وہ جسم اپنی استعداد اور خاصیت سے نکل جائے مگر اُسکی نوعیت باقی رہے یعنی اس فساد سے پہلے اُسکا جو کچھ نام تھا تعفن کے آنے پر بھی وہی نام رہے اور عفونت آئے لے رطوبات بالفعل ضروری ہے اگرچہ بالقوہ خشک ہو جیسے صفرا یا سودا یا برگ مورد تر اور برگ گل ترک اور پیچھے جمع کر کے رکھ دین اگرچہ بالقوہ خشک ہیں مگر گندہ ہو جاتے ہیں در ظاہر ہو کہ جو خلط رگوں کے باہر گندہ ہوتی ہے اور کوئی اور سبب ایسا نہ ہو کہ اس سے عفونت کے بخار دل میں پہنچیں مثلاً اعضاے اندرونی کا آماں اُسکی تپ نوبت پراتی ہے اور ٹوٹ جاتی ہے مگر تپ بلغمی کہ اگرچہ ٹوٹ جاتی ہے لیکن کچھ چھپی ہوئی رہ جاتی ہے اور جو خلط رگوں کے اندر متعفن ہوتی ہے جو نسلی خلط کہ ہوتی ہے اُسکی تپ لازم ہوتی ہے اور ٹوٹی نہیں لیکن کبھی نرم ہوتی ہے اور کبھی زیادہ گرم اور اگر عفونت بھی تمام رگوں میں پہنچ جاتی ہے یا ان رگوں میں کہ دل سے نزدیک ہیں تپ لازم کیساں رہتی ہے گھٹتی بڑھتی نہیں مگر جب کہ مادہ رگوں کے اندر بھی متعفن ہو اور رگوں کے باہر بھی ایک ہی جنس کا ہو یا مختلف الجنس فائدہ جو مادہ رگوں سے متعفن ہوتا ہے اگر وہ بدن میں زیادہ موجود ہوتا ہے جیسا کہ بلغم اُسکی تپ ہر روز آتی ہے اور اگر وہ مادہ بدن میں بہت کم ہو مثلاً سودا اُسکی تپ دو دن یا زیادہ چھوڑ کر آتی ہے اور اگر اس مادہ کی پیدائش اسکے اور اُسکے بن میں ہے جیسا کہ صفرا اُسکی تپ ایک دن بیچ میں چھوڑ کر آتی ہے مگر اس صورت میں کہ بلغم اُس میں مل جائے یا صفرا بدن میں زیادہ ہو جیسے دوعب مرکب کہ موطنہ کی طرح ہر روز آتی ہیں اور جاننا چاہیے کہ جو مادہ رگوں کے باہر متعفن ہو اور اس سے ورم بھی نہ پیدا ہو اُسکی تپ دورہ پراتی ہے اسوجہ سے کہ تمام وہ ایک ہی جگہ نہیں بلکہ جس جگہ بڑی خلط متعفن رہتی ہے وہاں تھوڑا تھوڑا اگر جمع ہوتا ہے اور جو مادہ خلط متعفن میں اگر گرتا ہے اُسکے اجزائے بھی شینا فشیئا متعفن ہوتے ہیں یہاں تک کہ اسقدر جمع ہو جاتا ہے کہ اُسکے بخار دل میں آتے ہیں اور وہاں سے روح اور شرا میں میں جمع ہوتے ہیں اور تپ کے نہایت گرمی ہوتی ہے پھر حرارت غریزی بھی تپ کی حرارت سے تیز ہو کر مادہ اور حرارت غریبہ کے تحلیل کرنے پر توجہ ہوتی ہے یہاں تک کہ بالکل زائد خیرون کو صاف کر دالتی ہے اور جب اس جگہ پر پہنچتی ہے جو جان بڑی خلط ہے اُسکو اس سبب سے کہ وہ زیادہ یا علیظ اور لزج ہو تحلیل نہیں کر سکتی ہے لیکن اس سبب سے کہ جو کچھ وہاں سے نکلتا تھا تمام ہو چکا تپ ٹوٹ جاتی ہے جب تک کہ پھر اسقدر زیادہ جمع ہو جائے تپ کے چڑھنے اور اترنے کا یہ طریق ہوتا ہے لیکن جسوقت وہ مادہ اصل فساد ہے جب وہ تمام ہو جاتا ہے تپ کی نوبتیں منقطع ہو جاتی ہیں اور مادہ جیسا جیسا کہ اور زیادتی اور رقت اور غلظت میں ہوتا ہے اسی کے موافق تپ کی نوبت جلدی آتی ہے

منقطع ہوتی ہے اور اکثر مادہ رقیق ہوتا ہے اور سردی سے غلیظ ہو جاتا ہے اور اسکے برعکس غرضکہ تپ کی نوبتیں جو دراز ہوتی ہیں اسکا سبب یا تو یہ ہے کہ مادہ غلیظ اور لزج یا زیادہ ہے یا قوت حرارت غریزی میں ضعف ہے یا مسام بند ہیں اور تحلیل نہیں ہوتا اور نوبت کی کوتاہی کا سبب اسکی ضد ہوگا سو جہاں کسین کوتاہی کے اسباب زیادہ جمع ہوں اُنکے موافق تپ بھی جلد گزرجاتی ہے اور جسجگہ درازی کے اسباب بہت اکٹھے ہو جاتے ہیں انھیں کے مطابق تپ بھی دیر لگاتی ہے پہلی قسم میں حمی دموی کا بیان اسکو مطبقہ کہتے ہیں اور اسکی دونوع ہیں پہلی نوع وہ ہے کہ بدون عفونت کے خون گرم ہو جائے اسکو سونوخس کہتے ہیں اس مطبقہ کا سبب مثلا اور سدہ ہے اور اکثر یہ تپ اس شخص کو عارض ہوتی ہے کہ ریاضت یا استفراغ کا معاد ہو جائے اور اسکو چھوڑ دے اور یہ تپ اکثر سردی اور حرقت اور حصبہ اور جدری سے بدل جاتی ہے اسلیے کہ خون رقیق ہو جاتا ہے اور جوش کھاتا ہے اور اسکی علامت یہ کہ آنکھیں اور نخر سرخ ہو جائیں اور رگین پھول کہ کھنچ جائیں اور ناک اور بھوین اور صد کی جگہ کھجلائیں اور نبض عظیم اور بول سرخ اور غلیظ ہو اور تپ سے پہلے بدن میں بوجہ اور کسل اور تمد معلوم ہو اور لرزہ اور قشعریہ نہ ہو اور یہ تپ لازم ہوتی ہے اور اس میں پسینا نہیں آتا اور اسکی گرمی حرقت اور غب خالص کی گرمی سے بہت کم ہوتی ہے اور جب بدن پر ہاتھ رکھیں اسکی گرمی ایسی معلوم ہو جیسا حام سے نکلنے کے بعد بدن گرم ہوتا ہے اور یہ تپ حمی یوم اور حمی عفی کے بیچ میں ہوتی ہے اور حقیقت میں نہ یہ ہے نہ وہ ہے اور اس میں اکثر حلق اور نالو اور نوزتین آس کر آتے ہیں اور سانس تنگی سے آتی ہے اور اس واسطے بعض اطبا سونوخس کو حمی الربو بھی کہتے ہیں اور ربو کے معنی سانس کا تنگ ہونا اور اس تپ میں سانس اُس وقت تنگ ہوتی جبکہ جگر اور دل اور اسکے حوالی بہت گرم ہو کر جوش میں آتے ہیں اور انکا بخار سینہ اور ریه میں جمع ہوتا ہے اور سانس کو تنگ کرتا ہے اور اکثر تو اس تپ کا بخار ساتوین دن ہوتا ہے فائدہ تکسہ اور برد اور قشعریہ اور نافض کے معنی کا بیان سو تکسہ تو وہ ہے کہ آدمی اپنے بدن میں ایک ایسی حالت پائے کہ گویا اسکے مفاصل اور استخوان کو کسی بھاری چیز سے کوٹ دیا ہے اور یہ قشعریہ کا تدم ہے اور قشعریہ ایک ایسی حالت ہے کہ جلد میں اور عضلون میں مختلف سردی محسوس ہو اور بدن پر بال کھڑے ہو جائیں اور اس سے پہلے تکسہ ہوا ہے اور برد فقط سردی ہے جو آدمی کو اپنے اعضا میں معلوم ہوتی ہے اور نافض حرکت غیر ارادہ ہے کہ اعضاے ظاہری اور باطنی میں احتراز اور بچاؤ کے طور پر ہوتی ہے نہ کہ اختلاج کے طریق پر اور اسکو ضبط کرنا ممکن نہیں اور نافض کا ترجمہ لرزہ ہے یعنی کانپنا اور نافض کے اسباب بہت ہیں ایک تو یہ ہے کہ مادہ مقدار میں زیادہ اور سرد ہو دوسرے تیزی اور لزج تیسرے یہ کہ جس عضو پر مادہ گزرتا ہے اسکی حس قوی ہو چوتھے یہ کہ اس عضو کی دافعہ قوی اور مادہ غلیظ اور لزج ہو اور جیسی جیسی مادہ میں رقت یا غلظت اور شدت اور کمی ہوتی ہے اسی کے موافق میں سختی اور آسانی اور جلدی اور دیر ہوتی ہے سو جہاں کسین کہ مادہ غلیظ بار دیا رقیق حار ہوتا ہے اور دافعہ قوی ہوتی ہے نافض نہایت قوی ہوتا ہے اور اسکے برعکس اور مادہ لذائے گرم ہو جیسا کہ غب خالص میں ہیں اگرچہ نافض قوی ہوتا ہے لیکن جلد زائل ہوتا ہے اور اکثر غلیظ اور لزج ہوتا ہے جیسا موطنہ میں دیر میں زائل ہوتا ہے علاج اسی وقت باسلیق یا اکل کی ضد کھولیں اور خون زیادہ نکالیں اور اگر کوئی امر مانع نہ ہو اور فضل اور مریض کے سن اور اسکی عادت کے مناسب سمجھیں اتنا خون نکالیں غشی کے قریب ہو بلکہ غشی پڑے کیونکہ غشی حرارت کو ایکبارگی زائل کرتی ہے اس سبب فی الفور طبیعت مادے پر غالب آتی ہے وہی وجہ ہے کہ غشی کے بعد اکثر فی یا عرق سہال پیدا ہوتے ہیں اور چاہیے کہ خون نکالنے میں نضج کا کچھ انتظار نہ کریں کیونکہ خون خود ہی پکا ہوا ہے لیکن اگر تپ کے ساتھ تخمہ بھی ہو جب تک کہ تخمہ اور

بڑھتی زائل نہ ہو فصد نہ کرنی چاہیے اور اس تپ میں فصد سب علاج سے بہتر ہو اگرچہ سادہ یا دس دن کے بعد بیمار پر پہنچیں اسکو موقوف نہ رکھیں خصوصاً
اگر املا کے آثار موجود ہیں اور قوت وفا کر سکتی ہو لیکن جب اندون میں فصد کا اتفاق پڑے کہ تیسرا دن گزر چکا ہو اور بیمار نے کچھ کھایا بھی نہیں خون
کے نکالنے میں افراط نہ کرنا چاہیے اور دو تین دفعہ میں لینا چاہیے اور اسی طرح اگر ابتدا کا زمانہ ہو اور قوت میں ضعف ہو اور ایسا بھی نہ کرنا چاہیے کہ بحران
کے دن فصد کا اتفاق ہو اور جہاں کہیں کوئی امر فصد کو مانع ہو دونوں شانوں کے بیچ میں یا مؤذہون پر حجامت کریں اور اگر بیمار لڑکا ہو اور حجامت
کی تاب نہیں لاسکتا جو کہیں لگائیں اور اگر فصد اور ٹھنڈے پانی کا استعمال اور علاجوں سے بے پروا کرنا ہو اور جالبینوس کتا ہو کہ جہاں کوئی امر فصد اور
حجامت سے مانع ہو میں سرد پانی سے علاج کرنا ہوں اگر احشائیں کوئی ایسی آفت نہ ہو کہ سرد پانی سے اسکو ضرر کلی پہنچے اور رب ریاس اور حصر اور
حماض اترج پلانا اور عدس سرکہ میں پکا کر کھلانا خون کے جوش کو ٹھلانا ہو اور جو کچھ کہ مطبقتہ غفنیہ میں کہا جائیگا عمل میں لاسکتے ہیں۔ دوسری نوع اس
سطبقہ کے بیان میں کہ خون کی عفونت سے پیدا ہو یہ بھی دو طرح پر ہو ایک تو یہ کہ خون رگون کے باہر گندہ ہو اور یہ وہ تپ ہو کہ اور ام دموی سے پیدا ہو اور
یہ تپ آن عرضی تپوں کے قبیل سے ہوتی ہو کہ آماس کے سبب پیدا ہوں اسکا علاج یہ ہو کہ اس عضو کے آماس کا علاج کریں اور اس فصل کے آخر میں
ایک جدے مقالہ میں عرضی تپوں کا ذکر آئیگا وہاں رجوع کریں دوسری یہ کہ خون رگون کے اندر متعفن ہو مطبقتہ حقیقی ہی ہو اور چونکہ خون کے اجزا میں تعفن
قلیل یا کثیر ہوتا ہو اسلیے یہ تپ تین حال سے باہر نہیں اور ہر ایک حال کا ایک نام ہے اول تو یہ کہ بہت سخت ہو اور آہستہ آہستہ نرم ہو جائے اسکو متناقص اور
منحل یعنی گھٹنے والی کہتے ہیں اور اسکے اعراض نہایت شدید نہیں ہوتے اور بہت سالم اور آسان ہے اور اس سے معلوم یہ ہوتا ہو کہ خون کے جو نسے
اجزا تحلیل ہوتے ہیں اسکی نسبت اور اجزا کم متعفن ہوتے ہیں دوسرے یہ کہ ہر ساعت تپ زیادہ اور سخت ہوتی رہے اور اکثر ساتویں دن بحران ہوتا ہو
اور یہ تپ نہایت بڑی ہو اور اسکا علاج بہت ہی مشکل اور اسکو تیز اور زائد عفونت کہتے ہیں اور یہ اس بات پر دلالت کرتی ہو کہ خون کے جو نسے اجزا
تحلیل ہوتے ہیں انکی نسبت زیادہ متعفن ہوتے ہیں تیسرے یہ کہ اول سے آخر تک کیساں رہے اور اسکی شدت اور نرمی کا حال اسکے اور اسکے درمیان
درمیان رہے اور اکثر ایسا ہوتا ہو کہ سات دن تک ایک طرح پر رہے اسکو متشابہ اور واقف اور متساویہ بولتے ہیں اور اس بات پر دلالت کرتی ہو کہ خون کے
اجزا برابر متعفن ہوتے ہیں یعنی جس قدر تحلیل ہوتے ہیں اسی قدر گندہ ہوتے ہیں اور جانا چاہیے کہ بدن کا تمام خون متعفن نہیں ہوتا مگر جب کہ موت پہلے
آپہنچے غرضکہ مطبقتہ غفنیہ کی علامت یہ ہو کہ تپ مذکور سو نوخس سے زیادہ گرم اور اسکے اعراض قوی ہوں اور آسین قلق اور اضطراب اور بچینی ہوتی ہو
اور نبض بہت مختلف ہوتی ہو اور بول گدرد ہوتا ہو اور اسکی بواچھی نہیں ہوتی اور شاید کہ لرزہ آجائے اس سبب کہ عفونت کا مادہ رگون کے باہر نکل آئے
اور وہ تینوں درجے کہ اوپر گزر چکے تھے موافق اسکے اعراض کی سختی یا سختی کی شدت ہوتی ہو اور ہر طرح پر سو نوخس سے شدید ہوتی ہو اور بول سو نوخس
میں ہرگز متعفن نہیں ہوتا مگر جب کوئی امر عارض ہو علاج فصد کریں اور حجامت اور قوت کے اندازہ پر خون نکالیں جیسا کہ لکھا گیا اور خون نکالنے کے
وقت خون کو دیکھیں کہ رقیق اور مائی ہو یا صفراوی یا غلیظ اگر رقیق یا صفراوی ہو شربت عناب اور شربت انار اور طفشیل وغیرہ دے کر اسکا قوام درست
کریں اور اگر غلیظ ہو سکنجبین سادہ اور بیخ کاسنی اور بیخ ہماک کے مطبوخ وغیرہ سے اسکی تطہیف کریں تاکہ جلد تحلیل ہو جائے اور جب فصد اور خون کے قوام کی

اصلاح کر چکین آب انارین اور آب تمر ہندی اور شربت خشتاش اور نقوع آکونیلو فر کاسنی تمر ہندی بنفشہ اور شربت نیلو فر شربت آلو شربت عناب اور سکنجبین قندی شیرہ تخم خیارین میں ملا کر اور شربت غورہ شربت ریواج شربت حماض شربت اترج وغیرہ حاجت کے موافق اور طبیعت کی نرمی اور قبض کے لحاظ سے دینا چاہیے جو نسبی خیر کہ مناسب ہو اور آب تر بڑ شیر خشت ملا ہوا خون کا جوش دباتا ہے اور طبیعت نرم کرتا ہے اور بہت مفید ہے اور خوب ٹھنڈا پانی حرارت کے بچھانے اور عفونت کے دفع کرنے میں اور خون رقیق کے غلیظ کرنے میں نہایت مفید اور گرم موسم میں گرم مزاج کو ان شربتوں میں سے جو سادین چاہیے کہ برف اور یخ میں سرد کر لیں مگر شربت ریواج کہ اسکو برف کے دینا بہتر ہے کیونکہ اسکی سردی اور برف اور یخ کی سردی معدہ کو ایذا دیتی ہے اور اسی وقت غشی لاتی ہے اور اقراص کا نور حرارت شدید کے دبانے میں مخصوص ہیں اور غذا مطبقہ میں دو دن تک فقط مارا شیر دینا اگر ممکن ہو اور نہیں تو ماش مقشر اور یخ اور کدو اور پالک سے مزورہ بنا کر دینا اور ترشیوں میں سے جو نسبی کہ لائق ہو داخل کرین اور بیمار کو اگر ضعف ہو مرغ یا حلوان کا شوربایا سنبڑیوں اور ترشیوں سے اصلاح دیکر دے سکتے ہیں اور طفشیل کہ عدس سرکہ میں پکے ہوئے کو کتھن میں نفع کرتا ہے مگر جس شخص کا خون غلیظ ہو اسکو اس سے اور سب مغلطات سے پرہیز کرنا ضروری ہے اور غذا حال کے موافق دیکھا ایک مرتبہ یا دو مرتبہ دے سکتے ہیں قائمہ جس طبقہ عفنہ میں صفر کا ملاؤ نہوا سمن تریہ کا افراط منع ہے کیونکہ اکثر شیر خس ہو جاتا ہے لیکن اگر صفر اور خون کی عفونت مرکب ہو تریہ میں مبالغہ کا خوف نہیں ہوا صورت میں جو کچھ کہ محرقہ میں کہا جائیگا عمل میں لائیں اور چاہیے کہ ایسی حالت میں یعنی جبکہ صفر خون میں شامل ہو خون زیادہ نہ نکالیں کہ ضرر کرتا ہے اور صفر کو زور دیتا ہے اور ہر جگہ فصد کے وقت قوت بیمار کی رعایت واجب سمجھیں کہ خون نکالنے میں قوت پر اعتماد کرنا سب سے بڑی بات ہے کہ سوا سٹے کہ بہت لوگ فصد سے ناقوت ہو کر ہلاک ہوئے اور قوت کے ہونے سے یہ مراد ہے کہ مرض کی دمازی اور بدن کے خالی ہونے سے اور تحلیل اخلاط اور روح کے سبب قوت کا اصل اور مادہ معدوم ہو یہ نہیں کہ کوئی شخص حرارت یا درد کے غلبہ سے ناتوان ہو اور جس وقت نضج کے بعد سہل کی حاجت ہو طیبہ زرد اور شاہترہ اور خیار شہرہ کا مطبوخ دینا اور جہان کہین کہ اشامین ورم ہو مغز خیار شہرہ آب کاسنی میں یا عناب و آلو کے مطبوخ میں حل کر کے اور ترنجبین ملا کر کھلائیں نہایت خوب ہے اور طباشیر آدھا درم لعاب اسپنول کے ہمراہ شدت کی حرارت اور تشنگی فرو کرتی ہے اور پتاہ جس وقت کہ بجران کے بعد تپ کا باقی مادہ رگون میں رہ گیا ہو چاہیے کہ کاسنی سبز کوٹ کر اسکا پانی بیس درم لے کر جوش دینا اور کف آثار ڈالین اور پندرہ درم سکنجبین ملا کر پلائیں اسی طور سے تین دن یا پانچ دن دینا تاکہ باقی مادہ بالکل پاک ہو جائے اور آب کشوت سکنجبین کے ساتھ ہی تاثیر کرتا ہے اور آلو اور زرد آلو کا پانی طبیعت کی تلپیں کرتا ہے اور آہستہ آہستہ رگون کو پاک کرتا ہے اور بہت ہی مفید ہے دوسری قسم حیات صفاویہ بسیطہ اور مرکبہ معلومہ کے بیان میں یہ دو طرح پر ہے ایک تو یہ کہ مادہ رگون کے اندر تغفن ہو اسکو غب لازم کہتے ہیں خواہ خالص ہو خواہ غیر خالص پھر اگر یہ مادہ دل یا جگر کے نواح میں زیادہ ہو محرقہ بولتے ہیں دوسرے یہ کہ مادہ رگون کے باہر گندہ ہو اسکو غب دائرہ کہتے ہیں اور چونکہ اسکا حال مختلف ہے اسلئے یہ تین طرح پر ہے ایک تو انہیں سے غب خالص ہے وہ ہے کہ مادہ صرف صفاویہ ہو دوسرے غب غیر خالص ہے وہ ہے کہ اسکا مادہ صفا ہو بلغم ملا ہوا اور ایسی طرح پر ملے کہ دونوں ایک ہو جائیں دونوں میں امتیاز نہ ہو تیسرے شطرنجب ہے وہ ہے کہ مادہ صفاویہ اگرچہ بلغم کے ساتھ مرکب ہو مگر ہر ایک کے تغفن

تعضن کی جگہ الگ الگ ہو اور ہر ایک کا فعل علیحدہ علیحدہ ظاہر ہو اور ان پانچوں قسم میں سے ہر ایک کو ایک نوع میں بیان کرتے ہیں پہلی نوع غلبہ لازم
دائم کے بیان میں اسکا سبب یہ ہے کہ بدن کی تمام رگوں میں صفرا کا تعفن ہو اور اسکی علامت وہی ہے کہ غلبہ لصلہ و محرقہ میں بیان کیجائیگی لیکن اس میں
اعراض غلبہ خالص کی نسبت زیادہ ہوتے ہیں اور محرقہ کی نسبت کم اور ناقص اس میں نہیں ہوتا مگر بحران کے طریق پر اور پسینا نہیں آتا مگر آخر میں یا بحران
میں اور غلبہ دائم اور محرقہ میں اعراض کی دوسرے فرق کئی طرح پر ہے ایک تو یہ ہے کہ محرقہ میں حرارت اور لذع غلبہ دائم سے بہت شدید ہوتی ہے دوسرے
یہ کہ فترات اس میں ظاہر ہوتے ہیں یعنی گھٹنا بڑھنا تیسرے یہ کہ کرب اور غشیان اور عقل و رذہن میں اختلاط اور خفقان اور غشی اور زبان میں سیاہی
اور محرقہ میں یہ عوارض ہوتے ہیں فائدہ غلبہ دائم کا مادہ اگر صفرا سے خالص ہو اور علاج میں کوئی خطا سرزد نہ ہو ایک ہفتہ سے زیادہ نہیں رہتی اور
صفرا کے خالص اور غیر خالص ہونے پر اعراض کی کمی اور شدت موقوف ہے علاج جو کچھ کہ غلبہ امرہ خالصہ میں لکھا جائیگا عمل میں لائیں اور بیان
غلبہ خالصہ دائرہ کی نسبت نضج میں زیادہ کوشش کریں اور سرد چیزوں کے دینے میں چندان دلیری نہ کریں خصوصاً جبکہ خالص نہ ہو اور جب تک کہ نضج کا
نشان ظاہر نہ ہو استفراغ نہ کریں اور ابتدا میں حقنہ نرم یا میوؤن اور پھولوں کے اور شربت بنفشہ وغیرہ کے سوا طبیعت کو حرکت نذین اور حمام
سے منع کریں اور شراب لیمون شربت نارنج اور شیرہ تخم کاسنی اور آب تمہندی اور آب التوبے بخارا بہت نفع کرتے ہیں دوسری نوع تپ محرقہ کے
بیان میں اوپر گذر چکا ہے کہ جو وقت تیز مادہ رگوں میں متعفن ہوتا ہے اس طرح پر کہ دل اور معدہ اور جگر کے نواح میں زیادہ ہوتا ہے محرقہ بولتے ہیں اور اسکا
مادہ یا تو صفرا ہے یا بلغم شورا اور یہ عام ہے کہ صرف صفرا ہو یا بلغم مائی کے ساتھ مرکب ہو اور جاننا چاہیے کہ بلغم شور صفرا کے حکم میں ہوتا ہے جیسا کہ صاحب
سیدی نے کہا کہ بلغم الح صفرا کے حکم میں ہوا کرتا ہے چنانچہ اختلاط کی بحث میں گذرا سو جو وقت قلب کے نزدیک اور شریان اور اور وہ میں جو نزدیک ہیں
متعفن ہوتا ہے تو گرم ہو کر استفراغ ہوتا ہے جیسے صفرا کی آگ بھڑکتی ہے غرض کہ تپ محرقہ ایک تپ شدید ہے اور اسکی اعراض قوی اور اکثر رگوں اور جوانوں
کو عارض ہوتی ہے اور بڑھوں کو بہت کم اور اگر عارض ہوتی ہے ہلاک کر ڈالتی ہے کیونکہ سبب قوی ہے اس واسطے کہ جنگ سبب بہت قوی نہیں ہوتا محرقہ
بڑھوں کو عارض نہیں ہوتی اور چونکہ انکے قوی ضعیف ہیں سبب قوی سے برابری نہیں کر سکتے اور اس تپ کی چند علامت ہیں ایک یہ ہے کہ
تپ لازم ہو یعنی برابر ہے اور ظاہر سے باطن میں جلن زیادہ ہو اس سبب نہایت تشنگی ہو دوسرے یہ کہ ابتدا میں قشعرہ اور لرزہ اور عرق کچھ ہو مگر
بحران کے قریب و بحران کے دن ابتدا میں قشعرہ اور آخر میں عرق بھی آئے تیسرے سرفہ قلیل اور قشعرہ شاید کہ پیدا ہو اور بقراط نے کہا کہ اگر
محرکہ میں سرفہ پیدا ہو تشنگی زائل ہو چوتھے یہ کہ اسکی حرارت غلبہ لازم سے بہت زیادہ ہو پانچویں یہ کہ زبان سیاہ ہو یا زرد یا گھٹھری سو سیاہ ہونا تو
بہت بڑا ہے اور گھٹھراپن سالم اور سہل اور زردی متوسط چھٹے یہ کہ بڑے اعراض مثلاً سہا اور اختلاط عقل اور قلق اور سردی اور عاف اور آنکھوں
کا گڑ جانا اور کرب اور اشتہا کا ساقط ہونا اور سینہ میں حرارت کا افراط سے پیدا ہونا اور یہ اعراض وہاں پیدا ہوتے ہیں جہاں کہ صفرا خالص
سبب ہے تاہو اور غشیان اس بات کا نشان ہے کہ مادہ معدہ کے حوالی میں ہے اور جس محرقہ کے اعراض شدید ہوتے ہیں اسکا نام حادہ ہے اور جاننا
چاہیے کہ محرقہ کا بحران قوی کے ساتھ ہوتا ہے یا اسہال سے یا عاف یا عرق سے پڑتا ہے کہ اس میں نکس بہت کم ہوتا ہے یعنی بیماری اُلٹ کر نہیں آتی

اور اگر ہوتا ہو تو اورون سے زیادہ خفیف ہوتا ہے بشرطیکہ تدریجاً خرابی نہ پڑے ابتداء محرقہ مطبقہ سے بہت مشابہ ہے اور دونوں میں فرق یہ ہے کہ محرقہ غب کی نوبت پر زیادہ قوی ہو جاتی ہے اور ٹھنڈا اور آنکھیں اس قدر شرح نہیں ہوتی ہیں اور رگین اس قدر بھری ہوئی نہیں ہوتیں کہ جیسی مطبقہ میں ہوا کرتی ہیں اور اسی طرح تمدد بدن اور ضیق نفس اور بول یعنی بدن کا کھینچنا اور سانس کا تنگ ہونا محرقہ میں نہیں ہوتا اور محرقہ اور غب لازمہ کا فرق غب لازمہ میں گذرا اور ان میں فرق اعراض کی شدت اور تخفیف سے ہی ہوتا ہے فائدہ لڑکوں کی محرقہ زیادہ سہل ہے کیونکہ لڑکوں کا مزاج تری مائل ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ چھوٹے لڑکے کو تپ محرقہ میں سبات پیدا ہوتی ہے یا کوئی اور حال اسی طرح کا اور شیر خوار بچہ اس تپ میں دودھ نہیں پیتا اور جو کچھ پیتا ہے اس کے معدہ میں ترش ہو جاتا ہے علاج غور سے دیکھیں کہ حرارت زیادہ غالب ہو یا مادہ اگر حرارت بہت غالب ہو اول اسکی تسکین کرین اور جان لین کہ محرقہ میں غب خالصہ سے زیادہ حرارت کا ساکن کرنا ضروری ہے اور تبرید میں افراط کرنا یہاں ضروری ہے کہ دق میں نہ جا پڑے اور تسکین حرارت کے لیے شربت آلو اور تر ہندی اور سکنجبین سادہ اور لعاب اسفول اور بارہا شعلی و شربت نارنج اور شیر ذرخرفہ وغیرہ حاجت کے موافق دے سکتے ہیں خاصکہ حرارت دل کے لیے شربت صندل ترش اور شربت صندل شیرین اور شربت جمان اترج پلانا اور ایک کپڑا صندل اور گلاب اور کچھ ایک کافور میں سرد کر کے چند مرتبہ سینہ پر رکھنا بہت نفع کرتا ہے اور قرص کافور حرارت قوی کو دباتا ہے اور رازی نے کہا کہ جیسے شمالی ہوا عالم میں سردی اور خشکی زیادہ کرتی ہے ویسا ہی بدن میں کافور بقوت سردی اور خشکی پہنچاتا ہے اور عفونت کو زائل کرتا ہے اور جہاں کہیں کہ اشیا میں کوئی آفت قوی نہ ہو ٹھنڈا کیا ہو پانی نہایت مفید ہے اور اگر کوئی آفت ہو ٹھنڈا کر گھونٹ گھونٹ دینا کم ضرر کرتا ہے اور اگر مادہ حرارت پر غالب ہو اول مناسب چیزوں سے اسکا نفع کرین پھر سہل دین اور آخرین حرارت کی تسکین کرین اور ابتدا میں سہل نہ دینا چاہیے اور یہ سب تدابیر طبیعت انا کی رائے پر موقوف ہیں اور تلپین کے لیے آب آلو اور آب تر ہندی وغیرہ شیر خشک ملا کر نفع کرتے ہیں اور اگر حاجت پڑے مغز خیار شیر بھی اس پانی میں کہ میوے کا نکالا ہے بڑھا دین اور جہاں کہیں کہ طبیعت نرم ہو آب نارا کہ مع تخم کوٹ کر نکالین کلی نفع کرتا ہے اور غذا جو چیز کہ موافق ہو اور جو کچھ کہ بالفعل سرد ہو طبیعت کی نرمی اور قبض کی رعایت سے فائدہ مند ہے اور جہاں کہیں کہ قوت بھی ساقط ہو ہر چند کہ تپ سخت ہو اور طبیعت کو غذا کی طرف میلان نہ ہو غذا دینا چاہیے اور قصد کرنا محرقہ میں جائز ہے بشرطیکہ قارورہ غلیظہ اور شرح ہو اور نہیں تو قصد چاہیے کیونکہ صفرا بہت تیز اور تپ بہت گرم ہو جاتی ہے اور جس وقت کہ تپ کم ہو جائے حمام نیگرم اور نیگرم پانی میں کہ سردی مائل ہو غسل کرنا جائز ہے خصوصاً اگر تپ کا سبب بلغم شور ہو اور جہاں کہیں کہ مادہ فم معدہ کے حوالی میں ہے ہو غشیان اور پھینچی کی زیادتی ہوتی ہے پھر اگر قوی فراغت سے آتی ہو تو آنے دین کہ مادہ دفع ہوتا ہے اور اگر قوی فراغت سے نہیں آتی ہے سکنجبین اور نیگرم پانی چائین تاکہ مادہ کے نکالنے میں مدد کرے اور اگر مادہ غلیظہ ہو یا سادہ کے طبقات میں گر رہا ہے چاہیے کہ ایاج فیقر سے اسکا استفراغ کرین مگر اس ایاج میں ضمیر مفسول داخل ہو یا جب صبر دین اور تنقیہ کے بعد آب انار میوش یا آب نارین پلائین تاکہ ایاج کی حرارت کا تدارک کرے اور اگر تنقیہ کے بعد بھی قوی باقی ہو اور افراط اور ضعف لائے اسکو بند کر سکتے ہیں اور اسی طرح ہر ایک استفراغ بحرانی کو اول نہ روکنا چاہیے مگر جب کہ حد سے زیادہ بڑھ جائے اور ضعف کا اندیشہ ہو اور اس تپ کا بحران کبھی عرق یا رعا ف سے ہوتا ہے سوا کہ پسینا حد سے زیادہ آئے اور روکنا چاہین چاہیے کہ ہلکا سا کپڑا بدن پر رکھیں اور اس مکان میں ہوا آنے دین اور بدن سے پسینا نہ پونچھیں کیونکہ جتنا پونچھتے ہیں زیادہ آتا ہے اور اگر اسی طرح چھوڑ دین خشک ہو جاتا ہے اور پھر نہیں آتا

اور عرق بند کرنے کے لیے بہت سے تدابیر ہیں اور بہیدانہ اور اسبغول کا لعاب اور صمغ عربی کا پانی طلا کرنا اور ہاتھ پانوں کو برف اور یخ میں رکھنا عرق شدیداً لافراط کو موقوف کرتا ہے اور اگر عاف بند کرنے کی احتیاج پڑے سیر اور پیشانی پر رکھیں اور ہاتھ پانوں باندھ دیں اور ایک تہی سرگین خر کے پانی میں ترکیب اور ناک میں رکھیں یا اسکا ایک قطرہ ناک میں ڈالیں اور دوسری دو این جو عاف کو روکتی ہیں اسکی بحث میں مذکور ہیں اور صاحب خزیرہ کہتا ہے کہ ایک شخص کی نکیسر کسی تدبیر سے بند نہوتی تھی میں نے اسی طرف کے ہاتھ میں فصد کھولی اور میں دم کے اندازے سے خون نکالا اسی وقت خون بند ہو گیا اور اکثر محرقہ میں سبات پیدا ہوتی ہے اس سبب کہ تر بخارات دماغ میں جاتے ہیں اور بیمار غافل ہو جاتا ہے اور اگرچہ پیسا ہوتا ہے پانی نہیں مانگتا ایسے وقت میں چاہیے کہ بیمار کو چونکاتے رہیں اور اونچی آواز سے باتیں کرتے رہیں اور پانوں ران کی جڑ سے قدم تک زور سے باندھ دیں کہ اسکی تکلیف سے خبر ہو اور اگر کوئی امر مانع نہو شیاف لطیف استعمال کریں تاکہ قبض کھلے اور ہرگز دن پر اور شانوں کے بیچ میں حجامت کریں اگر غفلت کے سبب پانی نہ مانگے ہر گھڑی ایک گھونٹ بھر پانی اُسکے منہ میں ڈالیں تاکہ حلق خشک نہو اور اگر حاجت پڑے لعاب اسبغول رقیق یا جلاب خام یا آب انار ملا کر دے سکتے ہیں اور کھوڑا سا مغز تریہی منہ میں رکھنا منہ کو تر رکھتا ہے اور پیاس کو بجھاتا ہے امتباہ جو بخار کہ محرقہ میں دماغ پر آتا ہے صفراوی ہوتا ہے یا رطوبی اور دونوں میں فرق یہ ہے کہ صفراوی بخار میں نیند نہیں آتی اور ناک خشک رہتی ہے اور تر بخار ناک کو تر رکھتا ہے اور سر میں گرانی اور سبات اور غفلت لاتا ہے اور مقصود یہ ہے کہ جو بخار دماغ میں جاتا ہے اگر وہ تر ہو سر کے اوپر دودھ ڈالنا اور روغن گل یا روغن نیلو فریح میں سرد کر کے سر پر ڈالنا کہ پیاس کے بجھانے میں مخصوص ہے چاہیے کیونکہ اس بات کا خوف ہے کہ سر سام پیدا کرے لیکن اگر بخار صفراوی ہو روغن اور سرد پانی اور دودھ یہ سب سر پر استعمال کرنے سے نفع کرتے ہیں اور جسوقت بخار تر ہو اور ناک اور منہ میں سرخی خوب ظاہر ہو چاہیے کہ نکیسر کھولیں یا مادہ کو پانوں کی جانب جذب کریں تاکہ دماغ کو ضرر نہ پہنچائے اور جسوقت محرقہ میں تشنج خشک کے سبب کہ اعصاب و عضلات میں پڑتا ہے ضیق نفس پیدا ہو یعنی سانس تنگ ہونے لگے چاہیے کہ سینہ اور گردن پر روغن بنفشہ کا موم روغن بنا کر لیں اور اگر بنفشہ اور خطمی خشک کوٹ اور چھانکر موم روغن میں ملا کر استعمال کریں بہت بہتر ہے اور تراشہ کدو اور برگ خرفہ کو ٹکر روغن گل ملا کر سینہ اور گردن پہ ضماد کرنا فائدہ کرتا ہے اور کبھی محرقہ والے کو شہوت کلبی عارض ہوتی ہے اس حالت میں ترنجبین مغز تخم کدو مغز تخم خیار اور روغن بادام کا حلوانا کھلانا اسکو زائل کرتا ہے اور جسوقت کہ پڑ پڑ چھینک آنے لگیں اور اُسکے سبب دماغ میں ضعف اور قوت میں ضعف پیدا ہو مناسب ہے کہ بیمار کی نکیسر اور ناک اور پیشانی میں اور حکم کریں کہ زبردستی سے ڈکارے اور اسکی گردن اور اطراف پر خوب مالش کریں خصوصاً روغن بنفشہ سے اور اگر روغن بنفشہ کے چند قطرے نیگرم کان میں ڈالیں بہتر ہے اور منہ کے ٹکڑے گرم کر کے گردن کے پیچھے رکھنا اور گرد اور دھوان سے بچانا مفید ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جسوقت محرقہ میں تپ بہت گرم ہو جاتی ہے غشی آتی ہے کیونکہ صفراومعدہ پر گرتا ہے اور دل کو اس سے ایذا پہنچتی ہے اسوقت چاہیے کہ فی الحال سرد پانی کا منہ اور سینہ پر چھٹا دیں اور گلاب و رصندل اور کافور سو گھاتیں اور ہوا کریں اور شکم میں اور اطراف باندھیں تاکہ مادہ اُتر آئے اور کبھی اس بات کی حاجت پڑتی ہے کہ بیمار کی ناک کو کچھ دیر تک بند کریں اور ہاتھ اُسکے منہ پر رکھیں تاکہ حرارت اندر کی طرف پھر جائے اور قوت کو ابھارے اور اگر سلنجین گرم پانی میں ملا کر حلق میں ڈالیں دو بات میں سے ایک بات ہوتی ہے یا تو مادہ فم معدہ سے ملکر اجابت کرے یا قی میں نخل آئے اور اگر یہ ممکن نہو تین درم

شراب ریحانی سرد پانی میں ملا کر حلق میں لین فی الفور ہوش آجاتا ہے اور جب ہوش میں آجاتے جو کاستوا اور ناروانہ دین اور جب بیماری کی عادت ایسی ہو گئی ہو چاہیے کہ اس سے پہلے کہ تپکے گرم ہونیکا وقت پہنچے پاکیزہ روٹی کے چند ٹکے آب غورہ یا آب اندر ترش یا آب لیمو میں بھگو کر کھلائیں تاکہ غشی سے امن رہے اور جو اعراض کہ پیدا ہوتے ہیں انکی تدبیر اپنی اپنی جگہ میں لکھی ہے احتیاج کے موافق وہاں تلاش کریں جووب کی ترکیب کہ تشنگی کو بچھاتے ہیں مغز تخم خیار بن تخم کاہور با السوس اصل السوس ترنجبین سبب ابر لین اور کوٹ چھانکر لعاب بہیدانہ یا لعاب اسبقول میں گولیان بنا کر منہ میں رکھیں دو کی ترکیب کہ پیاس کو بچھاتی ہے اور نیند لاتی ہے شربت خشخاش کشکاب میں ملا کر دین اور جس بیمار کو چت لینے کی عادت ہو اسکو حکم کریں کہ عادت بدل گئے کیونکہ چت لینے سے منہ خشک ہوتا ہے اور زبان کی خشونت کے لیے عمدہ تدبیر یہ ہے کہ ہر صبح روغن بادام منہ میں لین اور ایک ساعت ٹھہرا کر ڈوال دین اور زبان کو کسی کھڑکھری اور پاکیزہ چیز سے ملین تاکہ سخت بخورے اسکے اوپر سے صاف ہو جائیں اسکے بعد کچھ لعاب اسبقول یا جلاب گھونٹ گھونٹ پلائیں تاکہ حرارت کو دباوین فائدہ محرقہ خاص کر جبکہ حادہ ہو اسکی حرارت کے بچھانے میں کوتاہی نہ کریں اور یہ جو جمال کا قول ہے کہ اس میں مبالغہ کرنا بحران کو دیر لگاتا ہے اسپر التفات کریں کہ تجویہ والوں کے نزدیک حرارت کے دبانے میں اندیشہ نہیں اور بہت سالم ہو سو چاہیے کہ تین چار وقت سردات مختلفہ دین جیسا کہ محمد زکریا نے کہا صبح آب آلودین اور صبح کے بعد کشکاب و ردو پیر کو آب خیار اور آب ترزا اور سوتے وقت لعاب اسبقول اور علی ہذا القیاس اور جہاں کہ سر میں گرانی معلوم ہو باونہ اور نیشہ پکا کر اسکے بخار پر سر بھکاتین اور پانوں میں رکھیں سر ہلکا ہو جائیگا اور مکان اور بستر کی تدبیر حق میں بیان کیجا تگی انشاء اللہ تعالیٰ تیسری نوع غبٹ لصد داعیہ کے بیان میں اس تپ کا سبب صفراء صرف ہے کہ رگون کے باہر تعفن ہو جاتا ہے اور اس تپ کا خاصہ ہے کہ ایک دن بیچ میں چھوڑ کر آتی ہے مگر اس صورت میں کہ دو غب ہوں تو پھر ہمیشہ آتی ہے جیسا کہ اطباء نے کہا جب دو غب اکٹھے ہو جاتے ہیں انکا دورہ ہر روز ہوتا ہے یا تین غب رکب ہوں کہ اس صورت میں ہمیشہ تپ آتی ہے مگر ایک دن کم اور دوسرے دن زیادہ جیسے شرط الغب آتی ہے اور اسکا مادہ صفرا اور بلغم وائرہ کے اقسام سے ہوتا ہے اور یہ تپ ایک دن بیچ میں چھوڑ کر کیوں نہ نہ پکرتی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ تین غب جمع ہو جاتے ہیں ایک دن تو ایک غب کی نوبت ہوتی ہے اور دوسرے دن دو غب کی نوبت اور دو غب کے جمع ہونے سے اعراض کی زیادتی ہوتی ہے اور اس تپ میں اور شرط الغب مذکور میں فرق اعراض لازم سے ہو سکتا ہے اور غب خالص کی چند علامتیں ہیں اول تو یہ کہ جب شروع ہوا چاہے پشت میں سردی پیدا ہو پھر رزہ قوی پیدا ہو اور ایسا محسوس ہو کہ گویا سویان سی چھٹی ہیں اور رزہ جلد ساکن ہو دوسرے یہ کہ بدن جلد تر گرم ہو جاتے اور اسکی گرمی محرقہ کے سوا سب تپوں سے زیادہ تیز ہے اور جب بن پر ہاتھ رکھیں تپ کی تیزی سے ہاتھ جلنے لگے اور اگر دیر تک اسی طرح رکھیں وہاں کی گرمی کم ہو جاتی ہے تیسرے یہ کہ بول ناری اور بد بو اور رقیق ہو اور ممکن ہے کہ اس میں کچھ ایک قحام ہو اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پہلے یا تیسرے دن نضح کا اثر بول میں پیدا ہو چھٹے یہ کہ نوبت کی ابتدا میں نبض صغیر اور ضعیف اور متفاوت ہوتی ہے اور تھوڑی دیر میں بل جاتی ہے اور عظیم اور سزج اور مختلف ہو جاتی ہے یا پچھلین یہ کہ جب آتی ہے اور جھٹکا کہ ٹوٹ جاتی ہے بارہ ساعت سے زیادہ اور چار ساعت سے کم اسکی مدت نہیں ہوتی اور یہ خاص علامت ہے اور جو ایسی ہو غب خالص نہوگی چھٹے یہ کہ تپ کی تین سات سے زیادہ نمون بشرطیکہ کوئی خطا واقع نہ ہو اور شاید کہ چار نوبت میں ٹل جائے اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک نوبت میں ہی عرق یا بول کے ادار سے یا قری اور اسہال صفراوی کے سبب گذر جاتی ہے ساتویں یہ ہے کہ جب تپ اترنے لگے پسینا بہت آئے اور جسوقت تپ میں پانی پینے کا اتفاق ہو جلد

پر تری نطاس ہر ہو گیا عرق آئینگا اٹھوین یہ کہ بخوابی اور بقراری اور پیاس کی زیادتی اور غشیان اور تو اور اسہال صفراوی اور صداع اور اسکے مانند اور کلام سے نفرت اور غصہ وغیرہ زیادہ ہو لیکن غلبہ لازمہ کی بقراری اور اعراض کے برابر نہیں توین یہ کہ صداع کے ساتھ سر میں گرانی نہوا اور اگر ہو تو نہایت کم ہو اور زبان اور ٹھنڈے خشک ہو اور مزہ کر دوا اور پہلی دوسری تیسری نوبت لرزہ اور جاڑا بہت زور سے ہو پھر جتنا زمانہ گذرتا جائے ہکا پڑتا جائے مگر جبکہ بد پرہیزی اور سویر تدریری کے سبب مادہ کی مدد پہنچتی رہے اور اکثر تپ جوان عمر والوں کو اور گرم ہوا میں اور ان لوگوں کو جو کما مزاج گرم خشک ہو اور سخت مشقت اٹھائے اور مدت دراز روزہ رکھیں اور ان لوگوں کو جنکے کھانے اور پینے میں گرم اور خشک چیزیں بہت آئیں عارض ہوتی ہیں علاج ہر صبح سکنجین میں یا شراب غورہ یا شراب ریواج یا شراب آلو اور اگر پیاس کا غلبہ ہو شیرہ خرفہ وغیرہ سے جو کچھ سرد تر ہو تسکین کریں اور اس تپ میں آب انار ترش و شیرین سب چیز سے بہتر ہے کہ گودا سمیت پنچوین اور کچھ ایک شکر ملا کر دین تاکہ حرارت کو بھی دبائے اور گودا کی قوت سے طبیعت کو نرم کرے اور اگر کچھ پیمان سکام سے ضرورت رہے تو یہ ہو کہ مزاج کی تباہی کو اصلاح کریں اور حرارت غریبہ کو بجھائیں لیکن اسکے ساتھ مادہ سے بھی غافل نہ ہوں یعنی ایسی تدریر کرتے رہیں کہ مادہ کم ہو اور استفراغ نفع کے بعد کرنا چاہیے اور استفراغ میں مادہ اور طبیعت کے میلان کی رعایت کریں اور اگر دیکھیں کہ طبیعت خود بخود مادہ کو جیسا کہ چاہیے دفع کرتی ہے تو حرکت نہ کریں بلکہ اگر ہر روز طبیعت کو فراغت سے ایک دفعہ یا دو دفعہ اجابت ہوتی ہے تو طبیعت کی تدریر کرنی کچھ ضرور نہیں اور نہیں تو ضروری ہے جیسا کہ حکمائے کہا ہے کہ اگر قوت و فاکرے جنگ دل طبیعت کو نرم نہ کریں کشکاب اور جو کچھ غذا کی جنس سے ہونہ دین اور جہاں کہیں کہ تپ سے صداع اور بقراری ہو نرم ہفتہ سے یا شایف ملائم سے طبیعت کا نرم کرنا بہتر ہے اور استفراغ میلان مادہ کے موافق یا طرح ہوتا ہے کہ اگر غشیان ہو تو کراہین بشرطیکہ کوئی امر مانع نہوا اور تو آسان ہو اور اگر مہا میں نفع اور قوا ہو سہل دین اور اگر بول کا تقاضا ہوتا ہے اور اگر کامل نہیں ہو تا مدرات پلاہین اور اگر پوست پر بخار تر ظاہر ہو اور عرق کامل نہ آئے تو تریں میں کوشش کریں اور اگر میلان مادہ کا کسی طرف کو معلوم نہوا اور استفراغ کی ضرورت ہو تو اسہال کو موافق سمجھیں اور اس تپ کی تدریر میں اصل یہ ہے کہ نوبت کے دن جو چیز کہ غذا کے مشابہ ہو جیسے کشکاب وغیرہ کچھ نہ دین اور آب تخم خرفہ اور سکنجین یا آب تر ہندی اور آب تر بزوغیرہ پر قناعت کریں اور اگر نہایت قوی ہو کچھ ایک پلہ شہر بیسکران پیرون میں بڑھائیں اور جو وقت جاڑا اور لرزہ شروع ہو سکنجین گرم پانی میں ملا کر دین کہ شاید آجائے اور مادہ صفرا نکل جائے اور اگر چہ تو نہ آئے مگر توجہ کی قوت سے تپ کا مادہ بہ نکلے غرض کہ ہر صورت میں جلد لرزہ کو تسکین ہو اور جو وقت کہ تپ اتر جائے پاتون گرم پانی میں رکھیں اور ماش کریں تاکہ تپ کی حرارت کا بقیہ سر میں سے کھینچ آئے اور اس وقت میں سکنجین ہی موافق ہو اور سکنجین کہ پانچویں اور چھٹی نوبت کے دن دین بزوری ہونی چاہیے اور اس تپ میں سرد پانی لرزہ اور جاڑا دور ہونے کے بعد دے سکتے ہیں کہ مفید ہے خاص کر اس صورت میں کہ احشامین کوئی امر مانع نہوا اور تپ ٹوٹنے کے بعد کشکاب مناسب ہو اور تپ کے شروع سے لیکر جب ساتواں دن گذر جائے جام کرنا جائز ہے اگرچہ نفع کے آثار ظاہر نہوں خصوصاً جس شخص کو حمام کی عادت ہو فائدہ اجدا تر تدریر میں افراط کریں مگر جہاں کہیں کہ حرارت حد سے زیادہ ہو اور خوف ہو کہ محدث ہو جائے اور اگر ممکن ہو نوبت کے دن کھانا دین اور شکم خالی رکھیں لیکن اگر ظہر کے بعد مثلاً آتی ہو ممکن ہے کہ صبح ہی تھوڑا سا کشکاب رقیق دین اور اگر بیمار بالکل حریص ہو یا رکھا ہو کہ غذا سے صبر نہ کر سکے اور کشکاب پر اکتفا کرے تو ناچار ضرور دے سکتے ہیں مگر جس قدر نوبت کے وقت سے پہلے دین بہتر ہے اور کشکاب پیمان سب غذاؤں سے زیادہ مفید ہے اور دوسرے

مزورات کہ ترمہندی اور زرد آواز اور نار اور مشوق اور کدو اور کاہو اور کشنیر تر اور پالک اور مونگ مقشر اور چانول وغیرہ سے جو کچھ کہ مناسب ہو بنا دین اور ہر غذا میں ترشی کا ملانا لازم سمجھیں اگر سرد اور زکام منع ہو خاص کر مزوہ کہ بے ترشی نگھانا چاہیے کیونکہ اس بات کا خوف ہو کہ لطافت کے سبب صفرا نہ بن جائے جیسا کہ حکمانے کہا ہے کہ اگر معدہ میں کچھ بھی صفرا ہوتا ہے اُس میں کدو و صفراوی بن جاتا ہے مگر جب کہ کسی ترش چیز سے خاص کر غورہ سے اصلاح کریں آفتابہ اگر سو تدریز ہو اس تپ کی نوبتیں سات سے زیادہ نہیں بڑھتیں اور جس دن سے کہ آتی ہے اور جس دن تک کہ بالکل ٹوٹ جاتی ہے سب چودہ دن ہوتے ہیں اگر بیمار سے کوئی بد پرہیزی اور طبیعت کوئی غلطی سرد ہو سو چاہیے کہ پانچویں نوبت کے بعد غذا بہت کم اور بہت سبک دین اور چھٹی نوبت کے بعد کہ آرام کا پتھر بھوان دن ہو اس دن میں اکثر کباب یا آب انار پر قناعت کریں اور کوئی دوسری غذا نہ دین تاکہ ساتویں نوبت میں بحران کامل ہو اور رعایت اتنی سے تپ محفوظ ہو اور جاننا چاہیے کہ نوبت کے دن کسی تپ میں مسہل نہ دین اور گرم پون میں جب تک کہ میوون کے پانی سے کام نکلے اور کوئی چیز استعمال نہ کریں کہ بعض طبیعوں نے کہا ہے کہ جس دوا میں گرمی اور سختی یعنی اُس میں خشونت ہو یہاں اُس سے بچنا لازم ہے تاکہ تپ محرقہ نہ ہو جائے اور سر سام نہ پیدا کرے اور مرقہ فلوں ترمہندی کے ساتھ یا آب کاسنی میں حل کر کے یا کشک جس کے پانی میں ملا کر دینا مسہل مبارک ہے اور اگر کچھ ایک روغن بادام یا روغن گل بھی اضافہ کریں امعاء کے لیے بہتر ہے اور گرم پون میں اولی یہ ہے کہ ترنجبین نہ دین اور اگر ضرورت پڑے بدون ترمہندی اور آب آلو کے دین اور اگر ترنجبین کے بدلے شیر خشک داخل کریں بڑی احتیاط کی بات ہو کیونکہ ترنجبین بھی کہہ کی طرح گرم معدہ میں صفرا ہو جاتی ہے اگر ترشی سے اسکی اصلاح نہ کریں اور محرز کر یا کتا ہے کہ اگر قوت مدوگار ہو میں درم ہلکہ مقشر کیے ہوئے پانی میں ایک رات دن تر رکھیں پھر ملکر چھانکر میں درم ترنجبین اُس میں ملا کر آرام کے دن صبح کے وقت بہتر ہے اور احتیاط کی بات یہ ہے کہ تھوڑا سا آب آلو یا آب ترمہندی بھی داخل کریں جیسا کہ ہم اسکی وجہ کہ چکے ہیں اور خشک اسکی عوصن لین بہت مستحسن ہے اور جب کہ بحران کے بعد کچھ حرارت کا بقیہ رہے سکنجبین شیرہ کاسنی شیرہ تخم خیاریں کے ساتھ دین اور پرہیز کا سلسلہ نہ توڑیں جب تک کہ حرارت بالکل زائل ہو اور زائل ہونے کے بعد اور تین دن تک اسی طرح پر خاطر رکھیں پھر آہستہ آہستہ غذا کو بڑھاتے بڑھاتے عادت پر آجائیں اور باقی تدبیر مثلاً اسکی خشکی اور پیاس وغیرہ کا ازالہ محرقہ میں مفصل گذر چکا احتیاج کے موافق وہاں تلاش کریں جو تھیں نوع غب اترہ غیر خالصہ کے میان میں بہت اُس صفرا سے پیدا ہوتی ہے کہ رطوبات میں ملا ہو اور اسقدر لجاے کہ دونوں میں امتیاز نہ ہو سکے اور اسکی چند علامتیں ہوتی ہیں ایک تو یہ کہ اُس میں جاڑا اور لرزہ غب خالصہ کے جاڑے سے بہت دیر رہے اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ لرزہ بہت نہیں آتا اور حرارت بہت تیز نہیں ہوتی اور خالصہ کی حرارت سے بہت کم ہوتی ہے دوسرے یہ کہ نوبت کے وقت میں انتظام نہ ہو اور اسکی نوبت بارہ ساعت سے زیادہ ہوتی ہے اور شاید کہ چوبیس یا بیس ساعت تک بیمار تپ میں مبتلا رہے اور آرام کا زمانہ بھی دراز ہوتا ہے اور شاید کہ اڑتالیس ساعت آرام رہے اور اُس سبب گمان پڑے کہ تپ ریح ہے اور حال یہ ہے کہ غب غیر خالصہ ہے تیسرے یہ کہ اسکی نوبتوں کی حد اور تعداد معین نہیں لیکن سات نوبت سے تو اہلقت زیادہ ہی ہوتی ہیں اگرچہ تدبیر میں درستی اور خوبی ہو چوتھے یہ کہ نفع بہت دیر میں ظاہر ہو اور عرق خالصہ کی نسبت کم آئے اور سر میں گرانی ہو اور بدن بہت دہلا ہو اور کہ با اور کاپلی اور بیخوابی ہو لیکن دوسرے زیادہ ہو اور ضعف معدہ اور تھکین میں کمزوری پیدا ہو پانچویں یہ کہ بول غلیظ اور رنگین ہو اور کبھی اس سبب کہ سر میں گرانی ہوتی ہے اور مادہ دماغ

کی طرف جاتا ہو کم رنگ یا سفید ہوتا ہو اور نبض نوبت کے آغاز میں ضعیف اور صغیر متفاوت ہوتی ہو اور آخر میں مختلف ہو جاتی ہو اور عظم اور قوت میں اس قدر نہیں ہوتی ہو جیسے کہ خالصہ میں ہوتی ہو اور جانا چلہ میں کہ اگر صفر اور طوبت پر غالب ہو گا اسکی علامت خالصہ کی علامت سے قریب قریب ہوگی مثلاً نوبت کی کوتاہی اور نافض کی شدت اور عرق کی کثرت اور بول اور براز کی زردی اور منہ کی تلخی اور خشکی اور پیاس کا غلبہ اور خواہ کسی طرح پر ہو اسکے اعراض کی شدت خالصہ کے اعراض کی شدت سے گھٹ کر رہتی ہو اور اگر طوبت صفر پر غالب ہو اسکی علامت بلغمی کی علامت سے قریب قریب ہوتی ہیں اور اگر دونوں مادے قوت میں برابر ہیں علامات بھی ویسے ہی اس کے بیچ بیچ میں ہونگے سو جب قدر اسکی نوبت بارہ ساعت سے زیادہ ہوگی اسی قدر غلبہ خالصہ سے اسکو دوری ہوگی علاج غور سے دیکھیں کہ کونسا مادہ غالب ہو اسی کے موافق معالجہ کریں مثلاً اگر صفر غالب ہو اسکا علاج غلبہ خالصہ کے قریب قریب سمجھیں اور اگر طوبت غالب ہو تو اسکا علاج نابہ بلغمی کے قریب ہو غرض کہ غیر خالصہ کے علاج کو خالصہ سے اسی قدر فرق ہو کہ جس قدر اسکو اور اسکو دوری ہو اور جان لین کہ اگر فارورہ غلیظہ اور رنگین ہوا اول فصد بہتر ہو اور اکثر جب فصد کیجاتی ہو تلیسین کی حاجت نہیں پڑتی اور اگر کوئی امر فصد کو مانع ہو تو تلیسین طبیعت کے سوا کوئی چارہ نہیں اور جب تک کہ نضج کا اثر ظاہر نہ ہو سہل قوی نہ دین بلکہ اگر طوبت غالب ہو سہل خفیف بھی مناسب نہیں جب تک کہ نضج ظاہر نہ ہو مگر اُس صورت میں کہ خلط جگہ بدلنے لگے اور قلع پیدا کرے اس حالت میں ناچار اسہال کی ضرورت پڑتی ہو اور جان لین کہ اس تپ میں سرد شرتوں اور سرد غذاؤں کے دینے میں بہت دلیری نہ کریں بلکہ چاہیے کہ نضج اور اسہال اور اور اور اور اور تفتیح مسام اور تعریق اور مادہ کے تنقیہ میں زیادہ کوشش کریں خصوصاً اگر طوبت غالب ہو یا صفر کے برابر ہو اور اس حالت میں عمدہ تر تدبیر یہ ہے کہ دو تین دن کے بعد خصوصاً نوبت ابتدا میں ڈوکرٹین اور جو مادہ کہ غالب ہو اسکا دفع کرنا زیادہ تر ضروری ہو اور اسی طرح حرارت کی رعایت اور نضج کی امداد اور سہل کی تجویز حاجت کے موافق کر سکتے ہیں مثلاً اگر تسکین مطلوب ہو جو کچھ کہ خلاصہ میں ہو مفید ہو گا ضرورت کے موافق کام میں لائیں اور سکنجبین سادہ اور بزوری بارہ فائدہ کرتی ہو اور اگر طوبت کی تلطیف اور نضج کی حاجت پڑے کشکاب میں نخود اور تخم بادیان اور صغیر اور زوفا اور پودینہ اور سنبل جو کچھ کہ مناسب ہو چاکرین اور اگر جو اور خود برابر لیکر کشکاب بنائیں بہت خوب ہوتا ہو اور سکنجبین زوری معتدل یا چار یا گلفند یا سکنجبین ملا کر اور آب بادیان گلفند ملا کر نضج کے مخصوص ہو اور اگر گلفند عملی بادیان کے مطبوخ میں یا اسکے عرق میں ملکر چھانکرا اور سرکہ ملا کر سکنجبین بنائیں مادہ کی تلطیف اور نضج میں جلد اثر کرتا ہے جہاں کہیں کہ طوبت غالب ہو اور جہاں کہیں کہ طوبت برابر یا کم ہو چاہیے کہ گلفند قندی گرم پانی میں ملین اور کچھ ایک تخم بادیان آئین چاکر صاف کریں اور سرکہ ڈال کر سکنجبین بنالیں اور حسب وقت نضج کا اثر ظاہر ہو اور طبیعت میں قبض ہو آہستگی مسهل دین اور یہاں سب بہتر مسهل ہے کہ گلفند سکنجبین میں ملائیں اور تھوڑا مغز خیار شنبہ آئین حل کر کے دین اور مکمل کہ کچھ ایک بدھجی آئین بڑھائیں اور صغیر منقشہ اور شراب فسنتین موافق ہو اور اگر آدھا دم تر بہ سفید یا آدھا دم غاریقون یا آدھے دم کے برابر سقمونیالیکر اور شربت ورد مکر میں یا گلفند میں ملا کر دین سہل لطیف اور سبک ہو جاتا ہے اور اگر ترید اور غاریقون ہر ایک آدھے دم کے برابر اور ایک دانگ سقمونیالیکر کو جمع کر کے شربت سکنجبین یا شربت گلاب میں گوندھ لین خوب عمل کرتے ہیں اور اگر زیادہ قوی چاہیں سجون خیار شنبہ دین اور جان لین کہ جب تک چودھواں دن نہ گزرے سہل قوی نہ دینا چاہیے اور استفراغ کے بعد قرص گل نہایت خوب ہیں فائدہ لرزہ کے وقت گرم پانی کپڑوں کے نیچے رکھیں اور ہاتھ اور پاؤں آئین رکھنے بہت فائدہ کرتا ہے اور حمام نضج کے بعد مناسب ہو اور نضج سے پہلے مضر اور کتھے ہیں کہ شراب سفید اور رقیق غلبہ خالصہ میں اور غیر خالصہ میں اسکے طالبوں کو مفید ہے بشرطیکہ اُس بیماری

میں پیاس اور سر یا آنکھ میں درد نہواور نہیں تو ضرر کرتی خاص کر خالصہ میں اور جہاں کہیں کہ مادہ محذب جگر کی طرف مائل ہو اور دماغی سہلی کے تڑپ
بوجھ معلوم ہو اس صورت میں مدرات کا استعمال کرنا بہتر ہو مگر وہ مدر بہت قوی اور نہایت گرم نہواور شیرہ تخم کاسنی بادیاں خیارین خربزہ اور تخم
مدر موافق ہو اور تخم کرفس کا بھی مضائقہ نہیں اگر صرف کا غلبہ نہواور دوسرے تدابیر جیسے نوبت کے دن غذا کا بند کرنا اور اس دن میں سہل نہ دنیا اور
سر سے بخار کا جذب کرنا اور غذاؤں کا اختیار کرنا اور اسکے سوا انکا وہی حال ہو کہ خالصہ میں گذرا قرص تنفیسہ کی ترکیب بنفشہ خشک دس درم تریب سفید
ایک درم رب السوس آدھا درم سقمونیا ایک دانگ کوٹ چھان کر پانچ درم شکر سرخ ملا کر گرم پانی کے ساتھ کھلائیں شراب افسنتین افسنتین رومی
پانچ درم تریب سفید مقشر نیکو فتنہ دو درم سنبل ایک درم گل سرخ پندرہ درم تین سپر پانی میں جوش دین جب سیر بھر باقی رہے صاف کریں اور ہر صبح چائے
درم لیکر دس درم شکر ملا کر دین اور اگر ایک درم صبر بھی اسکے ساتھ دین زیادہ قوی ہوتا ہو معجون خیار شنبہ تریب سفید چالیس درم بنفشہ تیس درم نمک
ہندی رب السوس ہر ایک سات درم بادیاں انیسون مصطلکی ہر ایک پانچ درم سقمونیا دس درم لب خیار شنبہ سوشمال روغن بادام چالیس درم قند اور
شہر ہر ایک ایک سوشمال لب خیار شنبہ کو شہداور قند میں ملائیں اور باقی دو کوٹ چھان کر روغن بادام سے چکنا کریں اور اسی میں ملائیں خوراک پانچ درم
نہایت سات سوشمال قرص گل جہاں کہیں کہ صفر اطوبت پر غالب ہو نفع کرتا ہو گل سرخ دس درم سنبل تین درم تخم کاسنی مغز خیار بادرنگ ہر ایک چار درم
اصل السوس پانچ درم کوٹ چھان کر قرص بنا میں خوراک ایک سوشمال دوسرا نسخہ کہ اگر صفر اور بلغم برابر ہوں فائدہ کرتا ہو گل سرخ دس درم سنبل
دو درم تخم کاسنی پانچ درم مصطلکی ایک درم خوراک ایک سوشمال ابتدا جس قدر انتہا زیادہ نزدیک آنے لگے زیادہ لطیف دین اور آرام کے دن زیر یا یاغور یا
اور زاریا اور دراج اور تیمو اور جوزہ مرغ خانگی دینا چاہیے اور حرکت اور ریاضت مناسب نہیں اور اگر ممکن ہو تو نوبت کے دن کشکاب اور غذا کچھ نہ دین اور
سکنجبین پر قناعت کریں اور اگر ممکن نہوتے کے آخر میں کشکاب شکر ملا کر یا سبوس کا پانی روغن بادام اور شکر ملا کر یا تھوڑا سا گیہون کا آٹا بٹھنا ہو اس پر پانی
میں اور شکر ملا کر دے سکتے ہیں اور خمیری روٹی کا ٹکڑا شربت مناسب کے ساتھ دینا میرے نزدیک بھنے آٹے سے بہتر ہو اور ظاہر ہو کہ غب غیر خالصہ کبھی چھو چینی
تک باقی رہتی ہو خواہ کتنا ہی عمدہ علاج ہوتا رہے اور اسی طرح اسی میں ٹال بڑھ جاتی ہو اور تہج اور سستی پیدا ہوتی ہو پانچویں نوع شرط الغب کے بیان
میں یہ تپ بلغم اور صفر کی ترکیب سے پیدا ہوتی ہو مگر ہر ایک کے تعفن کا مکان علیحدہ علیحدہ ہوتا ہو اور ان میں فرق ظاہر ہوتا ہو اور جو کہ ان دو خلطوں کی کثرت
اور قلت اور رقت اور غلظت خوب ملنے نہ ملنے کی وجہ سے اس تپ کی کوئی حد معین نہیں اور اعراض مختلف ہوتے ہیں اس سبب سے علامات کا جیسے کہ چاہیے
ہرگز نہیں ہو سکتا کیونکہ کبھی تو غب دائرہ بلغمی دائرہ کے ساتھ مل جاتی ہو اور بعض اسکو شرط الغب خاص کہتے ہیں اور کبھی غب لازمی بلغمی دائرہ سے اور کبھی غب لازمی بلغمی دائرہ
کے ساتھ اور کبھی غب بلغمی لازمی کے ساتھ اور باوجود اسکے کبھی صفر بلغم پر غالب ہوتا ہو دونوں برابر غلظت کھلی اور پکی علامت یہ ہو کہ ایک دن تو تپ بہت دراز اور نرم ہوتی
ہو اور ایک دن بہت سبک لیکن بہت گرم ہوتی ہو اور کبھرتاتی ہو اور یہ اس صورت میں ہوتا ہو کہ دونوں مادے دائرہ ہوں کیونکہ بلغمی تو خود ہی ہر روز
رہتی ہو اور صفر آدمی دائرہ ایک دن چھوڑ کر آتی ہو سو جس روز کہ صفر آدمی اور بلغمی جمع ہوتی ہیں اعراض بھی شدت سے ہوتے ہیں پھر ایک دن فقط تپ
بلغمی کے اعراض ہوتے ہیں اور دوسرے دن بلغمی کے اعراض اور صفر آدمی کے دونوں اکٹھے ہو جاتے ہیں اور یہ تحقیق ترکیب مبادلہ میں ہو سکتی ہو

اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک نوبت میں دو دفعہ یا تین دفعہ شہریہ پیدا ہو کیونکہ ابھی ایک تپ تمام نہیں ہوتی کہ دوسری تپ شروع ہو گئی یا تپ کے اندر ہی دونوں مادے زور کرتے ہیں اور دوسرے آثار تپ کے موافق اُسکے اعراض لازمہ سے کہ گزر چکے تلاش کریں مثلاً اگر بلغم غالب ہو تو تین زیادہ دراز ہوگی اور شہریہ اور لرزہ بہت ضعیف اور نبض بہت دبی ہوئی اور اطراف سرد ہوں اور بہت دیر میں گرم ہوں اور اگر صرفاً غالب ہو تو تپ بہت کوتاہ اور پیاس زیادہ ہوتی ہے اور پسینا زیادہ آتا ہے اور لرزہ اور جاڑا بہت قوی ہوتا ہے اور جلد گرتا ہے اور بول رنگین ہوتا ہے اور اگر صرفاً اور بلغم دونوں برابر ہوں اعراض بھی برابر ظاہر ہوں اور کبھی شہر الغب میں مادہ بلغمی صفر کو زیادہ دشوار کرتا ہے اس سبب صفر کی نوبتیں زیادہ دراز ہو جاتی ہیں اور بحران میں بہت دیر لگتی ہے اور کبھی مادہ صفر بلغم کو لطیف کرتا ہے اور جلد پکاتا ہے اس سبب بلغمی کی نوبتیں بہت لمبی ہو جاتی ہیں اور بحران جلد ہوتا ہے غرض کہ حمیات مرکبہ ہر حالت میں بہت دشوار ہیں اور دیر میں جاتی ہیں اور کبھی شہر الغب نہیں تک یا زیادہ رہتی ہے اور شاید کہ حادثہ ہو جائے یا پھینک دق میں لیجانے علاج دو اور غذا کا وہی طریق ہے کہ غیر خالصہ میں گذر اور اسی جگہ رعایت اوقات اور غلبہ اخلاط کا لحاظ بیان کیا گیا اور واجب ہے کہ حرارت کے بچھانے سے استفراغ میں زیادہ کوشش کریں اور یہ عام ہے کہ استفراغ اسہال سے ہو یا قی یا اور یا تعریق سے لیکن جب تک کہ نضح ظاہر نہ ہو مسہل سے استفراغ نہ کریں مگر جبکہ طبیعت میں قبض ہو طینت دے سکتے ہیں اگرچہ نضح ظاہر نہ ہو اور تلین طبیعت کے لیے آب لباب نہایت عمدہ ہے سو اگر بلغم غالب ہو گلقد کے ساتھ اور اگر صفر کو غلبہ ہو ترنجبین یا شیر خشک کے ہمراہ دین اور اگر دونوں برابر ہوں مغز فوس خیار شہر اور آب تر ہندی اور کچھ ایک تریب کے ساتھ دین اور تعریق اور غذا اور نضح اور اسہال اور درار کی وہی تدبیر ہے کہ غیر خالصہ میں گدزی اور جالینوس کہتا ہے کشکاب میں کچھ ایک فلفل ملا کر دینا اس تپ میں مفید ہے خصوصاً اگر بلغم غالب ہو قوس گل کہ اس تپ میں نفع کرتا ہے خاصہً اگر صفر غالب ہو گل سُرخ چھ درم تخم جان صنم عذبی ہر ایک چار درم نشاستہ زرشک ہمدانہ یا اسکا عصارہ اور طباشیر تخم خرف ہر ایک دو درم کثیر از عرفان سنبل ریوند چینی ہر ایک ایک درم کاؤد ایک انگ خوراک ایک درم دوسرا نسخہ کہ جب اس تپ کے ساتھ سعال اور اسہال ہوں نفع کرتا ہے سنبل عود زعفران ہر ایک تین درم عصارہ زرشک دو درم ریوند چینی غنچہ گل سُرخ لک طباشیر صنم عذبی بریان کہر ہر ایک پانچ درم تخم خرف بریان چھ درم گل رمنی سات درم خوراک ڈیڑھ درم دوسرا نسخہ کہ پرانی تپوں کے آخر میں نفع کرتا ہے گل سُرخ اصل السوس ہر ایک چار درم ترنجبین تین درم سنبل فسنیتین رومی طباشیر ہر ایک دو درم خوراک دو درم جب سنبل کہ نضح کے بعد دے سکتے ہیں ایچ فیکر ایک درم تخم خنظل آدھا درم سقمونیا ڈیڑھ داگ کثیر دو داگ مقل ایک داگ معمول کے موافق گولیان بنالین دوسرا نسخہ پانی تپوں میں ہر رات دو درم دین مصطلکی بلبلہ زرد ریوند چینی عصارہ غافث عصارہ فسنیتین گل سُرخ ہر ایک ایک درم زعفران آدھا درم کاسنی کے پانی میں ملا کر گولیان بنالین اور بعض نسخوں میں بلبلہ زرد کے عوض صبر ستوقطری لکھا ہے اور اگر عصارہ غافث اور عصارہ فسنیتین میسر نہ ہو غافث اور فسنیتین اسکے عوض دے سکتے ہیں فائدہ نفعاً علانی میں لکھا ہے کہ اگر تپ ایک دن آئے اور دوسرے دن بالکل اُسکا اثر نہ ہو غائب خاصہً ہوتی ہے بشرطیکہ دوسری خالصہ سے مرکب نہ ہو اور اگر دوسرے دن تپ آئے اور ضعیف سا اثر ظاہر ہو غیر خالصہ ہوگی اور اگر ایک دن تپ شدت سے آتی ہے اور دوسرے دن بھی آتی ہے مگر اس سے بہت کم شہر الغب ہوتی ہے اور کبھی تین غب خالصہ مرکب ہو جاتی ہیں اور شہر الغب کی طرح ایک دن کم اور ایک دن زیادہ آتی ہیں اس لیے کہ ایک دن ایک غب

کی نوبت ہوتی ہے اور دوسرے دن دو غب کی نوبت اور دو غب کے جمع ہونے سے اس دن تپ کی شدت ہوتی ہے جیسا کہ غب میں بیان کیا گیا اور جاننا چاہیے کہ غیر خالصہ اور شرط الغب جمع امور میں باہم کیساں ہیں کیا علامات میں کیا معالجات میں اور مرکب تپوں میں سے ان دونوں کے سوا کسی اور تپ کا نام نہیں تیسری قسم جمیات بلغمیہ سبب کے بیان میں اور ان سبب کے بلغم کبھی رگون کے اندر اور کبھی رگون کے باہر متعفن ہوتا ہے ہم اسکو دو نوع میں بیان کرتے ہیں پہلی نوع وہ ہے کہ بلغم رگون کے باہر متعفن ہو مثلاً معدہ اور دماغ اور یہ وغیرہ اعضا میں جو نسا عضوہ خالی ہوا اسکو نائبہ اور مواظبہ کہتے ہیں کیونکہ اسکی نوبت ہر روز ہوتی ہے اور بلغمی تپ کی چند علامت ہیں ایک تو یہ کہ بول سفید اور رقیق پانی سا ہو مگر مرض کی انتہا میں سرخ اور تیز ہو جاتا ہے دوسری یہ کہ نبض ضعیف اور صغیر مختلف ہو اور آخ میں متواتر شدید اختلاف ہو جیسے تیسری یہ کہ پیاس نہ ہو مگر جبکہ بلغم شور ہو کیونکہ پیاس اسکو لازم ہے لیکن صفا کی پیاس کے برابر نہیں ہو سکتی چوتھی یہ کہ تپ کے شروع میں اکثر غشی پڑتی ہے کیونکہ تپ بلغمی کسی حالت میں ضعف معدہ سے خالی نہیں ہوتی ہی وجہ ہے کہ اس میں غذا کی اشتہا باطل ہو جاتی ہے اور بعض اطباء نے کہا ہے کہ ضعف معدہ اس تپ کا خاصہ لازم ہے کہ جیسا کہ ربع کو طحال لازم ہے اور در دس یا پنجویں یہ کہ بدن کارنگ ایسا ہو جائے جیسا سپیسے کا ہوتا ہے اور مسخرہ پہنچ اور بدن پر تر ہل ہو اور اکثر ہلو میں نفع ہوتا ہے اور طحال بھی بڑھ جاتی ہے چھٹی یہ کہ مسخرہ ہوا اور تلخ ہوا اور براز نرم اور رقیق آئے اور تپ یا اسہال بلغمی پیدا ہوں ساتویں یہ کہ عرق بہت کم آئے اور اگر آئے ہمیشہ نہ آئے لیکن کبھی کبھی تر بخار پوست پر معلوم ہو گیا عرق آنیوالا ہے اور یہ عرق کی کمی ابتداء میں ہی ہوتی ہے اور جب مادہ پیکر لطیف ہو جاتا ہے بہت آہا آٹھویں یہ کہ اسکی حرارت صفاوی کے برابر گز نہیں ہوتی اور اسکی نوبت اٹھارہ ساعت سے زیادہ ہوتی ہے اور آرام چھ ساعت ہوتا ہے اور یہ تپ اگر چھوٹ جاتی ہے لیکن تپ کا اثر کچھ ایک باقی رہتا ہے یہاں تک کہ پھر غلبہ کراتی ہے اور تپ زمین اور دیر پا ہے کہ مہینوں رہا کرتی ہے نوین یہ کہ جاڑے اور لرزہ سے شروع ہوا اور جس قسم کا بلغم ہو گا اسی کے نوافق جاڑے اور لرزہ میں شدت اور تخفیف ہوگی مثلاً اگر زجاجی ہو گا لرزہ شدید ہو گا اور اگر ترش ہو گا جاڑا شدت سے ہو گا اور اگر مالح ہو گا ابتداء میں قشعرہ ہو اور لرزہ ہلکا سا ہو اور جاڑا اٹھارہ ساعت سے ہو گا اور بلغم حاد تپ کا مادہ ہے اکثر تو یہ ہے کہ کسی نوبت میں قشعرہ اور ناقص بالکل نہوں غرض ہر صورت میں اسکا جاڑا دوسری تپوں سے کتر ہو گا اسلئے کہ یہ طبعی کے قریب قریب ہے اور جاننا چاہیے کہ بلغم طبعی ایک رطوبت سفید قوام دارا اور بے مزہ ہے اور بلغم نا طبعی کا مزہ یا تو شیرین ہوتا ہے یا شوریا ترش اور اگر بہت گرم ہو جائے اور شور سے زیادہ تیز ہو جائے اسکو بوقی کہتے ہیں اور صفا کے حکم میں ہوتا ہے اور کبھی بلغم کا قوام ایسا ہو جاتا ہے جیسا گلاب ہوا شیشہ یعنی کاج سفید ہوتا ہے اسکو زجاجی کہتے ہیں دسویں یہ کہ جب بدن پر ہاتھ رکھ کر دیکھیں حرارت برابر ہو اور جس وقت کسی جگہ پر ہاتھ رکھ چھوڑیں دجک زیادہ نرم ہو جائے گویا کوئی چیز بہت گرم بدن کے اندر سے اوپر آتی ہے فائدہ یہ تپ اکثر لڑکوں اور عورتوں اور خضی اور مرطوب و ران لوگوں کو کہ بلغم افزا چیزیں زیادہ کھائیں اور استفراغ کم کریں اور سرد تر ہوا میں پیدا ہوتی ہے اور اسکی نوبت اکثر دوپہر سے پہلے ہوتی ہے اسکے بعد دن کے درمیان درمیان میں ہوتی ہے علاج نیک تدبیر ہے کہ ایک ہفتہ تک سکجین سادہ غسلی اور کشکاب کچھ ایک بادیاں اور خود میں پکا ہوا اور بارہ غسل روزانہ پکا ہوا دیتے ہیں اور اسی طرح سکجین اور گلف گلاب درمیان وغیرہ کے ہمراہ جس چیز میں کچھ تلطیف ہو اور ایک ہفتہ کے بعد تپ کراتین اگر کوئی اثر مانع نہ ہو اور تپ کرنا اسوقت بہتر ہے کہ نوبت شروع ہو اور سکجین غسل یا قندی مادہ کی رعایت سے گرم پانی میں ملا کر دینا سب مقیات سے بہتر ہے لیکن ہنسا

ہو کہ سکنجین اور گرم پانی بہت سادین اور جو کچھ آسان نکل آئے اسی پر اکتفا کریں اور تڑپ میں بہت لاگ نکرین کیونکہ اگر سکنجین نکلے تب بھی سفید ہو اور تب
سکے مادے کو لطیف کرتی ہو اور معاینہ اتار دیتی ہو اور اگر مادہ غلیظ ہو سکنجین آب ترب یا طینخ تخم ترب ملا کر قہ کے لیے دین اور نم معدہ کی تقویت کا زیادہ خیال
رکھیں اور تقویت کے لیے گلفند کچھ ایک انیسون ملا کر کھانا اور پودینہ اور مصطکی چباننا اور سک کا ضاد نم معدہ پر کرنا مفید ہو اور جہاں کہیں کہ قہ خود بخود نہ
آتی ہو اسکو ہرگز نہ روکنا چاہیے خاص کر ابتدا میں مگر جب کہ قہ افراط سے ضعف کا خوف ہو یا خشکی پیدا ہو اور جب اسکو بند کرنا چاہیں شربت پودینہ اور
میدہ مناسب ہیں ابتدا میں گلفند اور سکنجین کے ساتھ طبیعت کے لیے اور کچھ مناسب نہیں لیکن اگر قوت قوی اور طبع میں قبض ہو اور ایک ہفتہ گزر چکے
ہر رات میں دوار الترب کا دینا نہایت مفید ہو اگرچہ نضح کا اثر ظاہر نہ ہو اور جس رات میں دوار الترب دین چاہیے اسکی صبح پانچ درم گلفند کھلائیں
اسکے بعد دس درم سکنجین عسلی ملائیں اور اگر طبیعت کو ہر روز دو بار بفرغت اجابت ہوتی ہو یہ دوا نہیں دے سکتے جو قانون کہ شطر الغب میں گزرا
اسپر عمل کریں اور جب تک چودہ دن سکنجین بزوری اور قہ دینا نہ چاہیے فائدہ اگر اس تپ میں بول غلیظ اور رنگین ہو اور کوئی امر مانع نہ ہو فصد
کھولیں اور جس قسم کا بلغم ہو اسی کے موافق دوائیں اور غذائیں اختیار کریں مثلاً اگر بلغم شور تپ کا مادہ ہو گرم چیزیں نہ دین بلکہ سرد دوائوں میں ملا کر دین
چنانچہ برودت غالب رہے کیونکہ بلغم شور صفا کے حکم میں ہوتا ہے اور اگر بلغم شیرین ہو اسی چیزیں دین کہ گرمی اور لطافت میں معتدل ہوں مثلاً گلفند
سکنجین سادہ میں ملا کر اور اسکی مانند اور اگر بلغم ترش یا زجاجی ہو بہت قوی اور گرم و لطیف چیزیں استعمال کریں مثلاً فالالی اور کونی وغیرہ اور اسہال اور
میں بھی قانون یاد رکھیں اور جان لین کہ بھوکا رہنا اور ریاضت کرنا نفع کرتا ہے اور انخطاط کے بعد حمام کرنا نافع اور نضح کے بعد شراب خوار کو شراب فائدہ
کرتی ہے اور اس تپ میں غذا کا یہ حال ہے کہ اگر مادہ بلغم شور ہو کچھ غلب میں جیتے ہیں دین اور نہیں تو حمصیہ اور زہیراج اور کشکاب خود نیکو فوہ اور ماش مقشر کہ زیرہ اور
گندنا اور شبت کے ہمراہ پکائیں خصوصاً اگر بلغم حامض لزج ہوے اور اگر زیادہ قوی جانین تپ ہو اور مرغ اور کبک اور غیر وغیرہ کا گوشت ٹھنسا
ہو بہتر ہو اور مناسب یہ ہے کہ غذا میں کوئی ایسی چیز ڈالیں کہ بلغم کو قطع کرے مثلاً آجامہ اور سرکہ اور دارچینی اور پودینہ وغیرہ اور جو چیز کہ رطوبت بڑھائے
جیسے ترمیوے اور ترسبزبان اور دودھ اور مچھلی تازہ وغیرہ نسے پر پیر کریں اور برف کا ٹھنڈا کیا پانی ضرر کرتا ہے مگر بلغم شور میں اور ترمندی اور عناب
اور آکو وغیرہ اس تپ میں ضرر کرتے ہیں خاص کر جو چیز کہ معدہ میں ضعف پیدا کرے لیکن اگر عناب وغیرہ میں اُنکے مصلحات ملا کر دین ضرر نہیں کرتے
اور بہتر یہ ہے کہ غذا نوبت کے کم ہونے پر کھائیں اور اگر نوبت سے پہلے ضرورت پڑے تو چاہیے کہ کھانیکے وقت سے نوبت کے وقت تک چھ ساعت
کا فاصلہ ہو اور کم سے کم چار ساعت دوار الترب تڑپ بسقید موصوف دس درم زنجبیل مصطکی ہر ایک پانچ درم قند سب کے برابر خوراک ہر رات میں
ایک مثقال جس طور سے کہ اوپر گزر چکا ضاد کہ نم معدہ کو قوت دیتا ہے سک تین درم لاون دو درم گل سرخ قصب الزہیرہ ہر ایک پانچ درم زعفران ایک
درم انکو کوٹ کر مرزنگوش اور نام کے پانی میں ملا کر گرم گرم نم معدہ پر رکھیں قرص گل کہ پرانی تپوں میں کہ لرزہ سخت ہوتا ہے اور پائون کی پشت اور ٹھنڈ
پر درم ہو جاتا ہے فائدہ مند ہے انیسون چار درم سانج ہندی اسارون فستق سنبل مغز بادام تلخ ہر ایک تین درم صبر چار درم عصارہ غاف تین درم تخم
کرفس ایک درم کوٹ چھان کر آب کرفس ملا کر قرص بنا لیں اور آب بادیاں اور سکنجین کے ساتھ دین اور اگر ناخواہ کوٹ چھان کر شہد میں ملا لیں

اور تین درم کے اندازہ سے دین تپ بلغمی گنہہ کہ زور سے ہلاتی ہے اور دیر میں گرم ہوتی ہے دفع ہو جاتی ہے اور غار یقون ایک درم سے ایک مثقال تک شہد میں ملا کر دینا بھی تاثیر رکھتا ہے اور بزرا لاجزہ ایک مثقال شہد میں ملا کر کھلائیں اس قدر فائدہ دے کہ تعجب آئے اور اگر فضل گرد اور دانہ لاجی کلان اور نبات برابر لیکر کوٹ چھان کر تین ماشہ نہایت چھ ماشہ کھلائیں تپ لرزہ بلغمی دفع ہوتی ہے فائدہ جہاں کہیں کہ تپ بلغمی میں مسہل سے کوئی امر مانع ہو چاہیے کہ تعریق اور مدار میں بہت کوشش کریں لیکن اس سے پہلے منضجات اور لطافات کے استعمال سے بلغمی میں لطیف و رنضج آچکے اور نہیں تو ضرر کرنا ہے کیونکہ رقیق بخلی تاہو اور غلیظ باقی رہتا ہے ماد الاصول کے رنضج کے بعد نفع کرنا ہے اور بول کا مدار لانا ہے بیخ کرفس بیخ بادیان بیخ اذخر پر سیاہ شان انیسون ہر ایک ایک چنگی بھر مصطکی تخم کرفس ہر ایک دو درم انگو سیر بھربانی میں پکا تین جہاں لین اور ہر صبح چالیس درم لیکر گرم کریں اور دس درم گلقد اس میں ملا کر پھر صاف کریں اور دین اور جہاں کہیں کہ مادہ بہت غلیظ اور نہایت سرد ہو استفراغ قوی کے بعد تریاق فاروق یا شرودیطوس یا تریاق اربعہ دے سکتے ہیں بشرطیکہ بیمار جوان اور گرمی کا موسم اور بلغم شور نہوا اور نہیں تو انہیں سے کچھ نہ دینا چاہیے اور سکنجین بزوری اور گلقد اور قرص گل پر قناعت کرنا چاہیے دوسری نوع وہ ہے کہ بلغمی مادہ رگون کے اندر متعفن ہو اور یہ دو طرح پر ہے ایک تو یہ کہ بلغم شور اور بہت گرم معدہ اور جگر اور دل کے نواح کی رگون میں گندہ ہو اور اسکو بھی محرق کئے ہیں جیسا کہ محرقہ میں گذرا دوسرے یہ کہ ایسا نہوا اور یہاں اسی سے مقصود ہے اور تپ لازمہ بلغمی کا نام لثقہ ہے لام کے کسرہ سے اور اسکی علامت بھی وہی ہے کہ ناتبہ میں گذری مگر اتنی بات کہ اس تپ کی ابتدا میں ہرگز لرزہ نہیں ہوتا مگر دونوں میں کبھی کبھی قشعرہ ہوتا ہے اور اس کے ٹوٹنے کا حال بھی خوب نہیں لکھا بلکہ معلوم ہونا دشوار ہے اور عرق نہیں آتا مگر جس روز کہ تپ بالکل چھوڑ جائے اور جانا چاہیے کہ یہ تپ کچھ ایک دق سے مشابہ ہے کیونکہ اسکی نرم حرارت ہر وقت رہتی ہے اور جب بدن پر ہاتھ رکھیں حرارت محسوس نہیں ہوتی مگر جب کہ دیر تک ہاتھ رکھے رہیں اس سببے اطباء جاہل اسکو دق جانتے ہیں اور شارح اسباب نے کہا ہے کہ میں نے بہت سے دق والوں کو دیکھا کہ اسی اشتباہ سے جہاں نے انکا لثقہ کے علاج سے علاج کیا اور سخنت اور مسہلات حادثہ کا استعمال کیا اور انکو زبردستی مار ڈالا سو واجب ہوا کہ ہم ان دونوں میں فرق بیان کریں تاکہ طبیب ناواقف غلطی نہ کرے اور ظلم سے بچا رہے ورنہ ان دونوں میں فرق علمائے نزدیک ظہر من لثمس ہے ایسا ہی شارح موجز نے کہا کہ حمی لثقہ بلغم کی عفونت سے پیدا ہوتی ہے اور اس میں عفونت اور امتلا کے اعراض ظاہر ہیں اور دق میں خشکی کے آثار اور امتلا نہونیکے علامات روشن ہیں پھر یہ کیونکہ اس سے مشابہ ہے اللہ اللہ مگر یہ کہا جائے کہ یہ اشتباہ دق اور لثقہ کے اوائل میں ہی ہوتا ہے اسلیئے کہ دونوں کے اوائل میں دونوں کے آثار خوب ظاہر نہیں ہوتے غرض کہ فرق یہ ہے کہ لثقہ غذا کھانے کے بعد شدید نہیں ہوتی اور بدن اچھا اور پھولا پھولا ہوتا ہے اور نبض صغیر اور نرم ہوتی ہے اور ایسا ہی اس سے پہلے تدابیر بلغم افزا مثلاً بہت کھانا اور پینا اور استفراغ اور حام نکرنا اسپر گوہی دینا اور موٹاپہ کے دورہ پر تپ کی شدت ہو اور سال اور سکونت اور وقت اس کے گواہ ہیں اور دق اس کے خلاف ہے کہ اس میں نبض سخت اور کھنچی ہوتی رہتی ہے اور بدن روز بروز ڈھلا ہوتا ہے اور غذا کھانے کے بعد حرارت بھڑکتی ہے اور امتلا کے آثار بالکل ظاہر نہیں ہوتے علاج جو کچھ کہ ناتبہ میں بیان کیا گیا یہاں بھی استعمال کریں اور اگر خون میں امتلا معلوم ہو فصد کریں مگر منضجات اور لطافات کے استعمال میں جب قدر کہ ناتبہ میں دلیری کرتے ہیں یہاں نچا ہیے کیونکہ اس بات کا خوف ہے کہ نزیادہ میں مادہ زیادہ لطیف ہو کر دماغ پرزہ آ پڑے اور سر سام پیدا کرے خاص کر جبکہ صداع یا ضعف دماغ بھی اس کے ساتھ ہو لیکن سکنجین اور گلقد ملا کر اور

سکنجین کہ اس میں کچھ ایک بیج بادیان یا آب کرفس پکائیں یا جلاب تقویت معدہ کے لیے اور تلخیص خفیف کے لیے مفید ہیں اور اگر دماغ ضعیف ہو سکنجین نہ دین گلفند پر اکتفا کریں خواہ تنہا خواہ عرق بادیان میں ملا کر اور اسکے مانند جیسا کہ ضرورت دکھیں اور مغز خیار شنبہ سے طبیعت کو نرم کریں اور اگر دماغ قوی ہو اور صداع نہو اور تپ نہم ہو بلغم کا استفراغ اُن گولیوں سے کریں جن میں شحم حظل ہو اور اور اربول کے لیے مار الاصول دین اور استفراغ اور ادرار فضج کے بعد چاہیے اور قرص غافت یہاں مفید ہیں اور استفراغ کے بعد قرص گل نفع کرتے ہیں فائدہ اکثر تپ آخر میں شمسقا میں ڈالتی ہو سو جو وقت اسکے علامات ظاہر ہوں اسکے علاج میں مشغول ہوں مار الاصول کہ بول کا ادرار کرتا ہو اور مزاج کو اصلاح پر لانا ہو بیج بادیان بیج مہک ہلیہ زرد ہر ایک دس درم نیسون تین درم مصطکی دو درم غافت فسنیتین ہلیہ سیاہ بیج ازخ ہر ایک سات درم با داورد پانچ درم شکاعی چار درم موزیز منقہ میں درم معمول کے موافق پکائیں قرص غافت کی ترکیب غافت تیس درم گل سرخ ساٹھ درم طباشیر چالیس درم خوراک دو درم دوسرا نسخہ عصارة غافت چھ درم گل سرخ سنبل طباشیر تربجین ہر ایک دو درم خوراک ایک شقال قرص گل کی ترکیب کہ یہاں بہت نفع کرتا ہو گل سرخ چھ درم اصل السوس سنبل ہر ایک چار درم مصطکی کہرا ہر ایک تین درم خوراک ایک شقال قرص فسنیتین اسارون فسنیتین ایشون تخم کرفس مغز بادام تلخ شکاعی با داورد عصارة غافت مصطکی سنبل ہر ایک دو درم خوراک ایک شقال پانچ درم گلفند یا پندرہ درم سکنجین ساوہ کے ساتھ دین اور جہاں کہیں کہ سینہ میں خشونت ہو بنفشہ اور سپستان پر سیاہ و شان کا جلاب فائدہ کرتا ہو اور فضج کے بعد حام کرنا بہت مفید بشرطیکہ دماغ میں ضعف نہو اور صداع نہو اور جمی بلغمی کی ایک قسم ہو جسکو انفیالوس کہتے ہیں وہ اسطرح ہو کہ اندر سرد اور باہر گرم ہو اور اس تپ کا سبب بلغم زجاجی ہو کہ باطن میں بہت سا جم ہو کر متعفن ہو اور اسکے اجزے گرم بدن کے ظاہر میں بکھرتے ہیں پھر اس سبب کہ باطن میں مادہ سرد ہو باطن میں سردی محسوس ہوتی ہو اور اس سبب کہ گرم اجزہ اٹھ کر ظاہر میں آتے ہیں ظاہر میں گرمی معلوم ہوتی ہو اور ایک قسم اور ہو جسکو جمی لیفوریا کہتے ہیں وہ اسطرح ہے کہ اندر گرمی اور باہر سردی ہوتی ہو اور یہ اکثر نائبہ ہوتی ہو اور جاننا چاہیے کہ لیفوریا اکثر مادہ بلغمی سے پیدا ہوتی ہے اور کبھی مادہ غلیظ صفراوی سے بھی عارض ہوتی ہو سو جو نسبی بلغمی ہوتی ہو وہ اس طرح پر ہوتی ہو کہ بلغم بدن کے قعر میں متعفن ہوتا ہو اور گرم ہوتا ہو اس سبب کہ مسام بند ہیں یا حرارت غریزی باطن کی طرف متوجہ ہو یا کسی اور سبب سے اسکا بخار بدن کے ظاہر میں کم پہنچتا ہو سو ظاہر سرد اور باطن گرم ہوتا ہو اور صفراوی اسطرح پر ہوتی ہو کہ صفرا عروق کے اندر متعفن ہوتا ہو اس سبب سے دیر میں تحلیل ہوتا ہو اور اسکے اجزے ظاہر میں بہت کم پہنچتے ہیں سو ظاہر سرد ہوتا ہو اور باطن جلتا ہو اور لیفوریا بلغمی کی علامت یہ ہے کہ بول خام اور نبض بطبی اور متفاوت ہو اور اکثر نائبہ ہوتی ہو اور لیفوریا سے صفراوی کی علامت یہ ہے کہ تپ لازم ہوتی ہو اور غب کے دورہ پر شدت کرتی ہو اور صفرا کے دوسرے آثار ظاہر ہوتے ہیں علاج ان دونوں قسم کی تدبیر یعنی انفیالوس اور لیفوریا بلغمی کے قریب قریب ہو اور کلیہ یہ ہے کہ شروع مرض سے سات دن تک تخم ترب کا مطبوخ اور سکنجین ملا کر کرکین اور ہر صبح سات درم گلفند کھلائیں اور اسکے بعد جب دو ساعت گزریں میں درم سکنجین ساوہ پلائیں اور جہاں کہیں جاڑا بہت زور سے ہو گلفند عسلی اور سکنجین عسلی استعمال کریں اور ہر صورت میں ایک ہفتہ کے بعد مسل دین اور ادویہ مسہلہ کے استعمال میں اور غذا وغیرہ دینے میں وہی قانون کہ نشقہ اور نائبہ میں مذکور ہے رعایت رکھیں اور گلفند مصطکی اور ایشون ملا کر سب بلغمی تپوں میں تقویت معدہ کے لیے کلی نفع کرتا ہو اور لیفوریا کہ صفراے غلیظ سے پیدا ہوا اسکا علاج ادویہ بلغمی اور صفراوی سے جیسا کہ

شطر الغب میں مذکور ہے مرکب کرین اور سنجین گلفند کے ساتھ نہایت خوب ہے اور حمی بلغمی کی ایک اور قسم ہے کہ اُس میں حرارت اور برودت ظاہر اور باطن پر کٹھی معلوم ہوتی ہیں اور اس کا سبب بلغمِ عفن کثیر البخار ہے کہ ظاہر اور باطن گرم کرتا ہے اس کا علاج بھی وہی ہے کہ پہلے انواع میں لکھا گیا فائدہ کبھی بلغمِ زجاجی بدن کے قعر میں بہت پیدا ہو جاتا ہے مگر گندہ نہیں ہوتا اس کی علامت یہ ہے کہ فقط باطن ہی میں سردی محسوس ہو اور ظاہر بدن اپنے حال پر رہے اور کبھی بلغمِ زجاجی بدن میں پھیل جاتا ہے اور متعفن نہیں ہوتا اس کی علامت یہ ہے کہ دورہ سے بدن میں لرزہ ہو اور تپ اور حرارت بالکل نہ ہو اور لرزہ کا سبب یہ ہے کہ مادہ عضلات پر پڑتا ہے علاج تلطیف و تبرید کرین اور بلغم کو نکالین خاص کر قح سے اور یہاں اور ر اور تعریق حمام سے اور ریاضت سے اسہال کی نسبت بہت بہتر ہے اور ایک اور قسم ہے اسکو نہاری کہتے ہیں وہ اس طرح ہے کہ دن کو نوبت آتی ہے اور رات کو کم ہو جاتی ہے اور ایک قسم ہے اسکو لیلی کہتے ہیں وہ اس طرح ہے کہ رات کو آدھے اور دن کو چھوڑ جائے اور یہ دونوں بہت بڑی ہیں سو نہاری تو بہت دراز ہوتی ہے اس سبب کہ اس کا سبب قوی ہے اور ان دونوں تپوں میں وق کا خوف ہے علاج جو کچھ کہ بلغمی تپوں میں ذکر آیا ہے اسی قانون کی رعایت اور جو لکھا گیا استعمال کرین اور کبھی تپ نہاری اور لیلی اس بلغمِ زجاجی سے کہ بدن میں پھیل جائے اور بہت کم متعفن ہو پیدا ہوتی ہیں علاج تلطیف و تبرید کرین اور جو خیر کہ بلغم ہو جائے اس سے منع کرین اور تخم خیارین اور شربت بزوری سے ادا کرنا اور حمام اور مشقت اور ریاضت سے عوق لانا نفع کرتا ہے اور بلغم کا تھقیہ ضروری ہے جو تھقی قسم حیات سوداویہ کے بیان میں اس کے اقسام ہیں مثلاً ربع اور خمس اور سدس اور سبع اور ثمن اور تسع اور عشر وغیرہ لیکن چونکہ ربع اور اقسام کی نسبت زیادہ عارض ہوتا ہے نوعِ علیہ میں بیان کیا جاتا ہے اور ہر چند کہ دوسرے اقسام کی بھی ویسی ہی تدبیر ہے جیسی ربع کی تدبیر لیکن بعض فوائد کی بہت سے انکو علیہ میں بیان کیا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ پہلی نوع ربع کے بیان میں جو تھقیہ دو طرح ہے ایک تو وہ ہے کہ مادہ رگون سے باہر متعفن ہو اسکو ربع دائرہ کہتے ہیں دوسرے یہ کہ رگون کے اندر متعفن ہو اسکو ربع لازمہ بولتے ہیں اور ہر ایک ایک صنف میں بیان کیا جاتا ہے پہلی صنف ربع دائرہ کے بیان میں اس طرح ہے کہ دو روز میں چھوڑ کر نوبت آتی ہے اور جو کہ اس کے آئینہ کا دن چھوڑنے کے دن سے چوتھا دن ہوتا ہے اسلئے اس کا نام ربع رکھا گیا ہے اور یہ تپ اکثر دوسری حیاتِ عفنہ کے بعد پیدا ہوتی ہے اور کبھی ابتداء بھی عارض ہوتی ہے اور اکثر تپ ربع میں اندیشہ کم ہوتا ہے اور مکن ہے کہ باوجود اچھی تدبیر کے ایک سال رہے اور بہت اس تپ کی سبب امراض سوداویہ سے دراز ہو جاتی ہے اور شاید کہ بارہ برس تک رہے اور جہاں دراز ہو نیکی نوبت پہنچتی ہے اکثر اوقات میں مستحقا ہو جاتا ہے اور اس کی علامت کلی یہ ہے کہ پہلی نوبت میں لرزہ اور جاڑہ کم ہو اور ہر نوبت میں بڑھتا جائے یہاں تک کہ انتہا نزدیک آگے اور انتہا کے بعد اسی طرح آہستہ آہستہ کم ہو جائے اور اس تپ کے جاڑے کا خاصہ ہے کہ اسکے ساتھ ہڈیاں درد کرتی اور ٹوٹی جاتی ہیں اور زور سے ہلاتا ہے اور کپاتا ہے چنانچہ دانت بچنے لگتے ہیں اور دیر کے بعد بدن گرم ہوا کرتا ہے اور ربع خاصہ کی چوبیس ساعت ہوتی ہے اور آرام کی مدت اڑتالیس ساعت سو نوبت کی ابتداء سے لیکر دوسری نوبت کی ابتداء تک بہتر ساعت ہوتی ہے اور علاماتِ جزئیہ کہ اختلاف مادہ کے موافق ظاہر ہوتے ہیں چونکہ تپ ربع کے پانچ اصناف ہیں انکو بھی ہم پانچ طرح سے بیان کرتے ہیں ظاہر ہے کہ تپ ربع یا تو سوداے طبیعی کی عفونت سے ہوتی ہے یا سوداے غیر طبیعی کی عفونت سے اور سوداے غیر طبیعی یا تو خون کے احتراق سے ہوتا ہے یا صفر کے احتراق سے یا بلغم کے احتراق سے یا سودا کے احتراق سے جیسا کہ حکیمانے کہا کہ جو نسلی خلط کہ جلتی ہے سوداے غیر طبیعی بن جاتی ہے اور خلط

کے جلنے سے یہ مراد نہیں کہ جل کر اکھ ہو جائے بلکہ یہ مطلب ہے کہ اسکے اجزا میں سے رطوبت فنا ہو کر باقی غلیظ رہ جائے سو اس بات کی علامت کہ سودا کے طبیعی کی عفونت سے عارض ہو یہ ہے کہ نبض صغیر ہو اور پہلے وہ اسباب پیش آئیں جن سے سودا پیدا ہو مثلاً مسورا اور گائے کا گوشت اور کرنا اور مچھلی نمک اور مچھلی بغیر نمک سود وغیرہ کا کھانا اور یہ اکثر سن کمولت یعنی ڈھلتی عمر میں اور سرد و خشک مزاج میں اور خریفیت میں پیدا ہوتی ہے اور اس تپ کی علامت جبکہ خون کے احتراق سے عارض ہو یہ ہے کہ خون کا غلبہ ظاہر ہو اور بول سُرخ اور سُرخ مٹھا اور بدن میں گرانی اور یہ اکثر جوان آدمی فریبہ بدن بہت کھانے والوں کو اور فصل ربیع ایام میں عارض ہوتی ہے اور اس تپ میں ربیع کی علامت کہ صفرا کے احتراق سے پیدا ہو یہ ہے کہ نوبت کو تاہ اور پیاس زیادہ ہو اور سُرخ کر و اور عرق کی کثرت اور نبض میں سرعت اور تواتر اور کھڑکنا اور غصہ آنا اور ابتدا میں قشعریرہ وغیرہ کہ غلبہ صفا کو لازم ہے ہونا اور یہ اکثر جوان آدمی کو جنکا مزاج گرم و خشک ہوتا ہے اور غذا میں اور دو آئین گرم و خشک کھاتے ہیں اتفاق پڑتا ہے اور حیات صفا وہ کہ بعد یہ امر پیش آتا ہے اور اس تپ ربیع کی علامت کہ بلغم کے احتراق سے عارض ہو یہ ہے کہ بول سفید اور غلیظ ہو اور لمس میں سردی اور نبض بطی اور کلملی اور پیاس میں کمی اور نیند کی زیادتی وغیرہ کہ بلغم کے لوازم میں ظاہر ہوں اور حیات بلغمیہ کے بعد پیدا ہو اور اکثر مطوب مزاجوں کو پیش آئے اور اس تپ ربیع کی علامت کہ سودا کے احتراق سے پیدا ہو یہ ہے کہ بڑی بڑی فکر اور خواہاں پریشان اور وسواس اور بدن کا سرخی سیاہی اور نیلگون مائل ہونا اور بدن کا ڈبلا ہونا اور رنگ تیرہ ہونا اور اشتہا کی کثرت اور جو کچھ سوداے طبیعی کی عفونت میں لکھا جائیگا ظاہر ہو فائدہ ربیع کے جمیع انواع میں اول بول سفید اور رقیق اور خام اور سبزی مائل ہوتا ہے اور انتہا کے بعد سیاہ اور غلیظ ہوتا ہے اس واسطے کہتے ہیں کہ حیات سوداویہ میں لرزہ اور سردی کا کم ہونا اور بول کا سیاہ اور غلیظ ہونا مادہ کے یکجائیکہ نشان ہوتا ہے علاج اس تپ کے جمیع اصناف میں تدبیر مشترک یہ ہے کہ نوبت کے دن کھانے پینے سے منع کریں خاص کر سرد پانی سے اور اگر بیمار اس دن روزہ رکھے بہتر ہے اور نوبت کی شروع میں سفید ہے اور جو کچھ گرم و خشک ہو یا سرد و خشک ہو یا بادانگیر یعنی ریح پیدا کرتے ہیں اور جلد متعفن ہو جاتے ہیں اور اسی طرح سخت حرکتیں اندیشہ اور غصہ اور غم وغیرہ مضر ہیں خاص کر نوبت کے دن اور ابتدا میں تلطف اور تبرید اور استفراغ قوی کی ممانعت ہے مگر نضج کے بعد استفراغ قوی ضروری ہے اور ابتدا میں سہل خفیف دین کہ مادہ کچھ ایک کم ہو جائے بہتر ہے اور حقنہ نرم نہایت خوب ہے اور آرام کے دنوں میں عمدہ غذا پرند جانوروں کے گوشت کا شوربا ہے مثلاً تیرا اور چوزہ مرغ خانگی وغیرہ جو کچھ گرمی اور تری میں معتدل ہو اور جو کچھ سرد اور تیرہ وہ بھی کم ضرر کرتا ہے کیونکہ تری سودا کے مضاد ہے مگر چاہیے کہ اس میں اس قدر سردی نہ ہو کہ مادہ کو کچا رکھے اور نضج میں دیر لگائے اور جو چیز کہ اور قوی کرتی ہے ابتدا میں نہ دینی چاہیے مثلاً پیٹھا خرپڑہ اور بادیاں وغیرہ اسلیہ کہ رقیق کے نکلنے اور غلیظ کے رہ جانے سے نضج کو ضرر پڑتا ہے اور جان لین کہ ہر روز غذا کے پہلے گرم پانی میں پھینا اور حمام معتدل میں جانا عرق نہ آئے اور دل میں گرمی نہ ہو نیچے اور جلد نخل آنا کلی نفع کرتا ہے اور قصد سب اصناف میں ہو سکتی ہے مگر جہاں کہ میں کہ خون سُرخ صاف آتا ہے کہ اس حالت میں خون کا کالنا ضرر کرتا ہے اور تدبیر ہر صنف کے موافق اس طرح ہے کہ اگر تپ ربیع دوسری ہو اول رگ باسلیق یا کحل باتین ہاتھ سے کھولیں اور رگ کو کشادہ کھولیں پھر خون کے قوام اور رنگ کو دیکھیں اگر سیاہ اور غلیظ ہو حاجت کے موافق لکھا لیں اور اگر سُرخ اور صاف ہو بند کریں اور راجب کہ اس میں اضمیون کی قوت ہو پلا میں تا اسہال میں سودا کا تبقیہ ہو اور اس طرح جو چیز کہ مخرج سودا ہو اور شدت کی گرم نہ دین مثلاً

بنفشہ شاہترہ ہلیہ کا ملی سفاج لب خیار شہر اور ترنجبین مطبوخ بنا کر اور ادراک کے لیے سکنجبین اور ماہ الشعیر سی ترتیب سے کہ جب کا ذکر آیا ہے بہت مفید ہے اور جہاں کہیں کہ حرارت قوی نہ ہو اور مادہ پک گیا ہو سکنجبین آب بادیاں تر کے ساتھ بہت مؤثر ہے اور اگر التهاب و حرارت زیادہ ہو سکنجبین سنکاسنی کے پانی میں اور تر بوز کے پانی میں اور سرد و تر چیزوں میں مفید ہے اور اگر تپ کا مادہ غلیظ ہو اور زمانہ دراز گذر چکا ہو چاہیے کہ آرام کے دنوں میں پانچ مثقال گلقد نبت سکنجبین میں ملا کر گرم پانی کے ساتھ دین اور جب تپ کے شروع سے بیس دن گذر چکین مطبوخ شاہترہ اور مطبوخ ہلیہ دے سکتے ہیں اور اس سال کے بعد خوب عمل کرتا ہے اور اگر نوبت کے بعد حام معتدل میں لیجا بن اور اتنی دیر کہیں کہ حام کی تری رگون میں اور اعضا میں پہنچ جائے اور عرق آنے سے پہلے نکال لائیں اس تدبیر سے خلط نرم ہوتی ہے اور پک جاتی ہے اور مرض کے اول میں جگر اور طحال پر توجہ صرف رکھیں کہ انہیں صلابت نہ پیدا ہو اور فصد کے بعد مرغ اور تہو اور جوان بکری کا گوشت کہ اس کے شوربا میں ماش نقشہ اور نخو دیکھو فہ پکائیں اور آبکاہ آب تر ہندی اور آب نازن کی ترشی ملا کر دینا نفع کرتا ہے اور اگر ربع صفاوی ہو اول تبرید اور طبیب میں بمانہ کریں اور اس کام کے لیے آب کشک جو اور شیرہ تخم خرفہ اور تخم حیارین سکنجبین وغیرہ کے ساتھ جیسا کچھ مناسب ہے دین اور ابتدا میں تلین طبیعت کے لیے بنفشہ آوستان موز اصل السوس تخم کاسنی کے مطبوخ میں مغز فلوس ملا کر دینا مناسب ہے اور ایسا ہی شربت درد کر اور شربت بنفشہ اور مار الجبن اور جب شروع مرض سے بیس دن گذرین مطبوخ ہلیہ کہ اس میں اقیمون اور تر ہندی اور شاہترہ اور بنفشہ داخل ہو نفع کرتا ہے اور یہاں حام نضج کے بعد فائدہ دیتا ہے اور غذا ماش اور برنج غورہ کے ساتھ میں بہتر ہے اور اگر قوی میں ضعف ہے آرام کے دن پرند جانوروں کا گوشت بھی دے سکتے ہیں اور جہاں کہیں دن کے آخر میں نوبت ہو اور بیمار ضعیف ہو یا غذا سے منع نہیں ہو سکا دن کے اول میں کسی سبک چیز کی اجازت ہے بے اندیشہ دین بلکہ بعض جگہ ایسا دیکھا ہے کہ اگر صبح نوبت کے دن کوئی سبک غذا دی گئی اس دن نوبت کم آئی اور اگر کچھ زیادہ بڑھ گئی اس واسطے حکمانے کہا ہے کہ یہ تصرفات طبیعت عالم کی رائے پر موقوف ہیں جیسا کچھ اسکی سمجھ میں اچھا معلوم ہو وہی کرے اور فصد اس قسم میں جس قدر دیر میں کریں بہتر ہے اور شاید کہ اول میں ہی بہتر ہے اور جہاں کوئی مانع نہ ہو نوبت کے شروع میں ڈر کر انانایت خوب ہے اور اگر تپ ربع ملغی ہو ہر صبح دس درم گلقد علی پندرہ درم آب بادیاں اور دس درم آب کرفس میں دو تین جوش دیکر صاف کریں اور دین اور نوبت کے دن خاص کہ ابتدا کے وقت شبت تخم ترب کے مطبوخ اور سکنجبین سے ڈر کر انہیں اس کے بعد تقویت معده کے لیے گلقد کھلائیں اور اس تپ میں بیماری کی ابتدا میں کوئی قوی استفراغ نہ کرنا چاہیے لیکن اگر تلین کیا چاہیں پانچ درم مخم معصف کوٹ کر اور دس درم شکر آدھ سیراب لبلاب میں پلانا بہتر ہے اور اگر لبلاب ہاتھ نہ آئے پانچ درم ہلیہ سیاہ کوٹ کر اور پانچ درم مخم معصف موزین میں با پی ملا کر دین اور ہر ہفتہ میں ایک بار گلنگبین مسہل کھلائیں بہت فائدہ کرتا ہے اور اگر بیمار گرم مزاج اور ناتوان اور گرمی کا موسم ہو مارا جبن اور شکر سے یا حقہ ملائم سے تلین کریں اور سکنجبین زوری تلطیف و تقطیع کے لیے مفید ہے اور ریاضت اور بدن کو آہستہ ملنا مسام اور خلط کی اصلاح کے لیے نفع کرتا ہے اور غذا مرغ اور کبک کا شوربا کھلائیں اور اگر تلین چاہیں چند اور پالک بڑھائیں اور حقیقت کہ نضج کے آثار ظاہر ہوں مسہل قوی استعمال کریں مثلاً مطبوخ اقیمون اور حب اقیمون وغیرہ جو چیز کہ بلغم اور سودا کا اخراج کرتی ہے اور اس سال کے بعد قرص زرشک تقویت جگر کے لیے اور قرص غاف تقویت طحال کے لیے دینا چاہیے اور جہاں کہیں جاڑا روز آتا ہے نوبت کے شروع میں پانی میں

بنفشہ بابونہ گل خلمی گل سُرخ چاکر گرم پانی بہار کے پاس رکھیں اور حکم کریں کہ ایک چادر سر پر ڈال لے تاکہ اسکا بخار باہر نہ نکلے اور خوب دیر تک رکھے گلنگبین
 سہل تیرہ چار دانگ زنجبیل آدھا دانگ بسفاج آدھا درم گلنگبین دس درم دو کوٹ کر گلنگبین میں ملائیں یہ ایک راک ہر سفوف کے نفع کے بعد ہر ہفتہ
 میں ایک بار دین پلید کا ملی لیلی سیاہ ہر ایک سات درم بسفاج اقیقہ ہر ایک تین درم انکو کوٹ چھان کر رکھیں خوراک تین درم شکر کے ساتھ ملا کر دین
 اور اسپر گرم پانی پلائیں اور جب تپ کو عرصہ گزرے اور جاڑے کا موسم ہو معجون انگرذ اور فلاظلی اور دوسری گرم معجون نفع کرتی ہیں اور شرود ویطوس اور تریاق
 کبیرہ دو دانگ ہر ہفتہ میں بہت موثر ہے اور حکماء ہند کی دوائیں اس مرض میں نہایت عجیب نفع اور اگر ضرورت دیکھیں فصد کر سکتے ہیں اور اگر سوداوی
 ہو خواہ سوداے طبعی کی عفونت سے خواہ سودا کے احتراق سے جان لیں کہ اسکی تدریج بلغمی کے قریب قریب ہو اور استفراغ قوی نفع سے پہلے نہ کرنا
 چاہیے اور جب نفع ظاہر ہو اور لرزہ کم ہو جانے سہل قوی اور فصد اور تدریجات اور مالش کرنا سب جائز ہے اور اس نوع میں سہل کئی مرتبہ دین اور
 کے بیچ میں قوت کی رعایت رکھیں کیونکہ سوداوی مادہ مشکل سے اثر مانتا ہے جلد نہیں نکلتا اور ہر استفراغ کے بعد مادے کا نفع کرنا چاہیے تاکہ قوت بھی رہی
 رہے اور مادہ بھی بالکل جڑ سے اکھڑ جائے اور جگر اور طحال کی تقویت ابتدا میں تو سکنجبین سے اور بیماری کے اوسط میں قرص زر شکر اور عافت سے لازم
 سکھیں اور نوبت کے دن کوئی سا استفراغ نہیں مگر قوی اور نفع کے بعد جب رگ کھولیں تو باسلیق کھولنی چاہیے خاص کر این ہاتھ سے اور چاہیے کہ رگ کشا
 کھولیں اور شاید کہ فصد صافن کی حاجت پڑے اور اس ربع کے سہلات میں اقیقہ اور بسفاج اور غار لیقون اور حجار منی اور حجارا سودا اور حجارا اور
 خربق سیاہ زیادہ داخل کرنا چاہیے اور جالینوس کہتا ہے کہ بہت سی تپ ربع سوداوی کا میں نے اس طریق سے علاج کیا کہ نفع کے بعد سہل دیا اسکے بعد
 چند روز شربت فسقین پلایا پھر تریاق کبیرہ کھلایا فائدہ ہو گیا اور شراب سفید رقیق صافی اس تپ میں نفع کرتی ہے اور جو چیز گرم تر ہو وہ سکتے ہیں بشرطیکہ ہر
 العفونت نہوتنبیہ ہر مہینے کے شروع میں فصد ایلم کرنا اور تھوڑا سا خون نکالنا جمیع اقسام میں فائدہ کرتا ہے اور نوبت کے دن طحال کو ملنا اور عجاج بلاشرط
 یعنی خالی سینگیان اسپر رکھنا اور بہت چوسنا اس فقیر کا موجب ہے کہ نہایت فائدہ دیتا ہے اور اگر مجبوری رکھیں بہتر ہے دوسری صنف ربع لازمہ کے بیان میں اور
 اسکا سبب یہ ہے کہ سودا عروق کے اندر متعفن ہو گیا اور اسکی علامت یہ ہے کہ ہر وقت رہے اور ربع کی نوبت پر شدت پکڑے اور جو کچھ کہ دائرہ میں بیان کیا گیا
 ظاہر ہو مگر لرزہ کہ وہ لازمہ میں نہیں ہوتا علاج رگ باسلیق کھولیں اور نفع کے لیے گلقد دین پھر درار کے لیے سکنجبین وغیرہ پلائیں اور جو چیز گرمی اور سردی
 میں معتدل ہو اور جبکہ تلبتین کی حاجت پڑے مطبوخ اقیقہ اور جب اقیقہوں سے طبیعت کو ملائم کریں اور اتہا میں نرم حقہ پر اکتفا کریں اور سہل قوی
 نفع کامل کے بعد دینا چاہیے اور نوبت کے دن سکنجبین اور گرم پانی سے کرائیں اور قوس کے بعد گلقد اور شربت سیب وغیرہ سے معدہ کی تقویت کریں
 اور بیٹھے پانی سے حمام کرنا اور مالش نفع کرتے ہیں اور باقی وہی تدابیر ہیں کہ دائرہ میں گذرین حرارت و برودت کی رعایت سے جو کچھ حال کے مناسب
 ہو وہاں تلاش کریں اور کبھی فصد صافن کی حاجت پڑتی ہے دوسری نوع ان حیات سوداویہ کے بیان میں کہ ان میں سے ہر ایک کا نام آنگے آنے کے
 موافق رکھا گیا تھا اگر تین دن بیچ میں چھوڑ کر آتی ہے اسکو خمس کہتے ہیں کیونکہ آسنے کا دن جانے کا دن سمیت پانچ دن ہوتا ہے اور اسی طرح اگر
 بیچ میں چار دن چھوڑ کر آئے سدس بولتے ہیں اور بیچ اور ثمن اور ثمن اور عشر کو اسی پر قیاس کریں اور اس سے زیادہ کتر اتفاق پڑتا ہے اور قری

کتاہو کہ میں نے ایک مرد کو دیکھا کہ اسکو تپ کی نوبت اٹھارہ دن میں ایک مرتبہ آتی تھی اور اس فقیر نے بھی ایک عورت کو دیکھا جو کہ اسکو تیرہ دن کے بعد تپ آتی تھی اور اس سبب سے کہ اس قسم کی حیات اکثر طبیب کی نظر میں آتی ہیں ان تپوں سے جالیئوس کا انکار کرنا قابلِ اعتماد نہیں اور حال یہ ہے کہ ان تپوں کے انکار کی اس کے پاس کوئی دلیل نہیں سواہ بات کے کہ کتاہو میں نے اپنی عمر میں نہیں دیکھا گو کہ اس نے نہ دیکھا اسکا نہ دیکھنا دلیل نہیں ہو سکتا غرضکہ ان تپوں کا مادہ کتاہو وہی ریح کا مادہ ہے لیکن زیادہ غلیظ اور بہت کم اور یہ تپیں سودا سے بلغم سے اکثر عارض ہوتی ہیں اور بقراط کے قول سے خمس سبب انواع میں بدتر ہے کیونکہ کتاہو اور سل کا مقدمہ ہوتا ہے اور کتاہو کے بعد پیدا ہوتا ہے اور بوجہ علی کتاہو کہ بقراط کی مراد مطلق خمس سے نہیں بلکہ ہے کہ بعض خمس کی تپیں اور تپوں سے بہت بری ہوتی ہیں علاج ان تپوں میں تدبیر بھی وہی ہے کہ ریح میں گدڑی اور اس سبب سے کہ اکتادہ بہت غلیظ ہوتا ہے لطیف تدبیر میں زیادہ کوشش کریں مگر بہت گرم چیزیں اور سہل قوی نہ دین سوا کہ ہر جسم اور بہت کھانا زیادہ بلغم کے اخراج میں کوشش کریں اور اگر دُبلّا اور ناطاقت ہو سودا سے سوختہ کے اخراج میں توجہ فرمائیں اور نضح سے پہلے کوئی سا استفراغ نہ کریں اور غذیہ مزاج کی گرمی اور سردی کے موافق اختیار کریں جس طرح پرکھ ذکر آیا اور نوبت کے دن قی ضرور کیا کریں ان چیزوں سے کہ بلغمی میں گدڑی اور گلقدار سلجھیں کہ اس میں ترشی کم ہو مفید ہیں مقالہ ان حیات مرکبہ مختلفہ کے بیان میں جنگا کوئی نام نہیں اور مرکبات کے اقسام بہت ہیں انکا ضبط کرنا دشوار ہے کیونکہ تپوں کے اجناس بہت ہیں اور جو اختلاف انہیں پرتا ہے اسکا شمار نہیں کتاہو ایسی دو تپ مرکب ہوتی ہیں کہ ایک کو دوسری جنس سے بہت دوری ہے مثلاً دوق اور عفونی اور کتاہو ایک جنس کی دو تپیں مرکب ہوتی ہیں مثلاً عفونی عفونی کے ساتھ ہے اور ایک نوع کی ہون جیسے دو غب مرکب ہوں یا دوج اور ان کے سوا خواہ انکی نوعیت میں تغایر ہو مثلاً غب ریح کے ساتھ مرکب کیا مطبق کے خواہ اور کتاہو اس کیب میں اشتہام ہوتا ہے مثلاً دو غب مرکب ن پھر بلغمی کی نوبت کے طور پر ہر روز یا کریں اور سوسی طرح میں ریح جب کتاہو ہو جاتی ہیں تپہ کی طرح اکثر نوبت ہر روز آتی ہے اور سیرج بہت مرکب ہیں کہ اوقات مقررہ پرتی ہیں اور جس چیز سے کہ ہر ایک مرکب ہو ظاہر معلوم ہو سکتا ہے اور کتاہو مختلف ہوتی ہیں یعنی بے انتظام مثلاً ایک تپ لازم ہو اور ٹوٹ جائے اور آدابے بلا نظام اور تعین کے ہونے سے اسکا نام نہیں رکھ سکتے ایسی تپ کو مختلف کہتے ہیں اور جان لے کہ حیات کی ترکیب یا بطور مدخلت کے ہر یا سبب کے طریق پر یا مشارکت کے طور پر سو ترکیب مدخلہ وہ ہے کہ ابھی ایک تپ بدن میں ہو کہ دوسری تپ اگر داخل ہو پھر ضرور اسواض کی شدت ہو اور ترکیب سبب مدخلہ وہ ہے کہ جب ایک ٹوٹ جائے دوسری آئے خواہ الگ ہوتی ہے خواہ دیر کے بعد اور ترکیب مشارکت وہ ہے کہ دونوں تپ اکٹھی آئیں خواہ دونوں ساتھ ہی ہوں ہوں یا ہوں اور مشارکت کو مشارکت کہتے ہیں مدخلت کی شدت سے غرضکہ ان تپوں کے پہچانے میں بہت ہی سہارت چاہیے تاکہ غلطی نہ پڑے خاص کر عفونی جو دوق کے ساتھ مرکب ہوتی ہے اسکا پہچانا نہایت مشکل ہے اسواض کے حکمانے کہا ہے کہ تپ کی نوبتوں پر اعتماد نہ کرنا چاہیے کیونکہ ترکیب کے وقت آپس میں اختلاط پرتا ہے اور نوبت کا اعتبار نہیں رہتا سوا اس جگہ دوسرے خواض سے کہ ہر ایک کو خصوصاً میں پہچانا چاہیے اور جاننا چاہیے کہ جبوقت کہ تپ دل دفعہ ہلائے اور ٹھہر جائے اور کچھ عرق نہ آئے باتپ کے اندر ہر وقت سردی اور لرزہ عود کرے اور دو تپیں اشتہام کے بعد ایک بار عرق آئے حکم کرنا چاہیے کہ تپ مرکب ہے اور ایسا ہے کہ تپ مطبوعہ میں لرزہ قوی ہو اور اسکی مدت اور ہاتھ پاؤں کے سرد رہنے کی مدت بہت دراز ہوتی ہے اور جبوقت کہ نوبتیں کوتاہ ہوں اور جلد جلد عود کریں اس بات کی دلیل ہے کہ سبب قوی ہے اور مادہ

زیادہ اور تیز ہو اور جو ایک جماعت کا قول ہو کہ دو تپ لازم مرکب نہیں ہوتیں معتبر نہیں علاج بہت غور سے ترکیب کا حال معلوم کریں پھر اسکے موافق جو کچھ کہ اسکے بساط میں مذکور ہو ترکیب دیگر وقت اور حال کی رعایت سے عمل میں لائیں اور چون سی تپ کہ بہت قوی اور خطرناک ہو ان کی نسبت اسکا ازالہ واجب سمجھیں اور یہ خبریات طبیب حاذق کی رائے پر موقوف ہیں جو کچھ مناسب جانے عمل میں لائے اور مرکب تپوں میں اور خمس اور سدس کی تپوں میں بہتر ہے کہ استفراغ بہت کم کریں تاکہ اخلاط کم ہوں اور حرارت اعضاء اصلی میں نہ لگ جائے اور دق میں نہ ڈالے اور جہاں کہیں کہ تپ اخلاط کے احتراق سے ہو کبھی کبھی استفراغ کریں اور تشکیں میں زیادہ کوشش رکھیں اور اثر بار اور انڈیہ میں سے جو کچھ لطیف ہو استعمال کریں تاکہ خلط نہ جلے اور ہر صورت میں جگر اور طحال کی تقویت لازم سمجھیں اور جتنے قوانین کہ اوپر گزرے یہاں بھی انکی رعایت رکھیں فائدہ مرکب تپیں کہ ایک نام سے مخصوص ہیں انہیں سے شطرنجب ہو اور غب ہو اور غب غیر خالص ہو اور انکو پہلے مقالہ میں جدا جدا ذکر کیا ہے اور اکثر فوائد کہ مرکبات کے ساتھ ہیں درکار ہیں وہاں مذکور ہیں جسوقت مرکب کی تدبیر مطلوب ہو اسکو دیکھ لیں مقالہ ان تپوں کے بیان میں کہ آس کے ساتھ پیدا ہوں یہ دو طرح پر ہوتی ہیں کیونکہ آس بھی دو طرح پر ہے ایک تو وہ ہے کہ ظاہر بدن میں پیدا ہو دوسرے یہ کہ بدن کے باطن میں عارض ہو جو جنسی تپیں کہ آس ظاہری کے اتباع سے پیدا ہوتی ہیں اول تو جمی یوم کی جنس سے ہوتی ہیں چنانچہ جمی یوم ورمی میں بیان کیا گیا اور ان اور ام کے اسباب اکثر اسباب باد یہ ہوتے ہیں مثلاً زخم اور سقطہ اور ضربہ اور جسوقت یہ تپ کہ جمی یوم ہو اپنی اصل سے پھر کہ دوسری جنس ہو جاتی ہے اسکا سبب یہ ہوتا ہے کہ ورم صعب اور مادہ زیادہ اور بڑا اور سعی ہو جاتا ہے اور ایسا ہی امثالہ اسباب سابقہ سے حاصل ہوتا ہے اور اس تپ کی علامت یہ ہے کہ اول اعضاء ظاہرہ میں امثالہ ران کی جڑ اور بغل میں اور کان کے پیچھے ورم ظاہر ہو اور اسکے پیچھے تپ پیدا ہو علاج اس قسم کی تدبیر جمی یوم ورمی میں مفصل لکھی گئی ہے اور اور ام مغابن اور طاعون میں بھی بیان کی جائیگی اور جنسی تپ کہ اور ام باطن کے اتباع سے پیدا ہوتی ہے تپ عفونی ہوتی ہے اور جسقدر ورم کیے ہوئے عضو کو دل سے نزدیکی اور دوری ہوتی ہے اسی کے موافق اس تپ کی سختی اور آسانی ہوتی ہے اور جیسا جیسا مادہ ہوتا ہے اور جیسی اسکی کمی اور زیادتی اور رقت اور غلظت ہوتی ہے اسی کے موافق ان تپوں کی نوبت شدت اور خفت اور کمی اور زیادتی وغیرہ میں ہوتی ہیں اور جتنی تپیں کہ اور ام باطنی کے اتباع سے پیدا ہوتی ہیں انکے بہت انواع ہیں اور بعض اور ام باطن کا ایک نام خاص ہے اور بعض کا نہیں سو جبکا نام خاص ہے وہ سرسام ہے اور برسام اور خاق اور ذات الجنب اور شوصہ اور ذات المریہ اور ذات الصدہ اور جبکا نام نہیں وہ بھی بہت ہیں مثلاً وہ تپ کہ ورم جگر اور ورم طحال اور ورم معدہ اور ورم امعا اور ورم گردہ اور ورم شانہ اور ورم رحم کے سبب پیدا ہو اور ان تپوں کی علامت و علاج وہی ہیں کہ ہر ایک عضو متورم کے باب میں مشروحاً ذکر کیے گئے اور جاننا چاہیے کہ ان تپوں میں سرد پانی پلانا اور آب زن میں ٹھلانا اور حمام میں جانیکی اجازت کچھ نہیں اور جہاں کہیں کہ ورم دموی یا صفراوی ہو اگر خرفہ اور کاہوا اور کشیر تر کے پانی میں کچھ ایک جو کا آٹا لگا کر اس میں کپڑا بھر کر سرد کریں اور عضو پر جہاں ورم ہے رکھتے ہیں جائز ہے مقالہ تپ بانی کے بیان میں اور وبا کے معنی ہوا میں فساد آنا اور جاننا چاہیے کہ جیسا پانی ایک جگہ زیادہ بند رہنے سے یا کسی چیز کے ملنے سے گندہ ہو جاتا ہے ویسا ہی ہوا بھی دیر تک درخون میں اور گہراؤ میں رہنے سے باڑے بڑے بخورے اور دخانات کے ملنے سے متعفن ہو جاتی ہے اور جس ہوا میں رطوبت زیادہ ہوتی ہے خشک ہوا کی

نسبت آئین جلد عفونت آتی ہے اس واسطے انسان میں یعنی گرمی کے موسم میں کہ ہوا گرم اور خشک ہوتی ہے وہاں بہت کم ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ ابان اور راج میں اس کا اثر کامل ہوتا ہے پھر جب آئین عفونت آتی ہے اور اخلاط بھی جلد گندہ ہو جاتے ہیں خاص کردہ اخلاط کہ دل کے نواح میں ہیں اور ہوا کا فساد اس شخص کو زیادہ کرتا ہے کہ جماع بہت کرے اور اس کے قوی ضعیف ہوں اور مسام کھلے ہوئے اور بدن میں اخلاط رومیہ بھرے ہوئے ہوں اور وہاں آنے کے آثار یہ ہیں اس سال کی فضول اپنے طبع پر نہ ہوں اور بار بار جو اسکے دم و استاروں کی کثرت اور ہوا میں نمی اور زمین میں حسرات کی کثرت اور بارش کی قلت اور ہوا میں کدورت کہ ایک دن ہوا میں غبار ہوا اور ایک دن نہوا اور ہمیشہ برکانہ ہونا اور دن میں گرمی اور رات میں سردی اور زمین میں رہنے والے جانوروں کا مثلاً چوہ وغیرہ کا بھاگ آنا یہ سب با آنے کے نشان ہیں اور اکثر وہاں گرمی کے موسم کے آخر میں اور اسکے سوا آتی ہے اور حیات مملکہ پیدا کرتی ہے اور تپ وبائی کی نوعلاست پہلے یہ علامتیں کبھی تو سب کی سب ایک شخص میں ہوتی ہیں اور کبھی بعض بعض اور اسکے آثار طور کی کمی اور زیادتی مادے کی برائی پر موقوف ہے جس قدر برائی کم زیادہ ہو غرض کہ اول علامت یہ ہے کہ ظاہر میں بدن گرم ہو مگر باطن میں غم اور بقراری اور حرارت قوی ہو دوسرے یہ کہ دم کا آنا حالت طبعی سے پھر جائے سو بعضوں کی تو سانس تنگ ہو جائے اور بعضوں کو متواتر اور بعضوں کو اونچی آئے اور بعضوں کو بدبو آئے اور نفس سنسن یعنی سانس بدبو ہلاکت کی دلیل ہے تیسرے یہ کہ کبھی عرق بھی گندہ آئے جو تھکے یہ کہ بعض صغیر اور متواتر ہوا اور بول میں سیاہی ہو اور براز نرم اور کف دار اور گندہ اور بزرگ ہو پانچویں ہے کہ طحال بڑھ جائے اور ایک حالت استسقا کے مشابہ پیدا ہو چھٹے یہ کہ غصیان کی تکلیف رہے اور تو صفراوی یا سوداوی عارض ہو اور کھانے کی خواہش نہوا اور غم معدہ دل کی جانب میں درد کرے اور خشک کھانسی عارض ہو ساتویں یہ کہ پیاس کی شدت اور زبان اور منہ میں خشکی ہر وقت رہے اور سوڑھے اور صفراوی سے ورم کر آئیں اور نیند نہ آئے اور عقل میں اختلاط آجائے اور اعضا مست اور قوت ساقط ہو اور غشی عارض ہو آٹھویں یہ کہ سرخ پھنسیاں بدن پر ظاہر ہوں اور پھر جھپ جائیں اور اکثر طاعون نکل آئے تو یہ کہ رات کو تپ کی شدت زیادہ ہوا تبناہ کبھی اس تپ میں عارض مذکورہ تپ کی ابتدا سے شروع ہوتے ہیں اور آخر میں ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں اور غشی آتی ہے اور شاید کہ لیشر غس عارض ہو اور کر از اور تشنج میں ڈالے اور کبھی تپ کی حرارت بہت ظاہر نہیں ہوتی نہ ظاہر میں نہ باطن میں اور حالت طبعی سے بہت دوری معلوم ہوتی ہے اور یہاں جلد ہلاک ہوتا ہے یہ قسم سب حیات وبائی کے اصناف میں بہت بری ہے خاص کر اگر اسکے ساتھ طاعون بھی شامل ہو اور آدمی اس بلا سے کمر نجات پاتے ہیں اللہم عافنا عن جميع البلیات علاج جبوقت تپ وبائی ظاہر ہو جلد بدن کو خلط زائد سے پاک کرین نفع کا انتظار کریں اور مکان کو سردیوں سے اور سردیوں سے بچھڑکھین مثلاً کافور ونبشہ و نیلوفر و برگ بید اور سیب و لیمون شیرین اور گلاب و ہر ساعت کچھ گلاب و سرکہ ملا کر گھوٹ چھڑکھین اور محافظت کریں کہ باہر کی ہوا نہ آئے اور جب ہوا کرنے کی حاجت ہے گھر کی ہوا ہلاڈالیں اور مکان کی چھت اونچی ہونی چاہیے اور رہنے کا مکان جس قدر زمین سے اونچا ہو بہتر ہے خاص کر جہاں کہیں کہ اسباب رضی و باکا سبب ہوں اور چاہیے کہ ہر صبح قرص کا نور آب غورہ یارب سیمب یارب بیارب ترشی ترنج یارب لیمو جو کچھ پیسے ہو اس میں حل کر کے دین اور اگر ان ربوب میں سے کوئی میسر نہ ہو کہ سرد پانی اور گلاب میں ملا کر برف میں سرد کریں اور قرص کافور ملا کر پلائیں اور جان لین کہ بہت سرد پانی ایک بار پیاس بھر کر پلانا پھر ہر خط گھونٹ گھونٹ پلانا کلی نفع کرتا ہے اور بھوک اور پیاس پر صبر کرنا بہت نقصان کرتا ہے اس واسطے اطباء نے کہا ہے کہ اس تپ میں چند لقمہ انڈیہ مناسب ہے

دین اگرچہ کھانے کی خواہش نہو اور جو نسی غذائیں کہ جلد ہضم ہوتی ہیں اور عفونت کو مانع آتی ہیں اور قوتوں کو قوی کرتی ہیں انکو اختیار کریں مثلاً سماق اور اجاص اور حصر میہ اور جہان کہین کہ قوت ضعیف ہو چوزہ اور دوسرے پرند جانوروں کا گوشت بھی اصلاح کر کے دے سکتے ہیں اور صندل کا فور پوسٹ انار برگ بید برگ مورد آنوس چوب گزاو سیب کو ہمیشہ تجزیہ کریں صندل کا فور سرکہ گلاب سینہ پر رکھنا اور شیشے میں ڈال کر ہر لحظہ سو گھنٹا مفید ہے لیکن جو وقت کہ شکم سخت ہو اور اطراف سرد ہو جائیں اور سانس آنے کے وقت سینہ ابھرنے لگے اور نیند نہ آنے اور عقل میں اختلاط آجائے چاہیے کہ سرد خاندان سینہ سے دور کریں اور بیمار پر گرم کپڑا ڈالیں تاکہ باطن سے حرارت ظاہر میں آئے اور ظاہر ہو کہ اس مرض میں سبب مور سے ضروری یہ ہے کہ دل و دماغ کی تقویت کریں اور عفونت کا ازالہ کریں اور اس سبب سے کہ عفونت اس جسم میں زیادہ اثر کرتی ہے کہ جس میں رطوبت زیادہ ہوتی ہے واجب ہے کہ تر غذاؤں سے اور ہوا سے رطوبت سے خوف کریں اور اسی قسم کی بات ہے کہ ہمیشہ گھر میں عطریات کا تجزیہ کرنا کلی نفع کرتا ہے کیونکہ خوشبودار چیزوں کا بخور ہوا کی بھی اصلاح کرتا ہے اور اس میں خشکی بھی لانا ہے اور اسی طرح دل و دماغ کو توت دیتا ہے اور رطوبات کو خشک کرتا ہے اور اختلاط کی عفونت کو زائل کرتا ہے مگر چاہیے کہ بھر یعنی عود سوز دور اور بخور عدال کے درجہ میں ہو چنانچہ ہار کو اس سے کوئی مضرت نہ پہونچے اور سانس میں تنگی ہو فائدہ و با کے ایام میں تندرستوں کو واجب ہے کہ اگر بدن میں خلط زائد پائیں اسکا تفتیہ کریں مگر بے حاجت تحریک سے تسکین بہتر ہے کیونکہ اکثر بے حاجت تحریک کرنا آفت میں آتا ہے اس سبب سے کہ ٹھہرے ہوئے اختلاط جوش میں آتے ہیں اور طبیعت میں ضعف پیدا ہوتا ہے اور چیز کہ مسام کھولتی ہے مثلاً ریاضت و جماع کی کثرت اور حمام وغیرہ ضرر رکھتے ہیں اس سے منع کریں اور غذا عادت کی نسبت کم کھائیں تاکہ مثلاً نہو جائے اور گوشت کو سماق اور زرشک اور پیاج اور نادانہ اور غورہ اور سرکہ میں چاکر کھلائیں اور اگر گوشت کھائیں بہتر ہے اور وبا کے ایام میں تریاق اور شرودیطوس اور ہنگامہ کھانا کلی نفع رکھتا ہے اور بعضوں کے نزدیک یہ ہے کہ صبر اور مر اور زعفران تینوں برابر کوٹ چھا کر ایک دم کے برابر قند یا شہد کے ساتھ ہر روز کھلائیں جو اکافساد نہیں کرتا مگر چاہیے کہ ان گرم چیزوں کے استعمال کی اس وقت اجازت ہے کہ ہوا سرد ہو اور کھانے واسے کا بھلی مزاج سرد ہو اور نہیں تو ہرگز ان گرم چیزوں میں سے کچھ نہ کھانا چاہیے کہ کلی نقصان رکھتی ہیں اور روزہ رکھنا اور بھوکھا رہنا اور پیاسا رہنا اور شراب کا پینا اور بقول اور حبوب اور ترکاری اور دانہ کے اقسام کہ اس سال میں پیدا ہوئے ہوں انکا کھانا منع ہے اور اس سبب سے کہ ہوا اور زمین کے فساد سے پانی بھی بگڑ جاتا ہے اور احتیاط کی بات یہ ہے کہ پانی کو چاکر پین اور کنوین کے پانی سے اور جوش کے پانی سے پرہیز کریں اور نہروں کا پانی اختیار کریں اور مینہ کا پانی پیانا چاہیے اور جہان کہین کہ ہوا کا فساد عام ہوا اور پھیل جائے گھر کی ہوا جنگل کی ہوا سے بہتر ہے اور نہیں تو جس جگہ فساد نہو بہتر ہے کیا گھر کیا جنگل اور گائے کا گھی کثرت سے کھانا اور بدن پر ملنا اندون میں بہت نفع کرتا ہے مقالہ حمی جدری و حصہ کے بیان میں جاننا چاہیے کہ جدری اور حصہ اور حمیقہ کا ذکر اگرچہ امراض جلد علیہ مقالہ میں آئیگا لیکن اس جگہ کہ حیات کی بحث کا مقام ہے جو نسی تپ کہ جدری اور حصہ کو لازم ہے اطمینان سے اسکا بیان کرنا واجب سمجھا ہے اور یہ دونوں خون کے جوش کھانے سے عارض ہوتی ہیں خواہ اسکا جوش کھانا طبیعت کے تصرف سے ہو جیسا کہ لڑکپن کی عمر میں خون کے پکنے سے پیدا ہوتا ہے کیونکہ لڑکپن میں خون کچا اور تر ہوتا ہے اور گرم و تر چیز کا پکنا اور حال بدانا بدون اس بات کے ممکن نہیں کہ جوش کھائے اور جب خون جو کھاتا ہے اکثر یہ ہوتا ہے کہ جلد تر پھنسیاں ظاہر ہوتی ہیں اور ایسا کم ہوتا ہے کہ جب خون جوش مارے اور پک جائے جلد پر کوئی پھنسی نہ نکلے چنانچہ بعض لڑکوں میں اسکا مشاہدہ ہوتا ہے

اور خواہ اسکا جوش مارنا طبعی طور پر ہو جیسا کہ ابدان مستعدہ میں اسباب خارجیہ یا داخلیہ سے اخلاط کا جوش ظاہر ہوتا ہے اور یہ دونوں وبائی بیماریوں میں سے ہیں یعنی جب کسی ولایت میں ظاہر ہوتی ہیں اس فصل میں بہت خلقت اس بیماری میں گرفتار ہوتی ہے اور فرق اس دونوں میں یہ ہے کہ جدری جسکو آبلہ اور نغشہ اور چھپک کہتے ہیں اسکا مادہ خون گرم کثیر المقدار بطوبت مائل ہوتا ہے اسی واسطے اسکا دانہ بڑا ہوتا ہے جیسا کہ مسور کا بڑا دانہ یا اس سے بھی بڑا اور بدن سے ابھرا ہوا ہوتا ہے اور جلد پیپ لے آتا ہے اور ابتدا میں سرخ ہوتا ہے اور نضح کے قریب سپیدی مائل ہوتا ہے اور کبھی ابتدا میں ہی سپید یا زرد نکلتا ہے اور مقدار میں کم اور متفرق ہوتا ہے اور وہ بہت سالم ہو خاص کر اگر تمام جلد پر نکلے اور جلد پک جائے اور کبھی پہلو دار اور آپس میں ملا ہوا اور مقدار میں زیادہ ہوتا ہے اور اسکا رنگ سیاہ اور نفثی یعنی سیاہ سرخی مائل ہوتا ہے اور سینہ اور شکم پر بہت نکلتے ہیں اور جو نکلنے اور پکنے میں دیر لگاتے ہیں انہیں اندیشہ ہوتا ہے اور ایسا ہی اگر جدری سے خون ٹپکے یا اول آبلہ نکلے پھر تپ چڑھے بہت بڑا ہے اور اسی طرح اگر آبلہ نکلنے کے بعد تپ نہ اُترے اچھا نہیں اور کبھی آبلہ دہرا ہوتا ہے یعنی ایک پھنسی میں دوسری پھنسی ہوتی ہے اور حصبہ کا مادہ خون صفراوی بہت خراب خشکی مائل ہوتا ہے اسی واسطے اسکی پھنسیاں بہت چھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں جیسے باجرا اور پوست سے لگی ہوتی ہوتی ہیں اور بھری ہوتی نہیں ہوتی اور پپ نہیں کرتیں بلکہ جب اچھی ہوتی ہیں کھڑکاتی ہیں اور سبوس کے سے چھلکے اتر جاتے ہیں اور جب پھنسیوں کے ظہور کی ابتدا ہوتی ہے بدن پر سرخ نشان چھوٹے چھوٹے جیسے پتو کاٹے کے ہو جاتے ہیں اسکے بعد دانہ ہوتے ہیں اور حصبہ جدری کی نسبت ہلکے ہو خاص کر جب سیاہ اور سخت اور نفثی ہو اور دیر میں اور دشواری سے پکے اور غشی اور غم متواتر پیدا کرے قاتل ہے اور اسی طرح جو نفسی دفعہ غائب ہو اور اسکے بعد غشی پیدا ہو اور حصبہ اور جدری میں بہتر اور سالم تر علامت یہ ہے کہ سانس برقرار اور شعور بدستور اور غذا اور پانی کی خواہش قائم رہے اور تپ جدری اور تپ حصبہ کی علامت یہ ہے کہ پشت میں درد اور ناک میں خارش اور آنسو کا ٹپکنا اور آنکھوں کا سخی ہو جانا اور درد سر اور سر اور بدن بھاری ہونا اور جو کچھ کہ حمی مطبقہ دموی کو لازم ہو وہ سب پیدا ہوا اور بیماریاں میں ڈرے اور جب پشت پر لیٹے اسکے پاؤں کا پینے لگیں اور ہمیشہ جلد میں جلن اور چھلکے معلوم ہو اور شاید کہ بعضوں کو کھانسی اور گلے میں درد اور سانس میں تنگی اور آواز کا بیٹھ جانا عارض ہو اور تپ جدری اور تپ حصبہ میں فرق یہ ہے کہ حصبہ کی تپ آبلہ کی تپ سے زیادہ گرم ہوتی ہے اور اُس میں بقیاری بہتی ہے اور درد پشت اُس میں بہت کم اور قلع اور غشیاں حد سے زیادہ ہوتا ہے اور حصبہ اکثر دفعہ نکل آتی ہے اور جدری سب کی سب اگر بہت جلد نکلتی ہے تو تین دن بلکہ ایک ہفتہ میں نکلتی ہے جو جو وقت یہ آثار معلوم ہوں خاص کر جن دنوں میں وہ ظاہر ہونے لگے اور خصوص جن آدمیوں کے نکلے ہیں حکم کیا چاہیے کہ آبلہ یا حصبہ پیدا ہوگی علاج جو وقت یہ تپ ظاہر ہو اور خون کا غلبہ ہو رگ باسلیق یا کحل یا قبضال کھولیں پھر اگر خون کا زیادہ غلبہ ہو اور کوئی امر مانع نہیں اتنا خون نکالیں کہ غشی آجائے کیونکہ خون کم نکالنا باوجودیکہ حاجت زیادہ ہے ضرر کرتا ہے اگر کوئی امر ضد کو مانع ہو حاجت کریں یا جو کین لگائیں اور حصبہ کی تپ میں بہتر یہ ہے کہ اگر تپ نہایت گرم اور ٹھنڈا اور آنکھیں زرد اور بول ناری ہوں طینات سے کچھ ایک صفرا کم کریں اگر طبیعت نرم نہ ہو سکین میں مشغول ہوں اور فصد نکریں اور بارہ برس کی عمر سے کم فصد کھولنی نہ چاہیے اور اسے طرح جسکی عمر ایک برس کی نہو حاجت نہ کر تین اور جب خون نکلے اسکے جوش کو دیکھیں کہ قوی ہو یا نہیں اگر جوش بہت قوی ہے جو چیز کہ خون کو غلیظ کرتی ہے اور اُس میں سردی پہنچاتی ہے اور جوش کو ساکن کرتی ہے کھلائیں تاکہ اسکا جوش کچھ ایک دے اور اگر خون کا جوش قوی نہیں تغلیظ اور تبرید کی حاجت نہیں بلکہ بعض حمی جدری اور حمی حصبہ میں

اگرچہ شور ظاہر نہیں ہوں کسی حالت میں تغلیظ اور تبرد کی اجازت نہیں دیتے اس واسطے کہ جب خون جوش کرتا ہو طبیعت اُسکے دفع کرنے میں کوشش کرتی ہو ایسے وقت میں تغلیظ اور تبرد میں توجہ ہونا طبیعت کو فضلہ کے دفع کرنے سے اور اپنے کام سے منع کرتا ہو اور جس طرح پر کہ ہو تبرد میں مبالغہ نہ کرنا چاہیے خصوصاً اگر ترقیہ کا اتفاق نہ ہو اور لائق یہ ہو کہ اس تپ میں طبیعت کو نرم نکرین مگر تپ حسبہ میں کہ صرفاً کا بہت غلبہ اور طبیعت میں قبض ہو یا آلبہ کی کمی میں بلیب یہ کی قبیل سے ہو یعنی بدن میں امتلا معلوم ہو مگر جلد کا رنگ نہایت سرخ ہو اور تپ گران ہو اور بہت مشتعل ہو اور نبض ہو جی ہو کہ اس حالت میں تیسین ضروری ہو بلکہ کمی بلیب یہ میں فصد کی حاجت کم ہوتی ہو اور اسہال کی زیادہ اور جو کچھ کہ فصد اور تبرد اور خون کی تغلیظ اور طبیعت کی تیسین کا بیان آیا ہو یہ اسوقت تک ہو کہ اور حسبہ ظاہر نہ ہوں کیونکہ جب ظاہر ہو جاتی ہیں مبردات اور مغلظات اور طینات سے پرہیز واجب ہو اسلئے کہ یہ سب امور ارادہ طبیعت کے مخالف ہیں اور فصد و حجامت بھی منع ہیں مگر جہاں کہیں کہ خون نہایت غالب ہو اور عمر جوان اور عادت اور حال موافق ہو کہ اس صورت میں باوجود کہ شور ظاہر ہوں فصد کرنا اور کچھ خون نکالنا جائز ہو تاکہ بیمار ہلکا ہو جائے اور مادہ کچھ ایک کم ہو جائے اور جاننا چاہیے کہ جسوقت شور نمودار ہوں چاہیے کہ بیمار کے بدن کو نرم اور گرم کپڑوں سے ڈھانک رکھیں اور مکان کی ہوا معتدل کریں تاکہ مسام کھلیں اور خفیف ساعرق آئے اور شور سہل نکلیں اور اس حالت میں سرد پانی گھونٹ گھونٹ دینا اور صندل اور کافور سنگھانا دل کو قوت دیتا ہو اور طبیعت کی لہر داتا ہو کہ مادہ کو بدن کے ظاہر میں نکال دیتا ہو اور اسی طرح جسوقت کہ پھنسیاں نکلنے کے آثار ظاہر ہوں اسوقت اعضاے شریف کی محافظت لازم سمجھیں جیسے آنکھانگ اور حلق اور کان اور ریه اور امعا اور مفاصل تاکہ ان میں آلبہ نہ پیدا ہوں اور انکی حفاظت کا طریق مفضل بیان کیا جاتا ہو اور جہاں کہیں کہ مادہ غلیظ یا مسام بند ہوں سو غلظت کا نشان تو یہ ہو کہ سینے پر اور اسکے فواح میں شور زیادہ نکلیں اور دوسری جگہ کتر اور چوتھا دن گذر جائے اور ابھی تمام آبلے یا حسبہ ظاہر نہ ہوں اور مسام بند ہونگی علامت جلد میں خشونت کا ہونا اور پسینہ کتر آنا اور شور کا دیر میں نکلنا ہو پس چاہیے کہ مادہ غلیظ کی لطیف اور بند مسام کی تفتیح کریں اور اسکی تدبیر یہ ہو کہ بیمار کے حال میں غور کریں کہ اس میں کس درجہ کی حرارت ہو اسکے موافق معالجہ کریں مثلاً اگر نبض اور نفس حال طبعی پر ہو اور عشی اور حرارت اور صدمہ باطن میں بہت نہیں اور زبان سیاہ نہیں ہوتی چاہیے کہ مکان کی ہوا کو کچھ ایک گرمی مائل کریں اور سرد پانی نہ دین اور کوئی سرد چیز نہ سونگھائیں اور ضرورت کے وقت تازہ پانی دیے جائیں اور کبھی کبھی گرم پانی پلائیں یا سبز بادیاں کا پانی یا سبز کرفس کا پانی یا عنب الثعلب سبز کا پانی اور قند پلانا نفع کرتا ہو اور جو چیز کہ نہایت فائدہ مند ہو یہ ہو کہ مسام کھول جائے اور عدس مقشرات درم کثیر تین درم ان سب کو ایک پیالہ بھر پانی میں پکائیں جب آدھا باقی رہے صاف کریں اور دین اور اگر اس مطبوخ میں دو درم گل سرخ اور انجیر کے سات دانے اور دو درم بادیاں اور موز مع تخم کے دس دانے بڑھائیں بہتر ہو اور اگر صرف انجیر پانی میں پکائیں اور کچھ ایک زعفران ملا کر دین کا نفع کرتا ہو اور انجیر کی خاصیت ہو کہ مادہ کو ظاہر کی جانب میں نکالتا ہو اور شور کے ظاہر ہونے اور مسام کھولنے کے لیے گرم پانی مرین کے تلے رکھنا بہت نفع کرتا ہو اسکا طریق یہ ہو کہ بیمار کو ٹھلا تین اور بہت گرم پانی کے دو پیالے اُسکے پیچھے رکھیں اور دامن آگے پیچھے درست کریں اور اس کپڑے پر دوسرا کپڑا ڈالیں اور ایک گاڑھا کپڑا گردن سے نیچے بدن کے گرد ڈالیں تاکہ اسکا بخار تمام بدن کو لگے اور منہ اور سر تک نہ پہنچے لیکن اگر نبض و شور ہوں اور عشی اور حرارت بافراط اور زبان میں سیاہی ظاہر ہو کوئی چیز گرم نہ دین اور پہلی تمبرون پر اکتفا کریں یعنی بدن پر کپڑا رکھیں اور مکان کی ہوا معتدل کریں اور سرد پانی

گھونٹ گھونٹ دین اور سرد خوشبو سونگھانے اور اسی طرح اگر گرم پانی سے عرق لائیں جس طرح پیر کہ گذرا جائے لیکن اسی طرح پر چاہیے کہ بقیاری اور سانس میں ٹانگی نہ آوے
 نہ اور ایسا ہی جس وقت شور ظاہر ہوں اور پھر اندر کی جانب دبنے لگیں اور چھینے لگیں اور غائب ہوں یہ بہت برا ہے چاہیے کہ طبیعت کو قوت دین تاکہ مادہ اندازہ جاکے
 اور اس کام کے لیے جو کچھ شور کے جلد نکلنے میں کہا ہو مفید ہو اور شیرہ بادیاں تریا خشک اور شیرہ تخم کرفس تریا خشک تنہا تہا یاد و نون ملا کر پلانافع کرنا ہی فائدہ
 جس وقت کہ آبلہ یا حصہ میں حرارت بافراط ہو اور کپڑا ڈالنے سے ضعف یا غشی پیدا ہو سرد کریں اور کافور اور صندل سونگھائیں مگر بدن کو دھانکے رکھیں تاکہ روغن
 بائیں حاصل ہوں یعنی سرد ہوا کے ناک میں جانے سے اور بیدار کے سبب باطن کی حرارت کو آرام ہو اور دل گرم ہو اور بدن پر گرم کپڑے کے رہنے سے سہم
 بند ہوں اور اگر باد جو یکہ ہو اکی اصلاح کریں اور سرد خوشبو سونگھائیں پھر بھی راحت نہ پائے کبھی کبھی سینہ اور دل کی جگہ کپڑا ہلکا کر دین اور احتیاط کریں کہ اس
 جگہ کے سوا اور کہیں سردی ہو نہ اور جبکہ آبلہ نکل آئیں اور بقیاری اور حرارت اندرونی کم ہو اور زبان سیاہ ہو باوجود ان احوال کے بدن کا گرم رکھنا بہت بڑی
 خطا ہے اور جس وقت کہ غشی پڑے رعایت دل اور علاج غشی کے سوا اور کچھ فکر نہ کریں اور جب آبلہ اور حصہ بالکل نکل آئے شربت مرد حاجت کے موافق دین اور
 جب تک کہ حرارت اور ضعف قوت کا اثر ہے پر ہیر نہ توڑیں تاکہ بیماری عود نہ کرے اور کھانے پینے کی تدبیر فائدہ علیحدہ میں لکھی جاوے گی اور جان لین کہ حصہ کے
 آخرین اسہال کا بڑا خوف ہو سو اگر آبلہ اور حصہ کے آخرین شکم نرم ہو شربت حب لاس اور صمغ عربی اور گل ارمنی اور قرص طباشیر قابض اور ربہ وغیرہ سے بند
 کریں اور اگر اسہال دموی ہوں شربت انجبار وغیرہ سے علاج کریں لیکن اگر خون خالص آتا ہو پھینکے کی امید نہیں اور اگر قابضات دین اس سے پیدا کرتا ہے اور بہت جلد
 ہلاک کرتا ہے اور اگر اس مرض میں کسی پھوٹے جب تک کہ خون صاف نہ آئے اسکو بند نہ کریں مگر جب ضعف پیدا ہو فی الفور اسکو بند کریں کہ اسکی افراط میں خوف ہو
 اور رعاف کے بند کرنے کی دوائیں رعاف میں لکھی ہیں اور ایک تہی سیاہی میں بھر کر چکی کی گردا سپر ڈال کر ناک میں رکھیں رعاف بند ہو جاتی ہے اور روئی کی
 تہی سرکہ میں بھر کر اور بازو نیم سوختہ اور گرگڑا ہوا اسپر ڈال کر اسکو ناک میں رکھنا اور بلغار تراشیدہ ناک میں رکھنا اور اطراف اور خصیوں کا باز رھنا ویسا ہی
 اثر رکھتا ہے اور جس شخص کو مرض کے آخرین نیند نہ آئے شربت خشکاش دیکھتے ہیں اور جو مرضہ کہ بقیار رکھتی ہو اسکو عواقب مناسب سے دفع کر سکتے ہیں اور اسی
 طرح ہر ایک عوارض کو موافق چیزوں سے زائل کرنا ممکن ہو فائدہ بعضے اعضاے غریب کی محافظت کہ جب آبلہ کے نشان ظاہر ہوں کر سکتے ہیں سو آنکھ کی محافظت
 تو یہ ہے کہ سماق گلاب میں ترکیں اور چھان لین اور کچھ ایک کافور اس میں ملا کر چپکا میں اور آب کشنیر تراور آب تخم انار ترش اور بازو گلاب میں گھسا ہوا آنکھ میں ڈالنا اور
 آنکھ کو آبلہ سے بچانا ہے اور حصض صبر شیا ف مائنا اقا قیاس ہر ایک ایک درم زعفران ادھادانگ انکو کوٹ کر چھان کر شیا ف بنائیں اور کشنیر تر کے پانی میں گرا کر آنکھ
 کے باہر طلا کریں ویسی ہی تاثیر کرتا ہے اور اگر پھنسیان نکل آئی ہیں کافور گلاب میں حل کریں اور آنکھ میں ڈالیں اور جبکہ یہ تدبیریں مفید نہ ہوں اور آنکھیں سرخ ہوں
 یا آنکھ کی سیاہی پر شور نکل آئیں سرما صفحہ فانی اور کافور آب کشنیر میں مسیکر ہر خطہ آنکھ میں ڈالیں اور سرد گلاب میں رگڑا ہو بہت نفع کرتا ہے خاص کر اگر اول میں
 اسکا استعمال ہو اور شیا ف بیض عورت کے دودھ میں ملا ہو جس شخص کی آنکھ میں پھنسیان نکل آئی ہیں اسکے لیے مفید ہے اور جس وقت جانین کہ امتلا کے
 سبب آنکھ اٹھری آتی ہو اسکو جھوٹا کتے ہیں چاہیے کہ ادویہ مذکورہ کو آنکھ میں استعمال کر کے ایک گدی آنکھ کی پشت پر رکھیں اور سیسہ کا پتھر آنکھ کے اندازہ سے
 گدی پر رکھیں اور پٹی سی باندھ دین تاکہ آنکھ کو دبائے رکھے اور کبھی کبھی کھولیں اور پھر باندھ دین اور ناک کی محافظت یہ ہے کہ سرکہ اور گلاب یا فقط سرکہ لیکر ہر خطہ چھپا

ناک میں لین یا بیار اپنے آپ ناک میں لیوسے اور اگر صندل شیاف یا مینا آب غورہ کا شیاف بنائیں اور اسکو گلاب میں یا پانی میں گھس کر ناک میں لیدیں یا ناک میں ڈالیں
نفع کرتا ہے اور روغن گل یا روغن مورد کچھ ایک کا فوراً کر ڈالنا اور ناک کے اندر ملنا مفید ہے اور حلق کی محافظت یہ ہے کہ جسوقت آبلہ ظاہر ہو اور تپ حسبہ اور جدی کی
تحقیق ہو فوراً حکم کریں کہ انار کو مع دانہ چبائے اور اسکا عرق ہر ساعت نگھٹا رہے اور شربت خروب سے غورہ کرے اور اگر سماق گل سرخ عدس مقشر گلاب میں
پکا کر صاف کریں اور اس سے غورہ کریں نہایت خوب ہے اور نہایت سرد پانی سے غورہ کرنا کلی نفع کرتا ہے خاص کر اگر اس میں گلاب ملائیں اور رت انار اور رب
شاہوت فائدہ کرتے ہیں اور یہ کی محافظت یہ ہے کہ جب آبلہ بدن میں ظاہر ہوں اور سینہ اور آواز میں خشونت اور حرارت قوی ظاہر نہوا اور طبیعت نرم نہو
تھوڑا تھوڑا مسکہ اور شکر چٹائیں کہ بہت نفع کرتا ہے اور اگر حرارت کا زور ہو لعاب اسبغول اور لعاب ہمدانہ اور قند اور روغن بادام دین اور بادام کوٹ کر منہ
میں رکھنا فائدہ رکھتا ہے اور یہ لعوق مفید اسکی ترکیب مغز تخم کدوے شیرین دو حصہ مغز بادام سپید ایک حصہ قند تین حصہ کثیر ایک حصہ کوٹ چھان کر لعاب
اسبغول یا لعاب ہمدانہ ملا کر رکھیں اور استعمال کریں اور اگر طبیعت نرم ہو صمغ عربی مغز بادام بریان مغز تخم خیابریں بریان نشاستہ بریان لیکر اسبغول بریان کے
لعاب میں چٹی بنائیں اور مفاصل کی محافظت یہ ہے کہ صندل شیاف یا مینا گل ارمنی گل سرخ خشک اور کچھ ایک کا فوراً گلاب میں میں لین اور کچھ سرکہ اسپرڈالین
اور جوڑ کی جگہ پر ملا کرین اور اگر مفصل پر کوئی بڑا خراج پیدا ہو جلد جیر ڈالیں تاکہ اسکا زرد آب نکل جائے پھر زخم کا اندمال کریں اور اسکا کی محافظت یہ ہے کہ شراب
اور قرص طباشیر اور رب بہر وقت دیا کریں خاص کر جبکہ آبلہ کا انحطاط ہوا سیلے کہ جب آبلہ ظاہر بدن سے کم ہوتے ہیں کبھی مادے کا بقیہ معا پر پڑتا ہے سو وقت
میں انکی رعایت ضروری ہے فائدہ آبلہ اور حسبہ والے کے کھانے اور پینے کا بیان جاننا چاہیے کہ آبلہ کا سبب حرارت غریبی ہے کہ خون رطوبت دار میں اثر کرتی
ہو اور اسکو جوش دیتی ہے تو اس میں کھانے پینے کی چیز وہ بہتر ہے کہ سرد خشکی ملے ہو مثلاً جو کا بھننا آٹا یا بھنی مسور کا آٹا انار ترش کے پانی میں یا غورہ یا ریواج کے
پانی میں ملا کر اور طبیعت خشک ہو اور سینے اور حلق میں خشونت ہو اور حرارت بہت قوی ہو بھنے جو کا آٹا جلاب کے ساتھ دین اور ترش چیزیں نہ پلائیں اور
اگر طبیعت نرم ہو اور حرارت قوی ہو اور سینہ اور حلق میں خشونت ہو سو کو دوبارہ بھونیں اور قرص طباشیر قابض کے ساتھ دین اور اگر صمغ عربی اور طباشیر
کچھ ایک نبات ملا کر کھلائیں جائز ہے اور جہاں کہیں طبیعت با فراط نرم ہو کشک بریان اور انار دانہ اور تخم خشکاش کا کہ تینوں برابر ہوں کشکاب بنائیں اور جہاں
کہ حلق میں خشونت ہو اور نیند نہ آئے کشک بریان اور تخم خشکاش کا کشکاب بنائیں اور انار دانہ ملائیں اور ترکیب طیب حاذق کی سارے پر موقوف ہیں جیسا
کہ واقعہ دیکھے اسکے موافق تہیر کرے اور اس سبب کہ حسبہ کا مادہ کمتر اور بہت تباہ ہو اگر تباہی اور اسکا سبب صفراے سوختہ کی کثرت ہو کہ خون کو تباہ کرتی
ہے سو اس میں غذا اور شراب بہتر ہے کہ سرد و تر ہو تاکہ صفراے سوختہ کی خشکی اور تیزی سے برابری کرے اور خون کی اصلاح کرے مثلاً کشکاب اور لعاب
اسبغول وغیرہ اور کشکاب اور لعاب کو آب غورہ یا آب انار ترش وغیرہ میں ملا کر دینا چاہیے کہ لعابات اور کشکاب اور آب ترزا اور آب خرفہ اور آب کدو
وغیرہ کو بے ترشی استعمال کرنا ضرر کرتا ہے لیکن اگر حلق میں خشونت ہو جو موصات نذین اور جو کا ستو جلاب کے ہمراہ بتلائیں اور باقی وہی تہیر ہے کہ آبلہ میں
کدزی اور جان لین کہ ترنجبین کا دینا حسبہ میں منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حسبہ میں اسکی مضرت ایسی ہے جیسے محرور زنج کو شندی مضر ہے اور چینی اور غشیان اور
بھڑاری کو بڑھاتی ہے اور ایسا ہی بنفشہ اور آب بلباب حسبہ میں نذین کہ غشیان اور چینی لانا ہے فائدہ تدرستوں کی احتیاط کہ اس مرض میں متلائنوں

اور اگر نکلے تو بہت کم نکلے جو وقت کہ سال کی فصول میں آبلے کے ظہور کے آثار دریافت کریں جو نسے چودہ برس کے جوان ہوں اور اب تک انکے چچک نہیں نکلی انکی
فصد کریں اور جو نسے بارہ برس سے کم ہوں انکی حجامت کریں یا جو نکمیں لگائیں اور جو کچھ وبا کی احتیاط میں لکھا ہے عمل میں لائیں اور جان لین کہ سرد غذا بالقوہ اور
شربت سرد مثلاً شربت حنابلہ ورسکنجبین وغیرہ اور اسبغول ورسکر وغیرہ اور شربت گزراور سفوف طباشیر اور قرص کافور وغیرہ کا کھلانا کلی نفع کرتا ہے اور سرد پانی میں
پیشینا اور اس سے غسل کرنا فائدہ مند اور لازم ہے کہ ان دنوں میں لڑکوں اور جوانوں کو جب تک چچک اور کھسر اب تک نہیں نکلی دودھا اور ٹھکانی اور شراب ورسکرت اور
بنگن وغیرہ گرم غذاؤں سے اور گرم میوؤں سے جو کہ خون بڑھاتے ہوں خاص کر خرما اور خرزہ اور شہد اور انجیر اور انکور سے منع کریں اور ایسا ہی مشقت وریاضت
اور جماع اور آفتاب اور آگ کی حرارت اور بخار سے اور بند پانی کے پینے سے پرہیز کرنا بہن اور کبھی کبھی آب فوار سے طبیعت کو نرم کریں اور طبیعت میں قبض نہ رکھیں بقول
سرد اور جو صدمات نافع ہیں اور گوشت کو بدون ترشی اور سبزی ملائے کھانا نہ چاہیے فائدہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آبلہ نکل کر خود بخود اچھا ہو جائے اور آبلہ کے پکانے اور خشک
کرنے اور کھرنڈ گرنے کی حاجت نہ پڑے اور کبھی ان تدبیروں کی حاجت پڑتی ہے اور پکانے اور خشک کرنے اور کھرنڈ گرنے کی تدبیر مع تدبیر ازادہ نشان آبلہ
کے جدری اور حصہ کے مقالہ میں بیان کی جائیگی جہاں کہ امراض ظاہری کو ضبط کیا ہے انشا اللہ تعالیٰ

مقالہ حمی غشیہ کے بیان میں معنی وہ تپ کہ بیہوشی اور ضعف لاتی ہے اور وہ دو طرح ہوتی ہے پہلی نوع وہ ہے کہ بلغم خام سے پیدا ہو یہ اس طرح ہے کہ بلغم خام بدن
میں بڑھ جائے اور متعفن ہو جائے اور تپ لائے اور جب تپ آئے مادہ حرکت کرے اور اُس میں تھوڑا سادل کی جانب وراسکی حوالی میں گرے اور روح کو سرد
کرے اس ضرورت سے قوت مقہور ہو کر غشی پڑے اور شاید کہ فم معدہ کے ضعف سے غشی پیدا ہو اور لغبی تپیں فم معدہ کے ضعف سے کتر خالی ہوتی ہیں اور جہاں
کہیں فم معدہ بھی ضعیف ہوتا ہے اور مادہ بھی گرتا ہے نہایت قوی ہوتی ہے اسلئے کہ دو سبب جمع ہو جاتے ہیں اور حمی غشیہ کی علامت یہ ہے کہ بدن میں تہل وٹنہ پیر
تہج پیدا ہو اور تپ لغبی کے دو پر اس تپ کا دور ہو اور بیمار کے منہ کا رنگ ایک حال پر نہیں رہتا اکثر رصاصی ہوتا ہے اور کبھی زرد اور کبھی نیلگون اور سیاہی مائل
اور سبزی مائل اور میجان کے وقت آنکھوں میں گدلاپن ہو اور اُس میں دونوں ہونٹھ ایسے معلوم ہوں جیسے شاہتوت کے کھانے سے ہو جاتے ہیں اور بسلیوں کی
پر دونین درد اور نفع پیدا ہو اور اگر قرآتے ترش آئے آبتاہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ صفوے غلیظ بلغم میں لچاتا ہے اور حمی غشی لانا ہے اور اسکی فو تپیں بھی لغبی کی دو طرح
ہوتی ہیں مگر احتشاک سوزس اور ترکیب صفوے کے دوسرے آثار اسپرگو اہی دیتے ہیں علاج جاننا چاہیے کہ اس تپ کی تدبیر بہت دشوار ہے خصوصاً اگر اعضا سے
اندرونی میں ورم ہو کہ صورت میں فلاح کی امید نہیں اور علاج کو مداخلت نہیں اور اس تپ کا علاج جو دشوار ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ اگر طبیعت کے اوپر کام
چھوڑ بیٹھیں اور دوا اور غذا سے منع کریں چونکہ مادہ بہت ہے اور کچا قوت طبیعت غذا نہ دینے کی صورت میں اسکو دفع نہ کر سکیں اور قوت تمام باطل ہو جائیگی
اور غذا اگر دیجاتی ہے چونکہ ہضم درست نہیں خوب ہضم نہیں ہوتی اور تپ کا مادہ ہو جاتی ہے اور اگر مادہ کو تھوڑا تھوڑا کم کرنا چاہیں چونکہ مادہ خام اور بہت ہے دوا
ضعیف العمل سے مطلب حاصل نہیں ہوتا اور اس بات کا اندیشہ ہے کہ مادہ جنبش کرے اور نہ نکلے اور سانس اور روح کے راستوں کو روک دے اور دم گھٹ جائے اور
اگر چاہیں کہ استفراغ قوی کریں قوت فائز نہیں کر سکتی اسلئے کہ بدون خلط کے حرکت کرنے اور بغیر استفراغ کیے ہی غشی آتی ہے چہ جائے کہ خلط جنبش کرے اور
ادہ کچا نکلے سو مناسب ہے کہ تپ کے شروع سے تین دن تک مار العسل سادہ کے سوا کوئی دوسری چیز نہ دینا اور اگر قوت ضعیف ہو جو اور خود کا کشاکش ضروری

ہو اور اگر زیادہ قوی چاہیں کچھ ایک روٹی کا مارا غسل میں یا جلاب میں شریدنا کر دین اور ضعف کے وقت روٹی کو مثلث یا شراب کے ساتھ دینا غشی کو دفع کرنا ہی اور جہان کہیں کہ طبیعت نرم ہو ورنہ کمانہ چاہیے جب تک کہ ضعف کا خوف نہ ہو اور جہان طبیعت میں قبض ہو اول معا کو نرم حنون سے جو بہت تیز ہو پاک کرین جیسے آب چقدر کچھ ایک نمک ملا کر اور اس تپ کے علاج میں قانون یہ ہے کہ مادے کی تلطیف ہو اور گرم ہو جائے اور جو کچھ کہ اغذیہ اور شراب کی قسم سے دین چاہیے کہ ملطف اور حدت میں کم ہو اور فصل اور مرض اور مزاج کی حرارت کی کمی زیادتی دیکھ کر اسکے موافق ملطفات کی حدت میں کمی کر سکتے ہیں اور اس جگہ بہتر تر سیر کھرے ہاتھوں سے مالش کرنا اور مختلف ملناتا خلط بے آفت خلط لطیف ہو جائے اور جسکو بے روغن مالش خوش نہ معلوم ہو روغن خیر می اور روغن کینجی تازہ اور اسکے سوا جس میں قبض نہ ہو اور سرد نہ ہو مثل روغن زیتا اور روغن گل ملنا چاہیے اور مالش کی ترتیب یہ ہے کہ اول پنڈلیوں کو گھٹنے سے پائوں تک میں پھر پائوں کو اوپر سے پیچھے کی جانب پھر پاتوں کو مؤنڈھوں سے ہتھیلی تک اسکے بعد پشت اور سینے کو اوپر سے پیچھے کی طرف اور پھر پائوں کی مالش شروع کریں اسی طرح سب کو لکھا گیا کرتے رہیں یہاں تک کہ جلد سرخ ہو اور بیمار کے بیہوش ہونیکا اندیشہ ہو اور ایسا چاہیے کہ عیسار کا آدھا وقت مالش میں صرف ہو اور آدھا سونے میں اور اسکو ایسے مکان میں ٹھہرائیں کہ سردی اور گرمی میں معتدل ہو اور اگر ہو سرد ہو گرمی مانگ کرین اور نیند معتدل نفع کرتی ہو اور اگر بافراط ہو نقصان ہو اور سرد پانی سے منع کریں اور اگر بیمار اسکا معاد ہو اور گرم موسم ہو سکنجین سرد پانی میں ملا کر دینا اور جارڈون میں سکنجین گرم پانی میں اور فقط گرم پانی دینا چاہیے اور جب تک ممکن ہو کسی قسم کا پانی سکنجین کے سوانہ دین اور حمام معتدل مفید ہو اور جسکو قی آسان ہوتی ہو اجازت دین کہ توفیع کالی کرتی ہو اور سکنجین عسلی ایک درم تخم کرفس کے ساتھ اور مارا اصل ایک درم زوفا کے ہرہ صبح دینا نفع کرنا ہو اگر فصل بہت گرم نہ ہو فائدہ اس مرض میں فصد کسی طرح جائز نہیں کیونکہ بیماری کا سبب مادہ خام ہو اور خون کے نکالنے سے بدن سرد ہو جاتا ہے اور خلط کی حامی زیادہ ہوتی ہے اور مضم باطل ہوتا ہے انتباہ جان کہیں کہ اطن میں آئس ہو مثلث اور شراب کی اور قی کی اجازت نہیں بلکہ کوئی علاج جائز نہیں کیونکہ نجات کی امید نہیں لیکن چونکہ علاج سے ہاتھ روکنے میں غیب کا پردہ کھلتا ہے اور بیمار نا امید ہوتا ہے اور لایا سوا میں رُوح السد وارد ہوتا ہے اسکی تدبیر طبیب کی رائے پر موقوف ہو کہ جو کچھ درم کے لائق اور غشی کے موافق ہو تو کلا علی السدا استعمال کرتا رہے اور قوتوں کی رعایت میں کوشش رکھے دوسری نوع حمی غشیہ کہ صفرا سے عارض ہو یہ ایسی ہے کہ صفرا بہت رقیق اور متعفن ہو جائے اور اس میں سمیت آجائے اور جب تپ کی حرارت سے وہ مادہ بھی کچھ ایک دل پر پڑے غشی پیدا کرے اور اسکی علامت یہ ہے کہ اکثر غب کے دور پر آئے اور بدن زرد اور لاغر ہو جائے اور ایک نوبت میں یا دو نوبت میں قوت اور نبض سست اور ساقط ہو اور تھوڑے دنوں میں بیمار کا ایسا حال ہو جائے کہ برسوں کا بیمار ہو اور یہ تپ اکثر گرم ابدان میں جن میں کہ حرارت اور میوست نہایت ہی عارض ہوتی ہے اور حمی غشیہ کہ مادہ رقیقہ سمیہ صفراویہ سے پیدا ہوتی ہے اور دو تین دن میں قوت ساقط کرتی ہے سردی اور ہلک ہے خاصہ اگر معدہ اور جگر میں درم ہو فائدہ حمی غشیہ کہ غم اور ہم یا بخوابی یا استفراغ اکثر کے سبب عارض ہوتی ہے سالم تر ہے علاج ہر لحظہ مارا الشعیر آب انارین ملا کر دین اور آب خرفہ اور تخم خیارین اور شربت بہ اور شربت سیب اور شربت صندل اور شربت فواکہ پلانین خصوصاً برف میں سرد کر کے اور سینہ پر صندل اور گلاب ضماد کریں اور برگ بید لیکر اسپر گلاب چھڑک کر لیٹر بڑا لین اور ریاحین خوشبو اور خوشبو سیوسے سو گھاتین اور مکان کو خوشبو سے آرائش کریں اور اگر طبیعت میں قبض ہو مارا الشعیر اور آب کدو سرد کر کے حقنہ کریں اور جب نوبت کا وقت قریب آہو پچھے روٹی انار میخوش کے پانی میں یا لیون یا ریواج کے پانی میں تر کر کے چند لقمہ کھلائیں تاکہ ترشی کے سبب معدہ کو قوت دے اور صفرا کے بہت کرنے کو نافع آئے

اور شاید کہ بالکل روک دے اور جب غشی پڑے تب بھی روٹی کو انھیں چیزوں میں بھگو کر رقیق بنا کر حلق میں ڈالنا چاہیے اگر کھک یا روٹی شراب مزاج میں سے اس میں پانی یا گلاب ملا ہو کر کر کے حلق میں ڈالیں بہت جلد غشی دفع ہوتی ہے اور اگر تپ کی حرارت شدید ہو تو ص کافور وغیرہ دینا چاہیے اور جو چیز پائین برف اور بچ میں سرد کر کے دین اور جو کچھ کہ محرقہ میں بیان کیا گیا استعمال کریں اور جہاں کہیں کہ معده اور جگر میں درم ہو اسکے موافق تدبیر چاہیے کہ شاید کہ تقدیر شفا سے موافق آئے

فصل حمی دق کے بیان میں وہ اس طرح ہے کہ حرارت غریبہ اعضاء اصلیہ میں خاص کر دل میں چمٹ جاتے اور بدن کے رطوبات لٹھ طبعیہ فنا کرے اور جاننا چاہیے کہ آدمی کے بدن میں تین طرح کی رطوبت ہے کہ جس وقت انہیں سے ایک خراب ہو جاتی ہے دق پیدا ہوتی ہے اور لغت میں دق کے معنی ہوا اور ہزال ہیں یعنی ساکن اور نرم ہونا اور ڈبلا ہونا اور اس سبب سے کہ اس تپ کی حرارت ساکن اور نرم ہوتی ہے اور ڈبلا ہونا اسکو لازم ہے یہ نیام رکھا گیا فائدہ رطوبات لٹھ کا ذکر پہلی رطوبت وہ ہے کہ شبنم کے طور پر چھوٹی چھوٹی رگوں میں اور تمام اعضاء اصلیہ پر بکھر رہی ہے اور اسکی منفعت یہ ہے کہ جب غذا پہنچے تو تحلیل کلدل ہو جاتے دوسری رطوبت وہ ہے کہ اعضاء میں سرایت کر گئی اور ویسی بن گئی ہے لیکن ابھی انجماد کامل نہیں ہوا اور یہ رطوبت قوی حرارت کے پہنچنے سے اور افراط کی ریاضت سے گلتی ہے اور تحلیل ہو جاتی ہے تیسری رطوبت وہ ہے کہ اعضاء اصلیہ کا اس سے خمیر بن رہا ہے اور بدن کے تمام اعضاء اسی کی جہت سے مل رہے ہیں جس وقت کہ یہ رطوبت فنا ہو جاتی ہے تمام اعضاء اتصال باطل ہو جاتا ہے اور اطبا پہلی رطوبت کو چراغ دان کے روغن سے تشبیہ دیتے ہیں اور دوسری رطوبت کو اس روغن سے کہ تپ نے کھینچ لیا ہے اور تیسری رطوبت کو اس روغن سے کہ جسکے سبب تپ کے اجزائیں اتصال ہے تشبیہ کرتے ہیں سو جس وقت کہ پہلی رطوبت بدن سے کم ہو جاتی ہے خاص کر دل کے عالی سے ایسا ہوتا ہے کہ چراغ دان کا روغن خرچ ہو گیا اور روشنی کی مدد ٹوٹ گئی اور اب یہاں تک نوبت پہنچی کہ جو فساروغن قبیلہ میں ہے وہ بھی خرچ ہوا چاہتا ہے یہ دق کا پہلا درجہ ہے اسکا جلد علاج ہو سکتا ہے لیکن اس دق کا پہچاننا مشکل ہے کیونکہ دق اس حالت میں حمی لٹھ کے مشابہ ہوتی ہے اور ان دونوں میں جو کچھ فرق ہے وہ لٹھ میں گذرا اور جس وقت دوسری رطوبت خرچ ہوتی ہے اسکی ایسی مثال ہے کہ قبیلہ کا روغن صرف ہوتا ہے یہ دق کا دوسرا درجہ ہے اور اس وقت میں دق کو ذبول کہتے ہیں اور ذبول آسان معلوم ہو سکتا ہے اور اسکے تین مرتبہ ہوتے ہیں اولیٰ و اوسط آخر اور جب مرتبہ آخر ہوتا ہے علاج پذیر نہیں ہوتا اور دوسری میں اور اول میں دشوار اچھا ہوتا ہے اور جس وقت تیسری رطوبت خرچ ہونے لگتی ہے ایسا ہوتا ہے کہ گویا جس رطوبت سے قبیلہ کے اجزائیں اتصال ہے وہ فنا ہوتی ہے اس حالت میں دق کو مفت اور مخفف کہتے ہیں یہ کسی صورت سے علاج پذیر نہیں الا اشارہ امدا ورجان لے کہ اعضاء مشابہ الاجزاد و طرح پر ہیں ایک تو وہ ہیں کہ منی سے پیدا ہوتے ہیں انکو اعضاء اصلیہ اور منویہ کہتے ہیں وہ یہ ہیں استخوان اور غضروف اور باطن اور عصب اور وتر اور غشا اور شرانین اور اور وہ دوسرے وہ ہیں کہ خون سے پیدا ہوتے ہیں وہ ہیں گوشت اور شحم سین انکو اعضاء منویہ کہتے ہیں اور جاننا چاہیے کہ تپ دق یا تو اسباب سابقہ سے عارض ہوتی ہے یا اسباب بادیدہ سے اسباب سابقہ مثلاً تپ محرقہ اور سینہ کا ورم گرم اور شطر الغب اور حمی بومیہ اور حمی ورمیہ اور جگر اور معده اور ریبہ کی حرارت وغیرہ اور حیات عفنہ اور اسکے سوا کہ اسکی حرارت دل میں پہنچے اور اسی قسم کی بات ہے کہ طبیب بیمار کے نفع و قوت اور غشی سے گھبرا کر مارا لحم یا شراب یا دوا را المسک دے اور اس سے

دل گرم ہو جائے اور دق کی نوبت پہنچے اور اسباب بادیہ مثلاً غم اور ہم اور غضب اور قہار اور بی با فراط اور بہت بھوکا رہنا جو ان عمر میں اور جس شخص کا مزاج گرم اور خشک ہو اور ان کے سوا اسباب بادیہ کہ دل کو نہایت گرم کرین کیونکہ دق کا مبادلہ ہو اور ظاہر ہو کہ تپ دق اکثر انتقالی ہوتی ہے کیونکہ یہ بات بعید ہو کہ حرارت غریبہ اول اعضا میں لگ جلتے بدون اس بات کے کہ خلط میں یا روح میں لگے اور یہ تپ کبھی تو منفرد ہوتی ہے اور کبھی کبھی عفی کے ساتھ مرکب اور حمی خمس یا سدس یا سبع کے ساتھ اسکا مرکب ہونا بہت بڑا ہے اور تپ دق منفرد یعنی غیر مرکب کی علامت یہ ہے کہ نبض صلب اور ضعیف اور ستوا تر ہو اور ایک حالت پر ثابت رہے اور تپ نرم لازم ہو اور بیمار کو تپ سخت کی خبر نہ ہو کہ کیا ہوتی ہے اور جس وقت کہ اس کے بدن پر ہاتھ رکھیں بہت گرم نہ ہو کہ جب دیر تک ہاتھ رکھا رہنے میں زیادہ گرم معلوم ہو اور بول کہ اگر غور سے دیکھیں دہنیت و اجزائے صفرا میں محسوس ہوں اور سب علامتوں سے درست یہ علامت ہے کہ جس وقت بیمار غذا کھائے تپ خوب ظاہر اور نبض قوی ہو جائے اور کچھ ایک عظم آسین آجائے سو دق کے حق میں کھانا ایسا ہے جیسا چراغ میں روغن ڈالنے میں روشنی کو مدد پہنچتی ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ طبیعت چل اس خیال سے کہ تپ غذا سے ظاہر ہوتی ہے غذا سے منع کرے اور بیمار کو ہلاک کرے امتباہ اگرچہ دوسری تپوں میں غذا کھانے کے بعد احوال میں تغیر آتا ہے مگر تپ دق کے تغیر میں اور دوسری تپوں کے تغیر میں بہت فرق ہے اور وہ یہ ہے کہ دوسری تپوں میں غذا کھانے کے بعد شہریہ اور تپ میں درازی اور تکرار گرافی اعضا میں اور برودت اطراف اور نبض میں اختلاف زیادہ ہوتے ہیں اور دق میں بجز اس بات کے کہ تپ ظاہر ہو جائے اور کوئی بات نہیں ہوتی بشرطیکہ دوسری تپ اس کے ساتھ مرکب نہ ہو اور مرکب ہونے کا نشان یہ ہے کہ تپ نرم رہے اور عفی کی نوبت پر شدت کرے اور شہریہ یا نافض سے خالی نہ ہو اگر مادہ عفی رگون سے باہر ہو اور اسی طرح جو تپ کے ساتھ مرکب ہو اسکے اعراض خاصہ سے جان سکتے ہیں اور جس وقت کہ پہلی رطوبت خراج ہو جائے اور حرارت دوسری رطوبت میں پہنچے دق کو اس وقت میں ذبول کہتے ہیں ذبول کی علامت یہ ہے کہ آنکھیں گرجائیں اور خشک چہرہ آئین آئین اور سر کے استخوان معلوم ہونے لگیں اور کپٹیاں بیٹھ جائیں اور پیشانی کا پوست کھنچ جائے اور پوست میں رونق اور تازگی نہ رہے اور ایسا معلوم ہو کہ بیمار آلودہ ہو اور بھون بھاری اور آنکھیں خواب آلودہ معلوم ہوں اور ناک کی نوک اور گردن باریک اور کان ہلکے اور چھوٹے ہو جائیں اور بھرہ اور سینے کے استخوان نخل آئین اور بول میں دہنیت اور چھوٹے چھوٹے اجزا بہت معلوم ہوں اور بال بڑھ جائیں اور ان میں جوین پڑ جائیں اور شانے چڑھ جائیں پھر جب تک کہ ذبول پہلے درجہ میں ہی یہ نشان بھی بہت کم معلوم ہوں اور اسی طرح بڑھ جائیں یہاں تک کہ دوسرے درجہ میں پہنچے اور جس وقت کہ دوسرے درجہ سے تجاوز کرے اور تیسرے درجہ میں آئے بدن کے بال جھڑنے لگیں اور ناخن ٹیڑھے ہونے لگیں اور پوست اور استخوان کے سوا کچھ نہ باقی رہے یہ اس بات کا نشان ہے کہ وصال قریب ہونے والا ہے اور جب تک کہ گوشت اور خون اور تازگی اور قوت کا بقیہ باقی ہوتا ہے اور استخوان پر گوشت رہتا ہے امید رہتی ہے کہ علاج کو پہنچے تنبیہ جب کہ حمی یوم میں رات دن سے تجاوز کرے اور ٹوٹنے کے نشان ظاہر ہوں اور حرارت زیادہ نہ ہو مگر خشکی اس قدر بڑھ جائے کہ اس تپ میں نہیں ہو سکتی اور نیمخہ پزردی چھانے جاننا چاہیے کہ حمی یوم دق میں جا پڑے علاج جس وقت کہ تحقیق ہو کہ تپ دق ہے جلد علاج میں کوشش کریں اور مہلت نہ دیں کیونکہ یہ تپ ابتدا میں جلد علاج پذیر ہوتی ہے اور اسکی تدریج یہ ہے کہ تدریجاً اور تدریجاً میں کوشش کریں پانچ وجہ سے ایک تو کہ گھر کی ہوا اور مکان اور فرش کی آرائش کریں دوسرے یہ کہ حمام اور آبنائے دروغ استعمال کریں تیسرے یہ کہ دودھ پلائیں اور اعضا پر ڈالیں چوتھے

یہ کہ شربت اور دوائیں مناسب ہیں پانچویں یہ کہ غذا سے موافق کھلائیں اور ہر ایک کا بیان فائدہ علیحدہ میں آتا ہے فائدہ ہوا اور مکان اور فرش کی تدبیر اگر گرمی کا موسم ہو خشک مکان میں کہ شمال رخ ہو بیمار کو رکھیں اور اگر اُس مکان میں پانی جاری ہو بستر پانی کے کنارہ پچھائیں یا چار پائی پر ڈال کر دہان بیمار کو رکھیں تبرید اور ترتیب زیادہ ہوتی ہے اور نہایت خوب ہے اور نرم کتان کا بستر کریں اور عمدہ بستر حصیر تازہ ہو کہ کتان سے اُسکو بھریں اور ہر ہفتہ کے بعد کتان تازہ بدلتے رہیں یا اسی کو دھوا کر کام میں لائیں تاکہ نرم ہو جائے اور سر بچوں کے اور خوشبو کے اقسام مثل بنفشہ اور نیلوفر اور صندل اور گلاب اور کافور اور برف اور بچ کے تودے بیمار کے آگے رکھیں اور اُسکے گرد بڑے بڑے کونڈوں میں اور طاسوں میں نیگوم پانی بھر کر رکھیں اور کتان کے نکلے جھکو کر آہستہ آہستہ ہلائیں اور صندل اور گلاب اور آب کشنتر اور آب برگ خرفہ اور آب حی العالم اور روغن گل اور روغن بنفشہ میں کپڑا تریں اور سینہ اور کتینیں پر رکھیں جب وہ کپڑا گرم ہو اُسکو اٹھا کر دوسرا رکھیں اور اُس کپڑے کا استعمال اس وقت چاہیے کہ غذا نم معدہ پر نہ ہو اور سات دن میں دو تین مرتبہ سے زیادہ مکر میں کہو تاکہ تبرید کی افراط سے اعضا سے تنفس میں تنگی آتی ہے اور آواز رک جاتی ہے اور جس وقت کہ سرد کپڑوں کے استعمال سے بیمار کا بدن کا پسینے لگے کپڑا بھرتا نیگوم میں بھر کر کام میں لائیں اور پشت اور ناف اور تلوون اور ہاتھ اور ناک اور کان اور مقعد پر روغن بنفشہ اور روغن مغزجم کدو سے شیریں مالش کرنا کالی نفع کرتا ہے اور اگر جاڑے کا موسم ہو مکان کی ہوا معتدل چاہیے اور بستر دھوئے ہونے کے پاس نرم کا کہ اُس میں روئی زیادہ ہو مناسب ہے اور بیمار کو لباس فضول کے مناسب پہنائیں مثلاً گرمیوں میں کتان اور تیزی اور جاڑوں میں کرپاس نرم اور شستہ فائدہ حمام اور آئرن اور تریخ کی تدبیر کا بیان چاہیے کہ حمام اور آئرن بہت خوب اور نیگوم ہون اور پانی میں اس قدر گرمی ہو کہ بیمار کو خوش معلوم ہو اور حمام کی گرمی اس قدر نہ ہو کہ دل کو گرم کرے اور سانس میں فرق آئے اور عرق آجائے اور اگر پانی میں بنفشہ نیلوفر برگ کدو برگ کا ہو لپکائیں نہایت خوب ہے اور اگر کدو تراش کر اور کچھ کشک جو آئرن میں پکائیں تب بھی مفید ہے اور جس وقت کہ حمام کا عزم کریں دل کشکاب کھلائیں اور دو ساعت صبر کر کے حمام میں لیجائیں اور آئرن میں ٹھلائیں اور حمام اور آئرن میں اس قدر ٹھہرائیں کہ پوست نرم ہو اور اُس میں تری آجائے اور حمام کے بعد بیمار کو سرد پانی میں غوطہ دین گردن تک اور ویسا ہی بلا توقف نکال لیں اور پانی اس سے زیادہ نہو جیسا کہ گرمیوں میں ہوتا ہے اور حمام کے بعد سرد پانی میں لانے سے یہ فائدہ ہے کہ حمام کی حرارت زائل ہو اور قوت آجائے اور کھلے ہوئے مسام معتدل پرائیں اسوج سے جو رطوبت کہ حمام اور آئرن سے اُسکے بدن میں پہنچی ہے تحلیل نہو اور سرد پانی سے نکالنے کے بعد روغن بنفشہ روغن نیلوفر روغن مغزجم کدو روغن مغز بادام ملین اور چاہیے کہ روغن کو پانی میں ملا کر ملین آنتہا حمام کے بعد سرد پانی میں اُس شخص کو غوطہ دینا لائق ہے کہ ابھی کچھ گوشت اُسکے بدن پر موجود ہو اور سرد پانی میں لانے کا یہ طریق ہے کہ حمام کے بعد اس پانی میں کہ حمام کے پانی سے گرمی میں کم ہو لائیں پھر اُس پانی میں کہ اُسکی گرمی اس سے بھی کم ہو اور اسی طرح کچھ ایک سردی مائل پانی میں لائیں یہاں تک کہ سرد پانی میں نوبت پہنچے اور فائدہ بلا ضرر حاصل ہو اور جب حمام اور سرد پانی اور روغن استعمال کر چکیں کوئی نرم چیز کھلائیں مثلاً حریرہ کہ کشک جو کابنائیں یا دوغ تازہ یا زرد کا بیضہ نیم شربت اور اگر غذا کھانے کے بعد جب چار ساعت گذریں ایک دفع پھر حمام میں لیجائیں کلی فائدہ ہوتا ہے اور چاہیے کہ حمام کے لیجانے میں اور آئرن کے ٹھانے میں بیمار کو کوئی حرج نہو یہاں تک کہ اگر آئرن میں آنے سے تکلیف ہو چاہیے کہ ایک تھیلے میں ٹھلا کر تھیلے کو دونوں طرف سے پکڑ کر اٹھائیں اور گردن تک پانی میں ٹھلائیں اور اسی طرف

دو تین بار بٹھلائیں اور نکال لیں اور جلد باہر نکال لائیں تاکہ ضعف نہ ہو فائدہ دودھ اور دوغ کی تدبیر کے بیان میں انکو جو ق میں استعمال کرتے ہیں انہیں
چند شرائط میں اگر انکی رعایت نہ کریں تو انہیں طال آتا ہے اور آخر وبال ہوتا ہے پہلی شرط یہ ہے کہ کوئی دوسری تپ دق کے ساتھ مرکب نہ ہو دوسری شرط یہ ہے کہ بدن
میں کوئی تڑکڑا وہ ایسا نہ ہو کہ متعفن ہو جائے تیسری شرط یہ ہے کہ دق کے سوا کوئی عارضہ ایسا نہ ہو جسکو دودھ اور دہی نقصان کرے چوتھی شرط یہ ہے کہ بیمار
کی طبیعت ایسی نہ ہو کہ دودھ پینے سے بہت اسہال آنے لگیں پانچویں شرط یہ ہے کہ پلانے کے بعد بیمار کو ایسی چیز سے منع کریں جس سے دودھ معدہ میں بہت
ہو جائے اور مدقوق کے بے سبب قسم کے دودھ سے بہتر عورتوں کا دودھ ہے پھر گرمی کا دودھ اور شیر خرمین کچھ شرائط میں ایک تو یہ کہ
اسکے چنے پر چار مہینے گذریں اور تندرست اور جوان اور قوی العاضمہ ہو اور تمام حیوانات کی قوت ہاضمہ کا یہ نشان ہو کہ اسکے سرگین میں بہت بد بو ہو
اور خشکی اور تری میں معتدل ہو دوسری شرط شیر خرم کے دینے میں یہ ہے کہ ایک پیالہ گرم پانی سے بھرین اور اس پیالے میں چینی کا پیالہ رکھیں پھر اس میں دودھ
نکالیں اور نکالنے ہی بلا توقف پلائیں اور اگر ان دو تون شرط کی رعایت نہ کریں ضرر ہوگا اور جو نسا دودھ مدقوق کو پلائیں اسکا اندازہ اور ترتیب یہ ہے کہ
پہلے دن آدھا سکرہ دین اور دوسرے دن ایک سکرہ اور ہر روز اسی طرح آدھا سکرہ بڑھائیں سات دن تک چنانچہ ساتویں دن ساتویں دن ساڑھے تین
سکرے آجائیں پھر سات دن اسی قدر رکھیں نہ گھٹائیں نہ بڑھائیں اسکے بعد ہر روز آدھا سکرہ کم کریں اور جالیونس کتا ہے کہ دودھ پلانے کے بعد ایک سات
گذرنے پر بیمار کی نبض دیکھیں اگر دودھ پینے سے پہلے کی نسبت زیادہ قوی اور مال بولم معلوم ہو اس بات کی علامت ہے کہ دودھ خوب ہضم ہوا ہے
فاسد نہ ہوا پھر دوسرے دن زیادہ دینا چاہیے اور اگر ضعیف اور مختلف یا صغیر اور متواتر معلوم ہو اس بات کی دلیل ہے کہ دودھ فاسد ہوا ہے اور پھر دودھ
کے پلانے میں توقف کریں اور اسی طرح جب کبھی دودھ پلانے میں حرارت محسوس ہو اور تپ کے آثار معلوم ہوں دودھ سے منع کرنا واجب ہے اور
اسکے بدلے میں آب خیار اور آب تر بزا اور آب تخم خرفہ اور اقراص کا فور دینا امتیاز جہاں کہیں کہ دودھ کے پلانے سے عفونت پیدا ہو شربت آلو
اور شربت بنفشہ اور آب میوہ سے طبیعت کا نرم کرنا جائز ہے اور اس بات کی احتیاط کہ دودھ معدہ میں پھیرنا اس طرح ہے کہ جس قدر دینا منظور ہو کئی مرتبہ
دین اور کچھ ایک ٹمک اور شہد اسمین پلائیں اور کہتے ہیں کہ شکر شہد سے بہتر ہے اور جہاں کہ طبیعت نرم ہو ٹمک نہ پلائیں اور شکر بھی بہت کم ڈالیں اور جہاں
کہ دودھ پلائیں یا پلانے کا ارادہ ہو مچھلی سے منع کریں اور ترشی بھی نہ دین اور ایک جماعت کے نزدیک یہ ہے کہ ایک حصہ دودھ میں دو حصہ میٹھ کا پانی ملا کر
جوش دین جب آدھا باقی رہے شکر ملا کر دین کلی فائدہ کرتا ہے اور جہاں کہیں کہ طبیعت نرم ہو اور ضعف پیدا ہو دودھ نہ پلانا چاہیے اور اسکے عوض دوغ
تازہ مسک نکال کر لوہے سے بچھا کر اور قابض چیز جیسے طباشیر یا طراشیت ڈال کر دینا چاہیے تاکہ قبض کرے اور اگر تپ دق کے ہمراہ سرفہ ہو ایک درم کتیرا
دودھ اور شکر ملا کر دین اور صمغ عربی منہ میں رکھیں اور اسکے سوا جو کچھ کہ حال کے مناسب ہو مدقوق کو دوغ کے دینے کا طریق اس طرح ہے کہ کچھ
کا دہی لیکر اسکو طین کہ مسک علیہ ہے اور دو پہر تک رکھ چھوڑیں کہ کچھ ایک ترشی کا زہ اسمین آجائے اور جب آدھا دن گذرے اسکو پلائیں تاکہ اسکا
بالی کرادہ گیا ہو سب اس میں بلجاسے پھر ایک پاکیزہ روٹی بھونکر اور کوٹکر نرم کریں اور دس درم کے اندازہ سے تیس درم دوغ میں ڈالکر رکھ دین
تاکہ بلجاسے پھر چارہ کو دین اور دوسرے دن پانچ درم دوغ زیادہ کریں اور ایک درم روٹی کم کریں اور اسی طرح ہر روز پانچ درم دوغ بڑھائیں اور

ایک درم روٹی گھٹائیں یہاں تک کہ روٹی موقوف ہو پھر ہمیشہ پانچ درم دوغ گھٹائیں اور ایک درم روٹی بڑھائیں یہاں تک کہ دوغ تیس درم اور روٹی دس درم پر آجائے اور جس شخص کو یہ دوغ ایک زیادہ مدت تک دینا چاہیں تو روٹی آدھے درم کے اندازہ سے بڑھائیں اور اسی قدر گھٹائیں انتباہ جس وقت اندیشہ ہو کہ دوغ کے سبب کوئی تپ یا عفونت پیدا ہوگی اس وقت دوغ کو قرص طباشیر کے ساتھ دینا چاہیے قرص طباشیر کہ یہاں کام آتا ہے طباشیر چار درم گل سرخ چھ درم مغز تخم خیارین مغز تخم کدوے شیرین تخم خرفہ ہر ایک تین درم گل ارمنی کھربا ہر ایک دو درم کونکر اور چھان کر بارتنگ کے پانی میں یا لعاب اسبغول میں ملائیں اور قرص بنائیں ہر ایک قرص ایک مثقال فائدہ دق والے کے اثر ہے اور اغذیہ کی تدبیر ہر صبح قرص کا فور شربت خشخاش یا آب انار شیرین یا آب تر بربا آب کدو یا آب خیار کے ساتھ یا جلاب کے ہمراہ دین اور جب طلوع آفتاب ہو کشکاب سرطانی میں آٹھ شیرین ملا کر یا جلاب ملا کر ملائیں اور جب کشکاب دینے کے بعد چار ساعت گزین تو شربت عناب یا شربت خشخاش میں درم سرد پانی میں ملا کر ملائیں اور سونے کے وقت لعاب اسبغول اور جلاب شراب عناب کے ساتھ یا آب تخم خرفہ اور شکر اور روغن بادام یا لعاب بہدانہ اور جلاب دین انتباہ اثر یہ مذکورہ کو اس وقت دین کہ معدہ ضعیف نہ ہو اور نہیں تو آب انار شیرین کے سوا کچھ نہیں دے سکتے کشکاب سرطانی کی ترکیب سرطان حبکو فارسی میں خرچک اور ہندی میں کیلا کہتے ہیں میٹھے پانی میں سے کہ جاری ہونگا کراسکی شاخون اور پائون کو توڑ ڈالیں اور اسکو نمک اور راکھ سے کئی دفع لگا دھوئیں تاکہ اسکی بسا ہند اور سیل نکل جائے پھر کشکاب میں ڈال کر پکائیں جیسا کہ معمول ہو اور سرطان مادہ بہتر ہو اور مادہ ہونے کا یہ نشان ہو کہ اگر اُس میں ایک سوئی چھوئیں رطوبت سفید و دودھ کی صورت نکلے اور جہاں کہیں کہ سرطان موجود نہ ہو اسکے عوض عناب اور خشخاش کشکاب میں پکائیں اور روغن بادام ڈال کر گھٹائیں کشکاب کہ ذبول کے ابتدا میں نفع کرتا ہے کدو کا پانی لیکر کشکاب جو اور سرطان موصوف ہیں پکائیں اور روغن بادام یا روغن کدو ڈال کر دین اور اگر طبیعت نرم ہو قرص خشخاش دین قرص خشخاش کی ترکیب تخم خشخاش سپید مغز تخم کدوے شیرین تخم خرفہ مغز تخم خیارین مغز بہدانہ ہر ایک چھ درم صمغ عربی طباشیر گل قبری مغز تخم کدوے شیرین تخم حمض ہر ایک تین درم نشاستہ دو درم گل سرخ پانچ درم کافور ایک درم تخم اور مغز اور صمغ کوجھون لیں اور ہر ایک پیکر قرص بنائیں ہر ایک قرص دو درم اور ہر صبح ایک قرص سیب یا بھی یا امرود چینی کے پانی میں ملا کر دین اور بھنے ہوئے جو کشکاب بنائیں اور پکانے میں کچھ ایک اور جب لاس اور بھی کے ٹکڑے کر کے ڈالیں اور بچنے کے بعد گل ارمنی اور صمغ عربی ہر ایک بنا کر کچھ ایک اُس میں ملائیں اور کھلائیں دوسرا قرص کہ اسہال کو روکتا ہے گل ارمنی شاہ بلوط بریان تخم حمض گل سرخ ہر ایک چار درم طباشیر کھربا ہر ایک تین درم زرشک صاف چھ درم معمول کے موافق قرص بنائیں اور رب بیارب سیب یا شراب امرود یا شراب مورد کے ہمراہ دین اور رات کے وقت ایک مثقال اسبغول بریان اور آدھا درم صمغ عربی بریان اور آدھا مثقال گل ارمنی اور ایک درم سرطان رب بیارب سیب کے ساتھ دیا کریں جب تک کہ شکم میں قبض ہو فائدہ غذا کی تدبیر جس وقت شربت اور کشکاب اور دودھ اور دہی اور جو کچھ کہ دین ہضم ہو جائے تو غذا دین اور چاہیے کہ بیمار غذا کو تھوڑا تھوڑا کئی مرتبہ میں کھائے تاکہ گرانی نہ کرے اور حرارت نہ بڑھائے اور یہ غذائیں یہاں مفید ہیں خواہش مفسر کہ اسکے ساتھ کافور اور اسفانج اور کدو اور مغز بادام کوٹ کر پکائیں اور قلیہ کدو اور قلیہ خیار اور قلیہ اسفانج وغیرہ جائز ہو اور اگر پاکیزہ دلی

گرم پانی میں تر کرین پھر اسکا پانی گرا دین اور بھیگی ہوئی روٹی کو آبیخ میں لگا کر کھائیں تب کی حرارت کو باطل کرتی ہے اور اگر خشک جو کو عدس سرخ اور کدو اور
ساق کا ہو کے ہمراہ ایک ہی جگہ پکائیں اور روغن بادام یا اسکے شیرے کے ہمراہ دین وہی تاثیر کرتا ہے اور اگر قوت ضعیف ہو سرد پانی شراب میں پلائیں اس طرح
کہ شراب ایک حصہ اور پانی تین حصہ ہو اور جہاں کہ صفر اغلبہ کرے مصوص دراج اور پیوا اور چوزہ مرغ خانگی اور ہلام اور قرصین بزغالہ اور گو سالہ کے گوشت کا اور
تازہ مچھلی چھوٹی قسم کی مصوص بنا کر موافق ہو اور بیضہ مرغ نیم برشت بہت سفید ہے اور پیر تر کہ نکین ہو اسکا اندیشہ نہیں اور زیرہ کہ نہایت ترش نہو دراج اور
چوزہ مرغ خانگی اور بہت سے مغز بادام اور شکر کے ساتھ چاشنی کرین اچھا ہے اور میووں میں سے انار بے دانہ اور مٹھیا سیب پکا ہوا اور تر بز اور عناب تھوڑا
تھوڑا دینا جائز ہے اور مٹھائی کی قسم سے حلو اسے تر کہ شکر اور روغن بادام اور تخم خشخاش تر سے بنائیں موافق ہے اور اگر تخم خشخاش تر نہو مغز تخم کدو شیرین
اور مغز تخم خیار اور خیار بارنگ اور مغز بادام کو ٹکرا کر اسکا بدل کرین اور فیطری روٹی دینی نہ چاہیے اور شدت سے سرد پانی بجلی نقصان کرتا ہے اور حرارت غیری
مردہ کرتا ہے یا دق الشیخوخہ میں ڈالنا ہے انتباہ جب تک کہ ممکن ہو احتیاط کرین کہ طبیعت نرم نہو اور جسوقت کہ نرم ہو عبیر اور زعفران اور شاہ بلوط نفع کرتے ہیں
اور جسوقت کہ مدقوق ضعیف اور بے قوت ہو چنانچہ غشی آنے لگے مار اللحم دینا چاہیے مار اللحم کی ترکیب بزغالہ کا گوشت لیکر اُس میں سے سپیدی الگ کرین
اور سرخی کا کباب کر کے دیگی سنگین میں ڈالیں اور کچھ ایک گلاب ڈال کر پیلی کا منہ ڈھاگ کر نرم آنچ پر رکھیں تاکہ گوشت سے پانی علیحدہ ہو اور ابھی نہ پکا ہو کہ
اسکا پانی لیوین اور گوشت کو بھی بچڑھیں کہ اُس میں تری بالکل نہ باقی رہے پھر اُس پانی کو پیلی میں ڈال کر جوش دین تاکہ پک کر عمدہ ہو جائے اور کچھ ایک نکا اور
کشیز خشک ملا کر کھلائیں کہ باذن اللہ قوت کی حفاظت کرے تنبیہ جاننا چاہیے کہ اگر تب دق پہلے درجہ میں ہو تیرید اور ترطب کی زیادہ حاجت نہیں پڑتی
مگر جب کہ ذبول کی نوبت پہنچے تو یہ مبردات اور مرطبات جو تمام مشروعا گداز چکے حاجت کے موافق کام میں لائیں فائدہ دق الشیخوخہ اور دق الہرم کے
بیان میں یعنی بڑھاپے کی دق میں جاننا چاہیے کہ مرض حیات کی جنس میں داخل نہیں مگر اطبا کی عادت اسی طرح ٹھہر گئی کہ تب دق کی ذیل میں اُسکو
صنبت کرتے ہیں اس جہت سے کہ مدقوق حقیقی اور مدقوق الہرم میں مشابہت ہے کیونکہ اس مرض میں آدمی مدقوق کی صورت نظر آتا ہے اور باوجود بڑھاپا پانے
کے بوڑھوں کا سا حال ہو جاتا ہے اس واسطے دق الشیخوخہ بولتے ہیں اور یہ مرض بوڑھوں کو جوانوں سے زیادہ اور جوانوں کو لڑکوں سے زیادہ عارض
ہوا کرتا ہے اور دق الہرم کے پانچ سبب ہیں اول تو یہ کہ سرد پانی بیوقت پینے میں آئے مثلاً ریاضت قوی کے بعد اور جماع کے بعد اور جام کے بعد کہ ابھی
مسام کھلے ہوئے ہیں اور طبیعت اپنے حال پر نہیں آئی اور عفونی تپوں میں کہ ابھی مادہ خام ہے کیونکہ اس حال میں پانی کا پینا قوت کو باطل کرتا ہے اور
حرارت غیری کو ضعیف دوسرے یہ کہ بڑے بخرے رطوبات فاسدہ سے اٹھکر دل میں آئیں اور دل کو سرد کرین تیسرے یہ کہ ریاضت وغیرہ کے سبب طبیعت
کا ذوبان ہو اور حرارت غیری کا مادہ تحلیل ہو کر سردی اور خشکی غلبہ کرے چوتھے یہ کہ استفراغات قوی کا اتفاق ہو اور حرارت غیری کا مادہ خرچ ہو جائے
پانچویں یہ کہ گرم بیماریوں میں حد سے زیادہ سردی کا استعمال کیا جائے اس سبب سے مزاج بدل جائے اور خشکی غالب آئے اور اکثر پانی کا افراط خاطر
نہایت سرد کا گرم تپوں میں اور تپ دق میں دق بہم کا باعث ہوتا ہے غرض کہ یہ بیماری جب مستحکم ہو جاتی ہے تو ادراک نہیں ہو سکتا اور اس مرض کی علامت
بول میں سفیدی اور رقت کا ہونا اور التہاب اور حرارت کا ہونا اور جو کچھ ذبول میں لکھا گیا ہے وہ ظاہر ہونا اور بیمار کا بوڑھوں کے مشابہ ہونا ہے علاج

مزاج کی تعدیل کریں تاکہ مرض مستحکم نہ ہو اور اگر مستحکم ہو گیا ہو تب بھی علاج نہ موقوف کریں کہ اللہ کے حکم سے ہلاک عاجل سے بے اندیشہ رہے اور اسکے
 معالجہ میں قانون کلی یہ ہو کہ مزاج کو گرمی اور تری معتدل پر پھیر لائیں اور یہ اس طرح ہوتا ہے کہ صبح ترخ مربی اور نیم نخل مربی اور شفاقل مربی تھوڑا سا شہد کے
 ہمراہ دین پھر ایک ساعت کے بعد پانچ عدد زردہ بیضہ مرغ نیم شرت یا زیادہ کھلائیں اور اسکے اوپر شراب انگوری چالیس درم کے اندازہ سے دین اور دو ساعت
 کے بعد استحمام اور آبن کرین اور حمام کے بعد جب ایک ساعت گزرے اسفید باج کہ اسکودار چینی اور نیم نخل اور خونجان اور کبوتر اور برہ اور مرغ فریہ کے گوشت
 میں پکائیں کھلائیں اور غذا کھلانے کے بعد سنانا لازم سمجھیں اور جو کچھ محفل ہو اس سے بچائیں اور کہتے ہیں کہ شہد تھوڑا تھوڑا اکثر اوقات میں خوب ہو اور
 حقنہ کو برہ کی سری اور پایہ سے بنائیں استعمال کرنا اس طریق پر تین دن برابر استعمال کریں اور پانچ روز چھوڑ دین پھر تین دن استعمال
 کر کے پانچ دن موقوف کریں اور اسی طرح کئی مرتبہ مکرر کریں اور ہر بار کہ حقنہ استعمال کریں روغن زنگس ماور روغن سوسن اور روغن خربزہ اور
 پرلین کہ نہایت سفید ہو اور جس وقت کہ فائدہ معلوم ہو اور قوت آجائے بڑی بڑی معجون مثلاً دوار المسک اور شرد مطوس اور تریاق کہ نفع کرتی ہیں اور
 جماع کسی وجہ سے جائز نہیں حقنہ مذکورہ کا سر اور ہاتھ اور پاؤں صاف کر کے کوٹ لین اور کشک گندم ایک چنگل بھر اور کشک جو اور خود ایک چنگل بھر
 شبت دس درم بابونہ سات درم خشک آٹھ درم انجیر سیاہ فرہ دس دانہ اسین ملائیں اور انکو پانچ سپرانی میں پکائیں جب ایک تھائی باقی رہے صاف کریں اور
 دس استار کے اندازہ سے لیکر دس درم روغن گاؤ اور دس درم روغن کبند تازہ اور پانچ درم روغن بان اور دو درم موم سفید پکا کر اس شوربا میں ڈال کر حقنہ کریں
 اسی طریق پر کہ گزرا اور حقنہ کے بعد بدن پر روغن ملنا لازم سمجھیں **فائدہ** بجران کی معرفت کے بیان میں بجران لفظ یونانی ہے اسکے معنی دشمن پر دشمن کا غلبہ
 اور اطباء کی اصطلاح میں یہ مراد ہے کہ طبیعت کا بیماری کے مقابل میں کوشش کرنا اور اس سبب سے بدن میں ایک تغیر عظیم پیدا ہونا خواہ اچھے حال میں ہو خواہ
 برے حال میں اور جاننا چاہیے کہ بیمار کے حال میں جو تغیر آتا ہے وہ آٹھ قسم کا ہوتا ہے اول تو یہ کہ طبیعت غالب اگر مرض کے مادہ کو یکبارگی بدن سے نکال دے اسکو
 بجران ^{کا} جہت نام کہتے ہیں دوسرے یہ کہ یکبارگی طبیعت مغلوب ہو جائے اور مرض غالب کرنی الفور ہلاک کرے اسکو بجران ردی نام بولتے ہیں اور تام جہد ہناردی
 امراض حادہ کو مخصوص ہے تیسرے یہ کہ اگر طبیعت غالب ہو اور بجران اچھا ہو مگر مادہ کو یکبارگی دفع نہ کرے بلکہ باقی کو تھوڑا تھوڑا دفع کرے چوتھے یہ کہ
 اگر طبیعت کا غلبہ اولاً خوب ظاہر ہو لیکن طبیعت مادہ کو تھوڑا تھوڑا لیجائے اور آخر میں اسکا غلبہ دفع ظاہر ہو اور مرض کو دفع کرے ان دونوں بجران کو جہد ناقص
 کہتے ہیں پانچویں یہ کہ مرض غالب آئے اور بجران بد واقع ہو مگر یکبارگی ہلاک نہ کرے بلکہ اسکے بعد طبیعت کو کچھ کچھ ضعیف کرتا رہے یہاں تک کہ ہلاک کرے چھٹے یہ کہ اگر مرض
 غالب ہو مگر اسکا غلبہ خوب ظاہر نہ ہو بلکہ طبیعت کو تھوڑا تھوڑا ضعیف کرتا رہے آخر دفعہ مرض غلبہ کرے اور طبیعت مغلوب ہو جائے اور بیمار کو ہلاک کرے ان دونوں
 بجران کو ردی ناقص کہتے ہیں اور آخر کی یہ چاروں قسم بجران مرکب کہلاتی ہیں اور مرکب اسلئے نام رکھا کہ ان میں بیمار کے حال میں ملا جلا تغیر ہوتا ہے ساتویں
 یہ کہ طبیعت تھوڑی تھوڑی قوت پائے اور مرض کے مادے کو رفتہ رفتہ پکائے اور ایک مدت میں مادے کو دفع کرے اور تغیر عظیم ظاہر نہ ہو اس قسم کے تغیر کو
 تحلیل کہتے ہیں آٹھویں یہ کہ مادہ تھوڑا تھوڑا غلبہ پاتا ہے اور کتنا نہیں اور طبیعت روز بروز ضعیف ہوتی ہے اور تغیر عظیم ظاہر نہیں ہوتا یہاں تک کہ
 بیمار ہلاک ہوتا ہے اسکو ذبول اور ذوبان کہتے ہیں اور تحلیل اور ذبول امراض مزمنہ سے مخصوص ہیں اور جس وقت کہ طبیعت بجران کے وقت مادے

ہوتے ہیں ان میں ہوتا ہے اس واسطے تپ غب کا بحران گیارہویں دن چودھویں دن سے زیادہ متوقع ہوتا ہے اور اکثر امراض میں تپوں کے دورے اور تپوں
ایام بحران کے عدد پر ہوتی ہیں مثلاً غب کے سات دور ایسے ہوتے ہیں جیسے تپ محرقہ کے سات دن ہوتے ہیں اور بحران کی قوت اور سختی آٹھویں دن تک
ہوتی ہے اور اسکے بعد آہستہ ہوتا ہے اور جاننا چاہیے کہ بعض بحران چار چار دن کا ہوتا ہے اور بعض سات سات دن کا اور بعض بیس بیس دن کا اور چار دن والے
بحران کی قوت میں دن تک تمام و کمال ہوتی ہے اور سات دن والے بحران کی قوت چالیس دن تک ہوتی ہے مگر امراض مزمنہ میں مہینہ اور برس کا عدد
حارہ کے ایام کے عدد پر ہوتا ہے چنانچہ ربع سوداوی اور بلغمی میں سات مہینے نوبت غب کے سات دن کے برابر ہوتے ہیں اور بقراط نے چالیس دن کے
بعد ساٹھ اور اسی اور سو اور ایک سو بیسویں دن کے سوا اور دنوں کو بحران کے دنوں میں نہیں شمار کیا کیونکہ بیس بیس دن کے بحران کی قوت ایک سو بیس
دن تک ہوتی ہے غرض کہ بحران کا دن ایک سو بیس دن کے بعد یا سات مہینے کے بعد ہوگا یا سات برس کے بعد یا اکیس برس کے بعد اور
جان لے کہ چالیسواں دن بحران کا دن ہے سب سے اگلا سو اگر مادہ نہایت حاد ہے بحران چوتھے دن ہوگا اور نہین تو بس قدر
اسکی حدت میں کمی ہوگی اسی قدر دیر کر ظاہر ہوگا چالیس دن تک اور مرض مزمن جس قدر مزمن ہوگا اس کا بحران چالیسویں سے اسی قدر دور ہوگا اور ایام
انذار وہ ہیں کہ بحران کی خبر دن کے کون سے دن ہونیوالا ہے اور انذار کے دن بھی کچھ ایک تغیر واقع ہوتا ہے اسی وجہ سے انذار کا دن ایام بحران کے نصف پر ہوتا ہے
مگر مناسبت حقیقی نہیں جیسا کہ مطولات میں مشر و حاند کو رہی اور تھوڑا سا یہاں بھی لکھا جاتا ہے جو وقت کہ امراض حادہ میں پہلے دن نضج کا اثر معلوم ہو بحران
چوتھے دن ہو اور اگر بیماری بہت گرم اور سرخ الحرقہ ہو تیسرے دن بحران ہوگا اور اگر آہستہ ہوگا چوتھے دن بحران ہوگا اور اگر چوتھا دن یوم انذار ہو اور
بیماری گرم ہے بحران ساتویں دن ہوگا اور اگر آہستہ ہو نوین دن ہوگا اور اگر یوم انذار چوتھا دن ہے اور نشان بد معلوم ہوتے ہیں بحران چھٹے دن ہوگا اور اگر
یوم انذار ساتواں ہے بحران گیارہویں دن یا چودھویں دن ہوگا اور اگر گیارہویں دن نوبت جلد آئے اور تپ بہت گرم ہو اور نضج کا نشان ظاہر ہو بحران
چودھویں دن ہوگا اور اگر نضج کے نشان چودھویں دن ظاہر ہوں بحران سترہویں یا اٹھارہویں یا بیسویں یا اکیسویں دن ہوگا اور بیسویں دن کثیر
ہوتا ہے اور جیسا کہ چوتھا دن ساتویں دن کی خبر دیتا ہے اور اگر گیارہواں چودھویں دن کا انذار کرتا ہے ویسا ہی سترہواں دن بیسویں یا اکیسویں کی خبر دیتا ہے
اور اٹھارہواں اکیسویں دن کی خبر کرتا ہے اور اکثر نضج کا اثر سترہویں دن ظاہر ہوتا ہے اور ضعیف ہوتا ہے اور بحران اکیس سے نکل کر چالیس پر پہنچتا ہے اور بیسویں
دن چالیسویں دن کا انذار کرتا ہے اور ایام واقعہ فی الوسط میں جبکہ تیسرے دن نشان ظاہر ہوں بہت بُرے ہیں بحران چھٹے دن ہوگا اور پانچواں دن نوین دن
انذار کرتا ہے لیکن اگر بُرے نشان ہوں بحران آٹھویں دن ہوگا اقبیہ امراض حادہ میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بحران کے نشان تین دن برابر ہوتے ہیں یعنی
بحران تین دن میں تمام ہو جاتا ہے اور جاننا چاہیے کہ ان تین دنوں میں سے جس روز کہ بحران کے نشان زیادہ اور قوی ہوں اسی کو بحران کا دن شمار کرنا چاہیے
خاص کر اگر یوم انذار بھی اسپر گواہی دے اور وہ دن یوم باجوری بھی ہو اور یہی صحیح ہے تینہ امراض مزمنہ کے بحران کی حد یہ ہے کہ مزمن صیفیہ جاڑوں
میں زائل ہوں اور مزمن شتائیہ گرمیوں میں موقوف ہوں اور سرسام گرم وغیرہ کا بحران اکثر گیارہ دن میں ہو جاتا ہے اور جاننا چاہیے کہ محرقہ تپوں کا
اور غب کا بحران یا تو عرق سے ہوتا ہے یا قریباً اسہال سے اور محرقہ خالص کا بحران رعاف سے ہوتا ہے اور سرسام کا بحران اکثر عرق سے ہوتا ہے یا

رعاف سے اور تپ یعنی اور تپ ریح کا بحران عرق سے ہوتا ہے یا اسہال سے اور ورم جگر اگر مقرر کی جانب میں ہی اسکا بحران عرق سے ہوگا یا اسہال سے اور محب کی جانب میں ہو تو عرق سے ہوگا یا اور اس سے اور سر کے امراض کا بحران مخاط سے ہوتا ہے یا مدعہ سے یا صدید سے کہ کان میں سے چھن کر آتی ہے اور اعضائے تنفس کے امراض کا بحران نفث سے یعنی کھنکھار سے ہوتا ہے اور مادہ رقیق کا بحران عرق سے ہوتا ہے اور معتدل کا بحران رعاف سے یا دریا یا اسہال یا قری سے اور خون بوا سیر کا کھلنا اکثر امراض میں نیک بحران ہے خاص کر جہاں کہیں کہ معاد ہو گیا ہو اور سب بحرانوں میں بہترین اور کامل تر رعاف ہے پھر اسہال پھر قری پھر اور بول پھر عرق فائدہ اس بات کا پہچانا کہ بحران کس طرف سے ہوگا سو جب مادہ کا میلان اوپر کی جانب ہوتا ہے اسکے ساتھ نشان ہیں ایک تو صدراع دوسرے دو اور صدغین میں گرانی تیسرے طنین اور دوی چوتھے کانوں سے ایک دفعہ ہی بہرا ہو جانا یا نچوین ان نشانوں کے پہلے یا ان کے ساتھ کان میں گرانی اور سانس میں تنگی کا ہو جانا چھٹے شکم کی پسلیوں کا سراو پر کی جانب بدون درد کے کھنچ جانا ساتویں سرگرم ہونا پھر اگر ان آثار کے ساتھ آنکھیں تیرہ ہو جائیں اور نیچے کا ہونٹ پھڑکنے لگے اور منہ سے پانی آئے اور غثیان عارض ہو اور نم معدہ درد کرے اور دل میں اضطراب پڑے تو جاننا چاہیے کہ بحران قری سے ہوگا خاص کر اگر تپ صفراوی ہو اور اس حال میں منہ زرد ہوگا اور اگر آنکھوں کے سامنے سرخ خطوط معلوم ہوں اور منہ اور زناک اور آنکھیں سرخ ہو جائیں اور آنسو آنکھ میں سے یکایک آئیں اور زناک کھجائے اور سر کی رگون میں ضربان ہو تو جاننا چاہیے کہ بحران رعاف سے ہوگا خاصہ اگر بیماری دموی اور بیار جوان ہو اور مادہ صفراوی بھی اکثر رعاف کا بحران کرتا ہے اور اسکا نشان یہ ہے کہ آنکھ کے سامنے زرد خیالات نظر آئیں اور تپ محرقہ ہو اور بحران کے دن جاڑا معلوم ہونا اور پوست میں خشکی کا ہونا دونوں رعاف کی علامت ہیں بشرطیکہ سلامتی کے دوسرے آثار ہوں اور نہیں تو موت کے آثار ہیں اور رعاف بہتر ہے کہ جس طرف میں بیماری کا مادہ ہو اسی جانب سے ہو اور جب مادہ کا میلان اسفل میں ہوتا ہے اسکے نشان یہ ہیں کہ بیمار کو پیچھے کے بدن میں الم اور حرارت معلوم ہو اور دران کے گوشے یعنی چڑھوں اور سر میں املا معلوم ہو اور جو کچھ اوپر کی جانب میں میلان مادہ کے آثار گذرے وہ بالکل نہوں پھر اگر قضیب کے سر میں جلن ہو اور شانہ میں گرانی اور بول غلیظ آئے اور عادت سے زیادہ اور رسوب اٹھیں ظاہر ہو اور طبیعت میں قبض ہو اور عرق کم آئے تو جاننا چاہیے کہ بحران اور بول سے ہوگا اور اور بول کا بحران جاڑوں میں اور فضول سے زیادہ ہوتا ہے اور اگر شکم میں قراقر ہو اور برزا اور بول سبیری مانل ہو اور تمام بدن میں خاص کر ناف سے نیچے پیش اور گرانی معلوم ہو اور نبض صغیر اور قوی اور صلب ہو جاننا چاہیے کہ بحران اسہال کا ہوگا خاص کر اگر تپ صفراوی میں بہت پانی پینے کا اتفاق ہو اور بول سپیدا اور رقیق ہو یا بیمار کی ایسی ہی عادت ہو کہ اسکی طبیعت نرم ہو کرتی ہے اور دوسرا استفراغ کتر ہوتا ہے اور اگر بیمار عورت ہو اور کمر اور رحم میں درد اور گرانی پیدا ہو اور دوسرے بحران کا کوئی نشان معلوم نہ ہو تو جاننا چاہیے کہ بحران حین سے ہوگا خاص کر اگر اسکی عادت کا وقت ہو اور اگر مقعد میں درد اور بوجھ پیدا ہو اور ریشیت اور کمر درد کرے اور نبض میں کچھ عظیم اور قوت ہو اور دوسرے بحرانوں کے نشان ظاہر نہوں تو جاننا چاہیے کہ مقعد کی رگون کے کھلنے سے بحران ہوگا خاصہ اگر بیمار اسکا معاد ہو اور جب مادے کا میلان عرق کی جانب ہوتا ہے اسکی علامت یہ ہے کہ بول کتر آئے اور طبیعت میں خشکی ہو اور ظاہر میں پوست خشک معلوم ہو اور بدن گرم ہو اور بخار گرم و تراٹھیں اور نبض نرم اور موجی ہو اور بول حسب قدر کہ آئے رنگین اور غلیظ ہو خاص کر اگر چوتھے دن رنگین اور ساتویں دن غلیظ

ہو جلتے اور جس جگہ بدن پر ہاتھ رکھیں اور جس قدر رکھا رہنے دین وہ جگہ زیادہ گرم معلوم ہو سو جب یہ آثار ظاہر ہوں کہ دینا چاہیے کہ بحران پسینے کا ہو گا اور
بیمار کو خواب میں حمام اور آبن اور غسل کی تدبیر کا نظر اتنا بھی عرق کے آنے پر دلالت کرتا ہے اور بحران انتقالی کا نشان تپ کا قوی ہو جانا اور استفراغ نونا
اور نضح کا اثر ظاہر نونا اور تمام اعضا میں یا ایک عضو میں درد لازم ہونا اور کوئی بڑا اور خطرناک نشان نونا مگر نضح کا نونا سو جب وقت یہ آثار ظاہر ہوں اور نبض
قوی اور آئین نظام ہو حکم کرنا چاہیے کہ بحران انتقالی ہو گا پھر جو نسا عضو کہ بہت ضعیف و بہت گرم ہو اور درد کرے اور اس عضو کی رگون میں اور اس کے حوالی میں
امتلا ہو جانا چاہیے کہ مادہ اپنی جگہ چھوڑ کر اس عضو پر گریو والا ہے اور بعض بحران انتقالی جید ہوتا ہے اور بعض ردی چنانچہ اسکی تعداد اور لکھی گئی اور جب وقت
معلوم ہو کہ مادہ اپنی جگہ چھوڑ کر کسی عضو پر پڑا چاہتا ہے اور اس عضو پر مادے کے گرنے سے آفت قوی آئیگی چاہیے کہ اس عضو کو قوت دین اور مادے کو کسی دوسرے
عضو پر جو اس سے زیادہ خسیس ہے اور اسپر مادہ پڑنے سے کم ضرر ہوتا ہے پھر لائین جس طریق سے کہ زیادہ آسان ہو اور اس کا طریق اسی بحث میں لکھا جائیگا اور
جاننا چاہیے کہ مریض کو بحران کے دن کسی وجہ سے حرکت نہ دین اور ساکن رکھیں اور معاملہ طبیعت پر چھوڑ دین لیکن اگر یہ جانیں کہ طبیعت اگرچہ غالب ہے
مگر اپنے کام کے تمام میں امداد کی محتاج ہے ہو سکتا ہے کہ اسکو اس کے ارادہ کے موافق قوت دین مثلاً اگر طبیعت مادے کو رواف میں دفع کیا چاہتی ہے اور درد
کی محتاج ہے سو گرم رکھیں اور گرم پانی بہت سا سر پر ڈالیں اور اگر تعریق کی حاجت ہو گرم پانی بیمار کے آگے رکھ کر بیمار پر اور پانی کے برتن پر ایک چادر ڈالیں اور
عرق رومال میں لیتے رہیں تاکہ زیادہ نکلے اور اگر قوی احتیاج ہو تو کراٹھن اور اگر لائین کی حاجت ہو طبیعت کو نرم کریں اور اگر امداد کی محتاج ہو درات دین جیسا کہ
صداع بحران میں مفصل بیان کیا گیا اور اسی طرح جو استفراغ بحران سے گزر جائے اور ضعف کا خوف ہو اسکو طبیعت کا مخالف سمجھیں اور اسکو بند کریں
اور کسی بحران استفراغ کو بے ضرورت بند نہ کرنا چاہیے ذکر اس بات کا کہ مادے کو ایک عضو سے پھر کر دوسرے عضو پر ڈالیں اور یہ کئی طور پر ہوتا ہے ایک تو یہ کہ
جو عضو اس کے برابر ہوتا تھا مضبوط باندھ دین کہ درد کرنے لگے تاکہ الم کے سبب اس طرف سے مادہ پھر جائے دوسرے یہ کہ جو نسا عضو اس کے برابر ہے اسپر شیشہ
یا شاخ کدو کا نمجہ لگائیں یا دوائیں گرم و جاذب اسپر ضماد کریں تیسرے یہ کہ اگر مادہ داہنے ہاتھ میں ہو بائیں ہاتھ سے کوئی سخت کام کریں اور کوئی بھاری چیز
اٹھائیں جو نکلے یہ کہ اگر مادہ سر میں اور آنکھ میں ہے چاہیے کہ ایسی دوائیں اسپر استعمال کریں کہ درد تخم جائے اور پائٹون کو بہت زور سے باندھ دین
تاکہ مادہ اوپر سے اتر آئے اور اسی طرح جب وقت کہ مادہ باطن میں پڑا چاہتا ہے اور معدہ اور سینہ کی طرف متوجہ ہو بازو اور رانوں کو بہت زور سے باندھ دین
تاکہ اطراف کی جانب پھر جائے اور اگر ربول تعریق سے رک جاتا ہے اور عرق ادرار بول سے اور قی اسہال سے اور اسہال تو سے غرض کہ جب مادہ کو کسی
عضو سے پھرنا چاہیں جانب مخالف میں امانا چاہیے خواہ دور کے عضو میں خواہ نزدیک مثلاً کسی شخص کے تالو اور منہ میں سے خون آتا ہے اور یہ چاہیں
کہ جانب مخالف میں کہ قریب ہو اسکو پھر دین ناک کی جانب پھر دینا چاہیے اور عضو میں بہت دور پھر دینا چاہیں پیچھے کے اعضا میں سے
کوئی رگ کھولیں اسی طرح مثلاً ایک عورت کو بواسیر کا عارضہ ہے اور عضو نزدیک میں اسکو پھر دینا چاہیں حصن کے طریق پر پھر دین اور اگر
اسکو بہت دور کے عضو میں پھر دینا چاہیں اوپر کی ادھی جانب میں کوئی رگ کھولیں اور جب وقت یہ چاہیں کہ عضو پر مادہ نہ آئے قانون کلی یہ ہے
کہ اول درد کو ساکن کریں اسلئے کہ درد مادے کو اپنی طرف کھینچتا ہے پھر جب وقت کہ درد ساکن ہو گا مادے کا ہٹانا آسان اور بے مزاحمت ہو گا

اور کسی وجہ سے عضو شریف اور عضو قوی الحس میں اور عضو ضعیف میں مادہ لانا نہ چاہیے جب تک ممکن ہو عضو خمیس پر کہ اس عضو سے زیادہ تیز ہو اور قوی اور اس میں حس بہت کم ہو لانا چاہیے اور جب مادے کے ہٹانے اور پھیر دینے کی ضرورت ہو دیر نہ کریں کیونکہ ابتدا میں مادہ کا پھیر دینا آسان ہے اس بہت سے کہ ابھی تھوڑا سا ہے اور ظاہر ہو کہ اگر بدن میں مادہ کم اور قلیل الحرح کہ ہے بدون استفراغ کے اسکا پھیر دینا کافی ہے اور کچھ ضرر نہیں کرتا لیکن اگر بدن میں امتلا ہے اور مادہ کثیر الحرح ہے امالہ مع الاستفراغ کرنا چاہیے تاکہ کوئی دوسری آفت نہ برپا ہو اور اسکے اخراج میں محاذات اور مقابل کی رعایت لازم سمجھیں مثلاً اگر مادہ دائیں ہاتھ کی جانب میں ہو فصد بائیں ہاتھ میں کرنی چاہیے یا دائیں ہاتھ پائون میں اور اسکے برعکس اگر دائیں جانب میں ہو اور کی طرف مائل ہو اسی طرف میں رگ کھولیں داہنے ہاتھ میں یا دائیں ہاتھ پائون میں اور اگر بائیں طرف میں ہو اور کی جانب مائل ہو بائیں ہاتھ میں یا بائیں پائون میں فصد کریں اور اسی طرح اگر مادہ داہنے پائون میں ہو فصد بھی داہنے ہاتھ میں کریں اور اگر بائیں پائون میں ہو بائیں ہاتھ میں کھولیں کیونکہ طرف مقابل سے مادہ آسان نکلتا ہے اور اسی طرح جس وقت کہ جگر کا مادہ پھیر دینا چاہیں بائیں ہاتھ میں کھولیں اور دل اور طحال کے مادہ کے لیے دائیں ہاتھ میں اور یہ جو کنا ہے کہ مادہ احشا کے اخراج میں مخالفت کی رعایت چلیے یہ اس صورت میں ہے کہ ابھی مادہ اگر گرتا ہے اور جس وقت کہ مادہ کا جوش تھم گیا اور گرتا موقوف ہوا اس وقت ان امراض کے لیے عضو آفت رسیدہ طرف مقابل میں فصد کھولنی چاہیے تاکہ اسی عضو میں سے مادہ نکلے جیسا کہ ذات الجنب وغیرہ میں بھی ذکر آیا ہے اور اسی طرح جس وقت کہ اعضاے ظاہرہ میں مادہ ٹھہر جائے تنقیہ خاص اسی عضو کا کرنا چاہیے کیونکہ اس وقت امالہ بے فائدہ ہو اس لیے کہ اسکی حرکت موقوف ہو گئی

باب چوبیسواں اورام اور شور کا بیان

کہ ظاہر بدن پر پیدا ہوں اور جو کچھ کہ ظاہر بدن سے متعلق ہے اسکا بیان اور اس باب میں چند فصول ہیں -

فصل اورام اور شور اور آکلہ اور جذام وغیرہ کے بیان میں اور اس فصل میں کئی مقالہ ہیں اور ورم زیادتی غیر طبعی ہے کہ عضو میں مادہ فضلیہ سے کہ تمدد کے پیدا ہو اسی طرح کہ بالفعل ضرر پہنچائے اور درد کرے چھونے سے یا بدون چھونے کے اور ورم اور فسخ میں یہی فرق ہے اور شور سے یہ مراد ہے کہ بہت چھوٹا ورم ہو مقالہ فلفونی کے بیان میں فاسے مفتوح سے اور رازی نے قاف سے کہا ہے اور وہ ورم غلیظ ہے بہت پھولا ہوا کہ اسکا مادہ خون ہوتا ہے اور اسکی علامت عضو کا بہت پھول جانا اور حرارت اور درد اور ضربان کی شدت اور تمدد اور ورم میں سرخی اور نبض عظیم اور بول سرخ ہونا اور اس ورم کی ایک بات ہے کہ جب اسپر ہاتھ رکھیں ضربان کی شدت سے ہاتھ کو دفع کرے اور جاننا چاہیے کہ عضو تورم میں حسب قدر زیادہ شرا میں ہوتی ہیں ویسا ہی درد اور ضربان کی زیادتی ہوتی ہے علاج جانب مخالف سے فصد کریں اور ابتدا میں صندلین اور فوغل اور گل ارمنی اور مائشا اور قاقیا اور گل سرخ اور کاسنی طلا کریں تاکہ عضو کو تقویت ہو اور مادہ پھر جائے اور ان روادع کا استعمال خاص ورم پر اس وقت مناسب ہے کہ درد شدت نہ ہو تاکہ روادع کے استعمال سے شدت نہ کرے اور ایسا ہی اسکا مادہ اعضاے ربیسیہ کا دفع کیا ہوا ہے اور نہیں تو ادویہ

مذکورہ ورم کی جگہ سے اوپر استعمال کریں اسی عضو پر تاکہ اور مادہ نہ آسکے اور جو کچھ آگیا ہو دفع نہ کرے اور یہ بھی متیقہ تمام کے بعد کر سکتے ہیں تاکہ بے مضرت ہو اور دوسرے دن کہ ایام تریڈ ہو اور ادویہ رادعہ میں ادویہ مرخیہ ملائین مثلاً آرد جو اور کشینر تراور خطمی اور خبازی اور بعضے کہتے ہیں کہ کچھ ایک ادویہ محللہ مرخیہ بھی تریڈ کے ایام میں رادعات میں ملائین مثلاً بابونہ اکلیل شبت اور جب انتہا کو پہنچے اور بڑھنا موقوف ہو مرخیات محللہ مثلاً آرد باقلا اور خطمی اور خبازی اور بابونہ وغیرہ کام میں ملائین اور بعضے کہتے ہیں کہ رادعات اور مرخیات محللہ نصف نصف ملا کر انتہا میں استعمال کرنا چاہیے اور جسوقت انحطاط کی نوبت پہنچے اور کم ہونے لگے بالاتفاق یہ بات ہو کہ نقطہ ادویہ محللہ استعمال کریں مثلاً بابونہ اور اکلیل اور تخم کتان اور تخم حلبہ وغیرہ فائدہ جمع اورام میں احوال اربعہ سے یعنی چاروں احوال سے غافل نہ ہونا چاہیے ابتدا میں توراع اور تریڈ میں رادع اور مرخی کو جمع کرنا اور انتہا میں مرخی اور محلل اور انحطاط میں محلل استعمال کرنا چاہیے اور جسوقت کہ ورم کا مادہ تحلیل نہواور جمع ہونے لگے ادویہ منضجہ مثلاً تخم کنوچہ اور تخم کتان اور انجیر اور انکے مانند صنماد کریں تاکہ پک جائے پھر اگر خود بخود نہ بھوٹے سرگین کبوتر اور اشق سے اور نہیں تو لوسہے کے آلہ سے چیر ڈالیں اقباءہ فصد کے بعد اگر تلبین طبع کی حاجت ہو مطبوخ فواکہ وغیرہ دے سکتے ہیں فائدہ اس ورم کی تدبیر کا بیان ہے کہ ضربہ اور سقطہ سے پیدا ہو جسوقت کہ اسباب خارجیہ سے بدن میں اماس پیدا ہو دیکھیں کہ بدن میں کما مثلاً ہو یا نہیں اور ورم چھوٹا ہو یا بہت بڑا سو اگر بدن میں خلط کی کثرت نہیں چاہیے کہ ادویہ مرخیہ اور محللہ اور روغن نیگرم استعمال کریں اور نیگرم پانی سے نطول کریں اور اگر اس تدبیر سے زائل نہ ہو ورم پڑ پھٹنے لگا تب تک خون نکلے اور ممکن ہو کہ پھٹنے دینے کے بعد محتاج لگائیں تاکہ خون بالکل نکل آئے اور جہاں کہ بدن میں امتلا ہو فصد کو دوسری تدبیروں پر مقدم رکھیں اور ورم کے نواح پر رادعات طلا کریں مقالہ سقا قلوں کے میان میں اور وہ سین مہملہ اور دو وقت سے ورم جھیش عظیم ہو کہ خون غلیظ سے پیدا ہوتا ہو اور اس سبب سے بڑا اور غلیظ ہوتا ہو اسبب سے کی رگون اور شریانوں کو دل لیتا ہو پھر ہوا کی راہ بند ہونے اور ہوانہ پہنچنے سے اس عضو کی حرارت غریزی مردہ ہوتی ہو اور اس کے خون میں عفونت آتی ہو اور اس عضو کو بگاڑ کر سیاہ کر دیتی ہو اور اسکا فساد اسکے حوالی میں سرایت کرتا ہو اور اس مرض کے مقدمہ کو غالباً کہتے ہیں چنانچہ امراض دماغی میں ذکر آیا ہے علاج اگر اس مرض کی ابتدا ہو اور اس رتبہ کو نہیں پہنچا کہ حرارت غریزی کو مردہ کرے اور اعضا کو گندہ اور سیاہ بنائے جلد پھٹنے دین اور گہرے پھٹنے دین کہ مادہ فاسد کی جگہ پر پہنچیں اس لیے کہ مقصود اسی خون فاسد کا نکالنا ہے کہ اصل فساد ہوا اور جالینوس نے کہا کہ یہاں خفیف پھینو کا لگانا عضو کو فساد اور ہلاک کرتا ہے اور گہرا لگانا اورستی اور اصلاح پر لاتا ہے کیونکہ مادہ فاسد نکالتا ہے اور جسوقت پھٹنے سے کہ خون نکال دین تب اس عضو پر ایسی چیز کا ضمد کریں کہ عفونت کو مانع ہو اور رطوبت گندہ کو قطع کرے مثلاً آرد کرستہ سنکجین میں ملا کر یا گل ارمنی اور ماز و اور شب یا نئی شہد میں ملا کر اور انکے مانند اور جسوقت عضو سیاہ ہو جائے اور حرارت مردہ فی الفور اس عضو کو کاٹ ڈالیں تاکہ اسکا فساد دوسرے اعضا میں سرایت نہ کرے کیونکہ اسوقت میں قطع کے سوا کوئی علاج نہیں اور اگر قطع کرنا ممکن نہوا اسکے گرد داغ دین تاکہ اسکے فساد سے دوسرے اعضا محفوظ رہیں اور قطع کرنے کے بعد مدلات استعمال کریں فائدہ جسوقت کہ یہ جانیں کہ اس مرض کا مادہ جمع ہوتا ہے جلد اسکو پکائیں اور چیر ڈالیں اور نفع کے لیے محلات مرخیہ استعمال کریں کیونکہ ورم جب صلب ہو جاتا ہے کتر علاج پذیر ہوتا ہے سوا کہ کچھ ایک صلابت اس میں آنے لگے کبھی تلبین اور کبھی محلل استعمال کریں تاکہ بہت صلب نہوا اور عضو کو باطل نہ کرے اقباءہ جو نسا سقا قلوں دماغ کے شریان میں ہوتا ہے اسکی تدبیر سرسام میں مع

بہت سے فوائد کے گدزی مقالہ حمہ کے بیان میں حابہ مہلہ سے اُسکو فارسی میں سرخ بادہ کہتے ہیں وہ ورم صفراوی کہ پوست میں ظاہر ہوتا ہے اور نقل ہوتا ہے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ ہو جاتا ہے اور درد بہت کم ہوتا ہے اور دو طرح کا ہوتا ہے ایک مادہ تو خالص صفراوی ہوتا ہے اُسکو حمہ خالص کہتے ہیں اور اُسکی علامت یہ ہے کہ آنس چکدرا اور اُس میں سوزش اور شدت کی حرارت اور التہاب ہو اور رنگ خالص سرخ ہو جیسا کہ صفرا کا رنگ ہوتا ہے اور درد کمتر ہو اور جب رُم پور اُٹھتی زور سے کھینچیں وہاں کی سرخی پھٹ جاتے اور سپید معلوم اور جب اُٹھا میں پھر سرخی آجائے اور اُسکا خاصہ یہ کہ چلتا ہے اور پھیلتا ہے یعنی نزدیک کے اعضاء پر جلد پہنچتا ہے دوسری قسم کا مادہ صفرا مرکب ہوتا ہے اس طرح کہ صفرا کے ساتھ خون رقیق ملتا ہے اُسکو حمہ غیر خالص کہتے ہیں اُسکی علامت بھی وہی ہے کہ خالص میں گدزی مگر اتنی بات کہ جلد نہیں پھیلتا اور اُسکی سرخی کمتر متفرق ہوتی ہے اور ورم سرخی سے ہوتا ہے اور غلظت مائل اور بول سرخ اور غلیظ آتا ہے اور نبض سریع مائل بغلظت ہوتی ہے علاج اگر خالص ہو استفراغ صفرا کے لیے لہیلہ اور تمر ہندی کا مطبوخ اور مغز فلوں وغیرہ دین اور تھقہ کے بعد تراشہ کہ دو اور آب برگ خرفہ آب کا ہو آب لسان الحمل آب اسفول وغیرہ مبردات اور مرطبات ضما د کریں اور جان لین کہ اس قسم میں اعضاءہ محلہ کی حاجت نہیں کیونکہ اسکا مادہ لطیف ہے اور اگر غیر خالص ہو اول فصد کھولیں اور اُسکے بعد سہل دین اور ابتدا میں طلا سے رادع کام میں لائیں اور ترانہ اور انتہا میں محلات بھی احتیاج کے موافق داخل کریں جیسا کہ ظفمونی میں لکھا گیا اور کبھی ورم حمہ دماغ میں پیدا ہوتا ہے چنانچہ سرسام میں ہننے بیان کیا ہے مقالہ حمہ کے بیان میں جیم مفتوحہ سے فارسی میں آشک وہ ایک آبلہ ہے کہ بدن میں ظاہر ہوتا ہے اور دبا ہوا اور پھیلا ہوا ہوتا ہے خواہ متفرق اور خواہ مجتمع اور اُسکا ہر ایک دانہ بدن میں سے زیادہ جگہ لیتا ہے اور گوشت کے عمق میں پہنچتا ہے اور سرخی زیادہ ہوتی ہے اور درد قوی گویا اس جگہ چنگاری رکھی ہے اسی واسطے یہ نام رکھا گیا اور اسکا مادہ پیپ نہیں ہوتا بلکہ ویسا ہی اچھا ہو جاتا ہے اور کھڑکڑ ہو کر پوست اتر جاتا ہے اور اسکا سبب صفراے غلیظ شدید احدت اور قوی المرارہ ہے کہ خون مادہ میں ملا ہوا ہوتا ہے علاج جو کچھ کہ نملہ میں بیان کیا جائیگا عمل میں لائیں اور کبھی ایسی حاجت پڑتی ہے کہ گہرے پچھنے لگائیں تاکہ خون ردی کہ عضو کے عمق میں رُک رہا ہو نکل جائے اور نملہ کے اظلیہ کہ بیان استعمال کریں چاہیے کہ اُس میں کافور بھی داخل کریں اور یہ دوائیں جبرہ کو مخصوص ہیں سرکہ کا پلچھٹ لیکر گرم زمین پر ڈالیں جبکہ جوش کھانے لگے اُٹھا کر اُس میں کافور ملا کر طلا کریں اور اگر گل رینی یا گل سرشوی بڑھائیں بہتر ہے و دوسرا نسخہ انار ترش کو چیر کر سرکہ میں پکائیں جب نرم ہو جائے پیسکر ایک کپڑے پر لگائیں اور جگہ پر رکھیں دن میں دو بار اور رات کے وقت ایک دفعہ اور یہ دوائیں ابتدا سے انتہا تک استعمال کریں انحطاط میں نہیں اور تداویر بھی خون یا صفرا کے غلبہ کی رعایت سے عمل میں لائیں جیسا کہ مناسب جانیں انتہا اور بعضوں کے نزدیک یہ ہے کہ اگر خون غالب ہو اور کوئی امر مانع نہ ہو فصد کریں اور اتنا خون نکالیں کہ غشی کے قریب ہو جائے مقالہ نملہ کے بیان میں وہ نون کے قح سے ہے کبھی تو ایک بشرہ ہوتی ہے اور کبھی چھوٹے چھوٹے ثور ایک دوسرے سے نزدیک اور آپس میں ملے ہوئے اور سوزش اور حرقت شدید اور خارش اُنکو لازم ہے اور اُسکی سوزش ایسی ہوتی ہے جیسے چیونٹی کے کاٹنے سے ہوتی ہے اور بعضے اطباء کہتے ہیں اسی وجہ سے یہ نام رکھا گیا اور جانتا چاہیے کہ ان ثور کے عالی میں بھی ورم ہو جاتا ہے اور جگہ سے چکر پھیلنا نملہ کو لازم ہے اور وہ دو طرح پر ہوتا ہے ایک مادہ تو صفراے خالص سے ہوتا ہے اُسکو نملہ سازج کہتے ہیں اور سازج فقط ظاہر جلد میں ہی دوتا ہے دوسرا وہ ہے کہ اسکا مادہ صفرا کچھ ایک خون حاد محرق میں ملا ہوا ہے اُسکو نملہ کھتے ہیں سازج کی علامت جلن کی شدت

اور رنگ میں زردی اور تناکلہ کا نشان رنگ میں سرخی اور جلد قرص ہونا کیونکہ وہ گوشت تک پہنچ جاتا ہے اور گوشت اور پوست کو کھا جاتا ہے سو سادہ تو فقط ظاہر جلد ہی میں پھیلتا ہے اور تناکلہ کے ظاہر اور باطن میں دوڑتا ہے اور نملہ کو ساعیہ بھی کہتے ہیں علاج نملہ سازج میں ترمندی اور مغز فلوں خیار شنبہ وغیرہ سے مسهل دیکر صفرا کو نکالیں اور تنقیہ کے بعد مایثا حفض اقا قیاب کا سنی میں ملا کر طلا کرین اور نملہ اور تناکلہ میں مطبوخ فواکہ یا ہلیہ اور ترمندی کے مطبوخ سے طبیعت نرم کرین اور اس کے حوالی میں طلا الزد کہ وجع الاذن میں گذر طلا کرین اور اسہال کے بعد اگر حاجت ہو فصد کرین اور جان لین کہ اس جگہ ادویہ قوی اتجھیف استعمال کرین مثلاً قرص اندر و خون وغیرہ اور مرہم اسفنداج سے زخم کا تدارک کرین قرص اندر و خون مازو سے ستر کندر ہر ایکیات درم قلعہ میں ایک درم شب مرہم ایک چار درم زراوند بارہ درم چھان کر شراب میں قرص بنا کر رکھیں احتیاج کے وقت طلا کرین مقالہ جاواریہ کے بیان میں وہ چھوٹی چھوٹی پھنسیاں ہوتی ہیں جیسے گاؤں یعنی باجرے کا دانہ کہ سر سفید ہوتا ہے اور جڑ سرخ اور بدن میں متفرق نکلتی ہیں اور کبھی اس کے ساتھ میں لذع شدید اور ورم ہوتا ہے اور انہیں زرو آب آتا ہے اور انکا سبب صفرا ہے کچھ ایک بلغم مائی میں ملا ہوا اور بعضے اور جاواریہ کو غلہ کے اقسام میں شمار کرتے ہیں علاج فصد کرین اور صفرا اور بلغم کے تنقیہ کے لیے مطبوخ ہلیہ تریب ملا کر دین اور مازو اور کرناڑ اور پوست انار اور گل ارمنی اور صندل میں گلاب اور کچھ سرکہ ملا کر طلا کرین اور اگر رطوبت بلغمی بہت زیادہ ہو تو سوزش کی کمی سے اسکو پہچان سکتے ہیں چاہیے کہ مجففات قویہ طلا کرین مثلاً قلعہ میں اور کبریہ مطبوخ کہ صفرا اور رطوبت بلغمی کو نکالتا ہے ہلیہ زرد ترمندی عنب الثعلب تخم کشوت تخم کاسنی ہر ایک کو بقدر احتیاج کے جوش دین اور صاف کرین اور جس قدر مناسب سمجھیں پنجہ میں اور سقمونیا اور تریب ملا کر پکائیں مقالہ نار فارسی کے بیان میں۔ وہ ایک پھنسی ہوتی ہے پانی سے بھری ہوئی اور اس میں شدت کی جن اور بہت ہی خارش ہوتی ہے اور جب نکلتی ہے جلد کھرنڈ بندھ جاتا ہے اور اسکا خاصہ ہے کہ جب نکلنے لگے اس سے پہلے بدن میں اس کے نکلنے کی جگہ منظوم سرخ طاووس ظاہر ہون جیسا کہ آگ کے شعلے ہوتے ہیں اس کے بعد ثور ظاہر ہون اور اسکو بھی آتشک کہتے ہیں اور بعضے اسکو جمرہ کا مترادف جانتے ہیں اور اسکی علامت یہ ہے کہ اس میں خارش اور سوزش حد سے زیادہ ہو اور آلبہ کی طرح جلد خشک ریشہ لے آئے علاج فصد کرین اور تسکین اور تلیسین کے لیے شربت عناب اور آب ترمندی اور آب انار میں اور آب کشک جو اور آب کدو اور لعاب اسبغول اور مطبوخ ہلیہ دین اور سپیدہ اور مردار سنگ اور صندل سفید گلاب میں گر کر اور کچھ ایک کافور ملا کر طلا کرین اور اگر حفض اور کافور لعاب اسبغول اور لعاب بارنگ میں گھسکر ایک کپڑے پر لگا کر ہر خطہ عضو پر رکھیں کلی نفع کرتا ہے اور ایسا ہی نازور گڑا ہوا اور جس وقت کہ ان ثور میں پانی بھر جائے سوراخ کرین اور اسکا پانی کمال ڈالیں پھر مرہم اسفنداج لگائیں اور اس کے گرد گل ارمنی اور سرکہ اور گلاب ملین اور جہان کہ زرد آب زیادہ نکلتا ہے حفض اور زرد چوب کافور آب کاسنی یا آب حی العالم میں طلا کرین اور اگر گوشت مرغ وغیرہ کی خارش پڑے اور کھانسی نہو آب غورہ سے اصلاح دینا چاہیے اور اس قانون کو تمام اور ام میں یاد رکھیں مقالہ نفاطات کے بیان میں وہ ایسی صورت کے ثور میں جیسے آگ کے جل جانے سے پیدا ہوں اور جاننا چاہیے کہ اس طرح کے ثور میں رقیق پانی ہوتا ہے اور کبھی خون رقیق ہوتا ہے اور کبھی خون رقیق ہوتا ہے اور کبھی نقطہ یخ غلیظ کے سوا کچھ نہیں ہوتا اور اسکو نفاطات کہتے ہیں علاج فصد کھولین اور خون کی تخلیظ اور تطہیف کے لیے شربت گذر اور شربت عناب اور شربت انار وغیرہ جس چیز میں حموضت اور عفوضت اور قبض ہو پلا تین اور عدس مقشر سرکہ میں پکا ہوا

کھلا تین اور اگر آسپین عناب بھی پکائیں بہتر ہے اور نفاطات میں سونے کی سوئی سے سوراخ کریں اسکے بعد سپیدہ ارزیر اور مردار سنگ گلاب اور آب سرد
 میں مدبر کے طلا کریں تاکہ خون میں سردی اور قرحہ میں خشکی پہنچے اور اظلیہ کہ نار فاری میں گدڑے نفع کرتے ہیں مقالہ شری کے بیان میں شین معجمہ
 کسورہ اور رائے مہلہ اور الف مقصورہ سے شور مسطی سرخی مائل سے مراد ہے کہ ان میں سے بعضے چھوٹے اور بعضے بڑے ہوں اور خارش اور کرب اسکو لازم
 ہے اور اکثر دفع عارض ہوں اور کبھی شری میں سے رطوبت بنتی ہے اسکو فارسی میں دلم کہتے ہیں اور اس بیماری کا سبب یہ ہے کہ خون مراری یا بلغم بورتی کے
 بخارات دفعہ باہر کجانب کو جوش میں آئیں سو دموی کی علامت تو یہ ہے کہ شور میں سرخی اور گرمی زیادہ ہو اور دن میں اسکا غلبہ ہو اور شور جلد ظاہر ہوں
 اور بلغمی کی علامت یہ ہے کہ اسکے رنگ میں سپیدی مارے اور رات کی وقت غلبہ کر آئے اور شور جلد نہ نخلین اور شری قہمی کو جالینوس نے حیلۃ البرامین نبات اللیل
 بولا ہے علاج دموی میں فصہ کریں اور آب نار اور زرد آلو ترش اور آلو کے تقوع وغیرہ سے طبیعت نرم کریں اور تنقیہ کے بعد قرص کا فور وغیرہ سے حرارت ساکن
 کریں اور گرم بانی بدن پر ڈالیں تاکہ جلد نرم ہو اور انجریے تحلیل ہوں اور مسام کھلیں اور سوس اور تخم خرزہ کو ٹا کر ملین اور اسی طرح سرکہ اور گلاب در روغن گل کی
 مالش کریں تاکہ سردی پہنچے اور حدت کو تسکین ہو اور مادہ پھر جائے اور جلد نرم ہو اور مسام کھلیں اور غذا عدس سرکہ میں پکا ہو اور قرصین کہ سمک رضیر اضی اور
 کا ہو اور اسفاناخ اور خرفہ اور سرکہ اور آب غورہ سے بنائیں اور بلغمی میں تنقیہ کے لیے مطبوخ ہلیلہ دین ترید بڑھا کر اور تقطیع بلغم کے لیے سکنجین عسل کھلائیں اور
 بلغم کی تطہیف اور تحلیل کے واسطے حمام کریں اور آب کرفس اور سرکہ میں جو کا آٹا ملا کر بدن پر ملین تاکہ عرق آئے اور مسام کھلیں اور تقطیع اور تحلیل اور جلا حاصل
 ہو مقالہ ماثر کے بیان میں ماثر الغت سرانی میں اس ورم کو کہتے ہیں کہ خون اور صفرا سے پیدا ہو خواہ کسی جگہ ہو اور اطباء متقدمین کبھی اس لفظ کو
 فلفمونی پر کہ سراور منہ پر پیدا ہو اطلاق کرتے ہیں کبھی اس فلفمونی پر کہ جو ہر داغ میں اور اسکے شراب میں اور سراور منہ پر عارض ہو بولتے ہیں چنانچہ صاحب
 کامل نے ان دونوں کی تصریح کی ہے اور شیخ الرئیس نے جگر کے ورم صفراوی پر بھی ماثر بولا ہے لیکن اطباء متاخرین کے عرف خاص میں اس ورم خاص
 سے مراد ہے کہ منہ پر پیدا ہو اور اسکا مادہ خون حاد صفرا سے مرکب ہو اور اس جگہ ہی مراد ہے اور اسکی علامت یہ ہے کہ منہ نہایت سرخ ہو اور درد کرے اور سر
 اور کان اور ناک اور رخسار اور پیشانی تنفخ معلوم ہوں اور درد اور ضربان اسکو لازم ہے علاج رگ قیصال کھولیں اور اگر کوئی امر مانع نہ ہو اور کہتے ہیں کہ اناخون
 نکالیں کہ غشی کی نوبت پہنچے اور اگر فصہ ممکن نہ ہو پندلیون پر حجامت کریں اور جس طرح پر کہ ہو خون نکالنے کے بعد طبیعت کو آب نوا کہ سے نرم کریں اور حسب
 طینات کا استعمال کریں حلق اور سینہ پر صندلین اور مایٹا اور حمض اور گل ارنی اور کشنیر تریا خرفہ یا کا ہو یا عنب الثعلب کے پانی میں ملا کر ضما کریں تاکہ مادہ
 بیان نہ پڑے اور اگر ایک فصہ سے مقصود نہ حاصل ہو اور امثلاً باقی رہے پھر دوسرے دن یا تیسرے دن فصہ کھولیں اور تلین کے بعد گلاب اور کچھ ایک
 کا فور منہ پر ملین تاکہ ترید حاصل ہو اور ماثر بہ اغذیہ میں سے جو کچھ سرد اور مخلط ہو موافق ہے مثلاً طینح عدس اور کشنیر خشک یا کشک جو اور عناب یا ماش مقشر
 اور عناب تیس دانہ لیکر جوش دین اور اسکے پانی میں سکنجین ملا کر دین نش کلی کرتا ہے اور یہ مرض سرکہ امراض میں بھی مذکور ہوا مقالہ طاعون کے بیان
 میں اس پھپسی کا ورم کبھی چھوٹا سا ہوتا ہے جیسا باقلا کا دانہ یا سبچ چھوٹا اور کبھی بہت بڑا ہوتا ہے اخروٹ کے برابر یا اس سے بھی بڑا اور جس طرح
 پر کہ ہوا التهاب اور سوزش شدید اسکو لازم ہے اور ایسا ہوتا ہے کہ گویا گل رکھی ہو اور اسکا گرد سیاہ ہوتا ہے یا نیلگون اور سیاہی سے یازرد یا سرخ مادہ کی

سمیت کی کثرت اور قلت کے موافق سویا ہی تو بہت بُری ہوتی ہے اور جو کچھ کہ اُسکے بعد میں مذکور ہے اُس میں اور پر کی نسبت سمیت کتر ہے اسی واسطے زردی یا سُرخ کو بہت سالم شمار کرتے ہیں اور جب قدر اُس میں سمیت زیادہ ہوتی ہے تو اور خفقان اور غشی کی شدت اسی قدر زیادہ ہوتی ہے اور جاننا چاہیے کہ طاعون اکثر اس عضو میں پیدا ہوتا ہے جس کا گوشت غدومی ہے خواہ وہ عضو جس والا ہو مثلاً سینہ اور زبان کی جڑ اور خضیدہ اور خواہ جیسے ہو مثلاً مغایں یعنی کانوں کے پیچھے کی جگہ اور چڑھے اور نعل اور کانوں کے پیچھے بہت بُرا ہوتا ہے کیونکہ دل اور دماغ سے نزدیک ہے خاص کر جس میں سمیت زیادہ ہو اور طاعون و بائیں زیادہ پیدا ہوتا ہے علاج دل کی تیرید و تقویت میں مبالغہ کریں اور اس کا طور یہ ہے کہ اشرہ سرد اور خوشبو مثلاً شربت انار اور شربت سیدبہ اور شربت ترشی ترنج اور شربت نابج اور شربت لیمو پلائین اور ہر خطہ صندل اور نیلو فرا اور کافور گلاب میں مسیکر سینہ پر طلا کریں اور نقشہ اور نیلو فرا اور صندل اور کافور اور سیب اور بہی اور ترنج اور اسی قسم کی خوشبوئیں کہ دافع سمیت ہوں سونگھائیں اور گھر کی ہوا کی اصلاح کریں اسی طرح پر کہ حمی و بائیں میں گدرا اور جو کچھ کہ دل کے سور مزاج گرم میں اور حمی و بائیں میں مذکور ہے عمل میں لائیں اور ہرگز ادویہ رادہ طاعون نہ لگائیں بلکہ اُس جگہ کو چھوڑ کر اُسکے گرد اگر سرد چیرین طلا کریں تاکہ مادہ سمی الٹ کر اندر نہ جائے اور ورم کے اوپر گہرے پچھنے دین تاکہ مادہ سمیہ باہر آجائے اور پچھنے دینے کے بعد اُس جگہ کو گرم پانی سے دھو ڈالیں تاکہ خون جلد بند نہ ہو اور دیر تک بہتا رہے کیونکہ مادہ جتنا نکلے بہتر ہے فائدہ جس وقت کہ اس بیماری میں خفقان اور غشی کا غلبہ ہو چاہیے کہ گرم پانی خاصہ اگر باہونہ اور شربت میں پکا ہو ورم پر ڈالیں بہت دیر تک تاکہ مادہ دل کی طرف سے پھر کر بیماری کی جگہ چلا جائے اور تحلیل ہو جائے اور ایسا ہی جس وقت کہ بیمار کو سرد مکان میں بٹھلائیں تو اُسکے گرد سردی کے لیے برف موجود رکھیں اور واجب ہے کہ ورم پر پر سیاہ نشان اور خطی اور باہونہ صناد کریں اور باہونہ اور شربت کے مطبوخ سے تمکید کریں تاکہ سرد ہو اُس جگہ پر نہ ہونچے کیونکہ ورم مذکور پر سردی کی ممانعت ہو اس واسطے کہ سردی مادہ کو ہٹاتی ہے اس وجہ سے کہتے ہیں کہ پچھنے لگانے کے بعد اگر خون فراغت سے نہ نکلے حکم کریں کہ اس جگہ مُٹھ لگا کر خون کو تھوڑا تھوڑا چوستے کے طور پر پکھینچیں اور جب تک کہ اس طرح کام نکلے گرم پانی نہیں ڈال سکتے اس لیے کہ پانی خالص اگرچہ بالفعل گرم ہو لیکن بروقت بالقوہ سے خالی نہیں مگر اس صورت میں کہ گرم دواؤں کی قوت اُس میں ہو غذا کے لیے جو چیز کہ خون کو سرد اور غلیظ کرتی ہے دے سکتے ہیں مثلاً عدس اور مرغ اور تھوک پانی میں پکا کر پھر کر کہ میں ڈالیں اور قرصیں کہ چوزہ اور طیبامیج کے گوشت کا بنائیں لقبول سرد میں ملا کر موافق ہے تمبیہ اطبا اس بات میں اختلاف رکھتے ہیں کہ طاعون میں فصد کھولیں یا نہ کھولیں بعضوں کے نزدیک تو یہ ہے کہ نہ چاہیے جیسا کہ مسوع کے لیے کھولنا مناسب نہیں کیونکہ زہر تمام بدن میں پھیل جائیگا اور بعضے کہتے ہیں کہ فصد کھولیں اور خون بہت سا نکالیں کہ جیسا کہ عقب جزارہ کے لسح کے بعد کرتے ہیں کہ واسطے کہ رطوبت عنونت اور سمیت کی حامی ہے خاص کر خون سو جب قدر کہ رطوبت بدن میں سے کم ہوتی ہے اسی قدر زہر کی قوت کبھی کم ہوتی ہے اور طبیعت غالب ہو کر اعضاے رئیسہ کی خوب محافظت کرتی ہے غرض کہ اگر امتلاے خونی ہو اور کوئی مانع نہ ہو ٹھیک بات یہ ہے کہ فصد ضرور کھولیں اور خون زیادہ نکالیں اور شیخ الرئیس اور سید کے نزدیک بھی یہی ہے اور ظاہر ہے کہ فصد اسیلے نہیں کہ جو سمی مادہ عضو خاص میں ہے وہی نکلے بلکہ اس سبب سے ہے کہ مادہ متغفہ کہ سمیت اُس میں جلد آسکے وہ نکل جائے اور مادہ کی مدد موقوف ہو جائے اقباہ جس وقت کہ فصد کیا چاہیں مناسب بلکہ واجب یہ ہے کہ چند چیز کی رعایت ضروری سمجھیں اول تو یہ کہ پہلے طاعون پر پچھنے لگائیں اسیلے کہ جب سمی مادہ اسی عضو سے نکل گیا فصد کے وقت یہ خوف بہت

کم ہوگا کہ مادہ سہی بدن میں پھیل جائیگا دوسرے یہ کہ فصد کے پہلے طاعون کی دو این سرد اور قابض طلا کرین مثلاً حنفی اور گل ارمنی اور مائینا وغیرہ تاکہ جو مادہ سہی کہ اس جگہ میں جمع ہو خون کے نکلنے وقت باطن کی طرف نہ اٹا پھر تیسرے یہ کہ اعضاء رئیسہ خاص کر دل کی محافظت میں مسالغہ کرین تاکہ جو مادہ عضو سے حرکت کرنا ہو ان اعضاء پر نہ آ پڑے اور اسکا طریق یہ ہو کہ اطلیہ عطر یہ سرد سینے اور دل پر رکھیں اور سرد خوشبو میں سوگھامین اور سرد پانی میں گلاب ملا کر گھونٹ گھونٹ پلائیں جب تک کہ خون نکلتا رہے اور اس کے بعد بھی اسی قاعدے کی رعایت رکھیں تاکہ مادہ متحرک بیٹھ جائے اور یہ جو فصد کے وقت احتیاط کا بیان آیا ہے اس صورت میں ہو کہ طاعون کے مادے میں بہت سمیت ہو اور نہیں تو ان باتوں کی حاجت نہیں بے اندیشہ فصد کرین اور اگر سمیت کی قلت میں بھی فصد میں ان قواعد کی رعایت رکھیں تو بہتر ہو اور احتیاط کی بات ہو اور سمیت کی کثرت اور قلت کو ورم کے رنگ سے پہچان سکتے ہیں جیسا کہ بیان کیا گیا فائدہ فصد کے بعد یا بدون فصد کے خفقان اور خشکی کا شدت کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مادہ دل کی طرف متوجہ ہو اور صداع اور ہذیان کا غلبہ اس بات کا نشان ہے کہ مادہ دماغ کی طرف چڑھا ہے سو جو وقت معلوم ہو کہ مادہ دل میں جاتا ہے جلد باونہ اور شبث کا مطبوخ یا گرم پانی ورم پر ڈالیں جیسا کہ اوپر مفصل بیان کیا گیا اور جو وقت کہ مادہ کامیلان دماغ کی طرف معلوم ہو پاشویہ کر این جیسا کہ صداع میں مذکور ہے اور ایسا ہی بڑی قسم کی مجامع پنڈلیوں پر لگا کر زور سے کھینچیں اور سینگلی کو بہت دیر لگائے رکھیں اور یہاں جماعت بغیر شرط چاہیے تاکہ بخار دماغ سے کھینچ کر نیچے کی جانب آئے اور جاننا چاہئے کہ حکما زہند نے کہا ہے کہ روغن کنجد اس مرض میں نہایت مضر ہے ہانگ کہ اسکا چراغ بھی نہ جلائیں اور شیر برنج پکا کر طاعون پر باندھنا فائدہ کرتا ہے اور گلے کا دودھ اور چانول کھلانے کے لیے حکم دیا ہے اور شہد اور شکر سفید کو جمع کر کے ورم پر رکھنا مادہ کا جذبہ اور محلل جانتے ہیں واسطہ علم مقالہ ان اور ام کے بیان میں کہ نفل میں اور کان کے پیچھے اور چڑھوں میں پیدا ہو اور طاعون کی قسم سے نہوا اور اسکو اور ام المغابن کہتے ہیں اور یہ دو وجہ سے پیدا ہوتا ہے ایک تو یہ کہ اعضاء رئیسہ مادہ کو مغابن میں دفع کرین اسلئے کہ نفل ایسی جگہ ہے کہ اس میں دل کا فضول مادہ پڑتا ہے اور کانوں کے پیچھے دماغ کا مادہ اور چڑھوں میں جگہ کا مادہ دفع ہوتا ہے دوسرے یہ کہ کوئی قرح یا کوئی تکلیف ساق میں یا قدم یا ران میں پیدا ہو اس سبب طبیعت حمایت کے طریق پر ایذا کی جگہ پر متوجہ ہو اور اس کے اتباع سے خون اور روح بھی اس جانب کو مائل ہو پھر تھوڑا سا مادہ چڑھوں میں رہ جائے کیونکہ وہ جگہ فراخ اور نرم ہے اور ورم پیدا کرے اور جو نسا ورم کہ ہاتھ کے قرح کے سبب نفل میں اور سر کے قرح سے کانوں کے پیچھے پیدا ہوتا ہے وہ بھی اسی قسم کا ہوتا ہے کیونکہ یہ تمام ایسی جگہ ہیں کہ نرم اور غدوی اور فراخ اور گوشے میں واقع ہیں جو مادہ کہ ان میں سے گذرنا ہے اس میں سے کچھ ایک انہیں رہ جاتا ہے اور ان اور ام کو فارسی میں باغزہ کہتے ہیں اور کبھی مادہ بحران میں مغابن کی طرف دفع ہوتا ہے اور یہ بات نہیں ہوتی کہ اعضاء رئیسہ نے دفع کیا ہے اور کبھی خون اور دوسرے اخلاط کے امتلا سے اس جگہ ورم پیدا ہوتا ہے جیسا کہ اور مواضع میں ہوا کرتا ہے علاج پہلے فصد اور اسہال سے بدن کا تنقیہ کرین اور تقلیل غذا اور تطیبت تدبیر فرمائیں اور ابتدا میں ہی ادویہ مرخیہ مثلاً بنفشہ اور خطمی اور تخم کنوچہ روغن بنفشہ اور موم سفید میں ملا کر ضاد کرین اور جان لین کہ ان اور ام رادعات کا استعمال ممنوع ہے خاص کر اگر بدن میں بہت مادہ ہو اور تنقیہ نہوا ہو اور زراہد میں بھی مرخیات پر اکتفا کرین اور انتہا میں محلات بھی داخل کرین پھر اگر تحلیل ہو تو الماراد اور اگر جمع ہونے لگے پکائیں اور تورڈالین فائدہ جو وقت کہ ورم مغابن میں قرح کے سبب کھینچنے کے اعضاء میں ہو پیدا ہو اکثر یہ ہوتا ہے کہ تھمنے کے بعد بدون استعمال دوا کے ورم زائل ہوتا ہے اور

اور جہان کہین کہ اورام میں رادعات کے ضما د کا اتفاق پڑے جیسا کہ بعض اطبا اس طرف گئے ہیں لازم ہے کہ دل اور دماغ اور فم معدہ کی تقویت میں کوشش کریں تاکہ مادہ اعضاے رئیسہ کی طرف الٹا نہ پھرے غرض کہ رادعات کے استعمال میں مبالغہ کرنا بالاتفاق منع ہے خاص کر اس مادے پر کہ اعضاے رئیسہ نے اسکو دفع کیا ہے اور مرخیات بھی تنقیہ کے پہلے جائز نہیں اور بہتر یہ ہے کہ اوویہ موضع میں توقف کیا جائے جب تک کہ حقیقت خوب معلوم ہو اور ابتدا میں زیت کے نطول سے اکثر شفا ہوتی ہے مقالہ اکلہ کے بیان میں اسکو فارسی میں خورہ کہتے ہیں اور اس سے وہ ماکل اور تعفن اور فساد مراد ہے کہ اعضا میں واقع ہوا اور اسکی علامت یہ ہے کہ اول قرص یا اورم یا شرہ خیشہ بدن میں پیدا ہوا اور جلد بہت فراخ ہو جائے اور اپنے گرد کا گوشت کھا جائے چنانچہ کہتے ہیں کہ جس عضو میں پیدا ہو رات سے دن تک فلوس املناس کے برابر اس عضو کا گوشت کھا جائے اور بہت سخت زحمت ہے کہ جلد ہلاک کرتی ہے علاج اسکے گرد لوہے سے داغ دین کہ دوسرے اعضا میں نہ پہنچے اور ایسی ہی گل ار سنی سرکہ میں ملا کر اسکے گرد طلا کرین تاکہ رطوبات فاسدہ اسپر نہ پڑیں اور اسہال کرین اور بہت سا خون نکالیں تاکہ بدن کا تنقیہ ہو اور سرکہ اور پانی سے زخم کو دھویا کرین تاکہ عفونت کو زائل اور رطوبات کو قطع کرے اور ایسا ہی کرنب پکا کر اور کوٹ کر روغن کا ملا کر اکلہ پر رکھیں تاکہ جو کچھ سیاہ اور فاسد ہو سست ہو کر گر پڑے اور اچھا گوشت نکل آئے پھر زخم کے اندمال کی تدبیر کرین اور اگر اس تدبیر سے اکلہ کی عفونت بالکل نہ جائے چاہیے کہ اکلہ پر داغ دین اور وہ اس طرح پڑے کہ زنگار اور زرداوند مخرج اور قططار سرکہ اور شہد میں ملا کر اس جگہ پر رکھیں اور مرہم زرنخ زردا علی قسم اور آہک آب نارسیدہ او زنگار کا بنا میں اس طرح کہ مینون کو باریک بنا کر موم اور روغن گاؤ میں ملائیں ویسی ہی تاثیر کرتا ہے اور اس دوا سے بھی اچھا ہوتا ہے ٹیٹھا تیل پکتا ہوا اس جگہ پر دین اس طرح پر کہ وہ تیل دوسرے عضو میں نہ پہنچے اور اگر مادہ بہت ہی فاسد ہو اور اس تدبیر سے بھی اچھا نہ ہو گرم لوہے سے اسی جگہ پر داغ دین اور یہ علاج لہنا میں ہے اور اس سے آگے یہ بات ہے کہ عضو کو کاٹ ڈالیں اگر کاٹ ڈالنا ممکن ہو مقالہ دل کے بیان میں وہ غمہ اور تشدید سے ہے اور اسکی جمع دوا اور دماغ آتی ہے وہ ایک بڑی شرہ سرخ رنگ ہے کہ ابتدا میں ہی شدت سے درد کرے اور اسکی شکل اکثر صنوبری ہوتی ہے اور کبھی مستدیر یا مفرط یعنی گول اور دایا ہوا ہوتا ہے اور اسکا مادہ خون حاد ہے کہ رطوبت غلیظہ فاسدہ میں مل گیا ہے علاج فصد یا حجات سے بدن کا خون کم کرین اور سہلات دین اور جہان کہین کہ دل اطراف میں ہو تو ڈر کہ بہت نافع جانین اور غذا کم کرین اور گوشت اور میٹھی چیزیں چھوڑ دین اور سکنجبین پلائیں تاکہ خون کی حدت ساکن ہو اور رطوبت غلیظہ کو قطع کرے اور پہلے دن سے تین دن تک کہ ابتدا کا زمانہ ہے رادعات طلا کرین مثلاً صندل اور فوفل اور برگ خرفہ اور برگ اسبغول گلاب میں مسکر اور اسکے مانند اور تیسرے دن کے بعد اسبغول بھینہ مرغ کی سفیدی میں ملا کر طلا کرین تاکہ حدت ساکن ہو اور جلد مادہ جمع ہوا اور جسوقت مادہ جمع ہو جائے اسپر منضجات رکھیں تاکہ پک جائے اور نضج کے بعد اگر خود بخود پھوٹ جائے مہا اور نہیں تو ادویہ منجزہ یا لوہے سے کھول ڈالیں اور جب زرد آب نکل جائے اور قرص پاک ہو جائے اندمال کی تدبیر کرین اور اگر قرص نہ ہو اور میل زیادہ ہو گلنارا و مر اور صبر اور ماروا اور زرد چوب باریک بنا کر اسپر میں تاکہ جلد پاک ہو اور رطوبت خشک ہو پھر مرہم مدد استعمال کرین اور جان سے کہ دل دد طرح کا ہوتا ہے ایک تو صنوبری شکل ہوتا ہے اور دوسرا سانی سے پھوٹ جاتا ہے اور جس جگہ اسکا سر اوچھا ہوا ہے اسی جگہ سے پھوٹتا ہے مادہ نکلتا ہے دوسرے یہ کہ مستدیر یا مفرط ہے اور یہ خود بخود نہیں پھوٹتا کیونکہ اسکا مادہ غلیظہ ہے توڑنے کا محتاج ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ تین جگہ سے یا زیادہ پھوٹ نکلتا ہے ادویہ منضجہ کا ذکر علیک اور انجیر کو کوٹ کر ضما د کرین اور تخم

کنوچہ دودرم شہد میں ملا کر لگائیں اور گہیون کے خیر میں کچھ ایک نک اور روغن تخم کتان ملا کر رکھیں اور شاید کہ خیر میں شہد بھی داخل کریں اور جو ارکا
اٹا چار حصہ تخم مٹھی باریک بنا کر ایک حصہ ایلو اور آدھا حصہ تینون چیز کو دہی میں پکائیں یہاں تک کہ غلیظ ہو جائے پھر نیکم دل پر رکھ کر ٹی بانڈھیں اور
صبح و شام تازہ بدلیں یہ عمل مجرب ہو اور خاص کر حکمے ہند کا مجرب ہو اور وہ مفجہ کا ذکر یعنی توڑنے والی دوائیں خیر ترش اور کنوچہ اور پخمال کبوتر
اور بن بھیا چوتہ بیضہ مرغ کی زردی میں اور شہد میں ملا کر ضاد کریں اور جان لین کہ اگر لوہے کے آدے سے شگاف کریں بہتر ہو اور اور ام کے شگاف کرنے کا
طریق خراج میں بیان کیا جائیگا فائدہ کہتے ہیں کہ اول روز کہ دل ظاہر ہو چاہیے کہ ایک لینے چونہ کو روغن کنجد یا سپیدہ تخم مرغ میں ملا کر طلا کریں کہ
ہرگز زیادہ نہیں ہوتا اور اسی جگہ مادہ جلجاتا ہو اور اگر کسی شخص کے بدن میں ہر سال دل نکلے میں ہر سال اسکے بدن کا تبقیہ لازم سمجھیں تاکہ سرطان
اور آکلہ وغیرہ سے محفوظ رہے مقالہ دبیلیہ کے بیان میں یہ تصنیف ہو اس سے وہ ورم مراد ہے کہ دل سے بہت بڑا ہو اور دانہ کرے مگر عفونت کے سبب
یا تیز دواؤں کے استعمال سے اور اسکا رنگ جلد کے ہرنگ ہوتا ہو اور اکثر مستدیر المثل ہوتا ہو اور جب اسپر ہاتھ اور انکلی رکھیں اور وہاں میں خوب نہیں
دیتا کیونکہ مادہ غلیظ ہو اور یہ عام ہے کہ دبیلہ ظاہر بدن میں پیدا ہو یا باطن میں اور بعضوں نے کہا ہے کہ دبیلہ میں دو تھیلی کی طرح ہوتی ہیں ایک میں تو زرد
گندہ بھرا ہوتا ہے اور ایک میں مادہ غریبہ زرخ اور استخوان زیرہ یعنی ہڈی کے چورے کی صورت اور اسکے مانند اور دو کیسے یعنی دو تھیلی کو عربی میں دبیلہ
کہتے ہیں اس لیے اسطے یہ نام مقرر ہوا اور جاننا چاہیے کہ جو پب دبیلہ میں سے نکلتی ہے اسکا رنگ مختلف اور قوام طرح طرح کا ہوتا ہے جیسے سیاہ مٹی اور ریت
کا پچھٹ اور کوٹلہ اور ہر سال اور چونہ اور ناخن کے ریزے اور بال اور پشکری کے ریزے اور پتھر کے ریزے اور ریت اور لکڑی کے ریزے اور لکے
مانند جیسے مادہ کی استعداد ہو علاج تبقیہ اور تلطیف تدبیر کے بعد مادے کے نفع اور تلپین کے لیے روغن گل اور روغن زیت اور ایل کی چربی اور کا
کی چربی کا اس پر ضاد کریں اور اگر لعاب تخم کتان اور لعاب جلبہ داخل کریں بہتر ہو اور مرہم داخلیوں بھی فائدہ کرنا ہے اور جب پک کر نرم ہو جائے
اسکو چیر ڈالیں اور اسکا مادہ کئی مرتبہ میں نکالیں اس لیے کہ جو کچھ اس میں ہے اسکو ایک بار نکالنے میں غشی آجاتی ہے اور جب نکال لیں اور صاف ہو جائے
پرانی روئی اس میں بھر دیں تاکہ جو کچھ اس میں رہ گیا ہو اسکو بالکل چن لے اسکے بعد نہ ہوں سے زخم کا اندمال کریں اور دبیلہ کی ایک اور قسم ہے اکثر اسکو
دبیلہ منکوسہ کہتے ہیں وہ اس طرح ہے کہ مادہ عضو کے عمق میں جمع ہو اور جلد سے بہت دور ہو اور نفع کا اثر ظاہر نہ ہو اور جب اس میں شگاف دین صرف
خون کے سوا کچھ نہ نکلے مگر جبکہ گہرا شگاف دین یہاں تک کہ استخوان پر پہنچے اسوقت زرد آب نکلے اور اسکا رنگ مختلف ہو جیسا کہ بیان کیا گیا
اور یہ دبیلہ اکثر قاتل ہوتا ہے علاج اسکی تدبیر وہی ہے کہ گذر چکی لیکن چاہیے کہ تلپین اور نفع میں زیادہ کوشش رکھیں اس لیے مادہ بہت گہرا وہاں میں ہو اور جب
نفع کا تلپین ہو جائے چیر ڈالیں اور شتر گہرا لگائیں کہ ہڈی تک پہنچے اور گہرا وہاں سے مادہ نکلے فائدہ دبیلہ کہ اعضاے باطنہ میں پیدا ہوتے
ہیں وہ ہر ایک اپنی اپنی جگہ پر ذکر کیے گئے اور جاننا چاہیے کہ احشا کے دبیلہ کی تدبیر کلی تحلیل اور تلطیف ہے اور جو کچھ کہ ریح کو دفع کرے شلا تریاق
کبیر اور تریاق افاعی اور مشرود لیلوس کھلانا اور جو چیز کہ اسکے درد کو ہلکا اور تحلیل کرے شلا تخم کنوچہ اور خبازی اور کثیرا بقدر حاجت نرم
کو ٹکر روغن بادام ملا کر صبح و شام دودرم کے برابر برطہ جشقون کے پانی میں باد و قاشق شیر خرمین پلا میں اور جہاں کہیں کہ تپ نہ ہو اور یہ رطوبت

منظور ہو کہ احتیاط کا دبیلا جلد ٹوٹ جائے چاہیے کہ ہر روز صبر و دو دانگ وزر عفران ایک دانگ گلاب میں یا شراب میں دین اور ٹوٹنے کے بعد جس طرف
کو اس کا رخ ہو مدارات یا ملیت سے تنقیہ میں کوشش کریں اور تنقیہ کے بعد اندمال کی تدبیر کریں جیسا کہ دبیلا الکبد اور دبیلا المعده میں ہننے مشر و حابیان
کیا ہے مقالہ شرح کے بیان میں وہ خاے مجھ سے ہے جمہور اطباء کی اصطلاح میں اس ورم سے مراد ہے کہ زرد آب جمع ہونے لگے خواہ ورم
گرم ہو خواہ سرد اور بعضوں کے نزدیک یہ ہے کہ جب ورم گرم جمع ہونے لگے اسکو نام یہ ہوتا ہے بعضوں کے نزدیک وہ ورم گرم مراد ہے کہ جم میں بڑا ہو
اور اسکے اندر ایسی جگہ ہو کہ مادہ اس میں گرے اور پیپ ہو جائے اور خراج اس مادہ غلیظ سے پیدا ہوتا ہے کہ طبیعت اسکو کسی عضو پر پھینکتی ہے اور وہ
مادہ غلظت کے سبب جلد میں نہیں گھستا اور گوشت میں بھی نہیں عضو کی فضا میں ست ہو کر ویسا ہی رہ جاتا اور جو کچھ اسکے گرد ہے اسکو اپنی گرمی
سے متعفن کرتا ہے اور جب پک جاتا ہے اکثر تو ایسا ہوتا ہے کہ پوست کو کھا کر پھاڑ ڈالتا ہے اور جاننا چاہیے کہ جس وقت ورم کا درد شدت پکڑے اور اس میں تدر
پیدا ہو اس بات کی علامت ہے کہ پیپ پڑتی ہو اسکے بعد درد کا تھم جانا اور ورم کا نرم ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ پیپ پک گئی علاج ابتدا میں رگ
کھولیں اور مسهل دین اور جہاں کہیں اطراف میں ہو اور ترقی کو کوئی ادر مانع نہ ہو تو کرنا مسهل سے بہتر ہے اور جب مادہ جمع ہونے لگے خطمی اور تخم کمان اور غیر
اور انجیر اور عکاک کا ضا و کریں اور جب پک کر خود نہ کھلے چاہیے کہ جلد کھول ڈالیں تاکہ مادہ فاسد نکلا جائے اور اس عضو کے اذکار اور اعصاب اور عضلات
اسکے فساد سے محفوظ رہیں طریق خراج وغیرہ اور ام کے شگاف کا جاننا چاہیے کہ ورم جب تک خوب نہ پک جائے شکاف نہ دین اور شگاف کرنا اس جگہ
بہتر ہے کہ بہت نرم اور بہت اوچی اور بہت نیچی جگہ ہو اور ہر ایک کا فائدہ لکھا جاتا ہے سو ورم نرم کا نفع تو یہ ہے کہ ایسی جگہ کا شگاف بہت آسان ہو اور ایذا
بہت کم ہوتی ہے اور بہت جلد زخم مل جاتا ہے اور بہت اوچی جگہ میں شگاف کا یہ فائدہ ہے کہ ورم جگہ میں کسی جگہ کا اوچا ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ بہت
مادے کو اس جگہ سے دفع کرنا چاہتی ہے سو اس جگہ میں شگاف مقضایے طبیعت کے موافق ہو گا اور اس بات سے غرض یہ ہے کہ جمیع امور میں طبیعت کی
رفاقت کی جائے اور بہت نیچی جگہ میں شگاف کا نفع یہ ہے کہ پیپ خود بخود نکلا اور دبا کر نکالنا نہ پڑے اور یہ آسان و بے اندیشہ ہے فائدہ بدن کے طول میں شگاف
دینا چاہیے تاکہ لیفین نہ کٹ جائیں اور بغل اور چھون میں یہ بات نہیں انکے ورم میں شگاف بدن کے طول میں نہ چاہیے بلکہ اسرہ کے اتباع سے کرنا چاہیے
یہی شگاف کے رخ پر اور بدن کے عرض میں اور جہاں یعنی پیشانی اسکے خلاف ہے کہ اگرچہ اس میں بھی شگاف موجود ہے لیکن اس میں شگاف کی سمیٹ پرنہ دینا چاہیے اور بدن
کے طول میں دینا چاہیے جیسا کہ شارح نے کہا جس وقت کہ شکن دار عضو میں شگاف دینا چاہیں مثلاً بغل اور چھون میں اس وقت شگاف کے ساتھ ہی شگاف
دین کر پیشانی میں کیونکہ اسکی شگاف میں واجب ہے کہ شگاف میں شگاف کے مخالف رکھیں اسلئے کہ اسکی شگاف تو عرض میں ہو اور لیفین طول میں سو اگر شگاف
شگاف کا اتباع کرینگے پیشانی کا عضلہ بھون پڑا اور آنکھ پر گر پڑے گا جیسا کہ اندر و ماخس اور شہزادے کی حکایت میں نقل کیا گیا اور جس وقت کہ ورم کھل جائے اگر
مادہ بہت ہے تھوڑا تھوڑا کئی دفع میں نکالیں تا ضعیف نہ ہو اور نکالنے کے بعد تمام پیپ کو پرانی روئی سے پاک کریں تاکہ الالیش بالکل صاف ہو جائے پھر اندمال
کی تدبیر کریں جس طرح پر کہ ذکر آیا ہے اور اس بات میں مرہم کہ اسفیداج اور توتیا اور گلنار اور ماروا اور ورم الاخوین اور انزروت سے بنائیں بہت نفع کرتا ہے اور زخم کو طبع
بھلاتا ہے انتباہ سر اور سر اس میں ہلکے کے فتح سے شگاف اور چین کو بولتے ہیں کہ پیشانی اور دوسرے اعضا میں پڑے اور اسرہ اور اسرہ اسکی جمع اور جمع کی جمع اسار ہے

مقالہ ورم رخو کے بیان میں جسکا نام اور ذیابہ وہ ایک ورم ہونیم اور سفید رنگ کہ حرارت اور درد اس میں نہ ہو لیکن اس میں تسانت اور گرانی ہوتی ہے اور جب انگلی سے دبائیں دب جائے اور اس جگہ دیر تک انگلی کا نشان باقی رہے اور کبھی اس ورم میں لہکاسا اور بھی ہوتا ہے اور یہ دو سبب پیدا ہوتا ہے ایک تو یہ کہ مزاج فاسد ہو دوسرے یہ کہ بلغم زیادہ ہو جائے علاج اگر فساد مزاج اسکا سبب ہو اول اسکی اصلاح کریں اسکے بعد عضو پر روغن گلن یا روغن کنجد اور نمک اور سرکہ ملیں اور اگر اسکا سبب بلغم ہے اور یہ بول کی سپیدی اور غلطت سے معلوم ہو سکتا ہے چاہیے کہ اسکے منضجات دین اسکے بعد حسب بارہ یا حب او نذا و جو چیزیں کہ بلغم کا تنقیہ کرتی ہیں ان سے بلغم کا استفراغ کریں اور مرطبات سے منع کریں اور نمک زیت ورم پر ملنا اور نظرون آب خاکستر و زنت پرانگور اور کچھ ایک سرکہ میں ملا کر ضاد کرنا اور ایک کپڑا خاکستر درخت انگور اور خاکستر بلوط کے پانی میں بھر کر ورم پر رکھنا نفع کرتا ہے اور یہ طلا نہایت خوب ہے نمک خاکستر درخت انگور سرگین گاد شب یانی صبر سب برابر لیکر باریک کریں اور سرکہ میں ملا کر طلا کریں دوسرا نسخہ صبر مرا قیاس سعد شیان یا شازعفران گل رسی ہر ایک برابر لیکر باریک کریں اور سرکہ اور آب کرنب ملا کر قرص بنائیں اور احتیاج کی وقت گلاب یا آب کاسنی اور کچھ ایک سرکہ میں گھسکر طلا کریں مقالہ ورم ریچی کے بیان میں یہ دو طرح پر ہوتا ہے ایک تو وہ ہے کہ ریج عضو کے جوہر میں آجائے اور بیج کی صورت ہو جانے اور فی الحقیقت ورم ریچی ہی ہے دوسرا وہ ہے کہ ریج عضو کے جوہر میں نہ آئے بلکہ عضو کے اندر و عضو کی فضا میں ایک جگہ جمع ہو جائے پھر اگر اس عضو کا جرم نرم اس جگہ سے پھول جائے اور اس قسم کو نفخہ کہتے ہیں فائدہ بدن میں ریج کے جمع ہونے کی جگہ یا تو عضو مجوف ہو جیسا معدہ اور اسعا اور نلکے مانند یا وہ فضا کہ دو عضو کے بیچ میں ہوتا ہے جیسا کہ اغشیہ و تخلیہ اور اس عضو کے بیچ میں کہ وہ جیسے محیط ہیں فضا ہوتا ہے اور جو ہوا کہ ہڈیوں میں یا نلکے اور نلکے گرد کے اغشیہ کے بیچ جمع ہو جاتی ہے اسکا تحلیل ہونا دشوار ہے کیونکہ وہ جگہ سرد ہے اور راستے تنگ اور اس جگہ میں دوا کا اثر کم ہوتا ہے اور ورم ریچی کی علامت یہ ہے کہ ورم سبک ہو اور گرانی نہ ہو اور ایسا ہو جیسا ہوا بھری مشک ہوتی ہے اور اسکا خاتمہ ہے کہ انگلی رکھنے سے کچھ ایک دب جائے اور جلد برابر ہو جائے اور دبائے کا نشان بالکل نہ ہو علاج نفاخ چیزوں سے پرہیز کریں اور لطیف کی تدبیر کریں تاکہ جو مادہ ریج کو اٹھاتا ہے اسکی مدد موقوف ہو جائے پھر آرد جو یا گاؤرس یا ارن سے تمکید کریں تاکہ جوہر جمع ہو رہی ہے تحلیل ہو جائے اور درخت انگور کی راکھ سرد یا جھاویا اہل کے پانی میں ملا کر طلا کریں اور گلقد اور گلاب و زشریت بزوری حار اور عرق بادیان کھلانا نفع کرتا ہے مقالہ سعلہ یعنی رسولی کے بیان میں وہ میں مہلہ کے قح اور کسرہ سے اور لام ساکن سے ورم غلیظ ہے کہ گوشت میں لگا ہوا نہیں ہوتا اور پوست کے نیچے جسطرف کو پھر این اپنی جگہ میں پھر جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ چنے کے برابر سے خرپوزے کی برابر تک ہوتا ہے اور سلعہ کا خاصہ ہے کہ اسکے اوپر ایک غلاف ہوتا ہے اور یہ ورم بلغم غلیظ سے پیدا ہوتا ہے اور چار طرح ہوتا ہے شمیہ اور عسلیہ اور آرد ہالیہ اور شیرازیہ مگر شمیہ سب اقسام میں سخت ہے اور اسکا خاصہ یہ ہے کہ دبلنے نہیں دیتا اور کچھ درد کرتا ہے اور اسکا رنگ اور قوام شم یعنی چربی کے مشابہ ہے اسکا واسطے شمیہ کہتے ہیں اور عسلیہ دبانے سے دب جاتا ہے پھر جلد برابر ہوتا ہے کیونکہ اسکا مادہ سب اقسام کے مادہ سے سے زیادہ لطیف و رقیق ہے اور اسکا رنگ اور قوام شمد کے مشابہ ہے اسوجہ سے عسلیہ بولتے ہیں اور آرد ہالیہ سیاہی مائل ہوتا ہے اور اسکے مادے کا قوام ایسا ہوتا ہے جیسے گارٹھا حریرہ کہ آرد ہالیہ کہلاتا ہے اسلیے اسکا یہ نام رکھا گیا اور آرد ہالیہ فارسی کے دو کلمہ سے مرکب ہے سو آرد تو مشہور اور اسکو عربی میں و قیق اور ہندی میں آٹا کہتے ہیں اور ہالہ اس روغن کو کہتے ہیں کہ تازہ مسکہ سے لیوین اور شیرازیہ کا مادہ سپید اور غلیظ ہوتا ہے شیرازیہ صفت

اور شیراز فارسی میں اس ن خورش کو کہتے ہیں کہ دودھ سے بنائیں جیسے گاڑھا حریرہ اور آخر کی تینون قسموں میں جس کم ہوتی ہو اور نرم ہو اگر تہی علاج
اول بلغم غلیظ کا تفتیح کرین تاکہ زیادہ نہ ہو اور ہمیشہ اضمہ محلہ مثلاً داخلون وغیرہ استعمال کرین کہ شاید ابتدا میں جو مادہ جمع ہو گیا ہو قلیل ہو جائے کیونکہ ٹھوٹا
ہو اور بہت سخت نہیں ہو اور جب ابتدا سے گزر جائے اور بہت غلیظ ہو جائے عمل سے فائدہ نہو اس وقت دو کام میں سے ایک کام کرنا چاہیے یا تو
ادویہ مغضہ لگائیں جیسی کہ دل میں مذکور ہیں تاکہ سکو بوسیدہ اور متعفن کر کے سوراخ کر دین اور ضاد کہ اشق اور خاکستر زنج کرنا اور چونہ اور صابون اور
زرنج اور روغن گل سے بنائیں اس کام میں مخصوص ہو یا حیر ڈالین اور سلعہ کو نکال لین اور شکاف کا طریق یہ ہے کہ اسکے اوپر کا پوسٹ صندارہ سے کھینچ کر حیر ڈالین
اس طرح پر سلعہ کی تحصیل کو صدر نہ پھونچے اور آہستہ آہستہ تمام سلعہ کے اوپر سے جدا کرین پھر سادہ کو مع اس عشا کے کہ اسکے گرد آ رہا ہو اور اسکو کھیل سلعہ
کہتے ہیں صحیح اور سالم نکال لین اور احتیاط کرین کہ اس عشا میں سے کچھ بھی پوسٹ میں باقی نہ رہے کیونکہ اگر عشا بھی پوسٹ میں باقی رہ جائے سلعہ دشواری
سے باہر آتی ہو اور ایسا ہی ورم بھی عود کرنا ہو فائدہ جس سلعہ کو شحمہ کہتے ہیں وہ تحلیل اور تعفن کے قابل نہیں اور اخراج کے سوا کوئی علاج نہیں کیونکہ اسکا مادہ
نہایت غلیظ ہو مقالہ غدو اور عقد کے بیان میں جان لے کہ غدو دو طرح پر میں ایک تو طبعی مثلاً زبان کی چڑکا غدو اور وہ غدو کہ اوعیہ منی کے قریب اور
گردن میں اور بطن میں اور جڑھون میں ہیں دوسری نا طبعی ہیں اور یہاں انھیں سے غرض ہے وہ ایک جسم پر سخت کہ ظاہر میں میں مادہ غلیظ سوداوی یا بلغمی سے
پیدا ہوا اور اکثر بلغم سے ہوتا ہو اور غدو اور سلعہ میں یہ فرق ہے کہ غدو سخت ہوتا ہو اور بڑھتا نہیں ایسا سلعہ جہاں کہیں کہ مادہ غلیظ دوبارہ اسپرٹا ہو اور سر اور غدو
اسکے برابر پیدا ہوتا ہو اور ایسا ہی غدو کا غلاف نہیں ہوتا اور سلعہ اسکے مخالف ہے کہ زیادہ ہوتی ہو اور کسی حال میں نرمی سے خالی نہیں ہوتی علاج داخلون
ضاد کرین اور سیسہ کا ایک بھاری ٹکڑا اسپر مضبوط باندھ دین پھر اگر تحلیل ہو نہو الماد اور نہیں تو نرم و سبک ہو جائیگا اور اضمہ محلہ کہ سلعہ میں مذکور ہیں
استعمال کرین فائدہ کبھی چھوٹی سی پھنسی غدوی ہوتی ہو اسکی تدبیر یہ ہے کہ اسکو حیر ڈالین اور بلغم غلیظ اس میں سے نکال لین اسکے بعد سیسہ کا بھاری سا پتھر
مضبوط باندھ دین تاکہ پھر نہ عود کرے اور جان لے کہ عقد کی بھی دو قسم ہیں ایک تو وہ ہے کہ کسی ایسے عضو میں جس پر گوشت نہو جیسے ہاتھ کی پشت اور پانوں کی پشت
اور پیشانی میں ایک گرہ سنی گولی اخروٹ کے برابر پیدا ہو اور اسکا خاصہ ہے کہ دبانے سے غائب و متفرق ہو جائے اور جب ہاتھ اٹھا لین اپنی ہیئت پر آجائے اور
اس قسم کے عقد کا مادہ اگر مالچ یا بورتی ہو اس میں درد ہوتا ہو اور اگر مادہ خام اور غلیظ ہو درد نہیں ہوتا علاج جس میں درد نہو اسکو ملین اور لکڑی سے کوٹین تاکہ
دگر متفرق ہو جائے اسکے بعد صبر اور حنض اور اقا یا اور سرس یا ہی ضاد کرین اور اسکے اوپر سیسہ کا بھاری سا پتھر رکھ کر مضبوط باندھ دین اور جس میں درد ہو
اول اسپر قوطی ملین تاکہ درد ساکن ہو پھر تحلیل کے لیے ادویہ محلہ مثلاً بیخ سوسن آسمانی اور بیخ خطمی اور زوفا اور کللیل اور تخم تمان اور بابونہ اور قرطم نکوفتہ
پانی میں چکا کر اسکا پانی عقدہ پر ڈالین دوسری قسم عقدہ بھی ہے ہاتھ لگانے سے سخت معلوم ہوتا ہو اور دبانے سے متفرق نہیں ہوتا اور اسکو نائل
مسند کہتے ہیں کیونکہ مضبوط اور سخت ہے اور بعضے اس قسم کے عقدہ کو سلعہ بولتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نہایت بڑھ جاتا ہے علاج اگر گوشت میں ہو چاہیے
کہ اسکو کاٹ کر نکال لین اور اگر گوشت میں نہو ضادوں سے نرم کرین اور قطع نہ کرین کہ اس میں یہ خوف ہے کہ پٹھایا دیر یا ویر یا شریان کٹ جائے اور
کبھی عصب میں بھی عقدہ یعنی گرہ سی پڑ جاتی ہے اس سبب کہ کوئی ایذا اور الم اسکو پہنچے اور یہ عقدہ سلعہ کی صورت ہوتا ہو یعنی اونچے ہوتے ہیں اور

دبے میں اس عقدہ میں اور سلعہ میں فرق یہ ہے کہ سلعہ ہر طرف کو پھرتی ہے اور عقدہ نہیں ملتی مگر دائیں اور بائیں علاج روغن اور قیروطی کہ مغز ساق گاؤ وغیرہ سے بنائیں چند روز ہمیشہ اسپرٹین تاکہ عقدہ نرم ہو جائے اور جب نرم ہو جائے حمام میں لیجائیں اور اعضا میں نرمی آنے کے بعد بیمار کو حکم دین کہ اگر آئین لے اور اپنے بدن کو کھینچے اور اسکو ہاتھ سے ملے تاکہ گرہ کھل جائے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ عصب پھٹ جاتا ہے ایک جاتا ہے اور جب اچھا ہوتا ہے تب اعضا میں صلابت اور عقدہ عارض ہوتا ہے اور ایسا ہی اکثر اعضا میں تفرق واقع ہوتا ہے اور زخم بھرنے کے بعد اعضا میں صلابت اور دشا پید ہوتے ہیں علاج ان صلابت اور دشا پر روغن اور چربی اور مغز کے اقسام ملین تاکہ نرمی آجائے پھر اگر تحلیل ہو نہا اور نہیں تو اس جگہ شگاف دیکر گوشت زائد کو دشنید کے پیچھے سے تراش ڈالیں تو اس کے آٹے سے یا مرہم آگلہ رکھ کر پھر احتیاط سے زخم کا اندمال کریں اور دشا پید کی جمع ہو اور وہ دال ہلکے کے ضمہ سے اور شین مجھ کے سکون اور تنفہاہ تحتانی کے ضمہ سے یا فتو سے اور دال مجھ کے سکون سے تغذ کے وزن پر ہو اور زبرج کے وزن پر بھی کہا ہے ایک جسم ہو سپید اور سخت غضروف کے مشابہ کہ غضروف اور استخوان پر ٹوٹنے کے بعد جب وقت کہ جڑنے اور ملنے لگیں جم آتا ہے اور ایک وریخ کو بھی بولتے ہیں کہ زخم کے اوپر گرہ سی ہو جاتی ہے اور اسکا جو ہر بدن کے جوہر سے الگ ہوتا ہے مقالہ فوجیہ کے بیان میں یہ اس ورم سے مراد ہے کہ اعضا غددی میں پیدا اور طاعون کی جنس سے نمودار و بعضوں کے نزدیک یہ نام اسی ورم کا ہے کہ کان کے پیچھے پیدا ہو علاج جو کچھ کہ سب ورام غددی میں لکھا گیا اسکی تدبیر بھی وہی ہے اور اس بیماری کے لیے دوائے خاص یہ ہے کہ حلزون کی راکھ اور پرانی چربی کہ بے نمک ہو اسپین ملا کر ضماد کریں اور ابن عرس کی راکھ یعنی نیولے کی راکھ روغن سوسن کی قیروطی میں ملا کر ضماد کریں وہی تاثیر ہوتی ہے مقالہ خنازیر کے بیان میں وہ اپنے ہونے میں اور دبے میں سلعہ کے مانند ہوتے ہیں اور ان میں فرق یہ ہے کہ خنزیر گوشت سے چسپید ہوتا ہے اور اکثر ام میں اپنی جگہ سے نہیں ملتا مگر ابتدا میں اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ حرکت دینے سے پھرتا ہے جیسے سلعہ پھرتی ہے اور ایسا ہی خنزیر سخت نہایت ہوتا ہے کیونکہ اسکا مادہ نہایت غلیظ ہے اور اکثر نرم گوشت میں عارض ہوتا ہے خاص کر گردن میں اور بغل میں اور گردن میں لڑکوں کے اکثر عارض ہوتا ہے اور متعدد ہوتے ہیں اور ان سب کا ایک ہی غلاف ہوتا ہے اور کبھی سلعہ کی طرح ہر ایک کا جدا غلاف ہوتا ہے اور خنزیر کا خاصہ ہے کہ چھوٹا ہوتا ہے مگر شاد و ناز اور کبھی نہایت بڑھ جاتا ہے اور اس ورم کو خنازیر اسلئے کہتے ہیں کہ خنازیر کو اکثر عارض ہوتا ہے اور اس بیماری کا مادہ رطوبت غلیظ ہے کہ تخمہ اور سورہ ہضم کے سبب بدن میں جمع ہو کر نرم اعضا پر گرے علاج مقیات اور مسہلات دین تاکہ لغم غلیظ کا تھقہ ہو اور غذا کی لطیف و تقیل میں بہت کوشش کریں اور خالی شکم ہمیشہ ریاضت کریں اور زشیون سے اور غلیظ غذاؤں سے اور رات کی وقت کھانی سے اور بہت بولنے سے اور اونچی آواز کر نیسے اور غصہ کر نیسے پرہیز کریں اور بیل کا سرھانا اور پجار کھنا چاہیے اور تھقہ کے بعد دویہ محللہ کا ضماد کریں پھر اگر تحلیل ہو جائیں تو دویہ منضیہ اور منجرہ ضماد کریں اسکے بعد اندمال کی تدبیر کریں اضمدہ محللہ خردل تخم انجور کف دریا زراوند مقل شق زیت کہنہ موم سفید اسپین ملین دو مسہرات غرضت مقل بیج کرنب بیج کبر تر مس کھت چھانکر سرکہ اور شہد اور زیت میں ملا کر ضماد کریں اور مرہم داخلیوں خنازیر اور جمیع اورام صلبہ کی تحلیل کرنے میں کلی نفع کرتا ہے خاصہ اگر اس میں بیخ سوسن آسان گون کوٹ چھانکر داخل کریں اور مرہم رسل بھی فائدہ کرتا ہے اور دویہ منضیہ منجرہ کا بار بار ذکر آچکا ہے اور اردو جو اردو ترس نہایت میں اور نابالغ لڑکوں کے بول میں ملا کر خنازیر پر رکھنا اسکو پکاتا ہے اور توڑتا ہے اور تخم کمان اور تخم مردا و بیخ سوسن کی دوا در تخم حلبہ شراب میں پکا کر اور پخیاں کی بوتل بقدر حاجت اس میں ملا کر نافع کرتا ہے اور جب وقت

کہ ٹوٹ جائے چاہیے کہ فلفیون اور دیک بر دیک استعمال کریں تاکہ مواد فاسد بالکل پاک ہو جائے اور ان تیزو اوٹن کے استعمال کے بعد روغن ملین تاکہ جو کچھ فلفیون نے قطع کیا ہو وہ گر پڑے اور جب قرحہ پاک ہو جائے مرہم رنگار استعمال کریں تاکہ زخم بھر جائے اور ایک قسم کا خنازیر پر کہ جلد پر پھیلا ہوا ہے اور اسلے کہ اسکا مادہ خبیث ہے جلد متفرح ہو جاتا ہے اور ایسا معلوم ہوا کرتا ہے گویا کچا بخر پھیلا ہوا ہے علاج لوہے کے آگے سے قطع کریں اس طرح پر کہ اسکے مادے کا اثر کچھ باقی نہ رہے اسکے بعد دلخ دین تاکہ پھر جمع نہو اور قطع کرنے میں احتیاط کریں کہ جو نسی رگیں اور پٹھے اسکے قریب میں دکھت جائیں اور کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے خنزیر کو چیرا اور پٹھے کی ایک شاخ کٹ گئی اسی وقت بیمار کی آواز باطل ہو گئی اسیدوائے اطباء نے کہا ہے کہ بہتر یہ ہے کہ جو نسی جانب سالم ہو اور اس میں ٹھپے نہوں اس میں شکاف دین اور باقی کو دو اوٹن سے پاک کریں تاکہ قطع بھی ہو جائے اور ضرر نہ پہنچے اور ایسے حال میں مرہم رنگار نفع کرتا ہے اور خنازیر کی ایک قسم جو کہ اسکا مادہ سرطانی ہوتا ہے اور اسکی تدبیر یہ ہے کہ جب گرم دو اس میں اسکے علاج میں استعمال کریں نین روغن گل ملین اور اگر اس میں حرارت ہو اور گندم اور آب کشنیر ضاد کریں اور ایک حصہ اور خضف و حصہ نرم بلا کر سبز دھنیا کے پانی میں طلا کریں فائدہ ہفتے کھائے کہا ہے کہ تازہ سنگ کے اندر ایک چینی بڑی سی ہوتی ہے اسکو لیکر جلائیں اور ایک ہفتہ صبح دو درم دین ہر قسم کے خنازیر کو دفع کرے اور اطریفل غدوی نفع کرتا ہے اور بلغم اور سودا کے اخراج کے لیے جب خنزیران اور جب اصلی مخصوص ہیں مقالہ ورم صلب کے بیان میں جسکو یونانی زبان میں سفیروس بولتے ہیں سین مہملہ کا ضمہ اور قاف کا فتح اور تین طرح کا ہوتا ہے ایک کا مادہ تومرہ سودا ہے اور اسکی علامت یہ ہے کہ بہت سخت اور تیرہ رنگ ہو اور ہاتھ کو سرد معلوم ہو اور اس میں جس نہو اور درد نہ کرے اور کبھی درد بھی کرتا ہے اور جس بھی ہوتی ہے اور جو نساج میں ہوتا ہے اور اچھا نہیں ہوتا اور دوسرے کا بلغم مادہ بلغم ہوتا ہے اور اسکی علامت یہ ہے کہ ورم بدن کے ہمرنگ ہو اور ہاتھ لگانے سے سرد معلوم ہو اور اسکی صلابت کتر ہو اور اکثر اور ام کے بعد پیرا طلیہ قلعہ حد سے زیادہ رکھیں عارض ہوتا ہے تیسرا وہ ہے کہ سودا اور بلغم سے مرکب ہو اور اسکی علامت بھی مرکب ہوگی علاج سوداوی میں سودا کا تنقیہ کریں اور سوداوی چیزوں پر سہیز کریں اور بلغمی میں بلغم تنقیہ کریں اور بلغمی چیزوں سے منع کریں اور مرکب میں دونوں خلط کا تنقیہ کریں اور تنقیہ کے بعد طینات محلہ مثلاً داخلوں اور اشق اور قتل در میعاد و بطا اور مرغ کی چربی اور مغز ساق کا وغیرہ روغن اور لعابات محلہ اور انجیر کوٹ کر ضاد کرنا مفید ہے فائدہ حسین کہ حسن نہیں ہے لا علاج ہے اور جس میں کم ہو وہ کم اچھا ہوتا ہے مگر جو نساج بہت سخت نہیں اور جس بہستوز اور ایذا پاتا ہے اور سفیروس غیر خالص کہلاتا ہے اسکا تدارک انھیں چیزوں سے کہ گزیریں ہو سکتا ہے مقالہ سرطان کے بیان میں وہ ایک ورم سوداوی ہے کہ صرفا کے احتراق سے یا بلغم کے احتراق سے کہ کچھ ایک صرفا بھی اسکے ساتھ جل جائے حاصل ہو مگر سوداے خالص سے یہ ورم نہیں ہو سکتا کیونکہ اس میں حد نہیں اور اس ورم کی علامت یہ ہے کہ جب اول پیدا ہو بادام کے برابر یا اس سے چھوٹا ہو اسکے بعد زیادہ ہو جائے اور جتنا زیادہ ہو سترخ اور سبز رگیں لیکرے کے پانوں کی صورت ظاہر ہوں اور اسکی جڑ لیکرے کے شکم کی صورت بدن میں گڑی ہو لی اور مضبوط ہو اسی تشبیہ کے سبب سے یہ نام مقرر ہوا اور اسکا خاصہ یہ ہے کہ شدت سے سخت اور تیرہ رنگ اور مستدیر شکل ہوتا ہے اور جان سے کہ جسکا مادہ سوداے صفراوی ہوتا ہے البتہ متفرح یعنی زخمی ہو جاتا ہے اور جو نساج بلغم اور کچھ ایک صرفا کے احتراق سے ہوتا ہے اکثر تو متفرح نہیں ہوتا اور کبھی متفرح بھی ہو جاتا ہے ہونکہ سرطان متفرح کا قرحہ سیاہ اور اسکے لب غلیظ ہوتے ہیں اور باہر کی طرف الٹ آتا ہے اور زرد آب و ربدو اس میں آتی ہے اور عورتوں کے سینہ اور رحم میں اور مردوں کے

پائون میں اور آنت میں اور ارجلیل میں اور منہ میں پیدا ہوتا ہے اور بعض میں درد شدید ہوتا ہے اور بعض میں درد نہیں ہوتا آفتابہ یہ مرض طبیب کو عاجز کرتا ہے
اس میں اچھے ہونے کی امید نہیں اور صرف علاج سے یہ مقصود ہے کہ تین میں سے ایک عرض حاصل ہو یعنی بڑھنے سے روک دینا اور متقروح
ہونے سے بچانا اور متقروح کے قروح کا علاج سے اندمال کرنا علاج تنقیہ سودا کے لیے رگ اکحل یا بادسلیق کھولین اور سودا کے مسہلات دین
اور کئی مرتبہ مسہل دین تاکہ بدن پاک ہو اور جلگی حرارت کو ساکن کریں اور شہرہ اور غزیہ میں سے جو کچھ کہ خون رقیق پیدا کرے کھلائیں اس لیے کہ خون رقیق
پیدا کرے کھلائیں اس لیے کہ خون رقیق احتراق سے بعید ہو اور ابتدا میں رادعات طلا کرین سنگ آسیا کی گرد اور سیسے کی گرد اور روغن گل آب کشنیر
سبز اور عنب الثعلب میں ملا کر طلا کریں اور ایسا ہی سفیداج الرصاص و رگل ارمنی اور زیت کا ہو کے پانی میں ملا کر طلا کریں تاکہ قرحہ پڑنے سے محفوظ
رہے اور جن چیزوں میں حدت ہو انکو استعمال نہ کریں کیونکہ ورم کو حرکت دیتی ہیں اور متقروح کے لیے ایسی چیز استعمال کریں کہ زخم کو بھرا لے اور
درد اور سوزش کو ساکن کرے اور قرحہ کو زیادہ نہ ہونے دے مثلاً سپیدہ ہارزیز اور توتیلے مغسول وغیرہ روغن گل میں ملا کر اور یہ مرہم نفع کرتا ہے اس سفیداج
رصاص توتیلے مغسول مردار سنگ گل ارمنی ہر ایک ایک جزد شایخ مغسول آب لسان الحمل ہر ایک دو جز بنشاستہ صمغ عربی ہر ایک تین جز و جونسو دو
کوٹنے کے لائق ہوا سکو کوٹ کر موم اور روغن گل میں مرہم بنا میں اور ورم پر طلا کریں اور اسکے گرد گل ارمنی آب عنب الثعلب یا آب کشنیر میں ملا کر
لین اور جان لین کہ ورم سرطانی شاید کہ ابتدا میں نیک تدابیر سے اچھا ہو جائے اور سرطان کہ باطن میں ہو احتیاط کی بات یہ ہے کہ اسکا علاج نکرین مگر غذا
کی اصلاح کریں اور شربت بنفشہ اور شربت نیلو فروغیہ اس ورم کے لیے سب شہرتوں سے بہتر ہیں اور سب بہتر غذا آب کشک جو اور مرغ اور بزغالہ اور برہ
کا گوشت اور تازہ مچھلی کہ پتھر یلے پانی میں سے لائیں اور احتیاط کی بات یہ ہے کہ گوشت کو کدو اور جو اور قبلہ یا نیہ میں پکائیں تاکہ بے مضرت ہو جائے اور اس کا
میں ہر وقت کوشش رکھیں کہ متقروح نہ ہو کیونکہ جب متقروح ہو جاتا ہے اچھا نہیں ہوتا اور ایسا ہی جو نسا سرطان کہ دونوں شانوں کے بیچ میں پیدا ہوتا ہے
اگر ہلاک کرتا ہے اور قطع کے سوا علاج نہیں ہوتا مقالہ عرق مدنی کے بیان میں یعنی رشتہ اور نارودہ اس طرح پر ہے کہ اول ایک پھنسی پیدا ہو پھر پک کر
آبلہ ہو جائے اور سورج ہو جائے اور انہیں ایک چیز باریک رگ کی صورت نکلے اور اسکا رنگ سرخ سیاہی مائل ہو اور یہ چیز جو دھاگے کی صورت نکلتی ہے
جب تمام نکل آتی ہو بالشت کے برابر دراز ہوتی ہو یا اس سے زیادہ اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پوست کے نیچے ایسی حرکت کرے جیسا کہ حرکت کرتا ہے اور یہ ورم
گرم اور خشک شہرون میں جیسے حجاز اور بریتہ منورہ میں اکثر پیدا ہوتا ہے اور اس سبب کہ مدینہ منورہ میں اکثر ہوتا ہے اسی کی طرف منسوب کیا اور اسکا سبب
فضول ردی میں کہ خون گرم سوداوی یا بلغم سوختہ سے رکون میں اور گوشت میں حال ہوں اور حرارت کی شدت سے بھنکر اور خشک ہو کر رکون میں بستہ
ہو جائیں ایسا سٹے رگ کی صورت ہوتا ہے اور اکثر پائون میں اور ناف کے نیچے عارض ہوتا ہے اور شیرینی زیادہ کھانے سے اور غذا کے خوب ہضم نہ ہونے سے
اور مشقت کی کثرت سے خاص کر جبکہ عادت نہویہ مرض پیدا ہوتا ہے علاج اسکے ظاہر ہوتے ہی رگ باسلیق اور صافن جانب مخالف سے کھولین اور فصد کے
بعد اس جگہ پر جو نکسنگائیں اور طبوخ تو اکہ اور جب قوقایا اور طبیح بلیلہ سے اور اطریفیل صغیر سے کہینا اور شہرہ اور غزیہ اور روغن گل اور روغن زیتون
اور حمام اور تر روغنوں کی مالش سے مزاج کی ترتیب کریں اور بہت گوشت کھانے سے اور قواکبات اور نمک سود سے پرہیز کریں اور اس بیماری

کی پھنسی پر ایلو آب کشینز اور آب برگ کاسنی میں طلا کرین اور اسبغول سرکہ اور گلاب میں جوش دیکر ضما د کرنا نفع کرتا ہے مگر اس سے پہلے اس جگہ پر روغن گل ملین اور تخم مرو سرکہ اور گلاب میں روغن ملنے کے بعد وہی اثر رکھتا ہے اور صدلین اور کافور اور اسبغول اور گلاب وورد و دھانکو ضما د کرنا اس جگہ کی سوزش تو کمی کو ساکن کرتا ہے اور نفع صبر آب کاسنی کے ساتھ اس مرض کی جڑاٹھا رہا ہے پہلے دن آدھا درم دین اور دوسرے دن ایک درم اور تیسرے دن ڈیڑھ درم اور اسکا طریق یہ ہے کہ اسکو آب کاسنی میں بھگوئیں تمام رات بھیکار ہے صبح ہی صاف کر کے پلائیں اگر کچھ ایک قدم لائیں جائز ہے اور اگر صبر کو خبیثہ کر کے ہمراہ دین نفع کرتا ہے غرض کہ اگر وہ پھنسی دفع ہو گئی اور اس تدبیر سے اسکا مادہ اٹھ گیا بہا اور اگر رشتہ نخل آیا مناسب یہ ہے کہ ایک سیسے کا ٹکڑا ایک درم کے برابر لیکر اور اس نارو کو اسپر لپیٹ دین تا سیسے کے بوجھ سے تھوڑا تھوڑا نکلتا رہے اور اسوقت میں چاہیے کہ ورم کے گرد روغن گل وغیرہ ملین اور گرم پانی بکری کے یا بیل کے شانہ میں ڈال کر تکیہ کرین یا گرم پانی سے نطول کرین اور اسبغول وورد و روغن بادام ضما د کرین تاکہ عضو نرم ہو جائے اور نارو آسانی سے نخل آئے اور اس بات کی احتیاط رکھیں کہ وہ رشتہ ٹوٹ نہ جائے کیونکہ اگر وہ ٹوٹ گیا اندر کی طرف چلا جاتا ہے اور گوشت میں ورم غفہ اور قروح ردیہ پیدا کرتا ہے انتہا ہ اگر کسی سو تدبیری سے نارو ٹوٹ جائے چاہیے کہ اسکو چیر ڈالیں اور طول میں جس طرف سے کہ مادہ کارا ستہ ہو شکاف دین تاکہ مادہ فاسد جسقدر وہاں جمع ہو باہر نخل آئے اور شکاف کے بعد پرائی روئی روغن میں بھر کر اُس میں کھین تاکہ جو گندہ مادہ باقی ہو اسکو تراش ڈالے اور ترقیہ جراثیم کے بعد ایسی تدبیر کرین کہ گوشت بھر جائے فائدہ معجون قبیل بانخا صیت اس مرض کی پیدائش کو منع کرتی ہے ترکیب معجون قبیل ہلبہ کابلی ہلبہ آلمہ تربذ بنجیل قبیل یہ چھ چیزیں برابر میں لگو کوٹ چھانکر سہ چند شکر یا قند میں معجون بنالین خوراک دو درم اطبانے کہا ہے کہ میں نے اس بیماری کا مادہ اٹھا رہا ہے مقالہ جذام کے بیان میں دہم کے ضمیمہ سے ایک مرض ہے بہت بڑا اعضا کے مزاج اور بہت کو کاڑ دیتا ہے اور بدن میں ایک ایسا تشنج اور عقدہ پیدا کرتا ہے جس سے سٹپٹیں نکل جاتی ہیں اور آخر میں کبھی اعضا خشکی کے غلبہ سے پھٹ جاتے ہیں اور سیاہ ہو کر گر پڑتے ہیں اور زرد آب بد بو زخم سے چھنتا ہے جیسا مردہ کے بدن سے نکلا کرتا ہے اور جب مرض مستحکم ہو جاتا ہے اکثر اعضا گل کر گرنے لگتے ہیں اور اس مرض کا خاصہ ہے کہ اطراف میں سے شروع ہوتا ہے اور آخر اعضا سے رئیسہ پر تمام ہوتا ہے اور اس مرض کا سبب یہ ہے کہ سودا نے نا طبعی بدن میں پھیل جائے اور قرشی نے کہا ہے جسوقت کہ سودا تمام بدن میں پھیل جاتا ہے اگر تعفن ہو گیا تو حمی ریح پیدا کرتا ہے اور اگر جلد کی طرف مندرج ہویرقان اسود وغیرہ کا باعث ہوتا ہے اور اگر اٹھا ہو کر خوب جم گیا جذام پیدا کرتا ہے اور جانا چاہیے کہ جس داسے جذام پیدا ہوتا ہے وہ دو طرح کا ہوتا ہے ایک وہ خون کی تھچٹ سے حاصل ہوا اور اسکا نشان یہ ہے کہ اعضا کی حسن باطل ہو اور انہیں غلظت اور کثافت آجائے اور اس قسم میں اعضا نہیں گرتے کیونکہ اسکا مادہ سالم ہے اور اس میں حدت نہیں لیکن یہ بات ابتدا میں ہوتی ہے کیونکہ جبے ض مستحکم ہوتا ہے اور بہت دن گزرتے ہیں مگر اس قسم میں بھی اعضا گل کر خمی ہو جاتے ہیں اور ایسا ہی اسکا یہ بھی نشان ہے کہ آواز بٹھ جائے اور ناک چٹھی ہو جائے اور حدق گول ہو جائے اور بال جھڑ جائیں اس قسم کو دارالاسد بھی کہتے ہیں اسواسطے کہ ایسا بیمار کا منہ شیر کا سا منہ ہو جاتا ہے یا اس سبب سے کہ یہ مرض اکثر شیر کو عارض ہوتا ہے اور ابتدا میں اس قسم کا علاج جلد ہو جاتا ہے دوسرا وہ ہے کہ سودا مردہ صفر سے حاصل ہوا اور جذام پیدا کرے اور یہ قسم کسی حالت میں اعضا کے گل جانے اور گر پڑنے سے خالی نہیں ہوتی کیونکہ مادہ تیز ہوا اور شکل سے علاج پذیر ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اس قسم کی نسبت جلد علاج اثر مانتا ہے کیونکہ صفر اسود سے بہت لطیف ہے اور عجیب نہیں کہ ابتدا میں زخمی ہونے سے پہلے ایسا ہی ہو گا زخمی ہونے کے بعد اس کے زخم وار

اچھے ہونے میں کچھ حلاف نہیں اور جذام کے ابتدا کی علامت یہ ہے کہ منہ اور آنکھ کے رنگ میں سرخی سیاہی مائل ہو اور سانس میں تنگی اور آواز میں خشونت اور آنکھ کی سفیدی میں کدورت اور چھینک کی کثرت پیدا ہو اور ناک سے اور سینہ اور سر کے عرق سے بدبو اور آنکھ سے پانی آئے اور تکر اور حسد اور خواب پریشان و بختہ الصوت اور بالوں کا باریک ہونا اور ٹھنڈا اور ناخون کا پھٹ جانا اور اسکا رنگ سیاہی مائل ہونا اور ہونٹوں کا موٹا ہونا اور آواز کا کروہ ہونا اور اعضا میں غدد اور بشور صلبہ کا ظاہر ہونا یہ سب جذام کا مقدمہ ہے علاج کئی فصدین کھولیں اور سودا کے مسلمات کئی مرتبہ دین تاکہ بدن کا تنقیہ ہو اور تنقیہ کے درمیان میں آرام دین اور خشکی کا ازالہ کریں اور اسکا طریق یہ ہے کہ ہمیشہ حمام کر لیں اور سرد و تر روغن ناک میں الین اور بدن میں ملین اور روغن بادام اور روغن مسکے گاؤ اور عورتوں کا دودھ ناک میں ڈالنا اور بدن پر ملنا نفع کرتا ہے اور سعوط اور مالش حمام کے بعد کریں کہ زیادہ اثر ہوتا ہے اور بعض کی غذا جو حیرت نریم اور ترا اور سرخ النفوذ ہو مناسب ہے مثلاً حریرہ کہ شکر سفید اور روغن بادام اور شیر گاؤ سے بنائیں اور اسکے سوا اور پرند جانوروں کے گوشت اور زردہ بیضہ مرغ پخت اور سک رضاضی اور جو کچھ کہ سودا کو بڑھائے اسکی ممانعت ہو مثلاً گوشت گاؤ اور نرک سودا اور عدس اور کرنب اور اسکے مانند اور غذائے بہتر کبری کا دودھ ہے اگر اسی پر اتفا کریں اور اگر روٹی کے ساتھ کھائیں مضائقہ نہیں اور جان لین کہ پہلی قسم میں یعنی جہان سودا پچھٹ کا ہوتا ہے سب داؤن سے بہتر یعنی کھلے سپا کا گوشت ہے اور تریاق اور دوسری معاجین مشہورہ کہ قریب دینات میں لکھی ہیں اور دوسری قسم میں یعنی جہان سودا صفاوی ہوتا ہے اگر چہ ابتدا کے بعد اچھے ہوئی تو قحلم پڑتی ہے لیکن اسلئے کہ قروح اور تامل کے فساد میں کمی آجائے اور مدت حیات دماز ہو جائے لازم ہے کہ تطفیہ اور تربیہ اور تنقیہ سے ہاتھ نہ روکیں اور اس جگہ ماہرین سفوف مسهل سودا کے ساتھ نہایت تاثیر کرتا ہے تنبیہ جذام کی ابتدا میں اول داہنے ہاتھ سے رگ قیفال کھولیں اور چند روز مہلت دین پھر بائیں ہاتھ سے رگ اکمل کھولیں پھر اگر احتیاج پڑے پانوں میں اور پیشانی میں اور کانوں کے پیچھے کھولیں اور اگر حلق میں بوجہ اور گرگی معلوم ہو رگ دواجین کگردن میں کھولیں اور اتنا خون نکالیں کہ غشی کے قریب ہو جائے مقالہ سفیر یعنی گنج کے بیان میں وہ سین مہلہ کے قحلم سے عین مہلہ کے سکون سے ان قروح کو کہتے ہیں کہ سر اور منہ پر پیدا ہوں اور کبھی تمام بدن میں بالوں کے مسامات میں پیدا ہوتے ہیں اور جاننا چاہیے کہ ابتدا میں شور مستحکم خفیف متفرق پیدا ہوتے ہیں پھر زخمی ہو کر کھڑے زخمی مائل اسپر پیدا ہوتا ہے اور جب متفرق ہو جاتے ہیں انکو سفیر کہتے ہیں اور سفیر دوطرح کا ہوتا ہے پہلی نوع وہ ہے کہ اس میں سے زرد آب نکلتا ہے اسکو سفیر رطب و شیرینجہ کہتے ہیں اور اسکا سبب فضلات عفنه اور رطوبات فاسدہ ہیں اور اکثر لوگوں میں اسی نوع کا سفیر عارض ہوتا ہے علاج قیفال کی فصد کھولیں اسکے بعد اگر احتیاج ہو پیشانی کی رگ کھولیں اور کہتے ہیں کہ کانوں کے نیچے کی رگ کھول کر اسکا خون سفیر پر ملنا کلی نفع کرتا ہے اور جہان کہیں کہ فصد سے کوئی امر مانع ہو مثلاً بار بار کا ہے یا ضعف ہے حجامت سے یا چونک لگا کر خون نکالیں اور خون نکالنے کے بعد ہلیلہ اور شاہترہ کے مطبوخ سے طبیعت نرم کریں اور جو چیزیں خون غلیظ پیدا کرتی ہیں اور خون کو فاسد کرتی ہیں ان سے پرہیز کریں اور جو چیزیں بے مزہ ہیں اور قلیہ کدو اور قلیہ سفناخ اور زردہ تخم مرغ کھلائیں کہ مفید ہیں اور جب تنقیہ اور خون کی اصلاح ہو جائے اسکے بعد اطلیہ مناسب استعمال کریں اور وہ یہ ہیں زرد چوبہ بادام تلخ گنار راتینج کا غد سوختہ مارو برگ اس بیج سوسن آسمان گون ما قیاقبیل یہ سب دوائیں یا انہیں سے جو کچھ میسر ہو باریک بنا کر سرکہ اور روغن گل ملا کر طلا کریں دوسری ترکیب کہ ابتدا میں نہایت مفید ہے خاص کر لوگوں کے لیے زرد چوبہ پوست انار مردار سنگ خنبار یک بنا کر سرکہ اور روغن گل میں طلا کریں اور جہان دودھ پتیا ہوا بچہ امین مبتلا ہوا اسکے کان کی پشت میں شگاف دیکر اسکا خون

سعدہ پر ملین اور دودھ پلانے والی کو سفوف ہلیدہ اور انیسون اور شکر کھلائین اور اگر بدن میں استلا ہو فصد کرین اور جب ابارج دین اور جماع سے ممانعت کرین دوسری نوع وہ ہے کہ سعد خشک ہو شورہ کی صورت اور سپید چھلکے اُسکے اوپر سے گرین اور اُسکا سبب خلط سوداوی ہے کہ رطوبت شور میں ملکر جلد میں آگئی علاج تنقیہ سودا کے لیے اقیتمون اور ہلیدہ اور شاہترہ مطبوخ دین اور مرطب غذاؤں سے اور پیاز جام کرنے سے اور تداویر مرطب سے کہ امراض سوداوی سے مخصوص ہیں مزاج کی ترتیب کرین اور گرم پانی اور لعاب تخم خطمی اور لعاب تخم کتان سعدہ پڑائنا اور موم روغن اور مرغ اور بٹی چربی اور روغن کدو اور روغن بادام شیرین اور روغن بنفشہ اور روغن نیلو فر سے اُسکو چکنا رکھنا نفع کرتا ہے اور ایسا ہی روغن بارہ مذکور سے سحوط کرنا مفید ہے اور اگر سعدہ غلیظ اور صلب ہو اول اُسکو لوہے سے یا کسی اور چیز سے چھیل ڈالین تاکہ خون آلودہ ہو جائے پھر سرکہ اور نمک آب صابون میں ملا کر ملین اور جو سعدہ غلیظ پر جو کین لگائیں تو بہتر ہے اور جب چھیل ڈالین یا جو کین لگائیں یہ مہم استعمال کرین مردار سنگ زرد جو ب کوٹ چھا کر سرکہ اور زیت میں ملائیں دو اک سعدہ یا بس کو نفع کرتی ہے زراک اور نمک ہر ایک ایک حصہ گوگرد سیما ب کشتہ مازو زرد جو ب زراوند مردار سنگ ہر ایک دو حصہ سرکہ اور روغن گل ملا کر طلا کرین اور سعدہ رطب کی ایک قسم ہے کہ اُسکو شہدی کہتے ہیں اُسکی علامت یہ ہے کہ سرکی جلد میں بیماری کی جگہ پر ایک باریک سوراخ پیدا ہون اور سوراخوں کے اندر مواد فاسد بھرا رہے اور اُسکا خاصہ ہے کہ پوست کو فاسد کرتا ہے اور اس قسم میں اور سعدہ رطب کی پہلی نوع میں یہ فرق ہے کہ شہدی کا نمحہ کھلا رہتا ہے اور اُسکے سوراخ میں پیپ بھری ہوئی نظر آتی ہے اور پہلی نوع اُسکی نحوف ہے کہ قرعہ پر پوست تر لگا رہتا ہے چنانچہ کبھی ایک قطعہ چار انگشت کے برابر ہوتا ہے اور اُسکے نیچے پیپ چھپی رہتی ہے علاج اول شہدیہ کو صابون کے پانی سے یا سرکہ اور نمک سے دھوئیں اور پرانی روئی سے اُسکے پیپ صاف کرین اُسکے بعد زنگار باریک پسکا اُس میں بھر دین تاکہ گندہ اجزا کو کھالیوے اور رطوبات فاسدہ کو فنا کرے اور ایک قسم اور ہے اُسکو روس لابرہ کہتے ہیں وہ اس طرح ہے کہ بالوں کے مسام میں سوراخ شہدی کے سوراخوں سے باریک پیدا ہون اور انہیں سے ایسی رطوبت نکلے جیسا گوشت کا پانی اور یہ بھی لازم ہے کہ مسام اس کرانین اور اُس جگہ کے بال کھڑے ہو جائیں اور سخت ہو جائیں گو یا سوئیاں ہیں علاج فصد کرین اور ایک مسهل دین جیسا کہ ذکر آیا ہے اور تنقیہ کے بعد اُس جگہ کے بالوں کو موچنے سے اکھاڑ ڈالین اور مجملہ بلا شرط اُس پر کھڑکھین تاکہ اُس میں سے ایک چیز روغن کی صورت کہ علت کا مادہ ہے نکل آئے پھر اُس جگہ کو سرکہ سے استقدر دھوئیں کہ اُس جگہ کے بالوں میں سپیدی آنے لگے اور رطوبت کہ گوشت کے پانی کی صورت ہو زائل ہو اُسکے بعد تو تیار مردار سنگ اقلیمیا روغن گل مدبر میں ملا کر طلا کرین اور روغن کی تدبیر یہ ہے کہ سرکہ میں پکائیں یا تاک کہ سرکہ جگر روغن باقی رہے اور ایک قسم اور ہے اُسکو عجز کہتے ہیں یعنی عقد اور یہ قسم دل کے مشابہ ہوتی ہے اور ابتدا سے سخت ہوتی ہے اور پیپ نہیں لاتی علاج جب تک ممکن ہے بھوکا رکھیں اور غذا کی تلطیف کرین اور بابونہ اکلیل برنجاسف کے مطبوخ سے نطول کرین اور تنقیہ ضروری ہے اور عقد کی تلیمین سے غافل نہون اور ایک قسم اور ہے اُسکو تہی کہتے ہیں اور وہ قروح مستدیر صلب ہیں کہ اوپر سے سرخ ہوتے ہیں اور اُنکے اندر ایک چیز انجیر کی صورت ہوتی ہے اور ایک قسم ہے کہ چھوٹی پھنسیاں سرخ رنگ نکلتی ہیں اور انکی شکل ایسی ہوتی ہے جیسا سرسپان اور انہیں سے ایک ایسی رطوبت نکلتی ہے جیسے خونکی مائیت اور یہ دونوں قسمیں سبب میں اور علاج میں پہلی قسم کے قریب ہیں اور ایک قسم اور ہے اُسکو سعدہ حمر کہتے ہیں وہ اس طرح ہے کہ جب سرکہ منڈائیں سرکہ پوست سرخ ہو جائے اور اُسکی سرخی میں کچھ ایک سیاہی معلوم ہو اور ہاتھ لگانے سے درد کرے جالیوس گستا ہے کہ اگر یہ قسم متفرح ہو جائے علاج پذیر نہو کیونکہ اُسکا مادہ غلیظ اور فاسد ہے علاج رگ قیغال کھولیں اور استعمال کے لیے

شاہترہ اور اقیقون کا مطبوخ دین اسکے بعد چار گ قطع کرین اور رگ پیشانی کھولین یا پیشانی پر پچھنے لگائیں اگر مناسب سمجھیں اور قیر و طی روغن بنفشہ اور موم سفید سے بنا کر اور اسکو خلاف اور خطمی اور خبازی کے پانی میں کئی مرتبہ دھو کر اسکے بعد کچھ ایک کف دریا اور صدف سوختہ اور بیضہ کی سفیدی اسی میں اخل کرین اور استعمال کرین کہ نہایت مفید ہو فائدہ کبھی یہ سنعفہ منہ پر پیدا ہوتا ہے اور اسکا علاج بھی یہی ہو کہ قیصال اور رگ پیشانی کی فصد کرین اور ایسا ہی رگ اور بیضہ یعنی شربتی جسکو ہندی میں پھنگ کہتے ہیں اسکی رگ کا کھولنا اور فقرہ اور ساقین پر حجامت کا کرنا اور چونک کا لگانا اور حمام کرنا نفع کرتا ہے اور گرم پانی پر انکباب کرنا نہایت خوب ہے اسلئے کہ جلد نرم ہوتی ہے اور یہ سنعفہ سر میں ہو یا منہ پر فصدا اور اسہال کے بعد قوی دوائیں کہ سنعفہ میں گذرین طلا کرین مقالہ جرب یعنی خارش کے بیان میں اس سے یہ مراد ہے کہ چھوٹی چھوٹی پھنسیاں بہت خارش کے ساتھ نکلیں اور کبھی اسی میں پپ پڑ جاتی ہے اور کبھی نہیں اور جرب اکثر ہاتھوں کی انگلیوں کے بیچ میں اور رانوں میں پیدا ہوتی ہے اور کبھی تمام بدن میں بھی ہو جاتی ہے اور اطبا کے نزدیک ان امراض میں سے ہے کہ دوسرے کو لگ جلتے ہیں اور اسکی پیدائش کا سبب یہ ہے کہ خون صفرا اور سودا سے سوختہ اور بلغم شور کی آمیزش سے فساد آ جائے یا فی نفسہ اسی میں فساد آ جائے اور خون کے فساد اور احتراق کا سبب کثرت استعمال گرم دواؤں کا اور شور چیزوں کا اور ٹھنڈی چیزوں کا اور شراب وغیرہ کا ہے کہ خون کو باریک رگون میں اور عروق ساقیہ میں فاسد کرتی ہیں اور اسکی جلد ضعف کے سبب خاص کر انگلیوں کے بیچ کی جلد اسکو قبول کر لیتی ہے اور جرب و طرح پر ہے ایک تو وہ ہے کہ خشک ہوتی ہے اور خشک ریشہ ہو جاتا ہے دوسری قسم وہ ہے کہ تر ہوتی ہے اور اس میں سے زرد آہ نکلتا ہے اور کبھی جرب تر سے خون بہتا ہے اور کبھی اسی میں پیدا ہوتے ہیں جیسے حیونشی کے بیضہ کہ چٹیان کملا تی ہیں اور جرب کے ثورہ کا مادہ جیسا جیسا قلت اور کثرت اور حدت میں کم و زیادہ ہوتا ہے اسی کے موافق انکی صورت میں و اعراض میں اختلاف ہوتا ہے مثلاً جہاں کہیں کہ صفراے حار غالب ہو شور بھی سرخ رنگ اور درد کے ساتھ ہونگے اور اسی شدت کی خارش ہوگی اور جہاں سودا کی کثرت ہوگی درد کم ہوگا اور پھنسیاں سیاہ معلوم ہونگی اور یہ جرب مدت تک رہتی ہے اور دیر میں جاتی ہے اور جس جگہ بلغم غالب ہو گا ثورہ سپید رنگ اور پھیلی ہوئی پانی سے بھری ہوتی ہوگی اور جرب خشک مادہ غلیظ اور خشک سے پیدا ہوتی ہے علاج اگر جرب خشک ہو گرم پانی میں استعمال کرین اور چنے کا آٹا چند رگ کے پانی میں ملا کر بدن پر ملین اور گرم پانی سے نہلا لیں اور جس چیز سے خشکی زیادہ ہو اس سے منع کرین اور جب مادہ میں نرمی اور رطوبت آ جائے مارا بھین دین تاکہ اسہال میں نخل جائے اور اگر ضرورت جائیں فصد کھولین اور ترقیہ بدعات کرنا چاہیے اور سہلات کے درمیان میں طیب سے غافل نہ ہوں اور ترقیہ کامل کے بعد طلا کی ادویہ استعمال کرین اور یہ دوائیں کرتی ہے تخم رواج مغززدہ و آلو تچ ہر ایک دس درم سیلاب کشتہ اور نمک ہر ایک ایک درم جو چیر کوٹنے کے لائق ہے اسکو کوٹ لیں اور سب دواؤں کو سرکہ میں تر کرین اور جزا ستا و کچھ رگہ کر اسی میں ملا لیں اور حمام میں تین دن پیا پلین اور غسل کرین اور اگر جرب تر ہو فصد کھولین اور جس خلط کا غلبہ ہو اسی کے موافق مسہل دین مثلاً اگر صفرا غالب ہو ہلیہ زرد اور سنا اور شاہترہ اور امیران اور اسنتین کا مطبوخ دین اور یہ مطبوخ جرب کے مواد کے اقسام کو نکالتا ہے اور سفوف ہلیہ اور جب بنفشہ اور مطبوخ خیار شہر نساب میں در نفعی صبر رانی جرب کو اکھاڑتا ہے اور اسکا طریقہ یہ ہے کہ ایک درم یا ایک مثقال صبر لیکر فقط پانی ہی میں یا آب کاسنی یا آب تمہندی میں ایک رات دن تر رکھیں اور صبح کی وقت صاف پانی دین اسی طرح تین دن تک دین اور تین دن تک نہ دین اور پھر تین دن پلا تین اور تین دن نہ پلا تین پھر تین دن اور بھی دین تاکہ سب نو درم یا نو مثقال صبر دیا جائے اور اگر سودا کا غلبہ ہو مطبوخ اقیقون وغیرہ پلا کر استفراغ کرین اور اگر بلغم زیادہ ہو صبر اور زرد اور غار لیقون اور شحم خطل کی گولیاں بنا کر ان سے بدن کا ترقیہ کرین اور ترقیہ کے بعد درواز

اور برگ خنا اور شحم حنظل اور اقلیمیا سے نقرہ اور آرد عدس مقشر اور سیاب کشتہ سرکہ اور روغن گل میں ملا کر طلا کرین اور ہرگز گرم دو امین طلا کرین کہ ضرر ہوتا ہے اور بہتر
غذائیں جرب میں جو چیزیں کہ بے نرہ اور سردی اور تری مائل ہیں مثلاً اسفناخیاہ و قرعیاہ اور نرم گوشت اور روغن طائلم لیکن باد بخان اور نمک سود اور شکار کا گوشت
مضر ہے اور کہتے ہیں کہ جماع بھی مضر ہے مگر تنقیہ بدن کے بعد عجب نہیں کہ جس شخص کے بدن میں مٹی کی کثرت ہے اسکو نفع کہ مقالہ حکم کے بیان میں وہ ایسی خارش
ہو جس میں پھنسیاں نہیں ہوتیں اور نمک سود اور گندہ مچھلی نمک زدہ اور پیرکنہ وغیرہ جس چیز کا کیوس رومی ہوتا ہے اسکے کھانے سے یہ بیماری پیدا ہوتی ہے اور ایسا ہی جو
لوگ کہ جماع کے بعد گرم پانی سے غسل نہ کریں اور بدن کو خوب نہ ملین اکثر اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں اور کچھ عجب نہیں کہ شرع شریف میں غسل جماع کے بعد اسی وجہ سے
واجب ہوا ہو اسی واسطے امام مالک رحمہ اللہ نے غسل میں مالش کرنا لازم رکھا ہے علاج فصد کرین اور مارا الشعیر اور راجحین دین تاکہ خلط کی تربیب اور قوام کی تعدیل
ہو جائے اور تربیب و تعدیل کے بعد کوئی ایسا مسہل کہ اخلاط محرقہ کو کھالے پلائیں اور جس غذا سے رطوبت شیرین پیدا ہو وہ کھلائیں اور ہمیشہ حمام میں لیجائیں اور
روغن گل اور سرکہ میں کچھ آب کر فس اور بورہ ملا کر بدن پر ملین خاص کر حمام میں نفع ہوتا ہے اور جماع ضرر کرتا ہے اور کبھی پورٹھے آدیون کو اور پورٹھے مزاج والوں
کو خارش ہو جاتی ہے اس سبب کہ انکی جلد ضعیف ہے اور حرارت غریزی اور قوی طبعی کہ جلد کے پیچھے کے بخارات کو تحلیل کرتی ہے ضعیف ہو گئی اور ان میں اسکا اچھا
ہونا مشکل ہے اور اسکی تدبیر یہ ہے کہ غذا کی اصلاح میں کوشش کریں اور حمام اور مالش اور روغن اور سرکہ کی مالش حمام میں لازم رکھیں اور جو چیز کہ حرارت غریزی
قوت دے اور رطوبت فضلی کو قطع کرے مفید ہے قائمہ جو کہ ناک اور مقعد اور رحم اور مریغ وغیرہ میں پیدا ہوتی ہے انھیں اعضا کے امراض میں اسکی تدبیر گندی اور
جونسی انگلیوں کے پیچ میں ہو جاتی ہے اسکا ذکر آنے والا ہے اور قبل اور دبر کی حکم کے لیے یہ دوا مفید ہے شب پانی بریان اور قطران ہر ایک برابر نرم کر کے ایک
درم کی مقدار کپڑے میں لگا کر شاد کرین یا آدھے درم کے برابر آب شہد میں ملا کر شاد کرین اور طین اور طبعہ اور تخم تھان شہد میں جوش دیکر اور ایک کپڑا اس میں بھر کر
قبل یا دبر میں اٹھانا نفع کرتا ہے تنبیہ جرب اور حکم اور شری کہ لڑکوں میں پیدا ہوں اگر ایک برس کا بچہ ہے حجامت کریں یا جو کین لگائیں اور بعضے چھ مہینے کے بچے کو
حجامت کرتے ہیں اور خون نکالنے کے بعد گل سرخ اور بنفشہ اور نیلوفر اور جو مقشر کوٹ کر پانی میں پکائیں اور اسکے پانی سے بدن دھو ڈالیں اور روغن اسکے
نزدیک بھی نہ لیجائیں اور دایہ کو ہلیہ اور شاہترہ کا مطبوخ اور سلکنجین دین اور جماع سے اور بڑی بڑی غذاؤں سے منع کریں اور اگر بارہ برس کی عمر میں یہ قصہ
اور مطبوخ ہلیہ اور خیار شنبہ اور آب بادیان اور شیرہ خرفہ مفید ہے مقالہ حصف کے بیان میں حاصہ مہلہ اور صادمہلہ کے فتوے سے وہ چھوٹی چھوٹی چھوٹی
سرخ نوک دار ہوتی ہیں جو اگر بلکہ باجرہ کے دانہ کے برابر جلد پر نکلتی ہیں اور بہت خارش ہوتی ہے اور انکی چھین اسقدر ہوتی ہے گویا کاٹنا چھتا ہے اسواسطے
شوکی کہتے ہیں اور بیماری گرم شہرون میں اور ان ابدان میں کہ عرق بہت آتا ہے اور درد ہونے کا کم اتفاق ہوتا ہے پیدا ہوتی ہے خاص کر جس وقت کہ ہوا
گرم یا سرد آسمین ہونے اور اسکی ایک قسم ہے کہ پوست پر خفیف سی خشونت فقط خارش اور کچھ ایک درد کے ساتھ ظاہر ہو اور شور نہون علاج فصد کرین
اور گرم اخلاط کا مسہل سے تنقیہ کریں اسکے بعد باونہ اکلیل سبوس پکا کر اسکے پانی سے غسل کریں خاص کر حمام میں اسکے بعد سرکہ اور روغن گل
ملین اور ایسا ہی نمک اور خنا اور سرکہ سے مالش کرنا اور آرد جو اور روغن گل ملا کر نافع کرتا ہے اور سرد پانی میں غسل کرنا حصف کی پیدائش کو اور
اکثر امراض جلد کو منع کرتا ہے اور یہ دوا مفید ہے بازو زرد چوب کوٹ چھان کر روغن گل اور گلاب اور سرکہ میں ملائیں اور حمام میں ملین اور ایک عت

ٹھہر کر سرد پانی اور سبوس سے دھو ڈالیں انتباہ فصد اور اسہال کی اسوقت حاجت ہو کہ بدن میں استلا ہو اور نہیں تو جلد کا پاک کرنا کفایت کرتا ہے مقالہ
قوبا یعنی داو کے بیان میں قوبا قاف کے ضمہ سے وہ ایک خشونت ہے کہ جلد میں ظاہر ہوتی ہے خارش کے ساتھ اور وہ نہیں ہوتا اور اس کا رنگ سرخ ہوتا ہے
یاسیادہ اور اکثر وہ خشونت دائرہ کی صورت ہوتی ہے اور وہ کبھی پھیلتی ہے اور کبھی ٹھہرتی ہے اور کبھی جلد موقوف ہو جاتی ہے اور کبھی نرم ہو جاتی ہے اور کبھی نرمی کے
اوپر سے پوست کے ایسے ٹکڑے کرتے ہیں جیسے مچھلی کے چھلکے اور کبھی قوبا سے زرد آب ٹپکتا ہے اور مادہ جیسا جیسا حدت اور جراثیم اور کثافت اور لطافت میں
ہوتا ہے اسی کے موافق یہ سب امور بھی ظاہر ہوتے ہیں غرض کہ سرخ جلد علاج پذیر ہوتا ہے اور بہت غلیظ نہیں ہوتا اور سیاہ دیر میں اچھا ہوتا ہے اور سطر
اور دل دار ہوتا ہے اور جاننا چاہیے کہ قوبا کے تین مرتبہ ہیں اور ہر مرتبہ کا علاج علیحدہ ہے پہلا مرتبہ تو وہ ہے کہ اول پیدا ہی ہوا ہے اور گوشت میں سرایت نہیں
کی دوسرا مرتبہ وہ ہے کہ گوشت میں کچھ ایک تاثیر گر گیا ہے تیسرا مرتبہ وہ ہے کہ نہایت شدت اور غلظت سے ہو اور گوشت میں خوب اثر کر گیا علاج جب تک کہ پہلا
مرتبہ ہے اطلیہ خفیضہ سے زائل ہوتا ہے مثلاً گیہون کا تیل اور روزہ دار کے دانت کا میل یا اسکے ٹنڈھ کا لعاب یا اس یا منخاٹ سرکہ میں یا مرغ اور بٹکی چربی موم
روغن میں کہ اس میں کتیرا صبر حل کریں ملا کر یا صمغ آلو دینگرہ سرکہ میں گھسکر یا ہلیہ سرکہ میں رگڑ کر یا حوض سرکہ میں ملا کر انہیں سے جو کچھ کہ میسر ہو استعمال کریں
اور دوسرے مرتبہ کی تدبیر یہ ہے کہ اسپر جو تک رکھیں اور اطلیہ پہلے مرتبہ سے زیادہ قوی استعمال کریں مثلاً اشق سرکہ میں رگڑ کر یا اشق اور کندش اور زرد چوہ پانی
میں ملا کر یا قردمانا کوٹ کر سرکہ اور روغن گل میں ملا کر یا ازوے سوختہ اور صمغ سرکہ میں ملا کر طلا کریں اور تیسرے مرتبہ کی تدبیر فصد اور سہل ہے اور اسہال کے
لیے مطبوخ افیمون مارا بجن میں ملا کر دین چند مرتبہ اور حمام کلی مفید ہے اور تنقیہ کے بعد اسپر جو گین لگائیں یا کسی سخت اور کھری کھری چیز سے اسکو چھلکے
اسکے بعد قوی دوائیں طلا کریں مثلاً زراوند اور زینج اور اشق اور قطل اور خردل اور زاج روغن گندم اور سرکہ میں ملا کر اور اگر دوا سے اچھا نہ ہو اور ممکن ہو تو اسکو
چیر ڈالیں پھر تیز دوا اسپر لگائیں تاکہ زائد گوشت کو کھالے اسکے بعد مرہم سفیداج سے زخم کا انزال کریں اور اگر قوبا خفیضہ پر پیدا ہو تو چاہیے کہ سپیدہ آٹھ درم
اور گندک دو درم مویرج ایک درم کوٹ چھان کر اسپر چھلک دین اور اگر لڑکوں کے بدن پر پیدا ہو روزہ دار کے ٹنڈھ کا لعاب یا صمغ آلو اور سرکہ اور جو کچھ کہ پہلے مرتبہ
میں گندنافع کرتا ہے اور جب قوبا زائل ہو رادعات استعمال کریں کہ پھر نہ عود کر آئے قائدہ جہان کہیں کہ مادہ بدن میں زیادہ ہو اگر چہ قوبا کا پہلا ہی مرتبہ ہو فصد
اور اسہال کو طلاؤں پر مقدم رکھیں تاکہ کوئی اور آفت نہ برپا ہو اور گیہون کے تیل نکلانے کا یہ طریق ہے کہ خالص گیہون ایک رطل اسکو کا پخ کے شیشے میں
ڈال کر اسپر گل حکمت کریں اور اسکے ٹنڈھ پر لیف خرما یا اور کوئی ایسی چیز رکھیں کہ جب شیشہ کو الٹا کریں تو گیہون نہ نکلیں مگر روغن اس میں چھنکر نکلتا رہے پھر
چوتے کے طریق پر اسکا تیل نکالیں اور دوسرا طریق یہ ہے کہ گیہون کو صاف پتھر پر رکھیں اور ایک لوسے کا تو اگرم کر کے اسپر رکھیں اور کوئی بو جھل چیز اسپر
رکھ کر دبا تین اور جو کچھ عرق کی صورت گیہون میں سے اطراف میں نکلے اسکو لیکر کام میں لائیں اور روغن گندم کا ملنا اکثر فروح خبیثہ کو نفع کرتا ہے مقالہ
شور صفا کے بیان میں یعنی چھوٹی پھنسیاں کہ رطوبت ردیہ سے پیدا ہوتی ہیں اور انکا کوئی نام نہیں اور جان لے کہ اگر اسکا مادہ حاد ہے پھنسی بھی
لوگ دار ہوتی ہے اور اگر مادہ سرد و تر ہو تو پھنسیاں فراخ اور پھیلی ہوتی ہیں علاج اگر مادہ گرم ہو فصد یا حجامت سے خون نکالیں اور ہلیہ زد کے
مطبوع یا نقوع سے کہ ہلیہ زد سے اسکو قوت دین طبیعت نرم کریں اور اگر مادہ رطوبت غلیظ ہے جب ایارج سے اور اگر رطوبت رقیق ہو

مطبوع ہلید سے کہ اس میں تریب کی قوت ہو طبیعت نرم کریں اور سب طرح پر کہ ہو ترقیہ کے بعد گرم پانی میں کپڑا بھگو کر کمید کریں اور دغلی اور سداب و رم کوٹ چھانکر کر کے
 ملا کر طلا کریں اور جہاں کہ مادہ گرم ہو سبز دھینے کا پانی اور روغن گل طلا کریں مقالہ ثبوری لبنی کے بیان میں وہ بترہ سپید ہو کہ ناک پر اور پیشانی پر نکلتی
 ہو اور ایسی معلوم ہوتی ہو کہ گویا درد دھکا نقطہ ہو اور جب اسکو دبا میں تو اس میں سے ایک ایسی چیز نکلے جیسے جاہو اور روغن علاج اول بدن اور دلغ کا ترقیہ
 حسب بارہ وغیرہ سے کریں اس کے بعد منہ کو بجلیات یعنی صاف کرنیوالی چیزوں سے دھوئیں مثلاً آرد کر سنہ اور پوست بیض مرغ اور استخوان سوختہ اور
 قیویا اور آرد باقلا اور اگر اسے فائدہ نہ ہو خربق سفید و حصبہ سب سوسن ایک حصہ سرکہ میں ملا کر ضما کر کے یا السی اور گل سرخ اور کلونجی سرکہ میں ملا کر اور اگر
 زیادہ قوی کیا جائے خاکستر چوب انگو سرکہ میں ملا کر ضما کر کے یا نالیل کے بیان میں یہ چھوٹی پھنسیاں ہوتی ہیں کہ سردی کے وقت اور
 رات کی وقت ظاہر ہوتی ہیں اور ان میں خارش اور خشونت بھی ہوتی ہے اور اسکا خاصہ ہے کہ جب آنکو کھجلا میں اگر کچھ دیر تک خارش دبا جائے مگر کھجلا
 بعد درد پیدا ہو اور اس سبب سے کہ اکثر رات کو عارض ہوتی ہیں بنات اللیل کہلاتی ہیں اور اس بیماری کا سبب یہ ہے کہ مسام بند ہو جائیں اور جو کچھ جلد کے
 نیچے ہو وہ رک جائے علاج اول فصدا اور اسہال سے بدن کا ترقیہ کریں اس کے بعد جام کرنے اور روغن ملنے سے اور ایش کرنے سے مسام کھولیں اور
 باقی وہی علاج ہو کہ جو حکم میں لکھا گیا اور آب کر فس اور سرکہ کا تلچھٹ ملنا مفید ہے مقالہ نالیل یعنی مسہ کے بیان میں وہ ثبور صلب شدید الصلابت
 مستدیر الہیت ہوتے ہیں یعنی بہت سخت اور گول و اسکا مفرد ثلول ہوا اور ہزہ سے دو قول مختلف کے موافق اور وہ کئی طرح پر ہوتا ہے ایک تو کھوس
 یعنی گوشت میں گرا ہوا دوسرا مشفق اور بڑا اور گول ہوتا ہے تیسرا وہ ہے کہ اسکا سر گلیخ کی صورت ہوتا ہے اور بڑے میں باریک و بدن میں گرا ہوا اسکو سماری
 کہتے ہیں چوتھا دراز اور بڑھا ہوتا ہے شکو قدنا بولتے ہیں پانچویں وہ ہے کہ پیپا ہوتا ہے اور زرد آب اس میں سے نکلتا ہے اسکو طرسوس کہتے ہیں ورنولول کے
 پیدا ہونیکا سبب خلط غلیظ یعنی جو کہ چھوٹی رگون میں تحلیل ہو کر خشک ہو جاوے یا خلط سوداوی یا سودا اور بلغم مرکب ہو کہ طبیعت نے ظاہر جلد
 میں دفع کیا علاج اگر نالیل کی کثرت ہو اور خون کا غلبہ ہو فصدا کریں اور اس کے بعد مارا اصول اور روغن بادام سے مادے کا نضج کریں اس کے بعد
 اسہال کے لیے مطبوخ اقیمون اور دوسری چیزیں کہ بلغم اور سودا کو نکالتی ہیں پلائین اور مزاج کی تربیب میں مصروف رہیں یعنی اغذیہ رطیبہ جید الکیموس
 کھلائیں اور جو نسبی دوائیں کہ ثلول کو گراتی ہیں وہ یہ ہیں برگ کبر برگ خرنوب برگ آس سے ملین یا سیاہ دانہ اور نمک سرکہ میں ملا کر اور چاہیے کہ ہمیشہ
 نالیل کو روغن گل و مرغ اور بط کی چربی سے چکنا رکھیں اور ممکن ہے کہ اسکو کاٹ ڈالیں یا دویہ حادہ مثلاً زرنج اور چونہ اور زرایح اور اشخارا اور تیو عا
 سے اسکو اکھاڑ ڈالیں اور تیو عا جو نسبی نبات کہ محرق اور سہل اور مقطع ہو اور ایک قسم کا نالیل ہے اسکو عدسیہ اور حنیطہ کہتے ہیں ہ پیشانی اور منہ پر پیدا
 ہوتا ہے مگر عدسیہ زرد اور چوڑا ہوتا ہے اور حنیطہ گہون کی وضع پر دراز اور سرخی مائل ہوتا ہے علاج اگر مادہ زیادہ ہو بدن کا ترقیہ کریں اور قیروطی اور صحنہ بطم اور
 صحنہ آلو اور مویز اور شیطرج ملا کر طلا کریں اس طرح پر کہ صحنہ کو موم روغن میں گھلا میں اور باقی دوائیں کوٹ چھان کر ملا میں اور چند مرتبہ اس پر استعمال
 کریں یہاں تک کہ جڑ سے اکھڑ جائے مقالہ بلغمہ کے بیان میں وہ قروح مع الثبور خشک ریشہ والے ہوتے ہیں اور ان میں سے زرد آب
 نکلا کرتا ہے اور اکثر اس کے ہمراہ خفقان اور غشی عارض ہوتی ہے اور انکا خاصہ ہے کہ اپنے گرد اس سے عضو کو کھٹا جاتے ہیں اور برسی قسم کے سفع

اس مقام کو طب اکبر اور شرح اسباب سے مطابق کرنا غور کے قابل ہے

کی صورت ہوتے ہیں اور اس سبب کہ اکثر بلیغ میں پیدا ہوتے ہیں بلغمیہ نام کھا گیا اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بری قسم کے مچھلا اور تیل کے کانٹے سے بلغمیہ ناراض ہوتا ہے
 علاج جو کچھ کہ سعدی میں کام آتا ہے مثلاً تفتیقہ وغیرہ وہی اسکی دوا ہے اور یہ اطلیہ مخصوص ہیں گل رنی سرکہ میں ملا کر ہمیشہ طلا کرین یہاں تک کہ قرص پاک ہو اور پوسٹ
 گر پڑے اور صحیح گوشت پیدا ہو اور زیادہ قوی جائیں تو زراوند مدحج اور زنگار اور شق اور خردل اور نمک اور قتل و رزاک اور روغن گندم اور کچھ ایک شہد ملا کر
 مرہم بنائیں اور استعمال کریں اور ممکن ہے کہ چھیل ڈالیں تاکہ گوشت فاسد چھیل جائے غرض کہ جب صحیح گوشت ظاہر ہو دم الاخین اور مردار سنگ اور کندرا و سفید
 کے مرہم سے انزال کریں مقالہ بطم کے بیان میں وہ ایک شرہ سیاہ ہے کہ پٹلی میں پیدا ہوتی ہے اور مفرح ہو کر اُس میں سے زرد آب سیاہ نکلتا ہے جو کہ تیرہ
 حب بطم کے برابر بڑائی میں ہوتی ہے اس لیے اس نام سے کہلاتی ہے اور یہ بیماری دیر میں اچھی ہوتی ہے کیونکہ اسکا مادہ سودا سے سوختے ہوئے کہ تمام بدن سے پٹلیوں پر
 گرتا ہے علاج باسلیق کی فصد کھولیں اسکے بعد کئی دفعہ کریں اسکے بعد جو نکلیں اور پچھنے لگائیں تاکہ حاصل اسی عضو کا تفتیقہ ہو اور خون زیادہ نکلتے پھر
 شرہ کو چیر ڈالیں اور اُس میں سے زرد آب اور خون فاسد نکالیں اسکے بعد خاکستر قیصوم خاکستر چوب گزایران زراوند طویل پوست یزنجبر خوا سوختہ سرکہ میں
 اور کچھ ایک زیت میں مرہم بنا کر طلا کریں اور باقی وہی علاج ہے کہ قرص خبیثہ میں گذرنا مقالہ قوتہ کے بیان میں دونوں تاسے قوتانی کے ساتھ وہ ایک شرہ
 رحمی ہے کہ اکثر خسارہ کے عمق میں پیدا ہوا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مقعد میں اور فرج میں پیدا ہوا اور اسکا سبب وہ خلط غلیظ ہے کہ اُس میں حریت ہو علاج مرہم
 زنگار اور ادویہ حادہ استعمال کریں تاکہ قوتہ فنا ہو اور گوشت صحیح ظاہر ہو اور ممکن ہے کہ چھیل ڈالیں اور جب فنا ہو جائے اور اکھر جائے جہاں حرارت
 ہو مرہم احر سے اور جہاں حرارت نہ ہو مرہم سود سے اسکا انزال کریں مقالہ داخل کے بیان میں وہ ورم گرم ہے کہ ناخن کی جڑ میں پیدا ہوتا ہے اور
 اسکے ساتھ درد شدید اور ضربان اور تمدد قوی ہوتا ہے اور اگر ورم تمام ناخن کی جڑ میں ہوتا ہے ناخن اکھر جاتا ہے اور اکثر درد کی شدت سے تپ ہو جاتی ہے
 اور اسکا سبب اودہ غلیظ دموی ہے کہ اس جگہ پر گرتا ہے علاج فصد کریں اور مسهل دین اور تعدیل کے لیے مارا شیر وغیرہ پلائیں اور ابتدا میں مازو سے
 سبز اور سرکہ یا خبث الحدید سرکہ میں رگڑ کر یا اسغول سرکہ میں ملا کر طلا کریں اور انکو برف میں سرد کر کے استعمال کریں اور انگلیوں کو برف میں رکھنا اچھی ہے
 کام کرتا ہے اور اگر درد حد سے زیادہ ہو بیخ اور افیون سرکہ میں ملا کر طلا کریں پھر اگر ان تدابیر سے درد ساکن ہو اور آرام ہو جائے فوالمقصود اور نہیں تو
 زیت کو خوب گرم کریں اور اُس میں انگلی رکھیں یہاں تک کہ تحلیل ہو جائے اور اگر اس سے دفع نہ ہو تو تخم کمان در تخم کنوچہ کا ضماد کریں تاکہ ورم پک جائے
 پھر کو نشتر سے کھول دیں اور جو کچھ اُس میں ہے اسکو نکال کر مرہم مندلم سے اسکا انزال کریں فائدہ طلا کی دواؤں کو برف میں سرد کرنا اور انگلی کو برف میں
 رکھنا اور بہت سرد طلاؤں کا افراط کرنا اسوقت مناسب ہے کہ مادہ تھوڑا سا ہو اور حرارت کی شدت نہ ہو اور نہیں تو یہ امور جائز نہیں جیسا کہ شارح
 اسباب نے اسکے باب میں کہا ہے کہ جس وقت تھوڑا سا مادہ شدید الحارہ ہوتا ہے برف اسکے مزاج کی اصلاح کرتا ہے اور اسکی ضخامت کو کم کرتا ہے اس
 طرح پر کہ اسکے قوام کو غلیظ کرتا ہے سو اسکی کشش کم ہو جاتی ہے اور اگر مادہ تھوڑا سا نہیں ہوتا تو اسکو غلیظ کرتا ہے اور تحلیل کو مانع آتا ہے اور ہوا کے راستوں
 کو بند کرتا ہے سو اس عضو میں حرارت کو ہوا نہیں پہنچتی اس سبب سے وہ گھٹ جاتی ہے اور عضو میں خون اور مواد متعفن ہوتا ہے اور آخر عضو مردہ ہو
 سیاہ ہو جاتا ہے مقالہ ابورسما کے بیان میں اور بعض بے موحہ کی جگہ نون ثابت کرتے ہیں اور اسکا ترجمہ عربی میں سیلان الدم ہے یعنی خون کا

بہ نکلنا اور اسکو ام الدم بھی کہتے ہیں اور وہ اس طرح پر ہو کہ ضربہ اور سقطہ کے سبب جلد کے پٹھے کوئی شریان پھٹ جائے پھر خون اور یرج ہوانی کا اس شریان میں ہوا کے اندر سے باہر آکر اس فضا میں جلا اور شریان کے سچ میں جمع ہو جائے جسقدر کہ وہاں سما سکے اور اسی قسم کی بات ہو کہ کسی عضو پر نرم لگے اور پوست اور شریان کٹ جائیں پھر جلد تول جائے مگر شریان کھلی رہے جیسا کہ اوپر گذرا خون اور یرج اس میں سے نکل کر پوست کے تلے جمع ہوا اور اس دم کی علامت یہ ہو کہ شریان کی حرکت کے ساتھ حرکت انبساطی اور انقباضی کرے اور جس وقت کہ شریان کا انبساط ہو ورم نچا ہو جائے اور جب اسکا انقباض ہو ورم نچا ہو جائے اور ایسا ہی جب ہاتھ سے دبائیں ورم بہت کم ہو جائے اس سبب کہ فضا کا خون شریان کے اندر بھرتا ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب خون کو حرکت ہوتی ہے اس جگہ سے اسکی آواز کان میں آتی ہے اور اس ورم کا رنگ باد بخانی اور نفیسی ہوتا ہے یعنی سیاہ سرخی سے علاج قابض چیزیں مثلاً شاہ لوط اور ماروا اور قاقیا وغیرہ ضما د کرین تاکہ وہ جگہ مستحکم ہو جائے اور فضا کم ہو جائے اور خون بہت کم کرے اور اس بات سے احتراز رکھیں کہ ورم پر کوئی ایسی چیز نہ لگے کہ اسکو پھاڑ ڈالے اور شراح اسباب نے لکھا ہے کہ اس بات کا خوف رکھیں کہ اسکو کوئی ایسی چیز نہ لگے کہ اسکو پھاڑ ڈالے کیونکہ جلد کے پھٹنے کے بعد اس میں ایسا خون جاری ہوتا ہے جیسا شریان سے جاری ہوتا اور اسکا انجام اچھا نہیں ہوتا مقالہ ثور غریبہ کے بیان میں یعنی شاذ و نادر پیدا ہوتے ہیں اور وہ کئی طرح پر ہوتے ہیں پہلی نوع وہ ہے کہ چھوٹے ثور اور سفید اور جڑ میں سے سخت ہوں جیسے غدہ ہوتے ہیں اور سر بھرا ہوا اور درد کم ہوا اور اٹکا کپتا مشکل ہوا اور ثور کے سر میں سے کچھ کچھ زرد آب نکلے انکو ذات الاصل کہتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ذات الاصل بڑھ کر دل کے برابر ہو جائیں علاج فصد کرین اگر کوئی امر مانع نہ ہو اور مطبوخ فقیون بلا کر طبیعت نرم کرین اور مزاج کی ترتیب میں کوشش رکھیں اور ابتدا میں ورم پر اسبغول رکھیں تاکہ مادہ جمع ہو پھر منضج دوائیں مثلاً تخم مرو اور اسبغول اور کاسنی کی شاخیں اور چقدر کی شاخیں روغن بنفشہ میں ملا کر ضما د کرین تاکہ نضج کامل ہو اور چاہیے کہ کاسنی اور چقدر کے اطراف بھون کر استعمال کرین اور نضج کے بعد ورم کو لوہے سے یا اشق اور زردہ بیضہ کے ضما د سے کھول دین دوسری نوع وہ ہے کہ ثور چھوٹے چھوٹے اور سخت اور سرخ ہوں اور ان میں درد نہ ہو اور جگہ بد لین یعنی ایک جگہ نکلین پھر غائب ہو کر دوسری جگہ نکلین اور عرصہ دراز تک رہیں علاج جو کچھ کہ شری دموی میں مذکور ہے کام میں لائیں تیسری نوع وہ ہے کہ ثور سخت ٹھنڈا اور خسارہ پر پیدا ہوں اور اس کے گرد ورم کے برابر سرخ ہو جائے اور اس نوع کو شایم کہتے ہیں اور اسکا مادہ خون فاسد تیز ہوتا ہے اسکو اسطے اگر اسکے علاج میں دیر نہ ہوتی ہے یہ ثور گوشت میں گر جاتے ہیں اور تمام ٹھنڈ کو گھیر لیتے ہیں اور یہ بہت بڑا ہے علاج فصد کھولین اور سہل دین اور نقیہ کے بعد ثور کو چیر ڈالین تاکہ سب مادہ نکل جائے اور کبھی شکاف دینے سے شرہ کے اندر سے جا ہوا خون نکلتا ہے اور نقیہ کے بعد کہ سب مادہ اس میں نکل جائے چاہیے کہ مرہم سفیداج اور مرہم رصاص محرق اور مرہم خل استعمال کرین چوتھی نوع وہ ہے کہ بڑے بڑے ثور چھوٹے دل کی صورت اصداغ یعنی کنپٹیوں پر نکلین اسکو اسطے انکو ثور اور اصداغ کہتے ہیں اور اسکا خاصہ ہے کہ کپتی نہیں مگر نرم اور باریک اور سرخ ہو جاتی ہیں اور اگر شکاف دین خون غلیظ کے سوا کوئی چیز نہیں نکلتی اور اکثر اس سے ناسور ہو جاتا ہے علاج رگ قیقال کھولین اور سرکانقیہ کرین اور آرڈر مس اور آرد باقلا اور آرڈو اور آرڈو اور تخم کنوچہ سرکہ میں اور بادیان کے پانی میں ملا کر ضما د کرین تاکہ تحلیل ہو اور ورم روغن کی مالش سے کھولنے کو ساکن اور صلابت کو نرم کرتی ہے پانچویں نوع وہ ہے کہ ثور اور اصداغ کی صورت سر کے پیچھے اور گردن میں پیدا ہوں انکو ثور القفا کہتے ہیں یعنی

گدی کی پھنسیاں اور شورانا صداع اور شور التفامین فرق یہ ہے کہ قفا کی شور گنتی میں زیادہ ہوتی ہیں اور انکا درد شدید ہوتا ہے اور اسے نجات کی توقع کم ہوتی ہے اور اسکا سبب خون تیز ہے کہ نخاع کے مجاری میں اگر انکو پیدا کرتا ہے علاج فصد کھولیں اور سہل دین اور برگ سبغول اور برگ بارتنگ کوٹ کر لعاب اسبغول بنا کر صناد کرین اور روغن بنفشہ اور عورتون کا دودھ ناک میں ڈالیں اور سر پر پلین مقالہ آبلہ فرنگ کے بیان میں جانا چاہیے کہ حکماء سلف نے اپنی کتابوں میں اسکا ذکر نہیں کیا مگر بعض کہتے ہیں کہ شور غریبہ سے ہی مراد ہے لیکن حکماء نے تاخرین نے مفصل اسکایا کیا ہے اور اسوجہ سے کہ آسین بہت فوائد داخل ہیں اس مختصر میں بھی شور غریبہ کے ذکر کے بعد ہم نے اسکو جدا مقالہ میں بیان کیا اور اسکی چار قسمیں ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ خون کا غلبہ ہو اور اسکی علامت سر میں گرانی اور اتلا اور گون میں اتفاح اور شرابین میں ضربان اور منہ میں میٹھا پن اور آنکھ کے حلقے میں گرانی اور منہ پر سرخی اور اعضا میں بوجھ اور مفاصل میں درد اور ان دانوں کا زنگ سرخی مائل اور انکی تہ میں سرخی اور حلق میں خشونت اور نبض عظیم اور قارورہ غلیظ ہوتا ہے علاج فصد کھولیں اور خون زیادہ نکالیں کسی مرتبہ کر کے اور اکھل یا باسلیق کی فصد کے بعد رگ قیصال یا صافن کا کھولنا نہایت مفید ہے اور جس شخص کے سر اور منہ میں خوش ہو رگ پیشانی کا کھولنا فائدہ کرتا ہے اور اگر بیمار لڑکا ہو یا عورت حاملہ اسکو فصد کی جگہ دونوں شانوں کے بیچ میں یا دونوں پندلیوں پر حجامت کرین اور فصد کے بعد چند روز آرام و مہلت دین اور آب انارین اور آب تمر ہندی اور شربت لیمون اور رب ریواج اور شربت زرد مقصداے حال کے موافق ہمیشہ پلائیں اور مطبوخ سنا کلی نفع کرتا ہے جب تک ممکن ہو بدن کا تھیکہ کرین اور آبلے پر دو آئین لگائیں اور حسبوقت کہ زخم وجود پر ہو جائے اور خیمہ میں سرایت کرے مرہم شاد نہ اور زرد انزروت سے اسکو اچھا کرین اور معجون شاہترہ تین مثقال مطبوخ عناب کے ساتھ ہر صبح کھلانا میں دن میں اسکے مادے کو نشاک کرتا ہے اور اگر اس مرہم اور زرد مذکور سے آبلہ خشک منویہ طلا استعمال کرین زرد وند طویل دس درم کندش ایک درم مغز زرد آلو تلخ دس درم سیاب کشتہ دو درم پیکر اور سرکہ میں ملا کر روغن گل میں حل کرین اور حمام میں پلین مطبوخ سنا سنار کی چار درم شاہترہ تین درم تمر ہندی میں درم پوست ہلیہ تین درم پوست کبر ایک درم عناب اور سپستان ہر ایک کے پندرہ دانہ عنب الثعلب تخم کاسنی نیم کو قہ گل سرخ تخم خطمی ہر ایک ڈیڑھ درم انکو پکائیں اور بقدر ضرورت شیر ملا کر شیر گرم پلائیں اور دواؤں کے وزن کا پڑھنا اور گھٹانا طیب کی رائے پر موقوف ہے جیسا حال کے مناسب سمجھے عمل میں لائے مرہم شاد نہ شاد نہ عدسی کندر انزروت ہر ایک ایک مثقال روغن گل بارہ درم موم سپید ڈیڑھ درم زرد انزروت شاد نہ آقا قیا گلنار کندر دم الاخون زرد انباریک رگ رگ زخم پڑا لین در چاہیے کندر کی دوا بہت بار ایک ہون سرکہ کے مانند دوسری قسم وہ ہے کہ صفرا سے عارض ہو اور اسکی علامت یہ ہے کہ منہ اور بدن دُبلتا ہو جائے اور منہ میں تلخی اور تشنگی اور بڑھاپی اور ناک زبان میں خشکی اور نبض میں سرعت اور غضب اور قارورہ میں سرخی اور زرد خیالات آنکھ کے سامنے معلوم ہون اور جوشش کارنگ زرد سی مائل ہونا اور اس جوشش میں سوزش ہو کرتی ہے اور آسین سے بہت سازد آب نکلتا ہے مترجم پھر دوبارہ اس ترجمہ کے شائقین کی خدمت میں التماس کرتا ہے کہ ان معالجات سرد میں مبالغہ نہ کرین ایسا نہ ہو کہ بیچارے بیماروں کو دوح مفاصل میں پھنسا کر ہلاک کرین علاج شربت نایخ اور شربت لیمون اور آب انارین اور آب تمر ہندی اور سکنجبین دین تاکہ صفرا کی اصلاح ہو جائے اسکے بعد اگر کوئی امر مانع نہ ہو فصد کرین اور نبین تو حجامت کرین اور یہ سہل اس جگہ نفع کرتا ہے جس پوست ہلیہ زرد سنار کی شاہترہ ہر ایک پانچ درم تمر ہندی آلو بخارا ہر ایک پندرہ درم تخم کاسنی نیم کو قہ تخم خطمی عنب الثعلب

زراوند نیکو فوٹہ گل سرخ ہر ایک ایک درم عناب پستان ہر ایک میں دانہ شیر خشت یا ترنجبین میں درم انکویکا کر شیر گرم پلا میں اور تھر ہندی کا پانی مکر بنا ہوا ایک دانگ سقونیا کے ساتھ صفر سے سوختہ کو نکالتا ہے اور نفع صبر جس طریق پر کہ جرب میں مذکور ہے بیان بھی بہت تاثیر کرتا ہے اور جب شاہترہ مفید ہے اور اگر جوش سر میں اور منھ میں پیدا ہو گل ارمنی دو درم گل مخوم ایک درم کا فوراً دھا دانگ زعفران آدھا دانگ مردار سنگ دو مثقال باریک کوٹ کر گلاب اور سرکہ میں ملا کر طلا کریں اور کندرا اور مر اور انزروت اور دم الاخون کا ذرور زخون کو جلد خشک کرتا ہے اور فی الحال گوشت کو بھرتا ہے اور استعمال کا طریق یہ ہے کہ اول بیمار کو حمام میں لیجائیں اور زخون کو خوب دھوئیں اسکے بعد ذرور مذکور اسپر چھڑکین تیسری قسم وہ ہے کہ بلغم عفن سے عارض ہو اور اسکی علامت مفاصل میں درد اور جلد میں سوزی اور نیند کی زیادتی اور بول میں سفیدی اور جوش کارنگ سفیدی مائل ہونا اور زخم کے گرد سفید اور شورہ سا معلوم ہونا اور زخم سے رطوبت اور زرد پ جانا اور ناک اور منھ سے پانی مانا اور مر اور آنکھ کا گران ہونا اور سرد ہوا سے ایذا پانا علاج حب اصطخقون اور جب یارہ اور جب قوقایا وغیرہ سے بلغم کا تفتیہ کریں اور ہر تفتیہ میں ایک بار کر آمین اور سکنجبین اور آبکامہ میں عاقرقور جا باریک ملائیں اور اس سے غرغہ کر آمین نفع کرتا ہے اور چاہیے کہ عدس گل سرخ تخم حلبہ تخم خطل پانی میں پکائیں اور آب کر فس ملا کر حمام میں ملین اور روغن بابونہ اور روغن گل اور روغن ساق گاؤ اور بٹکی جربی اور موم سے قیر و طی بنائیں اور عاقرقور جا اور قسط باریک پیکر اس میں ملا کر مفاصل پر ملین اور اگر زخم پڑ گیا ہے تو کندرا اور مر اور انزروت اور مردار سنگ اور دم الاخون اور صبر ہر ایک برابر باریک کوٹ کر اسپر ڈالیں اور جو چیر کہ نیم کو بڑھائے خاص کر گوشت گاؤ اس سے پرہیز کریں اور یہ طلا نفع کرتا ہے کنڈش دو درم زراوند مخرج دو مثقال زرد چوبہ تین مثقال سیاب کشتہ دو درم ہونج ایک مثقال انکو پیکر اور سرکہ اور روغن کدو میں ملا کر حمام میں ملین چوتھی قسم وہ ہے کہ خلط سودا سے پیدا ہوا اسکی علامت گرانی اور منھ میں خشکی اور بخوابی اور منھ کے رنگ میں اور بدن میں سیاہی اور نبض میں دقت اور بطور اور بول میں سفیدی اور آنکھ اور ناک میں خشکی اور خیالات اور افکار فاسد اور جوش کا سیاہی میں ہونا اور زخم پر خشکی کا غلبہ ہونا اور یہ مرض دیر میں اچھا ہوتا ہے علاج مطبوخ اقیقون اور جبوب مسہلہ سودا سے سودا کا تفتیہ کریں اور بطبوخ اور عجون شاہترہ اور ہلیہ مرافیدہ میں اور سکنجبین عسلی کہ اس میں پوست بیج کہ ہو یا ایارج فیکر کہ شد میں اور گرم پانی میں ملائیں ان سے غرغہ کرنا فائدہ کرتا ہے اور یہ طلا فائدہ رکھتا ہے کنڈش اقلیمیائے فضہ مردار سنگ ہر ایک دو مثقال سفال تنور کمنہ یعنی پرانے تنور کی جلی ہوئی مٹی میں مثقال گندک ایک درم زرد چوبہ ایک درم زراوند دو مثقال سیاب کشتہ دو درم نرم کوٹ کر سرکہ اور روغن گل ملا کر حمام میں ملین اور اگر زخم ہو مردار سنگ اور کندرا اور گل سرش سے اور گل سرخ اور انزروت باریک بنا کر زخم پر ڈالیں فائدہ جتنا ہو سکے دواسے قوی نہ ملین اور بدن کے تفتیہ میں کوشش کریں اور اگر بار بار کا ہو یا جامہ اور دوا نکھاسے یہ معجون ہمیشہ استعمال کریں بیس دن میں اسکا مادہ ساکن ہو جاتا ہے بخوبی میں آیا ہے جس پوست ہلیہ کا بی پوست ہلیہ آلمہ مقشر تریبند خبیل شاہترہ ہر ایک پانچ مثقال قبیل چار مثقال اقیقون تین مثقال باریک کر کے ایک سو بیس مثقال قند یا کشمش میں کہ دواؤں سے دو چند ہو ملائیں اور دو درم نہایت دو مثقال کھلائیں فائدہ جان کہیں کہ آبلہ رنگ اخلاط مرکب سے پیدا ہوا اسی کے موافق تفتیہ میں اور شربتوں میں اور غذاؤں میں تصرف کریں اور جان کہ نصیب سب اقسام میں مفید ہے اگر کوئی امر مانع ہو مقالہ حصیبہ اور جدری اور حقیقا کے بیان میں جاننا چاہیے کہ اگر چہ حیات کی بحث میں ان امراض کا ذکر آ گیا لیکن اس جگہ بھی مع فوائد کے ایک عملیہ مقالہ میں کا حق بیان کیا جاتا ہے حصیبہ حاسہ ہلکے فتح سے پورے زخم شرف

ہیں کہ باجرے کے دانے کے برابر ہوتے ہیں جب شروع ہوتے ہیں اول درم سرخ ہلکا سا اُس جگہ پیدا ہوتا ہے گویا پسو کے کاٹے کا نشان ہو گیا ہے اُس کے بعد دانہ ظاہر ہوتا ہے اور اُس کا خاصہ ہے کہ نہ تو پکے اور نہ اُس میں پیپ پڑے بلکہ خشک ریشہ ہو کر اُس کا پوست سبوس کے مانند اتر جائے اور جدری جیم کے ضمہ سے اور فتح سے بھی آیا ہے اُس کو آبلہ اور نغزکان کہتے ہیں اور وہ بڑی پھنسیاں ہیں کہ مسور کے دانہ کے برابر ہوتی ہیں اور تمام بدن میں یا بہت سے بدن میں بعضی جگہ نکلتی ہیں اور اُن کا خاصہ ہے کہ ابتدا میں سرخ ہوتی ہیں اور پکنے پر سفیدی مائل ہو جاتی ہیں اور اُس میں جلد پیپ پڑ جاتی ہے اور شاید کہ جدری مضاعف ہو یعنی اُس کے جوف میں دوسری پھنسی ہو جائے اور شاید کہ جدری سے خون ٹپکے اور یہ علامت بدہو اور حقیقا غیر اس کے وزن پر بڑے بڑے دانہ سفید متفرق ہوتے ہیں اور کمی کی بہت سے گنتی میں آسکتے ہیں اور اُس کا خاصہ ہے کہ اُس میں تپ نہیں ہوتی اور عقل برقرار رہتی ہے اور نفس قوی اور سب اقسام میں بہت سالم ہے اور اُس کو خارک از خشک اور باد آبلہ بولتے ہیں اور اُس کی علامت اور علاج حمی میں مفصل بیان کیا گیا اور یہاں آبلے کے پکانے اور خشک کرنے اور خشک ریشہ دور کرنے اور آبلہ کے نشان زائل کرنے کی تدبیر لکھی جاتی ہے آبلہ پکانے کی تدبیر جاننا چاہیے کہ جس وقت آبلہ نکلے اور تپ اور بقراری اور اضطرابی کم ہو جائے اور نبض اور نفس حالت طبعی پر آجائیں اور آبلے کے پکنے میں دیر معلوم ہو پکانے کی تدبیر کریں اور اگر باوجودیکہ آبلہ نکل آئے اور پھر بھی حرارت اور بقراری کم نہو اور نفس اور نبض حالت طبعی پر نہ آئیں نیک علامت نہیں پکانے کی تدبیر کریں اور پکانے کا طریق یہ ہے کہ باونہ اور اکلیل الملک یا نبغشہ اور خطمی یا سبوس گندم جو کچھ کہ حاضر ہو یا سب جمع کر کے پانی میں پکائیں اور بیمار کے دامن کے تلے آگے اور پیچھے رکھیں تاکہ اس تدبیر سے آبلہ تر ہو کر پیک جائے اُس کے بعد خشک کرنے کی تدبیر کریں آبلہ کے خشک کرنے کی تدبیر جس وقت کہ آبلہ تمام نکل آئے اور سات دن گذر جائیں اور خوب نہ پکے دیکھیں کہ جو نسا بڑا ہو اُس کو سونے کی یا مانے کی سوئی سے آہستگی سے ٹوڑ دین اور اُس کا پانی نرم کپڑے میں چن لین اور اُس کے بعد گل سرخ خشک یا برگ مور دیا برگ سوسن گوش چھان کر یا صندل اور چوب گڑ گھسکر دامن کے پیچھے دھونی کریں مگر گرمیوں میں گل سرخ اور موردا اور صندل بہتر ہے اور جاڑوں میں برگ سوسن اور چوب گڑ کا تخی کرنا بہتر اور اگر کوئی جگہ زخمی ہو جائے گل سرخ اور کندرا اور صبر اور انزروت اور دم الاخون پیکر زخم پر ڈالیں اور اگر آبلہ بڑا ہے اور اُس میں پانی زیادہ ہے برگ گل پیکر یا آرد ارن یا آرد جو بستر پڑالین اور بیمار کو اُس پر لٹائیں اور اگر پوست میں خراش ہو جائے برگ سوسن کو شاخ سے جدا کر کے اُس پر بیمار کو لٹائیں اور برگ گل خشک اور برگ مور خشک خراش پر لیں اور نرم ریت پر لٹانا بہت خوب ہے اور ایک دن میں اُس کا نفع معلوم ہو جائے اور اگر دیر میں خشک ہو نمک کا پانی ضروری ہے لیکن جہاں کہ پوست میں خراش ہو یا آبلہ ٹوٹ جائے نمک کا پانی نزدیک لیجا میں اور جبکہ بالکل نہ پکے نمک دور رکھیں اور بہتر یہ ہے کہ عدس سُرخ اور برگ گل سرخ اور چوب گڑ تراشیدہ پانی میں پکائیں پھر اُس پانی میں نمک ڈالیں اور نرم اور صاف روئی اُس میں بھگو کر آبلے پر رکھیں اور اُس کا پانی آبلہ پر پہنچائیں اور اگر حرارت قوی ہو کچھ ایک کافور اور صندل رکھو اُس پانی میں حل کریں اور برگ بیدا اور برگ زعفران اور سفیداج از زیر اور مروار سنگ پیکر چھڑکین اور زخمی آبلہ کو مرہم کافوری نفع کرتا ہے اور ایسا ہی اگر زخم ناک میں ہو یہی مرہم کافوری استعمال کرنا چاہیے اور جب آبلہ خشک ہو جائے ایسی تدبیر کریں کہ کھڑنگر پڑے خشک ریشہ کے دور کرنے کی تدبیر جان لے کہ خشک ریشہ اس پوست کو کہتے ہیں کہ زخون پر پیدا ہوتا ہے سو جو وقت کہ آبلہ خشک ہو جائے اور خشک ریشہ رہ جائے دیکھیں کہ اگر خشک ریشہ خشک اور باریک ہے اور اُس کے پیچھے تری بالکل نہیں تو چاہیے کہ روغن نیم گرم

کا ایک قطرہ اسپر ڈالیں تاکہ جلد گر پڑے اور اس کام کے لیے روغن شیرنخت تازہ سب سے بہتر ہے لیکن اگر ٹنڈر استعمال کریں روغن پستہ تر استعمال کریں اور روغن شیرنخت دوز دکھیں کیونکہ روغن کجھ کا نشان ٹنڈر پر جاتا ہے اور اگر خشک ریشہ موٹا اور دلدار ہے یا اسکے نیچے رطوبت ہو اسکو آہستگی سے اٹھائیں اور روغن استعمال نہ کریں اور اسکے نیچے سے رطوبت صاف کریں اور دکھیں کہ گہرا ہے یعنی پوست میں گڑ گیا ہے یا نہیں اگر کچھ گہرا ہے صبر مرزوز دوز چوبہ مردار سنگ اطمینان سے نقرہ سفیدہ ازیز سفید و روزور بنا کر اسپر ڈالیں اور اگر گہرا و نہیں اور پوست سے برابر ہو شب یا نئی اور تک پسک اسپر ڈالیں اور دکھیں اگر اسکے نیچے بھی دیسی ہی رطوبت ہو ویسا ہی علاج کریں اور اگر رطوبت نہیں علاج کی حاجت نہیں اور اگر دوبارہ خشک ریشہ لائے روغن سے چکنا کریں تاکہ گر پڑے ابلہ کے نشان مٹانے کی تدبیر بیخ فز خشک یعنی بانس کی جڑ اور باقلا منقح خرزہ اور بیخ اور نبات اور مغز بادام اور آرد جو ہر ایک سے ایک مقدار لیکر باریک کو ٹکر سپیدہ بیضہ مرغ ملا کر طلا کریں دوسرا نسخہ کہ ٹنڈر کے اوپر سے نشان مٹانے جلی ہوئی ہڈی یا پرانی گھنی ہوئی بکری کی ہنگینیاں پرانی اور نیٹھیکر اور تخم خرزہ اور نشاستہ اور دھوئے ہوئے چاول اور پنے کا آٹا ہر ایک دس درم حب لبان اور ترمس اور قسطا و تنہا و مذطویل ہر ایک پانچ درم بانس کی جڑ خشک میں دم ان سب کو کٹ چھان کر خرپے کے پانی میں یا باقلا کے پانی میں یا کشکاب میں ملائیں اور رات کے وقت طلا کریں اور صبح بنقشہ خشک پانی میں چاکرائس پانی سے دھوئیں اور جو کچھ باب زینت میں مذکور ہے کام آتا ہے فائدہ ابلہ کا نشان کہ آنکھ میں رہ جائے یا کوئی اور آفت مثلاً حول وغیرہ کہ ابلہ کے اثر سے پیدا ہو جو کچھ کہ آنکھ کے امراض میں مذکور ہے اس سے اسکا تدارک کر سکتے ہیں اور اگر ابلہ کے نشان بدن میں گہرے ہونگے فریب ہونگے بعد زائل ہونگے اور جو نسے گہرے نہیں دواؤں سے دفع ہو سکتے ہیں اور اکثر ابلہ کے آثار و شاید کی صورت ہوتے ہیں اپنی بڑی چربی اور ریم داخلیوں ضما کر نافع کرتا ہے اور جو کچھ کہ و شند کے لیے لکھا گیا کام آتا ہے اور یہ طلا ان نشانوں کو کہ ٹنڈر پر یا بدن پر ہوں نفع کرتا ہے مردار سنگ لیکر اسکو سفید کریں اور روغن گل ملا کر استعمال کریں دوسری ترکیب مردار سنگ سفید کیا ہوا آرد خود بیخ فز خشک استخوان کہنہ قسط حب لبان آرد بیخ تخم خرزہ کوٹ چھان کر خرپے کے پانی میں یا بیٹھی اور اسی کے لعاب میں طلا کریں فائدہ مردار سنگ کو سفید بنا کر ان دواؤں میں ملانا چاہیے کیونکہ بدون سفید کیے سیاہی لاتا ہے اور سفید کیا ہوا صفائی اور جلا کرتا ہے اور سفید کرنے کا طریق یہ ہے کہ ایک رطل مردار سنگ اور اسکے برابر تک ملا کر ایک برتن میں رکھیں اور اس میں پانی ڈال کر آفتاب میں رکھیں اور جب پانی گرم ہو جائے اسکو دھریں اور نیا پانی ڈالیں اسی طرح پانی کو بدلتے نہیں یہاں تک کہ مردار سنگ سفید ہو جائے۔

فصل ان امراض کے بیان میں کہ جلد کے رنگ سے تعلق رکھتے ہیں اور اس فصل میں چند مقالہ ہیں مقالہ برص امراض کے بیان میں فارسی میں یہیں کہتے ہیں یعنی دوزنگ وہ ایک سفیدی غلیظہ کہ ظاہر جلد میں پیدا ہوا اور وہ کبھی بعض اعضا میں ہوتی ہے اور کبھی تمام بدن میں پھیل جاتی ہے اور جہاں کہ تمام بدن میں پھیل جاتی ہے اسکو برص منتشر کہتے ہیں اور جاننا چاہیے کہ اس مرض کا علاج دشوار ہے خاص کر جبکہ مزمن ہو اور بڑھتا رہے لیکن جو نسا لٹنے سے سرخ ہو جائے اور اس میں خشونت ہو اور جو نسی کہ بال اس میں نکلے ہیں وہ بہت سفید نمون اور جب اس جگہ سوئی چھوئیں خون نکلے یا رطوبت سرخی مائل اور مستحکم نہ ہو اور جان لیں کہ علاج پذیر ہے اور برص امراض اور برص امراض میں فرق یہ ہے کہ برص براق ہوتا ہے اور جب قدر پرانا ہوتا ہے گوشت اور پوست میں گڑ جاتا ہے یہاں تک کہ مستحکم ہونے کے بعد استخوان تک سرایت کرتا ہے اور جو نسی کہ بال وہاں جتے ہیں سفیدی مائل ہوتے ہیں اور آخر سفید

محض نکلے ہیں اور اس جگہ کا پوست تمام بدن کی نسبت نرم اور تراورست ہوتا ہے اور آخر میں یعنی استحکام کے وقت اگر پوست میں سوئی چھوٹے میں ایک رطوبت نرم اور سفید نکلتی ہے اور خون نہیں ہوتا اور اس جگہ کو خواہ کیسا ہی ملین سرخ نہیں ہوتی اور ہنق امیض ایسا نہیں کہ اسکی سفیدی رقیق اور سبک ہوتی ہے اور پوست میں ہنق اگر تباہی اور اکثر مستدیر التبت ہوتا ہے اور دفعہ ظاہر ہوتا ہے اور اظلیہ جالیہ کے استعمال سے جلد زائل ہوتا ہے اور وہاں کے بال سیاہ ہوتے ہیں یا سیاہ سرخی سے اور ہرگز سپید نہیں ہوتے اگرچہ نرم ہو جائے اور ایسا ہی پوست میں سوئی کے چھوٹے سے خون ہی نکلتا ہے خواہ کیسا ہی مستحکم ہو جائے اقباء یہ جو استخوان کے لیے سوئی چھوٹے ہن چاہیے کہ پوست کو اٹھا کر اس میں چھوٹے نہ کہ گوشت میں اور یہ اس طرح ہوتا ہے کہ اس جگہ سے پوست کو انگوٹھے اور شہادت کی انگلی میں پکڑ کر چھین تاکہ گوشت سے الگ ہو جائے اسکے بعد اس پوست میں کہ اٹھا رکھا ہے سوئی مارین تاکہ گوشت میں نہ بچھے اور جلد کی حقیقت معلوم ہو جائے کہ اس میں خون ہے یا نہیں علاج بلغم غلیظ کے تفتیہ کے لیے چند مرتبہ کرنا اور کئی دفعہ مسهل دین اور استفراغات کے بیچ میں تبدیل مزاج کے لیے معاجین گرم کہ اس کام میں مخصوص ہیں کھلا تین مثلاً کلکلاج اور قرص برکی اور تریاق اور شرودیطوس اور جوسنی غذا سے کہ خون گرم پیدا ہو کھلا تین مثلاً تیر کا گوشت اور اسکے مانند اور حیوانات صحرائی کا گوشت اور ان کو کم کو بھون کر دین اور گرم مصالحت سے خوشبو کرین تاکہ زیادہ نفع کرین اور لبنیات اور مچھلی اور بقول بارہ اور رات کار کھا ہوا کھانا اور فواک اور جو خیر کہ بلغم پیدا کرتی ہے اس سے پرہیز کرنا ضروری ہے اور جماع ضرر کرتا ہے اور اس مرض میں سب دواؤں سے بہتر کہ ہرمانے میں نفع کرتی ہے اطر یطل ہے اور گلقد عسلی اور لہلیہ مر یا اور بعض ہندی دوائیں اس باب میں عجیب اثر کرتی ہیں اور اہل ہند نے فصد کرنا اور خون زیادہ لینا بھی تجویز کیا ہے اور عجیب نہیں کہ سفید پڑے جیسا اطباء یونانی محققین فالج میں فصد کو جائز رکھتے ہیں غرضکہ تفتیہ اور تبدیل مزاج کے بعد وہ دوائیں کہ طلا کے لیے مخصوص ہیں استعمال کرین اور یہ دوائیں کئی وجہ سے ہوتی ہیں ایک تو وہ ہن کہ عضو کو شدت سے گرم کرین اور سرخ کر دین اور خون کو جذب کرین مثلاً زفت اور نطف سفید اور خردل سرخ اور خرب سفید اور سیاہ اور مویز اور کندش اور چونہ اور زرخ سرخ اور بوق اور پیاز عنصل اور شیطرج اور عاقر قرحا اور شوینز اور پوست بیج کبر وغیرہ تنہا یا جمع کر کے پانی میں یا سرکہ میں استعمال کرین اور حمام میں یا آداب میں یا آگ کے نزدیک دھوئیں اور کالے سانپ کا خون طلا کرنا بالخاصیت نفع کرتا ہے دوسری وہ ہن کہ مقشر اور مفرح ہوں مثلاً ذرا بیج سرکہ میں ملا کر اور غسل بلا اور اور نفسیا اور کیکیج اور سرگین کبوتر اور تخم ترب اور ماذریون اور فرنیون وغیرہ اور شراب کہ قرع اور انبیق میں کھینچی جائے اور حسب وقت کہ ان مفرح دواؤں سے زخم پڑ جائے اور برص کا گوشت ترش ہو جائے مراہم مدہ سے انمال کرین اور یہ تدبیر اس صورت میں ہے کہ برص کم ہو اور اس جگہ کے زخم کا خوف نہ ہو تیسرے دو ہن کہ برص کو رنگین کرین اور لوگوں کی نفرت سے بچائیں اور اس کام کے لیے یہ طلا مخصوص ہے شب یا شبی شوریج مردوی خرفوہ گل ارسنی شیطرج خبث الحدید نیل وسمہ سرکہ میں ملا کر چند مرتبہ طلا کرین اسکا رنگ تین ہفتہ نہایت ایک مہینے رہتا ہے اور حسب وقت اس دوا کو استعمال کرنا چاہیں اول اس جگہ کو بازو کے پانی سے دھوئیں پھر اس دوا کو طلا کرین اور جب دوا خشک ہو جائے زاج اور شب کے پانی سے دوا کو دھو ڈالیں فائدہ جہاں برص کم ہو اور ایسی جگہ ہے کہ داغ دے سکتے ہیں لوہے سے داغ دین کہ یقیناً اچھا ہو جاتا ہے اور داغ اس وقت ہوتا ہے کہ دویہ مفرح سے نفع نہ ہو فائدہ اور کبھی حجامت کی جگہ حجامت کے نشانون میں یا داغ کے اور قروح کی جگہ زخم بھرنے کے بعد برص ہو جاتا ہے اور اسکا علاج یہ ہے کہ فوہ اور شیطرج آب قنارے بری اور آب مرزنجوش اور آب بقم ملا کر طلا کرین زائل کرتا ہے اور مردار سنگ اور فوہ

سرکہ میں ملا ہوا ویسی ہی تاثیر کرتا ہے مقالہ بہق ابض کے بیان میں یعنی چھپ وہ ایک سپیدی رقیق ہے کہ جلد کے ظاہر میں پیدا ہوتی ہے اور بہق اکثر مدور ہوتا ہے اور دفعہ پیدا ہوتا ہے اور اطلیہ مجلیہ سے جلد زائل ہو جاتا ہے اور جو کچھ کہ اُس میں اور برص سفید میں فرق ہے وہ لکھا گیا علاج جو کچھ کہ برص کے لیے بیان کیا گیا اُس سے ہلکا سا علاج یہاں کفایت کرتا ہے اور اسہال بلغم کے لیے تریدا اور تخم حنظل یا تریدا اور زنجبیل دین اور ہر مہینے میں دو بار کرنا ایتن اور ہضم کی درستی کے لیے اظرفیل اور گلفد عسلی ہمیشہ کھانا اور حمام میں عرق لانا نفع کرتا ہے اور ترقیہ کے بعد ترس یا سیخ کبر سرکہ میں ملا کر طلا کرین اور شیطرج اور عاقرقرا اور تخم ترب اور کنڈش اور خردل کوٹ چھانکر سرکہ میں ملا کر طلا کرنا مفید اور جب دوا استعمال کرین چاہیے کہ یا آفتاب میں ہو یا آگ کے قریب اور جسوقت دوا خشک ہو جائے ہاتھ سے ملکر علیحدہ کرین آفتاب اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بدن میں مادہ کم ہوتا ہے اور بے ترقیہ طلا کی دواؤں سے ہی کافی نفع حاصل ہوتا ہے اور یہ دوا مجرب ہے عاقرقرا اطریال پوست بیخ کبر شیطرج ہر ایک دو درم انکو کوٹ چھانکر سرکہ اور شہد میں ملائیں اور ایک مثقال دین اور ایک ساعت دھوپ میں بٹھلائیں تاکہ عرق آئے پھر اسی دن یا دوسرے دن جس جگہ کہ بہق ہو آبلہ ہو جاتا ہے اور اُس میں سے زرد آب نکلے عنایت الہی سے آرام حاصل ہوتا ہے مقالہ بہق اسود اور برص اسود کے بیان میں یعنی دونوں قسم سیاہ ہوں اور ہم اس مقالہ کو دو قسم میں بیان کرتے ہیں پہلی قسم بہق اسود اور اُسکا خاصہ ہے کہ جب اُسکو ملین پوست کے چھلکے سبوس کی صورت جدا ہوں اور ملنے کے بعد سرخ معلوم ہو اور چھاننا چاہیے کہ بہق جوانی کے ایام میں اکثر پیدا ہوتا ہے خاص کر بہق سیاہ علاج فصد کرین اور ترقیہ سودا کے لیے مارالجبن اور مطبوخ اقیمنون اور غار لیقون اور ہلیا سیاہ اور سبفانج دین ہاوردن اور مزاج کی ترتیب کے لیے حام کرین اور وہ غذائیں دین جنسے خون رطب پیدا ہوا اور ترقیہ کے بعد بہق سیاہ سرکہ میں یا زنج اور زاج اور کبریت یا تخم ترب اور قسط اور کنڈش اور تخم جرجیر طلا کرین دوسری قسم برص اسود کے بیان میں اور وہ حقیقت میں بہق سیاہ ہے کہ اُس میں خارش اور خشونت شدید بھی ہوتی ہے اور اُسکے اوپر سے پوست مدور جیسے مچھلی کے چھلکے جدا ہوں اور اُسکو قوبائے مقشر بھی کہتے ہیں اور وہ جذام کا مقدمہ ہے علاج جو کچھ کہ بہق اسود میں گذرا استعمال کرین مگر اسہال کی دوائیں زیادہ قوی کرین اور مزاج کی ترتیب کا بہت خیال رکھیں مقالہ کلفت اور نمش اور برش کے بیان میں یہ الفاظ اول اور دوسرے کی تحریک سے آتے ہیں سو کلفت تو وہ ہے کہ جلد کا رنگ سیاہی مائل ہو جائے اور ننگون یا سرخ نشان آئیں پیدا ہوں اور یہ اکثر منصف پر پیدا ہوتے ہیں اور اُس میں اور بہق اسود میں فرق یہ ہے کہ کلفت صاف ہوتا ہے بخلاف بہق کے کہ اُس میں خشونت ہوتی ہے اور بہق اسود میں اور نمش اور برش میں بھی یہی فرق ہے اور نمش ایک قطعہ مستدیر ہے صرف سیاہ یا سیاہ سرخی مائل کہ بدن کی جلد میں پیدا ہوا اور اکثر منصف پر ہوتا ہے اور یہ کبھی تو نقطہ سا ہوتا ہے اور کبھی کلفت کی طرح دراز ہوتا ہے اور شاید کہ مثیلی کے برابر پھیل جائے اور برش چھوٹا سا نقطہ سیاہ یا سرخ یا تیرہ رنگ ہوتا ہے اور اکثر منصف پر پیدا ہوتا ہے اور جہور اطبا کے نزدیک یہ ہے کہ اگر نقطہ کا رنگ سرخی مائل ہو نمش کہلاتا ہے اور اگر سیاہی مائل ہو برش بولا جاتا ہے اور اگر چند نقطے آپس میں ملکر ایک ہو جائیں انکو کلفت کہتے ہیں علاج جمیع اقسام میں فصد کرین اور سوداوی خلط اور اخلاط سوختہ کو مطبوخ اقیمنون اور غار لیقون اور مارالجبن وغیرہ سے نکالیں اور ترقیہ کے بعد اطلیہ استعمال کرین کہ پھر نہ عود کر آئے فائدہ کلفت دو طرح کا ہوتا ہے ایک تو اس طرح پر ہوتا ہے کہ معدے میں سودا جمع ہو اور اُس میں سے خون سوختہ کے اجڑے اٹھکر منصف کی جلد میں آئیں اور اُسکا نشان معدے میں فساد کا ہونا اور کلفت کا رنگ سبزی اور زردی

سے ہونا اور اسکی تدبیر معدے کا تھقہ اور اسکی تقویت اور اس صورت میں باسلیق اور اسلیق کی فصد نفع کرتی ہے دوسرا اس طرح پر ہے کہ جلد اور گوشت کی فضا میں خون سودا کی آمیزش سے خراب ہو جائے اور اسکی بخارات جلد کے اوپر ظاہر ہوں اور یہ مرض اکثر ان لوگوں میں پیدا ہوتا ہے کہ انہیں تپ ریح ایک مدت سے ہے اور ایسا ہی حاملہ عورتوں کو اور جن عورتوں کا حیض بند ہو جاتا ہے انکو اکثر عارض ہوتا ہے اور اس کا نشان کلف کا رنگ سیاہ یا سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے اور اسکی تدبیر تمام بدن کا تھقہ کرنا جیسا کہ اوپر گفزا اور یہ سفوف نفع کرتا ہے اقیقون سات مثقال تربہ ایک مثقال غار لقیون ایک مثقال دود دفعہ شربت سلکجنبین کے ساتھ کھلائیں اکثر ان کو پانچ اسہال لانا ہے اور جو چیز کہ خون کو صاف کرتی ہے اور سودا کو نکالتی ہے مفید ہے ان دواؤں کا بیان کہ سب اقسام میں نفع دیتی ہیں بوریہ فلفلی سیاہ تخم خرزہ ترہ تیزک ترس تخم ترب کندش دار چینی قسط حب محلب مغز بادام تلخ تراب زیتق حب بلسان امیر سا خردل ان سب کو بار ایک ہیکرا انجیر کے شیرہ میں یا انجیر کے دود میں ملا کر طلا کرین اور جس وقت کہ اس دوا کو استعمال کرین چاہیے کہ اول اسجگہ پر گرم پانی سے تمکید کرین پھر دوا طلا کرین تاکہ جلد اثر کرے اور مناسب ہے کہ مرض کے شروع میں ان دواؤں میں بعض قوالض بھی ملائیں مثلاً آب مورد اور آرد عدس کیونکہ تیز دوائیں رنگوں کا مٹھ کھولتی ہیں اور بیماری بڑھاتی ہیں لیکن اگر مرض مزمن ہو قابضات کے ملائے کی حاجت نہیں کیونکہ اب مادہ نہیں گرنا ہے ٹھہر گیا ہے اقبابہ مرض زائل ہونے کے بعد چند روز اور بھی قابض دوائیں طلا کرین تاکہ پھر مرض عود نہ کرے اور تراب زیتق ایک مٹی ہو کہ سیلاب کے معدن سے نکلتی ہے اور اسکا رنگ ایسا سرخ ہوتا ہے جیسا شکر کا رنگ اور انجیر کے شیرہ سے یہ مراد ہے کہ انجیر خشک کو پانی میں پکائیں جب نرم ہو جائے صاف کر کے پھر دوبارہ جوش دین تاکہ غلیظ ہو جائے اور بعضے کہتے ہیں کہ بکے ہوئے انجیر کو کوٹ کر اسکا شیرہ پھولیں ہی انجیر کا شیرہ ہے اور انجیر کا دودھ اس طرح پر نکلتا ہے کہ انجیر تر لیکر اسکو پانی میں پکائیں اور اس میں بھیگا رکھیں اور اسکا پانی لین اور کہتے ہیں کہ ایک خیر سفید انجیر کے توڑنے کے وقت کہ انجیر کے سر میں سے نکلتی ہے وہی انجیر کا دودھ ہوتا ہے حقیر تر تخم کتا ہے کہ شارح اسباب نے یہاں ایسا لکھا ہے کہ انجیر کے درخت کو کاٹنے سے دودھ نکلتا ہے انتہی خواہ کاٹنے سے نکلے خواہ انجیر کے توڑنے سے نکلے دوسرا طلا ریوند چینی شہد ملا کر ضا د کرین دوسرا طلا تخم کرب باقلے کے پانی میں یا خرگوش کے خون میں ملا کر ملین اور زرنخ سبز دھنے کے پانی میں یا مغز تخم خرزہ اور تخم ترب کسنجہ کی پیک میں ملا کر طلا کرین یا کسنجہ کے پانی کو پکائیں یہاں تک کہ غلیظ ہو جائے پھر دار چینی اور قسط باریک ہیکرا اس میں ملائیں اور طلا کرین اور اطلیہ مذکورہ کو حمام کے بعد یا گرم پانی کے انکباب اور تمکید کے بعد استعمال کرنا چاہیے فائدہ جب طلاؤں کا استعمال کرین احتیاط رکھیں کہ زخم نہ پڑ جائے اور اگر سوزش پیدا ہو روغن گل طین مقالہ خیلان کے بیان میں وہ خال کی جمع ہو اور خال یعنی تل نقطہ سرخ یا سیاہ یا تیرہ رنگ کہ بدن اور مٹھ کی جلد پر ہوتا ہے اور اسکی ضخامت بدن کی سطح سے ابھرتی ہوتی ہے اور کبھی تو مولودی ہوتا ہے اور کبھی نیا پیدا ہوتا ہے اور مولودی کا علاج نہ کرین اور ایسا ہی حسن خال کہ کہیں کہیں ہو یا اسکا رنگ سرخ خالص ہو جیسا کہ شاہوت کارنگ اس سے تعرض نہ کرین کیونکہ اسکو لوہہ لگانا اور ان تیز دواؤں کا استعمال جیسا کہ خال سرخ میں گفزا اسپر کرنا نہایت ضرر کرتا ہے کیونکہ یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ شریان کے کنارے پر پیدا ہوا ہے اور ظاہر ہے کہ اگر لوہے سے یا تیز دواؤں سے شریان میں آفت پہنچتی ہے خون جاری ہو جاتا ہے اور جو نسبت کم ہے دوا کا محتاج نہیں اور جان لین کہ خال کا سبب بھی خلط سوداوی ہے یا خون سوختہ کہ رگ میں سے نکل کر اسی جگہ رگ جاتا ہے جیسا کہ گوند درخت سے نکل کر اسی جگہ چٹ جاتا ہے علاج اسکی وہی تدبیر ہے کہ کلف میں گھری

یعنی فصد اور سہل اور تجلیات کا استعمال اور اس سبب سے کہ اسکا مادہ بہت غلیظ ہے اور وہ دشواری سے تحلیل ہوتا ہے اگر ادویہ جالیہ سے نہ اٹھ کرے
چاہیے کہ اس میں سوئی سے سوراخ کریں اور اس میں سے جا ہوا خون آہستگی سے نکالیں یہاں تک کہ خون لبتہ بالکل دور ہو اور رگون کے منہ کو جلائیں تاکہ اور نہ آجائے
پھر موم روغن استعمال کریں تاکہ اچھا ہو جائے مقالہ حضرت کے بیان میں وہ اس طرح پر ہے کہ جلد میں سے کوئی جگہ سبز ہو جائے اس سبب سے کہ خون
اس کے نیچے جگہ ٹھٹھرا جائے اور یہ اس طور پر ہوتا ہے کہ کسی عضو پر ضربہ یا سقطہ ہو نیچے اور اس کے سبب سے کوئی رگ لیفی وہاں کے پوست کے نیچے پھٹ جائے
اور اس میں سے خون نکل کر جم جائے یا باہر سے پوست اور رگ میں کوئی زخم لگے اور زخم کی تنگی سے خون بفرارغت نہ نکلے اور پوست کے تلے جمع ہو جائے جیسا
کہ تنگ فصد کے بعد دیکھنے میں آتا ہے علاج برگ کرب یا برگ ترب یا پودینہ یا زرنج اور اشق یا نظرون اور سرکہ ضما د کریں تاکہ خون بہ جائے اور تحلیل ہو جائے
اور اگر یہ دوائیں کفایت نہ کریں دیکھیں کہ وہ خون ابھی تک جم گیا ہے یا نہیں اگر منجم نہیں ہوا سو تیوں سے اسکو گرم کریں تاکہ خون نکل آئے اور خون کو نکلنے
وقت پونچھتے رہیں یہاں تک کہ سب بالکل باہر آجائے اور اگر جم گیا ہو اور گلانے سے نہیں بہ سکتا چاہیے کہ پوست کی جانب میں نشتر سے چیر کر اٹھائیں
کہ وہ خون نظر آنے لگے پھر اسکو سوئی کی نوک سے آہستہ آہستہ باہر نکال لائیں پھر نمک پیسکر اسجگہ پر ملیں اور نظرون اور عکاک البطم ضما د کریں فائدہ
جو سبزی ضربہ کے بعد پیدا ہوتی ہے اور ہنوز ضربہ کا درد اور حرارت باقی ہو بالکل اُن تدابیر کو نہ کریں جب تک کہ درد ساکن نہ ہو مقالہ وشم کے بیان
میں وہ فتح سے آتا ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ جلد کو سو تیوں سے کوچ کر سرہ یا نیل اس میں بھردیں یا سیاہی یا آب گندنا وغیرہ ملیں تاکہ عضو نیلا سبز معلوم
ہو سا اور یہ عمل ملک مغرب اور ہند میں مشہور ہے اور آرایش کے طور پر کیا کرتے ہیں اور فی الحقیقت دیکھیے تو بہت خراب بات لائیں ہے جو غرض کہ اگر اسکو نکل
کر نامنظور ہو چاہیے کہ اول نظرون اور گرم پانی سے ملیں اس کے بعد عکاک البطم شہد میں گچلا کر ضما د کریں اور تین دن رکھیں اور تین دن کے بعد ضما د دور کریں
اور نمک اور گرم پانی سے دھو کر پھر عکاک البطم شہد میں ملا کر ضما د کریں اور اسی طرح کیے جائیں جب تک کہ اسکا نشان بالکل زائل نہ ہو اور اگر اس دواسے دو دنوں
چاہیے کہ اسپر غسل بلا در لگائیں اس کے بعد سو تیوں سے کوچ کریں تاکہ باور کا اثر اچھی طرح جلد کے اندر پہنچ جائے اور دوسری ادویہ مقررہ بھی زخمی کرنے کے
بعد ایسا ہی کام کرتی ہیں اور بعد زخم پڑ جانے کے اور پوست زنگین دور ہو جانے کے مراسم مدللہ استعمال کریں تاکہ نیا پوست جم آئے مقالہ بادشام
کے بیان میں وہ ایک سرخی کہورت مائل ہے کہ منہ اور اطراف پر پیدا ہوتی ہے خاص کر جاڑے کے موسم میں اور سرداوقات میں اور اس میں زخم بھی ہوتا ہے
علاج فصد کریں اس کے بعد اس سال کے لیے مبطوخ بلیدہ میں پھر عضو آفت زدہ پر پچھنے دین اور جو نکین لگائیں تاکہ اسی عضو سے مادے کا تنقیہ ہو اور
تنقیہ بدن اور تنقیہ خاص کے بعد اگر ممکن اور آسان ہو چاہیے کہ اس جگہ کھر کھری چیز سے کھلائیں تاکہ اس میں سے بہت سا خون نکلے کہ بہت نفع کرتا ہے
اور زخم اور مائل سے بچائیں اور ایسا ہی جب تنقیہ عام اور خاص کر چکین نمک طلا کریں تاکہ جتنا خون باقی رہا ہو وہ بھی بہ نکلے اور جہاں
کہیں کہ خراش اور قرصہ ہو مرہم احمد اور سرکہ لگائیں اور جو خون کہ اعضا میں باقی ہے اس کے جذب کرنے کے لیے یہ تدبیر ہے کہ
صابون طلا کریں اور چھوڑ دین تاکہ خشک ہو جائے اور خون کو بہا کر کھینچ لے پھر گرم پانی سے دھوئیں اور دیر کے بعد صابون
طلا کریں اور جب خشک ہو جائے گرم پانی سے دھو ڈالیں اور اسی طرح کیے جائیں یہاں تک کہ تمام مادہ باہر آئے

اور جلد پاک ہو جائے مقالہ فساد لون کے بیان میں یعنی بدن کارنگ جیسا کہ تھا اس سے بدل جائے اور یہ چھ طرح پر ہوتا ہے ایک تو یہ کہ طبیعت اس خلط فاسد کو کہ رنگ کو بگاڑ سکتا ہے جلد کے باہر پھینک دے علاج ادویہ جالیہ مثلاً آرد جو وغیرہ اور تخم ترب اور ایرسا اور تخم خرزہ اور بادام مقشر اور نشاستہ اور کثیرا اور بورہ وغیرہ باریک بنا کر دو دھریں ملائیں اور طلا کرین جب خشک ہو جائے نیکرم پانی سے دھوئیں اور اس طرح کئی مرتبہ استعمال کرین یہاں تک کہ اصلی رنگ پر آجائے دوسرے یہ کہ مادہ بدن میں زیادہ ہو جائے اور خون میں ملجائے اس ضرورت سے اسی خلط کارنگ جلد پر غالب ہو جیسا کہ یرقان میں دیکھا جاتا ہے تیسرے یہ کہ جگر میں یا طحال میں یا معدے میں کوئی آفت پیدا ہو اور اسکے سبب بدن کے رنگ میں تغیر آئے اور اسکی علامت ان اعضا سے مذکورہ سے کسی عضو میں آفت کا ہونا اور انکے افعال میں ضعف معلوم ہونا علاج جو کچھ کہ اعضا سے مذکورہ کے امراض میں لکھا گیا ہے ضرورت کے موافق استعمال کرین جو تھے یہ کہ کوئی عضو آفت میں ایک زمانہ کھلا رہے اور سیاہ ہو جائے اسکی وجہ یہ ہے کہ آفت کی حرارت سے اخلاط بہ کر پوست کی جانب آتے ہیں پھر اگر اعضا ڈھانکے ہوئے ہیں اخلاط مذکور عرق اور بخار میں نکلتے ہیں اور اگر کوئی عضو تنگ ہوتا ہے آفت کی گرمی سے اس میں اخلاط جل جاتے ہیں اور سام میں رک جاتے ہیں اور عضو سیاہ ہو جاتا ہے اور جو کچھ کہ گرم ہوا کے لگنے سے رنگ میں تغیر پیدا ہوتا ہے وہ بھی اسی قبیل کا ہوتا ہے اور جان لے کہ جاڑوں میں اور سرداوقات میں رنگ میں تغیر آنا سبب یہ ہے کہ حرارت غریزی باہر کی سردی کے خوف سے اندر کی جانب مائل ہوتی ہے اور حرارت ناری باہر کی جانب غلبہ کرتی ہے اور پوست کو جلا کر سیاہ کرتی ہے اور ممکن ہے کہ اسکا یہ باعث ہو کہ جلد کی کثافت سے اسکے نیچے خون جم جائے علاج استحمام کرین اور گرم پانی پر انکباب کرین اور جسوقت کہ جلد میں نرمی آئے ادویہ جالیہ استعمال کرین عمرہ کہ نفع کرتا ہے آرد باقلا آرد عدس پوست بیضہ مرغ سپیدہ آرزیز براؤہ دندان فیل استخوان بوسیدہ بادام تلخ تخم ترب نشاستہ کوٹ کر دو دھریں یا قتاے بری کے پانی میں یا برگ ترب کے پانی میں ملا کر طلا کرین اور عمرہ ضمہ سے ان مرکب دو آؤن کو کتنے ہیں کہ انکے ملنے سے جلد صاف اور سفید ہو جائے اور فارسی میں روشویہ کہتے ہیں پانچویں یہ کہ جو چیزیں کہ رنگ کو خراب کرتی ہیں انکے کھانے کا اتفاق پڑے مثلاً اجواہر اور زیرہ کا بہت کھانا اور جو نسا پانی کہ بند کھڑا ہے اور استعمال میں نہیں آتا اسکا پینا اور ہمیشہ سرکہ یا مٹی کو زیادہ کھانا اور جانا چاہیے کہ ناخواہ اور زیرہ بالخاصیت رنگ کو زرد کرتے ہیں کیا کھانے میں اور کیا سونگھنے میں بلکہ دیکھنے کو بھی کہتے ہیں علاج غذا کی تبدیل کرین اور جو چیزیں تغیر کا سبب ہو اس سے منع کرین اور جو چیزیں کہ اسکی اصلاح کرے استعمال کرین اور ضرر کی چیزوں سے پرہیز کرین چھٹے یہ کہ امراض کی درازی اور غذا کا نہ پہنچنا اور غم کی کثرت اور جماع کی زیادتی اور جامع کی شدت اور ہوا کی گرمی شدت بدن کے رنگ میں تغیر پیدا کرے علاج امراض کی تحالیف میں تقویت کرین اور غذا کی کمی میں غذا بڑھاؤں اور جن غذاؤں سے کہ خون رقیق اور عمدہ پیدا ہوتا ہے کھلائیں مثلاً مار اللحم اور بیضہ نیمبشت اور نخود اور انجیر وغیرہ اور غم کی کثرت میں غم کو زائل کرین اور دل کو خوش رکھیں اور جماع کی کثرت میں جماع کا ترک کرنا لازم ہے اور درد کی شدت میں درد کو ساکن کرین اور ہوا کی گرمی میں تبرید مناسب ہے جیسا کہ حیات میں بہر دات کا بیان گذرا فائدہ جو کچھ کہ خون غلیظ کو پاک کرتا ہے وہ اطریفل ہے اور ہلیہ مرہا اور جو کچھ کہ خون کو پھیلاتا ہے اور بکھیرتا ہے وہ فلفل اور سعدا اور قرفل اور زعفران اور زوفانا سبب ہے کہ کھانے میں ملا کر دین اور جو چیزیں کہ خون اندر سے باہر کی جانب کھینچتی

ہو اور طلا میں مستعمل ہو وہ خردل ہو اور نیزخ انکو گالے کے دودھ میں ملا کر ملین اور مصطکی کندر کوٹ چھانکر پازہ عضل کے پانی میں ملا کر غمرہ کے طور پر باطلا کے

طور پر استعمال کریں

فصل خزانہ کے بیان میں خزانہ حالمے مہلے کے فتح سے اور دونوں زائے مجرہ اور دونوں کے بیچ میں الف اسکو اہرہ بھی کہتے ہیں وروہ چھوٹے چھوٹے اجسام باریک سبوس کی صورت ہوتے ہیں کہ سر کی جلد کے اوپر سے گرتے ہیں اور انہیں زخم نہیں ہوتا اور کبھی انکے ساتھ زخم بھی ہوتا ہے علاج اگر خفیف ہو اور ابھی بہت عرصہ نہیں گزرا اسپر روغن بنفشہ اور روغن کدو ملین اور اشیاے جالیہ سے دھوئیں مثلاً آب پھند میں بورہ ملا کر یا آرد نخود اور خطمی سرکہ میں ملا کر یا آرد کرسنہ اور ترس لعاب اسفول میں ملا کر یا آرد باقلا اور سبوس اور تخم خربزہ یا مغز خربزہ جمع کر کے استعمال کریں اور اگر قوی اور زہریلے ہو چاہیے کہ اول خون کو لطیف اور سود سے پاک کریں جیسا کہ خلط کا غلبہ ہو اس کے بعد سرسندا کر کوئی خیر قوی الجلا استعمال کریں مثلاً آرد نخود آرد حلبہ بورہ آگینہ سفید خردل بونج سرکہ میں استعمال کریں اور دیر کے بعد اس دوا کو دھو ڈالیں اور کوئی خیر لزج مثلاً روغن بنفشہ اور تخم خطمی اور کثیر اور لعابات وغیرہ ملا کریں اور اسی طرح کیلے جائیں یہاں تک کہ بالکل دور ہو جائے اور غذا کی تطیف لازم سمجھیں اور کہتے ہیں کہ شیرہ انگور روغن بادام میں پلانا خون شیرین پیدا کرتا ہے

فصل شقوق اطراف و وجہ و شفت کے بیان میں یعنی ہاتھ اور پانوں اور منہ اور ہونٹ کا پھٹ جانا علاج اگر اسباب خارجی شقاق کے موجب ہیں مثلاً گرمی خشک کرنے والی اور سردی کشیف کرنے والی اور قابض پانی میں نہانا جیسے شہی اور زاجی وغیرہ چاہیے کہ لطینات جلد استعمال کریں مثلاً موم روغن اور روغن کے اقسام اور چربیان مرطب خاص کر روغن بادام اور روغن کنجد اور مرغ اور بٹکی چربی اور اگر اسکا سبب اسباب داخلی ہیں مثلاً سور مزاج یا بس چاہیے کہ ترطب کے لئے البان اور ادہان مرطبہ یعنی دودھ اور روغن کے اقسام پائین اور مادی میں سہل مرطب سے خلط کا تنقیہ کریں اور تبدیل اور ترطب کے بعد کوئی ایسی خیر کہ مرطب اور مغزی ہو طلا کریں اور ہر عضو کے لئے ایک طلا مخصوص ہو سو منہ کے شقاق میں توزوفاسے تراور بٹکی چربی اور نشاستہ اور کثیر اور لعاب بعدانہ اور روغن گل مرہم بنا کر طلا کرنا مفید ہے اور لب کے شقاق میں روغن گل اور روغن خنا اور بٹکی اور بھیر کی چربی اور علك البطم اور شاخ ایل سوختہ انکو ملا کر طلا کرنا مفید ہے اور چاہیے کہ بیضہ کا پوست اندرونی اسپر لگائیں تاکہ دواؤں کو خشک نہ ہونے دے اور دیر تک رکھے اور بیضہ کا بھی فقط پوست لب پر رکھنا شقاق موزی کو دفع کرتا ہے اور مارنوبار یک کیا ہو اور روغن زیت اور علك البطم اور بٹکی چربی میں ملا ہو اور ایسی ہی تاثیر رکھتا ہے اور ہاتھوں کے شقاق میں کنجد اور بنفشہ باریک کوٹ کر اور روغن اور چربی میں ملا کر طلا کرنا مفید ہے اور پانوں کے شقاق میں فقط زفت مرطب یا علك کہ زیت میں حل کریں اور زیت کا پھٹ اور بیاز عضل بچا کر لگانا سریع تاثیر ہے اور عقب یعنی اٹری کے شقاق میں مارنوبار کوٹ چھان کر بھیر کی چربی میں ملا کر ملنا بہت نفع کرتا ہے اور روغن سندروس فقط اور قہر روغن اکار میں ملا کر اور مغز ساق گاؤ اور موم اور روغن بنفشہ جمع کر کے اس میں کچھ لیک مردانگ ملا کر استعمال کرنا وہی تاثیر کرتا ہے اور اگر شقاق کا اثر گوشت میں پہنچے یہ دوا نفع کرتی ہے مردانگ باریک بیکر روغن زیت میں پکائیں یہاں تک کہ غلیظ ہو جائے پھر چند قطرہ اس میں ڈالیں اور چاہیے کہ اول شقاق کو گرم پانی میں رکھیں کہ نرم ہو جائے اور پاک کریں اور اس کے بعد معالجہ کریں اور مناسب ہے کہ پانوں کو گرد و غبار سے بچائیں اور اس کام کے لئے احتیاطاً موزہ پنہین اور سرد پانی نہ لگائیں اور شقاق کے اقسام میں غبار اور خاک اور سرد ہوا ضرر کرتے

ہین فائدہ کبھی شدقین یعنی باجھون میں رطوبت شور کی طرف سے آتی ہے اس سبب اس میں شفاق پیدا ہوتا ہے اور سفیدی اور تری معلوم ہوتی ہے علاج
فصد کرین اور سہل دین اسکے بعد ماژا اور سرکہ پکا کر اس سے مضمضہ کرین اور آب سماق اور آب انار ترش میں سرسہ رگڑ کر طلا کرین اور اگر روغن کدو اور روغن بادام
اور موم سے قیر و طی بنا کر انار میخوش کے پانی میں اور سماق کے پانی میں اسکو قوت دیکر طلا کرین نفع کرنا ہے فائدہ کبھی پانوں کے پینچے خاص کر اٹری میں
ایک درد عارض ہوتا ہے کہ آدمی زمین پر قدم نہیں رکھ سکتا اور اسکا سبب خلط گرم رقیق ہے کہ بدن میں سے قدم پر پڑتی ہے اور اس مرض کو بھی نزل الما کہتے
ہین علاج تو کرین اور روغن گل بلین اور اگر گرم کر آئے اور پیپ پڑ جائے چاہیے کہ لوہے سے یا اکال دو اؤن سے اسکو کھولین اور زخم کا مضمضہ فرما
کرین تاکہ زرد آب بالکل نکل جائے پھر خانا اور ماژا اور سرکہ میں ملا کر اسپر باندھ دین اور اگر جلد کی متانت اور کثافت کے سبب جلد نہ سپکے ایک ٹکڑا الیہ تازہ کا لکڑ
اسپر باندھ دین تاکہ پک کر پھوٹ جائے اور اگر مادہ جم کر ٹھہر گیا ہے اس سبب سے پھوٹنے میں دیر لگتی ہے لوہا گرم کرین اور اس جگہ گہرا داغ دین تاکہ زائل ہو
اور وج عقب وج مفاصل کے آخر میں بھی مفصل بیان کیا گیا

فصل تشف و نقش جلد کے بیان میں تشف قاف مفتوح اور شین مجھ سے پوست کی خشونت ہے اور جان لے کہ کبھی جلد میں خشونت پیدا ہوتی ہے
اور جلد کے اوپر سے ایسے پوست گرتے ہیں جیسے مچھلی کے چھلکے کھر کھرے اور ناہموار علاج بطبیخ اقیمنون اور مارا الجھن سے بدن کا تفتیح کرین اور
ترغنا میں دین تاکہ مزاج کی تطیب ہو مثلاً شیر خوار جانوروں کا گوشت اور کدو وغیرہ اور تازہ دودھ کا پینا نہایت موثر ہے اور ہمیشہ حمام کرنا اور آرام میں
رہنا اور سرد تر روغن اور قیر و طیات کا لٹنا سفید ہے فائدہ کبھی موزہ اور صوف کی حرارت سے یا کھر کھری چیزوں کے لگنے سے دونوں پانوں میں نقش
ہو جاتا ہے علاج خالو طگنار پوست انار جو سرد کوٹ چھا کر سرکہ میں پکائیں اور نرم کر کے ضماد کرین اور کبھی پیشانی کے اوپر سے پوست باریک خشک گرتے ہیں
اور کچھ ایک خارش ہوتی ہے علاج ایارجات اور غراغ سے ذماغ کا تفتیح کرین اسکے بعد گرم پانی سے دھوئیں تاکہ نرم ہو جائے اور اسپر قیر و طی بلین اور یہ
ضماد نفع کرنا ہے آرد عدس گل سرخ یا آرد کر سنہ آرد جو آرد باقلا تازہ ذائقے پانی میں ملا کر صنماد کرین

فصل سوج جلد کے بیان میں یعنی پوست میں خراش آنا اور اسکے چار سبب ہیں اول تو کسی کھر کھری چیز کا اٹھانا یا کسی کھر کھری چیز کا لگنا دوسرے
گھوڑے کی سواری خاص کر جن لوگوں کو کم استعمال ہے البتہ سرین میں خراش ہو جاتا ہے خصوصاً جبکہ سرین اور زین کے بیچ میں کوئی دوسری نرم چیز نہ ڈالیں
تیسرے پانوں میں تنگ موزہ اور تنگ جوتے سے دیکر خراش آنا چوتھے یہ کہ کھر کھری رسی کسی عضو پر باندھیں یا اسپر زور سے کھینچیں اس سبب سے جلد
کی سطح میں خراش آجائے علاج اگر جلد میں خراش زیادہ ہو اور گرم کا اندیشہ ہو چاہیے کہ فصد کھولین اور ایک کپڑا سرد کر کے خراش پر رکھیں بشرطیکہ
سج عفضل کے اطراف میں نہ ہو کیونکہ اگر عضلون کے اطراف میں خراش ہوگا اور ٹھنڈا کپڑا وہاں رکھیں اکثر اس سے تشنج ہو جاتا ہے اور جب سرد کپڑا
استعمال کر چکیں مردانہ سنگ گلاب میں رگڑ کر اور گل ارسی ملا کر طلا کرین اور اگر اس جگہ کو روغن گل سے چرب کرین پھر گل سرخ اور السی باریک بیسکر
اسپر چھڑک دین نفع کرتے ہیں اور مردانہ سنگ اور سفیداج ازیزا اور روغن گل اور زرد چوبہ اور موم سفید اور سفیدہ بیضہ کا بتزیہ کرنا ہے اور درد کو ساکن
اور خراش کو چکا ہوا ہے اور یہ دوا بھی وہی اثر کرتی ہے جوتے کا پرانا ملا جلا میں اور بیسکر رکھیں اول روغن گل خراش پر بلین اسکے اوپر وہ خاکستر ڈالیں

اور درد تھکنے کے بعد بھیڑ اور بکری کے پھیپھڑے کی راکھ اور مارو باریک پیسکر اور اقا قیابا ایک پیسکر سرکہ میں ملا کر طلا کرنا شروع التاثر ہو اور جلا ہوا کہ و سچ پڑانا
تبرید اور حج کرنے میں بی نظیر ہو خاص کر جہان کبیر کہ موزے اور جوتے کے سبب خراش ہو اور اگر موزہ اور کفش سے آبلہ پڑے رسوت یا بازو یا گلار منی
یا اقا قیابا پانی میں گڑ طلا کریں اور اگر ورم ہو جائے بھیڑ کا پھیپھڑا اسپر باندھیں اور اگر رسی کے سبب خراش ہو جائے لعابات برف میں سرد کر کے اور عین
بادام یا روغن بنفشہ اور کچھ ایک کا فور ملا کر خراش پر رکھیں اور اگر سواری کے سبب سر میں خراش ہو جائے آرام میں رہیں اور سواری ترک کریں اور
برہنہ کر کے سرد ہو امین رکھیں یا تھان کا ٹکڑا یا کوئی کپڑا گلاب میں سرد کریں اور اسپر رکھیں اور مردار سنگ گلاب میں رگڑا ہوا اور مرہم سفیداج نفع کرنا ہی فائدہ
سحج اور شقاق کہ عانہ اور حالبین میں ہو جائے ہین انکا علاج یہ ہے کہ تیز مادے بدن سے تفتیح کریں اسکے بعد موم روغن کو روغن حنا اور قینیل اور خاکستہ
بنائیں استعمال کرنا مفید ہے چاہیے کہ خاکستہ حنا دوسرے اجزا کی نسبت کم ملائیں اور قیر وطنی کہ حکا کہ اسرب اور سفیداج اور مردار سنگ اور روغن حنا سے
بنائیں اسکی بھی وہی تاثیر ہو اور مردار کندرا اور دم الماخین اور مردار سنگ برابر کوٹ چھان کر اسپر چھڑکنا مفید اور تفسیح الفطرات کا ذکر پہلے گذر چکا ہے
باب پچیسواں ان امراض وغیرہ امور کے بیان میں کہ شعور یعنی بالون سے علاقہ رکھتے ہیں اور اس میں چند فضول ہیں
فصل دارالشعب اور دارالحجہ کے بیان میں یہ دونوں ایسی بیماریاں ہوتی ہیں کہ ان میں بدن کے بال گرتے ہیں اور جلد میں فساد آتا ہے اور درد و
فرق یہ ہے کہ اگر باوجودیکہ جلد متقرح ہو اور بال گرتے ہیں پھر پوست باریک بھی سانپ کی کچلی کی صورت اسجگ سے چھوٹے اسکو دارالحجہ کہتے ہیں اور اگر پوست
نہ چھوٹے دارالشعب بولتے ہیں اور یہ نام اس واسطے رکھا گیا کہ اکثر شعب یعنی لوٹری کو ہو جانا ہے اور جانا چاہیے کہ یہ دونوں مرض اکثر سر اور ریش اور
ابرو کے بالوں میں ہو جاتے ہیں اور شاد زونا در ہوتا ہے کہ دوسرے بدن کے بالوں میں بھی پیدا ہوں اور یہ مرض ماوراء دی سے پیدا ہوتا ہے کہ پوست اور بالوں
کی جڑوں میں اور ساموں میں ٹھہر جاتا ہے اور بالوں کو فاسد کرتا ہے اور دارالحجہ کا مادہ نسبت دارالشعب کے مادے کے بہت بڑا ہے اسوجہ سے دارالشعب
کا علاج آسان ہے اور دارالحجہ مشکل سے اچھا ہوتا ہے اور اسوجہ سے کہ ان امراض کا مادہ یا تو بلغم سوختہ ہو یا صفرائے حاد یا سودائے محرقہ یا خون غلیظ
فاسد ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بیان کیا جاتا ہے پہلی قسم اس دارالحجہ اور دارالشعب کے بیان میں ہے کہ بلغمی مادہ سے پیدا ہوں اور اسکی علامت یہ ہے کہ اس جگہ میں
سفیدی اور نرمی ہو اور اس سے پہلے کثرت سے سرد و تر غذاؤں اور تیر اور شور خیزوں کا کھانا اور بازیر گرم وغیرہ کا استعمال کرنا جن چیزوں سے کہ بلغم
شور پیدا ہوتا ہے علاج اول بلغم کے منضجات دین اور نضج کے بعد مسہلات اور تفتیحات سے کہ بلغم کے اخراج میں مخصوص ہیں تفتیح کریں اور تفتیح عالم
کے بعد خاص سر کا تفتیح مرغ سے کریں اسکے بعد طلا کا استعمال کریں اور طلا سے پہلے اس جگہ کو کھر کھرے کپڑے سے یا پیاز عضل سے اسقدر ملین کہ سرخ
ہو جائے پھر دو رکھیں اور اگر مادہ قوی اور جلد کثیف ہو اور کپڑے کی بالش اور عضل کے لٹنے سے سرخ نہیں ہوتا چاہیے کہ استرے سے پچھنے لگائیں
اسکے بعد طلا کریں اور طلا کی یہ دو تین ہیں تفسیا اور خردل یا فرغیوں اور عاقرق حابیل کے پتے میں ملا کر طلا کریں اور اس کوٹ کر لٹنا مفید ہے اور اگر اطلیاج
کے سبب سے زخم ہو جائے مرغ کی چربی چند مرتبہ ملین اور روغن گل اور موم اور شاہ بلوط اور آب برگ سوسن اور زردہ بیضہ مرغ کا مرہم بنا کر
استعمال کریں اور جب تسکین ہو جائے پھر ان میں دو اول کو استعمال کریں یہاں تک کہ بال نکلیں اور بالوں کو کئی مرتبہ مونڈ ڈالیں تاکہ قوی

ہو جائیں دوسری قسم وہ ہے کہ صرف اسے پیدا ہوا اور اسکی علامت رنگ میں زردی اور بدن میں ناتوانی اور اس سے پہلے صفر الگیز خیرون کا استعمال کرنا اور اسکا خاصہ ہے کہ اس جگہ کا پوست ایسا نظر آتا ہے جیسا پرند جانور کا پوست بال و پر نوپنے کے بعد نکل آتا ہے علاج صفر کا تفتیح کرین اور ترمید اور تربیب میں کوشش رکھیں اور تفتیح کے بعد گرم سرکہ سے تلمیح کرین اور اس کے بعد روغن گل ملین تاکہ سرکہ کی مضرت کا تدارک ہو جائے پھر گوگرد اور زیت ملا کر طلا کرین تا صفائی حاصل ہو اور پڑا مواد کہ وہاں ٹھہر رہا ہو اکھڑ جائے اور بال نہ گرین اور بندق مع پوست جلا کر اسکی خاکستر پانے سرکہ میں ملا کر طلا کرین اور اگر اس تدبیر سے بال نہ نکلیں چاہئیں کہ پچھنے دین اور لادن روغن گل میں طلا کر یا شیخ سوختہ اور کف دریا اور حنظل و روغن بیدار و روغن آس میں ملا کر ملین اور گل خٹمی اور سوس اور برگ بید کے مطبوخ میں دھوئیں میسری قسم وہ ہے کہ سودا سے پیدا ہوا اور اسکی علامت یہ ہے کہ اس جگہ میں کمودتا و ریوست ہوا اور پہلے مولدات سودا کا کھانا اور سوداوی مزاج ہونا علاج اول خلط کی تلطیف اور نضح میں کوشش کرین اور تربیب میں ببالغہ کرین اسکے بعد سودا کو نکالین اور تفتیح کے بعد اس جگہ کو لہسن اور پیاز عفضل سے ملین اور شیر اور ربچھ کی چربی وغیرہ سے چرب رکھیں اور یہ طلا نفع کرنا ہے گوگرد اور قفسیا اور فرزیون اور خردل اور بانس کی جڑ اور بکری کا جلا ہوا کھرا و پیروج صحنی کی خاکستر مولی کے پانی میں اور پانے زیت میں ملا کر طلا کرین اور سرنڈانے کے بعد روغن لادن اور روغن نار دین ملنا نفع کرنا ہے فائدہ بیروج صحنی مزاج القطرب کو کہتے ہیں وہ ایک نبات ہے آدمی کی صورت کہ ہاتھ اور پانوں اور سب اعضاء انسانی اس میں ہوتے ہیں اور اسکے سر کے بیچ میں پتے نکلے ہیں اور اسکی خاصیت ہے کہ جو کوئی اسکو اکھاڑتا ہے اسی وقت مرجاتا ہے اور ایک جیلہ سے اسکو اکھاڑتے ہیں اس طرح کہ تمنا یا کوئی حیوان اس میں بانڈھ دیتے ہیں اور اسکی جڑ کو خالی کرتے ہیں خالی کرنے کے بعد اس کے کو کسی لالچ اور بہانہ سے بلاتے ہیں جب وہ ادھر آتا ہے وہ بوٹی جڑ سے اکھڑ جاتی ہے اور وہ حیوان مرجاتا ہے پھر اسکو لے آتے ہیں جو تھی قسم وہ ہے کہ خون سے پیدا ہوا اسکی علامت اس جگہ میں سرخی اور خون کی علامت کا ظاہر ہونا علاج قصد کھولین اور حجامت کرین یا جوین لگائیں اور خون کی اصلاح میں کوشش رکھیں اسکے بعد اس جگہ کو کھر کھرے کپڑے سے یا زوفاسے تریا عفضل یا لہسن یا خردل سے ملین پھر قفسیا یا فرزیون طلا کرین اور جو کچھ کہ صفراوی میں بیان کیا گیا نفع کرنا ہے فائدہ قفسیا کو تا قفسیا بھی کہتے ہیں اور وہ سداب کا گوند ہوتا ہے

فصل انتشار و تساقط شعر کے بیان میں اس سے یہ مراد ہے کہ ڈارھی اور سر اور بھون کے بال گرنے لگیں اور جانا چاہئیں کہ بال کی پیدائش بخار دغالی سے ہے کہ مسام میں بستہ ہو جاتے ہیں اور اسکی مدد ہمیشہ پانی پونچتی ہے سو جو وقت کہ بخار کے بستہ ہونے میں یا ہمیشہ مادے کے ہو پونچنے میں کو تا ہے اور قور پڑتا ہے بالون میں فساد پیدا ہوتے ہیں اور فساد کے اسباب بہت ہیں اور ایک نوع میں بیان کیا جاتا ہے پہلی نوع وہ ہے کہ غذا میں نقصان واقع ہو اس سبب سے وہ بخار جس سے بال پیدا ہوتے تھے پیدا ہون اور بالون کی مدد موقوف ہو اسلئے بال گرنے لگیں چنانچہ امراض حاد کے نقاہت والون میں اور مدقوق اور مسلول میں دیکھا جاتا ہے اور اسکی علامت یہ ہے کہ بدن خشک اور ڈبلا ہوا اس سے پہلے امراض مادہ اور غذا کی قلت کا اتفاق ہو علاج اچھی غذائیں بفرغت کھلائیں اور خواب آرام میں رکھیں اور حمام میں بجائیں اور بنفشہ اور نیلو فرادابی مشک سونگھا ہیں اور صومنا خٹمی اور اسپغول اور برگ بید کے پانی سے اس جگہ کو دھوئیں اور روغن بنفشہ اور نیلو فرملین دوسری نوع وہ ہے کہ جلد متخلخل ہو جائے اور مسام کھل جائیں

اس سبب سے بخار نسبتہ نہوا اور اسکی علامت جلد کا نرم ہونا اور بالوں کا باریک ہونا اور جلد جگر کا علاج روغن آملہ سے سر اور بدن کو چکنا رکھیں اور ہلیہ کابلی اور بازو اور اوقیا وغیرہ جو چیز کہ لشدت قابض نہور و غن موردین ملا کر ملین اور اگر تین درم لادن شراب میں یا روغن موردین حل کرین اور ملین کلی نفع ہوتا ہے تیسری نوع وہ ہے کہ جلد کی خشکی اور کثافت سے مسام تنگ ہو جائیں اس سبب سے بال کا مادہ بہت کم ہو چکے اور اسکی علامت مزاج میں خشکی اور بالوں کا مڑ جانا اور غلیظ اور بہت سیاہ ہونا اور اسکا خاصہ ہے کہ اگر بالوں کو کھینچیں آسان اُکھڑ جائیں اور جلد نخل آئین علاج داخل اور خارج سے مزاج کی ترتیب کرین اور ہمیشہ روغن ابونہ سے چرب رکھیں اور اگر شیخ ارمنی اور بادام تلخ اور قیصوم جلائیں اور اسکی خاکستر روغن زیتون ملا کر ملین نہایت نفع کرتا ہے چوتھی نوع وہ ہے کہ رطوبت غلیظ لطیفی سے مسام تنگ ہو جائیں اور اسکی علامت یہ ہے کہ بال باریک ہوں اور خشکی کے آثار نمون علاج حمام میں بیجان اور وہاں دیر تک ٹھہرائیں اور شیخ اور قیصوم اور بادام تلخ سر پر ملین خاص کر حمام میں تاکہ رطوبت تحلیل ہو اور نظرون اور بیل کے پتے سے اچکھ کو دھوئیں اور جو غذا کہ رطوبات کی تقطیع اور تحفیف کرتی ہے کھلائیں اور گرم مصالح غذا میں زیادہ ملائیں فائدہ اس نوع میں روغن ملنے کی ممانعت ہے کیونکہ وہ لزجت کے سبب زیادہ ترتیب و رتسید مسام کرتا ہے پانچویں نوع وہ ہے کہ مواد خبیثہ جلد کے پیچھے جمع ہو جائے اور بالوں کے مادے کو فاسد کر دے اور بال گرنے لگیں جیسا کہ دارالشعبہ و درارالحیہ میں بیان کیا گیا علاج جیسا کہ مادہ ہوا سی کے موافق تنقیہ کرین اور اظلیہ استعمال میں لائیں چھٹی نوع وہ ہے کہ رطوبت جلد پر غالب ہو کر اسکو مست کر ڈالے اس ضرورت سے بال گرنے لگیں اور اسکی علامت یہ ہے کہ جلد میں نرمی ہو اور جو مادہ کہ اسکا سبب ہو اسکی موافق جلد کے رنگ میں اثر معلوم ہو علاج مادے کا تنقیہ کرین اور مسام کی تقویت ان چیزوں سے کہ دارالشعبہ و درارالحیہ میں مذکور ہیں ساتویں نوع وہ ہے کہ سعفہ اور قرعہ انتشار کا باعث ہو علاج جو چیزیں کہ ملین اور محلل ہیں مثلاً خطمی اور خبازی اور لہجات اور روغن اور مرہم اور قیر و طبیات مناسبہ استعمال کرین تاکہ سعفہ اور قرعہ کا مادہ تحلیل ہو اور بال آسانی سے نکلیں اور یہ علاج اس وقت مناسب ہے کہ سعفہ اور قرعہ سے جلد اصلی منقطع نہوا اور انزال کے بعد مسام بند نہون کیونکہ اگر مسام فاسد ہو گئے ہیں اور جلد اصلی منقطع ہوئی تو لا علاج ہو اور انتشار کی ایک قسم ہے کہ علت نعامہ کمالاتی ہے کیونکہ نعامہ کو اکثر ہو جاتی ہے وہ اس طرح ہے کہ باوجودیکہ بال جھڑتے ہیں سر کا پوست چھوٹنے سے ایسا معلوم ہو جیسا پرند جانور کا پوست بال و پر کے نوچنے سے نکل آتا ہے اور بال ایسے ملائم ہو جاتے گویا برشیم ہے اور جلد کا رنگ زرد معلوم ہو اور یہ بیماری امراض حادہ کے بعد اکثر پیدا ہوتی ہے علاج لازم ہے کہ جلد جلد سے منڈایا کرین اور روغن آس اور روغن آملہ اور روغن لادن اور روغن حب الغار ہمیشہ ملین اور روغن حب الغار اس طریق سے کھلتا ہے کہ جب کور کو کچھ ایک پانی میں چکائیں اسکی بعد اٹھانے کو ٹین اور تھوڑا پانی اسپر ڈالیں اور تھپیرا کسی دوسری چیز پر رکھیں اور کوئی بوجھل چیز اسپر رکھ کر زور سے دبائیں یہاں تک کہ روغن نخل آئے اور دوسرا طریق یہ ہے کہ حب الغار کو کوٹ کر روغن کبجد میں جوش دین اور نچوڑ لیں

فصل صلح کے بیان میں وہ اس طرح ہے کہ سر کے اونچے بال فقط معدوم ہوں اور اصداغ کے بال سالم رہیں سو اگر بوڑھا ہے میں ایسا امر ہو علاج پذیر نہیں لیکن جہاں کہیں اس عمر سے پہلے اتفاق پڑے اسکا وہی علاج ہے کہ جو انتشار میں گذار مع رعایت اسباب اسلیہ کہ انتشار اور صلح کے اسباب یکساں ہیں اور کبھی صلح کا باعث یہ ہوتا ہے کہ ہمیشہ سر پر بھاری چیزوں کے اٹھانے کا اتفاق پڑے اور اسکا علاج یہ ہے کہ اسکو

ترک کرین فائدہ ہو علیٰ رہنے سفاین لکھا ہے کہ عورتوں کو صلح نہیں ہوتا اس واسطے کہ ان کے مزاج میں رطوبت زیادہ ہے اور خستوں کو بھی نہیں ہوتا کیونکہ
ان کے مزاج میں کچھ زمانہ بن ہوتا ہے اور ان میں رطوبت تحلیل نہیں ہوتی

فصل تشق شعور کے بیان میں یعنی بالوں کا سر پھٹ جانا اسکی مضرت یہ ہے کہ بال بڑھنے سے رہ جاتے ہیں اور بیرونق معلوم ہوتے ہیں اور شاید
کہ انتشار کی نوبت پہنچے اور اسکا سبب بیوت کا غلبہ ہوتا ہے علاج اگر خشکی کم ہے اور کوئی کوئی بال پھٹتا ہے اس کے لیے ادھان ملینہ معتدل کا ملنا
مثلاً روغن بادام روغن بنفشہ وغیرہ اور لعابات مرخیہ کا ملنا مثلاً لعاب خطمی لعاب السی وغیرہ کفایت کرتا ہے اور اگر خشکی حد سے زیادہ ہے اور اسکا مادہ موجود
ہو اول فصد کھولیں اور مطبوخ اقیقون سے طبیعت نرم کرین اسکے بعد لگانے کی دوائیں باطن اور خارج سے استعمال کرین اور ترتیب میں بساغہ کرین
اور اگر خشکی سادہ ہے ہرگز تفتیہ نہ کرین اور ترتیب میں کوشش کرین اور یہ قسم کم عارض ہوتی ہے

فصل نوسہ کے بیان میں یعنی بالوں کا چکٹنا اور چکنا ہونا اور وہ اس طرح پر کہ سر چکنا معلوم ہو کہ گویا تمام بالوں کو بگڑے ہوئے تیل سے چکنا کیا ہے اور
جب ٹوپی یا دوپٹہ اور پگڑی سر پر رکھیں تمام بھر جائے اور اس بیماری کا سبب یہ ہے کہ بالوں کو غذا چکنی اور زیادہ پہنچے علاج معدہ اور دماغ کے
انقباض کے لیے ایارجات اور اظرفیات دین اور سر کو کبھی تو ایسی چیزوں سے دھوئیں کہ بالوں کو پاک کرین اور اداساخ و سمہ یعنی میل اور بافا کو زائل کرین
مثلاً نشا و راہ بسوس اور تخم خطمی اور بادام تلخ وغیرہ اور کبھی ان چیزوں سے کہ مسام کو تنگ کرین اور بخار کو نہ نکلنے دین مثلاً آس اور بلوط اور جوز اور سرخ وغیرہ
کا مطبوخ اور زیت آب غورہ میں ملا کر سر پر ملنا بہت فائدہ کرتا ہے

فصل شیب کے بیان میں یعنی بال سفید ہو جائیں اس فصل میں ایسی دوائیں لکھی ہیں کہ بالوں کو جلد سفید نہونے دین اگر کسی شخص کے بال
بے وقت سفید ہو جائیں انکو سیاہ بنائیں اور جاننا چاہیے کہ جب تک بدن میں خون چکنا اور گاڑھا اور تیز اور چپ دار ہوتا ہے بال سیاہ رہتے ہیں اور
جسوقت آسین مائیت آجاتی ہے بال سفید ہونے لگتے ہیں پھر اگر حرارت غزیری اور طبیعت کے ضعف سے خون میں مائیت آتی ہے جیسا کہ جوانی
کے بعد پیش آتا ہے وہ تدبیر سے خارج ہو اور ایسے شیب کا زائل کرنا غیر ممکن اور اگر کوئی نیا امر خون کی مائیت کا باعث ہو جیسا کہ بعض جوانوں کو پیش آتا ہے
اسکا ازالہ ممکن ہے اور جو امور کہ بالوں کو جلد سفید نہونے دین اور اگر بے وقت سفید ہو جائیں انکو سیاہ بنائیں وہ یہ ہیں خلط بلغم کا اکثر استفراغ کرنا خاص کر
قر کرنے سے اور فصد اور جماع بہت کم کرنا اور ان غذاؤں کا کھانا جن سے خون صفا مائل اور غلیظ ہو جاتا ہے اور بلغم اکھڑتا ہے مثلاً قلیا یا کائین خردل اور فلفل
اور دارچینی ہوا اور کھنٹی چیزیں اور کونج نگیں اور گرم مصالحہ وہی تاثیر رکھتے ہیں اور بالوں کو ان روغنوں سے چکنا رکھنا جن میں گرم مصالحہ قابض پکائیں مثلاً
سنبل اور فقلح اذخر اور سلینجہ اور قنفط اور عود اور قصب الزریہ وغیرہ اور تریاق اور مشرود لیطوس اور معجون بلا در اور مرابے پلیدہ کھانا اس باب میں نہایت
مؤثر ہے اور لبنیات سے اور حموضات اور فواکھات سے اور متواتر شراب پینے سے اور گلگاب اور کافور کا استعمال اور غم اور ہم کی کثرت سے بال جلد
سفید ہو جاتے ہیں اور جوانی کے طالب کو ان سے بچنا ضرور ہے معجون کہ بالوں کو جلد سفید نہونے دے اور وقت معین تک سفیدی کو زائل کرتی ہے پلیدہ سیاہ و س
درم پلیدہ کندر ہر ایک پانچ درم فلفل اڑھائی درم زنجبیل گل سرخ و ج ہر ایک ڈیڑھ درم صندل سفید تخم کاسنی ہر ایک تین درم ان سبکو کوٹ چھانکر پلیدہ کالمی

مرلب کے شیرہ میں ملائین خوراک تین درم آنتیا لاجون بلاور کو لاجون جاودانی بھی کہتے ہیں اور اس سبب سے کہ اس لاجون کے مرتبان کو چھ مہینے چھین دباتے ہیں و دارالشعیر بولتے ہیں اور قرابا دینات میں انفرادی کے نام سے مشہور ہے کیونکہ انفرادی بلاور کا نام ہے اور جو کہ انفرادی کی ترکیب کے مختلف نسخے قرابا دینون میں مذکور ہیں اسلئے ہنئے اسکو یہاں لکھا

فصل بالون کی محافظت کے بیان میں تاکہ حالت طبعی پر رہیں اور اس کام کے لیے ایسے روغنوں کا ملنا مناسب ہے کہ انہیں حرارت لطیف اور قبض ہو مثلاً روغن لادن اور روغن موردا اور روغن پرسیاوشان اور روغن شقانی اور روغن سنبل اور روغن مصطکی اور روغن سعد اور تخم چقدر اور تخم کرفس اور آملہ اور قاقیا وغیرہ کے روغن جو نسا روغن انہیں سے میسر ہو نفع کرتا ہے اور روغن لادن بہت مفید ہے اور اگر درخت صنوبر کا پوست جلائین اور ان روغنوں میں ملا کر استعمال کریں نہایت فائدہ کرتا ہے اور روغن لادن دس مثقال باریک بنا کر ایک پیالہ بھر روغن مورد لیکر اسیں ایک رات دن تر رکھیں اسکے بعد پانی کی دگچی میں رکھ کر پکائیں یہاں تک کہ پانی کی گرمی سے لادن اس برتن میں گھل جائے جیسا کہ روغن مصطکی کا طریقہ ہے اور دوسرے اشیاء مذکورہ کے روغن نکالنے کا طریق قرابا دینات میں مفصل مذکور ہے اور آسان سا طریقہ یہ ہے کہ اگر تردا ہو اسکا پانی نکالیں اور اگر خشک ہو پانی میں پکائیں پھر اس دوا کا پانی لیکر ٹھکے تیل میں ملا کر جوش دین یہاں تک کہ روغن رہ جائے اور آب ہلہلہ سیاہ اور آب چقدر اور آب ترمس اور آب آملہ سے بالون کو دھونا انکی محافظت کرتا ہے

فصل تطویل الشعر کے بیان میں یعنی بالون کو دراز کرنا اور اس سبب سے کہ بالون کی درازی عورتوں کی سر لمبندی ہے اسکا ذکر ضروری ہے اس کام کے لیے طالبہ کو مناسب ہے کہ جو کچھ کہ محافظت کی فصل میں بیان کیا گیا ہمیشہ اس پر عمل رکھے تاکہ انتشار کی آفت سے بچے اور بالون کی درازی کے لیے آس اور گل سرخ اور برگ آزاد درخت اور مراد آملہ اور پرسیاوشان جو کچھ کہ ہم پہنچے کوٹ چھانکر اول آملہ کے پانی سے سر کو تر کرے پھر اسکو سر میں ڈالے اور برگ کنجد اور برگ کدو اور جتنے روغنوں میں قبض اور گرمی ہوتی ہے وہ مفید ہیں اول سر کو چقدر کے پانی سے دھوئیں پھر دوائیں استعمال میں لائیں اور اگر خفیدہ کے پانی میں کچھ ایک خردل بھی ملائیں بہتر ہے اور روغن کہ بالون کو دراز کرتا ہے جو نقشہ تیس درم آملہ پانچ درم دونوں کو پانی میں پکائیں یہاں تک کہ نرم ہو جائیں پھر صاف کریں اور اس سے آدھا روغن بنفشہ اس میں ملائیں اور لادن بھی تین درم آب برگ خطمی اور آب برگ سسم اور آب برگ کدو ہر ایک دس درم داخل کریں اور جوش دین یہاں تک کہ پانی جلا کر روغن رہ جائے یہ روغن بریلین

فصل انبات شعر کے بیان میں یعنی بالون کا جانا جانا چاہیے کہ بال جانیکے لیے جو کچھ کہ دایر الحد اور دار الشعلب میں گذرا ہے اور پرنازیت اور خاکستر قیصوم اور زبد البحر ملا کر ملنا مفید ہے اور روغن بان میں ذریعہ ملا کر ملنا بھوون اور ڈارھی کے بال نکالنے میں بہت موثر ہے اور اسکا طریق یہ ہے کہ ذریعہ ایک حیوان ہے سرخ اور اسپر سیاہ نقطے ہوتے ہیں اور زنبور سے باریک ہوتا ہے اسکو لیکر بہت سے جمع کریں اور انکے ہاتھ اور پاؤں جدا کر کے سایہ میں خشک کریں اور باریک کریں پھر اگر ذریعہ تین درم ہوں اسیں ایک اوقیہ روغن بان ڈالکر اسکو انکاروں کی آبخ پر رکھیں تاکہ روغن غلیظ ہو جائے پھر اٹھا کر رکھیں اور ڈارھی اور بھوون پر ملیں اور اگر آبخ سے اٹھائیکے بعد کچھ ایک مشک اور عنبر ملائیں بہتر ہے اور اس دوا کی خاصیت ہے کہ اول عضو میں نفاذات

پیدا کرتی ہے یعنی آبلہ ڈالتی ہے اس کے بعد بال جمالاتی ہے اور سیاہ آنسوختہ اور ناسوختہ کو ٹکر و عن زیت میں ملائیں اور بھون پر ملین بالوں کو جلد نکالتا ہے اور اگر سیاہ دانہ پانی میں پسیر کر لیں اس کے بعد روغن لادن ملین ویسی ہی تاثیر کرتا ہے

فصل خلق شعر کے بیان میں یعنی بالوں کا دور کرنا یہ دو امین بالوں کو دور کرتی ہیں ایک آب نادیدہ اور زینخ دونوں کو برابر لے کر ملین اور اگر ایک کچھ ایک زیادہ ہو جلد اثر ہوگا اور بعضے کچھ ایک بیض کی سفیدی داخل کرتے ہیں تاکہ سیاہ نہ ہو اور صدف سوختہ اور گج سوختہ زینخ میں ملا ہوا یہی کام کرتا ہے اور استعمال کا طریقہ مشہور ہے قاندہ مردون کے تین شایان نہیں کہ موے زیناف کہ ان چیزوں سے مونڈیں کیونکہ یہ مضرت سے خالی نہیں اور شاید کہ کوئی بڑی آفت برپا ہو اور شہوت کم ہو جائے اور موے زیناف کو اُسترے سے مونڈنا قضیب کی فرہی اور شہوت کی زیادتی کرتا ہے اور نہایت سفید ہے

فصل منع انبات شعر کے بیان میں یعنی بالوں کا نکلنا موقوف کرنا چاہیے کہ جو چیز بالوں کے نکلنے کو مانع آتی ہے وہ یا تو مخدر اور سرد ہوتی ہے مثلاً سبج اور شوکران اور افیون سرکہ میں ملا کر یا مسام کو بند کرتی ہے مثلاً سپیدہ ارزیز اور قیولیا اور شب سبج کے پانی میں ملا کر یا باخاصیت بالوں کے نکلنے کو مانع ہو جیسے کچھ کا خون اور چوٹی کے انڈے وغیرہ انتباہ جس وقت کہ اس قسم کی دوائیں کسی عضو پر لگائیں چاہیے کہ اول وہاں کے بالوں کو موچنہ سے اکھاڑیں یا نورہ سے دور کریں اس کے بعد دوا ملین اور اگر اسرہ سے بال مونڈ کر دو الگائیے کچھ اُسکا اثر ہوگا اسی واسطے حکمانے کہا ہے کہ موچنہ سے اکھاڑ کر یا نورہ سے مونڈ کر طلا کریں نہ کہ اُسترے سے مونڈ کر

فصل تجمید شعر کے بیان میں یعنی بالوں کا موڑنا اور گھونگھ والاکرنا اور اس کام میں قابض دوائیں کام آتی ہیں مثلاً سدا اور بازو اور مردار سنگ اور آملہ اور آرد حلبہ اور برگ سرو اور کزبازو اور رغوعہ الملع وغیرہ اور رغوعہ بلخ ناک کا کف ہے کہ دریا کے قریب پتھر ملی زمین میں جمع ہوتا ہے۔

فصل ترقیق شعر کے بیان میں یعنی بالوں کو باریک کرنا چاہیے کہ نورہ میں خاکسب جو پ انگو ر ملا کر گولیاں بنائیں اور اسکو جس جگہ کہ چاہیں کچھ دیر تک پھرائیں اور ایک جگہ نہ رکھیں تاکہ پوست نہ جلے اس کے بعد جو کچھ نورہ عضو پر رہ جائے پانی سے دھو ڈالیں اور آرد جو آرد باقلا اور تخم خربزہ ملین تاکہ باریک کرنے میں امداد کرے اور چونہ کا ضرر بھی زائل کرے

فصل تسبیط شعر کے بیان میں یعنی بالوں کو سیدھا کرنا اور ڈھیلا چھوڑنا اور جو چیز کہ بالوں کو سیدھا رکھے اور مڑنے نہ دے یہ ہے کہ روغن کو پانی میں خوب ملائیں اور نیگرم بالوں پر ہمیشہ ملا کریں اور جس وقت کہ اسکو استعمال کریں کچھ دیر کے بعد گرم پانی سے دھوئیں اور روغن شبت بھی نفع کرتا ہے

فصل تسوید شعر کے بیان میں یعنی سفید بالوں کا سیاہ کرنا اور سیاہ کرنے والی چیزیں بہت ہیں مثلاً روغن لادن روغن آملہ روغن افسنتین وغیرہ کہ قرابادینوں میں لکھی ہوتی ہیں اور درخت جوز کا شگوفہ کوٹ کر اور مرسمین ملا کر استعمال کریں اور بازو ایک رطل بھونیں اور کیترا اور شب پانی اور روغن سنج ہر ایک پندرہ درم تک سات درم باریک کوٹ کر انکو گرم پانی میں گوندھ کر تین ساعت باندھیں اور مردار سنگ و ربجھا ہوا چونہ اور گل ملتانہ تینوں برابر باریک پسیر پانی میں ملا کر بالوں میں لگا کر باندھ دیں اور انڈے کے پتے اسپر رکھ کر ٹیوں سے مضبوط باندھ دیں اور تین ساعت یعنی ایک پھر تین اس کے بعد گرم پانی سے دھوئیں پھر روغن ملین تاکہ دوا کی مضرت دفع ہو اور اگر روغن آملہ ہو بہتر ہے اور بعضے مٹی تین حصہ اور چونہ اور مردار سنگ ایک ایک

حصہ مرکب کرتے ہیں اور مٹی ملانی ہو یا اور کوئی مٹی وہی تاثیر کرتی ہے اور بن بھجا چونہ ملائے ہیں دوسرا نسخہ جو سرد شراب میں پکائیں اور خضاب کرین فائدہ جب خضاب کا ارادہ کرین اول بالون کو گرم پانی سے دھوئیں تاکہ بالون کی چکنائی دور ہو جائے اور خشک کرین پھر خضاب استعمال کرین فصل تسقیر اور تحمیر و تفتیح شعر کے بیان میں یعنی بالون کا اشقر اور سرخ اور سفید کرنا اشقر کرنے کی یہ ترکیب ہے کہ خنا اور ردی شراب اور راتیج ملا کر استعمال کرین اور شب و رزینخ ملا ہوا اور فقط زعفران وہی تاثیر کرتا ہے اور شقرت ایک رنگ ہوتا ہے سرخی اور ردی کے بیچ میں اور بالون کو سرخ کرنے کی یہ ترکیب ہے کہ سعدا اور کندش استعمال کرین اور سفید کرنے کے لیے خطاف کی بیخالی ہے اور پوست خشخاش اور قفاح اور کافور اور تخم ترب اور گوگرد باریک بنا کر بیل کے پتہ میں ملائیں اور اول بالون کو گندھک کی دھونی دین پھر اس دو کو کئی مرتبہ لگائیں یہاں تک کہ بال سفید ہو جائیں اور اگر بوماش کو باریک پسیر کر کے میں ملا کر خضاب کرین بالون کو سفید کرتا ہے

باب چھبیسواں امراض اطافیر کے بیان میں ظفر ناخن کو بولتے ہیں اور اطافیر اس کی جمع ہے اور اس باب میں چند فصول ہیں - فصل برص الاظفار کا بیان وہ ایک سفیدی ہے کہ ناخن پر برص کی صورت ہو جاتی ہے اور اسکا سبب رطوبت غلیظ فاسد ہے کہ ناخن کے نیچے آجاتی ہے علاج اگر حاجت ہو بدن کا استفراغ کرین اور ان دو اون کا ضما کرین زفت رطب علك الانباط خاکستر سم بزینخ نے دوسرا نسخہ رزینخ آفسا ذرایح دہق سرکہ میں ملا کر ناخن پر رکھیں دوسری ترکیب ترمس جزالسر و سرکہ میں ملا کر یا سرکہ کی کچھٹ میں ملین دوسرا نسخہ تخم مٹی تخم السی کو لکر شہد میں ملا کر ملا کرین

فصل صفرة الاظفار کے بیان میں یعنی ناخن زرد ہو جائیں اور ناخن کی زردی کا سبب خون کی کمی اور صفا کا غلبہ ہے علاج تخم جیر اور سرکہ ملا کرین اور صفا کو کم کرین

فصل وجع الاظفار کے بیان میں علاج برگ مورد اور برگ سرو کوٹ کر طلا کرین اور کچا انار شراب میں پکا کر ضما کرین اور مرہم اور چربیان سرگین بزا اور سرگین گاؤ میں ملا کر رکھیں

فصل جذام اور تعقف الاظفار کے بیان میں اس سے مراد یہ ہے کہ ناخن سوٹے سوٹے ہو جائیں اور سکر جائیں خاص کر انکی جڑیں نہایت خشکی سے ایسی ہو جائیں جیسے بودی ہڈی اور جب انکو کھجائیں ریزہ ریزہ ہونے لگیں اور اسکا سبب فاعلی خلط سوداوی حاد ہے کہ صفا کے احتراق سے حاصل ہو علاج تفتیح سودا کے لیے فصہ کرین اور مطبوخ اقیمون وغیرہ دین اور غذیہ لطیفہ جید الکبوس سے خون کی صلاح اور روغن طینہ اور مغز ساق گاؤ اور موم روغن اور مرہم داخلیوں ضما کرین اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ناخن گر پڑتا ہے اور جب دوبارہ نکلتا ہے اور سخت چیزوں سے اسکی محافظت نہیں ہوتی ہے اس سبب موٹا پڑ جاتا ہے اور سکر جاتا ہے اسکی تدبیر یہ ہے کہ مرغی اور بلب کی چربی وغیرہ اسپر ملین تاکہ نرم ہو جائے اور کتھے ہیں کہ نفع کا ثفل ناخن کی صلابت کے نرم کرنے میں بہت نفع کرتا ہے غرض کہ جب ناخن نرم ہو جائے زوائد کو چھری سے چھیل ڈالیں تاکہ اصلی شکل پر ہو جائے۔

فصل تشقق الاظفار کے بیان میں یعنی ناخنوں کا پھٹنا اور جب ناخن سبکی طرت سے طول میں پھٹتا ہے اور ریشے اُس میں معلوم ہوتے ہیں اسکو اسنان الفار

کہتے ہیں یعنی دندان موش اور شقاق کا سبب خشکی کا غلبہ ہے اور بدن میں سودا کا جمع ہو جانا علاج بدن کی تطہیر میں کوشش رکھیں اور مارا بچھو وغیرہ سے سودا کا تنقیہ کریں اور مرغ اور بٹ کی چربی اور لعاب تخم میٹھی لعاب تخم السی ضما د کریں یا سرکہ اور سریش یا سریش اور نمک و سرکہ کا تلچھٹ یا عنصل اور غن کنبج یا مصطکی اور نمک کوٹ کر طلا کریں اور زخف اور نمک باریک پسکر سرکہ میں ملا کر ملین اور سرکہ اور نمک سے ہمیشہ دھونا نافع کرتا ہے۔

فصل تعلق الاظفار کے بیان میں یعنی ناخون کا اکھڑنا اسکے دو سبب ہیں ایک تو اس ترخا کا انگلیوں کے سروں میں رطوبت کی زیادتی سے پیدا ہوا میں سے ناخن جڑ سے جھوٹ جائے اسکی علامت یہ ہے کہ درد نہ ہو علاج بدن کو بلغم سے پاک کریں اور جو خیرین اس ترخا کو زائل کرتی ہیں انکو استعمال کریں دوسرا یہ ہے کہ اس جگہ کا خون تیز ہو کر ناخون کی جڑ کو فاسد کر دے جیسا کہ داخل میں ہو جاتا ہے اور اسکی علامت یہ ہے کہ درد بیتاب رکھے علاج فصد صافن کھولیں اور ساق پر حجامت کریں اگر مرض ہاتھ کے ناخن میں ہے اور اگر پانوں کے ناخن میں ہے ہر گ باسلیق کھولیں اور ہر ایک صورت میں خن کی حدت وغیرہ کو شربت غصاب وغیرہ سے ساکن کریں

فصل انتفاخ اور خارش اصابع و اظفار کے بیان میں یعنی انگلیوں میں اور ناخون میں خارش ہونا اور انکا پھول جانا علاج دریا کے پانی سے دھونے یا عدس اور کر سنہ پکا کر اسکے پانی سے دھونے اور زفت اور انجیر کو علیہ علیہ کوٹ کر جمع کر کے ضما د کریں۔

فصل رض الاظفار کے بیان میں یعنی ناخن کچل جائیں علاج ابتدا میں برگ اس اور برگ اناضاد کریں اور درد ساکن ہونیکے بعد آرد گندم اور زیت اور چربی بزاور کچھ ایک کرنب ملا کر ضما د کریں فائدہ جو زخم کے پانوں کی انگلیوں کے بیچ میں ہو جاتا ہے اسکا علاج یہ ہے کہ اسپر ایک نیلا کپڑا باندھ کر اسپر مٹیاب کریں اور اسکو بندھا رکھیں اور ایسا ہی مراد رکندرا اور انزروت باریک پسکر قرعہ پر ڈالیں اور قرعہ کہ دونوں قدم میں ہوتا ہے اسکو عربی میں عشرہ کہتے ہیں ناخن کے اکھاڑنے کی تدبیر جب کہ زخم وغیرہ کے باعث ناخن فاسد ہو اور اسکو اکھاڑنا چاہیں چاہیے کہ زرنخ اور جاؤ شیر اور روغن بادام تلخ طلا کریں یا زفت اور کبریت اور زرنخ طلا کریں اور اگر اول میں داخلوں کے ضما د سے ناخن کو نرم کریں پھر اکھاڑنے والی دوائیں رکھیں جلد اکھڑتا ہے اور اکھڑنے کے بعد محافظت کریں تاکہ ناخن ٹیڑھا پیدا نہ ہو

فصل طلقہ کے بیان میں وہ ایسا مرض ہے کہ ناخن طلق یعنی ابرک کی صورت سفید اور براق ہو جاتے ہیں اور آسان ٹوٹ جاتے ہیں اور اسکا سبب خون کا کم ہو جانا اور رطوبت کا پھرانا علاج مارا الاصول اور گلقد اور سکنجبین روغن بادام شیرین میں ملا کر دین تاکہ رطوبت کی تلطیف اور تقطیع حاصل ہو اور نضج کے بعد مطبوخ اقیتمون سے تنقیہ کریں اور زوفافے ترا ورحب محلب اور بادام شیرین اور چربی بزناضاد کریں اور مرطب غذائیں مفید ہیں

فصل موت الدم تحت الظفر کے بیان میں یعنی ناخن کے تلے خون مردہ ہونا اسکا سبب یہ ہے کہ ناخون پر چوٹ لگنے سے یا کسی اور سبب سے کسی رگ کا شعبہ ناخن کے نیچے کھل جائے علاج آرد اور زفت یا سرطان نہری پکا کر زرنخ سرخ ملا کر یا فطر اسالیون میفنج میں ملا کر ضما د کریں اور ہر روز کئی مرتبہ ثلاث میں دھوئیں اور کبھی کبھی تخم جرجیر اور سرکہ طلا کریں نفع کرتا ہے اور ناخن کو ساعت بساعت منھ سے چوسنا نہایت مفید ہے اور شارح اسباب نے کہا ہے کہ ہمیشہ کئی مرتبہ چوسنا اسکو زائل کرتا ہے کیونکہ چوسنا اسکو اندر سے کھینچتا ہے اور منھ کا لعاب اس میں نضج اور نرمی لاتا ہے اور تحلیل کرتا ہے اور امتباہ داس

کہ ایک مرض ہے اور ناخن کی جڑ میں ہوتا ہے باب اور ام میں گذرا۔

باب ستائیسواں امراض متفرق کے بیان میں اور اس باب میں چند فصول ہیں

فصل قمل اور صیبان کے بیان میں قمل قات کے فتمہ اور میم کی تخفیف سے پیش یعنی جون کو کہتے ہیں اور صیبان صوبہ کی جمع اور صوبہ ایک چیز ہے سفید لنگتی ہے اور بالوں میں پروئی ہوتی ہے اسکو بیضہ پیش کہتے ہیں اور ہندی میں لیکھ بولتے ہیں اور جانا چاہیے کہ قمل کا مادہ فضول رطب ردی ہے کہ طبیعت انکو جلد کے ظاہر میں دفع کرتی ہے اور وہ غلظت کے باعث مسام میں سے نہیں نکلنے اور جلد کے اندر رک جاتے ہیں در وہاں متعفن ہو کر انکی جون پیدا ہوتی ہے اور یہ مسام کی راہ سے نکلتی ہیں اور یہ بیماری اکثر ان لوگوں کو ہو جاتی ہے کہ غسل بہت کم کریں اور انکے بدن میں میل جمع ہو جائے اور جنابت اور حیض کے غسل میں دیر کریں اور انچیر کا کھانا بھی مادہ کو ظاہر کی جانب دفع کرتا ہے علاج جہاں کہیں کہ کثرت سے پیدا ہوں چاہیے کہ بدن کو فصد اور سہل سے پاک کریں پھر کھاری پانی سے غسل کریں تاکہ جلد کا تقیہ ہو اور برگ دفلی اور بوزج اور خبث الفصد اور بادام تلخ طلا کریں اور قسط اور زراوند مدحج سرکہ اور بیل کے پتے میں ملا کر طلا کرنا سفید ہے اور چند راہوں پر دینہ کو ہی اور برگ سرو اور ترمس کے مطبوخ میں بدن کا دھونا نفع کرتا ہے اور جلد جلد کپڑوں کو بدلنا اور حریر اور کتان کا پہننا بہت نافع ہے اور قمل کی ایک قسم ہے اسکو قمام کہتے ہیں وہ مسام میں چپٹ کر گر جاتی ہے اور ایسا معلوم ہوا کرتا ہے کہ گویا بالوں کی جڑ میں آس کر آئی ہیں اور جسوقت کہ اسکو آگ کی گرمی یا آفتاب کی گرمی پہنچے یا گرم پانی پڑے وہ سر اٹھائیں اور ہلانے لگیں اور اس قسم کا علاج بھی وہی ہے کہ بیان کیا گیا اور یہ دو مخصوص ہے آشنہ اور دفلی اور سید اور فلفل سفید اور پوست انار پانی میں پکا کر اس عضو کو خوب دھوئیں دو کہ صیبان کے مارنے میں مخصوص ہے بحر الضب یعنی سوسمار کی نیلگینیاں اور نوشادر سرکہ میں حل کریں اور طین اور صاحب قسرائی کہتا ہے کہ فصد قمل اور صیبان کی پیش گوئی منع کرتی ہے اور اس باب میں بڑی تاثیر رکھتی ہے فائدہ طبیعت جبکہ رطوبت کو حکم آتی ہے دفع کرتی ہے اگر وہ رطوبت رقیق ہوتی ہے اسکا پسینا ہو جاتا ہے اور اگر غلیظ ہوتی ہے اسکا میل ہو جاتا ہے اور اگر بہت غلیظ ہو اس سے حصف پیدا ہو جائے اور اگر رطوبت جلد کے باہر دفع نہ ہو اور جلد کے نیچے رہ جائے دارا ^{لشطب} پیدا ہو اور اگر رطوبات صدیدہ آسین لمجاوین قوبا اور سعفہ پیدا ہوتا ہے اور اگر رطوبات صدیدہ نہ طین اور آسین صورت حیوانیہ کے قبول کی استعداد ہو جو میں

پیدا ہو جاتی ہیں

فصل عرق کی کثرت سبب کے اختلاف کے بیان میں اسکے کئی اقسام ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ وقتی غذاؤں سے بدن میں امتلا ہو اور طبیعت رطوبات کو عرق میں دفع کرے جیسا کہ بقراط نے چوتھے مقالہ کی فضول میں لکھا ہے کہ بہت سا پسینا جو سونے کے بعد بلا سبب ظاہری آتا ہے اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ شخص اپنی قوت سے زیادہ غذا کھاتا ہے دوسری قسم وہ ہے کہ پرانے امتلا جو بدن میں اخلاط کی کثرت سے حاصل ہوں عرق کی کثرت کے باعث ہو جائیں اور اسکی علامت یہ ہے کہ اخلاط سے امتلا ہو اور باوجودیکہ عمدہ خالی ہے اور غذا بہت نہیں کھائی جاتی مگر عرق بکثرت آتا ہے جہاں کہیں کہ وقتی کھانا اسکا سبب ہو کھانے میں کمی کریں اور بھوکا زہنا اور ریاضت مفید ہے اور جس جگہ کہ اخلاط کا پہلا امتلا سبب ہو سبب اور مزاج کی رعایت سے خلط کا تقیہ کریں تیسری قسم وہ ہے کہ ماسکہ شست اور ضعیف ہو جائے اور مسام کھل جائیں اور قوت اچھا ہضم نہ کر سکے اور اسکی علامت یہ ہے کہ قوت

میں فقور آجائے اور بدن میں روز بروز ضعف معلوم ہو خاص کر اگر فقط مواد صالح نکلنا ہی علاج جو کچھ کہ عرق کو روک دے اور سام کو بند کر دے پلانے اور طلا کرنے میں اور غذا کے طور پر استعمال کرین مشروبات کا ذکر بیخ اور سماق اور کشنیز خشک اور عدس اور عناب لیکر انکو پانی میں تر کرین یا پکا اور اسکا پانی کسی مرتبہ پلائیں اور شربت خشکاش نفع کرنا ہی طلاؤن کا ذکر کہ پسینا بند کرتے ہیں مازو یا تھوڑا سا سفیداج ارزیز یا ایک پیکر روغن گل میں پلائیں اور بدن پر ملین اور گل ارمنی اور مردار سنگ گلاب میں مدبر کر کے باریک کرین اور گلاب میں طلا کرین اور مورد اور گل سرخ اور گلنار اور اقا قیا اور حنظل اور کندرائین سے ہر ایک گلاب میں یا روغن گل میں حل کیا ہوا نفع کرنا ہی اور روغن یہ لٹا مفید ہے اور آب لکڑی اور آب غورہ اور صندل اور کاؤر اور مولوبات مثلاً لعاب اسفول لیا بہدانہ لٹا مفید اور قیر و طی کر روغن بنفشہ اور بادام اور بنجارا آسیا اور موم سفید اور مغز ساق کاؤ یا مرغ اور بٹ کی چربی سے بنا تین عرق کو دفع کرنا ہی غذا کے عرق کو بند کرتی ہے وہ ہر سیسہ ہے اور گوشت نکسودا اور گوشت گاؤ وغیرہ جو کچھ کہ غلیظ ہو فائدہ لکڑی عسلوج لکڑی یعنی انگور کی نرم اور سبز شاخیں اور بعض کتے ہیں کہ لکڑی قسم وہ ہے کہ طبیعت مرض کے مادے کو دفع کرے اور اسکی علامت حمی کا ہونا اور ایام بجران میں کثرت سے پسینا آنا اور اس قسم کے عرق کو بند کرنا نہ چاہیے کہ ضرر کرنا ہی مگر جبوقت کہ ضعف کا اندیشہ ہو فائدہ اور عرق کے بند کرنا ایک ہی حیلہ ہے کہ بہت نڈھالکین اور معتدل ہوا میں بٹھین اور پسینے کو نہ پوچھیں کیونکہ پوچھنے سے زیادہ آتا ہے اور اگر اسی طرح چھوڑ دین اور نہ پوچھیں بند ہو جاتا ہے اور روغن آب برگ مورد آب ہی روغن گل میں پکائیں یہاں تک کہ پانی جل کر روغن رہ جائے پھر شبت اور معاصر بر ملین اور اگر مورد تر میسر نہ ہو برگ مورد خشک اور گلنار اور گل سرخ اور مصفر اور ہی پانی میں پکائیں اور صاف پانی لین اور چھارم حصہ روغن گل یا روغن کنجد ملا کر جوش دین تاکہ روغن باقی رہے اور اگر مازو نیکو فتہ ان دو آؤن میں پکائیں زیادہ قوت ہوگی ذرور کہ عرق کو بند کرنا ہی برگ مورد گلنار کہر یا باریک بنا کر بدن پر چھڑک دین روغن کہ عرق کو بند کرنا ہی اور بدن کو قوت دیتا ہے اور غشی کہ گرم اوقات میں پیدا ہوا اسکو مانع آتا ہے اب سید آب ہی گلاب روغن گل یا روغن کنجد سب برابر نرم آج پر پکائیں یہاں تک کہ روغن باقی رہے اور انکے سوا عرق کے بند کرنے کی تدبیر حیات محرقہ میں بھی لکھی گئی فائدہ اکثر عرق لانے والی تدبیر کی احتیاج ہوا کرتی ہے اسواسطے بیان انکا ذکر کیا جاتا ہے تاکہ ضرورت کے وقت عمل میں لائیں اور جو شخص عرق کی کثرت میں مبتلا ہوا اسکو ان چیزوں سے دور رکھیں جانا چاہیے کہ جو چیز عام کھولنے والی ہے عرق لاتی ہے اور تدبیر خارجی میں سے حام کرنا اور ریاضت اور گرم پانی پرانگباز کرنا اور انکے مانند اور ایسا ہی آب کر فس اور گلاب اور کچھ ایک سرکہ اور روغن گل آئیں میں ملا کر بدن پر ملنا اور ایسا ہی روغن باؤنہ تنہا یا بورہ ارمنی ملا کر اور روغن غارا اور روغن بلسان اور روغن سوسن اور آب تر بنے راوند کے ہمراہ معرقات بن سے ہیں اور داخلہ یہ ہیں سکنجبین سادہ یا بزوری کاسنی کے پانی میں ملا کر پلانا اور شربت گل اور شربت بنفشہ یا اسی طرح اثر کرتے ہیں اور خود آہ اور قلیہ زردک کا کھانا بھی ایسا ہی اثر رکھتا ہے اور گرمیوں میں بہت سرد پانی کا پینا بھی عرق لاتا ہے۔

فصل عرق الدم اور عرق دومی کے بیان میں عرق الدم وہ ہے کہ عرق کی جگہ خون صرف نکلے اور عرق دومی وہ ہے کہ عرق خون میں ملا ہوا اور اس مرض کا سبب یہ ہے کہ خون صفرا کی آمیزش سے تیز اور رقیق ہو گیا ہو اور بائیں ہمہ قوت ماسکہ ضعیف ہو علاج فصد کرین اور قوت کی رعایت سے مسهل دین اور کوئی ایسی چیز پلائیں کہ خون کو ساکن کرے اور اسکی حدت کو توڑ دالے مثلاً زرشک اور کاسنی اور کشنیز اور عناب و رتوت شامی و زرد آلو سے ترش اور

انار دانہ کا تقویع اور شربت آلو اور شربت عناب اور شربت ساق وغیرہ اور جبکہ تھیکہ ہو جائے اور گرمی موقوف ہو تو قابض خیرین مثلاً پوست انار اور آس اور برگ طرنا اور جوز سرد اور جفت بلوط آب تھیم میں طلا کرین تاکہ مسام محکم ہو جائیں اور مغلظ اور مسرور غذا میں کہ بارہا ان کا ذکر آیا ہے استعمال کریں۔

فصل سمن و ہزال مغزین یعنی فرہی یا لاغری حد سے زیادہ ہونیکے بیان میں جاننا چاہیے کہ جس وقت بدن کے احوال میں اعتدال سے تغیر آتا ہے اور حد سے زیادہ دبلا یا فرہ ہو جاتا ہے بدن ایک بڑی آفت پر مستعد ہوتا ہے جیسا کہ اسکے بیان کیا جائیگا پہلی قسم سمن کے بیان میں یعنی فرہ کرنا اور جو آفات کہ دبلے بدن میں اکثر آتی ہیں وہ یہ ہیں کہ ہر ایک امر اور حرکات نفسانی اور بدنی اور خارجی کا اثر جلد مانے مثلاً غم اور ہم اور حمام اور جگنا اور جماع اور حرکت اور سخت چیزوں کی ملاقات اور ہوائے گرم اور سرد وغیرہ کا اثر اور ایسا ہی دبلا آدمی صفر کے غلبہ اور رگون میں خون کے رکے رہنے سے حیات غصہ پر مستعد رہتا ہے کیونکہ بدن میں گوشت کے بہت منافع ہیں چنانچہ طاہرین اور ہزال یعنی لاغری کے اسباب چھ طرح پر ہیں ایک تو یہ کہ غذا کم کھائیں اور تحلیل کا بدلہ نہ ہونچے اور بدن گھٹ جائے دوسرے یہ کہ غذا نہایت لطیف کھائیں اور لطافت کے سبب جلد زیادہ تحلیل ہو اور بدن کو حصہ نہ ملے اسی واسطے اطباء نے کہا ہے کہ جو شخص اپنا بدن فرہ کیا چاہتا ہے غلیظ غذا میں اختیار کرے تیسرے یہ کہ غذائے فاسد ناموافق کھائیں اور آس سے خون فاسد پیدا ہو اور فساد کی جہت طبیعت اسکو بد نہیں نہ لگائے چوتھے یہ کہ اعضا میں سور مزاج پیدا ہو اس سبب غذا کو کتر جذب کریں پانچویں یہ کہ احتیاج میں کوئی آفت ہو مثلاً جگر میں اور ماسار یقا میں سدہ پڑے اسوجہ سے غذا اچھی طرح اعضا کی طرف نفوذ نہ کرے یا طحال بڑھ جائے اور جگر سے سودا کو جذب کرے اس سبب جگر کی قوت ست اور اسکا مزاج فاسد ہو جائے اور غذا کے باٹنے میں فتور پڑے اور اعضا کو پورا حصہ نہ ملے یا معدہ اور امعاء میں گرم پیدا ہوں اور جو غذا کھائیں اسکو اپنی طرف لیجائیں اس سبب اعضا کو حصہ کامل نہ ملے چھٹے یہ کہ غم اور ہوم اور ریاضت کی کثرت اور سرعت کے سبب تحلیل زیادہ ہو اور ریاضت کی سرعت یہ ہے کہ سکون نہ ہو اور اسباب مذکورہ میں سے ہر ایک کی علامت یہ ہے کہ سبب جو ہو علاج اول ہزال کے اسباب کو زائل کریں ان چیزوں سے کہ ہر ایک اپنے اپنے مقام میں مذکور ہے اور سبب اعلیٰ ہونیکے بعد اثر ہے اور اغذیہ اور سمن دوا میں حاجت کے موافق استعمال کریں اور حمام میں جانا اور گرم پانی سے بدن دھونا نفع کرتا ہے کیونکہ اعضا کی طرف اور ظاہر بدن میں غذا جذب کرتا ہے اور حمام کے بعد روغن مطب طین مگر روغن مقدار میں کم ہوں کیونکہ انکی زیادتی سے جلد ست ہو جاتی ہے اور یہ منظور نہیں اور اس باب میں نرم کپڑوں کا پہننا اور آرام اور خوشی میں بیٹھا رہنا اور عطریات کا سونگھنا اور عیش اور لبو صباح میں مشغول رہنا اور عشوق سے ہم بستہ ہونا بشرطیکہ جماع کم کریں نہایت موثر ہے سمن چیزوں کا ذکر باقلاے مقشر اور مغز تخم کدو سے شیرین و دونوں باریک کریں اور روغن بادام اور آب کشک اور آب انار شیرین میں پکائیں اور کھلائیں دوسرا نسخہ عناب اور بوز دونوں کو نمک کے پانی میں پکائیں اور صاف کریں بعدہ معر بادام اور خشکاش اور مغز تخم کدو اور صمغ عربی انکو بھون کر اور باریک بنا کر پلائیں اور پھر کچھ ایک پکائیں اور روغن بنفشہ اور فرہ مرغیوں کی چربی پلائیں اور پکائیں یہاں تک کہ حلوا سا ہو جائے پھر گلاب ڈال کر پلائیں یہاں تک کہ روغن جدا ہو جائے وہ حلوا کھائیں اور اس روغن کو بدن پر طین ترکیب نخود سفید و دودھ میں بھگوئیں یہاں تک کہ دودھ اس میں جذب ہو جائے پھر خشک کریں اور اس میں سے میں درم لیویں اور چانول اور کشک جو اور کشک گندم ہر ایک دو درم اور مید سے کی روٹی خشک درم ان چیزوں کو کوٹ کر چھان کر دودھ میں حریرے کی طرح پکائیں اور قند سے میٹھا بنا کر کھلائیں اور چند روز ہمیشہ استعمال کریں یہاں تک کہ نفع ظاہر

ہو ترکیب مغز بادام شیرین خشکاش بندق حب الصنوبر حب السنہ جبہ اخرا انگو با یک کرین و روغن گاؤمین ملائین اور شکر قوام کر کے آسین ملائین اور
صبح و شام اپنی قوت کے موافق کھائیں ترکیب کہ قسمین کے باب میں اس سے بہتر نہیں دیکھنے میں آئی اور عجب اثر کرتی ہے تو دوسری شرح تخم خشکاش
سفید ہر ایک پانچ درم حب لمحاب زنجبیل قرظہ دار چینی شقاقل ہر ایک تین درم حب السنہ بوزیدان جوز جندم حب قتل ہر ایک ایک درم زعفران دس درم مغز بادام
شیرین ایک سیر بندق مقشردھ سیر جوز ہندی دس استار آرد پنج سیر بھر شہد کف گرفتہ دوسیر قند فی ایک سیر شکر سفید سیر بھر کثیر آدھ سیر روغن کنجد آدھ سیر
آرد باقلا آرد نخود ہر ایک دس استار چاہئے کہ قند کو کوٹ کر شہد میں ملائیں اور آرد پنج پر رکھیں تاکہ خوب لمجائے پھر تار کر باقی دواؤں کو زعفران کے سوا کوٹ
چھان کر آسین ملائیں اور زعفران کو گلاب میں حل کرین اور آسین شکر ملائیں اور نرم آرد پنج پر رکھیں اور روغن کنجد تھوڑا تھوڑا ڈالیں اور چھپے سے ملائیں
یہاں تک کہ حلوا سا ہو جائے پھر اسکو مچون کی دواؤں میں ملائیں اور چھپے مارین تاکہ خوب لمجائے اور ہر روز پانچ درم کھائیں اور کچھ دیر کے بعد حمام کرین اور
حمام میں دیر نہ لگائیں اور دوسرے طویات اور دودھ اور چانول سفید میں اور یہ غذا میں اس کام میں مخصوص ہیں ہر لسیہ اور حلیم اور کھلہ پایہ اور پرند جانور
فریہ کا گوشت مثلاً بظا اور مرغی اور چکوری کے کباب بنا کر اور انکے ماتد جو خیر کر مطب اور مغلظ اور جیدا لکیموس ہوا بنتا ہ غذاؤں کے کھانے میں ہضم کی
رعایت واجب سمجھیں کیونکہ جب چیزیں مغلظ ضعف ہضم کی صورت میں مقصود کے خلاف ہوتی ہیں اور سبب کو بڑھاتی ہیں اور اس صورت میں قہر اور
بزغالہ کا گوشت سب غذاؤں سے بہتر ہے اور لاثانی اور بدن کو فریہ کرنا ہے اور غذا کا بڑھانا نہایت موثر ہے بشرطیکہ ہضم قوی ہو غرض کہ دوا اور غذا میں اعتدال
کی رعایت ضرور ہے جب قدر اسکو غذا اور دوا کی برداشت ہو اسی قدر استعمال فرمائیں دوسری قسم تہزیل کے بیان میں یعنی دبا کر ناجانا چاہیے کہ
حد سے زیادہ فریہ میں بہت خوف ہو اسکو واسطے حکمانے کہا ہے کہ حد سے زیادہ موٹا ہونا اچھا نہیں ہوتا اور فریہ بافراط میں جن آفتوں کا خوف ہے وہ
سات ہیں ایک توضیق نفس یعنی سانس رکنا رگون اور تجاویف کے امتلا سے دوسرے خشی اور سکتہ کہ امتلا کے سبب پیدا ہوا اور مادہ دل یا دماغ
کی فضا میں گرے تیسرے یہ کہ کوئی بڑی رگ جسکا جرم رقیق ہو پھٹ جائے اور پھٹنے کے بعد زخم نہ ملے اور بدن میں سے خون بالکل نکل جائے
چوتھے یہ کہ خفقان اور تپ اور قوی وغیرہ پیدا ہوں کیونکہ رگین دبا جاتی ہیں اور ہوا سے سرد نہیں ہونچتی اس سبب سے روح کا مزاج فاسد ہو جاتا ہے
اور عفونت پیدا ہوتی ہے پانچویں عقم یعنی پیدائش کی بندش سومردون میں تو ایسے کہ منی کا نسیج کم ہوتا ہے یا اسواسطے کہ آسین رطوبت زیادہ ہے اور
اس سبب سے کہ گوشت قضیب کی جڑ کو دبا لیتا ہے ایسے کہ تہا ہو جاتا ہے اور نم رحم میں نہیں ہونچتا اور عورتوں میں اس سبب سے بھی کہ
منی کا نسیج کم ہوتا ہے اور اسوجہ سے کہ ثرب نم رحم سے مزاحمت کرتا ہے سومرد کی منی اس میں نہیں پڑتی ہے اور اگر پڑ جاتی اور حاملہ ہو جاتی ہے ثرب کی
مزاحمت سے جنین ساقط ہوتا ہے چھٹے یہ کہ فالج ہو جائے ساتویں دذب اور اسہال رطوبات کی کثرت سے اور ایسا ہی جو امراض کہ موٹے آدمیوں
کو ہو جاتے ہیں جلد پتھان میں نہیں آتے جب تک کہ وہ سب مشکم نہ ہو جائیں اور ایسا ہی ضرورت کے وقت دواؤں کا اثر اعضاے آلیہ میں نہیں ہونچ
سکتا کیونکہ منافذ اور مجاری تنگ ہو گئے ہیں وہی وجہ ہے کہ فریہ آدمیوں کے امراض شدید ہوتے ہیں اور دشوار علاج کا اثر مانتے ہیں اور ایسا ہی
موٹا آدمی ہر ایک کام میں عاجز اور محتاج ہوتا ہے اور پائس اور بھوک پر صبر نہیں کر سکتا علاج سہل اور مددات دین تاکہ خشکی پیدا ہو اور غذا

کم کرین اور بہت سی شفت اور استمام یا بس کرین اور سونا کم کرین اور پسینا لائین اور روغن گرم اور محلل شکر روغن شبت روغن قسططین اور ہمیشہ
اطریفات کا استعمال کرنا اور صحن کونی اور الفوفیا اور سحرینیا اور دو الاک اور تمام گرم خشک دواؤں کا کھانا نفع کرتا ہے اور سخت زمین پر لیٹنا اور
بے آرام رہنا مفید ہے اور جو کچھ کہ تمسین میں گدازا اسکی مخالفت ضروری ہے اور نمک گوشت افنی کا کھانا اس باب میں سب دواؤں سے زیادہ قوی ہے اور
استحمام یا بس وہم سے کہ حمام کی ہوا میں بٹھین اور پانی استعمال نہ کرین اور کھانے سے پہلے حمام کرین نہ کہ شکم سیر ہونے پر کیونکہ شکم سیری پر فربہی تا ہے
سفوف کہ بدن کج دلا کرتا ہے ناخواہ بادیاں سدبذیرہ گرانی ہر ایک چارم مزنگوش خشک بورہ ارمنی ہر ایک ایک درم چوب لک یا لک مغسول دو
درم کوٹ چھان کر ایک شقال دین دوسرا نسخہ لک مغسول سندوس ہر ایک چارواگ مزنگوش آدھا درم زاج زداوند کرو یا جھیلانا ہر ایک ڈیڑھ واگ کوٹ
چھانکر دو واگ دین دوسرا نسخہ لک مغسول ایک درم سرکہ کے ہر اچند روز صبح کے وقت نہار کھلائین بن کو دلا کرتا ہے اور بہت پیاسا رہنا کلی موثر ہے۔
فصل تشنج جلد راس کے بیان میں یعنی سرکی جلد میں تشنج آنا کبھی ایسا ہوتا ہے کہ خشکی افراط سے سرکی جلد میں تشنج پڑتا ہے اور جن اجزا میں
تشنج آتا ہے انکے بیچ میں نالیان سی پڑ جاتی ہیں علاج استفراغات کو ترک کرین اور روغن بنفشہ روغن کدوا اور عصارہ کاہو اور عصارہ کدو اور
عورتوں کا دودھ اور دوسری مرطب خیرین سر پر ملین اور ناک میں ڈالین اور ایک دن میں کئی بار گرم پانی اور دودھ سر پر ڈالین اور سر گرم پانی کے اور دودھ
کے بخار پر رکھین اور بگرٹی اور عمارہ ایسی طرح سے باندھین کہ تشنج درست ہو جائیں فائدہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سرکی جلد میں تشنج خشکی سے نہیں آتا
بلکہ اسکا باعث یہ ہوتا ہے کہ لکپن سے ہی دو پٹیر یا عمارہ سخت باندھین اور اسکا تدارک مشکل ہے۔

فصل تشنج جلد جہہ کے بیانین یعنی پیشانی کی جلد میں تشنج آنا اور اسکے ساتھ خارش اور جلد میں سرخی کا ہونا اور یہ اکثر جاڑے کے موسم میں
ہوتا ہے اور اسکا سبب یہ ہے کہ دماغ کے مقدم میں خلط رقیق سے امٹا ہو گیا علاج دماغ کا تنقیہ کرین اور زوفا و سفیدہ بیضہ مرغ اور قیر وطنی
کہ موم اور روغن کدو روغن بادام سے بنائین ضماد کرین

فصل تشنج الراس یعنی سر بڑا ہونا اور یہ دو طرح پر ہے اول تو یہ کہ رطوبات اور ریح غلیظہ قحف کے بیچ جمع ہو جائیں اور سرکی درزین جسکو
قابل الراس کے ملنے کی جگہ کہتے ہیں ٹوٹ جائیں اس ضرورت سے سر کے بعضے اجزا بڑے ہو جائیں علاج جس جگہ اس میں پڑھا ہو معلوم
ہو وہاں ایسی خیروں کا ضماد کرین کہ رطوبات اور ریح کی تلطیف اور تحلیل کرین مثلاً حب الرشاد پانی میں لت کرین اور استعمال کرین اور
زرد چوبہ روغن بادام تلخ میں ملا کر ضماد کرین اور چاہیے کہ صبر اور کدش اور زعفران آب مزنگوش میں ملا کر ناک میں ڈالین دوسرے یہ کہ سرکی
جلد اور اس صفاق کے بیچ میں جو قحف کے اوپر ہے باصفاق اور قحف کے بیچ میں رطوبت جمع ہو جائے اس سبب سے وہ مقام درم کیا ہوا
معلوم ہوا اور چھونے سے نرم معلوم ہوا اور دردنہوا اور بدن کے ہر گنگ ہو کیونکہ یہ رطوبت رنگین نہیں علاج پوست انار اور جوز سرد سرکہ میں
ملا کر ضماد کرین اور اگر اس سے فائدہ نہ ہو پوست کو اسجگہ سے چیر ڈالین اور مائیت کو کئی دفعہ کر کے نکالین اور جب مائیت بالکل نکال لین یہ ہون
سے زخم کا اندمال کرین فائدہ اگر مائیت صفاق کے اوپر ہو شگاف خفیف رکھین اور اگر صفاق کے بیچ ہو شگاف گہرا دین تاکہ صفاق پھیل جائے

اور ہر صورت میں اگر طوبت کم ہو ایک شگاف عریض کافی ہو اور اگر زیادہ ہو دو شگاف متقاطع اور اگر بہت ہی زیادہ ہو تین شگاف متقاطع چاہیں
فصل استفراخ و حکم اصابع کے بیان میں یعنی انگلیاں پھول جائیں اور انہیں خارش اٹھے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جاڑے کے موسم
 میں اور زخرف میں صبح اور شام کے وقت انگلیاں کھجلائی ہیں اور پھول جاتی ہیں اس سبب کہ انہیں فضول ترک جاتے ہیں اور اکثر صفا و بیانی
 کو یہ حالت پیش آتی ہے علاج دریائے شور کے پانی سے یا نمک کے پانی سے یا چندر کے مطبوخ سے یا شلغم کے طلیخ سے یا اس پانی سے
 کہ جس میں انجیر اور کرنب یا عدس مقشر اور کرنا اور ترمس پکا ہو انگلیوں کو دھوئیں اور کچھ دیر اس میں رکھیں اور ملین اور انجیر شراب میں پکا کر صناد کرین
 اور اس سے موقوف نہ تو بیج کا پانی اسپر ڈالیں وہ ان بخرون کو سرد کرتا ہے اور قطع کرتا ہے اور انکی لذع اور حدت کو اور جو خارش کہ اُن سے اٹھتی ہے
 اسکو ساکن کرتا ہے

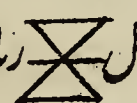
فصل تقرح القطا و حمرة القطا کے بیان میں یعنی قطا کا زخمی ہو جانا قطا فتح سے بیٹھنے کی جگہ کو کہتے ہیں یعنی ڈھڈھی اور شارج
 نے کہا وہ جو پاؤں میں پھیلے سوار کے بیٹھنے کی جگہ اور انسان میں ایسی ہی جگہ کو قطا کہتے ہیں یعنی ایک کولے سے دوسرے تک پھیلی طرف جاننا
 چاہیے کہ کبھی بہت چت لیٹنے سے بستر کی رگڑ سے بیٹھنے کی جگہ اور ڈھڈھی سرخ ہو جاتی ہے اور اسکے بعد پھل جاتی ہے اور پھٹ کر زخمی ہو جاتی ہے
 اور قروح ردیہ پیدا ہوتے ہیں اور یہ اکثر ناطقت بیرون میں ہو جاتا ہے علاج سرخ ہوتے ہی چت لیٹنا موقوف کرین اگر ممکن ہو اور رسوت
 اقا قیائل ارمنی مازو گلنار وغیرہ رادعات طلا کرین اور گلاب و سرکہ برف میں سرد کرین اور اس سے اُسجگہ کو تر رکھیں اور جہاں کہیں کہ چت لیٹنے کو
 ترک کر سکیں یعنی بیمار نہایت ناتوانی سے پشت پر لیٹے چاہیے کہ اسکو ہر روز کئی مرتبہ کر وٹ بدلوائیں اور اس جگہ کو ہوا میں کھلا رکھیں تاکہ سختی
 آجائے اور اسی طرح برگ بیدا اور گاورس اور نرم ریت اسکے نیچے بچھائیں اور سخت اور کھوکھرا بستر اس سے دور رکھیں اور جب وقت خراش
 آجائے اور قرص پیدا ہو مرہم سفیداج وغیرہ بخففات سے اچھا کرین

فصل صنان کے بیان میں صادمطہ کے ضمن سے وہ اسطرح پر ہے کہ آدمی کے بدن سے بدبو آئے اور اسکا سبب اخلاط کا متعفن ہونا
 اور جلد کی طرف آنا ہی وجہ ہے کہ جملع اور حرکات مشوش کے بعد اسکی بدبو زیادہ ہوتی ہے اور غسل جنابت میں تاخیر کرنا اور ایسی چیز کا کھانا جو تیرا وہ
 کو جلد کی طرف حرکت دے مثلاً حلیت اور حلبہ اور لسن اور بیخ انجان اور اسکی تہی اور خردل وغیرہ اس بیماری کو پیدا کرتا ہے اور اکثر چھپی ہوئی جگہ
 میں ہوتی ہے مثلاً نعل میں اور چڑھون میں اور خضیوں کے نیچے اور شاید کہ تمام بدن سے بدبو آنے لگے اور اخلاط کی عفت سے برازا اور بول اور عرق بھی بدبو
 ہو جاتے ہیں علاج فصدا و مرہل سے بدن کو پاک کرین اور اثرہ مرہدہ اور سکنجبین بن تاکہ اخلاط کی حدت کم ہو جائے اور مزاج کی اصلاح ہو اور مناسب
 غذائیں مثلاً فریج اور طباہج سرکہ میں پکا کر کھلائیں اور جو کچھ اس مرض کا مدد و معاون ہو اور اوپر ذکر آیا ہو اس سے پرہیز کرین اور ترقیہ کے بعد نیکرم پانی میں غسل
 کرین اور اس اور شب و برگ سوسن اور صندل اور طباہج سرکہ کے پانی میں یا گلاب یا برف کے پانی میں طلا کرین اور یہ دو این نعل میں وارد سری جگہ جہاں
 جہاں بدبو ہونے سے نفع کرتی ہیں مرہم سنگ سپید کیا ہو گلاب میں مدد اور تو تیا اور کچھ ایک کا فور گلاب میں قرص بنا کر رکھیں اور ضرورت کے

وقت گلاب میں یا پانی میں گھسکر ملین طلا اشق صندل سفید سعد پوست تریخ مرزنجوش شاہنفرم اشہ گل سرخ سنبل سبب یانی سب برابر ایک کوٹ کر اور چھان کر بغل میں ملین اور جو چیز کہ مسام کو تنگ اور جلد کو کثیف اور عرق کو منع کرتی ہو اسکا ملنا نفع کرتا ہے اور فقط مردار سنگ پانی میں رگڑا ہوا طلا کرنا سرخ الاثر ہے فائدہ کبھی فریبی بہ کثرت اور عرق شور کے سبب مغابن میں اور پانوں کی انگلیوں کے بیچ میں یا لودن میں اور پستان کے تلے عفونت ہو جاتی ہے علاج فصد کرین اور سہل دین اور تنزیل میں کوشش کریں اور حرکات سے منع کریں خاص کر گرم ہوا میں اور تھپتھپے کے بعد اس جگہ کو گرم پانی سے دھوئیں تاکہ میل اور فضلہ دفع ہو پھر اسجگہ پر سرد پانی استعمال کریں تاکہ جلد میں کثافت آئے اور مسام بند ہو جائیں اور عرق اور فضول عفنتھپین اور زور نفع کرتا ہے اسکی ترکیب برگ سوسن تو تیا مردار سنگ گلنا رگل سرخ گل ارمنی خاصوختہ پوست انار سب برابر اور کچھ کافور سرکہ میں مسکر خشک کریں اور احتیاج کے وقت اس جگہ پر ڈالیں اور جسوقت کہ عرق اور مادہ کی تیزی سے اسجگہ میں زخم ہو جائے مرہم خلل ور سپیدہ استعمال کریں اور اگر اول سرکہ سے دھوئیں تاکہ قرعہ کا میل اور رطوبات جو اندمال کو مانع ہو جاتے اسکے بعد مرہم عروق کام میں لائیں بہتر ہے فائدہ کبھی سرکہ پوست میں بدبو ہو جاتی ہے اس سبب کہ بخارات ذہنی دماغ سے اٹھکر سرکہ پوست میں آتے ہیں اور انفسے خلط دسم وہاں جمع ہو جاتے ہیں اور اس خلط میں تعفن آتی ہے اور یہ مرض مشائخ اور اطفال کو اکثر ہوتا ہے کیونکہ جن سی رطوبت عفونت کا مادہ ہے وہ انکے ابدان میں بہت ہے اور انکی حرارت غیر می کہ مانع عفونت ہو ضعیف ہے علاج تنقیہ موافق کے بعد برگ سوسن اور مردار سنگ اور تو تیا اور پوست درخت صنوبر اور جوز سرد سوختہ اور دقاق کندر شراب میں طلا کر مٹلا کریں اور جن غذاؤں میں کہ لہسن اور پیاز ہوائے پرہیز کریں ان دواؤں کا ذکر ہو چکے کھانے سے تمام بدن کا عرق خوشبودار ہوتا ہے اہل سلیمتہ کر فس آب زرد آلو انوشداروائین سے ہر ایک اس باب میں مفید ہے جسقدر کہ مقرر ہے کھائیں اور پانوں کے عرق کے لیے شب یانی کو پانی میں ملا کر ملنا مفید اور برگ سوسن یا برگ طرفایا اس کا پنچوڑا ہوا پانی میں تاثیر کرتا ہے اور تھپیلی کا عرق بھی اسی سے اچھا ہوتا ہے

فصل فساد الاطراف بالبرہ دجانا چاہیے کہ کبھی حد سے زیادہ سردی کے پونچنے سے ہاتھ اور پانوں سست اور متعفن اور سیاہ ہو جاتے ہیں اور ایسے ہوتے ہیں جیسے مردون کے بدن اور خاص اطراف کا بھی فساد جو کہا گیا اسکی وجہ یہ ہے کہ سردی کا اثر انہیں تمام بدن سے زیادہ ہوتا ہے کیونکہ یہ حرارت غیر می کے چشمہ سے بہت دور ہیں اور ہمیشہ کھلے رہتے ہیں اور انکو سردی لگتی ہے علاج شروع میں جبکہ نیلگون ہونے لگیں اور ابھی فساد اور عفونت انہیں نہ لگے اور ورم نہ ہو جلدی کریں اور روغن زیت اور روغن زنبق اور روغن ازقی اور دوسرے گرم روغن خوب ملین اور گرم پیدا ہو گیا ہے لیکن سبزی اور سیاہی ابھی تک ہوتی ہے چاہیے کہ اکلیل بابونہ شبت سوسن تبن الخط یعنی گھیون کا بھوسہ اور سلغم اور کرنب و شیج اور نام اھد مرزنگوش اور جلبہ اور تخم حمان جو کچھ کہ میسر ہو اسکے مطبوخ میں ہاتھ پانوں رکھیں اور دھوئیں اور مطبوخ گرم ہونا چاہیے اور فقط گرم پانی بھی مفید ہے اور جب اس مطبوخ کے اندر سے اطراف نکالیں روغن ملین اور عدس باریک کوٹ کر شراب میں پکا کر انپر لگائیں اور اگر اطراف میں ورم کے بعد سبزی یا سیاہی آجائے چاہیے کہ اس جگہ پر شرط عمیق لگائیں اسکے بعد گرم پانی میں کھین اور رکھے رہیں اور خون نکلنے دین یہاں تک کہ آپ ہی بند ہو جائے پھر نکال کر گل ارمنی پانی اور شہد اور سرکہ میں طلا کریں کچھ دیر کے بعد شراب نیگرم یا پانی اور سرکہ سے ایک دن میں کئی مرتبہ دھوئیں تاکہ قرعہ خشک ہو جائے اور شرط کی جگہ میں گوشت بھرتے اور اگر سیاہ اور سبز ہونے کے بعد اطراف میں عفونت

سپیدہ بیضہ میں کچھ ایک ریت اور سفیدہ ملائین اور شیشے میں ال کر ملائین تاکہ یکساں ہو جائے اور طلا کرین تیسری قسم گرم پانی سے جلنا علاج جب تک کہ آبلہ نہیں پڑا چاہیے کہ مارا لیا یعنی راکھ کا پانی یا مارا لیتون تلخ عضو پڑالین اور ایک کپڑا سرد کر کے وہاں رکھیں اور جو کچھ کہ حرق النار میں بیان کیا گیا کام میں لائیں اور آبلہ پڑنے کے بعد مرہم نورہ استعمال کریں اور سب و آون سے زیادہ مخصوص ہے کہ جو کی خاکستر زردہ بیضہ میں ملائین اور حارث بن کلدہ تقفی کہ جناب رسالت آگ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں مکہ والوں میں سے طبیب تھے انکا دستور تھا کہ جو کوئی پانی سے جلنا تھا جو کی راکھ کو انڈے کی زردی میں ملا کر اسپر رکھتے تھے مارا لیا کی ترکیب راکھ لیکر اسکو پانی میں ڈالیں اور کچھ دیر کے بعد وہ پانی صاف اتار لیں پھر اور خاکستر اسپین ڈالیں اسی طرح تین دفعہ یا پانچ دفعہ خاکستر تازہ اسپین ڈالیں پھر اُس پانی کو استعمال کریں اور وہ پانی بلا سوزش خشکی اور قبض کرتا ہے جو تھقی قسم احتراق صواعق کے بیان میں یعنی بجلی سے جلنا علاج جو کچھ حرق النار میں گذرا کام میں لائیں فائدہ دکان کر زمین سے اٹھتا ہے اور بار بار میں جالتا ہے اور وہاں اسپین سردی آجاتی ہے اور اسکی کثافت سے نیچے کو آتا ہے اور بار بار پھارتا ہے حرکت قوی اور اصطکاک کے زور سے گرم ہو کر مشتعل ہوتا ہے سو وہ آواز کہ اُس سے نکلتی ہے اسکو رعد بولتے ہیں اور اُس سے وہ روشنی کہ کودر نکلتی ہے اور جلد بچھ جاتی ہے اسکو برق کہتے ہیں وہ دکان مشتعل کے لطیف اجزا ہیں اور دکان مشتعل میں سے کثیف وہ ہے کہ ہوا میں سرد ہوا اور زمین پر گرے اسکو صاعقہ بولتے ہیں اور وہ دکان مذکورہ میں سے بہت کثیف ہوتی ہے کہ ارضیت کے سبب بچے کہہ کی طرف اٹھ کر آتی ہے اور اسکا خاصہ ہے کہ جس چیز پر گذرتی ہے اپنی ناریت سے اسکو جلاتی ہے اور فنا کرتی ہے لیکن آگ اور گرمی پڑا اور کچھ اسکی لپٹ اور گرمی آدمی پر اور دوسرے حیوانات پر پہنچتی ہے بدن جلتا ہے اور اسی کی تذبذب لکھی گئی اور نہیں جس چیز پر کہ گرتی ہے اسی وقت جڑ سے اٹھارتی ہے چنانچہ ظاہر ہے حکایت سن گیارہ سو میں کہ ناگ کے ملک میں ایک ہاتھی کے متصل بجلی گری اسکا تمام پوست جل گیا اور وہ مر گیا اور جہاں کہ گری تھی وہاں بہت بڑا غار کھل گیا اور جو حیوانات اور آدمی کہ اُسکے قریب تھے سلامت رہے اور ایک اور شخص کہ اُس جگہ سے ایک تیر کی مار پر خمیہ کے اندر بیٹھا تھا بجلی کے گرتے ہی اسکی گردن سے کمر تک حائل کی طرح سینہ اور پشت کی طرف جلتے ہوئے آبلہ ایک بار پیدا ہوا اور حال یہ ہے کہ اسکی تابش سے آجگہ کوئی صدمہ نہیں پہنچا اور ہر چند کہ فصد کھلواتا تھا اور مسہل پیتا تھا اور سرد دواؤں کا استعمال کرتا تھا کچھ فائدہ نہ پایا اور اسی عارضہ میں تین برس کے بعد مکان اصلی کو چلے یا پانچویں قسم احتراق من الشمس کے بیان میں یعنی آفتاب میں جلنا کبھی نرم پوست والا آدمی بہت گرم آفتاب میں چلتا ہے اس سبب سے اسکا پوست جل جاتا ہے علاج مرہم کافوری اور مرہم سرکہ استعمال کریں چھٹی قسم احتراق الجلد من غسل البلاد یعنی بھلا نوہ کے شہد سے پوست جل جائے علاج پچھنے لگائیں اور حجامت کریں تاکہ وہ زرد آب کہ احتراق کے سبب خون سے جدا ہوا ہے نکل آئے اور اسپر تیز باد کہ جلن اور الم کے سبب اس طرف جھک رہا ہے نکل جائے اُسکے بعد مرہم خل یعنی سرکہ کا مرہم استعمال کریں تاکہ قرصہ جلد خشک ہو جائے ساتویں قسم احتراق اللسان من النورہ یعنی زبان چونہ سے جل جائے اکثر پان کھانے میں چونہ کی زیادتی سے زبان جلتی ہے چنانچہ یہ اکثر ہندوستان میں پیش آتا ہے علاج لعاب اسبقول وغیرہ سے مضمضہ کریں اور روغن بادام اور روغن اخروٹ ملین اور اگر اُسکے روغن موجود نہوں اُسکے مغزیات کا چبانا بھی وہی عمل کرتا ہے اور جب تک کہ زبان اچھی نہ ہو پان کھائیں اور سخت اور گھڑی چیزوں کے چبانے سے اور تیز اور شور چیزوں کے کھانے سے پرہیز کریں

فصل جراحات یعنی زخموں کے بیان میں اس میں کئی مقالے ہیں مقالہ جراحات اور اسکے اقسام اور جراحات مجوف اور غیر مجوف کے بیان میں اور ان اعضا کا ذکر جن میں زخم کی برداشت نہیں اور زخم کے آتے ہی ہلاکت کی نوبت پہنچتی ہے جانتا چاہیے کہ جراحات اس تفرق اتصال کو کہتے ہیں کہ گوشت میں واقع ہو اور ابھی اس میں پیپ نہ پڑے کیونکہ پیپ پڑنے کے بعد قرحہ کہلاتا ہے اور بعضے گوشت کے علاوہ اور چیز کے تفرق اتصال کو بھی جراحی کہتے ہیں اور اول مشہور ہے اور جراحی کے اقسام میں صغیر کبیر بسیط مستوی الشفاة غائر منفضل المضغہ مرکب نافذ پٹین غیر نافذ جراحات الراس جراحات البطن جراحات العروق اور جان لے کے دل مجروح ہو مہلت نہیں دیتا موت اسکے زخم کا نشان ہے اور دماغ بھی جراحی کا کٹر متعلیٰ ہوتا ہے اور اسکے زخم کا نشان عقل میں اختلاط آنا اور گردہ اور شانہ اور امعاء دماغ کے جراحی کے حکم میں داخل ہیں اور دماغ کا نشانہ کے جراحی پر اور براز کا آنا امعاء کے جراحی پر دلالت کرتا ہے اور جگر کا جراحی یعنی خوفناک لیکن اس میں سلامتی کی امید بھی رہتی ہے اور عصب کا جراحی اور طرف عضلہ کا جراحی خوفناک ہوتا ہے رنگ کے تغیر ہونے اور قوت ساقط ہونے سے اور غشی اور اختلاط عقل اور تشنج سے پہچانا جاتا ہے اور شکم کا جراحی کہ اندر کی طرف نفوذ کرے خوفناک ہوتا ہے اور توع یا فواق یا اسہال اسکو لازم ہے اور سینہ اور فضاے صدر کا زخم کہ نافذ ہو خوفناک ہے اور اسکا نشان اس جگہ سے ہوا کا نکلنا اور حجاب کا زخم خوفناک ہوتا ہے اور ضیق النفس اسکا خاصہ ہے اور معدہ کا جراحی مجوف اور کھانیکا نخل آنا اسکو لازم ہے اور جو نسا زخم کہ ان اعضا کے سوا کسی اور عضو میں پڑتا ہے سلامتی کی امید اس میں زیادہ ہوتی ہے مقالہ جراحی صغیر کے بیان میں کہ بسیط اور مستوی الشفاة ہوا اور غائر نو صغیر کو چھوٹا کہتے ہیں اور بسیط وہ ہے کہ در دبا فراط اور مواد کے انصباب سے اور سور مزاج اور سور ترکیب سے خالی ہوا اور مستوی الشفاة وہ ہے کہ اگر زخم کو ملائیں اسکے کنارے آپس میں خوب مل جائیں اور فاصلہ نہ رہے علاج جو ایسا زخم ہوا اسکی تدبیر یہ ہے کہ اسکو دکھیں اگر تازہ اور خون آلودہ ہو فی الفور اسکو ملا کر دور فادہ یعنی گدیان مثلث اسکے دونوں طرف رکھ کر باطوی راستہ یعنی دوسری ٹہنی باندھ دیں چنانچہ دونوں کنارے آپس میں چپک جائیں رفادہ مثلثین کی شکل  رباط ذمی راستہ کی صورت اور بندش میں احتیاط کریں کہ نہ تو بہت سُست ہو نہ بہت چست کیونکہ سُست بندش سے زخم کے کنارے خوب نہ ملینگے اور سخت باندھنے میں درم کا خوف ہے اور ایسا ہی اس بات کی احتیاط کریں کہ زخم میں روغن یا بال وغیرہ اجسام غریبہ میں نہ پڑیں اور اگر گڑ پڑیں اول انکو نکال لیں اسکے بعد جراحی کو باندھیں کیونکہ اگر انہیں سے کوئی چیز اندر رہ جائیگی تو زخم کے تمام کو مانع آئیگی اور اگر تازہ نہ ہو اور دونوں یا تین دن اسپر گذریں لیکن پیپ نہ پڑے تو چاہیے کہ اول کسی کھر کھری چیز سے کہ عریض ہو جراحی کے اندر خراش کریں تاکہ خون آلودہ ہو جائے پھر اسی طریق سے کہ مذکور ہوا ہے اسکو باندھ دیں سو اس تدبیر سے تین دن میں اچھا ہو جاتا ہے دوا لگانے کی حاجت نہیں پڑتی مقالہ جراحی کبیر اور غائر کے بیان میں بھی بڑا اور گہرا ہو چنانچہ اگر اسکو جمع کریں اگرچہ کنارے آپس میں مل جائیں مگر اسکے گہراؤ میں گڑھا اور خلور ہے علاج ایسے زخم کی تدبیر یہ ہے کہ اس میں زور ملے چھڑکیں اور زخم کے گرد اگر ذرہ ذرہ ایک کب دوا ہے اور صندلین کا سنی یا کشیز کے پانی میں طلا کریں تاکہ مادہ وہاں نہ پڑے اور صندل خشک باریک پسیر فقط اسی کو گدی پر چھڑک کر اسکو ایسی طرح پر باندھ دیں کہ زخم سے خون کے نکلنے کو مانع نہ ہو اور صندل کو رفادہ پر خشک ڈالنا اور عصارا است میں نہ ملانا اس واسطے ہے کہ جراحی کو تر نہ رکھے

کیونکہ یہاں تجفیف مطلوب ہے فائدہ جہاں کہیں کہ بدن میں خون زیادہ ہو اور زخم سے بہت نہیں نکلا اور کوئی امر مانع نہیں ہو کہ خون کم کر نیکی لیے فصد کرین اور جو کچھ خون کو بڑھائے مثلاً گوشت اور سٹھائی اس سے منع کرین اور شارح نے اس مقام میں لکھا ہے کہ گوشت اور سٹھائی سے بچین تاکہ بدن میں خون زیادہ نہ ہو کیونکہ زخمی عضو کا حصہ زیادہ ہو چکا اور وہ ضعف کے سبب اُس میں خوب تصرف نہ کر سکیگا سو وہ فاسد ہو کر پیا وریل بن جائیگا اور عضویں ورم لائیگا اور زرد رٹمہ کا عمدہ نسخہ یہ ہے دم الاخوین دو حصہ اور مر اور صبر اور کندر ہر ایک ایک حصہ اقباق جہاں کہیں کہ زخم کے کنارے بندش سے نہ نہیں چاہیے کہ ابریشم کے دھاگہ سے سی دین اور ہرنجیہ اور ٹانگے میں ایک گرہ لگائیں جیسا کہ مشہور ہے اور اُسکے اوپر زرد رنگ کو چھڑکین اور جب وقت کہ جراثیم ورم کر آئے انار ترش شراب میں پکائیں اور کوٹ کر وہاں ضماد کرین تاکہ ورم موقوف ہو اور درہتم جائے اور جو نسا زخم کہ بدن کے عرض میں آتا ہے اکثر نیکی کنارے نہیں ملتے مقالہ جراحی مفصل المضغہ کے بیان میں یعنی وہ زخم گہرا جس میں گوشت کا کرا کر پٹے اُسکا خاصہ ہے کہ زخم کے کنارے نہیں ملتے اور اُسکی فضا میں رطوبات صدیدی اور ریل جمع ہوتے ہیں علاج ایسے زخم کی تدبیر یہ ہے کہ جو چیز کہ رطوبات کی تجفیف اور سوخ کی قطع میں کرتی ہے مثلاً کندر صبر زراوند ایرسا اقلیمیا نقرہ تو تیا ذرور بنا کر استعمال کرین اور موم روغن میں نہ ملاوین کیونکہ ادویہ محفہ میں روغن اور موم کا داخل کرنا تجفیف سے اور اُسکے کمال سے مانع آتا ہے اور جب زرد کو زخم میں ڈال دین اسپرٹی باندھ دین اور بندش کی ابتدا گہراؤ کی جگہ سے کرین اور اُسجگہ سے مضبوط باندھیں اور اُسکے منہ کے پاس کچھ دست اور ڈھیلا رکھیں اور گہراؤ کی جگہ سخت باندھنے کا نفع یہ ہے کہ زخم کے اطراف قعر میں جس قدر ممکن ہو جائیں اور دوائے طم ثابت رہے اور جو کچھ کہ میل اُسکے اندر موجود ہو خوب بچڑ جائے اور اوپر کی جانب آجائے اور زخم کے منہ کو مست باندھنے سے یہ فائدہ ہے کہ زرد آب فراغت سے نکلا رہے اور اسی غرض سے بہتر یہ ہے کہ زخمی عضو کو ایسی طرح پر رکھیں کہ زخم کا منہ پیچھے کی جانب رہے اور اُسکا قعر اوپر کی جانب تاکہ زرد آب آپ ہی بہتا رہے اور جالینوس نے لکھا ہے کہ میں نے بہت سے ایسے زخموں کو اچھا کیا ہے جو کرا قعر انون کے قریب اور زخموں کے نزدیک تھا اس طرح پر کہ میں نے ان کو ایسی طرح پر رکھا کہ قعر اوپر اور منہ پیچھے رہا اور اسی طرح میں نے ساعد اور تھیلی وغیرہ کو اسی طرح پر اوپنچا رکھا کہ ہر وقت زخم کا منہ نیچا رہا اور چاہیے کہ پرانی روئی پرانے روغن میں بھر کر زخم میں رکھیں اور سر نو بدلتے رہیں تاکہ اُسکا میل اور زرد آب خشک ہو جائے اور اگر فقط روئی کو بدون روغن کے کام میں لائیں بہتر ہے اور جب زخم پاک ہو جائے مرہم اور زور و مرہم طمہ قروح کی فصل میں مفصل لکھے جائینگے اور طم کے معنی گوشت بھرنے والا اور گوشت بھرنے کے بعد ادویہ مدد استعمال کرین مثلاً مردار سنگ اور شیج سوختہ اور برگ سوسن اور ہلبہ اور بازو اور گلزار اور صبر اور زرد چوب وغیرہ کہ بلا زرع زخم کو خشک کرتے ہیں اور مدد اُسکو کتے ہیں کہ زخم کے سطح کو خشک اور سخت کر دے تاکہ اسپر خشک ریشہ ہو جائے اور جب تک کہ پورا گوشت نہ بھر جائے صدات و آفات سے زخم کو بچائیں فائدہ رگہ زخم میں اور عورتوں کے رحم میں وہ دوائیں مدد استعمال کرین جنہیں ہلکی سی خشکی ہو جیسے مردار سنگ اور شیج سوختہ اور سخت بدن کے زخم میں قوی تجفیف استعمال کرین مثلاً نازا اور گلزار اور صبر مقالہ جراحی مرکب کے بیان میں وہ اس طرح ہے کہ کسی مریض یا عرض کے ساتھ مرکب ہو مثلاً بدن کا سور مزاج یا بدن کا استل یا دم یا درد شدید اُسکے ساتھ شریک ہو یا ہڈی ٹوٹ گئی ہو یا کوئی رگ یا کوئی پھاٹک گیا ہو یا گوشت فاسد ہو گیا ہو علاج ایسے زخم کی تدبیر یہ ہے کہ اول ان امراض اور حادثات کو مناسب چیزوں سے زایل

کرین اسکے بعد زخم کا تدارک کرین جیسا کہ لکھا گیا فائدہ سورمزاج میں تبدیل اور متلا میں تنقیہ کرین اور جہاں کہیں کہ ہڈی ٹوٹے یا رگ اور پکٹ جائے یا عضو ورم کر آئے ان چیزوں سے کہ ہر ایک اپنے اپنے مقام میں مذکور ہیں تدارک کرین اور درد شدید کو ساکن کرین اور جہاں کہیں کہ گوشت فاسد ہو جائے اسکا دور کرنا واجب سمجھیں سو درد کی تسکین کے لیے مخدر دوائیں مثلاً افیون اور بیج اور بیج تلافی وغیرہ ضما کرین اور اگر ایک انار شیرین لیکر شراب میں پکا کر ضما کرین بالخاصیت درد کو پھیلانا ہوا اور جس وقت کہ ورم کا زائل کرنا بھی ضروری ہوا نارتش شراب میں پکا کر استعمال کرین اور مردار گوشت کے دور کرنے کے لیے چاہیے کہ کاسنی اور عنب الثلب اور خطمی کی شاخیں کوٹ کر روغن گاؤر روغن بنفشہ ملا کر ضما کرین تاکہ فساد ساکن ہو جائے اور سیاہی گر جائے اور جب زخم کا مزاج اصلاح پڑے اور فساد کا پھیلنا موقوف ہو جائے مرہم زنگار لگائیں تاکہ مردار گوشت کو کھائے اور زخم کو سیاہ اجزاسے پاک کر دے مقالہ جراحات الراس کے بیان میں یعنی سر کا زخم اور جو ایسا زخم سر پر آتا ہو کہ اس سے سر کے استخوان بھی ٹوٹ جاتے ہیں اسکو شوجہ کہتے ہیں شین کے فتح سے اور شجان اسکی جمع علاج اگر ہڈی نہیں ٹوٹی ضرور طعم کہ صبر اور مراد کنڈرا ورم الاخوین اور افاقیا سے بنائیں اسپرڈالین اور اگر ہڈی ٹوٹ گئی ہو واجب ہو کہ ٹوٹی ہوئی ہڈی کے ریزے نکالیں پھر مرہم سے اچھا کرین اور زور نہ کرنا اور باوجودیکہ گوشت جماتا ہوا ہڈیوں کو بھی جوڑتا ہوا اور جو نسا زخم و باغ میں آتا ہو اسکو آہ کہتے ہیں مقالہ جراحات البطن کے بیان میں یعنی پیٹ کا زخم اسکو جائفہ بولتے ہیں اگر جوف میں پہنچے سو جس وقت شکم پر زخم لگے اور امعا اور ثرب باہر آجائیں علاج یہ ہو کہ اس وقت امعا اور ثرب کو اندر ہٹائیں اور شکم کی جلد کو صیبن اور اگر امعا سردی اور ہوا کے لگنے سے پھول جائیں اس سبب سے اندر کی جانب نہ جائیں اور انکو ہٹانا دشوار ہو چاہیے کہ انکو گرم شراب سے دھوئیں یا اسفنج گرم شراب میں بھر کر امعا پر تکیہ کرین تاکہ انکو نفع زائل ہو اور آب کشینرا اور صندل سے اسکی حوالی کو سرد کرین پھر اسکے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں پکڑ کر اٹھائیں کہ اسکی پشت کبری ہو جائے اور امعا اندر اندر آجائیں اور اگر خود بخود نہ آئیں آہستگی اور نرمی سے اعانت کرین اور جس وقت کہ بیمار کو اس طریقہ خاص سے اٹھائیں چاہیے کہ زخم کی طرف اچھی طرف کی نسبت اونچی رہے اور یہ بات وہاں چاہیے جہاں شکم کے برابر وہاں زخم آیا ہوا اور اگر زخم پیچ میں آیا ہو وہاں اونچا نیچا کرنے کی حاجت نہیں اور جہاں کہیں کہ حمام میسر ہو بہتر یہ ہو کہ نفع زائل ہونے کے بعد معتدل سے وقت حمام میں لیجائیں اور وہاں اسکے اطراف پکڑ کر اٹھائیں تاکہ حمام کی ہوا سے گرم ہو کر ترنا آسان ہو جائے اور اگر ان جیلون سے جگہ پر نہ آئیں لازم ہو کہ زخم کا منہ کچھ ایک کشاہہ کرین تاکہ امعا تر جائیں پھر جلد کو صیبن فائدہ جس وقت کہ ثرب نکل آئے چاہیے کہ اسکو جلد اندر کرین تاکہ اس میں تغیر نہ آئے اور اگر جلد اسکو اندر نہ کر سکیں اور دیر تک ہوا میں رہے یا سبزی یا سیاہی اس میں آجائے اسکی تدبیر یہ ہو کہ جتنا سبز اور سیاہ ہو گیا ہو اسکو کاٹ ڈالیں اور بعضوں کے نزدیک یہ ہو کہ اگر ثرب ایک عرصہ دراز ہوا میں رہے ہر چند کہ سبز اور سیاہ ہوا ہو تب بھی اس میں سے تھوڑا سا قطع کرنا چاہیے غرض کہ جس وقت ثرب کو قطع کرین اول جون سے بڑی رگ شرابین اور آوردہ میں سے کہ اس میں ہوا اسکو ابریشم کے باریک دھاگہ سے مضبوط باندھ دین جہاں کہ اس میں تغیر نہیں آیا پھر جن اجزا میں کہ تغیر آیا ہو انکو قطع کرین اور ممکن ہو کہ اول قطع کرین اور قطع کے بعد اسکی رگوں کے سر کو باریک ابریشم سے سی دین اور اس بات سے مقصود یہ ہو کہ اگر رگین بند نہ ہونگی قطع کرنے سے خون جاری ہوگا اور شکم میں جمع ہوگا اور آفات لائیگا اور جس دھاگہ سے کہ شکم کا پوست میں ہوا اور زخمی اور زخمی میں معتدل ہو کیونکہ اگر بہت سخت ہوگا پوست کو پھاڑ ڈالے گا اور بہت نرم میں ٹوٹنے کا احتمال ہو مقالہ جراحات العصب

اس میں بھر کر زخم میں رکھیں اور صمغ عربی دم الاخوین اور انزروت اور کندر صمغ کے پانی میں ملا کر طلا کریں اور جانا چاہیے کہ اگر زخم شریان میں ہو جب کہ اسپر دو اور کھرا بندھیں چاہیے کہ ایک ہفتہ نکھولیں بلکہ دس دن تک اور عضو کو آرام سے رکھیں تاکہ گوشت جم آئے اور جہاں کہیں کہ ان دواؤں سے خون بند نہو چاہیے کہ بن ٹھجا چونہ راکھ کے ساتھ باریک پیکر زخم میں رکھیں کہ یہ داغ کے برابر ہو اور اگر اس سے بھی کام نہ چلے چاہیے کہ جو کچھ گوشت اور پوست اس زخمی رگ کے اوپر ہو اسکو لوہے کے آلہ سے رگ سے علیحدہ کریں اسکے بعد رگ کو صندارون سے اٹھائیں اور ابریشم کے دھاگہ سے رگ کو دونوں طرف بانڈھ دیں پھر جس جگہ سے کہ زخمی ہو گا ڈالیں اور اسکو جدا کر دیں اور دویہ کا وہیہ مثلاً ایک آب نرسیدہ اور زاک وغیرہ باریک کریں اور اس میں بھر کر بانڈھ دیں اور نہ نکھولیں جب تک کہ گوشت جم آئے اور زخم ہر طرف سے بجا آئے اور جہاں کہیں کہ رگ کو قطع کرنا ممکن نہو سو نیکا آلہ آگ میں سرخ کر کے داغ دین اور گہر دین تاکہ زخم کے عمق میں پہنچے اور طلب حاصل ہو کیونکہ اگر داغ زخم کے عمق میں نہ پہنچے گا کم زور سا کھڑا ٹیگا اور ذرا سی بات میں گر جائیگا اور پہلی آفت سے بڑی بلایاں متلا کر یگا فائدہ صمغ بلاط کہ اوپر نہ ہو اور وہ ایک مرکب دوا ہو کہ بلوط کی طرح بناتے ہیں زخم پر طلا کرنے سے بہتے ہوئے خون کو بند کرتا ہو اور قوی الاثر ہو اور اسکی ترکیب دو طرح پر ہو ایک تو یہ کہ زخام کو سریش میں جو گائے بیل کے پوست کا بنتا ہو ملائیں اور بلوط کی صورت گویا ان بنائیں دوسرے یہ کہ صبر اور ترا اور دم الاخوین اور عکک و انزروت اور صمغ عربی ہر ایک ایک حصہ اور بسد اور زاک ہر ایک آدھا حصہ کوٹ کر صمغ عربی کے پانی میں گوندھ کر بلوط بنا لیں انبیاہ سرکہ بوجھ تریدا اور قبض کے ایک اور بھی نفع کرتا ہو وہ یہ کہ گھسنے والا ہو اور عمق میں آتا ہو اور جراحات میں اسکا استعمال داغ کا قائم مقام ہو اسید واسطے بہتے ہوئے خون کو بند کرتا ہو خواہ کسی جگہ ہو مقالہ اس جراحات کے بیان میں جس میں استخوان کے شظایا ہوں علاج زراوند مدحج ضما کرین تاکہ استخوان کے ریزے نکل آئیں اسکے بعد کندرا اور مرشد میں ملا کر استعمال کریں تاکہ زخم بھر جائے اور ظاہر ہو کہ جب تک استخوان کا ریزہ زخم میں ہو گا زخم نہ بھرے گا اور جہاں کہیں کہ زخم کے اندر استخوان بوسیدہ اور فاسد ہو جائے اسکا نشان یہ ہو کہ وہاں کا گوشت فاسد اور سست ہو جائے علاج گندہ گوشت کو لوہے سے یا کال دواؤں سے دور کریں اور جب تک کہ اسکو دواسے فنا کر سکیں لوہا نہ لگائیں کیونکہ کبھی لوہا عصب کے شظایا میں اور عروق کے شظایا میں پہنچتا ہو اور ایک وراثت برپا کرتا ہو غرض کہ جب گوشت فاسد ہو جائے لوہے سے یا دواسے اور ہڈی نظر آنے لگے چاہیے کہ فی الفور استخوان بوسیدہ کو کسی تیز چیز سے یا سوہان سے پھیل ڈالیں تاکہ استخوان صحیح ظاہر ہو اور اگر تمام استخوان گندہ ہو جائے نشار یا شقب سے یعنی آہ سے یا برہ سے اسکو قطع کریں جیسا کہ قروح میں کہا جائیگا اور جب استخوان کو کاٹ کر نکال لیں اسکی جگہ کسی حیوان کی شاخ کا ٹکڑا جس قدر اسٹمی کے برابر ہو بنا کر رکھ دیں

فصل نشوب النصل و الشوک وغیرہ کے بیان میں یعنی بجال وغیرہ اور کانا چھکر بجانا جو وقت کہ پیکان وغیرہ چھکر بدن میں رہ جائے چاہیے کہ شکو باریک سر کے زنبور سے پکڑ کر کھینچ لیں اور اسکے بعد مراد کندر باریک پیکر زخم میں بھرین تاکہ زخم مل جائے اور اگر پیکان استخوان میں گویا ہو اور بل کھائی ہو اسکو سیدھا کریں پھر اسکو زنبور سے پکڑ کر زور سے کھینچیں اور اگر نہ کھینچے سنگ مفاطیس اسپر رکھیں تاکہ اسکو کھینچ لائے اور جہاں کہیں کہ زخم کا منہ بند ہو جائے اور پیکان نظر نہ آئے اور زنبور سے اسکو پکڑ کر سکیں زخم کا منہ کشادہ کریں یا زنبور سے اسکو پکڑ کر سکیں اور اگر کانا اور ہڈی اور کانچ کا ٹکڑا بدن میں

چھ جائے اسکو زہور سے کھینچیں اور اگر بہت چھوٹا ہو سوئی سے کرید کر نکالیں اور اگر ان جیلون سے نہ نکلے چاہیے کہ مرخیات مثلاً پازنگس اور اشق اور بیخ زشدین ملا کر ضاد کریں تاکہ زخم فراخ ہو جائے اور کاٹنا وغیرہ آسان نکل آئے اور اگر زخم کو نرم اور فراخ کرنے کے بعد جاذبات مثلاً زفت اور عکالابناط اور راتیخ اور زراوند ضاد کریں جلد کھینچ آتا ہے

فصل قروح کے بیان میں جاننا چاہیے کہ قرحہ قاف کے فتح سے پیپ دے زخم کو بوتے ہیں اور جراثیم گوشت کے تفرق اتصال کو کہتے ہیں خواہ تفرق اتصال کا سبب اردات خارجی ہوں مثلاً تلوار وغیرہ کا زخم خواہ حادثات بنی مثلاً جراثیم کا پھوٹ جانا اور پھنسیوں کا پھوٹنا اور قروح کے اقسام بہت ہیں ہر ایک کا بیان ایک نوع میں آئیگا پہلی نوع قروح بسیط کے بیان میں ہے وہ قرحہ ان عوارض سے جو اندام کو مانع ہوں خالی ہو اگر رطوبت کم ہو اور قرحہ چھوٹا سا ہو چاہیے کہ اسکو شراب و سرکہ اور بار العسل سے دھوئیں تاکہ اس میں صفائی اور خشکی آئے اس کے بعد اس میں پرانی روئی بھرنا اور اس کے اوپر تھوڑی سی روئی پرانی روئی روغن گل میں یا روغن کنجد میں بھر کر رکھیں تاکہ چکنائی کے سبب زخم کا منہ بند نہ ہو جب تک کہ اندر سے نہ بھر جائے اور ہر روز اس روغن کی روئی میں کمی کرتے رہیں تاکہ زخم جلد مل جائے اور ایسے قرحہ خفیف میں بہت خشک دوائیں استعمال نہ کریں کیونکہ رطوبت اصلی کے فنا ہونیکا اندیشہ ہے اور اندام کو بھی مانع آتی ہیں اور اگر بڑا قرحہ ہو اور میل سے بھرا ہو اور نرم بدن میں ہو مردار سنگ اور زرد چوبہ لیکر دونوں سرکہ اور زیت میں ملا کر مرہم بنائیں اور استعمال کریں اور انہیں سے کوئی اکیلی دوا استعمال نہ کریں کہ ضرر کرتی ہے اور جہاں کہیں یہ قرحہ بدن میں ہو جو چیز کہ قوی تخفیف ہے اس دوائیں بڑھائیں مثلاً مارو گنار شبت اقلیمیا برگ سوسن اور زنگار بہت کم ملائیں اور سختی بدن سے وہ لوگ مراد ہیں کہ مشقت زیادہ کریں جیسے سنار لوہا رکسان وغیرہ اور اگر قرحہ غائر ہے تخفیف میں مبالغہ کریں تاکہ جو رطوبت اس کے قعر میں جمع ہو خشک ہو جائے پھر ذرات اور مرہم ملجہ کام میں لائیں اور بہت احتیاط رکھیں کہ ببادا کہیں قرحہ کا منہ بند نہ ہو جائے اور اسکا قعر ویسا ہی رہ جائے اور احتیاط کا طور یہ ہے کہ روغن میں روئی چرب کریں اور زخم کے منہ پر رکھیں نہ ملنے دین اور جب تک کہ اسکا قعر نہ بھرے جلد کا سطح برابر ہونے پائے اور چکنی روئی اسی واسطے استعمال کرتے ہیں تاکہ قرحہ کا منہ چھوٹا ہو مرہم تہی پر لگا کر اندر رکھیں اور ایسے قرحہ کا بہت ہی خیال رکھیں کہ اسکا منہ بند نہ ہو اور احتیاط کا طریق گذر چکا اور جہاں کہیں کہ بہت گہرا ہو اور رطوبات بہت جمع ہیں اس سبب مخففات کا اثر نہیں ہو سکتا چاہیے کہ اس عضو سے شے جہاں کہ گہرا کی انتہا ہے چیرا لین تاکہ مادہ اس راہ بالکل باہر آجائے اور دوا خوب اثر کرے مرہم ملجہ مردار سنگ باریک پسیرہ چند زیت میں پکائیں یہاں تک کہ غلیظہ بھرا تاکہ کچھ ایک از روت دالم خون قرحہ گذر زفت اس میں ملا کر حل کریں کہ کیساں ہو جائے اور سب میں بہتر ذر و رطوبہ ہے صبر و مردار کندر اور دم الما خون دوسری نوع قرحہ مرکب کے بیان میں یعنی وہ قرحہ جو دوسرے عوارض کے ساتھ مثلاً درد اور گوشت کی سیاہی اور سیان فضول اور سورتر کیسے مرکب ہو اور سیان فضول سے یہ مراد ہے کہ کسی عضو سے مادہ قرحہ پر گرتا ہو علاج اول عوارض کو دفع کریں جن چیزوں سے کہ مناسب ہوں اور انہیں سے تھوڑا سا جراثیم مرکب میں بھی بیان کیا ہے اور عوارض زائل ہونیکے بعد قرحہ کے علاج میں مشغول ہوں تیسری نوع قرحہ عسرة الاندامل کے بیان میں یعنی جو قرحہ کہ درمیں اچھا ہوتا ہے اور اس میں فساد زیادہ ہوتا ہے اور اس کے تیرے سبب ہیں اور ہر ایک کا سبب کے موافق ایک علامت اور علاج ہے اول تو یہ کہ بدن میں خون کم ہو جائے اس سبب سے جو

عضو کو گیارا ہر پیدائین ہوتا ہے کیونکہ خون ہی کے سبب سے اعضا کا ملنا اور پیدا ہونا ممکن ہے اور یہی وجہ ہے کہ جن اعضا پر گوشت نہیں اُٹھتا اور لوڑھے
ادھیون کے بدن میں قرحہ دیر کر بھرتا ہے اور خون کم ہونے کی علامت یہ کہ بدن ڈبلا اور زرد ہو جائے اور قرحہ میں اور اس کے حوالی میں خشکی معلوم ہو اور ورم
نہو اور سرخی کم ہو علاج قرحہ کے گردا گرد ہاتھ سے آہستہ آہستہ ملا کرین اور ایک کپڑا گرم پانی میں ڈبو کر تکیہ کرین اور جب مالش اور تکیہ سے عضو میں
سرخی اور پھولاپن معلوم ہو پس کرین کیونکہ اگر سرخ ہونے اور پھول جانیکے بعد کبھی دلت اور تکیہ کرین بنا ہوا کام ہاتھ سے جائیگا اور ایسا ہی بہت گرم پانی
سے تکیہ کرین کیونکہ جب قدر زیادہ کھینچا آتا ہے اس سے زیادہ تحلیل ہوگا اور وہ غذائیں جن سے خون پیدا ہو اور مرہم اسود زفت اور زیت اور رائیج اور شکر
اور مغز ساق گاؤ کا بنائین اور استعمال کرین یہ مرہم خون کو جذب کرتا ہے اور گوشت پیدا کرتا ہے دوسرے یہ کہ خون فاسد ہو اسلیے اس سے گوشت پیدا
نہو اور جو کچھ قرحہ والے عضو کا حصہ ہے اسکا زرد آب اور میل بن جائے اور اسکی علامت یہ ہے کہ رنگ میں اور بدن میں فساد ظاہر ہو پھر اگر خون کے فساد کا
یہ باعث ہے کہ جگر کا مزاج متغیر ہو گیا ہے تو بدن کا رنگ جگر کی حرارت اور برودت کے موافق سفید انگہ سیاہ زرد ہوگا اور اگر طحال کے مزاج کا تغیر اس فساد کا
باعث ہو اور بدن کا رنگ سیاہی مائل ہوگا اور نمش پیدا ہوگا علاج اول فصد کرین تاکہ خون فاسد بن جائے اس کے بعد جگر اور طحال کے مزاج کی اصلاح
کرین جس طرح کہ ہر ایک کے باب میں مذکور ہے دوسرے یہ کہ بدن اور قرحہ والے عضو میں سور مزاج اگر اسکی قوت کو ضعیف کرے اس سبب سے جو غذا کہ اس
عضو میں پہنچے عضو کی قوت اُس میں پورا پورا تصرف نہ کر سکے اور اسکا گوشت نہ بنا سکے اور اسکی علامت قرحہ میں سرخی اور سوزش اور درد کی شدت
ہو علاج چون سی رنگ کہ اس عضو کے مناسب ہو کھولیں اور جب قدر کہ ضرورت ہو خون نکالیں اور تداویر سرد اور بطنی عمل میں لائیں اور مرہم سرد استعمال
کرین مثلاً مرہم سفید اج اور وہ مرہم کہ سرکہ اور مردار سنگ اور زرد چوب سے بنا ہے اور قرحہ کے گردا گرد ظار اور مدظلا کرین اور ایک گدی پر صندل خشک
باریک ڈال کر قرحہ پر رکھیں چوتھے یہ کہ سور مزاج سرد کے سبب عضو ماؤف کی قوت ضعیف ہو جائے اسکی علامت یہ ہے کہ رنگ تیرہ ہو جائے اور حرارت
کے آثار نہوں علاج مزاج کی تسخین کے لیے گرم غذائیں کھلائیں مثلاً مار اللحم گرم مصالحہ کے ساتھ اور اس کے مانند اور میوز اور انجیر کا کھانا نافع کرتا ہے اور عضو پر
گرم پانی سے تکیہ کرین اور مرہم باسلیقون کہ زفت اور رائیج اور زقنہ اور موم اور زیت کا بنائین اور مرہم اسود کہ مردار سنگ کو باریک پسکر زیت میں پکائیں یہاں
کہ سیاہ ہو جائے پھر دوسری دوائیں باریک بنا کر اُس میں ملائیں سفید ہین پانچویں یہ کہ سور مزاج تر عضو ماؤف کی قوت کو ضعیف کر ڈالے اسکی علامت یہ ہے
کہ قرحہ کا گوشت نرم ہووے اور اُس میں زرد آب اور رطوبت زیادہ ہو علاج ہلید اور تربد وغیرہ سے بدن کا متیقہ کرین اور خشک غذائیں مثلاً طیابہج بر بان اور
نخنہ گوشت وغیرہ کھلائیں اور مرہم قوی التحفیف استعمال میں لائیں اسکی ترکیب مردار سنگ سرکہ اور زیت تیار کرین اور گلزار بازو زرد چوبہ نخاس محرق سیخ
اقلییا انکو باریک بنا کر ملائیں اور مرہم بنائیں چھٹے یہ کہ سور مزاج خشک کے سبب عضو کی قوت مست ہو جائے اور غذا پر تصرف نہ کر سکے اور اسکی علامت
قرحہ میں اور بدن میں خشکی کا ہونا اور رطوبت اور میل کا کم ہونا ہے علاج نیگرم پانی اور روغن بنفشہ سے قرحہ کے گردا گرد تکیہ کرین اور مرطب غذائیں دین مثلاً
حریرہ اور چکنا شوربا اور بیضہ مرغ نیم برشت وغیرہ اور ادویہ قلیل التحفیف مثلاً آرد جو آرد کر سنہ مرغ اور لبط وغیرہ کی چربی میں ملا کر قرحہ پر استعمال کرین ساتویں یہ کہ
قرحہ کے کنارے پر یا اس کے اندر گوشت سخت ہو جائے اس سبب سے قرحہ کے دونوں طرف نہ طین سو اگر وہ گوشت قرحہ کے ٹھہر پرا اس سے قریب ہوگا نظر آئے گا

اور اگر قرحہ کے عمق میں ہو گا کسی آلہ کے چھونے سے دریافت ہو گا یعنی جب آلہ اس میں ڈالیں معلوم ہو گا کہ کسی سخت چیز پر لگتا ہے علاج جہاں کہیں کہہ سکتے ہیں
 ہو کسی ٹکڑے کھری چیز سے پھیل ڈالیں اور اگر بہت غلیظ ہو تو ہے کے آلہ سے قطع کریں اور اگر گہرا دین ہو اور آلہ سے نہ نکٹ سکے ادویہ اگالہ حادہ مثلاً فلد فیون
 اور دیک بر دیک سے فا کرین اور فا کرنے کے بعد مرہم طہ سے اچھا کریں آٹھویں یہ کہ قرحہ کے قعر میں استخوان گندہ اور فاسد ہو جائے
 اس سبب سے اس میں زرد آب ہمیشہ جاری رہے اور اندام کو مانع آئے اور علامت یہ ہو کہ قرحہ کبھی تو ظاہر میں اچھا ہو جائے
 اور چند روز کے بعد پھر زخم ہر ہو جائے اور زرد آب لے آئے اور صدیق بد بو جاری ہو اور اس قرحہ کا خاصہ ہو کہ جب اس میں سانی
 ڈالیں ہڈی تک پہنچے اس واسطے کہ گوشت سست اور نرم ہو گیا ہو اور شائد کہ ہڈی پر سانی کی رگڑگی آواز کان میں پہنچے اور یہ بات
 اس صورت میں ہو کہ استخوان کا غشائے محیط فاسد ہو کر جدا ہو جائے اور استخوان برہنہ رہ جائے علاج اس جگہ میں ہڈی تک شکاف دین اور تیز دوا پیر
 لگائیں تاکہ مردار گوشت فنا ہو جائے اور جب وقت کہ تیز دواؤں کے استعمال سے خشک ریشہ ہو جائے ردغن نیگرم اسپر استعمال کریں تاکہ گوشت گندہ دور
 ہو جائے اور خشک ریشہ زائل ہو غرض کہ جب گوشت فاسد دور ہو اور استخوان ظاہر ہو جس قدر کہ گندہ ہو کسی تیز چیز سے یا سوہان سے پھیل ڈالیں اور اگر تمام استخوان
 فاسد ہو گئی ہو وہ سب کاٹ کر نکال لیں اور اس جگہ کسی حیوان کی شاخ میں سے اسکے برابر بنا کر رکھیں اسکے بعد مراد صبر اور کندہ وغیرہ ڈالیں تاکہ گوشت پیدا ہو
 فائدہ استخوان کو دو طرح پر قطع کرتے ہیں ایک تو یہ کہ باریک آہ سے کہ کنگھی گرون کے آہ کی صورت ہو قطع کریں دوسرے یہ کہ استخوان گردا گرد برہ سے
 برابر بہت سے سوراخ کریں پھر لوہے کے تیز آلہ سے سوراخوں کے بیچ سے ہڈی کا لگاؤ پھرتا لیں اور نکال لیں اور ظاہر ہو کہ جس قدر استخوان فاسد ہو اسکا قطع کرنا
 واجب ہو اور قطع کرتے وقت احتیاط کریں کہ برہ یا آہ کا مرہم گوشت سالم میں یا دوسرے اعضا سے صحیح میں نہ پہنچے اور احتیاط کا طریق کسر اعظم میں بیان کیا جا چکا
 تو یہ کہ قرحہ عفن اور بویٹ ہو اس سبب سے جو ن ساخون کہ اسکے حصے میں آتا ہو فاسد ہو کر پیپ بن جائے اور گیا ہو اعضاء پھر نہ پیدا ہو اور اسکی علامت یہ ہو کہ قرحہ
 سیاہ ہو اور کشادہ ہو جائے اور اسکا فساد اور عفونت نزدیک کے اعضا میں جلد سزایت کر جائے علاج خلط فاسد کے موافق بدن کا تنقیہ کریں مثلاً اگر
 قرحہ میں لذع اور حرارت ہو اور اسکے حوالی میں زرد ہو جائے اور زرد رطوبت اس سے نکلے صفا کا مسہل دینا چاہیے اور اگر قرحہ کے گرد سیاہی اور سخی ہو
 اور حرارت کی شدت نہیں مسہل سودا اور اگر سیاہی مائل اور ریم مفید جاری ہو بلغم کا مسہل دین اور اگر اس میں درد اور سخی ہو فصد کھولیں اور جانا چاہیے
 کہ فصد ہر حال میں مفید ہو کیونکہ خون اخلاط سے مرکب ہو اسکے تنقیہ سے ہر ایک خلط کا تنقیہ ہو جاتا ہے اور ہر صورت میں ان چیزوں سے جو خلط ردی کے
 مناسب ہوں مزاج کی تبدیل کریں اور گوشت فاسد کو گرانے کے لیے اطراف کاسنی اور برگ خطمی اور عنب الثعلب کوٹ کر اور تھوڑا سا گھی اور روغن غنمشہ
 اس میں ملا کر ضماد کریں اور جب سست گوشت ساقط ہو مرہم زنگار اور مسکا استعمال کریں تاکہ باقی اجزائے فاسد بالکل دور ہو جائیں اور گوشت سرخ صحیح نکل
 آئے اسکے بعد گوشت جمانے والے مرہم سے اسکو اچھا کریں دسویں یہ کہ قرحہ ایسے عضوں میں پڑے کہ وہاں کا گوشت سست اور نرم اور بڑا ہو جسے
 استسقا والون کے بدن اور رطوبت اور میل کی کثرت سے اس میں خشکی نہ آئے اور زخم نہ بھرے علاج ادویہ اگالہ اور مسکہ قرحہ پر رکھیں تاکہ سست گوشت
 دور ہو جائے اور صحیح اور مضبوط پیدا ہو پھر مدلات سے اچھا کریں گیارھویں یہ کہ قرحہ پر کوئی بڑی رگ واقع ہو کہ قرحہ کو ہمیشہ تر رکھے اس سبب سے اندام

نہو کے علاج قند کھولین اور مطبوخ اقیقون سے طبیعت نرم کریں اور غذا کی اصلاح کریں اور قند اور اسہال کے بعد اس رگ میں بھی قرحہ پڑتی ہے قند کریں اور جو یہ حکم کیا ہے کہ اس رگ کی قند بعد میں کھولین اسکی وجہ یہ ہے کہ اگر امسلا کی صورت میں اول اسی سے تعرض کریں قرحہ سے زیادہ ایک اور بڑا امریش آتا ہے یا قروح کہ جو دو این اور مرہم استعمال کرتے ہیں انکا مزاج قرحہ کے مزاج کے موافق نہ آئے مثلاً گرمی میں افراط کریں اس سبب سے بہت مادہ اس عضو کی طرف آنے لگے اور عضو کی قوت اُس میں تصرف نہ کر سکے اور تسخین کے افراط کی علامت یہ ہے کہ داؤن کے استعمال سے سرخی اور التهاب اور ورم زیادہ ہو علاج جو دو این کہ استعمال میں آتی ہیں انکو چھوڑ دیں اور سرد مرہم استعمال کریں یا سردی میں افراط کیجاوے اس سبب سے عضو کی قوت سُست اور ضعیف ہو جائے اور غذا کو جذب نہ کرے اور نہ اُس میں تصرف کرے اور اسکی علامت یہ ہے کہ قرحہ میں سختی ہو اور سبزی اور سیاہی مائل ہو علاج مرہم اسود استعمال کریں یا صفائی میں قصور ہو اور اسکی علامت یہ ہے کہ قرحہ میل سے بھرا ہے اور برا گوشت نرم اور ڈھیلا اسکے اندر لگا رہے علاج دو این قوی التقیقہ مثلاً مرہم اخضر کہ رنگار اور شہد وغیرہ سے بنائیں کام میں لائیں یا اچھی طرح تجفیف نہو اور اسکا نشان یہ ہے کہ قرحہ تراور ڈھیلا رہے اور اُس میں زرد آب زیادہ ہو علاج مرہم مدہ قوی لقیض کہ گلزار اور ماروسے بنائیں استعمال کریں یا کوئی چیز استعمال میں آئے کہ سوزش اور تیزی کے سبب گوشت گلا کر فنا کرے اور نہ جمنے دے اور اس گلے ہوئے گوشت کو جاہل طبیب زرد آب جان کر ادویہ جلائیہ کو زیادہ قوی کریں اور مرض بڑھتا جائے سو لازم ہو کہ کندنہ میں اور گلے ہوئے گوشت میں فرق بیان کیا جائے تاکہ ایسی خطا سے بچائے اور فرق یہ ہے کہ جو کچھ قرحہ سے نکلتا ہے اگر رقیق اور سرخ ہو اور درد اور سوزش سے آتا ہے جاننا چاہیے کہ گوشت گلا آتا ہے اور اگر زرد ہو اور میل غلیظ اُس میں ملا ہوا ہے وہ زرد آب ہے اور گوشت کے گلنے کا نشان یہ ہے کہ درد اور ورم اور حرارت زیادہ ہو اور قرحہ ہر روز کشادہ ہونے لگے علاج جن داؤن کا استعمال ہوتا ہے انکو ترک کریں اور مرہم نرم کہ اُن میں حدت اور لزج بالکل نہو کام میں لائیں ترہون یہ کہ بدن میں امسلا ہو اس سبب سے قرحہ میں آتا ہے اور بھرنے نہیں دیتا اور اسکی علامت یہ ہے کہ بدن میں امسلا اور قرحہ میں رطوبت زیادہ اور جاری رہے اس قسم کے قرحہ کو وضہ کہتے ہیں کیونکہ اُس میں میل بہت ہوتا ہے علاج اول مطبوخ ہلیلہ سے بدن کا تقیقہ کریں اور غذا کی لطیف کریں اور تقیقہ کامل کے بعد دو قوی تجفیف سے قرحہ کا معالج کریں اقیماہ خیر دینہ خالصے معجہ سے ہر ایک قرحہ عمر الاند مال کو کہتے ہیں کہ اُس میں بہت بڑا فساد ہو جا لینوس نے شرح الفصول میں لکھا ہے کہ یہ قرحہ اس شخص کی طرف منسوب ہے کہ اول اسی نے بیان کیا ہے کہ اسکے بدن میں پیدا ہوا اور وہ خیرون طبیب ہے جو تھی نوع ناصور کے بیان میں لفظ سین مہل سے بھی آتا ہے جان لے کہ جو نسا قرحہ پرانا عمر الاند مال ایسا ہوتا ہے کہ پھوٹنے کے بعد اُس پر چالیس دن گذر جائیں اُسکو ناصور بولتے ہیں اور اسکا خاصہ ہے کہ اندر سے گہرا اور ٹھنڈا اور قمر میں تنگ اور قمر میں وسیع ہوتا ہے اور اس کے اندر ہر طرح گوشت سخت اور سفید ہوتا ہے اور ہمیشہ اُس میں سے رطوبت جاری رہتی ہے اور درد کم ہوتا ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اُسکا بہنا موقوف ہوتا ہے اور خشک ہو جاتا ہے اور کبھی اُسکا ٹھنڈا لگے بند ہو جاتا ہے اور کچھ کھل جاتا ہے اور بہتا ہے اور اُسکا جو کبھی توسیہا ہوتا ہے اور کبھی سچا اور اور ٹھنڈا چنانچہ اُس میں سلائی بخائے فائدہ کبھی ناصور استخوان تک پہنچتا ہے اور اسکا نشان یہ ہے کہ جب اسکے اندر سلائی ڈالیں صلابت معلوم نہو اور جو رطوبت بہتی ہے وہ رقیق اور لطیف و زردی مائل اور کبھی شے تک پہنچتا ہے اور اسکا نشان یہ ہے کہ سلائی کے ڈالنے سے درد شدید اور اسکی رطوبت رقیق و لطیف و سپیدی مائل ہو اور کبھی رباط میں پہنچتا ہے اور اسکا نشان یہ ہے کہ سلائی ڈالنے سے درد اور صلابت کچھ نہ معلوم ہو اور رطوبت رقیق اور سپید جاری رہے

اور کبھی رید میں ہونچتا ہو نشان اسکا یہ ہو کہ خون غلیظ بہت سا تصور سے آئے اور کبھی شریان میں ہونچتا ہو اسکا نشان یہ ہو کہ خون گرم رقیق شکر جاری ہو اور نگھ کے کوئے کا ناسور کبھی ڈھیلے میں ہونچتا ہو اور سینے کا ناسور کبھی غٹناک ہونچتا ہو جیسا کہ جالینوس نے اسکی حکایت لکھی ہو غرضکہ یہ ایسا مرض ہو کہ جس عضو میں ہوتا ہو اسکو فاسد کرتا ہو اور جانا چاہیے کہ کبھی ایک ناسور کے کئی ٹمٹھ ہوتے ہیں اور اس بات کی علامت کہ ایک ناسور ہو اور کئی جگہ سے پھوٹ نکلا ہو یا ہر ایک جدا جدا ناسور ہو اسطرح پہر کہ جو رطوبت کہ ہر ایک ٹمٹھ سے نکلتی ہو اگر اسکا رنگ یکساں ہو جانا چاہیے کہ ایک ہی ناسور ہو اور اگر اسکا رنگ مختلف ہو مثلاً ایک ٹمٹھ سے زرد اور دوسرے میں سے سپید آتی ہو جان لین کہ ہر ایک جدا ناسور ہو اور ہر ایک کی اصل علیحدہ ہو علاج اول گلاب میں خاکستر درخت انگور ملا کر اس سے قرحہ کو دھوئیں تاکہ زرد آب خشک ہو اور قرحہ میل سے پاک ہو جائے اور اگر زیادہ قوی کیا چاہیں دریاے شور کے پانی سے یا صابون کے پانی سے کہ اس میں کچھ زرنخ اور نوشادر ملا کر دھوئیں اور دھونیکے بعد پرانی روئی شراب میں تر کرین اور زرد اور صفر کہ تر روت اور صبر اور مراد دم الاخون اور کندر اور افیون اور زعفران سے بنائیں اس میں بھر کر قرحہ میں رکھیں اور اسی طرح کیے جائیں جب تک کہ اچھا ہو اور اگر اس تدبیر سے اچھا نہ ہو چیر ڈالین اور گوشت فاسد کہ اسکے گردا گرد ہو اسکو لوہے سے یا تیز دواؤں سے دور کرین یہاں تک کہ گوشت سرخ نکلے پھر مدلات استعمال کرین اور جان لین کہ ناسور کا چیر یا بہت سخت ہو خاصا اگر چٹھے کے نزدیک یا عضو شریف کے قریب ہو یا پنجین نوع قروح ساعیہ کے بیان میں وہ ایسے قروح ہیں کہ جمع نہوان یعنی انکے اندر ایسی جگہ نہو کہ وہاں مادہ جمع ہو اور ان میں بڑا ریشہ پیدا ہو اور رطوبت اور زرد آب بھی ان میں سے ہمیشہ نکلے اور اگر یہ رطوبت جلد اور گوشت صحیح پر ہو پنے اسکو بھی فاسد کرے اور اس قرحہ کو تپ لازم ہو کیونکہ عفونت شدید ہو اور شاید کہ خفقان پیدا ہو اور قروح بلجیہ اسی قبیل سے ہوتے ہیں علاج فصد کرین اور صفر کا مسهل دین اور تعدیل کے لیے آب انارین اور آب تمر ہندی پلائیں اسکے بعد دردی شراب کئی بار طلا کرین تاکہ اسکی حدت ساکن ہو اور اسکا فساد اطراف و جوہر میں نہ پھیلے پھر توتیا اور مردار سنگ و رکاغ سوختہ اور اقلیمیا سے نقرہ اور تراب نحاس اور تراب بوٹہ نحاس اور امیران باریک بنائیں اور سرکہ یا شراب ملا کر طلا کرین اور غذا آتش غورہ اور ساق اور زرشک اور سفالخ مرغ اور بزغالہ کے گوشت میں بنائیں فائدہ تراب نحاس ایک چیز ہوتی ہو خاک کی صورت کہ جب تانا کلاتے ہیں اسپر آجاتی ہو اور اسکو شیشہ گراور نبھیا استعمال کرتے ہیں اور قروح کی خشکی اور صفائی کرتی ہو اور انکو بھرتا ہے اور پھیلنے سے منع کرتی ہو اور تراب بوٹہ نحاس وہ مٹی کی کٹھانی ہو جس میں تانا کلاتے ہیں چھٹی نوع قروح تاکہ کے بیان میں علاج فصد کرین اور صفر کا مسهل دین اور شربت سکنجین سادہ یا آب نار سے تعدیل کرین اور قرحہ کے گردا گرد جو کین لگائیں اور عضو کو سرد پانی میں رکھیں یا ایک کپڑا اس کے پانی میں یا گلاب میں ڈبو کر برف میں سرد کر دین اور اسپر رکھیں اور شراب کہ میں ملا کر اسپر رکھیں مفید ہو اور یہ ضما نفع کرتا ہو عدس مقشر پوست انار ترش تخم گل برگ مور د برگ حاض گل ارمنی کوٹ چھان کر سرکہ میں ملا کر ضما د کرین برگ بارینگ اور آرد جو اور برگ زیتون باریک کو ٹکڑا کرنا مفید ہو اور ایسا ہی برگ حاض شراب میں پکا کر اور اگر اسے اچھا نہ لوہے سے یا تیز دواؤں سے قرحہ والے عضو کو قطع کرنا تاکہ اسکے فساد کا اثر دوسرے عضو اور دل میں نہ پہنچے ساتویں نوع وہ قروح کہ خون سوختہ سوداوی سے جسکو طبیعت نے ظاہر میں پر ڈالا ہو پیدا ہوں اور اسکی علامت یہ ہو کہ اول بڑی بڑی پھنسیاں پیدا ہوں بعدہ پھوٹ کر ان میں زرد آب ہو جائے اور کھڑنڈ سیاہ اور خاکستری رنگ بندھ جائے جیسا کہ داغ کا کھنڈ ہوتا ہے اور اسکا خاصہ ہو کہ ان میں درد بہت کم اٹھے اور اکثر ٹمٹھ پر ہو جاتے ہیں علاج فصد کرین اور مطبوخ افیمون اور غار فیون اور مار الجبن سے سودا کا تفتیہ

کرین اور یہ سفوف سودا کو کم کرتا ہے اور قوی الاثر ہے ہلیدہ کابلی سیاہ اضمعون سبط خود و س بسفاج گاؤ زبان نمک ہندی کوٹ چھانکر سفوف بنائیں اور فصد اور اسہال کے بعد جو تکین لگائیں تاکہ جلا ہوا خون اسی عضو سے نکلے پھر مرہم احمر کہ مردار سنگ و زرد چوب و سرکہ اور زیت سے بنائیں استعمال کرین فائدہ کبھی سر کی جلد میں سرخ پھنسیاں نکل آتی ہیں پھر قرعہ ہو جاتا ہے اور شدت سے درد کرتا ہے ایسا کہ آدمی بقرار ہو جاتا ہے اور اس کا سبب بخارات غلیظہ دمویہ سوختہ ہیں کہ قحف کے پورے کے حجاب کے تلے ٹھہر جائیں اور ناریت کے زور سے حجاب کو جلا کر باہر آئیں علاج طین خیرین مثلاً اطراف کاسنی کوٹ کر اور روغن کنجد میں پکا کر ضما د کرین تاکہ خون سے ابخرے غلیظہ ناری کہ نکلنے والے ہیں آسان نکل آئیں اور جلد باہر آجائیں اور درد نہوا اور اگر اس ضما د میں کچھ ایک آرد جو اور خطمی بڑھائیں بہتر ہے اور اسکے بعد مرہم کا فوری لگائیں تاکہ درد تخم جائے اور قرعہ بھر جائے اور مردار سنگ اور توتیا اور برگ حنا اور قبیل روغن گاؤ میں ملا کر اچھا مرہم ہوتا ہے اور حمام کرنا فائدہ مند اس لیے کہ ابخرہ غلیظہ کو تحلیل کرتا ہے اور آنکو آسان نکالتا ہے اور تکمید رطب بھی اسی قبیل سے ہے

فصل سقطہ اور ضربہ کے میانین یہ کئی طرح پر ہے ایک تو یہ کہ اُسین ورم گرم اور تپا ورتفرق اتصال اور نرف الدم شریک نہون علاج جو چیز کہ عضو کو مستحکم کرے مثلاً منشا اور گل ارمنی اور اقا قیا اور برگ سر و اور صبر اور ماش مقشر آش کے پانی میں ضما د کرین اور اگر اس جگہ اسی وقت حجامت مع شرط کرین کلی نفع کرتا ہے دوسرے یہ کہ ورم گرم اور تپ بھی اُسین شریک ہو علاج فصد کھولین یا حجامت کرین اور گل سرخ اور عدس مقشر اور گل ارمنی اور مائتا اور صندل اور فلفل ضما د کرین اور تپ کی حرارت جس قدر ہو اسی کے موافق مہذات دین اور ماش اور برنج اور نخود اور عدس کی غذا کھائیں اور جبکہ تپ ہو قوی ہو عضو کی تقویت کے لیے ریوند ایک حصہ اور جلیٹھ سرخ اور لک سنقی اور گل مختوم ہر ایک آدھا جز کوٹ چھان کر دو درم سے چار درم تک نخود کے نفوع میں پلائیں اور ضما د کہ اول لکھا گیا اُسکو استعمال کرین فائدہ کسر اور وہن اور خلج میں سویائی خالص کا کھانا اور ملنا بہت ہی نفع کرتا ہے اور باوجود اسکے ضربہ اور سقطہ کے درد کو تھا متا ہے تیسرے یہ کہ سر پر واقع ہو علاج جس وقت کہ سقطہ اور ضربہ قوی سر پر آئے جلد قیفال یا اکل کی فصد کھولیں اسکے بعد نرم حقنہ سے اور نفوع فواکہ سے طبیعت نرم کرین اور گلاب و روغن گل اور کچھ ایک سرکہ پکائیں اور کچھ ایک عود باریک بنا کر اُسین ملائیں اور طلا کرین اور سنگ اور قصبہ الزریرہ شراب میں ملا کر ایسا ہی مفید ہے اور جب ضربہ یعنی چوٹ آئے بعد تین دن گذرین مرغ کا بھیجا کھلائیں کیونکہ وہ باوجودیکہ غذا بنتا ہے و ماغ کو قوت بھی دیتا ہے اور جو نسا خون کہ اسکے حجابوں سے ہتا ہے اُسکو قطع کرتا ہے چوتھے یہ کہ سقطہ یا ضربہ سینے پر آئے اس سبب کوئی اندر کی رگ پھٹ جائے اور خون بہنے لگے علاج کہہ با گل ارمنی خون سیاوشان لک ہر ایک برابر کوٹ چھانکر اُسین سے دو درم لیکر خرفہ کے پانی میں یا قوی سماق میں پلائیں اور اگر ضرورت ہو آدھے چنے کے برابر فیون بڑھائیں یا تہا وہی کھلائیں فی الفور خون بند ہو جاتا ہے اور اگر بدن میں استلا ہو فصد باسلیق کو دو پر مقدم رکھیں یا بخون یہ کہ معدہ پر لگے اور کوئی رگ پھٹ جائے علاج بدن کا نقیقہ کرین اور سد اور کہہ با گلفد میں ملا کر کھلائیں اور یہ ضما د کرین اقا قیا گل سرخ مصطلی اس سنبل ہر ایک پانچ درم زعفران صبر جو زہر ہر ایک ایک درم آب بارتنگ میں طلا کرین اور سب اور ہی کا کھانا اور کوٹ کر معدے پر رکھنا مفید ہے چھٹے یہ کہ ضربہ اور سقطہ جگر پر واقع ہو علاج ریوند فوہ ہر ایک پانچ درم لک مغنول طباشیر ہر ایک تین درم کوٹ چھان کر ایک مثقال لیکر گلاب یا عرق کاسنی اور سکنجبین کے ساتھ کھلائیں اور اس دو کو ضما د کرین صندل سفید گل سرخ گل بنفشہ ہر ایک پانچ درم آرد جو سات درم زعفران ایک درم کا فور آدھا درم گلاب اور روغن میں ملا کر ضما د کرین

اور اگر جراحت نہ ہو گل سرخ پانچ درم سنبل اور مصطکی اور دارچینی ہر ایک دو درم اس تین درم لاون دو درم لاون کو روغن گل یا روغن خیر و مین حل کرین اور سب دواؤں کو ملا کر ضما د کرین اور غث اور گل ارنی اور مور و اجزا برابر اچھا ضما د ہو اور یونڈ کو جلاب کے ساتھ کھانا بڑا مفید ہو ساتوین یہ کہ عضلہ پر آئے اور عضلہ منفسخ ہو جائے علاج جو رادعات کہ گذرے ہیں اول انکو ضما د کرین اور اسکے بعد جب خون گرنا موقوف ہو یا بوزہ اکلیل تخم تھان زوقاے خشک برگ خطمی برگ پودینہ مرزنگوش کے مطبوخ سے نطول کرین اور آرد جو اور زوقاے تراور پودینہ کو ہی ضما د کرین فائدہ عضلہ کے نفع سے یہ مراد ہے کہ عضلہ کے بیچ میں تفرق اتصال ہو جائے خواہ طول میں خواہ عرض میں خواہ ایک جگہ خواہ کئی جگہ آٹھوین یہ کہ سقط اور ضربہ عصب پر لگے اس سبب سے اس کے بعض اجزا ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں علاج اول ایسی دوائیں طلا کرین کہ درد موقوف ہو اور یہ دوا نفع کرتی ہے آرد ماش دس درم گل ارنی ساڑھے تین درم صبر زعفران سک ہر ایک ڈیڑھ درم آب باران اور گلاب و کچھ ایک انین گل یا روغن سوسن میں ملا کر طلا کرین اور جب مادہ کا عصب پر آنا موقوف ہو ایسی چیز استعمال کرین کہ نرمی لائے اور تحلیل کرے تاکہ وہاں کا مادہ تحلیل ہو اور اس باب میں خطمی بنفشہ اکلیل ضما د میں آتا ہے اور روغن گرس روغن شبت روغن اقحوان کا لٹا تو تین یہ کہ ضربہ اور سقط مفصل پر آئے اور اسکو ست کر ڈالے اور وہن اور وٹی اس میں پیدا کرے علاج روغن گل مفصل پر تین اور اس باریک پسکرا سپر ڈالین اور پٹیون سے بازھین نہ تو بہت کسک نہ بہت ڈھیلا اور جان لین کہ الیہ جکو فارسی میں نہ کہتے ہیں اور خواہ روغن کو ٹکر ملا کر اسپر رکھیں اور بازھدین اس باب میں بہت مفید ہے اور مفصل کی صلابت اور تھکان کو زائل کرتا ہے فائدہ کبھی سقط اور ضربہ سے عصب میں صلابت اور التوا پیدا ہوتا ہے علاج ایسا ضما د کرین جس سے التوا زائل ہو اور صلابت میں نرمی آئے مثلاً داخیلون یا مقل پانی میں حل کر کے یا رخ خطمی اور تخم مرویچ میں ملا کر یا شق اور قنہ اور فریون دروی زیت میں ملا کر ہر ایک صلابت کی قوت اور ضعف کے موافق کام آتا ہے

فصل مضروب بہ سیاط کے بیان میں یعنی کسی شخص کو تازیانہ اور بیدار لکڑی سے مارین اس سبب اسکا گوشت پوست کے پٹے متفرق ہو جائے علاج ہاتھ سے یا پانوں سے دبا تین تاکہ گوشت کے اجزا اپنی اپنی جگہ بیٹھ جائیں اور جب گوشت برابر ہو جائے ایک ٹکڑا تھکان کا لین اور اسکو سرد کرین اور چوٹ کی جگہ پر رکھیں اور جب وہ کپڑا گرم ہو جائے بدل ڈالیں اور مرہم سفیداج کا طلا کرنا درد کو ساکن کرتا ہے اور سردی پہنچاتا ہے اور عضو کو سخت و مضبوط کرتا ہے اور بہت نافع ہے اور عمدہ علاج یہ ہے کہ جب گوشت برابر ہو جائے ایک بکری کو بیخ کرین اور اسی وقت اسکا پوست جدا کرتے ہی اس عضو پر لپیٹ دین اور جب تک کہ خشک ہونے لگے رکھیں اور جالینوس کہتا ہے کہ اگر بکری کی کھالی بیخ کرے ہی نکال کر چوٹ کی جگہ رکھی جائے سب پیروں سے زیادہ مفید ہے یہاں تک کہ چوٹ کو ایک رات دن میں اچھا کرے اور جہاں کہیں کہ چوٹ کے سبب جلد کے خون مردہ ہو اور رک جائے چاہیے کہ روٹی کا گودہ اور مولی کوٹ کر ضما د کرین کہ روٹی کے گودے سے نرمی آتی ہے اور مولی تحلیل اور صفائی کرتی ہے۔

فصل کسر اور خلع اور وٹی اور وہن اور وہی کے بیان میں اور اس فصل میں چار قسم ہیں پہلی قسم کسر کے بیان میں یعنی ہڈی کا ٹوٹ جانا اور ہڈی کا ٹوٹنا نظر آتا ہے اگر اسکے اجزا بہت سے جدا ہو جائیں اور اگر انہیں جدائی کم ہو اور استخوان کے اجزا ایک دوسرے سے بہت جدا نہیں ہوں اسکا نشان یہ ہے کہ جب وہاں ہاتھ رکھیں اوپے پٹے ہاتھ کو معلوم ہوں علاج اول نرمی سے اس عضو کو کھینچیں تاکہ استخوان کے دونوں سرے برابر آئیں

اور انکو سیدھ پر لائین اور ہر ایک جزو اور ٹکڑے کو اسکی جگہ لیجائیں اور جب عضو صورت اصلی پر آجائے پٹی سے باندھ دین نہ بہت سخت اور بہت نرم کیونکہ بہت سخت باندھنا عضو کے مسام اور مجاری کو تنگ کرتا ہے غذا نہیں پہنچتی اور اکثر اگر اسکے کھولنے میں یہ ہوتی ہے عضو مردہ اور متعفن ہو جاتا ہے اور اس صورت میں اسکو کاٹنا پڑتا ہے اور دست باندھنے سے وہ اجزا نہیں ٹھہر سکتے کہ شکل طبعی پر جڑ جائیں اور اگر انہیں بعض اجزا آہستہ کھینچنے سے سیدھ اور درست نہون انکو ویسے ہی چھوڑ دین اور بہت زور سے نہ کھینچیں کیونکہ اس میں بہت بڑا اندیشہ ہے اور باندھنے کا یہ طریق ہے کہ ایک بڑی پٹی ٹوٹے ہوئے عضو کے موافق لیوین اور اول جس جگہ سے کہ ٹوٹا ہو وہاں تین سچ لپٹیں پھراو پر کی طرف لپٹتے ہوئے جائیں اور اکیسویں پٹی لیوین پھر اسکو ٹوٹنے کی جگہ چا سچ دیکر وہاں سے پنجے کی جانب لپٹتے ہوئے آئیں اور اگر کسر عظیم ہو تیسری پٹی بھی باندھ دین اس طرح پر کہ اوپر کی جانب جہاں پہلی پٹی کی انتہا ہے وہاں سے پٹینا شروع کریں اور پنجے کی جانب جہاں دوسری پٹی تمام ہوئی ہے وہاں تمام کریں اور جانا چاہیے کہ پٹی کو اسی جگہ پر جہاں سے کہ ٹوٹا ہے زیادہ مضبوط باندھیں اور اسکے سوا اور جگہ نرم رکھیں تاکہ غذا نہ رک جائے اور پٹی ہموار ہو اونچی اونچی نہواور پٹی کا عرض ٹوٹے ہوئے عضو کے موافق چاہیے چنانچہ سینہ اور پہلو کی پٹی ایک بالشت عریض چاہیے یا کم و بیش اور ساعد اور ساق کی پٹی تین انگشت یا چار انگشت اور علی ہذا القیاس اور پٹی باندھنے کے بعد جس جگہ گرٹھا رہ جائے گدی ان رکھیں ایسی طرح پر کہ تمام عضو سیدھا اور برابر ہو جائے اور کہیں اونچا نیچا نہ رہے اور عصابہ اور فادہ نرم پاکیزہ ہوتا کہ عضو کو کوئی صدمہ نہ پہنچے اور گدی ان رکھ کر تختہ باندھ دین اور ان تختیوں کو عربی میں جبار کہتے ہیں اور جیرہ اسکا مفرد ہے اور ہندی میں کھچیان کہتے ہیں اور انکو نرم لکڑی سے بنائیں مثلاً انار کی لکڑی اور بید کی لکڑی وغیرہ اور ہموار بنائیں تاکہ خوب لمبائیں لیکن اگر تختہ کو جس جگہ سے کہ ٹوٹے عضو پر آئے وہاں سے کچھ ایک پرکار اور غلیظ رکھیں بہتر ہے اور تختہ چاروں طرف رکھنا چاہیے تاکہ ٹوٹے عضو کی محافظت کرے اور جب جبار کے باندھنے سے فارغ ہوں فصد کریں اگر کوئی امر مانع نہ ہو تاکہ ورم سے امن رہے اور مسهل خفیف سے طبیعت نرم کریں اور تلطیف کی تدبیر کریں اور سب غذا سے بہتر جوڑہ مرغ کا مزورہ ہے اور ایک مثقال گل رنی جلاب میں کھلانا ٹوٹی ہوئی مٹی کو سیدھا کرتا ہے اور بہت نفع کرتا ہے اور میوئیاتی فارسی بھی سیرع الا شہرہ ایجان کہ کھچپون کو دو دن یا تین دن سے پہلے کھولنا چاہیے مگر جس صورت میں ضرور پڑے مثلاً درد بہت ہو جائے اور پٹی کے نیچے سرخ ہو جائے یا خارش حد سے زیادہ پیدا ہو اس صورت میں لازم ہے کہ کھول ڈالیں خواہ کسی وقت کھولیں اور کچھ دیر تک ہوا میں رکھیں تاکہ بیار کو راحت ہو اور اگر خارش کی ایذا ہو نیگرم پانی کہ بہت گرم نہوا سپر ڈالیں تاکہ رطوبت لناعہ تحلیل ہو اور حدت ساکن ہو اور آرام دینے کے بعد پٹون کو گلاب و روغن گل اور سرکہ میں تر کریں اور پھر باندھیں اور گلاب وغیرہ کا نفع یہ ہے کہ عضو کو قوت دین اور جون سے فضلات سے لذع اور خارش پیدا ہوا اسکو وہاں سے ہٹائیں اور کبھی جلد اور گوشت کا رنگ متغیر ہوتا ہے اور پوست ابھرتا ہے اور اس سبب سے بند کھولنے کی ضرورت ہو جو وقت کہ ایسا حال ہو تختیان نہ باندھیں اور پٹی اور گدی کی بندش پر اکتفا کریں اور جہاں کہیں کہ سات دن گذریں اور درد اور کوئی دوسرا عارضہ پیدا نہوا اور عضو سے حرارت غریبہ بھی نائل ہو چاہیے کہ پٹی کو پہلی بست سے کچھ زیادہ سخت باندھیں کیونکہ مضبوط باندھنا ٹوٹے عضو کو ٹلنے نہیں دیتا اور اسکی حفاظت کرتا ہے اور حال یہ ہے کہ اسوقت میں خارش اور ورم کا خوف نہیں رہا اور اس صورت میں جبار کو نہ کھولیں مگر چار پانچ دن کے

بعد اور ضادات جبر استعمال کریں اور تغلیظ کی تدبیر کریں یعنی اسوقت لطیف غذائیں چھوڑ کر اغذیہ غلیظ لزوجہ کھلائیں تاکہ ٹوٹا عضو مضبوط ہو جائے مثلاً کلہ پاپیہ اور ہربسہ اور بلطون گاؤ وغیرہ اور چانول اور بیضہ مرغ بھی مفید ہے اور ضما و جبر سے عدس معاش گلارمنی اقا قیا کوٹ چھانکر اس کے پانی میں ملا کر استعمال کریں ضما و جبر خطمی سپید اقا قیا گل سرخ گلارمنی ہلدیک بنا کر اٹھے کی سفیدی میں ملا کر ضما و کریں اور اگر زیادہ گرم کیا چاہیں فرزخوش اور اکیلل اور برگ سرد طائیں فائدہ مرض کے آخرین جبکہ دیشد کے پیدا ہونیکا وقت ہوتا ہے پٹی کو شست باندھیں اور ہر بار کی بندش میں زیادہ ست کریں کیونکہ سخت باندھنا و شند کو دباتا ہے اور اس کے پیدا ہونیکو مانع آتا ہے اور دوشند کی پیدائش کا نشان یہ ہے کہ پٹی اور گدھی پر خون معلوم ہو خواہ یہ خون بہکر آتے خواہ ٹپک کر اور چھنکر آئے اور جب تک کہ دوشند سخت نہ ہو ہرگز عضو کو حرکت قوی نہیں کیونکہ حرکت سے ہل جاتا ہے اور اپنی جگہ سے ٹل جاتا ہے اور ایسا ہی ٹوٹے عضو کو ایک وضع پر نہ رکھیں تاکہ اعصاب اور عضلات سخت ہو کر اسی وضع پر نہ رہ جائیں اور عضو حرکت نہ کر سکے بلکہ جب کچھ ایک استحکام معلوم ہونے لگے کچھ ایک حرکت دین یہاں تک کہ بالکل صحت ہو جائے اور ایسا ہی تختیوں کو جلد موقوف نہ کریں اگرچہ ہڈی کے جڑنیکا گمان ہو کیونکہ ممکن ہے کہ دوشند مضبوط نہیں ہوا اس سبب عضو ٹپکھا ہو جائے کیونکہ جابر کے سبب سیدھا رہتا تھا انکا باندھنا موقوف ہوا اور اکثر ہوتا ہے کہ دس دن یا بیس دن جیابڑ کو باہر رکھیں اور کچھ مہرت نہ لیکن اچھا بہتر یہ ہے کہ کسی دن میں کھولتے رہیں کہ اگر جلد کے رنگ میں اور گوشت کے حال میں تغیر آئے اسکا تدارک کریں اور ضما و جبرہ کہتا ہے کہ جابر کو پانچ دن سے پہلے نہ کھولیں مگر جہاں کہیں اس بات کا خوف ہو کہ عضو ٹپکھا ہو جائیگا یا کوئی جبری آفت پیدا ہوگی اور ٹوٹا ہو ا عضو جتنا بڑھتا ہے اس قدر جابر کو زیادہ مدت تک رکھیں اور اس بات کو کان میں ڈال لیں کہ عضو ہٹا ہوا اور کھلتا ہوا نہ جائے اور اگر تختہ کے باندھنے میں کوئی خوف ہو جلد باندھنا چاہیے اگرچہ پہلا ہی دن ہوا بقاء ہٹا ہوا ہوتی ہڈی دوبارہ اسپین مل نہیں جاتی مگر لڑکپن میں سوا لڑکپن کے بعد اتنی بات ہوتی ہے کہ خالق جل شانہ کے اون سے ٹوٹی ہوئی ہڈی کے گرد اگر ایک غضروف کا غلاف و شند کی طرح جم جاتا ہے اور ٹوٹے ہوئے عضو کو مضبوط رکھتا ہے سو بیمار کو لازم ہے کہ جو چیزیں خون کو لطیف اور دوشند کے مادے کو تحلیل کرتی ہیں مثلاً قوی حرکتیں اور شقت اور جماع اور غصہ اور ہوائے گرم وغیرہ ان سے پرہیز کرے اور جانا چاہیے کہ جہاں کہیں کسر کے ساتھ درم بھی شریک ہو چاہیے کہ نزد کو بعضے سرد عصاروں میں گھسکر طلا کریں اور ایسا ہی کھلا رکھیں جب تک کہ درم زائل ہوا اور اسکو اگر باندھنا چاہیں تو بہت نرم باندھیں اور ہر روز بلکہ ایک دن میں دو بار کھولیں جب تک کہ درم موقوف ہو پھر جو کچھ کہ کسر کی تدبیر ہے اس پر عمل کریں اور جہاں کسر کے ساتھ گوشت میں بھی کوفت ہو چکے چاہیے کہ کٹے ہوئے گوشت پر پھننے دے کہ خون نکالیں تاکہ فساد اور تامل و تعفن سے بچا اور جہاں کسر کے ہمراہ جراحت ہو چاہیے کہ تختہ اور فادہ کو زخم کی جگہ سے الگ رکھیں یعنی زخم کو کھلا رکھیں اور اس کے گرد اگر دہیان کھینچیاں باندھیں جس شکل پر مناسب ہوں اور صاحب اسباب و علامات کہتا ہے کہ زخم کا ٹنڈھنڈھا کین بلکہ زخم کے ٹنڈھ سے اوپر جہاں اوکالب ہو ایک پٹی باندھیں اور زخم دیکر پیچھے کی طرف لائیں اور دوسری پٹی پیچھے کے کنارے پر باندھیں اور زخم دے کر اوپر لجا لیں تاکہ اس میں داپہونچے اور پیپ نکلتی رہے اور عصاب اور جبرہ کو بہت سخت نہ باندھیں تاکہ دروستی اسن رہے اور زخم کے ٹنڈھ پر پانی روئی ہر روز رکھیں تاکہ زرد آب کھینچ لے اور درم اور ہوائے بھی بچائے اور جیابڑ اور فادہ کو ہر روز یا تیسرے روز حاجت کے موافق کھولا کریں اور مراہم اور فادر کہ لکھے گئے ہیں ان سے زخم کا تدارک کریں اور اگر درم پیدا ہو گیا

اندیشہ ہو رفاہ کو سرکہ اور گلاب میں ترکیب اور سرد کر کے زخم کے گرد رکھیں تاکہ آس کو منع کرے اور اس حالت میں جراثیم استعمال نہ کریں خاص کر گرمی میں تاکہ خشونت کا اندیشہ نہ ہو اور اگر بڑا زخم ہو یا کہیں ایسی جگہ ہو کہ وہاں جراثیم کا رکھنا ضروری ہو چاہیے کہ زخم کے دونوں طرف رفاہ رکھ کر اسپر جراثیم رکھیں ایسی طرح ہر کہ جراثیم کو صدمہ نہ پہنچے اور مرہم اُس میں جاسکے اور زرد آب و رسیپ اُس میں سے نخل سکے پھر ایک پٹی جراثیم پر لپیٹ دیں تاکہ کھلی کا اور ہولے گرم اور سرد کا زخم میں گزر نہ ہو اور جہاں کہیں کہ ٹوٹے ہوئے زخمی عضو سے خون جاری ہو چاہیے کہ مراد رکندر اور دم الما خون اور صبر باریک پیکر زخم پر ڈالیں اور اگر بدن میں خون زیادہ ہو جانب مخالف میں فصد کھولیں اور نہیں تو جانب مخالف باندھنے سے یا کسی اور تدبیر سے اُس کو جانب مخالف میں پھیر دیں کہ دو اجد اثر کرے اور اگر استخوان ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائیں اور پوست کو پھاڑ کر باہر نکلیں اور پوست کے نیچے رہیں اُس کا نشان یہ ہو کہ جب اسپر ہاتھ پھرائیں ایسی آواز آئے کہ گویا ہاتھ کے نیچے خشکاش کے دانے خشک کرنے میں بشرطیکہ استخوان بہت چور ہو جائے اور نہیں تو اجزا کا اونچا نیچا ہونا اس کا گواہ ہے اور ایسے ٹوٹ جانے کی تدبیر یہ ہے کہ اول آہستگی اور نرمی سے اُن ٹکڑوں کو انکی جگہ سے بٹھا دین تاکہ بہت درد نہ ہو اور اگر ٹہنی کا کوئی ٹکڑا کھڑا ہو جائے اور درد کی شدت ہو اور ہاتھ کے زور سے اپنی جگہ پر نہ بیٹھے چاہیے کہ اُس جگہ شکاف دین پھر اگر یہ ٹکڑا ٹہنی سے جدا ہو گیا ہو باہر نکال لیں اور اگر کچھ لگا رکھا ہو کاٹ دین جیسا کہ بیان کیا جائیگا اور اگر استخوان ریزہ ریزہ ہو گئے ہوں ان سب ٹکڑوں کو باہر نکال لیں اور اسکی اصلاح کے بعد زخم کا علاج اور ٹوٹے عضو کی تدبیر کریں اور ٹوٹی ہوئی ہڈی کا ٹکڑا اس طرح قطع کیا جاتا ہے کہ نڈان نرم لیکر اُس میں اس ٹکڑے کے انداز پر سوراخ کریں اور وہاں رکھیں اس طرح ہر کہ وہ ٹکڑا اُس نڈے کے سوراخ سے باہر آ جائے پھر ایک پوست بھی اسی صورت سے نڈے پر رکھیں اور ٹکڑے کو اُس میں سے باہر نکال لیں اور آہستہ آہستہ دباؤ دینا تاکہ شیشہ یعنی ہڈی کے ٹکڑے کی جڑ پر آ رہے کا پہنچنا ممکن ہو اور اُس کو جڑ سے کاٹ ڈالیں اور اس کام کے لیے آہ باریک اور تیز اور کنگھی گرون کے آہ سے بھی شگ ہونا چاہیے اور بعض شکست بند استخوان میں برہ سے بہت سے سوراخ کر کے اُس کو قطع کرتے ہیں جیسا کہ فرج میں بیان کیا گیا اور اُس میں خطرہ ہو کہ کینڈ ممکن ہو کہ برہ کا سرا استخوان سے ٹکڑے عضو سالم یا شریف میں جو وہاں سے قریب ہو ایزا پہنچانے اور اس بات کی احتیاط یہ ہے کہ ایک صفحہ باریک نرم استخوان کے تلے رکھیں تاکہ برہ کا سرا اندازہ سے باہر نجانے اور یہ بھی خوف سے خالی نہیں ہے جبکہ آہ سے قطع ہو سکے برہ کو ہاتھ نہ لگائیں فائدہ ہر ایک ٹوٹے عضو کے انجبار یعنی جڑ جانے کی معادہ ٹھہرائی ہو چنانچہ تاکہ دس دن میں بستہ ہو جاتی ہو اور پہلو کے استخوان میں دن میں اور ساعد کے استخوان اور اُس کے مانند تیس یا چالیس دن میں اور دان کے استخوان پچاس روز میں اور شاید کہ تین یا چار مہینے میں بستہ ہو جائیں اور جان لیں کہ جب انجبار کی معادہ گزر جائے اور استخوان بستہ نہ ہوں تو وہ حال سے خالی نہیں ایک تو یہ کہ وہاں مادہ فاسد ہو گا کہ ویشد کو مانع آتا ہے اور اسکی تدبیر یہ ہے کہ اس جگہ کو ناخن سے آہستہ کھلی جائیں اور تمہیلی سے ملین تاکہ وہ جگہ گرم ہو جائے اور بڑا مادہ یعنی خون فاسد کہ وہاں موجود ہو تحلیل ہو اور اچھا خون اور قوی وہاں آ جائے اور دوسرے بڑے زخم کہ دشواری سے اچھے ہوتے ہیں اُن کو بھی اسی طریق سے اچھا کریں دوسرے یہ کہ کوئی ایسا کام وقوع میں آئے کہ انجبار کے لائق نہ ہو اور اُس کے اقسام میں مثلاً ٹوٹے ہوئے عضو پر پانی بہت ڈالنا اور بندش کو جلد جلد کھولنا اور عضو کو استحکام سے پہلے حرکت دینا اور رفاہ اور عصا بہت ثقیل یا بہت سخت باندھنا اور لطیف غذاؤں کا کھانا جن سے ویشد کے قابل خون نہ پیدا ہو اور غذا کا کم کرنا بھی اسی قبیل کا ہوتا ہے اور ہڈی کا ریزہ عضو میں رہ جانا یہ سب امور انجبار میں دیر کرتے ہیں اور تدبیر یہ ہے کہ ترک کریں اور سبب کو زائل کریں پھر جہاں کہیں کہ غذا کی قلت اور لطافت

سبب ہے اغذیہ مغلط دین اور تکیہ کرین تاکہ ٹوٹے ہوئے عضو میں غذا کھینچ آئے انبساط صفراوی اور خشک مزاج آدمی کی ہڈی دیر میں جڑتی ہے کیونکہ انکا خون
 لزج نہیں ہوتا اور یہی وجہ ہے کہ جسکی ہڈی ٹوٹے اسکی غذا کے لیے ہر سید اور پایہ اور کھک وغیرہ جو چیز کہ غلیظ اور لزج ہو مقرر کیا ہے فائدہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ٹوٹے
 ہوتے استخوان میں بستہ ہوئے بعد تقعد اور صلابت باقی رہتی ہے اور شائد کہ اس تقعد سے ایذا ہو اور حرکت سے اور بہت کام سے مانع ہو خاصکر اگر مفصل
 کے قریب ہے اور اگر اس سے ایذا نہ ہو تب بھی اسوجہ سے کہ ایک بد صورتی ہے اسکو زائل کرنا ضرور ہے علاج اگر وہ تقعد متعجب نہ ہو اور اسکو تھوڑا ہی عرصہ گزار کر
 کہ پیدا ہوا ہے چاہیے کہ ایک سلسلہ کا پتہ یا قابض دو اتین اسپر رکھ کر اور مضبوطی کھینچ کر باندھ دین تاکہ تحلیل ہو اور اگر متعجب ہو اور پیدا ہونے پر عرصہ دراز
 گزرا چاہیے کہ چربیان اور مغز اور روغن اور مرہم صلابت پر رکھیں تاکہ تقعد نرم ہو اور گرم پانی سے نطول کرنا مفید ہے اور یہ ضاد نرم کرنا ہے یعنی اور تھنہ اور
 جاؤ شیر اور اشق اور مقل وغیرہ گرم روغنوں میں اور بظ اور مرغ کی چربی میں حل کرین اور نمبیزین ملا کر استعمال کرین اور اگر بجائے روغن آنکا پھٹنے دخل
 کرین بہتر ہے خاصکر درمی زیت فائدہ اگر بندش استخوان میں نرم رہ جائے یا باندھنے کے بعد خم ہو جائے اور اسکو توڑ کر سیدھی بنانا چاہین اسکی تہیہ
 یہ ہے کہ اول ملین دو اتین کہ تقعد میں آنکا بند کرنا ہے اسجگہ ملین تاکہ نرم ہو جائے اور دنبہ اور درمی ریت کا ملنا اور آبن میں بیٹھنا اور دنبہ کھلا کر اور مغز
 پستہ اور بادام اور مغز پنبہ دانہ اور مغز تخم بید انجیر ضاد کرنا و نمبیز اور تقعد کو نرم کرنا ہے اور بہت موثر ہے جسوقت کہ و شید نرم ہو جائے عضو کو ملانین اور استخوان
 کو توڑ دین اور سیدھی رکھ کر باندھ دین اور اگر نرم ہو جائے اسکی رعایت بھی رکھیں جیسا کہ لکھا گیا اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب عضو کو نرم کر لین جیسا کہ نرم کرینکا
 حق ہوتا ہے اور کھینچین خود بخود جگہ پر آجاتا ہے اور توڑنا نہیں پڑتا اور یہ بہت آسان ہے اور جب تک اس طریق سے ہڈی سیدھی ہو ہرگز توڑنے کا ارادہ نہ کرین کیونکہ توڑنے
 میں ہی آفات ہیں اور جب توڑ کر باندھیں احتیاط رکھیں کہ پھر پڑھا نہ ہو دوسری قسم خلع کے بیان میں خلع خالص مجھ کے فتح سے وہ ہے کہ استخوان جس گٹھے میں
 مفصل کے وسیلہ سے دوسرے استخوان سے مرکب ہو اس میں سے بالکل نکل آئے اور اسکی علامت یہ ہے کہ عضو کی شکل متغیر ہو اور مفصل میں گڑھا ہو جائے
 اور اس مفصل کی حرکت باطل ہو اور اگر اس خلع واسلے عضو کو دوسری جانب کے عضو پر جو اسکے مشابہ ہے قیاس کرین چھوٹے اور بڑے ہونے میں اور سخت
 اور خم ہونے کی وجہ سے اور حرکت کے کرنے نہ کرنے سے فرق معلوم ہو لیکن اگر خلع بازو اور ران کے مفصل میں ہے اسکا پہچانا مشکل ہے اسلئے کہ اس میں
 فرق خوب ظاہر نہیں ہوتا کیونکہ جسوقت بازو کا مفصل سے نکلتا ہے ابطن یعنی بغل میں آتا ہے اور اس میں خم اچھی طرح معلوم نہیں ہوتا اور نہ بہت اونچا نیچا
 معلوم ہوتا ہے اور اس کے مقابل کے عضو میں بہت مخالفت معلوم نہیں ہوتی ہے اور مفصل ورک کو اسی پر قیاس کرین غرض کہ ہر ایک عضو کے خلع
 لینے اگھر جانے کی علامت اور تدبیر علیحدہ ہے چنانچہ علاج کلی کا ذکر کہ جمیع انواع میں کام آتا ہے اول بیان کرتے ہیں پھر ایک ایک کا بیان علیحدہ نوع
 میں لکھتے ہیں علاج جسوقت کہ عضو اپنی جگہ سے نکل جائے اور کوئی امر مانع نہ ہو اور اس بات کا اندیشہ ہو کہ درد کے سبب اس عضو پر مادہ آ پڑے گا اول
 فصد کرین خاصکر اس رگ میں جو اس عضو سے متصل ہے اور ایک مثقال گل ارمنی قند اور گلاب کے جلاب میں کھلائیں اور فلوس چیا ر شنبہ اور ترنجبین اور
 تر ہندی اور آب بلباب سے یا آب فواک اور شکر سے طبیعت نرم کرین اور غذا مزورہ روغن بادام ملا کر کھلائیں تاکہ تپ اور درم سے امن رہے پھر کھین
 کہ خلع بسبب ہے یا جراثیم یا آس یا قرص سے مرکب اگر مرکب ہو اول قرص اور جراثیم اور آس کا علاج کرین اس کے بعد خلع کی تدبیر کرین خصوصاً اگر

خلع کسی بڑے مفصل میں ہو لیکن اگر کسی ایسے عضو میں ہو کہ اپنی جگہ پر سہل آجاتا ہو اسکی جگہ پر لائین اور زخم اور ورم پر التفات نہ کریں اور اپنی جگہ اور ٹھکانے پر اس تدبیر سے آتا ہو کہ اس عضو کو آہستہ آہستہ تھوڑا تھوڑا دائیں بائیں ہلاتے پھر آہستہ آہستہ کھینچیں تاکہ اپنی جگہ پر آ بیٹھے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب عضو جگہ پر بیٹھتا ہو آواز آتی ہو اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اپنی جگہ پر جا ٹھہرا اور جب عضو اپنی جگہ پر آجاتے اسکو باندھ دین کہ پھر نہ نکلے لیکن اگر باندھنے سے درد کی شدت ہو بندش کھولیں اور عضو کو ویسا ہی احتیاط سے رکھیں اور خشک کپڑا اسپر نہ باندھیں کیونکہ خوف ہے کہ وہ مقام گرم ہو جائے اور ورم پیدا ہو سو بہتر یہ ہے کہ معاش اور گلارمنی برگ مورد کے پانی میں ملا کر اور اس میں ایک کپڑا بھر کر سرد کریں اور باندھ دین اور آرد اس کے پانی میں ملائیں اور کپڑا اسپر بھر کر سرد کریں اور باندھ دین اور آرد آب برگ مورد میں ملا ہوا اچھا ضاد ہو اور پٹی سخت نہ باندھیں اور تین چار ہج سے زیادہ نہ دین فائدہ جسوقت کہ کسر اور خلع میں گوشت اور پوست بھی جدا ہو جائے چاہیے کہ اس کھلے ہونے پوست اور گوشت کو کاٹ ڈالیں اور روغن زیت گرم کر کے وہاں داغ دین تاکہ استخوان کو نہ بگاڑے جیسا کہ نقل کرتے ہیں کہ کسی زمانہ میں ایک شخص کے مونڈھے پر ایک پتھر آڑا اور اس جگہ سے اسکا پوست اور گوشت کھل گیا اور بازو کے استخوان نکلے ہو گئے اور ہانس اپنی جگہ سے نکل گیا ایک شکست بند جاہل نے ایسا کیا کہ ہڈی کو اسکی جگہ پر بٹھلایا اور گوشت اور پوست کو اپنی اپنی جگہ پر رکھ کر باندھا سو وہ گوشت مڑ گیا اور استخوان بھی اسکے سب فاسد اور سبز ہو گئے اور خلع سے بھی بڑھ کر آفت برپا ہوئی اور علامت اور علاج کہ ہر ایک عضو سے مخصوص ہیں ہر ایک کا بیان نوع علیہ میں آتا ہے پہلی نوع خلع فک کے بیان میں یعنی جڑھ کا اتر جانا اسکی علامت یہ ہے کہ منہ کھلا رہ جائے اور دانت آپس میں برابر ہوں علاج ایک آدمی کو حکم کریں کہ بیمار کا سر کپڑے اور منہ اگر چہ کھلا ہو اور مگر زیادہ کھولے اور جڑھ سیدھا رکھے اور طبیب جڑھ کو پکڑ کر آہستہ آہستہ ہلائے اور دائیں بائیں لاکر اسکو جگہ پر بٹھلائے اور اگر طبیب بیمار کے پیچھے بیٹھے اور فک کو اپنی طرف کھینچ کر اور لیجائے اور اسکی جگہ بٹھلائے بہتر ہو اور اولی یہ ہے کہ عام میں لیجائیں اور روغن بنفشہ و بادام ملین اور گرم پانی ڈالیں تاکہ وہ عضو نرم ہو جائے پھر اسکو اسکی جگہ پر لائیں اس طریق سے آسان اپنی جگہ پر آجاتا ہے دوسری نوع خلع تر قوہ یعنی چنبر گردن جسکو ہندی میں ہانس کہتے ہیں اسکی علامت یہ ہے کہ اس مقام میں گر بٹھا پڑ جائے اور ہاتھ سر پر نہ پہنچ سکے علاج ہاتھ سے درست کر کے اسکی جگہ پر بٹھلا کر باندھ دین تیسری نوع خلع منکب جسکو فارسی میں دوش اور ہندی میں مونڈھا کہتے ہیں یہ ایسا مفصل ہے کہ اسکا اتر آنا اور چڑھ جانا آسان ہوتا ہے اور علامت یہ ہے کہ اگر اسکی سے اسکو ڈھونڈھیں بغل میں ایک چیز گول اور ابھری ہوئی معلوم ہو اور منکب کا سر کچ ہو جائے اور دوسرے منکب کے مخالف نظر آئے اور اس ہاتھ کی کہنی پہلو سے دور ہے اور پہلو تک نہ پہنچے مگر سختی سے اور درد شدید سے اور ہاتھ اوپر کی طرف نہجائے اور حرکت دشواری سے کر سکے علاج طبیب اسکے ہاتھ اور بازو کو پکڑ کر اور دوسرے ہاتھ کی دونوں ہج کی انگلیاں بغل میں ڈال کر بازو کے استخوان کا مہرہ اٹھائے تاکہ جگہ پر آجائے اور اگر جبار اسی وقت کہ بند جدا ہوا ہی مت کرے اور اپنا ہاتھ بغل میں ڈال کر مہرہ کو جگہ پر بٹھلائے فی الفور جگہ پر آتا ہے لیکن جان کہیں کہ کئی دن گذر چکے اور مفصل سخت ہو گیا ہے چاہیے کہ حلم میں لیجائیں اور روغن اور گرم پانی اسپر ڈالیں تاکہ نرم ہو پھر اسکو چت لٹائیں اور پوست یا پشم یا سخت روئی کا ایک گول بنا کر اسکی بغل میں رکھیں اسکے بعد طبیب اپنی ایڑھی اس گولے پر رکھ کر اسکا ہاتھ اپنی جانب کھینچے تاکہ اپنی جگہ پر

آئے جو کھلی نوع خلع مرفق کے بیان میں یعنی کہنی سے ہاتھ اتر جائے یہ مفصل اس وقت جگہ چھوڑتا ہے کہ کوئی قوی صدرہ اسپر پڑے اور پھر دشواری سے جگہ پر آتا ہے اور اسکی علامت ظاہر ہوا نکھ سے بھی نظر آتا ہے اور چھونے سے بھی معلوم ہوتا ہے علاج حکم کریں کہ ہاتھ کھلا رکھے اسکی کلانی پکڑے رہیں اور اسکو کنش کے مخالف کھینچیں کہ بیمار نہ کھینچے اور وہ اپنی جگہ پر آئے اور جب اپنی جگہ آجائے اور ہاتھ موٹھ پر پہنچ سکے باندھ دین مگر نہ بہت سخت اور نہ سست پانچویں نوع ساعد اور ہاتھ کی انگلیوں کے مفصل کا خلع علاج آہستہ کھینچیں تاکہ شکل درست ہو جائے اور عضو جگہ پر آجائے پھر باندھ دین چھٹی نوع پشت اور گردن کے مہرون کاٹل جانایہ ہلک ہوتا ہے کیونکہ نخاع کو دباتا ہے علاج اسکو دونوں گھٹنوں سے اٹھائیں یا وزرمی سے اسپر ہاتھ ملین اور بقراط نے پشت کے ٹلے ہوتے مہرون کے لیے یہ تدبیر ٹھہرائی ہے کہ جسقدر بیمار کا قد لانا چڑھا چکا ہو اسکے اندازے پر ایک تختہ لین یا ایک چوتراہ اسی قدر بنا لیں اور اس تختہ پر پانچ چوتراہ پر کوئی نرم بستری بچھائیں اور بیمار کو حمام میں لیجائیں تاکہ اسکے اعضا نرم ہو جائیں پھر باہر لائیں اور بیمار کو حکم کریں کہ اسپر شکم رکھ کر لیٹے اور ایک پکڑی یا ایک لنگ لیکر اسکے دوپچ شکم پر لپیٹیں اور اسکے پٹوں کو بغل سے نکال کر شانوں کے بیچ میں گرہ لگائیں اور ایک دوسری پکڑی لین اور بیمار کے گھٹنوں سے اوپر باندھیں اور چڑھوں پر گرہ لگائیں اور پکڑی کے کناروں کو ایک کھوٹی میں مضبوط باندھیں اور حکم کریں کہ زور سے اپنی طرف کھینچے اور دونوں ہتھیلیوں کو مہرے پر رکھیں اور زور کریں کہ اپنی جگہ پر آئے اور ضاد مقوی ماش اور گل رمنی اور صبر اور مغاٹ اور زعفران اور گلاب اور زردہ بیضہ مرغ کا بنا کر استعمال کریں ساتویں نوع خلع مفصل ورک کے بیان میں یعنی ٹہریں کا مفصل جسکو کولاکتے ہیں اور ران کے جوڑ نکل جانے کی علامت یہ ہے کہ اگر اندر کی جانب نکل جائے وہ پانوں دوسرے پانوں کی نسبت زیادہ دراز ہو اور زانو اور کنج مان کا مفصل سکر نہ سکے اور کنج ران ابھر آئے اور اس میں ورم ہو جائے اس سبب استخوان کا سرا چڑھے میں آجاتا ہے اور اگر باہر کی جانب نکل جائے وہ پانوں دوسرے پانوں کی نسبت چھوٹا ہو جائے اور چڑھے میں گرہا چڑ جائے اور اسکے برابر میں ورم نظر آئے اس واسطے کہ ران کے استخوان کا سرا اس جانب نکلا ہے علاج پانوں کو کھینچیں اور دائیں بائیں ملائیں تاکہ استخوان جگہ پر آجائے پھر اسی طرح ٹھہرائے رکھیں اور ضاد لگا کر باندھ دین اور ایک نرم نوٹ لیکر اسکا ایک سرار کا پ کی صورت بنائیں اور بیمار کا پانوں اس رکاب میں رکھیں اور اس نوٹ کو پنڈلی پر اور ران پر باندھیں اور دوسرا موٹھ پر رکھ کر پشت کی طرف سے نبل میں لائیں اور باندھ دین تاکہ پانوں نہ کھینچے اور انکا سرا جگہ سے نہ ٹلے اٹھویں نوع خلع رقبہ کے بنیائیں یعنی گھٹنا اتر جانا علاج بیمار کو کرسی پر بٹھلائیں اور کوئی زور اور اسکی ران کو پکڑ کر تھامے اور دوسرا آدمی اسکی بنگلون میں ہاتھ ڈال کر ٹھہرائے رکھے اور ایک اور آدمی اسکی ساق کو پکڑ کر کھینچے اور وہ دونوں آدمی اسکو تھامیں اور اوپر کی جانب کھینچتے رہیں اور طبیب مفصل پر ہاتھ رکھے تاکہ جب استخوان اپنی جگہ کے برابر آئے اور خود بخود جگہ پر بیٹھ جائے اسی وقت اسکو باندھ کر ضاد کریں نویں نوع خلع کعب یعنی ٹخنا اتر جانا علاج اسکو کھینچیں تاکہ جگہ پر آجائے اور اگر اپنی جگہ پر سے بالکل نکل آئے اور پھر آسانی سے جگہ نہ آسکے چاہیے کہ ایک کھوٹی زمین میں گاڑ دین اور بیمار کو لاکر ایسی طرح پرچت لٹائیں کہ یہ لکڑی کی کھوٹی دونوں ران کے بیچ میں رہے اور اس لکڑی پر کوئی موٹا سا کپڑا لپیٹ دین کہ جس وقت پانوں کو کھینچنے لگیں اس لکڑی سے چڑھے میں ایذا نہ پہنچے پھر اسکا پانوں پکڑ کر بہت زور سے کھینچیں اور ایک آدمی اسکی ٹانگ کھینچے رہے تاکہ جگہ پر آجائے پھر ضاد کریں اور باندھ دین اور بندش ایسی چاہیے کہ لمبے پر لاکر ٹخنے

کے اوپر باندھیں فائدہ پانوں کی انگلیوں کے مفصل جب اتر جائیں اُنکا علاج یہ ہو کہ کھینچنے سے اپنی جگہ پر آتے ہیں جیسے ہاتھ کی انگلیوں کے جوڑا آجاتے ہیں اور جسوقت کہ جوڑا اپنی جگہ پر آجائیں لیکن وہ جگہ سخت اور ناہموار رہے اُن دواؤں سے جینکا ذکر آماں صلب کے علاج میں آیا ہو تدارک کریں تیسری قسم وٹی واوکا فتحہ اور مثلثہ کا سکون اور آخرین تھمائی لغت عام میں اور صحیح یہ ہو کہ بجائے تھمائی کے ہمزہ ہو اور وٹی وہ ہو کہ استخوان مفصل سے نکلے مگر بالکل نہ نکلے کیونکہ اگر اپنی جگہ سے بالکل نکل آئے اُسکو خلع کہتے ہیں اُسکی علامت یہ ہو کہ مفصل میں ایک گڑھا ہو جائے جسقدر کہ مفصل زیادہ وکم نکلے اور دوسری جانب میں ادبچان محسوس ہو اور اُس عضو سے بعضی حرکتیں دشواری سے ہو سکیں علاج اگر استخوان اپنی جگہ سے کم نکلے ہو روغن ملین اور برگ سورنزم کوٹ کر اسپر ڈالین اور معتدل بندش باندھیں اور مغناث اور خطمی زردہ بیضہ میں ملا کر طلا کریں اور اگر زیادہ نکل آئے ادویہ قومی کا ضما د کریں مثلاً برگ اثل برگ سرور برگ بیدشک گل سرخ گل ارمنی افاقیا خطمی ماش اکلیل صندل سرخ اور اگر ورم بھی پیدا ہو ماش گلنارا افاقیا فوغل مغناث بیضہ کی سپیدی میں ملا کر طلا کریں چوتھی قسم وہن اور وہی کے بیان میں یہ دونوں لفظ فتحہ سے آتے ہیں اور دونوں ہم معنی آتے ہیں اور اُن سے مراد یہ ہو کہ استخوان اور جو کچھ اُسپر محیط ہو یعنی گوشت اور رباط اور جلد وغیرہ اُس میں درد اور کوفت لاحق ہو حالانکہ استخوان اپنی جگہ سے نہ جنبش کھائے اور نہ نکلے اور اُسکی علامت یہ ہو کہ اُس عضو میں درد اور گرنگی معلوم ہو اور باوجود اُسکے سب حرکتیں طرف میں ممکن ہوں لیکن بعضی حرکتیں آسان ہوں اور بعضی دشوار علاج جو کچھ کہ وٹی خفیف کے علاج میں کام آتا وہی یہاں کفایت کرتا ہے تائبانہ جسوقت کہ وٹی اور وہن میں ورم کا اندیشہ ہو چاہیے کہ جلد فصد کریں پھر اُسکے علاج پر متوجہ ہوں فائدہ کبھی مفصل میں ایک ایسی حالت پیدا ہوتی ہو کہ مقدار طبعی سے زیادہ دراز ہو جاتا ہو اور اُسکا سبب یہ ہوتا ہو کہ اعصاب اور روابط میں رطوبت زائد کے گرنے سے استرخا آ جاتا ہو اور ایسا عضو بہت جلد اتر جاتا ہو اور مفصل کے استرخا کی علامت یہ ہو کہ عضو ڈھیلا اور لٹکا ہوا معلوم ہو اور اگر اُسکو ہاتھ سے اٹھائیں یا بیمار کسی خیر پر اُسکو قائم کر کے بے تکلف مقدار طبعی پر آئے اور پھر جب چھوڑ دیں جیسا کہ تھا اسی قدر ہو جائے اور ایسا ہی اُسکا خاصہ ہو کہ مفصل میں گڑھا معلوم ہوتا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ گڑھا اتنا ہو جائے کہ اُس میں انگلی جاسکے علاج اُس ڈھیلے عضو کو اندر کی جانب ہٹائیں تاکہ اپنی جگہ پر بیٹھے اور اسی ہیئت پر رکھیں اور اسپر ایسی چیزوں کا ضما د کریں جو اُسکو قوت دین اور روک کر مضبوط رکھیں مثلاً مازو گلنارا افاقیا وغیرہ گرم اور خشک دواؤں میں جیسے قسط اور اشنہ اور کچھ ایک جنبدید شتر ملا کر ضما د کریں اور عضو کو اسی ہیئت پر رکھیں باندھیں یا باندھیں جیسا کچھ مناسب جائیں جب تک کہ استرخا زائل ہو جائے اور مفصل میں قوت آئے اور اسی مرض میں جوز السرو اور اہل اور جو کچھ کہ متق میں ضما د کرتے ہیں نفع کرتا ہے

فصل مسموم کی تدبیر کلیہ اور زہر سے بچنے کی تدبیر کے بیان میں مسموم وہ ہے جسکو زہر یا جائے جسوقت معلوم ہو کہ کسی شخص نے زہر کھایا یا سیوتق اُس سے پہلے کہ زہر کا اثر بدن میں پھیلے تو کرائیں اور نیکرم پانی اور روغن کنجد یا مسکہ بہت سا پلائیں تاکہ تو کر تار ہے اور اگر تو بفرغت نہ آئے شبت پکا کر اُسکے پانی میں کچھ ایک پونہ یا تمک حل کریں اور بہت سا روغن ملا کر پلائیں تاکہ بفرغت سے تو آئے اور اگر جوز العقی بھی شبت کے ہمراہ پکائیں زیادہ تو ہی ہو جاتا ہو غرضکہ جو چیز تو کے لئے دین زیادہ دین کہ تو بفرغت سے لائے اور اگر بالفرض تو نہ لائے تو زہر کی قوت کو توڑ دالے اور جب تو بفرغت آئے تازہ دودھ خاصکر گائے کا دودھ پلائیں جسقدر کہ بیمار سے پیا جائے

کیونکہ دودھ زہر کی قوت کے باطل کرنے میں بہت ہی موثر ہے اور اگر دودھ کے پینے سے قرآنے لگے نہایت خوب ہے اور مسکے اور گائے کا گھی گرم کیا ہوا زہر کے دفع کرنے میں دودھ کے برابر ہے بلکہ کہتے ہیں کہ دودھ سے بھی بہتر ہے اور لعاب تخم کتان اور بٹکی چربی کھلا کر اور شراب شیرین فائدہ مند اور تریاق اور مشرد لیطوس وغیرہ صریح الاثر ہیں اور تریاق طہین مخوم اگر اسی وقت کھلایا جائے معدے کو زہر سے پاک کرے اور جہاں کہیں کہ گرم معاجین سے حرارت پیدا ہو بخ اور روغن دین اور کرآتین اور مسموم کو ہرگز سونے نہ دین اور جس طرح سے بن پڑے جگائے رکھیں اور اگر کھانا مانگے غذا سے منع شکم سیر کھلائیں تاکہ بہت سا کھانا اس زہر پر غالب ہو اور شاید کہ قرآسانی سے آئے اس سبب کہ معدہ بھر رہا ہے اور یہ جو ہم نے بیان کیا ہے یہ ایسی تدریک کلی ہے کہ زہر کے سبب اجناس میں کام آتی ہے اور جس وقت کہ زہر کی نوعیت یا شخصیت پر اطلاع ہو لینے کس تدریک کا ہے اور کون زہر ہے تو چاہیے کہ جو کچھ اسکے مضاف ہے اس سے تدارک کریں سو نوعیت کی پہچان یہ ہے کہ ملتہب و رطوبت کے اقسام سے ہے یا مخدرات سے اگر ملتہب سے ہے تو فوراً اور گلاب اور کشنیہ وغیرہ جو چیزیں کہ سرد ہیں اور زہر کو دفع کرتی ہیں ان سے معالجہ کریں اور اگر مخدرات کی قبیل سے ہے جو نسبی گرم چیزیں کہ زہر کو مفید ہیں مثلاً انگڑہ شراب میں حل کیا ہوا اور لہسن وغیرہ ان سے تدارک کریں اور جہاں زہر کی شخصیت معلوم ہو جائے کہ مردانگ ہے یا فیون یا کوئی اور چیز جو کچھ کہ اس سے مخصوص ہو استعمال کریں چنانچہ تفصیل لکھا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ اور یہ بات کہ کونسا زہر کھایا اسکو کئی وجہ سے پہچان سکتے ہیں اول تو یہ کہ ٹھنڈی بو پر خیال کریں کیونکہ اکثر تو ایسا ہوتا ہے کہ جو کچھ کھانے میں آتا ہے اسکی بو ٹھنڈے آیا کرتی ہے دوسرے یہ کہ تو کو دیکھیں غالب یہ ہے کہ جو کچھ کھایا ہے اور اسپرے صہ دراز نہیں گذرا وہ تو میں نکل آتا ہے اور تری کی بو سے بھی پایا جاتا ہے تیسرے یہ کہ اعراض پر نظر کریں مثلاً اگر لذع اور تقطیع اور غصص پیدا ہو جانا چاہیے کہ زرنخ یا سیاب مقبول یا ان کے مانند کوئی چیز کالی ہے اور اگر التہاب اور تشنگی اور ٹھنڈی سرخی اور آنکھوں میں زردی اور ٹھنڈی بو اور عرق کی کثرت پیدا ہو جان لین کہ کوئی چیز گرم خشک کھاتی ہے مثلاً قرنیون وغیرہ اور اگر نیند آئے اور اعضا میں جھبی اور بدن میں اور زبان اور اطراف میں گرانی اور بوجھ معلوم ہو جانا چاہیے کہ کوئی چیز سرد اور خشک اور مخدر ہے مثلاً فیون اور بیج وغیرہ اور اگر قوت ساقط ہو اور غشی بافراط اور ذبول عارض ہو اور سرد پسینا آئے اور نفس میں سقوط اور تواتر پیدا ہو معلوم ہو سکتا ہے کہ زہر قاتل ہے کہ اسکا جوہر ہی مزاج انسانی کے مضاف ہے فائدہ جسوقت کہ مسموم کو غشی آئے اور اسکا حدو اٹھ جائے اور آنکھ کی سیاہی غالب ہو جائے اسوقت بچنے کی امید نہیں ہوتی اور دو فائدہ نہیں کرتی اور ایسا ہی جسوقت کہ آنکھیں سرخ ہوں اور زبان باہر نکل آئے اور نبض ساقط ہو اور سرد پسینا جاری ہو اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حالت تباہ ہے اور جب تک کہ اس رتبہ کو نہ پہنچے غنیمت جانیں اور علاج میں کوشش کریں کہ نجات کی امید زیادہ ہے جانا چاہیے کہ ہر ایک زہر کا ضرر ایک عضو سے مخصوص ہے سو واجب ہے کہ اسی کے موافق اس عضو کی تقویت میں کوشش کریں کہ اسکی ایذا سے سلامت رہے مثلاً اگر شکم میں شیخ کی جانب اضطراب معلوم ہو شانہ یا حقنہ نرم سے طبیعت نرم کریں اور اگر معدے میں ہوا دویہ ملائم سے تلتین کریں اگر یرقان ہو جائے جو نسبی دوائیں اور شربت کہ مخصوص ہیں دین اور اگر خفقان اور غشی پیدا ہو جان لین کہ دل میں ضرر ہو پوچا دل کی تقویت میں مبالغہ کریں اور اگر تشنج ہو دماغ میں ضرر کیا ہے دماغ کی تقویت کریں اور اگر بدن میں کسی جگہ گرمی اور سرخی پیدا ہو مطلب اور صندل سرد کر کے وہاں رکھیں تاکہ وہ عضو جیس ہو جائے لیکن اس شرط پر کہ اعضا سے زنیسہ سے بہت دور ہو اور جہاں کہیں یہ سرخی جلد میں کسی عضو میں یا عضو

شریف سے نزدیک ہو کر اُس پر ضما د سرد استعمال نہ کریں اور اگر زہر کھانے سے کسی عضو میں سردی معلوم ہو اُس کو گرم کریں اور زہر کھانے سے بچنے کا طریق اس طرح ہے کہ جہاں کہیں اس بات کا خوف ہو ایسے مقام میں نہ جائیں اور شربتوں اور غذاؤں سے جو بہت ترش اور شور اور شیرین اور تیز ہوں پزیر کریں کیونکہ زہر کا مزہ ان چیزوں میں بہت کم محسوس ہوتا ہے اور تا مکان جس کھانے میں شبہ ہو اُس کو نہ کھائیں اور اگر ایسی خوفناک جگہ میں جانا اور وہاں کھانا ضرور ہی ہو چاہیے کہ وہاں شکم سیر ہو کر جائیں اور بھوک پیاس کی حالت میں نہ جائیں کیونکہ بھوک پیاس کی حالت میں اُس کسبت دوا اور خبیث زہر کا مزہ معلوم نہیں ہوتا اور ایسا ہی خالی شکم میں زہر کا اثر جلد گون میں پھیل کر دل میں پہنچتا ہے اور جس صورت میں کہ معدہ اور رگین کھانے سے بھر ہی ہوں وہاں ایسا نہیں ہوتا کیونکہ ایسے وقت میں زہر کو راستہ نہیں ملتا اور اول اسکی قوت کھانے میں اگر ضعیف ہو جاتی ہے خاص کر اگر وہ کھانا اُس زہر کے مضا د ہے اور جہاں اس بات کا اندیشہ ہو واجب ہے کہ کھانے سے پہلے یا اُس کے بعد جب فرصت ملے جو نسی دوائیں کہ زہر کی مضرت دفع کرتی ہیں اُن کو استعمال کیا کریں کہ شاید زہر کھانے کا اتفاق پڑے تو اُس کا عمل ضعیف ہو جائے مثلاً شرودیطوس اور تریاق طین مخموم اور اُن کے مانند اور انجیر اور فندق نمک و روپوش کے ساتھ اور آب جو اور برگ سداب شراب کے ہمراہ اور بدون شراب کے بھی نفع کرتا ہے اور یہ دوا مفید ہے چار مغز متشکر ایک حصہ نمک اور سداب ایک جزو کا چھٹا حصہ انجیر سفید جب قدر کہ اُس میں دوا مل جائے حاجت کے موافق شربت سداب کے ہمراہ دین تریاق طین مخموم گل مخموم اور حب الفار برابر لیکر باریک کریں اور سہ چند شہد میں ملا کر روغن گاؤ میں چرب کریں اور کھلائیں۔

فصل ادویہ سمیمہ اور سموم کے بیان میں اور اُن کے علامات اور معالجات چونکہ اُن میں سے بعضے تو معدنی ہیں اور بعضے نباتی اور بعضے حیوانی یہ فصل بھی تین قسم میں لکھی جاتی ہے پہلی قسم معدنیات کے بیان میں زیریق یعنی سیاب اگر زندہ کھائیں اکثر ضرر نہیں کرتا کیونکہ اسی وقت نکل آتا ہے مگر جو نسا کہ معدہ اور مقبول ہوتا ہے اُس کا کھانا باطن میں درد اور بدن میں ورم اور غصہ شدید اور زبان میں گرانی اور معدے میں بوجھ اور بول کی بندش لانا ہے علاج مار العسل اور بورہ پلا کر تکرار کریں اور اُنھیں سے حقنہ کریں اور تین درم مرار العسل کے ہمراہ کئی مرتبہ میں دین اُس کے بعد دودھا اور بزور کے لعاب اور شراب اور مر مقید ہیں اور دل کی تقویت ادویہ اور اغذیہ مناسب سے ضروری ہے اور جو کچھ کہ مردانگ کھانے کے باب میں بیان کیا جائیگا نفع کرتا ہے اور اگر زندہ سیاب کان میں چلا جائے تشنج اور درد شدید اور اختلاط عقل اور اُس جانب میں بہت بوجھ پیدا ہو جاتا ہے اور اکثر سکتہ اور صرع بھی ہوتے اور اُس کے نکلانے کی تدبیر یہ ہے کہ رصاص یعنی رائگا کان میں لیجا میں تاکہ سیاب اُس پر چٹ جائے اور باہر نکال لیں مردانگ کے کھانے سے بدن آس کرتا ہے اور غدد محکم اُس پر پیدا ہوتا ہے اور قولنج اور منہ میں خشکی اور زبان اور معدہ اور اعصاب میں گرانی پیدا ہوتی ہے اور کبھی حد سے زیادہ شکم جاری ہوتا ہے جس سے تشنج اور جراحت امعاء کی نوبت پہنچتی ہے علاج انجیر اور شبت اور بورہ کے مطبوخ سے کئی مرتبہ تکرار کریں اور جوارش مسهل اور حقنہ قوی سے طبیعت نرم کریں اور شراب نفع کرتی ہے اور تین درم مراد و درم سنبل شہد یا شراب کے ہمراہ چار مرتبہ میں دینا مفید ہے اور زنجبیل مرئی اور حمام سے یا دواؤں سے عرق لانا اور اور بول نفع کرتا ہے اور غذا مرغ کے گوشت کا نخود آب بنائیں اور ایک درم فریون اور آدھے درم کے برابر لطفل شراب کے ہمراہ معرق ہو اور تخم کرفس اور افسنتین اور مزاج برابر دو مثقال لیکر آب کرفس کے ساتھ یا شراب کے ہمراہ بول کا اور اگر تباہی براہ رصاص اُس کے کھانے سے

وہی اعراض پیدا ہوتے ہیں کہ مردانگ سے ہوتے ہیں اور اسکا علاج بھی ویسا ہی ہوتا ہے جیسا مردانگ کا ہوتا ہے اسفیداج اسکا کھانا زبان میں سفیدی اور سرف اور فواق اور حلق اور زبان میں خشونت اور خشکی اور معدے میں درد اور اختلاط عقل پیدا کرتا ہے علاج عسل اور انجیر کے پانی سے کرکین اور اسمال کے لیے ایک درم کی چوتھائی سقمونیا، اسل میں دین اور حقہ جاوہ استعمال کریں اور شربت آفستین سے بول کا اور کرکین اور سونے سے منع کرنا اور مسکہ اور شراب کا کھانا سفید سم الفار جسکو فارسی میں مرگ موش بھی کہتے ہیں اسکا کھانا قونج اور اختلاق اور منہ میں خشکی لانا ہے علاج جو کچھ کہ اسفیداج میں کام آتا ہے استعمال میں لائیں اور پرانی شراب و رام اسل اور لعابی چیزیں اور آب خطمی تراوشیرہ سبوس میں اور اگر سچ پیدا ہو سچ کا علاج کرکین شحرف اور مسکہ ان دونوں کے اعراض سیاب کشتہ کے سے اعراض ہوتے ہیں لیکن ان سے اسمال پیدا ہوتے ہیں علاج زریق کی تدبیر کرکین اور چکنا شویبا سفید ہر پنجار اسکے کھانے سے تپ اور حلق میں سوزش اور جراحت معدہ اور ذیہا ہوتی ہے علاج جو کچھ کہ زریخ میں کہا جائیگا کام میں لائیں خبث الحدید و برادہ حدید اسکا کھانا درد سرد و سفید میں خشکی اور شکم میں درد لانا ہے علاج بہت سا تازہ دودھ پلا میں تاکہ اسمال آئیں اور اسکے بعد روغن گاؤ اور مسکہ دین اور ہمیشہ مرطب روغن مثلاً روغن گل اور روغن بنفشہ اور روغن بیدر کہ میں ملا کر سر پر رکھیں اور سنگ مفاطیس کھلائیں تاکہ جو کچھ کبھ رہا ہے جمع ہو جاوے اسکے بعد اسمال کی تدبیر کرکین اور شاید کاس باغلی حاجت پڑے لہر روز ایک درم مفاطیس دیا جائے اور اسکے بعد چکنا شویبا کہ روغن گاؤ سے چکنا کرکین کھلایا جائے تاکہ اسمال آئیں اور پوسے کے اجزا جب تک معدے میں ہیں تو بہت ہی سفید ہر زریخ اور نورہ زریخ و نورہ کا زیادہ کھانا سچ اور جراحت امعا در شکم میں درد شدید اور منہ میں خشکی اور اسمال موسی و عسر البول اور سرف اور اطراف میں دی اور دوسرے اعراض کرکین مقبول در آب صابون و زنگار سے پیدا ہوتے ہیں لانا ہے اور چونے کے بخار کا حلق میں جانا بھی اسکے کھانے کے برابر ہوتا ہے علاج گرم پانی اور جلاب و روغن بادام اور مسکہ اور روغن گاؤ ملا کر کئی مرتبہ دین تاکہ آئے پھر کشک جو اور کشک گندم اور برنج اور کچھ ایک تخم کتان شہد کے ساتھ کھلائیں اور آب خبازی اور شہد نفع کرتا ہے اور اس کے بعد تازہ دودھ اور مسکہ اور لعابات اور شورباے چرب سفید میں زجاج اور شب یمانی اسکے کھانے سے اس شدت کی کھانسی ہوتی ہے جس سے سل کی نوبت پہنچنے علاج دودھ اور مسکہ قد میں ملا کر دین اور شربت بنفشہ آب کشک جو اور روغن بدام ملا کر پلا میں اور فریبغ کے بیٹے کی زردی اور اسفاناج کا قلیہ کھلائیں سرد پانی نہار پینا اور حمام اور جماع کے بعد استسقا اور جگر کا فساد مزاج پیدا کرتا ہے علاج دوار الکرم اور دوار الکک اور شراب کمنہ اور شربت دینار دین درمی قسم نباتات کے بیان میں ہمیشہ حاد اور قاتل ہے اسکا کھانا ہونٹھ اور زبان میں ورم اور نفس میں تو اتراور غشی اور دوا اور صرع لانا ہے اور قوت کو سا دکھاتا ہے اور اگر آدمی اس سے بچتا ہے دق اور سل میں مبتلا ہوتا ہے علاج تخم شلغم سے کرکین اور شراب اور روغن بکثرت کھلائیں اور کئی مرتبہ کرکین تاکہ نفع حاصل ہو اور طبع شاہ بلوط کہ اس میں ایک درم دوار المسک یا آدھا دانگ مشک فقط حل کرکین سفید ہے اور تریاق کبیر اور شرودیلوس اور قاذرہ حیوانی موجب ہے اور اسکے تریاقات میں سے جو بہت موثر ہے یہ ہے پوست بچ کبر اور روغن گاؤ اور جس حیوان کو بیش موش کہتے ہیں اسکا گوشت بہت سفید ہے قرون السنبل اسکا کھانا زبان میں سیاہی اور بول الدم اور سر سام کے اعراض لانا ہے علاج مارا شعیر یا روغن گاؤ یا روغن بنفشہ سے کرکین اور تینقہ کے بعد کانو کلاب کے ساتھ اور قرص کافور و روغن کے ہمراہ اور آب خیار کے اور لعاب بہدانہ اور لعاب اسفند اور آب انار اور شیرہ خرفہ اور روغن بادام اور روغن گل اور آب ترنزا اور آب عنب الشلب ان سب کے تین سرد کرکین اور دین اور صندل اور کلاب سینہ اور جگر پر رکھیں فریون اسکا کھانا کرب شدید اور شکم

مین لہج اور احتشامین سوزش اور فواق اور اسہال بافراط لاناہی علاج ڈکریں اور دودھ اور مسکہ اور روغن گاو و غیرہ دین تاکہ اسہال آئین اور سبوس کا حریر
 برف مین سرد کر کے کھانا اور سرد پانی مین آنا اور گلاب و آب نارگھونٹ گھونٹ پینا اور سیب کا کھانا نفع کرتاہی اور باقی وہی تدبیر ہو کہ قرون اسہل مین گدزی موع
 نبات شیردار حاد مثلاً شہرم اور لاغیہ مقدار سے زیادہ انکا کھانا عسر البول اور قلق اور لہج اور اسہال بافراط لاناہی علاج تازہ دودھ اور مسکہ اور روغن اور دوغ
 گاوی اور پست سیب اور ربوب قابض اور اقراض قابض کہ مانع اسہال ہون کھلائین اور میٹھا پانی کہ حرارت اور برودت مین معتدل ہو اس سے عام کرنا نفع ہر
 مقومینا مقدار سے اسکو زیادہ کھانا اسہال بافراط اور عطش اور ضعف جگر پیدا کرتاہی علاج دوغ اور رب باور ربوچ اور شربت فواکہ اور فادزہر اور پست
 سیب دین بلا اور اسکا کھانا مٹھ مین اور حلق مین آبلہ اور التھاب و امراض حادہ اور وسواس اور فساد اعضا لاناہی اور دوشقال قائل ہوا اور نجات سکے
 بعد وسواس رہتاہی علاج سرد و تر چیزین اور روغن بادام اور روغن کدوا اور چکنا شوربا کھلائین اور اخروٹ کا مغز با نخاصیت اسکا تریاق ہر فائدہ بعضیہ
 ابدان مین بلاور کی مضرت نہیں ہوتی اور بعضیہ ابدان مین شمر عظیم پیدا کرتاہی بیان تک کہ اسکا شہد بھی بلکہ اسکا دھوان بھی اگر لگ جاتاہی بدن آناہی اور
 کھلاناہی اور آفت قوی برپا ہوتی ہوا شاید کہ بدن کا پوست پھاڑ ڈالے اور ہلاک کرے اور جب بلاور کے سبب بدن پر درم ہوا سکی تدبیر یہ ہے کہ اس مقام
 کو دوغ سے دھوئین اور دوغ جسقدر ترش ہو بہتر ہو اور مغز چار مغز اور مغز نارجیل اور حب السمٹہ اور کبجریاہ باریک کو ٹکر ضاد کریں اور کئی
 ساعت کے بعد دور کریں اور دوغ سے دھوئین اور کچھ دیر تک دیساہی رکھیں اور پھر تازہ ضاد کریں اور تر ہندی کا صاف پانی لین اور اس پانی
 مین مغز نارجیل کو صندل کی طرح گھسکر طلا کریں سوزش اور گرمی کو فی الفور زائل کرتاہی اور صندل سفید اور سرخ طلا کریں اور سرگین
 گاؤیش نازادہ کا ملنا خاصکر اسی وقت کہ شکم سے نکلے کہتے ہین کہ بہت موثر ہو اور جب خشک ہو جائے دوغ سے دھو ڈالین اور جہان کہ بدن مین استلا
 ہوا اور عفونت پرستند اور آناہی قوی پیدا ہوا اور اس تدبیر سے زائل نہو چاہیے کہ فصد کریں اور سہل دین تاکہ بدن نہ پھٹ جائے اور فصد ہر حالت مین
 فائدہ کرتی ہوا اور درم کو جلد زائل کرتی ہو میوزج اسکے اعراض ذیاریج کے اعراض کے مانند ہوتے ہین اور علاج بھی اسی کا سا علاج ہوتاہی سداب اسکا کھانا
 سوزش اور لہج اور تپ دق لاناہی علاج تو اور حقنہ کے بعد تریاق نفع کرتاہی تافیا اور دقلی تافیا لکھا گیا اور دقلی کنیر کو کہتے ہین انکا کھانا حلق اور معدہ مین
 سوزش اور مٹھ پر سرخی اور احتباس بول و برازا اور درم زبان اور قراقر اور نفع شکم اور تنگی نفس اور غشی لاناہی علاج تو کے بعد تازہ دودھ سے غرغہ کریں اور
 کشک جو مین روغن گل ملا کر پلائین اور جنبدید ستر سرکہ اور عسل مین با نخاصیت مفید ہوا اور تخم سداب بھی با نخاصیت مفید اور دودھ اور مسکہ نافع خربق
 ابیض اسکا کھانا اسہال اور خناق اور خفقان اور نفص اور حرقت بول اور شکم مین ریاح پیدا کرتاہی علاج دودھ اور مسکہ اور روغن اور پنیر ترشہ کے ہراہ
 دین اور مرغ فریب کا شورباہی مرغن کھلائین اور ربوب قابض سے اسہال کا دغیہ اور گرم ارزن سے شکم پر تکید کریں اور شراب مزوج نفع کرتی ہو جنبدید
 اسکا کھانا سرسام لاناہی خاصکر اگر سیاہ قسم کا ہوتاہی علاج شبت اور سپستان کے مطبوخ سے ڈکریں اور اس کے بعد شراب لیمون اور دوغ ترش اور شیر خراہ
 آب سیب اور آب باور فادزہر دین اور حاصن اترج اور لیمون اسکا تریاق ہر غمصل اسکا کھانا درد باطن اور درد سینہ اور خون کے اسہال پیدا کرتاہی علاج
 شیرہ خرفہ اور آب فواکہ قابض اور دودھ لوہے سے بچھا ہوا اور بیضہ مرغ نیمہ شت دین اور جو چیز کہ خون کے اسہال کو مانع ہوا اور لعاب بہدانہ مفید ہر قشر مزوج

یعنی چانول کی بھوس سی اُسکا کھانا اور م زبان اور درد معدہ اور درد اسکا لانا ہی علاج جو کچھ کہ فرایح کی تمیز میں تیسری قسم میں آئیگا اسپر عمل کرین راوند چینی کبھی شکر کھانے سے اسہال بافراط اور اضطراب پیدا ہوتا ہے علاج تو کرانین اور تازہ دودھ اور مسکہ دین اور رب سیب اور رب بہ اور سرد پانی میں نہانا اور سرد پانی سرد پڑا اور تریاق کبیر اور فاذہر مفید ہیں اور بان و لبوب زنجبے وہ روغن اور مغزیات جنکی صورت میں تغیر آیا ہے کبھی ایسے روغن اور مغزیات کے کھانے سے غشیان اور غشی اور حرارت پیدا ہوتی ہے علاج تازہ دودھ ملا کر تو کرانین اور شربت لیمون اور شیرہ خرفہ پلائین شراب یعنی خراسکو نماز کھانا درد سر اور غم اور خناق اور اختلاط عقل لانا ہی اور کبھی تشنج بھی ہو جاتا ہے علاج فصد اور تو اور تین طبیعت کرین اور قرص کافور اور دوغ ترش اور آب فواکہ سے مزاج کی تہہ کرین کندش اور آب قنار الحمار اور غار لیون سیاہ اور تر بد زردان چیزوں کو حد سے زیادہ استعمال کرنا غشیان اور تو شدت اور خناق اور غشی اور سرد عرق پیدا کرتا ہے علاج تیز خقون سے طبیعت نرم کرین اور جو کچھ کہ ہیفنہ میں کام آتا ہے استعمال کرین اور تریاق اور فاذہر اور گرم پانی اور دودھ نفع کرتا ہے اور اگر اُسکے کھانے پر بہت دیر نہیں ہوتی اور ابھی تک معدے میں موجود ہے تو کرانین افیون کھانے سے بہت پیدا ہوتی ہے اور زبان رک جاتی ہے اور خدر پیدا ہوتی ہے اور آنکھیں گرجاتی ہیں اور جلد میں خارش اٹھتی ہے اور سرد پسینہ آتا ہے اور بچکی اور ضیق نفس پیدا ہوتا ہے اور آنکھوں میں اندھیرا چھاتا ہے اسکی بوٹھ میں سے آتی ہے اور وہ دودم کے مقدار قائل ہے علاج شبت اور ترب کے مطبوخ میں شہد اور نمک ملا کر تو کرانین اور تیز خقون سے طبیعت نرم کرین اور تریاق مشرد لیطوس دین اور اگر موجود نہو حلیت مادہ غسل میں یا شراب کمینہ میں جس میں کہ دار چینی کوٹ کر ملائین دینا چاہیے اور تریاق اربعہ اور عاقر قرحا اور جنبدیدہ تر مفید ہے اور فلفل اور حلیت اور اہل باریک کو کر ایک بندق کے برابر کھلائین مفید ہے اور بنبدیدہ کا سو گھنا اور روغن قسط سر پر اور بدن پر ملنا نافع ہے فائدہ اگر افیون کو روغن کنجد میں ملا کر کھائین وہ لادوا ہے جو زماثل اُسکے کھانے سے اول تو سبات اور آنکھوں میں سرخی اور اندھیرا پیدا ہوتا ہے اور جب غلبہ ہوتا ہے عقل میں اختلاط آتا ہے اور وہ ایک مثقال قائل ہے اُسکا علاج افیون کے علاج کے مانند ہوتا ہے اور چکن شوربا کلی نفع دیتا ہے سرج اُسکے اعراض جو زماثل کے اعراض کے مانند ہوتے اور دوار اور کانوں کا بہا ہونا اور حکا اور سبات شدید اُسکو لازم ہے علاج تو اور خقون سے تنقیہ کرین اور روغن گل اور گلاب میں کچھ ایک سرکہ ملا کر سر پر رکھین اور افسنتین اور صغتر چکا کر صاف کرین اور پلائین اور تریاق اور دودھ مفید ہیں بیخ اُسکے کھانے سے زبان میں استرخا آتا ہے اور سانس تنگ ہوتی ہے اور عقل جاتی رہتی ہے اور زبان ہوتا ہے اور کھلی آتی ہے علاج تو کے بعد دودھ اور انجیر کا مطبوخ اور روغن بادام اور مسکہ اور شراب اور دوغ سرد اور تریاق اور سنجرینیا اور معاجین کبار دین جو چیز کہ میسر ہو کر بہرہ رطب اُسکو بہت کھانا دوار اور سرد اور بختہ الصوت اور سبات لانا ہے اور تمام بدن میں کزبرہ کی بو آتی ہے اور آدھا رطل اُسکا جرم قائل ہے اگر اُسکا پانی کہتے ہیں کہ چالیس درم تہہ کی بہت سے قائل ہے علاج مطبوخ شبت اور بورہ میں روغن زیت یا روغن سوسن ملا کر دین تاکہ تو آجائے اُسکے بعد زردہ بیضہ مرغ نیمرشت فلفل اور نمک ملا کر اور مرغ فریہ کا گوشت دار چینی اور فلفل ملا کر کھلائین اور شراب مثلث مفید ہے فائدہ اگر کشینزردہ دوسرے بقولات میں ملا ہوا ہوتا ہے تو ضرر نہیں کرتا اور اگر زہرین ملتا ہے اسی کے حکم میں خل ہوتا ہے بزر قطونا یعنی اسبغول اگر اُسکو کوٹ کر کھائین غم اور کرب اور ضیق نفس ہوتا ہے اور قوت اور نبض ساقط ہوتی ہے اور خدر اور تمد پیدا ہوتا ہے اور غشی آتی ہے اور تمام بدن سرد ہوتا ہے علاج گرم پانی اور شہد یا شبت اور بورہ کا مطبوخ ملا کر تو کرانین اور شراب اور تریاق اور زردہ تخم مرغ اور جدو دین

اور شیرہ خرفہ چار تخم کے ہمراہ دین نفع کرتا ہے عنب الشعلب جانا چاہیے کہ عنب الشعلب کی ایک قسم ہے اسکا پھول سیاہ ہوتا ہے اور پتہ ایسا ہوتا ہے جیسے
جرجیر کا پتہ بڑی قسم ہے اسکا کھانا زبان میں خشکی اور پھکی اور خون کی قز اور اسہال مخاطی جنسے سچ ہو جائے پیدا کرتا ہے علاج قز کے بعد دودھ اور شہد سپون
ملا کر اور مرغ فرہ اور بادام تلخ کا کھانا نفع کرتا ہے فطر یعنی کماہ ہندی کھنی اسکا زیادہ کھانا خاق اور قونج لاتا ہے اور اسکی کئی قسم ہوتی ہے سفید اور سیاہ اور نیلگون
اور طائوسی اور سرخ اور سفید قسم کے سوا سب بڑی ہوتی ہیں کہ سفید فاذر ہر ہے اور سرخ زہر اور اسی طرح جو نسبی قسم کہ حشرات کے سوراخ سے قریب ہو یا
ان درختوں سے جن میں کیفیت قوی ہو نزدیک ہو غرض کہ فطر کا کھانا سانس میں تنگی اور سرد پینا اور معدہ اور شکم میں نفع اور منض اور فواق اور غشی لاتا ہے
علاج موی کا پانی یا اسکا مطبوخ بورہ میں یا تک ہندی میں ملا کر دین تاکہ قز آجائے اور تک سلکنجین میں ملا کر دینا ایسا ہی نفع کرتا ہے اور قز کے بعد فقط شراب
ہی یا آبکامہ خاکستر چوب انگور کے ہمراہ یا انجیر گرم پانی کے ساتھ دین اور تریاق اربعہ اور سنجرینیا اور فلاخی اور کونی شراب یا آب سداب کے ہمراہ جو کچھ کہ میں نے
کھلائین اور صندل اور گلاب کا معدے پر ضاد کریں اور جدوار اور تیر حنفہ مفید ہیں تیسری قسم حیوانات کے بیان میں یعنی جاندار خیرین ذرا ریح
گرم اور تیر ہوتے ہیں انکے کھانے سے منہ میں اور شانہ میں سوزش ہوتی ہے اور مڑوڑ اور شدت کا درد پیدا ہوتا ہے اور پیشاب جلا کرتا ہے اور قنصیب ورم
کرتا ہے اور تپ اور اختلاط عقل اور غشی عارض ہوتی ہیں علاج گرم پانی اور روغن کنجد یا انجیر اور شدت اور پودنہ کام مطبوخ پلا کر کئی مرتبہ ڈکرائیں اور شانہ کی
اصلاح کے لیے باسلیق کی فص بکھولیں اور تازہ دودھ اور لعابات پلائیں اور حنفہ کہ آب جو اور طبعہ اور برنج اور بٹا اور مرغ کی چربی سے بنائیں استعمال کریں اور
شورباے مرغ کھلائیں اور کہتے ہیں کہ روغن بے کا کھانا اور ملنا اسکا فاذر ہر ہے اور حب صنوبر صغارا اور کبار مثلث کے ہمراہ دینا مفید ہے اور انجیر اور زنبق اور
روغن مسکہ وغیرہ اور زرد تخم مرغ مفید ہیں اور چاہیے کہ روغن گل اور بیضہ مرغ کی سفیدی اچیل میں ڈالیں اور آرد جو اور شہد کا ضاد کریں وزغہ اور حباب
وزغہ چھپکلی اور حباب گرگٹ وزغہ کہ سالامندرا کی ایک قسم ہے اسکا گوشت قابل ہے اگر شراب میں گر پڑے اور پھول کر پھٹ جائے اسکا کھانا قز اور وجع الفواد شدید لاتا
ہے اور حباب کا گوشت ایسی ہی تاثیر رکھتا ہے اور اسکا بیضہ اگر کھائیں ہلاک کرتا ہے علاج وزغہ کے لیے جو کچھ ذرا ریح میں کام آتا ہے کام میں لائیں اور حباب کے
لیے چاہیے کہ کنجد اور خرفہ اور قندنیون کو برابر لیکر روغن گاؤ میں دیوں اور تازہ دودھ نفع کرتا ہے اور روغن ملنا اور حمام میں جانا مفید ہے اور حباب کے
بیضہ کا یہ علاج ہے کہ قز کریں اور بدن پر روغن ملین اور گرم نمک سر پر رکھیں اور مسکہ اور خیطیانا کھلائیں سالامندرا اسکا کھانا معدے میں درد شدید اور
شکم میں ورم استسقا کے مانند اور احتباس بول اور ورم زبان اور زوال عقل لاتا ہے اور بدن میں بعضی جگہ سیاہ اور سفید ہو جاتے ہیں علاج قز اور
حنفہ سے شکم کو پاک کریں اور تریاق افعی اور عکاک البطم اور رایتانج یا سیعہ اور شہد اور حب صنوبر روغن زیت میں مفید ہے ضفادع اسکا کھانا بدن میں
ورم اور رنگ میں نیلاں اور زردی اور غشی لاتا ہے اور بالون کو اور دانٹون کو کرتا ہے اور کھانے کی اشتہا کو باطل کرتا ہے علاج گرم پانی سے قز کریں اور
مسل دین اور کثرت سے شرب کا پینا اور ریاضت کرنا اور حمام میں پسینا لانا اور آبن میں لانا اور روغن بدن میں لانا مفید ہے اور دوا المسک اور
دوار الکرم و سعید اور بچ فز و شقال شراب کے ہمراہ مفید ہے زہرہ سگ آبی اسمن سے مسور کے دانہ کے برابر ایک ہفتہ کے بعد ہلاک کرتا ہے علاج
روغن اور تازہ دودھ خیطیانا اور ارچینی اور پیرمایہ خرگوش کے ہمراہ کھانا اور روغن بادام بدن میں ملنا اور تلطیف کی تدبیر کرنا نفع کرتا ہے زہرہ یوز

پلنگ ہندی جتیا اسکے کھانے سے زرد اور سبز قز اور منہ میں تلخی اور آنکھوں میں زردی پیدا ہوتی ہے علاج روغن اور گرم پانی سے قز کرین اور تریاق
دین گل مخوم حب الغار تخم سداب ہر ایک برابر ایک جزو کا آدھا حصہ کوٹ کر شد میں ملائیں اور ایک شتعال دین اور ہینہ کا سا علاج کرین پھر غشی
اسکا کھانا پاپے غشی لانا ہے اور اس سے نجات پانا دشوار ہے علاج روغن مسکہ گرم کر کے اور روغن کبجد دین اور اسکے بعد گرم پانی پلائیں اور قز کرائیں اور
فادر اور تریاق کبیر اور مشرودیطوس کھلائیں اور غذا کے لیے مارا لیم دین عرق دو اب اسکا کھانا کرب شدید اور منہ پر زردی اور دم اور خفاق
پیدا کرتا ہے اور عرق بدبو جاری کرتا ہے علاج قز کرائیں اور تریاق گل مخوم دین اور زراوند اور نک اندرانی ہر ایک آدھے درم کے برابر گرم پانی میں کھلائیں
شیر گاؤ کبھی معدہ میں فاسد اور ترش ہو جاتا ہے اور غشی اور دوار اور نم معدہ میں پیچ و تاب لانا ہے اور شاید کہ ہینہ ہو جائے اور ہلاک کر ڈالے علاج
مارا غسل پلا کر قز کرائیں اور صرف شراب اور فلافل کھانا اور روغن نار دین روغن بادام روغن مصطکی معدے پر ملنا اور گلقد اور گلاب مفید ہیں کبھی
معدے میں دودھ جم جاتا ہے اور غشی اور سرد عرق اور نافض لانا ہے علاج پیرمایہ آدھا شتعال لیکر پانے سرکہ میں یا باقلے کے دانے کے برابر حلیت
آب پودینہ اور سکنجبین میں یا طلیخ تخم کرفس آب غسل میں دین تاکہ بہ جائے پھر مارا غسل سے قز کرائیں فائدہ پیرمایہ کو اگر دودھ کے اوپر یا اس سے
پہلے کھائیں دودھ کو معدے میں جمادیتا ہے اور اگر دودھ جم جائے اور اسکے اوپر کھائیں اسکو بہاتا ہے اور بہتر ہے جو کہ دودھ پیکر نہ سونیں اسی واسطے
رات کو اسکا کھانا ممنوع ہے اور دودھ کے اوپر کوئی غذا نہ کھائیں اور تھجن لبن و دم یعنی دودھ اور خون کا جم جانا امراض معدہ میں مع فوائد کے گذرا
خون جب وقت کہ صرف خون معدہ میں یا سینہ میں یا آنتوں میں یا شانہ میں جم جاتا ہے خفاق اور سقوط قوت اور غشی اور اعضا میں سستی اور اطراف میں
سردی اور نبض میں ضعف لانا ہے علاج خاکستر خوب انجیر اور مغز گوش یا ایک درم پیرمایہ شراب میں ملا کر دین پھر اگر سینہ اور معدہ میں جم گیا ہے تو
کرین اور اگر آنتوں میں ہے حقہ کرین اور اگر شانہ میں ہے چونسی دوائیں کہ حصات میں مخصوص ہیں انکو استعمال کرین سمک بارڈ کہ سمک اللیل بھی
کتے ہیں یعنی جس مچھلی پر ایک رات گزر جائے کبھی اسکے کھانے سے اضطراب اور ہینہ پیدا ہوتا ہے اور شاید کہ ہلاک کرے علاج قز کرین
اور میہ اور شراب میں عصارہ بھی ملا کر دین اور گل مخوم مفید ہے اور بھنا ہوا گوشت کہ اسکو گرم ہی لپیٹ کر اور ڈھانک کر رکھیں اور ٹھنڈا ہو جائے
اور اسکا بخار گھٹ کر اس میں رہ جائے زہر کے حکم میں ہوتا ہے اسکے کھانے سے غشی آتی ہے اور عقل جاتی ہے اور ہینہ پیدا ہوتا ہے علاج اول
معدے کو قز سے پاک کرین پھر پیہ اور شراب میں آب بہ اور آب سبب اور گل مخوم ملا کر دین اور دوار المسک اور جو کچھ کہ ہینہ میں مذکور ہے نفع کرتا
ہے اور سونے سے اور جماع کرنے سے ممانعت کرین ارنب بحری یعنی خرگوش دریائی اسکا کھانا نفث الدم اور ربو اور عرق بدبو اور معدے
میں اور سینہ میں درد لانا ہے علاج گرم پانی سے قز کرین اسکے بعد خطمی اور جازی کا سلیوخ پلائیں اور سکنجبین حمام مفید ہیں اور اگر سینہ میں کچھ درد باقی
رہے باسلیق کی فصد کھولیں اور شربت شتاش اور شربت عناب پلائیں گاؤ کو بھی اگر کوئی شخص اسکی دم کا سرا کھائے اس میں درد پیدا ہوتا ہے
علاج گرم پانی اور روغن ملا کر قز کرائیں اور پستہ اور قندق اور انجیر کھلائیں اور جب قز سے معدے کا تھقہ ہو جائے آدھا درم فیلز ہرج
سیفنج کے ہمراہ مفید ہے اور تریاق فاروق اور مشرودیطوس نافع اور بہتر غذا برہ کا گوشت ہے مگر اس میں گرم دوائیں نہ ملائیں —

فصل سانپ وغیرہ زہر دار جانوروں کے کاٹنے کے علاج میں کئی طریق پر جاننا چاہیے کہ سانپ کے اقسام بہت ہیں اور شمار میں نہیں آسکتے انہیں سے بعض تو علاج میں مثلاً مظلہ یعنی کلغی والا سانپ وغیرہ کہ بڑی بڑی تمباؤں میں انکا ذکر مفصل لکھا ہے اور اس مختصر میں اسکا لکھنا مناسب نہ سمجھا اور ایک قاعدہ جامع کہ سموم کے دفع کرنے میں کام آتا ہے فقط وہی لکھا جاتا ہے جان لین کہ زہر چھڑ طریق سے دفع ہوتا ہے اول تو یہ کہ کوئی ایسی چیز دین کہ حرارت غزیری کو مشتعل کرے اور احسا کو قوت دے اس سبب سے طبیعت کو قوت ہو اور زہر کو دفع کرے مثلاً تریاق کبیر اور لعبت بربری وغیرہ دوسرے یہ کہ جلد بدن سے رطوبات کو نکالیں تاکہ زہر اُنکے ساتھ بدن میں نہ پھیلے اور اعضاء رئیسہ میں نہ پھونچے اور رطوبات کی تقلیل کا طریق تو یہ ہے اُسکے بعد فصلا و اسہال اور ادرار مگر زہر کے جمیع اقسام میں جامع النفع ہے بخلاف فصد کے کہ اُسکو ہر ایک جگہ نہیں کر سکتے تیسرے یہ کہ جو فاذ زہر آزمودہ اور جو تریاق کہ بالخاصیت اُس زہر سے مخصوص ہو دیوں جیسا کہ تمساح کا گوشت تمساح کے کاٹنے میں اور افعی کا گوشت افعی کے ڈسنے میں چوتھے یہ کہ کوئی ایسی دوا اٹھلائیں کہ اُس حیوان کے مزاج سے مضاد ہو مثلاً انگرہ کہ بھوکے مزاج سے مضاد ہے اور اُسکے مانند پانچویں یہ کہ کوئی دوا اور کوئی تدبیر ایسی کریں کہ طبیعت کو حرکت ہو اور طبیعت موج کے طور پر زہر کو جلد کی طرف پھینک دے مثلاً مشور و داؤن سے عرق لانا یا دوڑنے سے اور اُسکے سوا لیکن یہ تدبیر خوف سے خالی نہیں کیونکہ کبھی اخلاط کی حرکت سے زہر اعضاء رئیسہ میں سرایت کرتا ہے چھٹے یہ کہ کوئی ایسی تدبیر کریں کہ زہر کو نہ پھیلنے دے اور یہ اس طرح ہوتا ہے کہ جسوقت کاٹنے کی نوبت پہنچے اسی وقت اُس عضو کو کاٹ ڈالیں اور جڑ سے الگ کریں اگر ممکن ہو پھر داغ دین یا یہ کہ کاٹنے کی جگہ سے اوپر اُس عضو کو بہت سخت بانڈھیں اور کاٹنے کی جگہ اِدویہ مخدرہ رکھیں تاکہ زہر حد سے اُگے نہ بڑھے یا یہ کہ اُس جگہ حجامت مع الشریط یا بلاشرط کریں یا فقط پھینچے ہی لگائیں اور شاخ نہ کھینچیں یا جو کھین لگائیں تاکہ زہر اُس راہ سے نکل آئے اور بدن کی طرف نہ جائے اور اُس عضو کو مُنہ سے چوسنا زہر کے کھینچنے کا آسان طریقہ ہے اور مفید ہے ابتداء جو شخص مُنہ سے چوسکر کھینچتا ہے وہ شخص چاہیے کہ شکم سیر ہو بھوکا نہوا اور مُنہ کو دھوئے اور شراب سے کلی کرے بلکہ کچھ ایک پی جائے اور اپنا مُنہ روغن گل یا روغن بنفشہ سے اول چکنا کر لے پھر چوسنے کا ارادہ کرے اور جسوقت کہ مُنہ وہاں سے اٹھائے مُنہ کا لعاب اور پانی نکال ڈالے تاکہ وہ اور اُسکے دانت آفت سے بچیں فائدہ اول مفرد اور کرب داؤن کا ذکر ہے کہ زہر بیلے جانوروں کے کاٹنے میں نفع کرتی ہیں لاغیہ اُسکا دودھ کالے سانپ کے کاٹنے کو بہت نفع کرتا ہے خمر کہ اُس میں کالا سانپ گر کر مر جائے سب جانوروں کے کاٹنے ہونے کو مفید ہے مگر الا تخرج یعنی تخم تریج دو مثقال سب حیوانات کے زہر کی ضد ہوتا ہے مگر ہنخاشک اور بیخ انجدان سب زہروں کا فاذ ہے اور حب بلسان اور بادام اور انجیر اور بندق اور خبطیانا اور جاوشیر اور زراوند اور شکوفہ خزہرہ اور اُسکی تہی اور دارچینی اور جرجیر اور راسن اور قیصوم اور قردمانا اور غار یقون یہ سب مفید ہیں اور ثمرۃ الدلب یعنی چنار کے درخت کا پھل کہ تازہ نکلا ہو عجیب اثر کرتا ہے اور بطون اور سعدہ ابن عرس یعنی نیولے کا پاک کر کے کشینز کے ہمراہ بھونا ہوا اور خشک کیا ہوا نفع کرتا ہے اور ابن عرس زندہ کا مطبوخ اور شوشنی کا مطبوخ اور شراب اور طینح سرطان نہری اور کچھوے کا خون اور طحال عجیب الاثر ہے اور سرگین بز سوختہ کھانا اور ضماد کرنا اور کماذریوس اور تخم باداؤر اور حرف اور زیرہ کہ کلوئنجی کی وضع کا ہوتا ہے اور لہسن اور پیل اور بز خند قوتی بانی میں یا شراب میں اور طینح پودینہ کو ہی ضماد کرنا اور

لکھنا مفید ہے تریاق کہ سب زہری جانوروں کے کاٹنے کو اور تمام سہی دواؤں کے ضرر کو فائدہ کرتا ہے شوینہ تخم ہزارا پسند زیرہ ہر ایک دو درم خطیانا زرا و گند
ہر ایک ایک درم فلفل سفید ہر ایک آدھا درم یہ سات دواہین انکو کوٹ چھا لکر شہد میں ملائیں خوراک باقلا سے رومی کے برابر شراب میں دیویں دوسرا
نسخہ حب لبسان زوفل خشک تخم شلغم دشتی فلفل سفید فلفل سیاہ دار فلفل وچ انیسون فطر اسالیون اسارون زیرہ بزر البلیج ہر ایک چار درم سنبل قنطاریق
اؤخر ہر ایک چھ درم یہ چودہ دواہین انکو کوٹ چھا لکر شہد میں ملائیں خوراک باقلا سے رومی کے برابر دوسرا نسخہ کہ عجیب اثر کرتا ہے ایون مر ہر ایک ڈیڑھ درم
سیخ زرا وند طولیخ نذا وند حرج ہر ایک تین درم سداب دو درم ان پانچوں دواؤں کو جرجیر کے پانی میں کھسکوا کر کف امارڈالین اور صاف کرین کرین
اور شہد میں ملائیں اور ایک مثقال شراب میں دین اور وہ کہ کاٹنے کی جگہ پر انکار کھنا مفید ہے لفظ سپید یا ازرق طلا کرین اور دو دھوپکا اور پکا ہوا روغن
میں ملا کر رکھیں اور جب بیدتر ہو دینہ نہری کے عصارہ میں ملا کر یا گوگرد بول میں گھسکا یا سرکہ اور نمک یا زہرہ گاؤ فقط یا خاکستر چوب انجیر اور خاکستر
چوب انگور سرکہ میں یا المسن اور نمک کوٹ کر یہ سب مفید ہیں دوسری تدبیر مرغ خانگی زرنہ لیکر اسکو زندہ ہی سینہ چاک کرین اور اس جگہ پر رکھیں
اور جب اسکی گرمی کم ہو جائے دوسرا رکھیں اور سرگین بز تمام زہری جانوروں کے کاٹنے کو نفع کرتا ہے مگر اس سانپ کے کاٹنے کو جسکو
عربی میں ضما کہتے ہیں اور زفت اور روغن زیت پکا کر اور نمک ملا کر طلا کرین افی کے کاٹنے کو نفع کرتا ہے اور داغ دیتا ہے امتبا و جسوقت
کہ لسع کے مقام میں دواؤں کے استعمال سے یا خود بخود زخم ہو جائے اسکو غنیمت سمجھیں اور بھرنے نہ دین تاکہ زہر اچھی طرح نکلتا رہے اور جہاں
کسی ایسے عضو میں کاٹا ہو کہ اسکا قطع کرنا اور باندھنا ممکن نہیں یا تدبیر مذکورہ فائدہ نہ کرین لازم ہے کہ اسکے گرد اگر گوشت استرہ سے کاٹ ڈالیں تاکہ
استخوان صاف نکل آئے پھر ان طلاؤں سے معالجہ کرین جو زہر کے مزاج کو بدل ڈالیں اور اسکو دہین جمادیوں مثلاً بیروغ وغیرہ جو کچھ کہ اس زہر کے
مناسب ہو یا اس جگہ گرم لوہے سے داغ دین یا زفت اور روغن زیت پکا کر اسپرطلا کرین۔

فصل حیوانات زہر دار کے کاٹنے کا بیان تفصیل کے طور پر اور ہر ایک ایک نوع میں لکھا جاتا ہے پہلی نوع لذغ عقرب کے
بیانین بچھو کے کاٹنے کی علامت یہ ہے کہ اس جگہ درم اور سرخی اور صلابت ہو اور اس جگہ میں درد کی شدت ہو اور اگر پیش شریان پر لگتا ہے غشی آتا ہے
اور اگر عصب پر لگتا ہے صرع اور صداع پیدا کرتا ہے علاج اسی وقت جہاں ڈنک مارا ہے اسجگہ سے اوپر بند لگائیں اور زہر کو منہ سے یا مناجم سے کھینچیں
اور گرم پانی سے یا بابونہ اور سبوس اور برنجاسف اور سداب کے طہیخ سے اس عضو کو دھوئیں اور بندق ہندی منہ میں چبائیں اور کھول میں گر کر
اسجگہ پر رکھیں اور پودینہ اور آرد جو سداب کے پانی میں یا گوگرد اور تخم تھان اور نمک اور عکال البطم اور جب بیدتر یا المسن کوٹ کر روغن زیت میں
ملا کر ضا کرین یا انہین سے جو چیز کہ میسر ہو اور روغن فرغیون اور روغن زنبق طہین اور سیر اور حلیت اور عاقر قرحا شراب میں کھلائیں یا ایک مثقال
حلیت ایک اوقیہ شراب میں اور تریاق اربعہ اور سنجرینا اور سیر اور اسکے برابر رب جو کچھ ایک شراب میں ملا کر مفید ہے اور عرق لانا اور حمام میں جانا
مفید ہے اور اگر کوئی ایسی تدبیر ہو کہ اسی عضو کو جس میں کاٹا ہے پسینا آئے بہتر ہے اور کہتے ہیں کہ حمام کے بعد شراب مفید ہے اور مجرب ہے نمک طعام تھوڑا سا کھانا
اور بعضے کہتے ہیں کہ اگر ترب اور بادروغ کھائیں بچھو کے کاٹنے سے ضرر نہیں ہوتا سو جہاں کہیں کہ بچھو کی کثرت ہو ترب اور بادروغ ہمیشہ کھائیں اور

جو چیز کہ مسام اور راستون کو کھولے اُس سے پرہیز کریں مثلاً تخم کرفس وغیرہ اور ایک قسم کا بچھو ہوتا ہے کہ اُسکو جزارہ کہتے ہیں اسواسطے کہ جب وہ چلتا ہے اُسکی دُم زمین پر کھینچی ہوتی جاتی ہے اور اُسکا زہر گرم ہوتا ہے اور اُسکا خاصہ یہ ہے کہ جسدن کاٹتا ہے درد کم ہوتا ہے اور دوسرے تیسرے دن درد کا غلبہ ہوتا ہے اور زبان ورم کرتی ہے اور بجائے بول خون آتا ہے اور کرب شدید اور غشی اور خفقان اور یرقان اور حبس طبیعت لاتا ہے اور شاید کہ ہلاک کر ڈالے علاج اول محاجم سے چوسین اور داغ دین پھر فصد کریں اگر داغ نہ ہو سکے فریون اور جذبید ستر اُسجگہ پر رکھیں اور اُسکے گردا گرد گل ادنی اور سرکہ طلا کریں اور جان لین کہ نازہ دودھ کھانا اور رب سیب اور رب ہی اور شیرہ کا ہوا و شیرہ کاسنی اور شیرہ خیاریں اور کدو اور آب جو اور آب طلخشق اور پست سیب سرد پانی میں اور قرص کافور مفید ہیں اور آدھا مثقال کافور آب سبب ترش کے ہمراہ بہت ہی نفع کرتا ہے اور اگر درد شدید ہو آب فواکہ سرد کر کے اور دوغ ترش دین اور طلخشق اور برگ سیب ترش اور کشیند خشک اجزا برابر باریک کو ٹکڑے کف ٹھنڈے میں ڈالیں اور میوون کا پانی روٹا میں ملا کر سرد کریں اور پلاٹین اور اگر شکم میں نفع ہو جائے حقہ کریں اور اگر زبان میں ورم ہو کر زیر زبان کھولیں آب کاسنی اور سکنجبین سے غرغہ کریں فائدہ جب عقرب جزارہ کا زہر محاجم سے چوسنے کا ارادہ کریں چاہیے کہ مجھ کے اندر دھنی ہوتی روٹی بھر دین کیونکہ اگر ایسا نہ کیا جائے چوسنے والا ہلاک ہوتا ہے سو اُسکا چوسنا کسی طرح سے مناسب نہیں مگر ان شرائط سے کہ معالجہ کلی میں مذکور ہیں دوسری نوع لدغ زنبور اور شہد کی مکھی کے بیان میں اُسکے نیش سے آناس سرخ اور درد شدید پیدا ہوتا ہے اور ایک اور قسم کی زنبور ہوتی ہے کہ اُسکا سر بڑا اور سیاہ ہوتا ہے اور اُسکے اوپر دائرے ہوتے ہیں اُسکے ڈنک مارنے سے درد شدید اٹھتا ہے اور شاید کہ ہلاک کر ڈالے علاج اسی وقت تین کف کشیند کھلائیں درد کو موقوف کر لیا ہے اور بیخ کاشیاف اٹھائیں اور آب خطمی آب جباری آب خرفہ آب عنب الثعلب آب کالج طلا کریں اور ایک کپڑا سرکہ میں بھگو کر برف وغیرہ میں سرد کریں اور وہاں رکھیں اور خالص مٹی سرکہ میں یا کافور سرکہ میں یا طحلب سرکہ میں یا جو کا آٹا سرکہ میں ملا کر یا کبجہ کو ٹکڑے کر کے سرکہ میں یا آب کشیند ترین سرکہ اور کچھ ایک کافور ملا کر طلا کریں اور رب سیب اور سکنجبین اور آب انار ترش اور آب خیار اور آب کاسنی اور کاہوا اور کشیند اور قند سرد پانی میں کھانا مفید ہے اور اگر بڑی زنبور نے کاٹا ہے یا بدن میں اتلا ہے فصد کریں اور زنبور کے گھر کی مٹی سرکہ میں ملا کر طلا کریں کہ مفید ہے فائدہ جب شہد کی مکھی ڈنک مارتی ہے اُسکا ڈنک اسی جگہ جاتا ہے اور جیسا سب قسم کی زنبور کا علاج ہوتا ہے اُسکا بھی ویسا ہی علاج ہوتا ہے اور اُس جگہ پر مکھی کا ملنا درد کو بھلاتا ہے تیسری نوع لسع النملہ یعنی چیونٹی کا کاٹنا نملہ کی بہت قسم ہوتی ہیں اور ایسا کہتے ہیں کہ اندلس کے جنگل میں بعضی جگہ بہت دور پر چیونٹی ہوتی ہیں گرگ کے برابر کہ جب آدمی کو پاتی ہیں مار ڈالتی ہیں غرض کہ جیسا زنبور کا علاج ہے چیونٹی کے کاٹنے کا بھی ویسا ہی علاج ہے چوتھی نوع ژیتلا اور عنکبوت کے کاٹنے کا بیان یعنی مکھی کا کاٹنا اُسکے اقسام بہت ہیں اور اُسکے اقسام میں بدتر مصری ہے کہ پروانہ کی صورت ہوتی ہے اور سب اقسام کے کاٹنے سے اکثر ورم اور کچھ ایک سرخی اور نیلا پن اور سبزی پیدا ہوتی ہے اور اُسکی ہر ایک قسم کو اعراض مخصوص ہیں چنانچہ سرخ مکھی کے کاٹنے سے تھوڑا سادہ ہوتا ہے اور خارش ہوتی ہے اور جن ہوتی ہے اور سیاہ کے کاٹنے سے درد شدید اٹھتا ہے اور بدن میں سردی آتی ہے اور ریشہ ہو جاتا ہے اور اگر سفید کاٹی ہے تو اسہال آتے ہیں اور تھوڑا سادہ اور خارش عارض ہوا اور کو کبہ یعنی جسکی پشت پر لکیریں چمکدار ہوں اگر وہ کاٹی ہے تو خردا و بدن میں سستی ہو جاتی ہے اور زرد جیسے رومان ہوتا ہے اُسکے کاٹنے سے

درد شدید اور عیشہ ہوتا ہے اور عرق آتا ہے اور شکم میں نفخ ہو جاتا ہے اور کبھی ہلاک کرتا ہے علاج جمیع اقسام کا یہ ہے کہ اول اُس جگہ کو منہ سے یا مجھ سے چوسن تاکہ زہر کھچ آئے اور اُس کے بعد گرم پانی میں رکھیں اور نمک کا پانی طلا کریں اور حمام درد کی تسکین میں بہت مفید ہے اور مناسب یہ ہے کہ ہر خطہ گرم پانی میں تھکین یا چوبنجیر کی خاکستر اور نورہ اور قلعی باریک کوٹ کر گرم پانی میں طلا کریں اور مذہک اچھا ضماہی اور تریاق اربوا و سحرینیا اور سفوف کہ سیاہ دانہ اور تخم کرفس کا بنایا ہوا ہوا حلیت گرم پانی میں ملا ہوا مفید ہے اور ایک قسم کی مٹھی ہوتی ہے کہ اُس کے کاٹنے سے اطراف سرد ہو جاتے ہیں اور بدن میں شہریہ اور قنصیب میں انتشار اور تمدد اور شکم میں نفخ پیدا ہوتا ہے اور اُس کی تدبیر یہ ہے کہ سداب و رسعد اور شوینہ زرابین کھلائیں اور تریاق کا کھانا اور حمام میں عرق لانا مفید ہے اور ایک قسم کہ سیاہ ہوتی ہے اور اُس کے پائون چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں اُس کے کاٹنے سے تپ مطبقہ اور خارش پیدا ہوتی ہے اور وہ جگہ سیاہ ہو جاتی ہے اور اُس کا زہر گرم ہوتا ہے بخلاف سباقام کے اور اُس کی تدبیر یہ ہے کہ فصد کئی دفعہ کریں اور مطبوخ نوآک سے طبیعت نرم کریں اور اُس گوشت فاسد کو قطع کریں پھر قروح رویہ کا معالجہ کریں اور عنکبوت کی ایک اور قسم ہے کہ فصد کھلاتی ہے اور وہ کھلی کے اوپر کود کر آتی ہے اور اُس کو پکرتی ہے اور سیوا سے فصد کتے ہیں یعنی جیسا چتیا اور شیر شکر کرتا ہے اور اُس مٹھی کے پائون چھوٹے چھوٹے اور سفید اور اُس پر نقطے سیاہی مائل ہوتے ہیں اور اُس کے کاٹنے سے خارش ہوتی ہے اور سرد پسینا آتا ہے اور اُس کی تدبیر یہ ہے کہ حضض اور روغن گل اور سرکہ کہ اُس میں بیخ کرفس پکا میں طلا کریں فائدہ کو دینے والی مٹھی جس کے ہاتھ اور پائون دراز ہوتے ہیں اُس کے کاٹنے سے معدے میں درد ہوتا ہے اور بول و براز دشوار ہو جاتا ہے اور یہ بہت بُری قسم ہے اور قائل ہے اُس کا علاج رتیلا کا سا علاج ہوتا ہے اور رتیلا ایک حیوان ہے مٹھی کی صورت پانچویں نوع میں سام ابرص جس کو کرپاسہ اور چلیاسہ اور ہندی میں چھپکلی کہتے ہیں اُس کے کاٹنے کا بیان ہے اُس کے کاٹنے سے قلق ہوتا ہے اور تپ پیدا ہوتی ہے اور رطوبت فاسد ہتی ہے اور جہان کاٹا ہوا ہاں ہر وقت درد رہتا ہے کیونکہ اُس کے دانت اسی جگہ رہ جاتے ہیں علاج کوئی ایسی تدبیر کریں کہ اُس کے دانت باہر آجائیں اور اس طور سے ہوتا ہے کہ روغن اور خاکستر طین یا ابرشیم اسپرٹین یا ابرشیم اسپرٹین اُس کے بعد خاکستر روغن میں ملا کر وہاں رکھیں اور اگر درد ہر وقت رہے اور اس تدبیر سے زائل نہ ہو منہ سے خوب چوس کر سبوس کا پانی گرم اسپرٹین اور تریاق رتیلا مفید ہے اور اگر تھوڑا سا ابرشیم چھری پر لٹیکر اس جگہ پر رکھ کر چاروں طرف کو کھینچیں اُس کے دانت جلد نکل آتے ہیں اور صوف کو ریزہ ریزہ کریں اور اس بغول میں ملائیں اور صمغ عربی کے پانی میں ملا کر اُس جگہ پر دیر تک رکھیں اور دفعہ زور سے اٹھائیں تاکہ دانت جلد باہر آجائیں اور اُن کے باہر آنے کی علامت یہ ہے کہ تپ موقوف ہو اور اُس جگہ کا نیلا پن زائل ہو اور پیپ کا ہنا موقوف ہو جائے چھٹی نوع میں سالامندرا کے کاٹنے کا بیان ہے وہ ایک جانور چھپکلی کی صورت ہے اور چار پائون رکھتا ہے اور دم کوتاہ ہوتی ہے اور سر اُس کا سیاہ اور گردن باریک اور وہ سام ابرص سے بڑا اور چکلا ہوتا ہے اور اُس کا رنگ البق زرد اور سیاہ ہوتا ہے اور نو شادر کی کان میں بہت ہوتا ہے اور کہتے ہیں کہ آگ میں نہیں جلتا اور پھر اسپرٹین ہوتا اور سموم قتالہ میں سے ہوتا ہے جیسے ذریعہ ہوتے ہیں اور اُس کے زہر کی مضرت یہ ہے کہ درد شدید اور باطن میں گرمی آگ کے مانند پیدا کرتا ہے اور گرم گرم لانا ہے اور زبان رُک جاتی ہے یا بوجھل ہو جاتی ہے اور اعضا کانپتے ہیں اور جیس ہو جاتے ہیں اور شاید کہ جہان کاٹا ہے وہ جگہ سیاہ ہو جائے اور شاید کہ متعفن ہو کر گر پڑے علاج جو کچھ کہ ذریعہ کے معالجہ میں کہا ہے وہی اُس کا علاج ہے اور جنگلی کچھوے کے اور دریائی کے بیضہ کا کھانا مفید ہے اور طبع ضعیف کا کھانا اور ضا د نفع کرتا ہے ساتویں نوع میں آدمی کے کاٹنے کا بیان جاتا ہے چاہیے کہ بھوکے

آدمی کا کاٹا ہوا بہت بُرا ہوتا ہے اور روزہ دار کے کاٹنے سے عوارض پیدا ہوتے ہیں علاج زیت اور موم پکا کر یا خاکستر چوب انگوٹھ سرکہ میں ملا کر یا پیرسا اور سرکہ یا پوست بچ بادیان اور شہد یا مرہم سود کہ قند اور زیت اور موم اور مرغ کی چربی سے بنائیں یا آرد باقلا اور پانی اور سرکہ اور روغن گل یا پیاز اور نمک اور شہد انہیں جو کچھ کہ میسر ہو ضما د کریں اور اگر ورم ہو جائے مردار سنگ کا طلا کرنا بہت مفید ہے اور تخم شبت جلا کر اور باریک کوٹ کر یا کرنب کی خاکستر اور سرکہ اور کچھ ایک روغن زیت یا روغن کنجد کا طلا مفید ہے فائدہ جس آدمی کو دیوانہ کتا کاٹے اور وہ بھی دیوانہ ہو جائے واجب ہے کہ اسکی صحبت سے پرہیز کریں کیونکہ ایسے آدمی کے کاٹنے سے بھی وہی حالت پیدا ہوتی ہے کہ جو دیوانے کتے کے کاٹنے سے ہو جاتی ہے اور اسکا تدارک مشکل ہوتا ہے اور تدبیر وہی ہے کہ سنگ دیوانے کے لیے لکھی جائیگی آٹھویں نوع میں کتے کے کاٹنے کا بیان کہ دیوانہ نہو یعنی ہوشیار ہو علاج جو کچھ انسان کے کاٹنے میں بیان کیا ہے وہی مفید ہے اور پیاز اور نمک اور شہد اور نطرون اور سرکہ یا نمک اور پیاز اور سداب اور باقلا اور بادام تلخ اور شہد خالص اچھا ضما د ہے اور مسنگ پر سرکہ ڈالنا یا صوف سرکہ میں بھر کر رکھنا مفید ہے اور اگر سرکہ میں تھوڑا سا روغن گل ملائیں بہتر ہے اور تھوڑا سا نطرون سرکہ میں ملا کر وہاں رکھ کر باذن خدا اور تین دن کے بعد اسکو بدلتا اور اسی طرح استعمال کرنا نہایت نفع کرنا ہے خاص کر اگر یہ خوف ہو کہ شاید دیوانہ کتا ہو گا نوین نوع میں چتیا اور شیر اور اسکے اقسام کے کاٹنے کا اور انکے چنگل کے زخم کا بیان ہے جاننا چاہیے کہ انکے دانت اور چنگل زہر سے خالی نہیں سو بہتر یہ ہے کہ اول زخم کی جگہ مجھ استعمال کریں تاکہ زہر کا مادہ باہر آجائے اسکے بعد زراوند اور بچ سوسن اور شہد کا ضما د کریں پھر جراحت کو سرکہ سے دھوئیں اور قشور نحاس اور ایرسا اور خبث الفضة اور موم اور روغن زیت کامرہم بنا کر استعمال کریں باقی قروح کا علاج کریں فائدہ اگر چاہے کو پکا کر اسکے پانی سے شیر کے زخم کو دھوئیں اسکی خاصیت ہے کہ معاً اچھا کرتا ہے اور زہر کو دفع کرتا ہے دسویں نوع میں دریائی کتا اور گراور سیاہ مچھلی جسکو کوچ بولتے ہیں انکے کاٹنے کا بیان ہے علاج اسکا زہر کھینچیں پھر چالیاں استعمال کریں اور نمک روئی میں بھر کر یا نطرون شہد میں ملا کر زخم پر لگائیں اور بظا اور مرغ کی چربی اور مطلقاً چربی اور مسکہ اور روغن گل مفید ہیں گیارھویں نوع میں بن عرس یعنی بولے گے کاٹنے کا بیان ہے جاننا چاہیے کہ اسکے کاٹنے کا درد بدن میں جلد پھیل جاتا ہے علاج لہسن یا کچا انجیر یا آرد کر سنہ ضما د کریں اور اگر بن عرس کا گوشت اُبھکر پر رکھیں اسی وقت درد کو بھلانا ہے اور بڑا فائدہ کرتا ہے فائدہ کبھی نیولا بھی گتے کی طرح باقلا ہو جاتا ہے اور جسکو کاٹا ہے وہ بھی دیوانہ ہو جاتا ہے اور دیونہ بولے گے کاٹنے کا وہی علاج ہے کہ جو بولے گتے کے علاج میں آنگا بارھویں نوع میں آبی کے کاٹے ہوئے کا بیان ہے اکثر اسکے کاٹنے سے درد شدید پیدا ہوتا ہے اور وہ جگہ سبز اور سخت ہو جاتی ہے علاج منھ سے چوسکر یا محاجم لگا کر اسکا زہر کھینچیں اور پیاز اور پودینہ کا ضما د کریں اور سیاہ دانہ یا کنجد پانی میں ضما د کرنا اور پودینہ کھانا مفید آتا ہے اور باقی احتیاج کے موافق علاج عام کریں تیرھویں نوع میں بھیرے اور بندر کے کاٹنے کا بیان ہے علاج جو کچھ کہ چتیا وغیرہ کے زخم کے معالجہ میں نوین نوع میں گذرا اسپر عمل کریں اور پیاز اور نمک دونوں کو کوٹ کر بندر کے زخم پر رکھنا مفید ہے چودھویں نوع میں درل کے کاٹنے کا بیان ہے درل ایک حیوان ہے سو سمار کی صورت جب کاٹ کھاتا ہے زخم ہو جاتا ہے اسکا علاج قروح ردیہ کا سا علاج کریں فائدہ دریا اور چنگل میں بہت سے کاٹنے والے جانور ہوتے ہیں کہ انکے کاٹنے سے بڑے بڑے اعراض پیدا ہوتے ہیں اور ان سبھوں کا علاج یہ ہے کہ زہر کو جذب کریں اور تا وقتیکہ اس سے بالکل امن نہو زخم کو بھرنے نہ دیں اور تریاقات اور فادز ہرا اور جدوار اور زہر کے

مسکنا ت ہمیشہ دیتے رہیں اور کھانے اور پینے میں رعایات مناسب بجا لائیں پندرہویں نوع میں قنبا النسیر کے کاٹنے کا بیان ہے یہ ایک جانور ہے
 بڑی چوٹی کی صورت اور اسکے کاٹنے سے تمام مجاری سے خون جاری ہوتا ہے یہاں تک کہ آنکھ میں سے اور مسورون میں سے نکلتا ہے علاج قنبا
 اور آب کا ہوا اور صندل سرخ اور زعفران اور طحاب اس جگہ پر رکھیں اور حلیت اور گلے کا دودھ یا شیر زرا اور گل مٹھوم اور اسبغول خیار کے پانی میں
 اور آب کہ دوا در جو کچھ کہ زہر کو ساکن کرے مثلاً تریاقات وغیرہ استعمال کریں سو گھوین نوع میں ضفدع بحری یعنی دریائی مینڈک کے کاٹنے کا بیان ہے یہ
 مینڈک سرخ رنگ ہوتا ہے اور لہید جانور ہے اور اس کا زہر بڑا ہوتا ہے اور جس جانور کو دیکھتا ہے اس پر اڑا دے کر تاہی اور دور سے کود کر تاہی اور اگر نین کاٹ سکتا
 اسکو پھونکتا ہے اور اسکے پھونکنے سے بھی ضرر ہوتا ہے اور اسکی مضرت یہ ہے کہ بڑا آس پیدا ہوتا ہے اور جلد ہلاک کر تاہی علاج تریاق کبیر دین اور جو کچھ
 رتیلا کے علاج میں لکھا گیا کام میں لائیں اور غوک بڑی اور زہری کے کاٹنے سے ورم نرم پیدا ہوتا ہے اور اسکا علاج جیسا کہ سر زہرون کا علاج ہوتا
 ہے کریں تشرہویں نوع میں ذوالاربعہ والاربعین کا بیان ہے اسکو کھنکھرا کہتے ہیں اور چوالیس پانچون رکھتا ہے دونوں طرف میں بائیس بائیس ہوتے ہیں اور
 آگے کی طرف سے بھی چلتا ہے اور پھلی طرف سے بھی چل سکتا ہے اور ایک انگشت کے برابر ہوتا ہے اور بڑا ایک بالشت بھی ہوتا ہے اور اسکے کاٹنے سے
 درد شدید اور ایک حالت دسواس اور خوف کے مشابہ اور ضیق النفس پیدا ہوتا ہے اور طبیعت مٹھائی کے کھانے پر راعنبہ سوتی ہے علاج
 اسی حیوان کو کوٹ کر اسجگہ پر رکھیں اور زراوند طویل اور جظیانہ اور پوست بیخ کبر اور آرد کر سنہ اجزا برابر شراب میں یا مار العسل میں کھلائیں اور
 تریاق اربعہ اور دوار المسک اور بنجر نیبا سفیدہ اور نمک اور سرکہ کا پلانغ کر تاہی اٹھارہویں نوع میں موش کے کاٹنے کا بیان ہے جاننا چاہیے کہ
 بعضے چوہے کے دانت زہر دار ہوتے ہیں اور اسکے کاٹنے سے عضو آس کر تاہی اور زخمی ہو جاتا ہے اور درد کر تاہی اور وہ مقام نیلا یا سیاہ ہو جاتا ہے اور
 شاید کہ فاسد ہو جائے اور اسکا فساد اندر کی جانب پھیلے اور دوسرے اعضا کو فاسد کرے جیسا کہ ناسور فاسد کر تاہی علاج زہر کو چوسنے کے طور پر چھین
 اور جو تیر کہ زہر کے کھانے میں اور لگانے میں مفید پڑے استعمال کریں اور اگر اس جگہ میں پچھنے لگا کر خون نکالیں بہتر ہے اور اگر دیر ہو جائے اور
 فساد آنے لگے رطوبات کی تغلیل کریں یعنی فصدا ورا سہال اور قوا اور ادرار کریں اور فاد زہر استعمال کرتے ہیں انیسویں نوع میں سگ دیوانہ یعنی
 باولے کتے کے کاٹنے کا بیان ہے سگ کو عربی میں کلب کہتے ہیں کاف کے فتح اور لام کے سکون سے اور کلب کاف اور لام کے فتح سے ایک
 مرض ہے جذام کے مانند کہ کتے کو اور بھیڑے کو اور شیر کو اور گیدڑ کو اور نیولے کو اور لوکھری کو اور خچر کو اور کفتار کو ہو جاتا ہے اور اسکو باؤلانا تاہی پھر
 یہ دیوانہ حیوان جسکو کاٹتا ہے وہ بھی اسی بلا میں مبتلا ہوتا ہے اگر تدارک نہ کریں اور اس سبب سے کہ یہ مرض اکثر کتے کو ہوتا ہے کلب مشہور ہوا
 اور اس نوع کو تین فائدہ میں لکھا جاتا ہے پہلا فائدہ سگ دیوانہ کی علامت کا بیان اور اسکے کاٹنے کا امتحان جسوقت کہ کتہا دیوانہ ہوا اور اسکے
 احوال متغیر ہوں اور کھانا کم ہو جائے اور پانی کو دیکھ کر تھرائے اور اس سے ڈرنے لگے اور پانی نہ پیے پیاسا رہے اور آنکھیں سرخ ہو جائیں
 اور زبان مٹھو سے باہر پڑی رہے اور لعاب اور کف نکلتا رہے اور ناک سے رطوبت بہنے لگے اور کان ڈھلکائے ہوئے اور سر جھکائے
 ہوئے اور کراچی کیے ہوئے اور دم دبائے ہوئے ایسا چلے گویا مستی کے عالم میں ہے اور چند قدم چل کر سر کے بل گر پڑے اور دیوار اور

درخت وغیرہ پر حملہ کرے اور آواز ایسی ہو جائے جیسے مٹھی ہوئی آواز ہوتی ہو اور کتے اُسکے نزدیک نہ آئیں اُسکو دیکھتے ہی بھاگ جائیں اور اس بات کا امتحان کہ دیوانہ کتے نے کاٹا ہوا دیوانہ نہ تھا یہ کئی طرح پر جو ایک تو یہ کہ مغز خروٹ زخم پر ایک ساعت رکھیں پھر مرغ کے آگے ڈالیں اگر مرغ اُسکو نہ کھائے یا کھا کر مر جائے تو دیوانہ کتے نے کاٹا ہوا دوسرے یہ کہ روٹی کا ایک ٹکڑا اُس زخم کی رطوبت میں بھر کر کتوں کے آگے ڈالیں اگر کتہا نہ کھائے یا کھا کر مر جائے اس بات کی علامت ہے کہ باولے کتے نے کاٹا ہوا تیسرے یہ کہ اُسکے بدن پر ٹھنڈا پانی ڈالیں اگر اُسکے بدن گرم ہو جائے باولے کتے نے کاٹا ہوا دیشخ کتہا ہے کہ یہ علامت خاصہ نہیں آتا ہوا چونکہ کبھی اندھیرا یا کوئی اور سبب ایسا ہوتا ہے جس سے اُس کاٹنے والے کتے کی صورت اور حال اطلاع نہیں ہوتی کہ دیوانہ تھا یا ہوشیار اسی وجہ سے امتحان کا طریقہ لکھا گیا جو بوقت کہ کتہا کاٹ کھائے اور اُسکے حال سے اطلاع نہ ہو جلد امتحان کریں کیونکہ اگر دیوانہ ہونی الفور اُسکا مدارک کریں دوسرا فائدہ ان حالات کے یا نہیں کہ باولے کتے کے کاٹنے سے پیش آتے ہیں جو بوقت باولے کتہا کاٹ کھائے یا کوئی دوسرا حیوان دیوانہ اور کئی دن گذر چکیں اور تدارک نہ کیا جائے اُس شخص پر ایک حالت سخت اور فاسد غیر طبعی آتی ہے مثلاً بڑے بڑے اندیشا و غم اور غصہ اور اختلاط عقل اور مُغز میں خشکی اور پیاس اور پریشان خوابوں کا دیکھنا اور روشنی سے بھاگنا اور تنہا رہنا اور اعضا کا سرخ ہو جانا خاص کر مُغز کہ زخمی ہو جائے اور آخریں رونے لگے اور جو بوقت کہ پانی کو دیکھے اُس میں کتے کا خیال کرے اور اُس سے ڈر کر بھاگے اور فریاد کرے اور سرد عرق اور غشی آئے اور ہلاک ہو اور شاید کہ ان امور سے پہلے ہی ہلاک ہو اور شاید کہ کتے کی طرح آواز کرے یا آواز منقطع ہو جائے اور اُسکے بول کے راستے سے چھوٹا سا حیوان پلے کی صورت نکلے اور اُسکا بول رقیق اور کبھی سیاہ ہوتا ہے اور بعضی جگہ بول بند ہو جاتا ہے اور طبیعت خشک ہو جاتی ہے اور لوگوں کے کاٹنے کی حرص کرتا ہے اور جو بوقت کہ اپنا مُغز آئینے میں دیکھے نہ پہچانے اور کتے کا مُغز اُس میں دیکھے اس سبب سے آئینہ سے بھی ڈرنے لگے آفتابہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب دیوانہ کتہا کاٹا ہوا ایک ہفتہ کے بعد حال میں تغیر آتا ہے اور بعضوں کا حال چھ مہینے کے بعد یا چالیس دن کے بعد بدلتا ہے اور ایک قوم نے کہا ہے کہ سات برس کے بعد بھی اُسکا اثر ظاہر ہوتا ہے اور یہ قول بعض اطباء کے نزدیک ٹھیک نہیں لیکن جو نئے تجربہ والوں نے دیکھا ہے اُنکے نزدیک کئی باتیں چنانچہ اس فقیر کے زمانے میں ایک شخص کو دفعہ ہی حالات مذکورہ پیش آئے اور بالکل اُسکے حواس ٹھکانے پر تھے مگر بہت حیرت میں مبتلا تھا اور پانی نہیں پیتا تھا اور اگر اُس کے سامنے پانی لاتے تھے دیکھتا تھا مگر جب پیئے کا قصد کرتا تھا اُسکے بدن میں ایک بڑا جوش آتا تھا اور حرکات نامطبعی کرتا تھا اور چلاتا تھا اور پانی کا پیالہ ڈال دیتا تھا اُسکے وارثوں کو جنات کا شبہ ہوا اور کتے کے کاٹنے کا دھیان نہ کیا جب اس فقیر نے پوچھا تو انکو یاد آیا کہ اُسکو دیوانہ کتے نے کاٹا تھا اور ہننے اسی کتے کا کلیجا اُسکو کھلایا تھا اسیلئے بالکل اُسکا ٹھکانہ رہا تھا اب چار برس کے بعد پھر اُسکا اثر ظاہر ہوا وہ شخص جب سے کہ اُسکے حال میں تغیر آیا تھا آدھے دن تک اسی حالت میں رہا اُسکے بعد بیہوش ہوا اور اُسکا شکم پھول گیا اور ایک آنکھ کھڑکی گئی اور مر گیا پھر مترجم کتہا ہے کہ میں اپنے استاد مسیح وقت جناب حکیم میر فیض علی صاحب مرحوم و مغفور تمیز حکیم عزت اسد خان صاحب مرحوم دہلوی کی خدمت میں استفادہ مطب کے لیے حاضر تھا کہ اچانک ایک بیمار آیا عرض کیا کہ پہلے میرے حال پر توجہ فرمائیے مجھے اضطراب ہے اور سو اس بات کے اور کوئی تکلیف نہیں کہ یہ برہنہ ہو جب بدن پر لگتی ہو جان سی نکلتی ہے جناب مغفور مرحوم نے خاموش ہو کر تامل کیا اور کچھ ایک دیر کے بعد ارشاد فرمایا کہ کبھی تجھ کو کتے نے بھی کاٹا ہے بولا یا بخ برس گذرے کہ باولے کتے نے کاٹا تھا جھاڑ وغیرہ سے علاج کیا تھا اب چھ مہینے گذرے کہ پھر ایک کتے نے کاٹا مگر باولے کتہا چھا

ہو شیار تھا اپنے ارشاد فرمایا کہ یہ اسی کا اثر ہے جلد اسکی خبر نے اس دن وہ شام تک ویسا ہی رہا جو کہ غریب آدمی تھا اسکے اقربان سے کوئی اسکے علاج میں نہ پھرا
رات کے وقت اسکے حال میں تغیر آیا گلے دن اسی حالت میں رحلت کی تبدیلی میں شخص کو دیوانے کتے نے کاٹا اور اسکے حال میں تغیر آیا یہ وہ جسکو کاٹا
یا جو شخص اسکا جھوٹھا کھاتا ہے اسکو بھی یہی مرض ہو جاتا ہے اور جانا چاہیے جس شخص کو باؤ لاکھا کاٹے اور اس جگہ سے خود بخود بہت سا خون نکلے عمدہ بات
ہو اور امید ہو کہ علاج پذیر ہو اور ایسا ہی اگر اسکو ادویہ تریاقیہ دین اور پیشاب کرے پانی سے ڈرنے کا اندیشہ نہیں رہتا اور کہتے ہیں کہ کتے کا کاٹا ہوا
جب پانی سے ڈرتا ہے علاج ہوتا ہے میسر فائدہ اسکے علاج کے بیان میں جو وقت معلوم ہو جائے کہ باؤ لے کتے نے کاٹا ہے چاہیے کہ بیمار کو پیادہ یا سوار
کر کے دوڑائیں تاکہ عرق آئے اور زخم کو بھرنے نہ دین کم سے کم چالیس دن تک اچھا نہونے پاوے اور زخم کے منہ پر محاجم رکھ کر جیسا کہ دستور ہے زہر کو کھینچیں
تاکہ زہر باہر آجائے اور اگر زخم کو زیادہ کشادہ کریں بہتر ہے تاکہ رطوبت بفرغت نکلے اور اسکے ساتھ میں زہر بھی باہر آجائے اور جہاں کہیں کہ ابتدا میں خطا
واقع ہو اور زخم بھر جائے اسکو دوبارہ چیر ڈالیں اور مفرح دوائیں مثلاً مسن اور جاوشیر اور تیز سرکہ یا مسن اور پیاز اور نمک کوٹ کر ضاد کریں تاکہ زخمی ہو اور زخم
زخمی کرنا ہی زفت ایک حصہ اور نمک اور نو شاد ہر ایک دو حصہ جاوشیر تین حصہ جاوشیر کو سرکہ میں حل کریں اور سب دو ملا کر استعمال کریں اور اگر زیادہ قوی کی ضرورت
ہو اکال دوائیں رکھیں مثلاً فلذنیون اور زخمی ہونے کے بعد روغن گاؤ استعمال کریں تاکہ اجزائے فاسد کو دور کرے اور میت کو زائل کرے اور سودا کے
نکلنے میں مبالغہ کریں خاص کر جو وقت کہ زہر پھیلنے لگے اور حالت بدلنے لگے اور ہمیشہ تریاق اربعہ اور دوار السرطان کہ بہت ہی مفید ہیں کھلائیں اور کہتے
ہیں کہ اسی کتے کا جگر بھون کر کھلانا نفع کرتا ہے اور اگر ماہودانہ اور جندبید شترکاشیاف بنا کر رکھیں فائدہ کرتا ہے اور کہتے ہیں کہ جنطیانا کے برابر کوئی دوا نہیں۔
دوار السرطان سرطان نہری بریان پانچ جزو جنطیانا کنڈر ہر ایک تین حصہ لیکر پانی اور گھی کے ہمراہ پہلے دن ایک مثقال دین اور دوسرے دن زیادہ دین
یہاں تک کہ چار مثقال ہو جائے قرص ذرایح کہ اس جگہ نفع کرتا ہے ذرایح لیکر اسکے ہاتھ اور پاؤں اور سرد در کریں اور ایک حصہ لین اور عدس مقشر ایک حصہ اور
زعفران سنبل و نفل فلفل دارچینی ہر ایک ایک جزو کا چھٹا حصہ لیکر انکو باریک کوٹ کر پانی میں قرص بنائیں ہر ایک دو دانگ کے برابر ایک قرص ہر صبح دین
اور حمام میں لیجائیں اور آبن میں ٹھلائیں یہاں تک کہ آبن میں ہی پیشاب کرے اور مرغ فرہ کا بخور آب کھلائیں اور شراب شیرین نفع کرتی ہے اور اگر اس دوا
کے بعد شانہ میں چھپش معلوم ہو چاہیے کہ عدس پانی میں پکا کر اسکا مطبوخ لیکر روغن بادام یا مسک ملا کر پلائیں اور گادی گھی کھلائیں سفوف کہ فائدہ کرتا ہے
سرطان نہری جنطیانا ہر ایک پانچ درم کنڈر پودینہ ہر ایک تین درم گل مخوم دس درم کوٹ چھانکر دو دو درم دین اور کہتے ہیں کہ گفتار کے پوست کا پیالہ بنا کر
اس میں پانی اور دوا ڈال کر پلائیں یا ایک لکڑی کا پیالہ لیکر گفتار کا پوست اسپراندرا اور باہر لگا کر اسکو اس میں پانی پلائیں اور اگر باؤ لے کتے کے پوست کا پیالہ بنائیں
اور گفتار کا پوست اسپرگائیں بہتر ہے اور یہ سب بالخاصیت مفید ہیں پانی کے خوف سے بچاتے ہیں انتباہ جو وقت کہ بیمار پانی سے ڈرنے سے اور
نہ پے کسی جیلہ سے اسکو پانی دین تاکہ پیاس کی شدت سے ہلاک نہ ہو اور جیلہ یہ ہے کہ ایک بڑی نگی لیون اور اسکا ایک سر پانی میں اور دوسرا اسکے حلق میں
رکھیں اور پانی پونچائیں اس طرح پر کہ پانی پر اسکی نظر نہ پڑے اور لعابات اور شیرجات سرد اور اقراص اور غذائیں مرطوب اور بہتی ہوتی اور بارد کہ پیاس
کو بچھائیں دیتے رہیں غرضکہ ترتیب اور تہرید میں بہت کوشش کریں تاکہ خشکی اور تشنگی سے جلد ہلاک نہ ہو اور بعض تجربہ کار کہتے ہیں کہ جو وقت باؤ ل

تھا کائے اسی کے کا تھوڑا سا خون پانی میں ملا کر اُس شخص کو پلائیں اُسکا زہر اثر نہیں کرنا غرض کہ یہ جو کچھ تجربہ والوں نے کہا ہے اُسکو کر سکتے ہیں لیکن ایسا نہ کرنا چاہیے کہ اُسی پر اکتفا کریں اور اصل علاج کہ لکھا گیا ہے اُسکو چھوڑیں اور بعضوں کے نزدیک یہ ہے کہ جب تک اُس کے کی ڈیمان پانی سے نہ بھگیں اُسکا زہر اثر نہیں کرتا اور اُسی وجہ سے تاکید کرتے ہیں کہ جب باؤلا تھا کائے اُسکو مار کر مٹی کے مضبوط برتن میں ڈالیں اور زمین میں ایک گڑھا گرا کھو کر اُس میں رکھ کر مٹی سے بند کریں اور ڈھاگ دیں تاکہ اُس میں پانی نہ پونے اور کہتے ہیں کہ ہر روز ایک ماشہ مشک چھ مہینے تک کھلائیں کہ نہایت مفید ہوتا ہے اور تین مہینے تک زخم کو بھرنے میں

تک زخم کو بھرنے میں

فصل طرد الہوام کے بیان میں حشرات کو نکال دینا حیمہ یعنی سانپ شاخ گوزن کی دھونی سے اور سُم بڑا درخت سوسن اور عاقر قرقح کی دھونیوں سے بھاگتا ہے اور خردل سانپ کو مار ڈالتی ہے اگر اُس راہ میں ڈالیں جس راہ سے وہ آتا ہے اُس راہ سے نہیں چلتا اور اگر اُسکو نوشادرا اور پانی میں حل کریں اور سانپ کے سوراخ میں ڈالیں وہاں سے بھاگتا ہے اور روزہ دار آدمی کا تھوک اگر سانپ کے منہ میں ڈالیں مرجاتا ہے خاص کر اگر منہ میں نوشادرا ہو تو حیمہ یعنی بچھو اگر سب سے اور بکری کی منگنی اور زرخ اور چربی برابر لیویں اور چربی کو گرم کریں اور باقی دو اینٹیں مل کر اور بچھو کے سوراخ کے قریب دھونی کریں بچھو نہیں نکلتا اور اگر مولی کا پوست بچھو پر رکھیں یا اسکے پون کا پانی اسپر ڈالیں مرجاتا ہے اور برگ بادروج اور اُسکا پانی بھی ایسا ہی اثر کرتا ہے اور روزہ دار کا لعاب خاص کر اگر مردی ہے جب بچھو پڑتا ہے ہلاک کرتا ہے اور اگر مولی کی قاش اُسکے سوراخ پر رکھیں نہیں نکلتا اور اگر ایک بچھو کو جلائیں دوسرے بچھو بھاگتے ہیں براغیثت یعنی سپو کہ فارسی میں کیک کہتے ہیں اگر خطل پانی میں بھگوئیں اور وہ پانی مکان میں چھڑک دیں سپو مرجاتے ہیں اور بھاگتے ہیں اور گندک کی بوسے اور کنیر کے پون سے نہیں رہتے اور اگر خار پشت کی چربی ایک لکڑی پر ملین سارے سپو اسپر جمع ہوتے ہیں اور حشیشۃ البراغیث یعنی گچھاہ کیکواشہ اگر بستر میں ڈالیں سپو جیس ہو کر مرجاتے ہیں اور سداب اور خشک اور خروب کا پانی کام آتا ہے لقم یعنی پشہ ہندی میں چھڑ بولتے ہیں چوب صنوبر کی سبوس کی دھونی سے اور اُسکے تراشہ کے دو ہون سے بھاگتے ہیں اور ایسا ہی اشق اور قلعہ لیس کے دھوئیں سے اور برگ مور خشک اور برگ سرو کے دھوئیں سے اور قمل اور گوگرد اور شاخ گوزن اور سرگین اور اسپند کے دھوئیں سے اور اگر برگ سرو اور سرو کی لکڑی بستر پر رکھیں چھڑ وہاں سے نکل جاتے ہیں اور اگر بدن پر روغن بادام ملین انکی ایذا نہیں پہنچ سکتی ارضہ یعنی دیک برگ چار کی دھونی سے بھاگتی ہے اور جس گھر میں ہے ہوتا ہے دیک نہیں رہتی اور اگر ہبہ کو جلا کر دیک کے گھر میں ڈالیں بالکل جاتی ہے ذیاب یعنی کھلی زرخ اور کندش کے دھوئیں سے مٹی ہے اور زرخ زرد و دھ میں ڈالیں یا کسی برتن میں ڈالیں سب کھیاں اُس میں گر کر مرجاتی ہیں اور خرق سیاہ کا بطیخ بھی ایسی ہی تاثیر رکھتا ہے ابن عرس یعنی نیوہ شراب کی بوسے بھاگتا ہے فارسی چوبازاک کی بوسے بھاگتا ہے اور اگر انہیں سے ایک چوبازاک بچھو اُسکا پوست اتارین یا خسی کر کے چھوڑ دیں سب کے سب بھاگتے ہیں اور اگر مردانہ سنگ اور خرق اور سک اور خبت احمد یا ویزر البنج اور زعفران لیویں اور خمیر میں گوندھ کر گویاں بنا کر تمام سوراخوں میں اور گھر کے ہر ایک کونے میں ڈالیں اُسکے کھانے سے جتنے چوبے وہاں میں مرجاتے ہیں اور سم انار آٹے میں ملا ہوا ایسا ہی اثر کرتا ہے بشرطیکہ اُسکو پانی نہ ملے یعنی چوٹی اگر اُسکے سوراخ میں تقاطیس رکھیں یا گندک اور قطان کی دھونی یا بل کا پتہ یا زفت اور انگرہ اُسکے گھر میں ڈالیں بھاگتی ہیں زبور گندک کے دھوئیں سے اور لہسن سے بھاگتی ہے اور اگر خطنی کا پتہ یا ہوا پانی یا خازی کا پانی اور زیت

بن برطین زنجور پاس نہیں آسکتی سوس وہ ایک کثیرا ہی کہ پٹرون میں اور کتابوں میں ہو جاتا ہی اگر افسنتین اور شو نیز اور پودینہ نہری اور پوست ترنج پوشاک کے صندوق میں ڈالین اس میں وہ کثیرا نہیں پیدا ہوتا فائدہ مناسب یہ ہے کہ مکانوں میں قیق اور طاق اور بطا اور خار پشت اور گوزن اور زاسو موجود رکھیں اور مکان کے گرد اگر دیشیح اور حلیت اور غار اور خرق اور پودینہ اور درمنہ چھڑک دین یا ایک بڑا مال انکور کے درخت کی خاک میں یا ایک رسی قطران اور ہینگ میں بھر کر گھر میں رکھیں کہ حشرات نہ نکلیں اور چوب انار اور بیخ سوس اور پیرزا اور سرو اور آدمیوں کے بال اور چار پاویوں کے گھر اور سم کے دھوئیں سے اور نقل اور زفت اور ہینگ اور برگ غار کے دھوئیں سے سب حشرات بھاگتے ہیں خاص کر افیون اور سیاہ دانہ اور قند اور شلخ بڑ کو ہی اور گندھک کے دھوئیں سے اور رات کے وقت شمع اور چرغ اپنے سے بہت فاصلے پر رکھیں تاکہ حشرات اُس طرف جائیں ان بعض دواؤں کا ذکر ہے کہ حیوانات چارپایہ کی قاتل ہیں خرچ مکتے اور بھیڑیے کو مار ڈالتی ہے کسی چیز میں لگا کر دین حاق النمر چینیے کو اور شیر کو ہلاک کرتا ہے حاق الذئب سے بھیڑ یا اور گیدر مارتا ہے باوام تلخ روباہ کو ہلاک کرتا ہے خرزہ ہرہ اور برگ آزاد درخت اکثر بہائم کو ہلاک کرتا ہے

فصل منافع کی کے بیان میں یعنی داغ کے منافع اور ان بیماریوں کا ذکر جن کا داغ سے علاج کرتے ہیں جانا چاہیے کہ داغ کا نفع یہ ہے کہ کسی عضو میں کہ بہت رطوبات جمع ہو جائیں اور اُس عضو کو اور اُس کے مزاج کو بگاڑ دین اور بڑی بیماریاں پیدا ہوں اور سب طرح کے استفرغات سے اُس کا تفتیح نہو آگ کے داغ سے وہ رطوبت ردی فنا ہوا اور بڑے بڑے منافذ جن میں سے اس رطوبت کی مدد آتی ہے بند ہو جائیں اور سخت ہو جائیں اور جو نئے امراض میں داغ کو استعمال کرتے ہیں وہ سولہ مرض ہیں ایک تو آنکھ کا درد پرانا کہ ماع کا نزلہ اس کا باعث ہو دوسرے ضیق النفس کہ نزلہ کی کثرت سے پیدا ہوتی ہے جدام چوتھے درد اور شقیقہ اور نزلہ کا پانی کہ آنکھ میں اتر آئے پانچویں پلکوں میں پر باون کا نکل آنا چھٹے آنکھ کے کونے میں ناسور ہوتا توین خراج کہ شوصہ سے پیدا ہوا اٹھویں خراج کہ جگر میں ہوا اور زرد آب جگر کی غشا میں پڑے اور ضما اور شربت فائدہ نہ کرے نوین طحال کے امراض دسویں ضعف معدہ کہ نزلہ کی کثرت سے پیدا ہو گیا رھوین استسقا بارھویں یہ کہ رطوبت کی کثرت سے بازخم اور صدمہ کے سبب بازو کے استخوان کا مہرہ موندھے میں سے نکل آئے تیرھویں سرین کے مفصل کا استرخا اور وچ الورگ چودھویں ع النساء پندرھویں قیلہ المار سوٹھویں فق کہ چڑھے میں ہوتا ہے جان لین کہ ہر ایک داغ کا ایک طریقہ ہے جیسا کہ لکھا جاتا ہے جو نسا داغ آنکھ کے درمیں اور ترلہ کے ضیق النفس میں دیا جاتا ہے اُس کا طریق یہ ہے کہ سر کے پیچ میں سے بال نڈائیں اور وہاں داغ دین چنانچہ سر کا پوست بالکل جل جائے اور جب پوست دور ہو جائے استخوان کو بھی کچھ ایک چھیل ڈالیں تاکہ نزلہ کے مادہ کا بخار نکلے اور جہاں کہیں کہ نزلہ بہت قوی ہو دو داغ یا تین داغ دیویں اور داغ کے زخم کو ایک مدت جاری رکھیں اور بھرنے نہ دین تاکہ رطوبات اسی طرف سے نکلیں پھر مرہم بنت اللہم سے اچھا کرین جدام کے داغ کا طریق جس وقت کہ جدام ہونے کا اندیشہ ہو اُس کے سر پر پانچ داغ دین ایک تو جہاں کہ پیشانی کے بالوں کی حد ہو دوسرا اُس جگہ پر کہ نالو سے اونچی ہے تیسرا سر کے پیچھے اٹھل کہ فقرہ سے اونچی ہے اور فقرہ ایک گڑھا ہے سر کے پیچھے گردن سے ملا ہوا اور باقی دو داغ دونوں کانوں کے پیچھے درز قشری کی جگہ پر دین دوسرا اور شقیقہ مفراط کے داغ کا طریق اور جہاں نزلہ کے اتر آنے کا خوف ہو بڑی شریان کہ کپٹیوں میں ہوتی ہے او اُس پر داغ دین اور بعض شل کرتے ہیں یعنی کھٹتے ہیں اور بعض کپٹی کا پوست چیر کر شریان کو برہنہ کرتے ہیں پھر داغ دیتے ہیں تاکہ جل جائے اور برگ کے سرے اندر کی جانب کھینچ جائیں اس سبب سے

اس میں رطوبت کو راستہ نہ ملے اور شقیقہ اور نزول المار میں بھی اسکو لکھا ہے پر بال کے داغ کا طریق اول پر بال کو موچنے سے پکڑ کر اٹھا کر ڈالیں اور ایک آلہ باریک کہ سوئی کی وضع پر ہوتا ہے اسکو گرم کرین اور اس بال کی جڑ پر رکھیں اور شاید کہ دو دو بال کی جڑ میں ایک ایک داغ کفایت کرے جہاں کہیں کہ بال آپس میں بہت نزدیک اور متصل ہوں اور نہیں تو ہر ایک بال کا داغ جدا جدا چاہیے اور بعضے دواؤں سے داغ دیتے ہیں اور یہ اس طرح ہوتا ہے کہ اکال دوائیں کہ بدن کو جلاتی ہیں آنکھ کی پشت پر جہاں نشیمر کرتے ہیں اسی صورت پر اور اسی قدر کہ نشیمر کرتے ہیں طلا کرین اور دو کو ایک دن ٹھہرائیں اور دوسرے دن دھو کر صاف کرین پھر تیسرے دن دوا لگائیں اور اسی طرح ایک دن تو دوا لگائیں اور ایک دن موقوف رکھیں یہاں تک کہ اسجگہ کا پوست جل کر سیاہ ہو جائے پھر اسنج گرم پانی میں بھگو رکھیں تاکہ جلا ہوا پوست گر پٹے پھر قابض دوائیں استعمال میں لائیں مثلاً اقا قیا اور مازو اور شب یانی اور طین قبرسی اور اگر ملک یعنی برنی آپس میں نہ ملے اور کھنچ جائے مرہم داخلیوں اور موم روغن طلا کرین اور جلانے والی دوا یہ ہیں بھجا چونہ اور صابون اور بورہ از منی برابر لیں اور چوب بلوط کی اور چوب انجیر کی راکھ میں اور نالغ لڑکون کے بول میں ملائیں اور جس طرح کہ لکھا گیا ملک پر استعمال کرین ناسود یعنی جونا سورا کہ کوسے میں ہوتا ہے اسکے داغ کا طریق چاہیے کہ ناسور مذکور کو اُس ترے سے لے ڈالیں تاکہ استخوان کھل جائے اور غور سے دیکھیں کہ استخوان درست اور پاکیزہ ہے یا کچھ تباہ ہو گئی پھر اگر تباہ ہو گئی ہے اس میں سے ٹھوڑی سی چھیل لیں اسکے بعد باریک آلہ سے استخوان کے سوراخ میں داغ دین اور جب داغ دینے پر استعداد ہوں اول اسنج یا روئی کا پھویہ سرد پانی میں بھگو کر آنکھ پر رکھیں تاکہ داغ کی گرمی آنکھ میں نہ پہنچے اور اگر ایک بار داغ کفایت کرنے دو بار یا تین بار سلائی گرم کر کر سوراخ میں رکھیں یہاں تک کہ اس داغ کا سوراخ ناک کے سوراخ میں جا پہنچے اور یہ جوناک کے سوراخ کی جانب راستہ کھل جائے اور اسکا نشان یہ ہے کہ سیار کی ناک اور اسکا ٹمھ بند کرین پھر خیال کرین کہ اس سوراخ میں سے سانس کی ہوا نکلتی ہے یا نہیں اگر آتی ہے جان لیں کہ یہ سوراخ ناک میں جا ملا پھر روئی کا پھویہ مرہم زنگار میں بھر کر اس میں رکھیں اور ایک دن صرف پرانی روئی ہی رکھیں تاکہ زخم بھرنے لگے خراج کہ شوصہ سے پیدا ہوتا ہے اسکے داغ کا طریق اور اس خراج کو طبیب لوگ ذات الجنب کہتے ہیں جس وقت کہ یہ خراج بڑھ جائے اور کھٹکھا میں اسکا مادہ صاف نہو اور پیپ ہو جائے چاہیے کہ اسپرینج زراوند طویل سے داغ دین اس طریق پر کہ روغن زیت کو خوب گرم کرین اور زراوند اس میں ڈالیں جب خوب گرم ہو جائے نکال کر اس سے داغ دیوین اور جانا چاہیے کہ اس مرض میں لوسہ سے داغ نہ دین اور ایسا ہی شکاف بھی نہ دین کہ اس میں بڑا اندیشہ ہے اور اگر اس خطرہ سے محفوظ رہے وہاں ناسور ہو جاتا ہے اور اچھا نہیں ہوتا اور اس میں سات جگہ داغ دیا جاتا ہے ایک تو جہاں کہیں کہ چنبر گردن کے دونوں استخوان کے سرے آپس میں ملتے ہیں اور جب یہاں داغ دیوین اول اس جگہ کا پوست اوپر کی جانب کھینچیں پھر داغ دین دوسرے اسجگہ کہ ادواج کے قریب اور آگے کی جانب مائل ہو اور چھوٹا داغ دینا چاہیے ایک تو دائیں طرف اور ایک بائیں طرف تیسرے پہلو کے بیچ جو نسبی جگہ کہ اگلی طرف مائل ہے اور بڑا داغ دین چوتھا پہلو میں جو نسبی جگہ کہ وہ پشت کی طرف مائل ہے دو داغ اور دین پانچویں قسم معدہ کے اوپر ایک داغ چھٹے دونوں شانوں کے بیچ میں ایک داغ اور دو داغ اور پشت کی دونوں طرف شانوں کے داغ سے بیچے کی جانب اور یہ پشت کے دو داغ چھوٹے چھوٹے ہونے چاہئیں اور داغ کے بعد مرہم سفیداج اور مرہم آہک سے علاج کرین مگر کے داغ کا طریق جس وقت کہ جگر میں خراج ہو جائے اور اس کی علامت کہ تپ اور گرانی اور دائیں جانب میں درد بھی ظاہر ہو جان لیں کہ جگر کے گوشت میں خراج ہو اسکا علاج کرین چنانچہ ورم جگر میں مذکور ہے اور حسب وقت کہ دو

کی شدت ہو اور کوئی علاج مفید ہو جان لین کہ عشا کے نیچے مادہ ہو اس صورت میں داغ دینا چاہیے اس کا طریق یہ ہے کہ داغ کا آلہ کرین اور جگر کے آخر پر چڑھے سے کچھ اور پر داغ دین چنانچہ پوست بالکل چلی جائے اور عشا پر پونچے اور پیپ نخل آئے اور کچھ ایک عرصہ تک بھرنے نہ دین تاکہ بالکل پاک ہو جائے اور ایسے شربت پلائیں کہ موافق ہوں اور اسکو دھو دھا کر پاک کر دین اسکے بعد اندام کی تدریج کرین طحال کے داغ کا طریق چاہیے کہ شکم کے پوست کو طحال کے اوپر سے صنارون میں اٹھائیں پھر لوہے کا آلہ کہ دراز ہو اور اسکا سردو شاخہ ہو لیکر داغ دین تاکہ ایک دفعہ میں داغ متصل آجائیں اور دو داغ اور بھی دین یہاں تک کہ تین دفعہ میں چھ داغ متصل دیئے جائیں اور بعضے اطباءے قدیم نے کہا ہے کہ ایک آلہ چھ شاخہ بنا چاہیے تاکہ ایک ہی دفعہ میں چھ داغ آجائیں معدے کے داغ کا طریق جن لوگوں کے داغ سے بہت سا نزلہ معدے پر گرتا ہو اور معدے کو تباہ کرتا ہو اس سبب سے دو مفید نہیں پڑتی چاہیے کہ نم معدہ پر تین جگہ داغ دین مثلث کی شکل پر اس طرح کہ ایک داغ تو غضروف خجرہ سے نیچے ہو اور دو داغ دونوں جانب سے نیچے کی جانب استقدرا میں کہ مثلث کی صورت ہو جائیں اور چاہیے کہ داغ پوست کی سببری سے زیادہ نہ بڑھے اور ان داغوں کو اچھا نہونے دین تاکہ انہیں سے ہمیشہ رطوبت نکلے استسقا میں داغ کا طریق جسوقت دکھیں کہ دوا سے علاج کرتے ہیں اور فائدہ نہیں ہوتا چاہیے کہ پانچ جگہ داغ دین ایک تو نم معدہ پر دوسرا جگر پر تیسرا طحال پر چوتھا قمر معدہ پر پانچواں ناف کے اوپر کتف کے داغ کا طریق جسوقت کہ بازو کی ہڈی کا سر موٹھے میں سے نکل جائے چاہیے کہ اول مہرہ کو اسکی جگہ پر بٹھلائیں پھر داغ دیوین اس طریق پر کہ بیمار کو جس طرف میں بدن سالم ہو اس کوٹ پر لٹائیں اور جس جگہ سے کہ جوڑا تر گیا ہو وہاں کا پوست صنارون سے یا انگلیوں سے پکڑ کر اٹھائیں تاکہ داغ کا اثر وہاں کے اعصاب اور رباطات میں نہ پونچے پھر اسجگہ کے گرداگرد داغ دین اور یہ داغ کم سے کم چار داغ مربع کی صورت میں اور داغ ایسا دین کہ پوست کی سببری تمام جل جائے سرین کے مفصل کا داغ اس طرح دیا جاتا ہے کہ جب وجع الورک اور عرق النساء پر ایک مدت گزر جائے اور پرانے ہو جائیں اور رطوبت لزج کہ سرین مفصل میں جمع ہو جاتی ہو اسکے سبب وہاں کے اعصاب اور رطوبات سُست ہو جائیں اور ران کے استخوان کا سرورک کے جوڑ میں سے نکل جائے اور پائون دبلے ہو جائیں چاہیے کہ مہرہ ران کے گرداگرد داغ دین اور بعضے اطباء نے پیالہ کی صورت کا آلہ بنایا ہے اور دو دایرے اور بھی اسکے اندر لگاتے ہیں چنانچہ ایک بائیں داغ آجاتے ہیں اور اس قرح میں ایک لابی سی دم لگاتے ہیں اور اس قرح کا قطر آدھ بالشت ہوتا ہے اور اسکے کناروں کی مٹائی دانہ خرمائے کے برابر اور دائروں کا بیج ایک انگشت کی سببری کے برابر ہوتا ہے اور داغ کے بعد مدت دراز تک اچھا نہونے دین تاکہ رطوبات نکلے رہیں اسکے بعد مراہم بنت اللحم سے علاج کرین اور یہ جو آلہ قرح کی صورت ہوتا ہے اسکی تعریف وجع الورک میں بھی لکھی گئی اور ایسا ہی جس عضو کے لیے داغ مناسب ہو اسی جگہ پر اسکا ذکر کیا گیا

خاتمہ یہاں اس باب کا بیان ہو کہ جو نسبی دوا مرکب معلوم ہو اور اطباء کی اصطلاح کا جو نساغت اس کتاب میں مذکور ہو کونسی فصل میں ہے تاکہ اسکے طالبوں کو اسکے دیکھنے میں آسانی ہو اور خاتمے میں دو باب ہیں پہلا باب مرکبات کے بیان میں دوسرا باب مصطلحات اور امراض کے فرق وغیرہ کے بیان میں

پہلا باب ادویہ مرکبہ کے بیان میں اور اسکو حروف تہجی کے طریق پر لکھا جاتا ہے تاکہ خوب آسان ہو۔

فصل الف انوش داروی بالینجولیا میں اکیسریں مورج میں اناماسیا ورم جگر میں اخلاط زعفران ضیق میں اطریفیل صغیرہ بواسیر میں اطریفیل نقل

بواسیر میں

فصل البار باسلیقون بل میں ہر دو حصہ ضعف بصر میں بردو نفیجی جرب الاجفان میں بناوق بزور جرب گروہ میں -

فصل التار تریاق الانسان ورح الانسان میں تریاق اربعہ صرع لسمی میں تریاق طین مختوم تدریسر موم میں تریاق زیتق کلف میں -

فصل التار خالی ہے۔

فصل الجیم جوارش خوزی ضعف معدہ میں جوارش خرنوب اور جوارش کندر زرب میں -

فصل الحار حب شہار سر کے امراض میں صداع مادی کی بخت میں حب مسهل سودا ایک تو صداع میں اور ایک نسخہ سرسام میں حب شیطرج

اور حب منتن صغیر اور کبیر اور دوسری جوب کہ بلغم کو اعصاب کے اندر سے نکالتی ہیں فالج میں لکھی ہیں اور خرم صغیر اور خرم معسل باض میں حب تہب

نزول المار میں حب المسک بخر میں حب غاریقون حب جاوشیربو میں حب سکنبج ورح معدہ میں حب مقل مسک یعنی قابض بواسیر میں حب اشکن

قبل میں حب سورنجان ورح مفاصل میں

فصل الحار خندقیون قولنج ثقلی میں خل خبث الحدید ورح الاذن میں خل الجوز خاق میں -

فصل الدال دوار المسک حار بالینجولیا میں دوار المسک حلوا و تلخ خفقان میں دوار الریان طرش الاذن میں دوار الکر کم ورم کبد میں دوار النخبین

ہزال کلیہ میں دواتے یا سدنگ شانہ کی فصل میں لکھی ہے دوار اللک کبیر اور صغیر عقر کی فصل میں دوار التریجی بلغمی میں دوار الہرطان کلب کلب کے

باب میں لکھی ہے

فصل الدال ذرور ابض ملتحمہ کے امراض میں روہ بلغمی کے بیان میں لکھا ہے ذرور اصفر اور ذرور لکایا اور ذرور نیانیم شبکیہ کی بیماریوں میں ذرور مادی

سل میں ذرور کمنہ کمنہ میں ذرور انزوت قروح العین میں اور دوسرا نسخہ آلبہ فرنگ میں ذرور مسک بیاض میں ذرور عرق متفرقات میں صنان کے بیان

فصل الرار ایک بخر الفم میں رب الجوز خاق میں روغن گل وغیرہ صداع سافج میں روغن عقر ب سنگ شانہ میں روغن بیدسعال میں روغن بوج

معطیات قضیب میں روغن گندم قوبا میں روغن حب الغار انتشار الشعر میں روغن لاون بالون کی حفاظت میں -

فصل الرار زرعوئی قوت باہ کی فصل میں -

فصل السیدین سورنجان اکلہ الفم میں سفوف سرطان سل میں سفوف حب الریان اور سفوف زلق الامعار زرب میں سفوف مسهل سودا اور سفوف

حرف ورم الطحال اور نفخہ طحال میں سفوف مقلیا تاسج میں

فصل الشین شربت خشنجاش زکام میں شراب ریجانی بخر الالف میں شراب فنجوش سرعت انزال میں شراب اسنتین تپ غب غیر خالصہ میں شیان

ابض افیونی طبقہ صلبیہ کے امراض میں شیان دینارگون ظفرہ میں دوسرا نسخہ سل میں شیان ویزج ظفرہ میں شیان سماق و شیان اسود سل میں

شیاف احمر حاوی طبع کے انتفاخ میں شیاف احمر لین اور شیاف کندر و دقہ میں شیاف زعفران دمہ میں اور دوسرا نسخہ تین شیاف مرارت اتساع میں شیاف
اصفر اور شیاف اخضر ضعف بصر میں شیاف اصطفیقان قروح الجفن میں شیاف زنگار انتشار الابداب میں شیاف زحیر زحیر میں شیاف کھلی بوا سیر میں شیاف
عرب ناصور المقعدین شیاف مسک حیض سیلان الطمث میں

فصل الصاد و صمغ بلوط جراثیم عرق میں۔

فصل الضاد و ضاد شوصہ شوصہ میں ضاد مسک جمی بلغمی میں۔

فصل الطار طینح جلہ ربوین طینح خطاطیف کیلہ اور شانہ کے امراض میں لکھا ہے۔

فصل الطار و العین و العین خالی ہے

فصل الفار فلد قیون آکلہ الفم میں فرجہ مسک حیض قرعہ رحم میں۔

فصل القاف قیر و طی اخضر حال میں قرص نفت الدم نفت الدم میں قرص کافور خفکان میں اور دوسرا نسخہ دق میں قرص کوبک الارض وجع المعده
میں قرص عود اور قرص راسن بیضہ میں قرص سنبل ورم المعده میں قرص کل قی الدم میں قرص طباشیر زرب میں اور دوسرا نسخہ دق میں اور ذیابیطس میں
مختلف نسخہ لکھے ہیں قرص نقل اور قرص زرشک کبیرہ و دون ورم جگر میں قرص ماذریون استسقا میں قرص فنجناکشت نفخہ طحال میں قرص زرنیخ جہان
کہ مدہ امعا کے جرم میں سے آتی ہو اسکی بخت میں لکھا ہے قرص کاکج کے دو نسخہ کردہ اور شانہ کے قروح میں لکھے ہیں قرص ذیابیطس ذیابیطس میں قرص
بول الدم بول الدم میں قرص کبر باسیلان الطمث میں قرص مسلمان حیض کی بخت میں قرص نبشہ اور قرص گل غب غیر خالص میں قرص غافث اور قرص
افستین اور قرص گل کا دوسرا نسخہ تپ بلغمی میں قرص کافور کا دوسرا نسخہ ذیابیطس میں قرص خشنکاش تپ دق میں قرص اندر خون نلہ کی بخت اور ام ٹیور کے
فصل الکاف کل غزیری حکہ الاماق میں کل روشانی انتشار الابداب میں کل کلا نچ حارا اور باردا استسقا میں کشتاب سرطانی دق میں۔

فصل اللام لارق افیونی سر کے شقیقہ میں لعوق کرب اور لعوق زنجبیل فساد الصوت میں۔

فصل المیم مطبوخ ہلیدہ دار میں اور دوسرا نسخہ مایخولیا میں مطبوخ اقیمون مایخولیا میں مطبوخ فنطور یون نزول المار میں مطبوخ سورنجان وجع مفصل
میں مطبوخ سنا آبلہ فرنگ میں مارا الاصول مایخولیا میں اور مقامات میں بھی مختلف طریقے سے مذکور ہے مارا الجبن دو امین اور مایخولیا میں بھی لکھا ہے
مارا اللحم دق میں سفینج زکام میں مسک البول تقطیر البول میں مثلث سعال میں مفرح مایخولیا میں مقیات اور مقویات معده ہر خلط کے موافق صرع میں کور
میں معجون بیسالیوس صرع میں معجون نفی سعال میں معجون حجر الیہود اور معجون عقرب سنگ کردہ میں معجون مفتت الحصاة سنگ شانہ میں معجون لبوس و در معجون مذق الحجاج
قوت باہ میں معجون خیبار شہر غب غیر خالصہ میں معجون جبث الحدید سرعت انزال میں معجون ذراچ کلب کلب کی بخت میں مرہم امبض اور مرہم مصری اور مرہم باسیلیقون
کبیرہ مینون وجع الاذن میں لکھے ہیں مرہم سفیداج بوا سیر میں مرہم شانہ آبلہ فرنگ میں مرہم نورہ حرق النار میں مرہم باسیلیقون کا دوسرا نسخہ قرعہ رحم میں لکھا ہے۔
فصل النون نرد وجع الاذن میں۔

فصل الواو و ہا و یا خالی ہے۔

دوسرا باب اس میں لغات مصطلحہ اور امراض مشتبہ کا فرق اور بعض دواؤں کی تدبیر اور اصلاح اور رعاف کے کھولنے کا طریق اور نزلے کا روکنا اور دوسرے فوائد کی ضروری ہیں مذکور ہیں اور ان میں سے ہر ایک ایک قسم میں لکھا جاتا ہے پہلی قسم مصطلحات کے بیان میں اعضاء مفرد اور اعضاء مرکب امراض سر کے مقدمہ میں انکباب صداع سازج میں اخلاط اور اشتقاق صداع مادی میں افعال وماغہ صداع ضعف وماغی میں اراج صداع شمی میں احراق اخلاط اور احتسا بالیخولیا میں اقدام یعنی دیری اخلاط عقل میں آسفیداج صرع میں بطون شریفہ سکتہ میں برود جرب الاجفان برود حمی مطبقہ میں تنطیل اور تمکید اور تفریق سر اور تدبیر صداع سازج میں تسعیط اور تقطیر صداع مادی میں توشب بالیخولیا میں تفلص تشنج میں تشبیر استرخان میں تکرار معدنی اور مصنوعی سیلان طمث میں تکیسیر حمی مطبقہ میں تراب زریق کلف میں تراب نحاس اور تراب بونہ قروح میں حسا صداع مادی میں تجات صداع سازج میں حس باطنی اور ظاہری نسیان میں خمار صداع شرابی میں خبز سمید بالیخولیا میں ذہن صداع سازج میں رب صداع شرکی میں راسب خفقان میں رغوہ تلخ تجعید شعر کے بیان میں زیر بارج استرخان زرافہ کہ ایک آلہ ہر طرش الاذن میں سکوت صداع سازج میں سردار و دو دار میں سو فراج مختلف اور مستوی دو دار میں سمک رضاضی بالیخولیا میں سو ترتیب کھانے میں ہوتی ہے امراض معدہ میں ضعف ہضم وغیرہ میں مذکور ہے شراب میں سباتہ دو دار میں شیرج التین کلف میں ضمخ خون کی فصل میں طین فارسی قدی میں یہ آنکھ کے امراض میں لکھا ہے طرح ایک قسم کی مچھلی ہے اور عطوس صداع مادی میں غذا صداع مادی میں عمرہ فساد لون بن فکر نسیان میں فش عضلہ قروح میں قلق صداع سازج میں قطور صداع مادی میں قوت نفسانی نسیان میں قوت حیوانی امراض قلب کے باب میں قوت طبیعی امراض جگر کے باب میں فشار کندر صرع معدی میں فانا طیر اجناس بول میں قشیرہ حمی مطبقہ میں کشط ظفر میں لفظ سبل میں نخلیہ صداع مادی میں لبن التین کلف میں لف الکرم کثرت عرق میں مزورہ اور مار الشیر صداع سازج میں مستنقات صداع شمی میں براق بالیخولیا میں مصفات مختم الانف میں حجہ بناری نفخہ الطحال میں لحم اور مدمل جراحت میں مار الریاد حرق المار الحار میں تطول صداع سازج میں نضج صدای مادی میں نقوع سرسام میں نفس صعدا عشق میں اور نفس کے تمام اقسام یہ کے امراض میں مذکور ہیں ناصو قروح کی فصل میں ناقض حمی مطبقہ میں دو اجین دو دار میں وردہ ایک آلہ ہوتا ہے جرب الاجفان میں مذکور ہے دوسری قسم میں امراض مشابہہ کا فرق مذکور ہے سبات اور غشی کا فرق اور سکتہ اور سبات کا فرق سبات میں اور رعشہ اور احتلاج کا فرق رعشہ میں اور سبات سہری اور احتجاج رحم کا فرق سبات سہری میں اور جمود اور سبات اور سکتہ اور سرسام بارد کا فرق جمود میں اور یہ فرق کہ جوادہ سر سے آنکھ پر پڑتا ہے قحف کے اندر سے آتا ہے یا قحف کے باہر سے امراض عین کے باب میں قائمہ قانون علاج چشم کے ضمن میں لکھا ہے اور مورسرج اور شور قرنیہ کا فرق شور قرنیہ میں آورده اور بلغم کا فرق سبل میں اور صدید اور لحم مذاب کا فرق قروح میں اور ہم اور غم کا فرق حمی یوم بھی میں تیسری قسم بعض دواؤں کی تدبیر اور اصلاح یعنی تدبیر کرنا ماذریون کی تدبیر استسقا میں آنزروت کی تدبیر طبقہ ملتجہ کے امراض میں رمد کی ذیل میں خبث الحدید کی تدبیر سرعت انزال میں سیاب کا دھونا صاف کرنا قو لیخ میں عقب کا جلانا سنگ گردہ میں محمودہ کی اصلاح صداع شرکی میں ادویہ حجریہ کا دھونا سرسام میں صبر کا دھونا بالیخولیا میں حلبہ کا دھونا ملتجہ کے

امراض میں رمد کے ذیل میں آنکھ کی دواؤں کا پکانا امراض عین کے باب میں مارا لشعیر کو سرطانات کے ساتھ پکانا نسل میں مذکور ہے جو چوتھی قسم میں بعض تداویروں اور فوائد کا بیان ہے ایک عضو سے دوسرے عضو کی طرف مادے کو پھیر دینا اس کا طریق بجران میں مذکور ہے رعانف کے کھولنے کا طریق صداع بجرانی میں نزلہ کو نم معدہ سے روکنا اس کا طریقہ ضرب کی ساتویں قسم میں کہ اسہال و ماغی ہوتے ہیں لکھا ہے آب کدو آب فواکہ کے نکالنے کا طریق سرسام میں سرب کی میل بنانے کا طریق طبقہ قرینہ کی بیماریوں میں خشونت قرینہ کی ذیل میں جاؤشیر کا ضرر اعصاب سے دفع کرنا ربو میں حصول منی کا طریقہ نقصان باہ میں اور اگر کسی شخص کے سر پر ادویہ مخدرہ کا استعمال کریں اور اسکے حواس میں خلل آجائے اسکی تدبیر صداع حس و ماغی میں سر اور دماغ اور عصب اور غشا اور نخاع کی تشریح امراض سر کے مقدمے میں لکھی ہے جو مرض کہ درد کے ہمراہ ہوتا ہے اول اُس درد کو ساکن کرتے ہیں اسکے دلائل ملتئمہ کے امراض میں رمد صفاوی میں مذکور ہیں اور یہ علامات کہ مادے کا میلان کونسی طرف ہو اسکا بیان صداع بجرانی میں اور اس بات کا بیان کہ کان کے پیچھے کی رگون کا کاٹنا نسل کو مانع آتا ہے یہ صداع شقیقی میں مذکور ہے فائدہ بعض لغات اور فوائد کہ اس کتاب میں جا بجا لکھے ہیں اور ایک مقام میں اُن کو حل کیا ہے اس خاتمے میں اُنکا اشارہ کر دیا ہے تاکہ ہر ایک دو امر کب معلومہ اور لغت مصطلحہ اور فوائد ضروریہ کو کہ اس مختصر میں لکھے گئے جسوقت تلاش کریں اس خاتمے سے اُس مقام کا پتہ پہچان لیں اور اس درویش درویش کو فاتحہ خیر سے یاد رکھیں۔

خاتمہ از جانب مترجم جمیع حمد اُس حکیم مطلق کو سزاوار ہے کہ مفردات عناصر متضادہ کو اپنی حکمت کاملہ سے استخراج دیکر ایسی ایسی صورتوں میں بنا کر اُن ایسے ایسے خواص کو رکھ دیا کہ چون و چرا کو اُس میں دخل نہ ملا اور صورت عجیبہ انسانی کو فیضان عقل سے مشرف فرما کر خواص اشیاء اور کیفیات اجزائے مطلع کیا کہ جسوقت کیفیات خارج الاعتدال کو اسکے اشیاء متضادہ سے اصلاح پراتے دیکھے اور اکثر عوارض میں خواص ادویہ کو نوثر پائے اسکی حکمت بالغہ کا اقرار زبان پر لائے کہ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور توحیات درود و سلام کامل اُس ختم الرسالت فخر الاولین و الآخین طبیب حاذق جان و جان داروے ایمان پر نازل کہ اپنے دارالشفار دعوت عام میں دفع علت ضلالت کے لیے معجون حیات ابدی کا طیبہ کی ترکیب کی ایسا مفتح اکبر بنا یا کہ جو بتلا سے سوداے کفر و شرک خلوص اعتقاد سے اسکی مداومت میں رہا جمیع اسقام ضلالت سے نجات پا کر صحت ابدی سے مطمئن ہو کر ایسے رتبہ کو پہنچا کہ مستحق شدہ اس نعمت ابدی کا ہو کہ رَبَّنَا آمَنَّا بِكَ لَمَّا دَعَوْتَنَا وَوَعَدْتَنَا وَنَحْنُ كَاذِبُونَ وَتَوَقَّاعُ الْاَبْوَابِ اس کے بعد درود و سلام اسکی آل اطہار و اصحاب اختیار پر یعنی اطہار حاذق دین عناصر و ارکان ملت میں جنکی سعی مشکور اور خدافت ماجور سے لاکھوں بتلا سے مرض شرک و نفاق نے امراض صعبہ قلبی سے خلاص پایا اور انکی محبت سے غریب و ربکیوں کو سلسلہ نجات ہاتھ آیا اسکے بعد مترجم حقیر سر اپنا قصیدہ محمد حسین صدیقی نانوتہ ضلع سہانپور کارہنہ والا ناظرین باتکین کینج دست میں التماس کرتا ہے کہ سند طب اس حقیر کی یہ ہے کہ اول یہ حقیر شاہر شاہجہان آباد میں جسکی خوبی و لطافت اور اہل شہر کی فضل و بلاغت و فیض سانی سے زبان قلم قاصر ہے طالب علمی کرتا تھا کہ یکا یک اس علم شریف کا شوق دل میں آیا اول جناب حکیم صاحب بقراط زمان جالینوس دوران جنگی ہر معالجات شائستہ اعلال و اسقام میں بمنزلہ اعجاز بیسی میں یعنی جناب حکمت ناب محمود خان خلف الرشید حکیم صادق علی خان صاحب کی خدمت میں پہنچا اُنکے خاندان سے اس علم میں ایک عالم کو فیض ہوا ہے کتب طبیہ کے مطالب کا استفادہ انکی خدمت میں کیا پھر مطب کا شوق ہوا تب جناب مغفور

میرورزبدہ خاندان سیادت طبیب حاذق مسیح وقت حکیم میر فیض علی صاحب تلمیذ رشید حکیم عزت لدو لغا نصاب کی خدمت میں حاضر رہا اور انکو اسی خاندان شریفی سے بھی فیض پہنچا تھا یعنی جناب حکیم اشرف خان مرحوم و حکیم صادق علی خان صاحب مرحوم کی خدمت سے فیضیاب تھے پھر بعد حصول اجازت اپنے وطن میں آیا ایک مدت کے بعد زلمے کی گردش میں آکر تلاش معاش میں سفر کیا آخر لکھنؤ میں پہنچا چونکہ اس گردش کی انتہا نہ ہوئی تھی کوئی صورت معاش نظر نہ آئی زاد راہ تمام ہوا ضروریات نے ناچار کیا آخر الامر جناب منشی نول کشور صاحب فیاض زمان کی ملازمت حاصل ہوئی انکے تشریح اوصاف میں زبان قلم کو طاقت اور میدان کاغذ کو وسعت نہیں کچھ انکے اخلاق کا شہ جداول کے آخر میں لکھا ہے چونکہ انکے مطبع میں اکثر کتب علوم شریفہ مطبوع ہوئی ہیں اس عاجز تہمت بے سامان کو فرمایا کہ طب اکبر کا ترجمہ ہو جائے تو خوب ہوائی فرمائش اور اپنی خواہش کے سبب یہ عاجز اس کام میں مشغول ہوا اور جیسا کچھ بن پڑا اپنی استعداد کے موافق اسکو توفیق الہی سے تمام کیا چونکہ کتب طب کا ترجمہ اردو میں سچا ہے کیونکہ اکثر اردو خوان بدون اس بات کے کہ مطلب سمجھیں اور مطب کی اجازت استاد سے حاصل کریں ناحق بیچارے بیماروں کو تخریب مشق بنا کر خراب کرینگے ایسے ترجمہ اردو پر اطباء کے کامل کا اعتراض بجا واقع ہوتا ہے لیکن چونکہ اس سے پہلے ایک حکیم صاحب دہلوی نے میزان الطب کا ترجمہ کیا ہے اگرچہ اس حقیر نے اسکو اب تک نہیں دیکھا مگر بہت مشہور ہے اور لوگوں نے اور بھی رسالے اردو میں لکھے ہیں اس عاجز نے یہ نیا کام نہیں کیا اور اوپر جو کچھ کہ سفر اور غربت اور بیامانی کاغذ کیا ہے اس سے بھی معذور ہے اور بنا چاری ایک اور بھی بات ہے کہ اکثر فارسی خوان ذی استعداد جو طب اکبر پڑھتے ہیں چونکہ اسکے مضامین طب کا ترجمہ ان سے عالی ہیں اس ترجمہ کو ان عبارات سے کہ وہ کتب متفرقہ کے مضامین کا ترجمہ ہے اور ایک جگہ اسکا ملنا مشکل ہے بلکہ دیکھیں تو مطلب کو خوب سمجھ لیں اور اس حقیر نے حتی الامکان شرح اسباب و رسیدی اور قسراتی سے دیکھ کر ترجمہ کیا اگر کہیں غلطی ہو اسکا یہ سبب ہے کہ طب اکبر میں اکثر ان کتابوں کے مضامین ہیں جنکا ملنا دشوار ہے اس نخیف کو معاف فرمائیں اور قلم اصلاح سے درست بنائیں مگر خواہ خود بخود دربر دست سے عیب نہ لگائیں اور اگر ناظرین میں سے کسی کو کوئی بات پسند آئے اس ناچیز کو دعا ہے خیر سے یاد فرمائیں اور اس ترجمہ کا نام تاریخی سن پتھری کے موافق مطاہر العلاج رکھا گیا اور اس نام کو جناب فضیلت مآب بحر علوم مولانا محمد یعقوب صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے تجویز فرمایا اب خداوند کریم اپنے

فضل سے اسکو طبع ہونے کے بعد مطبوع خواطر کرے و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

تقریظ مطبوعہ سابقہ چکیہ قلم مشکین رقم جناب فضیلت مآب کمالات انتساب جامع معقول منقول حاوی فروع و اصول مولوی محمد یعقوب صاحب رحمہ اللہ بعد حمد و صلوة بخدمت ناظرین ترجمہ طب اکبر مؤلفہ برادر عمیر حکیم محمد حسین مرحوم و مغفور محمد یعقوب نانوتوی یہ عرض کرتا ہے کہ کتاب طب اکبر تصنیف جناب غفران مآب حکیم محمد اکبر رزائی جسکے فیض عام سے آج ہر حرف شناس کو ہمت مطالعہ کتب فن طب میسر ہے اور ہر صاحب فہم کو تحصیل اس فن شریف کی آسان اعلیٰ اندر جاتہ فی علیین ایسی عمدہ کتاب فن طب میں لکھی ہے کہ معالجات میں احتیاج رجوع اور کسی کتاب کی طرف باقی نہیں ہر چند بطاہر ہنگ شرح اسباب ہو مگر بحقیقت یہ کچھ اور ہی کتاب ہے برادر عمیر القدر گرامی شان حکیم محمد حسین صدیقی نانوتوی مرحوم نے بارشاد عالی منظر الاطاف منبع الاعطاف ناشر انواع علوم منظر اقسام فنون اعنی ذوالنقاب المشہور جناب منشی نول کشور مظلالم فیوضہم ترجمہ اس کا زبان سلیس کیا اور اسی زمانہ میں قصہ تھا کہ

کتاب ترجمہ ہوتی جاوے اور چھپتی جاوے مگر اتفاقاً مترجم کو بعضے حج حدیثان زمان سے پیش آنے اور ختم ترجمہ میں تعویق ہونی اسلئے اس زمانہ میں چھپنا بھی موقوف رہا بعد اسکے بوقت فراغ مترجم مغفور نے کتاب کو تمام کو پونچھ پایا اسی اثنا میں اچانک مرض اسہال کبدی میں مترجم نے داعی اجل کو لبیک پکارا اور سب سائقین کو چھوڑا ریاض رضوان کی راہ لی انا للہ وانا الیہ راجعون سلوک کمال رنج و الم ہوا اور مزید تاسف یہ ہوا کہ کوئی خلف یادگار چھوڑا اسوقت سے سب دستوں کو علی الخصوص احقر کو یہ آرزو تھی کہ ترجمہ موسومہ برادر مغفور اگر چھپ کر مستتر ہو جاوے تو اس عزیز کے لیے زمانہ میں ایک یادگار رہے چنانچہ اسی نظر سے جناب منشی صاحب موصوف بالقباب الشریفی کی خدمت میں احقر نے استدعا کی اور جناب موصوف نے حسب عرض احقر مزید عنایت اس ترجمہ کو طبع فرمایا گویا برادر عزیز حکیم محمد حسین مغفور کو حیات تازہ بخشی جہاں ہم الدخیر انجرا اور اس ترجمہ میں رعایت ترجمہ تحت لفظی کی نہیں ہوا اور اقبال ^{مصنف} الفاظ رحمہ اللہ کا بھی بالکل نہیں چھوٹا البتہ کہیں نہ کہیں توضیح مطالب کی وجہ سے کچھ الفاظ زائد ہو گئے ہیں اور تقدیم و تاخیر کی تو ناچار رہی کیونکہ ترکیب اردو ترکیب فارسی سے بہت مخالف ہو اور سب جگہ یہ ملحوظ رہا ہو کہ عبارت صاف اور تقریر واضح ہو مطلب خیر ہو معلق اور چستان ہو جائے اور اسی نظر سے مترجم مغفور نے اس ترجمہ کو اکثر جگہ سے مکرر کر احقر کو سنایا اور ایک بار من اول الی آخرہ سامنے احقر کے پڑھا اور جہاں کہیں کوئی جگہ مخدوش معلوم ہوئی اسکو درست کیا اور اکثر جگہ سے بنظر مطابقت مضمون شرح اسباب کے مفید مطالب سمجھ کر کچھ کمی بیشی قلیل وقوع میں آئی اور اتفاقات عجیبہ سے یہ ہو کہ انھیں ایام میں برادر مرحوم نے ایک شب جناب حکمت آب حکیم ارزانی رحمہ اللہ کو عالم رویا دیکھا کہ آپ تشریف لائے ہیں اور کمال لبثت سے ایسا ارشاد فرمایا سنا ہو کہ تیسے طب اکبر کو اردو میں ترجمہ کیا ہوا انھوں نے اسوقت گویا وہ ترجمہ پیش کیا اسوقت جناب حکیم ارزانی رحمہ اللہ نے نہایت خوش ہو کر کچھ ایسا فرمایا کہ ہم نے بھی بنظر تعمیم فائدہ ان کتابوں کو بزبان فارسی تالیف کیا تھا اب اس تمھاری سعی سے ہکو موجب زیادہ سرور کا ہے صبح کو برادر مرحوم نے احقر سے یہ خواب کر کیا اس سے احقر کو اور برادر مغفور کو کمال خوشی تھی کہ یہ ترجمہ مصنف رحمہ اللہ کو پسندیدہ ہوا ہو امید ہے کہ انشاء اللہ پسند عام اور مفید نام ہوگا اب احقر ناظرین ترجمہ کی خدمت میں متمسک ہو کہ برادر عزیز القدر مرحوم و مغفور کو کہ مولف ترجمہ ہذا میں دعائے مغفرت اور ثواب فاتحہ سے یاد فرماویں اور اس ناکارہ خلایق محمد یعقوب کو کہ راتم سطور ہو دعائے حسن خاتمہ سے محروم نہ رکھیں اور جناب منشی صاحب موصوف بالقباب کے لیے کہ باعث اصلی ترجمہ ہذا میں اور سبب طبع اور اشاعت کتاب ہذا ہوے ہیں دعائے ترقیات دارین سے یاد کریں فقط۔ نام تاریخی اس ترجمہ کا مولف مغفور نے مطابقتاً جیسکے سن ۱۲۸۱ ہجری سن تالیف میں تجویز کیا تھا اور احقر نے اس عبارت میں یہ سن تالیف نکالا حکیم محمد حسین نے ترجمہ طب اکبر چھپا کیا

یہ قطعہ تاریخ ہو بنظر تاریخ

قطعہ تاریخ

دو بارہ ترجمہ شد طب اکبر	توضیح مطالب گشتہ معجون	سن تالیف و سال طبع ہستم	یک افزون آمد و شد ہر دو موزون
سن تالیف چون مرغوب ل بود	شده مرغوب دلہا طبع شد چون		
۱۲۸۳ م	۱۲۸۸ م		

خاتمۃ الطبع حال از جانب کار پردازان مطبع

سپاس بقیاس کا سرا اور وہی صورت گزیر جسکی حکمت بالغہ نے آدمی کو ترکیب ضد و متضادہ سے پیدا کیا جل جلالہ و توحیات بیغایات کے لائق وہی طبیعت حاذق ہو جسکے مطب نے بہین اور الشفا رملت تین میں بتلایا، اتلاے ثقالت ضلالت نے صحت پائی اور تحفہ صلوة و سلام خلوص انضمام نذر اصحاب کرام کہ اربع عناصر وجود شریعت ہیں انا بعد شرح اسباب تحریر سطور ہذا بیان ہوتی ہے کہ فضل کردگار سے محسود تجار دیار و اصحاب مشہور یا دیگر روزگار جناب منشی نو کشور صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ مرحوم و مغفور مالک مطبع اور دہ اجار کو کتب مشککہ علوم شریفہ و فنون فیفہ کے طبع و ترجمہ ہونیکا ذوق و شوق ہمیشہ رہا چنانچہ اکثر کتب طبیہ کا ترجمہ اردو میں محض عام نفع کے لیے بہ بذل توجہ و بصرف زر خطیر بجانب مطبع نہایت خوبی سے ہوا اور سب ترجمے معرض طبع میں آئے جیسے ترجمہ قانون شیخ الرئیس بو علی سینا و ترجمہ ذخیرہ خوارزم شاہی کہ کلیات و معالجات طب میں مثیل و کیا اب ہے و ترجمہ علاج الغزایا ترجمہ منجی القلوب جسکا نام اکیسیر القلوب ہے و ترجمہ ذمت ساگر کیمیائے عناصری و ترجمہ قوادین قادی و ترجمہ علاج الامراض و ترجمہ بحرات اکیسری و ترجمہ قوادین ذکائی وغیرہ اور اگر نام ہر ہر کتاب کا جو ترجمہ ہوئی ہیں یہ تفصیل میں آئے ایک ایسی ہی دوسری کتاب تیار ہو جائے المختصر حکیم فاضل طبیب کامل صاحب طبع سلیم مالک رائے مستقیم حکیم محمد حسین دخلہ اللہ فی جنات النعیم نے طب اکر کا ترجمہ کیا اور مطاہر العلاج یا بیخی نام رکھا اور اکثر کتب طبیہ مقبرہ سے ترجمہ کو مقابلہ کر کے مکمل کیا جیسی کہ چاہیے ویسی داؤختی صلہ میں اہل علم طب سے شاباش لی لیکن یہ ترجمہ ختم ہوتے ہی مولف کا خاتمہ باخیر ہوا بعدہ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نے کہ بڑے بھائی ترجمہ مرحوم کے اور واقف اسرار و کاشف اسرار علوم و فنون کے تھے بہ کرات و مرات میں ولہ الی آخرہ اس ترجمہ کو ملاحظہ فرمایا اسکے بعد منشی صاحب موصوف الصدق کی رحم دلی و خوش بینی جوش پر آئی مطلب شہرت مولف مرحوم کو فوت ہونے دیا بلکہ خلعت فاخرہ بقلے نام علی الدوام بخشا چنانچہ بار اول سنہ ۱۸۹۵ء میں نقش مدعا سنگ نشین ہوا اور انجا کہ یہ کتاب مستطاب ہر دل عزیز ہوتی اور ہوسین عالم کو ایسی اکیسیر اعظم مٹی کے مول ملی چند روز میں طبع اول کا نشان باقی نہ رہا حتی کہ کئی مرتبہ معرض طبع میں آئی اور بہت جلد ہیہ شائقین ہو گئی ۱۹ فروری سنہ ۱۸۹۵ء کو جناب منشی صاحب ممدوح الصدق کا انتقال ہو گیا اور انکے خلف الرشید جناب منشی پراگ زاین صاحب ام اقبالہ قدم بقدم اپنے والد بزرگوار مرحوم و مغفور کے امور مطبع میں سرگرم ملکہ بفضلہ تعالیٰ ترقی روز افزون ہو رہی ہے اور انشاء اللہ اس جوان بخت ذی ہمت کے عہد میں یہ کارخانہ زیادہ ناموری حاصل کرے گا۔ خدا کا ہزار ہزار شکر کہ اس زمانہ برکت اقتران میں طبع بارہمتم کارنگ جا اور ماہ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء مطابق ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۲۰ء میں اسے بہادر جناب منشی پراگ زاین صاحب دام اقبالہ مالک مطبع موصوف کی عالی ہمتی سے منشی نو کشور پریس میں طبع سے آراستہ ہوئی حق سبحانہ تعالیٰ محبوب و مطبوع اہل عالم فرمائے بمنہ و کرہ۔

1910

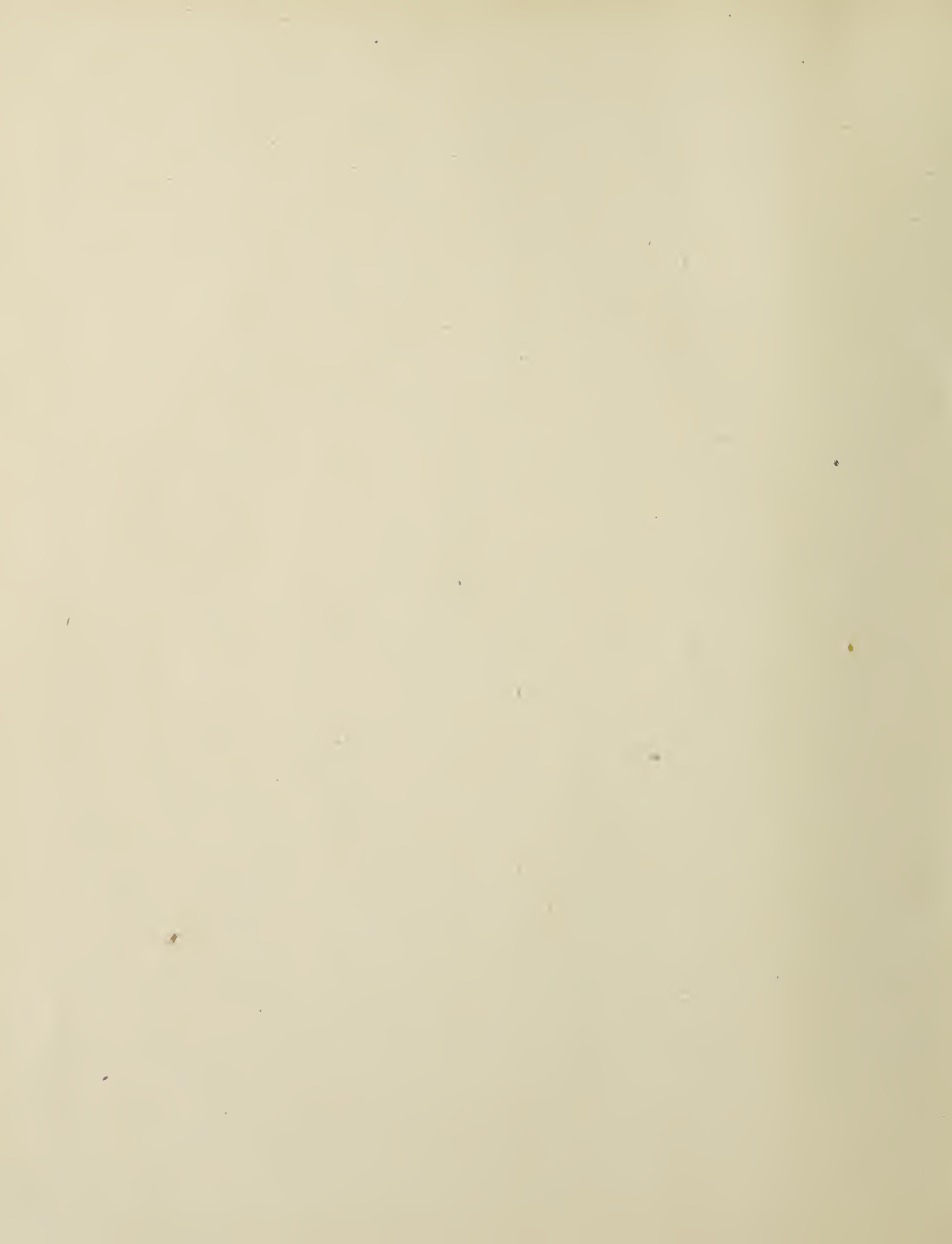
7th edition

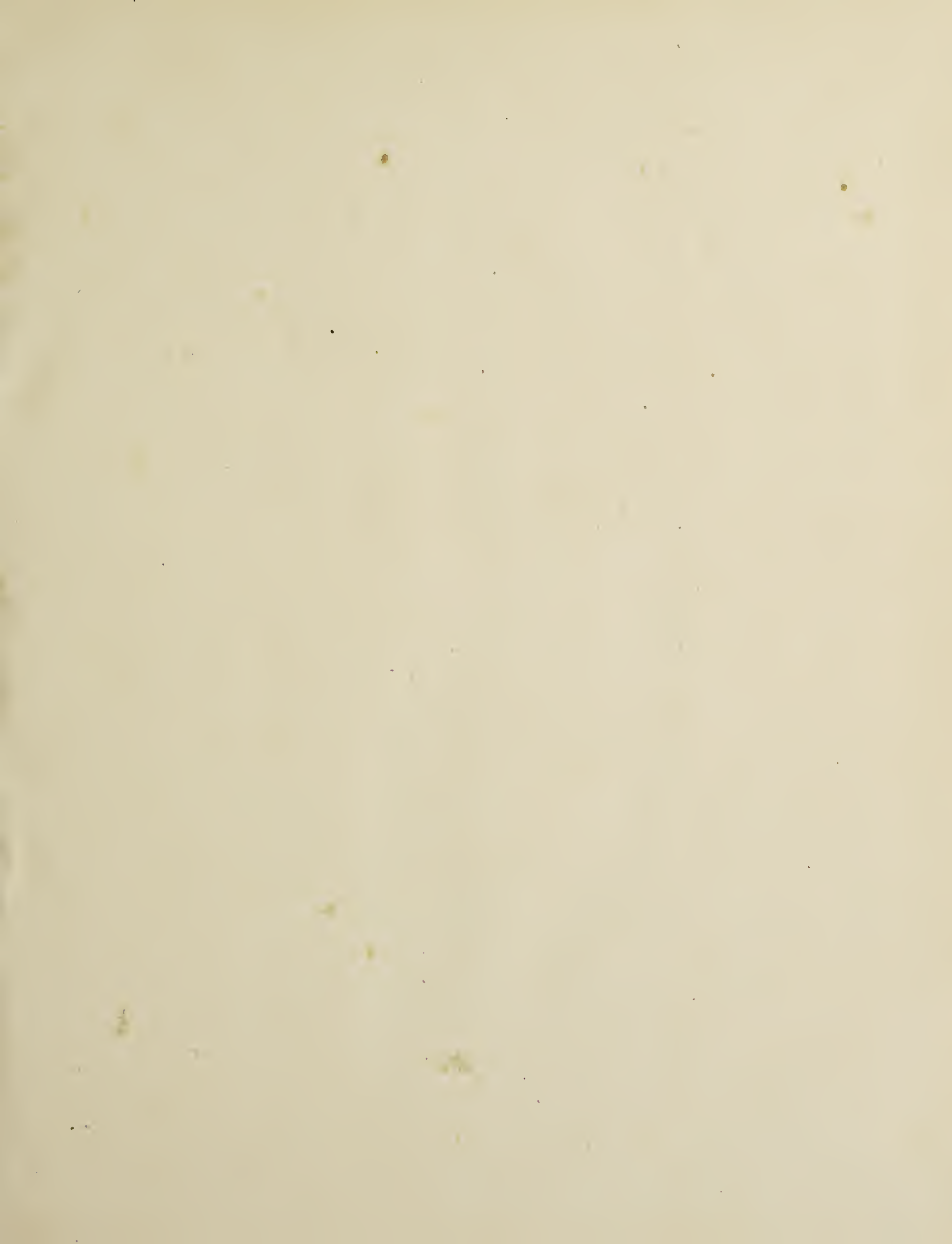
اعلان

اس ترجمہ ہر دل عزیز کا حق مالیف کہ بصرف زر کثیر مطبوع ہوا ہے بحق نو کشور پریس محدود و محفوظ ہے کوئی صاحب بلا اجازت قصد طبع نہ فرمائیں۔

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
	عجالتہ مسیحی معالجہ امراض وبائی		حکیم شریف خان دہلوی مترجمہ حکیم		رسالہ مزیل الادبام - ہر مرض کے
۱	دوسو مضمی مولفہ حکیم سید محمد علی	عرب پ	ہادی حسین خان -	۲	مغربات نسخے از حکیم مرزا محمد کاظم صاحب
۱	تریاق ہیفیضہ از حکیم سید عبد اسد حسین		دستور النجات عن مصائب الحیات		ترجمہ زاد غریب - مترجمہ حکیم
۲	رسالہ معالجہ تپ لڑہ از علمدار حسین		اقسام تپ مع علاج بقاعدہ یونانی	۲	محمد ہادی حسین خان -
	کیمیائے عناصری - ترجمہ	۵	وڈاکٹری از حکیم اصغر حسین -		مخزن سلیمانی - ترجمہ اکسیر عربی از
۱	قرا بادین قادری مترجمہ حکیم نور کریم		جواہر النفیس - فی شرح ارجوزہ	عرب پ	حکیم محمد شمس الدین -
	علاج بر محل - ترجمہ کتاب انگریزی		شیخ رئیس عربی با ترجمہ اردو		ترجمہ ہر دو جلد قرا بادین کبیر -
	فرست ایڈیٹور انجورڈ مصنفہ ڈاکٹر		از حکیم محقق ابو عبد الخریز مجاہد شاہی		مشہور و معروف مترجمہ حکیم ہادی حسینی
	سمول اسپرن صاحب بہادر ترجمہ	۵	مترجمہ و شایح کاغذ سفید ولایتی	۵	مراد آبادی کاغذ سفید -
	نشی زاد حسین صاحب مترجم		مغربات اکبری - مترجمہ حکیم		تریاق مسموم - علاج زہر مارچ شہکال
	ادوہ اخبار کاغذ سفید ولایتی حکیم	۵	واجد علی موہانی -	۲	اقسام سانپونکے مولفہ حکیم حبیب الدین احمد -
	ایضاً - کاغذ سہمی -		طلب نبوی انتخاب علاج احادیث		ترجمہ قانون شیخ رئیس حکیم ابو علی
	ترجمہ ذخیرہ خوارزم شاہی کلیات	۲	نبوی سے مولفہ حافظ اکرام الدین		سینا عبد اللہ بن حسین جسکا ترجمہ
	و معالجات طب میں اعلیٰ درجہ کی		رموز الحکمت - علامات سے شناخت		اردو سلیس از جانب مطبع حکیم
	کتاب مشہور عام ہوا سکا ترجمہ		انجام نیک و بد مع تدابیر مولفہ		غلام حسین صاحب کنتوری نے
	کامل پوکے دس حصہ میں پنجاب مطبع حکیم	۲	حکیم رجب علی -	عرب پ	فرمایا کاغذ سفید کامل پانچ جلدوں میں
	ہادی حسین خان نے بہت سلیس و سہل کیا		معالجات احسانی - دلائل تشخیز	عرب پ	جلد اول - امور کلیہ طب -
	امرت ساگر اردو و مغربات علاج	۳	مع علاج مولفہ حکیم احسان علی -	عرب پ	جلد دوم - ادویہ مفروضہ -
	بیدک مترجمہ پنڈت بیار ملال مرحوم		مرکبات احسانی بطور قرا بادین	۵	جلد سوم - امراض جزئیہ -
	مجموعہ میران الطیب اردو -	۲	کے ترتیب حروف تہجی از حکیم حسان علی -	عرب پ	جلد چہارم - امراض عامہ -
	مع بیچ رسالہ نفیس دیگر مترجمہ		رسالہ قارورہ - نہایت عمدہ رسالہ	عرب پ	جلد پنجم قرا بادین و مرکبات
۱	حکیم صادق علی -	۱	مولفہ حکیم غلام سہیلی -		ترجمہ علاج الامراض - از علامہ

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
	میں ایسا تحریر کر دیا کہ آج تک کبھی نہوا تھا اور مقدمہ کتاب میں بضمین میں فصلوں کے نہایت ضروری امور طب کو بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے یعنی کل امراض کے صد ہا نسخے اپنے خاندانی مجربات سے آسمین مندرج کر دیے ہیں اور ان کے طریق استعمال و منافع بشمار کو مع دیگر اسرار طب وغیرہ وغیرہ بشیخ و بسط ایسے عمدہ و لاجواب پیرایہ میں لکھے ہیں کہ خوبی اسکی معائنہ پر موقوف ہو کاغذ سفید۔		و عملیات و اصناف مزاج و تشریح اعضاء و تدابیر حفظ صحت و تفصیل روس ثانیہ وغیرہ کو بہت شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا ہے مترجمہ حکیم غلام حسنین کنٹوری منجانب مطبع ہذا کامل در دو جلد کاغذ سفید	۸	اکسیر لامراض - مصنفہ حکیم سید علیہ از حسنین۔
	بجربات سے آسمین مندرج کر دیے ہیں اور ان کے طریق استعمال و منافع بشمار کو مع دیگر اسرار طب وغیرہ وغیرہ بشیخ و بسط ایسے عمدہ و لاجواب پیرایہ میں لکھے ہیں کہ خوبی اسکی معائنہ پر موقوف ہو کاغذ سفید۔	۱۰	ایضاً جلد اول۔	۱۰	مطلوب لاطالبین خطوط استعلاجی۔
	بجربات سے آسمین مندرج کر دیے ہیں اور ان کے طریق استعمال و منافع بشمار کو مع دیگر اسرار طب وغیرہ وغیرہ بشیخ و بسط ایسے عمدہ و لاجواب پیرایہ میں لکھے ہیں کہ خوبی اسکی معائنہ پر موقوف ہو کاغذ سفید۔	۱۰	ایضاً جلد دوم۔	۱۰	مجربات بشیر۔ علاج قوت باہ از حکیم بشیر احمد۔
	بجربات سے آسمین مندرج کر دیے ہیں اور ان کے طریق استعمال و منافع بشمار کو مع دیگر اسرار طب وغیرہ وغیرہ بشیخ و بسط ایسے عمدہ و لاجواب پیرایہ میں لکھے ہیں کہ خوبی اسکی معائنہ پر موقوف ہو کاغذ سفید۔	۱۰	ترجمہ کفایہ منصوری۔ مترجمہ حکیم ہادی حسین خان مراد آبادی	۱۰	اردو ترجمہ دستور العلاج۔ فن طب میں نہایت جامع و نافع کتاب ہے جلد ابواب طب حفظ صحت و امراض و علاج اسمین مذکور ہیں۔
	بجربات سے آسمین مندرج کر دیے ہیں اور ان کے طریق استعمال و منافع بشمار کو مع دیگر اسرار طب وغیرہ وغیرہ بشیخ و بسط ایسے عمدہ و لاجواب پیرایہ میں لکھے ہیں کہ خوبی اسکی معائنہ پر موقوف ہو کاغذ سفید۔	۱۰	اردو ترجمہ نفیسی۔ مترجمہ مولوی سید عابد حسین صاحب۔	۱۰	ترجمہ قانونیچہ اردو مع رسالہ تبریز حاصل المتن اور فقرہ فقرہ کا علم ترجمہ گویا عربی قانونیچہ پڑھانیوالا استاد موجود ہے مترجمہ حکیم غلام حسنین کنٹوری منجانب مطبع اودھ اخبار۔
	بجربات سے آسمین مندرج کر دیے ہیں اور ان کے طریق استعمال و منافع بشمار کو مع دیگر اسرار طب وغیرہ وغیرہ بشیخ و بسط ایسے عمدہ و لاجواب پیرایہ میں لکھے ہیں کہ خوبی اسکی معائنہ پر موقوف ہو کاغذ سفید۔	۱۰	تحقیقات النسائی۔ مصنفہ نشی کامتا پر شاد۔	۱۰	ترجمہ کامل الصناعہ۔ یہ کتاب مولفہ ابو الحسن علی ابن عباس متطبیب مجوسی شاگرد ابو ماہر مولف ابن سیار ملک جلیل عضد الدولہ والدین کی ہے آسمین پچیس سالہ اور ہر مقالہ میں ابواب ہیں یہ کتاب بسط و جامع بمثل ہر نظر آتا
	بجربات سے آسمین مندرج کر دیے ہیں اور ان کے طریق استعمال و منافع بشمار کو مع دیگر اسرار طب وغیرہ وغیرہ بشیخ و بسط ایسے عمدہ و لاجواب پیرایہ میں لکھے ہیں کہ خوبی اسکی معائنہ پر موقوف ہو کاغذ سفید۔	۱۰	قرابادین احسانی۔	۱۰	
	بجربات سے آسمین مندرج کر دیے ہیں اور ان کے طریق استعمال و منافع بشمار کو مع دیگر اسرار طب وغیرہ وغیرہ بشیخ و بسط ایسے عمدہ و لاجواب پیرایہ میں لکھے ہیں کہ خوبی اسکی معائنہ پر موقوف ہو کاغذ سفید۔	۱۰	کتب طب فارسی	۱۰	
	بجربات سے آسمین مندرج کر دیے ہیں اور ان کے طریق استعمال و منافع بشمار کو مع دیگر اسرار طب وغیرہ وغیرہ بشیخ و بسط ایسے عمدہ و لاجواب پیرایہ میں لکھے ہیں کہ خوبی اسکی معائنہ پر موقوف ہو کاغذ سفید۔	۱۰	غایۃ الشفا۔ اسم ہاسمی۔	۱۰	
	بجربات سے آسمین مندرج کر دیے ہیں اور ان کے طریق استعمال و منافع بشمار کو مع دیگر اسرار طب وغیرہ وغیرہ بشیخ و بسط ایسے عمدہ و لاجواب پیرایہ میں لکھے ہیں کہ خوبی اسکی معائنہ پر موقوف ہو کاغذ سفید۔	۱۰	قرابادین کبیر تین کالمین کامل در دو جلد مصنفہ حکیم سید محمد حسین خان اسمین مؤلف علامہ سنے بڑی عرق نیری کو کام فرمایا ہے کہ کل قرابادینوں کا مجموعہ اس کتاب	۱۰	
	بجربات سے آسمین مندرج کر دیے ہیں اور ان کے طریق استعمال و منافع بشمار کو مع دیگر اسرار طب وغیرہ وغیرہ بشیخ و بسط ایسے عمدہ و لاجواب پیرایہ میں لکھے ہیں کہ خوبی اسکی معائنہ پر موقوف ہو کاغذ سفید۔	۱۰	جماع شفا نئیہ۔ و افادات کبیر تین از شفا الدولہ سید فضل علی خان اور فیض آبادی جامع طب یونانی و ڈاکٹری بے نظیر کتاب۔	۱۰	
	بجربات سے آسمین مندرج کر دیے ہیں اور ان کے طریق استعمال و منافع بشمار کو مع دیگر اسرار طب وغیرہ وغیرہ بشیخ و بسط ایسے عمدہ و لاجواب پیرایہ میں لکھے ہیں کہ خوبی اسکی معائنہ پر موقوف ہو کاغذ سفید۔	۱۰	قرابادین قادری۔ از حکیم ازانی۔	۱۰	





Cont

